

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

1

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق



مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی رجسٹرڈ

0333 - 3136872

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب............نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف............مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:............طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل 0321-2045610

بیت العمار کراچی

فہرست

تقریظ

استاذ الاساتذہ، محبوب العلماء، حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث ورئیس جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

باسمہ تعالیٰ

نماز اسلام کا وہ عظیم رکن ہے جس کی اہمیت وعظمت کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ تأثر منقول ہے کہ:

''جب نماز کا وقت آتا تو ان کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا، لوگوں نے پوچھا کہ: امیر المؤمنین! آپ کی یہ کیا حالت ہے؟ جواب میں فرمایا کہ: اب اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آ گیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، پہاڑوں اور زمین پر پیش فرمایا تھا اور سب اس امانت کے لینے سے ڈر گئے اور انکار کر دیا۔'' (احیاء العلوم)

نماز کی تاکید اور اس کے فضائل سے قرآن کریم کے مبارک صفحات مالا مال ہیں، نماز کو ادا کرنے اور اس کی پابندی کرنے کے لئے جس سختی سے حکم دیا گیا ہے وہ خود اس عبادت کی اہمیت اور فضیلت کی دلیل ہے۔ ایمان کے بعد نماز ہی اسلام کا رکن اعظم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں نماز کو دوسرا رکن قرار دیا۔

ایک مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، نماز کے فضائل و برکات سے کما حقہ اسی وقت مستفید ہو سکتا ہے جب وہ نماز کے ضروری مسائل واحکام سے بخوبی واقف ہو، فقہائے کرام نے نماز کے فقہی مسائل پر خوب محنت فرمائی ہے اور اس امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ الحمد للہ! ہمارے دین اسلام کا کوئی باب وشعبہ ایسا نہیں ہے جس کی شرعی رہنمائی ہمارے اکابر واسلاف اور فقہائے امت نے نہ فرمائی ہو۔

زیر نظر کتاب ''نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا'' ہمارے جامعہ کے استاد مفتی محترم مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب کی تازی تالیف ہے جس میں موصوف نے نماز کے مسائل کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے، ماشاء اللہ بہت احسن انداز میں خوب محنت کے ساتھ یہ کتاب تالیف کی گئی ہے، اس سے قبل بھی موصوف روزہ، زکوٰۃ اور قربانی کے مسائل پر مشتمل کتابیں تالیف کر چکے ہیں، علماء، طلباء اور عوام سب میں مقبول عام ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔......... آمین۔

ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Jamiat-ul-Uloom-il-Islamiyyah

Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی - ۷۱۸ - پاکستان

Ref. No. ____________

Date. ۱۴۳۱ / ۱۱ / ۵

نماز اسلام کا وہ عظیم رکن اور ستون ہے جس کی اہمیت وعظمت کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ تاثر منقول ہے کہ:

"جب نماز کا وقت آتا تو آن کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا، لوگوں نے پوچھا کہ "امیر المؤمنین! آپ کی یہ کیا حالت ہے؟ جواب میں فرمایا کہ "اب اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آگیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، پہاڑوں اور زمین پر پیش فرمایا تھا اور سب اس امانت کے لینے سے ڈر گئے اور انکار کر دیا"۔ (احیاء علوم)

نماز کی تاکید اور اس کے فضائل سے قرآن کریم کے مبارک صفحات مالا مال ہیں نماز کو ادا کرنے اور اس کی پابندی کرنے کے لئے جس سختی سے حکم دیا گیا ہے وہ خود اس عبادت کی اہمیت اور فضیلت کی دلیل ہے۔ ایمان کے بعد نماز ہی اسلام کا رکن اعظم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں نماز کو دوسرا رکن قرار دیا۔

ایک مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، نماز کے فضائل وبرکات سے کما حقہ اسی وقت مستفید ہو سکتا ہے جب وہ نماز کے ضروری مسائل واحکام سے بخوبی واقف ہو، فقہاء کرام نے نماز کے فقہی مسائل پر خوب محنت فرمائی ہے اور اس امت محمدیہ ﷺ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ الحمد للہ! ہمارے دین اسلام کا کوئی باب وشعبہ ایسا نہیں ہے جس کی شرعی رہنمائی ہمارے اکابر واسلاف اور فقہاء امت نے نہ فرمائی ہو۔

زیر نظر کتاب "نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا" ہماری جامعہ کے استاذ ومفتی محترم مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب کی تازہ تالیف ہے جس میں موصوف نے نماز کے مسائل کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے، ماشاء اللہ بہت احسن انداز میں خوب محنت کے ساتھ یہ کتاب تالیف کی گئی ہے، اس سے قبل بھی موصوف روزہ، زکوٰۃ اور قربانی کے مسائل پر مشتمل کتابیں تالیف کر چکے ہیں، جو علماء، طلبہ اور عوام سب میں مقبول عام ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنائے آمین۔

P.O. Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phone: (0092-21) - 4913570 - 4912683 - 4915966 - 4123366 - 4121152
Fax: (0092-21) - 4919531, Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk , E-mail: info@banuri.edu.pk

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام صاحب چاٹگامی مدظلہ العالی

مفتی واستاذ الحدیث جامعۃ اہلیہ دار العلوم معین الاسلام ہاٹہزاری چاٹگام بنگلہ دیش

وسابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

حامداً ومصلّیاً

امابعد یہ کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا بڑا احسان ہے کہ اپنے بندوں کی ہدایت کا راستہ، دین اسلام کو انکے واسطے قیامت تک کیلئے متعین فرمادیا، اور دین اسلام کے اصولوں کو سمجھنے کیلئے کتاب قرآن کریم نازل فرمائی اور ان اصولوں کو سمجھانے کیلئے اپنے رسول سید الانبیاء محمد بن عبداللہ ہاشمی مطلبی کو مبعوث فرمایا آپ نے اپنے بیان، عمل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعض اقوال وافعال کو تصدیق تائید فرما کر دین اسلام کی مکمل تشریح فرمادی اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ہماری طرف سے مناسب بدلہ عطا فرمائے۔

لیکن نئے حالات نئے لوگوں کے اذہان کی رعایت کر کے نئے مسائل اور حوادث کے احکام کو بیان کیلئے اللہ تعالیٰ نے امت میں سے ایسے رجال کار کو پیدا فرمادیئے اور آئندہ بھی پیدا فرماتے رہیں گے جو ہمیشہ اور ہر قدیم وجدید سوال کا جواب قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی کی روشنی میں دیتے رہیں اللہ تعالیٰ انکو بھی اپنی کاوشوں اور مجاہدوں کے بدلہ عطا فرمائے۔

اسی طرح بعد کے علمائے حقانی وربانیین نے نئے حالات کے تحت نئے انداز میں امت کو دین کی رہنمائی فرماتے رہیں، کتابیں لکھیں، تعلیم وتبلیغ کے راستوں میں مناسب جدت اور آسانیاں پیدا فرمائی ہیں۔

اسی سلسلہ میں ہمارے برادرعزیز محترم مولانا مفتی محمد انعام الحق قاسمی چاٹگامی نے نماز، زکوۃ، روزہ، قربانی کے شرعی مسائل کو جدید انداز میں حروف تہجی کی ترتیب سے کتابیں لکھی ہیں جو ماشاء اللہ بہت جاذب اور خوبصورت جلدوں اور کاغذوں میں طباعت ہو کر مارکیٹ کی زینت بنی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ انکی محنتوں کو قبول فرماوے اور انکے لئے ذریعہ نجات بنادے اور مصنف اور قارئین اور ان پر عمل کرنے والوں کیلئے مغفرت کا سبب بنادے۔

وصلى الله تعالىٰ على النبى الأمى وآله وأصحابه أجمعين

بندہ محمد عبدالسلام

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد عبد المجید دین پوری مدظلہ

نائب رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

باسمہ تعالیٰ

ہمارا زمانہ آرام طلبی اور سہولت پسندی کا زمانہ ہے۔ ہر شخص بسہولت اپنی ضروریات کی تکمیل چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی رحیم وکریم ہیں، انسان اگر سہولت کا طالب ہے تو وہ اپنی شان کریمی کی بناء پر انسانی ضروریات کا حصول بھی آسان اور سہل بنا دیتے ہیں اور اپنے بندوں میں سے بعض کو مخلوق تک سہولت رسانی کے لئے مصروف عمل کر دیتے ہیں۔ غذا، لباس اور مکان اگر انسان کی مادی ضروریات ہیں تو مسائل و احکام انسان کی روحانی اور حقیقی ضروریات ہیں۔ اللہ نے اس زمانے میں اس حقیقی ضرورت کا حصول بھی آسان بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے محترم دوست رفیق دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی مفتی محمد انعام الحق زید مجدہ کو موفق بنایا ہے انہوں نے مسائل احکام کو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب فرمانا شروع فرمایا۔ سب سے پہلے روزہ کے مسائل کو مرتب فرمایا، پھر مسائل قربانی کے لئے وقت کی قربانی دی، اس کے بعد زکوۃ کے مسائل کو مفصل انداز میں ترتیب دے کر اپنے وقت کی زکوۃ ادا کی۔

اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں کو شرف قبولیت سے نوازا اور ان کی ہمت بڑھی اور انہوں نے اہم العبادات صلوۃ (نماز) کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا تین جلدوں میں مرتب فرمایا۔ تمام کتب میں مسائل کی کتب فقہ سے باحوالہ تخریج کر کے اس کو ایک معتبر اور مستند

ماخذ بنا دیا۔ اب یہ کتاب جہاں عوام کے لئے آسان استفادہ کا ذریعہ ہے وہاں مفتی حضرات کے لئے باحوالہ ہونے کی وجہ سے مستند ومعتبر فتاویٰ بھی ہے۔ ان شاء اللہ اس کو مسائل کے حوالہ کے طور پر بھی نقل کیا جا سکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سابقہ کتب کی طرح اس کو بھی شرف قبولیت سے نوازے۔

ربنا تقبّل منا إنک أنت السميع العليم.

محمد عبد المجید دین پوری

۱۹/شوال ۱۴۳۱ھ

۲۰۱۰/۹/۲۹

عرض مؤلف

نماز دین کا ستون، جنت کی کنجی، مومن کی معراج اور بندے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بات چیت کا ذریعہ ہے، فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے "تنبیہ الغافلین" میں نقل کیا ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب، فرشتوں کی محبوب چیز، انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، نماز سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے، دعا قبول ہوتی ہے، رزق میں برکت ہوتی ہے، نماز ایمان کی بنیاد، بدن کے لئے راحت، دشمن کے لئے ہتھیار ہے، نمازی کے لئے سفارشی، قبر کا چراغ اور اس کی وحشت میں دل بہلانے والی ہے، منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے، قیامت کی دھوپ میں سایہ اور اندھیرے میں روشنی ہے، جہنم کی آگ سے بچاؤ، اعمال کے ترازو کا بوجھ ہے، پل صراط سے جلدی گزارنے والی اور جنت کی کنجی ہے۔

ابن حجر نے المنبہات میں نقل کیا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس خوبیاں ہیں:

چہرے کی رونق، دل کا نور، بدن کی راحت اور تندرستی کا سبب ہے، قبر کا اُنس، اللہ تعالیٰ کی رحمت اترنے کا ذریعہ، آسمان کی کنجی، اعمال نامے کے ترازو کا وزن، اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب، جنت کی قیمت اور دوزخ کی آڑ ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے المنبہات میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص اوقات کی پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نو چیزوں سے اس کا اکرام فرماتے ہیں:

(۱) اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں (۲) اس کو تندرستی عطا کرتے ہیں (۳) فرشتے اس کی

حفاظت کرتے ہیں (۴) اس کے گھر میں برکت عطا کرتے ہیں (۵) اس کے چہرے پر صلحاء کا نور ظاہر ہوتا ہے (۶) اس کا دل نرم فرما دیتے ہیں (۷) میدان حشر میں اس کو پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزار دیں گے (۸) جہنم سے نجات عطا فرمائیں گے (۹) جنت میں نیک ساتھی عطا کریں گے۔

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے لیکن تمام عبادات کو جامع ہے، اور تمام اعمال میں اس کو پہلی پوزیشن حاصل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کی دولت جو معراج کی رات عالم بالا میں میسر ہوئی تھی، معراج سے واپس آنے کے بعد دنیا میں یہ دولت نماز میں میسر ہوئی، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''**الصلوٰۃ معراج المؤمنین**'' (نماز مومن کی معراج ہے) اور بندے کو اپنے رب کے ساتھ سب سے زیادہ قرب نماز میں ہوتا ہے اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''**اقرب ما یکون العبد من الرب فی الصلوٰۃ**''.

نماز ہی غمگساروں کے لئے لذت بخش اور بیماروں کو راحت دینے والی ہے ''**ارحنی یا بلال**'' (اے بلال مجھے راحت دے) اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے ''**قرۃ عینی فی الصلوٰۃ**'' (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے)۔

دوسری جانب حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز درست ہوئی تو سارے اعمال درست ہو جائیں گے اور اگر نماز خراب ہوگی تو سارے اعمال خراب ہو جائیں گے، دوسری روایت میں ہے وہ برباد ہوا اور نقصان اٹھایا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا (مکاشفۃ القلوب)

حضرت نوفل بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''من فاته صلوٰة فكانما وتر اهله وماله'' جس کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے گھر اور مال کو لوٹ لیا گیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ بلا عذر جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن التفات ہی نہیں کریں گے اور اس کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی کے ہاتھ بندے ہوئے ہوں گے، فرشتے منہ اور پشت پر ڈنڈے لگا رہے ہوں گے، جنت کہے گی میرا تیرا کوئی تعلق نہیں، نہ میں تیرے لئے نہ تو میرے لئے، دوزخ کہے گی کہ آ جا میرے پاس میں تیرے لئے اور تو میرے لئے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ''لـــم لـــم'' ہے جس میں بچھو اور سانپ ہوں گے، ان کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگی، اس وادی میں بے نمازی کو عذاب دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ''جب الحزن'' ہے جو بچھوؤں کا گھر کہلاتا ہے، ہر بچھو خچر کے برابر ہوگا اس میں بے نمازی کو عذاب دیا جائے گا۔

بعض فقہا نے لکھا ہے کہ جو عورت سمجھانے کے باوجود نماز نہیں پڑھتی ہے اسے طلاق دیدو اگرچہ مہر ادا کرنا مشکل ہو۔ قیامت کے دن بے نمازی خاوند بن کر پیش ہونے سے قرض کا بوجھ لے کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا بہتر ہے۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی کی پیشانی پر تین سطریں لکھی جائیں گی:

☆......اے اللہ کے حق ضائع کرنے والے

☆......اے اللہ کے غضب اور ناراضگی کے مستحق

☆......جس طرح تو نے اللہ کا حق ضائع کیا اس طرح آج اس کی رحمت سے مایوس ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن حکومت کی وجہ سے نماز میں سستی کرنے والوں کے سامنے حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داود علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، بیماری کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت ایوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، اولاد کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت یعقوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، اور نوکری کے خوف سے سستی کرنے والوں کے سامنے بی بی آسیہ کو پیش کیا جائے گا۔

ایک بزرگ کی شیطان سے راہ چلتے ملاقات ہوگئی، بزرگ نے پوچھا کہ ایسا کام بتادو کہ میں تمہارا بن جاؤں اس نے کہا نماز پڑھنے میں سستی کرو اور جھوٹی سچی قسمیں کھایا کرو، اس بزرگ نے قسم کھا کر کہا کہ میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا، شیطان یہ سن کر سٹپٹا گیا اور کہنے لگا کہ میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آدم کی اولاد کو سچی بات نہیں کہوں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے فجر کی نماز ترک کرنے والوں کو کہتے ہیں اے فاجر! ظہر کی نماز ترک کرنے والوں سے کہتے ہیں، اے نقصان اٹھانے والے خاسر نابکار! عصر کی نماز ترک کرنے والوں کو کہتے ہیں، اے نافرمان گنہگار! مغرب کی نماز ترک کرنے

والوں کو کہتے ہیں اے کافر نا شکر گزار! عشاء کی نماز ترک کرنے والوں سے کہتے ہیں اے ضائع اور برباد کرنے والے زیاں کار! اللہ تجھے برباد کرے۔

اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت پر ضروری ہے کہ کسی قسم کی سستی کے بغیر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کریں، خواتین اپنے گھر میں ادا کریں، اس میں ان کے لئے مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بھی زیادہ ثواب ہے اور مرد حضرات مسجد میں تکبیر اولی کے ساتھ جماعت سے ادا کریں، تا کہ دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں کامیابی ہو، اور قبر میں بھی آسانی ہو، اور جنت بھی نصیب ہو، اور ہر جگہ خوشی ہی خوشی ہو۔

اور فرائض، واجبات اور سنن مؤکدہ کے ساتھ ساتھ نوافل بھی کثرت سے پڑھنے چاہئیں تا کہ فرائض میں کمی کوتاہی کی صورت میں تلافی کرنا آسانی سے ممکن ہو، اس میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔

کتابوں میں رابعہ عدویہؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ دن رات میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ یہ چند رکعتیں کوئی ثواب حاصل کرنے کے لئے نہیں پڑھتی بلکہ اس لئے پڑھتی ہوں تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن دوسرے انبیاء علیہم السلام کے سامنے یہ فرما کر سرخرو ہوسکیں کہ میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت ہے، اسی طرح اور بھی بہت سارے واقعات کتابوں میں موجود ہیں۔

چونکہ نماز سب سے اہم عبادت ہے، اور اس کے مسائل معلوم کئے بغیر اُسے صحیح طور پر انجام دینا ممکن نہیں ہے اس لئے بندہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل وکرم سے نماز کے ضروری مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے، ساتھ ساتھ فضائل، حکمت، فلسفہ اور سائنس کو بھی بقدر ضرورت شامل کیا ہے تا کہ جو لوگ مزید گہرائی میں جانا

چاہتے ہیں ان کے لئے بھی تشفی کا سامان ہو۔

اور آخر میں جن لوگوں نے پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ میں تعاون کیا ہے ان کا شکر گزار ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو اپنی شان کے مطابق بدلہ دے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبولیت سے نوازے، اور صدقۂ جاریہ بنائے اور دنیا اور آخرت دونوں جہان میں کامیابی کا ذریعہ بنائے، اس کتاب کو مطالعہ کرنے والے، سننے والے، سنانے والے اور عمل کرنے والے کو بھی اجر عظیم سے نوازے۔

آمین۔

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۸/۹/۱۴۳۱ھ

آ

آپریشن

آپریشن کے دوران جتنی نمازیں فوت ہوجاتی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۱)

آپریشن کے ڈاکٹر

اگر مریض کے آپریشن کے دوران نماز کا وقت آجائے اور ڈاکٹر کا آپریشن چھوڑ کر نماز میں مشغول ہونے کی صورت میں مریض کی جان کا خطرہ ہوتو آپریشن سے فارغ ہوکر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی تاکہ مریض کی جان بچائی جاسکے۔(۲)

---

(۱)(قوله من جن او اغمی علیه خمس صلوات قضی ولو اکثرلا)......... اطلق فی الاغماء والجنون فشمل ما اذا کان بسبب فزع من سبع او خوف من عدو فلا یجب القضاء اذا امتد اجماعا لان الخوف بسبب ضعف قلبه وهو مرض الا انه یرد علیه ما اذا زال عقله بالخمر او اغمی علیه بسبب شرب البنج او الدواء فانه لا یسقط عنه القضاء فی الاول وان طال اتفاقا لانه حصل بماهو معصیة فلا یوجب التخفیف ولهذا یقع طلاقه ولا یسقط ایضا فی الثانی عند ابی حنیفة لان النص ورد فی اغماء حصل بآفة سماویة فلا یکون واردا فی اغماء حصل بصنع العباد لان العذر اذا جاء من جهة غیر من له الحق لا یسقط الحق، الخ، البحر الرائق: ۲/۱۱۷۔۱۱۸، قبیل باب سجود التلاوة، ط: سعید کراچی.

(زال عقله ببنج او خمر) او دواء لزمه القضاء وان طالت لانه بصنع العباد کالنوم، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، باب صلاة المریض، قبیل باب سجود التلاوة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۳۸، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)لان قطع الصلاة لا یجوز الا لضرورة وکذاالاجنبی اذا خاف ان یسقط من سطح او تحرقه النار او یغرق فی الماء واستغاث بالمصلی وجب علیه قطع الصلوٰة... وکذا المسافر اذا ندت دابته اوخاف الراعی علیٰ غنمه الذئب ولو رأی اعمی عند البئر فخاف علیه أن یقع فیها قطع الصلاة لاجله کذا فی السراج الوهاج ......فتاویٰ عالمگیریة: ۱/۱۰۹ ،الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره الصلاة الخ،ط رشیدیة کوئٹه.

آتش دان

اگر آتش دان میں انگارے روشن ہیں تو مجبوری کے بغیر اس کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ آگ کی عبادت کرنے والوں کی عبادت سے مشابہ ہے۔

اور اگر اتفاق سے نماز کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے، تو اس صورت میں مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

آخری قعدے میں بھول سے کھڑا ہو گیا

آخری قعدہ میں اگر تشہد کے پڑھنے کی مقدار نمازی ٹھہرا ہے اور اس کے بعد بھول سے کھڑا ہو گیا تو سنت طریقہ یہ ہے کہ فوراً بیٹھ جائے اور سلام پھیر دے اور اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ اگر کھڑے ہو کر سلام پھیر دیا تب بھی نماز ہوگئی البتہ سنت کے خلاف ہوگا۔(۲)

آخری قعدے میں مقتدی کا تشہد پورا نہ ہوا

آخری قعدے میں امام کے سلام کے ساتھ ہی مقتدی کو سلام پھیر دینا چاہیئے البتہ اگر کسی مقتدی کا تشہد (التحیات) پورا نہ ہوا کچھ باقی رہ گیا تو اس کو پورا کر کے سلام

---

(۱) الصحیح انه لا یکره ان یصلي وبین یدیه شمع أو سراج لأنه لم یعبد هما احدو المجوس یعبدون الجمرة لاالنار الموقدةحتی قیل لا یکره الی النار الموقدة آه.....وظاهره ان المراد بالموقدة التی لها لهب لکن قال فی العنایة ان بعضهم قال: تکره الی شمع او سراج ، کما لو کان بین یدیه کانون فیه جمر او نار موقدة آه.....و ظاهره ان الکراهة في الموقدة متفق علیها کما فی الجمر تأمل.....رد المحتار کتاب الصلوة ،مکروهات الصلاة ، ۱/ ۶۵۲ ط :سعید.

(۲) وان قعد فی الرابعة مثلا قدر التشهد ثم قام عاد وسلم ولوقائماً صح (قوله عادو سلم) ای عاد للجلوس لما مر ان ما دون الرکعة محل للرفض وفیه اشارة الی انه لا یعید التشهد وبه صرح فی البحر قال فی الامداد :والعود للتسلیم جالسا سنة، لان السنة التسلیم جالسا والتسلیم حالة القیام غیر مشروع فی الصلاة المطلقة بلا عذر فیأتی به علی الوجه المشروع، فلو سلم قائمالم تفسد

پھیرے۔(۱)

آدمی کی طرف نماز پڑھنا

کسی آدمی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

آدمی کی نیت درست ہونی چاہیئے

یہ بات مشہور ہے کہ'' آدمی کی نیت درست ہونی چاہیئے'' یہ بات بالکل صحیح ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ عمل بھی درست ہونا چاہیئے، ورنہ ناجائز اور خراب عمل کر کے نیت درست کرنے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ الٹا گناہ ہوگا۔(۳)

= صلاته و کان تارکا للسنة آه.....رد المحتار: ۲/ ۸۷، کتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچي. البحر الرائق، کتاب الصلاة، باب سجود السهو: ۲/ ۱۰۴ ط:سعید کراچي.

(۱)(وجب متابعته.....بخلاف سلامه) او قیامه لثالثة (قبل تمام الموتم التشهد) فانه لا یتابعه بل یتمه لو جوبه، ولو لم یتم جاز، ولو سلم والمؤتم في ادعیة التشهد تابعه لانها سنة والناس عنه غافلون. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۶، فصل في بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، مطلب في اطالة الرکوع للجائي، ط سعید کراچي. کذا في حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح کتاب الصلوٰة ص: ۳۱۰، ط: قدیمی کراچي.

(۲)(وصلاته الی وجه انسان) ککراهة استقباله، فالاستقبال لو من المصلی فالکراهة علیه والا فعلی المستقبل ولو بعیداً ولا حائل. الدر المختار: ۱/ ۶۴۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة و بدعة الخ، ط،سعید کراچي.حلبی کبیر ص: ۳۵۸، باب فیما یکره ط سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳)عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نویٰ فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ومن کانت هجرته الی دنیا یصیبها او امرأة یتزوجها فهجرته الی ماهاجر الیه.....متفق علیه (مشکوٰة شریف ص: ۱۱، ط: قدیمی، (و) الخامس (النیة) بالاجماع (وهی الارادة) المرجحة لاحد المتساویین ای ارادة الصلوٰة لله تعالیٰ علی الخلوص.....الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۱۴، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچي. کنز الدقائق مع البحر الرائق: ۱/ ۴۷۸ کتاب الصلوٰة، باب شروط الصلاة ط: رشیدیة کوئٹه.

آدھی آستین والی قمیص

آدھی آستین والی قمیص پہن کر یا آدھی آستین چڑھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

آستین

۱......کہنی تک آستین چڑھا کر نماز پڑھنا، اور کہنی تک آدھی آستین والی قمیص اور شرٹ وغیرہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے نماز کے دوران پوری آستین والی قمیص اور شرٹ پہن کر نماز پڑھے تاکہ نماز مکروہ نہ ہو۔(۲)

۲......اگر وضو کرتے وقت آستین چڑھائی ہوئی تھی، اور جماعت میں شرکت کرنے کے لئے جلدی میں آستین چڑھی ہوئی رہ گئی ہو تو نماز میں ایک ہاتھ سے تھوڑی تھوڑی اتارے، اتارنے میں دونوں ہاتھ استعمال نہ کرے، ورنہ عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز

(۱، ۲)وفی رد المحتار :"(و) کره (کفه) ای رفعه ولو لتراب کمشمر کم أو ذیل) ای کما لو دخل فی الصلاة وهو مشمر کمه او ذیله ،واشار بذالک الی ان الکراهة لا تختص بالکف وهو فی الصلاة کما افاده فی شرح المنیة لکن قال فی شرح القنیة : اختلف فیمن صلی وقدشمر کمیه لعمل کا ن یعمل قبل الصلاة او هیئته ذالک آه......ومثله مالو شمر للوضوء لم عجل لادراک الرکعة مع الامام واذا دخل فی الصلاة کذلک وقلنا بالکراهة فهل الافضل ارخاء کمه فیها بعمل قلیل او ترکهما؟ لم اره ،والا ظهر الاول بدلیل قوله الآتی ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل تامل......

هذا، وقیدالکراهة فی الخلاصة والمنیة بأن یکون رافعاً کمیه الی المرفقین ،وظاهره انه لا یکره الی مادونهاقال فی البحر ان التقیید بالمرفقین اتفاقی قال وهذا لو شمر هما خارج الصلاة ثم شرع فیها کذلک اما لو شمر وهو فیها تفسد لانه عمل کثیر... رد المحتار : ۱/ ۶۴۰ .مطلب مکروهات الصلاة .ط:سعید کراچی.وکذا فی حلبی کبیر ص:۳۵۷ ،مکروهات الصلوٰة ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

فاسد ہو جائے گی۔(۱)

۳......گرمی اور پسینہ کی وجہ سے نماز کی حالت میں آستین چڑھانا عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

۴......جبہ یا کرتا کے آستین میں ہاتھ ڈالے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

آستین اتارنا

اگر کوئی شخص وضو کرتے ہی جماعت میں شامل ہو گیا، آستین اتارنے کا موقع نہیں ملا، اور کہنیاں کھلی رہ گئیں، تو نماز کے دوران عمل کثیر کے بغیر آستین اتارے، اور اس کی صورت یہ ہے کہ کچھ قیام میں کچھ رکوع میں، کچھ قومہ میں، کچھ سجدہ میں اور کچھ جلسہ میں اتارے، تو عمل قلیل کی وجہ سے نماز میں کوئی اثر نہیں پڑے گا۔(۴)

(۲،۱)انظر الی الحاشیۃ ۱-۲فی الصفحۃ السابقۃ.

(۳) و فی حلبی کبیر:(ولو صلی فی قباء مطرف او بارانی)...... وهو ما یلبس للمطر ...... ینبغی ان یدخل یدیه فی کمیه ویشد القباء) ونحوه بالمنطقة احترازاً عن السدل)، ص:۳۴۸، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وفی رد المحتار: وکره سدل ثوبه ای ارساله بلا لبس معتاد وکذا القباء بکم الی وراء، شامی: ۱/ ۶۳۸ . ۶۳۹ ،باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید کراچی.

(۴) (قوله کمشمر کم او ذیل) ای کما لو دخل فی الصلاة وهو مشمر کمه او ذیله اشار بذلک الی ان الکراهة لا تختص بالکف وهو فی الصلاة کما افاده فی شرح المنیة، لکن قال فی القنیة: واختلف فیمن صلی وقد شمّر کمیه لعمل کان یعمله قبل الصلاة او هیئته ذلک آه، ومثله ما لو شمر للوضوء ثم عجل لا دراک الرکعة مع الامام ، واذا دخل فی الصلاة کذلک وقلنا بالکراهة فهل الافضل ارخاء کمیه فیها بعمل قلیل او ترکهما؟لم أره:والاظهر الاول بدلیل قوله الآتی ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل تامل، هذا، وقید الکراهة فی الخلاصة والمنیة بان یکون رافعا کمیه الی المرفقین، وظاهره انه لا یکره الی ما دونهما ، شامی: ۱/ ۶۴۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی الکراهة التحریمیة، والتنزیهیة، ط: سعید کراچی.

حلبی کبیر،ص: ۳۵۷، مکروهات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

آسٹریلیا کے ماہر کا مشورہ

ایک پاکستانی دل کے مرض میں مبتلا علاج کراتے کراتے آخرکار جب آسٹریلیا میں علاج کے لئے پہنچا وہاں کے مشہور ماہر امراض قلب نے ان کے مکمل معائنہ کے بعد کچھ ادویات اور ایک ورزش تجویز کی کہ آپ میرے فزیو وارڈ میں ورزش میری نگرانی میں آٹھ یوم کریں اسے جب ورزش کرائی گئی تو مکمل خشوع وخضوع اور تسلی والی نماز ہی تھی اب یہ پاکستانی مریض اس ورزش کو بالکل صحیح انداز میں کرنے لگے ڈاکٹر صاحب نے پوچھا آپ پہلے مریض ہیں کہ اتنی جلدی میری ورزش سیکھ کر اچھی طرح کرنا شروع کر دیا ہے حالانکہ یہاں تو مریض آٹھ یوم میں یہ طریقہ سیکھتا ہے تو مریض نے بتایا کہ میں مسلمان ہوں اور یہ طریقہ بالکل نماز کی طرح ہے اس لئے مجھے اس کے سمجھنے میں بالکل پریشانی نہیں ہوئی تو ڈاکٹر نے دوسرے روز اس مریض کو ادویات اور خاص ہدایت (اس ورزش کے بارے میں) دے کر رخصت کر دیا۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس :۱/۴۳)

آسمان کی طرف دیکھنا

نماز کے دوران آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا مکروہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی حالت میں جو لوگ آنکھیں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے ہیں ان کی بینائی جاتی رہے گی یا کمزور ہو جائے گی۔ (۱)

---

(۱) (یکره رفع البصر الی السماء) لما فی البخاری عن انس قال قال رسول الله ﷺ: مابال القوم یرفعون أبصارهم إلی السماء فی صلاتهم فاشتد قوله فی ذالک حتی قال: لینتهن عن ذالک او لتخطفن ابصارهم حلبی کبیر ص: ۷۰-۳۶۹، فروع یکره رفع البصر، قبل "سنن الصلاة" ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بخاری شریف: ۱/ ۱۰۳ باب رفع البصر الی السماء فی الصلاة، کتاب الاذان. ط: قدیمی کراچی. هندیة: ۱/ ۱۰۶، کتاب الصلوة مکروهات الصلوٰة ط: رشیدیة کوئٹه.

آفتاب نکل آیا

اگر کوئی شخص فجر کی نماز پڑھ رہا تھا، اور نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں سورج طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور بعد میں اس نماز کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

آفس میں جماعت کرنا

اگر قریب میں اہل حق کی مسجد ہے تو مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے، مسجد کی جماعت کو چھوڑ کر آفس میں جماعت کرنا سنت کے خلاف ہے اور مسجد چھوڑنے کا گناہ بھی ہے۔(۲)

---

(۱)(واذا طلعت الشمس)... والمصلي (في خلال) اى في اثناء صلوٰة (الفجر تفسد صلوٰة الفجر) لعروض النقصان على ماوجب بالسبب الكامل. حلبي كبير ص:۲۴۶، فروع في شرح الطحطاوى، الشرط الرابع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، رد المحتار : ۱/۳۷۳، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط:سعيد، و: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف، ط:سعيد كراچي.

(۲) عن معاذبن جبلؓ ان النبي صلى الله عليه وسلمقال ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم، ياخذالشاة القاصية فاياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة والمسجد. مسند احمد: ۶/۳۰۷ ط: دار احياء التراث العربيبيروت.

وعن ابن مسعودؓ ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لقوم يتخلفون عن الجمعة : لقد هممت ان آمر رجلا يصلي بالناس ،ثم احرق على رجال يتخلفون عن الجمعة بيوتهم ،رواه مسلم. مشكوٰة: ۱/۱۲۱، كتاب الصلوٰة، باب وجوبها، ط:قديمي كراچي.

وان صلى بجماعة في البيت اختلف فيه المشائخ والصحيح ان للجماعة في البيت فضيلة وللجماعة في المسجد فضيلة اخرىٰ فان صلىٰ في البيت بجماعة فقد حاز فضيلة ادائها بالجماعة وترک الفضيلة الاخرىٰ وكذا قاله القاضي الامام ابو علي النسفي والصحيح ان ادائها بالجماعة في المسجد افضل وكذلک في المكتوبات . الفتاوىٰ العالمگيريه : ۱/۱۱۶، كتاب الصلوٰة ،الباب التاسع في النوافل ،فصل في التراويح ،ط:رشيدية كوئٹه. حلبي كبير،ص: ۴۰۲، كتاب الصلاة،باب التراويح. ط:سهيل اكيڈمي لاهور.حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح، ص:۲۸۷، كتاب الصلاة، باب الامامة ط: قديمي.

آگ پر پانی ڈالو

حضرت ابن مسعودؓ سے نقل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو اللہ رب العزت ایک فرشتہ سے اعلان کراتے ہیں اے لوگو! اٹھو اور جو آگ تم نے گناہوں کی جلائی ہے اس پر پانی ڈالو اور اس کو بجھاؤ تو نمازی اٹھ کر وضو کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، ان کے لئے گناہوں کی بخشش ہو جاتیہے ،اور بے نمازی جیسے تھے ویسے ہی رہ جاتے ہیں۔ (کنز العمال) (۱)

آمین

سورہٗ فاتحہ ختم ہونے کے بعد آہستہ سے ''آمین'' کہنا سنت ہے اگر آمین کی آواز برابر کے ایک دو آدمی سن لیں تو یہ بھی آہستہ میں داخل ہے۔(۲)

---

(۱) عن ابن مسعودؓ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ قال یبعث مناد عند حضرۃ کل صلوٰۃ فیقول یا بنی آدم قوموا فاطفئوا ما اوقدتم علی انفسکم فیقومون فیتطہرون ویصلون الظہر فیغفرلہم ما بینہما فاذا حضرت العصر فمثل ذالک ،فاذا حضرت المغرب فمثل ذالک فاذا حضرت العتمۃ فمثل ذالک فینامون فمدلج فی خیر و مدلج فی شر (الترغیب والترہیب: ۱/۱۹۹، کتاب الصلوٰۃ،الترغیب فی الصلوات الخمس ،حدیث رقم: ۹ وکذا فی کنز العمال، حرف الصاد ،کتاب الصلوٰۃ ،الفصل الثانی فی فضائل الصلاۃ :۷/۳۱۴ حدیث رقم ۱۹۰۴۴ ط:مؤسسۃ الرسالۃ

(۲) والتامین سنۃ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا أمن الامام فأمنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ماتقدم من ذنبہ "متفق علیہ"...... (ویخفونہا) ای ویخفی الامام والمقتدون آمین ....حلبی کبیر ص: ۳۰۹ ، صفۃ الصلاۃ،ط:سہیل اکیڈمی لاہور. کذا فی رد المحتار: ۱/۴۹۲، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب قراءۃ البسملۃ بین الفاتحۃ والسورۃ، ط : سعید کراچی. عالمگیری : ۱/۷۴ ،الفصل الثالث فی سنن الصلوٰۃ وآدابہا وکیفیتہا ط:رشیدیہ کوئٹہ (وادنی المخافتۃ اسماع نفسہ) ومن بقربہ ،فلو سمع رجل او رجلان فلیس بجہر. ردالمحتار: ۱/۵۳۵-۵۳۴، فصل فی القراءۃ، مطلب فی الکلام علی الجہر والمخافتۃ ط: سعید کراچی.

آمین بلند آواز سے کہہ دی

اگر کسی نے بلند آواز سے ''آمین'' کہہ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۱)

''آمین'' کہہ دی دوسرے سے دعا سن کر

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص کے دعا مانگنے پر نماز کی حالت میں آمین کہہ دی، تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

آمین کہہ دی دوسرے سے فاتحہ سن کر

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص سے سورہ فاتحہ کی تلاوت سنی، اور اس کے ''ولا الضالین'' کہنے پر نمازی نے ''آمین'' کہہ دی تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

آمین کہنا

امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے سورہ فاتحہ کے ختم پر آہستہ سے ''آمین'' کہنا سنت ہے، اور اگر جماعت کی نماز میں بلند آواز سے قرأت ہو رہی ہے تو سورۂ فاتحہ

---

(۱) ولا يجب السجود الابترک واجب او تاخيره او تاخيرركن او تقديمه او تكراره او تغيير واجب بأن يجهر فيما يخافت ...... .فتاوی عالمگیری : ۱/ ۱۲۶ الباب الثاني عشر في سجود السهو .ط رشيدية كوئٹه.

(۲)وفي الذخيرة :اذا امن المصلي لدعاء رجل ليس في الصلاة تفسد صلاته آه..... رد المحتار ۱/ ۶۲۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط:سعيد كراچي. وكذا في العالمگيري : ۱/ ۹۸ ، كتاب الصلاة، الباب السابع ، ط:رشيدية كوئٹه. فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية : ۱/ ۱۳۶ كتاب الصلوٰة ،مفسدات الصلوٰة،ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكذا ما في البحر عن المبتغى:لو سمع المصلي من مصل آخر ولا الضالين فقال آمين لا تفسد ،وقيل تفسد وعليه المتاخرون آه...... .رد المحتار : ۱/ ۶۲۰ .باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام. ط: سعيد كراچي.

کے ختم پر تمام مقتدیوں کے لئے آہستہ سے "آمین" کہنا سنت ہے۔(۱)

اور آمین آہستہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آمین دعا ہے اور دعا آہستہ کہنا بہتر ہے جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان موجود ہے۔(۲)

آنکھ

نماز کی حالت میں آنکھوں کو کھلا رکھے، قصداً بند نہ کرے،(۳) بلکہ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کے مقام پر، اور رکوع کی حالت میں پیروں کی پشت پر اور

---

(۱) (وامن الامام سرا کمأموم منفرد) ولو في السرية (قوله: وامن) هو سنة للحديث (رد المحتار: ۱/ ۴۹۲-۴۹۳) فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۹ ط: سهيل اكيڈمي لاهورهندية: ۱/ ۷۴ قال العلامة ملا علي القاري قلت مع ان الاصل في الدعا الاخفاء لقوله تعالىٰ: "ادعوا ربكم تضرعاً وخفية" ولا شك ان آمين دعاء، فعند التعارض يرجح الاخفاء بذالك، وبالقياس على سائر الاذكار والادعية ولان آمين ليس من القرآن اجماعا فلا ينبغي ان يكون على صوت القرآن كمانه لا يجوز كتابته في المصحف، ولهذا اجمعوا على اخفاء التعوذ لكونه ليس من القرآن والخلاف في الجهر بالبسملة مبني على انه من القرآن ام لا.. مرقات شرح مشكاة: ۲/ ۵۷۱ ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ولانه دعاء فيكون مبناه على الخفاء...... الهداية على هامش فتح القدير: ۱/ ۲۵۷، كتاب الصلوٰة، بـاب صفة الصلوٰة ط: رشيدية كوئٹه ...... واما الادعية والاذكار فبالخفية اولىٰ، قلت: ويؤيده قوله في السراج: ويجتهد في الدعاء والسنة ان يخفي صوته لقوله تعالىٰ ادعوا ربكم تضرعا وخفية آه.. شامي: ۲/ ۵۰۷، كتاب الحج مطلب في شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويكره للمصلي ايضا ان يغمض عينيه قيل لانه من صنيع اهل الكتاب وقال في الاختيار لانه عليه الصلاة والسلام نهي عنه. حلبي كبير ص: ۳۵۰-۳۵۱، فصل كراهية الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. (وكره ...... تغميض عينيه) للنهي الالكمال الخشوع. قال الشامي (قوله: للنهي اى في حديث اذا قام احدكم في الصلاة فلا يغمض عينيه" رواه ابن عدى الا ان في سنده من ضعف وعلل في البدائع بان السنة ان يرمي ببصره الى موضع سجوده، وفي التغميض تركها، ثم الظاهر ان الكراهة تنزيهية كذا في الحلية والبحر، وكأنه لان علة النهي ما مر عن البدائع، وهي الصارف له عن التحريم (قوله الا لكمال الخشوع) بان خاف فوت الخشوع بسبب روية ما يفرق الخاطر فلا يكره، بل قال بعض العلماء انه الاولىٰ، وليس ببعيد ...... حلية و بحر، رد المحتار: ۱/ ۶۴۵، كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

سجدوں میں ناک کے سرے پر، اور بیٹھنے کی حالت میں رانوں پر نظر رکھے۔(۱)

ہاں اگر کوئی شخص ایسا سمجھتا ہے کہ آنکھ بند کر لینے سے نماز میں دل زیادہ لگے گا تو آنکھ بند کرنے کی گنجائش ہے، باقی کھلا رکھنا بہتر ہے۔(۲)

آنکھ بند کرنا

آنکھ بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں اگر آنکھ بند کر لینے سے خشوع اور عاجزی زیادہ ہوتی ہے تو مکروہ نہیں، تاہم آنکھ کھلی رکھ کر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ سجدہ کی جگہ کو دیکھنا مسنون ہے، اور آنکھوں کو بند کرنے سے یہ سنت ترک ہو جاتی ہے۔(۳)

آنکھ کا آپریشن

اگر آنکھ کے آپریشن کے بعد رکوع اور سجدہ کرنے میں آنکھوں میں بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے یا آنکھوں کو نقصان ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھے، اور

---

(۱) نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه والى ارنبة انفه حال سجوده، والى حجره حال قعوده والى منكبه الايمن والايسر عند التسليمة الاولىٰ والثانية، رد المحتار: ۱/۴۷۷-۴۷۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچی

البحر الرائق: ۱/۳۰۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة. رقم: ۳

(۳) ويكره ان يغمض عينيه في الصلاة لما روى عن النبي ﷺ انه نهى عن تغميض العين في الصلاة، ولان السنة ان يرمي ببصره الى موضع سجوده وفي التغميض ترك هذه السنة ولان كل عضو و طرف ذو حظ من هذه العبادة فكذا العين ...... بدائع الصنائع: ۱/۲۱۶ كتاب الصلاة، فصل بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: سعيد كراچی. رد المحتار: ۱/۶۴۵، انظر الحاشية المتقدمة أيضاً.

رکوع اور سجدہ سر کے اشارہ سے کرے، اور سجدہ کا اشارہ کرتے ہوئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکائے۔(۱)

آنکھ کے اشارہ سے نماز پڑھنا

جو شخص کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ لیٹ کر سر کے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، نماز ہو جائے گی، مگر اپنی آنکھ، اپنے دل اور اپنے ابرو کے اشارہ سے نماز ادا نہیں کر سکتا ہے، اس طرح نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

آنکھیں بند کر لینا

☆......آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں کسی مصلحت کی وجہ سے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں، مثلاً ایسی چیز کو دیکھنے سے آنکھیں بند کر لینا جو انسان کو سب کچھ بھلا دے یا نماز سے غافل کر دے تو آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہوگا۔(۳)

☆......اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ آنکھیں کھول کر نماز پڑھنے کی صورت میں اسے خشوع اور عاجزی حاصل نہیں ہوتی اور آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں خشوع

---

(۱)فان عجز عن الركوع والسجود يصلي قاعدا بالايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع ......بدائع الصنائع: ۱/ ۱۰۶-۱۰۵ كتاب الصلاة،فصل في اركان الصلاة ط: سعيد كراچي،وكذا في العالمگيري: ۱/ ۱۳۶ كتاب الصلاة ،الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط:رشيدية كوئٹه.

(۲)واذا عجز عن الايماء بالراس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الايماء بالعينين والحاجبين ......عالمگيري : ۱/ ۱۳۷، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض :ط رشيديه وكذا في بدائع الصنائع :۱/ ۱۰۷ كتاب الصلوٰة ،فصل اركا ن الصلاة ط: سعيد ،الدر المختار: ۲/ ۹۹ كتاب الصلاة باب صلوٰة المريض ،ط:سعيد

(۳)دیکھئے عنوان'' آنکھ بند کرنا'' کے تحت۔

اور عاجزی حاصل ہوتی ہے، تو ایسے آدمی کے لئے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر ہے بلا کراہت نماز درست ہو جائے گی۔(۱)

آواز بلند کرنے کا درجہ

امام بلند آواز، خوش الحان، تجوید کے مطابق صحیح صحیح قرأت کرنے والا ہونا چاہیئے، اور امام اس قدر بلند آواز سے نماز پڑھائے کہ تمام نمازی یا جماعت میں شامل اکثر نمازی اس کی آواز سن سکیں۔

اور اگر امام کی آواز اتنی پست ہے کہ تمام نمازی یا اکثر نمازی ان کی آواز نہ سن سکیں تو کم از کم اگر پہلی صف کے آس پاس کے نمازی ان کی آواز سن لیتے ہیں تو نماز ہو جائے گی، مگر ایسے پست آواز والے آدمی کو امام بنانا مناسب نہیں (۲) تاہم موجودہ دور میں لاؤڈ اسپیکر نے اس مسئلہ کو آسان کر دیا ہے، اور پست آواز والی شکل ختم کر دی۔

آواز بن جانا

نماز میں چھینک یا ڈکار کی وجہ سے جو آواز بن جاتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۳)

---

(۱) ۔ أیضاً

(۲) فی الشامی : ولذا قال فی الخلاصة والخانیة عن الجامع الصغیر : ان الامام اذا قرأ فی صلاة المخافتة بحیث سمع رجل او رجلان لا یکون جهرا ،والجهر ان یسمع الکل آه......ای کل الصف الاول لا کل المصلین بدلیل مافی القهستانی عن المسعودیة ان جهر الامام اسماع الصف الاول آه...... رد المحتار : ۱/ ۵۳۴ ،کتاب الصلاة ،فصل فی القراء ة ،ط: سعید کراچی.

(۳) وکذا الانین والتاوه اذا کان بعذر بان کا ن مریضا لا یملک نفسه فصار کالعطاس والجشاء، ولو عطس او تجشافحصل منه کلام لا تفسد کذا فی محیط السرخسی......عالمگیری ۱/ ۱۰۱ کتاب الصلوٰة ،الباب السابع فیما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها،الفصل الاول فیما یفسد ط: رشیدیة کوئٹه.

آواز سن کر اقتداء کرنا

☆......اگر صفیں متصل ہیں، درمیان میں خالی جگہ نہیں ہے، تو آواز سن کر اقتداء کرنا صحیح ہے،(۱) اگر درمیان میں کوئی نہر یا سڑک یا کمرہ یا مکان ہے تو صرف لاؤڈ اسپیکر یا ریڈیو کی آواز سن کر اقتداء کرنا صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

☆......''عرفات'' میں بعض لوگ ''مسجد نمرہ'' میں نہیں جاتے، اور خیمے میں ریڈیو کھول کر اقتداء کرتے ہیں، حالانکہ صفیں متصل نہیں ہوتیں، درمیان میں بہت زیادہ خالی جگہ ہوتی ہے، تو ایسے لوگوں کی اقتداء صحیح نہیں، ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ خیمے میں کسی کو امام بنا کر اس کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔(۳)

آواز کتنی ہو

امام کو تکبیرات وغیرہ میں اتنا ہی آواز کو بلند کرنا سنت ہے جتنا ضروری ہو، ضرورت

(۱) ولو قام على دكان خارج المسجد متصل بالمسجد يجوز الاقتداء لكن بشرط اتصال الصفوف كذا في الخلاصة ويجوز اقتداء جار المسجد بامام المسجد وهو في بيته اذا لم يكن بينه وبين المسجد طريق عام وان كان طريق عام ولكن سدته الصفوف جاز الاقتداء لمن في بيته بامام المسجد كذا في التتارخانيه ناقلا عن الحجة:......عالمگیری ۱/۸۸ کتاب الصلوٰة الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع ط:رشيديه كوئٹه . حلبی كبير ص: ۵۲۴-۵۲۵ فصل في الامامة ط:سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) المانع من الاقتداء ثلاثة اشياء منها طريق عام يمر فيه العجلة والاوقار...... ومنها نهر عظيم لا يمكن العبور عنه......عالمگیری: ۱/۸۷ کتاب الصلوٰة ،الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع ط:رشيديه كوئٹه ،حلبی كبير،ص:۵۲۴ فصل في الامامة ط:سهيل اكيڈمی لاهور.

ويمنع من الاقتداء طريق او نهر فيه السفن او خلاء في الصحراء يسع صفين ، الدر مع الرد: ۱/۵۸۴ - ۵۸۵، باب الامامة،ط: سعيد كراچی.

(۳) ایضاً.

سے بہت زیادہ اونچی آواز نکالنا مکروہ ہے، اس میں تکبیر تحریمہ اور دوسری تکبیروں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

آہ

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے ''آہ'' کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، اور اگر کسی ایسے زخم یا مرض کی وجہ سے ''آہ'' کا لفظ نکلا ہے جس کو ضبط کرنا مشکل ہے، تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

مزید ''رونا'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

آہ آہ کرنا

''کراہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

آہستہ آواز سے قرأت کرنا

امام کے لئے ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱)(ویجهر الامام) وجوباً بحسب الجماعة ،فان زاد علیه اساء (قوله فان زاد علیه اساء) وفی الزاهدی عن ابی جعفر :لو زاد علی الحاجة فهو افضل الااذا اجهد نفسه او آذیٰ غیره قهستانی،.....رد المحتار: ۱/ ۵۳۲ کتاب الصلوٰة، فصل فی القراء ة. ط: سعید

(۲) ..... لا تفسد لعدم امکان الاحترازعنه وکذا الانین والتأوه اذا کان بعذر بان کان مریضا لا یملک نفسه فصار کالعطاس و الجشاء ،فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۰۱ کتاب الصلوٰة الباب السابع فیما یفسد الصلوٰة ط:رشیدیه کوئٹه

(یفسد الصلاة .....الانین والتاؤه)کنز الدقائق مع شرحه البحر الرائق ۲/ ۴۰۳ کتاب الصلوٰة، فیما یفسد الصلوٰة ط:سعید کراچی.

(۳)(و یسر فی غیرها)وکان علیه الصلوٰة والسلام یجهر فی الکل ثم ترکه فی الظهر والعصر لدفع اذی الکفار" کافی "(قوله ویسر فی غیرها) وهو الثالثة من المغرب والاخریان من العشاء ، وکذا جمیع رکعات الظهر والعصر ،رد المحتار: ۱/ ۵۳۳ کتاب الصلوٰة ،فصل فی القراء ة ط:سعید. حلبی کبیر ص: ۲۹٦ واجبات الصلاة سهیل اکیڈمی لاهور.

آہستہ آواز کی حد

آہستہ آواز سے قرأت کرنے کی حد یہ ہے کہ خود سن سکے دوسرا نہ سن سکے۔(۱)

آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا

☆......اگر آہستہ آواز والی نماز میں یعنی ظہر اور عصر میں امام نے بلند آواز سے قرأت کرلی تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆......اگر امام نے ظہر یا عصر میں بہت تھوڑی قرأت بلند آواز سے پڑھ لی، جو نماز کے صحیح ہونے کے لئے کافی نہیں ہے مثلاً دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں تو کچھ حرج نہیں، نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱)و ادنیٰ المخافتة اسماع نفسه رد المحتار: ۱/۵۳۴-۵۳۵، فصل فی القراءة، ط:سعید کراچی، وفی البحر :وحد القراءة تصحیح الحروف بلسانه بحیث یسمع نفسه علی الصحیح وسیأتی بیان الخلاف فیه ،البحر الرائق: ۱/۲۹۳ کتاب الصلوٰة، شروط الصلوٰة ط: رشیدیه کوئٹه، فتاویٰ عالمگیری: ۱/۶۹ الباب الرابع صفة الصلوٰة.

(۲)(والجهر فیما یخافت فیه)للامام (وعکسه) لکل مصل فی الاصح ......رد المحتار: ۲/۸۱، کتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو ط:سعید کراچی. وایضاً حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۴۶۱، کتاب الصلوٰة ،فصل فی سجود السهو ط:قدیمی والبحر الرائق ،باب سجود السهو :۲/۱۷۰، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۳)(وقیل)قائله قاضیخان یجب السهو (بهما) ای بالجهر والمخافتة (مطلقاً) ای قل او کثر (قوله قل او کثر ای ولو کلمة .قال القهستانی :والمتبادر ان یکون هذا فی صورة ان ینسیٰ ان علیه المخافتة فیجهر قصداً ،واما اذا علم ان علیه المخافتة فیجهر لتبین الکلمة فلیس علیه شیء......رد المحتار: ۲/۸۱-۸۲، کتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو ،ط: سعید کراچی.

واختلف فی القدر الموجب للسهو و الاصح انه قدر ما تجوز به الصلوٰة فی الفصلین لان الیسیر من الجهر والاخفاء لا یمکن الاحتراز عنه،مراقی الفلاح شرح نور الایضاح :۲/۲۵۱ ط: قدیمی وکذا فی فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۲۸ کتاب الصلوٰة ،الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

☆ .....اگر تنہا نماز پڑھنے والا آہستہ آواز والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرے گا تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، نماز ہو جائے گی۔(١)

آیات کا جواب دینا

واضح رہے کہ احادیث میں بعض آیات اور بعض سورتوں کے آخر میں جواب دینے کے الفاظ مذکور ہیں، مثلاً سورۂ بقرہ کے ختم پر ''آمین'' بنی اسرائیل کے آخر میں ''**اللّٰہ اکبر**'' سورۂ ملک کے آخر میں'' **اللّٰہ رب العالمین**''وغیرہ۔(٢)

یہ جوابات جماعت کی نماز میں دینا جائز نہیں، البتہ نماز سے باہر کوئی شخص ان آیات یا سورتوں میں سے کوئی آیت پڑھے یا سورت ختم کرے تو اس کا جواب دینا مستحب

---

(١)فعلي ظاهر الرواية لا سهو على المنفرد اذا جهر فيما يخافت فيه وانما هو على الامام فقط. رد المحتار: ٨١/٢ كتاب الصلوٰة باب سجود السهو ط:سعيد. والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة هكذا في التبيين. عالمگيرى: ١٢٨/١ كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط:رشيدية.

(٢)اخرج ابو عبيد عن ابى ميسرة "ان جبريل لقن رسول الله صلى الله عليه وسلم عند خاتمة البقرة: آمين" الدر المنثور للسيوطي: ١٣٧/٢، ط:دار الفكر بيروت لبنان. واخرج ابو داؤد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من قرأ منكم بالتين والزيتون فانتهى الى آخرها اليس الله باحكم الحاكمين فليقل: بلى وانا على ذالك من الشاهدين ومن قرأ " لا اقسم بيوم القيامة" فانتهى، الى "اليس ذالك بقادر على ان يحيي الموتىٰ "فليقل بلى، ومن قرأ والمرسلات فبلغ"فبأى حديث بعده يؤمنون " فليقل: آمنا بالله الحديث..... كتاب الصلوٰة، باب مقدار الركوع و السجود: ١٣٦/١، ط:حقانيه ملتان." ويستحب ان يقول القارى عقب " معين " الله رب العالمين، كما في الحديث" ذكره الخطيب الشربيني في تفسيره" السراج المنير" سورة الملك: ٣٢/٨، ط:دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان. وكذا في تفسير الجلالين، ص: ٣٦٨ ط:قديمي.

(قوله تعالىٰ وكبره تكبيراً)........ عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه انه قال: قول العبد " الله اكبر" خير من الدنيا وما فيها " كذا في حاشية محى الدين على تفسير البيضاوى، سورة الاسراء: ٣٤٢/٥ ط:دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے باہر یہ جوابات دینا منقول ہے اگر کہیں کہیں نماز میں بھی جوابات دینا ثابت ہے تو وہ امت کو تعلیم دینے کے لئے ہے کہ اس آیت کا جواب ان الفاظ سے دیا جاتا ہے یا اس سورت کے ختم پر یہ کہا جاتا ہے، یا اسلام کے ابتدائی دور میں اس کی اجازت تھی بعد میں منع کر دیا گیا جیسا کہ اسلام کے ابتدائی دور میں نماز میں باتیں کرنے کی اجازت تھی، یا جو رکعتیں نکل گئی ہیں ان کو نیت باندھ کر جلدی جلدی پڑھ کر امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کی اجازت تھی، بعد میں یہ سب باتیں منع کر دی گئی ہیں، اسی طرح یہ جوابات بھی نماز میں منع کر دیئے گئے البتہ یہ جوابات اکیلا نفل نماز پڑھنے والا دے سکتا ہے۔(۱)

(نوٹ) سورۂ فاتحہ کے آخر میں ''آمین'' کہنا اس سے مستثنیٰ ہے۔(۲)

---

(۱)والمؤتم لا یقرأ مطلقا فان قرأ كره تحريما بل يستمع)اذا جهر (وينصت) اذا اسر ...... (وان)وصلية (قرأ الامام آية ترغيب او ترهيب)وكذا الامام لا يشغل بغير القرآن ،وما ورد حمل على النفل منفردا كما مر (كذا الخطبة) فلا ياتى بما يفوت الاستماع ولو كتابة اورد سلام (الدر المختار)(قوله آية ترغيب)اى فى ثوابه تعالىٰ او ترهيب :اى تخويف من عقابه تعالىٰ ،فلا يسأل الاول ولا يستعيذ من الثانى ،قال فى الفتح:لان الله تعالىٰ عده بالرحمة اذا استمع ووعده حتم ، واجابة دعاء المتشاغل عنه غير مجزوم بها (قوله وما ورد) اى عن حذيفة رضى الله عنه انه قال:صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة الى ان قال:وما مر بآية رحمة الا وقف عندها فسأل ولا آية عذاب الا وقف عندها وتعوذ'' اخرجه ابو داؤد وتمامه فى الحلية(قوله حمل على النفل منفرداً) افاد ان كلا من الامام والمقتدى فى الفرض او النفل سواء ...... ردالمحتار: ۱/ ۵۴۴-۵۴۵،كتاب الصلاة، فصل فى القراءة،ط: سعيد ،وكذا الهداية مع شرحها فتح القدير و العناية: ۱/ ۲۹۸ ،كتاب الصلاة ،فصل فى القراءة، ط: رشيديه كوئٹه ، البحر الرائق : ۱/ ۳۴۳-۳۴۴ ،كتاب الصلاة، فصل اذا اراد الدخول فى الصلاة ط:سعيد كراچى

(۲)''امین کہنا'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

آیت چھوڑ دی

اگر جہری نماز کے اندر قرأت کے دوران تین آیت پڑھنے کے بعد پوری ایک آیت چھوڑ دی، یا قرآن مجید کے چند الفاظ چھوڑ دیئے گئے اور اس کے چھوڑنے سے معنی کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی، تو ایسی صورت میں نماز صحیح ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا اور سجدۂ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدۂ تلاوت کرلیا

اگر آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدۂ تلاوت کرلیا، تو فضول اور بے موقع ہوا ہے، لیکن اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ اس لئے احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ (۲)

آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا

نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا واجب ہے، اگر تین آیت سے زیادہ پڑھنے کے بعد سجدہ کیا گیا تو قضا شمار ہوگا، اور تاخیر کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوگا، اگر سجدۂ سہو نہیں کیا گیا تو نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، جو سجدہ تلاوت نماز میں واجب

(۱) ولو زاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله بآخر ......لم تفسد مالم يتغير المعنى الدر المختار: ۱/ ۶۳۲ - ۶۳۳، كتاب الصلاة، مسائل زلة القارى ط: سعيد. ولو ذكر آية مكان آية، ان وقف وقفا تاما ثم ابتداء بآية أخرىٰ او ببعض آية لا تفسد.. هندية: ۱/ ۸۰، الفصل الخامس في زلة القارى ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويجب سجدتان ......لترك واجب بتقديم او تاخير او زيادة او نقص لاسنة ..... سهوا بتقديم او تاخير، او زيادة، او نقص، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۴۶۰ - ۴۶۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى. وكذا فى الرد على الدر: ۱/ ۷۸ - ۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

ہوا ہے وہ سلام پھیرنے سے پہلے بلکہ سلام پھیرنے کے بعد جب تک نماز کی کوئی منافی حرکت نہ ہو سجدہ کر لینا چاہیئے ،اس کے بعد توبہ اور استغفار کے علاوہ تلافی کی کوئی اور صورت نہیں ۔(۱)

آیت "لا"

رموز اوراوقاف میں بعض آیات کے آخر میں "لا" لکھا ہوا ہوتا ہے، یعنی یہاں وقف نہ کرے ،اگر قرأت کے دوران ضرورت کی وجہ سے آیت "لا" پر وقف کر دیا ہے تو کوئی حرج نہیں ،نماز ہو جائے گی ،اور ماقبل سے دہرانے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر ماقبل سے دہرالیا تو بھی کوئی قباحت نہیں ہوگی ۔(۲)

اپنے فعل سے نماز کو تمام کرنا

یعنی نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہو

---

(۱)(ان لم تكن صلوية فعلى الفور لصيرورتها جزأ منها ويأثم بتاخيرها ويقضيها مادام فى حرمة الصلاة ولو بعد السلام ......الدر المختار (قوله فعلى الفور(فان كانت صلوية فعلى الفور ثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراء ة اكثر من آيتين او ثلاث على ما سيأتى حلية (قوله ويأثم بتاخيرها) لانها وجبت بما هو من افعال الصلاة ،وهو القراء ة وصارت من اجزائها فوجب ادائها مضيقاً ...... (قوله ولو بعد السلام) اى ناسيا مادام فى المسجد وروى انه لا يسجد بعد السلام ناسيا...... تاتارخانية. رد المحتار: ۲/ ۱۰۹ - ۱۱۰ كتاب الصلوة ،باب سجود التلاوة ط:سعيد. وايضا حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ص:۴۸۷ كتاب الصلاة ،باب سجود السهو، ط:قديمى كراچى.

(۲)وكذا ان وصل فى غير موضع الوصل كما لو لم يقف عند قوله اصحاب النار بل وصل بقوله الذين يحملون العرش لا تفسد لكنه قبيح هكذا فى الخلاصة،وان تغير به المعنى تغيرا فاحشا نحو ان يقرأ "شهد الله انه لا اله" ووقف ثم قال الا هو لا تفسد صلاته عندعامة علمائنا وعند البعض تفسد صلاته والفتوىٰ على عدم الفساد بكل حال هكذا فى المحيط ......عالمگيرى: ۱/ ۸۱ كتاب الصلاة ،الفصل الخامس فى زلة القارى. ط:رشيدية كوئٹه.

مثلاً "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" کہنا۔(۱)

اٹالین ماہرین کے تجربات

اٹلی کے ایک نومسلم جمال عبدالرحمٰن ماہر نفسیات نے نماز کی ورزش کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے "ورزش کا یہ عملی اصول ہے کہ اگر آپ کسی ورید، شریان یا کسی اور مخصوص عضو کی سختی دور کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیجئے پھر اس حصہ جسم میں تناؤ پیدا کیجئے اور کچھ دیر تناؤ کی حالت برقرار رکھنے کے بعد پھر ڈھیلا چھوڑ دیجئے ۔میں نے ورزش کے اصول وضوابط اور ورزش کے لئے نشستیں بھی تخصیص کی ہیں۔ الگ الگ امراض کے لئے الگ الگ نشست یا آسن ہیں مثلاً ریڑھ کی ہڈی کے مرض کو رفع کرنے لئے ایک الگ انداز سے نشست ہے اور دل کی تکالیف سے نجات پانے کے لئے دوسرا انداز نشست ہے کوئی گردوں کا مریض ہے تو اس کے لئے ایسا طریقہ تجویز کیا جائے گا جس سے گردے صحت مند ہو جائیں۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۴۶)

اٹک گیا

"قرأت میں اٹک گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

احرام کی نماز

☆......جو شخص عمرہ یا حج کرنا چاہے تو اس آدمی کے لئے عمرہ یا حج کا احرام باندھتے

---

(۱)(قوله ومنها الخروج بصنعه) ای بصنع المصلی ای فعله الاختیار ،بای وجه کا ن من قول او فعل ینافی الصلاة بعد تمامها او یضحک قهقهة او یحدث عمداً او یتکلم او یذهب او یسلم ..... رد المحتار: ۱/ ۴۴۸-۴۴۹، کتاب الصلوة ،باب صفة الصلاة ط:سعید کراچی۔

وقت دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے، اگر مکروہ وقت نہیں ہے،(۱) اگر وقت ہے تو احرام باندھنے سے پہلے دو رکعت توبہ کی نیت سے نماز پڑھ کر اللہ سے توبہ استغفار کرلینا چاہیے، پھر اس کے بعد مزید دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔(۲)

☆......اس نماز کی نیت یہ ہے کہ "میں دو رکعت احرام کی نماز پڑھ رہا ہوں "اللہ اکبر" یا عربی میں اس طرح نیت کرے" نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيِ الْإِحْرَامِ سُنَّةً لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ".(۳)

اداء

اداء وہ نماز ہوتی ہے جو اپنے وقت پر پڑھی جائے۔(۴)

ادعیہ واذکار

جلسہ وغیرہ میں ادعیہ واذکار نوافل میں پڑھے، فرائض میں چونکہ امام کو تخفیف

---

(۱)ثم يصلي ركعتين ......ولا يصليهما في الوقت المكروه وتجزيه المكتوبة كذا في البحر الرائق ......فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/ ۲۲۳، كتاب الحج، الباب الثالث في الاحرام، ط: رشيدية، رد المحتار: ۲/ ۴۸۱ - ۴۸۲، كتاب الحج، صفة الحج، ط: سعيد كراجي. وكذافي غنية الناسک، ص: ۷۳ قبيل فصل في كيفية الاحرام.

(۲)واذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها ......واذا اراد التوبة، يصلي ركعتين صلاة التوبة" غنية الناسک، ص: ۳۴، باب ما ينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراجي.

(۳)ثم يسن ان يصلي ركعتين بعداللبس ينوى بهاسنة الإحرام ليحرزفضيلة السنة، والا فلوأطلق جاز. غنية الناسک، ص: ۷۳، قبيل فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية. ط: ادارة القرآن.

(۴)ثم الاداء فعل الواجب في وقته الدرالمختارمع الرد: ۲/ ۶۲ - ۶۳، كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي، كذا في مراقي الفلاح شرح نور الايضاح، ص: ۲۳۹ باب قضاء الفوائت ط: قديمي كراجي.

کرنے کا حکم ہے لہذا فرائض میں ادعیہ واذکار نہ پڑھے۔(۱)

ادھر اُدھر دیکھنا

نماز کی حالت میں ادھر اُدھر نہ دیکھے بلکہ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کے مقام پر، رکوع کی حالت میں پیروں کی پشت پر اور سجدوں میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں زانوں پر نظر رکھے۔(۲)

اذان

☆...... پانچ وقت کی فرض نماز اور جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے لئے اذان دینا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے، اگر اذان نہیں دیں گے تو گنہگار ہوں گے اور یہ شہر اور بستی کے لئے سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی ہر شہر اور بستی میں اگر ایک آدمی اذان

---

(۱)(ویجلس بین السجدتین)مطمئنا ولیس بینهما ذکر مسنون وکذا بعد رفعه من الرکوع دعاء وکذا لا یاتی فی رکوعه و سجوده بغیر التسبیح(علی المذهب) وما ورد محمول علی النفل الدر المختار: ۵۰۵/۱ کتاب الصلوة ،آداب الصلوٰة ط:سعید کراچی.

عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا ام احدکم الناس فلیخفف فان فیهم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض ،فاذا صلی وحده فلیصل کیف شاء. صحیح مسلم: ۱۸۸/۱، کتاب الصلوة ،باب امر الائمة بتخفیف الصلاة ، ط:قدیمی کراچی.

قال القاضی :خفة الصلاة عبارة عن عدم تطویل قراء تها ،والاقتصار علی قصار المفصل وکذا قصر المنفصل وعن ترک الدعوات الطویلة فی الانتقالات وتمامها عبارة عن الاتیان بجمیع الارکان والسنن واللبث راکعاً و ساجداً بقدر مایسبح ثلاثاً انتهی. فتح الملهم: ۵۹۲/۳، ط:دارالعلوم کراچی.

(۲)نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه والی ارنبة انفه حال سجوده والی حجره حال قعوده والی منکبه الایمن والایسر عند التسلیمة الاولی والثانیة ......الدر المختار: ۴۷۷/۱ - ۴۷۸ ،کتاب الصلوة ،باب صفة الصلوٰة ،آداب الصلوٰة ط:سعید کراچی، البحر الرائق : ۲۰۳/۱ ،کتاب الصلوة ،باب صفة الصلوة ط: رشیدیة کوئته.

دیدے گا تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گی اور اگر ایک آدمی بھی اذان نہیں دے گا تو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔(۱)

☆......ان نمازوں کے علاوہ باقی کسی بھی نماز کے لئے اذان سنت نہیں۔(۲)

☆......اگر مقیم اپنے گھر میں تنہا یا جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے تو اذان دینا مستحب ہے۔(۳)

☆......مسافر کے لئے بھی اذان چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

---

(۱)(وهو سنة للرجال في مكان عال مؤكدة)هي كالواجب في لحوق الاثم (للفرائض) الخمس (في وقتها ولو قضاء)(قوله هي كالواجب)......واستظهر في البحر كونه سنة على الكفاية بالنسبة الى كل اهل بلدة ،بمعنى انه اذا فعل في بلدة سقطت المقاتلة عن اهلها......(قوله للفرائض الخمس)دخلت الجمعة......رد المحتار ،كتاب الصلوٰة باب الاذان : ۱/ ۳۸۴ ط:سعيد، حلبي كبير ص: ۳۷۱، فصل السنن ط:سهيل اكيڈمى ،بدائع الصنائع :۱/ ۱۵۲ ،كتاب الصلوٰة ،فصل بيان محل وجوب الاذان،ط:سعيد

(۲)قوله لا يسن لغيرها)اى من الصلوات ......رد المحتار:۱/ ۳۸۵ كتاب الصلوٰة ،باب الاذان ط:سعيد.

وليس لغير الصلوات الخمس والجمعة نحو السنن والوتر والتطوعات والتراويح والعيدين اذان ولا اقامة ...... عالمگيرى: ۱/ ۵۳، كتاب الصلوة ،الباب الثانى فى الاذان.

(۳) (قوله للفرائض الخمس دخلت الجمعة "بحر" وشمل حالة السفر والحضر والانفراد والجماعة قال في مواهب الرحمٰن ونور الايضاح:ولو منفرداً اداءً او قضاء سفرا او حضرالكن لا يكره تركه لمصلى فى بيته فى المصر لان اذا ن الحى يكفيه كما سياتى وفى الامداد انه ياتى به ندبا ......رد المحتار: ۱/ ۳۸۴ كتاب الصلوٰة ،باب الاذان ط:سعيد.

(۴) فان كان مسافرا يكره له تركهما معا وان ترك الاذان واكتفىٰ بالاقامة جاز ......حلبي كبير ص: ۳۷۲ فصل السنن. ط:سهيل اكيڈمى لاهور، (وكره تركهما) معا (لمسافر) ولو منفردا وكذا تركها لا تركه لحضور الرفقة ......الدر المختار: ۱/ ۳۹۴، كتاب الصلوٰة ،باب الاذان ط:سعيد ......وان صلوا بجماعة فى المفازة وتركوا الاذان لا يكره وان تركوا الاقامة يكره عالمگيرى: ۱/ ۵۴ ، كتاب الصلوة،الباب الثانى فى الاذان،الفصل الاول فى صفته واحوال الموذن، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......جنگل میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں اقامت چھوڑنا مکروہ ہے، اذان چھوڑنا مکروہ نہیں۔(۱)

☆......عرفات اور مزدلفہ میں جو دو نمازوں کو جمع کرتے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے، اور دوسری نماز کے لئے صرف اقامت کہے۔(۲)

☆......ایک سے زائد موذنوں کا ایک ساتھ اذان دینا جائز ہے، اس کو عرف میں ''اذان جوق'' کہتے ہیں، بڑی بڑی مساجد میں اس کا رواج ہے، پہلے حرمین شریفین میں بھی اس کا رواج تھا اب نہیں، فی الحال جامع دمشق شام میں رائج ہے۔(۳)

☆......عورتوں کے لئے نماز سے پہلے اذان دینا مسنون نہیں، اس لئے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) صلی بهم الظهر والعصر باذان واقامتین . رد المحتار: ۲/ ۵۰۴، کتاب الحج، مطلب فی الرواح الی عرفات، ط: سعید کراچی.

(وصلی العشائین باذان واقامة لان العشاء فی وقتها لم تحتج للاعلام کما لا احتیاج هنا للامام الدر المختار: ۲/ ۵۰۸- ۵۰۹، کتاب الحج، ط: سعید کراچی

وفی الجمع بین الصلاتین بعرفة و مزدلفة یوذن ویقیم للاولیٰ ویقیم للثانیة ولا یوذن عالمگیری. ۱/ ۵۵، کتاب الصلوة، الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) ذکر السیوطی ان اول من احدث اذان اثنین معاً بنو امیة، قال الرملی فی حاشیة البحر: ولم أر نصاً صریحاً فی جماعة الاذان المسمی فی دیارنا باذان الجوق هل هو بدعة حسنة او سیئة .. واذا اذن الموذنون الاذان الاول ترک الناس البیع، ذکر الموذنین بلفظ الجمع اخراجا للکلام مخرج العادة، فان المتوارث فیه اجتماعهم لتبلیغ اصواتهم الی اطراف المصر الجامع ففیه دلیل علی انه غیره مکروه لان المتوارث لا یکون مکروها ...... ولا خصوصیة للجمعة اذ الفروض الخمسة تحتاج للاعلام .... رد المحتار: ۱/ ۳۹۰، مطلب فی اذان الجوق، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

خواتین اذان کے بغیر نماز پڑھیں گی۔(۱)

اذان اور اقامت کے درمیان فاصلہ

۱.....مغرب کی نماز کے علاوہ باقی چار وقتوں کی نمازوں میں اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ کرنا مستحب ہے کہ کھانا کھانے والا کھا پی کر فارغ ہو جائے، اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی ضروریات پوری کر کے فارغ ہو جائے۔(۲)

۲.....مغرب کا وقت ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھنا مستحب ہے اس لئے مغرب میں اذان اور اقامت کے درمیان مختصر تین آیات کی تلاوت کی مقدار سے زیادہ فاصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔(۳)

اذان اور اقامت میں فصل

☆.....مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں اذان اور اقامت کے درمیان ایسی دو رکعت یا چار رکعتوں کی مقدار فصل کرنا مستحب ہے جن میں ہر رکعت میں دس آیتیں پڑھی

(۱) وليس على النساء اذان ولا اقامة فان صلين بجماعة يصلين بغير اذان واقامة وان صلين بهما جازت صلاتهن مع الاساءة هكذا في الخلاصة.....عالمگيری: ۱/۵۳، كتاب الصلوٰة، الباب الثاني في الاذان، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ينبغي ان يؤذن في اول الوقت ويقيم في وسطه حتى يفرغ المتوضي من وضوءه والمصلي من صلاته والمعتصر من قضاء حاجته.....عالمگيری: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان. ط: رشيدية كوئته.

(۳) واما اذا كان في المغرب فالمستحب ان يفصل بينهما بسكتة يسكت قائما مقدار ما يتمكن من قراءة ثلاث آيات قصار..... ومقدار السكتة عنده قدر ما يتمكن فيه قراءة ثلاث آيات قصار او آية طويلة وعندهما يفصل بينهما بجلسة خفيفة مقدار الجلسة بين الخطبتين..... عالمگيری: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان، ط: رشيدية كوئته.

.....ويجلس بينهما.....الا في المغرب فيسكت قائما قدر ثلاث آيات قصار ويكره الوصل اجماعا.....الدر مع الرد: ۱/۳۸۹، كتاب الصلوٰة، باب الاذان. ط: سعيد كراچی.

جا سکیں اور ہمیشہ آنے والے نمازیوں کے لئے مستحب وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے رعایت کرے تاکہ جو لوگ پاخانہ پیشاب یا کھانے پینے میں مشغول ہوں وہ سہولت سے فارغ ہو کر جماعت میں شریک ہو سکیں۔ (۱)

اذان اور اقامت کو ملانا، ان دونوں کے درمیان فصل نہ کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور موذن کے لئے بہتر یہ ہے کہ جس نماز سے پہلے سنت یا نفل ہیں وہ اذان اور اقامت کے درمیان میں پڑھے، اور اگر نہ پڑھے تو اس درمیان میں بیٹھ جائے۔ (۲)

☆...... مغرب کے وقت بھی اذان اور اقامت کے درمیان فصل ضروری ہے

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چھوٹی تین آیت یا بڑی ایک آیت تلاوت کرنے کے لئے جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت کھڑا رہنے کے بعد اقامت کہنا مستحب ہے، اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنا دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا مستحب ہے۔

اور یہ اختلاف صرف اتنی بات پر ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اتنی دیر کھڑا رہنا افضل ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اتنی دیر بیٹھنا افضل ہے اور کھڑا رہنا

---

(۱) ویفصل بین الاذان والاقامة مقدار رکعتین او اربع یقرأ فی کل رکعة نحوا من عشرین آیات کذا فی الزاهدی،......... ینبغی ان یؤذن فی اول الوقت ویقیم فی وسطه حتی یفرغ المتوضئ من وضوءه والمصلی من صلاته و المعتصر من قضاء حاجته کذا فی التتارخانیه ناقلا عن الحجة.
عالمگیری: ۱/ ۵۶، ۵۷، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) والوصل بین الاذان والاقامة مکروه بالاتفاق کذا فی معراج الدرایة والاولیٰ للمؤذن فی الصلاة التی قبلها تطوع مسنون او مستحب ان یتطوع بین الاذان والاقامة هکذا فی محیط السرخسی، فان لم یصل یجلس بینهما، عالمگیری: ۱/ ۵۷ کتاب الصلوٰة، الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیه کوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۳۸۹: باب الاذان، مطلب فی الکلام علی حدیث "الاذان جزم"، ط: سعید.

جائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے قول پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

اذان بیٹھ کر دینا

بیٹھ کر اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، ایسی اذان کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔ (۲)

اذان جمعہ کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا

''جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اذان سن کر نماز کے لئے تیار ہونا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ گھر تشریف لاتے، اور گھر والوں سے بے تکلفی سے باتیں فرماتے رہتے، لیکن جب اذان

---

(۱) واما اذا كان في المغرب فالمستحب ان يفصل بينهما بسكتة يسكت قائما مقدار مايتمكن من قراءة ثلاث آيات قصار هكذا في النهاية فعند ابي حنيفةؒ المستحب ان يفصل بينهما بسكتة قائما ساعة ثم يقيم، ومقدار السكتة عنده قدر ما يتمكن فيه من قراءة ثلاث آيات قصار او آية طويلةوعندهما يفصل بينهما بجلسة خفيفة مقدار الجلسة بين الخطبتين وذكر الامام الحلواني الخلاف في الافضلية حتى ان عند ابي حنيفةؒ ان جلس جاز والافضل ان لا يجلس وعندهما على العكس كذا في النهاية .عالمگیری:۱/۵۷، كتاب الصلاة،الباب الثاني في الاذان ط:رشيدية كوئٹه......بدائع الصنائع :۱/۱۵۰، كتاب الصلوٰة، بيان سنن الاذان ط: سعيد.

(۲) ويكره الاذان قاعداً وان اذن لنفسه قاعدا فلا باس به والمسافر اذااذن راكبا لا يكره وينزل للاقامة كذا فتاوىٰ قاضيخان والخلاصة...... عالمگیری:۱/۵۴ كتاب الاذان، الباب الثاني في الاذان ط:رشيدية كوئٹه.

......وفي الشامية (قوله ويعاد اذان جنب الخ) زاد القهستاني والفاجر والراكب والقاعد والماشي والمنحرف عن القبلة،وعلل الوجوب في الكل بانه غير معتد به،والندب بانه معتد به الا انه ناقص ،قال وهو الاصح،......رد المحتار : ۱/۳۹۳،باب الاذان، مطلب في المؤذن اذا كان غير محتسب في اذانه، ط:سعيد كراچی.

کی آواز آتی اور نماز کا وقت ہوتا تو پوری طرح نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے، اور ہم سے ایسے بے تعلق ہو جاتے جیسے پہلے سے ہماری اور آپ کی کوئی جان پہچان اور واقفیت ہی نہیں گویا کہ ہم اور آپ بالکل ہی اجنبی اور ناواقف ہیں، اور آپ اور ہم میں کوئی جان پہچان ہی نہیں، (۱) کیونکہ نماز اللہ اور اس کے بندے کے درمیان تعلق کا ذریعہ ہے اور مولیٰ کا تعلق حاصل کرنے میں اگر دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب بھی فوت ہو جائے تو کوئی بڑی بات نہیں، پھر بیوی بچے، دکان اور کسٹمر کیا چیز ہے۔ اگر دونوں جہان دے کر بھی اللہ مل جائے تو یہ سستا سودا ہے۔

اذان سے پہلے تعوذ اور تسمیہ کا حکم

اذان سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں یہ شریعت میں اضافہ کرنے کے مترادف ہے، اس لئے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے البتہ اگر آہستہ پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (۲)

---

(۱) قالت عائشة رضي الله عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدثنا ونحدثه، فاذا حضرت الصلاة فكانه لم يعرفنا ولم نعرفه، احياء علوم الدين للامام الغزالي مع الاتحاف، كتاب اسرار الصلاة، بيان المعاني الباطنة التي تتمير حياة الصلاة: ۳/ ۲۴، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان. المستطرف في كل فن مستظرف الفصل الثاني في الصلاة وفضلها: ۱/ ۸، ط: دار كرم دمشق

(۲) وفي الدر المختار: (هو) لغة الاعلام وشرعا (اعلام مخصوص) لم يقل بدخول الوقت ليعم الفائتة وبين يدي الخطيب (على وجه مخصوص بالفاظ كذالك) اى مخصوصة، باب الاذان: ۱/ ۳۸۳ ط: سعيد. وفي الرد: وكذا اذا تكلم بغير ما هو من القرآن فلا يسن التعوذ بالاولى الخ، آداب الصلاة: ۱/ ۴۸۹ ط: سعيد كراچي.

وفي الهندية: الاذان خمس عشرة كلمة وآخره عندنا لا اله الا الله كذا في قاضيخان: ۱/ ۵۵، الباب الثاني في الاذان، الفصل الثاني في كلمات الاذان، ط: رشيدية كوئته.

اذان سے پہلے درودوسلام پڑھنا

اذان سے پہلے درودوسلام پڑھنا کسی صحیح حدیث یا صحابۂ کرامؓ کے کسی عمل سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا اس کو ثواب سمجھ کر کرنا یا اس کی پابندی کرنا بدعت ہے، بلکہ یہ اذان کے کلمات میں اپنی طرف سے کچھ کلمات کا اضافہ کرنے کی وجہ سے نبوت کے دعوی کے مترادف ہونے کی وجہ سے بالکل ناجائز ہے۔(۱)

---

(۱) مورخ العصر علامہ مقریزی متوفی ۸۴۵ھ نے اپنی کتاب "الخطط" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر اپنے زمانے تک 'اذان' کی تاریخ مرتب کی ہے اور کس کس زمانے میں کیا کیا اذان میں تبدیلی کی گئی اس کی تفصیلی نشاندہی وتاریخ بیان کی ہے اور پھر اس پر رد کیا ہے، زیر بحث مسئلہ سے متعلق ان کی عبارت درج ذیل ہے:

"فاستمر الامر على ذالک الى ان بنت الاتراک المدارس بديار مصر وانتشر مذهب ابى حنيفة رضي الله عنه في مصر فصار يؤذن في بعض المدارس التي للحنفية باذان اهل الكوفة وتقام الصلاة ايضا على رأيهم ،وماعدا ذالک فعلى ماقلنا الاانه في ليلة الجمعة اذا فرغ المؤذنون من التاذين سلموا على رسو ل الله صلى الله عليه وسلم وهو شئى احدثه محتسب القاهرة صلاح الدين عبد الله بن عبدالله البر لسي بعد سنة ستين وسبعمائة فاستمر الى ان كان في شعبان سنة احدىٰ وتسعين وسبعمائة ومتولى الامر بديار مصر الامير منطاش القائم بدولة الملک الصالح المنصور امير حاج المعروف بحاجي بن شعبان بن حسين بن محمد بن قلاون فسمع بعض الفقراء الخلاطين سلام المؤذنين على رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة الجمعة وقد استحسن ذالک طائفة من اخوانه فقال لهم اتحبون ان يكون هذا السلام في كل اذان ،قالوا نعم فبات تلک الليلة واصبح متواجدا يزعم انه رأى رسو ل اللهصلى اللهعليه وسلم في منامه وانه امره ان يذهب الى المحتسب فيبلغه عنه ان يامر المؤذنين بالسلام على رسو ل الله صلى الله عليه وسلم في كل اذان فمضى الى محتسب القاهرة وهو يومئذ نجم الدين الطنبدى وكان شيخا جهولا وبلهانا مهولا سيئى السيرة في الحسبة والقضاء متهافتا على الدراهم ولو قاده الى البلاء لا يحتشم من اخذ البرطيل والرشوة ولا يراعي في مؤمن الا ولاذمة قد ضرى على الآثام وتجسد من اكل الحرام يرى ان العلم ارخاء العذبة ولبس الجبة ويحسب ان رضى الله سبحانه في ضرب العباد بالدرة وولاية الحسبة لم تحمد الناس قط اياديه ولا شكرت ابدامساعيه بل جهالاته شائعة وقبائح افعاله ذائعة اشخص غيرمرة الى مجلس المظالم واوقف مع من اوقف للمحاكمة بين يدى السلطان من اجل عيوب فوادح حقق فيها شكاته عليه القوادح وما زال في

اذان عورت نہیں دے سکتی

''عورت اذان نہیں دے سکتی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

اذان کا جواب نماز میں دینا

نماز کے دوران اذان کا جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

اذان کھڑے ہو کر دینا

کھڑے ہو کر اذان دینا سنت اور بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے، اور اس کا اعادہ کرنا

= السیرة مذموما ومن العامة والخاصة ملوما وقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم. یامرک ان تتقدم لسائر المؤذنین بأن یزیدوا فی کل اذان قولهم" الصلاة والسلام علیک یا رسول الله"کما یفعل فی لیالی الجمع فاعجب الجاهل هذا القول وجهل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یأمر بعد وفاته الا بما یوافق ما شرعه الله علیٰ لسانه فی حیاته وقد نهی الله سبحانه و تعالیٰ فی کتابه العزیزعن الزیادةفیما شرعه حیث یقول " ام لهم شرکا شرعوا لهم من الدین مالم یاذن به الله"وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم"ایاکم ومحدثات الامور "فامر بذالک فی شعبان ،من السنة المذکورة وتمت هذه البدعة واستمرت الی یومنا هذا فی جمیع دیار مصر وبلاد الشام وصارت العامة واهل الجهالة تری ان ذالک من جملة الاذان الذی لا یحل ترکه وادی ذالک الی ان زاد بعض اهل الإلحاد فی الاذان ببعض القریٰ السلام بعد الاذان علی شخص من المعتقدین الذین ماتوا فلا حول ولا قوة الا بالله وانا لله وانا الیه راجعون. کتاب المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والاثار المعروف بالخطط المقریزیة، تالیف "تقی الدین ابی العباس احمد بن علی المقریزی المتوفی ۸۴۵ھ، ۲/ ۲۷۲ ذکر الاذان بمصر وما کان فیه من الاختلاف ط:دار صادر بیروت.

(۱)ذکر فی البحر انه لو قال مثل ما قال المؤذن ،ان اراد جوابه تفسد وکذا لو لم تکن له نیة لان الظاهر انه اراد به الاجابة......رد المحتار: ۱/ ۶۲۱ کتاب الصلوٰة ،باب مایفسد الصلوٰة وما یکره فیها ط: سعید.

چاہیے ۔(۱)

اذان کے بغیر جماعت کرنا

اذان کے بغیر مسجد یا بیرون مسجد جماعت کرنے سے نماز ہو جاتی ہے، لیکن سنت مؤکدہ ترک کرنے کی وجہ سے سخت گناہ گار ہوگا، البتہ اگر اسی شہر کی کسی مسجد میں اذان ہوگئی، اوران لوگوں نے سنی، تو اذان ترک کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

اذان کے جواب کا عجیب واقعہ

خطیبؒ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نضلہ بن معاویہؓ کو قادسیہ کی جانب بھیجا، جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت نضلہ نے اذان دی اور اللہ اکبر کہا تو سنا کہ پہاڑ سے کوئی جواب دینے والا کہہ رہا ہے کہ اے نضلہؓ! تم نے بہت بڑی عظیم ذات کی کبریائی بیان کی، پھر انہوں نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو اس نے جواب میں کہا اے نضلہ! یہ کلمہ اخلاص ہے، جب انہوں نے

---

(۱)ویکرہ الاذان قاعدا وان اذن لنفسہ قاعداً فلا باس بہ ......عالمگیری: ۱/۵۴ کتاب الصلوۃ الباب الثانی فی الاذان،ط:رشیدیۃ کوئٹہ.

ان یوذن قائماً اذا أذن للجماعۃ ویکرہ قاعدا لان النازل من السماء اذن قائما حیث وقف علی حذم حائط وکذا الناس توارثوا ذالک فعلا فکان تارکہ مسیئا لمخالفتہ النازل من السماء واجماع الخلق ولان تمام الاعلام بالقیام ویجزنہ لحصول اصل المقصود ......بدائع الصنائع: ۱/۱۵۱ کتاب الصلوۃ ،من سنن الاذان ط: سعید کراچی،..... رد المحتار : ۱/۳۹۳، باب الاذان، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب، ط:سعید کراچی.

(۲)ویکرہ اداء المکتوبۃ بالجماعۃ فی المسجد بغیر اذان واقامۃ کذا فی فتاویٰ قاضیخان ولا یکرہ ترکھما لمن یصلی فی المصر اذا وجد فی المحلۃ ولا فرق بین الواحد والجماعۃ ھکذا فی التبیین ......عالمگیری: ۱/۵۴ ،کتاب الصلوۃ ،الباب الثانی فی الاذان ط:رشیدیۃ کوئٹہ.

اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ کہا تو ان صاحب نے کہا یہ ڈرانے والے ہیں اور یہ وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسی ابن مریم علیہما الصلوۃ والسلام نے دی تھی، اور ان کی امت پر ہی قیامت قائم ہوگی، پھر انہوں نے جب "حی علی الصلاۃ" کہا تو ان صاحب نے کہا مبارک باد ہے اس کے لئے جو نماز کے لئے جائے اور اس پر مواظبت کرے، انہوں نے جب "حی علی الفلاح" کہا تو اس نے کہا وہ شخص کامیاب ہوا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر "لبیک" کہی اور یہ امت محمدیہ کے بقا کا ذریعہ ہے پھر انہوں نے "اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر" حضر کہا تو اس نے کہا اے نضلہ! تم نے کلمہ توحید واضح کر کے پیش کیا، اللہ تعالیٰ تمہارا جسم جہنم پر حرام کرے۔

حضرت نضلہ جب اذان سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو ان حضرات نے اس شخص سے جس نے پہاڑ کی جانب سے موذن کی اذان کا جواب دیا تھا یہ کہا اللہ تم پر رحم کرے! یہ بتاؤ تم کون ہو فرشتے ہو یا جن یا اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی بندہ؟ تم نے اپنی آواز تو ہمیں سنا دی ذرا اپنی صورت بھی ہمیں دکھاؤ، اس لئے کہ ہم اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کے بھیجے ہوئے وفد ہیں، فرمایا کہ پہاڑ کے درمیان سے چکی کی طرح کا ایک سر نکلا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اس نے دو اونی چادریں اوڑھ رکھی تھی اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ان حضرات نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تم پر اللہ رحم کرے یہ بتلاؤ تم کون ہو؟ اس نے کہا نیک بندے عیسی کا وصی "زرنب بن تملا" ہوں انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر ٹھیرایا تھا اور میرے لئے دعا کی تھی کہ ان کے آسمان سے نازل ہونے تک باقی رہوں، وہ آسمان سے اتر کر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور عیسائیوں نے جو چیزیں حلال کر لی تھیں ان سے اظہار برأت کریں گے، اب جب کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ملاقات سے محروم ہو گیا ہوں تو حضرت عمر کو میرا سلام کہہ دینا اور ان سے کہنا اے عمر! صحیح راستے پر چلتے رہیئے اور اس کے قریب رہیئے اس لئے کہ وقت قریب آ گیا ہے اور انہیں یہ نشانیاں بتلا دینا جو ابھی میں تمہیں بتاؤں گا، جب یہ چیزیں امت محمدیہ میں ظاہر ہو جائیں تو دور سے دور بھاگنا، جب مرد مردوں پر اکتفا کریں اور عورتیں عورتوں پر، اور اپنی نسبت اپنے والدین کی طرف نہ کریں اور غیروں کی طرف نسبت کریں، اور بڑے چھوٹوں پر رحم نہ کھائیں اور چھوٹے بڑوں کی تعظیم نہ کریں، اور اچھائی کا حکم دینے کو چھوڑ دیا جائے اور برائی کو ہونے دیا جائے اس سے روکا نہ جائے، اور عالم روپے پیسے حاصل کرنے کے لئے علم دین پڑھے، اور بارش گرمی کا اور اولاد ناراضگی کا سبب بن جائے، اور منارے اونچے اونچے بنانے لگیں، اور قرآن کریم پر چاندی چڑھائی جانے لگے، اور پختہ عمارتیں بننے لگیں اور خواہشات کی پیروی کی جانے لگے، اور دین کو دنیا کے بدلے بیچ دیں، اور مسلمان کے خون اور قطع رحمی کو معمولی سمجھا جانے لگے، اور فیصلہ پر پیسے لئے جانے لگیں، سود خوری ہونے لگے، اور مالداری عزت کا سبب بن جائے، اور ایک انسان گھر سے نکلے تو اس کے لئے اس سے بہتر آدمی کھڑا ہو اور وہ اسے سلام کرے، اور عورتیں گاڑیاں چلانے لگیں، یہ کہہ کر وہ ''زرنب بن تملا'' ہم سے روپوش ہو گیا اور ہم نے اس کے بعد اسے نہیں دیکھا، حضرت نضلہ نے یہ واقعہ حضرت سعد بن وقاص کو لکھ بھیجا اور حضرت سعد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو لکھا اے سعد! اللہ تمہارے والد کو جزائے خیر دے تم اور تمہارے ساتھ جو مہاجرین اور انصار ہیں وہ جائیں اور اس پہاڑ پر ڈیرہ ڈال لیں، اگر اس سے ملاقات ہو جائے تو اسے میرا سلام کہنا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بعض وصی عراق کے کنارے اس پہاڑ پر اترے تھے، فرمایا پھر حضرت سعد چار ہزار مہاجرین و انصار کو لیکر اس پہاڑ پر اترے چالیس دن تک وہاں رہے ہر نماز کے وقت اذان دیتے رہے

لیکن کوئی جواب نہ ملا۔(۱)

حکیم ترمذیؒ نوادر الاصول میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک خوف و دہشت پیش آئے گی، لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ بندر اور خنزیر بنے ہوئے ہوں گے، علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان علماء کو بندر اور خنزیر کی شکل میں اس لئے مسخ کیا کہ مسخ میں خلقت کو اپنی شکل سے بدل دیا جاتا ہے جس طرح انہوں نے حق کو بدلا تھا اور کلمات کو اس کی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ پہنچا دیا تھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلوں کو مسخ کر کے ان کی خلقت کو بدل دیا اس لئے کہ انہوں نے حق کو باطل سے بدل دیا تھا، واللہ تعالی اعلم، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے ہماری اور ہمارے عالم بھائیوں کی حق سے کجی کی طرف آنے سے حفاظت فرمائیں اور اسلام پر موت دیں...... (آمین اللّٰھم آمین).(۲)

اذان کے وقت خاموش رہے

اذان کے وقت خاموش رہنا مستحب ہے، اس لئے بلا ضرورت بات نہیں

(۱)تاریخ بغداد للخطیب البغدادی: ۱۰/ ۲۵۵-۲۵۷ ،ترجمة عبدالرحمٰن بن ابراھیم الراسبی المخرمی ط: دار الکتاب العربی بیروت لبنان، ......دلائل النبوة للامام البیھقی: ۵/ ۴۲۵-۴۲۸ باب ماجاء فی قصة وصی عیسی بن مریم علیه السلام وظهوره فی زمن عمربن الخطابؓ ان صحت الروایة ط: دار الکتب العلمیه بیروت لبنان ...التذکرة فی احوال الموتیٰ وامور الاخرة ص: ۶۸۱ ،ط: المکتبة التجاریة ،مکة المکرمة باب اذا فعلت هذه الامة خمس عشرة خصلة حل بها البلاء باب منه ۲، حیاة الحیوان الکبریٰ: ۱/ ۴۳"الاوز"، خلافة عمر الفاروق رضی اللہ عنه، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی ببولاق مصر.

(۲)عن ابی امامة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون فی امتی فزعة، فیصیر الناس الی علمائهم فاذا هم قردة وخنازیر الخ ...نوادر الاصول فی معرفة احادیث الرسول ص:۱۹۳ ط: دار صادر، بیروت، الاصل المائة الخمسون فی ان من غیر الحق من العلماء یمسخ. التذکرة فی احوال الموتیٰ وامور الاخرة ص: ۲۸۳ المکتبة التجاریة ،مکة المکرمة قبل" باب فی رفع الامانة والایمان عن القلوب".

کرنی چاہئے۔(۱)

اذان میں اللہ أکبر کا اعراب

''اللہ اکبر کی راء'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

اذان میں بھول جانا

اگر اذان دیتے ہوئے کوئی کلمہ بھول گیا، یا تقدیم اور تاخیر کر لی، تو یاد آتے ہی اس کا ازالہ کرے اور آگے ترتیب سے اذان کہنا شروع کرے اور اگر اذان سے فارغ ہونے کے بعد غلطی کا احساس ہوا اور اس دوران لوگوں سے بات چیت بھی کی تو اذان دوبارہ دیا کرے۔(۲)

اذان میں چلنا

مؤذن کے لئے اذان دیتے وقت چلنا مکروہ ہے، ایسی اذان کا اعادہ کرنا چاہیئے۔(۳)

---

(۱) ولا ينبغي ان يتكلم السامع في خلال الاذان والاقامة ، فتاوىٰ عالمگيری: ۱/۵۷، كتاب الصلوة الباب الثاني في الاذان، ط: رشيدية كوئته.بدائع الصنائع: ۱/۱۵۵، كتاب الصلاة، فصل بيان ما يجب على السامعين عند الاذان ،ط: سعيد كراچي.

(۲) واذا قدم في اذانه او في اقامته بعض الكلمات على بعض نحو ان يقول اشهد ان محمداً رسول الله قبل قوله اشهد ان لااله الا الله فالافضل في هذا ان ما سبق على اوانه لا يعتد به حتى يعيده في اوانه و موضعه وان مضى على ذالک جازت صلاته كذا في المحيط...... عالمگيری: ۱/۵۶ كتاب الصلوٰة ،الباب الثاني في الاذان ،الفصل الثاني ط: رشيديه كوئته، .رد المحتار: ۱/۳۸۹ ،كتاب الصلاة باب الاذان،ط:سعيد،(قول الشارح اعاد ماقدم فقط)اى اجزأه ذالک لكن الاستيناف افضل حموى آه. سندى . تقريرات الرافعي: ۱/۴۶ .بدائع الصنائع: ۱/۱۴۹ ،كتاب الصلوٰة، سنن الاذان ط:سعيد.

(۳)وفي الحجة :والمشي عند الاقامة مكروه . الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۵۱۵،كتاب الصلاة ، الاذان ط:ادارة القرآن كراچي.

وفي الشامية :(قوله ويعاد اذان جنب الخ......)زاد القهستاني والفاجر والراكب والقاعد والماشي، والمنحرف عن القبلة ،وعلل الوجوب في الكل بانه غير معتد به،والندب بأنه معتد به الا انه ناقص ،قال :وهو الاصح ......رد المحتار: ۱/۳۹۳،باب الاذان. ط:سعيد كراچي.

ارادہ کے خلاف سورت پڑھ لی

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک سورت پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن غلطی سے دوسری سورت پڑھ لی، تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے اور اس کی نماز درست ہے۔(۱)

ارض مغصوبہ

غصب کی ہوئی زمین پر مالک کی اجازت کے بغیر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

ازار بند باندھنا

نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں سے ازار بند باندھنے کی صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱)اذا اراد ان یقرأ فی صلاته سورة فأخطأ فقرأ سورة اخری لا سهو علیه عالمگیری: ۱/۱۲۷، کتاب الصلوٰة الباب الثانی عشر فی سجود السهو ط: رشیدیة کوئٹه. قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۱۲۴، فصل فیما یوجب السهو وما لا یوجب السهو، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۲) "وتکره الصلاة فی ارض الغیر بلا اذن" حلبی کبیر ،مکروهات الصلاة ،فروع، ص: ۱۳۲ ،ط:نعمانیه کوئٹه، مراقی الفلاح کتاب الصلاة فصل فی المکروهات ،ص:۳۵۸،ط:قدیمی "الصلاة فی ارض مغصوبة جائزة ولکن یعاقب بظلمه"،هندیة : ۱/۱۰۹، کتاب الصلوٰة ،الباب السابع ، الفصل الثانی، ط:رشیدیة کوئٹه. رد المحتار:۱/۳۸۱، کتاب الصلوٰة ،مطلب فی الصلاة فی الارض المغصوبة، ط:سعید کراچی.

(۳)العمل الکثیر یفسد الصلوٰة والقلیل لا......ان مایقام بالیدین عادة کثیر وان فعله بید واحدة کالتعمم ولبس القمیص وشد السراویل ......الخ ......عالمگیری: ۱/۱۰۲ ،النوع الثانی فی الافعال المفسدة للصلوٰة ، ط:رشیدیة کوئٹه، بدائع : ۱/۲۴۱ ،فصل فی بیان حکم الاستخلاف ، ط: سعید کراچی.

"ولو شد السراویل تفسد صلاته لانه یحتاج الی استعمال الیدین" قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۱۲۹ ،باب الحدث فی الصلوٰة ،وما یکره فیها ،فصل فیما یفسد الصلوٰة، ط:رشیدیه کوئٹه.رد المحتار: ۱/۶۲۵ ،باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیهامطلب فی التشبه بأهل الکتاب،ط:سعید کراچی.

استخارہ کی حقیقت

استخارہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ تردد دور ہو جائے، اور ایک جانب کو ترجیح ہو جائے، خواب دیکھنا وغیرہ ضروری نہیں۔(۱)

استخارہ کی نماز

☆...... جب کسی کو کوئی کام درپیش ہو، اور وہ کام جائز ہو اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو یا اس میں تردد ہو کہ وہ کام کس وقت کیا جائے، مثلاً کسی کو مکان یا دکان لینی ہو یا شادی کا مسئلہ ہے، تو ایسی حالت میں مستحب ہے کہ استخارہ کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے، اور اس کے بعد دعا پڑھ کر سو جائے، پھر اس کے بعد دل جس طرف مائل ہو وہ کام کرے، اگر وہ کام کرنے کی طرف دل مائل ہو رہا ہے طبیعت کو رغبت ہو رہی ہے تو وہ کام کرے ورنہ نہ کرے۔(۲)

---

(۱) احسن الفتاویٰ: ۲/۴۷۸، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

(۲) واذا استخار مضیٰ لما ینشرح له صدره، حلبی کبیر، ص: ۴۳۲، تتمات من النوافل، ط: نعمانیه کوئٹه.

(وندب صلاة الاستخارة) ای طلب ما فیه الخیر، وهی تکون لامر فی المستقبل لیظهر الله تعالیٰ خیر الامرین...... (واذا استخار مضی لما ینشرح له صدره) والمراد انه ینشرح له صدره انشراحا خالیا عن هوی النفس" طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۹۷ - ۳۹۸، کتاب الصلوٰة، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی.

"(قوله اذا هم احدکم بالامر) ای اذا قصد الامر المهم المخیر بین فعله وترکه وتردد فی انه خیر فی ذاته او فی ایقاعه فی ذالک الوقت هم، وفی تاخیره عنه، فینبغی ان یستخیر فیطلب الخیر لیظهر له ببرکة الصلاة والدعاء ماهو الخیر "...... الفتوحات الربانیه علی الاذکار النواویة: ۳/۳۴۷-۳۴۸ ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

"ثم انظر الی الذی سبق الی قلبک فان الخیر فیه...... شامی: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب فی رکعتی الاستخارة ط: سعید کراچی.

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو جس طرح اہتمام کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے، اس طرح اہتمام کے ساتھ استخارہ کی نماز کی بھی تعلیم دیتے تھے۔(۱)

☆......استخارہ کی نماز اس طرح نیت کر کے شروع کرے کہ'' میں دو رکعت استخارہ کی نماز پڑھ رہا ہوں ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' اور اگر عربی میں نیت کرنا چاہے تو اس کے الفاظ یہ ہیں:'' نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْاِسْتِخَارَۃِ '' پھر اس کے بعد عام دستور کے مطابق دو رکعت نفل نماز پڑھے جیسے دوسرے نوافل پڑھتے ہیں جب نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ

---

(۱)"عن جابر بن عبدالله قال :كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمنا الاستخارة في الامور كلها كما يعلمنا السورة من القرآن يقول :اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة ثم ليقل :اللهم إني استخيرك...... ويسمى حاجته ،رواه الجماعة إلا مسلما وينبغي أن يجمع بين الروايتين فيقول وعاقبة امرى ،عاجله واجله " حلبي كبير ،ص:٣٤٣،تتمات من النوافل، ط:نعمانية كونته ،رد المحتار:٢/ ٢٦ ،باب الوتر والنوافل ،مطلب في ركعتي الإستخارة، ط:سعيد،مراقي الفلاح،ص: ٣٩٧،باب الوتر واحكامه ،فصل تحية المسجد،ط: قديمي كراچي.والحديث أخرجه البخاري في الدعوات "باب الدعاء عند الإستخارة :٢/ ٩٤٣ ، ط:قديمي كراچي.والترمذي في أبواب الوتر ،باب ماجاء في صلاة الإستخارة : ١/ ٦٣،ط:سعيد كراچي. وأبو داؤد في أبواب التطوع ،باب في الإستخارة : ١/ ٢٢٥ ،ط:رحمانيه لاهور.

(قوله قال ويسمى حاجته) أي فليقل ذالك مسميا والمراد انه يقول :اللهم إن كنت تعلم أن هذ الأمر هو الحج أو السفر مثلا ...... الخ الفتوحات الربانية على الأذكار النواوية :٣/ ٣٥٤،باب دعاء الإستخارة ،ط:دار احياء التراث العربي بيروت،لبنان.

بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ. اور ''اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ '' کا جملہ دو جگہوں پر ہے دونوں جگہوں پر اپنی حاجت ذکر کرے مثلاً سفر کے لئے استخارہ کر رہا ہے تو یہ کہے ''یا اللہ میں فلاں جگہ کے سفر میں جانا چاہتا ہوں اس میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتا دے'' اور اگر نکاح کے لئے استخارہ کر رہا ہے تو یہ کہے ''یا اللہ میرا نکاح فلانہ بنت فلاں کے ساتھ یا فلاں بن فلاں کے ساتھ کرنے میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتا دے'' اور خرید و فروخت کے لئے استخارہ کر رہا ہے تو یہ کہے ''یا اللہ فلاں نمبر کی دکان یا مکان یا جگہ یا زمین فروخت کرنے میں یا خریدنے میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتا دے'' اسی طرح جو بھی چیز ہو اس کی نیت کرے اور دائیں کروٹ پر سو جائے، اس دوران کسی سے بات چیت نہ کرے اور کسی کام کے لئے نہ جائے، بعض مشائخ سے منقول ہے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھ لے کہ وہ کام اچھا ہے، کر سکتا ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو سمجھ لے کہ یہ کام اچھا نہیں، نہ کرے۔(۱)

☆......اگر کسی وجہ سے استخارہ کی نماز پڑھنا مشکل ہے مثلاً عجلت کی وجہ سے یا عورت حیض ونفاس کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی تو صرف دعا پڑھ کر استخارہ کر لے۔(۲)

(۱) وفي شرح الشرعة :المسموع من المشايخ أنه ينبغي أن ينام على طهارة مستقبل القبلة بعد قراء ة الدعاء المذكور، فإن رأى في منامه بياضا أو خضرة فذالک الأمر خير،وإن رأى فيه سوادًا أو حمرة فهو شر ينبغي أن يجتنب" آه رد المحتار : مطلب في ركعتي الإستخارة : ۲/ ۲۷ ، باب الوتر والنوافل،ط:سعيد كراچي.

(۲)ولو تعذرت عليه الصلاة إستخار بالدعاء " رد المحتار: ۲/ ۲۷،باب الوتر والنوافل ،مطلب في ركعتي الإستخارة،ط: سعيد كراچي. إذا تعذر عليه الصلاة إستخار بالدعاء فقد روى الترمذي بإسناد ضعيف عن أبي بكر الصديق رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد الأمر قال :اللهم خرلي واخترلي " طحطاوی ص:۳۹۷ باب الوتر و أحكامه ،فصل في تحية المسجد ، ط:قديمي والحديث عند الترمذي.

☆......استخارہ کی دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور درود شریف بھی پڑھ لینا بہتر ہے، اس لئے بعض عامل حضرات استخارہ کا طریقہ یہ بھی بتاتے ہیں: (۱) کمرہ الگ ہو (۲) دھلے ہوئے کپڑے پہنے دن میں استعمال کیا ہوا کپڑا استخارہ کے لئے نہ پہنے (۳) بستر گدا اور تکیہ پاک ہو (۴) جب استخارہ کرنے کا ارادہ ہو تو ہر کام ہر بات سے فارغ ہونے کے بعد وضو کر کے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر دو رکعات نماز استخارہ کی نیت سے پڑھے، پھر تین سو دفعہ " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ " پڑھے پھر گیارہ دفعہ کوئی بھی درود شریف پڑھے پھر ستر دفعہ " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ " کے ساتھ سورۂ " اَلَمْ نَشْرَحْ " پڑھے پھر گیارہ دفعہ کوئی بھی درود شریف پڑھے اور " اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ " کی جگہ پر نیت کرے، اور سو جائے استخارہ کا عمل کرنے سے لے کر سو جانے تک نہ کسی سے بات چیت کرے نہ کچھ کھائے پیئے، نہ پیشاب پاخانہ کے لئے جائے ورنہ توجہ تقسیم ہو جائے گی اور اس عمل کو پھر شروع سے کرنا پڑے گا۔(۱)

ہوسکتا ہے خواب میں کچھ نظر آئے، یا کوئی کہنے والا کچھ کہے، ہوسکتا ہے کچھ نظر نہیں آئے یا کوئی کہنے والا کچھ نہیں کہے، لیکن نیند سے بیدار ہونے کے بعد دل ہاں یا ناں کسی ایک طرف مائل ہوگا یہ بھی استخارہ کا نتیجہ ہے اگر ایک دن معلوم نہ ہو تو سات دن تک عمل کرے۔(۲)

---

(۱) ماخوذ از "کمالات عزیزی" شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ، عنوان "ترکیب استخارۃ" ص:۷۷-۷۸ ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) وإذا استخار مضى بعد ها لما ينشرح له صدره فإن لم ينشرح صدره لشيء فالذي يظهر أن يكرر الإستخارة بصلاتها ودعائها حتى ينشرح صدره لشئي وإن زاد على السبع والتقييد بها في خبر أنس الآتي جري على الغالب إذ انشراح الصدر لا يتاخر عن السبع " الفتوحات الربانيه على الأذكار النواوية :۳/۳۵۵ــ ۳۵۶ ،باب دعاء الإستخارة ،ط:دار احيا التراث العربي بيروت

"عن انس رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :يا أنس ! إذا هممت بامر

استسقاء

استسقاء کے سلسلے میں سب سے بڑی چیز توبہ، استغفار، عجز و نیاز اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں بندوں کی گریہ وزاری ہے، اور یہ نماز کے بغیر بھی ہوسکتی ہے۔

اور اگر نماز پڑھنے کا ارادہ ہے تو شہر کے تمام چھوٹے بڑے مسلمان شہر سے باہر عید گاہ یا کسی وسیع میدان میں جمع ہو جائیں، پورے اخلاص، صدق دل کے ساتھ توبہ استغفار کرتے رہیں پھر اس کے بعد دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں، امام صاحب قرأت بلند آواز سے پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد جمعہ کی طرح دو خطبے دیں اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ بھی کریں، پھر اجتماعی طور پر دعا مانگیں اور امام صاحب قلب رداء کریں یعنی چادر کو پلٹیں، اور اس کا طریقہ کسی عالم یا مفتی سے معلوم کریں۔(۱)

= فاستخر ربک فيه سبع مرات ،ثم انظر إلى الذي يسبق إلى قلبک ،فإن الخير فيه" رواه ابن السني في عمل اليوم والليلة ،باب كم مرة لتسخير الله عزوجل،ص: ۲۸۱ رقم (۵۹۸)ط:مكتبة المؤيد رياض،قال النووي في"الأذكار " إسناده غريب ،فيه من لا أعرفهم والله اعلم، باب دعاء الإستخارة ص: ۲۰۰ ط:دار الفكر بيروت.

(۱) "هو طلب السقيا أي طلب العباد السقي من الله تعالىٰ بالإستغفار والحمد والثناء وشرع بالكتاب والسنة،والإجماع له صلاة جائزة،بلا كراهة،......من غير جماعة عند الإمام كما قال ان صلوا وحدانا فلا بأس به، وقال، أبو يوسف و محمد:يصلي الإمام ركعتين يجهر فيهما بالقراء ة كالعيد......وله استغفار لقوله تعالىٰ :" فقلت استغفروا ربكم إنه كا ن غفارأير سل السماء عليكم مدرارا" ....ويخرجون مشاة في ثياب خلقة غسيلة غير مرقعة أو مرقعة وهو أولىٰ إظهارا لصفة كونهم متذللين متواضعين خاشعين لله تعالىٰ ناكسين رؤسهم مقدمين الصدقة كل يوم قبل خروجهم ويجددون التوبة ويستغفرون للمسلمين ويردون المظالم ويستحب إخراج الدواب بأولادها ويشتتون بينها ليحصل ظهور الضجيج بالحاجات وخروج الشيوخ الكبار والأطفال ......وليس فيه أي الإستسقاء قلب رداء عندأبي حنيفةؒ وأبي يو سف في رواية عنه وما رواه محمد محمول على التفاؤل ،ولا يخطب عند أبي حنيفة لأنها تبع للصلاة بالجماعة ولا جماعة عنده وعندهما يخطب لكن عند أبي‌يوسف خطبة واحدة ،وعند محمد خطبتين " مراقي الفلاح،ص: ۵۴۷-۵۵۴ باب الإستسقاء ط:قديمي ،حلبي كبير ،تتمات من النوافل ،ص: ۳۶۹-۳۷۰ ط: نعمانيه كوئته. عالمگیری،الباب التاسع عشر في الإستسقاء : ۱/۱۵۳-۱۵۴ ،ط:رشيدية.

استسقاء کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استسقاء کے بارے میں جو دعائیں منقول ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مَرِيْئًا مَّرِيْعاً نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ (۱) اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ (۲) اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّتًا وَّ بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ. (۳)

استسقاء کی دعا خاص عربی میں ہونا ضروری نہیں، کسی بھی زبان میں دعا کر سکتے ہیں۔ (۱)

= کوئٹہ. رد المحتار، ۲/ ۱۸۴-۱۸۵ باب الإستسقاء، ط: سعید کراچی...... حصن حصین ص: ۱۵۶، المنزل الخامس، دعاء الإستخارة، ط: نور محمدلکھنو.

(۱) عن جابر بن عبد الله قال: اتت النبی صلی الله علیه وسلم بواکی فقال: اللهم اسقنا غیثا ...... قال: فأطبقت علیهم السماء." ابو داؤد، ۱/ ۱۶۵، ابواب صلاة الإستسقاء ط: میر محمد کتب خانه کراچی.

(۲) عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استسقیٰ قال اللّٰهم اسق عبادک ...... الحدیث رواه ابو داؤد، ۱/ ۱۶۶ باب رفع الیدین فی الاستسقاء أبواب صلاة الإستسقاء، ط: میر محمد کتب خانه کراچی. مشکوٰة المصابیح ص: ۱۳۱-۱۳۲، کتاب الصلوٰة، باب الاستسقاء، الفصل الثانی، ط: قدیمی.

(۳) عن عائشة قالت: شکا الناس إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم قحوط المطر ...... ثم قال الحمد لله رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین لا إله إلا الله یفعل ما یرید، اللّٰهم انت الله لا إله إلا أنت الغنی...... الحدیث، رواه أبو داؤد، أبواب صلاة الإستسقاء ۱/ ۱۶۵ ط: میر محمد کتب خانه کراچی، ...... نیز استسقاء کی مزید دعاؤں کے لئے دیکھئے "زاد المعاد فی هدي خیر العباد صلی الله علیه وسلم لابن القیم الجوزیة: ۱/ ۴۵۶-۴۵۹ فصل فی هدیه صلی الله علیه وسلم في الإستسقاء ط: مؤسسة الرسالة بیروت.

استسقاء کی نماز میں چادر الٹا کرنے کی حکمت

استسقاء کی نماز میں امام صاحب کا چادر الٹا کرنا اس حال کے پلٹ جانے کی طرف اشارہ ہے جس میں لوگوں کو خشک سالی سے فراخ حالی، اور تنگی عیش سے فراخی عیش کی طرف تبدیلی مقصد ہے۔

استسقاء کی نماز میں لوگ کبر وفخر، بڑائی اور گھمنڈ اور ناشکری سے توبہ استغفار، عجز وانکسار، فاقہ اور مسکنت کی طرف پھر جانے کا اظہار کرتے ہیں پس چادر کا الٹا کرنا یہ تصویری زبان سے اظہار ہے، اور زبانی افعال کا اظہار زبانی اقوال کے اظہار سے زیادہ ہی کامل ہے، نیز اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ تصویری زبان میں برے افعال اور برے اخلاق سے نجات اور اچھے افعال اور نیک اخلاق کی توفیق کے لئے دعا کی جاتی ہے، حضرت ابن عربی فرماتے ہیں:

"أمن كان يستسقي يحول ردائه
تحول عن الافعال علك ترتقي

ترجمہ: اے وہ شخص جو قحط سالی میں استسقاء کی نماز پڑھتا ہے اور چادر الٹاتا ہے تو اپنے برے افعال کو الٹ دے اور نیک افعال اختیار کر، تاکہ تو اللہ کا پسندیدہ بن جائے۔(۱)

استغفار

فرض نماز کے بعد اگر سنت نہیں تو سلام کے بعد فوراً اور اگر سنت ہے تو سنت

---

(۱) احکام اسلام عقل کی نظر میں ص: ۸۰، مؤلفہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، ط: دارالاشاعت کراچی۔

کے بعد تین مرتبہ استغفار کرنا مستحب ہے(۱)، اور بہترین استغفار یہ ہے:

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ".(۲)

اسلام کا شعار

نماز ملت اسلام کا وہ شعار ہے جس کے جاتے رہنے سے اگر اسلام کے جانے کا حکم دیا جائے تو درست ہوگا، یہی وہ عبادت ہے جو نفس کی تہذیب اور اخلاق کے اصلاح کے لئے کامل ومکمل اثر رکھتی ہے، جو دلوں کو خطاؤں کی ناپاکیوں سے پاک وصاف کر کے اخروی تجلیات کے قابل بنادیتی ہے اور برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتی ہے۔(۳)

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اتفاقاً ایک مرد نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا، جب اس گناہ نے اس کے نورانی

---

(۱)عن ثوبان قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف من صلوته إستغفر ثلاثا الخ.....مسلم: ۱/ ۲۱۸، كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفته، ط:قديمي، شامي كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة فصل اذا أراد الشروع: ۱/ ۵۳۰، ط:سعيد.

(۲)عن معاذ رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال بعد الفجر ثلاث مرات وبعد العصر ثلاث مرات" استغفر الله الذى لا إله إلا هو الحى القيوم وأتوب اليه كفرت عنه ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر، عمل اليوم والليلة لإبن السني باب مايقول في دبر صلوةالصبح رقم الحديث ۱۲۹، ص: ۱۱۲، ط:مكتبة الشيخ كراچي.

(۳)قوله تعالىٰ "إن الحسنات يذهبن السيئات "...... وقوله صلى الله عليه وسلم " الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن إذا اجتنبت الكبائر" أقول الصلاة جامعة للتنظيف والإخبات مقدسة للنفس إلى عالم الملكوت، ومن خاصية النفس أنها إذا اتصفت بصفة رفضت ضدها وتباعدت عنه وصار ذالك كان لم يكن شيئاً مذكوراً...... قوله صلى الله عليه وسلم "بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة " أقول: الصلاة من أعظم شعائر الإسلام وعلاماته التي إذافقدت ينبغي أن يحكم بفقده لقوة الملابسة بينها وبينه " راجع حجة الله البالغة": ۱/ ۱۸۷ مبحث في حكمة الصلاة وفضلها وأوقاتها، ط:صديقيه كتب خانه، اكوڑا خٹک پشاور.

قلب پر کسی قدر ظلمت اور تاریکی کا پردہ ڈالا تو روحانی ڈاکٹر کی خدمت اقدس میں نہایت ندامت اور شرمندگی سے حاضر ہو کر اس کے ازالہ کی تدبیر دریافت کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فریاد اور گریہ زاری کو سن کر کچھ جواب نہیں دیا، بلکہ نماز ادا کرنے تک توقف کیا، جب اس سائل نے جماعت میں شامل ہو کر نماز کو ادا کیا اور اس کی ندامت اور شرمندگی اللہ کی رحمت کے دریا کو جوش میں لائی تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ خوش خبری سنائی:

''اِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَکَ ذَنْبَکَ'' یقیناً اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ کو معاف کر دیا پھر جب اس سائل نے یہ عرض کیا کہ یہ حکم خاص میرے ہی واسطے ہے یا سب کے لئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میری تمام امت کے واسطے یہی حکم ہے۔(۱)

اسلام کی پانچ بنیادیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

---

(۱)عن ابن مسعود قال: ان رجلا اصاب امرأة قبلة فاتي النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فأنزل الله تعالىٰ " واقم الصلاة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنٰت يذهبن السيئات" فقال الرجل: يا رسول الله ! ألِي هذا قال لجميع امتي كلهم وفي رواية لمن عمل بها من امتي ،متفق عليه، وعن انس قال جاء رجل فقال يا رسول الله ! اني اصبت حدا فاقمه علي ،قال ولم يسأله عنه وحضرت الصلاة فصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة قام الرجل فقال يا رسول الله! اني اصبت حدا فأقم فيَّ كتاب الله، قال : اليس قد صليت معنا ؟ قال نعم، قال : فان الله قد غفر لک ذنبک أو حدّک، متفق عليه ، مشكوٰة المصابيح،ص: ۵۷۔ ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الاول ،ط: قديمي كراچي۔

(۱)توحید اور رسالت کا اقرار کرنا (۲)نماز پڑھنا (۳)زکوۃ دینا (۴)رمضان المبارک کے روزے رکھنا(۵)استطاعت ہونے کی صورت میں حج کرنا۔(۱)

اشاروں سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے پر قادر ہو گیا

اگر کوئی شخص رکوع سجدے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے اشاروں سے نماز پڑھ رہا تھا اور وہ نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں رکوع اور سجدے پر قادر ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اس نماز کو دوبارہ شروع سے رکوع سجدے سے ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اشارہ

اگر کوئی شخص محض آنکھ کی پلکوں یا دل سے اشارہ کر سکتا ہے، سر جھکا کر اشارہ نہیں کر سکتا تو اس صورت میں نماز موقوف کر دے، اس حالت میں نماز پڑھنے سے نماز درست نہیں ہوگی، خواہ عقل قائم ہو یا نہ ہو، اگر اس حالت میں پانچ وقت سے زیادہ نمازیں فوت ہو گئیں تو قضاء واجب نہیں ہوگی، اور اگر پانچ تک فوت ہو گئیں اور وہ کم سے کم سر جھکا کر

---

(۱)عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً عبده ورسوله وإقام الصلوٰة وإيتاء الزكوٰة والحج وصوم رمضان متفق عليه ......مشكوٰة، ص: ۱۲، كتاب الايمان الفصل الأول. ط: قديمي

(۲)وإن صلى بعض صلوته بالإيماء ثم قدر على الركوع والسجود استأنف عندهم جميعا كذا في الهداية. عالمگيرى: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه، ردالمحتار: ۲/۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۶، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

اشارے سے نماز پڑھنے کے قابل ہو گیا، تو ان نمازوں کی قضا بھی لازم ہو گی۔(۱)

اشارہ کرنا تشہد میں

التحیات پڑھتے وقت جب "اَشْهَدُ اَنْ لَّا" پر پہنچے تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرے اور "اِلَّا اللّٰہُ" پر گرادے، اور اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائے، چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کر لے، اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائے کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ ہو اور "اِلَّا اللّٰہُ" کہتے وقت شہادت کی انگلی کو کچھ نیچی کر لے، اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی گئی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھے اس طرح اشارہ کرنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱)وإذا عجز المريض عن الإيماء بالرأس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلوة ولا يعتبر الإيماء بالعينين والحاجبين ثم إذاخف مرضه هل يلزمه القضاء؟ اختلفوا فيه قال بعضهم ان زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وإن كان دون ذالک يلزمه كما في الا غماء وهو الأصح" قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۷۲، باب صلوة المريض، ط: رشيدية كوئته.
وفي البحر: وهو المختار لأن مجرد العقل لا يكفي لتوجه الخطاب، وصححه في البدائع وجزم به الولوالجي وصاحب التجنيس مخالفا لما في الهداية ..الخ: ۲/۱۱۵، باب صلوة المريض، ط:سعيد كراجي. رد المحتار: ۲/۹۹-۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.
(۲)"وتسن الإشارة في الصحيح لأنه صلى الله عليه وسلم رفع إصبعه السبابة، وقد أحناها شيئا ومن قال: إنه لا يشير أصلا فهو خلاف الرواية والدراية، وتكون بالمسبحة أي السبابة من اليمنىٰ فقط يشير بها عند إنتهائه إلى الشهادة في التشهد .....يرفعها أي المسبحة عند النفي أي نفي الألوهية عما سوى الله تعالىٰ بقوله لا إله ويضعها عند الإثبات أي إثبات الألوهية لله وحده بقوله "إلا الله" ليكون الرفع إشارة إلى النفي والوضع إلى الإثبات، مراقي الفلاح، وتحته في الطحطاوي: "وكيفيته أن يعقد الخنصر، والتي تليهامحلقا بالوسطى والإبهام .....فالظاهر أنه يجعل المعقودة إلى جهة الركبة،" كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ص: ۲۶۹-۲۷۰، ط: قديمي.....وفي الرد: "الثاني: بسط الأصابع إلى حين الشهادة، فيعقد عندها ويرفع السبابة عند النفي ويضعها عند الإثبات، وهذا ما اعتمده المتأخرون لثبوته عن النبى صلى الله عليه وسلم بالأحاديث الصحيحة، ولصحة نقله عن أئمتنا الثلاثة، فلذا قال في الفتح إن الأول خلاف الدراية والرواية." مطلب صفة الصلاة: ۱/۵۰۹ ط: سعيد، حلبي كبير، ص: ۲۸۵-۲۸۶، فصل في صفة الصلوة، ط: نعمانيه كوئته، البحر: ۱/۳۲۳، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اشارہ کی حکمت

حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا راز یہ ہے کہ انگلی اٹھانے میں توحید کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے قول وفعل میں مطابقت ہو جاتی ہے، اور توحید کے معنی آنکھوں کے سامنے متمثل اور منقش ہو جاتے ہیں۔ (احکام اسلام ص ۶۷) (۱)

اشارے سے نماز جائز ہونے کی حکمت

جس مریض کو چت لیٹنے کا حکم دے دیا گیا ہو، تو ایسا شخص اشارے سے نماز پڑھے گا اس لئے کہ انسانی اعضاء کی عزت وحرمت جان کی حرمت کے برابر ہے یعنی جس طرح جان بچانا فرض ہے اسی طرح اعضاء کا بچانا بھی فرض ہے۔ اشارہ کی صورت میں اعضاء کی بھی حفاظت ہو جائے گی۔ (۲)

اشراق کی نماز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں انسان کو چاہیئے کہ اپنے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا کرے، صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس قدر صدقہ کرنے کی کس آدمی کو طاقت ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد میں اگر

---

(۱) والسر في رفع الاصبع الإشارة إلى التوحيد ليتعاضد القول والفعل ويصير المعنى متمثلا متصورا،" حجة الله البالغه، ۲/ ۱۱ مبحث في هيئات الصلاة وأذكارها، ط: صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹک۔

(۲) (قوله وان تعذر القعود اومأ مستلقيا ...... كما لو قدر على القعود ولكن بزغ الماء من عينيه فامره الطبيب ان يستلقي اياماً على ظهره ونهاه عن القعود والسجود اجزأه ان يستلقي ويصلي بالايماء لان حرمة الاعضاء كحرمة النفس كذا في البدائع، البحر: ۲/ ۱۱۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد، شامي: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی۔

تھوک وغیرہ موجود ہو اس کو صاف کر دینا اور راستے میں تکلیف دینے والی چیزیں پڑی ہوئی ہوں تو ان کو وہاں سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اگر تین سو ساٹھ کے برابر صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو اشراق کی نماز کی دو رکعت تیرے لئے کافی ہیں۔(۱)

اشراق کی نماز کی فضیلت

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد نماز کی جگہ بیٹھا رہا، اور اشراق کی نماز پڑھ کر وہاں سے اٹھا، بشرطیکہ درمیانی وقت میں کوئی دنیاوی کام یا باتیں نہیں کیں بلکہ اللہ کا ذکر کیا تو ایسے شخص کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔(۲)

☆......اشراق کی نماز کی فضیلت اور مکمل ثواب کا مستحق وہ شخص ہے جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے یا عذر کی وجہ سے گھر میں پڑھے، اور اسی جگہ بیٹھا رہے اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہے پھر اشراق کا وقت ہونے کے بعد دو رکعت یا چار رکعت ادا کرے تو اس کو اشراق کی نماز کی پوری فضیلت حاصل ہوگی اور اگر ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط فوت ہو جائے گی تو اشراق کی نماز ہو جائے گی لیکن فضیلت پوری حاصل نہیں ہوگی، تاہم اگر پوری فضیلت حاصل نہ کر سکے تو جتنی بھی حاصل کر سکے وہ غنیمت ہے۔

---

(۱) ”عن بريدة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: في الإنسان ثلاث مائة وستون مفصلا، فعليه أن يتصدق عن كل مفصل منه بصدقة، قالوا: ومن يطيق ذالك يا نبي الله! قال: النخاعة في المسجد تدفنها والشيء تنحيه عن الطريق فان لم تجد فركعتا الضحىٰ تجزئك“ مشكاة المصابيح، باب صلاة الضحىٰ، الفصل الثاني، ص: ۱۱۶ ط: قديمي

(۲) عن معاذ بن انس الجهني رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ”من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلوٰة الصبح حتى يسبح ركعتي الضحىٰ لا يقول إلا خيرا غفر له خطاياه وإن كان أكثر من زبد البحر“ ابو داؤد، باب صلاة الضحىٰ: ۱/۱۸۹، ط: حقانيه پشاور.

علماء کرام نے لکھا ہے کہ اس وقت قبلہ رو ہو کر بیٹھے، اور اس سے چند روز کے بعد باطنی نورانیت بھی حاصل ہوگی۔(۱)

(نوٹ) ذکر میں قرآن وحدیث کا درس بھی شامل ہے۔(۲)

اشراق کی نیت

اشراق کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، خاص وقت یا خاص نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(۳)

اَشکال مکروہہ منع ہونے کی وجہ

نماز میں ان امور کو عمل میں لانے کا حکم ہے جو وقار اور عادات حسنہ پر دلالت کرتے ہوں اور ان کو عقلمند لوگ بھی پسند کریں، اور نماز میں ایسی عادات ظاہر نہیں ہونی

(۱، ۲)قال في الحرز: (قوله قعد أي استمر على حال ذكره سواء كان قائما أو قاعدا أو مضطجعا، والجلوس أفضل إلا إذا عارضه أمر كالقيام لطواف أو صلاة جنازة أو لحضور درس و نحوها،الفتوحات الربانيه على الأذكار النواويه :۳/۲۴ ،ط:دار إحياء التراث العربي ،بيروت لبنان.

"عن عائشة رضي الله عنها قالت:سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:من صلى صلاة الفجر أو قال صلاة الغداة ،فقعد في مقعده ولم يلغو بشيء من أمر الدنيا يذكر الله عز وجل حتىٰ يصلي الضحى أربع ركعات ،خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه" عمل اليوم والليلة لابن السني ، باب فضل الذكر بعد صلاة الفجر ،رقم (۱۴۵)ص: ۷۵ ،ط:مكتبة المؤيد الرياض.

......اعلم أن فضيلة الذكر غير منحصرة في التسبيح والتهليل والتحميد والتكبير ونحوها ،بل كل عامل للّٰه تعالیٰ، لطاعة فهو ذاكر لله تعالیٰ كذ اقاله سعيد بن جبير رضي الله عنه وغيره من العلماء وقال عطاء رحمه الله مجالس الذكر هي مجالس الحلال والحرام ،كيف تشتري وتبيع وتصلي وتصوم وتنكح وتطلق وتحج واشباه هذا" كتاب الأذكار للنواوی، ص: ۳۰ ط:دار الفكر بيروت.

(۳)المصلي إذا كان متنفلا سواء كان ذلك النفل سنة مؤكدة أو غيرها يكفيه مطلق نية الصلاة ولا يشترط تعيين ذالك النفل بأنه سنة الفجر مثلا أو تراويح ،أو غيره ذالك ،حلبي كبير، شرائط الصلاة،ص:۲۱۶ - ۲۱۷ ،ط:نعمانيه كوئته.

چاہئیں جو جانوروں کی طرف منسوب کی جاتی ہے، مثلاً مرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے کی مانند جلدی جلدی نماز پڑھنا، کتے کی طرح بیٹھنا، لومڑی کی طرح زمین پر لیٹنا، اونٹ کی طرح بیٹھنا، اور درندوں کی طرح ہاتھ زمین پر بچھانا، اور نماز میں ایسی ہیئت اور شکل بنانا بھی منع ہے جو تکبر کرنے والوں کی ہے، اور ایسے لوگوں کی جن پر عذاب نازل ہوتا ہے مثلاً کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔(۱)

اعمال میں پیروی کرنا

جو اعمال نماز میں فرض ہیں ان میں مقتدی کے لئے امام کی پیروی کرنا فرض ہے، اور جو اعمال واجب ہیں ان میں امام کی پیروی کرنا واجب ہے، اور جو اعمال سنت ہیں ان میں امام کی پیروی کرنا سنت ہے، مثلاً اگر مقتدی نے رکوع میں امام کی پیروی نہیں کی اس طور پر کہ مقتدی نے رکوع کیا اور امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے مقتدی نے اپنا سر اٹھالیا، پھر دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہیں ہوا تو نماز باطل ہوجائے گی کیونکہ مقتدی نے امام کے ساتھ فرض عمل میں پیروی نہیں کی، اسی طرح اگر مقتدی نے امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرلیا تو وہ رکعت باطل ہوجائے گی، ایسی صورت میں اگر امام کے سلام کے بعد مزید ایک رکعت پڑھ لے گا تو نماز ہوجائے گی ورنہ نماز نہیں ہوگی، اور اس

---

(۱) والهيئات المندوبة ترجع إلى معان......منها اختيار هيئات الوقار ومحاسن العادات والإحتراز عن الطيش ،والهيئات التي يذمها أهل الرأي ،وينسبونها الى غير ذوي العقول ،كنقر الديک وإقعاء الكلب واحتفاز الثعلب وبروک البعير وافتراش السبع ،والتي تكون للمتحيرين وأهل البلاء كالاختصار "حجة الله البالغة: ۲/۷۔۸،مبحث أذكار الصلاة وهيئاتها المندوب إليها، ط:صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹک.

نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اعوذ باللہ بلند آواز سے پڑھ لی

اگر کوئی بلند آواز سے " اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

اعوذ باللہ پڑھنا

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے نماز کی نیت باندھنے کے بعد صرف پہلی رکعت میں "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" پڑھنا سنت ہے، دوسری، تیسری یا تیسری، چوتھی رکعت میں "اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم" پڑھنا سنت نہیں ہے، اس لئے باقی رکعتوں میں "اعوذ باللہ" نہ پڑھیں۔(۳)

---

(۱)والحاصل أن المتابعة في ذاتها ثلاثة أنواع :مقارنة لفعل الإمام مثل أن يقارن إحرامه لإحرام إمامه وركوعه لركوعه وسلامه لسلامه ،ويدخل فيها مالو ركع قبل إمامه ودام حتىٰ أدركه إمامه، ومعاقبة لابتداء فعل إمامه مع المشاركة في باقيه ومتراخية عنه، فمطلق المتابعة الشامل لهذه الأنواع الثلاثة يكون فرضا في الفرض ،وواجبا في الواجب وسنة في السنة عند عدم المعارض أو عدم لزوم المخالفة كما قدمناه"رد المحتار ،باب صفة الصلاة ،مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام : ۱/ ۴۷۰،ط:سعيد

(۲)وان جهر بالتعوذ او بالتسمية أو بالتامين لا سهو عليه ......عالمگیری: ۱/ ۱۲۸ ،الباب الثاني عشر في سجود السهو قاضي خان على هامش الهنديه، ۱/ ۱۲۲ فصل فيما يو جب السهو وما لا يوجب السهو ،ط:رشيدية كوئته.

(۳): ويسنُّ التعوذ فيقول أعوذ بالله من الشيطان الرجيم وهو ظاهر المذهب ......للقراءة فيأتي به المسبوق كالإمام والمنفرد لا المقتدي لأنه تبع للقراءة عندهما......ويستفتح كل مصل سواء المقتدي وغيره مالم يبدأ الإمام بالقرأة ثم يتعوذ بالله من الشيطان الرجيم ......سرا للقراءة مقدما عليها فيأتي بها المسبوق في ابتداء ما يقضيه بعد الثناء ، مراقي الفلاح،ص: ۲۵۹ -۲۶۰ كتاب الصلاة فصل في سننها ،وفصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة ،ص: ۲۸۱ - ۲۸۲،ط:قديمي كراچي. ،هندية كتاب الصلوة الباب الرابع ،الفصل الثالث: ۱/ ۷۳-۷۴ ، ط:رشيديه كوئته . رد المحتار،صفة الصلاة: ۱/ ۴۸۹ ط:سعيد كراچي. البحرالرائق : ۱/ ۳۱۰ باب صفة الصلاة ط:سعيد كراچي.

☆......مقتدی امام کے پیچھے نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھ کر خاموش رہیں، "اعوذ باللّٰہ" وغیرہ نہ پڑھیں۔(۱)

☆......مسبوق امام کے سلام کے بعد کھڑا ہوکر بقیہ نماز کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد "اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم" پڑھیں۔(۲)

اعوذ باللہ پڑھنے کا راز

نماز کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قرأت سے پہلے "اعوذ باللّٰہ" اس واسطے مقرر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" یعنی "جب تو قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے تو شیطان مردود کے مکر سے اور اس کے وساوس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کر" چونکہ سورۂ فاتحہ اور سورت قرآن سے ہیں اس لئے ان سے پہلے "اعوذ" پڑھنا ضروری ہوا۔(۳)

أعوذ باللّٰہ چھوڑ دی

اگر کسی امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے پہلی رکعت میں "اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۴)

(۱، ۲)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳)"ثم یتعوذ لقوله تعالیٰ فإذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" اقول "السر في ذالک أن من أعظم ضرر الشیطان أن یوسوس له في تاویل کتاب اللّٰہ مالیس بمرضي ،أو یصده عن التدبر،حجة اللّٰہ البالغة ،مبحث في أذکار الصلاة وهیئاتها المندوب إلیها: ۸/۲، ط:صدیقیه کتب خانه اکوڑه خٹک.

(۴)قید بترک الواجب لأنه لا یجب بترک سنة کالثناء والتعوذ والتسمیة ......الخ. البحر الرائق:باب سجود السهو، ۹۸/۲،ط:سعید،ولا یجب بترک التعوذ .عالمگیری: ۱۲۶/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط:رشیدیة کوئٹه.

واضح رہے کہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے پہلی رکعت کے شروع میں ثناء کے بعد " اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم" اور "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ شروع کرنا سنت ہے، باقی دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں "اعوذ باللّٰہ ......الخ" پڑھنا سنت نہیں، ان رکعتوں کے شروع میں صرف "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا سنت ہے۔(۱)

افضل کو امام بنائیں

افضل آدمی کو لوگ پسند کرتے ہیں، اور افضل آدمی نماز پڑھائے تو جماعت میں لوگ زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے افضل آدمی کو امام بنانا زیادہ بہتر ہے اور افضل امام وہ ہے جو شریعت کے احکام سے سب سے زیادہ واقف ہو اور قرآن مجید تجوید اور صحت کے ساتھ پڑھتا ہو، دیندار پرہیزگار اور صحیح عقیدہ والا ہو، اعلیٰ نسب والا ہو، حسین و جمیل و معمر ہو، نسبی شرافت، خوش اخلاق اور پاکیزہ صاف ستھرے لباس والا ہو، ایسا آدمی امامت کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ لوگ رغبت سے اس کی اقتداء کریں گے اور جماعت میں لوگ زیادہ

---

(۱)"ویسن التعوذ فیقول اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم وهو ظاهر المذهب ......للقراءة فیاتي به المسبوق کالإمام والمنفرد لا المقتدي ......وتسن التسمیة أول کل رکعة قبل الفاتحة لأنه صلی اللّٰه علیه وسلم کان یفتتح صلاته بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم "مراقي الفلاح، ص: ۲۵۹-۲۶۰ حاشیة الطحطاوی علی المراقی کتاب الصلاة، فصل في بیان سننها، ط: قدیمی. رد المحتار، ۴۸۹/۱. ۴۹۰ کتاب الصلاة، فصل وإذا أراد الشروع في الصلاة، ط: سعید.

والتعوذ عند افتتاح الصلاة لا غیر، هندیة: ۷۳/۱، (ثم یاتی بالتسمیة)......ویاتي بها في اول کل رکعة وهو قول ابي یوسف رحمه اللّٰه کذا في المحیط وفي الحجة وعلیه الفتویٰ هکذا في التاتارخانیة، هندیة: ۷۳/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیة کوئٹه، البحر: ۳۱۲/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

ہوں گے۔(۱)

افضل لوگ کہاں کھڑے ہوں

جماعت کی نماز کے دوران جو لوگ عالم فاضل اور افضل ہیں، ان کو پہلی صف میں خاص کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے، تاکہ امام صاحب کے وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں آگے بڑھ کر امامت کے فرائض انجام دے سکیں۔(۲)

افضل مسجد

اگر قرب و جوار میں ایک سے زائد مساجد ہیں، اگر یہ سب مسجدیں اس کے محلّہ میں ہیں، تو ان میں جو سب سے قدیم اور پرانی مسجد ہے وہ افضل ہے، اور اگر تمام مساجد قدیم ہونے میں برابر ہیں، یا قدیم ہونا معلوم نہیں تو ان صورتوں میں جو سب سے زیادہ بڑی

---

(۱)الأولیٰ بالإمامة أعلمهم بأحكام الصلاة وهو الظاهر هذا إذا علم من القراء ة قدر ما تقوم به سنة القراء ة ولم يطعن في دينه ويجتنب الفواحش الظاهرة وإن كان غيره أورع منه، وإن كان متبحراً في علم الصلاة لكن لم يكن له حظ في غيره من العلوم فهو أولیٰ، فإن تساووا فأقرؤهم أي أعلمهم بعلم القراء ة فإن تساؤوا فأورعهم فإن تساؤوا فأسنهم فإن كانوا سواء في السن فأحسنهم خلقا فإن كانوا سواء فأحسبهم فإن كانوا سواء فأصبحهم وجها أي أكثرهم صلاة بالليل فإن استووا في الحسن فأشرفهم نسبا، فكل من كان أكمل فهو أفضل لأن المقصود كثرة الجماعة ورغبة الناس فيه أكثر " عالمگیری بحذف ذكر المصادر، كتاب الصلوة الباب الخامس في الإمامة، الفصل الثاني: ۱/ ۸۳، ط: رشيديه كوئٹه . رد المحتار، باب الإمامة بزيادة، ثم الأنظف ثوبا: ۱/ ۵۵۷ ـ ۵۵۸، ط: سعيد..... البحر الرائق ص: ۱/ ۳۴۷ ـ ۳۴۸ باب الإمامة ط: سعيد.....مراقي الفلاح، ص: ۲۹۹ ـ ۳۰۱ فصل في بيان الأحق بالإمامة، ط: قديمي.

(۲)وينبغي أن يكون بحذاء الإمام من هو أفضل "عالمگیری، ۱/ ۸۹ كتاب الصلاة، الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والماموم :، ط: رشيدية كوئٹه.

ہے وہ سب سے افضل ہے پھر جو سب سے زیادہ قریب ہے وہ سب سے افضل ہے۔(۱)

اف کرنا

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے ''اف'' کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، اور اگر کسی مرض یا زخم کی وجہ سے ہے، جس کو ضبط نہ کیا جاسکے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(۲)

مزید ''رونا'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

اقامت

☆...... جب جماعت کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، تو نماز شروع ہونے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے، جو اذان میں کہے جاتے ہیں اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں، اور اذان دینے والے کو موذن اور اقامت کہنے والے کو مکبر کہتے ہیں۔ اور اقامت کے سترہ کلمے ہیں۔(۳)

---

(۱) أفضل المساجد مكة، ثم المدينة، ثم القدس، ثم قبا ثم الأقدم ثم الأعظم، ثم الأقرب. شامي، ۱/۶۵۸-۶۵۹ كتاب الصلوة، مطلب في أفضل المساجد، ط: سعيد...... حلبي كبير، ص: ۵۲۸ فصل في أحكام المساجد، الثاني في افضل المساجد للصلاة، ط: نعمانيه كوئٹه.

(۲) وفي الدر (ويفسدها) التأفيف أف أو تف (والبكاء بصوت) يحصل به حروف (لو جع أو مصيبة) إلا لمريض لا يملك نفسه عن أنين وتأوه لأنه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب الخ، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها، ۱/۶۱۹، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۲۵، ط: قديمي، حلبي كبير، مفسدات الصلاة، ص: ۳۷۹، ط: نعمانيه كوئٹه، هندية، الباب السابع مايفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الأول: ۱/۱۰۱، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) والاقامة سبع عشرة كلمة: خمس عشرة منها كلمات الاذان وكلمتان قوله "قد قامت الصلاة" مرتين... هندية ۱/۵۵، الباب الثاني في الاذان الفصل الثاني، ط: رشيدية كوئٹه. ردالمحتار: ۱/۳۸۳-۳۸۹، باب الاذان ط: سعيد كراچي.

☆......پانچ وقت کی فرض نماز اور جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے لئے اقامت کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے، ان کے علاوہ باقی نمازوں کے لئے اقامت نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر مقیم اپنے گھر میں تنہا یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو بھی اقامت کہنا مستحب ہے۔(۲)

☆......مسافر کے لئے بھی اقامت چھوڑنا مکروہ ہے۔(۳)

☆......جنگل میں جماعت سے نماز پڑھنے کی صورت میں اقامت چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

☆......عرفات اور مزدلفہ میں جو دو نمازوں کو جمع کرتے ہیں تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے، اور دوسری نماز کے لئے صرف اقامت کہے۔(۵)

---

(۱)الاقامة سنة مؤكدة في قوة الواجب ......للفرائض ومنها الجمعة فلا يؤذن لعيد واستسقاء وجنازة ووتر فلا يقع اذان العشاء للوتر على الصحيح ، مراقى الفلاح،ص: ۱۹۴ باب الاذان ط :قديمي ......هندية، الباب الثاني فى الاذان الفصل الاول : ۱/۵۳، ط:رشيديه كوئٹه، ردالمحتار: ۱/۳۸۵، باب الاذان ط: سعيد.

(۲) (قوله وندبا لهما)اى الاذان و الإقامة للمسافر والمصلى فى بيته فى المصر ليكون الأداء على هيئة الجماعة،البحر الرائق: ۱/۲۶۵، باب الأذان، ط:سعيد......هندية: ۱/۵۴ الباب الثانى فى الأذان الفصل الثانى ط: رشيدية كوئٹه ......رد المحتار: ۱/۳۹۵، باب الأذان ط: سعيد.

(۳،۴) ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده هكذا فى المبسوط ولو ترك الإقامة اجزأه ولكنه يكره هكذا فى شرح الطحاوى فإن أذن وأقام فهو حسن ......وإن صلوا جماعة فى المفازة وتركوا الأذان لا يكره وإن تركوا الإقامة يكره ......هندية: ۱/۵۴ الباب الثانى فى الأذان الفصل الأول ط: رشيديه ......مراقى الفلاح باب الأذان :ص ۱۹۴-۱۹۵ ط: قديمي......رد المحتار: ۱/۳۹۵ باب الأذان ط: سعيد.

(۵)(وبعد الخطبة) صلى بهم الظهر والعصر باذان واقامتين) اى يقيم للظهر ثم يصليها ثم يقيم للعصر ...(وصلى العشاءين باذان واقامة). الدر المختار مع الرد: ۲/۵۰۴-۵۰۸ كتاب الحج ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۲۲۸، ۲۳۰، كتاب المناسك ،الباب الخامس فى كيفية الاداء ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق : ۲/۲۳۶-۲۴۰ كتاب الحج ،باب الاحرام ،ط: سعيد كراچى.

☆......مردوں کے لئے فرض نماز سے پہلے اقامت کہنا مسنون ہے، عورتوں کے لئے فرض نماز سے پہلے اقامت کہنا مسنون نہیں، اس لئے خواتین اقامت کے بغیر نماز شروع کریں گی۔(۱)

اقامت اور اذان میں فصل

''اذان اور اقامت میں فصل'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اقامت شروع کرنے کے لئے امام کا مصلے پر کھڑا ہونا ضروری نہیں

اقامت شروع کرنے لئے امام کا پہلے سے مصلے پر کھڑا ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر امام مسجد میں موجود ہے تو اقامت کہنا درست ہے امام اقامت سن کر خود مصلے پر آسکتا ہے۔(۲)

اقامت عربی زبان میں کہنا ضروری ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اقامت کے لئے جو خاص عربی الفاظ منقول ہیں انہی خاص الفاظ سے اقامت کہنا ضروری ہے، اگر کسی اور زبان مثلاً اردو، فارسی اور انگریزی

---

(۱) ولیس علی النساء اذان ولا اقامة فان صلین بجماعة یصلین بغیر اذان واقامة وان صلین بهما جازت صلاتهن مع الاساءة کذا فی التبیین ، هندیة: ۱/۵۳، الباب الثانی فی الاذان ،الفصل الاول ،ط: رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۱/۳۹۱، باب الاذان، ط: سعید کراچی. وفی البحر: لا یندب للنساء اذان ولا اقامة لانهما من سنن الجماعة المستحبة ،قید بالنساء ای جماعة النساء لان المرأة المنفردة تقیم ولا تؤذن کما قدمناه وظاهر ما فی السراج الوهاج انها لا تقیم ایضا. البحر : ۱/۲۶۲، باب الاذان ،ط:سعید. حاشیة الطحطاوی علی المراقی .ص: ۱۹۵. باب الاذان ، ط: قدیمی کراچی.

(۲) " حضر الامام بعد اقامة المؤذن بساعة او صلی سنة الفجر بعدها لا یجب اعادتها ،کذا فی القنیة ،هندیة: ۱/۵۳، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان ، الفصل الاول ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد : ۱/۴۰۰. باب الاذان ،فروع .ط: سعید کراچی.

میں یا عربی زبان میں اقامت کے لئے جو الفاظ منقول ہیں ان کے علاوہ کسی اور عربی الفاظ سے اقامت کہی جائے تو اقامت صحیح نہیں ہوگی، مسنون طریقہ سے دوبارہ اقامت کہنا ہوگا۔(۱)

اقامت کی حالت میں نماز قضاء ہوگئی

اگر کسی آدمی کی نمازیں اقامت کی حالت میں قضاء ہوگئی ہیں، اور سفر کی حالت میں ان نمازوں کی قضاء کر رہا ہے، تو چار رکعت والی فرض نماز کی قضاء چار رکعت پڑھے قصر نہ کرے، کیونکہ اقامت والی نماز چار رکعت فرض ہوئی ہے، جس طرح چار رکعت فرض ہوئی ہے، قضاء بھی چار رکعت کرنی ہے۔(۲)

---

(۱) والاقــامة سبــع عشرة كلمة : خمس عشرمنها كلمات الاذان ، وكلمتان قوله قد قامت الصلاة، مرتين... ولا يؤ ذن بالفارسية ولا بلسان آخر غير العربية كذا في فتاوى قاضيخان. هندية: ۱/۵۵. الفصل الثاني في كلمات الاذان والاقامة ،ط:رشيديه كوئته.(قوله بالفاظ كذلك) اشار الى انه لا يصح بالفارسية وان علم انه اذان وهو الاظهر ،والاصح كما في السراج ،شامي: ۱/۳۸۳. باب الاذان .ط: سعيد كراچي. والاقامة كالاذان ،تنوير الابصار،شامي: ۱/۳۸۸. باب الاذان ط: سعيد كراچي.

(۲) (والقضاء يحكى) اى يشابه (الاداء سفرا و حضرا) لا نه بعد ما تقرر لا يتغير وفي الشامية:(قوله: سفرا أو حضرا) اى فلو فاتته صلاة السفر وقضاها في الحضر يقضيها مقصورة كما لو أداها وكذا فائتة الحضر تقضى في السفر تامة.شامي: ۲/۱۳۵، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق : ۲/۱۳۷ ،باب المسافر . ط: سعيد كراچي.

ومن حكمه ان الفائتة تقضى على الصفة التي فاتت عنه الا لعذر وضرورة، فيقضي مسافر في السفر ما فاته في الحضر من الفرض الرباعي اربعا ، والمقيم في الاقامة ما فاته في السفر منها ركعتين.هندية: ۱/۱۲۱ . الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت ،ط: مكتبه رشيدية كوئته.

اقامت کی نماز کی قضاء

جو نماز اقامت کی حالت میں فوت ہوئی ہے، اس کو قضاء کرتے وقت پوری پڑھنا ضروری ہے، چاہے اقامت کی حالت میں قضاء کرے یا سفر کی حالت میں، دونوں حالتوں میں پوری پڑھے، سفر کے دوران ادا کرنے کی صورت میں قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ نماز جس طرح واجب ہوتی ہے، وقت گزرنے کے بعد اسی طرح ادا کرنا ضروری ہے، اس میں ردو بدل کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

اقامت کے بعد دوسری نماز شروع کرنا

جب فرض نماز کی اقامت (تکبیر) ہو جائے تو نفل، سنت اور فرض، واجب کی قضاء وغیرہ شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے، حدیث شریف میں ہے:

اذا اقیمت الصلوٰة فلا صلوٰة الا المکتوبة......(۲)

ترجمہ:۔ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو اس وقت کی فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز پڑھنا نہیں ہے۔

البتہ فجر کی سنت اس سے مستثنیٰ ہے، اگر جماعت فوت ہونے کا ڈر نہ ہو اور قعدہ ہی میں شرکت کی امید ہو تو فجر کی سنت پڑھ لینی چاہیئے، لیکن جماعت کی صف سے دور پڑھے، اور اگر سنت پڑھنے سے جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو تو سنت ترک کردے اور جماعت

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۲) مسلم شریف، باب کراهة الشروع فی نافلة، بعد شروع الموذن فی اقامة الصلاة: ۱/۲۴۷،
ط: قدیمی کراچی.

میں شامل ہو جائے۔(۱)

اقامت کے شروع میں کھڑا ہونا

صفیں سیدھی کرنے کے لئے اقامت شروع ہونے سے پہلے کھڑا ہونا جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں، خاص طور پر سستی اور اہتمام کی کمی کے باعث "حی علی الفلاح" پر کھڑا ہونے سے امام کی تکبیر تحریمہ کے وقت تک صفیں سیدھی نہیں ہوتیں بلکہ پہلے کھڑا ہونے پر بھی دیر لگاتے ہیں، اس طرح اقامت اور امام کے تحریمہ میں فاصلہ ہو جاتا ہے، یا امام نیت باندھ لیتا ہے اور لوگ صفیں سیدھی کرنے کے لئے کہتے رہتے ہیں جس سے لوگوں کو نیت باندھنے میں الجھن اور تاخیر ہو جاتی ہے، اس ضرورت کی وجہ سے افضل اور بہتر یہ ہے کہ اقامت شروع ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر صفیں سیدھی کر لی جائیں۔(۲)

---

(۱) (واذا خاف فوت) ركعتي (الفجر لاشتغالها بسنتها تركها) لكون الجماعة اكمل والا بأن رجا ادراك ركعة في ظاهر المذهب، وقيل التشهد ...(لا) يتركها بل يصليها عند باب المسجد ان وجد مكانا، والا تركها لان ترك المكروه مقدم على فعل السنة. شامي: ۵۶/۲. باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۲۰/۱. الباب العاشر في ادراك الفريضة، ط: بلوچستان بك ڈپو.

(۲)" وقد اختلف السلف متي يقوم النا س الي الصلاة، فذهب مالك و جمهور العلماء الي انه ليس لقيامهم حد، ولكن استحب عامتهم القيام اذا اخذ المؤذن في الاقامة، عمدة القارى: ۳۲۲/۴. باب متي يقوم الناس اذا رأوا الامام، ط: مصطفىٰ البابى مصر.

" (قوله: والقيام لامام و مؤتم الخ) مسارعة لامتثال امره والظاهر انه احتراز عن التاخير لا التقديم حتىٰ لو قام اول الاقامة لا بأس، حاشية الطحطاوى على الدر المختار، : ۲۱۵/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار المعرفة بيروت.

اقامت کے وقت مقتدی کب کھڑے ہوں؟

۱......جس وقت مقتدی امام کو جماعت کی نماز پڑھانے کے لئے آتا دیکھیں اس وقت سے لے کر مکبر کے "حی علی الفلاح" کہنے تک کسی بھی وقت کھڑے ہو سکتے ہیں، ہاں! اس کے بعد کھڑا ہونا مکروہ ہے۔(۱)

۲......اقامت کے شروع سے کھڑا ہونا بہتر ہے، تاکہ صفیں سیدھی ہو جائیں۔

۳...... اگر امام اور مقتدی اقامت شروع کرنے سے پہلے ہی سے مسجد میں موجود تھے تو صحیح روایت کے مطابق "حی علی الفلاح" پر اُٹھ جانا چاہئے اور اگر امام باہر سے آرہا ہے تو اگر وہ محراب کے کسی دروازے سے یا اگلی صف کے سامنے سے آرہا ہے تو جس وقت مقتدی امام کو دیکھیں اس وقت کھڑے ہو جائیں۔(۲)

---

(۱) "ان كان المؤذن غير الامام، وكان القوم مع الامام في المسجد ،فانه يقوم الامام ، والقوم اذا قال المؤذن : " حي على الفلاح" عند علمائنا الثلاثة ، وهو الصحيح ،فاما اذا كان الامام خارج المسجد ، فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفا ، قام ذلك الصف...وان كان الامام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما رأوا الامام" هندية: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان ،الفصل الثاني في كلمات الاذان ، ط: رشيدية كوئٹه، شامي : ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة ،باب صفة الصلوة ، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۲۰۰، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ان كان المؤذن غير الامام ،وكان القوم مع الامام في المسجد ،فانه يقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن " حيّ على الفلاح" عندعلمائنا الثلا ثة وهو الصحيح فاما اذا كان الامام خارج المسجد ،فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفا ،قام ذلك الصف ... وان كان الامام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما راوا الامام،" هندية: ۱/۵۷، الباب الثاني في الاذان ،الفصل الثاني، في كلمات الاذان ، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اور اگر وہ پچھلی صفوف کی طرف سے آرہا ہے، تو وہ جس صف سے گزرے وہ صف کھڑی ہوتی چلی جائے۔(۱)

مگر امت میں کسی امام کا یہ مذہب نہیں کہ امام اقامت کے وقت باہر سے آکر مصلّے پر بیٹھ جائے اور بیٹھنے کو ضروری سمجھے، اور کھڑے ہونے والے مقتدیوں کو کھڑا ہونے سے روکے، جو کھڑا ہو اس کو برا سمجھے، پہلے کھڑے ہونے کو مکروہ اور برا سمجھنا اور برا کہنا چاروں اماموں میں سے کسی امام کا مذہب نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، اور عام صحابہ وتابعین کے تعامل سے اقامت کے شروع سے کھڑا ہونا ثابت ہے۔(۲)

واضح رہے کہ مسلمانوں کے درمیان جھگڑا فساد، اور اختلاف پیدا کرنا بہت بُری چیز ہے، اس لئے اس سلسلے میں جھگڑا فساد اور جنگ وجدال کرنا بالکل مناسب نہیں، اگر کسی سے صحیح مسئلہ بیان کرنے کے بعد قبول کرنے کی امید ہے تو ہمدردی، خیر خواہی اور نرمی کے ساتھ مسئلے کی حقیقت بتلا دے، ورنہ خاموش رہنا بہتر ہے، خود اپنا عمل سنت کے مطابق

---

(۱) والقیام لامام و مؤتم حین قیل حی علی الفلاح خلافا لزفر، فعنده، عند حی علی الصلاة، ان کان الامام بقرب المحراب، والا فیقوم کل صف ینتهی الیه الامام علی الاظهر، وان دخل من قدام، قام حین یقع بصرهم علیه، شامی: ۱/ ۴۷۹، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۵۴۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. النهر الفائق: ۱/ ۲۰۳، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: امدادیه ملتان.

(۲) عن ابن شهاب ان الناس کانوا ساعة یقول المؤذن "الله اکبر" یقومون الی الصلاة فلا یأتی النبی صلی الله علیه وسلم مقامه حتیٰ تعتدل الصفوف". فتح الباری: ۲/ ۱۲۰. باب متیٰ یقوم الناس اذا رأوا الامام. ط: رئاسة ادارة البحوث العلمیه بمملکة العربیة السعودیة.

وعن سعید بن المسیب وعمر بن عبدالعزیز: اذا قال المؤذن "الله اکبر وجب القیام"، عمدة القاری: ۴/ ۲۲۲. باب متیٰ یقوم الناس اذا راوا الامام. ط: مصطفیٰ البابی مصر.

رکھے دوسروں سے تعرض نہ کرے۔(۱)

اقامت میں دائیں بائیں منہ پھیرنا

بعض کے نزدیک اقامت میں ''حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح'' کے وقت دائیں بائیں منہ نہیں پھیرنا چاہیئے کیونکہ اذان میں غائب لوگوں کے لئے اچھی طرح اعلان کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے اور اقامت میں لوگ موجود ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اور بعض کے نزدیک اگر جماعت کی جگہ کشادہ ہے تو اقامت میں بھی ان دونوں کلمات کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا چاہیئے۔

اور بعض نے کہا کہ جگہ کشادہ ہو یا نہ ہو ہر حال میں منہ پھیرنا چاہیئے۔

خلاصہ یہ کہ اقامت کے دوران دائیں بائیں منہ پھیرنا اور نہ پھیرنا دونوں کی گنجائش ہے، باقی پھیرنا بہتر ہے۔(۲)

اقامت میں دائیں بائیں ہونا

صف کے دائیں بائیں جس طرف اتفاق ہو کھڑے ہو کر اقامت کہنا بلا کراہت

---

(۱) دیکھئے جواہر الفقہ، مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ: ۱/ ۳۰۹، ۳۲۲، ط: دار العلوم کراچی۔

(۲) واطلق فی الالتفات ولم يقيد بالاذان وقدمنا عن الغنية انه يحول في الاقامة أيضا، وفي السراج الوهاج: لا يحول فيها لانها لاعلام الحاضرين، بخلاف الاذان فانه اعلام للغائبين، وقيل يحول اذا كان الموضع متسعا. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۸. باب الاذان. ط: سعيد كراچی. النهر الفائق: ۱/ ۱۴۷. كتاب الصلوة، باب الاذان. ط: امداديه. شامي: ۱/ ۳۸۷، كتاب الصلاة، باب الاذان ط: سعيد كراچی.

درست ہے۔(۱)

اقامت میں کب کھڑا ہونا چاہیئے

☆......اگر امام اور نمازی مسجد کے اندر ہیں تو "حی علی الفلاح" تک کھڑا ہو جانا چاہیئے اس سے تاخیر کرنا مناسب نہیں۔

☆......اگر امام مسجد کے باہر ہے تو جس جانب سے جماعت پڑھانے کے لئے آئے اس جانب سے نمازیوں کو کھڑے ہو کر صف بنا لینی چاہیئے، اگر امام مسجد میں سامنے سے آئے تو امام کو دیکھتے ہی سب کو کھڑے ہو کر صف بنا لینی چاہیئے۔(۲)

☆......باقی نماز شروع ہونے سے پہلے سے امام کا مصلے پر آ کر بیٹھ جانا اور "حی علی الفلاح" پر کھڑے ہونے کی پابندی کرنا اور اس کو سنت سمجھنا اور اس سے پہلے کھڑے ہونے کو برا سمجھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین، ائمہ مجتہدین اور خلفائے راشدین کے عمل سے ثابت نہیں، اس لئے اس قسم کی پابندی سے بچنا ضروری ہے، ورنہ ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا۔(۳)

---

(۱)ويقيم على الارض ،هكذا في القنية ،وفي المسجد هكذا في البحر الرائق، هنديه: ۱/۵۶، الباب الثاني في الاذان ،الفصل الثاني، في بيان حكمة الاذان والاقامة وكيفيتهما ، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ۱/۳۸۹، باب الاذان: ۱/۳۸۴،ط: سعيد كراچي. لان السنة ان يكون الاذان في المنارة، والاقامة في المسجد ،البحر الرائق: ۱/۲۶۱ ،باب الاذان، ط: سعيد كراچي.

(۲) ومن الادب القيام : اى قيام القوم والامام ان كان حاضراًبقرب المحراب حين قيل : اى وقت قول المقيم : "حي على الفلاح" لانه امر به فيجاب ، وان لم يكن حاضرا يقوم كل صف حين ينتهي إليه الامام في الاظهر، مرا في الفلاح شرح نور الايضاح:ص: ۲۷۷، كتاب الصلاة، فصل من ادابها .ط: قديمى. ،كذا في الدر المختار، : ۱/۴۷۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۲۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،ط: رشيدية كوئٹه،بدائع الصنائع: ۱/۲۰۰. كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة ط: سعيد كراچي.

(۳)دیکھئے جواہر الفقہ ،مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: ۱/۳۲۳،۳۲۴، ط: دار العلوم کراچی۔

اقتداء پانچویں رکعت میں

''پانچویں رکعت میں اقتداء کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اقتداء درست نہیں ہوتی

اگر مقتدی کسی رکن میں امام کے ساتھ شرکت نہ کرے مثلا امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے، یا امام دوسجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتداء امام سے پہلے کی جائے اور آخر تک امام اس میں شریک نہ ہو، مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی کھڑا ہو جائے ان صورتوں میں اقتداء درست نہیں ہوتی۔(۱)

اقتداء صحیح نہیں

۱...... بالغ کی اقتداء خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

---

(۱) (قوله ومتابعة الامام) قال في شرح المنية: لا خلاف في لزوم المتابعة في الاركان الفعليه اذ هي موضوع الاقتداء، واختلف في المتابعة في الركن القولي وهو القراءة فعندنا لا يتابع فيها بل يستمع وينصت وفيما عدا القراءة من الاذكار يتابعه الخ. شامي: ۱/۴۷۰،باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ،ط: سعيد كراچي.

ربط صلاة الموتم بالامام بشروط عشرة:.... (ومشاركته في الاركان اى في اصل فعلها اعم من ان ياتي بها معه او بعده لا قبله، الا اذا ادركه امامه فيها،الخ. شامي: ۱/۵۴۹، ۵۵۱، باب الامامة ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص:۴۵۲، فصل في الامامة ط: نعمانيه كوئته، طحطاوى على المراقى ، ص: ۲۵۵ ، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة ط: قديمي كراچي.

(۲) فلا يصح اقتداء بالغ بصبي مطلقا سواء كان في فرض لان صلوة الصبي ولو نوى الفرض نفلا او في نفل لان نفله لا يلزمه ، اى ونفل المقتدى لا زم مضمون عليه، فيلزم بناء القوى على الضعيف ، مراقى الفلاح: ۱/۳۹۱، باب الامامة، ط: مكتبه غوثيه، شامي: ۱/۵۷۷ - ۵۷۸، ط:سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۵، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹة، البحر: ۱/۸۵، باب في بيان من يصح اماما لغيره، ط: رشيدية.

۲......مرد کی اقتداء خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔

۳......مخنث کی اقتداء مخنث کے پیچھے درست نہیں، ہوسکتا ہے جو مخنث امام ہے وہ عورت ہو اور جو مقتدی ہے وہ مرد ہو، کیونکہ مخنث وہ ہے جس میں مردانہ اور زنانہ دونوں اعضاء موجود ہوں، اس لئے دونوں کا احتمال ہے۔(۱)

۴......جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو، اس کی اقتداء اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں، کیونکہ ہوسکتا ہے امام عورت حیض میں ہو اور مقتدی عورت حیض میں نہ ہو۔(۲)

۵...... ہوش والے کی اقتداء مجنون، مست، بے ہوش اور بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

---

(۱) (ولا يصح اقتداء رجل بامرأة) وخنثیٰ (و صبی مطلقا) .شامی: ۵۷۲/۱، باب الامامة. ط:سعيد كراچى، هندية: ۸۵/۱، باب الامامة، ط: رشيدية كوئته، خلاصة الفتاوىٰ: ۱۴۷/۱، باب الامامة. والخنثیٰ البالغ تصح امامته للانثیٰ مطلقا فقط لا لرجل ولا لمثله ، لاحتمال انوثته وذكورة المقتدى، شامى: ۵۷۷/۱، باب الامامة ، ط: سعيد كراچى،الاقتداء بالمماثل صحيح الا ثلاثة: الخنثیٰ المشكل والضالة والمستحاضة اى لاحتمال الحيض ،وفى الشامية اى احتمال ذكـــورة المقتدية وانوثة الامام ،ثم ان هذا فى الضالة ظاهر وقد صرح به فى القنية بقوله : ومن جوز اقتداء الضـــالة بـــالضـــالة فقد غلط غلطا فاحشا لاحتمال اقتدائها بالحيض،.... شامى: ۵۷۹/۱. باب الامامة. ط:سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) ولا يصح الاقتداء بالمجنون المطبق ولا بالسكران ، هندية: ۸۵/۱، الفصل الثالث ،فى بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه كوئته، وكذا لا يصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع فى غير حالة افاقته وسكران او معتوه ،الدر مع الرد : ۵۷۸/۱، باب الامامة ط: سعيد كراچى.

۶......معذور امام کے پیچھے غیر معذور مقتدی کی نماز صحیح نہیں۔(۱)

۷......ایک عذر والے کی اقتداء دو عذر والے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

۸......قاری کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست نہیں۔

۹......ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست نہیں، جب کہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو۔(۳)

۱۰......ان پڑھ امی کی اقتداء گونگے کے پیچھے درست نہیں، کیونکہ امی فی الحال قرأت نہیں کرسکتا مگر یاد کرنے کی صورت میں قرأت پر قادر ہوگا، اور گونگے میں یہ بات نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) و طاهر بمعذور ،ای فسد اقتداء طاهر لصاحب العذر المفوت للطهارة، لان الصحيح اقوىٰ حالا من المعذور ، والشئى لا يتضمن ماهو فوقه ،البحر الرائق : ۱/ ۶۳، كتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: رشيدية كوئته،و: ۱/ ۳۶۰، ط: سعيد كراچي. كذا في الفتاوىٰ العالمگيرية،الباب الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره،: ۱/ ۸۲، ط: رشيدية كوئته.

(۲) واما اذا صلى خلف من به السلس وانفلات ريح لا يجوز لان الامام صاحب عذرين والمؤتم صاحب عذر واحد،شامي: ۱/ ۵۷۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ولا يصح اقتداء القاري بالامي، هندية: ۱/ ۸۲، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه كوئته، الامي اذا ام اميا وقاريا فان صلاة الكل فاسدة، شامي: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۴) وذكر الفقيه ابو عبد الله الجرجاني: انما تفسد صلاة الامي والاخرس عند ابي حنيفة رحمه اللّٰه‌تعالىٰ اذ اعلم ان خلفه قارئا اما اذا لم يعلم لا تفسد صلا ته كما قالا ،وفي ظاهر الرواية لا فصل بين حالة العلم وحالة الجهل ،هندية: ۱/ ۸۲. الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه.

۱۱...... کپڑے پہنے ہوئے آدمی کی اقتداء ننگے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۱)

۱۲...... رکوع اور سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

۱۳...... جو شخص صرف سجدہ نہیں کرسکتا وہ رکوع اور سجدہ کرنے والے مقتدی کا امام نہیں بن سکتا۔(۳)

۱۴...... فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔(۴)

---

(۱) وكذا لا يصح اقتداء الامي بالاخرس والكاسي بالعاري ،فتاوىٰ هندية: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره. ط: ماجديه كوئته.

(۲) ويصح اقتداء القائم بالقاعد الذي يركع ويسجد لا اقتداء الراكع والساجد بالمؤمي، هندية: ۱/ ۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره ،ط: رشيدية كوئته. قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۸۹، فصل فيمن يصح الاقتداء به وفيمن لا يصح ،البحر ، ۱/ ۳۶۰- ۳۶۴، باب الامامة ، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۵۵۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ولا قادر على ركوع وسجود بعاجز عنهما لبناء القوى على الضعيف ، وفي الشامية (قوله بعاجز عنهما) اى بمن يؤمئ بهما قائما او قاعدا بخلاف ما لو امكناه قاعدا فيصح كما سياتي ، قال ط: والعبرة للعجز عن السجود ، حتىٰ لو عجز عنه وقدر على الركوع اومأ، شامي : ۱/ ۵۷۹، باب الامامة. ط: سعيد كراچي.

والاصل في هذه المسائل ان حال الامام ان كان مثل حال المقتدى او فوقه جازت صلاة الكل وان كان دون حال المقتدى صحت صلاة الامام ولا تصح صلاة المقتدى ،هندية: ۱/ ۸۶،الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئته.

(۴) ولا يصح اقتداء مصلى الظهر بمصلى العصر .... ولا اقتداء المفترض بالمتنفل والناذر بالناذر الا اذا نذر احدهما صلاة صاحبه فاقتدى احدهما بالآخر فانه يصح، هندية: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره ، ط: رشيدية كوئته، قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۸۹، فصل في من يصح الاقتداء به وفيمن لا يصح، شامي: ۱/ ۵۷۹- ۵۸۰، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

۱۵......نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔(۱)

۱۶......نذر کی نماز نذر پوری ہونے کے بعد پڑھنا واجب ہے، اور قسم کی نماز واجب نہیں بلکہ قسم پوری کرنے اور کفارہ دینے کا اختیار ہوتا ہے اس لئے نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

۱۷......جو شخص حروف کو اپنے مخارج سے ادا نہیں کرسکتا ہے، یا ایک حرف کی جگہ پر دوسرا حرف نکالتا ہے، تو اس کے پیچھے صاف حروف نکالنے والے کی اقتداء درست نہیں، ہاں اگر پوری قرأت میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہو جائے تو اقتداء درست ہوگی۔(۳)

۱۸......مسبوق کو امام بنا کر اقتداء کرنا درست نہیں۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولا یجوز اقتداء الناذر بالحالف ویصح اقتداء الحالف بالناذر ،هندیة: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث ط: ماجدیة کوئٹه. قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۸۹، فصل فیمن یصح الاقتداء به وفی من لا یصح. ،شامی: ۱/ ۵۸۰. باب الامامة ط: سعید کراچی.

(۳) ولا یجوز امامة الالثغ الذی لا یقدر علی التکلم ببعض الحروف الا لمثله، اذا لم یکن فی القوم من یقدر علی التکلم بتلک الحروف فاما اذا کان فی القوم من یقدر علی التکلم بها فسدت صلاته، وصلاة القوم ، هندیة: ۱/ ۸۶. الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره ، ط: رشیدیة کوئٹه. قوله وکذا من لا یقدر علی التلفظ بحرف من الحروف ،الخ. شامی: ۱/ ۵۸۲، باب الامامة ،مطلب فی الالثغ ، ط: سعید کراچی. ،البحر : ۱/ ۳۶۷، قبل باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۴) (ولا مسبوق بمثلهما) لما تقرر ان الاقتداء فی موضع الانفراد مفسد کعکسه. الدر مع الشامی: ۱/ ۵۸۰. باب الامامة .ط: سعید کراچی. وکذا لا یصح اقتداء الامی بالاخرس والکاسی وبالعاری والمسبوق فی قضاء ماسبق بمثله ،عالمگیری: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره ط: رشیدیة کوئٹه. انه لا یجوز اقتداء ه ولا الاقتداء به ،فلو اقتدیٰ مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدی ،قرأ او لم یقرأ دون الامام ، عالمگیری: ۱/ ۹۲، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق. ط: رشیدیة کوئٹه.

۱۹......مقتدی کو امام بنا کر اقتداء کرنا درست نہیں۔(۱)

۲۰......مردوں کی اقتداء عورتوں اور نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

اقتداء کی نیت کرنا

جماعت کی نماز میں مقتدی کے لئے اس نیت کے ساتھ ساتھ کہ وہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے امام کے پیچھے اقتداء کی نیت کرنا بھی ضروری ہے، یعنی دل میں یہ ارادہ کرنا ضروری ہے کہ وہ امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھ رہا ہے۔(۳)

اقتداء کے لئے جگہ متحد ہونا

جماعت کی نماز میں اقتداء صحیح ہونے کے لئے امام اور مقتدی دونوں کی جگہ حقیقۃً یا حکماً متحد ہونا ضروری ہے۔(۴)

حقیقۃً جگہ متحد ہونے کی مثال یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں ایک ہی مسجد میں یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں۔

---

(۱)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولا یجوز اقتداء رجل بامرأة ،عالمگیری: ۱/۸۵ ،الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشیدیة کوئٹه.

ولا يصح اقتداء رجل بامرأة وخنثیٰ وصبي مطلقا ولو في جنازة، الدر مع الشامي: ۱/۵۷۶، باب الامامة ط: سعيد كراجي. البحر : ۱/۳۵۹. باب الامامة ط:سعيد كراجي.

(۳)قوله:(والمقتدی ینوی المتابعة ايضا) ... واشار بقوله " ايضا " الى انه لا بد للمقتدى ثلاث نيات : اصل الصلاة، ونية التعيين ونية الاقتداء،... الخ ،البحر الرائق : ۱/ ۲۸۲، ط: سعيد كراجي. كذا في الدر المختار : ۱/۴۱۸ــ ۴۲۰، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراجي. النية ارادة الدخول في الصلاة، والشرط ان يعلم بقلبه اى صلاة يصلي وادناها ، مالو سئل لا مكنه ان يجيب علي البديهة ،هندية: ۱/۶۵ ، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴)والصغرى ربط صلاة المؤتم بالامام بشروط عشرة :نية المؤتم الاقتداء ، واتحاد مكانهما وصلاتهما ،الدر المختار مع الرد : ۱/۵۴۹، ۵۵۰، باب الامامة ط: سعيد كراجي.

اور حکماً جگہ متحد ہونے کی مثال یہ ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان دو صفوں کے برابر جگہ خالی نہ ہو، مثلاً کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام کچھ مقتدیوں کے ساتھ مثلاً پل کے مغربی جانب کھڑا ہو اور کچھ مقتدی پل کے مشرقی جانب کھڑے ہیں اور درمیان میں پل پر مسلسل صفیں کھڑی ہیں، تو اس صورت میں پل کے مغربی جانب کے امام اور پل کے مشرقی جانب کے مقتدی کے درمیان دریا حائل ہونے کی وجہ سے دونوں کی جگہ حقیقۃً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں پل پر مسلسل صفیں کھڑی ہیں اس لئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتداء صحیح ہو جائے گی۔(۱)

"اکبر" کا لفظ امام سے پہلے کہہ دیا

☆......اگر کسی مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے لفظ "اللّٰہ" کو امام کے ساتھ کہا ہے اور "اکبـــــر" کے لفظ کو امام کے کہنے سے پہلے کہہ دیا، تو اقتداء درست نہیں ہوگی، کیونکہ امام جب تک "اللّٰـه اکبـر" کے الفاظ کو پورا نہیں کہے گا نماز شروع کرنے والا

---

(۱) (ولم يختلف المكان) حقيقة كمسجد وبيت في الاصح قنية، ولا حكما عند اتصال الصفوف، (قوله كمسجد وبيت) فان المسجد مكان واحد، ولذا لم يعتبر فيه الفصل بالخلاء الا اذا كان المسجد كبيرا جدا، وكذا البيت حكمه حكم المسجد في ذلك لا حكم الصحراء، الدر المختار مع الشامي: ۱/۵۸۶، (قوله كأن قام في الطريق ثلاثة) وصورة اتصال الصفوف في النهر ان يقفوا على جسر موضوع فوقه او على سفن مربوطة فيه... ثم ظاهر اطلاقهم انه اذا كان على النهر جسر فلا بد من اتصال الصفوف ولو كان النهر في المسجد. شامي: ۱/۵۸۶. باب الامامة، ط: سعيد كراچي. ، ويمنع من الاقتداء ... في الصحراء او في مسجد كبير جدا كمسجد القدس يسع صفين فاكثر الا اذا اتصلت الصفوف فيصح مطلقا. الدر المختار مع الشامي: ۱/۵۸۵. باب الامامة. ط: سعيد كراچي. والمانع من الاقتداء في الفلوات قدر ما يسع فيه صفين، (وفيه بعد اربعة اسطر) وان كان على النهر جسر وعليه صفوف متصلة لا يمنع صحة الاقتداء لمن كان خلف النهر، وللثلاثة حكم الصف بالاجماع وليس للواحد حكم الصف بالاجماع، هندية: ۱/۸۷. الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

نہیں ہوگا، جب امام کی نماز شروع نہیں ہوئی تو مقتدی کی نماز کیسے شروع ہوگی۔(۱)

☆......اسی طرح اگر امام کا لفظ "اللّٰہ" کہنے سے پہلے مقتدی نے "اللّٰہ" کہہ دیا تو بھی اقتداء درست نہیں ہوگی۔(۲)

"اکبر" کی باء کے بعد الف کا اضافہ کرنا

اگر "اللّٰــه اکبـر" کی باء کے بعد اور "راء" سے پہلے الف کا اضافہ کر کے "اکبار" پڑھے گا تو تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی، اور نماز میں داخل نہیں ہوگا اور اگر تکبیر تحریمہ صحیح ادا کی اور رکوع میں سجدہ وغیرہ کے درمیان کی تکبیرات کو "با" کے بعد "الف" اضافہ کر کے کہے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

اگلی صف میں جگہ ہے

اگر جماعت کے دوران اگلی صف میں جگہ ہے، تو پیچھے والی صف میں کھڑے

---

(۱) فان قال المقتدی اللّٰہ اکبر ووقع قوله "اللّٰہ" مع الامام وقوله "اکبر" قبل قول الامام ذلک قال الفقیه ابو جعفر الاصح انه لا یکون شارعا عندهم ،عالمگیریة: ۱/۶۸، الباب الرابع فی صفة الصلاة،ط: ماجدیه کوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۹۱. باب صفة الصلوة ط: سعید کراچی ،فلو قال" اللّٰہ" مع الامام "واکبر" قبله ... لم یصح فی الاصح، الدر مع الرد: ۱/۴۸۰. باب صفة الصلاة، فصل ،ط: سعید کراچی.

(۲) "ولو افتتح باللّٰہ قبل امامه لم یصر شارعاً فی صلاته لانه صار شارعا فی صلاة نفسه قبل شروع الامام، البحر الرائق: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة،ط: سعید کراچی. کما لو فرغ من اللّٰہ قبل الامام. الدر مع الرد: ۱/۴۸۰. باب صفة الصلاة،فصل، ط: سعید کراچی.

(۳) (وان قال اللّٰہ اکبار) بادخال الالف بین الباء والراء (لا یصیر شارعا وان قال) ذلک (فی) خلال الصلاة تفسد صلاته)" حلبی کبیر ،ص: ۲۵۹ ،فرائض الصلاة، الاول تکبیرة الافتتاح، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۴۸۰، باب صفة الصلاة ،فصل. ط: سعید کراچی.

ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا

☆......اگر قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" پڑھ کر کچھ دیر تک خاموش بیٹھا رہا، اگر اس کی یہ خاموشی تین مرتبہ "سبحان اللّٰه" کہنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، اور اگر تین مرتبہ "سبحان اللّٰه" کہنے کی مقدار سے کم خاموش رہا، تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" پڑھ کر دیر تک خاموش رہا، تو سہو سجدہ

---

(۱) وعليه فلو وقف في الصف الثاني داخلها قبل استكمال الصف الاول من خارجها يكون مكروها ،شامي: ۱/۵۶۹،باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ولو صلى على رفوف المسجد ان وجد في صحنه مكانا كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة، الدر مع الرد : ۱/۵۷۰. باب الامامة ط: سعيد كراچي. وينبغي للقوم اذا قاموا الى الصلاة ان يتراصو او يسدوا الخلل ويسووا بين مناكبهم في الصفوف ، هندية: ۱/۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم ط: رشيدية كوئٹه. البحر : ۱/۳۵۳. باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا يزيد على هذا القدر من التشهد في القعدة الاولىٰ... فان زاد على قدر التشهد قال المشائخ ان قال "اللّٰهم صلى على محمد" ساهيا يجب عليه سجد تا السهو..... ويعلم منه انه لا يشترط التكلم بذلك بل لو مكث مقدار مايقول "صلى على محمد" يجب السهو لانه اخر الركن بمقدار ما يودى فيه ركن سواء صلى على النبي صلى الله عليه وسلم او سكت ،حلبي كبير. ص: ۲۸۷، ۲۸۸، فصل في صفة الصلاة، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه.

وتاخير القيام للثالثة بزيادة قدر اداء ركن ولو ساكتا، طحطاوى على مراقي الفلاح:ص: ۳۸۶. باب سجود السهو ،ط: مصطفىٰ البابي مصر ،شامي: ۱/۵۱۱، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

واجب ہوگا۔(۱)

التحیات پڑھنا بھول گیا

اگر کوئی شخص التحیات پڑھنا بھول گیا، اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر یاد آیا تو تشہد پڑھے اور سہو سجدہ کرے، پھیر بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

التحیات پوری نہیں ہوئی امام کھڑا ہوگیا

اگر مقتدی کی "التحیات" پوری نہیں ہوئی، اور امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا تو مقتدی کو" التحیات "پوری کر کے کھڑا ہونا چاہیئے، اور اگر ایسا مقتدی التحیات پوری کیئے بغیر امام کے ساتھ کھڑا ہوگیا، تو بھی اس مقتدی کی نماز ہوجائے گی۔(۳)

(۱) وسجد للسهو في الصورتين لنقصان فرضه بتاخير السلام، الدر مع الرد: ۸۸/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، ودخل في قوله او عن اداء واجب، ما لو شغله عن السلام لما في الظهيرية لو شك بعد ما قعد قدر التشهد أصلي ثلاثا اواربعا حتىٰ شغله ذلك عن السلام ثم استيقن واتم صلاته فعليه السهو، وعلله في البدائع بانه اخر الواجب وهو السلام، شامي: ۹۳/۲. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(إن كان)زمن التفكر زائداً عن التشهد(قدراداء ركن وجب عليه سجودالسهو)وفي الطحطاوي: (قوله زائداً عن التشهد) أي الأول أوالثاني سواء كان بعدالفراغ من الصلاة والأدعية أوقبلهما. طحطاوي على المراقي،ص:۳۸۲قبيل "فصل في الشك في الصلاة والطهارة". ط:مصطفىٰ البابي مصر. و ص: ۴۷۴،ط:قديمي.

(۲) " واذا نسي قراءة التشهد حتىٰ سلم ثم تذكر عاد وتشهد وعليه السهو في قول ابي حنيفة وابي يوسف رحمهما الله تعالىٰ، كذا في المحيط"، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱۲۷/۲، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) "ولو قام الامام الى الثالثة ولم يتم المقتدى التشهد اتمه وان لم يتمه جاز. حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح، ص: ۱۶۹، فصل: فيما يفعله المقتدى، ط: قديمي كراچي. كذا في الفتاوىٰ العالمگيرية: ۹۰/۱، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: بلوچستان بكڈپو، فتاوىٰ شامي: ۴۹۶/۱. كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

التحیات پوری نہیں ہوئی امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کی التحیات ابھی تک ختم نہیں ہوئی، امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی کو چاہیے کہ اپنی التحیات پوری کر کے سلام پھیر دے، اور اگر درود شریف اور دعا رہ گئی تو کوئی حرج نہیں، امام کے ساتھ سلام پھیر دے۔(۱)

التحیات دو مرتبہ پڑھ لی

☆...... اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" دو مرتبہ پڑھ لی، تو سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۲)

☆...... اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" دو مرتبہ پڑھ لی تو سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہے۔(۳)

التحیات رکوع میں پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع میں التحیات پڑھ لی، تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۴)

---

(۱)" (ولو سلم الامام) او تکلم (قبل فراغ المقتدی من) قراءة (التشهد يتمه) لانه من الواجبات ثم يسلم لبقاء، حرمة الصلاة، وامكن الجمع بالاتيان بهما وان بقيت الصلاة والدعوات يتركها ويسلم مع الامام لان ترك السنة دون ترك الواجب ،حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۱۶۹ ، فصل فيما يفعله المقتدی، ط: قديمی كراچی. فتاویٰ هندية : ۹۰/۱ . الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه ،ط: رشيدية كوئته.

(۲،۳) ولو كرر التشهد فی القعدة الاولیٰ فعليه السهو... ولو كرره فی القعدة الثانية فلا سهو عليه، هندية: ۱۲۷/۱ . الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيديه كوئته، حلبی كبير،ص: ۴۶۰. فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، وص: ۳۹۷، ط: نعمانيه كوئته. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۵، باب سجود السهو، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

(۴) ولو قرأ التشهد قائما او راكعاً او ساجداً لا سهو عليه هكذا فی المحيط. عالمگيری : ۱۲۷/۱ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيديه كوئته، حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح:۶۰/۲. باب سجود السهو، ط:المكتبة الغولية، ص: ۳۷۵، ط: مصطفیٰ البابی مصر، حلبی كبير،ص: ۴۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

التحیات سجدہ میں پڑھ لی

اگر کسی نے سجدہ میں التحیات پڑھ لی، تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

التحیات غلط پڑھ لی

اگر التحیات غلط پڑھ لی، تو اس صورت میں سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۲)

التحیات کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی

''تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

التحیات کی جگہ سورت پڑھ لی

اگر التحیات کی جگہ کوئی سورت پڑھ لی، تو اس صورت میں سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۳)

التحیات کے بعد غلطی ہوئی

اگر آخری قعدہ میں التحیات کے بعد فاتحہ پڑھ لی، تو اس پر سہو سجدہ واجب

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (اما بترک الواجب فھو کما اذا نسی) ای کترکه وقت نسیان قراء ة القنوت فی الوتر أو التشھد فی احدی (القعدتین) الاولیٰ او الاخیرة فانه واجب فیھا... حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السھو، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

ولو ترک التشھد فی القعدتین او بعضه لزمه السجود فی ظاھر الروایة لانه ذکر واحد منظوم فترک بعضه کترک کله، طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۵۱، باب سجود السھو ب ط: قدیمی کراچی، وص: ۴۶۱، ط: قدیمی جدید.

(۳) اذا بدأ فی موضع التشھد بالقراء ة ثم تشھد فعلیه السھو، ھندیة: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۲/۲۰، باب سجود السھو، ط: المکتبة الغوثیة.

نہیں ہے، نماز صحیح ہوجائے گی۔(۱)

التحیات کے بعد قیام میں تاخیر کرنا

اگر دوسری رکعت میں ''التحیات'' کے بعد اتنی دیر بیٹھا رہا کہ اس میں رکوع جیسا ایک رکن ادا ہوسکے تو تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوگا۔(۲)

التحیات مقتدی نے نہیں پڑھی

''مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

'' الحمد للّٰہ ''

''خوش خبری پر......الخ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

''الحمد للّٰہ'' سے پہلے ''بسم اللّٰہ''

امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہر رکعت کے شروع میں

---

(۱) واذا فرغ من التشهد وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو عليه ، هندية: ۱/۱۲۷ ، الباب الثاني عشر في سجود السهو ، ط: ماجديه كوئٹه. وان كان في الاخير فلا سهو عليه لعدم ترك واجب لانه موسع له في الدعاء والثناء بعده فيه ، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۵۱ ، باب سجود السهو ط:قديمي كراچي. حلبي كبير ، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲)ان كان زمن التفكر زائداً عن التشهد (قدر اداء ركن وجب عليه سجود السهو) وفي الطحطاوي قوله زائدا عن التشهد اى الاول او الثاني سواء كان بعد الفراغ من الصلاة، والادعية او قبلهما ،طحطاوى على مراقي الفلاح.ص: ۳۸۶. قبيل فصل في الشك في الصلاة والطهارة، ط: مصطفىٰ البابي مصر.

"الحمد للّٰہ" سے پہلے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا سنت ہے۔(۱)

السر کا علاج سجدے کے ذریعے

جن لوگوں کے معدے میں جلن رہتی ہے اور زخم (Ulcer) ہوتا ہے۔ صحیح سجدے کے عمل سے یہ مرض ختم ہو جاتا ہے۔ سجدہ میں پیشانی زمین پر رکھی جاتی ہے اور اس عمل سے دماغی لہریں زمین کے اندر دوڑنے والی برقی رو سے براہ راست ہم رشتہ ہو کر دماغ کی طاقت میں کئی گنا اضافہ کر دیتی ہیں۔ اس حالت سے دماغ پر سکون اور مطمئن ہو جاتا ہے۔ پر سکون دماغ معدے کے تیزابی گلینڈز کو زیادہ تیزاب پیدا کرنے سے روکتا ہے اور یوں معدے کی تیزابیت ختم اور زخم مندمل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۷)

"السلام علیکم" سے نماز ختم کرنا

☆......نماز کو "السلام علیکم" کہہ کر ختم کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) (سننها رفع اليدين للتحريمة.. ثم يأتي بالتسمية)... ويأتي بها في اول كل ركعة الخ، عالمگیری: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: ماجدية كوئٹه، كذا في حلبي كبير، ص: ۳۰۲. صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وكذا في الدر المختار: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الامام، ط: سعيد كراچي. قال الطحطاوي: وتسن التسميةُ اول كل ركعة قبل الفاتحة لانه صلى الله عليه وسلم كان يفتتح صلاته ببسم الله الرحمٰن الرحيم. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح. ص: ۱۴۱. فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. وكما تعوذ(سمي) غير المؤتم بلفظ البسملة (غير المؤتم) هو الامام والمنفرد، اذ لا دخل للمقتدي لانه لا يقرأ، شامي: ۱/۴۹۰. فصل واذا اراد الشروع في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي.

(۲) واما الخروج بلفظ السلام فهو واجب عندنا لمواظبته عليه الصلاة والسلام عليه. حلبي كبير، ص: ۲۹۸. ط: سهيل اكيڈمي لاهور، پاكستان (ولفظ السلام) مرتين فالثاني واجب على الاصح، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۶۸، باب صفة الصلاة. ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ هندية: ۱/۷۲. الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: بلوچستان بک ڈپو.

☆.....اور دائیں بائیں دونوں جانب " السلام علیکم " کہنا واجب ہے۔(۱)

"السلام علیکم" کی جگہ پر "علیتم" نکل گیا

اگر "السلام علیکم" میں "علیکم" کی جگہ پر " علیتم " نکل جائے تو نماز ہو جائے گی، لیکن قصداً ایسا نہ کرے بلکہ صحیح لفظ ادا کرنے کی کوشش کرے۔(۲)

اَلَّذِیْ اور نِ الَّذِیْ

مثلاً " وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ نِ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ " میں اگر "لمزة" پر وقف کر دیا تو آگے " الذی " پڑھنا چاہیئے اور اگر " لمزة " پر وقف نہیں کیا، بلکہ ملا کر پڑھا ہے تو اس صورت میں "نِ الذی" پڑھے۔

اسی طرح مثلاً " علی کل شیٔ قدیر الذی خلق الموت والحیوٰة " اس میں "الذی "اور" ن الذی" دونوں طرح پڑھنا درست ہے مگر وقف کی صورت میں "الذی "پڑھنا چاہیئے ۔(۳)

"اللّٰہ اکبار" کہنا

" اللّٰہ اکبر " کے "باء" کو کھینچ کر " اللّٰہ اکبار" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

---

(۱)ویجب (لفظ السلام) مرتین في الیمین والیسار للمواظبة ولم یکن فرضا لحدیث ابن مسعود (دون علیکم) لحصول المقصود بلفظ السلام دون متعلقه،ویتجه الوجوب بالمواظبة علیه ایضا. حاشیة الطحطاوی علی مراقي الفلاح،ص: ۱۳۷،۱۳۶، فصل فی بیان واجبات الصلاة، ط:قدیمی کراچی،وص: ۲۰۳،ط:مصطفیٰ البابی مصر،بدائع الصنائع: ۱/۱۹۴،کتاب الصلاة، فصل : واما الذی هو عند الخروج من الصلاة فلفظ السلام .ط: سعید کراچی.

(۲) ومنها الخروج بصنعه کفعله المنافی لها بعد تمامها ،الدر المختار مع الشامی: ۱/ ۴۴۸. باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۴/۴۵، ط: مکتبه امدادیه ملتان

(۳)فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲/۲۲۷ . ط: مکتبه امدادیه ملتان.

اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

"اللّٰہ اکبر" کے پہلے الف کو کھینچنا

تکبیر میں "اللّٰہ اکبر" کے پہلے الف کو کھینچ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

"اللّٰہ" کا لفظ کھڑا ہو کر اور "اکبر" رکوع میں جا کر کہا

اگر امام رکوع میں ہے اور مقتدی نے کھڑے ہو کر "اللّٰہ" کہا ہے اور رکوع میں جا کر "اکبر" کہا ہے تو اقتداء درست نہیں ہوگی کیونکہ پوری تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا شرط ہے، شرط فوت ہونے کی وجہ سے نماز اور اقتداء درست نہیں ہوئی۔(۳)

---

(۱) (وان قال اللّٰہ اکبار) بادخال الف بين الباء والراء (لا يصير شارعا وان قال) ذلک (في خلال الصلاة تفسد صلاته) حلبي كبير، ص: ۲۵۹، فرائض الصلاة، الاول تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) "اعلم ان المدّ ان كان في "اللّٰه" فاما في اوله او وسطه او آخره، فان كان في اوله لم يصر به شارعا، وافسد الصلوة لو في اثنائها، ولا يكفر ان كان جاهلا، لانه جازم والاكفار للشک في مضمون الجملة". رد المحتار: ۱/۴۸۰. فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها. ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۵۴۸. باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. فتاوىٰ هندية: ۱/۷۳. الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفياتها . ط: بلوچستان بک ڈپو كوئٹه.

(۳) ولا يصير شارعا، بالتكبير الا في حالة القيام ... لو ادرک الامام في الركوع، فقال: اللّٰه اكبر الا ان قوله: "اللّٰه" كان في قيامه، وقوله "اكبر" وقع في ركوعه، لايكون شارعافي الصلاة. هندية: ۱/۶۸، ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۴۸۰. قبيل مطلب في حديث الاذان جزم، ط: سعيد كراچي. رجل انتهى الى الامام وهو راكع فكبر ذلک الرجل ووقع تكبيره وهو اى والحال انه الى الركوع اقرب منه الى القيام فصلاته فاسدة لعدم صحة شروعه لما تقدم ان الشرط وقوع التحريمة في محض القيام ولم يوجد، حلبي كبير، ص: ۲۸۰. ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

"اللّٰہ" کا لفظ مقتدی نے امام سے پہلے کہہ دیا

مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے " اللّٰہ " کا لفظ امام سے پہلے کہہ دیا تو اقتداء درست نہیں ہوگی کیونکہ امام کی نماز اب تک شروع نہیں ہوئی۔(۱)

اللہ کے سامنے کھڑا ہونا

نماز پڑھنے والا تن من سے اپنے پروردگار کے سامنے آنکھیں جھکائے کھڑے ہوکر نجات کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بندہ کی رگ جان سے زیادہ قریب ہے لہٰذا بندہ جو کچھ کہتا ہے پروردگار اس کو سنتا ہے، اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس کو جانتا ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر کوئی شخص اس عمل کو دن رات میں متعدد بار کرتا ہے تو یقیناً اس کے دل میں اپنے پروردگا کی جگہ ہوگی، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرے گا، اور جن امور سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، ان سے باز رہے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اس شخص سے انسانیت کے خلاف کوئی امر سرزد نہ ہوگا، کسی کی جان پر زیادتی اور کسی کے مال پر ظلم نہیں کرے گا، اور کسی کے دین اور آبرو کو اس سے ایذاء نہ پہنچے گی۔(۲)

---

(۱) " ولو افتتح باللّٰه قبل امامه لا يصير شارعا في صلاته لانه صار شارعا في صلاة نفسه قبل شروع الامام ، البحر الرائق : ۱/ ۲۹۱. كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۶۹. الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: ماجدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۰. آداب الصلاة، فصل . ط: سعيد كراچي.

(۲)" اليک جملة من اعمال الصلاة، وآثارها في تهذيب النفوس: ..... ثانيا: القيام بين يدى اللّٰه تعالىٰ فالمصلي يقف ببدنه وروحه بين يدى خالقه مطرقا يناجيه ، وهو اقرب اليه من حبل الوريد ،يسمع منه ما يقول ، ويعلم من قلبه ما ينوى ، ولا ريب في ان من يفعل ذلک مرات كثيرة في اليوم والليلة، فان قلبه يتأثر بخالقه فيأتمر بما امره به وينتهي عما نهاه عنه ،فلا ينتهک للناس حرمة، ولا يعتدى لهم على نفس ولا يظلمهم في مال، ولا يؤذيهم في دين او عرض ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة للجزيري: ۱/ ۱۷۳، ۱۷۴ كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها ، ط: دار الباز مكة المكرمة.

اللہ کے سایہ میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سات آدمی اللہ تعالیٰ کے خاص سایہ میں ہونگے۔

(۱) انصاف کرنے والا امیر اور حاکم (۲) وہ جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنی جوانی خرچ کی (۳) وہ دو شخص جن کی آپس کی محبت محض اللہ کے لئے ہو، اور اس کی محبت میں دونوں جمع ہوتے ہوں، اور اس کی محبت میں دونوں علیحدہ ہوتے ہوں (۴) وہ نمازی جو نماز پڑھ کر مسجد سے نکلا لیکن دوسری نماز پڑھنے کے لئے اس کا دل مسجد میں لگا رہا، اور وقت پر نماز ادا کرلی (۵) اللہ کا ذکر کرنے والا جو تنہائی میں اللہ کو روتے ہوئے یاد کرتا ہو (۶) وہ نوجوان جس کو خوبصورت عورت برے کام کے لئے دعوت دے، اور وہ اس کو جواب دے کہ مجھے اللہ کو منہ دکھانا ہے (۷) جس نے اللہ کے واسطے کوئی خیرات اس طرح کی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔(۱)

اور سایہ میں رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت کی تکلیفوں سے محفوظ رکھیں گے اور اپنی خاص رحمت یعنی عرش کے نیچے اس کو جگہ دیں گے۔

"الینا" کی جگہ "علینا" پڑھ لیا

اگر امام صاحب نے نماز پڑھاتے ہوئے "الینا" کی جگہ "علینا" پڑھا تو نماز

(۱) عن ابی هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل الا ظله ،امام عادل وشاب نشأ في عبادة الله ، ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتى يعود اليه ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه ورجل دعته امرأة ذات حسب وجمال فقال انى اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتىٰ لا تعلم شماله ما تنفق يمينه ، متفق عليه ،مشكوٰة المصابيح: ۱ / ۶۸ ، باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الاول، ط: قديمي كراچي.

ہو جائے گی۔(۱)

امام آہستہ آواز سے قرأت کرے

امام کو ظہر، عصر کی تمام رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۲)

امام اونچی جگہ پر ہو

اگر امام اونچی جگہ پر ہے اور مقتدی نیچے تو اقتداء صحیح ہو جائے گی البتہ اگر امام ایک ہاتھ کی مقدار اونچی جگہ پر ہے، اور مقتدی ایک ہاتھ کی مقدار نیچی جگہ پر ہے تو نماز مکروہ ہوتی ہے، اور

---

(۱) ومنها الخطاء في التقديم والتأخير ان قدم كلمة او اخر ان لم تغير المعنى لا تفسد نحو ان قرأ "لهم فيها زفير و شهيق" وقدم الشهيق ، هكذا في الخلاصة، هندية: ۱/ ۸۰، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيدية كوئته، ومنها ذكر كلمة مكان كلمة على وجه البدل ان كانت الكلمة التي قرأها مكان كلمة يقرب معناها وهي في القرآن لا تفسد صلاته نحو ان قرأ مكان العليم ، الحكيم ، الخ، هندية: ۱/ ۸۰، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ويجهر الامام .... في الفجر واولى العشاء ين اداء وقضاء وجمعة و عيدين وتراويح ووتر بعدها......(ويسر في غيرها) وكان عليه الصلاة والسلام يجهر في الكل ثم تركه في الظهر والعصر لدفع اذى الكفار، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۲ ـ ۵۳۳، (قوله ويسر في غيرها) وهو الثالثة من المغرب والاخريان من العشاء ، وكذا جميع ركعات الظهر والعصر، الخ،شامي: ۱/ ۵۳۳، فصل في القـــراءة ، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ،ص: ۲۹۶ ، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

اگر امام کی جگہ کی بلندی ایک ہاتھ کی مقدار سے کم ہے تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور سجدہ نہیں کیا

امام پر سہو سجدہ واجب تھا، اور اس نے سہو سجدہ کیا، اس کے بعد التحیات پڑھنے کی حالت میں کسی نے اقتداء کی، تو یہ اقتداء درست اور صحیح ہے۔ بعد میں اس کے ذمہ سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) (وانفراد الامام على الدكان) للنهي، وقدر الارتفاع بذراع، ولا بأس بما دونه، وقيل ما يقع به الامتياز وهو الاوجه، ذكره الكمال وغيره الدر مع الرد: ۱/۶۴۶، (قوله للنهي) وهو ما اخرجه الحاكم انه صلى الله عليه وسلم نهى ان يقوم الامام فوق ويبقى الناس خلفه، وعللوه بانه تشبه بأهل الكتاب فانهم يتخذون لا مامهم دكانا، بحر، وهذا التعليل يقتضى انها تنزيهية، والحديث يقتضى انها تحريمية، الخ، شامي: ۱/۶۴۶، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولىٰ، ط: سعيد كراچي.

روى الحاكم مرفوعا نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقوم الامام ويبقى الناس خلفه، الخ، طحطاوى على الدر المختار: ۱/۲۷۲، باب ما يفسد الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: دار الطباعة العامر، بولاق مصر.

اذا أم الرجل القوم فلا يقم فى مكان ارفع من مقامهم او نحو ذلك، قال عمار لذلك اتبعتك حين اخذت على يدى، ابو داؤد: ۱/۹۸، باب الامام يقوم مكانا ارفع من مكان القوم، ط: مكتبه رحمانيه لاهور.

ويكره ايضا ان ينفرد الامام عن القوم فى مكان اعلىٰ من مكان القوم اذا لم يكن بعض القوم معه لان فيه التشبه باهل الكتاب على ما تقدم انهم يخصون امامهم بالمكان المرتفع الخ، حلبى كبير، ص: ۳۶۱، كراهية الصلاة، فروع فى الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) (قوله سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده) بيان للاطلاق وشمل ايضا ما اذا سجد الامام واحدة ثم اقتدى به، قال فى البحر: فانه يتابعه فى الاخرىٰ ولا يقضى قضاء الاولىٰ كما لا يقضيهما ولو اقتدى به بعد ما سجدهما، شامى: ۲/۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

وما اذا سجد سجدة واحدة ثم اقتدىٰ به فانه يتابعه فى الاخرىٰ ولا يقضى الاولىٰ كما لا يقضيهما لو اقتدى به بعد ما سجد هما لانه حين دخل فى تحريمة الامام كان النقص قد انجبر بالسجدتين او باحداهما ولا يعقل وجوب جابر من غير نقص، الخ، البحر: ۲/۹۹، باب سجود السهو، (قوله ويسهو امامه لا بسهوه) ط: سعيد كراچى.

امام پہلی رکعت میں بیٹھ گیا

''پہلی رکعت میں امام بیٹھ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امامت کا زیادہ مستحق

۱...... جو آدمی نماز کے مسائل اچھی طرح جانتا ہے، اور نماز میں جس قدر قرأت کرنا مسنون ہے اتنی مقدار اسے یاد ہے، بظاہر متقی اور پرہیز گار ہے فاسق فاجر نہیں، تو یہ شخص سب سے زیادہ امامت کا مستحق ہے۔(۱)

۲...... پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو، یعنی عمدہ آواز سے پڑھتا ہے اور قرأت تجوید کے قواعد کے موافق ہے۔

۳...... پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔

۴...... پھر وہ شخص جس کی عمر سب سے زیادہ ہو۔

۵...... پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو۔

۶...... پھر وہ شخص جس کا لباس زیادہ عمدہ ہو۔

۷...... پھر وہ شخص جس کا سر سب سے زیادہ بڑا ہو۔

۸...... پھر وہ شخص جو مقیم ہو مسافر نہ ہو۔

---

(۱) والاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة و فسادا بشرط اجتنابه الفواحش الظاهرة، وحفظه قدر فرض، وقيل واجب ، وقيل سنة ، الدر المختار، وتحته في الرد: (قوله وقيل سنة) قائله الزيلعي وهو ظاهر المبسوط كما في النهر ، ومشىٰ عليه في الفتح، قال: ط: وهو الاظهر لان هذا التقديم على سبيل الاولوية فالانسب له مراعاة السنة، شامي: ۱/ ۵۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۲۹۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان الاحق بالامامة، ط: قديمي كراچي. هندية: ۱/ ۸۳، باب الامامة، الفصل الثالث في بيان من هو احق بالامامة، ط: رشيديه كوئته. البحر: ۱/ ۳۴۷، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

۹......پھر وہ شخص جو پیدائشی آزاد ہو۔

۱۰......پھر حدث اکبر اور حدث اصغر سے تیمم کرنے والوں میں سے حدث اصغر سے تیمم کرنے والا۔(۱)

۱۱......اگر کسی کے گھر میں جماعت کے ساتھ نماز ہو رہی ہے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے، اس کے بعد وہ شخص جس کو صاحب خانہ امام بنائے۔ ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہے اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہیں تو پھر دوسرے لوگ حقدار ہوں گے۔(۲)

---

(۱) " ثم الاحسن تلاوة و تجويد اللقراء ة ، ثم الاورع اى الاكثر اتقاء للشبهات ... ثم الاسن اى الاقدم اسلاما فيقدم شاب على شيخ اسلم.. ثم الاحسن خلقا ،بالضم الفة ، بالناس ، ثم الاحسن وجها اى اكثر هم تهجدا.. ثم الانظف ثوبا ثم الاكبر راسا والاصغر عضوا ثم المقيم على المسافر ، ثم الحر الاصلى على العتيق ،ثم المتيمم عن حدث على المتيمم ،، وفي الرد : (قوله اى الاقدم اسلاما اقول: بل الظاهر ان المراد بالاسن الاكبر سنا كما هو في بعض روايات الحديث : فاكبرهم سنا . انتهى .الدر مع الشامي: ۱/۵۵۷.۵۵۸. باب الامامة ،ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۳،۸۴، كتاب الصلاة، باب الامامة ،الفصل الثالث ، ط: رشيدية كوئته، مراقي الفلاح مع الطحطاوى ،ص: ۲۹۹، ۳۰۱. فصل في بيان الاحق بالامامة، ط: قديمي ، البحر الرائق: ۱/۳۴۷-۳۴۸. باب الامامة،ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي الدر " واعلم ان صاحب البيت و مثله امام المسجد اولى بالامامة، من غيره مطلقا الا ان يكون معه سلطان او قاضي فيقدم عليه لعموم ولا يتهما ..وفي الرد (قوله مطلقا) اى وان كان غيره من الحاضرين من هو اعلم واقرأ منه ، وفي التاتارخانية، : جماعة اضياف في دار تريد ان يتقدم احدهم ينبغي ان يتقدم المالك ، فان قدم واحدا منهم لعلمه وكبره فهو الفضل، كتاب الصلاة، باب الامامة، : ۱/۵۵۹. ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۸۳، باب الامامة، الفصل الثالث،ط : رشيديه كوئته، وفي المراقي :اذا اجتمع قوم ولم يكن بين الحاضرين صاحب منزل، اجتمعوا فيه، ولا فيهم ذو وظيفة وهو امام المحل ولا ذو سلطان كامير و وال وقاض فالاعلم باحكام الصلاة.. احق بالامامة،، وفي الطحطاوى: قوله: (ولا ذو سلطان) فهو اولىٰ من الجميع حتىٰ من ساكن المنزل وصاحب الوظيفة لان ولايته عامة، كتاب الصلاة، فصل في بيان الاحق بالامامة، ص: ۲۹۹، ط: قديمي كراچي.

۱۲......جس مسجد میں امام مقرر ہے، اس مسجد میں اس کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کو امامت کا استحقاق نہیں، ہاں اگر وہ امام کسی دوسرے آدمی کو امام بنادے تو کوئی مضائقہ نہیں۔(۱)

۱۳......اسلامی حکومت کی عدالت کے جج یا بادشاہ کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کو امامت کا استحقاق نہیں۔(۲)

امام تکبیر کب کہے

امام کے لئے "قد قامت الصلوٰة" کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی اجازت ہے، البتہ اقامت مکمل ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

امامت کی نیت

امامت کی نیت اس طرح کرے کہ میں ان تمام لوگوں کی امامت کر رہا ہوں جو میری اقتداء کریں، اور نیت زبان سے کرنا ضروری نہیں، دل میں یہ ارادہ کر لینا کافی ہے۔(۴)

(۱، ۲) ایضا

(۳) وفي الدر (ولها آداب) ... وشروع الامام في الصلاة، مذقيل قد قامت الصلاة، ولو اخر حتى أتمها لا بأس به اجماعا، وهو قول الثاني والثلاثة، وهو اعدل المذاهب كما في شرح المجمع لمصنفه وفي القهستاني معزيا للخلاصة انه الاصح، وفي الرد: (قوله انه الاصح) لان فيه محافظة على فضيلة متابعة المؤذن واعانة له على الشروع مع الامام، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ۱/ ۴۷۹، ط: سعيد، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۲۷۸، ط: قديمي كراچي. البحر: ۱/ ۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۴) " النية ارادة الدخول في الصلاة والشرط ان يعلم بقلبه اى صلاة يصلى ... ولا عبرة للذكر باللسان فان فعله لتجتمع عزيمة قلبه فهو حسن، هندية: ۱/ ۶۵، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الرابع في النية، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق، ۱/ ۲۷۶، ۲۷۷، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

والامام ينوى صلاته فقط ولا يشترط لصحة الاقتداء نية امامة المقتدى بل لنيل الثواب عنه اقتداء احدبه قبله كما بحثه في الاشباه، الدر المختار مع الشامي: ۱/ ۴۲۴، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

امامت کے لئے نسب

☆......امامت کے لئے نسب کا لحاظ کرنا ضروری نہیں ،افضلیت کا لحاظ ہے نمازیوں میں جو افضل ہو وہ امامت کا حقدار ہے،تا کہ نماز صحیح اور کامل طور پر ادا ہو اور ثواب پورا پورا ملے اور نمازی زیادہ سے زیادہ نماز میں شریک ہوں، منتشر نہ ہوں،اور جماعت میں کمی نہ آئے۔(۱)

☆......اگر کسی کمتر قوم کا آدمی علم اور تقویٰ میں سب سے بڑھا ہوا ہے اور اس وجہ سے لوگ اس کا ادب اور احترام کرتے ہیں تو اس کی اقتداء میں نماز بلا کراہت درست ہے،البتہ اگر اس کے افعال ایسے ہیں کہ جن کی بناء پر وہ لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل اور گرا ہوا ہے،تو اس کو امام بنانا مکروہ ہے کیونکہ لوگ اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کو پسند نہیں کریں گے اور جماعت میں کمی آئے گی۔(۲)

امامت مکروہ ہے

نمازیوں کی اکثریت کی رضامندی کے بغیر امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر

---

(۱) والاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة و فساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، وحفظه قدر فرض وقيل واجب ، وقيل سنة...... ثم الاشرف نسبا ...... الخ، الدر مع الرد: ۱/۵۵۷-۵۵۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. فكل من كان اكمل فهو افضل لان المقصود كثـــــرة الجماعة ورغبة الناس فيه اكثر ، هندية: ۱/۸۳، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)(قوله و كره امامة العبد والاعرابي والفاسق والمبتدع والاعمىٰ وولد الزنا) ...... واما الكراهة فمبنية على قلة رغبة الناس في الاقتداء بهؤلاء فيؤدى الى تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيراً للاجر ...... وينبغي ان يكون كذلك في العبد وولدالزنا اذا كان افضل القوم فلا كراهة اذا لم يكونا محتقرين بين الناس لعدم العلة للكراهة، البحر الرائق: ۱/۳۴۸-۳۴۹ ،كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، طحطاوى على المراقي،ص: ۲۰۲، فصل في بيان الاحق للامامة، ط: قديمي كراچي.

وہ شخص سب سے زیادہ امامت کا استحقاق رکھتا ہے یعنی اس آدمی میں امامت کے جتنے اوصاف ہیں کسی اور آدمی میں نہیں تو اس صورت میں ایسے آدمی کی امامت مکروہ نہیں۔(۱)

امام تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

''تیسری رکعت میں امام بیٹھ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام تیسرے سجدے میں چلا گیا

اگر امام بھولے سے تیسرے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اس کی اتباع نہ کریں(۲) البتہ امام پر سہو سجدہ واجب ہوگا، اور امام جب سہو سجدہ کرے گا تو مقتدیوں کے لئے بھی امام

---

(۱) فان اختلفوا اعتبر اکثر هم ، ولو قدموا غیر الاولیٰ أساؤا بلا اثم .... ولو ام قوما وهم له کارهو ن، ان الکراهة لفساد فیه او لا نهم احق بالامامة، منه کره له ذلک تحریما لحدیث ابی داؤد: لا یقبل الله صـــلاة من تقدم قوما وهم له کارهون، وان هو احق لا والکراهة علیهم ،الدر المختار: ۱/۵۵۸ـ ۵۵۹، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۴۸، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۸۶ـ۸۷، کتاب الصلاة،الباب الخامس فی الامامة، ط: رشیدیه کوئٹه، وفی الحدیث عند ابی داود فی کتاب الصلاة، باب الرجل یؤم القوم وهم له کارهون: ۱/۹۵، ط: حقانیه ملتان.

وان کان هو احق بالامامة منهم و لا فساد فیه ، ومع هذا یکرهونه لا یکره له التقدم لان الجاهل والفاسق یکره العالم والصالح ، امداد الفتاح شرح مراقی الفلاح، ص: ۳۴۱، فصل فی بیان الاحق بالامامة ، وترتیب الصفوف ، ط: صدیقی پبلیشرز کراچی. طحطاوی عل المراقی، ص: ۳۰۱، فصل فی بیان الاحق بالامامة، ط:قدیمی کراچی.وص: ۲۴۳،ط:مصطفیٰ البابی مصر.

(۲) " اربعة اشیاء اذا فعلها الامام لا یتابعه القوم ،لو زاد سجدة او زاد علی اقوال الصحابة فی تکبیرات العیدین .. الخ، حلبی کبیر، ص:۳۵۴، فصل فی الامامة، ط: نعمانیه کوئٹه، هندیه: ۱/۹۰. کتاب الصـــلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل السادس ، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۷۰ باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام. ط: سعید کراچی.

کی اتباع کرتے ہوئے سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

امام دعا کب کرے

امام جس وقت فرض نماز سے فارغ ہو تو مقتدیوں کے ساتھ مل کر سب اکٹھے ایک ساتھ دعا مانگیں، پھر سنت اور نفل پڑھ کر دوبارہ اجتماعی دعا نہ کریں بلکہ انفرادی طور پر دعا کریں یا اپنے اپنے کاروبار میں چلے جائیں۔(۲)

واضح رہے کہ سنت اور نفل کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر اجتماعی دعا کرنا قرآن وسنت سے ثابت نہیں، اس لئے امام یا مقتدی کو دوسری یا تیسری بار دعا کے لئے روکنا جائز نہیں۔(۳)

امام رکوع میں ہے

''بعد میں آنے والا رکوع میں کس طرح جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)" ولا يجب السجود الا بترك واجب او تأخيره او تأخير ركن او تقديمه او تكراره "...... "سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود" هندية: ۱/۱۲۶، ۱۲۸، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، رد المحتار ،باب سجود السهو، ۲/۸۰،۸۲، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/۹۲، ۹۹، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(۲،۳) " ويغتنم الدعاء بعد المكتوبة ،وقبل السنة على ماروى عن البقالي من انه قال: الافضل ان يشتغل بالدعاء ثم بالسنة،..... وهو المشهور، المعمول به في زماننا كما لا يخفىٰ فانه مستجاب بالحديث. الكوكب الدرى ، ابواب الدعوات، (قال ربكم ادعونى)ص: ۲۹۱، ط: المكتبة اليحيوية، سهارنپور.

" ورحم الله طائفة من المبتدعة في بعض اقطار الهند حيث واظبوا على ان الامام ومن معه يقومون بعد المكتوبة بعد قراء تهم : اللّٰهم انت السلام ومنك السلام الخ ،" ثم اذا فرغوا من فعل السنن والنوافل يدعوا الامام عقب الفاتحة جهرا بدعاء مرة ثانية ، والمقتدون يؤمنون على ذلك ، وقد جرى العمل منهم بذلك على سبيل الالتزام والدوام حتىٰ ان بعض العوام اعتقدوا ان الدعاء بعد السنن والنوافل باجتماع الامام والمامومين ضروري واجب...ومن لم يرض بذلك يعزلونه عن الامامة ويطعنونه ، ولا يصلون خلف من لا يصنع بمثل صنيعهم وايم اللّٰه ! ان هذا امر محدث في الدين،" اعلاء السنن ، كتاب الصلاة، باب الانحراف بعد السلام وكيفيته وسنية الدعاء والذكر بعد الصلاة، ۳/۱۶۷، ط: ادارة القرآن كراچی.

امام رکوع میں ہے تو آنے والا کیا کرے

اگر امام رکوع میں ہے تو اس وقت آنے والے آدمی کو چاہیئے کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر اگر موقعہ ہے تو تھوڑی دیر کے لئے ہاتھ باندھ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر موقعہ نہیں تو تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے یہ مسنون طریقہ ہے، (۱) لیکن اگر صرف تکبیر تحریمہ کہہ کر دوسری تکبیر کہے بغیر رکوع میں چلا گیا، اور امام کے ساتھ شریک ہو گیا، تو وہ رکعت اس کو مل گئی، اور نماز بھی صحیح ہو جائے گی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

امام سلام پھیرتے وقت

☆......امام سلام پھیرتے وقت ''السلام علیکم و رحمة الله'' بلند آواز سے کہے۔ (۳)

☆......اور دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی نسبت سے پست اور آہستہ ہو۔ (۴)

---

(۱) "ادرک امامه راکعا یحرم قائما و کبر یأتی بالثناء وتکبیرات العید قائما ان غلب علی ظنه انه یدرک الامام فی الرکوع وان خشی ان یفوته الرکوع یرکع ولا یأتی بالتکبیرات و کبر فی رکوعه" هندية: ۱/۱۲۰، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی ادراک الفریضة. ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) " ومدرک الامام فی الرکوع لا یحتاج الی تکبیرتین خلافا لبعضهم ولو نوی بتلک التکبیرة الواحـــدة الرکوع لا الافتتاح جاز ولغت نیته،" فتح القدیر : ۱/۴۲۰، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضه، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، البحر الرائق : ۲/۷۶، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/۱۲۰، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳،۴) والسنة للامام فی السلام ان یکون التسلیمة الثانیة اخفض ای اسفل من التسلیمة الاولیٰ من حیث الصوت وهذا ابناء علی ان السنة فی حقه الجهر فی اذکار الانتقالات جمیعها لاجل الاعلام بانتقاله من حال الی حال فکذا یسن له الجهر بالتسلیم الا ان التسلیمة الاولیٰ للانتقال فلا بد من تمام الجهر بها کسائر اذکار الانتقالات بخلاف الثانیة فانها للتسویة، حلبی کبیر، ص: ۲۹۵-۲۹۶، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة ط: نعمانیة کوئٹه. هندية: ۱/۷۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها و کیفیاتها ، ط: رشیدیه کوئٹه. رد المحتار: ۱/۵۲۶، کتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق ،کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة : ۱/۳۳۲، ط: سعید کراچی.

☆......امام سلام پھیرتے وقت اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرے، خواہ مرد ہو یا عورت یا لڑکے یا مخنث اور ''کراماً کاتبین'' وغیرہ فرشتوں کی بھی نیت کرے۔(۱)

امام سلام کے بعد کس طرف منہ کر کے بیٹھے

☆......جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر، عصر ان میں امام کو اختیار ہے، خواہ دائیں طرف (۲) منہ کر کے بیٹھے یا بائیں طرف، حدیث شریف سے دونوں صورتیں ثابت ہیں، (۳) البتہ امام جہت بدلتا رہے، کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف منہ

---

(۱) وفي الدر المختار : (وينوى) الامام بخطابه (السلام على من في يمينه و يساره) ممن معه في صلاته ، ولو جنا او نساء اما سلام التشهد فيَعم لعدم الخطاب (والحفظة فيهما)بلانية عدد وفي الرد : لو حضر خناثىٰ او صبيان نواهم ايضا، حلية و بحر، الدر مع الرد ، كتاب الصلاة، آداب الصلاة: ۱/ ۵۲۶ ـ ۵۲۷، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ، باب صفة الصلاة ،فصل واذا اراد الدخول في الصلاة : ۱/ ۳۳۳، ط: سعيد كراچي. وفي مراقي الفلاح: ويسن نية الامام الرجال والنساء والصبيان والخناثىٰ والملائكة، الحفظة، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها ، ص: ۲۷۴، ط: قديمي كراچي.

(۲)" ان الامام مخير بعد الفراغ من التطوع او المكتوبة اذ الم يكن بعدها تطوع ان شاء انحرف عن يمينه وان شاء عن يساره وان شاء ذهب الى حوائجه وان شاء استقبل الناس بوجهه ، حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في صفة الاذكار، ص: ۳۱۴، ط: قديمي كراچي. وص: ۲۵۴ . ط:مصطفىٰ البابي مصر، البحر الرائق ،باب صفة الصلاة،فصل واذا اراد الدخول في الصلاة: ۱/ ۳۳۵، ط: سعيد كراچي. رد المحتار: ۱/ ۵۳۱، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط:سعيد كراچي.البحر الرائق: ۱/ ۳۳۵،كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة،فصل واذ أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية الآتية.

کر کے بیٹھے تا کہ عوام کسی ایک جہت کو لازم اور ضروری نہ سمجھیں۔(۱)

☆......اور امام دائیں یا بائیں جانب منہ کر کے بیٹھ کر اس میں تسبیح فاطمی پڑھے(۲) اور ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھے کہ جن لوگوں کی رکعت رہ گئی وہ اپنی نماز کو کس انداز سے ادا کر رہے ہیں، اگر مسنون طریقہ سے ادا کر رہے ہیں تو بہتر، ورنہ ان لوگوں کی نمازوں کی اصلاح کرے، اور یہ بھی دیکھے کہ محلّہ کے کون سے آدمی جماعت کی نماز میں حاضر نہیں، اور حاضر نہ ہونے کا سبب کیا ہے؟ کیونکہ امام محلّہ کا سربراہ اور ذمہ دار بھی ہوتا ہے، اس طرح عمل کرنے سے لوگوں میں امام کی محبت پیدا ہوگی اور جماعت میں

---

(۱) عن عبد اللّٰه قال: " لا يجعلن احدكم للشيطان من نفسه جزأ لا يرىٰ الا ان حقا عليه ان لا ينصرف الا عن يمينه ،اكثر ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن شماله ، وعن السدى قال: سألت انسا كيف انصرف اذا صليت عن يميني او عن يساري؟قال:اما انا فاكثر ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصرف عن يمينه"الصحيح لمسلم: ۱/ ۲۴۷ كتاب صلاة المسافرين، باب جواز الانصرف من الصلاة عن اليمين والشمال، ط: قديمي كراچي. قال النووى : وجه الجمع بينهما ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يفعل تارة هذا ،وتارة هذا فاخبر كل واحد بما اعتقد انه الاكثر فيما يعلمه فدل على جوازهما ولا كراهة في واحد منهما الخ. الصحيح لمسلم مع شرحه للنووى: ۱/ ۲۴۷،كتاب صلاة المسافرين، باب جواز الانصراف من الصلاة عن اليمين والشمال ط: قديمي كراچي. طحطاوى على المراقي ،ص: ۲۵۴، فصل في صفة الاذكار ، ط: مصطفى البابى الحلبى مصر.

(۲) " وفى نور الايضاح : " ويستحب للامام بعد سلامه .. وان يستقبل بعده الناس.. ويسبحون اللّٰه ثلاثا وثلاثين ويحمد ونه كذلك ويكبر ونه كذلك ثم يقولون: " لااله الا الله وحده لا شريک له له الملک وله الحمد ، وهو على كل شئ قدير ،" وتحته فى امداد الفتاح: (و) يستحب (ان يستقبل بعده) اى : بعد التطوع ان كان ، وكذا اذ الم يكن تطوع بعد الفرض يستقبل الناس بوجهه ان شاء .. وان شاء الامام انحرف عن يساره.. وان شاء انحرف عن يمينه الخ. كتاب الصلاة، مطلب فيما يستحب للامام بعد سلامه،ص: ۳۵۴،۳۵۵، ط: صديقى پبلشرز كراچي، طحطاوى على مراقي الفلاح،ص: ۲۵۵، ط: مصطفىٰ البابى الحلبى مصر.

حاضر رہیں گے۔(۱)

امام سہو سجدہ کرنا بھول گیا

''سجدہ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام سے پہلے رکن ادا کرنا

☆......اگر مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرلے اور امام اس کو اس رکن میں کرتے ہوئے نہ پائے تو مقتدی کی نماز درست نہیں ہوگی، مثلاً امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی رکوع میں چلا گیا اور امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی نے سر اٹھالیا، پھر اس رکوع کو اس نے دوبارہ نہ امام کے ساتھ ادا کیا، اور نہ اس کے بعد، اور امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو اس صورت میں مقتدی کی نماز نہیں ہوگی، اس پر ضروری ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۲)

☆......امام ابھی تک پہلے سجدہ میں ہے اور مقتدی نے دو سجدے کر لئے، تو اس کا دوسرا سجدہ معتبر نہ ہوگا، اس پر دوسرے کا اعادہ واجب ہے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

(۱)ومن حكمة مشروعيتها قيام نظام الالفة بين المصلين و التعلم من العالم ،طحطاوى على مراقى الفلاح. ص: ۲۳۲، باب الامامة ط: مصطفىٰ البابى مصر، لان الامام هو المتبع، شامى: ۱/ ۵۴۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

والحكمة فى استقبال المأمومين ان يعلمهم ما كانوا يحتاجون اليه، عمدة القارى: ۵/ ۲۰۸، باب يستقبل الامام الناس اذا سلم ، ط: مصطفىٰ البابى مصر ،...... عن ابيه قال شهدت مع النبى صلى الله عليه وسلم حجته، فصليت معه صلاة الصبح فى مسجد الخيف، فلما قضى صلواته انحرف فاذاً هو برجلين فى اخرىٰ القوم لم يصليه معه، فقال: علىّ بهما ترعد فرائصهما ، فقال : ما منعكما ان تصلى معنا؟ فقال: يا رسول الله! انا كنا قد صلينا فى رحالنا ، قال: فلا تفعلا اذا صليتما فى رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم، فانها لكما نافلة، ترمذى: ۱/ ۵۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء فى الجماعة فى مسجد قد صلىٰ فيه مرة ، ط: سعيد كراچى.

(۲) فلو لم يركع اصلا او ركع ورفع قبل ان يركع امامه ولم يعده معه او بعده بطلت صلاته، رد المحتار، كتاب الصلاة، مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام: ۱/ ۴۷۱، ط: سعيد كراچى. وفيه ايضا ،كتاب الصلاة،مطلب فى اطالة الركوع للجائى: ۱/ ۴۹۵،۴۹۶، ط: سعيد كراچى.

(۳)تخریج ''عنوان امام سے رکوع یا سجدہ میں سبقت کرنا'' اور'' امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنا'' کے تحت دیکھیں۔

امام سے پہلے سلام پھیرنا

اگر کسی مقتدی نے امام سے پہلے سلام پھیر دیا، اس کے بعد امام نے سلام پھیرا تو مقتدی کی نماز ہوگئی، مگر مقتدی کے لئے ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور نماز کا اعادہ واجب نہیں، البتہ سہواً یا عذر یا وضو ٹوٹ جانے کا خوف یا کسی سخت مجبوری کی وجہ سے سلام پھیر دیا تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

امام سے پہلے کسی رکن کا ادا کرنا

☆......اگر جماعت کی نماز میں مقتدی نے امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرلیا، مثلاً امام سے پہلے رکوع میں جاکر امام کے اٹھنے سے پہلے اٹھ گیا، پھر امام کے ساتھ یا اس کے بعد اس رکن کو دوبارہ ادا نہیں کیا، اور امام کے ساتھ سلام بھی نہیں پھیرا، تو اس مقتدی کی نماز باطل ہوجائے گی، خواہ اس رکن کو پہلے ادا کرنا قصداً اور ارادہ سے ہو یا بھولے سے، دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہوجائے گی۔(۲)

☆......اور اگر مقتدی نے اسی رکن کو امام کے ساتھ یا اس کے بعد دوبارہ ادا کیا، اور امام کے ساتھ سلام بھی پھیرا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) (قوله ولو اتمه قبل امامه جاز و كره) اى لو اتم المؤتم التشهد، بان اسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتئ بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز: اى صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان لان الامام وان لم يكن اتم التشهد لكنه قعد قدره، لان المفروض من القعدة قدر أسرع ما يكون من قراءة التشهد وقد حصل، وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلاعذر، فلو به كخوف حدث او خروج وقت جمعة او مرور مار بين يديه فلا كراهة." ردالمحتار: ۱/۵۲۵. كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۲۷۶، كتاب الصلاة، فصل فى بيان سننها، ط: قديمى كراچى.

(۲) "... نعم تكون المتابعة فرضا، بمعنى ان يأتي بالفرض مع امامه او بعده، كما لو ركع امامه فركع معه مقارنا او معاقبا وشاركه فيه او بعد ما رفع منه، فلو لم يركع اصلا او ركع ورفع قبل ان يركع امامه ولم يعده معه او بعده بطلت صلاته، رد المحتار: ۱/۴۷۱، كتاب الصلاة، باب الامامة. مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.

(۳) ايضا.

امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنا

اگر مقتدی اپنے امام سے پہلے کوئی رکن ادا کر کے فارغ ہوگیا، مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع کر کے کھڑا ہوگیا اس کے بعد امام رکوع میں گیا، اور مقتدی نے دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں شرکت نہیں کی تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگئی، مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

امام سے پہلے کوئی فعل کرنا

مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانا، اور اٹھنا مکروہ تحریمی ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

---

(۱) "امام سے پہلے رکن ادا کرنا" عنوان کی تخریج ۳ کو دیکھیں۔

(۲) ویکره للمأموم ان یسبق الامام بالرکوع أو السجود وان یرفع رأسه فیهما قبل الامام هندیة، کتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثانی: ۱/۱۰۷. ط: رشیدیه کوئٹه. وفی الدر المختار: "واعلم انه مما یبتنی علی لزوم المتابعة فی الارکان انه لو رفع الامام راسه من الرکوع او السجود قبل ان یتم المأموم والتسبیحات الثلاث وجب متابعته وکذا عکسه فیعود." وفی الرد: (قوله وکذا عکسه) وهو ان یرفع المأموم راسه من الرکوع او السجود قبل ان یتم الامام التسبیحات.

(قوله فیعود) ای المقتدی لوجوب متابعته لامامه فی اکمال الرکوع وکراهة مسابقته له، فلو لم یعد ارتکب کراهة التحریم، شامی: ۱/۴۹۵، ۴۹۴، کتاب الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. وفی الرد ایضا: "الخامس: ان یأتی بهما قبله ویدرکه الامام فیهما، وهو جائز لکنه مکروه" شامی: ۱/۵۹۵. کتاب الصلاة، مطلب فیما لو اتی بالرکوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح، فصل فی بیان واجب الصلاة، ص: ۲۵۵ و ۲۷۲، ط: قدیمی کراچی.

امام سے رکوع یا سجدہ میں سبقت کرنا

☆......مقتدی کے لئے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ وغیرہ میں جانا مکروہ ہے، اس لئے امام کے بعد رکوع سجدہ میں جائیں امام سے پہلے نہیں۔(۱)

☆......اگر مقتدی نے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ وغیرہ کر لیا اور امام نے اب تک رکوع یا سجدہ نہیں کیا، اور اس مقتدی نے امام کے ساتھ دوبارہ رکوع یا سجدہ نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

امام سے ناراضگی

اگر امام کا کوئی قصور نہیں تو نمازیوں کی ناراضگی کا اثر نماز میں کچھ نہیں ہوگا، امام کی نماز بلاکراہت درست ہو جائے گی، اور ناراضگی کی وجہ سے نمازی حضرات گنہگار ہوں گے۔

اور اگر امام قصوروار ہے، اور اس وجہ سے نمازی حضرات ناخوش ہیں تو اس کی امامت مکروہ ہے۔(۳)

امام صف سیدھی کرائے

جماعت کی نماز شروع کرنے سے پہلے امام صفیں سیدھی کرائے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے کھڑے ہونے سے منع کرے، سب کو برابر اور مل مل کے کھڑے ہونے کا حکم دے، اور یہ اعلان کرے کہ ''صفیں سیدھی فرمالیں اور مل مل کے کھڑے ہو جائیں اور درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں''(۴) البتہ مخنثوں کی صف میں ہر دو مخنث کے درمیان ایک

(۱، ۲) انظر الی الحاشية السابقة.

(۳) تخریج عنوان ''امامت مکروہ ہے'' کے تحت دیکھیں۔

(۴) " وفي الدر :(ويصف اى يصفهم الامام بأن يأمرهم الامام بذلك ، قال الشمني : وينبغي ان يامرهم بان يتراصوا ويسدو الخلل ويسووا مناكبهم ، كتاب الصلاة، باب الامامة: ۱/۵٦۸، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۵۳، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. امداد الفتاح، شرح مراقي الفلاح، كتاب الصلاة ، فصل في بيان الاحق بالامامة وترتيب الصفوف ،ص:۳۴۷، ط: صديقي

آدمی کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ چھوڑ دینی چاہیئے، کیونکہ ہر مخنث میں مرد اور عورت دونوں کا احتمال ہے، لہذا مل کر کھڑے ہونے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

امام فوت ہو گیا

''فوت ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام قعدۂ اخیرہ کے بعد اٹھ گیا

اگر امام قعدۂ اخیرہ کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا، تو مقتدی امام کی اتباع نہ کریں بلکہ بیٹھ کر لقمہ دے کر اس کے لوٹنے کا انتظار کریں، اگر پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے واپس بیٹھ گیا تو اس کے ساتھ سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیں، ورنہ مقتدی خود ہی سلام پھیر کر نماز ختم کر دیں۔(۲)

امام قعدۂ اخیرہ کے بعد کھڑا ہو گیا، مسبوق نے اس کا اتباع کیا

اگر امام آخری قعدہ کے بعد بھول سے کھڑا ہو گیا، اس کے ساتھ مسبوق بھی کھڑا ہو گیا، تو مسبوق کی نماز فاسد ہو گئی، اس پر لازم تھا کہ بیٹھا رہتا اور امام کے لوٹنے کا انتظار

= پبلیشرز کراچی.

(۱) اطلقوا فی اصطفاف الخنائیٰ ولم یشترطها عدم المحاذاة ...... وهو مستلزم فساد صلاته بمحاذاة مثله وبتأخره خلف مثله لاحتمال انوثة المتقدم والمحاذی .... فیشترط ان یکون الخنائیٰ صفا واحداً بین کل اثنین فرجة، او حائل لیمنع المحاذاة، امداد الفتاح، کتاب الصلاة، فصل فی بیان الاحق بالامامة و ترتیب الصفوف، ص: ۳۴۹، ط: صدیقی پبلشرز کراچی، رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، کتاب الصلاة باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) (اربعة اشیاء اذا فعلها الامام لا یتابعه القوم)...... اوقام الی الخامسة ساهیا فانه لا یتابع فی ذلک، ثم فی القیام الی الخامسة ان کان قعد علی الرابعة ینتظر المقتدی قاعدا فان عاد سلم من غیر اعادة التشهد وسلم المقتدی معه وان قید الخامسة بالسجدة سلم المقتدی وحده، حلبی کبیر، ص: ۴۵۴، فصل فی الامامة، الثامن فیما یتابع المقتدی فیه الامام وما لا یتابعه فیه، ط: نعمانیه، رد المحتار: ۲/ ۱۲، باب الوتر والنوافل. ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۹۰. الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیة کوئٹه.

کرتا، اور امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا۔(۱)

امام قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر اٹھ گیا

اگر امام نے بھول کر قعدۂ اولیٰ چھوڑ دیا، اور سیدھا کھڑا ہو گیا، تو مقتدیوں پر بھی امام کی اتباع کرتے ہوئے تشہد چھوڑ کر کھڑا ہونا لازم ہوگا۔(۲)

امام کا اقامت کہنا

بہتر یہ ہے کہ اذان اور اقامت ایک ہی شخص کہے، اور امامت کوئی دوسرا شخص کرائے، لیکن ضرورت کے وقت امام کے لئے اقامت کہنا صحیح ہے، مثلاً حاضرین میں سے کسی کو اقامت کہنا نہیں آتی تو امام اقامت کہہ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) في الدر المختار: ولو قام امامه لخامسة فتابعه، ان بعد القعود تفسد والا لا حتىٰ يقيد الخامسة بسجدة. وتحته في الرد: (قوله ان بعد القعود) اى قعود الامام القعدة الاخيرة، (قوله تفسد) اى صلاة المسبوق لانه اقتداء في موضع الانفراد، ولان اقتداء المسبوق بغيره مفسد كما مر (قوله والا) اى وان لم يقعد وتابعه المسبوق لا تفسد صلاته، شامي: ۱/۵۹۹. كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في احكام المسبوق والمدرك واللاحق. ط: سعيد كراچي.

(۲) "خمسة اشياء اذا ترك الامام ترك المقتدى ايضاوتابع تكبيرات العيدين والقعدة الاولىٰ. الخ.، هندية: ۱/۹۰، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل السادس فيما يتابع الامام وما لا يتابعه. ط: رشيدية كوئٹه. وفي الرد: " تجب متابعته للامام في الواجبات فعلا، وكذا تركا ان لزم من فعله مخالفته الامام في الفعل كتركه القنوت او تكبيرات العيد او القعدة الاولىٰ او سجود السهو او التسلاوة فيتركه المؤتم ايضاً، شامي: ۱/۴۷۰، كتاب الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام. ط: سعيد كراچي.

(۳) وان لم يكن لمسجد منزله مؤذن فانه يؤذن ويصلي وان كان هناك واحد فانه كان لايحضر احد كيف يصنع المؤذن ؟ قال: يؤذن ويقيم ويصلي وحده. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۲۲۸. كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في المسجد وما يتصل به، ط: امجد اكيڈمي لاهور.

امام کا اوپر کی منزل میں کھڑا ہونا

اگر ایک مسجد میں ایک سے زائد منزل ہیں، اور امام بیچ کی منزل میں کھڑا ہوتا ہے اور نیچے اور اوپر کی منزل میں مقتدی اقتداء کر کے نماز پڑھتے ہیں، تو اقتداء تو صحیح ہو جائے گی مگر امام کو نچلی منزل میں کھڑا ہونا چاہئے، بلا ضرورت بالائی منزل یا درمیانی منزل پر کھڑا ہونا مناسب نہیں کیونکہ یہ مسجد کی اصل وضع اور امامت کے متوارث تعامل کے خلاف ہے۔(۱)

امام کا فر تھا

اگر کوئی شخص ایک عرصہ سے امامت کرتا رہا، اب قرائن سے معلوم ہوا کہ وہ کافر ہے، مگر وہ خود کافر ہونے کا اقرار نہیں کرتا بلکہ خود اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، مگر لوگوں کو اس کی بات پر اعتماد نہیں، بلکہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ خود اپنے آپ کو نفاق کی وجہ سے مسلمان ظاہر کرتا ہے، تو ایسی صورت میں اس کی اقتداء میں جو نمازیں ادا کی گئی ہیں ان کا اعادہ کرنا فرض ہوگا۔(۲)

---

(۱)وانفراد الامام على الدكان للنهي ، وقدر الارتفاع بذراع ،ولا بأس بما دونه، وقيل ما يقع به الامتياز وهو الأوجه، ذكره الكمال وغيره، (قوله للنهي) وهو ما اخرجه الحاكم " انه صلى الله عليه وسلم نهى ان يقوم الامام فوق ويبقى القوم خلفه وعللوه بانه تشبه باهل الكتاب ،فانهم يتخذون لامامهم دكانا. الدر مع الرد : ۱/ ۶۴۶. كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۸ ،كتاب الصلاة،الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره ،ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۲۶. باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) في الدر المختار : واذ اظهر حدث امامه وكذا كل مفسد في رأي مقتد بطلت فيلزم إعادتها لتضمنهاصلاة المؤتم صحة وفساداً .وفي الرد: (قوله وإذا ظهر حدث امامه) أي بشهادة الشهود انه أحدث وصلىٰ قبل أن يتوضا. (قوله وكذا كل مفسد في رأي مقتد) اشار إلى ان الحدث ليس بقيد ، فلو قال المصنف كما في النهر : ولو ظهر أن بإمامه ما يمنع صحة الصلاة لكان أولىٰ ، ليشمل ما لو أخل بشرط أو ركن ، وإلى أن العبرة برأي المقتدي حتىٰ لو علم من إمامه مايعتقد

امام کا وسط محراب سے ہٹ کر کھڑا ہونا

محراب سے مقصود یہ کہ امام صف کے ٹھیک بیچ میں کھڑا ہو، اور یہ سنت ہے، اگر محراب صحیح طور پر صف کے درمیان میں ہے تو محراب کے عین درمیان کو چھوڑ کر دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے، ہاں اگر کوئی عذر ہے تو معاف ہے۔(۱)

امام کو جس حالت میں پائے شریک ہو جائے

اگر کوئی شخص جماعت کے دوران مسجد میں آئے تو امام جس حالت میں بھی ہو اسی میں شامل ہو جائے، بلا وجہ تاخیر کرنا گناہ ہے، امام سجدہ میں ہے تو سجدہ میں جلسہ میں ہے تو جلسہ میں اور اگر قعدہ میں ہے تو قعدہ میں شریک ہو جائے قیام کا انتظار نہ کرے۔(۲)

= أنه مانع والإمام خلافه أعاد.....(قوله بطلت اى تبين انها لم تنعقد ان كان الحدث سابقا على تكبيرة الامام او مقارنا لتكبيرة المقتدى او سابقا عليها بعد تكبيرة الامام ..(قوله فيلزم اعادتها) المراد بالاعادة الاتيان بالفرض .رد المحتار : ۱/ ۵۹۱. كتاب الصلاة، باب الامامة ط:سعيد كراچى. النهر الفائق: ۱/ ۲۵۵. باب الامامة، ط: قديمى كراچى.

(۱)" (قوله ويقف وسطا) قال في المعراج : وفي مبسوط بكر : السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان ، ولو قام في احد جانبي الصف يكره ... يفهم من قوله اوالىٰ سارية كراهة قيام الامام في غير المحراب ، ويؤيده قوله قبله السنة ان يقوم في المحراب ، وكذا قوله في موضع آخر: السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف ، الا ترىٰ ان المحاريب ما نصبت الا وسط المساجد وهي قد عيّنت لمقام الامام ،آه. رد المحتار: ۱/ ۵٦۸. باب الامامة، مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب ،ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۹. كتاب الصلاة،الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) في مراقي الفلاح: ومن حضر وكان الامام في صلاة الفرض اقتدى به ولا يشتغل عنه بالسنة في المسجد ... واذا وجد الامام ساجدا تجب مشاركته فيه فيخر ساجداً وان لم يحسب له من صلاته. وتحته في الطحطاوي : ظاهر عبارته الوجوب وان قصد الركوع ففاته ، ويؤيده حديث ابي داؤد عن ابي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " اذاجئتم الى الصلاة،ونحن سجود فاسجدوا،ولا تعدوه شيئا،ومن ادرك الركوع فقد ادرك الركعة،آه.

امام کی تلاوت اور جدید سائنس

امام جب تلاوت کرتا ہے اور مقتدی دھیان کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ سنتے ہیں تو اس پڑھنے اور سننے کے عمل کے درمیان ایک خاص قسم کی لہریں (Rays) پیدا ہوتی ہیں۔ تو یہ لہریں دونوں کے درمیان انوارات منتقل کرتی ہیں۔ اگر ان میں امام کی برقی قوت (Potential Power) تیز اور زیادہ ہوتی ہے تو وہ مقتدیوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور اگر برقی قوت مقتدیوں کی زیادہ قوی ہوتی ہے تو امام میں منتقل ہوتی ہے۔

ماہر روحانیات لیڈ بیٹر لکھتا ہے کہ "ہر لفظ ایک یونٹ ہے اس سے ایک تیز روشنی نکلتی ہے جو مثبت (Positive) اور منفی (Negative) ہوتی ہے۔ قرآن سے نکلا ہوا لفظ مثبت ہوتا ہے اور مقتدیوں پر جب یہ مثبت اثرات (لہریں) پڑیں گی تو ان کے اندر سے بے شمار امراض ختم ہونگے۔ (بحوالہ "من کی دنیا" ڈاکٹر غلام جیلانی برق)

☆...... خون کے سرخ ذرات تحقیق کے مطابق غیر مرئی (Invisible) اثرات سے لوٹتے رہتے ہیں اور اس کے ٹوٹنے کے عوامل بڑھتے جائیں تو پھر بلڈ کینسر (Blood Cancer) کے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور نماز میں تلاوت کی لہریں اس مرض سے بہت محفوظ رکھتی ہیں الا ماشاء اللہ۔

= وعبارة الشرح يجب على المقتدى اذا فاته الركوع متابعة الامام في السجود ، وان لم يحسب له من الصلاة الخ......... مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی، ص: ۴۵۱ - ۴۵۲، كتاب الصلاة ،باب ادراک الفريضة، ط: قديمي، والحديث اخرجه ابو داود في " الصلاة" باب الرجل يدرک الامام ساجداً كيف يصنع ؟ : ۱/ ۱۳۷ . ط: رحمانيه لاهور، وروى الترمذى فى ابواب السفر، باب ما ذكر في الرجل يدرک الامام ساجداً كيف يصنع : ۱/ ۱۳۰ . ط: قديمي كراچي، : عن علي و معاذ بن جبل قالا : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا اتىٰ احدكم الصلاة والامام على حال فليصنع كما يصنع الامام.

☆......نفسیاتی امراض (Pcshylogical Diseases) فی زمانہ انسان کے لئے وبال جان ہیں اور ان سے بچاؤ صرف اور صرف یہی ہے کہ ایسی لہروں کو اپنے اندر منتقل کیا جائے۔

☆...... حتیٰ کہ ڈیپریشن (Depression)، بے چینی (Anxiety) جیسے امراض اس محفل نماز سے ختم ہو جاتے ہیں اور اگر دھیان خشوع وخضوع زیادہ ہو تو ان امراض کا بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے ورنہ عام نمازی کے لئے یہ مرض کم ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ خودکشی کے رجحانات ذہنی سطح سے کم ہو کر ڈھل جاتے ہیں۔......(سنت نبوی اور جدید سائنس :۱/۵۲)

امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے

اگر امام پر بھول جانے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا ہے، تو مقتدی پر بھی اقتداء کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی

''مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے پیچھے واجب رہ گیا

''واجب رہ گیا امام کے پیچھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے ساتھ رکوع رہ گیا

☆......اگر امام کے پیچھے نماز میں کسی کا رکوع رہ گیا، یعنی امام نے رکوع کر لیا اور کسی مغالطہ کی وجہ سے مقتدی کا رکوع رہ گیا، تو اسے چاہیئے کہ جس وقت یاد آئے فوراً رکوع

---

(۱) " سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود." هندية: ۱/ ۱۲۸ كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۲/ ۸۲. كتاب الصلاة، باب سجود السهو ط: سعيد كراچي. حلبي كبير .ص: ۴۰۱، فصل في سجود السهو، ط: نعمانيه كوئته.

کر کے امام کے ساتھ ہو جائے، اور اس صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر وہ رکوع یاد آتے ہی اس وقت نہیں کیا، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد رکوع کر کے پھر سہو سجدہ خود کرے، اور باقی نماز التحیات، دورد شریف اور دعا پڑھ کر خود سلام پھیر کر مکمل کرے۔(۲)

☆......اور اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہیں کی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

امام کے ساتھ سجدہ رہ گیا

☆......اگر امام کے پیچھے نماز میں کسی کا سجدہ رہ گیا، یعنی امام نے سجدہ کرلیا، اور کسی غلط فہمی یا کسی اور وجہ سے مقتدی نے سجدہ نہیں کیا، تو اسے چاہیئے کہ جس وقت معلوم ہو جائے یا یاد آجائے فوراً سجدہ کر کے امام کے ساتھ ہو جائے اور اس صورت میں سہو سجدہ

(۱، ۲، ۳) " وفي البحر: وحكمه انه يبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم يتابع الامام ان لم يفرغ وهذا واجب لا شرط، حتىٰ لو عكس يصح، فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة، فانه ياتي بالثالثة بلا قراء ة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراء ة ايضاً، فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح واثم ،آه، رد المحتار: ۱/۵۹۵، كتاب الصلاة، باب الامامة ،مطلب في احكام المسبوق والمدرك واللاحق. ط: سعيد كراجي.
وفي الدر: ورعاية الترتيب بين القراء ة والركوع وفيما يتكرر في كل ركعة كالسجدة او في كل الصلاة، كعدد ركعاتها حتىٰ لو نسي سجدة من الاولىٰ قضاها ولو بعد السلام قبل الكلام لكنه يتشهد ثم يسجد للسهو ثم يتشهد ،وفي الرد :(قوله كالسجدة) قال في شرح المنية:حتى لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضي ما فعله قبل قضائها مما هو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود، بل يلزمه سجود السهو، فقط، الدر مع الرد: ۱/۴۶۱، ۴۶۳ كتاب الصلاة، مطلب في واجبات الصلاة، ط: سعيد كراجي.
ومنها رعاية الترتيب في فعل مكرر فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها في آخر الصلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب وليس عليه اعادة ما قبلها، هندية: ۱/۱۲۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر سجدہ کے بارے میں یاد آتے ہی اس وقت سجدہ نہیں کیا، تو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ کرکے سہو سجدہ خود کرے، پھر التحیات، دورد شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے۔(۲)

☆......اور اگر دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہیں کی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا

ضرورت کے بغیر صرف امام کا کسی بلند مقام پر کھڑا ہونا جس کی بلندی ایک گز سے کم نہ ہو مکروہ تنزیہی ہے،(۴) اگر امام کے ساتھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔(۵)

(۱،۲،۳) ایضا.

(۴) (وانفراد الامام علی الدکان) للنهي، وقدر الارتفاع بذراع، ولا باس بما دونه، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۴۲، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها مطلب إذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنة أولیٰ، ط: سعید کراچی.

(۵) ویکره ایضا (ان ینفرد) الامام عن القوم (في مکان اعلیٰ من مکان القوم اذا لم یکن بعض القوم معه) لان فیه التشبه باهل الکتاب علی ما تقدم انهم یخصون امامهم بالمکان المرتفع ولذا اذا کان بعض القوم مع الامام لا یکره لزوال التشبه بزوال التخصیص، حلبی کبیر، ص: ۳۶۱، فروع في الخلاصة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۰۵، کتاب الصلاة، الفصل الثاني فیما یکره في الصلاة، وما لا یکره، ط: ماجدیه کوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۶. فصل واما بیان ما یستحب فیها وما یکره، ط: سعید کراچی.
شامي: ۱/ ۶۴۷، باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی.

امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں امام کا ''سترہ'' مقتدیوں کے لئے کافی ہے، ہر مقتدی کے لئے الگ لگ ''سترہ'' کی ضرورت نہیں یعنی اگر جماعت کی نماز کے دوران امام کے آگے ''سترہ'' ہے تو مقتدیوں کے آگے سے گذرنے میں گناہ نہیں ہوگا۔لیکن سترہ اور امام کی درمیانی جگہ سے گذرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

امام کا صف کے درمیان کھڑا ہونا

امام کے لئے جماعت کی نماز پڑھانے کے دوران مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ امام کو مقتدیوں کی صف سے آگے کھڑا ہونا چاہیئے۔(۲)

---

(۱) ان سترة الامام تجزی عن اصحابه كما هو ظاهر الاحاديث الثابتة في الصحيحين من الاقتصار على سترته صلى الله عليه وسلم وقد اختلف العلماء في ان سترة الامام هل هي بنفسها سترة للقوم وله او هي سترة له خاصة وهو سترة لمن خلفه فظاهر كلام ائمتنا الاول ولهذا قال في الهداية، وسترة الامام سترة للقوم ، البحر الرائق ،باب ما يفسد الصلاة، و ما يكره فيها: ۱۸/۲ . ط: سعيد كراچی. فتح القدير : ۳۵۵/۱، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير ،شرط الثاني القيام ،ص: ۳۲۹، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وكفت سترة الامام للكل (قوله للكل)ای للمقتدين به كلهم ، وعليه فلو مر مار في قبلة الصف في المسجد الصغير لم يكره اذا كا ن للامام سترة ، شامي: ۶۳۸/۱ . باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،ط: سعيد كراچی.

(۲)ولو توسط اثنين كره تنزيها وتحريما لو اكثر ،الدر المختار ،وفي الشامية (قوله كره تنزيها) وفي رواية لا يكره ،والاولىٰ اصح كما في الامداد ،(قوله وتحريما لو اكثر) افاد ان تقدم الامام امام الصف واجب كما افاده في الهداية والفتح،شامي: ۵۶۸/۱ ،مطلب هل الاساءة دون الكرهة، ط: سعيد كراچی. بدائع : ۱۵۸/۱ ، كتاب الصلاة، فصل واما بيان مقام الامام ،ط:سعيد كراچی. حلبي كبير،ص: ۵۲۱، فصل من لا يصح به الاقتداء به ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

امام کا کسی کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا

امام کے لئے نماز میں شامل ہونے کے لئے آنے والے لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے قرأت کو لمبا کرنا مکروہ ہے، اگر امام آنے والے کو جانتا ہے اس لئے قرأت کو لمبی کرتا ہے تو مکروہ تحریمی ہے، اور اگر آنے والے کو جانتا نہیں تو مکردہ تنزیہی ہے، باقی دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ ثواب میں کمی ہو جائے گی۔(۱)

امام کا وضو ٹوٹ جائے

☆......اگر نماز کے دوران امام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر کے خود وضو کرنے چلا جائے، اور خلیفہ بقیہ نماز پوری کر کے سلام پھیر دے، اگر امام وضو کر کے آ گیا تو اس خلیفہ کی اقتداء میں اپنی نماز پوری کرے خلیفہ کو ہٹا کر دوبارہ خود امام نہ بنے، اور اگر خلیفہ نے سلام پھیر دیا تو امام کو اختیار ہے چاہے اپنی نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھ لے۔ یہ افضل ہے، اور اگر چاہے تو باقی نماز وضو کی جگہ پر پڑھے یا اس جگہ پر یا اس کے قریب جگہ پر آ کر پڑھے جہاں نماز پہلے پڑھ رہا تھا۔(۲)

---

(۱) وکره تحريما اطالة ركوع او قراءة لادراک الجائي : اى ان عرفه والا فلا بأس به ولو اراد التقرب الى الله تعالىٰ لم يكره اتفاقا لكنه نادر وتسمىٰ مسألة الرياء، فينبغي التحرز عنها، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۵، باب صفة الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۱۷، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) ومن سبقه الحدث في الصلاة، انصرف فان كان اماما استخلف وتوضأ وبنى، فتح القدير: ۱/۳۲۸، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ۱/۲۰۱، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۴۵۳، تذييل في الحدث في الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱/۲۲۶، كتاب الصلاة، فصل وأما شرائط جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. (ويتم صلاته ثمة) وهو اولىٰ تقليلا للمشي (او يعود الى مكانه) ليتحد مكانها (كمنفرد) فانه مخير، وهذا كله (ان فرغ خليفته والا عاد الى مكانه) حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۰۲، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر امام کے پیچھے صرف نابالغ بچہ یا عورت ہے، اور نماز میں امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ بچہ اور عورت خلیفہ یا قائم مقام بنانے کے اہل نہیں ہیں، اور بچہ اور عورت کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

امام کا وضو ٹوٹ گیا

اگر امام کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے، تو کسی کا خلیفہ بنانا جائز ہے، لازم نہیں ہے اگر نمازی حضرات خلیفہ بنانے کے مسائل سے واقف نہیں ہیں، تو ایسی حالت میں نماز کو توڑ کر دوبارہ شروع سے پڑھنا بہتر ہے، یعنی پہلے سلام پھیر کر نماز توڑ دے پھر وضو کر کے نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھے۔(۲)

امام کس کو بنائیں

اگر مسجد میں امام مقرر نہیں تو نمازیوں کو چاہیئے کہ تمام حاضرین میں اس آدمی کو امام بنائیں جس میں امامت کے لائق ہونے کے اوصاف زیادہ ہیں۔(۳)

---

(۱)(قوله غير صالح لها) كصبي وامرأة وامي، فاذا استخلف احدهم فسدت صلاته، وصلاة القوم، شامي: ۱/۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.
بأن كان صبيا او امرأة فقيل يتعين فتفسد صلاته وصلاة الامام لانه صار مقتديا به والاصح ان لا يتعين فتفسد صلاته فحسب، حلبي كبير، ص: ۴۵۴، تذييل في الحدث في الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۲۲۷، كتاب الصلاة، فصل واما شرائط جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي، بدائع: ۱/۲۲۷، فصل واما جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۶۹، باب الحدث في الصلاة ط: سعيد كراچي.
(۲) ثم استخلاف الامام غيره اذا سبقه الحدث جائز اجماعا، حلبي كبير، ص: ۴۵۳، تذييل في الحدث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع: ۱/۲۲۴، فصل الكلام في الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. وفي الدر (استخلف) اى جاز له ذلك ولو في جنازة باشارة او جرّ لمحراب وتحته في الرد: وظاهر المتون ان الاستخلاف افضل في حق الكل، شامي: ۱/۶۰۱، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.
(۳) والاحق بالامامة الاعلم باحكام الصلاة، ثم الاحسن تلاوة، ثم الاورع ثم الاسن ... الخ. شامي: ۱/۵۵۷، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۸۳، الفصل الثاني في بيان من هو احق بالامامة، ط: ماجدية كوئٹه، فتح القدير: ۱/۳۰۱، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

اور اگر امامت کی قابلیت اور صلاحیت رکھنے والے لوگ ایک سے زائد ہیں تو اس صورت میں اکثریت کی رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی امامت کے لئے زیادہ لوگوں کی رائے ہو اس کو امام بنایا جائے۔(۱)

اور اگر حاضرین میں امامت کے لائق ایک آدمی موجود ہونے کے باوجود کسی نالائق کو امام بنایا جائے گا تو حاضرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کرنے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔(۲)

امام کعبہ کے اندر ہے

اگر امام کعبہ کے اندر ہو اور مقتدی کعبہ سے باہر حلقہ باندھ کر کھڑے ہوں، تب بھی نماز ہو جاتی ہے(۳) لیکن اگر صرف امام اکیلا کعبہ کے اندر ہو اور کوئی بھی مقتدی اس کے ساتھ کعبہ کے اندر نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی، اس لئے کہ اس صورت میں امام کا مقام مقتدیوں سے ایک قدِ آدم اونچا ہوگا۔(۴)

امام کو حدث ہو گیا

اگر امام کو حدث ہو گیا یعنی وضو ٹوٹ گیا، اگرچہ آخری قعدہ میں ہو تو اس کو چاہیئے

---

(۱) فان استووا يقرع بين المستويين او الخيار الى القوم فان اختلفوا اعتبر اكثرهم، ولو قدموا غير الاولىٰ اساؤا بلا اثم، شامي: ۱/۵۵۸، ۵۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تكرار الجماعة، ط: سعيد كراچي عالمگيرى: ۱/۸۳، الفصل الثاني في بيان من هو احق بالامامة، ط: ماجديه كوئٹه، وكذا في البحر الرائق: ۱/۳۴۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو ان رجلين في الفقه و الصلاح سواء الا ان احدهما اقرأ فقدم القوم الآخر فقد اساؤا وتركوا السنة ولكن لا يأثمون لانهم قدموا رجلا صالحا. شامي: ۱/۵۵۹، مطلب في تكرار الجماعة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۳، فصل في الامامة ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۳) وكذا لو اقتدوا من خارجها بامام فيها، والباب مفتوح صح لانه كقيامه في المحراب، شامي: ۲/۲۵۵، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۱۲۱، فصل في بيان ما يستحب في الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. عالمگيرى: ۱/۶۵، ومما يتصل بذلك الصلاة في الكعبة، ط: ماجدية كوئٹه.

(۴) (قوله وكذا لو اقتدوا من خارجها بامام فيها الخ) اى سواء كان معه بعض القوم او لا ... ولكنه يكره ذلك لارتفاع مكان الامام قدر القامة كانفراده على الدكان ان لم يكن معه احد، شامي: ۲/۲۵۵، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد كراچي.

کہ فوراً سلام پھر کر وضو کرنے کے لئے چلا جائے۔(۱)

اور بہتر یہ ہے(۲) کہ اپنے مقتدیوں میں سے جس کو امامت کا لائق سمجھتا ہے اس کو اپنی جگہ پر امامت کے لئے کھڑا کر دے مدرک یعنی جو مقتدی امام کے ساتھ شروع سے شریک تھا ایسے آدمی کو خلیفہ (امام) بنانا بہتر ہے، اگر مسبوق کو خلیفہ بنادیا تو بھی جائز ہے اور امام صاحب مسبوق کو امام بنا کر اشارے سے بتلا دیں کہ اتنی رکعتیں وغیرہ میرے اوپر باقی ہیں۔

رکعتوں کے لئے انگلی سے اشارہ کرے، مثلا ایک رکعت باقی ہے تو ایک انگلی اٹھا کر اشارہ کرے، دو رکعت باقی ہوں، تو دو انگلی اٹھا کر اشارہ کرے۔ رکوع باقی ہے تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ باقی ہے تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ سہو کرنا ہو تو سینے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے۔(۳)

پھر جب سابقہ امام وضو کر چکا ہے، تو اگر جماعت باقی ہے تو جماعت میں شامل ہو کر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے، اور اگر جماعت ہو چکی ہے تو جہاں چاہے اپنی نماز پوری کر لے، خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں پوری کر لے یا جہاں پہلے تھا وہاں آ کر باقی نماز پوری کر لے، دونوں صورتیں صحیح ہیں، ہاں اگر پانی مسجد کے اندر ہے پھر خلیفہ بنانا ضروری نہیں، چاہے خلیفہ بنائے چاہے نہ بنائے، بلکہ جب خود وضو کر کے آئے پھر امام بن جائے،

(۱) من سبقه حدث توضا وبنیٰ، هندية: ۹۳/۱، کتاب الصلاة، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: رشيدية کوئٹه.

(۲) وظاهر المتون ان الاستخلاف افضل فی حق الکل،شامی: ۶۰۱/۱، باب الاستخلاف ،ط: سعید کراچی.

(۳) سبق الامام حدث......ولو بعد التشهد استخلف أي جاز له ذلک ولو في جنازة، باشارة او جر لمحراب، ولو لمسبوق ، ويشير باصبع لبقاء رکعة ، وبأصبعين لرکعتين ويضع يده على رکبته لترک رکوع ،وعلى جبهته لسجود وعلى فمه لقراء ة وعلى جبهته ولسانه لسجود تلاوة أو صدره لسهو، شامی: ۶۰۱/۱، باب الاستخلاف ، ط: سعید کراچی. البحرا لرائق: ۳۶۹/۱. باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ،ص: ۴۵۴، تذييل فی الحدث ، ط: سهيل اکیڈمی لاهور.

اور اتنی دیر تک مقتدی اس کے انتظار میں رہیں۔(١)

امام کو سہو ہونے کے بعد وضو ٹوٹ گیا

کسی امام کو نماز میں سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس کے بعد اس کا وضو بھی ٹوٹ گیا امام نے صف میں سے ایک مسبوق کو (جس کی رکعت نکل گئی ہو) اپنی جگہ خلیفہ (امام) بنا دیا، تو وہ مسبوق سلام تک نماز پوری کر دے لیکن سلام نہ پھیرے، جس وقت سلام پھیرنا ہو تو کسی "مدرک" کو (جس کو شروع سے پوری نماز ملی ہے) آگے کر دے، اور وہ مدرک آ کر سہو سجدہ کرے، اور پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے، مسبوق بھی اس کے ساتھ سہو سجدہ کرے گا۔(٢)

امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہیئے

☆......امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہیئے اور دونوں طرف برابر مقتدی ہونے چاہیئے، بائیں طرف زیادہ مقتدیوں کو کھڑا کرنا سنت کے خلاف ہے۔(٣)

(١) واذا ساغ له البناء توضا فوراً بكل سنة وبنى على ما مضى بلا كراهة ويتم صلاته ثمه وهو اولىٰ تقليلا للمشي او يعود الى مكانه ليتحد مكانها كمنفرد فانه مخير ، وهذا كله ان فرغ خليفته والا عاد الى مكانه حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء ،الخ. الدر المختار: ١/٦٠٥، ٦٠٦، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ٤٥٢، ٤٥٣، فصل فيما يفسد الصلاة،ط:سهيل اكيڈمي لاهور،حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص: ٣٣١، ٣٣٢، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(٢) وصح استخلاف المسبوق لوجود المشاركة في التحريمة والاولىٰ للامام ان يقدم مدركا لانه اقدر على اتمام صلاته وينبغي لهذا المسبوق ان لا يتقدم لعجزه عن السلام فلو تقدم يبتدئ من حيث انتهىٰ اليه الامام لقيامه مقامه، واذا انتهىٰ الى السلام يقدم مدركا يسلم بهم ،البحر الرائق: ١/٣٧٧، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي،شامي: ١/٦٠١،باب الاستخلاف،ط: سعيد كراچي.

(٣) السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان : ولو قام في احد جانبي الصف يكره، شامي: ١/٥٦٨، مطلب هل الاساءة دون الكرهة او افحش منها ط: سعيد كراچي. بدائع : ١٥٨/٢ ، كتاب الصلاة، فصل واما بيان مقام الامام ط: سعيد كراچي.حلبي كبير،ص: ٥٢١، فصل فيمن لا يصح به الاقتداء ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☆......سنت طریقہ یہ ہے کہ جس وقت جماعت کھڑی ہو دونوں طرف مقتدی برابر ہوں، پھر جو لوگ بعد میں آکر شریک ہوں گے ان کو بھی یہ خیال کرنا چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو صف دونوں طرف برابر ہو۔(۱)

امام کہاں کھڑا ہو؟

☆......امام کے لئے سنت یہ ہے کہ محراب میں یا نمازیوں کے بیچ میں آگے کھڑا ہو۔(۲)

☆......امام کو چاہیئے کہ وہ صف کے آگے درمیان میں کھڑا ہو، اگر بلا عذر دائیں یا بائیں کھڑا ہو گا تو سنت کا خلاف کرنے والا ہو گا۔(۳)

☆......اگر گرمی میں صحن میں جماعت ہوتی ہے تو امام کو محراب کے برابر محاذ میں کھڑا ہونا چاہیئے۔(۴)

☆......اگر امام محراب یا محراب کے محاذات میں کھڑا نہیں ہو گا تو نماز تو ہو جائے گی لیکن سنت کے خلاف ہو گا۔(۵)

(۱) السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان ولو قام في احد جانبي الصف يكره ... قال عليه الصلاة والسلام " توسطوا الامام وسدوا الخلل " ومتىٰ استوىٰ جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه وان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتىٰ يجئي آخر فيقفان خلفه، شامي: ۱/ ۵۶۸، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، وكذا في الفتاوىٰ العالمگيريه: ۱/ ۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان.. وكذا قوله في موضع آخر، السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف ، شامي: ۱/ ۵۶۸، مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط: سعيد كراچي. عالمگيرية: ۱/ ۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳،۴،۵) السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف ،الا ترى ان المحاريب مانصبت الا وسط المساجد، وهي قد عينت لمقام الامام آه شامي: ۱/ ۵۶۸ ،مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب ط: سعيد كراچي. عالمگيرية: ۱/ ۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم ، ط: رشيدية كوئٹه.بدائع :كتاب الصلاة، فصل واما بيان مقام الامام ط: سعيد كراچي.

☆......اگر کسی مسجد کا صحن ایک طرف زیادہ ہے، تو امام کو صحن کے اعتبار سے بیچ میں کھڑا ہونا چاہئے محراب کے اعتبار سے نہیں۔(۱)

امام کی آواز

تکبیر انتقالات کے اندر امام کو حد سے زیادہ بلند آواز کرنا یا حد سے زیادہ ہلکی آواز کرنا سنت کے خلاف ہے، اس لئے عادت اور ضرورت کے مطابق آواز رکھنی چاہیئے۔(۲)

امام کی آواز سن کر اقتداء کرنا

اقتداء صحیح ہونے کے لئے صرف امام کی آواز سننا/پہنچنا کافی نہیں بلکہ صفوں کا متصل ہونا اور درمیان میں کوئی نہر، سڑک، مکان، فلیٹ یا کمرہ حائل نہ ہونا ضروری ہے، ورنہ اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان ، ولو قام في احد جانبي الصف يكره ولو كان المسجد الصيفي بجنب الشتوى وامتلأ المسجد يقوم الامام في جانب الحائط ليستوى القوم من جانبيه ،والاصح ما روى عن ابي حنيفة انه قال : اكره ان يقوم بين الساريتين او في زاوية او في ناحية المسجد او الى سارية لانه خلاف عمل الامة، قال عليه الصلاة والسلام" توسطوا الامام وسدوا الخلل" شامي: ۱/۵۶۸، كتاب الصلاة،باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم .ط: رشيديه كوئته.

(۲)ويجهر الامام وجوبا بحسب الجماعة،فان زاد عليه اساء (الدر المختار)(قوله : فان زاد عليه اساء) وفي الزاهدى عن ابي جعفر : لو زاد على الحاجة فهو افضل، الا اذا اجهد نفسه او آذى غيره ، قهستاني الدر المختار مع الشامي ، ۱/۵۸۹، فصل في القراءة مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة،ط: سعيد كراچي. البحر الرائق، ۱/۵۸۶، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة ، ط: رشيديه كوئته.

(۳) ويمنع من الاقتداء طريق تجرى فيه عجلة او نهر تجرى فيه السفن ،او خلاء في الصحراء يسع صفين فاكثر الا اذا اتصلت الصفوف ، فيصح مطلقاً، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۸۴ ـ ۵۸۶،كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۷، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيديه كوئته. البحر الرائق: ۱/۶۳۴ ـ ۶۳۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئته.

امام کی پیروی ان باتوں میں نہ کرے

چار باتوں میں امام کی پیروی لازم نہیں۔

۱......اگر امام کوئی سجدہ زیادہ کرے تو اس میں مقتدی امام کی پیروی نہ کرے۔(۱)

۲......اگر امام عیدین کی تکبیروں میں کچھ زیادہ کرے، تو مقتدی زائد تکبیروں میں امام کی پیروی نہ کرے۔(۲)

۳......اگر امام جنازہ کی تکبیروں میں اضافہ کرے مثلاً چار تکبیروں کی بجائے پانچ تکبریں کہے تو مقتدی پانچویں تکبیر میں امام کی پیروی نہ کرے۔(۳)

۴...... جب امام فرض نماز کی تمام رکعتیں مکمل کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ کر کے بھولے سے ایک اور رکعت کے لئے کھڑے ہو جائے، تب مقتدی زائد رکعت میں امام کی پیروی نہ کرے، ایسی صورت میں اگر امام زائد رکعت ادا کر کے سجدہ کرے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ خود ہی سلام کر کے نماز سے علیحدہ ہو جائیں، اور اگر امام نے زائد رکعت کا سجدہ نہیں کیا اور واپس آ کر قعدہ اخیرہ کے لئے بیٹھ گیا اور سلام پھیرا تو مقتدی کو اس کے سلام کے

(۱، ۲، ۳) واربعة اشياء اذا فعلها الامام لا يتابعه القوم لو زاد سجدة او زاد على اقوال الصحابة في تكبيرات العيدين وكان المقتدى يسمع التكبير منه بخلاف ما اذا كان يسمعه من المؤذن لاحتمال ان الغلط منه او زاد على الاربع في تكبير الجنازة او قام الى الخامسة ساهيا فانه لا يتابع في ذلك ثم في القيام الى الخامسة ان كان قعد على الرابعة ينتظره المقتدى قاعدا فان عاد سلم من غير اعادة التشهد وسلم المقتدى معه وان قيد الخامسة بالسجدة، سلم المقتدى وحده وان كان لم يقعد على الرابعة فان عاد تابعه المقتدى وان قيد الخامسة فسدت صلاتهم جميعا ولا يفيد المقتدى تشهده وسلامه وحده، حلبى كبير، ص: ۵۲۸، قبيل قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هنديه: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه ط: ماجدية كوئٹه، شامى: ۲/ ۱۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في القنوت للنازلة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۴۷۰، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام. ط: سعيد كراچى.

ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے، لیکن اگر امام قعدہ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، اور اس زائد رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو فرض ترک کرنے کی وجہ سے سب کی نماز باطل ہو جائے گی۔ اور سب پر لازم ہو گا کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھیں۔ (۱)

واضح رہے کہ قعدۂ اخیرہ فرض ہے اور اس کو ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

امام کی پیروی ان چیزوں میں نہ کرے

مندرجہ ذیل نو باتیں ایسی ہیں کہ اگر امام ان کو چھوڑ دے تو مقتدی نہ چھوڑے اور وہ نو باتیں یہ ہیں:

۱......اگر امام تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا بھول گیا اور ہاتھ اٹھایا نہیں تو مقتدی حضرات تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائیں امام کی پیروی میں ہاتھ اٹھانا ترک نہ کریں۔ (۲)

۲......اگر امام ثناء (**سبحانک اللّٰھم الخ**) پڑھنا ترک کر دے تو مقتدی حضرات ثناء پڑھنا ترک نہ کریں، ہاں اگر امام نے جہری نماز میں قرأت شروع کر دی تو پھر قرأت سنیں اور ثناء نہ پڑھیں۔ (۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲،۳) وتسعة اشیاء اذا لم یفعلها الامام لا یترکها القوم رفع الیدین فی التحریمةو الثناء ما دام الامام فی الفاتحة فان شرع فی السورة لا یفعله المقتدی ایضا عند محمد خلافا لابی یوسف وتکبیر الرکوع او السجود والتسبیح فیهما والتسمیع وقراءة التشهد والسلام وتکبیر التشریق فلو ترک الامام شیئاً من هذه لا یترکه المقتدی، حلبی کبیر، ص: ۵۲۹، قبیل قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: ماجدیة کوئٹه. شامی: ۲/۱۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی القنوت للنازلة، ط: سعید کراچی.

۳......اگر امام نے رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہی تو مقتدی حضرات رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر ترک نہ کریں۔(۱)

۴......اگر امام نے سجدہ میں جاتے ہوئے یا سجدہ سے اٹھتے ہوئے تکبیر نہیں کہی تو مقتدی حضرات سجدہ میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہیں۔(۲)

۵،٦......اگر امام نے رکوع اور سجدہ میں تسبیح نہیں پڑھی تو مقتدی حضرات تسبیحات پڑھیں، امام کی پیروی کرتے ہوئے تسبیحات ترک نہ کریں۔(۳)

۷......اگر امام التحیات پڑھنا بھول گیا تو مقتدی حضرات التحیات پڑھیں امام کی پیروی کرتے ہوئے التحیات ترک نہ کریں۔(۴)

۸......اگر امام نماز سے نکلتے وقت " السلام علیکم ورحمة اللّٰه " کہنا بھول گیا یا ترک کر دیا تو مقتدی حضرات "السلام علیکم ورحمة اللّٰه " کہہ کر نماز سے نکلیں امام کی پیروی کرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمة اللّٰه " کہنا ترک نہ کریں۔(۵)

۹......اگر امام ذوالحجہ کی نو تاریخ کی فجر سے تیرہ تاریخ کی عصر تک کی نمازوں میں سے کسی نماز میں سلام کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا اور ترک کر دیا تو مقتدی حضرات تکبیر تشریق ترک نہ کریں بلکہ خود پڑھنا شروع کر دیں۔(٦)

یہ نو چیزیں ایسی ہیں اگر ان کو امام ترک کر دے تو مقتدی امام کی پیروی میں ترک نہ کریں بلکہ ان چیزوں کو از خود انجام دیں۔(۷)

(۱-۷) انظر الی الحاشیة السابقة.

امام کی پیروی کرنے کی تین قسمیں ہیں

مقتدی کا امام کی پیروی کرنے کی تین قسمیں ہیں:

۱.....مقتدی کا عمل امام کے عمل سے متصل یا قریب ہو، یعنی جس وقت امام نیت باندھے تو ساتھ ہی مقتدی بھی نیت باندھ لے، اور امام کے رکوع کے ساتھ رکوع کرے، اور سلام کے ساتھ سلام پھیرے۔

اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع میں چلا گیا، اور ابھی تک مقتدی رکوع میں تھا کہ امام نے بھی رکوع کرلیا، تو اس صورت میں مقتدی کا امام کے ساتھ رکوع میں پیروی کرنا کہا جائے گا، لیکن اس طرح امام سے پہلے رکوع وغیرہ میں چلا جانا مکروہ ہے۔(۱)

۲.....مقتدی امام کے عمل کے بعد وہی عمل کرے، یعنی امام کا کوئی فعل شروع کرنے کے بعد ختم ہونے سے پہلے مقتدی وہ فعل شروع کرے، اور باقی حصے میں امام کے ساتھ شامل رہے۔

۳.....مقتدی امام کی پیروی تاخیر کے ساتھ کرے، مثلاً امام کوئی عمل انجام دے چکا ہے، اور اگلا رکن شروع کرنے سے پہلے مقتدی نے اس عمل کو انجام دے دیا (جیسے امام رکوع کر کے کھڑا ہو گیا ابھی تک سجدہ میں جانے کے لئے جھکنا شروع نہیں کیا

---

(۱) ولـو ركـع وسـجد بعده صح، وكذالو قبله وادركه الامام فيهما لكنه يكره ،شامي: ۶۳۰/۱، بـاب مـا يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. شامي: ۵۹۵/۱ ،باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هـنـدية: ۱۰۷/۱ ، البـاب السـابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،الفصل الثاني فيما يـكـره في الصلاة وما لا يكره ،ط:ماجدية كوئٹة. الخامس ان ياتي بهما قبله ويدركه الامام فيهما وهـو جـائـز لـكـنـه يكره ،شامي: ۵۹۵/۱ ،باب الامامة، ط: سعيد كراچي.(ولو ركع قبل الامام فلحقه امامه صح ركوعه وكره تحريما ،الدرالمختار مع رد المحتار: ۶۱/۲، باب ادراک الفريضة، ط:سعيد كراچي.

کہ مقتدی نے رکوع کرلیا) تو ان تمام صورتوں میں یہ تسلیم کیا جائے گا کہ مقتدی نے امام کی پیروی کی، اور اقتداء صحیح ہوجائے گی۔

خلاصہ یہ کہ امام نے رکوع کیا اور ساتھ ساتھ مقتدی نے بھی رکوع کیا یا مقتدی نے امام کے رکوع کے بعد رکوع کیا، یا امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہوگیا، یا امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدہ کے لئے جھکنے سے پہلے پہلے رکوع کرلیا تو ان تمام صورتوں میں یہ کہا جائے گا کہ مقتدی نے رکوع میں امام کی پیروی کی۔(۱)

امام کی حالت کا علم ہو

اقتداء صحیح ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مقتدی کو امام کی حالت کا علم ہو یعنی امام مسافر ہے یا مقیم، مقتدی کو اس کا علم ہونا چاہیئے، خواہ نماز سے پہلے معلوم ہو یا نماز سے فارغ ہونے کے فوراً بعد معلوم ہو، بہر صورت امام کی حالت معلوم ہونی چاہیئے۔(۲)

---

(۱) والحاصل ان المتابعة في ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان يقارن احرامه لاحرام امامه وركوعه لركوعه، وسلامه لسلامه، ويدخل فيها ما لو ركع قبل امامه ودام حتىٰ ادركه امامه فيه، ومعاقبة لابتداء فعل امامه مع المشاركة في باقيه، و متراخية عنه فمطلق المتابعة الشامل لهٰذه الانواع الثلاثه يكون فرضا في الفرض، وواجبا في الواجب وسنة في السنة عند عدم المعارض او عدم لزوم المخالفة، شامي: ۱/۴۷۱، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ط: سعيد كراچي. (قوله ومشاركته في الاركان) اى في اصل فعلها اعم من ان يأتي بها معه او بعده لا قبله، الا اذا ادركه امامه فيها ... الخ، شامي: ۱/۵۵۱، مطلب شروط الامامة الكبرىٰ، ط: سعيد كراچي.

(۲)ان العلم بحال الامام شرط لكن في حاشية الهداية للهندى الشرط العلم بحاله في الجملة لا في حال الابتداء، (الدر المختار) وفي الشامية: (قوله لكن الخ)...... وحاصله: تسليم اشتراط العلم بحال الامام ولكن لا يلزم كونه في الابتداء فحيث لم يعلموا ابتداء بحاله كان الإخبار مندوبا وحينئذ فلا مخالفة فافهم. شامي: ۲/۱۲۹. باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. مبسوط: ۲/۱۶۳. باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلميه بيروت. البحر الرائق: ۲/۱۳۸. باب صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئته.

امام کی دعا پر مقتدی کیا کرے

جماعت کی نماز کے بعد امام کی دعا پر مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہے، یا اپنی دعا مانگے دونوں صورتیں صحیح ہیں، اور دعا آہستہ کرنا بہتر ہے۔(۱)

امام کی موافقت واجب ہے

نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے، ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں، پس اگر امام، شافعی ہے اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے (رفع یدین کرے) تو حنفی مقتدیوں کے لئے ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں، اس لئے کہ ہاتھ اٹھانا فرض یا واجب نہیں بلکہ شوافع کے نزدیک بھی سنت ہے، اور سنت میں موافقت ضروری نہیں، اسی طرح اگر شافعی امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے قنوت پڑھنا ضروری نہیں، ہاں وتر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھنا واجب ہے لہذا اگر شافعی امام وتر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے بھی قنوت پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) واما الادعية، والاذكار فبالخفية اولىٰ، قلت : ويجتهد في الدعاء والسنة ان يخفي صوته لقوله تعالىٰ: " ادعوا ربكم تضرعا وخفية" شامي: ۲/۵۰۷، كتاب الحج، مطلب في شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء الخ، ط: رشيدية كوئته. اعلاء السنن: ۶/۱۱۱، ابواب الوتر، باب اخفاء القنوت في الوتر، ط: ادارة القرآن كراچي. (فقال رجل من القوم بأي شئ يختم؟ قال بآمين، قال الطيبي : فيه دلالة على ان من دعا يستحب له ان يقول آمين بعد دعائه وان كان الامام يدعو والقوم يؤمنون فلا حاجة الى تأمين الامام اكتفاء بتأمين المأموم، مرقات المفاتيح: ۲/۲۹۷ باب القراءة في الصلاة، الفصل الثاني ، ط: مكتبه امدادية ملتان.

(۲) ومتابعة الامام يعني في المجتهد فيه لا في المقطوع بنسخه او بعدم سنيته كقنوت فجر، وانما تفسد بمخالفته في الفروض(الدر المختار) وفي الشامية:(قوله ومتابعة الامام)..... فعلم

امام کی نماز فاسد ہو جائے تو امام کیا کرے

اگر کسی وجہ سے امام کی نماز فاسد ہوگئی ہے، اور مقتدیوں کو اس کا علم نہیں ہے تو امام صاحب پر ضروری ہے کہ اس کا اعلان کریں تاکہ مقتدیوں کو اطلاع ہو جائے اور وہ اپنی اپنی نماز لوٹالیں، اور نمازی حضرات اس کو بُرا محسوس نہ کریں بلکہ امام کا شکریہ ادا کریں کہ اس نے صداقت سے کام لیا دھوکہ نہیں دیا، اور معاملہ کو آخرت کے بجائے دنیا ہی میں درست کرلیا۔(۱)

امام کی نماز فاسد ہوگئی

☆......اگر کسی وجہ سے امام کی نماز فاسد ہوگئی تو تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی سب پر نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا تنہا امام کے اعادہ سے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔

=من هذا ان المتابعة ليست فرضا ،بل تكون واجبة في الفرائض و الواجبات الفعلية...(قوله يعني في المجتهدفيه)......ومثال ما تجب فيه المتابعة مما يسوغ فيه الاجتهاد ما ذكره القهستاني في شرح الكيدانية عن الجلابي بقوله: كتكبيرات العيد وسجدتي السهو قبل السلام والقنوت بعد الركوع في الوتر آه، والمراد بتكبيرات العيد ما زاد على الثلاث في كل ركعة مما لم يخرج عن اقوال الصحابة كما لو اقتدى بمن يراها خمسا مثلا كشافعي، ومثل لما لا يسوغ الاجتهاد فيه في شرح الكيدانية عن الجلابي ايضا بقوله: كالقنوت في الفجر والتكبير الخامس في الجنازة ورفع اليدين في تكبير الركوع وتكبيرات الجنازة قال فالمتابعة فيها غير جائزة. شامي: ۱/۴۷۰، ۴۷۲، باب صفة الصلاة،مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، و :مطلب المراد المجتهدفيه ط: سعيد كراچي. وكذا في البحر الرائق : ۲/۷۸، ۷۹ كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) واذا ظهر حدث امامه... بطلت ، فيلزم اعادتها لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا كما يلزم الامام اخبار القوم اذا امهم ،وهو محدث او جنب او فاقد شرط او ركن... بالقدر الممكن بلسانه او بكتاب او رسول على الاصح لو معينين ، والا لا يلزمه ،بحر عن المعراج، شامي: ۱/۵۹۱، ۵۹۲، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۶۴۰. باب الامامة. ط: رشيديه كوئٹه،بدائع: ۱/ ۲۲۰، فصل : واما بيان ما يفسد الصلاة، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر مقتدی چلے گئے ہیں تو بعد میں امام سب کو اطلاع کرے یا مسجد میں اعلان کردے کہ فلاں وقت کی نماز لوٹالیں اطلاع ملنے پر ان کو اس نماز کا لوٹانا ضروری ہے اگر اطلاع نہ ملے تو مقتدی معذور ہیں، ان پر آخرت میں پکڑ نہیں ہوگی۔

☆......امام کی نماز فاسد ہونا نماز کے دوران معلوم ہو یا ختم ہونے کے بعد دونوں کا ایک حکم ہے۔(۱)

امام کی نماز نہیں ہوئی

☆......اگر امام کی نماز نہیں ہوئی تو تمام مقتدیوں کی نماز بھی نہیں ہوئی، کیونکہ مقتدیوں کی نماز امام کی نماز صحیح ہونے پر موقوف ہے، (مقتدی، مسبوق، مدرک اور لاحق کی نماز بھی نہیں ہوگی)(۲)

☆......جو شخص جماعت کی نماز میں کچھ رکعت ہونے کے بعد شامل ہوا، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرلی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ امام کی نماز صحیح نہیں ہوئی تو بعد میں شریک ہونے والے کی نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ بعد میں شامل ہونے والے کی نماز امام کی نماز صحیح ہونے پر موقوف ہے، اگر امام کی نماز صحیح ہے تو بعد میں آنے والے کی نماز بھی صحیح ہوگی، اور اگر امام کی نماز صحیح نہیں ہوئی تو بعد میں آنے والوں کی نماز بھی نہیں ہوئی، سب کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲،۳) فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدی الا لمانع آخر ،واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدی لانه متیٰ فسد الشیء فسد ما فی ضمنه ، شامی: ۱/ ۵۹۱، باب الامامة، مطلب المواضع التی تفسد صلاة الامام ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۶۴۰،باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۳۸۰. باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید کراچی. بدائع : ۱/ ۲۲۰، فصل واما بیان ما یفسد الصلاة، ط: سعید کراچی.

امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے ،لہٰذا مقتدی حضرات قرآن پڑھنے میں امام کی پیروی نہ کریں ،اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے خاموش رہ کر سنا جائے ،اگر آواز آرہی ہے تو خاموش بھی رہے،اور سنے بھی اور اگر آواز نہیں آتی تو صرف خاموش رہے۔(۱)

عرب کے کافر اور مشرکوں کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھا جاتا تو وہ شور شرابہ کرتے تھے،تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہے اور سنے، اس لئے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب امام قرآن پڑھے تو مقتدی خاموش رہے امام کے ساتھ نہ پڑھے۔(۲)

امام کے پیچھے کم فاصلہ پر صف بنانا

جمعہ،عیدین اور پانچ وقتوں کی جماعت میں جگہ کی تنگی ، بارش یا گرمی کی وجہ سے

---

(۱) وعن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال: علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا قمتم الی الصلاۃ، فلیومکم احدکم ،واذ اقرأ الامام فانصتوا، رواہ مسلم (فی صحیحہ ، باب التشھد فی الصلاۃ، : ۱/۱۷۴، ط: قدیمی کراچی. آثار السنن،ص: ۱۰۹ ، باب فی ترک القراءۃ خلف الامام فی الجھریۃ. ط: مکتبہ امدادیہ ملتان.

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : انما جعل الامام لیؤتم بہ ، فاذا کبر فکبروا ،واذا قرأ فانصتوا. رواہ النسائی ، تاویل قولہ عزو جل واذا قرئ القرآن ... الآیۃ: ۱/۱۴۶ . ط: قدیمی کراچی.

والمؤتم لا یقرأ مطلقا ولا لفاتحۃ فی السریۃ،اتفاقا وما نسب لمحمدرحمہ اللہ ضعیف کما بسطہ الکمال فان قرأ کرہ تحریما ... وھو مروی عن عدۃ من الصحابۃ فالمنع اولیٰ... واذ قرئ القرآن فاستمعوالہ وانصتوا .[الآیۃ]. شامی: ۱/۵۴۴،۵۴۵، فصل فی القراءۃ ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۴۳. فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ. الخ. ط: سعید کراچی. بدائع : ۱/۲۹۴ . کتاب الصلاۃ،الکلام فی القراءۃ ط: دار الکتب العلمیہ بیروت.

(۲)وقال الذین کفروا لاتسمعوا لھذا القرآن والغوفیہ لعلکم تغلبون،[حم السجدۃ،بالآیۃ: ۲۶، پ: ۲۴] واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون، [الاعراف، الآیۃ: ۲۰۴، پ: ۹]

امام کی برابری میں صرف چار انگل پیچھے صف بنالیں تو اس کی گنجائش ہے۔(۱)

امام کے دائیں بائیں کھڑا ہونا

اگر جگہ کی تنگی ہے تو نمازیوں کا امام کے قریب دائیں بائیں کھڑا ہونا بلا کراہت درست ہے جبکہ نمازیوں کی ایڑی امام کی ایڑی کے پیچھے ہو، اور اگر جگہ ہے تنگی نہیں ہے تو اس صورت میں امام کے ساتھ دائیں بائیں صف بنالینا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ ایک سے زائد مقتدی ہونے کی صورت میں امام کے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، نیز مقتدیوں کا امام کے ساتھ دائیں بائیں کھڑے ہونے کی صورت میں عورتوں کی جماعت کے ساتھ مشابہت ہوجاتی ہے اور عورتوں کی جماعت کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا مکروہ ہے۔(۲)

امام کے ساتھ ایک مرد ہے

اگر امام کے ساتھ صرف ایک مرد ہے تو وہ امام کے دائیں جانب کسی قدر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو، اکیلے مقتدی کے لئے امام کے برابر یا بائیں جانب پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔(۳)

(۱) انظر الی الحاشیة الآتیة.

(۲) وذکر الاسبیجابی انه لو کان معه رجلان فاما مهم بالخیار ان شاء تقدم وان شاء اقام فیما بینهما ولو کانوا جماعة فینبغي للامام ان یتقدم ولو لم یتقدم الا انه اقام علی میمنة الصف او علی میسرته او قام في وسط الصف فانه یجوز ویکره... واشار المصنف الی ان العبرة انما هو للقدم لا للرأس فلو کان الامام اقصر من المقتدی تقع رأس المقتدی قدام الامام یجوز بعد ان یکون محاذیا بقدمه او متاخراً قلیلا ،البحر الرائق: ۱/۳۵۲، باب الامامة،ط: سعید کراچي. وهکذا في الدر المختارمع رد المحتار : ۱/۵۶۷، کتاب الصلاة، باب الامامة. ط: سعید کراچي. خلاصة الفتاوی، کتاب الصلاة، : ۱/۱۵۶ . ط: امجد اکیڈمي لاهور.

(۳) اذا کان مع الامام رجل واحد او صبی یعقل الصلاة قام عن یمینه وهو المختار ولا یتأخر عن الامام في ظاهر الروایة هکذا في المحیط ولو وقف علی یساره جاز وقد أساء کذا في محیط السرخسي ولو وقف خلفه جاز ولم یذکر محمد الکراهة نصا واختلف المشائخ فیه قال بعضهم یکره هو الصحیح هکذا في البدائع .فتاویٰ عالمگیری: ۱/۸۸. الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بیان مقام الامام والمأموم ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق : ۱/۶۱۶. کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه. شامي: ۱/۵۶۸. ۵۷۱ کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید .

امام کے ساتھ دعا مانگنا

مقتدی کے لئے امام کے ساتھ دعا مانگنا کوئی ضروری نہیں، ہر نمازی فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی اپنی دعا خود کر کے جا سکتا ہے، باقی امام کے ساتھ اجتماعی دعا میں شریک ہو جائے تو بہتر ہے۔(۱)

امام کے ساتھ دو آدمی ہیں

☆......اگر امام کے ساتھ دو آدمی ہیں تو دونوں کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔

☆......اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک لڑکا ہے تو اس صورت میں بھی دونوں کو امام پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔

☆......اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہے، تو مرد کو امام کے دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیئے، اور عورت اس شخص کے پیچھے کھڑی ہو۔

☆......اگر امام کے ساتھ ایک لڑکا اور ایک عورت ہے تو لڑکا امام کے دائیں جانب کھڑا ہو اور عورت اس لڑکے کے پیچھے کھڑی ہو۔(۲)

---

(۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۳/۲۷۳. ویستحب ان یستغفر ثلاثا ... ویدعو ویختم بسبحان ربک... الآیة، رد المحتار، ۱/۵۳۰، فصل فی بیان تألیف الصلاة، مطلب ھل یفارقه الملکان، ط: سعید کراچی.

عن حبیب بن مسلمة وکان مستجابا انه امر علی جیش فدرب الدروب فلما لقی العدو قال للناس: سمعت رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم یقول: لا یجتمع ملأ فیدعو بعضهم ویؤمن سائرهم الا اجابهم اللّٰه. الحدیث. مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب التأمین علی الدعاء: ۱۰/۱۷۰. ط: دار الکتاب العربی بیروت.

(۲) واذا کان معه اثنان قاما خلفه وکذالک اذا کان احدهما صبیا وان کان معه رجل وامرأة اقام الرجل عن یمینه والمرأة خلفه وان کان رجلان وامرأة اقام الرجلین خلفه والمرأة وراء هما، عالمگیریه: ۱/۸۸، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۵۶۶، ۵۷۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۱۶، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.

امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا

امام پر سہو سجدہ واجب تھا، اس لئے اس نے سہو سجدہ کیا، جب ایک سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد دوسرا سجدہ کیا اور ابھی تک امام دوسرے سجدے میں ہے، کسی نے آکر اس کی اقتداء کی، یعنی دوسرے سجدہ سہو میں آکر شریک ہوا تو پہلے سجدہ کی قضاء اس کے ذمہ نہیں ہے، ایک ہی سجدہ کافی ہے۔(۱)

امام کے ساتھ مسبوق نے سلام پھیر دیا

''مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا

اگر مقتدی نے نماز کے دوران امام کے علاوہ کسی اور کی غلطی پر لقمہ دیا تو لقمہ دینے والے مقتدی کی نماز باطل ہوجائے گی، ہاں اپنے امام کو غلطی پر لقمہ دینے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله : سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده) بيان للاطلاق ، وشمل ايضا ما اذا سجد الامام واحـــــدة ثم اقتدى به قال في البحر : فانه يتابعه في الاخرىٰ ولا يقضي قضاء الاولىٰ كما لايقضي هما ولو اقتدىٰ به بعد ما سجدهما ، شامي : كتاب الصلاة باب سجود السهو ، : ۲/۸۳، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۸ ، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۴۲۳، كتاب الصلاة، فصل: واما بيان من يجب عليه السهو، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ولو فتح على غير امامه تفسد .... وان فتح على امامه لم تفسد.هندية: ۱/۹۹ ،الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها.ط: بلوچستان بک ڈپو(وفتحه على غير امامه) الا اذا اراد التلاوة وكذا الاخذ ......(بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد(مطلقا) لفاتح وآخذ بكل حال ، شامي: ۱/۶۲۲ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط:سعيد كراچي.

امام کے قریب کون کھڑا ہو

☆......امام کے قریب اہل علم اور اہل عقل کا کھڑا ہونا بہتر ہے، لیکن امام کے پیچھے دوسرے نمازی لوگ آ گئے ہیں تو ان کو ہٹانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ نماز ہر صورت میں ہو جاتی ہے۔

☆......اگر امام کے پیچھے اہل علم نہیں ہیں تو دوسرے لوگوں کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے اہل علم کو کھڑا کریں تا کہ امام کو خلیفہ بنانے کی ضرورت ہونے کی صورت میں آسانی ہو۔(۱)

امام کے لئے بلند آواز کا درجہ

"آواز بلند کرنے کا درجہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے لئے مقتدی کا لقمہ لینا

امام کے لئے اپنے مقتدی کا لقمہ لینا جائز ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۲)

امام، مقتدی کی نماز الگ الگ نہ ہو

اقتداء صحیح ہونے کے لئے امام اور مقتدی کی نماز ایک ہونی چاہیئے، اگر دونوں کی

---

(۱) وینبغی ان یکون بحذاء الامام من هو افضل کذا فی شرح الطحاوی، هندیة: ۱/۸۹، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم، ط: بلوچستان بک ڈپو. وان سبق احدالی الصف الاول فدخل رجل اکبر منه سنا او اهل علم ینبغی ان یتأخر ویقدمه تعظیما له:شامی: ۱/۵۶۹. مطلب فی جواز الایثار بالقرب، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۶۱۷، کتاب الصلاة، باب الامامة. ط: رشیدیة کوئٹه..

(۲) (بخلاف فتحه علی امامه) فانه لا یفسد (مطلقا) لفاتح وآخذ بکل حال، شامی: ۱/۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها. ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۹. الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها ،ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

نماز الگ الگ ہے تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی، مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے، یا امام گذشتہ کل کے ظہر کی قضا نماز پڑھ رہا ہے اور مقتدی آج کے ظہر کی نماز کی نیت کرے تو دونوں کی نماز الگ الگ ہونے کی وجہ سے اقتداء صحیح نہیں ہوگی، اور نماز بھی درست نہیں ہوگی۔

اگر امام اور مقتدی دونوں گذشتہ کل کے ظہر کی نماز کی قضا پڑھ رہے ہیں یا دونوں آج کی ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں تو اقتداء درست ہے۔(۱)

امام مقتدیوں کو حکم کرے

نماز شروع کرنے سے پہلے امام مقتدیوں کو حکم کرے کہ خوب مل کر کھڑے ہوں، اور دو نمازیوں کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑیں، اور اپنے مونڈھے برابر کریں۔

اگر اگلی صف میں گنجائش ہے تو اگلی صف میں کھڑا ہونا چاہیئے اور درمیان کی خالی جگہ پُر کرنی چاہیئے اور اگر اگلی صف میں گنجائش نہیں تو اس میں زبردستی گھس کر نمازیوں کو

---

(۱) ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر لان اتحاد الصلاتين شرط عندنا(الدر المختار) وفي الشامية:(قوله وبمفترض فرضا آخر) سواء تغاير الفرضان اسما او صفة، كمصلي ظهر امس بمصلي ظهر اليوم، بخلاف ما اذا فاتتهم صلاة واحدة من يوم واحد فانه يجوز، شامي: ۱/۵۷۹، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

واتحاد الصلاتين شرط لصحة الاقتداء حتىٰ لم يصح اقتداء مصلي الظهر بمصلي العصر، ولا اقتداء من يصلي ظهر يوم بمن صلي ظهر غير ذلك اليوم، تاتارخانية: ۱/۶۱۷، كتاب الصلاة، مايمنع صحة الاقتداء، وما لا يمنع ط: ادارة القرآن كراچي. البحر الرائق: ۱/۶۳۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

تکلیف دینا درست نہیں۔(۱)

امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے

مندرجہ ذیل پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کریں وہ پانچ باتیں یہ ہیں:

۱......اگر امام نے عید کی نماز میں تکبیر زائد ترک کر دی تو مقتدی بھی ترک کر دے۔

۲......اگر امام نے قعدہ اولیٰ ترک کر دیا ہے تو مقتدی بھی ترک کر دے۔

۳......اگر امام نے سجدہ تلاوت ترک کر دیا ہے تو مقتدی بھی ترک کر دے۔

۴......اگر امام نے سجدہ سہو ترک کر دیا ہے تو مقتدی بھی ترک کر دے۔

۵......اگر امام نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی اور رکوع میں چلا گیا تو اس صورت میں اگر دعائے قنوت پڑھنے کی صورت میں رکوع فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو دعائے قنوت پڑھ لے، اور اگر دعائے قنوت پڑھنے کی صورت میں رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ رکوع میں چلا جائے۔(۲)

---

(۱) وفي الدر: (ويصف) اى يصفهم الامام بان يامرهم بذلک قال الشمنى: وينبغى ان يامرهم بأن يتراصوا ويسدو الخلل ويسووا مناكبهم ويقف وسطا ،وخير صفوف الرجال اولها، ....ولو وجد فرجة في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم .. وتحته في الرد: ان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتىٰ يجيئ آخر فيقفان خلفه،... قال في المعراج: الافضل ان يقف في الآخر اذا خاف ايذاء احد ، قال عليه الصلاة والسلام: "من ترک الصف الاول مخافة ان يؤذى مسلما اضعف له اجر الصف الاول" شامي: ۱/ ۵٦۸، ۵٦۹ ، باب الامامة،مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط: سعيد كراچي.

(۲) خمسة اشياء اذا ترک الامام ترک المقتدى ايضا وتابع تكبيرات العيد والقعدة الاولىٰ وسجدة التلاوة، والسهو والقنوت اذا خاف فوت الركوع هكذا في الوجيز للكردرى ،وان كان لا يخاف يقنت ثم يركع كذا في الخلاصة، هنديه: ۱/ ۹۰. الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه،ط: ماجديه كوئٹه. حلبى كبير،ص: ۵۲۸، قبيل فصل قضاء الفوائت ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامي: ۲/ ۱۱، باب الوتر والنوافل ،مطلب في القنوت للنازلة، ط:سعيد كراچي.

امام نے ایک سجدہ کیا مقتدی نے دو

امام ابھی تک پہلے سجدہ میں ہے، مقتدی نے دو سجدے کر لئے تو اس کا دوسرا سجدہ معتبر نہ ہوگا، اس پر دوسرے سجدہ کا اعادہ واجب ہے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے

☆......امام پر سہو سجدہ واجب تھا، اس کو یاد نہیں رہا اس نے دونوں طرف سلام پھیر دیا اور جماعت کی نماز میں بعد میں شامل ہونے والا مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد امام کو یاد آیا کہ مجھ پر سہو سجدہ واجب تھا، اور امام نے سلام پھیرنے کے بعد اب تک کسی سے بات چیت نہیں کی، اور قبلہ سے بھی ہٹا نہیں تھا، اس لئے امام فوراً تکبیر کہہ کر سہو سجدہ میں چلا گیا تو اس مسبوق کو چاہیئے کہ اگر اس رکعت کا سجدہ اب تک نہیں کیا تو لوٹ کر آئے، اور امام کے ساتھ سہو سجدہ میں شریک ہو جائے، اور پھر جب امام آخری سلام پھیر دے تو اٹھ کر اپنی بقیہ نماز پوری کرلے۔ اور اس درمیان میں مسبوق نے جو قیام، قرأت اور رکوع کیا ہے وہ کالعدم تصور کیا جائے گا۔

☆......اور اگر مسبوق مقتدی نے لوٹ کر امام کے ساتھ شریک ہو کر سہو سجدہ نہیں کیا تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔

☆......اور اگر مسبوق کھڑا ہونے کے بعد اپنی باقی ماندہ رکعت کا سجدہ کر چکا ہے،

---

(۱) وان رفع المقتدی رأسه من السجدة الثانية قبل ان يضع الامام جبهته على الارض لا يجوز وكان عليه اعادة تلك السجدة، ولو لم يعد تفسد صلاته هٰكذا فی فتاویٰ قاضیخان والخلاصة، عالمگیریة: ۱/ ۹۰. الباب الخامس فی الامامة، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۱/ ۵۹۵. باب الامامة، مطلب فيما لو اتیٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچی.

اس کے بعد امام نے سہو سجدہ کیا، تو پھر یہ مقتدی نہ لوٹے اور امام کے ساتھ شریک ہوکر سجدہ نہ کرے بلکہ اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر کے خود سہو سجدہ کرے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر سجدہ کرنے کے بعد لوٹ کر امام کے ساتھ شریک ہوکر سہو سجدہ کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

امام نے سنت موکدہ نہیں پڑھی

اگر امام نے اب تک سنت موکدہ نہیں پڑھی اور جماعت کا وقت ہو گیا، تو جماعت کرا سکتا ہے، نماز ہو جائے گی، ایسی صورت میں اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو امام کو فرض کے بعد سنت موکدہ پڑھ لینی چاہیئے۔(۲)

باقی امام صاحب کو چاہیئے کہ جماعت کا وقت ہونے سے پہلے سنت موکدہ سے فارغ ہونے کی کوشش کریں، اگر کبھی امام صاحب جماعت کا وقت ہونے سے پہلے سنت موکدہ سے فارغ نہیں ہو سکیں تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ امام کو سنتوں سے فارغ ہونے کا موقع دیں اور شور شرابہ نہ کریں، اور امام صاحب بھی روزانہ تاخیر کرنے کی عادت نہ بنائیں، تاکہ روزانہ مقتدی پریشان نہ ہوں اور جماعت میں لوگ کم نہ ہوں۔

---

(۱) ولو سلم الامام فقام المسبوق ثم تذکر الامام ان علیه سهوا فسجد له قبل ان یقید المسبوق الرکعة بسجدة فعلیه ان یرفض ذلک ویعود الی متابعته ثم اذا سلم الامام قام الی القضاء ولا یعتد بما فعل من القیام والقراءة والرکوع ولو لم یعد الی متابعة الامام ومضی علی قضائه فانه تجوز صلاته ویسجد للسهو بعد فراغه استحسانا ولو سجد الامام بعد ما قید هذا المسبوق الرکعة بسجدة فانه لا یعود فان عاد الی متابعته فسدت صلاته کذا فی السراج الوهاج. هندیه: ۱۲۸/۱. الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه. شامی: ۵۹۷/۱. باب الامامة، مطلب فیما لو اتی بالرکوع او السجود الخ. ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۶۶، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا لم یصل اربعا قبل الظهر صلاها بعدهن، جامع الترمذی، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الرکعتین بعد الظهر: ۹۷/۱. ط: سعید کراچی.

امام نے " سورة الناس " پڑھی تو مسبوق کیا کرے

اگر کوئی شخص مثلاً مغرب کی نماز میں دوسری رکعت میں شامل ہوا، اور امام نے دوسری رکعت میں " قل اعوذ برب الناس " پڑھی تو اس صورت میں مسبوق کو اپنی باقی ماندہ رکعت میں اختیار ہے، پورے قرآن مجید میں سے جو سورت چاہے، اور جہاں سے چاہے پڑھے، کیونکہ قرأت کے سلسلہ میں باقی ماندہ نماز ابتداء کے حکم میں ہے گویا کہ مسبوق باقی ماندہ نماز ادا کرتے ہوئے پہلی رکعت پڑھ رہا ہے اس لئے وہ جو بھی سورت چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۱)

امام نے کفر کا اقرار کیا

ایک شخص کافی عرصہ سے امامت کرتا رہا، اب وہ خود اپنے کفر کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ کفر کی حالت میں نماز پڑھاتا رہا ہے، تو اس کو اقرار کے وقت سے مرتد قرار دیا جائے گا اس وقت سے جو نماز پڑھی جائے گی وہ صحیح نہیں ہوگی اور اس اقرار سے پہلے جو نمازیں ادا کی گئی ہیں وہ درست ہیں، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱)ومنها أنه يقضي اول صلاته في حق القراء ة وآخرها في حق التشهد حتىٰ لو ادرك ركعة من المغرب قضى ركعتين وفصل بقعدة فيكون بثلاث قعدات ، وقرأ في كل فاتحة و سورة، فتاوىٰ عالمگيريه: ۱/۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ، ط: رشيدية كوئٹه. والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد فيما يقضيه ...... ويقضي اول صلاته، في حق قراء ة وآخرها في حق تشهد. .الخ،شامي: ۱/۵۹۶، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط:سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص: ۳۵۲، كتاب الصلاة، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي.

(۲)وفي الدر لو زعم أنه كافر لم يقبل منه لأن الصلاة دليل الاسلام واجبر عليه، وفي الرد : (قوله : لان الصلاةدليل الاسلام) اى دليل على انه كان مسلما وانه كذب بقوله ،انه صلى بهم وهو كافر، وكان ذلك الكلام منه ردة فيجبر على الاسلام ، باب الامامة: ۱/۵۹۲، ط: سعيد كراچي.

امام نے لقمہ نہیں لیا

اگر مقتدی نے لقمہ دیا اور امام نے لقمہ نہیں لیا، تو لقمہ دینے والے، اور امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی، نماز بدستور صحیح رہے گی، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سہو سجدہ فکر لیا تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

امام و مسبوق کی قرأت میں ترتیب لازم نہیں

''مسبوق کی قرأت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام و مقتدی کے درمیان فاصلہ

امام اور مقتدی کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہیے کہ مقتدی کا سر رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے امام سے نہ ٹکرائے۔(۲)

امام ہلکی نماز پڑھائے

امام مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے فرض نماز ہلکی پڑھائے، قرأت تسبیحات

---

(۱)(بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح وآخذ بكل حال. الدر المختار (قوله: بكل حال) اى سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة، ام لا، انتقل الى آية اخرىٰ ام لا، تكرر الفتح أم لا، هو الاصح، نهر، شامي: ۶۲۲/۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها. ط: سعيد كراجي. عالمگيرية: ۹۹/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱۰/۲. باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها. ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وذكر الاسبيجابي انه لو كان معه رجلان فإمامهم بالخيار ان شاء تقدم وان شاء اقام فيما بينهما، ولو كانوا جماعة فينبغي للامام ان يتقدم ... واشار المصنف الى ان العبرة انما هو للقدم لا للرأس فلو كان الامام اقصر من المقتدى تقع رأس المقتدى قدام الامام يجوز بعد ان يكون محاذيا بقدمه او متاخرا قليلا، البحر الرائق: ۶۱۱/۱. كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۵۶۷/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة. ط: سعيد كراجي. خلاصة الفتاوى: ۱۵۶/۱، ۱۵۷، كتاب الصلاة، ما يتصل بصحة الاقتداء. ط: رشيدية كوئٹه.

وغیرہ میں زیادہ وقت نہ لے تاکہ مقتدیوں پر بھاری نہ ہو۔(۱)

امراضِ قلب سے بچاؤ

دل کے ماہر ڈاکٹر صاحبان نے کئی سالوں کی محنت کے بعد ایک ورزش دریافت کی ہے جس سے دل کے امراض کم ہو جاتے ہیں اور یہ ورزش نماز سے ملتی جلتی ہے۔ جب ہم قیام کرتے ہیں تو جسم کے نچلے حصے کو خون زیادہ ملتا ہے اور جب ہم رکوع میں جاتے ہیں تو درمیانی حصے کو فائدہ ہوتا ہے، اور جب ہم سجدے میں جاتے ہیں تو جسم کے اوپر والے حصے کو زیادہ خون ملتا ہے۔

لہٰذا نماز کے دوران جسم کے ہر حصے کو موزوں مقدار میں خون میسر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے کئی بیماریاں مثلاً دل کے امراض کم ہو جاتے ہیں۔ مشاہدے کی بات ہے کہ عابد لوگ اکثر نحیف ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے دل قوی ہوتے ہیں، اور وہ دل کے امراض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۱۷)

امرد

''امرد'' یعنی خوب صورت نابالغ لڑکے کو جماعت کی نماز میں برابر کھڑا کرنے سے بعض فقہاء کرام نے نماز فاسد ہونے کا حکم دیا ہے، لیکن اس پر فتویٰ نہیں اس لئے صحیح قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ امرد نابالغ لڑکے کی طرف شہوت کی نظر سے

---

(۱) ولا یطول بهم الامام لقوله صلی الله علیه وسلم فی الصحیحین اذا صلی احدکم بالناس فلیخفف فان فیهم الضعیف والسقیم والکبیر واذا صلی لنفسه فلیطول ما شاء. فتح القدیر: ۱/۳۰۵، باب الامامة، ط: دار احیاء التراث العربی، البحر الرائق: ۱/۳۷۴. کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۵۶۴، باب الامامة، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی هل الافضل الصلاة مع الشافعی ام لا؟ط: سعید کراچی.

دیکھنا حرام ہے لہٰذا اس سے احتراز کیا جائے۔(۱)

اگر نابالغ لڑکے ایک سے زائد ہیں تو ان کی صف بالغ مردوں کے پیچھے ہونی چاہیئے ،اور اگر ایک ہی لڑکا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے آیا ہے تو اس کو مردوں کی صف میں کھڑا ہونا درست ہے ،اور دونوں طرف کے بالغ مردوں کی نماز بلا کراہت درست ہوگی۔(۲)

امرد کو امام بنانا

☆......کسی حسین نوجوان کو امام بنانا جس کی داڑھی نہ نکلی ہو مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ لوگوں کا دل نماز سے ہٹ کر اس کی طرف مائل ہونے کا امکان ہے۔(۳)

اُمی نے سورت یاد کر لی

اگر کسی ان پڑھ اُمی نے نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں کوئی سورت یاد کر لی تو

---

(۱) (ومحاذاة الامرد الصبيح) المشتهى (لا يفسدها على المذهب تضعيف لما فى جامع المحبوبى ودرر البحار من الفساد .آه ،الدر المختار مع الشامى: ۱/۵۷۲، مطلب فى الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۶۱۸ ،باب الامامة ،ط: رشيدية كوئٹه. عالمگيرية: ۱/۸۸ ، باب الامامة، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والمأموم ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)" ويصف : اى يصفهم الامام با ن يأمرهم بذلك الرجال ثم الصبيان ،ظاهره تعددهم ، فلو واحدا دخل فى الصف... رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة.ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۶۱۸ ، كتاب الصلاة،باب الامامة، ط:رشيدية كوئٹه. عالمگيرية: ۱/۸۸ ، باب الامامة، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) وكذا تكره خلف امرد الظاهر انها تنزيهية أيضا: والظاهر ايضا كما قال الرحمتى ان المراد به الصبيح الوجه لانه محل الفتنة، شامى: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة، مطلب فى امامة الأمرد، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح،ص:۳۰۳، ط: قديمى كراچى.

جو نماز سورت کے بغیر ادا کی وہ فاسد ہو جائے گی۔(۱)

''انا'' ضمیر متکلم

''انا'' ضمیر متکلم کے آخری حرف الف کو پڑھنا درست نہیں، تاہم اگر کسی نے کھینچ کر پڑھ لیا تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس طرح پڑھنے سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

''انا للہ وانا الیہ راجعون'' کہنا

''رنج وغم کی خبر سن کر........'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ان پڑھ امام

☆......پڑھے لکھے قاری کی اقتداء ان پڑھ امی کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

☆......اگر مقتدیوں میں کوئی پڑھا لکھا قاری موجود ہے تو ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے بھی درست نہیں، اور اگر کوئی قاری نہیں تو ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے

---

(۱) (وتعلم أى أمي آية) أى تذكره او حفظه بلاصنع (الدر المختار) وفي الشامية: (قوله بلا صنع) بأن سمع سورة الاخلاص مثلا من قارئ فحفظها بمجرد السماع، واحترز به عما لو حفظها بتعليم من القارى لانه يكون عملا كثيرا، شامي: ۱/۶۰۷، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية. ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۶۵۲، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) في الدر المختار، ولو زاد كلمة أو نقص كلمة أو نقص حرفا ... لم تفسد ما لم يتغير المعنى، كتاب الصلاة، مطلب مسائل زلة القارى، ۱/۶۳۲، ۶۳۳، ط: سعيد كراچي. كذا في الهندية: ۱/۷۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكذا لا يجوز اقتداء العاقل بالمعتوه ولا اقتداء القارى بالامي حلبي كبير، ص: ۵۱۶، فصل الامامة، من لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۸۶، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئٹه، الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الامامة، : ۱/۵۷۹، ط: سعيد كراچي.

درست ہے۔(۱)

ان پڑھ کو خلیفہ بنادیا

اگر امام کا وضو ٹوٹ گیا، اور امام نے کسی ان پڑھ کو خلیفہ بنادیا تو سب کی نماز باطل ہو جائے گی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اگر دوبارہ جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں تو امام ان پڑھ نہ ہونا شرط ہے۔(۲)

ان پڑھ کی اقتداء

ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست ہے، بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی پڑھا لکھا قاری نہ ہو، ورنہ سب کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) وفي الشامية:" بخلاف الامي اذ ام اميا وقارئا فان صلاة الكل فاسده عند الامام لان الامي يمكن ان يجعل صلاته بقراء ة اذا اقتدىٰ بقارئ ،لان قراء ة الامام له قراء ة ، كتاب الصلاة، باب الامامة: ۱/ ۵۷۹، ط: سعيد كراچي،حلبي كبير،ص: ۵۲۰، فصل: الاما مة، الخامس، فيمن لا يصح الاقتداء به ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير : ۱/ ۳۲۷، الصلاة، باب الامامة،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)وبطلت ان رأى متيمم ماء .. او استخلف اميا، قوله: (او استخلف اميا) يعني عند سبق الحدث على ما اختاره في الهداية، لان فساد الصلاة، بحكم شرعي و هو عدم صلاحيته للامامة في حق القارى ،البحر الرائق: ۱/ ۶۵۳ ـ ۶۵۷، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/ ۶۰۰، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. بدائع ،فصل في الاستخلاف: ۱/ ۲۳۱، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۷، باب الامامة فصل في الاستخلاف، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳)" وامامة الامي قوما اميين جائزة كذا في السراجية، واذا أم امي اميا وقارئا فصلاة الجميع فاسدة عند ابى حنيفة ،هندية: ۱/ ۸۵، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث .ط: رشيدية كوئٹة. شامي: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبى كبير، فصل الامامة، فيمن لا يصح الاقتداء به، ص: ۵۲۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

ان پڑھ نے قرآن کی آیت سیکھ لی

اگر ان پڑھ آدمی قرآن مجید کی کوئی آیت یاد نہ ہونے کی وجہ سے ایسے ہی نماز پڑھ رہا ہے، اور آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے کسی سے قرآن مجید کی کوئی آیت سن کر یاد کر لی، یا بھولا ہوا تھا یاد آ گئی اور یہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے، کسی قاری امام کا مقتدی نہیں، تو اس ان پڑھ کی نماز باطل ہو جائے گی، اس آدمی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۱)

اور اگر قاری امام کا مقتدی ہے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(۲)

انتقالات کا علم ہونا

اقتداء صحیح ہونے کے لئے مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم ہونا ضروری ہے یعنی امام رکوع میں ہے یا قومے میں یا سجدے میں یا قعدہ میں مقتدی کو اس کا علم ہونا ضروری ہے، چاہے علم امام کو دیکھ کر حاصل ہو یا کسی مکبر کی آواز سن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر حاصل ہو، بہر صورت علم ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) فی الدر المختار:" ولو وجد المنافی بلا صنعه قبل القعود بطلت اتفاقا، ولو بعده بطلت ... كما تبطل بقدرة المتيمم على الماء ... وتعلم ای امی آية ای تذكره او حفظه بلا صنع، الدر مع الرد: ۱/ ۲۰۷. باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچی.

(۲) وصححه فی الفتاوىٰ الظهيرية قال: الامی اذا تعلم سورةً خلف القاری فانه يمضی علی صلاته، وهو الصحيح آه، ووجهه ان قراءة الامام قراءة له، فقد تكامل اول الصلاة وآخرها وبناء الكامل على الكامل جائز، قال ابو الليث: لا تبطل صلاته اتفاقا وبه نأخذ"، البحر الرائق: ۱/ ۳۷۴، باب الحدث فی الصلاة، ط: سعيد كراچی. الدر المختار كتاب الصلاة، باب الامامة، الاستخلاف: ۱/ ۲۰۷، ۶۰۸، ط: سعيد كراچی.

(۳)" وفی الدر المختار": والصغرىٰ ربط صلاة المؤتم بالامام بشروط عشرة:.....و علمه بانتقالاته، وفی الشامية:" (قوله: وعلمه بانتقالاته) ای بسماع او رؤية للامام او لبعض المقتدين "رحمتی" وان لم يتحد المكان. شامی: ۱/ ۵۴۹، ۵۵۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد.

اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ امام اور مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

انجکشن

انجکشن لگانے کی صورت میں اگر خون باہر نکلا، یا سرنج کے اندر آیا تو وضوٹوٹ جائے گا، نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا، اور اگر اسپرٹ لگائی ہے اور وہ ناپاک ہے تو اس حصے کو دھونا بھی لازم ہے۔(۲)

اندھیرے میں نماز پڑھنا

اگر قبلہ کا رخ صحیح ہے تو اندھیرے میں نماز پڑھنا منع نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) "وفي الدر المختار:" والصغرىٰ ربط صلاة المؤتم بالامام بشروط عشرة: نية المؤتم الاقتداء .....و علمه بانتقالاته الخ، وفي الشامية: فتكون الشروط العشرة التي ذكرها الشارح شروطا للامامة ايضا من حيث توقف الامامة عليها..... لكن لما كانت العشرة قائمة بالمقتدى ..... جعل العشرة شروطا للاقتداء ،شامي: ۱/ ۵۴۹ - ۵۵۰، باب الامامة ،ط: سعيد كراچي.
(قوله: وعلمه بانتقالاته) اى بسماع او رؤية للامام او لبعض المقتدين رحمتي وان لم يتحد المكان. شامي: ۱/ ۵۴۹، ۵۵۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.
(۲) وفي الدر المختار: وينقضه خروج كل خارج نجس ... منه ... معتادا او لا ، من السبيلين او لا الى ما يطهر ... اى يلحقه حكم التطهير. وفي الشامية :لو افتصد وخرج منه دم كثير ولم يتلطخ رأس الجرح فانه ناقض مع انه لم يسل الى ما يلحقه حكم التطهير، لانه سال الى المكان دون البدن. شامي: ۱/ ۱۳۴، كتاب الطهارة، نواقض الوضو،ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا:"وكذا ينقضه علقة مصت عضوا وامتلأت من الدم ،ومثلها القراد إن كان كبيرا: لانه حينئذ يخرج منه دم مسفوح سائل،شامي: ۱/ ۱۳۹،كتاب الطهارة، ط: سعيد كراچي.
(۳)عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت: كنت انام بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاى في قبلته، فاذا سجد غمزني ، فقبضت رجليّ ،فاذا قام بسطتها ، قالت : والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح. صحيح البخارى: ۱/ ۷۳، باب التطوع خلف المرأة، ط: قديمي كراچي. رجل صلى في المسجد في ليلة مظلمة بالتحري، فتبين انه صلى الى غير القبلة، جازت صلاته، لانه ليس عليه ان يقرع ابواب الناس للسؤال عن القبلة، هندية: ۱/ ۶۴، كتاب الصلوٰة، الباب الثالث في استقبال القبلة، ط:رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/ ۴۳۳، كتاب الصلوٰة، باب : شروط الصلوة، ط: سعيد كراچي.

انعامی بونڈر کھنے والے کی امامت

''انعامی بونڈ'' سود اور جوا کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے حرام ہے، اس لئے انعامی بونڈ رکھنے والا فاسق ہے، اور اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

انگلیوں پر گننا

نماز کے بعد یا عام حالت میں انگلیوں پر تسبیحات گننا (شمار کرنا) جائز ہے بلکہ حدیث شریف میں تسبیحات کو انگلیوں پر گننے کا حکم آیا ہے۔(۲)

انگلیوں کا توڑنا

نماز کی حالت میں انگلیوں کا توڑنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) فی التنویر : ویکرہ امامة عبد واعرابی وفاسق ، وفی الشامیة: واما الفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه بانه لا یهتم لامر دینه... فهو کالمبتدع تکره امامته بکل حال، بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم لما ذکرنا . الدر مع الرد: ۱/۵۵۹ - ۵۶۰، باب الامامة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ، ص: ۳۶۵،کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،البحر: ۱/۳۴۸،کتاب الصلاة، باب الامامة،ط: سعید کراچی.

(۲) عن ام حمیضة بنت یاسر ، عن جدتها یسیرة وکانت من المهاجرات قالت: قال لنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : علیکن بالتسبیح والتهلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانهن مسئولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمة، ترمذی: ۲/۱۹۸، ابواب الدعوات، باب : فی دعاء النبی صلی الله علیه وسلم وتعوذه فی دبر کل صلاة، ط: سعید کراچی. وفیه ایضاً: ابواب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید : ۲/۱۸۷، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۶۵۰ کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) وینبغی ان تکون کراهة الفرقعة،تحریمیة للنهی الوارد فی ذلک ... ونقل فی الدرایة اجماع العلماء علی کراهته فیها ثم یظهر ایضا انها تحریمیة للنهی المذکور، البحر الرائق: ۲/۲۰، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها،ط: سعید کراچی.هندیة: ۱/۱۰۶، الباب السابع فیما یفسد الصلاةوما یکره فیها . ط: رشیدیة کوئٹه.شامی: ۱/۶۴۲، کتاب الصلوة ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها،ط:سعید کراچی.

اوابین کی نماز

(''صلوٰۃ الاوابین'' کے عنوان کو دیکھیں)۔

اوابین کی نماز کی نیت

اوابین کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، کسی خاص نماز اور وقت کا نام لینا ضروری نہیں ہے، اور عوام کو لمبی لمبی نیت بتلا کر پریشان کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔(۱)

اوساطِ مفصل

نماز میں ''اوساطِ مفصل'' درمیانی درجہ کی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ ''سورہ بروج'' سے ''لم یکن'' تک ہیں، اور ان سورتوں کو عصر اور عشاء میں پڑھنا مستحب ہے۔

بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو۔ سفر، ضرورت اور وقت میں تنگی کی حالت میں جو بھی سورت پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) " (وكفى مطلق نية الصلاة) وان لم يقل لله (لنفل وسنة) راتبة (وتراويح) على المعتمد اذ تعينها بوقوعها وقت الشروع ،والتعيين احوط،شامی: ۱/۴۱۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.حلبی كبير، الشرط السادس : النية، ص: ۲۴۷، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/۶۵، كتاب الصلاة ، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی النية،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) " سنتها حالة الاضطرار فی السفر وهو ان يدخله خوف او عجلة فی سيره ان يقرأ بفاتحة الكتاب وأی سورة شاء وحالة الاضطرار فی الحضر وهو ضيق الوقت او الخوف على نفس اومال ان يقرأ قدرما لايفوته الوقت او الامن هكذا فی الزاهدی... واستحسنوا فی الحضر ... واوساطه فی العصر والعشاء.... والاوساط من سورة البروج الى لم يكن" هندية: ۱/۷۷، الباب الرابع : فی صفة الصلاة، الفصل الرابع فی القراءة ،ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۱/۵۳۹، ۵۴۰، كتاب الصلاة آداب الصلاة، ط:سعيد كراچی. حلبی كبير،ص: ۳۱۱، ۳۱۲، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

اوقات نماز

سب کو معلوم ہے کہ ہر آن ہر وقت ہر گھڑی بندہ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں برستی ہیں اور ہر بندہ ہر گھڑی ان نعمتوں سے فائدہ حاصل کرتا رہتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا سلسلہ بند کردے تو کسی بھی آدمی کے لئے زندہ رہنا ممکن نہیں ہوگا، اور ان بے شمار نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے نماز کو مقرر کیا گیا ہے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ انسان ہر وقت نماز اور عبادات میں مشغول رہتا لیکن چونکہ اس میں تمام ضروری حاجتوں کو پورا کرنا مشکل ہوجاتا، اس لئے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ان پانچ وقتوں میں نماز فرض کی گئی۔(۱)

(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء۔

اوقات نماز اور جدید سائنس

انسان طبعی طور پر محرک جسم ہے یہ جامد اور ساکت اجسام کی ضد ہے۔ اس لئے اس کی صحت، تندرستی اور بقا تحریک میں ہے اور نماز بار بار اسی تحریک کا نام ہے۔ قدرت نے اس کے معمولات زندگی اور اس کو ازل سے ابد تک جانتے اور پہچانتے ہوئے نماز میں اس کے لئے اوقات اور وقفے مقرر کئے ہیں۔

نماز فجر

نماز فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے کو ہوتی ہے اور اس وقت آدمی

(۱) "لما كان فائدة الصلاة وهي الخوض في لجة الشهود، والانسلاك في سلك الملائكة لاتحصل الا بمداومة عليها، وملازمة بها واكثار منها حتىٰ تطرح عنهم اثقالهم، ولا يمكن ان يؤمروا بما يفضي الى ترك الارتفاقات الضرورية والانسلاخ عن احكام الطبيعة بالكلية او جبت الحكمة الالٰهية ان يؤمروا بالمحافظة عليها والتعهد لها بعد كل برهة من الزمان ليكون انتظارهم للصلاة وتهيؤهم لها قبل ان يفعلوها... الخ، حجة الله البالغة، ابواب الصلاة، اوقات الصلاة: ۱/ ۴۲۱، ط: قديمي كراچي.

رات کے سکون اور آرام کے بعد اُٹھتا ہے۔ سائنس اور حفظان صحت (Hygiene) کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کے لئے آہستہ آہستہ اپنی رفتار، قوت اور لچک میں اضافہ کیا جائے حتیٰ کہ دوڑنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ اس میں پہلے آہستہ آہستہ دوڑیں پھر تیز پھر اور تیز اور پھر سبک رفتار بن جائیں۔

اب اگر انسان صبح اُٹھتے ہی سترہ رکعات کی نماز پڑھے تو اس کی جسمانی صحت بہت جلد ختم ہو جائے گی اور وہ بہت ہی جلد اعصاب اور بے طاقتی کا مریض بن جائے گا۔

اور پھر رات سونے کے بعد صبح اٹھتے ہی پیٹ خالی ہوتا ہے اور خالی پیٹ اور اس وقت جب اعضاء رات بھر سکون میں رہے ہوں اور پھر فوراً انہیں تحریک دی جائے دونوں حالتوں میں سخت محنت اور زیادہ اٹھک بیٹھک بہت مضر ہے اس لئے اللہ رب العزت نے صبح کی نماز بہت مختصر رکھی ہے۔

صبح کی نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت (Sterilization) اور صفائی کی طرف مائل کرنا ہے اگر اس نے نماز کا وضو نہ کیا اور مسواک نہ کیا اور صبح کا ناشتہ کر لیا تو رات بھر جراثیم منہ میں پھیلتے پھولتے رہے اور (Bacteria) کی ایک خاص قسم رات سوتے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ غذا، لعاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سوزش (Stomach Swelling) اور آنتوں کی ورم (Inflammation Of Intestines) اور السر (Ulcer) کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

ظہر کی نماز

صبح سے دوپہر تک آدمی کسب معاش کے لئے ساعی و کوشاں رہتا ہے۔ اسی

دوران گرد و غبار، دھول اور مٹی سے اس کا واسطہ پڑتا ہے بعض اوقات ایسے زہریلے کیمیکل ہوا کے ذریعے کھلے اعضاء، چہرے اور ہاتھوں پر لگ جاتے ہیں جو اگر زیادہ دیر رہیں تو انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔تو ایسی کیفیت میں جب آدمی وضو کرتا ہے تو اس پر سے تمام کثافتیں اور تھکان دور ہو جاتی ہے اور اس پر، سرور اور کیف کی ایک دنیا روشن ہو جاتی ہے۔

سورج کی تمازت ختم ہو کر جو زوال سے شروع ہوتی ہے تو زمین کے اندر سے ایک گیس خارج ہوتی ہے، یہ گیس اس قدر زہریلی ہوتی ہے کہ اگر آدمی کے اوپر اثر انداز ہو جائے تو وہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دماغی نظام اس قدر درہم برہم ہو جاتا ہے کہ آدمی پاگل پن کا گمان کرنے لگتا ہے۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسے نماز کی نورانی لہریں اس خطرناک گیس سے محفوظ رکھتی ہیں۔اب نورانی لہروں سے یہ زہریلی گیس بے اثر ہو جاتی ہے۔

نماز عصر

زمین دو طرح سے چل رہی ہے ایک گردش محوری اور دوسری طولانی، زوال کے بعد زمین کی گردش میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ گردش کم ہوتی چلی جاتی ہے اور عصر کے وقت یہ گردش اتنی کم ہو جاتی ہے کہ حواس پر دباؤ پڑنے لگتا ہے۔انسان، حیوان، چرند، پرند سب کے اوپر دن کے حواس کی بجائے رات کے حواس کا دروازہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے اور شعور مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہر ذی شعور انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ عصر کے وقت اس کے اوپر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے جس کو وہ تکان، بے چینی اور اضمحلال کا نام دیتا ہے۔ یہ تکان اور اضمحلال شعوری حواس پر لاشعوری حواس کی گرفت کا

نتیجہ ہوتا ہے۔عصر کی نماز شعور کو اس حد تک مضمحل ہونے سے روک دیتی ہے جس سے دماغ پر خراب اثرات مرتب ہوں۔وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔دماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

ایک مریض کی پریشانی

بندہ کے کلینک میں ایک رئیس آدمی علاج کے لئے آیا اس کا صرف ایک مسئلہ تھا کہ عصر کے وقت سے دماغی دباؤ، بے چینی اور بے سکونی شروع ہو جاتی ہے جو پھر مسلسل بڑھتی ہے اور کچھ عرصہ رہنے کے بعد مغرب کے بعد کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

بندہ نے انہیں کچھ ادویات دیں اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کا کہا۔مریض حیرت انگیز طریقے سے صحت یاب ہو گیا۔

نماز عصر کے بعد اوراد کی وجہ

نماز عصر کے بعد کچھ دیر ذکر، تسبیح کی جاتی ہے جو کہ شرعی حکم ہے اور پھر دعا کی جاتی ہے۔اس کی وجہ یہی ہے کہ ان اذکار اور وظائف کی نورانی شعائیں اور لہریں اس خطرناک اثر پر غالب آجاتی ہیں جو زمین کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے۔

اولیاء کا معمول

اولیاء کرام کے معمولات میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ عصر سے مغرب تک مسلسل ذکر اذکار اور وظائف میں مشغول رہتے ہیں اس کی سائنسی وجہ یہی ہے جو پہلے بیان ہو گئی ہے کہ زمین کی گردش محوری اور طولانی کے اثرات سے وہ حضرات ذکر اذکار کے ذریعے محفوظ رہتے تھے۔

نماز مغرب اور روحانی لہریں

آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ہے اور کاروبار سے اس کی اور اس کے بچوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔شکر کے جذبات سے وہ مسرور اور خوش وخرم اور پر کیف ہو جاتا ہے۔اس کے اندر خالق کائنات کی وہ صفات متحرک ہو جاتی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تخلیق ہوتی ہے۔جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ پر سکون ذہن کے ساتھ محو گفتگو ہوتا ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں (لہریں) بچوں میں براہ راست منتقل ہوتی ہیں اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادات کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی محبت اور عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے والے بندے کی اولاد سعادت مند اور ماں باپ کی خادم ہوتی ہے۔(بحوالہ ''نماز'' خواجہ شمس الدین عظیمی)

نماز عشاء

انسان طبعی طور پر لالچی ہے اور جب وہ کاروبار دنیا سے فارغ ہو کر گھر آتا ہے تو وہ کھانا کھاتا ہے اور لذت وحرص میں کھانا زیادہ کھا لیتا ہے اب اگر وہ اس کھانے کے بعد لیٹ جائے تو مہلک امراض میں مبتلا ہو جائے گا۔اب اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک اور فائدہ بھی دیا ہے کہ سارا دن کا تھکا ہوا ذہن لے کر اگر نیند کرے گا تو بے سکون ہوگا۔اس کو سکون نماز کے اندر ملے گا۔

تو یوں کھانے اور سکون کا تمام نظام نماز کے ذریعے حل ہوتا ہے اور پھر جب یہ

نماز پڑھتے پڑھتے سوئے گا تو جس طرح صبح اُٹھتے ہی فجر کی نماز کی ورزش کی تو اسی طرح سوتے وقت عشاء کی نماز کی مکمل اور طویل ورزش اس کو سکون اور آرام کی نیند سلائے گی۔

اب تو ماہرین سونے سے قبل ہلکی ورزش پر زور دیتے ہیں اور خود ماہرین کا کہنا ہے کہ نماز سے بڑھ کر سوتے وقت کی کوئی بہتر ورزش نہیں۔

نماز تہجد

جیسا کہ پہلے ذکر کیا کہ تہجد کی نماز سے طویل تحقیقات کے بعد مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں جو ماہرین نے اپنی کتب اور واقعات میں بیان کیے ہیں:

۱......بے سکونی اور نیند کی کمی کا علاج ہے۔

۲......دل کے امراض کے لئے تریاق اعظم ہے۔

۳......اعصابی کھچاؤ اور جکڑاؤ کے لئے مفید ہے۔

۴......دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کی خطرناک کیفیت کے لئے آخری علاج ہے۔

۵......نگاہوں میں خاص طور پر جن کی نگاہ میں دو چیزیں نظر آتی ہوں ان کا علاج ہے۔

۶......انسانی جسم میں نشاط، فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتی ہے جو اسے سارا دن ہشاش بشاش رکھتی ہے۔

بحوالہ: (۱) ڈاکٹر ڈارون اور اس کے نظریات

(۲) تصورات دین (مکمل) (۳) دینی زندگی (جلد اول)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۵۸-۶۳)

اولاد کو دینی تعلیم دینا

ماں باپ اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے زیادہ بہتر کوئی گفٹ نہیں دے سکتے اس لئے ماں باپ پر ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو ہمیشہ اچھے طریقے سے دینی تعلیم دیتے رہیں، اور اولاد کو تنبیہ بھی کرتے رہیں، اولاد کو تنبیہ کرنا پونے دو کلو کھجور یا کشمش یا گندم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اولاد کو نماز پڑھنے کے لئے مجبور کرنا

☆...... جب بچے کی عمر سات سال ہو جائے، تو والدین کو چاہئے کہ ان بچوں کو نماز پڑھنے کی تاکید شروع کردیں، تاکہ انہیں نماز کی عادت پڑ جائے، اور جب ان کی عمر دس سال ہو جائے، تو اس وقت نماز پڑھنے پر مجبور کرنے کے لئے تاکید کریں، اگر تاکید کرنے سے نماز نہیں پڑھتے تو ان کی ہلکی پھلکی پٹائی بھی کریں، تاکہ بالغ ہونے کے بعد جب نماز فرض ہو جائے تو اس کی کوئی نماز قضاء نہ ہو اور وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو۔(۲)

---

(۱)عن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لأن يؤدب الرجل ولده خير من ان يتصدق بصاع، سنن الترمذى : ۲/۱۶، ابواب البر و الصلة، باب: ماجاء فى ادب الولد، ط: سعيد كراچى. المستدرك للحاكم ، وزاد فيه:" والله لان يؤدب احدكم ولده خير له من ان يتصدق كل يوم بنصف صاع". كتاب الادب، فضل تاديب الاولاد :۳۷۳/۵، رقم الحديث: ۷۷۵۴، ط: دار المعرفة بيروت، لبنان.

(۲) فى سنن ابى داؤد عن عبدالملك بن الربيع بن سبرة، عن ابيه ،عن جده قال قال النبى صلى الله عليه وسلم :" مروا الصبى بالصلوة اذا بلغ سبع سنين و اذا بلغ عشر سنين فاضربوه عليها، سنن ابى داؤد ،ص: ۷۰، كتاب الصلاة، باب متى يؤمر الغلام بالصلوة ط: مير محمد كتب خانه كراچى. سنن الترمذى: ۹۲/۱، ۹۳، ابواب الصلوة،باب متىٰ يؤمر الصبى بالصلوة، ط: سعيد كراچى.شامى: ۳۵۲/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

☆......ماں باپ پر یہ بھی ضروری ہے کہ جب بچے کی عمر سات سال ہو جائے تو اس کو نماز کے ارکان، شرائط اور نماز کے متعلق تمام ضروری احکام اور مسائل بھی سکھا دیں ، اور وضو کا طریقہ بھی سکھا دیں اور طہارت کے ضروری مسائل بھی بتلا دیں، اگر والدین یہ ذمہ داری ادا کریں گے تو بہتر ورنہ گنہگار ہوں گے۔(۱)

اگر خود یہ تعلیم نہیں دے سکتے تو کسی عالم دین کے ذریعہ یہ تعلیم دلا دیں یا دینی مکاتب میں بھیج دیں۔

اول وقت میں نماز پڑھنا

نماز کا وقت ہو جانے کے بعد عورتوں کے لئے اول وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے عورتوں کے لئے اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں ، البتہ وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں ورنہ نہیں۔(۲)

اونٹوں کے مقام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

جہاں اونٹ باندھے ہوں ان جگہوں میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ ایک عظیم الجثہ جانور ہے، اور جس کو پکڑ لیتا ہے پھر چھوڑتا نہیں اور اس کی عادت بھی یہ ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں کو ستاتا ہے اور سرکشی اس جانور کا خاصہ ہے، اور یہ باتیں ایسی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نمازی کا دل نماز میں نہیں

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)"نعم ذکر شراح الهداية وغيرهم في باب التيمم ان اداء الصلاة في اول الوقت افضل الا اذا تضمن التاخير فضيلة لا تحصل بدونه کتکثير الجماعة، ولهذا کان اولیٰ للنساء ان يصلين في اول الوقت، لانهن لا يخرجن الى الجماعة کذا في مبسوطي شمس الائمة و فخرالاسلام .اه، شامي: ۱/۳۶۷، کتاب الصلاة،مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ط: سعيد کراچي.

لگے گا بلکہ اونٹ پر لگا رہے گا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صلوا فی مراح الغنم ولا تصلوا فی معاطن الابل فانها خلقت من الشیاطین

بکریوں کی آرام گاہ میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے مقام میں نماز مت پڑھو کیونکہ اونٹ کی فطرت میں شیطانی مادہ زیادہ ہے...... (احکام اسلام ص ۷۵)(۱)

''اوئی'' کرنا

''کراہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اہل حدیث کی امامت

''غیر مقلدین کی امامت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایئر کنڈیشن

مسجد میں ''ایئر کنڈیشن'' لگانا جائز ہے شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

---

(۱)'' وتکره الصلوٰة ایضا فی معاطن الابل ای مبارکها''حلبی کبیر،ص:۳۶۲،۳۶۳،کراهیة الصلوٰة،ط: سهیل اکیڈمی لاهور،بدائع: ۱/۱۱۵،کتاب الصلاة، شرائط ارکان الصلاة، ط: سعید کراچی. کذا فی التاتارخانیة: ۱/۵۷۰، کتاب الصلوٰة،الفصل الرابع فی بیان مایکره للمصلی أن یفعل فی صلاته ومالا یکره ،ط:ادارة القرآن کراچی.

'' وفی معاطن الابل ان الابل لعظم جثتها ، وشدة بطنها ،وکثرة جرائتها کادت تؤذی الانسان فیشغله ذلک عن الحضور ،بخلاف الغنم ،حجة اللّٰه البالغة: ۱/۴۳۵، المواطن التی لا یصلی فیها،ط: قدیمی کراچی.

(۲)(قوله بالقنو والقنوین فیعلقه)فیه دلالة علی تعلیق المراوح فی المساجد:لما أنهالیست بأقل نفعا من القنومع ما فی القنومن الشغل والتلویث مالیس فی المروحة،الکوکب الدری،أبواب التفسیرعن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ،باب القنو یعلق فی المسجد :۴/۸۴، ط: ادارة القرآن کراچی.

قلت:ویدخل فی ما استنبطه تعلیق المکیف فی المسجد ، فانه مریح عند شدة الحرارة، ومزیل للرائحة الکریهة ، ومجاف للعروق الخارجة، ومعین للخشوع وغیره ، محمد انعام الحق.

فتاویٰ رحیمیه: ۹/۱۱۵ تا ۱۱۸،الوقف،باب احکام المساجدوالمدارس،ط: دار الاشاعت کراچی.

ایئر کنڈیشن کی وجہ سے دروازہ بند کرنا

''ایئر کنڈیشن'' کی وجہ سے مسجد کا دروازہ بند کرنا جائز ہے۔ اگر مسجد کے اندرونی حصے میں لوگ بھر گئے، اور ایئر کنڈیشن کی وجہ سے دروازہ بند ہے اور بعد میں آنے والے لوگ دروازے کے باہر برآمدے میں کھڑے ہو کر امام کی اقتداء کر کے نماز ادا کر رہے ہیں اور ان لوگوں کو امام کے رکوع، سجدہ وغیرہ کے بارے میں علم ہوتا ہے تو اقتداء درست ہے، اور ان لوگوں کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر دروازے شیشے کے لگا دیئے جائیں تو بھی اقتداء درست ہے جب کہ امام کی تکبیرات کی آواز مقتدیوں تک پہونچ سکے۔(۱)

ایک رکعت ملی

''چار رکعت میں سے ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا

فرائض کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا مناسب نہیں اور

---

(۱) في الدر المختار: " والحائل لا يمنع الاقتداء ان لم يشتبه حال امامه بسماع او رؤيةولو من باب مشبک يمنع الوصول في الاصح(قوله: بسماع) اى من الامام او المكبر ... (قوله :او رؤية) ينبغي ان تكون الرؤية كالسماع ، لا فرق فيها بين ان يرى انتقالات الامام او احد المقتدين شامي: ۱/ ۵۸۶، باب الامامة، ط: سعيد كراجي. حلبي كبير،فصل : الامامة، شروط المحاذاة، ص: ۵۲۳،۵۲۴،ط: سهيل اكيلمي لاهور، التاتارخانية: ۱/ ۶۱۲، كتاب الصلوة باب ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع ،ط: ادارة القران كراجي.

نوافل کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔(۱)

ایک رکعت میں دوسورتیں پڑھنا

''دوسورتیں ایک رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک سجدہ بھول گیا

''سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک سورت سے دوسری سورت کی طرف انتقال کرنا

ایک سورت کو شروع کرنے کے بعد دوسری سورت کی طرف انتقال کرنے سے نماز ہو جائے گی، لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۲)

ایک سورت کو دو رکعت میں پڑھنا

☆......فرض نماز میں عذر اور ضرورت کے بغر دونوں رکعتوں میں ایک ہی

---

(۱) ......ان الافضل قراءة سورة واحدة، ففي جامع الفتاوى، روى الحسن عن ابى حنيفة انه قال: لا احب ان يقرأ سورتين بعد الفاتحة في المكتوبات ،ولو فعل لا يكره،و في النوافل لا باس به، شامي: ۱/۴۹۲، كتاب الصلاة، سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى. المبسوط للسرخسي، الصلوٰة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن: ۲/۴۸، ط: ادارة القرآن، المجلس العلمى كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۵۵، الكراهية، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية :" ويكره تكرار السورة في ركعة واحدة في الفرائض،ولا باس بذلك في التطوع كذا في فتاوى قاضيخان، ۱/۱۰۷،كتاب الصلوٰة، الباب السابع فيما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوٰة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)وفي الخلاصة :" افتتح سورة وقصده سورة أخرى، فلمّا قرأ آية او آيتين اراد ان يترك تلك السورة ويفتتح التي ارادها يكره آه، شامي: ۱/۵۴۷، كتاب الصلاة، باب آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، كراهية الصلاة، ص: ۳۶۳، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/۷۹، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفه الصلاة، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه.

سورت کی قرأت کرنا خلاف اولیٰ اور مکروہ تنزیہی ہے، اگر بھولے سے ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں، البتہ نوافل میں بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے ایک ہی سورت دونوں رکعت میں پڑھ لی، مثلاً پہلی رکعت میں ''الم تر کیف'' پڑھی اور دوسری رکعت میں بھی ''الم تر کیف'' پڑھی تو نماز ہو جائے گی سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، البتہ جان بوجھ کر ایسا نہ کرے بلکہ ہر رکعت میں الگ الگ سورت پڑھنے کی کوشش کرے۔(۲)

ایک مثل

سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے تو ایک مثل ہے۔ مثلاً لکڑی کی لمبائی ایک ہاتھ ہے اور سایہ اصلی کے علاوہ سایہ ایک ہاتھ ہوگیا تو ایک مثل ہے۔(۳)

ایک نماز چھوڑنے کا نقصان

''نماز چھوڑنے کا نقصان'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)وفی الدر المختار: لا بأس ان یقرأ سورة ویعید ها فی الثانیة.. ولا یکره فی النفل شئی من ذلک وفی الشامیة:(قوله : لا بأس ان یقرأ سورة الخ) افاد انه یکره تنزیها ... هذا اذا لم یضطر، شامی: ۱/ ۵۴۶، ۵۴۷. کتاب الصلاة ،آداب الصلوٰة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، کراهیة الصلوٰة، ص:۳۵۵، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیه: ۱/ ۷۸، کتاب الصلاة، الباب الرابع : فی صفة الصلاة، الفصل الرابع فی القراء ة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ایضاً.

(۳) اذا صار ظل کل شئی مثله، حلبی کبیر،ص:۲۲۷، کتاب الصلاة، الشرط الخامس الوقت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۳۵۹، ۳۶۰، کتاب الصلاة، مطلب فی تعبده علیه الصلاة والسلام قبل البعثة. ط: سعید کراچی. التاتارخانیة: ۱/ ۴۰۲، کتاب الصلوٰة ،باب المواقیت، ط: ادارة القرآن کراچی.

ایک ہی سورت کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا

☆......ایک ہی سورت کی کچھ آیتیں ایک جگہ سے ایک رکعت میں پڑھنا، اور کچھ آیتیں دوسری جگہ سے دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، اگر درمیان میں دو آیتوں سے کم چھوڑ اجائے، اور اگر دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت سے مسلسل قرأت کی ہے، درمیان میں کوئی آیت نہیں چھوڑی یا درمیان میں دو آیت یا اس سے زیادہ چھوڑ دی، تو پھر مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اسی طرح اگر دو سورتیں دو رکعتوں میں پڑھی جائیں، اور ان دونوں سورتوں کے درمیان میں کوئی چھوٹی سورت جس میں تین آیتیں ہوں چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

مثال: پہلی رکعت میں "سورۂ تکاثر" پڑھی جائے، اور دوسری رکعت میں "سورۂ همزہ" پڑھی جائے، اور درمیان میں "سورۂ عصر" جو تین آیتوں کی سورت ہے چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔

---

(۱) وفي الدر المختار: لا بأس ...... ان يقرأ في الاولىٰ من محل وفي الثانية من آخر ولو من سورة ان كان بينهما آيتان فاكثر، وفي الشامية: (قوله: لا بأس ......الخ) افاد انه يكره تنزيها (شامي: ۱/ ۵۴۶، كتاب الصلاة، مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۹۳، تتمات فيما يكره من القرآن في الصلوٰة وما لا يكره، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتار خانية: ۱/ ۴۵۲، كتاب الصلوٰة، الفرائض، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲): في الدر المختار، ويكره الفصل بسورة...قصيرة... ولا يكره في النفل شئ من ذلک، كتاب الصلوٰة، فصل في القراءة: ۱/ ۵۴۶، ۵۴۷، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، تتمات فيما يكره من القرآن في الصلوٰة وما لا يكره، ص: ۴۹۳، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، التاتارخانيه، كتاب الصلوٰة، الفرائض: ۱/ ۴۵۲۔ ۴۵۳، ط: ادارة القرآن كراچي.

اور یہ کراہت فرائض کے ساتھ خاص ہے، نفل نمازوں میں اگر ایسا کیا جائے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

ایک ہی مسجد میں جمعہ کی دو جماعتیں کرنا

''جمعہ کی دو جماعتیں کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

ب

باپ نماز میں پکارے

''ماں باپ نماز میں پکاریں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بات کرنا

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

باجا بجانا

باجا بجانا ناجائز اور حرام ہے،(۱) اگر کسی جگہ پر نماز ہو رہی ہے تو وہاں قریب باجا بجانا بہت بڑا گناہ ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں کو خلل ہوگا، خشوع، خضوع اور اطمینان کے ساتھ نماز ادا نہیں کر سکیں گے، دل ادھر ادھر منتشر ہوگا، پریشان ہو جائیں گے،(۲) اس لئے اس کام کو روکنا ضروری ہے، اگر خود حکمت کے ساتھ روک سکتا ہے تو بہتر ورنہ حکومت کے تعاون سے اس کو روکنے کی کوشش کرنا ضروری ہے، تا کہ یہ سلسلہ بند ہو جائے اور نمازی

---

(۱) قال ابن عابدین رحمه الله: " ذکر شیخ الاسلام ان کل ذلک مکروه عند علمائنا واحتج بقوله تعالیٰ "و من الناس من یشتری لهو الحدیث،الآیة. جاء فی التفسیر: ان المراد الغناء ... وسماع غناء، فهو حرام باجماع العلماء، شامی: ۶/ ۳۴۹، کتاب الحظر والاباحة، ط: سعید کراچی. الجامع لاحکام القرآن للقرطبی،(سورة لقمان: ۶)، عالمگیری: ۵/ ۳۴۵، کتاب الکراهیة، الباب السابع عشر فی الغناء واللهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) اس کی نظیر یہ ہے :ویکره...... ورفع صوت بذکر، وفی الشامیة: لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام، الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید کراچی. فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴/ ۵۴، دار الاشاعت کراچی.

حضرات سکون کے ساتھ نماز ادا کرسکیں۔(۱)

(نوٹ) قریب میں باجہ بجنے کی وجہ سے نمازیوں کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

بار بار پڑھنا

''پیچھے سے پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بار بار لقمہ دیا

''لقمہ بار بار دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بارش کی وجہ سے نماز توڑنا

بارش کی وجہ سے نماز توڑنا جائز نہیں، البتہ بارش سے کسی کو مرض کا خطرہ ہو یا بھیگنے سے (۳۰۴۲،۳ گرام) چاندی کی قیمت کے برابر مالی نقصان ہو رہا تھا تو ایسا شخص نماز توڑ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) اجمع المسلمون فيما ذكر ابن عبد البر ان المنكر واجب تغييره على كل من قدر عليه ...... قال العلماء: الامر بالمعروف باليد على الامراء وباللسان على العلماء وبالقلب على الضعفاء يعني عوام الناس، الجامع لاحكام القرآن للقرطبي، (آل عمران: ۲۲) وقد قال بعض علماء نا الامر الاول للامراء والثاني للعلماء والثالث لعامة المؤمنين، مرقات: ۹/ ۳۲۸، كتاب الآداب، باب الامر بالمعروف، الفصل الاول، ط: امداديه ملتان. عالمگیری: ۵/ ۳۵۱، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء واللهو، ط: رشيدية كوئته.

(۲) کیونکہ یہ مفسدات میں سے نہیں ہے۔

(۳) وفي الدر المختار: يقطعها لعذر كمالو خاف ضياع درهم من ماله......، ۲/ ۵۱، وفي الرد (تتمة)... نقل عن خط صاحب البحر على هامشه ان القطع يكون حراما و مباحا ومستحبا وواجبا، فالحرام لغير عذر والمباح اذا خاف فوت مال والمستحب القطع للاكمال والواجب لاحياء نفس، الدر مع الرد: ۲/ ۵۲، كتاب الصلاة، مطلب قطع الصلوٰة يكون حراما ومباحا ومستحبا و واجبا، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۴۵۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في

باریک دوپٹہ

"دوپٹہ باریک ہے" کے عنوان کو دیکھیں۔

باریک کپڑے

☆......جو کپڑے ایسے باریک ہیں کہ پہننے کے بعد اندر سے بدن نظر آتا ہے، عورتوں کے لئے ایسے کپڑے استعمال کرنا جائز نہیں،(۱) اور ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے عورتوں کی نماز نہیں ہوتی، نماز کے لئے دوپٹہ بھی موٹا استعمال کرنا چاہیئے۔(۲)

☆......اگر عورت نماز میں ایسے باریک کپڑے پہنتی ہے جس سے بدن یا

= بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/۱۰۷، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانى فى ما يكره فى الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئته، حلبى كبير، ص: ۳۷۰، مكروهات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، احسن الفتاوىٰ: ۳/۴۳۸، باب مفسدات الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۱) (وعادم ساتر) لا يصف ما تحته، الدر. وفى الشامية(قوله لا يصف ما تحته) بأن لايرى منه لون البشرة احترازاً عن الرقيق ونحو الزجاج، شامى: ۱/۴۱۰، باب شروط الصلاة، مطلب فى النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچى.

(والرابع ستر عورته) ووجوبه عام ولو فى الخلوة على الصحيح(قوله ووجوبه عام) اى فى الصلاة خارجها...... (قوله على الصحيح) لانه تعالىٰ وان كان يرى المستور كما يرى المكشوف لكنه يرى المكشوف تاركا للادب والمستور متادبا ، وهذا الادب واجب مراعاته ،عند القدرة عليه الخ، شامى: ۱/۴۰۴، مطلب فى ستر العورة ، ط: سعيد كراچى.

(۲) والثوب الرقيق الذى يصف ما تحته لا تجوز الصلاة، فيه كذا فى التبيين. عالمگيرى: ۱/۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث فى شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئته. شامى: ۱/۴۱۰، كتاب الصلاة، مطلب فى النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۲۱۴، الشرط الثالث فى ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

بالوں کا رنگ جھلکتا ہوا نظر آئے تو نماز نہیں ہوگی۔(۱)

☆......مرد حضرات کے لئے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا درست ہے اگر ستر کا حصہ نظر نہیں آتا ہے،(۲) عورتوں کے لئے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں۔

بازو سجدے میں

مرد حضرات سجدہ کی حالت میں دونوں بازوؤں کو زمین پر نہ لگائیں اور خواتین سجدہ کی حالت میں دونوں بازوؤں کو زمین پر لگائیں۔(۳)

---

(۱) عن عائشة رضي الله عنها انها سئلت عن الخمار، فقالت : انما الخمار ما وارى البشرة والشعر، بيهقي: ۲/ ۲۳۵، باب الترغيب في ان تكثف ثيابها، كتاب الصلاة، ،ط: نشر السنة ملتان، پاکستان.

(۲) والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة، اما لو صلى في ثوب واحد متوشحا به جميع بدنه كازار الميت تجوز صلاته من غير كراهة فان صلى في ازار واحد يكره، انتهى، حلبي كبير،ص:۲۱۲، الشرط الثالث في ستر العورة ،ط:سهيل اكيڈمي لاهور.

ان الشرط هو ستر عورة المصلي لا ستر ذات المصلي، شامي: ۱/ ۴۱۱، كتاب الصلاة مطلب في النظر الى وجه الامرد،ط: سعيد كراچي.هندية: ۱/ ۵۹، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه.

(۳) وحررنا انها تخالف الرجل في خمسة وعشرين ...... الخ، وفي الرد ،وذالك حيث قال [تنبيه] ذكر الزيلعي انها تخالف الرجل في عشر وقدزدت اكثر من ضعفها...... وتفترش ذراعيها، الخ. شامي: ۱/ ۵۰۴، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. البحر : ۱/ ۳۲۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱/ ۳۸۵، كتاب الصلاة، فصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: المكتبة الغوثية كراچي پاكستان.

باقی ماندہ رکعتیں

مسبوق کی باقی ماندہ رکعتیں قرأت کے اعتبار سے تو پہلی ہوتی ہیں لیکن التحیات میں بیٹھنے کے لحاظ سے یہ رکعتیں آخری ہیں، اگر مسبوق کو امام کے ساتھ ایک رکعت ملی ہے تو امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھ کر قعدہ کرنا ضروری ہے، اور باقی دو رکعتیں ایک قعدہ سے ادا کریں۔(۱)

بال

اگر نماز کے دوران عورت کے سر کے نیچے لٹکے ہوئے بالوں کا چوتھائی حصہ کھلا رہے گا تو نماز نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ویقضی اول صلاته في حق قراء ة وآخرها في حق تشهد ، فمدرک رکعة من غير فجر يأتي برکعتين بفاتحة و سورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ولا يقعد قبلها، الدر المختار مع الشامي: ۱/۵۹۶ـــ۵۹۷، کتاب الصلاة، باب الامامة ، ط: سعيد کراچي. عالمگيري: ۱/۹۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، الفصل السابع في المسبوق،ط: رشيديه کوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/۵٦۷، کتاب الصلاة، حکم المسبوق ،ط:رشيدية کوئٹه.

(۲) (اما الشعر المسترسل) اى النازل عن راسها (فقد قال الفقيه ابو الليث ان انکشف ربع المسترسل فسدت صلاتها) لانه عورة کذا ذکره في اکثر کتب الفتاویٰ وصححه صاحب الهداية، وغيره، حلبي کبير،ص: ۲۱۲، اما الشرط الثالث فهو ستر العورة، ط: سهيل اکيڈمي لاهور.

الرابع ستر عورته. (وللحرة) ولو خنثیٰ(جميع بدنها) حتیٰ شعرها النازل في الاصح وفي الرد(قوله في الاصح) صححه في الهداية والمحيط والکافي وغيرها ، وصححه في الخانية خلافه مع تصحيحه لحرمة النظر اليه وهو رواية المنتقیٰ واختاره الصدر الشهيد ، والاول اصح و احوط کما في الحلية عن شرح الجامع لفخر الاسلام ، وعليه الفتویٰ کما في المعراج. الدر مع الرد: ۱/۴۰۵، کتاب الصلوٰة ،مطلب في ستر العورة، ط: سعيد کراچي. البحر: ۱/۲۷۱، کتاب الصلوٰة، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد کراچي. بدائع : ۱/۱۱۷ ، کتاب الصلوٰة ، فصل في شرائط الارکان، ط: سعيد کراچي.

بالغ کم عقل کو بچوں کے ساتھ کھڑا کریں

اگر کوئی بالغ لڑکا پاگل نہیں لیکن پاگل کی طرح ہے، نماز کی عظمت کو نہیں سمجھتا ہے پاکی ناپاکی کا خیال نہیں کرتا، اور نماز میں بے جا حرکتیں کرتا ہے، جس کی وجہ سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہو، تو اس کو بالغوں کی صف میں کھڑے ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ اور اگر کھڑا ہو گیا تو اس کو پیچھے کیا جا سکتا ہے، فقہاء کرام نے ایسے شخص کو بچے کے حکم میں داخل کیا ہے۔ (۱)

بالغ ہوا

☆.....اگر کوئی نابالغ ایسے وقت میں بالغ ہوا کہ تکبیر تحریمہ "اللّٰہ اکبر" کہنے کی گنجائش ہے تو اس وقت کی نماز کی قضاء اس کو پڑھنا ہوگی۔ (۲)

☆.....کوئی بھی بچہ یا بچی جس وقت بالغ ہو، اس وقت کی نماز فرض ہوگی، اگر وقت ہے تو اس وقت اس نماز کو پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر اس وقت ادا نہیں کی تو بعد میں قضاء پڑھنا

---

(۱)(قوله او معتوه) هو الناقص العقل، وقيل المدهوش من غير جنون كذا في المغرب وقد جعلوه في حكم الصبي، شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۲، الخامس فيمن لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) والسبب هو الجزء الاخير لو ناقصا حتىٰ تجب على .... وصبي بلغ ..... الخ، وفي الرد: (قوله وصبي بلغ) اى وكان بين بلوغه وآخر الوقت ما يسع التحريمة او اكثر كما يفهم من كلامهم في الحائض التي طهرت على العشرة، الدر مع الرد: ۱/۳۵۶-۳۵۷، كتاب الصلوٰة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة، ط: رشيدية كوئٹه.

لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سوگیا، اور صبح صادق ہونے کے بعد بیدار ہوا اور جسم یا کپڑے میں منی کا اثر دیکھا، جس سے معلوم ہوا کہ اس کو احتلام ہوگیا ہے، تو اس کو عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنی چاہیئے، کیونکہ جو عشاء کی نماز پڑھ کر سویا تھا وہ فرض نہیں تھی بلکہ نفل تھی اور احتلام سے بالغ ہونے کے بعد جو نماز اس کے ذمے ہے وہ فرض ہے، اور اس نے اس کو ادا نہیں کیا، اس لئے بیدار ہونے کے بعد عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

بالغ ہوا رات کو

☆......اگر کوئی نابالغ بچہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سویا، نیند میں اس کو احتلام ہوا، اب صبح صادق ہونے کے بعد فجر کو بیدار ہوا، تو اس پر عشاء کی نماز قضاء پڑھنا لازم ہے، کیونکہ سونے سے پہلے وہ نابالغ تھا، اور اس نے اس حالت میں جو عشاء کی نماز پڑھی

---

(۱) والسبب هو الجزء الاخير ولو ناقصا حتىٰ تجب على ......صبى بلغ...... وبعد خروجه يضاف السبب الى جملته ليثبت الواجب بصفة الكمال وانه الاصل حتىٰ يلزمهم القضاء فى كامل هو الصحيح، الدر مع الرد: ۱/۳۵۶-۳۵۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۱، كتاب الصلوٰة، الفصل الثانى فى المقدمة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۵۳۴، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) [فروع] صبى احتلم بعد صلاة العشاء واستيقظ بعد الفجر لزمه قضائها وفى الرد: (قوله لزمه قضائها) لانها وقعت نافلة ولما احتلم فى وقتها صارت فرضا عليه لان النوم لايمنع الخطاب فليزمه قضائها فى المختار، ولهٰذا لو استيقظ قبل الفجر لزمه اعادتها اجماعا كما قدمنا اول كتاب الصلوٰة عن الخلاصة، شامى: ۲/۷۶، باب الوتر والنوافل، مطلب اذا اسلم المرتد هل تعود حسنته ام لا، ط: سعيد كراچى. و: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۹۲، كتاب الصلاة، الفصل التاسع عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۵۳۴، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

تھی وہ نفل نماز تھی فرض نہیں تھی ، اور رات کو احتلام ہونے کے بعد وہ بالغ ہو گیا اور اس پر عشاء کی نماز فرض ہوگئی ، اور اس نے وہ فرض نماز ادا نہیں کی ، اس لئے بیدار ہونے کے بعد اس پر ضروری ہے کہ پہلے غسل کرے ، اور غسل سے فارغ ہونے کے بعد عشاء کی نماز قضاء پڑھے ، پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے ۔(۱)

☆......اگر کوئی نابالغہ بچی عشاء کی نماز پڑھ کر سوگئی اور نیند میں اس کو احتلام ہوا اور صبح صادق کے بعد فجر کو بیدار ہوئی تو اس پر ضروری ہے کہ پہلے غسل کرے پھر عشاء کی نماز کی قضاء کرے ، یعنی چار رکعت فرض اور تین رکعت وتر پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے ۔(۲)

☆......اگر کوئی نابالغہ بچی عشاء کی نماز پڑھ کر سوگئی اور نیند میں اس کو حیض آگیا اور صبح صادق کے بعد فجر کو بیدار ہوئی ، تو اس صورت میں عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا ، کیونکہ وہ حیض کی وجہ سے نماز پڑھنے کے قابل نہ رہی ۔(۳)

بالوں کا جوڑا

مردوں کے لئے اپنے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے ، اور نماز کی حالت میں جوڑا باندھنے سے نماز فاسد ہوجائے گی ، کیونکہ یہ عمل کثیر ہے ۔(۴)

---

(۱)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) واما حکم الحیض والنفاس فمنع جواز الصلاة، ......الخ، بدائع الصنائع: ۱/۴۴، کتاب الطهارة فصل فی تفسیر الحیض والنفاس ،ط: سعید کراچی، البحر الرائق : ۱/۱۹۴ ، کتاب الطهارة، باب الحیض ،ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۲۹۰ ، کتاب الطهارة، ط: سعید کراچی.

(۴) وکره عقص شعره للنهی عن کفه وبجمعه او ادخال اطرافه علی اصوله قبل الصلاة، اما فیها فیفسد (قوله وعقص شعره) ای ضفره وفتله ، والمراد به ان یجعله علی هامته ویشد بصمغ او ان یلف ذوائبه حول راسه کما یفعل النساء فی بعض الاوقات او ان یجمع الشعر کله من قبل

باہر کا آدمی لقمہ دے تو......

اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا کوئی آیت بھول جائے، اور کوئی دوسرا آدمی جو نماز میں شامل نہیں ہے، نماز کے باہر سے بتادے، اور امام یا تنہا نماز پڑھنے والا آدمی اس کے بتانے پر عمل کرے تو نماز باطل ہوجائے گی، ہاں اگر خود ہی اس کو بھولی ہوئی آیت وغیرہ یاد آجائے تو اس پر عمل کرنے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔(۱)

= القفاء ویشده بخیط او خرقة کی لا یصیب الارض اذا سجد وجمیع ذلک مکروه شرح المنیة. ونقل فی الحلیة عن النووی انها کراهة تنزیه ثم قال: والاشبه لسیاق الاحادیث انها تحریم الا ان ثبت علی التنزیه اجماع فیتعین القول به (قوله اما فیها فیفسد) لانه عمل کثیر بالاجماع، شرح المنیة، شامی: ۱/۶۴۲، کتاب الصلاة، مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی. شرح النقایة لملاعلی قاری: ۱/۲۱۵، کتاب الصلوة، فصل ما یفسد الصلاة، وما یکره فی الصلاة، ط:سعید کراچی. حلبی کبیر ،ص:۳۴۶، کتاب الصلاة، فصل فی کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتاویٰ تاتار خانیة : ۱/۵۶۱، کتاب الصلاة، الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی ان یفعل فی صلاته وما لا یکره ،ط: ادارة القرآن کراچی.

(۱) (قوله وکذا الاخذ) اخذ المصلی غیر الامام بفتح من فتح علیه مفسد ایضا کما فی البحر عن الخلاصة او اخذ الامام بفتح من لیس فی صلاته کما فیه عن القنیة (قوله الا تذکر ...... الخ) قال فی القنیة: ارتج علی الامام ففتح علیه من لیس فی صلاته وتذکر فان اخذ فی التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد والا تفسد لان تذکره یضاف الی الفتح آه البحر، قلت والذی ینبغی ان یقال ان حصل التذکر بسبب الفتح تفسد مطلقا ای سواء شرع فی التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم وان حصل تذکره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقا،شامی: ۱/۶۲۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. البحر: ۲/۹، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۲۱، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه.

بچوں کی صف

اگر صرف ایک ہی بچہ ہے تو مردوں کے ساتھ مردوں کی صف میں کھڑا ہو جائے اور اگر بچے ایک سے زیادہ ہیں تو وہ مردوں کے پیچھے اپنی الگ صف بنالیں، ان کو مردوں کی صف میں کھڑے ہونے نہ دیں۔(۱)

باقی اگر بچے الگ صف میں کھڑے ہونے کی صورت میں شرارت کرتے ہیں اور شور شرابہ کی وجہ سے بڑوں کی نمازوں میں خلل آتا ہے، یا بچوں کے اغواء یا گم ہو جانے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں بچوں کو بڑوں کی صف میں کھڑے کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱)ويصف الرجال ثم الصبيان ...... لقوله عليه السلام :" ليلني منكم اولوا الاحلام والنهى ...... الخ" ويقتضي ايضا ان الصبي الواحد لا يكون منفردا عن صف الرجال بل يدخلهم في صفهم، وان محل هذا الترتيب انما هو عند حضور جمع من الرجال وجمع من الصبيان فحينئذ تؤخر الصبيان، الخ، البحر الرائق: ۳۵۳/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد: ۵۷۱/۱، كتاب الصلاة، ، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. بدائع : ۱۵۹/۱، كتاب الصلاة، فصل في بيان مقام الامام والمأموم ،ط:سعيد كراچي.

(۲) وفي تقريرات الرافعي الملحقة بالفتاوىٰ الشامي:(قوله ذكره في البحر بحثا) قال الرحمتي: ربما يتعين في زماننا ادخال الصبيان في صفوف الرجال لان المعهود منهم اذا اجتمع صبيان فاكثر تبطل صلاة بعضهم ببعض وربما تعدىٰ ضررهم الى افساد صلاة الرجال ، انتهىٰ آه سندى: ۷۳/۱، ط: سعيد كراچي.

بچوں کی صف سے آگے جگہ خالی ہے

☆......اگر بالغوں کی اگلی صف پوری نہ ہو اور پیچھے نابالغوں کی صف پوری ہو تو بعد میں آنے والا اگر نابالغوں کی صف کو چیر کر بالغوں کی صف میں جاسکتا ہے تو چلا جائے اور بالغوں کی صف میں شریک ہو جائے، اور اگر ایسا کرنا ممکن نہیں تو لڑکوں کی ہی صف میں کھڑا ہو کر جماعت سے نماز پڑھ لے نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

☆......پہلی صف پوری نہیں بھری تھی کہ پیچھے بچوں کی صف پوری ہوگئی، مردوں کی صف کو بچوں کی صف نے دائیں بائیں سے گھیر لیا ہے تو اب آنے والا مرد اس صورت میں بچوں کے آگے سے گزر کر مردوں کی صف میں شامل ہو جائے۔(۲)

بچوں کی صف نے دائیں بائیں گھیر لیا

پہلی صف پوری بھری نہیں تھی کہ پیچھے بچوں کی صف پوری ہوگئی، مردوں کی صف کو بچوں کی صف نے دائیں بائیں سے گھیر لیا ہے تو اب آنے والا مرد اس صورت میں

---

(۱) وفي الرد ولو وجد في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصير هم وفي الحديث : "من سد فرجة غفرله" وصح " خيار كم الينكم مناكب في الصلاة" (قوله لتقصيرهم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا في القنية، قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليتصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه، شامي: ۱/ ۵۷۰، كتاب الصلاة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۵۳، كتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: سعيد كراچي. فتح القدير : ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

بچوں کے آگے سے گذر کر مردوں کی صف میں شامل ہو جائے۔(۱)

بچہ کی اذان

☆......نا سمجھ بچہ کی اذان اور اقامت مکروہ ہے، اس کی دی ہوئی اذانوں کا اعادہ کر لینا چاہیئے، اقامت کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے،(۲) کیونکہ اذان کا تکرار کرنا شریعت سے ثابت ہے، اور اقامت کا تکرار ثابت نہیں ہے۔(۳)

☆......اگر بچہ سمجھ دار ہے اگر چہ بالغ ہونے کے قریب نہیں ہوا تو اس کی اذان بلا کراہت صحیح ہے، لیکن بالغ لڑکے یا آدمی کی اذان افضل ہے۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) ويكره اذان سكران كمعتوه وصبي ...... ويعاد اذان، صبي لا يعقل لا اقامتهم لما مر، وفي الرد: (قوله وجزم المصنف الخ) حيث قال فيما مر: قيدنا بالمراهق لان اذان الصبي الذي لا يعقل غير صحيح كالمجنون آه، فافهم، وهذا ذكره في البحر بحثا فترجح عند المصنف فجزم به ويؤيده ما في شرح المنية من انه يجب اعادة اذان السكران و المجنون والصبي غير العاقل لعدم حصول المقصود لعدم الاعتماد على قولهم، آه، شامي: ۱/ ۳۹۲-۳۹۳، باب الاذان، مطلب في المؤذن اذا كان غير محتسب في اذانه، ط: سعيد كراچي.، فتاوىٰ تاتارخانية: ۱/ ۵۲۰، كتاب الصلاة، سنن الصلوة، نوع آخر في اذان المحدث والجنب، ط: ادارة القرآن كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۷۴-۳۷۵، فصل في السنن، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير: ۱/ ۲۲۰ باب الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (ولم تعد) اى الاقامة لان تكريرها غير مشروع.......... (يعاد) اى استحبابا (هو) اى الاذان لان تكريره في الشرع معتبر في الجمعة فالاذان الاول شرع في زمان عثمان رضي الله عنه ولان الاذان لاعلام الغائبين فتكريره مفيد لاحتمال عدم سماع البعض، شرح النقاية: ۱/ ۱۳۶، كتاب الصلاة، باب الاذان، ط: سعيد، فتح القدير ۱/ ۲۲۰ باب الاذان، ط: رشيديه كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۳۷۵، فصل في السنن، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۴) ويجوز بلا كراهة اذان صبي مراهق، الخ، (قوله: صبي مراهق) المراد به العاقل وان لم يراهق كما هو ظاهر البحر، وغيره، وقيل: يكره لكنه خلاف ظاهر الرواية كما في الامداد، وغيره، شامي: ۱/ ۳۹۱، باب الاذان، مطلب في اذان الجوق، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۷۴، فصل في السنن، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير: ۱/ ۲۲۰، كتاب الصلوة، باب الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

بچہ کی اقامت

ناسمجھ بچہ کی اقامت مکروہ ہے، البتہ ایسی اقامت کا اعادہ ضروری نہیں ہے کیونکہ اقامت کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں ہے۔(۱)

بچہ نے دودھ پی لیا

اگر نماز کے دوران بچہ نے آکر ماں کا دودھ پی لیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، البتہ اگر دودھ نہیں نکلا تو نماز ہو جائے گی۔(۲)

بچے کے جسم پر نجاست ہے

اگر بچے کے جسم پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آجائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) والاشبه ان يعاد الاذان دون الاقامة لان تكرار الاذان مشروع دون الاقامة، فتح القدير: ۱/۲۲۰، باب الاذان، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۳۷۵، فصل في السنن ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شرح النقاية: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، باب الاذان، ط: سعيد كراچي.

(۲) وصبي مص ثدى امرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا لا لانه متى خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا، كذا في محيط السرخسي، عالمگيري: ۱/۱۰۳، كتاب الصلوة، الباب السابع ما يفسد الصلوٰة ويكره فيها، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني: ۲/۱۶۴، كتاب الصلوٰة، الفصل الخامس ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: ادارة القرآن كراچي، البحر: ۲/۱۲، كتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۶۲۸، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوٰة ... وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۳) وفي الدر هي (شروط الصلوٰة) طهارة بدنه...... من حدث...... و خبث مانع كذلك وثوبه وكذا ما...... يعد حاملا له كصبي عليه نجس ان لم يستمسك بنفسه منع والا لا، وفي الرد (قوله والا لا) اى وان كان يستمسك بنفسه لا يمنع لان حمل النجاسة حينئذ ينسب اليه لا الى المصلي، شامي: ۱/۴۰۲ ــ ۴۰۳، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۷۸، كتاب الصلوٰة، الفصل السابع في طهارة الثوب والمكان، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير: ۱۹۱، الشرط الثاني، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

بچے کے کپڑے پر نجاست ہے

اگر بچے کے کپڑے پر نجاست لگی ہوئی ہے اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آ کر بیٹھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

بچے نے عورت کا پستان چوس لیا

اگر عورت نے نماز میں بچے کو اٹھایا، بچے نے عورت کے پستان کو چوسا اور اس سے دودھ نکلا، تو ایسی صورت میں اس عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

بدعتی کی امامت

☆......اگر بدعتی امام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے مانند ہر جگہ حاضر و ناظر، عالم الغیب اور مختار کل سمجھتا ہے تو یہ شرک ہے، کیونکہ اللہ ایک ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے، اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حاضر ناظر، عالم الغیب اور مختار کل ہونے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہو جاتے ہیں، اور کلمۂ طیب اور کلمۂ شہادت کی شہادت کے خلاف ہو جاتا ہے، اس لئے جان بوجھ کر ایسے عقائد رکھنے والے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، پڑھنے کی صورت میں لوٹانا لازم

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة

(۲) وصبي مص ثدي امـــــرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا لا لانه متى خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا، كذا في محيط السرخسي، عالمگیری: ۱/۱۰۴، کتاب الصلوٰة، الباب السابع فيما يفسد الصلوة ومايكره فيها، الفصل الاول فيمايفسدها، ط: رشیدیہ کوئٹہ. محیط: ۲/۱۶۴، کتاب الصلوة، الفصل الخامس مايفسد الصلوة ومايكره فيها، ط: ادارة القرآن کراچی، البحر: ۲/۱۲، کتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۸، کتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعید کراچی.

ہوگا، اور اگر لاعلمی میں پڑھ لی تو ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

☆......اور اگر بدعتی امام موحد ہے شرکیہ عقائد نہیں رکھتا ہے صرف تیجہ، چالیسواں وغیرہ جیسی بدعات میں مبتلا ہے، تو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے، صحیح عقیدہ والا امام مل جائے تو بدعتی امام کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے اور اگر صحیح عقیدہ والا امام نہ ملے تو مجبوراً ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لے، جماعت نہ چھوڑے ایسی صورت میں نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ متقی پرہیز گار امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ (۲)

☆......بدعتی کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر حاضرین میں سارے بدعتی ہیں متقی پرہیز گار کوئی نہیں تو اس صورت میں بدعتی امام کی امامت بدعتی مقتدیوں کے لئے مکروہ نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) وفي الدر : ويكره امامة عبد وفاسق...... ومبتدع اى صاحب بدعة لا يكفر بها وان كفر بها فلا يصح الاقتداء به اصلا فليحفظ ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۹ - ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۴ - ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) وفي الدر : ويكره امامة عبد .... ومبتدع اى صاحب بدعة لا يكفر بها وان كفر بها فلا يصح الاقتداء به اصلا وفي النهر عن المحيط : صلى خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة (قوله نال فضل الجماعة،) افاد ان الصلاة خلفهما اولىٰ من الانفراد، لكن لا ينال كما ينال خلف تقي و رع، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۹ - ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۴ - ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) وفي الدر المختار : ويكره امامة عبد ...... و مبتدع اى صاحب بدعة لا يكفر بها، .... هذا ان وجد غيرهم والا فلا كراهة بحر، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۹ - ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، البحر : ۱/ ۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۴ - ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

اور بدعتی وہ ہے جو ایسا کام عبادت سمجھ کر کرے جس کی اصل شریعت میں نہ ہو یعنی قرآن و سنت، اجماع اور قیاس سے اس کا ثبوت نہ ہو۔(۱)

بدعتی گناہ کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے اس لئے موت تک اس کو توبہ نصیب نہیں ہوتی، اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی مریض مرض کو مرض نہیں سمجھتا بلکہ مرض کو صحت سمجھ کر علاج نہیں کراتا اور مرجاتا ہے۔ اس لئے بدعتی کی امامت فاسق سے بھی بدتر ہے۔(۲)

برآمدہ میں نماز پڑھنا

گرمی کے دنوں میں مسجد کے برآمدے میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز

---

(۱) وفی الدر: (وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهة، وفي الرد: (قوله وهي اعتقاد ...... الخ) عزا هذا التعريف في هامش الخزائن الى الحافظ ابن حجر في شرح نخبة (وعرفها الشمني) بأنها ما احدث على خلاف الحق المتلقىٰ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دينا قويا وصراطا مستقيما آه، فافهم، شامي: ۱/ ۵۶۰ ـ ۵۶۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب البدعة خمسة اقسام، ط: سعيد كراچي. الاعتصام لابي اسحاق الشاطبي: ۱/ ۳۹، الباب الاول في تعريف البدع، ط: دار الفكر بيروت، البحر: ۱/ ۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) قال ائمة المسلمين كسفيان الثوري ان البدعة احب الى ابليس لان البدعة لا يتاب منها والمعصية يتاب منها ومعنى قولهم " ان البدعة لا يتاب منها" ان المبتدع الذي يتخذ دينا لم يشرع الله ورسوله قد زين له سوء عمله فرأه حسنا فهو لايتوب ما دام يراه حسنا لان اول التوبة العلم بأن فعله سيئ ليتوب منه او ترك حسنا مامورا به ليتوب ويفعله فما دام يرىٰ فعله حسنا فهو سيئ في نفس الامر فانه لا يتوب، الابداع في مضار الابتداع، ص: ۳۳، المكتب العلمية بالمدينة المنورة، الطبعة الخامسة، ۱۹۷۱م، حلبي كبير، ص: ۵۱۴، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وروى عن ابي بكر الصديق رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " ان ابليس قال اهلكتهم بالذنوب فأهلكوني بالاستغفار فلما رأيت ذلك اهلكتهم بالاهواء فهم يحسبون انهم مهتدون فلا يستغفرون، راه ابن ابي عاصم وغيره، الترغيب والترهيب: ۱/ ۳۲، الترهيب من ترك السنة وارتكاب البدع، والاهواء، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

ہے شرعاً اس میں قباحت یا کراہت نہیں ہے کیونکہ برآمدہ بھی مسجد ہے۔(۱)

بڑھاپے کی وجہ سے رکعتوں کا شمار یاد نہ ہو

''رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بڑھنا ہٹنا

اگر کوئی نمازی دیوار کے پاس ہے، جب رکوع میں جاتا ہے تو جگہ کی تنگی کی وجہ سے سرین دیوار سے لگتے ہیں اس لئے تھوڑا سا آگے کو بڑھنا پڑتا ہے اور اٹھتے وقت تھوڑا سا پیچھے کو ہٹنا پڑتا ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ معمولی حرکت ہے۔(۲)

بڑی بڑی سورتیں پڑھنا

امام کو نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مسنون مقدار سے بھی زیادہ ہوں مکروہ ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت، ضرورت اور ضعف و بیماری وغیرہ کا خیال رکھ کر سورت پڑھے، اور اس میں بھی جو سب سے زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی

---

(۱) واذا كان السرداب او العلو لمصالح المسجد او كانا وقفا عليه صار مسجدا، شامي: ۳۵۷/۴، كتاب الوقف، مطلب في احكام المساجد، ط: سعيد كراچي. وانظر " امداد الفتاوىٰ: ۲۲۸/۲، بحث في احكام المساجد، حول عنوان ''حکم سایبان در مسجد'' ط: مكتبه دار العلوم كراچي.

(۲) العمل الكثير يفسد الصلوة والقليل لا كذا في محيط السرخسي، عالمگيرى: ۹۹/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: رشيدية كوئٹه. محيط السرخسي: ۱۶۰/۲، كتاب الصلاة، الفصل الخامس ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراچي. فتاوىٰ عثماني: ۴۲۶/۱، كتاب الصلاة، ط: مكتبه معارف القرآن كراچي.

رعایت کر کے قرأت کرے، بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مسنون مقدار سے بھی کم قرأت کرنا بہتر ہے، تا کہ لوگوں کو حرج اور پریشانی نہ ہو، اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔(۱)

بستر ناپاک ہوجاتا ہے

''ناپاک کپڑے نیچے ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنا

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والا پہلی رکعت کے آغاز میں نیت باندھ کر ''سبحانک اللّٰھم'' مکمل پڑھنے کے بعد'' اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم'' کے بعد'' بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھے گا، خواہ نماز سری ہو یا جہری ہلکی آواز

---

(۱)وفي الدر : ويكره تحريما تطويل الصلاة على القوم زائد على قدر السنة في قراء ة واذكار رضي القوم ام لا ، لاطلاق الامر بالتخفيف (نهر) وفي الشرنبلالية: ظاهر حديث معاذ لايزيد على صلاة اضعفهم مطلقا ولذا قال الكمال: الا لضرورة وصح انه عليه السلام قرأ بالمعوذتين في الفجر حين سمع بكاء صبي (قوله تحريما) اخذه في البحر من الامر بالتخفيف في الحديث الآتي قال: وهو للوجوب الا لصارف والا دخال الضرر على الغير آه، وجزم به في النهر شامي: ۱/ ۵۶۴، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۸، كتاب الصلاة ، الفصل الرابع في القراء ة، ط: رشيدية كوئٹه.

عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: اذا ام احدكم للناس فليخفف الصلوة، فان فيهم الصغير والكبير و الضعيف والمريض، فاذ صلى وحده فليصل كيف شاء، مسلم: ۱/ ۱۸۸ ، كتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفيف الصلوة في تمام ، ط: قديمي كراچي.

والی نماز ہو یا بلند آواز والی دونوں نمازوں کے شروع میں اسی طرح پڑھیں گے۔(۱)

☆......پھر دوسری رکعت سے آخری رکعت تک ہر رکعت کے شروع میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والا صرف " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم " پڑھ کر فاتحہ وغیرہ پڑھیں گے، دوسری رکعت سے آخر تک ہر رکعت کے شروع میں ثناء اور "اعوذ باللّٰہ ......الخ " نہیں پڑھیں گے۔(۲)

☆......اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے کو پہلی رکعت کے شروع میں "اعوذ باللّٰہ ......الخ " یاد نہیں رہی اور " بسم اللّٰہ ......الخ" پڑھ لی، تو ان پر لازم ہے کہ "اعوذ باللّٰہ ......الخ" پڑھ کر پھر "بسم اللّٰہ ......الخ" پڑھیں، لیکن اگر "بسم اللہ ......الخ" پڑھنا یاد نہیں رہا اور سورۂ فاتحہ شروع کر دی تو اس کو پورا کرے پھر سے "بسم

---

(۱) وفي الدر(وقرأ) كما كبر(سبحانك اللّهم) .... سواء كان (امامه يجهر بالقراء ة او لا .... وكما استفتح (تعوذ) بلفظ اعوذ على المذهب(سرا) ...... (لقراء ة) .... وكما تعوذ (سمي) غير المؤتم بلفظ البسملة وفي الرد(قوله غير المؤتم) هو الامام والمنفرد اذ لا دخل للمقتدى لانه لا يقرأ بدليل قدم انه لا يتعوذ"بحر" شامي: ۱/ ۴۸۸۔ ۴۹۰، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۰۳۔ ۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة و آدابها و كيفيتها، ط: رشيدية كوئته، خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة،سنن الصلاة، و آدابها، ط: رشيدية كوئته.

(۲)وفي الدر: (سمي غير المؤتم بلفظ البسملة ...... (سرا في) في اول ركعة ، ولو جهرية......... الخ، وفي الرد(قوله غير المؤتم) هو الامام والمنفرد اذ لا دخل للمقتدى لانه لا يقرأ بدليل قدم انه لا يتعوذ "بحر"الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص:۳۰۳۔ ۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،خلاصة الفتاوى: ۱/ ۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة، سنن الصلاة، ط: رشدية كوئته.

والتعوذ عند افتتاح الصلاة لا غير ،هندية: ۱/ ۷۴ (ثم يأتي بالتسمية) ...... ويأتي بها في اول كل ركعة، هندية: ۱/ ۷۴،الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

اللّٰہ ......الخ '' نہ پڑھے۔(۱)

☆......مقتدی امام کے پیچھے صرف ثناء پڑھے گا ''اعوذ باللّٰہ '' اور ''بسم اللّٰہ'' نہیں پڑھے گا، بلکہ خاموش رہے گا، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرآن کریم پڑھنا جائز نہیں،(۲) اور '' اعوذ باللّٰہ ''اور ''بسم اللّٰہ ''قرأت کے تابع ہیں۔(۳)

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے پہلی رکعت میں ''ثناء'' اور ''اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم '' کے بعد ''بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنا سنت ہے، اور پہلی رکعت کے بعد باقی تمام رکعتوں میں ''ثناء'' اور

---

(۱) وفي الدر: فلو تذكره بعد الفاتحة تركه ولو قبل اكمالها تعوذ وينبغي ان يستأنفها ذكره الحلبي وفي الرد: (قوله ذكر الحلبي) اى في شرح المنية بقوله والتعوذ انما هو عند افتتاح الصلاة، فلو نسيه حتىٰ قرأ الفاتحة لا يتعوذ وحينئذ ينبغي ان يستأنفها آه، (قوله وكما تعوذ سمى) فلو سمى قبل التعوذ اعاده بعده لعدم وقوعها في محلها ولو نسيها حتىٰ فرغ من الفاتحة لا يسمى لاجلها، لفوات محلها ، حلية وبحر ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۹۔ ۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۲، كتاب الصلوة، الفصل الثاني في المقدمة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبي كبير ،ص: ۳۰۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : انما جعل الامام ليؤتم به فاذا قرأ فانصتوا ، شرح معاني الآثار: ۱/ ۱۴۹ ، كتاب الصلاة، باب القراءة خلف الامام ط:سعيد كراچي.

وفي الدر: (والمؤتم لا يقرأ مطلقا) ولا الفاتحة في السرية اتفاقا، وما نسب لمحمد ضعيف كما بسطه الكمال (فان قرأ كره تحريما) وتصح في الاصح وفي درر البحار عن مبسوط خواهرزاده انها تفسد ويكون فاسقا، وهو مروى عن عدة من الصحابة فالمنع احوط (بل يستمع) اذا جهر (وينصت) اذا اسر لقول ابى هريرة رضى الله عنه : كنا نقرأ خلف الامام فنزل ، واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا، (قوله وينصت اذا اسر) قال في البحر: وحاصل الآية ان المطلوب بها امران: الاستماع والسكوت ،فيعمل لكل منهما والاول يخص الجهرية، والثاني لا ، فيجرى على اطلاقه فيجب السكوت عند القراءة مطلقا آه،شامي: ۱/ ۵۴۴ - ۵۴۵، كتاب الصلاة، فصل في القراءة ، ط: سعيد كراچي. احكام القرآن للجصاص، الآية: ۲۰۴، سورة الاعراف.

(۳)......على قول ابى حنيفة ومحمد ان التعوذ تبع للقراءة اما عند ابى يوسف فهو تبع للثناء

" أعوذ باللّٰه " کے بغیر صرف " بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم " پڑھنا سنت ہے۔(۱)

☆......مقتدی امام کے پیچھے صرف " ثناء " پڑھیں، " اعوذ باللّٰه " اور " بسم اللّٰه " نہ پڑھیں بلکہ، تمام رکعتوں میں خاموش رہیں، وجہ یہ ہے کہ " اعوذ باللّٰه " اور " بسم اللّٰه " اس آدمی کے لئے پڑھنا سنت ہے جس پر قرأت پڑھنا لازم ہے، اور قرأت امام اور تنہا نماز پڑھنے والے پر لازم ہے، مقتدی پر لازم نہیں، اس لئے مقتدی امام کے پیچھے " اعوذ باللّٰه " اور " بسم اللّٰه " نہیں پڑھیں گے۔(۲)

☆......مسبوق کے لئے امام کے سلام کے بعد بقیہ نمازوں کی ہر رکعت کے شروع میں " بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم " پڑھنا سنت ہے۔(۳)

=...... لكن مختار قاضيخان والهداية وشروحها والكافي والاختيار واكثر الكتب هو قولهما انه تبع للقراءة وبه نأخذ، شرح المنية، شامي: ۱/ ۴۹۰، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، قبيل " مطلب لفظ الفتوىٰ آكد، ط: سعيد كراچي.. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئته.

(۱) "بسم الله چھوٹ گئی" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۳) والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتىٰ يثني ويتعوذ ويقرأ (قوله حتىٰ يثني الخ) تفريع على قوله منفرد فيما يقضيه بعد فراغ امامه، فيأتي بالثناء والتعوذ لانه للقراءة ويقرأ لانه يقضي اول صلاته في حق القراءة، شامي: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود الخ، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيدية كوئته.

وسمى سرا في كل ركعة (قوله في كل ركعة) اى في ابتداء كل ركعة، الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۱۲، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۸۲، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي.

☆......سورۂ فاتحہ کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے، لہٰذا اس کو ترک نہ کیا جائے۔(۱)

☆......جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا ضروری ہے، ان میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے آہستہ آواز سے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا

☆......پوری تراویح کی نماز میں کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ "بسم اللہ" بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگر چہ کسی سورت کا جز نہیں ہے۔(۳)

☆......اگر پوری تراویح میں "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" ایک مرتبہ بھی پڑھی نہیں جائے گی، تو قرآن مجید پورا ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جائے گی، اور اگر

(۱، ۲) (لا) تسن (بين الفاتحة والسورة مطلقا) ولو سرية، ولا تكره اتفاقا، وما صححه الزاهدي من وجوبها، (قوله ولا تكره اتفاقا) ولهذا صرح في الذخيرة والمجتبىٰ بانه ان سمى بين الفاتحة والسورة المقروءة سرا او جهرا كان حسنا عند ابي حنيفة، ورجحه المحقق ابن الهمام وتلميذه الحلبي، لشبهة الاختلاف في كونها آية من كل سورة، الخ، شامي: ۱/۴۹۰، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وذكر في المحيط: المختار قول محمد، وهو ان يسمي قبل الفاتحة، وقبل كل سورة في كل ركعة، شامي: ۱/۴۹۰، كتاب الصلوة، آداب الصلاة، قبيل مطلب لفظة الفتوىٰ آكد، ط: سعيد كراچي.

(۳) وهي آية واحدة من القرآن كله انزلت للفصل بين السور، فما في النحل بعض آية اجماعا وليست من الفاتحة ولا من كل سورة في الاصح، الدر مع الرد: ۱/۴۹۱، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۱۲، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۶، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

آہستہ آواز سے پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی نے عام نمازوں میں بلند آواز سے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" کہہ دیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

"بسم اللّٰہ" پڑھنے کی وجہ

نماز کی ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے "بسم اللّٰہ" پڑھنے کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے واسطے قرآن پڑھنے کے لئے پہلے اپنے پاک نام سے برکت حاصل کرنے کو مقرر فرمایا ہے۔(احکام اسلام:۶۰)(۳)

"بسم اللّٰہ" چھوٹ گئی

امام اور انفرادی طور پر نماز پڑھنے والے کے لئے ہر رکعت کے شروع میں "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا سنت ہے(۴) اگر "بسم اللّٰہ" سہواً چھوٹ

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولا یجب بترک التعوذ والبسملة فی الاولیٰ، الخ، هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) ثم یسم الله سرا لما شرع الله لنا من تقدیم التبرک باسم الله علی القراءة، ولان فیه احتیاطا اذ قد اختلفت الروایة هل هی آیة من الفاتحة ام لا؟ حجة الله البالغة: ۲/۸، اذکار الصلاة، وهیأتها والمندوب الیها، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

(۴)(ثم یأتی بالتسمیة) ویخفیها وهی من القرآن آیة انزلت للفصل بین السور کذا فی الظهیریة فیما یکره فی الصلاة، ولا یتادی بها فرض القراءة کذا فی الجوهرة النیرة، ویأتی بها فی اول کل رکعة و هو قول ابی یوسف رحمه الله کذا فی المحیط، وفی الحجة وعلیه الفتویٰ هکذا فی التاتارخانیة، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیه کوئٹه.
(و) کما تعوذ (سمی) غیر المؤتم بلفظ البسملة، لا مطلق الذکر کما فی ذبیحة ووضوء (سراً فی) اول (کل رکعة) ولو جهریة الدر المختار وفی الشامیة (قوله غیر المؤتم) هو الامام والمنفرد، اذ لا دخل للمقتدی لانه لا یقرأ بدلیل قدم انه لا یتعوذ، شامی: ۱/۴۹۰، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، قبل مطلب لفظة الفتویٰ آکد وابلغ من لفظة المختار، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۱۲، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، (قوله وسمی سرا فی کل رکعة) ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۰۶، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

جائے تو نماز ہو جائے گی سہو سجدہ نہیں ہوگا، البتہ جان بوجھ کر "بسم اللّٰہ" ترک کرنا درست نہیں۔(۱)

"بسم اللّٰہ" چھوڑ دی

اگر امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم " چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

بسم اللہ رکوع میں پڑھی

"رکوع میں بسم اللہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

"بسم اللّٰہ "سورت سے پہلے

"سورت کے شروع میں" بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(وسننها) ترک السنة لا یوجب فساداً ولا سهوا بل اساء ة لوعامدا غیر مستخف ،و قالوا : الاساء ة ادون من الکراهة...... الدر المختار، (قوله لا یوجب فسادا ولا سهوا) ای بخلاف ترک الفرض فانه یوجب الفساد وترک الواجب فانه یوجب سجود السهو، شامی: ۱/ ۴۷۳ - ۴۷۴، باب صفه الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید کراچی. وفی الولوالجیة : الاصل فی هذا ان المتروک ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ففی الاول ان امکنه التدارک بالقضاء یقضی والا فسدت صلاته ، وفی الثانی لا تفسد لان قیامها بارکانها ، وقد وجدت ولا یجبر بسجدتی السهو، وفی الثالث ان ترک ساهیا یجبر بسجدتی السهو، وان ترک عامدا لا ، کذا فی التاتارخانیة، هندیة: ۱/ ۱۲۶ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) ولا یجب بترک التعوذ والبسملة ،عالمگیری: ۱/ ۱۲۶ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

وما فی القنیة من انه یلزمه سجود السهو، بترکها بین الفاتحة والسورفبعید جدا...... بل قال الزاهدی انه غلط علی اصحابنا غلطا فاحشا ، البحر: ۱/ ۳۱۲، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۴۹۱، کتاب الصلاة، مطلب قراء ة البسملة بین الفاتحة والسورةحسن، ط: سعید کراچی.

بسم اللہ کہنا

نماز کے دوران کسی چیز کے نیچے گرنے پر " بسم اللّٰہ" پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

بعد میں آنے والا رکوع میں کس طرح جائے

اگر کوئی شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا تو دیکھا کہ امام رکوع میں ہے، تو آنے والا شخص کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ (اللّٰہ اکبر) کہہ کر اگر موقعہ ہے تو دوبارہ " اللّٰہ اکبر" کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور اگر موقعہ نہیں ملا تو دوبارہ اللّٰہ اکبر کہے بغیر رکوع میں جا سکتا ہے، اور تکبیر تحریمہ کے بعد قیام کی حالت میں کچھ دیر ٹھہرنا ضروری نہیں۔(۲)

---

(۱) ولو سقط شئي من السطح فبسمل او دعا لاحد اوعليه فقال آمين تفسد الخ الدر المختار، وفي الشامية: قوله فبسمل يشكل عليه ما في البحر: لو لدغته عقرب او اصابه وجع فقال بسم الله قيل: تفسد لانه كالانين وقيل لا؛ لانه ليس من كلام الناس، وفي النصاب: وعليه الفتوىٰ، وجزم به في الظهيرية وكذا لو قال: يارب كما في الذخيرة، شامي: ۱/ ۶۲۱ ـ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/ ۳ ـ ۴ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل (قوله والتنحنح بلا عذر) ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ويشترط كونه (قائما) فلو وجد الامام راكعا فكبر منحنيا، ان الى القيام اقرب صح ولغت نية تكبيرة الركوع، وفي الشامية: (قوله ولغت نية تكبيرة الركوع)اى لو نوى بهذه التكبيرة الركوع ولم ينو تكبيرة الافتتاح لغت نيته وانصرفت الى تكبيرة الافتتاح، الخ، شامي: ۱/ ۴۸۰ـ ۴۸۱، قبيل مطلب في حديث الاذان جزم ط: سعيد كراچي.

پھر اگر امام کو عین رکوع کی حالت میں پالیا اور رکوع میں شریک ہو گیا تو یہ رکعت مل گئی، خواہ اس رکوع میں جانے کے بعد امام فوراً ہی رکوع سے اٹھ جائے، اور اس کو رکوع کی تسبیح پڑھنے کا موقعہ بھی نہ ملے، جب بھی یہ رکعت مل گئی۔

اور اگر ایسا ہو کہ اس کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے امام رکوع سے اٹھ گیا تو اقتداء صحیح ہو جائے گی لیکن یہ رکعت نہیں ملی، امام کے سلام کے بعد اس مقتدی کو کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔(۱)

بعد میں شامل ہونے والوں کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہے

''امام کی نماز نہیں ہوئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بقیہ رکعتیں پوری کرنے والے کی اقتداء

اگر کوئی شخص امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک نہیں ہوا بلکہ ایک یا دو رکعت نکلنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا، تو اس پر ضروری ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرے،(۲) اب اگر ایسا آدمی اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرنے کے لئے

---

(۱) (وفي الذخيرة) قال (وان سوى ظهره في الركوع) يعني حال كون الامام راكعا (صار مدركا) اى لتلك الركعة(قدر على التسبيح او لم يقدر) اى لا يشترط المشاركة قدر التسبيحة وهذا هو الاصح لان الشرط المشاركة في جزء من الركن وان قل، فالحاصل انه ان وصل الى حد الركوع قبل ان يخرج الامام من حد الركوع الى حد القيام ادرك تلك الركعة والا فلا على ما افاده الر عمر رضى الله عنه، حلبي كبير،ص: ۳۰۵، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) ان المغيرة بن شعبة رضى الله عنه قال: تخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم، فذكر هذه القصة قال: فاتينا الناس وعبد الرحمن بن عوف يصلى بهم الصبح، فلما راى النبى صلى الله عليه وسلم اراد ان يتأخر فاومئ اليه ان يمضى قال: فصليت انا والنبى صلى الله عله وسلم خلفه ركعة فلما سلم قام النبى صلى الله عليه وسلم فصلى الركعة التى سبق بها ولم يزد عليها شيئا، اعلاء السنن: ۳۸۸/۴، ابواب الامامة، باب المسبوق يقضى ما فاته اذا سلم الامام، ط: ادارة القرآن كراچى. الدر المختار: ۱/ ۵۹۶ ـــ ۵۹۷ باب الامامة، ط: سعيد كراچى. ايضاً، هندية: ۱/ ۹۱، الباب الخامس فى الامامة، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق، ط: ماجديه كوئٹه.

کھڑا ہوا، تو بعد میں آنے والے آدمی کے لئے ایسے آدمی کو امام بنا کر اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، کیونکہ جو شخص کسی امام کا مقتدی ہے وہ کسی اور آدمی کا امام نہیں بن سکتا۔(۱)

بلا مصیبت

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بلند آواز سے ذکر کرنا

''ذکر بلند آواز سے کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بلند آواز سے قرأت کرنا

امام کے لئے فجر کی دونوں رکعتوں میں، مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں خواہ قضاء ہو یا ادا، اور جمعہ وعیدین، تراویح اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) احداها انه لا يجوز اقتداؤه ولا الاقتداء به فلو اقتدى مسبوق بمسبوق فسد صلاة المقتدى. هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس فى الامامة، الفصل السابع فى المسبوق واللاحق، ط: ماجدية كوئته. الدر المختارمع الرد: ۱/۵۹۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۶۳، الفصل الخامس عشر فى الامامة والاقتداء ما يتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: رشيدية كوئته.

(۲) يجهر بالسورة ان قصد الامامة والا فلا يلزمه الجهر (فى الفجر واولى العشاء ين اداء وقضاء وجمعة وعيدين وتراويح ووتر بعدها) اى فى رمضان فقط للتوارث، الدرمع الرد: ۱/۵۳۲، فصل فى القراءة، ط: سعيد، هندية: ۱/۷۲ الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الثانى فى واجبات الصلوٰة، ط: ماجديه كوئته. حلبى كبير، ص: ۲۹۲، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۰، فصل فى الواجبات الاصلية فى الصلاة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۹۴، كتاب الصلوة، الفصل الحادى عشر فى القراءة، ط: رشيدية كوئته.

اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو رات کی نماز میں بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے، چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے، چاہے تو آہستہ آواز سے دونوں کا اختیار ہے۔(۱)

بلند آواز سے قرأت کرنے کی حد

بلند آواز سے قرأت کرنے کی حد یہ ہے کہ قرأت کو کوئی دوسرا شخص سن سکے۔(۲)

بلند آواز والی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا

☆......اگر امام نے بلند آواز والی نماز میں یعنی فجر، مغرب، اور عشاء کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرلی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆......اگر تنہا نماز پڑھنے والا جہری نماز میں آہستہ سے قرأت کرے گا، تو نماز صحیح ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱)وان کان منفردا ان کانت صلاة یخافت فیها یخافت حتما هو الصحیح وان کانت صلاة یجهر فیها فهو بالخیار ،هندیة: ۷۲/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر المختارمع الرد: ۵۳۳/۱، آداب الصلوٰة، فصل فی القراء ة ، ط:سعید کراچی. البحر الرائق: ۳۰۲/۱، باب صفة الصلوٰة، ط: سعید کراچی، خلاصة الفتاویٰ : ۹۴/۱ ، کتاب الصلاة، الفصل الحادی عشر فی القراء ة، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) وادنیٰ الجهر اسماع غیره ، الدر المختارمع الرد: ۵۳۴/۱، آداب الصلاة، فصل فی القراء ة، ط: سعید کراچی. ، هندیة: ۷۲/۱ ،الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. خلاصة الفتاویٰ: ۹۵/۱ ، الفصل الحادی عشر فی القراء ة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) ومنها الجهر والاخفاء حتیٰ لو جهر فیما یخافت او خافت فیما یجهر وجب علیه سجود السهو، هندیة: ۱۲۸/۱ ، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر المختارمع الرد:۸۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱۶۲/۱ ، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سبب الوجوب ، ط: سعید کراچی.

(۴)والمنفرد لا یجب علیه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة هکذا فی التبیین، هندیة: ۱۲۸/۱ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

☆......جہر میں سرا اور سر میں جہر کرنے کی صورت میں صرف امام پر سہو سجدہ لازم ہوتا ہے، تنہا پڑھنے والے پر نہیں۔ (۱)

☆......اگر کسی شخص نے نوافل، سنن اور سری فرائض میں سر کے بجائے جہر کرلیا تو نماز ہو جائے گی، سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا، البتہ سنت کے خلاف ہوگا۔ (۲)

بمباری ہو

اگر نماز کے دوران بمباری ہو تو نماز توڑ کر اپنا دفاع کرنا جائز ہے، پھر اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔ (۳)

بنیان

کُرتے کے بغیر شلوار یا تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے مردوں کی نماز ہو جائے گی بشرطیکہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ننگا نہ ہو ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ (۴)

= شامي: ۸۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۵۶، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) وكما اذا جهر الامام فيما يخافت او خافت فيما يجهر لان الجهر في محله والمخافتة في محلها واجب كل منهما على الامام واما المنفرد فهو مخير الخ، حلبي كبير، ص: ۴۵۶، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۸۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱۶۲/۱، كتاب الصلاة، فصل في بيان سبب الوجوب. ط: سعيد كراچي.

(۲) لا سهو على المنفرد اذا جهر فيما يخافت فيه، شامي: ۸۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد. عالمگيري: ۱۲۸/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ويباح قطعها لنحو قتل حية، ونددابة و فور قدر وضياع ما قيمته درهم له او لغيره، الدر المختار مع الرد: ۶۵۴/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هنديه: ۱۰۹/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) والرابع ستر عورته وهي للرجل ما تحت سرته الى ماتحت ركبته، تنوير الابصار، شامي: ۴۰۴/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد. عالمگيري: ۵۸/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول في الطهارة وستر العورة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۲۶۹/۱، باب شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

بوسہ

☆......اور اگر عورت نماز پڑھ رہی ہے، اور مرد نے اس حالت میں اس کا بوسہ لیا تو عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی، عورت اس نماز کو دوبارہ پڑھے، مرد کو نماز کے دوران ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیئے۔(۱)

☆......اور اگر مرد نماز پڑھ رہا ہے اور عورت نے اس کا بوسہ لیا اور مرد کو شہوت ہوگئی تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر مرد کو شہوت نہیں ہوئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱) دونوں

= یہ اس وقت ہے جب اتنا ہی کپڑا میسر ہو مگر مکمل کپڑے میسر ہوں تو محض تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ ہوگی۔

ولو صلیٰ مع السراویل و القمیص عنده یکره .... ولو صلی رافعا کمیه الی المرفقین کره کذا فی فتاویٰ قاضیخان، هندیة: ۱/۱۰۶، الباب السابع فیما یفسد الصلوة وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة، وما لا یکره، ط: ماجدیة کوئٹه. شامی: ۱/۶۵۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

وان صلی فی ازار واحد یجوز ویکره وکذا فی السراویل فقط لغیر عذر، البحر الرائق: ۲/۲۵ باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۱) لو مس المصلیة بشهوة او قبلها بدونها فان صلاتها تفسد، شامی: ۱/۶۲۵، کتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلوة وما یکره فیها، النوع الثانی فی الافعال المفسدة فی الصلوة، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۴۴۹، کتاب الصلاة، فصل فیما یفسد الصلاة، : ۴۴۹، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) اما لو قبلت المرأة المصلی، ولم یشتهها لم تفسد صلاته، شامی: ۱/۶۲۸، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، النوع الثانی فی الافعال المفسدة فی الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۴۴۹، کتاب الصلاة، فصل فیما یفسد الصلاة ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة: ۱/۵۹۰، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: ادارة القرآن کراچی.

میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ اگر مرد عورت کا بوسہ لے تو وہ جماع کے حکم میں ہوتا ہے اور اگر عورت مرد کا بوسہ لے تو وہ جماع کے حکم میں نہیں ہوتا۔(۱)

بولنا

☆.....نماز کے دوران بات کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆.....نماز کے دوران کسی نابینا کو ہلاکت کی جگہ سے بچانے کے لئے نماز کے اندر بولنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

بہرا

اگر بہرا نماز پڑھتے وقت تکبیر تحریمہ اور اکیلے میں پڑھنے کی صورت میں قرأت کے لئے زبان ہلا سکتا ہے تو زبان ہلانے سے نماز ہو جائے گی، اور اگر یہ سمجھانا ممکن نہیں تو زبان ہلانے کے بغیر بھی نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۴)

نیز ''گونگا'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

---

(۱) الفرق: ان في تقبيله معنى الجماع ، وفي الرد: واشار في الخلاصة : الى الفرق بأن تقبيله في معنى الجماع يعني ان الزوج هو الفاعل للجماع فاتيانه بدواعيه في معناه ، ولو جامعها ولو بين الفخذين تفسد صلاتها، فكذا اذا قبلها مطلقا، لانه من دواعيه وكذا لو مسها بشهوة بخلاف المرأة فانها ليست فاعلة للجماع فلا يكون اتيان دواعيه منها في معناه ما لم يشته الزوج، شامي: ۶۲۸/۱ ، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

(۲، ۳) يفسد ها التكلم اى يفسد الصلوة ،شامي: ۶۱۳/۱ ، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۹۸/۱ ، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير، ص: ۴۳۴، فصل فيما يفسد الصلوة ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۴) ولا يلزم العاجز عن النطق كأخرس وأمي تحريك لسانه وكذا في حق القراءة هو الصحيح، الدر المختار مع الرد: ۴۸۱/۱ ،آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۳۰۵/۱ ، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر ، ط: سعيد كراچي.

بھنگ

اگر بھنگ استعمال کرنے کی وجہ سے عقل زائل ہوگئی، تو اس بے عقلی کے زمانے میں جتنی نمازیں بھی فوت ہوگئی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، اس میں بے عقلی کی مدت لمبی ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، کیونکہ یہاں بندہ کے فعل ہی سے عقل زائل ہوئی ہے جیسے کوئی آدمی سو رہا ہے تو سونے کے زمانے میں جتنی نمازیں فوت ہو جائیں گی بیدار ہونے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔ (۱)

بھنگی

اگر بھنگی مسلمان ہے، نجاست اور بدبو سے جسم پاک ہے اور صاف ستھرا پاک لباس پہن کر مسجد میں آتا ہے تو اس آدمی کے لئے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اور مسجد کے حوض میں وضو کرنا یا نل سے وضو کرنا جائز ہے، کیونکہ اس پر بھی دوسرے عاقل بالغ مسلمانوں کی طرح جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) ولو شرب البنج او الدواء حتیٰ ذهب عقله اكثر من يوم وليلة لا يسقط ...... ولو نام اكثر من يوم وليلةيقضي، هندية: ۱/۱۳۸، الباب الرابع عشر في صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. وايضا في الشامية: زال عقله ببنج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت لانه بصنع العباد، كالنوم، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۸، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي البدائع تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج، عالمگيرى: ۱/۸۲، الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة، ط: سعيد فتاویٰ دار العلوم ديوبند: ۳/۴۵، الباب الخامس في الامامة، فصل اول: جماعت اور اس کی اہمیت، ط: دارالاشاعت کراچی، تنوير الابصار مع الدر المختار، شامي: ۱/۵۵۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

بھول گیا سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں اس کا علم نہیں

''سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیت اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا

''کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا

''کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیٹھ کر جماعت ہو رہی ہو

اگر بیٹھ کر جماعت ہو رہی ہے تو مقتدی کی سرین امام کی سرین سے آگے نہ ہو اگر مقتدی کی سرین امام کی سرین سے آگے بڑھ گئی تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی، ہاں اگر برابر ہو تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

بیٹھ کر رکوع کرنے کا طریقہ

''رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیٹھ کر نماز پڑھنا

☆......فرض، واجب، فجر کی سنت، بلکہ ایک روایت کے مطابق دیگر سنت

---

(۱) ومنها ان لا يتقدم المأموم على امامه .... وان كانت من جلوس، فالعبرة بعدم تقدم عجزه على عجز الامام، فان تقدم المأموم في ذلك لم تصح صلاته اما اذا حاذاه فصلاته صحيحة بلا كراهة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۹، كتاب الصلاة، مبحث تقدم المأموم على امامه، وتمكن المأموم من ضبط افعال الامام، ط: مطبعه دار الكتاب العربي، مصر، و: ۱/ ۴۱۴- ۴۱۵، ط: دار الفكر بيروت.

مؤکدہ کی نماز بھی کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے۔(۱) عذر اور مجبوری کے بغیر فرض، واجب اور سنت موکدہ کی نماز بیٹھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۲) ہاں اگر عذر یا بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز ہوجائے گی۔(۳)

☆......بعض خواتین عذر اور بیماری کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں، یا کھڑے ہوکر نماز شروع کرتی ہیں مگر دوسری رکعت میں بلا وجہ بیٹھ جاتی ہیں، تو ان کی فرض، واجب اور سنت موکدہ کی نماز نہیں ہوگی۔ البتہ نفل اور سنت زائدہ کی نماز بیٹھ کر پڑھیں تو ہوجائے گی۔(۴)

---

(۱) ومنها القيام...... (في فرض) وملحق به كنذر وسنة فجر في الاصح وفي الشامية: (قوله وسنة فجر في الاصح) اما على القول بوجوبها فظاهر، واما على القول بسنيتها فمراعاة للقول بالوجوب، ونقل في مراقي الفلاح ان الاصح جوازها من قعود، اقول: لكن في الحلية عند الكلام على صلاة التراويح لو صلى التروايح قاعدا بلا عذر قيل لا تجوز قياسا على سنة الفجر فان كلامنهما سنتمؤكدة، وسنة الفجر لا تجوز قاعدا من غير عذر باجماعهم كماهو رواية الحسن عن ابى حنيفة......الخ. رد المحتار: ۱/۴۴۴-۴۴۵، كتاب الصلاةباب صفة الصلاة، ط: سعيد، هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئته. البحر الرائق: ۱/۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) والثانية: من الفرائض القيام ولو صلى الفريضة قاعدا مع القدرة على القيام لا تجوز صلوته، بخلاف النافلة، حلبي كبير، ص: ۲۶۱، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلوة،مبحث القيام، ط: سعيد كراچي. يشترط للقادر الاستقلال في الفرض.......... اما في التطوع او النافلة فلا يشترط الاستقلال بالقيام سواء كان لعذر ام لا، الفقه الاسلامي وادلته، : ۱/۶۳۶، اركان الصلوة، المتفق عليها،الركن الثاني القيام في الفرض لقادر عليه وكذا في الواجب كنذر و سنة فجر في الاصح عند الحنفية، ط: دار الفكر بيرت،هندية: ۱/۱۱۳، الباب التاسع في النوافل،ط: رشيدية كوئته.

(۳) وان عجز المريض عن القيام عجزا حقيقيا او حكميا .... يصلي قاعدا يركع ويسجد، حلبي كبير،ص: ۲۶۱، فرائض الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئته.. البحر الرائق: ۲/۱۱۲، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة. رقم ۲.

☆......اگر فرض نماز کھڑے ہوکر پڑھنے کی قدرت ہے تو کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے (۱) اگر کوئی بیمار آدمی کھڑے ہوکر فرض نماز ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے مگر اس کے باوجود وہ بیٹھ کر فرض نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور جو نماز بیٹھ کر ادا کی ہے اس کو دوبارہ کھڑے ہوکر پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......مرد عورت دونوں کے لئے عذر کے بغیر فرض، واجب اور سنت موکدہ والی نماز بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں، البتہ نفل نماز عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے، (۳) لیکن کھڑے ہوکر نفل پڑھنے کی صورت میں پورا ثواب ملے گا اور بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں آدھا ثواب ملے گا۔(۴)

---

(۱) قوله والقيام .... وهو فرض في الصلوٰة للقادر عليه في الفرض، البحر الرائق: ۲۹۲/۱، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچي. وكذا تنوير الابصار، شامي: ۴۴۴/۱-۴۴۵، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فان لحقه نوع مشقة لم يجز ترك ذلك القيام كذا في الكافي ولو كان قادراً على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر .... ولو ترك هذا خفت ان لا تجوز صلاته، هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر في صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱۱۲/۲، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۲۶۱، فرائض الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة، رقم ۱.

(۴) عن عمران بن حصين قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن صلوٰة الرجل وهو قاعد فقال من صلى قائما فهو افضل ومن صلى قاعدا فله نصف اجر القائم، (الحديث). بخاري: ۱۵۰/۱، باب صلاة القاعد بالايماء، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق: ۶۲/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

☆......اگر کوئی شخص کھڑے ہونے پر قادر ہے، لیکن رکوع اور سجدے کرنے پر قادر نہیں یا کھڑے ہونے پر اور رکوع کرنے پر قادر ہے لیکن سجدے کرنے پر قادر نہیں تو اس سے کھڑے ہونے کی فرضیت ساقط ہو جائے گی، ایسا آدمی بیٹھ کر اشارے سے رکوع اور سجدے کر کے نماز پڑھے، اور سجدے کے لئے رکوع سے زیادہ سر جھکائے۔(۱)

☆......کسی چیز کو پیشانی کے برابر اٹھا کر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کوئی اونچی چیز پیشانی کے برابر رکھدی جائے، اور اس پر سجدہ کیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں

جو شخص بیماری یا عذر کی بنا پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے۔(۳)

---

(۱) (وان تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام) اوما قاعدا وهو افضل من الايماء قائما لقربه من الارض، (ويجعل سجوده اخفض من ركوعه) لزوما. الدر المختار مع الشامي: ۹۷/۲ ـ ۹۸، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر في صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه، بدائع الصنائع: ۱۰۶/۱، فصل في اركان الصلوٰة، ط: سعيد كراچي. مبسوط: ۳۷۵/۱، باب صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه فانه يكره تحريما فان فعل ...... وهو يخفض برأسه لسجوده اكثر من ركوعه صح، الدر المختار مع الشامي: ۹۸/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر في صلوٰة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۲۶۱، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) وان تعذر القعود اوما مستلقيا على ظهره، الدر المختار مع الشامي: ۹۹/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر في صلوٰة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱۱۴/۲، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچي.

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

اگر کوئی شخص قیام پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، تو بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تندرست آدمی قعدہ میں التحیات پڑھنے کے لئے جس طرح بیٹھتا ہے اسی طرح بیٹھے، اور اگر اس طرح ممکن نہیں تو جس طرح آسانی سے بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے پڑھ لے۔(۱)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں نظر

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں قرأت کے وقت نظر سجدہ کی جگہ کی بجائے گود میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کے دوران کھڑے ہونے کی طاقت آ گئی

اگر عذر یا بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا، نماز کے دوران کھڑے ہونے کی طاقت آ گئی تو فرض نماز میں

---

(۱) (صلی قاعدا کیف شاء) علی المذهب لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولیٰ، وقال زفر، کالمتشهد، قیل: وبه یفتی، وفی الشامیة: اقول: ینبغی ان یقال ان کان جلوسه کما یجلس للتشهد ایسر علیه من غیره او مساویا لغیره کان اولیٰ، والااختار الایسر فی جمیع الحالات، ولعل ذلک محمل القولین، والله اعلم، شامی: ۹۷/۲، باب صلاة المریض، ط: سعید کراجی. هندیة: ۱۳٦/۱، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیه کوئته. البنایه شرح الهدایة: ۷٦٦/۲، باب صلوة المریض، ط: رشیدیة کوئته.

(۲) وآدابها نظره الی موضع سجوده حال القیام والی ظهر قدمیه حالة الرکوع والی ارنبته حالة السجود والی حجره حالة القعود، الخ،هندیة: ۷۲/۱ الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیة کوئته. شامی: ۴۷۸/۱، آداب الصلاة، ط: سعید کراجی. البحر الرائق: ۵۳۵/۱، باب صفة الصلوة، ط: رشیدیة کوئته.

کھڑے ہو کر بقیہ نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور نفل نماز میں کھڑے ہو کر بقیہ نماز پڑھنا بہتر ہوگا۔(۱)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کیسے بیٹھے

بیماری اور شرعی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کو چاہیئے کہ تشہد کی حالت میں جس طرح بیٹھتے ہیں اسی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اگر اس طرح بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے تو جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی امامت

عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کی اقتداء میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی۔(۳)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نظر

''نظر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ولو صلى قاعدا بركوع و سجود فصح بنى .... وللمتطوع الاتكاء .... وله القعود بلاكراهة مطلقا هو الاصح، شامي: ۲/۱۰۰-۱۰۱، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۷، الباب الرابع في صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۱۶، باب صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۱ في الصفحة السابقة.

(۳) وصح اقتداء متوضئ بمتيمم......... وقائم بقاعد يركع ويسجد لانه صلى الله عليه وسلم صلىٰ آخر صلاته قاعدا وهم قيام وابو بكر يبلغهم تكبيره، شامي: ۱/۵۸۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۸، فصل الامامة، من لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۶۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

بیٹھنے کی ایک صورت

نماز کی حالت میں اس طرح بیٹھنا کہ دونوں ہاتھ اور سرین زمین پر، اور دونوں زانو کھڑے ہوئے سینے سے لگے ہوئے ہوں مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے مجبوراً اس طرح بیٹھتا ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

بیڑی

بیڑی بدبودار چیز ہے، اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا جائز نہیں، البتہ نماز صحیح ہوجائے گی۔(۲)

بے عقل کو امام بنانا

کسی نوجوان بے عقل کو امام بنانا جائز نہیں، کیونکہ اس کی اقتداء میں عقلمندوں کی نماز صحیح نہیں۔(۳)

---

(۱) واقعاء کاقعاء الکلب ...... وھی کراھة تحریم للنھی المذکور.......... فصحح صاحب الھدایة وعامتھم ان یضع الیتیه علی الارض وینصب رکبتیه نصبا کما ھو قول الطحاوی وزاد کثیر ویضع یدیه علی الارض...... ویمکن الجواب عنه اما بحمله علی حالة العذر ،البحر الرائق: ۲/۲۲، باب ما یفسد الصلوة، وما یکره فیھا، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۶۴۳، باب ما یفسد الصلوٰہ وما یکره فیھا، ط: سعید کراچی. ھندیة: ۱/۱۰۶، الباب السابع فیما یفسد الصلوٰہ وما یکره فیھا،الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره. ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) وفی الدر: واکل نحو ثوم و یمنع منه : وتحته فی الرد: ویلحق بما نص علیه فی الحدیث کل ماله رائحة کریھة ماکولا اوغیره ،شامی: ۱/۶۶۱، مطلب فی الغرس فی المسجد ، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر،ص: ۶۱۰، فصل فی احکام المسجد ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، احسن الفتاوی: ۳/۴۱۴، ط: سعید کراچی.

(۳)وکذا لا یصح الاقتداء بمجنون......... او معتوہ ذکره الحلبی (قال الشامی تحته) قوله او معتوہ ھو الناقص العقل ، وقیل المدھوش من غیر جنون. شامی: ۱/۵۷۸، باب الامامة، ط:سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۵۱۲،فصل الامامة فیمن لایصح الاقتداء به ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

بیمار ہو گیا نماز کے دوران

''نماز کے دوران بیمار ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیماری کی قضاء صحت میں کرنا

اگر کوئی شخص بیماری کی حالت کی قضاء شدہ نماز صحت کی حالت میں بیٹھ کر پڑھے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ اس وقت اس کو کوئی عذر نہیں ہے۔(۱)

بے نمازی کی سزا

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر فرمایا کہ رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے، میں نے راستہ میں دیکھا کہ ایک شخص زمین پر لیٹا ہوا ہے اور دوسرا شخص ہاتھ میں پتھر لئے اس کے پاس کھڑا ہوا ہے اور اس پتھر کو اس لیٹے ہوئے انسان کے سر پر بہت زور سے مارتا ہے اور اس پتھر کی چوٹ سے اس شخص کا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، اور وہ پتھر اچھل کر بہت دور جا پڑتا ہے، یہ شخص اس پتھر کو لینے جاتا ہے، اتنی دیر میں اس کا سر دوبارہ ٹھیک ہو جاتا ہے، اور وہ شخص دوبارہ اسی طرح پتھر مارتا ہے اور اس کی چوٹ سے اس کا سر دوبارہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، وہ تیسری بار اپنے پتھر کو لاتا ہے اور پھر مارتا ہے، اسی طرح بار بار کرتا تھا اور اس کا سر اسی طرح ٹوٹ کر ہر دفعہ جڑ جاتا تھا، میں نے فرشتوں سے پوچھا! یہ کون آدمی ہے اور اس کا جرم

---

(۱) ولو فات عن المريض صلوات فصح لا يجوز قضاؤها قاعدا، الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۷۶۹، الفصل العشرون في قضاء الفائتة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی. هندية: ۱/۱۳۸، الباب الرابع عشر في صلوة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. المحيط البرهاني: ۳/۳۳، مسئلة رقم: ۲۳۵۴، الفصل الحادي والثلاثون في صلاة المريض، ط: ادارة القرآن كراچی.

کیا ہے؟ ان فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ وہ شخص ہے جو نمازیں چھوڑ کر سو جایا کرتا تھا اور نماز نہیں پڑھتا تھا۔(۱) (بخاری شریف)

بے نمازی کی طرف سے فدیہ دینا

اگر ''بے نمازی'' نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی، یا فدیہ دینے کی وصیت کی لیکن اس نے ترکہ میں مال، جائیداد اور کیش وغیرہ نہیں چھوڑا، تو وارثوں کے لئے میت کیطرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کرنا لازم نہیں، (۲) ہاں اگر ورثاء بالغ ہیں تو اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر میت کی طرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کردیں گے تو درست ہے اور میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ فدیہ کی وجہ سے اس میت کے

---

(۱) حدثنا سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يكثر ان يقول لاصحابه هل رأى احد منكم قال فيقص عليه من شاء الله ان يقص وانه قال لنا ذات غداة انه اتاني الليلة آتيان وانهما ابتعثاني وانهما قالا لي انطلق واني انطلقت معهما وانا اتينا على رجل مضطجع واذا آخر قائم عليه بصخرة واذا هو يهوى بالصخرة لراسه فيثلغ راسه فيتدهده الحجر ههنا فيتبع الحجر فيأخذه فلا يرجع اليه حتىٰ يصح رأسه كما كان ثم يعود عليه فيفعل به مثل ما فعل به المرة الاولى قال : قلت لهما سبحان الله ما هٰذان ...... قالا: لي أما انّا سنخبرك اماالرجل الاول الذي اتيت عليه يثلغ رأسه بالحجر فانه الرجل يأخذ القرآن فيرفضه وينا م عن الصلوة المكتوبة ، (الحديث) بخاری: ۲/ ۱۰۴۳ ـ ۱۰۴۴ ، كتاب التعبير ، باب تعبير الرؤيا، ط: قديمي كراچي.
فتح الباری: ۱۲ / ۳۸۶ – ۳۸۹، كتاب التعبير باب تعبير الرؤيا، ط: بولاق مصر، الزواجر عن اقتراف الكبائر: ۱/ ۱۳۴ ، كتاب الصلوة، الكبيرة السابعة والسبعون، تعمد تأخير الصلوة عن وقتها او تقديمها عليه من غير عذر كسفر او مرض على القول بجواز الجمع به: ۱/ ۱۳۴ ، ط: دار المعرفة بيروت.

(۲) قوله ولو لم يترك ما لا الخ، اى اصلا او كان ما اوصى به لا يفي زاد في الامداد : او لم يوص بشئي واراد الولي التبرع ، الخ، واشار بالتبرع الى ان ذلك ليس بواجب على الولي ، شامي: ۲/ ۷۳ باب قضاء الفوائت ، مطلب في اسقاط الصلوة عن الميت، ط: سعيد كراچي.

گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔(۱)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ جو شخص نمازوں کی حفاظت نہیں کرتا (پابندی سے نماز نہیں پڑھتا) قیامت کے دن اس کی نجات نہیں ہوگی، اور اس کے پاس نجات کا سرٹیفیکٹ بھی نہیں ہوگا۔اور اس کے پاس روشنی بھی نہیں ہوگی، اور اسی حالت میں قارون یا ہامان یا فرعون یا ابی بن خلف منافق کے ساتھ جہنم میں داخل ہوگا۔(۲)

فائدہ:۔دنیا میں مال حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں:

(۱) حکومت اور بادشاہت (۲) ملازمت (۳) زراعت وتجارت (۴) صنعت وحرفت۔

جو شخص ریاست اور حکومت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا، جو ملازمت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا اس کا حشر فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ ہوگا، جو شخص تجارت اور کھیتی وغیرہ کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا وہ ابی بن خلف کے ساتھ جہنم میں جائے گا، کیونکہ یہ شخص کھیتی بھی کرتا تھا اور تجارت وکاروبار بھی کرتا تھا، جو شخص دستکاری، کاری گری اور مل، کارخانہ میں لگ کر نماز نہیں پڑھے گا، وہ قارون کے

---

(۱) واما اذا لم یوص فتطوع لها الوارث فقد قال محمد فی الزیادات انه یجز یه ان شاء الله تعالیٰ، شامی: ۷۲/۲، باب قضاء الفوائت، مطلب فی اسقاط الصلوة، عن المیت، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱۲۵/۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۳۸، باب صلوٰة المریض، ط: قدیمی کراچی.

(۲) عن عبدالله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم انه ذکر الصلوة یوما فقال من حافظ علیها کانت له نوراً وبرهانا ونجاة یوم القیامة ومن لم یحافظ علیها لم یکن لو نور ولا برهان ولا نجاة وکان یوم القیامة مع قارون وفرعون وهامان وابی بن خلف، مسند امام احمد بن حنبل: ۱۶۹/۲، مسانید عبدالله بن عمرو، ط: المکتب الاسلامی، مجمع الزوائد: ۲۹۲/۱، باب فرض الصلوة، ط: دار الفکر، مشکوٰة المصابیح: ۵۸/۱، کتاب الصلوة، ط: قدیمی کراچی.

ساتھ جہنم میں داخل ہوگا، کیونکہ قارون دستکار تھا۔(۱)

بے نمازیوں کا حشر

بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون وغیرہ بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔(۲)

بے وضو نماز پڑھادی

''وضو کے بغیر نماز پڑھادی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیوی اور محرم کے ساتھ جماعت

اپنی بیوی اور محرم عورت کے ساتھ جماعت کرنا جائز ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ امام آگے ہو اور بیوی اور محرم عورت پیچھے کھڑی ہوں، محرم عورت کو پردہ میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں، اگر جماعت کرنی ہے تو عورت مرد امام کے برابر میں کھڑی نہ ہو بلکہ وہ الگ صف میں پیچھے کھڑی ہو۔(۳)

---

(۱) قال بعض العلماء: وانما حشر مع هؤلاء لانه ان اشغل عن الصلوة بماله اشبه قارون فيحشر معه او بملكه اشبه فرعون فيحشر معه او بوزارته اشبه هامان فيحشر معه، او بتجارته اشبه ابي بن خلف تاجر كفار مكة فيحشر معه، الزواجر عن اقتراف الكبائر: ۱۳۳/۱، كتاب الصلوة، الكبيرة السابعة والسبعون تعمد تأخير الصلاة عن وقتها او تقديمها عليه من غير عذر، ط: دار المعرفة بيروت.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) كما تكره امامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كاخته او زوجته او امته اما اذا كان معهن واحد ممن ذكر او امهن في المسجد لا يكره .... اما الواحدة فتتأخر؟ الدر مع الرد: ۵۶۶/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۸۵/۱، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، والفصل الخامس في بيان الامام والمأموم: ۸۸/۱، ط: رشيديه كوئٹه. المحيط البرهاني: ۲۰۲/۲، الفصل السابع في بيان مقام الامام والمأموم، ط: ادارة القرآن كراچي.

بیوی شوہر کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتی ہے

بیوی شوہر کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتی ہے، مگر بیوی شوہر کے برابر میں کھڑی نہ ہو، بلکہ شوہر سے پیچھے کھڑی ہو، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

بے ہوش

''مجنون'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بے ہوش ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بے ہوشی

☆......اگر کوئی شخص نماز کے دوران بیہوش ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی، ہوش میں آنے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب مریض ہوش میں نہیں ہے تو نماز معاف ہے، یہ درست نہیں، کیونکہ ہر بے ہوشی میں نماز معاف نہیں ہوتی، جس بے ہوشی میں نماز

---

(۱) المرأة اذا صلت مع زوجها في البيت، ان كان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان كان قدما ها خلف قدم الزوج الا انها طويلة تقع رأس المرأة في السجود قبل رأس الزوج جازت صلاتهما لان العبرة للقدم ،رد المحتار: ۱/۵۷۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۵۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. التاتارخانية: ۱/۶۲۲، الفصل السابع في بيان مقام الامام والماموم ،ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) من المفسدات ارتداد بقلبه وموت وجنون واغماء (قال الشامي تحته) فاذا افاق في الوقت وجب اداؤها وبعده يجب القضاء، شامي: ۱/۶۲۹، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۳۰، جنس آخر في بيان الافعال ما يفسد وما لا يفسد، ط: رشيدية ، البحر الرائق: ۲/۲۳، باب ما يفسد الصلوٰةوما يكره فيها،ط: رشيدية كوئٹه.

معاف ہوتی ہے وہ وہ بے ہوشی ہے جس میں مریض کو نماز کے بارے میں اطلاع کرنے سے بھی اطلاع نہیں ہوتی اور مسلسل چھ نمازیں مکمل بے ہوشی میں گذر جائیں، ایسی شکل میں نماز معاف ہے، ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء بھی واجب نہیں ہے، اور اگر اس سے کم بے ہوشی ہے مثلاً چار یا پانچ نمازیں اس حالت میں گذر جائیں تو وہ نمازیں معاف نہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء واجب ہوگی، (۱) اور اگر قضاء کرنے میں سستی اور لاپرواہی کی، تو مرنے سے پہلے ان نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کے لئے وصیت کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

☆......اگر کسی کو بے ہوشی طاری ہو جائے، اور چھ نمازوں کے وقت تک رہے، تو اس کے ذمہ ان چھ نمازوں کی قضاء نہیں، وہ نمازیں معاف ہیں، ہاں اگر پانچ نمازوں کے وقت تک بے ہوشی رہے اور چھٹی نماز میں اس کو ہوش آجائے تو ان نمازوں کی قضاء اس پر لازم ہوگی۔ (۳)

---

(۱) ومن جن او اغمی علیه یوما ولیلة قضی الخمس وان زاد وقت صلاة سادسة لا؛ للحرج، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، باب صلوٰة المریض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلوٰة المریض، ط: حقانیة، فتح القدیر: ۱/۴۶۴، باب صلوٰة المریض، ط: رشیدیة کوئٹة. البحر الرائق: ۲/۲۰۷، باب صلوٰة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) والوصیه مستحبة هذا اذا لم یکن علیه حق مستحق لله تعالیٰ وان کان علیه حق مستحق لله تعالیٰ کالزکاة او الصیام او الحج او الصلاة التی فرط فیها فهی واجبة، عالمگیری: ۶/۹۰. کتاب الوصایا الباب الاول فی تفسیرها وشرط جوازها وحکمها ومن تجوز له الوصیة ومن لا تجوز وما یکون رجوعا عنها، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۶/۶۴۸، کتاب الوصایا، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۸/۴۰۴، کتاب الوصایا، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

☆......اگر کوئی شخص بے ہوش ہو جائے اور پورے چوبیس گھنٹے گذرنے کے بعد ہوش میں آجائے، اور اس دوران پانچ وقت کی نماز فوت ہو جائے، تو ان پانچ وقتوں کی قضاء لازم ہوگی، اور اگر بے ہوشی کا دورانیہ ۲۴ گھنٹے سے زیادہ رہا اور اس دوران چھ یا اس سے زائد نمازیں فوت ہوگئیں تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

پ

پاجامہ بار بار اٹھانا

نماز میں بار بار پاجامہ اور شلوار وغیرہ کو اٹھانا اچھا نہیں مگر نماز صحیح ہے، اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔(۱)

پاجامہ ٹخنے سے نیچے رکھنے والے کی امامت

ٹخنے سے نیچے پاجامہ لٹکانا ناجائز ہے اس پر بہت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر جن بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب آیا ان میں سے ایک ٹخنے ڈھانکنا بھی ہے۔(درمنثور)(۲)

اس لئے ایسے شخص کو فاسق ہونے کی وجہ سے امام بنانا جائز نہیں، اگر چہ نماز پڑھانے سے نماز ہوجائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) یکرہ للمصلی .... وان یکف ثوبہ بأن یرفع ثوبہ من بین یدیہ او من خلفہ اذا اراد السجود، عالمگیری: ۱/۱۰۵، الباب السابع فیما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیها، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوٰۃ وما لا یکرہ، ط: رشیدیہ. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۰، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیها، ط. سعید کراچی. خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/۵۸، الجنس فیما یکرہ فی الصلوٰۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) اخرج ابن عساکر عن ابی امامۃ الباهلی قال: کان فی قوم لوط عشر خصال یعرفون بها: لعب الحمام، ورمی البندق والمکا، والخذف فی الانداء، وتسبیط الشعر وفرقعۃ العلک، واسبال الازار، وحبس الاقبیۃ والیان الرجال، والمنادمۃ علی الشراب و ستزید هذه الامۃ علیها، الدر المنثور للسیوطی، الجزء السابع عشر، تفسیر سورۃ الانبیاء رقم الآیۃ: [۷۴]: ۵/۱۴۴، ط: دار الفکر، بیروت.

(۳) ویکرہ امامۃ عبد...... وفاسق واعمیٰ، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۰، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. هندیۃ: ۱/۸۵، الباب الخامس فی الامامۃ، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۵۱۳، فصل فی الامامۃ، الرابع فی الاولیٰ بالامامۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

پاخانہ

اگر کسی شخص کو نماز شروع کرنے کے بعد پاخانہ کی حاجت ہوئی، تو اس کو نماز توڑ کر ضرورت سے فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان سے نماز پڑھنا چاہیئے خواہ وہ نفل نماز ہو یا فرض نماز خواہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے یا جماعت کے ساتھ، ہر صورت میں نماز توڑ کر ضرورت سے فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان سے نماز پڑھنا چاہیئے۔

اگر ایسی حالت میں دوسری جماعت ملنے کی امید نہ ہو تب بھی یہی کرے اور اگر پاخانہ کی حاجت شدید ہونے کے باوجود زبردستی نماز پڑھ لے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی جتنا ثواب ملنا چاہیئے اتنا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر یہ ڈر ہو کہ فراغت کے بعد وضو کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا، یا جنازہ کی نماز ہے امام سلام پھیر دے گا تو اس صورت میں نماز نہ توڑے اسی حالت میں نماز مکمل کرے۔(۱)

پاخانہ روک کر نماز پڑھنا

اگر پاخانہ کی حاجت اتنی زیادہ ہے کہ دل اس میں مشغول ہے تو ایسی حالت میں

---

(۱) وصلاته مع مدافعة الاخبثين الخ، اى البول والغائط: قال في الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت وان اتمها اثم لما رواه ابو داؤد : لا يحل لاحد يؤمن بالله واليوم الآخر ان يصلي وهو حاقن حتىٰ يتخفف اى مدافعة البول ...... وما ذكره من الاثم صرح به في شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية بقى ماإذا خشي فوت الجماعة ولا يجد جماعة غيرها فهل يقطعها...... والصواب الاول لان ترك سنة الجماعة اولىٰ من الاتيان بالكراهة ،شامي: ۱/ ۶۴۱ ،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع ،ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۶۲، كراهية الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۱۹۷ ،باب ما يفسد الصلاة ، فصل في المكروهات ، ط: قديمي كراچي.

نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر معمولی ہے دل اس میں مشغول نہیں تو مکروہ تحریمی نہیں ہے۔ باقی ہر حال میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

پاسپورٹ

اگر نمازی کی جیب میں پاسپورٹ رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، اور تصویر لگانے کا گناہ پاسپورٹ والے کو نہیں ہوگا، بلکہ تصویر لگانے کے لئے قانون بنانے والے حکومت کے ذمہ دار افراد گناہ گار ہوں گے۔ (۲)

پاک رہنا مشکل ہے

''مرض کی وجہ سے پاک نہیں رہتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پاگل

جو شخص پاگل ہو جائے، پورے چوبیس گھنٹے یہ ہی حال رہے، تو جنون ختم ہونے

---

(۱) قوله ويستحب (قطعها) لمدافعة الاخبثين .... لكنه مخالف لما قدمناه عن الخزائن وشرح المنية، من انه ان كان يشغله اى يشغل قلبه عن الصلاة خشوعها فاتمها يا ثم لادائها مع الكراهة التحريمية ومقتضى هذا ان القطع واجب لا مستحب .... الا ان يحمل ما هنا على ما اذا لم يشغله، شامي: ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه، وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۶۶، كراهية الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۷، باب ما يفسد الصلوٰة، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي.

(۲) اما اذا كان التصوير في يده وهو يصلي لا يكره وكلام النووى في فعل التصوير ولا يلزم من حرمته حرمة الصلوٰة فيه.......... آه، ردالمحتار: ۱/۶۴۷، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۶۰، مكروهات الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي.

کے بعد ان پانچ وقتوں کی قضا کرے گا، اور اگر اس کا جنون چھٹی نماز کے وقت سے بڑھ جائے یعنی فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا اس سے زائد ہو جائے پھر اس کے بعد جنون ختم ہو جائے، تو پھر ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

پان

اگر نماز کے دوران منہ میں پان دبا ہوا ہے، اور اس کی پیک حلق میں جاتی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

پانچ نمازوں کا ثبوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا وہ گویا قرآن ہی سے ثابت ہے،(۳) بہت ساری صحیح احادیث ایسی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازوں کی تعداد پانچ ہے، یہ حدیثیں تواتر کے درجہ کو پہونچی ہوئی ہیں جن سے ثابت ہے

(۱) وكذا الذى جن او اغمى عليه اكثر من صلوٰة يوم وليلة لا يقضي وفيما دونها يقضي ، آه. فتح القدير : ۱/۴۵۹، باب صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۲/۱۰۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۷، بساب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. عالمگيرى: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ولو أدخل الفانيد او السكر في فيه ولم يمضغه لكن يصلي والحلاوة تصل الى جوفه تفسد صلاته...... آه. رد المحتار : ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۵۱، باب مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. فتح القدير : ۱/۳۵۹، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۱/۱۰۲، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط:رشيديه كوئٹه. قلت : في حكم الفانيد التنبول.

(۳) قال تعالىٰ: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى.[النجم: ۳-۴] عن المقدام بن معديكرب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الا انى اوتيت القرآن ومثله معه.......... وان ما حرم رسول الله كما حرم الله. مشكوٰة المصابيح، ص: ۲۹، كتاب الايمان ، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي.

کہ نمازیں پانچ ہیں۔(۱)

(۱) واما عددها فالخمس ثبت ذلک بالکتاب والسنة واجماع الامة......... لما ان کتاب الله والسنن المتواترة والمشهورة ما اوجبت زيادة على خمس صلوٰت.....آه، بدائع الصنائع: ۱/۹۱، کتاب الصلاة فصل في عدد الرکعات، ط: سعيد، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعيد کراچی۔ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِکَ ذِكْرىٰ لِلذّٰكِرِيْنَ، [هود:۱۱۴]

مفسرین کے بیان کے مطابق ''دن کے دو کناروں'' میں فجر، ظہر اور عصر کی نماز کا وقت بیان کیا گیا ہے، اور ''رات کے کچھ حصے'' میں مغرب اور عشاء کی نماز کے اوقات بیان کئے گئے ہیں،(ابوسعود، روح المعانی، جلالین، تفسیر کبیر)

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ۔ [روم: ۱۷، ۱۸]

اس آیت میں چار الفاظ مذکور ہیں' مساء، صبح، عشی، ظهر '' صبح سے صبح کی نماز اور ظہر سے ظہر کی نماز مراد ہونا بالکل واضح ہے اور عشی، دن کے آخری حصے کو کہتے ہیں جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو، اس سے عصر کی نماز مراد ہونا ظاہر ہے، اور'' مساء'' مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو شامل ہے۔(جلالین، روح المعانی)

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ،[ق: ۳۹۔۴۰]

سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز اور سورج غرب ہونے سے پہلے عصر کی نماز، اور رات کی نماز سے مغرب اور عشاء کی نماز مراد ہے لیکن بعض مفسرین کے نزدیک "قبل الغروب " کالفظ عصر اور ظہر دونوں نمازوں کو شامل ہے اس طرح پانچوں نمازوں کے وقت کا ذکر آ گیا۔(روح المعانی، جلالین، تفسیر کبیر)

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ [بنی اسرائیل: ۷۸]

اس آیت میں پانچوں نمازوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فجر کی نماز کی خاص اہمیت کو بیان کیا گیا ہے، کہ وہ وقت رات اور دن کے فرشتوں کے موجود رہنے کا وقت ہے۔

حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ۔ [بقرة: ۲۳۸]

اس آیت میں نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے اور'' صلوٰة وسطیٰ''(بیچ والی نماز) پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے، صلوٰۃ وسطیٰ سے کون سی نماز مراد ہے اس میں مختلف اقوال ہیں راجح قول کے مطابق اس سے عصر کی نماز مراد ہے: مسلم: ۱/۲۲۶، کتاب الصلاة، باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطیٰ هي صلاة العصر، ط: قديمي کراچی۔ اور اس پر خاص طور پر زور دینے کی وجہ یہ بھی ہے کہ فجر کی نماز کی طرح اعمال لکھنے والے دن اور رات کے فرشتوں کے موجود ہونے کا وقت ہے، بخاری: ۱/۷۹، کتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلوة العصر، ط: قديمي کراچی۔

پانچ وقت نماز پڑھنے کی ڈاکٹری وجہ

تقریباً ہر مذہب کے پیروکار مانتے ہیں کہ انسان جسم اور روح کا مرکب ہے جسم کی غذا زمین سے نکلنے والی خوراک ہے اور روح کی غذا نماز ہے، دین اسلام میں جسم اور روح کی غذا کا ساتھ ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔ صبح کے وقت ناشتہ کر کے جسم کو غذا دیتے ہیں اور فجر کی نماز پڑھ کر روح کو قوت بخشتے ہیں۔

دوپہر کا کھانا کھا کر جسم کو قوت ملتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھ کر روح کی غذا کا سامان بن جاتا ہے۔ عصر کی نماز ڈھلتے دن کے بعد مزید روح کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔ چونکہ شام کے وقت کئی لوگ کھانا زیادہ کھالیتے ہیں اس لئے عشاء کی نماز کی رکعتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۱۷، ط: دار الکتاب لاہور)

پانچویں رکعت میں اقتداء کرنا

اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر بھولے سے کھڑا ہو گیا، اور پانچویں

= نوٹ:۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے اوقات اس قدر یقینی طور پر ثابت اور متواتر ہیں کہ تیرہ سو سال سے ان کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہوا، کیونکہ جو شخص قرآن مجید سے ذرا سی واقفیت بھی رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ پانچ نمازوں کے اوقات قرآن مجید سے سورج کے مانند ثابت ہیں اس وجہ سے نماز کے پانچ وقت کے بارے میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا، مگر چودہویں صدی ہجری کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اس نے پنجاب کے اندر تاریک گوشہ میں ایک ایسا شخص اور ایسا گمراہ فرقہ پیدا کر دیا ہے جسے قرآن مجید میں صرف تین ہی نمازیں نظر آتی ہیں اور بقیہ دو اوقات پر طرح طرح کے فضول اور جاہلانہ اعتراض کرتا ہے مگر اس کی مغالطہ انگیزی اور جاہلانہ طرز استدلال سے دو نمازوں پر پردہ نہیں پڑ سکتا، جیسا کہ اوپر قرآن وحدیث سے واضح کیا گیا، محمد انعام الحق۔

هي خمس وهي خمسون ،بخاري: ۱/ ۵۱، كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلاة، ط: قديمي كراچي. خمس صلوات في اليوم والليلة، مسلم : ۱/ ۳۰، كتاب الايمان ،باب بيان الصلوات التي هي احدار كان الاسلام ، ط:قديمي كراچي. عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات افترضهن الله ، نسائي: ۱/ ۸۰، . صلوا خمسكم ، مشكوة : ۱/ ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثاني ، ط: قديمي كراچي.

رکعت کا سجدہ بھی کرلیا، اوراس دوران پانچویں رکعت میں کوئی شخص جماعت میں شامل ہو کر امام کا مقتدی ہوا، تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی ،(۱) کیونکہ امام کی وہ رکعت نفل ہے، اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔(۲)

پاؤں

عورتوں کے لئے نماز میں دونوں پاؤں کو کپڑے سے چھپانا ضروری نہیں دونوں پاؤں کھلے رہنے سے نماز ہوجائے گی، اور پاؤں سے مراد ٹخنے سے نیچے تک ہے۔(۳)

اورمردوں کے لئے نماز میں دونوں پاؤں کو کپڑے (شلوار، پائجامہ، لونگی) سے چھپانا جائز نہیں، اور نماز کے باہر بھی چھپانا جائز نہیں، مردوں کے لئے ٹخنے کو چھپانا عظیم

---

(۱) ومن جملتها ، انه لو قام امامه الى الخامسة فتابعه فان كان الامام قعد على الرابعة ، فسدت صلوة المسبوق لاقتدائه فى موضع الانفراد وان لم يقعد لا تفسد ما لم يقيد الخامسة بالسجدة ، حلبي كبير ،ص: ۴۶۹، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. وص: ۴۰۵، ط: نعمانية كوئٹه.

(۲) ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر لان اتحاد الصلوتين شرط عندنا ....الدر مع الرد: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. بدائع: ۱/ ۱۴۳، فصل فى شرائط الاركان، ط: سعيد كراچى. حلبي كبير ،ص: ۵۱۶، الخامس من لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) والا قدميها ايضا فانهما ليسا بعورة ولكن فى القدمين اختلاف المشايخ .... وذكر فى المحيط ان الاصح انهما ليسابعورة .... آه ،حلبي كبير ،ص: ۲۱۰، فروع شتىٰ ، الشرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، تاتارخانية: ۱/ ۴۱۴، ط: ادارة القرآن كراچى.، فتح القدير: ۱/ ۲۲۵، باب شروط الصلوٰة التى تتقدمها ،ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۱/ ۴۰۵، مطلب فى ستر العورة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۹، باب شروط الصلوٰة، ط: سعيد كراچى.

گناہ ہے، جتنا حصہ چھپائے گا اتنا حصہ جہنم کی آگ میں جلے گا،(۱) البتہ موزہ پہننا اور موزہ پہنکر نماز پڑھنا درست ہے کیونکہ یہ حدیث سے ثابت ہے۔(۲)

پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

اگر کوئی شخص معذور ہے، یا پاؤں میں تکلیف ہونے کی وجہ سے قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر نہیں بیٹھ سکتا ہے بلکہ وہ پیر پھیلا کر اس طرح بیٹھتا ہے کہ کافی جگہ رک جاتی ہے، اور دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے، تو ایسا شخص صف کے ایک کنارے پر یا آخری صف میں کھڑا رہے، وہاں کھڑا ہونے سے بھی ان شاء اللہ اس کو صف اول کا ثواب ملے گا۔(۳)

---

(۱) عن عبد الرحمٰن عن ابیه قال سالت ابا سعید الخدری عن الازار فقال علی الخبیر سقطت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ازرة المسلم الى نصف الساق ولا حرج اولا جناح، فيما بينه وبين الكعبين ما كان اسفل من الكعبين فهو في النار من جر ازاره بطرا لم ينظر الله اليه. ...... آه، سنن ابی داؤد: ۲/۲۱۲، باب فی قدر موضع الازار، ط: مکتبه حقانیه ملتان. وفی بذل المجهود: ماكان اسفل من الكعبين فهو في النار لانه حرام يوجب النار وهذا في حق الرجال دون النساء...... آه، بذل المجهود: ۶/۵۷، ط: مکتبه قاسمیه ملتان.

(۲) عن المغيرة بن شعبة انه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوک قال المغيرة: فتبرز رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الغائط .... ثم اهويت لا نزع خفيه فقال: دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما ثم ركب وركبت فانتهينا الى القوم وقد قاموا الى الصلاة ويصلي بهم عبدالرحمٰن بن عوف وقد ركع بهم ركعة، فلما احس بالنبي صلى الله عليه وسلم ذهب يتاخر، فاومى اليه فادرک النبي صلى الله عليه وسلم احدى الركعتين معه فلما سلم قام النبي صلى الله عليه وسلم وقمت معه فركعنا الركعة التي سبقتنا، مشكوة المصابيح، ص: ۵۳، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي.

(۳) [تنبیه] قال في المعراج: الافضل ان يقف في الصف الآخر اذا خاف ايذاء احد، قال عليه الصلاة والسلام: من ترک الصف الاول مخافة ان يؤذى مسلما اضعف له اجر الصف الاول، وبه أخذ ابو حنيفة ومحمد، شامي: ۱/۵۶۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط: سعيد كراچي.

پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا

اگر نمازی نماز میں جس طرح شرعی حکم ہے کہ مناسب پاؤں کھولیں، زیادہ نہ کھولیں، اگر یہ پاؤں بہت کم کھولیں گے تو جسمانی طور پر نقصان ہوگا۔

تنگ پاؤں رکھنے سے اس کے نقصان اعصاب پر زیادہ پڑتے ہیں اور بدن کے زیریں حصے کمزور ہوتے ہیں۔

تنگ پاؤں سے زیادہ نقصان خصیتین (Testes) پر پڑتا ہے ان کی بیرونی جلد جکڑن کا شکار ہوتی ہے اور اندرونی طور پر گھٹن ہوتی ہے جس سے ان کے اندر تولیدی مواد کے بنانے کا نظام متاثر ہوتا ہے اور ان کا فعل تولید درہم برہم ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اگر پاؤں زیادہ کھولے جائیں اور ٹانگوں کو چوڑا کیا جائے تو اس کا نقصان بھی خصیتین (Testes) پر پڑتا ہے۔

اور جسم کے توازن میں خرابی ہوتی ہے اور ایسے آدمی کو موخر دماغ کے ضعف کی وجہ سے لڑکھڑاہٹ، چال ڈھال کی لچک اور غیر متوازن چال کی شکایت ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

پاؤں کے جوڑوں پر بھی زیادہ پاؤں کھولنے سے نقصان کا اثر ظاہر ہوتا ہے جس سے قدموں کی ایڑھی اور بیرونی سطح پر دباؤ زیادہ پڑتا ہے اس لئے جہاں پاؤں کے جوڑ متاثر ہوتے ہیں وہاں جوڑوں کی ہیئت بدلنے کے مرض کا خطرہ ہوتا ہے، جس میں ایڑھی کے جوڑ پھر جاتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۸۲/۱)

پائے جامہ

☆...... نماز کے دوران رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے ''پائے جامہ''

درست کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا ہے، ورنہ بعض اوقات سجدہ میں جانا مشکل ہوتا ہے۔اور شلوار کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

☆......ضرورت کے بغیر سجدہ میں جاتے وقت اپنے پائجامہ کو اوپر کھینچنے کی عادت بنانا مکروہ ہے، لہٰذا اس سے احتراز کرنا ضروری ہے، اور اگر پائجامے کو اوپر کھینچے کے بغیر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو اصلاح صلوٰۃ کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

پتلون والے کی امامت

اگر پتلون چست ہو یا ٹخنے چھپے ہوئے ہوں تو نماز کا اعادہ کرنا بہتر ہے۔(۳)

(۱، ۲)و كره (كفه) اى رفعه ولو لتراب كمشمر كم او ذيل (وعبثه به) اى بثوبه (وبجسده للنهي الا لحاجة ولا بأس به خارج صلاة، وفي الرد: (قوله اى رفعه) اى سواء كان من بين يديه او من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر، وحرر الخير الرملي ما يفيد ان الكراهة فيه تحريمية، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۰، كتاب الصلاة، ، ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

ويكره للمصلي ...... وان يكف ثوبه بأن يرفع ثوبه من بين يديه او من خلفه اذا اراد السجود ولا بأس بان ينفض ثوبه كيلا يلتف بجسده في الركوع ، هندية: ۱/ ۱۰۵ ، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره ، ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير ، ص: ۳۴۸، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۲۴، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۳) في الدر : وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها ، وفي الرد: قوله وكذا كل صلاة الخ،)الظاهر انه يشمل نحو مدافعة الاخبثين مما لم يوجب سجودا اصلا، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۷، كتاب الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچي. احسن الفتاوى: ۳/ ۳۱۸، ط: سعيد ط: يازدهم، ۱۴۲۵ ھ.

(فتاوی رحیمیہ میں ہے: (سوال: ۲۴۷) مغربی طرز لباس (شرٹ پتلون) پہننے والے امام کے پیچھے نماز ہوگی؟ (جواب) نماز ہو جائے گی مگر کراہت سے خالی نہیں، ایسے تنگ و چست لباس میں رکوع وسجدہ کے وقت اعضائے مستورہ کی ضخامت وساخت اور ہیئت کذائی صاف طور پر نمایاں ہوتی ہے، نیز کفار و فجار کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے عوام الناس کا مرغوب لباس پہننے کی سعی لا حاصل امام کے شایان شان نہیں ہے الخ، ۴/ ۱۹۸، ط: دار الاشاعت، طباعت: ۲۰۰۳ء۔

پٹی پر مسح

پٹی پر مسح کر کے نماز پڑھنا جائز ہے،(۱) اگر کوئی شخص پٹی پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور نماز کے دوران وہ زخم اچھا ہو گیا جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو نماز فاسد ہو جائے گی اور تازہ وضو کر کے نماز شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور یہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے، اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (۲)

پٹی ناپاک ہے

مرض کی وجہ سے شراب یا ناپاک مرہم وغیرہ کی پٹی وغیرہ باندھی گئی، تو وہ اس حالت میں بھی نماز پڑھ لے، عذر کی وجہ سے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ (۳)

پردہ کے پیچھے اقتداء کرنا

اگر مسجد کے اندرونی ہال اور صحن کے درمیان پردہ ہے اور مسجد میں جماعت کے

---

(۱) (ویجوز) ای مسحها (ولو شدت بلا وضوء) وغسل دفعا للحرج، الدر مع الرد: ۱/ ۲۸۰، کتاب الطهارة باب المسح علی الخفین، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۳۵، کتاب الطهارة، الباب الخامس فی المسح علی الخفین، الفصل الثانی فی نواقض الوضوء، ومما یتصل بذلک المسح علی الجبائر، ط: حقانیه پشاور.

(۲) او کان المصلی ماسحا علی الجبیرة فسقطت عن برء فی هذه الحالة...... ففی هذه المسائل الاثنی عشرة فسدت صلا ته عند ابی حنیفةؒ ..... وقالا تمت صلاته، حلبی کبیر، ص: ۲۵۵، مسائل تلقب بالاثنی عشریة، ط: نعمانیه کوئٹه. ،ص: ۲۹۲، السابعة الخروج بصنعه ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور،رد المحتار: ۱/ ۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنی عشریة، ط: سعید کراچی.

(۳) مریض مجروح تحته ثیاب نجسة ان کان لا یبسط تحته شئی الا نجسه من ساعته له ان یصلی علی حاله لانه لیس فیه فائدة و کذالک ان لم ینجس الثانی الا انه یزداد مرضه ویلحقه المشقة لان الحرج مدفوع، الفتاوی التتارخانیة: ۱/ ۴۲۲، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة، طهارة موضع الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی.

ساتھ نماز ہو رہی ہے، اور اندر کا ہال بھر گیا ہے تو پردہ کے باہر صحن میں جو لوگ کھڑے ہو کر اقتداء کریں گے ان کی اقتداء صحیح ہوگی، اور نماز ہو جائے گی۔(۱)

"پُر" کو باریک پڑھا

جن جگہوں میں "راء" اور "لام" کو پُر کر کے پڑھنا چاہیئے، وہاں پر باریک پڑھنے سے نماز ہو جائے گی،(۲) لیکن قرأت کو تجوید کے مطابق پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(۳)

پروفیسر ڈاکٹر برقھم جوزف کا تجربہ

مشہور امریکن ڈاکٹر کے ایک انٹرویو میں نماز اور اسلام کے متعلق اس کی زندگی کے تجربات شائع ہوئے، اس کا تجربہ ہے کہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے جس میں کمی اور بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا شاید اس ورزش کو ترتیب دینے والے نے موجودہ

(۱) يشترط لصحة الاقتداء اتحاد مكان الامام والماموم حكما فلو كان بينهما حائط فان كان قصيرا ذليلا بأن كان طوله دون القامة وعرضه غير زائد على ما بين الصفين لا يمنع لعدم الاشتباه، حلبي كبير، ص: ۵۲۳، فصل في الامامة، السابع في المانع من الاقتداء، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ص: ۴۵۱، ط: نعمانية، كوئٹه. والحائل لا يمنع الاقتداء ان لم يشتبه حال امامه بسماع او روية ولو من باب مشبك يمنع الوصول في الاصح الدر مع الرد: ۵۸۶/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۳۶۲/۱، كتاب الصلوة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي التاتارخانية عن الحاوي، حكي عن الصفار انه كان يقول: الخطاء اذا دخل في الحروف لا يفسد، لان فيه بلوى عامة الناس لانهم لا يقيمون الحروف الا بمشقة، رد المحتار: ۶۳۳/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مسائل زلة القاري، ط: سعيد كراچي.

(۳) ومن لا يحسن بعض الحروف ينبغي ان يجهد ولا يعذر في ذلك، هندية: ۷۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القاري، ط: حقانيه پشاور.

مشینی اور نفسیاتی دور کو بھانپ کر اس کو ترتیب دیا تھا۔

اس میں ہاتھوں کا اٹھانا، پھر باندھنا اور نگاہ کو جمانا پھر ہاتھ چھوڑنا اور جھکنا اور پھر سر کو جھکا کر دل و دماغ کی طرف جلدی اور زیادہ خون مہیا کرنے کا موقع دینا اور وقفے وقفے سے دوزانو بیٹھنا یہ سب کچھ ایک جامع ورزشی طریقہ ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/ ۴۵)

پستان

اگر عورت نے نماز میں بچے کو اٹھایا، بچے نے عورت کے پستان کو چوسا، اور اس سے دودھ نکلا، تو ایسی صورت میں اس عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ دودھ پلانا عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

پسندیدہ عبادت

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو تمام عبادتوں میں کون سی عبادت زیادہ پسند ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔(۲)

---

(۱) صبی مص ثدی امرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا فلا لانه متى خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا كذا في محيط السرخسي، هندية: ۱/ ۱۰۴، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، النوع الثاني في الافعال المفسدة للصلاة، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/ ۶۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلاة، بيان الافعال ما يفسد وما لا يفسد، ط: رشيدية كوئته.

(۲) عن ابن مسعود قال: سألت النبي صلى الله عليه وسلم اى الاعمال احب الى الله قال: الصلاة لوقتها، مشكوة المصابيح، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

پگڑی کا پیچ

اگر پگڑی کا پیچ پیشانی پر آجائے تو اس سے سجدہ ادا ہو جائے گا، لیکن اگر ماتھے کے اوپر پگڑی کا پیچ ہو اور پیشانی کو زمین پر ٹکنے نہ دے، پیشانی اوپر اٹھی رہے تو سجدہ ادا نہ ہوگا۔(۱)

پلاسٹک

☆......اگر پلاسٹک کی ایک جانب پاک ہے، اور دوسری جانب ناپاک ہے تو پلاسٹک کو اس طرح بچھایا جائے کہ ناپاک والی جانب نیچے اور پاک والی جانب اوپر ہو تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہوگا، کیونکہ پلاسٹک میں ایک جانب کی نجاست دوسری جانب سرایت نہیں کرتی ہے۔(۲)

---

(۱) (کما یکره تنزیها بکور عمامته) الا بعذر (وان صح) عندنا(بشرط کونه علی جبهته) کلها او بعضها کما مر (اما اذا کان) الکور (علی رأسه فقط وسجد علیه مقتصرا) ای ولم تصحب الارض جبهته ولا انفه علی القول به (لا) یصح لعدم السجود علی محله، الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۰، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کرچی، حلبی کبیر، ص: ۲۸۲ ـ ۲۸۷، الخامس السجدة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وص: ۲۵۰، ط: نعمانیة.

(۲) (قوله وصلاته علی مصلی مضرب)......... وفی البدائع...... وعلی هذا لوصلی علی حجر الرحی او باب او بساط غلیظ او مکعب أعلاه طاهر وباطنه نجس عند ابی یوسف لا تجوز نظراً الی اتحاد المحل، فاستویٰ ظاهره وباطنه کالثوب الصفیق وعند محمد یجوز لانه صلی فی موضع طاهر کثوب طاهر تحته ثوب نجس بخلاف الثوب الصفیق. لان الظاهر نفاذ الرطوبة الی الوجه الآخر آه. وظاهره ترجیح قول محمد وهو الاشبه، ورجح فی الخانیة فی مسئالة الثوب قول ابی یوسف بأنه اقرب الی الاحتیاط، وتمامه فی الحلیة، وذکر فی المنیة وشرحها: اذا کانت النجاسة علی باطن اللبنة او الآجرة وصلی علی ظاهرها جاز، وکذا الخشبة ان کانت غلیظة بحیث یمکن ان تنشر بصفین فیما بین الوجه الذی فیه النجاسة والوجه الآخر والا فلا، آه. وذکر فی الحلیة ان مسئلة اللبنة والآجرة علی الاختلاف المار بینهما وانه فی الخانیة جزم بالجواز، وهو اشارة الی اختیاره، وهو حسن متجه، وکذا مسئالة الخشبة علی الاختلاف، وان الاشبه الجواز علیها مطلقا، ثم ایده باوجه فراجعه، شامی: ۱/ ۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی.

☆......اسی طرح ایسے شفاف پلاسٹک پر بھی نماز درست ہے جس کے اندر سے نیچے کی نجاست نظر آتی ہو، البتہ اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اس میں سے نجس زمین یا نجاست نظر آتی ہو یا نجاست کی بد بو محسوس ہو تو اس پر نماز درست نہیں۔(۱)

☆......واضح رہے کہ ہر ایسی چیز کہ اس میں ایک جانب لگی ہوئی نجاست دوسری طرف سرایت نہ کرے اس کی پاک جانب پر نماز درست ہے۔

پلنگ پر نماز پڑھنا

''چارپائی پر نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پنکھا

موجودہ دور میں بجلی کے پنکھے گھر اور مسجد وغیرہ میں لگے ہوئے ہوتے ہیں، ان کو چلا کر نماز پڑھنا بالکل صحیح ہے، کسی قسم کی بھی کراہت نہیں ہے، البتہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد پنکھا بند کر دینا چاہیے ورنہ ضرورت کے بغیر پنکھا چلانے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله مبسوط على نجس) .... وكذا الثوب اذا فرش على النجاسة اليابسة ، فان كان رقيقا يشف ما تحته او توجد منه رائحة النجاسة على تقدير ان لها رائحة لا يجوز الصلاة عليه ، وان كان غليظا بحيث لا يكون كذلك جازت، آه، شامي: ۱/ ۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. تاتار خانية : ۱/ ۴۲۱، كتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) قوله [بالقنو والقنوين فيعلقه] فيه دلالة على تعليق المراوح في المساجد لما انها ليست باقل نفعا من القنو مع ما في القنو من الشغل والتلويث ما ليس في المروحة، الكوكب الدرى على جامع الترمذى: ۴/ ۸۴، ابواب التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، سورة البقرة، ط: ادارة القرآن كراچي.

پنکھا کرنا

اگر گرمی کے زمانے میں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور بجلی کا پنکھا نہیں ہے، اور کوئی شخص اس کو اللہ کی رضا کے لئے پنکھا کر رہا ہے، تاکہ یہ راحت اور اطمینان کے ساتھ نماز پوری کرے، تو یہ جائز ہے اس سے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد یا مکروہ نہیں ہوگی، اور اگر نماز پڑھنے والا پنکھا کرنے کی وجہ سے خوش ہوگا تب بھی نماز ہو جائے گی، فاسد یا مکروہ نہیں ہوگی، البتہ نماز پڑھنے والا خود کسی کو پنکھا کرنے کے لئے حکم نہ کرے، یہ ادب کے خلاف ہے باقی اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

پوسٹ کارڈ

اگر پوسٹ کارڈ میں جاندار کی تصویر ہے تو اس کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۰۱/۴، باب مکروهات الصلاة، ط: دار الاشاعت کراچی، ویکره (ان یروح) ای بجلب الروح بفتح الراء وهو نسیم الریح او الرائحة (بثوبه او بمروحة) بکسر المیم وفتح الواو لانه اجنبي، ومن افعال المترفین. حلبي کبیر، ص:۳۵۷، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) (لو کانت تحت قدمیه) او محل جلوسه لانها مهانة (او فی یده عبارة الشمني بدنه لانها مستورة بثیابه .... قال في البحر ومفاده کراهة المستبین لا المستتر بکیس او صرة او ثوب آخر، الدر المختار مع الرد: ۶۴۸/۱، (قوله لا المستتر بکیس او صرة) بان صلی ومعه صرة او کیس فیه دنانیر او دراهم فیها صور صغار فلا تکره لا ستتارها بحر، ومقتضاه انها لو کانت مکشوفة تکره الصلاة مع ان الصغیرة لا تکره الصلاة معها کما یاتي لکن یکره کراهة تنزیه جعل الصورة في البیت (قوله او ثوب آخر) بان کان فوق الثوب الذی فیه صورة ثوب ساتر له فلا تکره الصلاة فیه لاستتارها بالثوب شامي: ۶۴۸/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنة اولی. ط: سعید کراچي.

پہلا قعدہ نہیں کیا

☆......اگر پہلا قعدہ کئے بغیر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، تو اگر بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا تو واپس نہ آئے، اور اخیر میں سہو سجدہ کر لے، نماز ہو جائے گی، (۱) اور بالکل سیدھا ہونے سے مطلب یہ ہے کہ قدم سے لیکر گھٹنے کا حصہ بالکل سیدھا ہو گیا، اس میں خم باقی نہیں رہا، اور اگر یہ حصہ سیدھا نہیں ہوا بلکہ ابھی تک خم باقی ہے تو سیدھا کھڑا نہیں ہوا، یاد آتے ہی بیٹھ جائے، ایسی صورت میں سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

☆......اگر سیدھا کھڑے ہونے کے بعد واپس بیٹھ گیا اور آخر میں سہو سجدہ کیا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں۔ (۳)

---

(۱) انظر الى الحاشية الآتية بعد حاشية واحدة

(۲) ان استوى النصف الاسفل وظهر بعد منحن فهو اقرب الى القيام، وان لم يستو فهو اقرب الى القعود، شامي: ۲/۸۴، باب سجود السهو، قوله لا سهو عليه في الاصح، ط: سعيد كراچي.
وفي النافع: قال بدر الدين يعني الكردري اذا انتصب النصف الاسفل يكون الى القيام اقرب وان لم ينتصب النصف الاسفل يكون الى القعود اقرب، وهذا هو الذي اختاره في الكافي وهو الاصح، فانه اذا رفع ركبتيه ولم ينتصب النصف الاسفل يصير كالجالس لقضاء الحاجة، ولا يعد قائما حقيقة ولا عرفا ولا شرعا الخ، حلبي كبير، ص: ۴۵۸، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. وص: ۳۹۷، ط: نعمانية كوئٹه.

(۳) (سها عن القعود الاول من الفرض) لو عمليا، اما النفل فيعود ما لم يقيد بالسجدة (ثم تذكره عاد اليه) وتشهد، ولا سهو عليه في الاصح (ما لم يستقم قائما) في ظاهر المذهب وهو الاصح، فتح، (والا) اي وان استقام قائما (لا) يعود لاشتغاله بفرض القيام (وسجد للسهو،) لترك الو[illegible] عاد الى القعود) بعد ذلك (تفسد صلاته) لرفض الفرض لما ليس بفرض، وصححه الزيلعي (وقيل لا) تفسد لكنه يكون مسيئا ويسجد لتاخير الواجب (وهو الاشبه) كما حققه الكمال وهو الحق، بحر، الدر مع الرد: ۲/۸۳-۸۴، (قوله كما حققه الكمال) اي بما حاصله ان ذلك وان كان لا يحل لكنه بالصحة لايخل لما عرف ان زيادة ما دون ركعة لا يفسد، وقواه في شرح المنية بما قدمناه آنفا عن القنية فانه يفيدعدم الفساد بالعود، الخ، (قوله وهوا الحق، بحر) كأن وجهه ما مر عن الفتح، او ما في المبتغى من ان القول بالفساد غلط لانه ليس بترك بل هو تأخير، كما لو سها عن السورة فركع فانه يرفض الركوع ويعود الى القيام ويقرأ، وكما لو سها عن القنوت، فركع فانه لو عاد وقنت لا تفسد على الاصح...... شامي: ۲/۸۴، باب سجود السهو، ط: سعيد.

پھلانگ کر بیٹھا

جو شخص آگے صف میں جگہ خالی دیکھ کر پھلانگ کر بیٹھا اس پر کچھ گناہ نہیں ہے اور جو جگہ خالی ہونے کے باوجود پیچھے بیٹھا اس نے اچھا نہیں کیا۔(۱)

پہلی رکعت کی سورت لمبی ہو

فجر کے فرض کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت سے لمبی سورت پڑھنا سنت ہے۔(۲)

پہلی رکعت میں امام بیٹھ گیا

اگر امام بھول کر پہلی رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے کسی مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا، تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیئے، اور اخیر

---

(۱)(ولو وجد فرجة فی الاول لا الثانی له خرق الثانی لتقصيرهم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا وفی القنية : قام فی آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه، دل عليه ما فی الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم : من نظر الى فرجة فی صف فليسدها بنفسه، فان لم يفعل فمر مار فليتخطٰ علی رقبته فانه لا حرمة له، ای فليتخط المار علی رقبة من لم يسد الفرجة، رد المحتار : ۱/ ۵۷۰، كتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: سعيد كراچی. وفی تقريرات الرافعی: (قوله يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا)يظهر ان الحكم كذلک لو لم يشرعوا او علم منهم عدم سد الفرجة بالاولیٰ حيث كان له الخرق وهم فی الصلاة فيكون له الخرق وهم خارجها بالاولیٰ ، تقريرات الرافعی ملحقا برد المحتار : ۱/ ۷۳، ط: سعيد كراچی.

(۲) واطالة القراءة فی الركعة الاولیٰ علی الثانية من الفجر مسنونة بالاجماع ، هندية: ۱/ ۷۸، كتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الرابع فی القراءة ، ط: حقانيه پشاور.

میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

پہلی رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا

اگر پہلی رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، کم سے کم ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار بیٹھا رہا، پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، تو اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگیا، اگر آخر میں سہو سجدہ کرلیا تو نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔(۲)

اور اگر ایک رکن سے کم مقدار بیٹھا ہے تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وفي روضة الناطفي ويكبر في حالة الانتقال في كل خفض ورفع، وفي شرح الآثار للطحاوي ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر و عليا واباهريرة كانوا يكبرون عند كل خفض ورفع ، حلبي كبير ،ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(ولو قام) في الصلاة الرباعية (الى)الركعة(الخامسةاو قعد) بعد رفع رأسه من السجود (في) الركعة (الثالثة) او قام الى الرابعة في المغرب او الثالثة فيه او في الفجر او قعد بعد رفعه من الركعة الاولىٰ في جميع الصلوات (يجب) عليه سجود السهو ، بمجرد القيام في صورة (و) بمجرد (القعود) في صورة لتأخير الواجب وهو التشهد او السلام في صورة القيام وتأخير الركن وهو القيام في صورة القعود،حلبي كبير ،ص: ۴۵۸، فصل في سجود السهو ،الخامسة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،و ص: ۳۹۷، ط: نعمانيه كوئٹه.

و كذا القعدة في آخر الركعة الاولىٰ او الثالثة فيجب تركها ، ويلزم من فعلها ايضا تأخير القيام الى الثانية او الرابعة عن محله ، وهذا اذا كانت القعدة طويلة،اما الجلسة الخفيفة التي استحبها الشافعي فتركها غير واجب عندنا ، الخ، شامي: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ،ص: ۴۵۶، سجود السهو ، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳)ويجب بتأخير ركن .... نحو ان يؤخر القيام الى الركعة الثانية بأن يجلس بعد السجدة الثانية من الركعة الاولىٰ جلسة قبل ان يقوم كما هو مذهب الشافعي رحمه الله ، وهذا اذا لم يكن به عذر من ضعف او وجع ، حلبي كبير ،ص: ۴۵۶، سجود السهو ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۴۶۹،باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنىٰ باسم الاشارة، ط: سعيد كراچي.

پہلی رکعتوں میں سورت نہیں پڑھی

اگر پہلی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہیں پڑھی، تو آخری رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھے، اور پھر آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۱)

پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف بنانا

اگر جماعت کی نماز کے دوران پہلی صف میں جگہ ہے تو دوسری صف نہیں بنانی چاہیئے، کیونکہ پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر پہلی صف پوری ہوگئی تو دوسری صف بنانی چاہیئے۔(۲)

(۱)(قوله على المذهب)...... والقولان الاولان اتفقاعلى انه لو قرأ في الاخريين فقط يصح ويلزمه سجود السهو، لو ساهيا لكن سببه على الاول تغيير الفرض عن محله وتكون قراء ته قضاء عن قراء ته في الاوليين وسببه على الثاني ترك الواجب وتكون قراء ته في الاخريين اداء، شامي: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلوة، مطلب كل شفع من النفل صلاة .ط: سعيد كراچي.

ان ثمرة الخلاف تظهر في وجوب سجود السهو، اذا تركهافي الاوليين او في احداهماسهو التأخير الواجب سهوا عن محله، شامي: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۲۷۷، الثالث: القراء ة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/ ۳۵۳- ۳۵۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. فتح العناية بشرح النقاية: ۱/ ۲۳۴، واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فلو وقف في الصف الثاني داخلها قبل استكمال الصف الأول من خارجها يكون مكروها، شامي: ۱/ ۵۶۹- ۵۷۰، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

عن جابر بن سمرة قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم...... فرآنا حلقا فقال: مالي اراكم عزين ثم خرج علينا فقال الا تصفون كما تصف الملئكة عند ربها، فقلنا: يارسول الله! وكيف تصف الملئكة عند ربها؟ قال: يتمون الصفوف الاولى ويتراصون في الصف، مسلم: ۱/ ۱۸۱، باب الامر بالسكون في الصلاة الخ، ط: قديمي كراچي، عن انس ؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اتموا الصف المقدم ثم الذى يليه فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر، ابوداؤد: ۱/ ۱۰۷، باب. تسوية الصفوف، ط: رحمانيه.

پہلے زمانے کے نمازی

۱......رابعہ بصری عدویہؒ دن رات چوبیس گھنٹے میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، اور یہ فرمایا کرتی تھیں کہ خدا کی قسم! اتنی نماز پڑھنے سے میری غرض ثواب حاصل کرنا نہیں بلکہ یہ چند رکعتیں اس لئے پڑھ لیتی ہوں، تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے یہ فرما کر سرخرو ہوں کہ دیکھو میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت تھی۔(۱)

۲......ایک شخص کہتا ہے کہ رمضان المبارک میں ہم کو ایک روٹی پکانے والی کی ضرورت ہوئی، میں باندی خرید کرلانے کے خیال سے بازار گیا تاکہ میری ضرورت پوری ہو، اتفاق سے ایک باندی بہت ہی کم قیمت میں مل گئی اور خرید لی ،لیکن اس کی شکل و صورت سے وحشی پن برستا تھا ،اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی معشوق کے فراق میں مبتلا ہے،دن تو گذر گیا، جب رات آئی ،تو عشاء کے بعد اس نے نماز شروع کردی اور پہلی رکعت میں پوری سورۂ بقرہ (ڈھائی پارہ) ختم کی ،اور وہ قرآن شریف ایسے ذوق وشوق اورمحبت سے پڑھتی تھی کہ ایسی قرأت میں نے اپنی زندگی میں بہت کم سنی ہے، دوسری رکعت شروع کی اوراس میں پوری سورۂ آل عمران (سوا پارہ) ختم کی، تیسری رکعت شروع

---

(۱) رابعة العدوية القيسية ثم المصرية رأس العابدات، ورئيس الناسكات القانتات الخائفات الوجلات ...... كانت تصلي الف ركعة في اليوم والليلة فقيل لها: ما تطلبين بهذا؟ قالت : لا اريد به ثوابا، وانما افعله لكي يسر به رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم القيامة، فيقول للانبياء : انظروا الى امرأة امتي هذا عملها، الكواكب الدرية في تراجم السادة الصوفية لزين الدين محمد عبدالرؤف المناوى ،تحقيق محمد اديب الجادر ، الجزء الاول، القسم الاول، ص:۲۸۶، ترجمه (۹۵) ،ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الاولىٰ، ۱۹۹۹ء.و ط: دار صادر بيروت.

قيل كانت رابعة العدوية تصلى فى اليوم والليلة الف ركعة وتقول ماأريد بهاثواباًولكن ليسر رسول الله ﷺ ،ويقول للأنبياء :انظروا إلى امراءة من أمتى هذاعملهافى اليوم والليلة. المجالس السنية فى الكلام على الأربعين النووية،ص:۱۳ ،المجلس الثالث فى الحديث الثالث، ط:مصطفى البابى الحلبى مصر.

کی ،اور اس میں پوری سورہ نساء یعنی ڈھائی پارہ ختم کی ، میں حیران ہو کر اس کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا کہ شاید سوا پانچ پارہ ختم کر کے دم لے گی ،لیکن اس اللہ کی بندی نے اب دوبارہ نیت باندھ لی اور جب پڑھتے پڑھتے سورۂ ابراہیم کی تیرھویں پارے کی آیت پر آئی:

ویسقیٰ من ماء صدید یتجرعه ولا یکاد یسیغه و یاتیه الموت من کل مکان وما هو بمیت ومن ورائه عذاب غلیظ (اور اس کو ایسا پانی پینے کو دیا جائے گا جو کہ پیپ لہو ہوگا جس کو گھونٹ گھونٹ کر پئے گا اور گلے سے آسانی کے ساتھ اتارنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور ہر طرف سے اس پر موت (کے اسباب) کی آمد ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں ،اور اس (شخص) کو اور سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔

اس کے پڑھتے ہی فوراً بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی ،میرے گھر والے گھبرا کر اس کو اٹھانے کے لئے دوڑ کر گئے ،قریب پہنچ کر دیکھا کہ فوت ہوگئی ،اور جسم بے جان پڑا ہوا تھا۔ انا لله وانا الیه راجعون. (روض الریاحین)(۱)

۳......حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب بیت اللہ میں نماز پڑھا کرتے تھے تو حرم شریف کے کبوتر یہ خیال کر کے کہ یہ سوکھا ہوا درخت کھڑا ہے ،آپ کے اوپر بیٹھ جاتے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر و خوف ،ہیبت و عظمت کی وجہ سے سوکھے درخت کی طرح بالکل

---

(۱)(الحکایة التاسعة والسبعون بعد الثلاث مئة: عن ابی عامر الواعظ رحمه الله تعالیٰ) قال: رایت جاریة ینادی علیها بثمن لا قدر له ، فنظرت الیها فاذا بها قد لصق بطنها بظهرها وتلبد شعرها ، واصفر لونها ، فاشتریتها رحمة لها، فقلت لها اذهبی بنا الی السوق لناخذ حوائج رمضان، فقالت الحمد لله الذی جعل الاشهر عندی شهرا واحدا ،ولم یجعل لی شغلا بالدنیا، قال فکانت تصوم النهار وتقوم اللیل، فلما قرب العید ، قلت لها اذا کان الصباح فبکری بنا الی السوق لناخذ حوائج العید ، فقالت یا مولای ما اعظم شغلک بالدنیا ثم دخلت واقبلت علی صلاتها ، ولم تزل تتلو آیة بعد آیة حتیٰ بلغت قوله تعالیٰ (ویسقی من ماء صدید) الآیة فلم تزل تکررها حتیٰ صاحت صیحة فارقت فیها الدنیا، رضی الله عنها ونفعنابها ، روض الریاحین، ص: ۳۵۷ـ ۳۵۸، ط: موسسة عماد الدین ، قبرص.

بے حس اور بے حرکت کھڑے رہتے تھے۔(۱)

۴......حضرت ابراہیم بن شریکؒ کے سجدے کی کیفیت یہ تھی کہ جب آپ سجدہ کرتے تھے، تو جانور آپ کو مٹی کا ٹیلہ خیال کر کے، آپ کی پیٹھ پر بیٹھ جاتے تھے۔

۵......حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں اس قدر کھڑے ہوتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک زیادہ دیر تک کھڑا رہنے کی وجہ سے سوج جاتے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل گناہوں سے پاک اور معصوم تھے، اور رونے کی وجہ سے آپ کے مصلے پر آنکھوں سے اس طرح آنسو ٹپکتے تھے جیسے کہ ہلکی ہلکی بارش میں بوندیں پڑا کرتی ہیں۔(۲)

۶......حضرت صفوانؒ نے چالیس سال اپنی کمر زمین سے نہیں لگائی، بالکل سوتے نہیں تھے، اور سجدے کرتے کرتے آپ کی پیشانی کا گوشت اڑ گیا تھا اور سجدہ کی جگہ

---

(۱) قال یحییٰ بن وثاب: وکان ابن الزبیر اذا سجد وقعت العصافیر علی ظهره، تصعد وتنزل لا تراه الا جزم حائط، مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: ۱۲/ ۱۷۶، تحقیق، روحیة النحاس، ط: دار الفکر بیروت، الطبعة الاولیٰ، ۱۹۸۷م.

وعن مجاهد قال: کان ابن الزبیر اذا قام فی الصلاة کانه عود، من الخشوع، المصنف ابن ابی شیبة، :۵/ ۹۲، کتاب الصلاة، باب: من کان یقول: فی الصلاة لا یتحرک، تحقیق محمد عوامه، ط:ادارة القرآن کراچی الطبعة الثانیة، ۱۴۲۸ه، ۲۰۰۷م، احیاء علوم الدین: ۱/ ۲۲۴، بیان تفصیل ما ینبغی ان یحضر فی القلت، ط: دار الخیر دمشق.

(۲) وقال الحسن: ما کان فی هذه الامة اعبد من فاطمة علیها السلام بنت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کانت تقوم بالاسحار حتیٰ تورمت قدماها، وقام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، حتی تورمت قدماه، وهو المغفور له ما تقدم من ذنبه و ما تاخر، وکانت دموعه تقع فی مصلاه کوَکْفِ المطر، المستطرف فی کل فن مستظرف لبهاء الدین ابی الفتح محمد بن الفتح محمد بن احمد بن منصور الاشبهی: ۱/ ۳۲، الباب الاول فی مبانی الاسلام، الفصل الثانی فی الصلاة وفضلها، ط: دار صادر بیروت، الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۹ء، ربیع الابرار: ۲/ ۱۰۴، باب الدین وما یتعلق به، ط: انتشارات الشریف الرضی، قم عراق، ۱۴۱۰ه.

پیشانی کی ہڈی ہی نظر آتی تھی۔(۱)

۷......حضرت اویس قرنیؒ ساری رات نہیں سوتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے کہ فرشتے تو عبادت کرتے کرتے تھکتے نہیں، اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر تھک جائیں اور آرام کی نیند سو جائیں۔(۲)

۸......حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی، اے داؤد! وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرے، اور جب رات آجائے تو سو جائے، کیا ہر عاشق اپنے معشوق اور محبوب کے ساتھ تنہائی نہیں چاہتا؟(۳)

۹......حضرت مسلم بن یسارؒ جب نماز کی نیت باندھتے تو مولیٰ کے خیال میں اس

---

(۱) قال مالک بن انس کان صفوان بن سليم اعطى الله عهدا لا اضع جنبي على فراش حتىٰ الحق بربي قال: فبلغني ان صفوان عاش بعد ذلک اربعين سنة لم يضع جنبه، فلما نزل به الموت قيل له: رحمک الله الا تضطجع؟ قال: ما وفيت لله بالعهد اذن، قال: فاسند، فما زال كذالک حتىٰ خرجت نفسه، قال ويقول اهل المدينة: انه نقبت جبهته من كثرة السجود، مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر، : ۱۱/۹۶، الجزء الحادى عشر، تحقيق: روحية النحاس ،ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الاولىٰ، ۱۹۸۸م، كذا في الكواكب الدرية، : ۱/۳۳۰، تحقيق: محمد اديب الجادر، ط: دار الفكر بيروت الطبعة الاولىٰ. ۱۹۹۹م.

(۲) كان اويس القرني لا ينام ليله ويقول: ما بال الملائكة لا تفتر ونحن نفتر، .ربيع الابرار للزمخشرى: ۲/۹۷، باب الدين وما يتعلق به من ذكر الصلاة...... الخ، ط: انتشارات الشريف الرضي، قم عراق، ۱۴۱۰ھ.

(۳) اوحى الله الى داود: يا داود! كذب من ادعى محبتي، واذا جنه الليل نام عني أليس كل محب يحب خلوة حبيبه؟. ربيع الابرار ونصوص الاخبار، لابي القاسم محمود بن عمر الزمخشرى: ۲/۹۵، باب الدين وما يتعلق به من ذكر الصلوة والصوم والحج والصدقات وسائر العبادات والقربات، ط: انتشارات الشريف الرضي، قم، عراق، ۱۴۱۰ھ.

طرح ڈوب جاتے کہ بال بچوں کی بات چیت اور شور وغُل کا بالکل علم نہیں ہوتا تھا،(۱) اسی کیفیت کو علامہ رومیؒ فرماتے ہیں:

؎ او چو با تکبیر ہا مقرون شدند

ہمچو بسمل از جہاں بیرون شدند

یعنی سچے نمازی جب "اللہ اکبر" کہتے ہیں تو مولیٰ کے خیال کی دنیا میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ اس جہاں سے ایسے بے تعلق ہوتے ہیں جیسے کہ مردہ اس جہاں سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسلم بن یسارؒ اپنے مکان کے کمرہ میں نماز پڑھ رہے تھے اتفاق سے اس کمرہ کے کسی کونے میں آگ لگ گئی، آپ برابر نماز میں مشغول رہے، سلام پھیرنے کے بعد گھر والوں نے عرض کیا حضرت تمام محلے والے آگ بجھانے کے لئے جمع ہو گئے، لیکن آپ نے نماز نہ چھوڑی، حالانکہ ایسے وقت تو فرض نماز کی نیت توڑنا بھی جائز ہے، آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں ضرور نیت توڑتا، خدا کی قسم! مجھے تو آگ لگنے کا بالکل علم ہی نہیں ہوا۔(۲)

۱۰..... حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک رات نماز پڑھی، جب صبح کو آپ کی نماز

---

(۱) ویروی عن مسلم بن یسار انه کان اذا اراد الصلاة قال لاهله: تحدثوا انتم فانی لست اسمعکم، ویروی عنه انه کان یصلی یوما فی جامع البصرة فسقطت ناحية من المسجد فاجتمع الناس لذلک فلم یشعر به حتیٰ انصرف من الصلاة، احیاء علوم الدین: ۱/۲۰۱، الباب الاول: فی فضائل الصلاة، فضیلة الخشوع، ط: دار الخیر دمشق.

(۲) قال جعفر بن حیان: ذکر لمسلم بن یاسر: قلة التفاته فی صلاته، فقال: وما یدریکم این قلبی؟ وعن حبیب بن الشهید، ان مسلم بن یسار: کان قائما یصلی فوقع حریق الی جنبه فما شعر به حتیٰ طفئت النار. حلیة الاولیاء: ۲/۲۹۰، مطبعة السعادة بمصر، والطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۷/۱۸۶، الطبعة الثانیة، ط: دار صادر بیروت، ۱۹۵۸م.

کی جگہ کو دیکھا گیا، تو اس پر ایسا تازہ خون پڑا ہوا تھا جیسا کہ ابھی ابھی بکرا ذبح کیا ہوا ہے، آپ کے مریدوں نے عرض کیا کہ حضرت رات کی کیفیت ہم کو بھی بیان فرمائیں، تا کہ ہم کو بھی اس سے کچھ فائدہ ہو، آپ نے فرمایا کہ رات کو نماز کی نیت باندھی تھی، عرش الٰہی کے سامنے پہنچا دیکھا کہ اللہ کا عرش ہانپ رہا ہے، جیسا کہ جانور تھک کر ہانپنے لگتا ہے میں نے پوچھا کہ میرے محبوب یعنی رب العالمین کا پتہ بتا کیونکہ ہم کو بتلایا گیا ہے۔ "الرحمٰن علی العرش استویٰ" اللہ عرش کے پاس ہے اب تو بتا کہ میرا محبوب کہاں ہے؟ عرش نے کہا اے بایزید! تم کو یہ بتایا گیا کہ اللہ عرش کے پاس ہے، اور عرش سے یہ کہا گیا کہ رب العالمین ایمانداروں کے پاس ہے، عرش کی بات سن کر مجھ پر وجد اور بے خودی طاری ہوگئی۔ (۱)

۱۱...... حضرت ابن عباسؓ کی جب بینائی کمزور ہوگئی اور آپ نابینا ہو گئے تو لوگوں نے عرض کیا حضور اپنی آنکھیں بنوالیجیے، لیکن آپ کو کچھ روز نماز چھوڑنی پڑے گی، کیونکہ ان ایام میں حرکت سے نقصان ہوگا، چند دن تک چت لیٹنا پڑے گا، آپ نے یہ بات سن کر فرمایا یہ کام مجھ سے کبھی نہیں ہو سکے گا کیونکہ میرے آقا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہایت غصہ اور غضب کے ساتھ ملاقات کرے گا، لوگو! مجھے اندھا رہنا منظور ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ کو کیسے برداشت کروں گا۔ (۲)

---

(۱) میری نماز، ص: ۱۲، ط: دار الاشاعت۔

(۲) عن ابن عباس (رضی الله عنهما) قال لما قام بصری، قیل: نداؤک وتدع الصلوٰة ایاما، قال: لا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: من ترک الصلوٰة لقی الله وهو علیه غضبان رواه البزار والطبرانی فی الکبیر، وفیه سهل بن محمود ذکره ابن ابی حاتم و قال: روی عنه احمد بن ابراهیم

یہی حضرت ابن عباسؓ نابینا ہونے کی حالت میں اپنے ساتھ ایک لڑکا رکھتے تھے، جب نماز کا وقت آجاتا تو اس کو ساتھ لے کر مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے، ایک دن وہ لڑکا اتفاق سے نہیں آیا، اور نماز کا وقت ہوگیا، آپ نے اس لڑکے کو آواز دی، اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے جواب نہیں ملا، آپ نے نماز کے شوق میں بے چین ہوکر اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا کی، اے اللہ! یہ نابینا ہونا مجھے قیامت میں رسوا اور شرمسار نہ کرے، اے اللہ! مجھے قیامت کی رسوائی اور شرمندگی سے بچالے، اس دعا کی برکت سے اسی وقت آپ کی آنکھوں کی بینائی بحال ہوگئی، آپ اللہ کا شکر کرتے ہوئے خود مسجد میں چلے گئے، جب نماز پڑھ کر گھر تشریف لائے، تو پھر نابینا ہوگئے، اور پھر تو روز ایسا ہی ہوتا، جب نماز کا وقت آتا آپ کی بینائی بحال ہوجاتی جب نماز سے فارغ ہوکر گھر تشریف لاتے تو پھر نابینا ہوجاتے، اور آخری وقت تک آپ کا یہی حال رہا۔(۱)

۱۲.....عاصم بن یوسف نے حاتم اصمؒ سے پوچھا، آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو بڑی احتیاط کے ساتھ وضو کرتا ہوں، تاکہ کوئی سنت

= الدورقي وسعدان بن يزيد ، قلت : وروى عنه محمد بن عبدالله المخرمي ولم يتكلم فيه احد وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۱/۲۹۵، كتاب الصلاة، باب في تارك الصلوة، ط: دار الفكر بيروت، لبنان.

(۱) وہم از وے (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) آرند کہ روزے بمسجد میرفت و براو درراہ زنی جمیلہ پیش آمد و در نفس خود میلے بوی باز یافت گفت " اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ جَعَلْتَ لِیْ بَصَرِیْ نِعْمَةً وَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَّکُوْنَ عَلَیَّ نِقْمَتَهُ فَاقْبِضْهُ اَنْتَ " چشم وے پوشیدہ شد چون بمسجد می رفت برادرزادہ داشت کہ ویرا می بردو در پیش اسطوانہ روے بقبلہ می کردورفت و با کودکان بازی می کرد ہرگاہ کہ ویرا حاجتے پیش آمدی آن کودک را تنبیہ کردی یک روز ویرا احتیاج بوضو شد آن کودک را طلب داشت بباز ے مشغول بود نیامد بترسید کہ فضیحت شود گفت " اللّٰهم انک جعلت لی بصری نعمة وخشيت ان يكون على نقمته فسالتك فقبضته اللّٰهم وقد خشيت الفضيحة، چشم وے بینا شد بمنزل خود بازگشت، راوی گفت کہ من ویرا ہم نابینا دیدم وہم بینا، ۔شواہد النبوۃ لتقویۃ یقین اہل الفتوہ،ص: ۲۲۰، ، طباعت،۱۸۹۲م نول کشور لکھنو، مصنفہ مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی۔

اور مستحب رہ نہ جائے، اچھی طرح وضو کر کے جائے نماز میں کھڑا ہوتا ہوں، کعبہ شریف کو اپنے سامنے، رب العالمین کو اپنے سر پر، جنت کو اپنی دائیں طرف اور دوزخ کو بائیں طرف اور ملک الموت کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں۔

پھر نماز کو اپنی آخری نماز خیال کرتا ہوں، بڑی تعظیم سے "اللّٰہ اکبر" کہتا ہوں، نہایت ادب کے ساتھ قرأت پڑھتا ہوں، بڑے غور اور تامل کے ساتھ قرآن کو سنتا ہوں اور سمجھتا ہوں، نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ رکوع کرتا ہوں، انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، انتہائی انکساری کے ساتھ گردن جھکا کر التحیات پڑھتا ہوں، پوری امید کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، اور اللہ کے ڈر و خوف کو دل میں رکھتا ہوں، اور نماز قبول ہونے کی امید اور نہ قبول ہونے کا ڈر دل میں رکھ کر نماز سے فارغ ہو جاتا ہوں، (۱) اور آئندہ ساری عمر ایسی نماز پڑھنے کا عہد اپنے دل میں کرتا ہوں، اور پورے تیس سال سے اسی طرح کی نماز پڑھتا ہوں، عاصم بن یوسف یہ باتیں سن کر چیخیں مار مار کر روتے جاتے تھے، اور افسوس کے ساتھ کہتے جاتے تھے، ہائے ہم سے تو

---

(۱) وروی عن حاتم الاصم رضی اللہ عنہ انہ سئل عن صلاتہ فقال: اذا حانت الصلاۃ اسبغت الوضوء واتیت الموضع الذی ارید الصلاۃ فیہ فاقعد فیہ حتیٰ تجتمع جوارحی ثم اقوم الی صلاتی واجعل الکعبۃ بین حاجبی والصراط تحت قدمی، والجنۃ عن یمینی والنار عن شمالی، وملک الموت ورائی اظنھا آخر صلاتی، ثم اقوم بین الرجاء والخوف، وأکبر تکبیراً بتحقیق، وأقرأ قراءۃ بترتیل، وارکع رکوعا بتواضع واسجد سجودا بتخشع، واقعد علی الورک الایسر، وأفرش ظہر قدمھا وأنصب القدم الیمنیٰ علی الابھام، واتبعھا الاخلاص، ثم لا ادری أقبلت منی ام لا، وقال ابن عباس رضی اللہ عنھما: رکعتان مقتصدتان فی تفکر خیر من قیام لیلۃ والقلب ساہ، احیاء علوم الدین: ۱/ ۲۰۱، کتاب اسرار الصلاۃ ومھماتھا، فضیلۃ الخشوع، ط: دار الخیر دمشق، مکاشفۃ القلوب، ص: ۴۲، الباب الرابع عشر فی اتمام الصلاۃ، بالخضوع والخشوع، ط: دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان.

اس طرح کی ایک نماز بھی کبھی ادا نہیں ہوئی۔(۱)

۱۳..... حضرت سفیان ثوریؒ ایک دن خانۂ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ سجدہ میں گئے تو کسی دشمن نے آکر آپ کے پاؤں کی دو انگلیاں اور دوسرے پاؤں کی پانچ انگلیاں کاٹ ڈالیں، جب سلام پھیرا تو اول نماز کی جگہ خون پڑا ہوا دیکھا اور پھر پاؤں میں تکلیف محسوس ہوئی، تب معلوم ہوا کسی شخص نے میری انگلیاں کاٹ ڈالیں "سبحان اللّٰہ" کیا نماز کی شان ہوگی! اور کیا اس کی کیفیات ہوں گی!!(میری نماز)

۱۴..... ایک عورت نے گھر کا تنور جلایا، جلا کر نماز پڑھنے لگی، اور خیال یہ تھا کہ نماز پڑھ کر روٹی پکاؤں گی، اس عورت کا دو ڈھائی سال کا بچہ گھر میں کھیل رہا تھا، شیطان آیا، اور اس بچہ کو تنور کے قریب لا کر اس نمازی عورت کے پاس آکر کہنے لگا: دیکھ! تیرا شیر خوار بچہ تنور کے قریب چلا گیا، تو نماز توڑ کر بچہ کو وہاں سے اٹھالے ایسا نہ ہو کہ وہ بچہ تنور میں گر

---

(۱) وذكر ان حاتماً الزاهد دخل على عاصم بن يوسف، فقال له عاصم: يا حاتم هل تحسن ان تصلي؟ فقال: نعم. قال: كيف تصلي؟ قال: اذا تقارب وقت الصلاة، اسبغ الوضوء، ثم استوى في الموضع الذي اصلي فيه حتىٰ يستقر كل عضو مني، وارى الكعبة بين حاجبي، والمقام بخيال صدري والله فوقي يعلم ما في قلبي، وكان قدمي على الصراط والجنة عن يميني والنار عن شمالي، وملك الموت خلفي، واظن انها آخر الصلاة، ثم اكبر تكبيراً باحسان، واقرأ قراءة بتفكر، واركع ركوعا بالتواضع، واسجد سجوداًبالتضرع، ثم اجلس علىٰ التمام، وأتشهد على الرجاء، وأسلم على السنة، ثم اسلمها للاخلاص وأقوم بين الخوف والرجاء، ثم اتعاهد على الصبر، قال عاصم: يا حاتم: أهكذا صلاتك؟ قال: كذا صلاتي منذ ثلاثين سنة، فبكى عاصم، وقال: ما صليت من صلاتي مثل هذا قط، كذا في تنبيه الغافلين، روح البيان في تفسير القرآن لاسماعيل حقي، تفسير قوله تعالى" ويقيمون الصلاة، (البقرة:۳): ۱/۳۶-۳۷، باب ط: دار الكتب العلميه بيروت، ۲۰۰۹ء، ۱۴۳۰ھ، تنبيه الغافلين للسمرقندي، ص: ۳۰۹، باب اتمام الصلاة والخشوع فيها، ط: دار الكتب العلميه بيروت، ۲۰۰۹م، ۱۴۳۰ھ، احياء علوم الدين: ۱/۱۲۸، كتاب اسرار الصلاة، الباب الاول في فضائل الصلاة، ط: المطبعة الازهرية المصرية.

کر جل جائے، اس عورت نے بالکل خیال نہیں کیا، بدستور نماز پڑھتی رہی، شیطان کو بہت غصہ آیا، اور بچے کو اٹھا کر تنور میں پھینک دیا، اور آ کر اس عورت سے کہنے لگا کہ تو نماز پڑھ رہی ہے اور تیرا بچہ تنور میں گر گیا، جلدی جا کر اس کو تنور سے نکال لے، شاید ابھی تک زندہ ہو، اور سکتا ہوا ال جائے، ارے کم بخت بیوقوف! نماز تو پھر بھی پڑھ سکتی ہے، اگر بچہ مر گیا تو پھر نصیب نہ ہوگا، شیطان نے اپنی طرف سے بہت کچھ کہا، لیکن اس عورت پر بالکل اثر نہ ہوا وہ بدستور بے خودی اور محویت کے عالم میں نماز پڑھتی رہی، شیطان عورت کی ثابت قدمی دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا، اور وہاں سے اپنا سامنہ لے کر چلا گیا، جب یہ عورت نماز سے فارغ ہوئی، نہایت اطمینان کے ساتھ تنور کے پاس گئی، دیکھا کہ بچہ تنور میں پڑا ہوا ہے، آگ بھڑک رہی ہے، اور بچہ انگاروں سے کھیل رہا ہے، ایک انگارہ بچہ نے اٹھا کر منہ میں رکھ لیا تو وہ انگارہ یاقوت بن گیا۔(۱)

من كان لله كان الله له — جواللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا۔

ولو كان النساء كما ذكرنا — لفضلت النساء على الرجال

فلا التانيث لاسم الشمس عيب — ولا التذكير فخر للهلال

ترجمہ: ”اگر سب عورتیں ایسی عالی ہمت ہو جائیں تو یقیناً مردوں سے فوقیت لے جائیں گی۔ نام کا عورت ہونا عیب نہیں ہے اور نام کا مرد ہونا کمال نہیں ہے۔ سورج عربی زبان کے محاورے میں مؤنث ہے اور چاند محاورے میں مذکر ہے، پھر چاند و سورج کا

(۱) روى أنه كان في زمن عيسىٰ عليه السلام زوجة صالحة، فجعلت العجين في التنور وأحرمت بالصلاة فجاءها ابليس اللعين في صورة امرأة وقال لها: ياهذه إن العجين قداحترق، قال فلم تلتفت إلىٰ قوله ولم تكترث بذالك، فلمار آها لم تقطع الصلاة. أخذ ولدها وأدخله في التنور فلم تلتفت إليه ايضاً ولم تقطع الصلاة. فدخل زوجها، فوجد الولد في التنور يلعب بالجمر وقد جعل الله الجمر عقيقاً أحمر، قال: فبلغ ذالك السر عيسىٰ عليه السلام فدعاها فلما حضرت إليه سألها عن عملها الذى استحقت عليه هذا السر العظيم قالت: ياروح الله! عملي اني ما احدث إلا توضأت، ولا طلب أحد مني حاجة إلا قضيتها وإني احتمل الأذى من الاحياء كما تحمله الأموات منهم، الجواهر فى عقوبة أهل الكبائر، للشيخ العلامة زين الدين المليبارى، ص: ١٥، ١٦، ط: دار الكتاب العربى، دمشق، سورية.

فرق سب پر روشن ہے، مرد وہی ہیں جو اللہ کی مرضی کے اعلیٰ درجہ کے کام کریں ورنہ عورت ان سے ہزار درجہ بہتر ہوگی۔ (نزہۃ المجالس اردو، ج:۱،ص:۲۱۵،نمازوں کی فضیلت، ط: سعید کراچی)

پیاز کھا کرنماز پڑھنا مکروہ ہے

پیاز کھانے کے بعد منہ کی بدبو زائل کئے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ دربار خداوندی کی عظمت کے خلاف ہے، اور بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔(۱)

پیٹ میں قراقر ہونا(۲)

بعض دفعہ نماز پڑھتے ہوئے پیٹ میں قراقر ہوکر ایسا شبہ ہوتا ہے کہ شاید ریح نکل گئی ہے، ایسی شک کی حالت میں نماز نہ توڑے، جب تک آواز یا بدبو نہ آجائے نماز سے نہ پھرے، یعنی جب تک ریح نکلنے کا یقین نہ ہو جائے صرف شک وشبہ کی بنیاد پر نماز نہ توڑے۔(۳)

پیٹھ پر سجدہ کرنا

''سجدہ پشت پر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پیچھے سے پڑھنا

نماز میں پڑھتے پڑھتے بھولنے یا متشابہ لگنے کی وجہ سے پیچھے سے بار بار پڑھنے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سہو سجدہ کر بھی

(۱) ''بیڑی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) (پیٹ میں گڑگڑاہٹ کی آواز)

(۳) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اذا وجد احدکم فی بطنہ شیئا فاشکل علیہ اخَرَجَ منہ شئی أم لاَ؟ فلا یخرجن من المسجد حتیٰ یسمع صوتا او یجد ریحا، رواہ مسلم، مشکوۃ المصابیح،ص: ۴۰، باب ما یوجب الوضوء وفی الحاشیۃ: قولہ او یجد ریحا ای یجد رائحۃ ریح خرجت منہ، وھذا مجاز عن تیقن الحدث ،ص: ۴۰.

لیا ہے، تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

پیشاب

اگر نماز شروع کرنے کے بعد پیشاب کی حاجت ہو، تو نماز توڑ کر پیشاب کر لے پھر اس کے بعد وضو کر کے اطمینان کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض نماز، تنہا پڑھ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ، چاہے دوسری جماعت ملنے کی امید ہو یا نہ ہو، ہر حال میں نماز توڑ کر پیشاب سے فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیئے، اگر کوئی شخص پیشاب کی شدید حاجت کے باوجود اسی حالت میں نماز پڑھ لے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ثواب پورا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر یہ ڈر ہو کہ فراغت کے بعد وضو کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں وقت باقی نہیں رہے گا، یا جنازہ کی نماز ہے وہ ہو جائے گی، تو اس صورت میں نماز نہ توڑے، اسی حالت میں پڑھ لے۔(۲)

---

(۱) واذا کرر آیۃ واحدۃ مرارا..... ان کان فی الصلاۃ المفروضہ فھو مکروہ فی حالۃ الاختیار واما فی حالۃ العذر والنسیان فلا باس ھکذا فی المحیط، ھندیۃ: ۱/۱۰۷، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوۃ وما لا یکرہ، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۴۹۴، تتمات فیما یکرہ من القرآن فی الصلاۃ وما لا یکرہ الخ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، ،ص: ۴۲۶، مکتبہ نعمانیۃ کوئٹہ.
حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۹۳، فصل فی المکروھات، ط: قدیمی کراچی.

(۲) ویکرہ التمطی وتغمیض عینیہ وان یدخل فی الصلاۃ وھو یدافع الاخبثین وان شغلہ قطعھا وکذ الریح وان مضی علیھا اجزاہ وقد اساء ولو ضاق الوقت بحیث لو اشتغل بالوضوء یفوتہ یصلی لان الاداء مع الکراھۃ اولیٰ من القضاء، ھندیۃ: ۱/۱۰۷، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاۃ وما لا یکرہ، شامی: ۱/۶۴۱، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا. مطلب فی الخشوع، ط: سعید ۱/۶۵۴: مطلب فی بیان السنۃ والمستحب والمندوب والمکروہ، وخلاف الاولیٰ، ط: سعید کراچی. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۹۷، فصل فی المکروھات، ط: قدیمی کراچی.

پیشاب روک کر نماز پڑھنا

اگر پیشاب روک کر نماز ادا کرنے کی صورت میں دل اس میں زیادہ مشغول ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اور اگر دل اس میں زیادہ مشغول نہ ہو تو مکروہ تحریمی نہیں ہوگی، بلکہ مکروہ تنزیہی ہوگی۔(۱)

باقی وہ لوگ جن کو قطرے کی شکایت ہوتی ہے وہ اسی حالت میں پڑھ لیا کریں، تاکہ پیشاب کرنے کے بعد قطرے کی وجہ سے پریشانی نہ ہو۔(۲)

پیشاب کی شیشی

پیشاب کی شیشی جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، کیونکہ یہ حامل نجاست ہے، جیب سے پیشاب کی شیشی کو نکال کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

اسی طرح تمام نجاستوں کا یہی حکم ہے۔

---

(۱) قوله وصلاته مع مدافعة الاخبثين) اى البول والغائط قال في الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت وان اتمها اثم .... وما ذكره من الاثم صرح به في شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية، شامي: ۱/۶۴۱، مطلب في الخشوع، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير: ۳۶۶، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، طحطاوى على المراقي، ص: ۱۹۷، باب ما يفسد الصلاة، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي. و شامي: ۱/۶۵۴، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (فروع) يجب رد عذره او تقليله بقدر قدرته ولو بصلاته موميا وبرده لا يبقىٰ ذا عذر، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۹۷، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچي.

(۳) ولو صلى وفي كمه قارورة مضمومة فيها بول لم يجز صلوته لانه في غير معدنه ومكانه، البحر الرائق: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۴۶۵، باب شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/۶۲، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة وغيره، ومما يتصل بذالك مسائل، ط: ماجدية كوئٹه. شامي: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

پیشاب کی تھیلی والے امام

اگر کسی مریض کو بیماری کی وجہ سے ڈاکٹروں نے پیشاب کی تھیلی لگا دی تو وہ غیر معذور پاک لوگوں کا امام نہیں بن سکتا۔(۱)

پیشاب کے مریض

اگر کسی کو مسلسل پیشاب جاری ہونے کا مرض لاحق ہو، اور یہ اندیشہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے پیشاب آجائے گا، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے پیشاب نہیں آئے گا، تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ مکمل نماز ادا کرے۔(۲)

پیشانی اور ناک

پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرنا ضروری ہے، مگر عذر کے وقت ایک پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) ولا يصلي الطاهر خلف من به سلس البول ،هندية: ۱/ ۸۴ ، الباب الخامس في الامامة ، الفصل الثالث ، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۳۰ ۲ ، باب الامامة، ط: رشيديه و: ۱/ ۳۶۰، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۱۸، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. ولا طاهر لمعذور ، شامي: ۱/ ۵۷۸، باب الامامة، ط:سعيد كراچي.

(۲) وكذا ان صلي قائما سلس بوله او سال جرحه او لم يقدر على القراءة ولو صلي قاعداً لم يصبه شئي يصلي قاعدا هكذا في السراجية، هندية: ۱/ ۱۳۸ ، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: ماجدية كوئٹه. فتح القدير : ۱/ ۴۶۲، باب صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه.
وما لو صلي قائما سلس بوله ، ولو صلي قاعداً لا ، فانه يصلي قاعدا ، البحر : ۲/ ۱۱۲ ، باب صلاة المريض، ط:سعيد كراچي، و: ۲/ ۱۹۹ ، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۲/ ۹۶ ، باب صلاة، المريض،و: ۱/ ۴۴۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والانف جميعا ولو وضع احدهما فقط ان كان من عذر لا يكره وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا ويكره وان كان بالعكس فكذالك عند ابی حنيفة، رحمه الله ، الفتاوىٰ الهندية: ۱/ ۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۵۵۴ - ۵۵۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۱/ ۲۹۳، ط: سعيد كراچي. فالاشبه وجوب وضعهما معا. فتاوىٰ شامي: ۱/ ۴۹۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچي.

پیشانی اور ناک زخمی ہیں

اگر پیشانی اور ناک دونوں زخمی ہونے کی وجہ سے سجدے میں زمین پر ٹکا نہیں سکتے، تو ایسا آدمی اشارہ سے سجدہ کرسکتا ہے۔(۱)

پیشانی پر سجدہ کرنا

کسی عذر کے بغیر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

پیشانی پر مٹی لگ جائے

اگر نماز کے دوران پیشانی پر مٹی لگ جائے تو کوئی بات نہیں، نماز ہو جائے گی، البتہ نماز کے دوران اس مٹی کو صاف نہ کرے، بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صاف کرے، اور اگر صاف نہ کرے تو بھی کوئی بات نہیں۔(۳)

---

(۱) ولو وضع خده او ذقنه لا يجوز لا في حالة العذر ولا في غيره الا انه في حالة العذر بهما يومي ايماء ولا يسجد كذا في خزانة المفتيين، هندية: ۱/۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: حقانيه پشاور.

لانه في حالة العذر يومي ايماء لا يسجد على الخد لان الشرع عين الانف والجبهة للوضع لانهما مما يتاتى مع استقبال القبلة ووضع الخد لا يتاتى الا بالانحراف عن القبلة، منحة الخالق على البحر الرائق: ۱/۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والانف جميعا ولو وضع احدهما فقط ان كان من عذر لا يكره وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا ويكره وان كان بالعكس فكذالك عند ابي حنيفة رحمه الله وقالا لا يجوز وعليه الفتوىٰ، هندية: ۱/۷۰، فرائض الصلاة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/۵۵۴-۵۵۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.و: ۱/۲۹۳، ط: سعيد كراچي ويكره الاقتصار على الجبهة في السجود بلا عذر بالانف، حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۱۹۲، ط: قديمي كراچي.

(۳) ولا بأس بأن يمسح جبهته من التراب والحشيش بعد الفراغ من الصلاة.......... والترك افضل كذا في محيط السرخسي، هندية: ۱/۱۰۵، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا

پیشانی سے مٹی جھاڑنا

نماز کی حالت میں پیشانی سے مٹی جھاڑنا مکروہ ہے جبکہ نہ جھاڑنے میں کوئی حرج نہ ہو۔(۱)

پینا

نماز کے دوران پانی پینے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

پینٹ

اگر پینٹ پاک ہے تو اس میں نماز ہو جاتی ہے، البتہ تنگ پینٹ پہن کر نماز پڑھنے سے احتراز کرنا چاہیے۔(۳)

=یکره، ط: حقانیه پشاور. البحر الرائق: ۳۴/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئته، و: ۱۹/۲، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۵۱۵/۱-۵۱۶، کتاب الصلاة، بیان اللباس فی الصلاة، ط: احیاء التراث العربی، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۱۹۰، فصل فی المکروهات، فروع، ط: قدیمی کراچی.

(۱) ولا بأس بان یمسح جبهته من التراب..... واذا کان لا یضره ذلک یکره فی وسط الصلاة، هندیة: ۱۰۵/۱، الفصل الثانی فی ما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: حقانیه پشاور، البحر الرائق: ۳۴/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه. و: ۱۹/۲، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۱۹۰، فصل فی المکروهات، فروع، ط: قدیمی کراچی.

(۲) والاکل والشرب ای یفسدانها لان کل واحد منهما عمل کثیر، البحر الرائق: ۱۹/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه. و: ۱۱/۲، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۴۱۲/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، فصل ویکره للمصلی ط: دار الفکر، شامی: ۶۲۳/۱، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۳) اما لو کان غلیظا لا یری منه لون البشرة الا انه التصق بالعضو وتشکل بشکله فصار شکل العضو مرئیا فینبغی ان لا یمنع جواز الصلاة لحصول الستر، حلبی کبیر، ص: ۲۱۴، شروط الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۴۱۰/۱، شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

ت

تاخیر سے سہو سجدہ واجب ہونے کی وجہ

واجب ترک کرنے سے سہو سجدہ ہوتا ہے، اور جس کام کو تاخیر کے بغیر متصل کرنا تھا اس کو تاخیر سے کرنے کی صورت میں بھی چونکہ واجب ترک ہو جاتا ہے، لہٰذا تاخیر کرنے سے بھی سہو سجدہ لازم آتا ہے۔(۱)

تاخیر فرض

فرض کی ادائیگی میں کم سے کم ایک رکن کی مقدار تاخیر کرنے سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، اور ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار ہے۔(۲)

تاخیر کرنا

اگر پہلی یا تیسری رکعت کے اخیر میں بیٹھے گا تو دوسری یا چوتھی رکعت کے قیام میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولا یجب السجود الا بترک واجب ..... وفی الحقیقة وجوبه شیئ واحد وهو ترک الواجب كذا في الكافي، هندية: ١/١٢٦، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئته، بدائع الصنائع: ١/٤٠١، كتاب الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، و: ١/١٦٤، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ١/٤٣٨، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

(۲) قوله قدر اداء ركن ..... قال شارحها وذلک قدر ثلاث تسبيحات، فتاویٰ شامی: ١/٤٠٨، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ٢١٥، شروط الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوی، ص: ٢٥٨، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي.

(۳) وسجود السهو، يتعلق باشياء منها اذا قعد فيما يقام فيه او قام فيما يجلس وهو امام او منفرد، الفتاوى الخانية على هامش الهندية: ١/١٢٠، فصل فيما يوجب السهو، وما لا يوجب السهو، ط: رشيدية كوئته، خلاصة الفتاویٰ: ١/١٧٨، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس آخر في الافعال، ط: رشيديه كوئته، حلبي كبير، ص: ٤٥٦، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، طحطاوی على المراقي، ص: ٣٧٦، ط: مصطفیٰ البابي الحلبي مصر.

تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے

نماز میں فرض یا واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ مثلاً:

۱......سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی شخص اس قدر خاموش رہا، جس میں کوئی رکن ادا ہو سکے۔(۱)

۲......کوئی شخص قرأت کے بعد ایک رکن کی مقدار خاموش کھڑا رہا۔(۲)

۳......کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" کے بعد کم سے کم ایک رکن کی مقدار خاموش چپ چاپ بیٹھا رہے، یا درود شریف پڑھے یا کوئی دعا مانگے، تو ان تمام صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولا یجب السجود الا بترک واجب او تاخیره او تاخیر رکن او تقدیمه، الخ، هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه، فتح القدیر: ۱/۴۳۸، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع، ۱/۱۶۴ فصل بیان سبب الوجوب، ط:سعید.

(۲) وجب علیه سجود السهو اذ شغله التفکر عن اداء واجب بقدر رکن...... وعلی قیاس ما تقدم، ان یعتبر الرکن مع سنة وهو مقدر بثلاث تسبیحات، مراقی الفلاح، ص: ۲۵۸، ط: قدیمی کراچی. و، ص: ۳۸۶، قبیل فصل فی الشک فی الصلاة، والطهارة، ط: مصطفیٰ البابی مصر، ثم الاصل فی التفکر انه ان منعه عن اداء رکن کقراء ة آیة او ثلاث او رکوع او سجود او عن اداء واجب کالقعود یلزمه السهو لا ستلزام ذلک ترک الواجب وهو الاتیان بالرکن او الواجب فی محله، شامی: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۳) او تاخیر القیام الی الثالثة بسبب الزیادة علی التشهد ساهیا، فتح القدیر: ۱/۴۳۸، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۵۶، فصل فی سجود السهو. ط: سهیل اکیڈمی لاهور. ایضا: ص: ۴۶۰.

تاخیر واجب

واجب کی ادائیگی میں کم سے کم ایک رکن کی مقدار تاخیر کرنے سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، اور ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار ہے۔(۱)

تبسم

تبسم یعنی مسکرانے سے نماز بھی نہیں ٹوٹتی اور وضو بھی نہیں ٹوٹتا، نماز بدستور باقی رہتی ہے لیکن نماز میں تبسم کرنا مناسب نہیں اور تبسم سے مراد یہ ہے کہ ہنستے وقت ہنسنے کی آواز پیدا نہ ہو۔(۲)

تثویب

☆......''تثویب'' اذان اور اقامت کے درمیان میں نماز کے لئے پھر اعلان کرنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ نماز کے لئے اچھی طرح اعلان

---

(۱) قوله قدر اداء رکن...... قال شارحها وذلک قدر ثلاث تسبیحات ، شامی: ۱/۴۰۸، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح، شرح نور الایضاح، ص: ۲۵۸، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی. حلبی کبیر،ص: ۲۱۵، باب شروط الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) واما التبسم فلا ینقض الوضوء بالاجماع وکذ لا ینقض الصلاة، حلبی کبیر،ص:۱۴۳، فصل فی نواقض الوضوء، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۱۲، کتاب الطهارة، الباب الاول الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه، مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر: ۱/۳۴، کتاب الطهارة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت ، وحد التبسم ما لا یکون مسموعا اصلا له ولجیرانه وذکر فی الفتاویٰ الخاقانیة، وکذا فی غیرها التبسم لا یبطل الوضوء والصلوٰة، ، حلبی کبیر،ص:۱۲۵، فصل فی نواقض الوضوء ط: مکتبة نعمانیة کوئٹه. شامی: ۱/۱۳۵، مطلب نواقض الوضوء ، ط: سعید کراچی.

ہو جائے، اور ہر شہر کی تثویب وہاں کے رواج کے موافق ہوتی ہے جس سے لوگ سمجھتے ہوں کہ جماعت تیار ہے مثلاً کھنکارنا یا "اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ" کہنا یا "اَلصَّلٰوۃُ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ" کہنا وغیرہ۔(۱)

☆......تثویب متقدمین کے نزدیک صرف فجر کی نماز میں رائج تھی، فجر کے علاوہ باقی چار نمازوں میں مکروہ تھی۔ لیکن متاخرین نے لوگوں کو غفلت، اور اذان سنتے ہی بہت کم اٹھنے کی سستی کی وجہ سے مغرب کے علاوہ باقی چار نمازوں میں نہ صرف جائز بلکہ بہتر کہا ہے۔(۲)

☆......تثویب ہر جگہ وہاں کی زبان میں جائز ہے مثلاً اردو میں "جماعت تیار ہے" عربی کی خصوصیت اذان اور اقامت کے لئے ہے، تثویب کے لئے نہیں۔(۳) بہتر بھی یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے الفاظ تثویب کے لئے استعمال نہ کئے جائیں ان کے علاوہ کوئی اور الفاظ تثویب کے لئے استعمال کئے جائیں۔(۴)

---

(۱) ویثوب بین الاذان والاقامة فی الکل للکل بما تعارفوه، وفی الشامیة: (قوله ویثوب) التثویب: العود الی الاعلام، بعد الاعلام. شامی: ۱/۳۸۹، باب الاذان، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۶۰، باب الاذان، ط: سعید کراچی، هندية: ۱/۵۶، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الثانی فی کلمات الاذان، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

(۲) والتثویب حسن عند المتأخرین فی کل صلوة الا فی المغرب هکذا فی شرح النقاية، هندية: ۱/۵۶، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الثانی فی کلمات الاذان، ط: رشيدية، شامی، ۱/۳۸۹، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

(۳) (قوله بما تعارفوه) کتنحنح او قامت قامت، او الصلاة الصلاة، ولو احدثوا اعلاما مخالفا لذلک جاز، شامی: ۱/۳۸۹، باب الاذان، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۲۶۸، باب الاذان، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۳۶۸، کتاب الصلاة، الکلام فی التثویب، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، : ۱/۱۴۸، ط: سعید کراچی.

(۴) وتثویب کل بلد بحسب ما تعارفه اهلها کقوله ای المؤذن بعد الاذان الصلاة الصلاة، یا مصلین، قوموا الی الصلاة، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۰۷، باب الاذان، ط: قدیمی کراچی. شامی: ۱/۳۸۹، باب الاذان، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۶۰، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

☆......فجر کی اذان کے بعد تقریباً بیس آیات تلاوت کی مقدار وقت انتظار کرنے کے بعد تثویب کہے پھر اس کے بعد اتنی ہی مقدار انتظار کے بعد اقامت کہے، (۱) اسی طرح مغرب کے علاوہ تمام نمازوں کے لئے کر سکتے ہیں۔ اور مغرب میں چونکہ لوگ پہلے سے حاضر ہوتے ہیں، اور وقت بھی تنگ ہوتا ہے، اور جماعت بھی جلدی کھڑی ہو جاتی ہے، اس لئے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ (۲) موجودہ زمانہ میں جہاں مائیک کا انتظام ہے وہاں تثویب کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ہے۔

تجوید کی رعایت نہیں کی

اگر کسی نے بلند آواز والی نماز میں تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن مجید پڑھا تو اس سے سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی ایسی غلطی کی ہے جس سے نماز میں فساد آتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، اور اگر اس غلطی سے نماز میں فساد نہیں آیا تو نماز صحیح ہے، باقی ایسی صورت میں کسی مفتی سے رجوع کریں۔ (۳)

---

(۱) فسره في رواية الحسن بأن يمكث بعد الاذان قدر عشرين آية ثم يثوب ثم يمكث كذلك ثم يقيم، شامي: ۱/۳۸۹، باب الاذان، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۲۱۴، باب الاذان، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۱/۲۶۰، باب الاذان، ط: سعيد كراچي.

(۲) قوله الا في المغرب قال في الدرر: هذا استثناء من يثوب ويجلس لان التثويب لاعلام الجماعة وهم في المغرب حاضرون لضيق الوقت، شامي: ۱/۳۸۹، باب الاذان، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۶، الباب الثاني في الاذان، الفصل الثاني في كلمات الاذان، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

(۳) [تتمة] فهم مما ذكره ان القراءة بالالحان، اذا لم تغير الكلمة عن وضعها ولم يحصل بها تطويل الحروف حتىٰ لا يصير الحرف حرفين بل مجرد تحسين الصوت وتزيين القراءة لا يضر، شامي: ۱/۶۳۰، قبيل مطلب مسائل زلة القاري، ط: سعيد كراچي.

تحریر پر نظر پڑی

اگر نماز کے دوران کسی لکھے ہوئے کاغذ پر نظر پڑ جائے، اور اس کا معنیٰ بھی سمجھ میں آجائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

تحریر پڑھنا

''لکھی ہوئی چیز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تحیۃ المسجد

☆......تحیۃ المسجد کی نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو، اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم ہے اس لئے کہ مکان کے مالک کا خیال کر کے مکان کی تعظیم کی جاتی ہے۔(۲)

☆......اگر مسجد میں آنے کے بعد مکروہ وقت نہیں ہے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کو تحیۃ المسجد کی نماز کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) ولا يفسدها نظره الى مكتوب وفهمه، شامي: ۱/۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه، مجمع الانهر في شرح ملتقى الابحر: ۱/۱۸۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۲) (قوله يسن تحية) ...... لان المقصود عنها التقرب الى الله تعالىٰ لاالى المسجد لان الانسان اذا دخل بيت الملك يحي الملك لا بيته، شامي: ۲/۱۸، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد.

(۳) سن تحية المسجد بركعتين يصليهما في غير وقت مكروه قبل الجلوس، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد وصلاة الضحىٰ، ط: قديمي كراچي.

☆......اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد مکروہ وقت ہے تو نماز نہ پڑھے بلکہ صرف ان کلمات کو چار مرتبہ کہے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور اس کے بعد کوئی سا درود شریف پڑھے۔(۱)

☆......تحیۃ المسجد کی نماز کی نیت یہ ہے: نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ".

یا اپنی زبان میں یوں کہے کہ میں دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھ رہا ہوں اَللّٰهُ اَكْبَرُ.

☆......دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں، اگر اس سے زیادہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔(۲)

☆......اگر مسجد میں آتے ہی بیٹھنے سے پہلے کوئی فرض نماز پڑھی جائے، یا اور

= و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۴۱۰، کتاب الصلاۃ، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، الفصل الاول، ط: رشیدیۃ کوئٹہ۔ شامی: ۲/ ۱۸، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی۔

(۱) الا اذا دخل فیہ بعد الفجر أو العصر فانہ یسبح ویھلل ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانہ حینئذ یؤدی حق المسجد، شامی: ۲/ ۱۸، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید کراچی۔ حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی۔ و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید کراچی۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: ۲/ ۴۱۰، کتاب الصلاۃ، باب المساجد ومواضع الصلاۃ، الفصل الاول، ط: رشیدیۃ کوئٹہ۔

(۲) وسن تحیۃ المسجد...... برکعتین وان شاء باربع والثنتان افضل قھستانی، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی۔ و: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید۔ شامی ۲/ ۱۸، باب الوتر والنوافل، مطلب فی تحیۃ المسجد، ط: سعید۔

کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔(۱)

☆...... اگر مسجد میں آکر کوئی شخص بیٹھ جائے، اور اس کے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھے۔(۲)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے، نہ بیٹھے۔(۳)

☆...... اگر مسجد میں ایک سے زائد مرتبہ جانے کا اتفاق ہو، تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے، خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا اخیر میں، دونوں صحیح ہیں۔(۴)

☆...... مسجد کے آداب میں سے یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہونے والا شخص بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھے، اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو مسجد میں آتے ہی بیٹھ

---

(۱) وينوب عنها كل صلاة صلاها عند الدخول فرضا كانت اوسنة ،شامي: ۲/ ۱۸، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد،ط: قديمي كراچي. وص: ۳۹۳، ط: قديمي جديد.

(۲) قوله لا تسقط بالجلوس عندنا..... واما حديث الصحيحين اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتىٰ يصلي ركعتين فهو بيان للاولىٰ. شامي: ۲/ ۱۹، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الايضاح، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد .

(۳) سن تحية المسجد بركعتين يصليهما في غير وقت مكروه قبل الجلوس لقوله عليه الصلاة والسلام اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتىٰ يركع ركعتين، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد ، وصلاة الضحىٰ، ط: قديمي كراچي. وص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد. شامي: ۲/ ۱۹ ،باب الوتر والنوافل، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۴) (قوله وتكفيه لكل يوم مرة) اى إذا تكرر دخوله لعذر وظاهر اطلاقه انه مخير بين ان يؤديها في اول المرات اوآخرها ، شامي: ۲/ ۱۹ ، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۱۵ ، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. وص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد. حلبي كبير،ص: ۳۷۳، تحية المسجد، ط: مكتبه نعمانية كوئٹه، و ص: ۴۳۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

جانا سنت کے خلاف ہے، بلکہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا سنت کے مطابق ہے، ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ جائے تو کوئی حرج نہیں۔(۱)

☆......صبح صادق اور سورج غروب ہونے کے بعد فرض سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔(۲)

تحیۃ المسجد دن میں ایک بار پڑھنا سنت ہے

دن میں ایک بار تحیۃ المسجد پڑھنا سنت موکدہ ہے، خواہ پہلی مرتبہ مسجد میں داخل ہونے پر پڑھے، یا آخری مرتبہ، اگر اسی دن اس مسجد میں کوئی بھی نماز پڑھ لی تو تحیۃ المسجد کی سنت ادا ہو جائے گی۔(۳)

تحیۃ المسجد مغرب میں فرض سے پہلے پڑھنا

سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز پڑھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا مکروہ

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۳ علی الصفحة السابقة.

(۲) غیر ان اصحابنا یکرھو نھا فی الاوقات المکروھة،تقدیما لعموم الحاظر علی عموم المبیح، شامی: ۱۸/۲، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۲۳۴/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. البنایة فی شرح الهدایة: ۸۷/۲، فصل فی الاوقات التی تکره فیها الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) واذا تکرر دخوله یکفیه رکعتان فی الیوم ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید. شامی: ۱۹/۲، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی.

ہے۔(۱)

تحیۃ الوضو

☆......وضو کرنے کے بعد جسم خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ اس نماز کو "تحیۃ الوضوء" کی نماز کہتے ہیں۔(۲)

---

(۱) (وکرہ نفل) قصدا ولو تحیة مسجد...... وقیل صلاة (مغرب) لکراهة تاخیره الا یسیرا (قوله وقیل صلاة المغرب) علیه اکثر اهل العلم منهم اصحابنا ومالک، واحد الوجهین عن الشافعی، لما ثبت فی الصحیحین وغیرهما مما یفید انه صلی الله علیه وسلم کان یواظب علی صلاة المغرب باصحابه عقب الغروب، ولقول ابن عمر رضی الله عنهما، " ما رأیت احدا علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلیهما" رواه ابو داؤد وسکت عنه، والمنذری فی مختصره واسناده حسن وروی محمد عن ابی حنیفة عن حماد انه سأل ابراهیم النخعی عن الصلاة قبل المغرب، قال: فنهی عنها، وقال: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر لم یکونوا یصلونها، وقال القاضی ابو بکر بن العربی: اختلف الصحابة فی ذلک ولم یفعله احد بعدهم، فهذا یعارض ما روی من فعل الصحابة ومن امره صلی الله علیه وسلم بصلا تهما لانه اذا اتفق الناس علی ترک العمل بالحدیث المرفوع لا یجوز العمل به لانه دلیل ضعفه علی ما عرف فی موضعه، ولو کان ذلک مشتهرا بین الصحابة لما خفی علی ابن عمر، او یحمل ذلک علی انه کان قبل الامر بتعجیل المغرب، (قوله لکراهة تاخیره) الاولیٰ تاخیرها ای الصلاة، وقوله إلا یسیرا أفاد انه ما دون صلاة رکعتین بقدر جلسة وقدمنا ان الزائد علیه مکروه تنزیها ما لم تشتبک النجوم، شامی: ۱/۳۷۶، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۵۲، الفصل الثالث فی بیان الاوقات التی لا تجوز فیها الصلاة وتکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه. فتح القدیر: ۱/۲۰۹، فصل فی الاوقات التی تکره فیها الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) وندب رکعتان بعد الوضوء، یعنی قبل الجفاف کما فی الشرنبلالیة عن المواهب، الدر المختار مع الرد: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۲، کتاب الصلاة، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۳۹۵، ط: قدیمی جدید. هندیة: ۱/۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط رشیدیة کوئٹه. شامی: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الوضوء، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۵۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

☆......اگر دو رکعت کی جگہ پر چار رکعت پڑھ لے تو بھی صحیح ہے، اور اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد کوئی فرض یا سنت وغیرہ پڑھ لے، تب بھی کافی ہے، ثواب مل جائے گا۔(۱)

☆......عورتیں بھی تحیۃ الوضو کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔

☆......صبح صادق اور سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز سے پہلے تحیۃ الوضو پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

تحیۃ الوضو صبح صادق کے بعد

☆......صبح صادق کے بعد تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد پڑھنا جائز نہیں، دو رکعت

---

(۱) ولو صلى عقب الوضوء فريضة حصلت له هذه الفضيلة كما تحصل تحية المسجد بذلك، مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص ۲۱٦، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۱۲، ط: مصطفىٰ البابي، مصر، و: ۳۹۵، ط: قديمي جديد. مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح: ۳۲۵/۱، كتاب الطهارة، الفصل الاول ط: امداديه ملتان. وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لبلال" يا بلال! حدثني بأرجى عمل، عملته في الاسلام فاني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة، قال: ما عملت عملا ارجى عندي من اني لم اطهر طهورا في ساعة من ليل او نهار الا صليت بذلك الطهور، ما كتب لي ان اصلي، رواه البخاري، طحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۱، فصل في تحية المسجد، ط: مصطفىٰ البابي، مصر، وص: ۳۹۵، ط: قديمي جديد، بخلاف تحية المسجد، وشكر الوضوء، فانه ليس لهما صلاة على حدة، شامي: ۲۲/۲، باب الوتر والنوافل ط: سعيد كراچي.

(۲) تسعة اوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لا الفرائض......... منها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر...... يكره فيه التطوع باكثر من سنة الفجر، ومنها بعد غروب الشمس قبل صلاة المغرب، ...... هندية: ۵۲/۱، الباب الاول في المواقيت، الفصل الثالث، ط: بلوچستان بک ڈپو، شامي: ۳۷٦/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۲۰۹/۱، فصل في الاوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

سنت موکدہ کے سوا ہر قسم کے نوافل مکروہ ہیں، مکروہ اوقات میں مسجد میں بیٹھ کر ذکر میں مشغول رہنے سے تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کا ثواب مل جائے گا۔(۱)

تحیۃ الوضو کی فضیلت

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز خالص دل سے پڑھ لیتا ہے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(مسلم)(۲)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کی رات جنت میں سیر کر رہے تھے، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے چلنے کی آواز اپنے آگے جنت میں سنی، معراج سے واپس آنے کے بعد صبح کو ان سے دریافت فرمایا کہ تم کون سا ایسا نیک کام کرتے ہو کہ کل میں نے تمہارے چلنے کی آواز جنت میں اپنے آگے سنی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب میں وضو کرتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا ہوں۔(بخاری)(۳)

---

(۱) من دخل المسجد ولم يتمكن من تحية المسجد اما لحدث او لشغل او نحوه يستحب له ان يقول سبحان الله والحمد لله ولااله الا الله والله اكبر ،شامي: ۲/۱۹، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۲۱۵، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد. انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) عن عقبة بن عامر قال كانت علينا رعاية الابل فجاء ت نوبتي فروحتها بعشي فادركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما يحدث الناس فادركت من قوله ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوء ه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الاوجبت له الجنة الخ،صحيح مسلم: ۱/۱۲۲، كتاب الطهارة،باب الذكر المستحب عقب الوضوء،ط: قديمي كراچي.

(۳) عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لبلال عند صلاة الفجر يا بلال! حدثني بأرجى عمل عملته في الاسلام فاني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة قال ما عملت عملا ارجى عندي اني لم اطهر طهورا في ساعة ليل او نهار الا صليت بذلك الطهور ما كتب لي ان اصلي، بخاري: ۱/۱۵۴، كتاب التهجد، باب فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ط: قديمي كراچي.

☆......غسل کے بعد یہ دو رکعتیں مستحب ہیں، اس لئے کہ ہر غسل کے ساتھ وضو بھی ضرور ہو جاتا ہے۔(۱)

تحیۃ الوضو مغرب سے پہلے اور مغرب کے بعد

عصر کی فرض نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ غروب کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل مختصر طور پر پڑھنا جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ مغرب کی نماز سے پہلے نفل نہ پڑھے۔(۲)

تحیۃ الوضو مغرب میں پڑھنا

سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز پڑھنے سے پہلے تحیۃ الوضو کی نماز پڑھنا مکروہ ہے (اگر مختصر نہیں)۔(۳)

تراویح

بیس رکعت تراویح کی نماز صحابۂ کرام کے اجماع اور اتفاق سے ثابت ہے۔ ہر

---

(۱) (قوله وندب ركعتان بعد الوضوء) ...... ومثل الوضوء الغسل، شامي: ۲۲/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الوضوء، ط: سعيد كراچي.

(۲) وافاد في الفتح واقره في الحلية والبحر ان صلاة ركعتين اذا تجوز فيها لا تزيد على اليسير فيباح فعلهما شامي: ۳۷۶/۱، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۳۸۸/۱، باب النوافل، تتمه، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۴۳۹/۱، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. نیز عنوان ''تحیۃ المسجد مغرب میں فرض سے پہلے پڑھنا'' کے تحت بھی تخریج کو دیکھیں۔

(۳) تسعة اوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لا الفرائض...... ومنها ما بعد غروب الشمس قبل صلوة المغرب، هندية: ۵۲/۱، كتاب الصلاة، الباب الاول في المواقيت، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلاة، وتكره فيها، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه. شامي: ۳۷۶/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۲۰۹/۱، فصل في الاوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشدية كوئٹه.

دو رکعت ایک سلام سے بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے۔(۱)

تراویح پورے رمضان میں سنت ہے

رمضان المبارک کی ہر رات میں تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر قرآن مجید تراویح کی نماز میں رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے ختم ہوگیا تو باقی راتوں میں بھی تراویح کی نماز پڑھنا بدستور سنت مؤکدہ ہوگا۔

مثلاً پندرہ دن میں قرآن مجید ختم ہوگیا تو باقی پندرہ دن کی تراویح کی نماز معاف نہیں ہوگی، بلکہ باقی پندرہ دن کی تراویح کی نماز بدستور سنت موکدہ ہے۔(۲)

تراویح عشاء سے پہلے پڑھ لی

☆......اگر کسی نے عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے تراویح کی نماز پڑھ لی تو اس

---

(۱) وهي عشرون ركعة باجماع الصحابة رضي الله عنهم بعشر تسليمات كما هو المتوارث، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص: ۲۲۵، فصل في التراويح، ط: قديمي كراچي. وص: ۴۱۴، ط: قديمي جديد. بدائع الصنائع: ۶۴۴/۱، صلاة التراويح، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. و: ۲۸۸/۱، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۱۷/۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۶۶/۲، ط: سعيد كراچي. شامي: ۴۵/۲، مبحث التراويح، ط: سعيد كراچي.

(۲) لو حصل الختم ليلة التاسع عشر او الحادي والعشرين لا تترك التراويح في بقية الشهر لانها سنة كذا في الجوهرة النيرة، هندية ۱۱۸/۱، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط؛ بلوچستان بک ڈپو، حلبي كبير،ص: ۴۰۷، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۴۷/۲، مبحث صلاة التراويح، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

کی تراویح کی نماز نہیں ہوگی، عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر عشاء اور تراویح کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز نہیں ہوئی، تو اس صورت میں عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد تراویح کی نماز کو بھی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔صرف عشاء کا اعادہ کافی نہیں ہوگا۔(۲)

تراویح کا طریقہ

تراویح کی نماز پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو دوسری نمازوں کا طریقہ ہے لہذا تراویح کی نمازوں کو بھی دوسری نمازوں کی طرح پڑھے۔

تراویح کا وقت

☆......تراویح کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح

---

(۱) بخلاف التراويح فان وقتها بعد اداء العشاء فلا يعتد بما ادى قبل العشاء ...... واما اعادة التراويح وسائر سنن العشاء فمتفق عليها اذا كان الوقت باقيا، هندية: ۱/ ۱۱۵، كتاب الصلاة ، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۲۵، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي كراچي، وص: ۴۱۳، ط: قديمي جديد.

(ووقتها بعد صلاة العشاء) الى الفجر قبل الوتر وبعده، الدر المختار، مع الرد: ۲/ ۴۴، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

ان وقتها بعد العشاء لا تجوز قبلها سواء كانت بعد الوتر او قبله، حلبي كبير،ص: ۳۴۹، فصل في النوافل، صلاة التراويح ، ط: مكتبه نعمانية كوئٹه، وص: ۴۰۳، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۸، فصل في مقدار التراويح ، ط: سعيد كراچي.

(۲) لو تبين ان العشاء صلاها بلاطهارة دون التراويح والوتر اعاد التراويح مع العشاء دون الوتر لانها تبع للعشاء ، هندية: ۱/ ۱۱۵، فصل في التراويح، ط؛ رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۳۳۲، فصل في صلاة التراويح، ط: مصطفىٰ البابي مصر. وص: ۲۲۵، ط؛ قديمي كراچي. و ص: ۴۱۳، ط: قديمي جديد. بدائع الصنائع: ۱/ ۶۴۴، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. وص: ۲۸۸، فصل في مقدار التراويح، ط: سعيد كراچي.

صادق سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے عشاء کی نماز سے پہلے تراویح کی نماز پڑھ لی تو اس کی تراویح کی نماز نہیں ہوگی، عشاء کی نماز کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

☆......تراویح کی نماز ایک تہائی رات گزرنے کے بعد سے آدھی رات سے پہلے پہلے پڑھ لینا مستحب ہے، آدھی رات کے بعد پڑھنا خلاف اولیٰ ہے۔

تراویح کی ابتداء اور انتہاء

جس رات کو رمضان المبارک کا چاند نظر آئے، اسی رات سے تراویح کی نماز شروع کرے، اور جب عید کا چاند نظر آئے تو تراویح پڑھنا چھوڑ دے۔(۲)

تراویح کی فضیلت

تراویح کی نماز کی فضیلت اور ثواب اتنا زیادہ ہے کہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، رمضان المبارک کی راتوں میں جو بھی عبادت کی جائے اس کا ثواب بہت

---

(۱) والصحیح ان وقتها ما بعد العشاء الی طلوع الفجر قبل الوتر وبعده، هندية: ۱۱۵/۱، فصل فی التراويح، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۵، فصل فی صلاة التراويح، ط: قديمی كراچی. وص: ۴۱۳، ط: قديمی جديد. وص: ۳۳۶، ط: مصطفى البابی مصر. شامی: ۴۴/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۴۹، فصل فی النوافل، صلاة التراويح، ط: مكتبة نعمانية كوئٹه. وص: ۴۰۳، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن قال: حدثنی ابی ان رسول الله صلی الله عليه وسلم ذكر شهر رمضان فقال: شهر كتب الله عليكم صيامه، وسننت لكم قيامه، فمن صامه وقامه ايمانا و احتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه، ابن ماجه، ص: ۹۴، باب ما جاء فی قيام شهر رمضان. ط: قديمی كراچی. مسند احمد: ۱۹۱/۱، حديث عبد الرحمٰن بن عوف الزهری رضی الله عنه ط: المكتب الاسلامی بيروت.

زیادہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ:

''جو شخص رمضان المبارک کی راتوں میں خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر عبادت کرے گا، اس کے پچھلے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''(۱)

تراویح کی نماز

☆......رمضان المبارک میں مردوں اور عورتوں کے لئے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔(۲)

☆......جس رات کو رمضان المبارک کا چاند نظر آئے، اسی رات سے تراویح کی نماز شروع کی جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو چھوڑ دی جائے۔(۳)

☆......رمضان المبارک کا روزہ رکھنا الگ فرض ہے، اور تراویح کی نماز پڑھنا الگ سنت ہے۔ روزے کا نماز سے اور نماز کا روزے سے کوئی تعلق نہیں، دونوں الگ الگ عبادت ہیں۔ اس لئے جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے بھی تراویح

---

(۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ ومن قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ، ومن قام لیلۃ القدر ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ، بخاری و مسلم ،مشکوۃ المصابیح، ص: ۱۷۳، کتاب الصوم، الفصل الاول، ط: قدیمی کراچی۔

(۲) وھی سنۃ للرجال والنساء جمیعا کذا فی الزاھدی ھندیۃ: ۱/۱۱۶، کتاب الصلاۃ، فصل فی التراویح، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. الفتاویٰ الخانیۃ علی ھامش الھندیۃ: ۱/۲۳۲، باب التراویح، ط: حقانیہ پشاور، شامی: ۲/۴۴، کتاب الصلاۃ، مبحث التراویح، ط: سعید کراچی۔

(۳) وھی سنۃ الوقت لا سنۃ الصوم فی الاصح فمن صار اھلا للصلاۃ فی آخر الیوم یسن لہ التراویح، کالحائض اذا طھرت والمسافر والمریض المفطر ، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۷، فصل فی صلاۃ التراویح، قبیل باب الصلاۃ فی الکعبۃ، ط: قدیمی کراچی، و ص: ۳۳۸، ط: مصطفی البابی بمصر۔

کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر تراویح نہیں پڑھیں گے تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۱)

☆......مسافر اور ایسے مریض جو بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے، اسی طرح حیض اور نفاس والی عورتیں اگر تراویح کے وقت پاک ہو جائیں، اسی طرح وہ کافر جو عشاء کے وقت مسلمان ہوا، ان سب کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے (۲) اگر چہ ان لوگوں نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۳)

تراویح کی نیت

☆......تراویح کی نیت اس طرح کرے کہ "میں دو رکعت تراویح کی نماز پڑھ رہا ہوں اللہ اکبر۔"(۴)

☆......اور اگر امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھ رہا ہے تو اس طرح نیت کرے کہ "میں دو رکعت تراویح کی نماز امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھ رہا ہوں اللہ اکبر۔"(۵)

☆......اور اگر عربی زبان میں نیت کرنا چاہے تو اس طرح کرے۔

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ التَّرَاوِيْحِ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ.

(۱، ۲، ۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۴) ان نوی التراویح او سنة الوقت او قیام اللیل فی رمضان جاز ، فتاویٰ خانیة علی هامش الهندیة: ۱/۲۳۶، فصل فی نیة التراویح، ط: حقانیه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۱۷، باب شروط الصلاة، بحث النیة ، ط؛ سعید کراچی. هندیة: ۱/۶۵، الفصل الرابع فی النیة، ط: حقانیه پشاور، بدائع: ۱/۲۸۸، فصل فی سننها، ط؛ سعید کراچی.

(۵) ولو كان مقتدیا ینوی ما ینوی المنفرد وینوی الاقتداء ایضا لان الاقتداء لا یجوز بدون النیة كذا فی فتاویٰ قاضیخان، هندیة: ۱/۶۶، كتاب الصلاة، الفصل الرابع فی النیة، ط: حقانیه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۲۰، كتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، الفتاویٰ الخانیة علی هامش الهندیة: ۱/۲۳۶، فصل فی نیة التراویح، ط: رشیدیة كوئته.

ترجمہ: میں نے دو رکعت تراویح کی نماز پڑھنے کا ارادہ کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کی سنت ہے۔

تراویح کے درمیانی وقفے میں کیا کرے

تراویح کی نماز میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے، جتنی دیر میں چار رکعت ادا کی گئی ہیں، اور اس بیٹھنے کی حالت میں اختیار ہے، چاہے نوافل پڑھے، چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے، چاہے چپ بیٹھا رہے، مکہ معظمہ میں صحابہ کرام وقفے میں بیت اللہ کا طواف کرتے تھے، مدینہ منورہ میں چار رکعت نفل مزید پڑھتے تھے،(۱) بعض فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ بیٹھنے کی حالت میں یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَايَنَامُ

---

(۱) واما سننها ..... ومنها ان الامام كلما صلى ترويحة قعد بين الترويحتين قدر ترويحة، يسبح ويهلل ويكبر ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويدعو وينتظر ايضا بعد الخامسة قدر ترويحة لانه متوارث عن السلف. بدائع الصنائع: ۱/ ۶۴۸ فصل في سننها والتراويح، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت، و: ۱/ ۲۹۰، ط: سعيد كراچي. الدر مع الشامي: ۲/ ۴۶، مبحث صلاة التراويح، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/ ۴۰۸، فصل في قيام رمضان، ط: رشيدية كوئٹه. واهل مكة يطوفون، واهل المدينة يصلون اربعا، شامي: ۲/ ۴۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

وهذا الانتظار مستحب لعادة اهل الحرمين، فان عادة اهل مكة ان يطوفوا بعد كل اربع اسبوعا ويصلون ركعتي الطواف، وعادة اهل المدينة ان يصلوا اربع ركعات، وقد روى البيهقي باسناد صحيح أنهم كانوا يقومون على عهد عمر يعني بين كل ترويحتين، فثبت من عادة اهل الحرمين الفصل بين كل ترويحتين، ومقدار ذلك الفصل وهو مقدار ترويحة فكان مستحبا لان ما رآه المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن، حلبي كبير، ص: ۳۵۰، صلوة التراويح، ط: مكتبة نعمانيه، و، ص: ۴۰۴، ط: سهيل.

وَلَایَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ .(۱)

تراویح میں چار رکعت کے بعد بیٹھنا

تراویح کی نماز میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے، جتنی دیر میں چار رکعت ادا کی گئی ہیں۔ ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو، یا وقت میں گنجائش کم ہو، یا جماعت میں لوگوں کے کم ہو جانے کا ڈر ہو تو اس سے کم بیٹھے۔(۲)

تراویح میں سہو سجدہ لازم ہوا

اگر تراویح کی نماز میں سہو سجدہ واجب ہوا، اور مجمع زیادہ نہیں، یا سہو سجدہ کرنے کی صورت میں انتشار یا نماز خراب ہونے کا اندیشہ نہیں تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر مجمع

---

(۱) قال القهستاني: فيقال ثلاث مرات سبحان ذی الملک والملکوت، سبحان ذی العزة والعظمة، والقدرة والکبرياء والجبروت، سبحان الملک الحي الذی لا يموت سبوح قدوس رب الملائکة والروح، لااله الا الله نستغفر الله، نسألک الجنة ونعوذبک من النار، کما فی منهج العباد، شامی: ۲/۴۶، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد کراچی. سبحان ذی الملک والملکوت، سبحان ذی العزة والجبروت سبحان الحي الذی لا يموت، الديلمي عن معاذ، کنز العمال: ۱/۴۷۴، رقم الحديث، ۲۰۶۳، الباب الرابع في التسبيح، ط: موسسة الرسالة بيروت. سبحان الملک القدوس، رب الملائکة والروح، جللت السموات والارض بالعزة والجبروت، کنز العمال: ۱/۴۶۱، بحواله ابن السني الخرائطي في مکارم الاخلاق، وابن عساکر عن البراء رقم الحديث. ۱۹۹۶، الباب الرابع في التسبيح، ط: موسسة الرسالة، بيروت.

(۲) يستحب الجلوس بين الترويحتين قدر ترويحة وکذا بين الخامسة والوتر کذا في الکافي، هکذا في الهداية، هندية: ۱/۱۱۵، فصل في التراويح، ط: ماجدية کوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/۲۴۴، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد کراچی. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۶، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمی کراچی.

بہت زیادہ ہے، سہو سجدہ کرنے کی صورت میں انتشار یا نماز خراب ہونے کا قوی احتمال ہے تو سہو سجدہ معاف ہو جائے گا، کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اس کے بغیر بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

تراویح وتر سے پہلے پڑھنا

تراویح کے بعد وتر کی نماز پڑھنا درست ہے، اور اگر وتر کی نماز کے بعد تراویح پڑھ لی تو بھی درست ہے۔(۲)

ترتیب

صاحب ترتیب آدمی کے لئے وقتی نماز اور قضاء نماز میں، ایسے ہی قضاء نمازوں میں باہم ترتیب ضروری ہے۔(۳) بشرطیکہ وہ قضاء فرض نماز یا وتر کی نماز ہو۔ مثلاً کسی

---

(۱) والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة سواء والمختار عند المتاخرين عدمه في الاوليين لدفع الفتنة كما في جمعة (قوله عدمه في الاوليين) الظاهر ان الجمع الكثير فيما سواهما كذلك كما بحثه بعضهم وكذا بحثه الرحمتي وقال خصوصا في زماننا وفي جمعة، حاشية ابي السعود عن العزمية انه ليس المراد عدم جوازه بل الأولى تركه لئلا يقع الناس في فتنة، الدر المختار مع الشامي: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) والصحيح ان وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده، هندية: ۱/۱۱۵، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه. ولتبعيتهاللعشاء، يصح تقديم الوتر على التراويح، وتأخيره عنها وهو افضل، حاشية الطحطاوى على المراقي. ص: ۲۲۵، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي كراچي، تبيين الحقائق: ۱/۴۴۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۳) الترتيب بين الفائتة والوقتية وبين الفوائت مستحق كذا في الكافي، هندية: ۱/۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۵۲۹، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

صاحب ترتیب آدمی کی ظہر کی نماز قضاء ہوگئی، تو ظہر کی قضاء اور عصر کی وقتی نماز میں اس کو ترتیب کی رعایت ضروری ہے، یعنی جب تک پہلے ظہر کی فرض نماز نہیں پڑھے گا، عصر کی فرض نماز نہیں پڑھ سکتا، اور ظہر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے عصر کی نماز پڑھے گا تو عصر کی فرض نماز نفل ہوجائے گی اور اس کو پہلے ظہر پڑھ کر پھر عصر کی فرض پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر کسی نے عشاء کی فرض نماز پڑھنے کے بعد وتر کی نماز نہیں پڑھی اور فجر کا وقت ہوگیا، اور فجر کے وقت میں وتر کی نماز پڑھ کر فجر کی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، اور اس کو وتر کی نماز قضاء ہونے کی بات یاد بھی ہے، تو اس کو پہلے وتر کی نماز پڑھ کر فجر کی نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی، اگر وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے فجر کی نماز پڑھے گا تو فجر کی نماز نہیں ہوگی، وتر پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھنی ہوگی۔(۲)

اسی طرح اگر کسی صاحب ترتیب آدمی کے ذمے میں فجر اور ظہر کی قضاء ہے تو ادا کرتے وقت ان دونوں کے آپس میں بھی ترتیب ضروری ہے، یعنی جب تک پہلے فجر کی

---

(۱) فی الاصل رجل صلی العصر وهو ذاكر انه لم يصل الظهر فهو فاسد الا ان يكون فی آخر الوقت لكن اذا فسدت الفريضة لا يبطل اصل الصلاة عند ابی حنيفة و ابی يوسف رحمهما الله تعالىٰ، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: حقانية پشاور، فتاویٰ خانية علی هامش الهندية: ۱/۱۱۴، فصل فی الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور، المحيط البرهانی: ۲/۳۵۴، كتاب الصلاة، الفصل العشرون، قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچی. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۸۷، كتاب الصلاة، الفصل العاشر فی مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۲/۱۷، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولو صلی الفجر وهو ذاكر انه لم يوتر فهی فاسدة عند ابی حنيفة رحمه الله تعالىٰ، هندية: ۱/۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: حقانيه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی. المحيط البرهانی: ۲/۳۵۵، كتاب الصلاة الفصل العشرون قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچی. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الفصل العاشر فی مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹه.

قضاء نہیں پڑھے گا ظہر کی قضاء نہیں پڑھ سکتا، اور اگر فجر سے پہلے ظہر کی نماز پڑھے گا تو ظہر کی نماز نفل ہو جائے گی، اور ظہر کی قضاء بدستور اس کے ذمہ میں باقی رہے گی، اور اس پر ضروری ہوگا کہ پہلے فجر کی نماز پڑھے پھر ظہر کی نماز پڑھے۔(۱)

ہاں اگر اس قضاء نماز کے بعد پانچ نمازیں اسی طرح پڑھ لی جائیں تو پھر یہ پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، یعنی نفل نہیں ہوں گی فرض رہیں گی۔(۲)

ترتیب ختم ہونے کے بعد کا حکم

☆......ایک دفعہ ترتیب ساقط ہونے کے بعد دوبارہ اس وقت تک ترتیب لوٹ کر نہیں آئے گی جب تک تمام قضاء نمازیں نہ پڑھ لے۔ مثلاً کسی آدمی کی قضاء نمازیں پانچ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہوگئی، اور اس نے اپنی قضاء نماز ادا کرنا شروع کر دی، اور ادا کرتے کرتے اب پانچ نمازیں رہ گئی ہیں، تو اس کی ترتیب

---

(۱) اذا قضى فائتة ثم فائتة ان كان بين الاولىٰ والثانية فوائت ست جاز له قضاء الثانية ، وان كان اقل من ست لم يجز قضاء الفائتة، ما لم يقض ما قبلها ، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۸۹، كتاب الصلاة، الفصل العاشر في مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹه. الفتاوىٰ الخانية: على هامش الهندية: ۱/ ۱۱۰، فصل في الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور. (الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر اداء وقضاء لازم) يفوت الجواز بفوته، الدر المختار مع الشامي: ۲/ ۶۵، باب قضاء الفوائت،ط: سعيد كراچي. البحر : ۲/ ۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) وان لم يقضها حتىٰ خرج وقت الخامسة وصارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة لانه ظهرت كثرتها ودخلت في حد التكرار المسقط للترتيب ، شامي: ۲/ ۷۱، باب قضاء الفوائت،ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۲۴۱-۲۴۲، باب قضاء الفوائت ، ط: قديمي كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۱۵۶، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

لان مذهبه ان الوقتية المؤداة مع تذكر الفائتة تفسد فسادا موقوفا الى ان يصلي كمال خمس وقتيات، فان لم يعد شيئا منها حتىٰ دخل وقت السادسة صارت كلها صحيحة، البحر الرائق: ۲/ ۸۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. و: ۲/ ۸۸، ط: سعيد كراچي.

لوٹ کرنہیں آئے گی اور وہ صاحب ترتیب نہیں ہوگا، اور قضاء نمازیں یاد ہونے کے باوجود وقتی فرض نماز ادا کرے گا تو صحیح ہوجائے گی۔ ہاں جب ادا کرتے کرتے ایک بھی قضاء نماز باقی نہیں رہے گی تو ترتیب دوبارہ لوٹ کرآئے گی، اور وہ صاحب ترتیب بن جائے گا۔(۱)

☆......اگر کسی کی کوئی ایک نماز قضاء ہوگئی، اور قضاء نماز یاد ہونے اور وقت میں پڑھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود قضاء نہیں پڑھی اور اس کے بعد اس نے پانچ نمازیں اور پڑھ لی ہیں تو پانچویں نماز کا وقت گذر جانے کے بعد اس کی یہ پانچوں نمازیں صحیح ہوجائیں گی، اس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں حکما قضاء ہیں اور وہ ایک حقیقۃً قضاء ہے، سب مل کر پانچ سے زیادہ قضاء ہوگئیں، اور ترتیب ساقط ہوگئی، اور ان نمازوں کو ترتیب کے خلاف ادا کرنا درست ہوگیا۔(۲)

(۱) کما اذا ترک رجل صلاۃ شہر مثلا ثم قضاھا الا صلاۃ ثم صلی الوقتیۃ ذاکراً لھا، فانھا صحیحۃ، بحر، وقید بقضاء البعض لانہ لو قضی الکل عاد الترتیب، عند الکل کما نقلہ القھستانی، فتاویٰ شامی: ۲/ ۷۰، باب قضاء الفوائت، ط:سعید کراچی.ھندیۃ: ۱/ ۱۲۳، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: ماجدیہ کوئٹہ، الفتاویٰ الخانیۃ علی ھامش الھندیۃ: ۱/ ۱۱۲، فصل فی الترتیب وقضاء المتروکات، ط: حقانیہ پشاور.

(۲) وتوضیحہ انہ اذا فاتتہ صلاۃ ولو وترا فکلما صلی بعد ھا وقتیۃ وھو ذاکر لتلک الفائتۃ فسدت تلک الوقتیۃ فساداً موقوفاً علی قضاء تلک الفائتۃ فان قضاھا قبل......وان لم یقضھا حتیٰ خرج وقت الخامسۃ وصارت الفواسد مع الفائتۃ ستا انقلبت صحیحۃ لانہ ظھرت کثرتھا ودخلت فی حد التکرار المسقط للترتیب، شامی: ۲/ ۷۱، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۴۲، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی کراچی، البحر الرائق: ۲/ ۱۵۶، باب قضاء الفوائت،ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

لو صلی فرضا ذاکرا ان علیہ فائتۃ قبلہ فسد فرضہ فسادا موقوفا الخ، حلبی کبیر،ص: ۴۵۶، فصل فی قضاء الفوائت،ط: مکتبہ نعمانیۃ کوئٹہ.

فاتتہ صلاۃ الفجر فصلی الظھر والعصر والمغرب والعشاء والفجر من الیوم الثانی قبل ان یقضی الفائتۃصحت الظھر والخمس التی قبلھا ، حلبی کبیر،ص: ۴۵۶، فصل فی قضاء الفوائت،ط: نعمانیۃ کوئٹہ.

ترتیب ساقط ہو جاتی ہے

تین صورتوں میں سے کوئی بھی ایک صورت پائی جانے کی صورت میں صاحب ترتیب کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، اور وہ تین صورتیں یہ ہیں:

ا...... پہلی صورت ''نسیان'' یعنی قضاء نماز اس کے ذمہ میں ہے اس بات کا یاد نہ رہنا بھول جانا، اگر کسی کے ذمہ قضاء نماز ہے، اور اس کو وقتی نماز پڑھتے وقت قضاء نماز ادا کرنے کا خیال نہ رہا، تو اس پر ترتیب واجب نہیں، (۱) اور اس نے جو وقتی نماز ادا کی ہے وہ صحیح ہو جائے گی، کیونکہ وقتی نماز سے پہلے قضاء نماز پڑھنے کا حکم یاد ہونے کی صورت میں ہے، اگر یاد نہیں رہا تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ (۲)

☆...... اگر کسی آدمی کی کچھ نمازیں مختلف ایام میں قضاء ہوئی ہیں، مثلاً کسی دن کی ظہر اور کسی دن کی عصر، اور کسی دن کی مغرب قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو یہ یاد نہیں کہ پہلے کون سی نماز قضاء ہوئی تھی، تو اس صورت میں بھی ان کی آپس کی ترتیب ساقط ہو جائے گی، اس صورت میں جس کو چاہے پہلے ادا کرے، چاہے پہلے ظہر کی قضاء پڑھے یا عصر کی

---

(۱) ثم الترتيب يسقط بالنسيان وبما هو في معنى النسيان كذا في المضمرات، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته، حلبى كبير، ص: ۵۳۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو تذكر صـــــلاة قد نسيها بعد ما أدى وقتية جازت الوقتية كذا في فتاوىٰ قاضيخان، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

یامغرب کی سب صحیح ہیں۔(۱)

☆......اگر وقتی نماز شروع کرتے وقت قضاء نماز کا خیال نہیں تھا، وقتی نماز شروع کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے پہلے قضاء نماز کا خیال آیا تو یہ وقتی نماز نفل ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر کسی شخص کو قضاء اور ادا نماز کے درمیان ترتیب واجب ہونے کا علم نہیں، یعنی یہ شخص یہ نہیں جانتا کہ قضاء نمازوں کو پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھنا صحیح نہیں تو اس کا یہ نہ جاننا بھی ''نسیان'' کے حکم میں ہوگا، ترتیب ساقط ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے سے پہلے جو وقتی نماز اس نے ادا کی ہے وہ صحیح ہو جائے گی۔(۳)

۲......ترتیب ساقط ہونے کی دوسری صورت ''وقت کا تنگ ہو جانا'' اگر کسی کے ذمہ کوئی قضاء نماز ہے، اور وقتی نماز ایسے تنگ وقت میں پڑھے جس میں صرف ایک نماز کی

(۱) لو ترک ثلاث صلوات مثلا الظهر من يوم والعصر من يوم والمغرب من يوم ولا يدرى ايتها اولى فعلى اعتبار الاوقات سقط الترتيب لان المتخلل بين الفوائت كثيرة فيصلي ثلاثا فقط وعلى اعتبار الفوائت في نفسها لا يسقط فيصلي سبع صلوات والاول اصح، البحر الرائق: ۲/۱۵۰، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۳، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: ماجدية كوئته.

(۲) وكذا لو تذكر في الصلاة فسدت صلاته، خانية على هامش الهندية: ۱/۱۱۰، فصل في الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۳) وفي المجتبى: من جهل فرضية الترتيب لا يجب عليه كالناسي وهو قول جماعة من ائمة بلخ، البحر الرائق: ۲/۱۴۹، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته، الدر المختار مع الشامي: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته.

گنجائش ہے خواہ اس وقتی نماز کو پڑھ لے یا اس قضاء نماز کو، تو اس صورت میں ترتیب ساقط ہوجائے گی اور قضاء نماز پڑھے بغیر وقتی نماز پڑھنے سے وقتی نماز صحیح ہوجائے گی۔(۱)

عصر کی نماز میں مستحب وقت کا اعتبار ہے مکروہ وقت کا نہیں یعنی اگر مستحب وقت میں صرف اتنی گنجائش ہے کہ صرف عصر کے فرض پڑھے جاسکتے ہیں، اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں، تو ترتیب ساقط ہوجائے گی اگر چہ اصل وقت میں گنجائش ہو، اس لئے کہ آفتاب زرد ہونے کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

☆......اگر کسی کے ذمہ متعدد نمازوں کی قضاء ہے، اور وقت میں تمام نمازوں کو ادا کرنے کی گنجائش نہیں، بعض کی گنجائش ہے، تو اس صورت میں بھی صحیح قول کے مطابق

---

(۱) ویسقط الترتیب عند ضیق الوقت کذا فی محیط السرخسی، ھندیة: ۱/۱۲۲، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۳۱، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۲/۶۲ باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

ثم تفسیر ضیق الوقت ان یکون الباقی منه ما لا یسع فیه الوقتیة والفائتة جمیعا حتی لو کان علیه قضاء العشاء مثلا وعلم انه لو اشتغل بقضائه ثم صلی الفجر تطلع الشمس قبل ان یقعد قدر التشهد صلی الفجر فی الوقت وقضی العشاء بعد ارتفاع الشمس، ھندیة: ۱/۱۲۲، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ویسقط بضیق الوقت المستحب الترتیب ولا یعود بعد خروجه فی الاصح مثاله لو اشتغل بقضاء الظهر یقع العصر او بعضه فی وقت التغیر فیسقط الترتیب فی الاصح، حاشیة الطحطاوی، ص: ۲۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۲/۱۴۶، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه.

لو کان بقی من الوقت المستحب قدر ما لایسع فیه الظهر سقط الترتیب بالاجماع، ھندیة: ۱/۱۲۳، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. مثاله لو اشتغل بقضاء الظهر یقع العصر او بعضه فی وقت التغیر فیسقط الترتیب فی الاصح، طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۹، باب قضاء الفوائت، ط: مصطفیٰ البابی مصر، و ص: ۲۴۲، ط: قدیمی کراچی.

ترتیب ساقط ہو جائے گی، اور جتنی قضاء نماز پڑھنے کی گنجائش ہے اس کو پہلے ادا کر کے بعد میں وقتی نماز ادا کرنا ضروری نہیں ہوگا، مثلاً کسی کی عشاء کی نماز قضاء ہوئی تھی اور فجر کو ایسے تنگ وقت میں اٹھا کہ صرف پانچ رکعت نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس پر یہ ضروری نہیں ہوگا کہ پہلے وتر کی تین رکعت پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی دو رکعت پڑھے، بلکہ وتر کی نماز پڑھے بغیر بھی اگر فجر کی نماز پڑھ لے گا تو نماز درست ہو جائے گی۔(۱)

۳.....ترتیب ساقط ہونے کی تیسری صورت یہ ہے کہ قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو، وتر کی نماز کا حساب ان پانچ نمازوں میں نہیں ہے، اگر وتر کو بھی ملا لیا جائے تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ قضاء نمازوں کی تعداد چھ نمازوں سے زیادہ ہو، اور یہ قضاء نمازیں خواہ حقیقتاً قضاء ہوں جیسے وہ نمازیں جو اپنے وقت میں پڑھی نہیں گئیں، یا حکماً قضاء ہوں، جیسے وہ نمازیں جو کسی قضاء نماز کے بعد ترتیب واجب ہونے کے باوجود ترتیب کے بغیر پڑھی گئیں۔ مثلاً کسی سے فجر کی نماز قضاء ہوگئی ہے اور ظہر کے وقت میں گنجائش بھی ہے، اور فجر کی نماز قضاء ہونے کی بات یاد بھی ہے، اس کے باوجود فجر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے ظہر کی نماز پڑھ لے تو یہ ظہر کی نماز حکماً قضاء میں شمار ہوگی، اس کے بعد عصر کی نماز

---

(۱) ولو لم يسع الوقت كل الفوائت فالاصح جواز الوقتية ، وفي الشامية(قوله ولو لم يسع الوقت كل الفوائت) صورته عليه العشاء والوتر مثلا ثم لم يصل الفجر حتىٰ بقي من الوقت ما يسع الوتر مثلا وفرض الصبح فقط ولم يسع الصلوات الثلاث فظاهر كلامهم ترجيح انه لا تجوز صلاة الصبح ما لم يصل الوتر وصرح في المجتبى بأن الاصح جواز الوقتية "ح" عن البحر لكن قال الرحمتي: الذي رأيته في المجتبىٰ الاصح انه لا تجوز الوقتية ، قلت : راجعت المجتبىٰ فرأيت فيه مثل ما عزاه اليه في البحر ، وكذا قال القهستاني جازت الوقتية على الصحيح ، شامي: ٢/ ٦٧ ، باب قضاء الفوائت،ط: سعيد كراچي. البحر: ٢/ ٨٢، باب قضاء الفوائت،ط: سعيد كراچي. وفي الهندية: ١/ ١٢٣ ، خلاف ذلك ولكن الفتوىٰ على قول المجتبىٰ كما قاله الشامي.

بھی حکماً قضاء سمجھی جائے گی، اگر عصر کے وقت میں فجر اور ظہر کی نماز پڑھنے کی گنجائش تھی، اور یاد بھی تھا اس کے باوجود فجر اور ظہر کی نماز پڑھنے سے پہلے عصر کی پڑھ لی، تو یہ بھی حکماً قضاء میں سمجھی جائے گی، اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی، پھر جب دوسرے دن کی فجر کی نماز پڑھے گا تو ترتیب واجب نہیں ہوگی، اور فجر کی یہ نماز صحیح ہو جائے گی، کیونکہ اس سے پہلے قضاء نمازوں کی تعداد پانچ ہو چکی تھی ایک حقیقتاً اور چار حکماً۔(۱)

ترتیب سے نماز پڑھنا

یہ نماز کے واجبات میں ضروری امر ہے اگر نماز کی ترتیب کو چھوڑ دیا جائے تو جسمانی اور صحت مند فوائد سے محرومی ہوگی۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے مذکور ہوا کہ نمازی ورزش کی ترتیب مخصوص انداز کی ہے جس کا لحاظ ضروری ہے اگر پہلے قیام نہ کیا جائے اور فوراً سجدہ کیا جائے تو وہ مقاصد جو ایک آدمی کی صحت کے لئے لازم ہیں وہ قطعی میسر نہیں ہو سکیں گے۔ بلکہ ایسی حالت میں مزید مریض ہونے کا خطرہ ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۰)

---

(۱) (أوفاتت ست اعتقادية) لدخولها في حد التكرار المقتضي للحرج (قوله او فاتت ست) يعني لا يلزم الترتيب بين الفائتة والوقتية ولا بين الفوائت اذا كانت الفوائت ستا ... واطلق الست فشمل ما اذا فاتت حقيقة او حكما..... ومثال الحكمية ما اذا ترك فرضا وصلى بعده خمس صلوات ذاكرا له فان الخمس تفسد فساداً موقوفاً كما سيأتي فالمتروكة فائتة حقيقة و حكما والخمسة الموقوفة فائتة حكما الخ. (قوله اعتقادية) خرج الفرض العملي وهو الوتر، فان الترتيب بينه وبين غيره وان كان فرضا لكنه لا يحسب مع الفوائت، آه اى لانه لا تحصل به الكثرة المفضية للسقوط لانه من تمام وظيفة اليوم والليلة، والكثرة لاتحصل الا بالزيادة عليها من حيث الاوقات او من حيث الساعات، ولا مدخل للوتر في ذلك، شامي: ۶۸/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراجي، هندية: ۱۲۳/۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته. فتح القدير: ۴۲۸/۱، باب قضاء الفوائت ط: رشيدية كوئته.

ترتیب کا علم نہیں

اگر کسی شخص کو قضاء اور وقتی نماز کے درمیان ترتیب واجب ہونے کا علم نہیں تو یہ بھی "نسیان" کے حکم میں ہے، اور ترتیب ساقط ہو جائے گی۔ مثلاً کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ قضاء نمازوں کو پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھنا صحیح نہیں، اور اس نے قضاء نماز پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

ترتیب کب تک رہتی ہے؟

پانچ نمازوں تک ترتیب باقی رہتی ہے، اگرچہ وہ مختلف اوقات میں قضاء ہوئیں ہوں اور زمانہ بھی بہت گزر چکا ہو۔ مثلاً کسی کی کوئی نماز قضاء ہوئی تھی، اور وہ اس کو یاد نہ رہی، چند دن کے بعد پھر اس کی کوئی نماز قضاء ہوگی، اور اس کا بھی خیال نہ رہا، پھر چند روز کے بعد اس کی کوئی اور نماز قضاء ہوئی اور اس کو اس کا بھی خیال نہیں رہا پھر چند روز کے بعد اور کوئی نماز قضاء ہوئی، اور وہ بھی اس کو یاد نہ رہی تو اب یہ پانچ نمازیں ہوئیں۔ اب تک ان میں ترتیب واجب ہے، یعنی اگر پانچ نمازیں قضاء ہونے کی بات یاد ہے، اور وقت میں گنجائش بھی ہے، تو اس صورت میں قضاء نماز پڑھنے سے پہلے وقتی فرض نماز پڑھنے کی

---

(۱) وفي المجتبى من جهل فرضية الترتيب لا يجب عليه كالناسي وهو قول جماعة من ائمة بلخ، البحر الرائق: ۱۴۹/۲، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئته، و: ۸۴/۲ط: سعيد كراچي. خانية على هامش الهندية: ۱۱۴/۱، كتاب الصلاة، فصل في الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۷۰/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

صورت میں وقتی فرض نماز صحیح نہیں ہوگی اور وہ نفل ہو جائے گی۔(۱)

ترتیب کے خلاف پڑھنا

اگر کسی نے دوسری رکعت میں ترتیب کے خلاف سورت پڑھی ہے۔ مثلاً پہلی رکعت میں ”قل یا ایہا الکافرون“ پڑھی، اور دوسری رکعت میں ”الم تر کیف“ پڑھی تو اگر ایسا بھول سے ہو گیا ہے تو نماز بلا کراہت درست ہے، اور اگر قصداً ترتیب کے خلاف پڑھا ہے، تو نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی (۲) اور دونوں صورتوں میں سے کسی

(۱) فان نسی خمس صلوات من خمسة ایام قال یعید صلاۃ خمسة ایام ،حلبی کبیر ،ص: ۴۵۹، فصل فی قضاء الفوائت، ط: نعمانیه کوئٹه.

(قوله فان کثرت) ای الصلاۃ التی صلاھاتار کا فیھا الترتیب بأن صلاھا قبل قضاء الفائتة ذاکرا لھا، وھذا التفریع لبیان قوله موقوف ، وتوضیحه انه اذا فاتته صلاۃ، ولو وتراً فکلما صلی بعدھا وقتیة وھو ذاکر لتلک الفائتة فسدت تلک الوقتیة فسادا موقوفا علی قضاء تلک الفائتة، فان قضاھا قبل ان یصلی بعدھا خمس صلوات صار الفساد باتا وانقلبت الصلوات التی صلاھا قبل قضاء المقضیة نفلا، وان لم یقضھا حتیٰ خرج وقت الخامسة وصارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحیحة ، لانه ظھرت کثرتھا ودخلت فی حد التکرار المسقط للترتیب وبیان وجه ذلک فی البحر وغیره، قال:ط: وقیدوا اداء الخمسة بتذکر الفائتة، فلو لم یتذکرھا سقط للنسیان، ولو تذکر فی البعض ونسی فی البعض یعتبر المذکور فیه، فان بلغ خمسا صحت ولا نظر لما نسی فیه لما قلنا ، شامی: ۲/ ۷۱، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. (قوله علی الاصح)، شامی: ۲/ ۶۸ ، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

(۲) وفی القنیة : قرأ فی الاولیٰ الکافرون،وفی الثانیة الم تر او تبت ثم ذکر یتم وقیل: یقطع ویبدا وفی الشامیة: افاد ان التنکیس او الفصل بالقصیرة، انمایکره اذا کان عن قصد فلو سھوا فلا ، شامی: ۱/ ۵۴۷، قبیل باب الامامة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر،ص: ۴۹۴، ط:سھیل اکیڈمی لاھور،البحر: ۲/ ۹۳، باب سجود السھو، ط: سعید کراچی.

صورت میں بھی سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ترتیب کے خلاف سورت شروع کی پھر ترتیب کے مطابق پڑھی

☆......اگر کسی نے دوسری رکعت میں بھول کر ترتیب کے خلاف سورت شروع کی، پھر یاد آتے ہی اس سورت کو چھوڑ کر ترتیب کے مطابق دوسری سورت شروع کی تو اس کی نماز کراہت تنزیہی کے ساتھ درست ہو جائے گی، اور اس پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

واضح رہے کہ ایسی صورت میں ایک سورت شروع کرنے کے بعد اس کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ جو سورت شروع کی ہے اس کو پڑھ کر رکوع

---

(۱) (قوله بترک واجب) ای من واجبات الصلاة الاصلية لا كل واجب اذ لو ترک ترتيب السور لا يلزمه شئ مع كونه واجبا، شامي: ۲/۸۰، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچي.
قالوا يجب الترتيب في سور القرآن فلو قرأ منكوسا اثم لكن لا يلزمه سجود السهو، لان ذلك من واجبات القراءة لا من واجبات الصلاة، كما ذكره في البحر في باب السهو، رد المحتار: ۱/۵۴۷،باب صفة الصلاة، مطلب كل صلوة اديت مع كراهة التحريم، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۹۴، تتمات في ما يكره من القرآن ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.
(۲) افتتح سورة وقصد سورة اخرىٰ فلما قرأ آية او آيتين أراد ان يترک تلک السورة ويفتتح التي ارادها يكره وفي الفتح: و لو كان اى المقروء حرفا واحدا ، شامي: ۱/۵۴۷، قبيل باب الامامة، ط: سعيد كراچي.
فانه صلى الله عليه وسلم نهى بلالا رضى الله عنه عن الانتقال من سورة الى سورة وقال له: اذا ابتدأت سورة فاتمها على نحوها حين سمعه ينتقل من سورة الى سورة في التهجد، شامي: ۱/۵۴۷، قبيل باب الامامة، ط:سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۴۹۴، تتمات فيمايكره من القرآن. ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

میں جانا چاہیئے۔(۱)

ترتیب کے خلاف قرأت کرنا

☆......فرض نمازوں میں قصداً قرآن مجید کی ترتیب کے خلاف قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔یعنی جو سورت پیچھے ہے اس کو پہلی رکعت میں پڑھنا اور جو سورت پہلے ہے اس کو دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے،(۲) مثال کے طور پر "قل یا ایھا الکافرون" پہلی رکعت میں اور "الم تر کیف فعل" دوسری رکعت میں پڑھنا۔

☆......اگر سہواً اور بھول سے ترتیب کے خلاف ہو جائے تو مکروہ نہیں ہے۔(۳)

☆......نفل نماز میں قصداً قرآن مجید کی ترتیب کے خلاف قرأت کرنا مکروہ نہیں ہے۔تاہم ترتیب سے پڑھنا بہتر ہے۔(۴)

---

(۱) وفی القنیة قرأ فی الاولیٰ الکافرون وفی الثانیة الم تر او تبت ثم ذکر یتم وقیل یقطع ویبدأ، الدر المختار، افاد ان التنکیس او الفصل بالقصیرة انما یکره اذا کان عن قصد ،شامی: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۹۴، تتمات فیما یکره من القرآن ،ط: سھیل اکیڈمی لاهور.

(۲) یکره قراءة سورة منکوسا...... لکون الترتیب من واجبات التلاوة...... وحاصله ان الفعل ان تضمن ترک واجب فمکروه تحریما ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۱۸۹ - ۱۹۳، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کراچی. رد المحتار: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی.

اعلم ان الفعل ان تضمن ترک واجب فهو مکروه کراهة تحریم وان تضمن ترک سنة فهو مکروه کراهة تنزیه ،حلبی کبیر ص: ۳۴۵،فصل فیمایکره فعله فی الصلاة ومالایکره،ط:سھیل. انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) لان ترتیب السور فی القراءة من واجبات التلاوة ....انما یکره اذا کان عن قصد فلو سهوا فلا ، شامی: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق:۲/۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۴) ولایکره فی النفل شئی من ذلک ، شامی: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۹۴، ط: سھیل اکیڈمی لاهور.

☆......اگر کسی سے قصداً نہیں بلکہ سہواً اور بھول سے ترتیب کا خلاف ہو جائے، اور فوراً اس کو خیال آ جائے کہ میں ترتیب کے خلاف قرأت کر رہا ہوں، تو اس کو چاہیئے کہ اسی سورت کو پورا کر لے، کیونکہ سورت شروع کرتے وقت ترتیب کے خلاف قرأت کرنے کا قصد نہیں تھا، اور قصد نہ ہونے کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

ترتیب واجب ہے

نمازی کے لئے قرأت، رکوع اور سجدے میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے، یعنی پہلے تکبیر تحریمہ، پھر قیام، پھر قرأت، پھر رکوع، پھر دونوں سجدے اور آخری قعدہ میں ترتیب واجب ہے۔(۲)

ترجمہ پڑھ لیا

اگر کسی نے نماز میں قرأت کرتے ہوئے بھولے سے کسی لفظ کا ترجمہ بھی بلند آواز سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، سہو سجدہ سے وہ نماز صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو

---

(۱) سئل عن رجل قرأ في الاولیٰ من الظهر سورة الفلق وفي الثانية قل هو الله احد ، فلما بلغ الله الصمد تذكر ان عليه ان يقرأ قل اعوذ برب الناس فقال يتم سورة الاخلاص ،ذكر جميع ذلک في الفتاویٰ التاتارخانية، حلبي كبير،ص: ۴۹۴،تتمات فيمايكره من القرآن. ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۵۴۷، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ورعاية الترتيب) بين القراءة والركوع (الدر المختار) ......وحينئذ فيكون الاصل في هذا الترتيب الوجوب، ...... لما كان هذا التعيين لا يحصل الا بهذا الترتيب جعلوه واجبا آخر فتدبر، شامي: ۱/ ۴۶۰- ۴۶۱، مطلب كل شفع من النفل صلاة ، ط: سعيد كراچي.

لان مراعاة الترتيب واجبة عندنا خلافا لزفر فاذا ترک الترتيب فقد ترک الواجب (بحواله بالا) هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: ماجديه كوئٹه. حلبي كبير،ص: ۲۹۷، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، ورنہ فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

تسبیح

☆......رکوع اور سجدے میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنے سے سنت ادا ہو جاتی ہے، (۲) فرائض میں امام کے لئے تخفیف اور ہلکا کرنے کا حکم ہے، اس لئے مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے زیادہ طویل نہ کرے، (۳) لیکن تین تسبیح سے زیادہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۴)

☆......رکوع اور سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا کامل سنت کا آخری درجہ ہے۔(۵)

---

(۱) تفسد بمجرد قراء ته لانه حينئذ متكلم بكلام غير قرآن، شامي: ۱/۴۸۵، مطلب في حكم القراءة بالفارسية، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلاثا وذلك ادناه فلو ترك التسبيح او اتىٰ به مرة واحدة يجوز ويكره...... ويقول في سجوده سبحان ربي الاعلىٰ ثلاثا وذلك ادناه كذا في المحيط، عالمگيری: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئته. البحر الرائق: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۱۶، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) وان كان اماما لا يزيد على وجه يمل القوم كذا في الهداية، عالمگيری: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئته.

(۴) ويستحب ان يزيد على الثلاث في الركوع والسجود بعد ان يختم بالوتر كذا في الهداية، فالادنىٰ فيها ثلاث مرات، والاوسط خمس مرات والاكمل سبع مرات كذا في الزاد، عالمگيری: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: ماجديه كوئته. حلبي كبير، ص: ۳۱۹، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۵) وان زاد على الثلاث وذلك ادناه اى ادنى كمال سنة التسبيح، حلبي كبير، ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و، ص: ۳۷۵، ط: نعمانيه كوئته. البحر الرائق: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

...... سننها ...... وتسبيحه ثلاثا، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئته. حلبي كبير، ص: ۳۵۷، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

تسبیحات میں امام کی پیروی

رکوع اور سجدہ کی تسبیحات میں امام کی پیروی کرنا سنت ہے(۱) اگر کسی نے رکوع اور سجدہ کی تسبیحات میں امام کی پیروی نہیں کی، اور تسبیحات نہیں پڑھیں تو سنت کو ترک کرنے والا ہوگا،(۲) نماز ہو جائے گی، لیکن آخرت میں ڈانٹ ڈپٹ ہوگی کہ رکوع اور سجود میں تسبیحات کیوں نہیں پڑھیں (۳)

تسبیح تین مرتبہ کہنے سے پہلے سر اٹھا لینا

رکوع اور سجدے سے تین مرتبہ تسبیح کہنے سے پہلے سر اٹھا لینا مکروہ تنزیہی ہے۔(۴)

تسبیح زور سے پڑھنا

رکوع اور سجدے کی تسبیح کو آہستہ پڑھنا چاہیے، زور سے پڑھنا صحیح نہیں تاہم نماز صحیح ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۵)

---

(۱) ان المتابعة ليست فرضا، بل تكون واجبة..... وتكون سنة في السنن، شامي: ۱/۴۷۱، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. وهذه المتابعة بانواعها تكون فرضا فيما هو فرض من اعمال الصلاة، وواجبة في الواجب وسنة في السنة، الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۱۹، مباحث الامام في الصلاة، متابعة المموم لا مامه في افعال الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان.

(۲) ويكره ايضا للمصلي ..... ان يترك التسبيحات في الركوع والسجود، ..... لمخالفة السنة في ذلك كله، حلبي كبير، ص: ۳۵۷، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وص: ۳۱۰، ط: نعمانية كوئٹه

(۳) (وسننها) ترك السنة لا يوجب فساد اولا سهوا بل اساءة لو عامداً غير مستخف، شامي: ۱/۴۷۳-۴۷۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد، حكم السنة ان يندب الى تحصيلها ويلام على تركها مع لحوق اثم يسير، شامی: ۱/۴۷۴، مطلب في قولهم الاساءة دون الكراهة، ط: سعيد كراچي.

(۴) (و) يكره للمصلي .... (وان يترك التسبيحات في الركوع والسجود وان ينقص من ثلاث تسبيحات في الركوع والسجود لمخالفة السنة في ذلك كله، حلبي كبير، ص: ۳۵۷، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. والتسبيح فيه ثلاثا، فلو تركه او نقصه كره تنزيها، شامي: ۱/۴۷۶، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۵) وفي حاشية الحموي عن الامام الشعراني: اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر

اگر تسبیحات کو زور سے پڑھنے سے دوسرے نمازیوں کو خلل ہوتا ہے مثلاً اس سے بھول ہوجاتی ہے، یا خشوع خضوع میں فرق آتا ہے، تو ایسا آدمی گنہگار بھی ہوگا۔(۱)

تسبیح کتنی مرتبہ کہے

☆......امام کے لئے بہتر یہ ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تسبیح پانچ پانچ مرتبہ کہے، اگر تین بار کہے تو اس طرح کہے کہ مقتدی کو اچھی طرح تین دفعہ تسبیح پڑھنے کا موقع ملے۔(۲)

☆......تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے بھی پانچ پانچ مرتبہ تسبیح پڑھنا بہتر ہے۔(۳)

اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی تھی کہ امام اٹھ گیا تو مقتدی کو بھی اٹھ جانا چاہئے، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی تابعداری اور پیروی کرنا واجب

=الجماعة في المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ،الخ، شامي: ۱/ ۶۶۰، باب ما يفسد الصلاة ، مطلب في رفع الصوت، ط: سعيد كراچي.

...... واجمع العلماء سلفا و خلفا على استحباب ذكر الله تعالىٰ جماعة في المساجد وغيرها من غير نكير الا ان يشوش جهرهم بالذكر على نائم او مصل او قارئ،كما هو مقرر في كتب الفقه، شرح الحموي على الاشباه:۳/ ۱۹۱، الفن الثالث وهو فن الجمع والفرق ، القول في احكام المساجد، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۱) انظر الى الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۲) ونقل في الحلية عن عبد الله بن المبارك واسحق وابراهيم والثوري انه يستحب للامام ان يسبح خمس تسبيحات ليدرك من خلفه الثلاث ،شامي: ۱/ ۴۹۵، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. وان كان اماما لا يزيد على وجه يمل القوم، هندية: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها و كيفيتها ، ط: رشيديه كوئته.

(۳) ويستحب ان يزيد على الثلاث في الركوع والسجود، ..... فالادنى فيهما ثلاث مرات والاوسط خمس مرات، هندية: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها و كيفيتها، ط: ماجديه كوئته.

(وان زاد) على الثلاث(فهو) اى الفعل الذى هو الزيادة (افضل) من تركه لقوله عليه الصلاة

ہے، مقتدی تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر نہ کرے۔(۱)

تسبیح میں تبدیلی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ یہ سنت کی خلاف ورزی ہے، سنت کی خلاف ورزی ہو جانے سے سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا،(۲) نماز مکروہ تنزیہی ہو جاتی ہے۔

ایسی صورت میں اگر یاد آجائے تو رکوع میں رکوع کی تسبیح اور سجدہ میں سجدہ کی تسبیح پڑھے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔(۳)

تشہد پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا

"التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد پڑھنا

☆......نماز کی ہر دو رکعت کے اختتام پر جب بیٹھتے ہیں اس میں امام، مقتدی

= والسلام " وذلک ادناه"ای ادنیٰ کمال سنة التسبیح ولا شک ان الزیادة علی الادنیٰ افضل، حلبی کبیر، ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۴۹۴، قبیل مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۱) ولو رفع الامام رأسه من الرکوع او السجود قبل ان یتم المأموم التسبیحات الثلاث وجب متابعته، الدر المختار مع الشامی: ۱/۴۹۵، فصل فی بیان تألیف الصلاة الی انتهائها ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۵۵۲، کتاب الصلاة، باب صفه الصلاة ،ط: رشیدیه کوئٹه. السعایة فی کشف ما فی شرح الوقایة: ۲/۱۸۴، کتاب الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتأمین وتکبیرات الانتقالات ، والتسبیحات، حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وص: ۳۹۳، ط: مکتبه نعمانیة کوئٹه. هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه، فتح القدیر: ۱/۵۰۲، باب سجود السهو، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

(۳) والتسبیح فیه ثلاثا (قوله ثلاثا) فلو ترکه او نقصه کره تنزیها ، شامی: ۱/۴۷۶، باب صفة الصلاة، مطلب فی التبلیغ خلف الامام ،ط: سعید کراچی. اور یہاں چھوڑی بھی نہیں اور کم بھی نہیں کیں بلکہ الفاظ بدل گئے اس لئے کچھ حرج نہیں۔

اور منفرد کے لئے تشہد (التحیات) پڑھنا واجب ہے۔(۱)

☆......اگر قعدۂ اولیٰ میں امام مقتدی کے تشہد پورا پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کو تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا چاہیئے، کیونکہ تشہد پورا پڑھنا واجب ہے، ورنہ واجب ادا نہیں ہوگا۔(۲)

☆......آخری قعدہ میں امام کے سلام کے ساتھ ہی مقتدی سلام پھیریں، البتہ اگر کسی مقتدی کا تشہد یعنی التحیات کچھ باقی رہ جائے تو اس کو پورا کر کے سلام پھیریں۔(۳)

☆......قعدۂ اولیٰ اور اخیرہ میں خاص یہی تشہد پڑھنا اس میں کمی زیادتی نہ کرنا اور تشہد یہ ہے۔(۴)

---

(۱) ومنها) التشهد فاذا تركه في القعدة الاولىٰ او الاخيرة وجب عليه سجود السهو، وكذا اذا ترك بعضه كذافي التبيين ،هندية: ۱/۱۲۷، باب سجود السهو، ط: ماجديه كوئٹه.
ومنها قراءة التشهد فانها واجبة في القعدتين الاولىٰ والاخيرة، حلبي كبير، ص:۲۵۸، واجبات الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه. وص: ۲۹۶، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۶۶، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) بخلاف ما لو قام الى الثالثة قبل ان يتم المقتدى التشهد فانه يتم ثم يقوم لان التشهد واجب وان لم يتمه وقام جاز، حلبي كبير، ص:۵۲۷، باب الامامة، ط:سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۴۵۴، ط: نعمانية كوئٹه. شامي: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.

(۳) لو سلم قبل ان يتم المقتدى التشهد فانه يتمه ثم يسلم ولو سلم ولم يتمه جاز، حلبي كبير، ص: ۵۲۷، باب الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وص: ۴۵۴، ط: نعمانية كوئٹه.
لو قام الامام قبل ان يتم المقتدى التشهد يتمه، شامي: ۱/۴۷۰، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.

(۴) عن شقيق بن سلمة قال: قال عبدالله رضي الله عنه : كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم قلنا: السلام على جبرائيل وميكائيل، السلام على فلان و فلان، فالتفت الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ان الله هو السلام ،فاذا صلى احدكم فليقل: التحيات لله الصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، فانكم اذا قلتموها ،اصابت كل عبدلله صالح في السماء والارض اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد عبده ورسوله، ،صحيح البخاري: ۱/۱۱۵، كتاب الاذان، باب التشهد في الأخرة، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۲۹-۳۳۰، باب صفه الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۵۱۰، باب صفة الصلاة، فصل، ط: سعيد كراچي.

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

تشہد پڑھنا بھول گیا

''التحیات پڑھنا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد پڑھنا واجب ہے

تشہد پورا پڑھنا واجب ہے، اس لئے اکثر یا بعض حصہ چھوٹ جانے سے بھی سہو سجدہ لازم ہوتا ہے۔(۱)

تشہد پورا نہیں ہوا امام کھڑا ہو گیا

''التحیات پوری نہیں ہوئی امام کھڑا ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد چھوڑ دیا

قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے قعدہ میں تشہد چھوڑ دیا تو سہو سجدہ لازم ہوگا،(۲) البتہ امام کے پیچھے تشہد چھوڑ جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) ومنها التشهد فاذا تركه في القعدة الاولیٰ او الاخيرة وجب عليه سجود السهو، وكذا اذا ترك بعضه كذا في التبيين،هندية: ۱/۱۲۷، باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه. حلبي كبير،ص: ۲۵۸، واجبات الصلاة، ط: نعمانيه كوئٹه،وص: ۳۹۳-۳۹۵، فصل في سجود السهو، ط: نعمانية كوئٹه. شامي: ۱/۵۱۰، باب صفة الصلاة،فصل، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۹۵، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچي.

(۳) سهو المؤتم لا يوجب السجدة ولو ترك الامام سجود السهو، فلا سهو على المأموم كذا في المحيط، هندية: ۱/۱۲۸، باب سجود السهو، ط:رشيدية كوئٹه.حلبي كبير ص: ۴۰۱، فصل في سجود السهو، ط: نعمانيه كوئٹه، البحر: ۲/۹۹، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، بخلاف سلامه او قيامه لثالثه قبل تمام المؤتم التشهد ،فانه لا يتابعه بل يتمه لوجوبه ثم رأيت ...... المختار عندى انه يتم التشهد ، وان لم يفعل اجزأه ، رد المحتار: ۱/۴۹۶، كتاب الصلاة، فصل واذا اراد الشروع ،ط: سعيد كراچي.

تشہد دومرتبہ پڑھ لیا

''التحیات دومرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد فاتحہ سے پہلے پڑھ لیا

''فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد فاتحہ کے بعد پڑھ لیا

''فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد قیام میں پڑھ لیا

☆......اگر کسی نے قیام کی حالت میں تشہد پڑھ لیا، تو اگر پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے تشہد پڑھ لیا تو کوئی حرج نہیں ہے، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور سورۂ فاتحہ کے درمیان کوئی ایسی چیز پڑھنی چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہو، اور تشہد بھی اسی قسم سے ہے۔(۱)

☆......اور اگر قیام کی حالت میں کسی بھی رکعت میں قرأت پڑھنے کے بعد تشہد پڑھا ہے، تو اس صورت میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، (۲) کیونکہ قرأت سے فارغ ہونے

(۱، ۲) ولو قرأ التشهد في القيام ان كان في الركعة الاولىٰ لا يلزمه شئ وان كان في الركعة الثانية اختلف المشايخ فيه والصحيح انه لا يجب كذا في الظهيرية ولو تشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو عليه وبعدها يلزمه سجود السهو، وهو الاصح، لان بعد الفاتحة محل قراءة السورة فاذا تشهد فيه فقد اخر الواجب وقبلها محل الثناء كذا في التبيين ولو تشهد في الاخريين لا يلزمه السهو كذا في محيط السرخسي، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۳۹۷، فصل في سجود السهو، ط: مكتبه نعمانية كوئٹه، وص: ۴۶۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر: ۲/۹۷. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۴۳۹، باب سجود السهو، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

کے بعد فوراً رکوع کرنا واجب ہے،(۱) اور واجب میں تاخیر ہونے کی صورت میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۲)

تشہد کا کچھ حصہ رہ گیا

اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھی، اور اس کا کچھ حصہ چھوٹ گیا، رہ گیا یا بھول گیا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، خواہ فرض نماز میں ہو یا نفل میں ہر حال میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۳)

تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی

اگر کسی نے تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی، یا پہلے سورۂ فاتحہ پڑھی پھر تشہد پڑھا تو ان دونوں صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۴)

---

(۱) (الانتقال من الفرض) الذی هو فیه (الی الفرض) الذی بعده فان ذلک واجب، حلبی کبیر، ص: ۲۹۷، واجبات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) انه لا یجب الا بترک الواجب ..... (او بتأخیره) ای بتأخیر الواجب عن محله، حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه.

(۳) (ومنها) التشهد فاذا ترکه فی القعدة الاولیٰ او الاخیرة وجب علیه سجود السهو وکذا اذا ترک بعضه کذا فی التبیین، هندیة: ۱/۱۲۷، باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۳۵۸، واجبات الصلاة، ط: نعمانیه، شامی: ۱/۵۱۰، باب صفة الصلاة، فصل، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۴۶۶، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. خانیة علی هامش الهندیة: ۱/۱۲۱، فصل فی ما یوجب السهو وما لا یوجب السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) واذا قرأ الفاتحة مکان التشهد فعلیه السهو، وکذلک اذا قرأ الفاتحة ثم التشهد کان علیه السهو، هندیة: ۱/۱۲۷، باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۴۶۰، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

تشہد کی حقیقت

عبادات صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے، کسی قسم کی عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور اللہ تعالیٰ کو کسی شریک کی ضرورت نہیں، التحیات للہ سے آخر تک کی حقیقت یہ ہے کہ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر محسن اور مربی کی محبت کا جذبہ انسان کے دل میں فطری اور پیدائشی طور پر موجزن ہوتا ہے، ظاہر بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر بے انتہا احسانات ہیں، ان احسانات کی وجہ سے ہم نے اللہ کو جانا، مانا اور پہچانا، وہی ذات ہے کہ ان کے ذریعہ ہم کو اللہ کے اوامر ونواہی، اور اس کو راضی کرنے کی راہیں معلوم ہوئیں۔ وہ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اعلیٰ سے اعلیٰ طریقہ یعنی اذان اور نماز ہمیں میسر ہیں، وہ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہم اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج، درجے اور رتبے تک ترقی کر سکتے ہیں، وہ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے "لا الٰہ الا اللّٰہ" کی پوری حقیقت ہم پر منکشف ہوئی، وہ ہی ہیں جو خدا نمائی کا اعلیٰ درجہ ہیں۔

غرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر اتنے احسانات اور انعامات ہیں کہ ان کا کوئی حساب نہیں، دوسری قوموں نے اپنے محسنوں اور نبیوں کو ان کے بے شمار احسانات اور انعامات کی وجہ سے ان کو خدا نمائی اور خدا شناسی کا ایک ذریعہ اور وسیلہ سمجھنے کی بجائے غلطی سے ان کو خدا بنا لیا تھا، اور توحید سکھانے والے لوگوں کو خود واحد و یگانہ مان لیا تھا، اور ان کی تعلیمات کو جو نہایت ہی خاکساری، عاجزی، عبودیت اور بندگی سے بھری ہوئی تھیں بھول کر ترک کر دیا۔ اور انہی کو معبود بنا لیا اور ان کی عبادت کرنے لگے، ہم مسلمانوں سے بھی ممکن تھا کہ ایسا کر بیٹھتے مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے اس امت مرحومہ پر رحم کرنے اور اسے خطرناک امتحان سے بچانے کے لئے "محمداً

عبدہ ورسولہ " کا جملہ ہمیشہ کے لئے توحید الٰہی "لاالہ الا اللہ" کا جز بنا کر مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے شرک سے بچالیا، بلکہ اسی باریک حکمت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بھی مکہ معظمہ میں نہیں بنوائی بلکہ مدینہ منورہ میں بنوائی، اگر آپ کی قبر مکہ معظمہ میں ہوتی تو ممکن تھا کہ کسی کے دل میں پرستش اور عبادت کا خیال آجاتا یا کم از کم دشمن اور مخالفین اس بات پر اعتراض کرتے کہ کعبۃ اللہ کا طواف وغیرہ ہوتا ہے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاتی ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کی جاتی اور اس کا طواف نہیں کیا جاتا وغیرہ۔

جو لوگ مکہ معظمہ کے شمالی جانب سے جنوب کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں تو ان کی پیٹھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف ہوتی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے آپ کی قبر کو نہ پوجے جانے، اور مسلمانوں کو شرک میں مبتلا نہ ہونے کا ایک راستہ بنا دیا۔

اسی طرح جن جن باتوں میں اس بات کا وہم وگمان بھی ہوسکتا تھا کہ کوئی انسان آپ کو خدا بنا لے گا، ان کا خود اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سچی اور پاک تعلیم میں ایسا بندوبست کر دیا کہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی مسلمان اس امر کا مرتکب ہو، مگر چونکہ احسان کرنے والے سے محبت کرنا، اور محسن کا گرویدہ اور فریفتہ ہونا انسان کی فطرت کا تقاضا تھا، اس واسطے اس کی ایک راہ کھول دی کہ ہم آپ کے لئے دعا کیا کریں، اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے اور رتبے میں ترقی ہوتی رہے، چنانچہ ہر مسلمان نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ " کا سلام پیش کرتا ہے، اور تہہ دل سے شکر گزار ہو کر گویا کہ آپ کے احسانات اور مہربانیوں کے خیال سے

آپ کی ایسی محبت پیدا کر لیتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے موجود ہیں، آپ کے اعلیٰ احسانات کے نقشہ سے آپ کا وجود حاضر کی طرح سامنے لا کر، حقیقۃً حاضر جان کر خطاب کے رنگ میں عرض کرتا ہے، جس میں حقیقۃً اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعا ہے۔

اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

''اے نبی تجھ پر اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو آپ کے دین کے سچے خادم یعنی صحابہؓ، اولیاء اللہ، اصفیاء، اتقیاء اور ابدال آئے ان کے واسطے بھی ان کی اعلیٰ خدمات اور عظیم احسانات کی وجہ سے دعا کی تعلیم دی گئی یعنی ''اَلسَّلاَمُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ''۔ (احکام اسلام: ۶۹-۷۰)

تشہد کی مقدار بیٹھنا

آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے، اور تشہد پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

تشہد کے بعد خاموش رہا

اگر کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد کم سے کم تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی

---

(۱) لان القعدة الاخيرة لما كانت فرضا كانت قراءة التشهد فيها واجبة، حلبى كبير، ص: ۴۵۷، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، (ومنها القعود الاخير) مقدار التشهد ،هندية: ۱/ ۷۰، والقعدة الاخيرة فرض فى الفرض والتطوع ، هندية: ۱/ ۷۱، الباب الرابع فى صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. والقعود الاخير قدر التشهد وهى فرض باجماع العلماء. البحر الرائق: ۱/ ۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، شامى: ۱/ ۴۴۸، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. او التشهد فى احدى القعدتين الاولىٰ او الاخيرة فانه واجب فيهما فى اظهر الروايات وهو الصحيح، حلبى كبير، ص: ۳۹۳، فصل فى سجود السهو، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه.

مقدار خاموش بیٹھا رہا، یا درود شریف پڑھ لیا، یا کم سے کم "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھ لیا یا دعا مانگ لی، تو ان تمام صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ اس میں تشہد پر اکتفاء کرنا اور درود شریف نہ پڑھنا اور تشہد کے بعد فوراً کھڑا ہونا واجب ہے۔(۱)

تشہد کے بعد درود پڑھ لیا

☆......اگر فرض، واجب اور سنت موکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں بیٹھ کر تشہد پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھ لیا، یا کم سے کم "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھ لیا تو آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر اکتفاء کرنا، درود شریف نہ پڑھنا اور تشہد پڑھ کر فوراً کھڑا ہوجانا واجب ہے، اور واجب ترک کرنے سے سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) والمختار انه يلزمه السهو ان قال: "اللّٰهم صل على محمد" قال البزازی لانه أدى سنة وكيـــــدة فيلزم تاخير الركن ای وبتاخير الركن يجب سجود السهو، حلبی كبير، ص: ۳۳۰-۳۳۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه، (قوله وتاخير قيام الخ) اشار الى ان وجوب السجود ليس لخصوص الصلاة على النبی صلى الله عليه وسلم بل لترك الواجب وهو تعقيب التشهد للقيام بلا فاصل، حتى لو سكت يلزمه السهو، كما قدمناه فی فصل اذا اراد الشروع، شامی: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. و: ۱/۵۱۰، ط: سعيد كراچی.

(۲) وفی الدر المختار: (ولايزيد)فی الفرض (على التشهد فی القعدة الاولى) اجماعا(فان زاد عامدا كره) فتجب الاعادة (او ساهيا وجب عليه سجود السهو، اذا قال: اللّٰهم صل على محمد) فقط (على المذهب) المفتى به لا لخصوص الصلاة بل لتاخير القيام ،وفی الشامية: (قوله ولا يزيد فی الفرض) ای وما الحق به كالوتر والسنن الرواتب الخ، شامی: ۱/۵۱۰-۵۱۱، آداب الصـــــلاة، مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعيد كراچی، و: ۲/۱۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی. و: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۳۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/۹۷، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچی. شامی: ۱/۴۶۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۴۵۶-۴۶۰، فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

☆......سنت غیر مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیئے، اس لئے سنت غیر موکدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر چار رکعت یا تین رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھ کر تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لیا تو تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوگا۔ اور یہ حکم فرض، واجب اور سنت موکدہ کے لئے ہے،(۲) چار رکعت والی سنت زائدہ میں دو رکعت کے بعد بیٹھ کر تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔(۳)

تشہد کے بعد فاتحہ پڑھ لی

اگر کسی نمازی نے دو رکعت کے بعد یا آخری قعدہ میں بیٹھ کر پہلے تشہد پڑھا پھر اس کے بعد بھولے سے فاتحہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱) وفي البواقي من ذوات الاربع يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم، الدر المختار على هامش رد المحتار: ۲/۱۶، ط: سعيد كراچي.

(في السنن الرواتب لا يصلي ولا يستفتح) (قوله في السنن الرواتب) وهي ثلاثة رباعية الظهر ورباعية الجمعة القبلية والبعدية وهو الاصح لانه تشبه الفرائض، واحترز به عن الرباعيات المستحبات والنوافل ،فانه يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم في القعدة الاوليٰ ثم يقرأ دعاء الاستفتاح، شامي: ۶/۷۳۲، مسائل شتيٰ، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) وكذا ترك الزيادة على التشهد ، اي في الفرض والسنة المؤكدة لانها في النفل مطلوبة ، شامي: ۱/۴۶۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، انظر الى الحاشية السابقة. رقم(۱)ايضاً.

(۴) واذا فرغ من التشهد وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو عليه واذا قرأ الفاتحة مكان التشهد فعليه السهو وكذالك اذا قرأ الفاتحة ثم التشهد كان عليه السهو ، كذا روى عن ابي حنيفة رحمه الله في الواقعات الناطفية ، وذكر هناك اذا بدأ في موضع التشهد بالقراءة ثم تشهد فعليه السهو، ولو بدأ بالتشهد ثم بالقراءة، فلا سهو عليه..... هكذا في المحيط، هندية: ۱/۱۲۷ ، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

تشہد مقتدی نے پڑھ لیا

اگر مقتدی نے تشہد پڑھ لیا تو وہ سلام نہیں پھیر سکتا بلکہ سلام میں امام کی پیروی کرے گا یعنی جب تک امام سلام نہیں پھیرے گا انتظار کرے گا، جب امام سلام پھیرے گا تو مقتدی بھی امام کے ساتھ سلام پھیرے گا۔(۱)

تشہد مقرر ہونے کی وجہ

☆......نماز کی ہر دو رکعت کے بعد التحیات مقرر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں نماز دو ہی رکعت مقرر ہوئی تھی، اور باقی رکعتیں ان کی تکمیل کے واسطے ہیں، اس واسطے ہر دو رکعت کے بعد تشہد مقرر ہوا، تا کہ اصل اور فرع میں تمیز ہو جائے، اور اسی تمیز کے لئے فرض کی پہلی دو رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا بھی واجب ہے، اور آخری دو رکعتوں کے ساتھ سورت ملانا واجب نہیں بلکہ ملانا سنت ہے۔(احکام اسلام ص ٦٦)(۲)

(۱) والحاصل ان المتابعة في ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان يقارن احرامه لاحرام امامه، وركوعه لركوعه، وسلامه لسلامه، شامي: ۱/۴۷۱، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.
(قوله ولو اتمه الخ) اى لو اتم المؤتم التشهد، بأن اسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فأتى بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز......... وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر الخ، شامى: ۱/۵۲۵، آداب الصلاة، مطلب في الدعاء المحرم، ط: سعيد (قوله وكره تحريما) اى قيامه بعد قعود امامه قدر التشهد لوجوب متابعته في السلام، شامي: ۱/۵۹۸، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى.
(۲) فاصل الصلاةهو ركعة واحدة، ولم يشرع اقل من ركعتين في عامة الصلاة وضمت كل واحدة بالاخرىٰ وصارتا شيئا واحداً، قالت عائشة رضي الله عنها: "فرض الله تعالىٰ الصلاة حين فرضها ركعتين ركعتين في الحضر والسفر فاقرت صلوة السفر وزيد في صلاة الحضر" وفي رواية الا المغرب فانها كانت ثلاثا، حجة الله البالغة: ۲/۷، مبحث في الامور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي، عمدة القارى شرح صحيح البخارى: ۱/۲۸۲، باب كيف فرضت الصلوة في الاسراء، ط: شركة مكتبه و مطبعه مصطفىٰ البابي الحلبي مصر.

☆...... جب اللہ تعالیٰ کا حکم نامہ پڑھنے سے فراغت ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں بیٹھ جانے کی اجازت عطا ہوئی، اب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ ہمارے دربار میں کیا تحفہ لائے ہو تو اس وقت دوزانو مؤدب بیٹھ کر اس بات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ اے اللہ! قلبی تعظیم اور بدنی اور مالی عبادات کا مستحق تو ہی ہے، اور یہ تیرے ہی حضور کے لائق ہے، لہذا میرا سارا مال اور جسم و جان اس بات کے لئے آپ کے حضور میں ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص:۲۶)

تشہد میں سلام مقرر ہونے کی وجہ

نماز میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے بھی سلام مقرر کیا گیا تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دل سے نہ بھلائیں، اور ان کی رسالت کا اقرار کرتے رہیں، اور اسلام کی نعمت اور آپ کی رسالت کی تبلیغ کی قدردانی کریں، اور اس کے شکریہ میں آپ پر سلام بھیجیں۔

مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ

جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو وہ اللہ کا کب شکر کر سکتا ہے۔

---

(۱) ولما كان القليل من الصلاة لا يفيد فائدة معتدا بها والكثير جدا يعسر اقامته اقتضت حكمة الله ان لا يشرع لهم اقل من ركعتين فالركعتان اقل الصلوة؛ ولذلك قال " في كل ركعتين التحية"، حجة الله البالغة: ۲/۲، مبحث في الامور التي لا بد منها في الصلوة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

ثم امر بالتشهد لانه اعظم الاذكار قال" ثم ليتخير من الدعاء اعجبه اليه" وذلك لان وقت الفراغ من الصلاة وقت الدعاء لانه تغشى بغاشية عظيمة من الرحمة وحينئذ يستجاب الدعاء،..... ثم تقرر الامر على ذلك وجعل التشهد ركنا لانه لولا هذه الامور لكان الفراغ من الصلاة مثل فراغ المعرض او النادم، حجة الله البالغة: ۲/۲، ط: رشيديه كتب خانه دهلي، ومن يريد التفصيل فليراجع الى الفتوحات المكية لابن العربي: ۱/۴۲۸-۴۳۲ تشهد عمر رضي الله عنه.

اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حق ادا ہو جائے گا، لہذا تشہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام مقرر ہوا۔ (احکام اسلام ص ۶۶)(۱)

تشہد میں نیک لوگوں پر سلام مقرر ہونے کی وجہ

نماز میں ''اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ'' میں سلام کو عام کر دیا گیا، یعنی ہم پر سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کی زبان سے یہ نکلا تو ہر ایک نیک بندے کو جو کہ آسمان وزمین میں ہے سلام پہنچ جائے گا، اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے حق کے لئے سلام کو عام کیا ہے۔ (۲)

(احکام اسلام ص ۶۶)

تشہد نہیں پڑھا مقتدی نے

''مقتدی نے تشہد نہیں پڑھا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وكان الصحابة استحبوا ان يقدموا على السلام قولهم : السلام على الله قبل عباده ، السلام على جبرائيل، السلام على فلان ، فغير رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك بالتحيات ، وبين سبب التغيير حيث قال: "لا تقولوا السلام على الله فان الله هو السلام " يعني ان الدعاء بالسلامة انما يناسب من لا تكون السلامة من العدم ولوا حقه ذاتيا له، ثم اختار بعده السلام على النبي تنويها بذكره واثباتا للاقرار برسالته واداء لبعض حقوقه، حجة الله البالغة: ۶/۱، الامور التي لا بد منها في الصلاة،التحيات والسلام، ط: رشيديه دهلي. و: ۱۳/۲، ۱۴، ط:قديمي.

(۲)السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فانه اذا قال ذلك اصاب كل عبد صالح في السماء والارض قال الطيبي أعلمهم النبي صلى الله عليه وسلم ان الدعاء للمؤمنين ينبغي ان يكون شاملاً لهم وعممهم ما يعممهم،مرقات : ۳۳۱/۲، ط: امداديه ملتان. ثم عمم بقوله" السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين قال: فاذا قال ذلك اصاب كل عبد صالح في السماء والارض ، حجة الله البالغة: ۶/۲، الامور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

تصویر

☆......کسی جاندار کی تصویر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے، خواہ اس کی طرف توجہ جاتی ہو یا نہ جاتی ہو دونوں صورتوں میں مکروہ ہے۔(۱)

☆......جاندار کی تصویر نمازی کے سر کے اوپر ہو یا آگے پیچھے یا دائیں بائیں یا برابر میں ہو ہر صورت میں مکروہ ہے۔(۲)

☆......نمازی کے سامنے تصویر ہونے کی صورت میں سب سے زیادہ اور شدید کراہت ہے۔ سر کے اوپر تصویر ہونے میں اس سے کم کراہت ہے، پھر دائیں جانب، پھر اس کے بعد بائیں جانب، اور پھر پیچھے ہونے میں ہے۔(۳)

☆......اگر جاندار کی تصویر اتنی چھوٹی سی ہے کہ غور سے دیکھے بغیر نظر نہیں آتی

(۱، ۲) (ولبس ثوب فيه تماثيل ذی روح وان يكون فوق رأسه او بين يديه او (بحذائه يمنة او يسرة او محل سجوده (تمثال) ولو في وسادة منصوبة لا مفروشة (واختلف فيما اذا كان) التمثال (خلفه، والاظهر الكراهة، الدر مع الرد: ۱/۶۴۷ - ۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) قوله والاظهر الكراهة ...... وفي البحر قالوا واشدها كراهة ما يكون على القبلة امام المصلى ثم ما يكون فوق رأسه ثم ما يكون عن يمينه ويساره على الحائط ثم مايكون خلفه على الحائط او الستر، شامی: ۱/۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه، واما ما في الفتح عن شرح عتاب من انها لو كانت خلفه او تحت رجليه لا تكره الصلاة، ولكن تكره كراهة جعل الصورة في البيت للحديث، شامی: ۱/۶۴۹ مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی، البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

جیسا کہ سکہ پر ہوتی ہے، تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ لہذا اگر نمازی کے پاس سکے ہیں تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر بڑی تصویر سر کٹی ہوئی ہو تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر نمازی کے سامنے شناختی کارڈ وغیرہ ہوں اور ان میں انسان کی تصویر ہو، تو نماز مکروہ ہوگی، اس لئے نماز سے پہلے شناختی کارڈ وغیرہ کو جیب میں اچھی طرح حفاظت سے رکھیں تا کہ نماز کے دوران جیب سے نکل کر سامنے نہ

---

(۱)(قوله الا ان تكون صغيرة) لان الصغار جداً لا تعبد فليس لها حكم الوثن فلا تكره في البيت والكراهة انما كانت باعتبار شبه العبادة......... والمراد بالصغيرة التي لا تبدو للناظر على بعد ...... وفي الخلاصة من كتاب الكراهة : رجل صلى ومعه دراهم وفيها تماثيل ملك لا بأس به لصغرها، البحر : ۲۸/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(او كانت صغيرة) لاتتبين تفاصيل اعضائها للناظر قائما وهي على الارض، الدر مع الرد: ۶۴۸/۱، (قوله لا تتبين الخ) هذا اضبط مما في القهستاني حيث قال بحيث لا تبدو للناظر الا بتبصر بليغ كما في الكرماني ، او لا تبدوله من بعيد ، شامي: ۶۴۸/۱، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبيل الفروع ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱۰۷/۱، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو كانت الصورة صغيرة كالتي على الدرهم او كانت في اليد او مستترة او مهانة مع ان الصلاة بذلك لا تحرم، بل و لا تكره، شامي: ۶۴۷/۱، ط: سعيد كراچي.

(۲) قوله او مقطوع الرأس اى سواء كان من الاصل او كان لها رأس ومحي، وسواء كان القطع بخيط خيط على جميع الرأس حتىٰ لم يبق لها اثر او يطليه بمغرة ونحوها ، او بنحته او بغسله، وانمالم يكره ، لانها لا تعبد بدون الرأس عادة......وأماقطع الرأس عن الجسد بخيط مع بقاء الرأس على حاله فلا ينفي الكراهة لان من الطيور ما هو مطوق فلا يتحقق القطع بذلك ، البحر: ۲۸/۲،باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۶۴۸/۱، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱۰۷/۱، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۳۶۲، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي.

آ جائے۔(۱)

☆......آج کل روپے میں بڑی اور واضح تصویر ہوتی ہے، اس لئے نماز شروع کرنے سے پہلے روپے کو حفاظت سے رکھیں تا کہ نماز کے دوران جیب سے گر کر سامنے نہ آ جائے۔(۲)

☆......جاندار کے علاوہ غیر جاندار کی تصویر سامنے ہونے سے نماز مکروہ نہیں ہوتی، خواہ وہ کتنی ہی خوبصورت اور جاذب نظر ہو۔(۳)

☆......آج کل لوگ کعبۃ اللہ اور حرم پاک کی تصویر گھر میں لٹکاتے ہیں، اگر صرف کعبۃ اللہ یا حرم پاک کی تصویر ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی، (۴) اور اگر اس میں یا اس کے ساتھ انسان یا نمازیوں کی تصویر ہے، اور وہ واضح طور پر نظر آتی ہے، غور سے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس کو سامنے یا دائیں بائیں لیکر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔(۵)

(۱، ۲) .... ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس او صرة او ثوب آخر، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۸، وفي الشامية: (قوله لا المستتر بكيس او صرة) بأن صلى ومعه صرة او كيس فيه دنانير او دراهم فيها صور صغار فلا تكره لاستتارها ومقتضاه انها لو كانت مكشوفة تكره الصلاة، شامي: ۱/ ۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/ ۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۳، ۴) (او لغير ذى روح لا) يكره لانها لاتعبد (قوله او لغير ذى روح) لقول ابن عباس فان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر ومالا نفس له رواه الشيخان، ولا فرق في الشجر بين المثمر وغيره خلافا لمجاهد، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبى كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/ ۱۰۷، الفصل الثانى فيما يكره في الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئته، البحر: ۲/ ۲۸، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۶۲، فصل في المكروهات، ط: قديمى كراچي.

(۵) انظر الى الحاشية رقم ۱، ۲ في الصفحة السابقة.

☆......جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

☆......ایسے مقام میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جہاں چھت پر یا دائیں بائیں جانب جاندار کی تصویر ہو۔(۲)

☆......اگر فرش پر جاندار کی تصویر ہے اس پر کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہے لیکن اس پر سجدہ نہیں کر رہا ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔(۳)

☆......اگر جاندار کی تصویر ہے لیکن کسی چیز سے چھپا کر رکھی ہے، تو نماز مکروہ

---

(۱) (قوله ولبس ثوب فيه تصاوير) لانه يشبه حامل الصنم فيكره وفي الخلاصة: وتكره التصاوير على الثوب صلى فيه او لم يصل آه، وهذه الكراهة تحريمية الخ، البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الدر مع الرد: ۱/۶۴۷، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وان يكون فوق رأسه او بين يديه او بحذائه الخ، قوله فوق رأسه اى في السقف، شامي: ۱/۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، انظر الى الحاشية رقم ۱، ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) ولو كانت الصورة على وسادة ملقاة او على بساط مفروش لا يكره لانها تداس وتوطأ، شامي: ۱/۶۴۸، ط: سعيد كراچي. (او على بساط فيه تصاوير) .... ولا بأس بأن يصلي على بساط فيه تصاوير (و) الحال انه (لا يسجد على التصاوير) والمراد ما كان منها لذى روح فان الخلاف انما هو فيها فاطلق في الاصل الكراهةسواء سجد عليها او لم يسجد، وقيد في الجامع الصغير بان تكون في موضع السجود، فاذا كانت في موضع القيام او القعود لا يكره لما فيه من الاهانة......... (ويكره ان يسجد عليها) اى على التصاوير لذى الروح لان فيه تعظيما لها وتشبها بعبادتها، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

ومع هذا لو صلى على ذلك البساط وسجد عليها تكره، لان فعله ذلك تعظيما لها، شامي: ۱/۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر جاندار کی تصویر اس قدر چھوٹی ہے کہ اگر زمین پر رکھدی جائے، اور کوئی شخص اس کو کھڑے ہو کر دیکھے تو اس کے اعضاء محسوس نہ ہوں، یا تصویر کا سر یا چہرہ کاٹ دیا گیا ہو، یا مٹا دیا گیا ہو، یا تصویر جاندار کی نہ ہو تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

تصویر چھپا کر رکھی ہے

جس کمرے میں نماز پڑھ رہا ہے اگر اس میں جاندار کی تصویر چھپا کر رکھی گئی ہے

(۱) انه يكره لو كانت على الستر .... هذا اذا كانت التصاوير مكشوفة، اما اذا كانت مستورة فلا بأس به، الفتاویٰ التاتارخانية: ۱/۵۶۳، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي الخ، ط: ادارة القرآن كراچی.

ولا يكره (لو كانت تحت قدميه) .... (او على خاتمه) بنقش غير مستبين، قال في البحر: ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس او صرة او ثوب آخر قال في الرد: (قوله او ثوب آخر) بأن كان فوق الثوب الذي فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب، بحر، شامي: ۱/۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۶۰، كراهية الصلاة، فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) ويكره ان يصلي وبين يديه او فوق رأسه...... تصاوير ...... وهذا اذا كانت الصورة كبيرة...... ولو كانت صغيرة بحيث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا يكره وان قطع الراس فلا باس به...... ولا يكره تمثال غير ذي الروح كذا في النهاية، هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه.

(و) لا يكره (لو كانت تحت قدميه) ...... او كانت صغيرة) لا تتبين تفاصيل اعضائها للناظر قائما وهي على الارض ذكره الحلبي او مقطوعة الرأس او الوجه او ممحوة عضو لا تعيش بدونه (او لغير ذي روح لا) يكره لانها لا تعبد، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۸ - ۶۴۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۲/۲۸ - ۲۹، باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها، (قوله الا ان تكون صغيرة او مقطوعة الرأس) ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

تو نماز مکروہ نہیں ہے،(۱) البتہ جاندار کی تصویر چھپا کر بھی نہیں رکھنی چاہیئے۔

تصویر چھوٹی ہے

اگر تصویر اتنی چھوٹی ہے کہ غور سے دیکھے بغیر نظر نہیں آتی، تو اس کی موجودگی میں نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

تصویر والا کپڑا

جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

تصویر والا کمرہ

جس کمرے میں کسی جاندار کی تصویر لگی یا لٹکی ہو اس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی

---

(۱) انظر الى الحاشية رقم : ۱. فى الصفحة. السابقة.

(۲) ولو كانت صغيرة بحيث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا يكره ، هندية: ۱/۱۰۷ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانى فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه، شامی: ۱/۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي، حلبی كبير ،ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبل فروع فى الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) (قوله ولبث ثوب فيه تصاوير) لانه يشبه حامل الصنم فيكره وفي الخلاصة وتكره التصاوير على الثوب صلى فيه او لم يصل آه وهذه الكراهة تحريمية ، البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: سعيد كراچي. شامی: ۱/۶۴۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي. خانية على هامش الهندية: ۱/۱۱۹، باب الحدث فى الصلاة، وما يكره فيها، ومالا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانى ،ط: رشيدية كوئٹه.

ہے۔(۱)

تصویر والے مصلے

اگر جائے نماز پر خانۂ کعبہ کی تصویر یا مسجد نبوی کی تصویر ہے، تو ان پر نماز پڑھنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے، (۲) نہ ان پر کپڑا چڑھانے کی ضرورت ہے، نہ ان کو فروخت کرنے کی ضرورت ہے، اس تصویر سے خانۂ کعبہ اور مسجد نبوی کی تعظیم میں بھی کوئی فرق نہیں آئے گا کیونکہ کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کی تصویر کا حکم عین کعبہ اور عین مسجد نبوی کا حکم نہیں۔(۳)

---

(۱) (و) يكره ايضا (ان تكون فوق رأسه اى رأس المصلي (في السقف او) ان يكون (بين يديه) اى قدامه قريبا منه (او) ان يكون (بحذائه) اى في مقابله ...... (تصاوير) مرسومة في جدار او غيره (او صورة) موضوعة (او معلقة) لان فيه تعظيما وتشبها بعبادتها ، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۶۴۸، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/۳۶۲-۳۶۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فصل ويكره للمصلي الخ، ، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان.

(۲) (او لغير ذى روح لا) يكره لانها لا تعبد (قوله او لغير ذى روح) لقول ابن عباس فان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له، رواه الشيخان الخ، الدر مع الرد: ۱/۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالا يكره ،ط: رشيديه كوئٹه ،البحر: ۲/۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، طحطاوى على المراقي، ص: ۳۶۲، فصل في المكروهات ،ط: قديمي كراچي، واما صورة غير ذى الروح فلا خلاف في عدم كراهة الصلاة عليها او اليها ، حلبي كبير، ص: ۲۵۹، كراهية الصلاة، قبيل الفروع ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) فتاوی رحیمیہ میں ہے ''کعبہ وغیرہ کا مصلی پر جو نقشہ ہوتا ہے چونکہ وہ اصل نہیں ہے بلکہ اس جیسا ایک مصنوعی نقشہ ہے لہذا اس کا احترام ضروری نہیں اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کی عظمت ہوتی ہے اہانت کا خیال بھی نہیں ہوتا اس لئے اگر نادانستہ اتفاقاً پیر پڑ جائے تو گناہ نہیں ہوگا، الخ، فتاوی رحیمیہ: ۶/۳۲، متفرقات صلاۃ، ط: دارالاشاعت کراچی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے اور کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنے کی صورت میں کعبۃ اللہ کی زمین نماز پڑھنے والے کے پیروں کے نیچے ہوتی ہے، جب یہ جائز ہے تو تصویر کے اوپر بھی نماز پڑھنا جائز ہوگی۔(۱)

تعجب کی خبر سن کر

نماز کے دوران کسی بات پر تعجب کی خبر سن کر جواب میں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

تعدیل ارکان

''تعدیل ارکان'' کا مطلب یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کے دوران ہر رکن کے وقت اس طرح اطمینان حاصل ہو کہ تمام اعضاء سے اضطراب دور ہو جائے اور اس کی کم

---

(۱) وفی الدر: (یصح فرض و نفل فیها وفوقها) (قوله یصح فرض ونفل فیها) ای فی جوفها، شامی: ۲/۲۵۴، باب الصلاۃ فی الکعبة، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/۲۰۰، باب الصلاۃ فی الکعبة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۲۱۶، فصل فی مسائل شتیٰ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۷، باب الصلاۃ فی الکعبة، ط: قدیمی کراچی.

ولو صلی فی جوف الکعبة او علی سطحها جاز الی ای جهة توجه ولو صلی علی جدار الکعبة فان کان وجهه الی سطح الکعبة یجوز والا فلا، هندیة: ۱/۶۳، الفصل الثانی فی استقبال القبلة، ط: رشیدیه کوئٹه، تاتارخانیة: ۱/۴۳۵، باب الصلاۃ فی الکعبة، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

(۲) واذا اخبر بما یعجبه فقال سبحان الله او لا اله الا الله او الله اکبر، ان لم یرد به الجواب لا تفسد صلاته عند الکل وان اراد به الجواب فسدت عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالیٰ، هندیة: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه، الدر مع الرد: ۱/۶۲۱، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکره فیها، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۷، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

سے کم مقدار ایک تسبیح کی مقدار ہے۔(۱)

اور تعدیل ارکان امام ابو یوسفؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک فرض ہے، امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہے۔(۲)

اگر تعدیل ارکان قصداً فوت ہو جائے تو نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اور اگر سہو اور غلطی سے تعدیل ارکان فوت ہو گیا ہے تو سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود، وكذا في الرفع منهما، الدر المختار (قوله وكذا في الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا في القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين، وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة ايضا لانه يلزم من وجوب التعديل فيهما وجوبهما، شامي: ۱/ ۴۶۳، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد، ط: سعيد كراچى، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئته، البحر: ۲/ ۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) (وتعديل الاركان) فانه (عند ابى يوسف فرض لما ذكرنا من الحديث) اى حديث ابن مسعود المتقدم في اول ذكر الفرائض (وعندهما) تعديل الاركان (من الواجبات) لا من الفرائض، حلبى كبير، ص: ۲۹۴، الثامن تعديل الاركان، قبل واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

وقال ابو يوسف بفرضية الكل، واختاره في المجمع والعيني، ورواه الطحاوى عن ائمتنا الثلاثة وقال في الفيض انه الاحوط، آه، وهو مذهب مالك والشافعي واحمد، الخ، شامي: ۱/ ۴۶۴ - ۴۶۵، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته، البحر: ۱/ ۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۳) حتىٰ لو تركها او شيئا منها ساهيا يلزمه السهو ولو عمداً يكره اشد الكراهة ويلزمه ان يعيد الصلاة، شامي: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۹۹ - ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۲۹۵، الثامن تعديل الاركان، قبيل واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

تعدیل ارکان نہیں کیا

جو فرض اور وتر کی نمازیں تعدیل ارکان کے ساتھ ادا نہیں کی گئی ہیں اگر چہ وہ ہوگئی ہیں لیکن ان کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے، البتہ سنتوں کا اعادہ نہیں اس لئے سنت اور نوافل کا اعادہ نہ کرے۔(۱)

تکبیر

نماز میں تکبیر تحریمہ فرض ہے،(۲) اس کے علاوہ نماز کی باقی تکبیرات سنت ہیں(۳) اس لئے تکبیر تحریمہ کے بغیر نماز نہیں ہوگی، اور باقی تکبیرات بھول کر نہ کہنے کی صورت میں نماز ہو جائے گی۔اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو ،ان لم يسجد له وان لم يعدهايكون فاسقا آثما ....(وهي) .... قراءة فاتحة الكتاب.....وتعديل الاركان، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۶،و: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة،مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولا دخول في الصلاة الا بتكبيرة الافتتاح) لاجماع الامة على ذلك في كل زمان، فانهم قد اجمعوا على ان لا دخول في الصلاة، الا بتكبيرة الافتتاح، حلبي كبير،ص: ۲۵۸، الاول تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/ ۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ..... ان المراد به تكبيرة الافتتاح ولأن الأمر للايجاب وما وراء ها ليس بفرض ، البحر: ۱/ ۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، وثاني عشر ها (التكبيرات التي يؤتى بها في خلال الصلاة) عند الركوع والسجود والرفع منه والنهوض من السجود او القعود الى القيام وكذا التسميع ونحوه ، حلبي كبير،ص: ۳۸۲، فصل في السنن، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۴) وبترك السنة لا يجب سجود السهو، نص على ذلك في عمدة المصلي، منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۲/ ۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

ترك السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا، بل اساءة لو عامدا غير مستخف ، حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۲۵۶، فصل في بيان سننها ، ط: قديمي كراچي، الدر مع الرد: ۱/ ۴۷۳۔ ۴۷۴، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ

☆......تکبیر تحریمہ اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے بارے میں تین قول ہیں۔

۱......تکبیر یعنی ”اللّٰہ اکبر“ کہنا اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا ایک ساتھ شروع کرے، اور ایک ساتھ ختم کرے،

۲......پہلے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر ”اللّٰہ اکبر“ کہنا شروع کرے اور ”اللّٰہ اکبر“ ختم ہوتے ہی ہاتھ باندھ لے۔ یہ دونوں صورتیں افضل اور بہتر ہیں۔

۳......پہلے تکبیر شروع کر کے فوراً ہاتھ اٹھا کر ایک ساتھ ختم کردے، یہ صورت بھی جائز ہے، لیکن بہتر نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) (قوله ورفع يديه حذاء اذنيه) ...... وفيه ثلاثة اقوال: القول الاول انه يرفع مقارنا للتكبير وهو المروى عن ابي يوسف قولا والمحكى عن الطحاوى فعلا واختاره شيخ الاسلام وقاضيخان وصاحب الخلاصة والتحفة والبدائع والمحيط حتىٰ قال البقالي...... هذا قول اصحابنا جميعا ويشهد له المروى عنه عليه الصلاة والسلام انه كان يكبر عند كل خفض ورفع وما رواه ابو داؤد انه صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه مع التكبير وفسر قاضي خان المقارنة بان تكون بداء ته عندبداء ته وختمه عند ختمه ، القول الثاني وقته قبل التكبير ونسبه في المجمع الى ابي حنيفة و محمد وفي غاية البيان الى عامة علمائنا،وفي المبسوط الى اكثر مشايخنا ، وصححه في الهداية، ويشهد له ما في الصحيحين عن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم كبر.

القول الثالث: وقته بعد التكبير فكبر اولا ثم يرفع يديه ويشهد له ما في صحيح مسلم انه صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى كبر،ثم رفع يديه ،ورجح في الهداية ما صححه بان فعله نفي الكبرياء عن غيره تعالىٰ ، والنفي مقدم على الايجاب ككلمة الشهادة الخ، البحر: ۱/ ۳۰۵، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي.و: ۱/ ۵۳۲،ط:رشيدية،حلبي كبير،ص:۲۹۸ صفة الصلاة،ط:سهيل. طحطاوى على المراقى. ص: ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمي كراچي. الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۲، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. المحيط البرهاني: ۲/ ۳۱، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن ، ط: ادارة القرآن كراچي.

☆......جوھرہ میں ہے کہ اصح یہ ہے کہ پہلے نمازی دونوں ہاتھ اٹھائے، جب دونوں ہاتھ کان کے برابر میں پہنچ جائیں تب "اللّٰہ اکبر" کہنا شروع کرے۔(۱)

☆......دونوں ہاتھ کان تک اٹھانے کے بعد جب ناف تک پہنچیں اس وقت تکبیر تحریمہ کہنا، یا ہاتھ ناف تک پہنچتے وقت تکبیر تحریمہ کا ایک جز "اللّٰــــہ" کہنا اور ہاتھ باندھنے کے بعد دوسرا جز "اکبر" کہنا مکروہ اور غلط عادت ہے،(۲) یہ ثناء ("سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" آخر تک) پڑھنے کی جگہ ہے تکبیر کہنے کی جگہ نہیں ہے، اور تکبیر تحریمہ ہاتھ باندھنے تک ختم ہو جانی چاہیے۔ ہاتھ باندھ کر یا باندھنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی صورت میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اونچا سننے والا بہرا مقتدی امام کے ہاتھ اٹھانے کو دیکھ کر تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لے گا تو امام سے پہلے تکبیر کہنے کی بنا پر مقتدی کی اقتداء اور نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ اگر تکبیر کا پہلا لفظ "اللہ" کہنے میں مقتدی سبقت کرے گا یا لفظ "اللہ" امام کے ساتھ شروع کرکے "اکبــر" کا لفظ امام کے ختم کرنے سے پہلے ختم کردے گا، تب بھی اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

(۱، ۲) والاصح انه یرفع اولا فاذا استقرتا فی موضع المحاذات کبر لان الرفع بمنزلة النفی کأنه نبذ ما سوی الله تعالیٰ وراء ظهره ،الجوهرة النیرة: ۱/ ۶۴، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: میر محمد کتب خانه کراچی. المحیط البرهانی: ۲/ ۳۰۰، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات والسنن ، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳) فلو قال "الله" مع الامام و "اکبر" قبله او ادرک الامام راکعا فقال "الله" قائما "واکبر" راکعا لم یصح فی الاصح کما لو فرغ من "الله" قبل الامام الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۰، فصل فی بیان تألیف الصلاة الی انتهائها، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/ ۳۰۷، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر ، ط: سعید کراچی، و: ۱/ ۵۳۵، ط: رشیدیه کوئٹه، المحیط البرهانی: ۲/ ۳۴، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات، والسنن، ط: ادارة القرآن کراچی، البحر: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، واما وقته فوقت التکبیر مقارنا له لانه سنة التکبیر شرع لاعلام الاصم الشروع فی الصلاة، ولا یحصل هذا المقصود الا بالقران، بدائع: ۱/ ۱۹۹، فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی.

☆......رکوع اور سجود کی تکبیرات کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ رکوع کے لئے جھکنے کے ساتھ تکبیر شروع کرے اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم کرے، اسی طرح سجدہ میں جاتے وقت بھی تکبیر شروع کرے اور سجدے میں پہنچتے ہی تکبیر ختم کرے۔(۱)

رکوع اور سجود میں پہنچ کر تکبیر کہنا سنت کے خلاف اور مکروہ ہے، اور اس میں دو کراہت لازم آتی ہیں: ایک کراہت تکبیر کے محل کو ترک کرنے کی ہے کیونکہ یہ تکبیرات انتقال کہلاتی ہیں یعنی رکوع کے لئے جھکنے اور سجدے میں جانے کے وقت ان کو کہنا چاہیئے تھا، یہ ان کا محل ہے جس کو ترک کر دیا، دوسری کراہت بے محل ادائیگی ہے، یعنی جس وقت تکبیر کہہ رہا ہے وہ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" اور سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنے کا وقت تھا، تکبیر کہنے کا وقت نہیں تھا، اس لئے یہ بے محل تکبیر ہے، اس لئے

(۱) ان المسنون في هذه الاذكار ابتداؤها عند ابتداء انتقالات وانتهاؤها عند انتهائه، حلبي كبير، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، (فلما) ... فرغ من القراءة يخر راكعا...... يكبر تكبيرا... وهو يفيد مقارنة التكبير، الركوع ثم صرح به فقال (وينبغي ان يكون ابتداء تكبيره عند اول الخرور والفراغ منه عند الاستواء راكعا، حلبي كبير، ص: ۳۱۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

فاذا اطمأن بعد رفع رأسه من الركوع حال كونه قائما وسكن اضطراب اعضائه الحاصل من الرفع (كبر) حال كونه ملتبسا اى تكبيرا ملتبسا (بالخرور) او الباء بمعنى "مع" وذلك بأن يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرور وانتهاؤها عند انتهائه، حلبي كبير، ص: ۳۲۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۱/۴۹۳، و: ۱/۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۱۵، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، كبر، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

سنت کے مطابق عمل کرنا چاہیے، اور خلاف سنت طریقے کو چھوڑ دینا چاہیے۔(۱)

سنت یہ ہے کہ جب ایک رکن کے بعد دوسرا رکن شروع کیا جائے، اس وقت شرعی طریقہ سے اللہ کا نام لیا جائے، جب ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہو گیا تو تکبیر وغیرہ بھی ختم ہو جانی چاہیے۔ مثلاً رکوع کے لئے جھکنے کی ابتداء میں "اللہ اکبر" کی ابتداء ہو اور رکوع میں جھک جانے کے بعد "اللہ اکبر" کی انتہا ہو۔(۲)

☆......رکوع کی تکبیر رکوع میں جانے کے بعد کہنا مکروہ ہے، اسی طرح رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا چاہیے، اگر کوئی شخص رکوع سے پورے طور پر کھڑے ہونے کے بعد "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتا ہے تو یہ مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) (وان یأتی بالاذکار المشروعة فی الانتقالات) ...... (بعد تمام الانتقال) متعلق بیأتی ای ان یأتی بعد تمام الانتقالات بالاذکار التی شرعت فی حال الانتقالات بأن یکبر للرکوع بعد الانتهاء الی حد الرکوع ویقول" سمع الله لمن حمده "بعد تمام القیام ونحو ذلک، لان السنة ان یکون ابتداء الذکر عند ابتداء الانتقال وانتهاؤه عند انتهائه کما تقدم فمخالفة ذلک مخالفة للسنة فیکره(وفیه) ای فی الاتیان المذکور کراهتان احداهما (ترکها) ای ترک الاذکار (فی موضعه) ای فی موضع الذکر وهو حال الانتقال والاخری(تحصیلها) ای تحصیل الاذکار (فی غیر موضعه) ای فی غیر موضع الذکر وهو بعد تمام الانتقال الخ، حلبی کبیر،ص: ۳۵۷، صفة الصلاة، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، و: ۳۱۰، مکروهات الصلاة،ط: مکتبه نعمانیه کوئٹه. هندیة: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) ویکبر مع الانحطاط کذا فی الهدایة قال الطحطاوی وهو الصحیح کذا فی معراج الدرایة، فیکون ابتداء تکبیره عند اول الخرور والفراغ عند الاستواء للرکوع کذا فی المحیط، هندیة: ۱/ ۷۴، کتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها ، ط: رشیدیه کوئٹه، المحیط البرهانی: ۲/ ۳٦، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات والسنن ، ط: ادارة القرآن کراچی. انظر الی الحاشیة رقم ۱، ۲ فی الصفحة السابقة ایضا.

(۳) سئل یوسف بن محمد عن من رفع رأسه من الرکوع ولم یقل عند الرفع سمع الله لمن حمده قال لا یأتی به بعد ما استوی قائما ، هندیة: ۱/ ۷۴، کتاب الصلوة، الباب الرابع فی صفة الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: رشیدیة کوئٹه، انظر الی الحاشیة رقم ۱، ۲ فی الصفحة السابقة.

خلاصہ یہ ہے کہ تکبیر وغیرہ ایک رکن سے دوسرے رکن میں منتقل ہونے کے درمیانی عرصہ کے اندر ادا کی جائے، رکن میں منتقل ہونے سے پہلے یا رکن میں منتقل ہونے کے بعد نہیں۔(۱)

تکبیر امام سے پہلے نہ کہے

مقتدی امام سے پہلے تکبیر نہ کہے بلکہ امام جب تکبیر شروع کرے اس کے بعد مقتدی تکبیر کہے۔(۲)

تکبیر اولیٰ فوت ہونے پر افسوس

حاتم اصمؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری جماعت کی نماز فوت ہوگئی، اس کے افسوس کرنے کے لئے میرے پاس صرف ابواسحاق بخاریؒ ہی تشریف لائے، حالانکہ اگر میرا بچہ مرجاتا تو میرے پاس افسوس کرنے کے لئے ایک ہزار سے زیادہ آدمی آتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک دنیا کی مصیبت کے مقابلے میں دین کی مصیبت کوئی وقعت اور اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ اور ہم سے پہلے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب ان سے تکبیر

---

(۱) وكذا كل ذكر يوتى به في حال الانتقال لا يوتى به في غير محله كالتكبير الذى يوتى به عند الانحطاط من القيام الى الركوع او من الركوع الى السجود وكذا لا يأتي ببقية تسبيحة السجود بعد رفع رأسه بل الواجب ان يراعى كل شئى في محله كذا في التاتارخانية ناقلا عن اليتيمة، هندية: ۱/۷۴، كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۳۵۷، صفة الصلاة، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) لاتبادروا الا مام اذا كبر فكبروا، مسلم: ۱/۱۷۷، باب ائتمام المأموم، ط: قديمي كتب خانه كراچي. عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا قرأ فانصتوا، ابن ماجه، ص: ۶۱، باب اذا قرأ الامام، ط: اصح المطابع وكارخانه تجارت كتب آرام باغ كراچي.

اولیٰ فوت ہو جاتی، تو اس کے افسوس اور سوگ کے لئے تین دن تک دوست احباب اور رشتہ دار آتے تھے اور اگر جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو سات روز تک سوگ اور غم منایا کرتے تھے۔(۱)

تکبیر اولیٰ کا ثواب

پہلی رکعت کے رکوع تک شامل ہو جانے سے تکبیر اولیٰ کا ثواب ملے گا۔(۲)

تکبیر اولیٰ کی فضیلت

تکبیر اولیٰ کی فضیلت اس شخص کے لئے ہے جو امام کی تکبیر تحریمہ کے وقت موجود ہو۔ بعض نے اس سے زیادہ وسعت دی ہے کہ جو شخص قرأت شروع ہونے سے پہلے نماز میں شریک ہو جائے اس کو تکبیر اولیٰ کی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ اور بعض نے مزید وسعت دی ہے کہ جو قرأت ختم ہونے سے پہلے شریک ہو جائے گا اس کو بھی تکبیر اولیٰ

---

(۱) وقال حاتم الاصم رحمه الله تعالیٰ فاتتنی صلاة الجماعة مرة فعزانی ابو اسحق البخاری وحده، ولو مات لی ولد لعزانی اکثر من عشرة آلاف لان مصیبة الدین عندهم اهون من مصیبة الدنیا، وکان السلف رضی الله تعالیٰ عنهم یعزون انفسهم ثلاثة ایام اذا فاتتهم التکبیرة الاولیٰ وسبعا اذا فاتتهم الجماعة، المستطرف فی کل فن مستظرف لاحمد الاشبهی، : ۱/۱۰، الفصل الثانی فی الصلاة، وفضلها، ط: دار کرم بدمشق سوریه.

(۲) واما فضیلة تکبیرة الافتتاح فتکلموا فی وقت ادراکها والصحیح ان من ادرک الرکعة الاولیٰ فقد ادرک فضیلة تکبیرة الافتتاح کذا فی الحصر فی باب ابی یوسف، هندیة: ۱/۶۹، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه، شامی: ۱/۵۲۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، مطلب فی وقت ادراک فضیلة الافتتاح، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۸، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی کراچی.

کی فضیلت حاصل ہوگی۔(۱)

تکبیر تحریمہ

☆......نماز شروع کرتے وقت "اللہ اکبر" کہنا۔(۲) چونکہ اس تکبیر کے بعد نماز شروع ہو جاتی ہے، کھانا پینا، چلنا پھرنا، بات چیت کرنا اور اکثر وہ چیزیں جو نماز سے باہر جائز تھیں وہ حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اس کو "تکبیر تحریمہ" کہتے ہیں۔(۳)

☆......تکبیر تحریمہ خاص لفظ "اللہ اکبر" سے کہنا واجب ہے، اگر اس کے ہم

---

(۱) واختلف فی ادراک فضل التحریمة علی قولهما فقیل بعضهم الی الثناء کما فی الحقائق وقیل الی نصف الفاتحة کما فی النظم وقیل فی الفاتحة کلها وهو المختار کما فی الخلاصة، وقیل الی الرکعة الاولیٰ وهو الصحیح کما فی المضمرات، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۴۰، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی کراچی. وص: ۲۵۸ ط: قدیمی کراچی.

(۲) التکبیر: هو ان یقول "الله اکبر" التعریفات الفقهیة مجموعة قواعد الفقه، ص: ۲۳۵، ط: میر محمد کتب خانه کراچی.

(۳) (قوله التحریمة) المراد بها جملة ذکر خالص مثل الله اکبر، ...... والتحریم جعل الشئی محرما، سمیت بها لتحریمها الاشیاء المباحة قبل الشروع، شامی: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، فاذا کبر رفع یدیه ایذانا بأنه أعرض عما سوی الله تعالیٰ، ودخل فی حیز المناجاة، حجة الله البالغة: ۲/۸، اذکار الصلاة وهیآتها المندوبة الیها، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

(قوله لتحریمه الاشیاء المباحة خارج الصلاة) من اکل و شرب و کلام، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۷، باب شروط الصلاة، وارکانها، ط: قدیمی کراچی.

معنیٰ کسی لفظ سے مثلاً " اللہ اعظم" وغیرہ سے ادا کرے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر تکبیر تحریمہ امام سے پہلے کہی گئی تو اقتداء درست نہیں ہوگی اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اور اگر امام کے ساتھ ساتھ کہی تو بھی اقتداء درست نہیں ہوئی (۲) بلکہ امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرنا چاہیئے اور اگر امام کے تکبیر تحریمہ فارغ ہونے کے بعد

---

(۱) (واذا اراد الشروع في الصلاة كبر) لو قادرا(للافتتاح) اى قال وجوبا " الله اكبر" الدر مع الرد: وفي الشامية: فان الاصح انه يكره الافتتاح بغير " الله اكبر" عند ابي حنيفة كما في التحفة والذخيرة والنهاية وغيرها وتمامه في الحلية ، وعليه فلو افتتح باحد الالفاظ الاخيرة لا يحصل الواجب فافهم، شامي: ۱/ ۴۸۰، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچي.

ثم غاية ما هنا ان الثابت بالنص ذكر الله تعالىٰ على سبيل التعظيم ولفظ التكبير ثبت بالخبر فيجب العمل به حتىٰ يكره افتتاح الصلاة بغيره لمن يحسنه كما قلنا في قراء ة القرآن مع الفاتحة.........وهذا يفيد الوجوب وهو الاشبه للمواظبة التي لم تقترن بترك، فعلى هذا ما ذكره في التحفة والذخيرة والنهاية من ان الاصح انه يكره الافتتاح بغير الله اكبر ، عند ابي حنيفة ، فالمراد كراهة التحريم لانها في رتبة الواجب من جهة الترك، البحر: ۱/ ۳۰۶،باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. و ۱/ ۵۳۳، ط: رشيديه و دار الكتب العلميه بيروت لبنان، بدائع: ۱/ ۱۳۰ ، فصل في شرائط الاركان، ومنها التحريمة، ط: سعيد كراچي. طحطاوى على المراقي، ص: ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب ،ط: قديمي كراچي.

(۲) ولو كبر قبل امامه لا تجوز صلاته ما لم يجدد، لانه اقتدى بمن ليس في الصلاة، فلا يدخل في صلاته ولا في صلاة نفسه، على الصحيح، لانه قصد المشاركة وهي في غير صلاة الانفراد ، البحر: ۱/ ۲۹۱ ، باب صفة الصلاة، قوله فرضها التحريمة، ط:سعيد كراچي.

ان كبر قبل امامه فالصحيح انه ان نوى الاقتداء به لا يصير شارعا ، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

المقتدى اذا سبق الامام بالافتتاح لم يصح اقتداؤه لان معنى الاقتداء وهو البناء لا يتصور ههنا ، لان البناء على العدم محال،وقال النبي صلى الله عليه وسلم : انما جعل الامام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه ، وما لم يكبر الامام لا يتحقق الائتمام به، وكذا اذا كبر قبله الخ، بدائع : ۱/ ۱۳۸، فصل في شرائط الاركان، واما شرائط الركن فانواع ، ط: سعيد كراچي، و: ۱/ ۳۴۹، شرائط جواز الاقتداء ، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

تاخیر سے کہی تو اقتداء درست ہو جائے گی اور نماز بھی صحیح ہو جائے گی، لیکن تاخیر کی وجہ سے افضل اور بہتر وقت فوت کر دیا۔(۱)

تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں آیا اور امام رکوع میں تھا، تو آنے والے آدمی نے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ نہیں کہی بلکہ رکوع میں جاتے ہوئے جھکتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی، تو اس کی اقتداء اور نماز دونوں صحیح نہیں ہوں گی، کیونکہ نماز میں داخل ہونے کے لئے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا شرط ہے، جب شرط نہیں پائی گئی تو وہ نماز میں داخل نہیں ہوا، جب نماز میں داخل نہیں ہوا تو آخر تک نماز بھی نہیں ہوئی، اس آدمی پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

(۱) والافضل ان ينوى الاقتداء بعد ما قال الامام، " الله اكبر " حتىٰ يكون مقتديا بالمصلى هندية: ۱/ ۶۶، الفصل الرابع فى النية، ط: رشيديه كوئٹه.
ومنها ان يكبر المقتدى مقارنا لتكبير الامام فهو افضل باتفاق الروايات عن ابى حنيفة رحمه الله، الخ، بدائع: ۱/ ۲۰۰، فصل فى سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى، و: ۱/ ۱۲۸، فصل فى شرائط الاركان، ومنها النية، ط: سعيد كراچى.

(۲) ثم شرط صحة التكبير ان يوجد فى حالة القيام فى حق القادر على القيام ...... ولو وجد الامام فى الركوع او السجود او القعود ينبغى ان يكبر قائما ثم يتبعه فى الركن الذى هو فيه ولو كبر للافتتاح فى الركن الذى هو فيه لا يصير شارعا لعدم التكبير، قائما مع القدرة عليه، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۳۱، فصل فى شرائط الاركان، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۳۳۷، شرط جواز الوقتية، وبيان الترتيب، ط: دار احياء التراث العربى.
ويشترط كونها (قائما) فلو وجد الامام راكعا فكبر منحنيا: ان الى القيام اقرب صح ولغت نية تكبيرة الركوع، الدر المختار وفى الشامية: (قوله قائما)اى فى الفرض مع القدرة على القيام، (قوله ان الى القيام اقرب)بان لا تنال يداه ركبتيه كما مر، شامى: ۱/ ۴۸۰، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع فى صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.
فلو ادرک الامام راكعا فكبر منحنيا لم تصح تحريمته، شامى: ۱/ ۴۵۲، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچى. البحر: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

☆......اسی طرح اگر کسی نے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کے لفظ ''اللہ'' کو کھڑے ہونے کی حالت میں کہا اور ''اکبر'' کے لفظ کو رکوع کی حالت میں کہا تو بھی یہ شخص نماز میں داخل نہیں ہوگا، اور اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

تکبیر تحریمہ رکن ہے یا شرط

تکبیر تحریمہ فرض ہے، لیکن یہ نماز کا رکن ہے یا شرط اس میں اختلاف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ نماز کے لئے شرط ہے رکن نہیں ہے۔(۲)

تکبیر تحریمہ صحیح ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں

۱......تکبیر تحریمہ کا نیت کے ساتھ ملا ہوا ہونا، یعنی ایک ہی وقت میں نیت اور تکبیر تحریمہ دونوں ہوں یا نیت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان ایسی چیز فاصل اور حائل نہ ہو جو نماز کے منافی ہو مثلاً نیت کرنے کے بعد کسی سے بات چیت کی پھر اس کے بعد تکبیر تحریمہ کہا تو

---

(۱) ومنها انه ينبغي فيما اذا ادرک الامام في الركوع فقال" الله اكبر" الا ان قوله " الله" كان في قيامه وقوله " اكبر" كان في ركوعه انه يكون شارعا على رواية الحسن لا على الظاهر ، لكن الذى في الخانية والخلاصة انه لا يكون شارعا، البحر الرائق: ۵۳۵/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.، و: ۳۰۷/۱، ط: سعيد كراچي. الدر مع الرد: ۴۸۰/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم اختلفوا هل هي شرط او ركن ففي الحاوى هي شرط في اصح الروايتين ، وجعله في البدائع قول المحققين من مشايخنا ، وفي غاية البيان قول عامة المشايخ وهو الاصح ، واختار بعض مشايخنا منهم عصام بن يوسف والطحاوى انها ركن الخ، البحر: ۲۹۰/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، و: ۵۰۶/۱، ط: دار الكتب العلميه بيروت، المحيط البرهاني: ۳۰/۲، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن، ط ادارة القرآن كراچي، بدائع: ۱۳۰/۱، فصل في شرائط الاركان ، ومنها التحريمة ط: سعيد كراچي. و: ۳۲۴/۱، بيان صفة الذكر ، ط: دار احياء التراث العربي ، بيروت، خانية على هامش الهندية: ۸۵/۱، باب افتتاح الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۶۸/۱ ، صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. الدرمع الرد: ۴۴۲/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

یہ درست نہیں۔(۱)

۲......جن نمازوں میں کھڑا ہونا فرض ہے ان کی تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے اور باقی نمازوں میں جس طرح چاہے کہہ سکتا ہے۔(۲)

(۱، ۲) فالاول من شروط صحة التحريمة ان توجد مقارنة للنية حقيقة او حكما (بلا فاصل) بينها وبين النية بأجنبي يمنع الاتصال للاجماع عليه ، كالاكل والشرب والكلام ،فاما المشي للصلاة والوضوء فليسا ما نعين ، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۷۹، بدائع: ۱/ ۱۲۹، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۳۳۲، بيان وقت النية في الصلاة، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، المحيط البرهاني: ۲/ ۲۸، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات ، ط: ادارة القرآن كراچى.

(و) الثاني من شروط صحة التحريمة (الاتيان بالتحريمة قائما) او منحنيا قليلا (قبل) وجود (انحنائه) بما هو اقرب(للركوع) قال في البرهان : لو ادرك الامام راكعا فحنى ظهره ، ثم كبر ان كان الى القيام اقرب صح الشروع .... وان الى الركوع اقرب لا يصح الشروع ، طحطاوى على المراقى،ص:۲۱۷ ـ ۲۱۹، بدائع: ۱/ ۱۳۱، ط: سعيد كراچى، و: ۱/ ۳۳۷، شرط جواز الوقتية ،ط : دار احياء التراث العربى بيروت، المحيط البرهانى: ۲/ ۳۷، ط: ادارة القرآن كراچى.

(و) والثالث منها(عدم تاخير النية عن التحريمة) لان الصلاة عبادة وهي لا تتجزأ فما لم ينوها لا تقع عبادة ولا حرج في عدم تأخيرها بخلاف الصوم وهو صادق بالمقارنة وبالتقدم، والافضل المقارنة الحقيقية للاحتياط خروجا من الخلاف وايجادها بعد دخول الوقت مراعاة للركنية ، طحطاوى على المراقى، ص:۲۱۸ ـــ ۲۱۹، وفي نسخة،ص: ۲۷۹، باب شروط الصلاة واركانها،ط: قديمى كراچى، بدائع : ۱/ ۱۲۹، ط: سعيد كراچى، و: ۱/ ۳۳۳، فصل في شرائط الاركان، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، لبنان، المحيط البرهاني: ۲/ ۲۹، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات، ط: ادارة القرآن كراچى.

(و) الرابع منها (النطق بالتحريمة بحيث يسمع نفسه) بدون صمم ولا يلزم الاخرس تحريك لسانه على الصحيح، وغير الاخرس يشترط سماعه نطقه(على الاصح) كما قاله شمس الائمة الحلوانى واكثر المشائخ على ان الصحيح ان الجهر حقيقة ان يسمع غيره والمخافتة ان يسمع نفسه.......... مراقى الفلاح، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۱۷ ـ ۲۱۹، باب شروط الصلاةواركانها ، ط: قديمى كراچى، و: ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب ، ط: قديمى كراچى، الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۲ ، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچى.

البتہ رکوع کی حالت میں یا رکوع کے قریب جھک کر تکبیر تحریمہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ اور اگر جھکا ہوا ہے لیکن رکوع کے قریب نہیں بلکہ قیام کے قریب ہے تو صحیح ہو جائے گی۔

بعض ناواقف لوگ جب مسجد میں آکر امام کو رکوع کی حالت میں دیکھتے ہیں تو جلدی سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور ایسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی، اس لئے کہ تکبیر تحریمہ نماز صحیح ہونے کے لئے شرط ہے، جب وہ صحیح نہیں ہوئی تو نماز بھی نہیں ہوئی۔(۱)

۳......تکبیر تحریمہ نیت سے پہلے نہ ہو، اگر تکبیر تحریمہ پہلے کہی اور نیت اس کے بعد کی تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۴......تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہنا ضروری ہے کہ اس کی آواز خود سنے بشرطیکہ بہرا نہ ہو گونگے کو تکبیر تحریمہ کے لئے زبان ہلانا ضروری نہیں۔(۳)

۵......تکبیر تحریمہ ایسی عبارت سے ادا کرنا جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی سمجھی جاتی ہو۔(۴)

۶......"اللہ اکبر" کے ہمزہ یا با کو لمبا نہ کرے، اگر کوئی شخص ء أللّٰہ اکبر، یا اللّٰہ

(۱، ۲، ۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۴) فقال ابو حنیفة و محمد رحمهما الله تعالیٰ یصح الشروع فی الصلوة بکل ذکر هو ثناء خالص لله تعالیٰ یراد به تعظیمه لا غیر، مثل ان یقول: الله اکبر، الله الاکبر، الله الکبیر، الله اجل، الله اعظم، او یقول: الحمد لله او سبحان الله او لااله الا الله، الخ، بدائع الصنائع: ۱/۳۳۵، کتاب الصلاة، بیان صفة الذکر، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، و: ۱/۱۳۰، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۰۶، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید کراچی. فی المحیط البرهانی: ۲/۳۲، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القرآن کراچی، الحادی عشر ان یکون بذکر خالص لله تعالیٰ، مراقی الفلاح، طحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

اکبار" کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہ ہوگی۔(۱)

۷...... "اللہ اکبر" کے لفظ "اللہ" میں لام کے بعد الف کہنا، اگر کوئی شخص لام کے بعد الف نہیں کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۸...... بسم اللہ وغیرہ سے تکبیر تحریمہ ادا نہ کرنا، اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ کی جگہ پر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" وغیرہ کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) وعن مدهمزات وباء باكبر(قوله عن مدهمزات)اى همزة الله وهمزة اكبر اطلاقا للجمع على ما فوق الواحد لانه يصير استفهاما، وتعمده كفر، فلا يكون ذكرا فلا يصح الشروع به وتبطل الصلاة به لو حصل في اثنائها في تكبيرات الانتقالات ، الدر المختار مع حاشية رد المحتار: ۴۵۳/۱، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۳۱۴/۱، فصل واذا أراد الدخول ط: سعيد كراچي. وص: ۵۴۸/۱ ـ ۵۴۹، ط: دار الكتب العلميه بيروت لبنان، التاسع ان لا يمد همزاً فيها ، ولا باء اكبر، مراقي الفلاح، وفي الطحطاوى فيه لا يكون شارعا في الصلاة، وتبطل الصلاة بحصوله في اثنائها لو صحت اولا ، طحطاوى على المراقي، ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) الرابع عشر ان يأتي بالهاوى وهو الالف في اللام الثانية فاذا حذفه لم يصح مراقي الفلاح وفي الطحطاوى على المراقي، والمراد بالهاوى الالف الناشي بالمد الذى في اللام الثانية من الجلالة فاذا حذفه الحالف او الذابح، او المكبر للصلاة او حذف الهاء من الجلالة اختلف في انعقاد يمينه وحل ذبيحته وصحة تحريمته، فلا يترك ذلك احتياطا ، طحطاوى على المراقي، ص: ۲۲۴، باب شروط الصلاة، ط: قديمي كراچي، شامي: ۴۵۳/۱، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحريمة ، ط: سعيد كراچي.

(۳) الثاني عشر ان لا يكون بالبسملة(قوله ان لا يكون بالبسملة الخ)من انها للتبرك فكانه قال : بارك الله لي وهو الاصح، طحطاوى على المراقي، ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(وبسملة) اى وخالص عن بسملة فلا يصح الافتتاح بها في الصحيح ، شامي: ۴۵۲/۱، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچي.

ولو قال بسم الله الرحمن الرحيم ففي المبتغى والمجتبى يجوز وفي الذخيرة لا يجوز معللا بأن التسمية للتبرك فكانه قال بارك في هذا الامر، البحر : ۵۳۷/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان. و: ۳۰۸/۱ فصل وإذا أرادالدخول في الصلوٰة، ط:سعيد كراچي.

تکبیر تحریمہ کہتے ہی رکوع میں چلا گیا

اگر مقتدی نے کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہی، اور اس کے بعد کچھ دیر مزید کھڑے ہوئے بغیر فوراً رکوع میں چلا گیا، اور امام کو رکوع میں پالیا، تو نماز ہو جائے گی۔ قیام کی فرضیت ادا ہونے کے لئے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ہی کافی ہے، تکبیر کے بعد فرض ادا ہونے کے لئے مزید کھڑا رہنا لازم نہیں۔(۱)

تکبیر تحریمہ کہنے کا مسنون طریقہ

۱...... تکبیر تحریمہ کہتے وقت قبلے کی طرف رخ کر کے سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے، (۲)

---

(۱) ولو ادرک المقتدی الامام فی الرکوع فانه یکبر للافتتاح قائما ویترک الثناء ویکبر ویرکع قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۸۸، باب افتتاح الصلاۃ، ط: رشیدیه کوئٹه.

ولو وجد الامام فی الرکوع او السجود او القعود ینبغی ان یکبر قائما ثم یتبعه فی الرکن الذی هو فیه، بدائع: ۱/۱۳۱، فصل فی شرائط الارکان، ط: سعید کراچی. و: ۱/۳۳۷، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، البحر: ۱/۳۰۷، باب صفة الصلاۃ، ط: سعید کراچی. و: ۱/۵۳۵، ط: دار الکتب العلمیه بیروت لبنان. الدر مع الرد: ۱/۴۸۰، فصل فی بیان تألیف الصلاۃ، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاۃ، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۶۹، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)(قوله والقیام) لقوله تعالیٰ وقوموا لله قانتین ای مطیعین والمراد به القیام فی الصلاۃ، البحر: ۱/۲۹۲، باب صفة الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

فول وجهک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره، بقره: ۱۴۴،

ومن حیث خرجت فول وجهک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره، بقره: ۱۵۰.

اما الشرائط المجمع علیها فستة...... والرابع استقبال القبلة التی امر الشرع بالتوجه الیها، حلبی کبیر، ص: ۱۴، شرائط الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع: ۱/۱۱۷، فصل فی شرائط الارکان، ط: سعید کراچی،(من فرائضها) التی لا تصح بدونها (التحریمة قائما) الدر مع الرد: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاۃ، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۲۹۰-۲۹۱، باب صفة الصلاۃ، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۲۸۳، باب شروط الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(قوله فللمکی فرضها اصابة عینها)...... ومن لم یکن بمعاینتها فالشرط اصابة جهتها، البحر: ۱/۲۸۴، باب شروط الصلاۃ، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۳۰۵، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاۃ، کبر، ط: سعید کراچی.

سر اور گردن کو جھکا کر ٹھوڑی کو سینے سے لگا کر کھڑا ہونا درست نہیں۔(۱)

۲.....نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیئے۔(۲)

۳.....پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلے کی جانب ہونا چاہیئے، اور دونوں پاؤں بھی قبلہ رخ ہونے چاہئیں دائیں بائیں ترچھا رکھنا سنت کے خلاف ہے۔

۴.....دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔(۳)

۵.....تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے مرد حضرات دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آجائیں، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ بھی نہ ہو اور بالکل بہت زیادہ ملا ہوا بھی نہ ہو بلکہ نارمل حالت پر رکھیں اور خواتین دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائیں، دوپٹے سے باہر نکال کر نہیں، اور عذر کی حالت میں جہاں تک اٹھا سکتے ہوں اٹھائیں کافی

---

(۱)(وان لا يطأطئ رأسه عند التكبير) فانه بدعة، الدر المختار،(قوله وان لا يطاطئ رأسه) اى لا يخفضه ، شامي: ۱/ ۴۷۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط:رشيديه كوئٹه.

(۲)نظره الى موضع سجوده حال قيامه ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/ ۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (قوله ومنها القيام .... وينبغي ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليد لانه اقرب الى الخشوع هكذا روى عن ابى نصر الدبوسى انه كان يفعله كذا في الكبرىٰ ، شامي: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة،بحث القيام ط: سعيد كراچي.

ہو جائے گا۔(۱)

۶......بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں، اور بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کر دیتے ہیں اور بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں، یہ سب طریقے غلط اور سنت کے خلاف ہیں، ان کو چھوڑنا ضروری ہے اور سنت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔(۲)

۷......مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت "اللہ اکبر" کہے۔(۳)

---

(۱) وقال الشيخ الامام الفقيه ابو جعفر : يستقبل ببطون كفيه القبلة وينشر اصابعه ويرفعهما،فاذا استقرتا في موضع المحاذات يعنى محاذات الابهامين من شحمة الاذنين يكبر ...... وعن بعضهم: انه لا يفرج اصابعه كل التفريج ولا يضمها كل الضم، بل يتركها على ما عليه العادة وهو المعتمد المحيط البرهاني: ۲/ ۳۰، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القران كراچی. واما المرأة ترفع يديها كما يرفع الرجل في رواية الحسن...... وقال بعضهم حذاء ثدييها وقال بعضهم حذاء منكبيها وهو الاصح، لان هذا استرفی حقها ومايكون استر لها فهو اولیٰ ، المحيط البرهاني: ۲/ ۳۱، ط: ادارة القرآن كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۵۳۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.و: ۱/ ۳۰۵، ط: سعيد كراچی. الدر مع الرد: ۱/ ۴۷۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، و : ۱/ ۴۸۲، فصل فی بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچی، البحر : ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير،ص: ۲۹۸ ـ ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۸ فصل فی كيفية ترتيب، ط: قديمی كراچی.

(۲) ايضا

(۳) (قوله ورفع يديه حذاء اذنيه) ...... وفيه ثلاثة اقوال: القول الاول انه يرفع مقارنا للتكبير،وهو المروی عن ابی يوسف قولا ،والمحكی عن الطحاوی فعلا، واختاره شيخ الاسلام وقاضيخان وصاحب الخلاصة والتحفة والبدائع والمحيط حتیٰ قال البقالی هذا قول اصحابنا جميعا ويشهد له المروی عنه عليه الصلاة والسلام انه كان يكبر عند كل خفض و رفع وما رواه ابو داؤد انه صلی الله عليه وسلم كان يرفع يديه مع التكبير ، الخ، البحر : ۱/ ۳۰۵، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير،ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، طحطاوی علی المراقی،ص: ۲۷۹، فصل فی كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمی كراچی، الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۲، فصل فی بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچی.

۸......تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا چاہیئے، مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینے پر باندھیں۔(۱)

۹......"اللّٰہ اکبر" کہہ کر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کو چھوڑے بغیر باندھ لے۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوگیا

کسی شخص نے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز شروع کی اور قرأت بھی کر لی، اس کے بعد اس کو تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا، تکبیر تحریمہ کہی ہے یا نہیں تو اس نے دوبارہ تکبیر تحریمہ کہی اور قرأت پھر دوبارہ شروع کی، اس کے بعد خیال آیا کہ تکبیر تحریمہ تو شروع میں کہہ لی تھی، تو اس آدمی پر اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) (ثم یضع یمینه علی یساره) بعد التکبیر ولا یرسلهما عند نا حلبی کبیر، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(ثم وضع یمینه علی یساره) وتقدم صفته (تحت سرته عقیب التحریمة بلا مهلة) لانه سنة القیام فی ظاهر المذهب قوله (بلا مهلة) بفتح المیم ای تراخ، طحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی کراچی.

ووضع الرجل یمینه علی یساره تحت سرته،...... کما فرغ من التکبیر، بلا ارسال فی الاصح وهو سنة القیام، الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۶ـ۴۸۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) اما فی تکبیرة الافتتاح بأن تفکر فی حالة القیام او بعده انه هل کبر للافتتاح ام لا؟ فطال فکره فیه وعلم انه قد کبر فبنی او ظن انه لم یکبر فکبر وقرأ وبنی علیه فعلیه سجدتا السهو، فیهما، المحیط البرهانی: ۲/ ۳۰۹، کتاب الصلاة، الفصل السابع عشر فی سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی. رجل افتتح الصلاة فقرأثم شک فی تکبیرة الافتتاح وأعاد التکبیر والقراءة ثم علم انه کان کبر، فعلیه سجود السهو، المبسوط للسرخسی: ۱/ ۳۹۹، باب سجود السهو، ط: مکتبه رشیدیة کوئٹه.

تکبیر تحریمہ کے بعد دوسری تکبیر کے بغیر رکوع میں چلا گیا

''امام رکوع میں ہے تو آنے والا کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لے

تکبیر تحریمہ ''اللہ اکبـــــــر'' کہہ کر ہاتھ نیچے چھوڑے نہیں بلکہ دونوں ہاتھوں کو چھوڑے بغیر باندھ لے۔(۱)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا سنت ہے

جب کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں آکر شامل ہو تو تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنا مسنون ہے، اگر تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ہاتھ نہیں باندھا اور ویسے ہی رکوع میں چلا گیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) ولو ادرک الامام راکعا فکبر قائما وھو یرید تکبیرة الرکوع جازت صلاته، لان نیته لغت، فبقی التکبیر حالة القیام، البحر: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، وسننها رفع الیدین للتحریمة...... ووضع یمینه علی یساره تحت سرته وتکبیرة الرکوع (قوله وتکبیرة الرکوع) لما روی انه علیه الصلاة والسلام کان یکبر عند کل رفع و خفض، البحر: ۱/ ۳۰۲۔ ۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

فلو کبر قائما فرکع ولم یقف صح لان ما أتی به القیام الی ان یبلغ الرکوع یکفیه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۴ ـ ۴۴۵، باب صفة الصلاة، بحث القیام، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع: ۱/ ۱۲۹ ـ ۱۳۱، فصل فی شرائط الارکان، ط: سعید کراچی.

ترک السنة لا یوجب فساداً ولا سهوا بل اساءة لو عامدا غیر مستخف، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی.

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے

☆......تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے اور ثناء پڑھے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہ باندھنا سنت کے خلاف ہے۔(۱)

☆......تکبیر تحریمہ کے بعد مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینہ پر ہاتھ باندھ لیں۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہیں باندھا اور رکوع میں چلا گیا

''تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا سنت ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ووضع يده اليمنىٰ على اليسرىٰ تحت السرة كما فرغ من التكبير، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيديه كوئٹه، الدر المختارمع الرد: ۱/۴۷۶، باب صفة الصلاة، مطلب في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. : ۱/۴۸۶، مطلب في حكم القراء ة بالشاذ، ط: سعيد كراچي.

ثم (يقول سبحانک اللّٰهم وبحمدک الخ) اى وتبارک اسمک وتعالىٰ جدک ولا اله غيرک، فقد روى البيهقي عن انس وعائشة وابى سعيد الخدرى وجابر وعمر و ابن مسعود الخ، حلبي كبير، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيديه كوئٹه، الدر مع الرد: ۱/۴۸۸، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۸۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(ثم يقول سبحانک اللّٰهم وبحمدک) ولهما رواية انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة كبر وقرأ سبحانک اللّٰهم وبحمدک الخ، وقوله وجل ثناؤک لم يذكر في المشاهير، البناية في شرح الهداية: ۱/۲۱۵، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)(ثم يضع يمينه على يساره) بعد التكبير ولا يرسلهما .... (ويضعهما) الرجل (تحت السرة...... (و اماالمرأة) فانها (تضعهما تحت ثديها) بالاتفاق، لانه استرلها، حلبي كبير، ص: ۳۰۰ ـ ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيدية كوئٹه، الدر مع الرد: ۱/۴۸۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، البنايه: شرح الهداية: ۲/۲۱۰، ط: رشيديه كوئٹه.

بخلاف المرأة فانها تضع على صدرها لانه استرلها فيكون في حقها اولىٰ، البحر: ۱/۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت

اگر کوئی عذر اور سردی وغیرہ نہیں تو تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کو آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال کر "اللہ اکبر" کہنا چاہیئے۔(۱)

اور خواتین تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو چادر یا دوپٹہ وغیرہ سے باہر نہ نکالیں بلکہ دوپٹے اور چادر کے اندر ہی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے وقت سر کو نہ جھکانا اور سائنس

تکبیر تحریمہ میں اگر سر کو نیچے جھکایا جائے یا دائیں بائیں جھکایا جائے تو وہ فوائد جو ہاتھوں کے کانوں تک اٹھانے کے ضمن میں واضح ہوئے ہیں(۳) کامل میسر نہیں ہوتے اور نماز کا مقصد کہ یہ دنیا اور آخرت کی شفا ہے، فوت ہو جاتا ہے۔(۴)

(سنت نبوی اور جدید سائنس:۱/۵۱)

---

(۱) فصل من آدابها ....فمنها (اخراج الرجل كفيه من كميه عند التكبير للاحرام لقربه من التواضع الا لضرورة كبرد والمرأة تستر كفيها حذرا من كشف ذراعها و مثلها الخنثى (قوله للاحرام)فيه اشعاربانه لايندب منه ذلك في غيرحالة الاحرام،ولكن الاولىٰ اخراجهما في جميع الاحوال، كمافي مجمع الانهر،قوله(حذرا من كشف ذراعها)اى فانه عورة على الصحيح، وهذا في الحرة لا في الامة، حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۲۷۶، فصل من آدابها، ط: قديمي كراجي، حلبي كبير،ص: ۲۹۸ ـ ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(قوله واخراج كفيه من كميه عند التكبير) لانه اقرب الى التواضع وابعد امنالتشبه بالجبابرة، وامكن من نشر الاصابع الا لضرورة برد ونحوه، البحر الرائق: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراجي. (قوله وحررنا في الخزائن الخ) ....ترفع يديها حذاء منكبيها ولا تخرج يديها من كميها ، شامي: ۱/۵۰۴، فصل في بيان تأليف الصلاة، الى انتهائها، الخ، ط: سعيد كراجي. بدائع: ۱/۱۹۹، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراجي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) جب ہم ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے ہیں تو بازوؤں، گردن کے پٹھوں اور شانے کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے، دل کے مریض کے لئے ایسی ورزش بہت مفید ہے جو کہ نماز پڑھتے ہوئے خود بخود ہو جاتی ہے اور یہ ورزش فالج کے خطرات سے محفوظ رکھتی ہے، سنت نبوی اور جدید سائنس:۱/۵۰، ط: دارالکتاب، لاہور۔

(۴)ومن السنن ان لا يطاطئ راسه عند التكبير، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد

تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دی

اگر مقتدی نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہدی تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، ایسے مقتدی کو چاہیئے کہ دوبارہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھے۔

مثلاً امام کے تکبیر تحریمہ یعنی ''اللہ اکبر'' کہنے سے پہلے مقتدی ''اللہ اکبر'' کہہ دے یا امام کا لفظ '' اللہ'' ختم ہونے سے پہلے ہی ''اللہ'' کہہ دے، تو ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی اقتداء صحیح نہیں ہوگی، اور ایسے مقتدی پر ضروری ہے کہ دوبارہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھے۔(۱)

تکبیر تحریمہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا راز

تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، اے اللہ! سب چیزیں تیری ہیں، ان کا تو ہی

=کراچی. الدر مع الرد: ۱/۴۷۵، سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) (واذ اراد الشروع في الصلاة كبر) ...... فلو قال "الله" مع الامام و"اكبر" قبله او ادرك الامام راكعا فقال" الله" قائما و" اكبر" راكعا لم يصح في الاصح كما لوفرغ من الله قبل الامام (قوله في الاصح) اى بناء على ظاهر الرواية، وافاد انه كما لا يصح اقتداؤه لا يصير شارعا في صلاة نفسه ايضاوهوالاصح،(قوله قبل الامام) اى قبل شروعه، الدر مع الرد: ۱/۴۸۰-۴۸۱، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط:سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۶۶، الفصل الرابع في النية، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص:۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و: ۲۲۰، الاول تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

مالک ہے، میں خالی ہاتھ محتاج وفقیر تیری عطاو بخشش کا طالب اور امیدوار بن کر تیرے حضور میں حاضر ہوتا ہوں۔ اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ میں ہر قسم کی طاقت اور قوت سے خالی ہوں ساری طاقتوں اور قوتوں کا تو ہی مالک ہے، پس اس نیک کام یعنی عبادت میں میری مدد فرما۔

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فیرفع یدیہ الی اللّٰہ معترفاان الا قتدار لک لالی وان یدی خالیۃ من الاقتدار. اللہ تعالیٰ کی طرف دونوں ہاتھ اس بات کا اعتراف کرتا ہوا اٹھائے کہ طاقت وقوت تیرا حق ہے، مجھے کوئی قدرت وطاقت نہیں۔

پس جب آدمی "اللہ اکبر" کہے تو دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تا کہ معلوم ہو کہ اللہ کے علاوہ باقی تمام چیزوں سے وہ دست بردار ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں آ گیا۔(۱)

---

(۱) اذا وقفت بين يدى فقف فقيرا محتاجا لا تملك شيئا وكل شئى ملكتك اياه فارم به، فقف صفر اليدين واجعله خلف ظهرك ، فاني في قبلتك ، ولهذا يستقبل بكفيه قبلته قائمة ليعلم انه صفر اليدين مما كان فيهما ثم انه اذا احطهما رجعت بطون الاكف تنظر الى خلف وهو موضع ما رمته من يدها ، ثم ان الله يعطيه في كل حال من الاحوال احوال الصلاة ما يقتضيه جزاء ذلك الفعل فاذا ملكه تركه، واعلم الحق برفع يديه انه قد تركه في الموضع الذى ينبغى له ان يتركه وقد توجه طالبا فقيرا صفر اليدين الى الوهب الالهى فيعطيه ايضا فيرجع يديها فهى خالية هكذا في جميع المواطن التي علمه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرفع فيها يديه وقد يرفعها من باب الحول والقوة اذا كانت محل القدرة الايدى ، فيرفع يديه الى الله معترفا ان الاقتداء لك لا لي وان يدى خالية من الاقتداء الخ، الفتوحات المكية لابن العربى : ۱/۴۳۷، فصول بل وصول في افعال الصلاة، فصل بل وصل في رفع الايدى في الصلاة، ط: دار صادر بيروت.

تکبیر تحریمہ میں عورت کا کاندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی وجہ

تکبیر تحریمہ میں عورت کا مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورت کا مرتبہ مرد سے نیچے ہے، اور اسی حد تک ہاتھ اٹھانا ستر کے اعتبار سے مناسب بھی ہے۔ (احکام اسلام ص ۵۸)

تکبیر تشریق

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.(۱)

☆..... نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) اما عدده وماهيته فهو ان يقول مرة الله اكبر ، الخ، عالمگيری: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه كوئته. البحر: ۲/۱۶۵، باب العيدين ، ط: سعيد كراچی، بدائع: ۱/۱۹۵، ، ط: سعيد كراچی.

(۲) واما صفته فانه واجب ، عالمگيری: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين،ط: رشيديه كوئته. البحر: ۲/۱۶۵، باب العيدين ، ط: سعيد كراچی، بدائع: ۱/۱۹۵، فصل في وجوب التكبير ايام التشريق ، ط: سعيد كراچی. الدر مع الرد: ۲/۱۷۷، باب العيدين، مطلب في تكبير التشريق، ط: سعيد كراچی.

واما وقته فاوله عقيب صلاة الفجر من يوم عرفة وآخره في قول ابی يوسف و محمد رحمهماالله تعالىٰ عقيب صلاة العصر من آخر ايام التشريق هكذا في التبيين والفتوىٰ، والعمل في عامة الاعصار وكافة الامصار على قولهما كذا في الزاهدی، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين،ط: رشيدية كوئته، البحر: ۲/۱۶۵ ، باب العيدين، ط: سعيد كراچی. و: ۱/۲۶۰، ط: رشيدية كوئته. بدائع: ۱/۱۹۵، فصل اما محل ادائه ، ط: سعيد كراچی.

☆......مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں۔اور خواتین آہستہ پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا تو تکبیر تشریق ساقط ہو جائیں گی۔(۱)

☆......اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی، اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆......تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ

---

(۱) (وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا او مسافرا او امرأة لانه تبع للمكتوبة (الى) عصر اليوم الخامس (آخر ايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوىٰ على عامة الامصار وكافة الاعصار، الدر مع الرد: ۱۷۹/۲-۱۸۰، لكن المرأة تخافت، الدر مع الرد: ۱۸۰/۲، باب العيدين قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱۶۶/۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۵۲/۱، ط: رشيدية كوئٹه.

وينبغي ان يكبر متصلا بالسلام حتىٰ لو تكلم او احدث متعمدا سقط كذا في التهذيب، عالمگيري: ۱۵۲/۱، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۱۶۵/۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱۹۶/۱، فصل اما محل أدائه، ط: سعيد كراچي. و: ۴۶۰/۱، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱۷۹/۲، باب العيدين قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي.

(۲) وان فاتته في هذه الايام وقضاها في هذه الايام من هذه السنة يكبر، لان التكبير سنة الصلاة الفائتة وقد قدر على القضاء لكون الوقت وقتا لتكبير الصلوات المشروعات فيها، بدائع: ۱۹۸/۱، فصل في بيان حكم التكبير، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱۵۲/۱، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۱۶۲/۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱۷۹/۲، قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي.

سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۱)

☆......باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۲)

(قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ص۴۹-۵۰)

تکبیر تشریق کی قضاء

اگر فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضاء نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تا کہ گناہ معاف ہوجائے۔(۳)

---

(۱) ولو اقتدى المسافر بالمقيم وجب عليه التكبير، لانه صار تبعا لامامه، الا ترى انه تغير فرضه اربعا فيكبر بحكم التبعية، بدائع: ۱/۱۹۸، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۴۶۳، ط: رشيديه كوئته، الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/۱۶۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته.

ويجب على مقيم اقتدى بمسافر. الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، باب العيدين، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/۱۶۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۱۹۷، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۵۲، ط: رشيديه كوئته.

(۲) (وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا او مسافراً او امرأة لانه تبع للمكتوبة، الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۱۹۷، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه كوئته. البحر: ۲/۱۶۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۳) واما محل ادائه فدبر الصلوة وفورها من غير ان يتخلل ما يقطع حرمة الصلوة حتىٰ لو ضحك ...... او تكلم عامدا او ساهيا او خرج من المسجد...... لا يكبر لان التكبير من خصائص الصلوة حيث لا يؤتى به الا عقيب الصلوة فيراعى لا تيانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها، البحر الرائق: ۲/۱۶۵، باب العيدين ط: سعيد كراچي، بدائع: ۱/۱۹۶، فصل اما محل ادائه، ط: سعيد كراچي.

تکبیر کہنا بھول گیا

☆......تکبیر تحریمہ کہنا بھول جانے سے نماز نہیں ہوتی۔(۱)

☆......ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت مثلاً رکوع یا سجدہ میں جاتے وقت یا سجدہ سے اٹھتے وقت جو تکبیرات یعنی ''اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہی جاتی ہیں۔ان تکبیروں میں سے کوئی تکبیر کہنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، (۲) البتہ عیدین کی نمازوں میں دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب ہوگا، مگر چونکہ عیدین کی نمازوں میں مجمع زیادہ ہوتا ہے، اس لئے سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا بلکہ معاف ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) (ولا دخول في الصلاة الا بتكبيرة الافتتاح) لاجماع الامة على ذلك في كل زمان فانهم قد اجمعوا على ان لا دخول في الصلوة الا بتكبيرة الافتتاح ، حلبي كبير ، ص: ۲۵۸، الاول تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۱۶، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمي كراچي.

منها التحريمة وهي تكبيرة الافتتاح وانها شرط صحة الشروع في الصلاة، عند عامة العلماء ، بدائع: ۱/۱۳۰، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراچي.

(قوله فرضها التحريمة) اى ما لا بد منه فيها، فان الفرض شرعا ما لزم فعله بدليل قطعي...... بخلاف سائر التكبيرات ، البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۲۹۰، ط: رشيديه كوئٹه.

ولو ترك فرضا فانه لا ينجبر بالسجود بل تبطل الصلاة اصلا، البحر: ۹۸/۲، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچي.

(۲) ولا يجب بترك التعوذ والبسملة في الاولىٰ والثناء وتكبيرات الانتقالات الا في تكبيرة ركوع الركعة الثانية من صلاة العيد ولا يجب بترك رفع اليدين وغيرهما. هندية: ۱/۱۲۶، الفصل الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۹۶/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۳) السهو في الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد ، الا ان مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلا يقع الناس في فتنة ، هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

تکبیر کہنے کا سنت طریقہ

تکبیرات میں کامل سنت اسی وقت ادا ہوتی ہے جب کہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ شروع کرے اور جیسے ہی دوسرے رکن میں پہنچے تو تکبیر کی آواز بند ہو جائے۔(۱)

تکبیر کے بعد دوسری نماز شروع کرنا

''اقامت کے بعد دوسری نماز شروع کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تکبیر کے تکرار کی وجہ

☆...... ہر مرتبہ جھکنے اور سر اٹھانے کے وقت '' اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہنے میں یہ راز ہے کہ نفس کو ہر مرتبہ اللہ کی عظمت اور اس کی بڑائی اور کبریائی پر آگاہی اور تنبیہ ہوتی رہے، اور اس کو اپنی ذلت اور مسکنت پر توجہ پڑتی رہے۔(۲)

---

(۱) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة كون ابتداء التكبير عن الخرور وانتهائها عند استواء الظهر وقيل : انه يكبر قائما والاول هو الصحيح، شامي: ۱/۴۹۳، (قوله مع الخرور) بأن يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرور وانتهاؤه عند انتهائه، شرح المنية ، شامي: ۱/۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها ، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير،ص: ۳۲۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،

ان المسنون في هذه الاذكار ابتداؤها عندابتداء انتقالات وانتهاؤها عندانتهائه. حلبي كبير،ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/۳۱۵، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) واما الاذكار فترجع على معان: منها ايقاظ النفس لتتبه للخضوع الذى وضع له الفعل كأذكار الركوع والسجود ومنها الجهر بذكر الله ليكون تنبيها للقوم بانتقال الامام من ركن الى ركن كا لتكبيرات عند كل خفض ورفع ، حجة الله البالغة: ۲/۸، اذكار الصلاة وهيآتها المندوب إليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

☆......دوسری حکمت یہ ہے کہ جماعت کے لوگ تکبیر سن کر امام کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا معلوم کرتے ہیں۔ (احکام اسلام ص ۶۴)(۱)

تکیہ پر سجدہ کرنا

☆......معذور کے لئے سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا، اوراس پر سجدہ کرنا ٹھیک نہیں ہے، جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کرلیا کرے، کافی ہے، تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲)

☆......اگر مریض زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اشارے سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھے، اور سجدہ کے لئے اشارہ سے جتنا سر جھکا سکتا ہے اتنا سر جھکانا ضروری ہے، اگر اتنی مقدار پر اس مریض کے لئے تکیہ رکھ دیا جائے اور وہ اس پر سجدہ کرے تو نماز ہو جائے گی، اور اگر تکیہ اس سے اونچا رکھا گیا ہے، تو جھکنا پورا نہیں پایا گیا، تکیہ مخل اور مانع ہوا، نماز درست نہیں ہوگی، (۳) اس لئے مریض کے لئے تکیہ رکھنے کی صورت میں ان

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (ولا یرفع الی وجهه شیئا یسجد علیه فان فعل وهو یخفض رأسه صح والا لا) ای وان لم یخفض رأسه لم یجز، لان الفرض فی حقه الایماء ولم یوجد، فان لم یخفض فهو حرام لبطلان الصلاة المنهی عنه بقوله ولا تبطلوا اعمالکم، واما نفس الرفع المذکور فمکروه صرح به فی البدائع وغیره لما روی ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علی مریض یعوده فوجده یصلی کذلک، فقال ان قدرت ان تسجد علی الارض فاسجد والا فأوم برأسک الخ، البحر: ۱۱۳/۲، باب صلاة المریض ط: سعید کراچی.

ویکره للمومی ان یرفع الیه عوداً أو وسادة یسجد علیه الخ، هندیة: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر مع الرد: ۹۸/۲، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

(۳)(ولا یرفع الی وجهه شیئا یسجد علیه) فانه یکره تحریما(فان فعل وهو یخفض برأسه لسجوده اکثر من رکوعه صح) علی انه ایماء لا سجود الا ان یجد قوة الارض(والا)یخفض(لا) یصح لعدم الایماء، الدر مع الرد: ۹۸/۲ - ۹۹، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

باتوں کا خیال رکھیں۔

تکیۂ کلام

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت ''تیسری قسم'' کو دیکھیں۔

تلحین

☆...... **تلحین** ایسی راگنی اور سریلی آواز کو کہتے ہیں جس سے اذان وغیرہ کے کلمات میں تغیر آ جائے یعنی حروف، حرکات، سکنات اور مد وغیرہ کی ادائیگی میں کمی بیشی واقع ہو، اور گانے والوں کی طرح ادا کرنا، اور کچھ پست آواز اور کچھ بلند آواز سے کہنا یہ سب مکروہ ہیں، البتہ ایسی خوش آوازی سے اذان کہنا یا قرآن پڑھنا جس سے کلمات وغیرہ میں تغیر نہ آئے بہتر اور افضل ہے، اور خوش آوازی کے لئے تغیر لازمی نہیں ہے۔(۱)

تمباکو

تمباکو ناپاک نہیں ہے، لہذا اگر کسی نے تمباکو کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھ لی تو نماز

(۱)(قوله ولحن) ای لیس فیه لحن ای تلحین ، وهو کما فی المغرب التطریب والترنم،یقال لحن فی قراءته تلحینا طرب فیه وترنم ...... وفی الصحاح: اللحن الخطاء فی الاعراب، والتلحین، التخطئة ... ولهذا فسره ابن الملک بالتغنی بحیث یؤدی الی تغییر کلماته وقد صرحوا بأنه لا یحل فیه وتحسین الصوت لا بأس به من غیر تغن کذا فی الخلاصة، وظاهره ان ترکه اولیٰ لکن فی فتح القدیر :وتحسین الصوت مطلوب ولا تلازم بینهما، البحر: ۲۵۶/۱، باب الاذان، ط: سعید کراچی، و: ۴۴۶/۱، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر مع الرد: ۳۸۷/۱، باب الاذان، ط:سعید کراچی، هندیة: ۵۶/۱، الفصل الثانی فی کلمات الاذان والاقامة وکیفیتهما ، ط: رشیدیة کوئٹه.

ہو جائے گی۔(۱)

تنہا صف میں کھڑا ہونا

تنہا ایک آدمی کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، ایسی حالت میں اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لینا چاہیئے، تاکہ کراہت باقی نہ رہے ہاں اگر یہ خطرہ ہے کہ اگلی صف سے آدمی کو کھینچنے کی صورت میں وہ نماز توڑ دے گا تو ایسا نہ کرے بلکہ تنہا صف میں کھڑا ہو جائے۔(۲)

تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے جماعت کھڑی ہوگئی

☆......اگر کوئی شخص تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے، اور جماعت کھڑی ہوگئی، تو اگر اس نے ابھی تک سجدہ نہیں کیا، تو مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو ایک سلام پھیر کر توڑ دے اور

(۱) والتتن" الذی حدث و کان حدوثه بدمشق فی سنة خمسة عشر بعد الالف یدعی شاربه انه لا یسکر .... وفی الاشباه فی قاعدة : الاصل الاباحة او التوقف ، ویظهر اثره فیما اشکل حاله کالحیوان المشکل امره ، والنبات المجهول سمته الخ، الدر مع الرد: ۴۵۹/۶۔ ۴۶۰، .وفی الشامیة: قلت : والف فی حله ایضا سیدنا العارف عبد الغنی النابلسی رسالة سماها (الصلح بین الاخوان فی اباحة شرب الدخان ....فهو داخل تحت قاعدة الاصل فی الاشیاء الاباحة الخ، شامی: ۴۵۹/۶، کتاب الاشربة،ط: سعید کراچی۔

(۲) ویکره للمنفرد ان یقوم فی خلال صفوف الجماعة فیخالفهم فی القیام والقعود وکذا للمقتدی ان یقوم خلف الصفوف وحده اذا وجد فرجة فی الصفوف ، وان لم یجد فرجة فی الصفوف روی محمد بن شجاع وحسن بن زیاد عن ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ انه لا یکره، فان جرا حدا من الصف الی نفسه وقام معه فذلک اولیٰ کذا فی المحیط ، وینبغی ان یکون عالما حتیٰ لا تفسد الصلاة علی نفسه ، هندیة: ۱۰۷/۱ ، الفصل الثانی فی ما یکره فی الصلاة ومالا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه.وفی القنیة: والقیام وحده اولیٰ فی زماننا لغلبة الجهل علی العوام ، البحر: ۳۵۳/۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی. شامی: ۵۶۸/۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی. و: ۵۷۰/۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی. الدر مع الرد: ۶۴۷/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة الخ،ط : سعید کراچی.

جماعت کی نماز میں شامل ہو جائے، تاکہ جماعت کی نماز میں شامل ہونے کی فضیلت حاصل ہو۔ اور اگر سجدہ کرلیا تو نماز کو توڑے نہیں بلکہ مکمل کرے۔(۱)

☆...... ہاں اگر کوئی شخص تنہا قضاء نماز، نذر کی نماز یا نفلی نماز پڑھ رہا ہے اور اس وقت جماعت کھڑی ہوگئی تو ایک طرف سلام پھیر کر نماز نہ توڑے بلکہ اس نماز کو مکمل کرے۔(۲)

تنہا نماز پڑھنے والا قرأت کیسے پڑھے

☆...... تنہا نماز پڑھنے والے کو دن کی نماز میں قرأت آہستہ پڑھنی چاہیے (۳)

---

(۱) باب ادراک الفریضة :(شرع فیها اداء) خرج النافلة والمنذورة والقضاء فانه لا یقطعها (منفردا ثم اقیمت) ای شرع فی الفریضه فی مصلاه، لا اقامة الموذن ولا الشروع فی مکان وهو فی غیره (یقطعها) لعذر احراز الجماعة کما لو ندت دابته او فارقدرها او خاف ضیاع درهم من ماله، او کان فی النفل فجئی بجنازة وخاف فوتها قطعه لا مکان قضائه، ویجب القطع لنحوا نجاء غریق او حریق ......(قائما) لان القعود مشروط للتحلل، وهذا قطع لا تحلل ویکتفی (بتسلیمة واحدة) هو الاصح " غایة" (ویقتدی بالامام) وهذا (ان لم یقید الرکعة الاولیٰ بسجدة او قیدها) بها(فی غیر رباعیة او فیها) لکن (ضم الیها) رکعة(اخریٰ) وجوبا ثم یأتم احراز اللنفل والجماعة (وان صلی ثلاثا منها) ای الرباعیة (اتم) منفردا (ثم اقتدی) بالامام(متنفلا ، ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة) (الا فی العصر) الدر مع الرد: ۲/ ۵۰ ـ ۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. (قوله او قیدها) عطف علی لم یقید: ای وان قیدها بسجدة فی غیر رباعیة کالفجر والمغرب فانه یقطع ویقتدی ایضا ما لم یقید الثانیة بسجدة ، فان قیدها اتم ، ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر ،و بالثلاث فی المغرب وفی جعلها اربعا مخالفة لامامه، الخ، شامی: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۴۴۸، باب ادراک الفریضة،ط: قدیمی کراچی. هندیة: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر: ۲/ ۷۰، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۵۱۱، فصل الامامة، الثالث فی استدراک فضل الجماعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) (ویخیر المنفرد فی الجهر) وهو افضل ویکتفی بأدناه(ان أدی) وفی السریة یخافت حتما

تاہم اگر کسی نے دن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی ہے تو نماز ہو جائے گی اور سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور رات کی نماز میں بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۲)

☆......اگر تنہا نماز پڑھنے والا فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء دن میں پڑھے تو ان میں اس کو آہستہ آواز سے قرأت کرنی چاہیے، اور اگر فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء رات کو پڑھے تو اس کو آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۳)

=على المذهب كمتنفل بالليل منفردا ......(ويخافت) المنفرد (حتما) اى وجوبا(ان قضى) الجهرية في وقت المخافتة كأن صلى العشاء بعد طلوع الشمس. الدر المختار مع الشامي: ۱/ ۵۳۳، فصل في القراء ة، ط:سعيد كراچي. (قوله والجهر للامام)...... واحترز به عن المنفرد فانه يخير بين الجهر والاسرار ، (قوله والاسرار للكل) اى الامام او المنفرد ، شامي: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاه، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. بدائع: ۱/ ۱۶۲، ط: سعيد كراچي.

(۱) (قوله على المذهب) كذا في البحر راداً على ما في العناية من ان ظاهر الرواية انه مخير، اقول: ما في العناية صرح به ايضا في النهاية والكفاية والمعراج ونقل في التاتارخانية عن المحيط انه لا سهو عليه اذا جهر فيما يخافت لانه لم يترك واجبا وعلله في الهداية في باب سجود السهو بأن الجهر والمخافتة من خصائص الجماعة .... (قوله في وقت المخافتة) قيد به لانه ان قضى في وقت الجهر خير كما لا يخفى ،شامي: ۱/ ۵۳۳، فصل في القراء ة، ط: سعيد كراچي.

والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة، هندية: ۱/ ۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، (ومنها الجهر والاخفاء) ط: رشيديه كوئٹه. بدائع: ۱/ ۱۶۲ ، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱ .

(۳) ايضاً.

تنہا نماز پڑھنے والے کی آواز کی مقدار

سری نماز میں تنہا نماز پڑھنے والا قرأت اس طرح پڑھے کہ اپنی آواز خود سن سکے۔(۱)

تنہا نماز پڑھنے والے نے جہری نماز میں آہستہ قرأت کی

''منفرد نے سری نماز میں جہر کر دی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تنہا نماز پڑھنے والے نے سری نماز میں جہر کیا

''منفرد نے سری نماز میں جہر کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

توبہ سے فرائض معاف نہیں ہوتے

''توبہ'' سے گناہ معاف ہوتا ہے، فرائض معاف نہیں ہوتے، جیسے اگر کسی نے حج کیا یا توبہ کر لی، تو حج ہو جائے گا، اور گناہ معاف ہو جائے گا، لیکن حج اور توبہ کرنے سے پہلے لوگوں سے جو قرض لیا تھا اس کو توبہ کے بعد بھی اسی طرح ادا کرنا لازم ہے جس طرح توبہ سے پہلے ادا کرنا لازم تھا، اسی طرح نماز روزہ وغیرہ یہ بھی اللہ کا حق ہے اور قرض ہے، [illegible] یہ ادا کرنے [illegible] ادا ہوتا ہے [illegible] کرنے سے یہ حقوق ادا نہیں ہوتے، ہاں نماز فرض [illegible] بعد [illegible] پر وقت کے اندر اندر ادا کرنا لازم تھا، وقت کے اندر ادا نہ کرنے کی [illegible]ورت میں تاخیر کی وجہ سے جو گناہ ہوا یہ توبہ سے معاف ہو جائے گا لیکن نماز ترک کرنے

---

(۱) وأدنى المخافتة ان يسمع نفسه ، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۳۴ ـ ۵۳۵، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

کا گناہ معاف نہیں ہوگا جب تک کہ نماز خود ادا نہیں کرے گا۔(۱)

اگر کوئی شخص فوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنے میں تاخیر کرے گا تو تاخیر کی وجہ سے مزید گنہگار رہوگا۔(۲)

توبہ سے قضاء نماز معاف نہیں ہوتی

قضاء نماز اور فوت شدہ روزے صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ قضاء

---

(۱) هل الحج يكفر الكبائر ؟ قيل نعم كحربى اسلم وقيل غير المتعلقة بالادمى كذمى اسلم وقال عياض: اجمع اهل السنةان الكبائر لا يكفرها الا التوبة ، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقالله تعالىٰ كدين صلاة وزكاة ، نعم اثم المطل وتاخير الصلاة ونحوها يسقط ، وهذا معنى التكفير على القول به. الدر المختار مع الرد: ۶۲۲/۲ ، وفي الشامية: وقال الترمذى : هو مخصوص بالمعاصى المتعلقة بحق الله تعالىٰ لا العباد، ولا يسقط الحق نفسه بل من عليه صلاة يسقط عنه اثم تاخيرها لانفسها ، فلو أخرها بعد تجدد اثم آخر . آه نحوه وفي البحر : وحقق ذلك البرهان اللقانى فى شرحه الكبير على جوهرة التوحيد بأن قوله صلى الله عليه وسلم خرج من ذنوبه "لايتناول حقوق الله تعالىٰ وحقوق عباده لانها فى الذمة ليست ذنبا وانما الذنب المطل فيها فالذى يسقط اثم مخالفة الله تعالىٰ. والحاصل ان تاخير الدين وغيره وتاخير نحو الصلاة والزكاة من حقوقه تعالىٰ، فيسقط اثم التاخير فقط عما مضى دون الاصل ودون التاخير المستقبل قال فى البحر: فليس معنى التكفير كما يتوهمه كثير من الناس ان الدين يسقط عنه ، وكذا قضاء الصلاة والصوم والزكاة اذ لم يقل احد بذلك. شامى: ۶۲۳/۲ ، باب الهدى ، مطلب فى تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد كراچى. شرح مسلم للنووى : ۳۵۴/۲ ، باب التوبة، ط: قديمى كراچى.

(۲) اذ التاخير بلا عذر كبيـــرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة او الحج، الدر المختار مع الرد: ۶۲/۲ ، (قوله لا تزول بالقضاء) وانما يزول اثم الترك، فلا يعاقب عليها اذا قضاها واثم التاخير باق (قوله بل بالتوبة) اى بعد القضاء اما بدونه فالتأخير باق ، فلم تصح التوبة منه لان من شروطها الاقلاع عن المعصية ، شامى: ۶۲/۲ ، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. البحر: ۷۹/۲ ، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى. نووى على المسلم: ۳۵۴/۲ ، باب التوبة، ط: قديمى كراچى.

نمازوں کو پڑھنا اور فوت شدہ روزوں کو رکھنا لازم ہے۔ اس کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔(۱)

توبہ کی نماز

☆......اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو اس آدمی کے لئے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کے معاف کرانے کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔ یعنی اس گناہ کو چھوڑ دے اور جو گناہ ہوا ہے اس پر شرمندہ ہو کر معافی مانگے، اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔(۲)

☆......حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس کے بعد فوراً وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے گناہ کی معافی مانگے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔

---

(۱) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نسی صلوۃ او نام عنها فکفارتها ان یصلیها اذا ذکرها. مشکوۃ المصابیح، ص: ۶۱۰، باب تعجیل الصلوۃ، ط: قدیمی کراچی.
فی حکم الواجب بالامر وهو نوعان: اداء وهو تسلیم عین الواجب بسببه الی مستحقه وقضاء وهو اسقاط الواجب بمثل من عنده، حسامی: ص: ۳۷، فصل فی حکم الواجب، البحر: والقضاء فرض فی الفرض واجب فی الواجب سنة فی السنة، ثم لیس للقضاء وقت معین بل جمیع اوقات العمر وقت له، البحر: ۲/ ۸۰، باب قضاء الفوائت.، ط: سعید کراچی، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.
(۲) قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعاً اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (الزمر الآیة: ۵۳) وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدٰی، (طٰهٰ الآیة: ۸۲) ایک حدیث شریف میں ہے۔ عن ابی بکر رضی اللہ عنه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول ما من عبد یذنب ذنبا فیحسن الطهور ثم یقوم فیصلی رکعتین ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ له ثم قرأ هذه الآیة، وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً، الخ، ابو داؤد: ۱/ ۲۱۳، باب الاستغفار، ط: میر محمد کتب خانه کراچی. الترغیب والترهیب: ۱/ ۲۳۶، کتاب النوافل، الترغیب فی صلاة التوبة، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی ببولاق مصر.

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سند کے طور پر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ. (الآية)(۱)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے پھر وہ اللہ کا ذکر کرے، اور اپنے گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے، اور نماز اللہ تعالیٰ کا ایک عمدہ ذکر ہے، اس لیے توبہ کی نماز کو اس آیت سے سمجھا گیا۔

توحید کا اشارہ

"التحیات" میں شہادت کی انگلی اٹھانے سے توحید کا اشارہ ہوتا ہے۔ جس طرح زبان سے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ کر توحید کا اقرار کیا جاتا ہے اسی طرح عملی طور پر بھی انگلی کے اشارہ سے اس کو ظاہر کیا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) والأصل فيها ان الرجوع الى الله لا سيما عقيب الذنب قبل ان يرتسخ فى قلبه رين الذنب مكفر يزيل عنه السوء، حجة الله البالغة: ۲/ ۱۹، النوافل ، ومنها صلاة التوبة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

المراد بالتوبة هنا الرجوع عن الذنب وقد سبق فى كتاب الايمان ان لها ثلاثة اركان: الاقلاع والندم على فعل تلك المعصية ، والعزم ان لا يعود اليها ابدا فان كانت المعصية لحق آدمي فلها ركن رابع وهو التحلل من صاحب ذلك الحق ، شرح مسلم للنووى: ۲/ ۳۵۴، باب التوبة، ط: قديمى كراچى.

(۲) عن ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعد فى التشهد ،وضع يده اليسرىٰ على ركبته اليسرىٰ ووضع يده اليمنىٰ على ركبته اليمنى وعقد ثلثة و خمسين واشار بالسبابة الخ، رواه مسلم. مشكوة : ۱/ ۸۴ ــ ۸۵، باب التشهد، ط: قديمى كراچى. والسر فى رفع الاصبع الاشارة الى التوحيد، ليتعاضد القول والفعل ، ويصير المعنى متمثلا متصورا ،حجة الله البالغة: ۲/ ۲۹ اذكار الصلاة وهيأتها المندوب اليها، القعدة بعد السجود، ط: قديمى كراچى.

تولیہ

تولیہ کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب ملے گا۔(۱)

تہبند

۱......کرتے کے بغیر صرف تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے مردوں کی نماز کراہت کے ساتھ درست ہو جائے گی بشرطیکہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ننگا نہ ہو ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۲)

۲......نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں سے تہبند باندھنے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) والعصابة بالكسر ما عصب به كالعصابة والعمامة، القاموس المحيط: ۱/۱۰۵، فصل العين باب الباء، ط: المطبعة الحسنية المصرية.

(۲) واما اللبس المكروه، فهو ان يصلي في ازار واحد او سراويل واحد لما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يصلي الرجل في ثوب واحد ليس على عاتقه منه شئ. اخرجه البخاري في صحيحه، بدائع الصنائع: ۱/۵۱۵، بيان اللباس في الصلاة، ط: بيروت.

(وصلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته (ومهنة) اى خدمة ان له غيرها والا لا، الدر المختار: وفي الشامية (قوله وصلاته في ثياب بذلة) ..... قال في البحر: وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر، والظاهر ان الكراهة تنزيهية، شامي: ۱/۶۴۰ ـ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، وان صلى في ازار واحد يجوز ويكره، البحر: ۲/۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۳) (و) يكره ايضا في الصلوة (نزع القميص) ونحوه (والقلنسوة) ..... وكذا يكره (لبسهما) اذا كان النزع او اللبس بعمل يسير، لانه عمل اجنبي من الصلوة لا يحصل به تتميم شئ من اعمالها ولهذا كان مفسدا اذا حصل بعمل كثير بان احتاج الى اليدين او كان مما لو رآه الناظر

۳.....اگر نماز کی حالت میں ایک ہاتھ سے تہبند باندھنا یا درست کرنا ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر دونوں ہاتھوں سے تہبند باندھ کر پھر جماعت میں شریک ہو جائے۔(۱)

تہجد ثابت ہے

تہجد کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت وتر کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اکثر یہ عادت تھی۔(۲)

= ظنه ليس في الصلوة ، حلبي كبير ،ص: ۳۵٦، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وص: ۴۴۱، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۰۳، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/٦۲۵، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۲) عن ابي سلمة بن عبد الرحمن انه أخبره انه سأل عائشة ام المؤمنين كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان قالت : ماكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا غيره على احدى عشرة ركعة ، يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ، ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن و طولهن ثم يصلي ثلاثا.الخ، نسائي: ۱/۲۴۸،كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب كيف الوتر بثلث، ط: قديمي كراچي. ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة، بخاري: ۱/۱۵۴، باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره ، كتاب التهجد،ط: قديمي كراچي.

عن مسروق قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل، فقالت : سبع وتسع واحدى عشرة سوى ركعتي الفجر، بخاري: ۱/۱۵۳، كتاب التهجد،باب كيف صلاة الليل وكيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل، ط: قديمي كراچي.

اقول: فينبغي القول بأن اقل التهجد ركعتان واوسطه اربع واكثره ثمان، شامي: ۲/۲۵، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي. عروة بن الزبير عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة، فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن، بخاري: ۱/۱۵۱، باب التهجد، باب طول السجود في قيام الليل، ط: قديمي كراچي، مسلم : ۱/۲۵۳، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم الخ، ط: قديمي كراچي. واللفظ له.

تہجد کا وقت

تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق سے پہلے پہلے تک رہتا ہے، بہتر یہ ہے کہ آدھی رات گزرنے کے بعد تہجد کی نماز پڑھی جائے باقی عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے کسی بھی وقت تہجد کی نماز پڑھنے سے تہجد کی نماز ہو جائے گی۔(۱)

تہجد کی رکعات

تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت منقول ہے(۲) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر آٹھ رکعت پڑھتے تھے، اور دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے، یعنی ایک نیت سے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر دوبارہ دو رکعت کے لئے نیت باندھتے۔

---

(۱) عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء الى الفجر احدى عشرة ركعة، الخ، مشكوة المصابيح،ص:١٠٥، باب صلاة الليل، الفصل الاول ،ط: قديمي كراچي. صلاة الليل وروى الطبراني مرفوعا لا بد من صلاة الليل ولو حلب شاة وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل، وهذا يفيدان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم آه، شامي: ٢/٢٤، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل ، ط: سعيد كراچي.

(٢) انظر الى الحاشية رقم ٢ في الصفحة السابقة.

لما ذكره الامام محمد بن اسماعيل البخاري : ان ابن عباس رضي الله عنه اخبره انه بات عند ميمونة وهي خالته......... وقمت الى جنبه فوضع يده اليمنىٰ على رأسي وأخذ بأذني يفتلها ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين،ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع حتىٰ جاء ه المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح ، صحيح البخاري: ١/١٣٥، باب ما جاء في الوتر ، ط: قديمي كراچي.

هكذا في السنن الكبرىٰ :٣/٧، باب عدد ركعات قيام النبي صلى الله عليه وسلم وسننها، ومثله في امداد الفتاوىٰ: ١/٣٠٩، نماز وتر۔

بعض کتابوں میں تہجد کی نماز کی انتہائی تعداد آٹھ رکعتیں لکھی ہے اور فقہاء حنفیہ نے آٹھ رکعت پر مواظبت اور مداومت کو مستحب فرمایا ہے، اور اگر گنجائش نہیں تو دو چار رکعت بھی کافی ہیں۔ مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ رکعت بھی پڑھی ہیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب ”شرح سفر السعادات“ میں بہت عمدہ تفصیل لکھی ہے۔

تہجد کی قرأت

تہجد کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرے یا بلند آواز سے دونوں صورتیں صحیح ہیں، البتہ بلند آواز سے قرأت کرنا مستحب ہے۔ (۱)

تہجد کی قضاء

تہجد کی نماز کی قضاء نہیں ہے، البتہ جو لوگ بارہ مہینے تہجد پڑھتے ہیں، اگر کسی وجہ سے کسی رات آنکھ نہیں کھلی تو تلافی کے لئے دوپہر سے پہلے پہلے اتنی رکعات نماز پڑھ لیا

---

(۱) (ویخیر المنفرد فی الجهر) وهو افضل ویکتفي بادناه (ان ادی). الدر مع الرد: ۱/۵۳۳، آداب الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچي.

(قوله بعد طلوع الشمس) لان ما قبلها وقت جهر فیخیر فیه، شامي: ۱/۵۳۳، ط: سعید کراچي. (قوله والجهر للامام) ...... واحترز به عن المنفرد فانه یخیر بین الجهر والاسرار، شامي: ۱/۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ینبغي ان یعدل عن الدرایة، الخ، ط: سعید کراچي، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچي، هندیة: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع: ۱/۱۶۶، ط: سعید کراچي.

کریں، امید ہے کہ ثواب سے محروم نہیں رہیں گے۔(۱)

تہجد کی نماز

☆...... تہجد کی نماز سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرام کو تہجد کی نماز پڑھنے کی بہت زیادہ ترغیب دیتے تھے۔(۲) احادیث میں اس کے بہت زیادہ فضائل وارد ہیں۔(۳)

---

(۱) عن عبد الرحمٰن بن عبدالقاری قال سمعت عمر بن الخطاب رضی الله عنه يقول: قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم : من نام عن حزبه او عن شئی منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر وصلاة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل ، مسلم : ۲۵۶/۱، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبی صلى الله عليه وسلم ، ط: قديمی كراچی. سنن ابی داؤد : ۱۸۶/۱ ، باب من نام عن حزبه ، ط: سعيد كراچی. سنن ابن ماجه، ص: ۹۵ ، كتاب الصلاة، باب ماجاء فيمن نام عن حزبه من الليل، ط: قديمی كراچی. مشكوة،ص: ۱۱۰ ، باب القصد فی العمل، ط: قديمی كراچی. احياء علوم الدين : ۳۶/۲، فضيلة قيام الليل، ط: دار الخير دمشق.

(۲) (قوله وصلاة الليل) اقول: هی افضل من صلاة النهار، كما فی الجوهرة ونور الايضاح وقد صرحت الآيات والاحاديث بفضلها والحث عليها ، قال فی البحر: فمنها ما فی صحيح مسلم مرفوعا افضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل، وروى الطبرانی مرفوعا " لا بد من صلاة بليل ولو حلب شاة، وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل" وهذا يفيد ان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم، قلت: قد صرح بذلک فی الحلية، ثم قال فيها بعد كلام : ثم غير خاف ان صلاة الليل المحثوث عليها هی التهجد ، شامی: ۲۴/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الليل، ط: سعيد كراچی. حجة الله البالغة: ۱۶/۲ ، النوافل، ط: مكتبه رشيديه دهلی.

(۳) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : افضل القيام بعد رمضان شهر الله الحرام وافضل الصلاة بعد الفريضة، صلاة الليل، سنن الترمذی: ۹۹/۱، باب ما جاء فی فضل صلاة الليل، ط: سعيد كراچی. صحيح البخاری: ۱۵۲/۱ ، باب قيام النبی صلى الله عليه وسلم حتىٰ تورم قدماه، ط: قديمی كراچی. مسند الامام احمد بن حنبل: ۵۸۲/۲، لكن صريح ما فی مسلم و غيره عن عائشةؓ انه كان فريضة ثم نسخ، هذا خلاصة ما ذكره ومفاده اعتماد السنية فی حقنا لا نه صلى الله عليه وسلم واظب عليه بعد نسخ الفرضية، ولذا قال فی الحلية: والاشبه انه سنة، شامی: ۲۴/۲ ـ ۲۵، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الليل، ط: سعيد كراچی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز کا مرتبہ ہے۔ بعض فقہاء کرام نے تہجد کی نماز کو مستحب لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ سنت ہے۔ (۱)

☆......صوفیاء کرامؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص تہجد کی نماز کے بغیر ولی نہیں بن سکتا۔ (۲)

☆......صحابۂ کرام سے لے کر تمام نیک لوگ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور پڑھتے آرہے ہیں بلکہ حدیث میں ہے کہ پچھلی امت والے بھی تہجد کی نماز پڑھتے تھے۔ (۳)

☆......تہجد کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد ہے، سنت یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے پھر اس کے بعد نیند سے اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے۔ (۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۲، ۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) حکی ان الجنید قدس سره رئی فی المنام بعد موته فقیل له: ما فعل الله بک فقال: طاحت تلک الاشارات وفنیت تلک العبارات وابید ت تلک الرسوم، وغابت تلک العلوم، وما نفعنا الارکیعات کنا نرکعها وقت السحر، حکایا الصوفیة: للطبیب الشیخ محمد ابو الیسر عابدین رحمه الله تعالیٰ، ص: ۱۶۹، رکعات السحر هی المفیدة، ط: دار البشائر، دمشق شارع ۲۹، ایارجاده کرجیه حدا د، سوریه،

روی الطبرانی مرفوعا لا بدمن صلاة اللیل ولو حلب شاة، شامی: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة اللیل، ط: سعید کراچی.

(۳) قال النبی صلی الله علیه وسلم " اقرب ما یکون الرب من العبد فی جوف اللیل الآخر وقال "ان فی اللیل لساعة لا یوافقها عبد مسلم یسأل الله فیها خیرا الا اعطاه". وقال:" علیکم بقیام اللیل فانه دأب الصالحین قبلکم وهو قربة لکم الی ربکم مکفرة للسیأت، منهاة عن الاثم " حجة الله البالغة ۲/۱۶، النوافل، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی، احیاء علوم الدین: ۲/۳۵، فضیلة قیام اللیل، ط: دار الخیر دمشق.

(۴) ان صـــــلاة اللیل المحثوث علیها هی التهجد، وقد ذکر القاضی حسین من الشافعیة انه فی الاصطلاح التطوع بعد النوم، وأید بما فی معجم الطبرانی من حدیث الحجاج بن عمرو رضی الله عنه قال" یحسب احدکم اذا قام من اللیل یصلی حتیٰ یصبح انه قد تهجد، انما التهجد المرأ یصلی بعد رقده" الخ، شامی: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة اللیل، ط: سعید کراچی.

☆......جو شخص نیند سے اٹھ کر تہجد کی نیت سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ عشاء کی نماز کے بعد وتر کی نماز سے پہلے تہجد کی نیت سے نماز پڑھ لے اور آخر میں وتر کی نماز پڑھ لے، اور اگر وتر کی نماز کے بعد بھی تہجد کی نیت سے نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔(۱)

تہجد کی نماز کا فائدہ

مایوسی یعنی ڈپریشن (Depression) کے امراض کا علاج مغربی ڈاکٹروں نے ایک اور دریافت کیا ہے۔ یہ بات مجھے خیبر میڈیکل کالج کے ماہر نفسیات نے بتائی۔ مغربی ممالک کے ڈاکٹروں نے دیکھا کہ جو مسلمان تہجد کے وقت جاگتے ہیں مایوسی کا مرض انہیں نہیں ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ تہجد کے وقت جاگنا مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔

علم نفسیات (Pcshycology) کے ماہرین نے مایوسی کے مریضوں پر یہ تجربہ کیا۔ انہوں نے مایوسی کے مریضوں کو تہجد کے وقت جگانا شروع کیا۔ یہ مریض جاگ کر کچھ پڑھ لیتے تھے اور پھر سو جاتے تھے۔ یہ معمول جب کئی مہینے تک مسلسل جاری رکھا گیا تو مایوسی کے مریضوں کو بہت فائدہ ہوا اور دواؤں کے بغیر ٹھیک ہو گئے۔ چنانچہ اس مغربی ڈاکٹر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آدھی رات کے بعد جاگنا مایوسی کے مریضوں کا علاج ہے۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۷۰)

---

(۱) روی الطبرانی مرفوعا لا بد من صلاة الليل ولو حلب شاة، وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل، وهذا يفيد ان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء، قبل النوم، شامی: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الليل، ط: سعيد كراچی.

تہجد کی نیت

☆......تہجد کی نماز کی نیت اس طرح کرے: ''نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ التَّهَجُّدِ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.''(۱)

☆......یا اپنی زبان میں یوں نیت کرے کہ ''میں دو رکعت تہجد کی نماز پڑھ رہا ہوں ''اللّٰه اکبر''۔(۲)

☆......اگر رات کو صرف نفل نماز کی نیت سے نماز پڑھے گا تب بھی تہجد کی نماز ہو جائے گی۔(۳)

تہجد کے بعد سونا

تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد سونا جائز ہے، اس سے تہجد کے ثواب میں کمی نہیں آتی، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد سونے سے تہجد کا ثواب ختم ہو جائے گا ان کی بات صحیح نہیں ہے، البتہ اس بات کا خیال رکھے کہ تہجد کے بعد سونے کی وجہ سے فجر کی نماز قضاء نہ ہو جائے۔(۴)

(۱،۲) ويكفيه مطلق النية للنفل والسنة والتراويح هو الصحيح، هندية: ۱/۶۵، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) روى الطبراني مرفوعا لا بد من صلاة بليل ولو حلب شاة، وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل، وهذا ايفيد ان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم، رد المحتار: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي.

(۴) عن ابن عباس قال: بت عند خالتي ميمونة ليلة والنبي صلى الله عليه وسلم عندها فتحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم مع اهله ساعة ثم رقد ...... ثم قام الى القربة فاطلق شناقها ثم صب في الجفنة ثم توضأ وضوء حسنا ......فتتامت صلاته ثلث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتىٰ نفخ وكان اذا نام نفخ فأذنه بلال بالصلوة مشكوة، ص: ۱۰۶، باب صلاة الليل، الفصل الاول، ط: قديمي كتب خانه كراچي. فتح القدير: ۲/۳۲۰، باب النوافل، ط: رشيديه كوئٹه. اغلاط العوام، للتهانوي رحمه الله، ص: ۵۵، ط: زمزم پبلشرز.

تہجد کے لئے اذان دینا

ابتداء اسلام میں تہجد کے لئے اذان دی جاتی تھی، لیکن بعد میں صحابۂ کرام نے چھوڑ دی اس لئے احناف کے نزدیک تہجد کی اذان منسوخ ہے، اور دینا سنت کے خلاف ہے۔(۱)

تہجد کے لئے جب اٹھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی آدھی رات کو، کبھی اس سے کچھ پہلے، کبھی اس کے بعد تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے، اور دعا پڑھتے وقت دونوں ہاتھ منہ پر ملتے تاکہ نیند کا اثر جاتا رہے۔

وہ دعا یہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ. (۲)

اس کے علاوہ اور بھی مختلف دعائیں منقول ہیں۔

---

(۱) اخرج الامام الطحاوی رحمه الله عن ابراهيم قال شيعنا علقمة الى مكة فخرج بليل فسمع مؤذنا يؤذن بليل فقال اما هذا فقد خالف سنة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لوكان نائما كان خيرا له فاذا طلع الفجر اذن فاخبر علقمة ان التاذين قبل طلوع الفجر خلاف لسنة اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم. شرح معانى الآثار: ۱/۱۰۴، باب التأذين للفجر اى وقت هو بعد طلوع الفجر او قبل ذلک، ط: مكتبه حقانيه ملتان.

(سن للفرائض) اى سن الاذان للصلوات الخمس والجمعة سنة موكدة..... فلا اذان للوتر ولا للعيد ولا للجنائز ولا للكسوف والاستسقاء والتراويح والسنن الرواتب لانهااتباع للفرائض، البحر الرائق: ۱/۲۵۵، باب الاذان، ط: سعيد كراچي.. الاذان والاقامة عند الجمهور...... سنة مؤكـدة،..... للصلوات الخمس والجمعةدون غيرها كالعيد والكسوف والتراويح وصلاة الجنازة..... ،الفقه الاسلامى وادلته: ۱/۵۳۵، الفصل الثالث الاذان والاقامة،حكم الاذان. ط: دار الفكر بدمشق.و: ۱/۶۹۳، ط: رشيدية كوئته.

(۲) صحيح البخارى: ۲/۹۳۴، كتاب الدعوات ،باب ما يقول اذا نام ،ط: قديمى كراچى. الصحيح لمسلم: ۲/۳۴۸، باب الدعاء عند النوم، ط: قديمى كراچى.و: ۱/۲۶۰، باب صلوة النبى صلى الله عليه وسلم ودعائه بالليل، ط: قديمى كراچى، مشكوة المصابيح،ص: ۱۰۶، باب صلوة الليل، ط: قديمى كراچى.

اس کے بعد اچھی طرح مسواک کرتے، پھر وضو فرماتے، بعض روایات میں ہے کہ مسواک اور وضو کرتے وقت، اور بعض روایات میں ہے کہ اس سے پہلے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے، اور سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں جن کی ابتداء "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" سے ہے تلاوت فرماتے، اور بعض روایات میں ہے "رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً" سے "لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" تک پڑھتے اس کے بعد نماز شروع کرتے۔(۱)

تہجد وتر کے بعد پڑھنا

☆……وتر کی نماز کے بعد تہجد کی نماز پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں اگر کوئی شخص عشاء اور وتر کی نماز پڑھ کر سو گیا، پھر رات کو بیدار ہونے کے بعد تہجد کی نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، تہجد کی نماز بھی صحیح ہوگی، اور ثواب بھی ملے گا، جو لوگ یہ کہتے ہیں وتر کی نماز پڑھنے کے بعد تہجد اور نوافل پڑھنا صحیح نہیں ہے، ان کی بات غلط ہے۔

☆……جن لوگوں کو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا یقین نہیں ہے ان

(۱) فصل: کیفیت قیام لیل چونکہ نیمۂ شب بگذشتی برخاستی، وگاہی بیشتر از نیمۂ شب برخاستی، وگاہ چون خروس در خروش آمدی چنانچہ در حدیث بخاری ومسلم وابوداؤد ونسائی آمدہ "کان یقوم إذا سمع الصارخ" الحدیث وآن یعنی خروش خروس غالباً بعد از انتصاف شب بلکہ بعد از ثلث وربع اخیر شب میباشد واصل دریں باب آیت کریمہ "یاأیها المزمل" ست کہ ازان تخییر میان قیام ثلثین ونصف وثلث وربع بوجہی کہ مفسران بیان کردہ اند معلوم میشود، وچوں بیدار شدی دعائیکہ دروقت استیقاظ ورود یافتہ است بخواندی، ودستہائے مبارک را بر چشم مبارک مالیدی لفظ حدیث ایں چنین است کہ خواب را از روی مبارک مسح کردی ومراد ہمین ست کہ گفتہ شد، ومسواک بمبالغہ کردی، ودر حدیث بخاری آمدہ کہ دروقت مسواک کردن آواز ہاغ ہاغ ودر روایتی آخ آخ آمدی، ونیز آمدہ کہ چندان مبالغہ در مسواک کردی کہ لثہ یعنی گوشت بیخہائے دندان سودہ گشتی، پس وضو تمام ساختی ودر حال مسواک ووضو، چنانچہ در حدیث کہ از ابن عباس نقل کنند بیاید واز بعض احادیث معلوم گردد کہ بعد از استیقاظ پیش از وضو ودر وقتیکہ از خواب برخاستی ونظر بجانب آسمان کردی وآیت از آخر سورۂ آل عمران خواندی از "إن فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لآیات لأولی الألباب" تا آخر سورۃ بخواندی ودر روایت ابی داؤد از فضل ابن عباس آمدہ کہ پنج آیت خواندی ودر روایت نسائی از "ربنا ماخلقت هذا باطلا إنک لاتخلف المیعاد" وافتتاح نماز را، الخ۔ شرح سفر السعادت ص: ۱۳۲، ط: نول کشور

کو چاہیئے کہ وتر کی نماز پڑھ کر سویا کریں، پھر جب رات کو بیدار ہوں تو تہجد بھی پڑھ لیں۔(۱)

تھوکنا

اگر نماز کے دوران کسی وجہ سے تھوکنے کی ضرورت ہو، اور نگلنا مشکل ہو، تو ایک ہاتھ سے رومال یا ٹشو وغیرہ میں لے لے اور جیب میں رکھ دے، نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

تیسری رکعت میں امام بیٹھ گیا

اگر امام بھول کر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے کسی

=لکھنو ۱۹۰۳ء، بخاری ۱/۱۵۳ کتاب التہجد، ط: قدیمی۔

(۱) (و) تاخير الوتر الى آخر الليل لواثق بالانتباه) والا فقبل النوم، فان فاق وصلى نوافل والحال انه صلى الوتر اول الليل فانه الافضل وفي الشامية:(قوله فان فاق الخ)أى اذا اوتر قبل النوم ثم استيقظ يصلي ما كتب له ولا كراهة فيه بل هو مندوب، ولا يعيد الوتر لكن فاته الافضل المفاد بحديث الصحيحين. شامي: ١/٣٦٩، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. ، (قوله وتاخير الوتر الخ) اى يستحب تاخيره لقوله صلى الله عليه وسلم من خاف ان لا يوتر من آخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم آخره فليوتر آخر الليل ، فان صلاة آخر الليل مشهودة وذلك افضل رواه مسلم والترمذى وغيرهما وتمامه في الحلية وفي الصحيحين " اجعلوا آخر صلاتكم وترا والامر للندب بدليل ما قبله، ردالمحتار: ١/٣٦٩، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، ط: سعيد كراچي. مشكوة المصابيح،ص: ١١١ ،باب الوتر، ط: قديمي كراچي، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ١٨٥ ، قبيل فصل في الاوقات المكروهة ، ط: قديمي كراچي، البحر: ١/٢٤٨، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

وقد ثبت انه عليه الصلوة والسلام شفع بعد الوتر ، روى الترمذى عن ام سلمة انه عليه السلام كان يصلي بعد الوتر ركعتين ، وزاد ابن ماجة خفيفتين، وهو جالس ، وروى الدارمي عن ثوبان عنه عليه الصلاة والسلام قال: ان هذا الشهر جهد و ثقل فاذا اوتر احدكم فليركع ركعتين ، فان قام من الليل والا كانتا له ، وروى الامام احمد عن ابى امامة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما اذا زلزلت وقل ياايها الكافرون، حلبى كبير،ص: ٤٢٢، فروع اوتر قبل النوم ،ط : سهيل اكيڈمى لاهور، و : ٣٦٧، ط: نعمانيه كوئٹه.

(٢)عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم رأى نخامة فى القبلة فحكها بيده ورأى منه كراهية ......قال ان احدكم اذا قام فى صلوته فانما يناجى ربه او ربه بينه وبين قبلته فلا يبزقن فى قبلته ولكن عن يساره او تحت قدمه ثم اخذ طرف ردائه فبزق فيه ورد بعضه على بعض، صحيح البخارى: ١/٥٩، باب اذا بدره البزاق ،مشكوٰة المصابيح. ص: ٧١،باب المساجد ،ط: قديمي كراچي.

ويكره ان يرمى بزاقه الا ان يضطر ،فيأخذ بثوبه او يلقه تحت رجله اليسرى اذا صلى خارج

مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر (اللّٰہ اکبر) کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیئے (۱)۔ اور اخیر میں سہو سجدہ کرنا بھی لازم ہوگا۔ (۲)

تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا

اگر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، اور کم سے کم ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار بیٹھا رہا، (۳) پھر چوتھی رکعت کے لئے

=المسجد، حاشية الطحطاوي علي المراقي، ص: ۱۹۱، و ص: ۳۴۸، فصل في المكروهات، ط: قديمي كتب خانه كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۶، كتاب الصلاة، فصل واما بيان ما يستحب وما يكره، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۵۶، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يكره فعله في الصلاة وما لا يكره، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) وفي روضة الناطفي ويكبر في حالة الانتقال في كل خفض و رفع، وفي شرح الآثار للطحاوي ان النبي صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر وعليا وابا هريرة كانوا يكبرون عند كل خفض و رفع، قال الطحاوي فكانت هذه الاقوال المروية في التكبير في كل خفض رفع قدتوا تر العمل بها من بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى يومنا لا ينكره منكر ولا يدفعه دافع الخ، حلبي كبير، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) (ولو قام) في الصلوة الرباعية (الى) الركعة (الخامسة او قعد) بعد رفع راسه من السجود (في) الركعة (الثالثة) او قام الى الرابعة في المغرب او الثالثة فيه او في الفجر او قعد بعد رفعه من الركعة الاولىٰ في جميع الصلوات (يجب) عليه سجود السهو بمجرد القيام في صورة (و) بمجرد (القعود) في صورة لتاخير الواجب وهو التشهد أو السلام في صورة القيام وتأخير الركن وهو القيام في صورة القعود، حلبي كبير، ص: ۴۵۸، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير: ۱/ ۴۳۴-۴۳۵، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

" واما بيان سبب الوجوب فسبب وجوبه ترك الواجب الاصلي في الصلوة ......فان كان من الافعال بأن قعد في موضع القيام او قام في موضع القعود سجد للسهو لوجود تغيير الفرض وهو تاخير القيام عن وقته، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۴، فصل واما بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچي.

(۳) ان يعتبر الركن... وهو مقدر بثلاث تسبيحات، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۴۵۸، باب سجود السهو، قبيل فصل في الشك في الصلاة ط: قديمي كراچي. و: ۲/ ۷۶، ط: المكتبة الغوثية. البحر: ۲/ ۱۷۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/ ۹۴، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

کھڑا ہوا، تو اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، اگر اخیر میں سہو سجدہ کر لیا تو نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر ایک رکن کی مقدار نہیں بیٹھا تو سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

اگر کوئی شخص چار رکعت والی نماز میں بھول کر تیسری رکعت میں بیٹھ گیا بعد میں یاد آنے پر کھڑا ہو گیا، تو اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

تیسرے سجدے میں امام چلا گیا

''امام تیسرے سجدے میں چلا گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تیمّم سے نماز پڑھنے والے کو پانی مل گیا

☆......اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم سے نماز پڑھنے والے کو نماز کے دوران آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل جائے، اور وہ پانی استعمال

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) وتاخیر القیام للثالثة بزیادة قدر اداء رکن ولو ساکتا، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۶۲، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی. ولا یجب السجود الا بترک واجب او تاخیر رکن، عالمگیری: ۱۲۶:۱، باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، المحیط البرهانی: ۳۰۸/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳) ایضا.

کرنے پر قادر بھی ہو تو نماز باطل ہو جائے گی، (۱) وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

☆......اگر امام تیمّم کر کے نماز پڑھا رہا ہے، اور مقتدی وضو کر کے نماز پڑھ رہے ہیں، اور امام کو آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل گیا اور وہ استعمال پر قادر بھی ہے تو امام کی نماز باطل ہو جائے گی، (۲) امام کی نماز باطل ہونے کی وجہ سے مقتدی کی نماز بھی باطل ہو جائے گی (۳) اور مقتدی کی فرض نماز نفل ہو جائے گی، اور اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

تیمّم کب کر سکتا ہے

☆...... جب تک وضو کر سکتا ہے اور وضو کرنا نقصان دہ نہیں ہوتا تب تک تیمّم کرنا جائز نہیں ہاں اگر وضو سے بیمار ہو جاتا ہے، یا بیماری میں اضافہ ہو جاتا ہے،

---

(۱) (وینقضہ) التیمم(رؤیة الماء) ان قدر علی استعمالہ...... (وان رأہ فی خلال الصلاة فسدت) لانتقاض الطھارة، حلبی کبیر، ص:۸۴، فصل فی التیمم، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، فتح القدیر: ۱/۱۱۷، باب التیمم، ط: رشیدیہ کوئٹہ. تاتارخانیة: ۱/۲۴۹، باب التیمم، ط: ادارة القرآن کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۵۶، فصل واما بیان ما ینقض التیمم، ط: سعید کراچی. ھکذا فی خلاصة الفتاوی: ۱/۳۷، جنس آخر فی نقض التیمم، ط: رشیدیہ کوئٹہ. ھدایة: ۱/۱۳۰، باب الحدث فی الصلاة، ط: شر کة علمیہ ملتان.

(۲) ایضا.

(۳) فسادصلوٰة الامام یو جب فساد صلاة القوم، المحیط البرھانی: ۱/۳۳۲، کتاب الطھارات، الفصل الخامس فی التیمم، ط: ادارة القرآن کراچی. رد المحتار: ۱/۵۹۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب المواضع التی تفسدفیھا صلاة الامام،دون المؤتم، ط: سعید کراچی. واما مسالة رؤیة المتوضئ المؤتم بمتیمم الماء ففیھا خلاف زفر فقط وتنقلب نفلا، الدر مع الرد: ۱/۶۰۷، المسائل الاثنا عشریة، ط: سعید کراچی.

اس صورت میں تیمّم کرنا جائز ہوتا ہے۔(۱)

☆......کوئی مریض ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ وضو کرنا چاہے کرسکتا ہے، اور وضو سے اس کا کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا، اس کے باوجود تیمّم کر کے نماز پڑھتا ہے یا بعض مرتبہ مریض کی خدمت کرنے والے یا دوسرے خیر خواہ وضو کرنے سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت میں آسانی ہے تیمّم کر لیں، یہ سخت نادانی، جہالت اور دین سے ناواقفیت ہے، جب تک وضو کرنا مضر نہ ہو تیمّم کرنا جائز نہیں ہے،(۲) اسی لئے وضو پر قدرت ہونیکی صورت میں تیمّم کر کے جو نماز ادا کی جائے گی وہ صحیح نہیں ہوگی، وضو کر کے ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه يتيمم، فتح القدير: ۱/۱۰۸، باب التيمم، ط: رشيديه كوئٹه، هندية: ۱/۲۸، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيدية كوئٹه.

فالمرض المبيح للتيمم وهو ان يخاف زيادة المرض باستعمال الماء. جامع الفصولين: ۱۶۳/۲، كتاب الطهارة، ط: اسلامي كتب خانه كراچي.

ان المريض اذا خافت زيادة المرض بسبب الوضوء او بالتحرك او باستعمال الماء ...... جاز له التيمم، حلبي كبير، ص: ۶۵، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيلمي لاهور.

(۲) لو لم يضره الماء لا يجزئه التيمم، جامع الفصولين: ۱۶۳/۲، ط: اسلامي كتب خانه كراچي.

(۳) اغلاط العوام، ص:۱۹۹۔ مریض اور تیمّم، ط: زمزم پبلشر۔

تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے وضو کر کے نماز پڑھنے والوں کی اقتداء

تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے وضو کر کے نماز پڑھنے والوں کی اقتداء درست ہے۔(۱)

تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے کو پانی مل گیا

اگر امام تیمّم کر کے نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدی وضو کر کے نماز پڑھ رہے ہیں اور امام کو آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل گیا(۲) اور وہ استعمال پر قادر بھی ہوا، تو امام کی نماز باطل ہو جائے گی، امام کی نماز باطل ہونے کی وجہ سے مقتدی کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔(۳) اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

تیمّم کرنا وقت کی تنگی کے وقت

اگر کوئی شخص تندرست اور صحت مند ہے، اس پر غسل واجب ہے اور نماز کا وقت تنگ ہے، غسل کرنے کی صورت میں نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا، تو وقت کی تنگی کی وجہ سے غسل کی جگہ تیمّم کرنا جائز نہیں ہوگا، اگر اس نے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی،

---

(۱) واما اقتداء المتوضئ بالمتيمم فيجوز خلافا لمحمد بناء على انه طهارة ضرورية عنده وعندهما بمنزلة الماء عند عدمه في حق جواز الصلاة ، حلبي كبير، ص: ۵۱۸، فصل في الامامة، وفيها مباحث ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۱/ ۵۸۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/ ۸۴، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وان رأى الماء في خلال صلاته يتوضأ ويستقبل الصلاة، تاتار خانية: ۱/ ۲۴۹. كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم ، نوع آخر في بيان ما يبطل به التيمم الخ، ط: ادارة القرآن ، وانظر الى الحاشية رقم ۱ في الصفحة السابقة.

(۳) ولو كان الامام متيمما عن الحدث فسدت صلاة الكل لفساد صلاة الامام،فتاوىٰ تاتارخانية: ۱/ ۲۵۴، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في التيمم ، نوع آخر في بيان ما يبطل به التيمم. ط: ادارة القرآن كراچي.

غسل کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا فرض ہوگا۔(۱)

تیمّم کرنے والا امام

☆......شرعی عذر کی وجہ سے وضو یا غسل کے لئے تیمّم کرنے والے امام کے پیچھے وضو اور غسل کرنے والے مقتدی کی اقتداء درست ہے کیونکہ تیمّم، وضو اور غسل کا حکم طہارت اور پاکی کے سلسلے میں ایک ہے، کوئی کسی سے کم یا زیادہ نہیں ہے۔(۲)

☆......شرعی عذر کے بغیر تیمّم کر کے نماز پڑھنے یا پڑھانے سے نماز نہیں ہوگی، پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) وكذا اذا خاف فوت الوقت لو توضأ لم يتيمم ويتوضأ ويقضي ما فاته لان الفوات الى خلف وهو القضاء، فتح القدير: ۱/۱۲۳، باب التيمم، ط: رشيدية كوئٹه. ولا يتيمم بفوت جمعة ووقت ولو وتراً لفواتها الى بدل، شامي: ۱/۲۴۶، ط: سعيد كراچي. والاصل ان كل موضع يفوت فيه الاداء لا الى خلف فانه يجوز له التيمم وما يفوت الى خلف، لا يجوز له التيمم كالجمعة كذا في الجوهرة النيرة. هندية: ۱/۳۱، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيدية كوئٹه.

(ولو خاف خروج الوقت) لو اشتغل بالوضوء (في سائر الصلوات) ما عدا صلوة الجنازة والعيد (لا يتيمم) عندنا بل يتوضأ ويقضي الصلوة ان خرج الوقت، حلبي كبير، ص: ۸۳، فصل في التيمم، قبل فرع تيمم لجنازة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، النهر الفائق: ۱/۱۱۱، باب التيمم، ط: بيروت شامي: ۱/۲۳۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچي.

(۲) قوله وصح اقتداء متوضئ بمتيمم اى عندهما بناء على ان الخليفة عندهما بين الآلتين وهما الماء والتراب، والطهارتان سواء. شامي: ۱/۵۸۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۸۴، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۵۱۸، فصل في الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير: ۱/۳۱۹، باب الاذان. ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ولو تيمم للسلام او لرد السلام لا يجوز اداء الصلاة بذلك التيمم كذا في فتاوى قاضيخان هندية: ۱/۲۶، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيديه كوئٹه، وشرطه ستة: النية ...... وفقد الماء، الدر مع الرد: ۱/۲۳۰، باب التيمم، ط: سعيد كراچي.

تیمّم کرنے والے کو وضو پر قدرت حاصل ہوئی

اگر تیمم کر کے نماز پڑھنے والے کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد بھی وضو پر قدرت حاصل ہوگئی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

تیمّم نہ کرنا

کوئی مریض ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس پر کیسی ہی مصیبت گزرے، خواہ کیسا ہی مرض بڑھ جائے، جان نکل جائے مگر تیمم نہیں کرتے، مرجائیں گے مگر وضو ہی کریں گے، یہ ''غلو'' ہے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی سہولت کو قبول نہ کرنا ہے، جو سخت گستاخی اور بے ادبی ہے، جس طرح وضو کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اسی طرح وضو کرنے سے نقصان ہونے کی صورت میں تیمم کرنا بھی اسی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، بندہ کا کام اللہ کے حکم کو ماننا ہے، دل کی چاہت اور صفائی کو دیکھنا نہیں، بندگی تو اسی کا نام ہے کہ جس وقت جو حکم ہو دل و جان سے اس کو مانے اور اطاعت کرے۔(۲)

---

(۱))وان رآه في خلال الصلوة فسدت) لانتقاض طهارته الخ، حلبي كبير، ص: ۸۲۔۸۴، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(واعلم انه ان تعمد عملا ينافيه بعد جلوسه قدر التشهد ولو بعد سبق حدثه (تمت) لتمام فرائضها ، نعم تعاد لترك واجب السلام(ولو) وجد المنافي (بلا صنعة)قبل القعود بطلت اتفاقا ولو (بعده بطلت) في المسائل الاثني عشرية، عنده، وقالا: صحت ورجحه الكمال ، وفي الشرنبلالية والاظهر قولهما بالصحة في الاثني عشرية، وهي ما ذكره بقوله (كما تبطل...... (بقدرة المتيمم على الماء)الدر مع الرد: ۱/۶۰۶۔۶۰۷،(قوله وفي الشرنبلالية والاظهر قولهما الخ) ...... ومن المقرر طلب الاحتياط في صحة العبادة لتبرأ ذمة المكلف بها وليس الاحتياط الا بقول الامام الاعظم انها تبطل ، آه، قلت ، وعليه المتون، شامي: ۱/۶۰۷، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچي.

(۲) وَما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم، ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضللا مبينا، الاحزاب، الآية: ۳۶، دوسری جگہ ارشاد باری ہے:

وان كنتم مرضىٰ او على سفر او جاء احد منكم من الغائط او لٰمستم النساء فلم تجدوا ماءً

تین سجدے کر لئے

''سجدے تین کر لئے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= فتیمموا صعیداً طیباً فامسحوا بوجوهکم وایدیکم منه ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطهرکم ولیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون. المائدة: ۵، اغلاط العوام ص: ۲۰۰، ط: زمزم پبلشرز.

ٹ

ٹائی کے ساتھ نماز پڑھنا

واضح رہے کہ ''ٹائی'' عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے، اور مسلمانوں کے لئے دوسری اقوام کا مخصوص لباس اور وضع قطع اختیار کرنا ہر حالت میں ناجائز اور حرام ہے،(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.(۲)

نماز میں ٹائی جیسا لباس پہننا اور بھی بری بات ہے، اس میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

ٹخنے چھپانا

۱.....مردوں کے لئے نماز میں ٹخنوں سے نیچے پاجامہ، شلوار اور لنگی وغیرہ لٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳) ثواب اور اللہ کی رحمت سے محروم رہے گا، مردوں کے لئے نماز کے علاوہ بھی پاجامہ، شلوار اور لنگی وغیرہ کو ٹخنے سے اوپر رکھنا ضروری ہے، ٹخنے چھپانا

---

(۱) لقوله عليه السلام من تشبه بقوم فهو منهم قال الطيبي: قوله من تشبه بقوم هذا عام في الخلق والخلق والشعار، واذا كان الشعار اظهر في التشبه ذكر في هذا، طيبي: ۲۱۹/۸، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: ادارة القرآن كراچي.

قال علي القاري: " اى من شبه نفسه بالكفار مثلا: في اللباس وغيره أو بالفساق او الفجار او باهل التصوف والصلحاء الابرار، فهو منهم اى في الاثم او الخير عند الله تعالىٰ. مرقات: ۲۵۵/۵، كتاب اللباس، الفصل الثاني، ط: امداديه ملتان.

فتاویٰ حقانیہ میں ہے۔'' ٹائی عیسائیوں کی دینی اور مذہبی نشانی ہے اور ٹائی باندھنے سے ان کی مذہبی نشانی کی تائید ہوتی ہے، اور اس میں کافروں کے ساتھ مشابہت بھی ہے اس لئے ٹائی باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، فتاویٰ حقانیہ بتغیر: ۲۰۷/۳، ط: مکتبہ حقانیہ پشاور۔

(۲) ابوداود: ۵۵۹/۲، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، ط: مير محمد كتب خانه كراچي.

(و) عن ام سلمة انها سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصلي المرأة في درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا يغطي ظهور قدميها، رواه ابوداود، مشكوة المصابيح، ص: ۷۳، باب الستر، ط: قديمي كراچي.

(۳) وفي سنن ابي داود باسناد صحيح: على شرط الشيخين عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يصلي مسبلا ازاره فامره ان ينصرف ويتوضا وقال: انه كان يصلي مسبلا ازاره وان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل، اعلاء السنن: ۳۶۶/۱۷، كتاب الحظر والاباحة،

عظیم اور سنگین گناہ ہے، حدیث شریف میں ایسے شخص کے لئے سخت وعید آئی ہے۔(۱)

۲......عورتوں کے لئے ٹخنے چھپانا ضروری ہے، لہٰذا عورتوں پر ضروری ہے کہ ہر حال میں ٹخنوں کو چھپائیں۔(۲)

ٹخنے ڈھانکنا

عورتوں کے لئے نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں ٹخنے ڈھانکنے کا حکم ہے اور

=باب النهي عن الثوب المزعفر للرجال، فوائد شتىٰ، ط: ادارة القرآن كراچي. ويكره للرجال السراويل التي تقع على ظهر القدمين، شامي: ۳۵۱/۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في اللبس، ط: سعيد كراچي. ابو داؤد: ۲۱۰/۲، كتاب اللباس، باب ماجاء في اسبال الازار، ط: حقانيه ملتان.

قال في عون المعبود تحت هذا الحديث المذكور: (اذهب فتوضا) قيل انما امره بالوضوء ليعلم انه مرتكب معصية .... (مالک امرته ان يتوضا) اى والحال انه طاهر والحديث يدل على تشديد امر الاسبال، وان الله تعالىٰ لا يقبل صلاة المسبل وان عليه ان يعيد الوضوء والصلاة، عون المعبود لحل مشكلات سنن ابي داؤد. ۱۰۰/۴، كتاب اللباس، باب ماجاء في اسبال الازار، ط: نشر السنة، ملتان.

(۱) عن ابي هريـــرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما اسفل من الكعبين من الازار في النار، بخاري: ۸۶۱/۲، باب ما اسفل من الكعبين، ط: قديمي كراچي. سنن ابي داود: ۵۶۶/۲، كتاب اللباس، باب في قدر موضع الازار، ط: مير محمد كتب خانه كراچي. سنن ابن ماجه، ص: ۲۵۵، كتاب اللباس، باب موضع الازار، ط: قديمي كراچي. هندية: ۵۹/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول في الطهارة الخ، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲۷۱/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ويمنع) حتىٰ انعقادها (كشف ربع عضو) قدر اداء ركن بلا صنعه (من) عورة غليظة او خفيفة على المعتمد (والغليظة قبل ودبر وما حولهما والخفيفة ما عدا ذلک) من الرجل والمرأة، الدر المختار، (قوله بلا صنعه) .... وفي الخانية: اذ اطرح المقتدى في الزحمة امام الامام، او في صف النساء او مكان نجس، او حولوه عن القبلة او طرحوا ازاره او سقط عنه ثوبه او انكشفت عورته، ففيما اذا تعمد ذلک فسدت صلاته وان قل ...... (قوله ما عداذلک) ....[تتمة] ......وفي الحرة هذه الثمانية ويزاد فيها ستة عشرة، الساقان مع الكعبين .... والاذنان والعضدان مع المرفقين الخ، شامي: ۴۰۸/۱-۴۰۹، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۱۰، شرائط الصلاة، الشرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فمن جملتها: ستر العورة ....واما المرأة يلزمها ان تستر نفسها من قرنها الى قدمها ...... وفي الجامع الصغير: امرأة صلت وربع ساقها او ثلث ساقها مكشوف لم تجز صلاتها تاتار خانية: ۴۱۲/۱-۴۱۴، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها وسننها وآدابها، ط: ادارة القرآن كراچي.

مردوں کے لئے نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں ٹخنے ڈھانکنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیث شریف میں اس پر جہنم کی وعید آئی ہے،(۱) نماز کے اندر گناہ کا ارتکاب اور بھی زیادہ برا ہے، نماز میں ٹخنے ڈھانکنے سے اگر چہ نماز ہو جائے گی، مگر متکبرین کا شعار ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔(۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹخنے ڈھانکنے، داڑھی کٹانے اور گانے بجانے کو ان بداعمالیوں کی فہرست میں شمار فرمایا ہے جن کی وجہ سے قوم لوط علیہ السلام پر عذاب آیا۔(۳)

ٹخنے عورت کے نماز میں کھلے رہے تو......

عورتوں کو نماز کے دوران ٹخنے کھلے نہیں رکھنے چاہئیں، تاہم اگر کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی، کیونکہ ٹخنے پنڈلی کے ساتھ مل کر ایک عضو ہے اور ٹخنہ ایک چوتھائی حصہ سے کم

---

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم، ماأسفل من الكعبين من الازار في النار، رواه البخاري، مشكوٰة المصابيح، ص: ۳۷۳، كتاب اللباس، الفصل الاول، ط: قديمي كراچي، وعن ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة، مشكوة المصابيح، ص: ۳۷۳، كتاب اللباس الفصل الاول، ط: قديمي كراچي.

(۲) ويكره للمصلي كل ما هو من اخلاق الجبابرة عموما لان الصلاة مقام التواضع والتذلل والخشوع وهو ينافي التكبر والتجبر، حلبي كبير، ص: ۳۴۸، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) اخرج ابن عساكر عن أبي أمامة الباهلي قال: كان في قوم لوط عشر خصال يعرفون بها: لعب الحمام ورمي البندق والمكاء والخذف في الإنداء وتسبيط الشعر وفرقعة العلك وإسبال الإزار وحبس الأقبية وإتيان الرجال والمنادمة على الشراب وستزيد هذه الأمة عليها، الدر المنثور للسيوطي۔ الأنبياء ۷۷،۵/۶۴۴ ط: دار الفكر بيروت.

ہے اس لئے نماز ہوجائے گی۔(۱)

ٹکڑا

نماز کے دوران سونا، چاندی یا پتھر وغیرہ کا ٹکڑا منہ میں رکھ لینا مکروہ تنزیہی ہے(۲) بشرطیکہ قرأت میں مخل نہ ہو، اور اگر قرأت میں مخل ہو تو پھر نماز فاسد ہوجائے گی۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

ٹوپی

۱......جس ٹوپی کو پہن کر آدمی شرفاء کی محفل میں جاسکے، اس کے ساتھ نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے۔(۳)

(۱)قال في العلائية(ويمنع كشف ربع عضو قدر اداء ركن بلا صنعه) وقال ابن عابدين رحمه الله" فلوبه فسدت في الحال عندهم قنية قال: ح: اى وان كان اقل من اداء ركن، وفي الخانية اذا طرح المقتدى في الزحمة امام الامام او في صف النساء...... او طرحوا ازاره، او سقط عنه ثوبه، او انكشفت عورته ففيما اذا تعمد ذلك فسدت صلوته وان قل والا فان ادى ركنا فكذلك والا فان مكث بعذر لا تفسد في قولهم والا ففي ظاهر الرواية عن محمد تفسد، رد المحتار: ۴۰۸/۱، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد،ط: سعيد كراچي.

(۲) (ويكره لان يضع في فيه دراهم ودنانير) او غيرهما من لؤلؤ نحوه هذا اذا كان بحيث لا يمنعه من القراءة ، حلبي كبير،ص: ۳۵۲، ولا يصلي وفي فيه دراهم اودنانير لا يمنعه عن القراءة وان منعه لم تجز صلاته، تاتارخانية: ۵۶۵/۱،الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي ان يفعل في صلاته الخ، ط: ادارة القرآن كراچي. الدر مع الرد: ۶۴۱/۱، باب ما يفسد الصلاة، قبيل مطلب في الخشوع ، ط: سعيد كراچي.

(۳)"يبني آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد" الاعراف: ۳۱، قوله تعالىٰ " خذوا زينتكم عند كل مسجد" يدل على انه مندوب في حضور المسجد الى اخذ ثوب نظيف مما يتزين به ، وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال:" ندب الى ذلك في الجمع والاعياد. احكام القرآن للجصاص: ۵۱/۳، الاعراف، مطلب في ستر العورة في الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(و)تكره(الصلاة في ثياب البذلة)بكسر الباء وسكون الذال المعجمة ثوب لا يصان عن الدنس ممتهن. وقيل: ما لا يذهب به الى الكبراء ورأى عمر رضي الله عنه رجلا فعل ذلك فقال: أرايت لو كنت ارسلتك الى بعض الناس اكنت تمر في ثيابك هذه فقال: لا، فقال عمر رضي الله عنه : الله احق ان تتزين له،حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۳۵۹،كتاب الصلاة،فصل في المكروهات،ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۴۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۶۴۰/۱ - ۶۴۱، كتاب الصلاة،باب مايفسدالصلاة وما يكره فيها،مطلب مكروهات الصلاة،ط:سعيد كراچي.

۲......چمڑے کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، اور عام حالات میں بھی چمڑے کی ٹوپی پہننا جائز ہے۔(۱)

۳......مسجدوں میں جو ٹوپیاں رکھی جاتی ہیں اگر وہ صاف اور عمدہ ہیں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر وہ پھٹی پرانی یا میلی کچیلی ہیں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے،(۲) کیونکہ ایسی ٹوپی پہن کر کوئی شخص کسی سنجیدہ محفل میں نہیں جاتا، تو اللہ رب العزت کے دربار میں ایسی ٹوپی پہن کر حاضری دینا کیسے مناسب رہے گا؟(۳)

۴......کاغذ کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے، لیکن اگر کاغذ کی ٹوپی ایسی ہے کہ اس کو پہن کر برادری خاندان اور بازار وغیرہ میں جاتے ہوئے شرم آتی ہے تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔(۴)

۵......تولیہ اور رومال کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھنا اور اس حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے، اور ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب بھی ملے گا۔(۵)

---

(۱) ولا بأس بلبس القلانس) غير حرير و كرباس عليه ابريسم فوق اربع اصابع ، سراجية ، الدر المختار (قوله غير حرير الخ)رد على مسكين حيث قال : لفظ الجمع يشمل قلنسوة الحرير والذهب والفضة والكرباس والسوداء والحمراء ، شامي: ٧٥٥/٦، مسائل شتىٰ، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳)انظر الى الحاشية رقم ۱ في الصفحة الآتية.

(۴)انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة الآتية. والقلنسوة هي التي يدخل فيها الرأس، شامي: ۲۰۸/۴ ، فصل في الجزية، مطلب في تمييز اهل الذمة، ط: سعيد كراچي.

(۵) وبعضهم يتعممون بمناديل اكتافهم فالظاهر انه يحصل به ثواب اصل التعمم على مقتضى اللغة وظاهر الشريعة وان لم يعتبر في عرف العام، (الكلام الجليل فيما يتعلق بالمنديل، ص: ۱۰ ، مجموعه رسائل اللكهنوى: ۲۷۶/۵ ، ط: ادارة القرآن كراچي، فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۵۶/۴، ط: دار الاشاعت كراچي، والعمامة ما يدار عليها من منديل ونحوه، شامي: ۲۰۸/۴، فصل في الجزية ، مطلب في تمييز اهل الذمة، ط: سعيد كراچي.

۶......صرف ٹوپی پہن کر امامت کرنا بلا کراہت درست ہے، البتہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا اور امامت کرنا افضل ہے اور ثواب بھی زیادہ ہے۔(۱)

۷......جالی دار ٹوپی سے اگر چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے سر نظر آتا ہو تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۲)

۸......ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، (۳) اس لئے نماز کے دوران، ٹوپی، یا عمامہ، یا دونوں پہننے چاہئیں تا کہ نماز مکروہ نہ ہو۔

ٹوپی پہننا

نماز کی حالت میں ٹوپی جیب سے نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے۔ اور

---

(۱) وفي الخلاصة والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة، حلبي كبير، ص: ۲۱۲، فروع في الستر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۵۹/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. تاتارخانية: ۵۶۵/۱، كتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي. وقد ذكروا ان المستحب ان يصلي الرجل في قميص وازار و عمامة ولا يكره الاكتفاء بالقلنسوة ولا عبـــــرة لما اشتهر بين العوام من كراهة ذلك، عمدة الرعاية: ۱۹۸/۱، ط: ملتان. فتاویٰ محموديه: ۲۲/۶، ط: فاروقيه كراچي. كفايت المفتي: ۳۸۷/۳، ط: دار الاشاعت كراچي.

(۲) والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة حلبي كبير، ص: ۲۱۶، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتارخانية: ۵۶۵/۱، ط: ادارة القرآن كراچي. فتاویٰ محموديه: ۱۲۲/۶، ط: فاروقيه كراچي، كفايت المفتي: ۳۲۹/۳، ط: دار الاشاعت كراچي. (والقلنسوة) ......وهي ما تلبس في الرأس، حلبي كبير، ص: ۳۵۶، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، والقلنسوة هي التي تدخل فيها الرأس: شامي: ۲۰۸/۴، فصل في الجزية، ط: سعيد كراچي.

(۳) وتكره الصلاة حاسرا راسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلك تكاسلا او تهاونا بالصلاة، عالمگيری: ۱۰۶/۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۳۴۸، فصل في بيان ما يكره، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتار خانية: ۵۲۳/۱، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي، ط: ادارة القرآن كراچي. شامي: ۶۴۱/۱، باب ما يفسد الصلاة، قبيل مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچي. عالمگيری: ۱۰۶/۱، ط: رشيديه كوئٹه.

دونوں ہاتھوں سے ٹوپی نکال کر دونوں ہاتھ سے پہننا عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

ٹوپی سے امامت

عمامہ کے بغیر صرف ٹوپی پہن کر امامت کرنا بلا کراہت درست ہے، البتہ امام کا عمامہ پہن کر نماز پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب زیادہ ہے۔(۲)

ٹوپی گر گئی

☆......اگر نماز کے دوران ٹوپی گر گئی تو افضل اور بہتر یہ ہے کہ اسی حالت میں اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لے، لیکن اگر ٹوپی پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے۔

(۱) ویکره......نزع القميص و نحوه والقلنسوة وكذا يكره لبسهما اذا كان النزع أو اللبس بعمل يسير لانه عمل اجنبي من الصلوة لا يحصل به لتميم شئي من اعمالها ولهذا كان مفسدا اذا حصل بعمل كثير بأن احتاج الى اليدين او كان مما لو رآه الناظر ظنه ليس في الصلاة، حلبي كبير، ص: ۳۵۲، فصل في المكروهات، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتارخانية: ۱/۵۶۳، كتاب الصلاة، باب ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي. ويفسدها (كل عمل كثير) ليس من اعمالها ولا لاصلاحها، وفيه اقوال خمسة اصحها (ما لا يشك) بسببه (الناظر) من بعيد (في فاعله انه ليس فيها) وان شك انه فيها ام لا فقليل الخ، الدر المختار، وفي الشامية (قوله وفيه اقوال خمسة الخ) القول الثاني ان ما يعمل عادة باليدين كثير وان عمل بواحدة كالتعميم وشد السراويل وما عمل بواحدة قليل وان عمل بهما كحل السراويل ولبس القلنسوة ونزعها الخ، شامي: ۱/۶۲۴ - ۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب. ط: سعيد كراچي.

(۲) الثاني: قال الامام المحقق في الهدى: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس العمامة فوق القلنسوة ويلبس القلنسوة بغير عمامة، ويلبس العمامة بغير قلنسوة، وكان اذا اعتم ارخى طرف عمامته بين كتفيه كما في حديث عمرو بن حريث " غذاء الالباب" للشيخ محمد السفار يني الحنبلي، ۲/۲۴۶ مطلب: صفة عمامته عليه السلام، ط: موسسة قرطبة، وانظر الحاشية السابقة.

☆......نماز میں قیام یا رکوع کی حالت میں گری ہوئی ٹوپی اٹھا کر پہننا جائز نہیں ہے، عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی، البتہ سجدہ اور قعدہ کی حالت میں سر کے سامنے گری ہوئی ٹوپی ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لینا بہتر ہے، اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۱)

ٹیپ ریکارڈ کی اذان

''ریڈیو سے اذان دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ٹی وی سے اذان دینا

''ریڈیو سے اذان دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ٹیلی ویژن دیکھنے والے کی امامت

ٹیلی ویژن آلہ معصیت ہے، اس کو دیکھنا ناجائز ہے، اور ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، مگر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

(۱) ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل الا اذا احتاجت لتكوير او عمل كثير، شامي: ۱/ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة، قبيل مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچي. تاتار خانية: ۱/ ۵۶۴، وفي الحجة سئل صاحب الكتاب عمن سقطت قلنسوته او عمامته في الصلاة كيف يصنع، فقال: رفع القلنسوة بعمل قليل بيد واحدة افضل من الصلاة مع كشف الرأس، تاتار خانية: ۱/ ۵۶۴، الفصل الرابع في بيان ما يكره الخ، ط: ادارة القرآن كراچي. هكذا في فتاوىٰ رحيميه: ۴/ ۳۷۸. وفي الخلاصة: أنه لو تمكنه العمامة من السجود فرفعها بيد واحدة أو سواها بيد واحدة لا يكره؛ لأنه حق تتمات الصلاة. حلبي كبير، ص: ۳۴۵، فصل في المكروهات، ط: سهيل. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۷، مكروهات الصلاة، ط: رشيدية. وحاشية الطحطاوي، ص: ۱۸۹، ط: قديمي. هندية: ۱/ ۵۹، باب شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ط: رشيدية.

(۲) وكره امامة العبد والاعرابي والفاسق والمبتدع الخ. وفي الفتاوىٰ لو صلى خلف فاسق او مبتدع ينال فضل الجماعة لكن لا ينال كما ينال خلف تقي ورع لقوله صلى الله عليه وسلم من صلى خلف عالم تقي فكانما صلى خلف نبي، البحر: ۱/ ۳۴۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر، شامي: ۱/ ۵۶۰، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ٹیلی ویژن سے اقتداء کرنا

موجودزمانہ میں حرمین کی جماعت کی نمازیں ٹی وی میں دکھاتے ہیں، اگر کوئی شخص گھر میں ٹی وی کھول کر حرم کے امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز ادا کرے گا تو اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوگی، اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ٹی وی والا کمرہ

ٹی وی معصیت اور گناہ کا آلہ ہے، اس لئے اس کو گھر میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ تاہم اگر کسی کمرہ میں ٹی وی ہے، اور وہ نماز کے دوران بند ہے تو اس کمرہ میں نماز بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر ٹی وی چل رہا ہے تو اس کمرہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ جو جگہ لہولعب، کھیل کود اور گناہ کے لئے خاص ہے اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

ٹیک لگا کر اٹھنا

''ہاتھ ٹیک کر اٹھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) فان كان بينه وبين الامام نهر كبير يجرى فيه السفن والزوارق يمنع الاقتداء وان كان صغيراً لا تجرى فيه لا يمنع الاقتداء هو المختار هكذا في الخلاصة..... وكذا لو كان في المسجد الجامع الخ، هندية؛ ۱/۸۷، الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع، ط: رشيدية كوئٹه. ، ان اتصلت الصفوف جاز والا فلا، حلبى كبير،ص: ۵۲۵، شروط المحاذات، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) وكذلك يكره في ثوب فيه تصاوير وفي التهذيب، ولو كانت على وسادة منصوبة بين يديه يكره ..... الهداية، انه يكره لو كانت على الستر ..... هذا اذا كانت التصاوير مكشوفة اما اذا كانت مستورة فلا بأس به، تاتارخانية: ۱/۵۲۳، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلى ان يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچى. شامى: ۱/۶۴۸، كتاب الصلاة، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع، الفصل الثانى فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه. حلبى كبير،ص: ۳۵۹-۳۶۰، كراهية الصلاة، قبل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

ث

ثناء

☆......امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء پڑھنا سنت ہے اور ثناء یہ ہے: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلاَ اِلٰهَ غَیْرُکَ.(۱)

☆......اور مقتدی بھی امام کے پیچھے نیت باندھ کر ثناء پڑھے، ہاں اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع کر دی تو خاموش ہو جائے، جہاں تک پڑھ لی اس پر اکتفاء کرے اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنے۔(۲)

☆......جو لوگ جماعت کی نماز شروع ہونے کے بعد آ کر نماز میں شامل ہوتے

---

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلاة قال: سبحانک اللّٰهم وبحمدک (الى آخره) ابو داؤد: ۱/۱۱۳، باب من رأى الاستفتاح بسبحانک، كتاب الصلاة، ط: دار الحديث ملتان.

ثم يقول: سبحانک اللّٰهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالىٰ جدک ولا اله غيرک، كذا في الهداية، اما ما كان او مقتديا او منفردا كذا في التاتارخانية، هندية: ۱/۷۳،الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۱/۳۰۹، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة،ط:سعيد كراچي.و: ۱/۵۴۰،ط:رشيدية كوئٹه.حاشية الطحطاوي على المراقي،ص:۱۵۴،فصل في سنن الصلاة،ط:مصطفى الباز،الجوهرة النيرة: ۱/۶۵،ط:نورمحمد كتب خانه كراچي.(الدر مع الرد: ۱/۳۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۰۱، ۳۰۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.حاشية الطحاوي على المراقي،ص: ۲۸۰، ۲۸۱، فصل في كيفية ترتيب، ط:قديمي.بدائع: ۱/۲۰۲ فصل في سنن الصلاة،ط:سعيد.

(۲)انه ياتي به كل فصل امام ا كان او ماموما او منفردا لكن قانو المسبوق لا ياتي به اذا كان الامام يجهر بالقراءة للاستماع وصححه في الذخيرة، البحر الرائق: ۱/۳۰۹، فصل واذا أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اعلم انه اذا افتتح الموتم الصلاة بعد ما شرع الامام في القراءة فلاياتي بالثناء بل يسمع وينصت، الجوهرة النيرة: ۱/۶۶، ط: نور محمد كتب خانه كراچي.تاتارخانية: ۱/۵۳۳، ط:ادارة القرآن كراچي. هنديه: ۱/۹۰ - ۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۲۰۲،فصل في السنن الصلاة،ط:سعيد كراچي، شامي: ۱/۳۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط:سعيد كراچي.حلبي كبير،ص: ۳۰۴،صفة الصلاة،ط:سهيل اكيڈمي لاهور.

ہیں، ان کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع کردی تو خاموش رہیں اوراگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع نہیں کی، یا امام نے قرأت شروع کردی لیکن بلند آواز سے نہیں جیسا کہ ظہر اور عصر کی نماز میں یا مغرب اور عشاء کی آخری رکعتوں میں تو ثناء پڑھ لیا کریں۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص مثلاً ایک رکعت ہونے کے بعد جماعت کی نماز میں شامل ہوا ہے تو وہ نیت باندھنے کے بعد دیکھے کہ امام بلند آواز سے قرأت کررہا ہے یا نہیں اگر امام بلند آواز سے قرأت کررہا ہے تو خاموش رہے اور قرأت سنے اور اس صورت میں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے لئے کھڑے ہونے کے بعد پہلے ثناء پڑھ لے پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے، اور اگر نیت باندھنے کے بعد دیکھا کہ امام بلند آواز سے قرأت نہیں کررہا ہے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے۔(۲)

---

(۱)أنه اذا ادرک الامام فی القراء ۃ فی الرکعة التی یجهر فیها لا یاتی بالثناء کذا فی الخالصة هو الصحیح کذا فی التجنیس وهو الاصح کذا فی الوجیز للکردری سواء کان قریبا او بعیدا او لا یسمع لصممه ، ...... وفی صلاۃ المخافة یاتی به هکذا فی الخلاصة، هندیة: ۱/ ۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/ ۴۸۸، باب صفة الصلاۃ، آداب الصلاۃ، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۰۴، باب صفة الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/ ۳۰۹، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۲)(والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد)حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ وان قراء مع الامام لعدم الاعتداء بها لکراهتها، مفتاح السعادة، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما الخ، ط: سعید کراچی. واذا أدرک الامام فی القراء ۃ فی الرکعة اللتی یجهر فیهالایأتی بالثناء......فاذا قام الی قضاء ماسبق یأتی بالثناء ویتعوذ للقراء ۃ کذا فی فتاویٰ قاضی خان والخلاصة، والظهیریة......ویسکت المؤتم عن الثناء اذا جهر الامام هو الصحیح کذافی التاتارخانیة، هندیة: ۱/ ۹۰ ـ ۹۱، الفصل السابع فی المسبوق، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/ ۴۸۸، باب صفة الصلاۃ، آداب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/ ۳۰۹، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاۃ . ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/ ۵۳۶، باب کیفیة الصلاۃ، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

☆......جو شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ پہلی رکعت میں رکوع میں شریک ہوا اس سے ''ثناء'' ساقط ہوگئی اب اس کو ثناء پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں امام کے قرأت شروع کرنے کے بعد شریک ہوا تو وہ نیت باندھنے کے بعد ثناء نہ پڑھے بلکہ خاموش رہے۔(۲)

☆......مدرک اور مسبوق امام کی جہری قرأت شروع ہونے کے بعد ثناء نہ پڑھے اگر مسبوق ہے تو امام کے سلام کے بعد جب بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا اس وقت ثناء پڑھے، اور سری نماز میں امام کے ساتھ بھی پڑھے اور بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو کر دوبارہ پڑھے۔(۳)

---

(۱)واذا ادرک الامام فی الرکوع او السجود ان کان اکبر رایه انه لو اتیٰ به ادرکه فی شئی من الرکوع او السجود یاتی بها قائما والا یتابع الامام ولا یاتی به، هندیة: ۱/۹۱، الفصل السابع فی المسبوق،ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۸۹، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) الا اذا کان مسبوقا وامامه یجهر بالقراءة فلا یاتی به وفی الشمایة: وینبغی التفصیل ان الامام یجهر لا یثنی وان کان یسر یثنی ...... فکان المعتمد ما مشیٰ علی المصنف. الدرمع الرد: ۱/۴۸۸ـ ۴۸۹، باب صفة الصلاة،آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۱، الفصل السابع فی المسبوق،ط: رشیدیة کوئٹه.

والمسبوق یأتی بالثناء اذاادرک الامام حالة المخافتة ثم اذاقام الی القضاء ما سبق به یاتی به ایضاً کذا ذکره فی الملتقط ووجهه ان القیام الی قضاء ما سبق کتحریمة اخریٰ للخروج به من حکم الاقتداء الی حکم الانفراد،حلبی کبیر،ص: ۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداء بها لکراهتها، مفتاح السعادة، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو أتیٰ بالرکوع او السجود او بهما الخ، ط: سعید کراچی.

ثناء آہستہ پڑھے

ثناء آہستہ پڑھنی چاہیئے، یہی سنت ہے، اگر کسی نے زور سے ثناء پڑھی ہے اور اس سے قریب والے نمازیوں کو حرج ہوتا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں ہوگا، لیکن ایسا آدمی گنہگار ہوگا۔(۱)

ثناء پڑھنے کی وجہ

۱......"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" اللہ کے دربار کے "سلام" کے مقام میں ہے۔

۲......بنی آدم میں یہ فطری امر ہے کہ جب کسی عالی شان بڑے امیر سے سوال کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجت پوری کروانا چاہتا ہے تو پہلے اس کی تعریف اور ثنا خوانی کرتا ہے، اس کی بزرگی عظمت اور شان وشوکت کو بیان کرتا ہے، اور اپنی ذلت اور عاجزی وانکساری کو بیان کرتا ہے، پھر اپنی حاجت اور ضرورت کو ظاہر کرتا ہے، یہی طریقہ نماز میں بھی سکھایا گیا ہے تا کہ انسان کو اللہ کی عظمت وبزرگی اور اپنی پستی پر آگاہی ہو، اور دل میں

---

(۱) واما سنن الصلاة فمن جملتها الثناء والتعوذ والاخفاء به، تاتارخانية: ۱/ ۵۱۱، سنن الصلاة، ط:ادارة القرآن كراچي. ويكره للمصلي ايضا(ان يجهر بالتسمية والتامين) وكذا بالثناء والتعوذ لمخالفة السنة على ما مر في صفة الصلاة، حلبي كبير، ص: ۳۵۲، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(سننها) ......والثناء والتعوذ والتسمية والتامين سرا ،هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(قوله والثناء والتعوذ والتسمية والتامين سرا) للنقل المستفيض على ما ياتي بيانه قوله سرا راجع الى الاربعة، البحر: ۱/ ۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، و: ۱/ ۳۱۱، فصل واذا ارد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۴۸۹، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط:سعيد كراچي.وقدتقدم أنه سنة لرواية الجماعة أنه كان صلى الله عليه وسلم يقوله اذا افتتح الصلاة، البحر: ۱/ ۵۴۰،باب صفة الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه.و: ۱/ ۳۰۹،ط:سعيد كراچي.

واقعی عاجزی انکساری پیدا ہو اور مکمل توجہ کے ساتھ نماز پڑھنے والا ہو۔ (احکام اسلام ص ۵۹)(۱)

ثناء چھوڑ دی

اگر کسی نے نماز کی پہلی رکعت میں ''ثناء'' چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)۔

واضح رہے کہ پہلی رکعت کی نیت باندھنے کے بعد، امام، مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ثناء پڑھنا سنت ہے۔(۳)

ثناء سے پہلے '' بسم اللّٰہ '' نہ پڑھے

ثناء یعنی ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ '' سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ '' نہ پڑھے بلکہ ثناء کے بعد '' اَعُوْذُ بِاللّٰہِ ''اور پھر '' بِسْمِ اللّٰہِ ''پڑھے۔(۴)

ثناء مسبوق کب پڑھے

''مسبوق ثناء کب پڑھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ودعا دعا الاستفتاح، تمهيد لحضور القلب وازعاجا للخاطر الى المناجاة، حجة اللّٰه البالغة: ۲/ ۸ ،اذکار الصلاة، ط: کتب خانه رشيديه دهلي.

(۲) وكذا ان كبروبدأبالقراة ونسي الثناء والتعوذ والتسمية ،لفوات محلها ولا سهوعليه، شامي: ۱/ ۴۸۹. فصل في بيان تاليف الصلاة. ط: سعيد كراچي. واما الاذكار كل ذكر لم يقصد لنفسه وانما ليقصد لكونه تبعا لغيره بتركه لا يلزمه السهو كقوله سبحانك اللّٰهم لانه قصد بن افتتاح الصلاة لانفسه. تاتار خانية: ۱/ ۱۵ .باب ما يجب السهو وما لا يجب. ط: ادارة القرآن كراچي. واما سنن الصلاة فمن جملتها الثناء، تاتارخانية: ۱/ ۱۱ ۵. ط: ادارة القرآن كراچي. ولا يجب بترك التعوذ والبسملة في الاولىٰ والثناء الخ. هنديه: ۱/ ۱۲۶ . الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ''ثناء'' کے عنوان کے حاشیہ نمبر ۱ کو دیکھیں۔

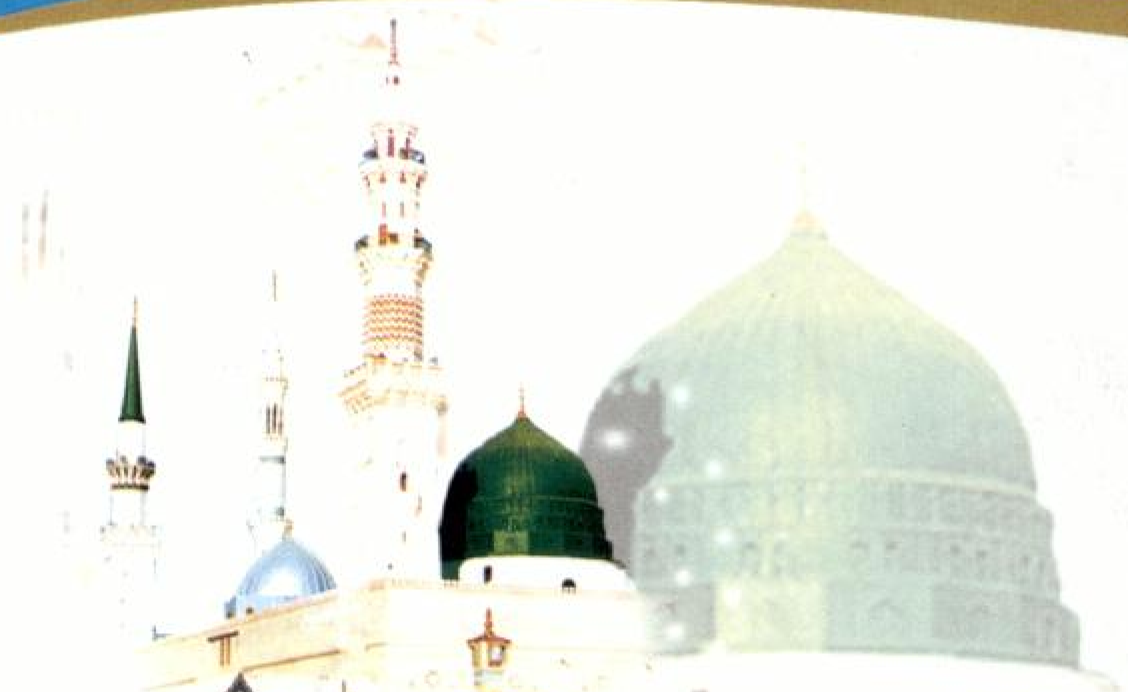
(۴) واشار المصنف الى ان محل التعو ثناء ومقتضاه انه لو تعوذ قبل الثناء اعاده بعد لعدم وقوعه في محله ،البحر الرائق: ۱/ ۳۱۱. فصل واذا اراد الدخول في الصلاة ، هندية: ۱/ ۷۳. الفصل الثالث في سنن الصلاة ،ط: رشيدية كوئٹه. ،الدر مع الرد : ۱/ ۴۸۹. فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۲

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق



مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب............نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف.........مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:..........طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل 0321-2045610

بیت العمار کراچی

فہرست

ج

جاسوسی ہو جائے

اگر نماز کی حالت میں جاسوسی کی وجہ سے گرفتار ہونے کا ڈر ہے، تو نماز توڑ کر خفیہ جگہ پر منتقل ہونا یا اور کوئی صورت اختیار کرنا جائز ہوگا، البتہ بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جالی دار ٹوپی

۱......جالی دار ٹوپی کے چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے اگر سر نظر آتا ہے تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۲)

۲......جالی دار ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، جو کپڑا مردوں کو پہننا

---

(۱) یجب قطع الصلاة) ولو فرضا (باستغاثة) شخص (ملهوف)...... (و) یجوز قطعها لخشية (خوف) من ذئب ونحوه(علی غنم)ونحوها(او خوف تردی) ای سقوط (اعمیٰ) او غیره مما لا علم عنده (فی بئر ونحو ه) کحفیرة وسطح ، واذا غلب علی الظن سقوطه وجب قطع الصلاة ولو فرضا ،حاشية الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۷۲، فصل فیما یوجب قطع الصلاة وما یجیزه وغیره ذلک، ط: قدیمی کراچی، و:۲۰۴ ، ویباح قطعه لنحو قتل حیة ، وند دابة، وفور قدر ، وضیاع ما قیمته درهم له او لغیره ، الدر مع الرد: ۶۵۴/۱، مکروهات الصلاة، قبیل مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۳۵۴، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، [تتمه]...... ان القطع یکون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا، فالحرام لغیر عذر والمباح اذا خاف فوت مال والمستحب القطع للاکمال، والواجب لاحیاء نفس، شامی: ۵۲/۲، باب ادراک الفریضة،مطلب قطع الصلاةیکون حراماًومباحاً، ط: سعید کراچی.

(۲) (والقلنسوة)......وهی ما تلبس فی الرأس،حلبی کبیر،ص: ۳۵۶،کراهیة الصلاة،ط:سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۶۴۱/۱ ، مکروهات الصلاة، مطلب فی الخشوع ط: سعید کراچی. (قوله وکذا تکره القلنسوة) ...... ولا باس بلبس القلانس ، لفظ الجمع یشمل قلنسوة الحریر والذهب والفضة والکرباس، والسواد والحمرة، آه، شامی:۳۵۴/۶، فصل فی اللبس، ط: سعید کراچی.

مباح ہے اگر وہ جالی دار ہو تو اس کی ٹوپی سے نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

جالی دار کپڑے

۱......مرد حضرات کے لئے جالی دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن ناف سے گھٹنے تک جو حصہ چھپانا ضروری ہے وہ ظاہر نہ ہو ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۲......عورتوں کے لئے نئے جالی دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں کیونکہ اس سے جسم نظر آئے گا اور چہرہ، ہتھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی جسم کا حصہ ظاہر کرنا جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) قوله ولا يذهب بها إلى الكبراء..... وقد ذكروا ان المستحب أن يصلي في قميص وازار وعمامة ولا يكره الاكتفاء بالقلنسوة ولا عبرة لما اشتهر بين العوام من كراهة ذلك، عمدة الرعاية على شرح الوقاية: ۱/۱۹۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، وفي ثياب البذلة، ط: ملتان، فتاوى محموديه: ۲/۶۶۳، ط: جامعه فاروقيه كراچي. والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة، هندية: ۱/۵۹، الباب الثاني في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير، ص: ۲۱۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) العورة للرجل ما تحت السرة حتى تجاوز ركبتيه وركبته عورة عند علمائنا جميعا هكذا في المحيط، ..... والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا في التبيين، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول، ط: رشيدية وكوئته. خلاصة الفتاوى: ۱/۴۷، الفصل السادس، ط: رشيدية كوئته، اذا كان الثوب رقيقا بحيث يصف ما تحته اى لون البشرة لا يحصل به سترة العورة اذ لا سترمع روية لون البشرة، حلبي كبير، ص: ۲۱۴، فروع شتى، ط: سهيل، وحاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۴۲، ط: مصطفى الباز.

(۳) والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا في التبيين، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيدية كوئته. بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها كذا في المتون، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئته. خلاصة الفتاوى: ۱/۴۷، ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير، ص: ۲۱۴، فروع شتى، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۱/۲۶۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

جامع عبادت

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو اسلام کی بقیہ عبادات کے ارکان کو بھی جامع ہے جیسا کہ روزہ دار کو روزہ کے دوران صبح سے شام تک روزہ کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا حکم ہے، اسی طرح نمازی کو بھی نماز کی حالت میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنا لازم ہے، جس طرح ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح انہیں چیزوں سے نماز بھی باطل ہو جاتی ہے، بلکہ غور سے دیکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نماز کے دوران نفس پر جس طرح پابندی ہوتی ہے روزہ میں نہیں ہوتی۔

جیسا کہ نماز کی حالت میں آنکھوں کے کنارے سے غیر اللہ کی طرف دیکھنا منع ہے بلکہ قیام کے دوران اپنی نظروں کو سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود میں رکھنے کا حکم ہے اور زبان کو بھی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا کسی اور چیز سے بچانا ضروری ہے، ہاتھوں سے کام کرنے اور پیروں سے چلنے کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے، حالانکہ ان چیزوں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

اسی طرح حج کے افعال بھی نماز میں پائے جاتے ہیں، اگر حج میں احرام ہے تو نماز میں تکبیر تحریمہ اس کے قائم مقام ہے، اگر وہاں طواف کعبہ اور وقوف عرفات ہے تو نماز میں استقبال قبلہ اور قیام ہے، اگر وہاں صفا مروہ کے درمیان سعی ہے تو یہاں رکوع اور سجدہ کی حرکات ہیں۔

جس طرح زکوۃ میں اپنے کل مال میں سے جو بقدر نصاب ہو ایک خاص مقدار اللہ کے واسطے مستحق زکوۃ لوگوں میں صرف کرنا ضروری ہے، اسی طرح نمازی کو بھی یہ حکم ہے کہ اپنے رات دن کے اوقات میں سے کچھ معین وقت اللہ کی رضا کے لئے صرف کرے۔

غرض نماز ہی وہ عبادت ہے جو تمام عبادات کو جامع ہے، تلاوت قرآن، کلمۂ شہادت، اللہ کا ذکر، دعا اور تسبیح سب اس میں پائی جاتی ہیں اس لئے نماز سے افضل کوئی عبادت نہیں۔

حدیث شریف میں ہے: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِمِیْقَاتِہَا۔(۱)

جان بچانے کے لئے نماز توڑنا

اپنی یا کسی دوسرے کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا واجب ہے۔(۲)

جان بوجھ کر نماز چھوڑنا کفر ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا۔(۳)

---

(۱) عن عبد اللہ ابن مسعود قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ای الاعمال افضل قال الصلاۃ لمیقاتها الی آخر الحدیث، مسند احمد: ۱/ ۴۵۱، المکتب الاسلامی، احیاء علوم الدین: ۱/ ۱۴۷ بباب ط: دار المعرفة، عن عبد اللہ ابن مسعود قال سألت النبی ﷺ ای الاعمال احب الی اللہ قال الصلاۃ لوقتها، مشکوۃ المصابیح،ص: ۵۸، کتاب الصلاۃ،الفصل الأول ط: قدیمی کراچی.

(۲) [تتمة] نقل عن خط صاحب البحر علی هامشه ان القطع یکون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا فالحرام لغیر عذر والمباح اذا خاف فوت ماله والمستحب القطع للاکمال والواجب لاحیاء نفس ،شامی:۲/ ۵۲، مطلب قطع الصلاۃ یکون حراما و مباحا، الخ، ط: سعید کراچی. اذا خاف ان یسقط من سطح او تحرقه النار او یغرق فی الماء واستغاث بالمصلی وجب علیه قطع الصلاۃ، هندیة: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثانی فی ما یکره فی الصلاۃ، ط: رشیدیه کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۷۲، فصل فیما یوجب قطع الصلاۃ، الخ،ط: قدیمی کراچی، و۲۰۴. الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۴، مکروهات الصلاۃ، قبیل مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر،ص: ۳۵۴، کراهیة الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳)ومن ترک الصلاۃ متعمدا فقد کفر ،اخرجه البزار من حدیث ابی الدرداء،احیاء علوم الدین: ۱/ ۱۴۷، ط: دار المعرفة، من ترک الصلاۃ، متعمدا فقد کفر جهارا ،طبرانی فی الاوسط، فیض القدیر:۶/ ۱۰۲، رقم الحدیث :۸۵۸۷، ۱۱/ ۵۷۳۸، ط: نزار مصطفیٰ الباز ریاض.

جانماز کا گوشہ الٹ دینا

بعض عورتیں نماز پڑھنے کے بعد جانماز کا گوشہ الٹ دینا ضروری سمجھتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ شیطان اس پر نماز پڑھے گا، یہ بات صحیح نہیں، ایسی کوئی بات شریعت سے ثابت نہیں ہے۔ (۱)

جانور اُڑانا

''ڈھیلہ پھینکنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جانور کتا، بلی وغیرہ کا نمازی کے آگے سے گزرنا

اگر نمازی کے آگے سے کوئی بھی جانور مثلاً کتا، بلی وغیرہ گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (۲)

جائے نماز اپنی بچھانا

☆......اگر مقتدی یا نمازی اپنا خاص مصلّی (جائے نماز وغیرہ) بچھا کر نماز پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اپنا مصلّی بچھا کر نماز پڑھنا کوئی ضروری بھی نہیں بلکہ

---

(۱) اغلاط العوام مولانا اشرف علي تهانوي، ص: ۴۷، نماز و جماعت کے اغلاط، ط: ادارة المعارف کراچي، فتاوی رحیمیه: ۲۵/۵، باب صفة الصلاة، ط: دار الاشاعت، طباعت سن ۲۰۰۳ء.

(۲) ولا يفسدها ...... مرور مار في الصحراء او في مسجد كبير بموضع سجوده في الاصح، ...... ولو امرأة او كلبا. وفي الشامية (قوله ولو امرأة او كلباً) بيان للاطلاق واشار به الي الرد على الظاهرية بقولهم: يقطع الصلاة مرور المرأة والكلب والحمار وعلى احمد في الكلب الاسود والي ان ما روى في ذلك منسوخ كما حققه في الحلية، شامي: ۶۳۴/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي، مرور المار في موضع سجود المصلي فانما لا يفسدها عند عامة العلماء سواء كان المار امرأة او حمارا او كلبا او غيرها، البحر الرائق: ۱۵/۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي.

مسجد کے بچھائے ہوئے مصلی پر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

☆......ہاں اگر کوئی نمازی مریض ہے مثلا رال یا پیشاب گرنے کا خطرہ ہے تو اپنا مصلی بچھالینا چاہیئے۔(۲)

☆......اگر مسجد میں بچھے ہوئے مصلے پر ایسا نقش ونگار ہے کہ نماز کے دوران خشوع خضوع اور توجہ میں خلل آتا ہے تو اس صورت میں اپنا مصلی بچھالینا بہتر ہے۔(۳)

☆......اگر مسجد میں بچھے ہوئے مصلے کے بارے میں یہ شک ہے کہ وہ حلال رقم

---

(۱) حمل السجادة في زماننا اولیٰ احتیاطا ،الدر مع الرد: ۱/ ۳۵۰، قبیل کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. ولا باس بالصلاة علی الفراش والبسط واللبود اذا وجد حجم الارض،حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۰۳، فصل فیما لا یکرہ للمصلی،وص: ۳۷۱، ط: قدیمی کراچی.

(۲) فلا یجوز الاستصباح بدهن نجس فیه ولا تطینه بنجس ولا البول والفصد فیه ولو فی اناء ، قال الشامی(قوله والفصد) لا فرق بینه وبین البول . الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۵۶، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، مطلب فی احکام المسجد ، ط: سعید کراچی.قوله تعالیٰ" ان طهرا بیتی " سورۃ البقرۃ، آیۃ رقم۱۲۵ .

(۳) (او لغیر ذی روح لا) یکرہ لانها لا تعبد ، الدرالمختار،(قوله او لغیرذی روح) لقول ابن عباس للسائل، فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له رواه الشیخان، شامی: ۱/ ۶۴۹، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة ، ط: سعید کراچی، (ولا باس بنقشه خلا محرابه) فانه یکرہ، لانه یلهی المصلی ، ویکرہ التکلف بدقائق النقوش ونحوها(قوله لانه یلهی المصلی) ای فیخل بخشوعه من النظر الی موضع سجوده و نحوه، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۸ ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، مطلب کلمة لا بأس دلیل علی ان المستحب غیرہ، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/ ۴۲۰، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.

سے خریدا گیا ہے یا حرام رقم سے تو اس صورت میں اپنا مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔(۱)

جذامی

☆......جذامی یعنی کوڑھ کا مریض مسجد میں نہ آئے اور جماعت میں شریک نہ ہو، اور گھر میں نماز پڑھے، ایسے آدمی کو جماعت چھوڑنے کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا بلکہ جماعت کا شوق دل میں رکھنے کی صورت میں جماعت کا ثواب ملے گا۔(۲)

☆......جذامی سے جمعہ اور جماعت ساقط اور معاف ہے اس وجہ سے وہ مسجد میں نہ آئے۔(۳)

☆......اور جو لوگ جذامی شخص سے علیحدہ رہیں اور احتراز کریں انہیں ملامت

---

(۱) عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات لا يعلمهن كثير من الناس فمن اتقى الشبهات استبرأ لدينه وعرضه ومن وقع في الشبهات وقع في الحرام الخ، مشكوة المصابيح، ص: ۲۴۱، كتاب البيوع، الفصل الاول، ط: قديمي كراچي. (قوله لو بما له الحلال، قال تاج الشريعة: اما لو انفق في ذلك مالا خبيثا وما لا سببه الخبيث والطيب فيكره، لان الله تعالىٰ لا يقبل الا الطيب، فيكره تلويث بيته بما لا يقبله، شامي: ۱/۶۵۸، باب ما يفسد الصلاة، و ما يكره فيها، قبيل مطلب في افضل المساجد، ط: سعيد كراچي.

(۲)(قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل ونحوه مماله رائحة كريهة للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، قال الامام العيني في شرحه على صحيح البخاري قلت: علة النهي اذى الملائكة واذى المسلمين وكذالك القصاب والسماك والمجذوم والابرص اولىٰ بالالحاق... فبالنظر إلى الاولىٰ يعذر في ترك الجماعة وحضور المسجد، شامي: ۱/۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۳)......والمجذوم والابرص اولى بالالحاق وقال سحنون لا ارى الجمعة عليهما واحتج بالحديث والحق بالحديث كل من آذى الناس بلسانه وبه افتىٰ ابن عمر وهو اصل في نفي كل من يتأذى به .... وقوله صلى الله عليه وسلم "وليقعد في بيته" صريح في ان اكل هذه الاشياء عذر في التخلف عن الجماعة وايضا هنا علتان: أذى المسلمين وأذى الملائكة فبالنظر الى الاولىٰ يعذر في ترك الجماعة وحضور المسجد، الخ، شامي: ۱/۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچي.

کرنا یا برا بھلا کہنا درست نہیں کیونکہ جذامی مریض سے بھاگنے اور بچنے کا حکم نبی کریم ﷺ نے خود دیا ہے۔(۱)

جسم پاک ہونا ضروری ہے

نماز پڑھنے والے کا جسم نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا ضروری ہے، خواہ نجاست غلیظہ ہو یا نجاست خفیفہ نظر آتی ہو یا نظر نہ آتی ہو، ہاں اگر معافی کی مقدار ہے تو کوئی بات نہیں، مگر اس سے بھی پاک ہونا افضل اور بہتر ہے۔(۲)

اور نماز پڑھنے والے کا جسم نجاست حکمیہ یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر سے بھی پاک ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱)عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولاطيرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم كما تفر من الاسد، رواه البخاری، مشکوة المصابيح، ص: ۳۹۱، باب الفال والطيرة، ط: قديمی كراچی.

(۲)تطهير النجاسة من بدن المصلی وثوبه والمكان الذی يصلی عليه واجب كذا فی الزاهدی........ النجاسة ان كانت غليظة وهی اكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلاة بها باطلة وان كانت مقداردرهم فغسلها واجب والصلاة معها جائزة وان كانت اقل من قدر الدرهم فغسلها سنة وان كانت خفيفة فانها لا تمنع جواز الصلاة حتیٰ تفحش ،هندية: ۱/۵۸،الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۱/۲۶۷ باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی، شامی: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳)قال رحمه الله تعالیٰ: هی ای شروط الصلاة طهارة بدنه من حدث و خبث و ثوبه ومكانه لقوله تعالیٰ وان كنتم جنبا فاطهروا ، المائدة: ۶، تبيين الحقائق: ۱/۲۵۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی، شامی: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. (هی)ستة(طهارة بدنه) ای جسده لدخول الاطراف فی الجسد دون البدن فليحفظ(من حدث)بنوعيه، الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.حاشية الطحطاوی علی المراقی،ص:۲۰۷، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمی كراچی. حلبی كبير،ص: ۱۷۷، الشرط الثانی ط: سهيل اكيڈمی.

جسم کو حرکت دینا

"حرکت دینا" کے عنوان کو دیکھیں۔

جگانا

نماز کے لئے لوگوں کو نیند سے جگانا جائز ہے، خاص طور پر صبح کا وقت غفلت کا وقت ہوتا ہے، غافلوں کو بیدار کرنا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے لوگوں کو عادی بنانا نہ صرف جائز بلکہ یہ ثواب کا کام ہے، باقی اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب تک اس کی ضرورت ہو، نیز یہ کہ یہ کام سلیقہ سے ہونا چاہیئے، تماشہ نہ بنانا چاہیے اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا باعث نہیں ہونا چاہیئے، خواتین اور معذور لوگوں کا خیال رکھنا چاہیئے، اور جن مکانوں میں لوگ نماز اور ذکر میں مشغول ہیں ان کا لحاظ رکھنا چاہیئے، اور لوگوں کو بھی چاہیے کہ نماز کے اوقات میں نماز کے لئے خود ہی اٹھ جائیں اور لوگوں کو جگانے کی زحمت سے بچائیں۔(۱)

---

(۱) واستحسن المتاخرون التثويب وهو العود الى الاعلام بعد الاعلام بحسب ما تعارفه كل قوم لظهور التواني في الامور الدينية ، حلبي كبير،ص: ۳۷۶، سنن الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و،ص: ۳۲۶، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹة. . ولظهور التواني في الامور الدينية استحسن المتاخرون التثويب بين الاذان والاقامة في الصلوات كلها سوى المغرب وهو العود إلى الاعلام بعد الاعلام بحسب ما تعارفه كل قوم لانه مبالغة في الاعلام فلا يحصل ذلک الا بما يتعارفونه ، مجالس الابرار،ص: ۳۷۷،۳۷۸، مجلس ، ۳۸،ط:سهيل اكيڈمي لاهور. فتاویٰ رحیمیه ۱۲۱/۵: ، مفسدات الصلوة، ط:دارالاشاعت، الدر مع الرد: ۳۸۹/۱، باب الاذان، ط: سعيد كراچي. هندية: ۵۶/۱،الباب الثاني في الاذان،الفصل الثاني في كلمات الاذان والاقامة،ط:رشيدية كوئٹه. [فرع] لا يجب انتباه النائم في اول الوقت ، ويجب اذا ضاق الوقت ، شامي: ۳۵۸/۱، كتاب الصلاة، قبل مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچي. قلت : هذا ما اذا نام بعد دخول الوقت.

جگہ پاک ہو

۱.....نماز پڑھنے کی جگہ نجاست اور گندگی سے پاک ہونا ضروری ہے۔ ناپاک جگہ پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔

نماز پڑھنے کی جگہ سے مراد وہ مقام ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پاؤں رہتے ہوں، اور سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔ (۲)

۲.....اگر کسی ناپاک جگہ پر کوئی کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ شرط ہے

---

(۱) تطهير النجاسة من بدن المصلى وثوبه والمكان الذى يصلى عليه واجب، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث عشر فى شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/۲۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲)(ومكانه) اى موضع قدميه او احداهما ان رفع الاخرى وموضع سجوده اتفاقا فى الاصح لا موضع يديه وركبتيه على الظاهر الا اذا سجد على كفه كما سيجى، الدر المختار، قوله اتفاقا فى الاصح) .... لكن لو سجد على نجس فعندهما تفسد الصلاة وعنده ابى يوسف تفسد السجدة، فاذا اعادها على طاهر صحت عنده لا عندهما، والاولىٰ ظاهر الرواية كما فى الحلية (قوله على الظاهر) اى ظاهر الرواية كما فى البحر، لكن قال فى منية المصلى، قال فى العيون: هذه روايةشاذة وفى البحر: واختار ابو الليث ان صلاته تفسد وصححه فى العيون، وفى النهر، وهو المناسب لا طلاق عامة المتون وايده بكلام الخانية، قلت: وصححه فى متن المواهب و نور الايضاح والمنية وغيرها فكان عليه المعول، وقال فى شرح المنية: وهو الصحيح لان اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وان كان وضع ذلك العضو ليس بفرض، الدر مع الرد: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. (قوله فلا تلزم) .... : ۱/۴۷۶-۴۷۷، قبيل آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۶۱، الفصل الثانى فى طهارة ما يستر به العورة وغيره، ط: رشيديه كوئٹه، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۷۵، الفصل السابع، ط: رشيديه كوئٹه، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۰۹، باب شروط الصلاة واركانها ط: قديمى كراچى، بحر: ۱/۲۶۷ باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔(۱)

جگہ روکنا

☆......اگر کوئی شخص پہلے سے آکر مسجد میں کسی خالی جگہ پر بیٹھا ہو تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے، پھر اگر وضو کرنے کے لئے جاتے وقت اس نے رومال یا کپڑا وغیرہ رکھ کر اس جگہ کو روکا ہے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، اگر کوئی دوسرا شخص اس جگہ پر بیٹھ گیا تو پہلا آدمی وضو کر کے آنے کے بعد دوسرے آدمی کو اٹھا سکتا ہے۔(۲)

☆......اور اگر کوئی شخص مسجد میں رومال یا کپڑا رکھ کر جگہ روکنے کے بعد گھر چلا گیا تو یہ درست نہیں اور اس طرح جگہ روکنا بھی جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) وفي الخلاصة: ولو بسط بساطا رقيقا على الموضع النجس وصلى عليه ان كان البساط بحال يصلح ساتراً للعورة تجوز الصلاة، وان كانت رطبة فالقى عليها ثوبا وصلى ان كان ثوبا يمكن ان يجعل من عرضه ثوبا يجوز عند محمد وان كان لا يمكن لا يجوز ، البحر: ۲۶۸/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۲۰۷-۲۰۸، باب شروط الصلاة، واركانها، ط:قديمي كراچي، شامي: ۴۰۳/۱، باب شروط الصلاة،(قوله ومكانه)ط: سعيد كراچي.

(۲) قلت :وينبغي تقييده بمااذا لم يقم عنه على نية العود بلا مهلة كما لو قام للوضوء مثلا ولا سيما اذا وضع فيه ثوبه لتحقق سبق يده تأمل، رد المحتار: ۶۶۲/۱، مطلب في الغرس في المسجد (قوله وليس له الخ) ط:سعيد كراچي.

(۳) (قوله و تخصيص مكان لنفسه) لانه يخل بالخشوع ، وكذا في القنية اى لانه اذا اعتاده ثم صلى فيه غيره يبقى باله مشغولا بالاول...(قوله وليس له الخ)......له في المسجد موضع معين يواظب عليه وقد شغله غيره قال الاوزاعي: له ان يزعجه وليس له ذلك عندنا اى لأن المسجد ليس ملكا لاحد، الدر المختار مع الرد: ۶۶۲/۱ باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچي.هندية: ۱۰۸/۱،الفصل الثاني في ما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئته، محموديه:۵۲۰/۶، ط: فاروقيه.

جگہ کا پاک ہونا اور سائنسی حقائق

چونکہ نماز کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے اس لئے ایسی جگہ جہاں کسی مرض کے جراثیم نہ ہوں کیونکہ بعض اوقات وہ جگہ جسے ہم ناپاک سمجھتے ہیں وہاں پتھالو جی (Pathology) کے مطابق چھوتی امراض (Contagious Diseases) کے جراثیم ہوتے ہیں کیونکہ گوبر میں تشنج (Tetanus) آنتوں کے کیڑوں کے انڈے، (Eggs of intestinal Worms) ہیضہ (Cholera) اور ٹائی فائڈ (Typhoid) کے جراثیم ہوتے ہیں لیکن یہ تحقیقات تو اب ہوئی ہیں اسلام نے صدیوں پہلے سے آگاہ کر دیا تھا۔

بالکل یہی کیفیت بدن کے پاک ہونے کی ہے۔ کیونکہ جب مسلمان نمازی مسجد میں نماز کے لئے جائے گا تو اگر اس کے کپڑے اور بدن صاف نہ ہوئے تو اس سے مندرجہ ذیل نقصانات پھیلنے کے خطرات ہیں۔

نمازی کا بدن اگر صاف نہ ہوا اور اس کے بدن پر بے شمار قسم کے جراثیمی مادے لگے ہوئے ہوں گے تو یہی نمازی دوسرے نمازیوں کے لئے ان چھوتی امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

یہی نمازی نفرت اور کراہت کا ذریعہ بن جائے گا۔ اور لوگ اس کے قریب نہیں آئیں گے۔

پھر اگر ناصاف کپڑوں اور ناپاک و ناصاف بدن نمازی جس جگہ بیٹھے گا تو وہاں امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

اگر اس نے مسجد کی ٹوپیاں استعمال کیں تو گنج (Baldness) جلدی خارش، سعفہ (Dandruff) اور دیگر چھوتی امراض (Diease sContagious)

پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

☆......ڈاکٹر رابرٹ سمتھ کا تجزیہ

مشہور سرجن بلکہ سرجری کے باوا کا قول ہے کہ ہم نے عمل تطہیر (Sterilization) اسلام سے سیکھا ہے۔

☆......معاشرتی اثرات

☆......ایک بہترین معاشرے کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ اس میں رہنے والے تمام افراد آپس میں محبت، الفت اور ہمدردی سے ملیں اور رہیں یہ بات مشاہدے میں ہے کہ ناصاف بدن اور کپڑوں میں ملبوس شخص سے ہر آدمی گریز کرتا ہے۔ اسلام نے نماز کے ذریعے سے آدمی کو معاشرے میں رہنے اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا ہے کہ وہ صاف اور پاک رہے تاکہ ہر شخص اس سے محبت کرے۔

آج کے Socialogist جب انسان کی سوشل لائف (Soical Life) کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو پہلا اصول یہی بیان کرتے ہیں کہ (Man is Social Animal) کہ انسان ایک معاشرتی جانور ہے یعنی وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ مل کر رہنے پر مجبور ہے اور یہی بات اسلام زور دے کر کہتا ہے، حدیث کا مفہوم ہے اسلام میں رہبانیت نہیں یعنی معاشرے سے الگ تھلگ رہ کر زندگی گزارنے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں۔ پھر معاشرے میں رہتے ہوئے بھی انفرادی زندگی نہیں گزارنی اجتماعی زندگی کی ترغیب ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہے جب ایک حصے میں تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔

اسی اجتماعیت کے پیش نظر نماز باجماعت پڑھنے کی نہ صرف ترغیب بلکہ سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ نماز باجماعت ہی ادا ہونی چاہیئے۔ جب دن میں پانچ مرتبہ مسلمان ایک

جگہ جمع ہوں گے تو یقیناً ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال ہوگا۔ باہمی دکھ سکھ دریافت کیا جائے گا پھر ایک دوسرے کے مسائل حل کرنے کے لئے چارہ جوئی کی جائے گی۔

☆......نفسیاتی اثرات

انسان کی فطرت میں عزت اور وقار کے ساتھ رہنا لکھا ہے اگر یہی انسان اسلامی تعلیمات طہارت سے گریز کرے گا تو یہ طرح طرح کے نفسیاتی امراض میں مبتلا رہے گا۔ جن میں سب سے بڑا مرض احساس کمتری کا مرض ہے (Inferiority complex) اور اس مرض کی ابتداء ہوتے ہی یہ دیگر بے شمار نفسیاتی امراض (Pcshycological Diseases) میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۴۷-۵۰)

”جل جلالہ“ کہنا

اگر کسی نمازی نے نماز میں امام سے اللہ تعالیٰ کا نام سن کر ”جل جلالہ“ کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس نے قصداً امام کے جواب میں کہا ہے، اور نماز میں قصداً جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) ہاں اگر بلا قصد ”جل جلالہ“ کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) سمع اسم الله تعالیٰ فقال "جل جلاله" او النبی صلی الله علیه وسلم فصلیٰ علیه......... تفسد ان قصد جوابه (قال الشامی) ان اراد جوابه تفسد وكذا لو لم تكن له نية لان الظاهر انه اراد به الاجابة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچی. تاتارخانية: ۱/ ۵۸۲، باب مايفسد الصلاة ط: ادارة القرآن كراچی. البحر: ۲/ ۷، باب ما يفسد الصلاة ط: سعيد كراچی.

(۲) واذا قال المصلی فی صلاته صلی الله علی محمد ان لم یکن مجیبا لاحد لا تفسد صلاته وفی الملتقط: وكذا لو سمع اسم الله تعالیٰ فقال جل جلاله، تاتارخانية: ۱/ ۵۸۲، باب مايفسد الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچی. البحر: ۲/ ۷، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچی. الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

جلسہ

☆......دونوں سجدوں کے درمیان ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار بیٹھنا واجب ہے اس کو فقہاء کرام "جلسہ" کہتے ہیں۔(۱)

☆......دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح اطمینان کے ساتھ بیٹھنا چاہیے ورنہ دو سجدے ادا نہیں ہوں گے اور نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود، وكذا في الرفع منهما الخ، الدر المختار، وفي الشامية (قوله وكذا في الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا في القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين، شامي: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۵۰، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي، و، ص: ۲۳۳، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمي كراچي. الدر مع الرد: ۱/۵۰۵، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۱/۵۲۲، ط: ادارة القرآن كراچي. البحر: ۱/۲۹۹ — ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۲۵۷، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) وفي المحيط لو ترك تعديل الاركان او القومة التي بين الركوع والسجود ساهيا لزمه سجود السهو، فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذالك لان الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار ابن همام، البحر الرائق: ۱/۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ شامي: ۱/۵۰۵، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. وتعديل الاركان وهو تسكين الجوارح في الركوع والسجود حتىٰ تطمئن مفاصله وادناه مقدار تسبيحة وهو واجب على تخريج الكرخي وهو الصحيح، البحر الرائق: ۱/۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۷۱ الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. حجة الله البالغة: ۲/۴، الامور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

جلسہ بھول گیا

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں، اگر کسی نے جلسہ نہیں کیا، یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھا نہیں، مسلسل دو سجدے کر لئے تو اس پر سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

جلسہ کا راز

دو سجدے آپس میں اس وقت الگ ہو سکتے ہیں جب دونوں سجدوں کے درمیان ایک تیسرا فعل حائل ہو، اس لئے دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ مقرر کیا گیا، اور چونکہ قومہ اور جلسہ اطمینان وسکون کے بغیر ایک طرح کا کھیل ہوتا ہے، اور آدمی کی سبکساری پر دلالت کرتا ہے جو عبادت کی شان کے بالکل خلاف ہے، اس لئے ان دونوں کو بھی اطمینان کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (احکام اسلام ص ۲۳) (۲)

جلسہ کا فرق

مرد جلسہ اور قعدہ میں اپنا دایاں پیر کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے، اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں نیچے کی طرف نہ ہو جائیں، اور عورتیں اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں

---

(۱) وفي المحيط لو ترک تعديل الارکان او القومة التي بين الرکوع والسجود ساهيا لزمه سجود السهو، فيکون حکم الجلسة بين السجدتين کذلک لان الکلام فيهما واحد والقول بوجوب الکل هو مختار محقق ابن الهمام، البحر الرائق: ۱/ ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد کراچي. هندية: ۱/ ۷۱ الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية کوئٹه.

(۲) ولما کان السجدتان لا تصيران اثنين الا بتخلل فعل اجنبي شرعت الجلسة بينهما، ولما کانت القومة والسجدة بدون الطمانينة طيشا ولعبا منا فيا للطاعة امر بالطمانينة فيهما، حجة الله البالغة: ۲/ ۶، الامور التي لا بد منها في الصلاة، ط: کتب خانه رشيدية دهلي.

سرین پر بیٹھیں۔(۱)

جلسہ کا مسنون طریقہ

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو ”جلسہ“ کہتے ہیں، اور جلسہ میں ایک مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار بیٹھنا چاہیے۔(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ ایک سجدہ کے بعد سر مبارک اٹھا کر برابر سیدھے بیٹھ جاتے، پھر دوسرا سجدہ فرماتے تھے۔(۳)

مزید تفصیل ”قومہ کا مسنون طریقہ“ کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

جلسہ میں دعا کا حکم

مقتدی دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ“ کہے۔ اور اگر وقت مل جائے تو ”وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ“ بھی کہہ سکتا ہے منع نہیں

---

(۱) واذارفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افترش رجله اليسرىٰ وجلس عليها ونصب اليمنىٰ نصبا ووجه اصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط اصابعه ...... وان كانت امرأة جلست على اليتها اليسرىٰ واخرجت رجليهما من الجانب الايمن ، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۱۶۱، سنن الصلاة ،ط: مصطفىٰ باز،فصل في بيان سننها، ص: ۲۶۹، ط: قديمي، البحر: ۱/۳۲۱، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ”جلسہ“ کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير،..... وكان اذا رفع رأسه من السجدة لم يسجد حتىٰ يستوي جالسا، مشكوٰة المصابيح،ص: ۷۵ـ و ۸۲، باب صفة الصلوٰة، ط: قديمي كتب خانه كراچي، صحيح البخاري: ۱/۱۱۰، باب الطمانينة، حين يرفع رأسه من الركوع ، ط: قديمي كراچي.

ہے،(۱) البتہ امام کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت یہ ہے کہ امام ہلکی پھلکی نماز پڑھائے، کیونکہ جماعت کی نماز میں مریض اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اس کا لحاظ کرنا چاہیئے تا کہ مقتدیوں کو زحمت، مشقت اور تکلیف نہ ہو۔(۲)

---

(۱) وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين اللّهم اغفرلي وارحمني واهدني وعافني وارزقني، رواه ابو داود والترمذي، مشكوٰة المصابيح، ص: ۸۴، باب السجود وفضله، ط: قديمي كراچي، جامع الترمذي: ۱/۶۳، باب مايقول الرجل بين سجدتين ط: سعيد كراچي، ابو داود: ۱/۱۳، ط: امداديه ملتان (قوله وليس بينهما ذكر مسنون) قال ابو يوسف: سألت الامام أيقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع والسجود اللهم اغفرلي: قال يقول ربنا لك الحمد وسكت: ولقد احسن في الجواب اذ لم ينه عن الاستغفار نهر وغيره اقول: بل فيه اشارة الى انه غير مكروه، اذ لو كان مكروها لنهى عنه كما ينهى عن القراءة في الركوع والسجود وعدم كونه مسنونا لا ينافي الجواز كالتسمية بين الفاتحة والسورة، بل ينبغي ان يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدتين خروجا من خلاف الامام احمد لا بطاله الصلاة بتركه عامدا و لم ارمن صرح بذلك عندنا لكن صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف، شامي: ۱/۵۰۵، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، وما ورد محمول على النفل، الدر المختار (قوله محمول على النفل) .... وصرح به في الحلية في الوارد في القومة والجلسة وقال انه ان ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراد او الجماعة والماموون محصورون لا يثقلون بذلك الخ، شامي: ۱/۵۰۶، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير، واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء، مشكوٰة المصابيح، ص: ۱۰۱، باب ماعلى الامام، ط: قديمي كراچي، ويكره تحريما (تطويل الصلاة على القوم زائداعلى قدرالسنة في قراءة واذكاررضى القوم او لا لاطلاق الامر بالتخفيف الدر المختار، وفي الشامي: (قوله لاطلاق الامر بالتخفيف) وهو ما في الصحيحين "اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير، واذ اصلى لنفسه فليطول ما شاء" الخ، شامي: ۱/۵۶۴، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعي ام لا، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۵۱، باب الامامة، قوله وتطويل الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۷، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

جلسہ میں ہاتھوں کو زانوں پر نہ رکھنا

"ہاتھوں کو زانوں پر نہ رکھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

جماعت

جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر جمعہ وعیدین کی نماز صحیح نہیں ہوتی، اور تراویح اور جنازہ کی نمازوں کے لئے جماعت سنت کفایہ ہے۔ اور نفل نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے، اور رمضان کے علاوہ باقی مہینوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے، اور نفل نمازوں میں تین آدمیوں سے زیادہ ہوں تو جماعت مکروہ ہے۔ (۱)

۱..... مرد حضرات کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب یا سنت موکدہ ہے۔ (۲)

۲..... جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں، اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو اور دوسرا متبوع، اور تابع اپنی نماز صحیح یا خراب ہونے کو

---

(۱) والجماعة سنة مؤكدة للرجال..... الا في جمعة و عيد فشرط وفي التراويح سنة كفاية في وتر رمضان مستحبة على قول وفي وتر غيره وتطوع على سبيل التداعي مكروهة ، قال الشامي: (قوله وفي وتر غيره) كراهة الجماعة فيه هو المشهور..... (قوله على سبيل التداعي بأن يقتدى اربعة فاكثر بواحد، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۲ ،باب الامامة، ط: سعيد كراچى، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۵۳ ،الباب الخامس عشر،ط:رشيدية كوئٹه.البحر : ۱/ ۳۴۵، باب الامامة، الجماعة سنة مؤكدة ،ط: سعيد كراچى.

(۲) فتسن أو تجب.....على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة، من غير حرج، الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۲، الباب الخامس في الامامة،ط:رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/ ۳۴۴ـ ۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

امام کی نماز پر محمول کرے۔(۱)

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیئے کہ جب کچھ لوگ کسی بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں، اور سب کا مطلب اور مقصد ایک ہوتا ہے تو کسی ایک کو اپنی طرف سے وکیل کردیتے ہیں، اس وکیل کی گفتگو ان سب کی گفتگو سمجھی جاتی ہے۔ نماز پڑھانے والے کو "امام" اور اقتداء کرکے نماز پڑھنے والے کو "مقتدی" کہتے ہیں۔

۳......امام کے علاوہ ایک آدمی نماز میں شریک ہونے سے جماعت ہوجاتی ہے۔ ہاں جمعہ کی نماز میں کم از کم امام کے علاوہ تین آدمیوں کے بغیر جمعہ کی جماعت نہیں ہوتی۔(۲)

۴......جس طرح فرض نماز میں جماعت ہوسکتی ہے اسی طرح نفل میں بھی جماعت ہوسکتی ہے البتہ نفل نماز کی جماعت میں تین افراد سے زائد ہونا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) اذا زاد علی الواحد فی غیر الجمعة فهو جماعة وان کان معه صبی عاقل کذا فی السراجية، هندية: ۸۳/۱، الباب الخامس فی الامامة، ط: رشيديه کوئٹة. واقلها اثنان واحد مع الامام ولو مميزا، الدر المختار مع الرد: ۵۵۳/۱، باب الامامة، ط: سعيد کراچی، البحر: ۳۴۵/۱، باب الامامة، ط: سعيد کراچی.

(۲) واقلها اثنان واحد مع الامام، الدر المختار............(قوله واقلها اثنان)............ هذا فی غير الجمعة ای فان اقلها فيها ثلاثة صالحون للامامة سوی الامام الدر مع الرد: ۵۵۳/۱، باب الامامة، ط: سعيد کراچی. هندية: ۸۳/۱، الباب الخامس فی الامامة، ط: رشيدية کوئٹه. اعلم بأن الجمعة فريضة ولها شرائط منها الجماعة واختلفوا في مقدار العدد قال ابو حنيفة و محمد ثلاثة سوی الامام وعن ابی یوسف اثنان سوی الامام، خلاصة الفتاوی: ۲۱۰/۱، الفصل الثالث والعشرون، ط: رشيدية، حلبی کبير، ص: ۵۵۷، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهيل. البحر: ۳۴۵/۱، باب الامامة، ط: سعيد کراچی.

(۳) والجماعة سنة مؤكدة للرجال .... وفي وتر غيره وتطوع علی سبيل التداعی مکروهة قوله علی سبيل التداعی بأن يقتدی اربعة فاكثر بواحد، الدر مع الرد: ۵۵۲/۱، باب الامامة، ط: سعيد کراچی، هندية: ۸۳/۱، باب الخامس في الامامة ط: رشيديه کوئٹة البحر الرائق: ۳۴۵/۱، باب الامامة، ط: سعيد کراچی.

۵......عورتوں پر جماعت لازم نہیں بلکہ اپنے گھر میں پردے کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ثواب زیادہ ملے گا۔(۱)

جماعت ترک کرنا

کسی عذر کے بغیر قصداً جماعت ترک کرنے پر مداومت کرنا کبیرہ گناہ ہے اور ایسا آدمی فاسق ہے۔(۲)

اگر اتفاقاً ایک دو مرتبہ جماعت نکل گئی تو یہ کبیرہ گناہ نہیں ہوگا۔

جماعت ترک کرنے پر وعید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایسا ارادہ کیا تھا کہ جو لوگ جماعت کی نماز میں نہیں آتے ان کے گھروں کو آگ لگادوں، لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ

---

(۱) ویکره تحریما جماعة النساء ولو في التراويح(الدر المختارمع الرد: ۱/ ۵۶۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۸۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/ ۲۴۴، باب الامامة، ط: امداديه ملتان. ولا يحضرن الجماعات لما فيه من الفتنة و المخالفة لقوله عليه السلام صلاة المرأة في بيتها افضل من صلاتها في حجرتها وصلاتها في مخدعها افضل من صلاتها في بيتها فالافضل لها ما كان استرلها لا فرق بين الفرائض وغيرها كالتراويح حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۳۰۴، باب الامامة ، ط: قديمي كراچي، ابو داود: ۱/ ۲۲۰،رقم: ۵۷۱، ط: بيروت، بذل المجهود: ۱/ ۳۱۹، باب ما جاء في خروج النساء الي المسجد، ط:امداديه ملتان. والدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۶۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فتسن اوتجب ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة (قوله بتركها مرة) بلا عذر هذا عند العراقيين وعند الخراسانيين انما يأثم اذا اعتاده الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۴، باب الامامة، ط:سعيد كراچي. وذكر في غاية البيان معزيا الي الاجناس ان تارك الجماعة يستوجب اساءة ولا تقبل شهادته، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. .... وهذه كلها احكام الواجب وقد يوفق بأن ترتب الوعيد في الحديث وهذه الاحكام المذكورة مما استدل به على الوجوب مقيدا بالمداومة على الترك، حلبي كبير،ص: ۵۰۹، فصل في الامامة، وفيها مباحث، ط: سهيل اكيڈمي.

سے ایسا نہ کیا۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگ سخت گنہگار ہیں البتہ ان کے گھروں کو آگ لگانا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے گھروں میں آگ نہیں لگائی۔

جماعت ترک کرنے کے عذر

۱.....نماز صحیح ہونے کی شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو، مثلاً طہارت یا سترِ عورت کی شرط موجود نہ ہو۔

۲.....سخت بارش ہو۔

۳.....مسجد میں جانے کے راستہ میں سخت کیچڑ ہو، سردی سخت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں بیمار ہو جانے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہو۔

۴.....مسجد جانے میں مال واسباب چوری ہو جانے کا ڈر ہو۔

۵.....مسجد جانے میں کسی دشمن کی جانب سے حملے کا ڈر ہو۔

۶.....مسجد جانے سے کسی قرض خواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا ڈر ہو۔ بشرطیکہ اس کا قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ اور اگر قرض ادا کرنے پر قادر ہے اس کے باوجود

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لقد هممت ان آمر بحطب فيحطب ثم آمر بالصلوٰة فيؤذن لها ثم آمر رجلا فيؤم الناس ثم اخالف الی رجال ، وفی رواية لا يشهدون الصلوٰة فاحرقهم عليهم بيوتهم ،رواه البخاری ، مشكوٰة ، ص: ۹۵ ، الفصل الاول، ط: قديمی كراچی. عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال لو لا ما فی البيوت من النساء والذرية اقمت صلاة العشاء وامرت فتيانی يحرقون ما فی البيوت بالنار ،رواه احمد،مشكوٰة المصابيح،ص: ۹۷ ،الفصل الثالث،ط:قديمی كراچی. فتاویٰ دار العلوم ديوبند:۳/ ۴۹، ط: دار الاشاعت كراچی، حلبی كبير ،ص: ۵۰۸، فصل فی الامامة، فيها مباحث، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

قرض ادا نہیں کرتا تو وہ ظالم ہوگا، ایسے آدمی کے لئے قرض خواہ کے خوف سے جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۷......اندھیری رات ہو روشنی کا کوئی انتظام نہ ہو، اور راستہ نظر نہ آتا ہو۔

۸......رات کا وقت ہو، اور آندھی بہت چل رہی ہو۔

۹......کسی مریض کی تیمارداری میں مصروف ہو، دوسرا کوئی شخص نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے لئے جانے کی صورت میں مریض کی تکلیف بڑھ جانے یا وحشت کا خوف ہو۔

۱۰......کھانا حاضر ہے اور بھوک سخت لگی ہو کہ کھانے کے بغیر جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں نماز میں طبیعت نہ لگنے کا خوف ہو۔

۱۱......پیشاب یا پاخانہ کا تقاضہ ہو۔

۱۲......سفر کا ارادہ ہو، اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے دیر ہونے کی صورت میں قافلہ نکل جانے یا جہاز یا ٹرین یا گاڑی نکل جانے کا ڈر ہو۔ (اور اگر علاقے کی گاڑی ہے ایک گاڑی کے بعد دوسری گاڑی آسانی سے مل جاتی ہے تو اس صورت میں جماعت ترک کرنے کی اجازت نہیں ہوگی)۔

۱۳......فقہ وغیرہ کے پڑھنے پڑھانے میں ایسا مشغول ہو کہ بالکل فرصت نہ ملتی ہو، بشرطیکہ کبھی کبھار بلاقصد جماعت ترک ہو جاتی ہو۔

۱۴......کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو، یا نابینا ہو اور لے جانے والا کوئی نہ ہو۔ (۱)

---

(۱) (فلا تجب على مريض و مقعد وزمن و مقطوع يد ورجل من خلاف) او رجل فقط، ذكره الحدادي (ومفلوج و شيخ كبير عاجز واعمى) وان وجد قائداً (ولا على من حال بينه وبينها مطر

جماعت ثانیہ

☆......ایسی مسجد جس میں امام، موذن اور جماعت کا وقت متعین نہ ہو اس میں دوسری جماعت کرانا جائز ہے۔(۱)

— وطين وبرد شديد و ظلمة كذلك) وريح ليلا لا نهارا، وخوف على ماله او من غريم او ظالم، او مدافعة احد الاخبثين، وارادة سفر، وقيامه بمريض، وحضور طعام تتوقه نفسه ذكره الحدادي، وكذا اشتغاله بالفقه لابغيره، كذا جزم به الباقاني تبعا للبهنسي: اى الا اذا واظب تكاسلا فلا يعذر، ويعزر ولو باخذ المال يعني بحبسه عنه مدة ولا تقبل شهادته، الدر المختار، وفي الشامية:(قوله وخوف على ماله) اى من لص ونحوه اذا لم يمكنه غلق الدكان او البيت مثلا، ومنه خوفه على تلف طعام في قدر او خبز في تنور .... (قوله اومن غريم) اى اذا كان معسرا ليس عنده ما يوفي غريمه والا كان ظالما (قوله او ظالم) يخافه على نفسه او ماله، (قوله الاخبثين)وكذا الريح، (قوله وارادة سفر) اى واقيمت الصلاة ويخشى ان تفوته القافلة بحر، واما السفر نفسه فليس بعذر كما في القنية (قوله وقيامه بمريض) اى يحصل له بغيبته المشقة والوحشة، كذا في الامداد، (قوله تتوقه نفسه) اى تشتاقه و تنازعه اليه مصباح، سواء كان عشاء اوغيره لشغل باله " امداد" ومثله الشراب، وقرب حضوره كحضوره فيما يظهر لوجود العلة، (قوله وكذا اشتغاله بالفقه الخ) عبارة نور الايضاح : وتكرار فقه بجماعة تفوته، ولم أر هذاالقيدلغيره ورمزفي القنية لنجم الأئمة فيمن لايحضرهاالاستغراق اوقاته في تكرير الفقه لا يعذر ولا تقبل شهادته، ثم رمزله ثانيا انه يعذر، بخلاف مكرر اللغة، ثم وفق بينهما بحمل الاول على المواظب على الترك تهاونا، والثاني على غيره، الدر مع الرد: ۱/۵۵۵ ـ ۵۵۶، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۳، الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة، ط: رشيدية كوئته. البحر : ۱/۳۴۵، باب الامامة ،ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ،ص: ۵۰۹، فصل في الامامة، وفيها مباحث ، الثاني. ط:سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) ويكره تكرار الجماعة باذان واقامة في مسجد محلة لا في مسجد طريق او مسجد لا امام له ولا موذن الدر مع الرد: ۱/۵۵۲، باب الامامة، وفي الشامية: ولو كرر اهله بدونهما او كان مسجد طريق جاز اجماعا، كما في مسجد ليس له امام ولا موذن ويصلي الناس فيه فوجا فوجا، فان الافضل ان يصلي كل فريق باذان واقامة على حدة، شامي: ۱/۵۵۳، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر کسی مسجد میں مندرجہ ذیل چار شرائط ہیں تو ایک دفعہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد دوسری دفعہ جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور وہ چار شرائط یہ ہیں۔(۱)

۱......محلّہ کی مسجد ہو عام راستہ کی مسجد نہ ہو۔(۲)

۲......پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو۔(۳)

۳......پہلی جماعت محلّہ کے ایسے لوگوں نے ادا کی ہے جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے۔(۴)

۴......دوسری جماعت بھی اس ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور

---

(۱) يكره تكرار الجماعة باذان واقامة في مسجد محلة لا في مسجد طريق او مسجد لا امام له ولا موذن له......لو كرراهله بدونهما او كان مسجد طريق جاز اجماعا كما في مسجد ليس له امام ولا موذن ويصلي الناس فيه فوجا فوجا فان الافضل ان يصلي كل فريق باذان واقامة على حدة، كذا في امالي قاضي خان، الدر المختار مع الرد المحتار: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۳، الباب الخامس في الامامة،ط: رشيدية كوئٹه. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۳/۴۶، ط: دار الاشاعت كراچي. بزازية على هامش الهندية: ۴/۵۶، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۶۱۵، فصل في احكام المسجد، الثالث في مسائل متفرقة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) والمراد بمسجد المحلة ماله امام وجماعة معلومون كما في الدر وغيرهما، شامي: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۳) يكره تكرار الجماعة في مسجد محلة باذان واقامة الا اذا صلى بهما فيه اولاً غير اهله أو اهله لكن بمخافة الاذان،شامي: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط:سعيد كراچي.

(۴) لو دخل جماعة المسجدبعد ما صلي فيه اهله يصلون وحدانا وهو ظاهر الرواية ،شامي: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے۔(۱)

☆......اگر دوسری جماعت مسجد میں ادا نہ کی جائے بلکہ گھر میں ادا کی جائے تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر ان چار شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو دوسری جماعت مکروہ نہیں مثلاً محلّہ کی مسجد نہیں بلکہ عام راستہ کی مسجد ہے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں، یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں، یا مسجد میں پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہے جو اس میں نہیں رہتے، یا دوسری جماعت اس ہیئت سے ادا نہیں کی گئی جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے، یا جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہوا ہو تو ہیئت بدلنے کی وجہ سے جماعت مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

جماعت سے الگ نماز پڑھنا

اگر جماعت ہو رہی ہے، اور کوئی شخص امام سے لڑائی کی وجہ سے جماعت میں شامل نہیں ہوتا اور اپنی نماز الگ پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی البتہ جماعت میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے فاسق اور گنہگار ہوگا۔(۳)

---

(۱) عن ابی یوسف انه اذا لم تکن الجماعةُ علی الهیئة الاولیٰ لا تکره والا تکره وهو الصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الهیئة. شامی: ۱/۵۵۳باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة، فی المسجد، ط: سعید کراچی. بزازیةعلی هامش الهندیة: ۴/۵۶ ،نوع فیمایکره ومالایکره، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر،ص: ۲۱۵، فصل فی احکام المسجد، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) (والجماعة سنة مؤکدة للرجال)قال الزاهدی:ارادوا بالتأکید الوجوب ،الدر المختار:(قوله قال الزاهدی الخ،) ...... الا ان هذا یقتضی الاتفاق علی ان ترکها مرة بلا عذر یوجب اثما ...... وقال فی شرح المنیة: والاحکام تدل علی الوجوب، من ان تارکها بلا عذر یعزر وترد شهادته ویأثم الجیران بالسکوت عنه. شامی: ۱/۵۵۲، باب الامامة، قبل مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

جماعت سے پہلے نماز پڑھ لی

اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہے، اس کے بعد دیکھا کہ وہی فرض نماز جماعت کے ساتھ ہو رہی ہے تو اس کو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر یا عشاء کا وقت ہو، فجر، عصر اور مغرب کے وقت جماعت میں شریک نہ ہو، اس لئے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، اور مغرب کے وقت اس لئے منع ہے کہ جماعت کے ساتھ دوبارہ جو نماز ادا کی جائے گی وہ نفل ہوگی اور تین رکعات کی نفل نماز قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔ (۱)

---

(۱) (ثم اقتدی) بالامام (متنفلا ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة) حاوی (الا فی العصر) فلا یقتدی لکراهة النفل بعده، الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله ثم اقتدی متنفلا) ای ان شاء، وهو الفضل،" امداد" واورد ان التنفل بجماعة مکروه خارج رمضان، واجیب بنعم اذا کان الامام والقوم متطوعین، اما اذا ادی الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله علیه الصلاة والسلام للرجلین، اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما صلاة قوم فصلیا معهم واجعلا صلاتکما معهم سبحة؛ ای نافلة، شامی: ۲/۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۷۲، باب ادارک الفریضة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۱۹، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: رشیدیة. (قوله او قیدها) .... ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فی المغرب، شامی: ۲/۵۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۱، فصل فی الامامة، وفیها مباحث، الثالث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، (قوله او قیدها) .... ای وان قیدها بسجدة فی غیر رباعیة کالفجر والمغرب فانه یقطع ویقتدی ایضا ما لم یقید الثانیة بسجدة فان قیدها أتمّ ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فی المغرب، وفی جعلها اربعا مخالفة لامامه، الخ، شامی: ۲/۵۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی، (لمن صلی الفجر والعصر والمغرب مرة) فیخرج مطلقا (وان اقیمت) لکراهة النفل بعد الاولیین، وفی المغرب احد المحظورین البتیراء او مخالفة الامام بالاتمام، الدر مع الرد: ۲/۵۵، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

جماعت سے روکیں

کچی لہسن اور پیاز کھانے والے، اور ایسا ہی گندہ دہن (جس کے منہ سے بد بو آئے) جذامی (کوڑھی) مبروص (سفید کوڑھ کے مریض) اور مچھلی بیچنے والوں کو اگر وہ کپڑے بدل کر نہ آئیں تو مسجد میں آنے سے روک دینا چاہیئے۔ (۱)

جماعت فوت ہونے پر سوگ منانا

پہلے زمانے کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ اگر جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو سات دن تک سوگ وغم منایا کرتے تھے۔ (۲)

جماعت کا ثواب

دین اسلام نے مردوں کو پانچ وقتوں کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

---

(۱) واکل نحو ثوم. ویمنع منه، وکذا اکل مؤذ ولو بلسانه، الدرالمختار وفی الشامیة: (قوله واکل نحو ثوم) ای کبصل و نحوه مما له رائحة کریهة، .... قال الامام العینی فی شرحه علی صحیح البخاری قلت: علة النهی أذی الملائکة وأذی المسلمین.......... وکذلک الحق بعضهم بذلک من بفیه بخرأوبه جرح له رائحة وکذلک القصاب، والسماک، والمجذوم والابرص اولی بالالحاق......... شامی: ۱/۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۲) وروی ان السلف کانوا یعزون انفسهم ثلاثة ایام اذا فاتتهم التکبیرة الاولیٰ ویعزون سبعا اذا فاتتهم الجماعة، احیاء علوم الدین: ۱/۱۲۶، فضیلة الجماعة، ط: ثانیة بالمطبعة الازهریة المصریة و: ۱/۱۹۸، ط: دار الخیر دمشق. وکان السلف رضی الله تعالیٰ عنهم یعزون انفسهم ثلاثة ایام اذا فاتتهم التکبیــــــرة الاولیٰ وسبعا اذا فاتتهم الجماعة، المستطرف فی کل فن مستظرف، لأحمد الاشبهی: ۱/۱۰، الفصل الثانی فی الصلاة، وفضلها، ط: دار کرم دمشق.

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ مِن صَلٰوۃِالْفَذِبِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں الگ الگ نماز پڑھنے سے ۲۷ درجے زیادہ فضیلت ہے۔(۱)

جماعت کا ثواب مل جائے گا

☆......اگر ایک مقتدی بھی امام کے ساتھ ہوگا تو جماعت ہو جائے گی، اور جماعت کا ثواب پورا ملے گا۔(۲)

☆......اگر کوئی بالغ مقتدی نہیں تو صرف بچوں کو مقتدی بنا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جماعت ہوجائے گی، اور جماعت کا ثواب پورا ملے گا۔(۳)

جماعت کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے اطاعت اور طہارت کے ساتھ پانچ وقت جمع ہو کر اور مل کر اپنی

---

(۱) عن عبداللہ بن عمر أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: صلوۃ الجماعة تفضل صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجة، صحیح البخاری: ۱/۸۹، باب فضل الجماعة، کتاب الأذان، ط: قدیمی کراچی. عن ابی سعید انه سمع النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول صلاۃ الجماعة تفضل صلوۃ الفذ بخمس و عشرین درجة، حواله سابق. البحر: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعید.

(۲) اذا زاد علی الواحد فی غیر الجمعة فهو جماعة وان کان معه صبی عاقل کذا فی السراجیة، هندیة: ۱/۸۳، ط: ماجدیه کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی. فمنها ان اقلها اثنان واحد مع الامام فی غیر الجمعة لانها ماخوذة من الاجتماع وهما اقل ما یتحقق بهما الاجتماع ولقوله علیه الصلاة والسلام الاثنان فما فوقهما جماعة وهو ضعیف کما فی شرح منیة المصلی وسواء کان ذلک الواحد رجلا او امرأة حرا او عبد او صبیا یعقل ولا عبرة بغیر العاقل وفی السراج الوهاج: لو حلف لا یصلی بجماعة وام صبیا یعقل حنث فی یمینه ولا فرق فی ذلک بین أن یکون فی المسجد او فی بیته حتیٰ لو صلی فی بیته بزوجته او جاریته او ولده فقد اتی بفضیلة الجماعة، البحر: ۱/۳۴۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

عظمت وجبروت کو بیان کرنا مسلمانوں پر لازم کر دیا، کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں ہے جس کے ہر محلہ میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کی جاتی ہو، لیکن اگر روزانہ پانچ وقت کے اجتماع میں شہر اور قصبہ کے تمام رہنے والوں کو اکٹھے ہونے کا حکم دیا جاتا تو یہ حد سے زیادہ مشکل بات ہوتی، اور سب کے لئے اس پر عمل کرنا ممکن نہ ہوتا اس لئے شہر اور قصبہ کے رہنے والے تمام مسلمانوں کو اجتماع کے لئے ہفتہ میں ایک دن جمعہ کا مقرر ہوا، پھر اسی طرح دیہات کے لوگوں کے اجتماع کے لئے عید کی نماز تجویز ہوئی، چونکہ یہ ایک بڑا اجتماع ہے اس لئے عید کا جلسہ شہر سے باہر میدان میں تجویز فرمایا، لیکن اس کے بعد پھر بھی کل دنیا کے مسلمان میل ملاپ سے محروم رہتے تھے اس لئے کل اہل اسلام کے اجتماع کے لئے ایک بڑے صدر مقام کی ضرورت تھی تا کہ مختلف مقامات کے مسلمان اسلامی رشتۂ اخوت کے سلسلے میں ایک جگہ پر جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کے حال واحوال سے واقف ہوں، چونکہ اس جیسے عظیم اجتماع میں امیر اور فقیر سب کا شامل ہونا محال تھا اس لئے صرف صاحب استطاعت لوگوں کو منتخب کیا۔ (احکام اسلام ص ۷۳)(۱)

---

(۱) وایضا فلا جتماع المسلمین راغبین فی الله راجین راهبین منه مسلمین وجوههم الیه خاصة عجیبة فی نزول البرکات وتدلی الرحمة کما بینا فی الاستسقاء والحج، وایضا فمراد الله من نصب هذه الامة ان تکون کلمة الله هی العلیا وان لا یکون فی الارض دین اعلیٰ من الاسلام، ولا یتصور ذلک الا بأن یکون سنتهم ان یجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وبادیهم وصغیرهم وکبیرهم لما هو اعظم شعائره واشهر طاعاته فلهذه المعانی انصرفت العنایة التشریعیة الی شرع الجمعة والجماعات، والترغیب فیها وتغلیظ النهی عن ترکها والاشاعة اشاعتان: اشاعة فی الحی، واشاعة فی المدینة والاشاعة فی الحی تتیسر فی کل وقت صلاة، والاشاعة فی المدینة لا تتیسر الا غب طائفة من الزمان کالاسبوع، اما الاولیٰ فهی الجماعة، الخ، حجة الله البالغة: ۲/۲۵، الجماعة، ط: کتب خانه رشیدیة دهلی، الجمعة الاصل فیها انه لما کانت اشاعة الصلاة فی البلد، بأن یجتمع لها اهلها، متعذرة کل یوم وجب ان یعین لها حد لا یسرع دورانه جدا فیتعسر علیهم ولا

جماعت کی حکمت

جب کسی امر کو زور وطاقت سے ظاہر کرنا مقصد ہوتا ہے، تو اس کو عملی صورت میں لا کر دکھاتے ہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس دنیا کی ہر چیز میں اعتدال منظور ہے، اور چیزوں میں اعتدال اس وقت قائم ہوتا ہے جب ان میں اتحاد اور وحدت کا رابطہ قائم ہو، اللہ تعالیٰ نے وحدت اور اتفاق کو شریعت کی دنیا میں جماعت اور نماز کی امامت کی صورت میں دکھایا۔ ’’نظام شمسی‘‘ کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سارے چھوٹے چھوٹے اجسام پیدا کر کے ان سب کا بڑا امام سورج کو بنایا اور تمام بڑے چھوٹے اجسام کو اس کے تحت کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ عالم اجسام کے تمام سلسلے درجہ بدرجہ آفتاب تک پہنچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قانون قدرت اور دنیا میں جو شکل پیدا کی ہے وہی صورت جماعت، نماز کی امامت عالم تشریعی میں ظاہر کر کے بنی آدم کو ظاہری وباطنی اتفاق کی طرف اشارہ فرمایا، اور دکھا دیا کہ اتفاق اور وحدت ہی کی برکت سے دنیا قائم ہے، جس طرح عالم اجسام میں ہر وقت ایک امام کی ضرورت رہتی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روحانی عالم کے قیام کے لئے بھی کوئی روحانی امام مقرر کیا ہے، اور روحانی تمام سلسلے وہاں تک جا کر ختم ہو جاتے ہیں، وہ روحانی امام انبیاء اور رسول اور ان کے خلفاء ہیں، اور نماز کی امامت میں اسی روحانی رابطہ اور اتحاد کی طرف اشارہ ہے جن کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر ختم ہو جاتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت نماز کے اماموں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

– يبطؤ جدا فيفوتهم المقصود، وكان الاسبوع مستعملا في العرب والعجم، واكثر الملل، وكان صالح لهذا الحد، فوجب ان يجعل ميقاتها ذلك.......... وحاصل هذا العلم ان احق الاوقات باداء الطاعات هو الوقت الذي يتقرب فيه الله الى عباده، ويستجاب فيه ادعيتهم لانه ادنى ان تقبل طاعتهم وتؤثر في صميم النفس وتنفع نفع عدد كثير من الطاعات، وان لله وقتا دائرا بدوران الاسبوع يتقرب فيه الى عباده، الخ، حجة الله البالغة: ۲/۲۸، الجمعة، ط: كتب خانه رشيدية دهلى، و: ۱/۷۵، باب اسرار الحج.

لہذا جو شخص جماعت کا قائل نہیں ہے وہ اعتدال کے مرتبہ کو چھوڑتا ہے اور اللہ تعالٰی کی قدرت کے قانون اور عالم تشریعی سے خارج ہوکر باغی ہوتا ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص ۲ ۷)

جماعت کی مشق کرانا

بچوں کو تعلیم کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور پڑھانے کی مشق کرانا درست ہے البتہ ایسی جماعت محراب سے علیحدہ ہٹ کر کرائی جائے، اور وہ تکبیر بھی کہیں۔(۲)

جماعت کا نظام لازم ہونے کی وجہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا نظام قائم فرمایا، اور ہر وہ شخص جو بیمار اور معذور نہیں ہے اس پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو لازم قرار دیا ہے اس کا راز اور حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہر روز امت کے ہر فرد کا پانچ مرتبہ احتساب ہوجاتا ہے۔

نیز تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ اس جماعتی نظام کی وجہ سے بہت سے وہ لوگ بھی

---

(۱) واما حکمة مشروعیتها فقد ذکر فی ذلک وجوه احدها قیام نظام الالفة بین المصلین ولهذه الحکمة شرعت المساجد فی المحال لتحصیل التعاهد باللقاء فی اوقات الصلوات بین الجیران، ثانیها دفع حصر النفس ان تشتغل بهذه العبادة وحدها، ثالثها تعلم الجاهل من العالم افعال الصلاة، البحر: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مروا اولادکم بالصلاة وهم ابناء سبع سنین واضربوهم علیها وهو ابناء عشر سنین وفرقوا بینهم فی المضاجع (قال علی القاری) لیعتادو ویستانسوا بها، مرقاة المفاتیح: ۲/۲۷۵، کتاب الصلاة، الفصل الثانی، ط: رشیدیة کوئٹه. وایضا فی العرف الشذی علی الترمذی: باب ماجاء متی یؤمر الصبی بالصلوٰة، العرف الشذی: ۱/۹۵، ط: سعید، فتاوی محمودیه: ۶/۴۰۳، ط: فاروقیه.

پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں جو عزیمت کی کمی اور جذبے کی کمزوری کی وجہ سے انفرادی طور پر کبھی ایسی پابندی نہیں کر سکتے۔

نماز کی جماعت کا یہ نظام امت کے افراد کی دینی تعلیم وتربیت، اور ایک دوسرے کے احوال سے باخبر رہنے کا ایک غیر سرکاری اور بے تکلف انتظام بھی ہے۔

اور جماعت کی نماز کی وجہ سے مسجد میں عبادت اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی فضا قائم ہوتی ہے، اور زندہ دلوں پر اس کے بہتر اثرات پڑتے ہیں، اور مختلف حالات والے بندوں کے دل ایک ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے آسمانی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اور جماعت میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی شرکت کی وجہ سے ان کی معیت اور رفاقت نصیب ہوتی ہے، اور یہ سب جماعت کی برکات ہیں۔

نیز نماز کی جماعت کے نظام کے ذریعہ امت میں اجتماعیت پیدا کی جاسکتی ہے اور محلّہ کی مسجد میں روزانہ پانچ وقت کے نمازوں کی جماعت میں اکٹھے ہونے اور پوری بستی کی جامع مسجد میں جمعہ کے دن سب کے اکٹھے ہونے میں اجتماعی وملی فائدے ہیں، انہی برکات اور اسی قسم کی بہت ساری مصلحتوں اور فوائد کی وجہ سے امت کے ہر شخص کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پابند کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی واقعی مجبوری اور معذوری نہ ہو، تو وہ نماز جماعت ہی سے ادا کرے۔

جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور تعلیمات پر صحیح معنیٰ میں عمل ہوتا تھا منافق اور معذور کے علاوہ ہر شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا، اور جماعت میں کوتاہی اور سستی کرنے کو نفاق کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ (۱)

---

(۱) ''جماعت کی حقیقت'' اور ''جماعت کی حکمت'' کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

معارف الحدیث: ۱۹۱/۳، ۱۹۲، جماعت، کتاب الصلاۃ، ط: دارالاشاعت کراچی۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حالات کے بارے میں علم ہوتا ہے، اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکتے ہیں، اس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ شریعت کا ایک بڑا مقصد ہے اور قرآن و حدیث میں اس کی تاکید کی گئی ہے اور جا بجا اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔(۱)

جماعت کو فرض پر فضیلت ہے

اگر کوئی شخص مغرب یا فجر کی فرض نماز الگ پڑھ رہا ہے، اگر دوسری رکعت کے سجدہ سے پہلے جماعت شروع ہو جائے تو نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے تاکہ جماعت کا ثواب مل جائے۔(۲)

اس پر ایک شبہ یہ ہے کہ جماعت سنت ہے اور کسی عمل کو شروع کرنے کے بعد پورا کرنے سے پہلے باطل کرنا منع ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ **"ولا تبطلوا أعمالكم"** (اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو) لہذا جو نماز شروع کی ہے اس کو نہیں توڑنا چاہیے تھا اس شبہ کا

---

(۱) مظاهر حق جديد: ۱/۷۰۱، باب الجماعة وفضلها، جماعت کی حکمتیں اور فائدے، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲)(ويقتدى بالامام) وهذا (ان لم يقيد الركعة الاولىٰ بسجدة او قيدها) بها(في غير رباعية او فيها) الدر المختار، وفي الشامية (قوله وهذا ان لم يقيد الخ) حاصل هذه المسئلة شرع في فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجد لها ، فان في رباعي اتم شفعا واقتدى ما لم يسجد للثالثة، فان سجد اتم واقتدى متنفلا الا في العصر وان في غير رباعي قطع واقتدى ما لم يسجد للثانية فان سجدلها اتم ولم يقتد، (قوله اوقيدها)...... اى وان قيدها بسجدة في غير رباعية كالفجر والمغرب فانه يقطع ويقتدى ايضا مالم يقيد الثانية بسجدة ، الخ،شامي: ۲/۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۱۹ ، الباب العاشر في ادراک الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

جواب یہ کہ یہاں شروع کی ہوئی نماز کو کامل طور پر ادا کرنے کے لئے توڑا گیا ہے، یہ جائز ہے منع نہیں ہے، بلکہ بہتر اور ثواب کا کام ہے اس کو "ابطال للاکمال" کہتے ہیں۔(۱)

جماعت کی فضیلت

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں اس قدر بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں کہ اگر ان تمام حدیثوں کو ایک جگہ پر جمع کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب بن جائے گی، ان تمام حدیثوں کو دیکھنے کے بعد یقینی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز کامل ومکمل ہونے کے لئے جماعت ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو کبھی بھی ترک نہیں فرمایا، (۲) یہاں تک کہ بیماری کی حالت میں جب آپ کے جسم مبارک میں چلنے کی طاقت نہیں تھی تو دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے، اور جماعت سے نماز پڑھی، (۳) جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے تھے ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) والمستحب القطع للاكمال، رد المحتار: ۵۲/۲، باب ادراك الفريضة، مطلب قطع الصلاة، الخ، ط: سعيد كراچی. لان الاصل ان نقض العبادة قصدا بلا عذر حرام لقوله تعالىٰ ولا تبطلوا اعمالكم ولا فضائه الى السفه خصوصا اذا كانت فرضا وان النقض للاكمال اكمال معنى فيجوز كنقض المسجد للاصلاح، وكنقض الظهر للجمعة............ وللجماعة مزية على الصلاة منفردا بالحديث فجاز نقض الصلاة منفردا لاحراز الجماعة ، الخ، البحر : ۷۰/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۲) حدثنا الاعمش قال سمعت سالما قال سمعت ام الدرداء تقول دخل علي ابو الدرداء وهو مغضب فقلت ما اغضبك قال والله ما اعرف من امر محمد صلى الله عليه وسلم شيئا الا انهم يصلون جميعا ، صحيح البخاری: ۹۰/۱، باب فضل الجماعة ، كتاب الاذان، ط: قديمی كراچی. "واركعوا مع الراكعين" سورة البقرة الآية ۴۳، أى صلوا مع المصلين. جلالين پاره ۱، ص: ۵، تفسير كبير: ۴۹۴/۱، ط: مصر، اى فى جماعتهم، بيضاوى: ۷۱/۱، وصلوها مع المصلين لامنفردين. تفسير كشاف: ۵۳/۱، تفسير مدارك: ۱۱۲/۱، أى صلوا بالجماعة، تفسير مهائمى: ۴۲/۱.

(۳) قال الاسود كنا عند عائشة فذكرنا المواظبة على الصلوٰة والتعظيم لها قالت: لما مرض النبى ﷺ مرضه الذى مات فيه فحضرت الصلوٰة فاذن فقال مروا أبابكر...... فوجد النبى من نفسه خفة فخرج يهادى بين رجلين كانى انظر إلى رجليه تخطان الارض من الوجع الى آخر الحديث، صحيح البخارى: ۹۱/۱، باب حد المريض ان يشهد الجماعة، ط: سعيد كراچی.

کوسخت غصہ آتا تھا، اور جماعت ترک کرنے والوں کو سخت سزا دینا چاہتے تھے۔(۱)

دین اسلام میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہئے تھا، نماز جیسی عظیم عبادت کی شان بھی جماعت کو چاہتی ہے کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے سے نماز کامل ہوتی ہے، ورنہ نماز ہونے کے باوجود ناقص ہوتی ہے۔

☆..... صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اکیلے نماز پڑھنے والے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۲)

☆..... ابوداؤد شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے، اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بھی بہتر ہے، اور جس قدر جماعت میں لوگ زیادہ ہوں گے اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔(۳)

---

(۱) حدثني يزيد بن الاصم قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت ان آمر فتيتي فيجمعوا لي حزما من حطب ثم اتي قوما يصلون في بيوتهم ليست بهم علة فاحرقها عليهم ، سنن ابي داود: ۱/ ۹۱، باب في التشديد في ترك الجماعة، رقم الحديث: ۵۴۹، ط: رحمانيه لاهور.

(۲) عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرين درجة، صحيح البخاري: ۱/ ۸۹، باب فضل الجماعة، ط: قديمي كراچي. عن ابي سعيد انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول صلوة الجماعة تفضل صلاة الفذ بخمس و عشرين درجة، بخاري: ۱/ ۸۹، شامي: ۲/ ۵۳، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۳) عن ابي بن كعب قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما الصبح فقال..... وان صلوة الرجل مع الرجل ازكى من صلوته وحده وصلاته مع الرجلين ازكى من صلوته مع الرجل وما كثر فهو احب الى الله عز وجل، ابو داؤد: ۱/ ۹۲، باب فضل الجماعة، رقم الحديث: ۵۵۴، ط: رحمانيه لاهور.

☆......صحیح بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔(۱)

☆......ابن ماجہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت ترک کرنا چھوڑ دو ورنہ اللہ تعالیٰ دلوں پر مہر لگا دے گا، اور تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کو اللہ تعالیٰ نے غافل قرار دیا ہے۔(۲)

☆......ابوداؤد شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کریں، پھر میں ان کے یہاں پہنچوں جو عذر کے بغیر اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، اور انہیں گھر والوں کے ساتھ کو جلا دوں۔(۳)

فتاویٰ رحیمیہ میں ہے کہ غور کیجئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آگ لگا دینے کی سزا ان لوگوں کے لئے تجویز فرماتے ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں مگر مسجد میں نہیں آتے گھر میں پڑھتے ہیں، اب غور فرمایئے کہ ان کی سزا کیا ہوگی جو نماز ہی نہیں پڑھتے۔(۴)

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال الملائكة تصلی علی احدكم ما دام فی مصلاه ما لم يحدث اللّٰهم اغفر له اللّٰهم ارحمه لا يزال احدكم فی صلوة ما كانت الصلوة تحبسه لا ينقلب الی اهله الا الصلوٰة، صحيح البخاری: ۱/۹۰، باب من حبس فی المسجد ينتظر الصلاة، ط: قديمی كراچی.

(۲) عن الحكم بن ميناء اخبرنی ابن عباس وابن عمر انهما سمعا النبی صلی الله عليه وسلم يقول علی اعواده لينتهين اقوام عن ودعهم الجماعات اوليختمن الله علی قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين، سنن ابن ماجه: ص:۵۷، باب التغليظ فی التخلف عن الجماعة، ط: قديمی كراچی.

(۳) حدثنی يزيد بن الاصم قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لقد هممت ان آمر فتيتی فيجمعوا لی حزما من حطب ثم آتی قوما يصلون فی بيوتهم ليست بهم علة فاحرقها عليهم، سنن ابی داود: ۱/۹۱، باب فی التشديد فی ترک الجماعة، رقم الحديث: ۵۴۹، ط: رحمانيه لاهور.

(۴) فتاویٰ رحيميه: ۴/۱۳۰، باب الجماعة والامامة، ط: دار الاشاعت كراچی، ۲۰۰۳ء.

احیاء العلوم میں ہے کہ پہلے زمانے کے بزرگ ایک وقت کی جماعت چھوٹ جانے پر اتنی دینی مصیبت سمجھتے تھے کہ سات دن تک غم اور سوگ منایا کرتے تھے اور اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوتی تو تین دن تک سوگ منایا کرتے تھے۔(۱)

لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ پانچوں وقت کی نمازیں جماعت ہی سے ادا کریں اور تکبیر اولیٰ کا ثواب نہ چھوڑیں۔

جماعت کے بعد جماعت کرنا

☆......اگر کچھ لوگوں نے کوئی فرض نماز جماعت سے ادا کر لی، پھر ان لوگوں نے اسی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ ادا کیا اور دوسری جماعت میں تین سے زیادہ آدمی تھے، تو یہ فعل مکروہ ہے، ہاں اگر تین افراد سے کم تھے تو مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ دوسری جماعت کی نماز کو اذان کے بغیر ادا کیا جائے، اور اگر دوسری جماعت اذان کے ساتھ ادا کی جائے گی تو مکروہ ہوگی، چاہے اس میں تین افراد سے کم ہی کیوں نہ ہوں۔(۲)

☆......اگر فجر اور عصر کی نماز شریعت کے قانون کے مطابق ادا کی گئی، اور فاسد نہیں ہوئی یا دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوا تو اس صورت میں دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ

---

(۱) وروی ان السلف کانوا یعزون انفسھم ثلاثة ایام اذا فاتتھم التکبیرة الاولیٰ ویعزون سبعا اذا فاتتھم الجماعة، احیاء علوم الدین للامام الغزالی: ۱/۱۹۸، فضیلة الجماعة، ط: دار الخیر دمشق.

(۲) وتطوع علی سبیل التداعی مکروھة(قال الشامی) قولہ علی سبیل التداعی بأن یقتدی اربعة فاکثر بواحد ،الدر المختار مع شرحه، رد المحتار: ۱/۵۵۲، باب الامامة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۵۳، الباب الخامس عشر، ط: رشیدیه کوئٹه. وعن ابی حنیفة لو کانت الجماعة اکثر من ثلاثة یکرہ التکرار والا فلا ، شامی: ۱/۳۵۹، باب الاذان ، ط: سعید کراچی.

فجر اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا منع ہے۔(۱)

جماعت کا تارک فاسق ہے

کسی شرعی عذر کے بغیر جماعت کے ترک کرنے کی عادت بنالینا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا آدمی فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ ہے اور اذان بھی مکروہ ہے اور ایسے شخص کی دی ہوئی اذان کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔(۲)

جماعت کے احکام

پانچ وقت کی نمازوں کے لئے جماعت واجب ہے،(۳) خواہ گھر میں پڑھے یا مسجد میں بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، اور پورے رمضان میں تراویح کی نماز کے لئے جماعت سنت موکدہ ہے اور سورج گہن کی نماز کے لئے جماعت مستحب ہے، اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز کے لئے جماعت مستحب ہے۔ اور رمضان المبارک کے علاوہ باقی گیارہ مہینوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ چاند گہن کی نماز اور تمام

---

(۱) لمن صلى الفجر والعصر والمغرب مرة فيخرج مطلقا وان اقيمت لكراهة النفل بعد الاولين وفي المغرب احد المحظورين البتيراء او مخالفة الامام بالاتمام، الدر المختارمع الرد: ۲/۵۵، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وتاركها عمداً مجانة اى تكاسلا فاسق يحبس حتىٰ يصلي. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. كفايت المفتي: ۳/۷۸، ط: دار الاشاعت كراچي. فتسن او تجب ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة (قوله بتركها مرة) اى بلا عذر وهٰذا عند العراقيين، وعند الخراسانيين انما يأثم اذا اعتاده كما في القنية، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۴، ط: سعيد كراچي. وذكر في غاية البيان معزيا الى الاجناس ان تارك صلاة الجماعة يستوجب اساءة ولا تقبل شهادته، البحر الرائق: ۱/۳۴۵، باب الامامة ط: سعيد كراچي. امداد الاحكام: ۱/۵۲۴، ط: مكتبة، دار العلوم كراچي.

نوافل نماز میں اس طرح جماعت کا اہتمام کرنا جس طرح فرائض کی جماعت کے لئے کیا جاتا ہے مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر اہتمام اور لوگوں کو بلائے بغیر دو تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل نماز کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ حرج نہیں۔(۱)

جماعت کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑے

حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ ہم نے اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ ذکر کے حلقوں میں ملکر بیٹھنے سے تسلی اور اطمینان بہت زیادہ ہوتا ہے اور ذکر کی حلاوت اور شیرینی معلوم ہوتی ہے، اور خطرات بند ہوتے ہیں اور اس بات کو ترک کرنے سے یہ باتیں کم ہو جاتی ہیں، اور ان باتوں میں سے جس قدر کسی بات میں کمی ہوتی ہے، اسی قدر وہاں شیطان کو دخل ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) الجماعة سنة مؤكدة) اى قوية تشبه الواجب في القوة والراجح عند اهل المذهب الوجوب ونقله في البدائع عن عامة مشايخنا وذكر هوو غيره ان القائل منهم انها سنة مؤكدة ليس مخالفا في الحقيقة بل في العبارة ...... وفي المجتبىٰ والظاهر انهم ارادوا بالتأكيد الوجوب لا ستدلاله، بالاخبار الـــوراردة بالوعيد الشديد بترك الجماعة.......... ولا فرق في ذلك بين ان يكون في المسجد او بيته حتىٰ لو صلى في بيته بزوجته او جاريته او ولده فقد اتىٰ بفضيلة الجماعة ومنها انها واجبة للصلوات الاالخمس .... وفي الكسوف والتراويح سنة.......... وتستحب في الوتر في رمضان ......وهي مكروهة في صلاة الخسوف......ففي الخلاصة الاقتداء في الوتر خارج رمضان يكره وذكر القدوري انه لا يكره وأصل هذا ان التطوع بالجماعة اذا كان على سبيل التداعي يكره في الاصل لصدر الشهيد اما اذا صلوا بجماعة بغير اذان واقامة في ناحية المسجد لا يكره، البحر الرائق: ١/ ٣٤٤- ٣٤٥، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/ ٨٢، الباب الخامس في الامامة،الفصل الأول في الجماعة ط: حقانيه پشاور، الدرالمختار مع الرد: ١/ ٥٥٢ مطلب في شروط الامامة الكبرىٰ، ط: سعيد كراچي.

(۲) اقول: قدجربنا ان التراص في حلق الذكر سبب جمع الخاطر، ووجدان الحلاوة في الذكر وسد الخطرات، وتركه ينقص من هذه المعاني والشيطان يدخل كلما انتقص شئي من هذه المعاني، الخ، حجة الله البالغة: ٢/ ٢٧، الجماعة، صلاة الجماعة، ط: كتب خانه رشيدية دهلي.

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم

مرد حضرات کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا نہ صرف سنت موکدہ بلکہ واجب کے قریب ہے، اگر سفر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ساتھیوں سے بچھڑنے کا خطرہ ہو یا سواری کی روانگی کا خطرہ ہو، تو ایسی صورت میں جماعت کے بغیر اکیلے نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

جماعت کے فوائد:

حسد سے پاک

سیدھی اور ملی ہوئی صفوں میں اکٹھا ہو کر نماز پڑھنے سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ ان کے جدا جدا قلوب باہم ایک دوسرے کے قریب ہیں اور کینہ اور حسد سے پاک ہیں، اتحاد و اتفاق کے لئے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے، یہ عمل سب سے زیادہ کارگر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔(۲)

---

(۱) وفي المفيد و تسميتها سنة لوجوبها بالسنة وفي البدائع تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجامعة من غير حرج........ وتسقط الجماعة بالاعذار......او يريد سفراً واقيمت الصلاة فيخشى ان تفوته القافلة الخ، هندية: ۱/ ۸۲، ۸۳ الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة، ط: ماجديه كوئته. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۵، فصل واما بيان من تجب عليه الجماعة، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۴، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۵۵۲، باب الامامة، ط: سعيد.

(۲) واما حكمة مشروعيتها فقد ذكر في ذلك وجوه احدها قيام نظام الالفة بين المصلين ولهذه الحكمة شرعت المساجد في المحال لتحصيل التعاهد باللقاء في اوقات الصلوات بين الجيران، ثانيها دفع حصر النفس ان تشتغل بهذه العبادة وحدها، ثالثها تعلم الجاهل من العالم افعال الصلاة وذكر بعضهم انها ثابتة بالكتاب وهو قوله تعالىٰ واركعوا مع الراكعين. البحر: ۱/ ۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. الرد المحتار: ۱/ ۵۵۱ مطلب في شروط الامامة الكبرىٰ ط: سعيد كراچي.

وَاعْتَصِمُوْ بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا.

نیز جماعت اس اخوت کو یاد دلاتی ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے۔

اِنَّمَا الْمُومِنُوْنَ اِخْوَةٌ.(۱) تمام ایماندار بھائی ہیں۔

جماعت کے لوٹانے میں اقامت دوبارہ کہنا

اگر جماعت کی نماز فاسد ہونے کی صورت میں بلا تاخیر دوبارہ جماعت کی نماز شروع ہوگئی، تو اقامت کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، پہلی اقامت کافی ہے، اور اگر دوبارہ جماعت شروع کرنے میں تاخیر ہوگئی تو اقامت دوبارہ کہنا بہتر ہے۔ اور اگر تاخیر نہ ہونے کی صورت میں بھی دوبارہ تکبیر کہی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا

☆......اگر پہلی مرتبہ جماعت کی نماز میں فرض ترک ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جارہی ہے، تو اس میں نئے نمازیوں کے لئے شریک ہونا درست ہے، کیونکہ پہلی دفعہ جو نماز ادا کی گئی ہے فرض ترک ہونے کی وجہ سے وہ نماز باطل ہوگئی ہے۔(۳)

---

(۱) سورة الحجرات، الآية: ۱۰.

(۲) فروع صلى السنة بعد الاقامة او حضر الامام بعدها لا يعيد ها بزازية وينبغي ان طال الفصل او وجد ما يعد قاطعا كاكل ان تعاد، الدر المختار، وفي الرد: لأن تكرارها غير مشروع اذا لم يقطعها قاطع من كلام كثير او عمل كثير، شامي: ۱/۴۰۰، كتاب الصلاة، باب الاذان قبيل باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳) والمختار انه جابر للاول لا ن الفرض لا يتكرر) اى الفعل الثاني جابر للاول بمنزلة الجبر بسجود السهو. وبالاول يخرج عن العهدة وان كان على وجه الكراهة على الاصح، كذا في شرح الاكمل على اصول البزدوى، ومقابله ما نقلوه عن ابى اليسر من ان الفرض هو الثاني

☆......اور اگر پہلی دفعہ جماعت کی نماز میں واجب ترک ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعت کا اعادہ کررہے ہیں، تو اس صورت میں نئے آنے والے نمازیوں کے لئے اس جماعت میں شرکت کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ پہلی مرتبہ جماعت کی نماز سے فرض ادا ہو چکا ہے، اور یہ صرف تکمیل ہے، فرض نہیں ہے، اس لئے فرض پڑھنے والوں کی نماز غیر فرض پڑھانے والے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر امام کے ذمہ سجدہ سہو واجب ہوا تھا، اور وہ بھول گیا، اور بھول کر سجدہ سہو ادا نہیں کیا تو نماز ہو جائے گی لیکن ناقص ہوگی، ایسی نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، لیکن دوبارہ پڑھنے کی صورت میں یہ نماز فرض نہیں ہوگی بلکہ نفل ہوگی، کیونکہ اس کا فرض ادا ہو چکا ہے، اگر چہ ناقص ادا ہوا ہے اور یہ جو دوبارہ جماعت ہو رہی ہے ناقص ہونے کی وجہ سے جو ثواب کم ہو گیا تھا اس کو پورا پورا حاصل کرنے کے لئے ہے،

– واختار ابن الهمام الاول قال لان الفرض لا يتكرر ، وجعله الثاني يقتضي عدم سقوطه بالاول، اذ هو لازم ترك الركن لا الواجب الاان يقال المراد ان ذلك امتنان من الله تعالىٰ اذ يحتسب الكامل وان تاخر عن الفرض لما علم سبحانه انه سيوقعه آه، يعني ان القول بكون الفرض هو الثاني يلزم عليه تكرار الفرض، لان كون الفرض هو الثاني دون الاول يلزم منه عدم سقوطه بالاول وليس كذلك لان عدم سقوطه بالاول انما يكون بترك فرض لا بترك واجب. الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها ،ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۳/۲۲ كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان.

(۱) والمختار ان المعادة لترك الواجب نفل جابر والفرض سقط بالاولىٰ لان الفرض لا يتكرر كما في الدر وغيره، طحطاوى على مراقي الفلاح، ص: ۲۴۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: قديمي كراچي. وص: ۲۰۰، ط: مصطفى البابي مصر. والمختار أنه جابر للاول لان الفرض لا يتكرر ، الرد المحتار: ۱/۴۵۷ مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادته، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۰۱، باب صفة الصلاة، ط: مصطفى البابي مصر.

اس لئے نئے آنے والے نمازیوں کے لئے دوسری جماعت میں شریک ہونا درست نہیں ہے، اگر کوئی نئے آنے والے نمازی ایسی جماعت میں شریک ہوگا تو اس کا فرض ادا نہیں ہو گا اس آدمی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جماعت کے لئے سنت پڑھنے والے کا انتظار کرنا

جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے تاخیر سے آتے ہیں، ان کو چاہئے کہ گھڑی دیکھ کر وقت مقررہ کا خیال رکھتے ہوئے سنتیں پڑھیں، اگر وقت ہے تو سنت پڑھیں اور اگر وقت نہیں تو سنت نہ پڑھیں بلکہ جماعت کا انتظار کریں اگر مکروہ وقت نہیں تو سنت فرض کے بعد پڑھ لیں۔(۲)

تاہم اگر لوگ سنت پڑھ رہے ہیں، اور جماعت کا وقت ہو گیا ہے اور امام صاحب جماعت شروع کرنے میں چند منٹ کی تاخیر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور اگر اس کی وجہ سے انتشار کا خوف ہے تو مقررہ وقت پر جماعت شروع کر دیں، سنت پڑھنے والے لوگوں کے فارغ ہونے کا انتظار نہ کریں۔(۳)

---

(۱) وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها والمختار أنه جابر للاول لأن الفرض لا يتكرر (قوله والمختار) اى الفعل الثانى جابر للاول بمنزلة الجبر بسجود السهو وبالاول يخرج عن العهدة وان كان على وجه الكراهة على الاصح، رد المحتار: ۱/۴۵۷، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۴۸، فصل فى بيان واجبات الصلاة، ط: قديمى. و ص: ۲۰۰، ط: مصطفى البابى مصر.

(۲) وأما بقية السنن فان امكنه ان يأتى بها قبل ان يركع الامام اتىٰ بها خارج المسجد وان خاف فوت ركعة شرع معه كذا فى التبيين، هندية: ۱/۱۲۰، الباب العاشر فى ادراك الفريضة، ط: حقانيه پشاور، الردالمحتار: ۲/۵۸، مطلب هل الاساءة دون الكراهة، او افحش، ط: سعيد كراچى.

(۳) اما الانتظار قبل الشروع فى غير ما يكره تأخيره كمغرب، وعند ضيق الوقت فالظاهر عدم الكراهة ولو لمعين الا اذا ثقل على القوم، طحطاوى على الدر المختار، ۱/۲۲۰، كتاب الصلاة فصل فى الشروع فى الصلاة، ط: دار المعرفة بيروت. لبنان. ردالمحتار: ۱/۴۹۵، فصل فى بيان تأليف الصلاة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى.

جماعت مل گئی

☆......اگر نمازی اقتداء کر کے امام کے ساتھ نماز کے کسی بھی حصہ میں شریک ہو جائے تو جماعت مل گئی، اگر چہ وہ صرف آخری قعدہ میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے جماعت میں شامل ہوا ہو یعنی اگر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کسی نے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو اس کو جماعت مل گئی اور جماعت کا ثواب بھی مل جائے گا۔(۱) البتہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کا جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب نہیں ملے گا اس لئے جماعت کی نماز میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیے ۔(۲)

☆...... پہلا سلام پھیرنے سے پہلے جو شخص امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گیا اس کو جماعت مل گئی اور جماعت کا ثواب ملے گا، (۳) لیکن جب تک کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد کم سے کم امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہ ہوگا تو وہ رکعت پانے والا نہیں

(۱) ولم یصل الظهر جماعة بادراک رکعة.......... بل ادرک فضلها) ای فضل الجماعة لان من ادرک آخر الشئی فقد ادرکه ، ولحدیث الصحیح من ادرک رکعة من الصلاة فقد ادرک الصلاة وهو مجمع علیه، البحرا لرائق: ۲/۷۵، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. ابو داؤد: ۱/۱۳۶ ،باب الرجل یدرک الامام ساجدا کیف یصنع : ۱/۱۳۶ ، ط: حقانیة. فظاهر کلامهم ان من ادرک الامام فی التشهد فقد ادرک فضلها ،البحر: ۲/۷۶،باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. وامافضائلها ففی السنة الصحیحة ان الصلوة مع الجماعة تفضل صلاة المنفرد ببضع و عشرین درجة، وفی المضمرات: انه مکتوب فی التورا ة صفة امة محمد وجماعتهم وانه بکل رجل فی صفوفهم تزادفی صلاتهم صلاة یعنی اذاکانواالف رجل یکتب لکل رجل الف صلاة، البحر: ۱/۶۰۲، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.و: ۱/۳۴۶، ۳۴۷،ط:سعید. فتح القدیر: ۱/۳۰۰، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) وفی غایة البیان: ان المسبوق یکون مدرکا لثواب الجماعة لا یکون ثوابه مثل ثواب من ادرک اول الصلاة مع الامام لفوات التکبیرة الاولیٰ، البحر الرائق: ۲/۷۶،باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة. رقم ۱ .

ہوگا۔ وہ رکعت اس کو امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر رکوع مل گیا تو رکعت مل گئی، امام کے سلام کے بعد اس رکعت کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا

''فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جماعت میں شریک ہونے کے بعد قضاء نماز یاد آئے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں شریک ہوگیا، پھر اس کو نماز میں قضاء نماز یاد آئی اور وہ صاحب ترتیب ہے تو پہلے جماعت کے ساتھ جو نماز شروع کی ہے اس کو پوری کرے، پھر قضاء نماز پڑھے پھر اس کے بعد (۲) اس نماز کو دوبارہ پڑھے جو امام کے ساتھ جماعت سے ادا کی ہے اور اگر یہ شخص صاحب ترتیب نہیں تو امام کے ساتھ جو نماز ادا کی ہے وہ ہوگئی، قضا نماز پڑھ کر امام کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

جماعت میں صف بندی کی وجہ

نماز کے لئے جو اجتماعی نظام ''جماعت'' کی شکل میں تجویز کیا گیا ہے، اس کے

---

(۱) وأجمعوا انه لو انتهى الى الامام وهو قائم فكبر ولم يركع مع الامام حتىٰ ركع الامام ثم ركع انه يصير مدركا لتلك الركعة وأجمعوا انه لو اقتدى به في قومة الركوع لم يصر مدركا لتلك الركعة، البحر: ۷۶/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۲) وكذا اذا ذكر الفجر فى آخر وقت الظهر فوقع على ظنه ان الوقت لا يحتمل الصلاتين فافتتح الظهر فصلاها وقد بقى من وقت الظهر بعضه نظر فيه فان كان ما بقى من وقت الظهر ما امكنه ان يصلى فيه الفجر ثم الظهر لم تجزئه التى صلى وعليه ان يقضى الفجر ثم يعيد الظهر الخ، هندية: ۱۲۲/۱ الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: ماجديه كوئٹه.

(۳) اخبرنا مالك حدثنا نافع عن ابن عمر انه كان يقول من نسى صلاة من صلاته فلم يذكر الا وهو مع الامام، فاذا سلم الامام فليصل صلوته التى نسى ثم ليصل بعدها الصلاة الاخرىٰ (اى التى صلاها مع الامام) قال محمد: وبهذا نأخذ الخ، المؤطا للامام محمد، ص: ۱۰۵، باب الرجل يصلى فيذكر ان عليه صلاة فائتة. و: ۵۸۳/۱، رقم الحديث: ۲۱۶، ط: دار القلم، دمشق.

لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ ”لوگ صفیں بنا کر برابر برابر کھڑے ہوں“۔(۱)

ظاہر ہے کہ نماز جیسی اجتماعی عبادت کے لئے اس سے زیادہ حسین وسنجیدہ اور اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہوسکتی، پھر اس کی تکمیل کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ صفیں بالکل سیدھی ہوں، کوئی شخص ایک انچ نہ آگے ہو اور نہ پیچھے، پہلے اگلی صف پوری کر لی جائے، اس کے بعد پیچھے کی صف شروع کی جائے، بڑے اور ذمہ دار اور اصحاب علم وفہم اگلی صفوں میں اور امام سے قریب جگہ حاصل کرنے کی کوشش کریں، چھوٹے بچے پیچھے ہوں، امام سب سے آگے اور صفوں کے درمیان میں کھڑا ہو۔

ظاہر ہے کہ ان سب باتوں کا مقصد جماعت کی تکمیل اور اس کو زیادہ مفید اور موثر بنانا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان باتوں کا عملاً اہتمام فرماتے اور وقتاً فوقتاً امت کو بھی ان کی ہدایت وتلقین فرماتے اور ان کا ثواب بیان فرما کر ترغیب دیتے، نیز ان امور میں لاپرواہی کرنے والوں کو سخت تنبیہ فرماتے اور اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے۔ (۲)

جماعت میں کسی فرد کے لئے تاخیر کرنا

نمازیوں کے اجتماع کے بعد کسی فرد کے انتظار میں جماعت میں تاخیر کرنا جائز

---

(۱) (والفضل) مكان المأموم اذا كان رجلا حيث يكون اقرب الى الامام لقول النبى صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها......واذا قاموا فى الصفوف تراصوا او سووا بين مناكبهم لقوله صلى الله عليه وسلم تراصوا والصقوا المناكب بالمناكب، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۸، فصل واما بيان مقام الامام والمأموم، ط: سعيد كراچى.

(۲) معارف الحديث: جماعت میں صف بندی، حصہ سوم: ۳/۱۳۲، ط: دار الاشاعت كراچى.

نہیں البتہ کوئی شخص شریر ہو اور اس سے خطرہ ہو تو اس کے شر سے بچنے کے لئے تاخیر کی جاسکتی ہے۔(۱)

جماعت میں یہ افراد شرکت نہ کریں

جو شخص امن میں خلل انداز ہو، اور شر وفساد کا باعث ہو، اور نمازیوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچانے والا ہو، اور اس کا فعل اشتعال کا سبب ہو، تو ایسے لوگوں کو جماعت سے روکنا جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن، پیاز کھانے والوں کو مسجد سے نکال دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کر دیا تھا جو خوشبو لگا کر آتی تھیں۔(۲)

---

(۱) (قوله إطالة ركوع أوقراءة)......فلو انتظر قبل الصلاة ففي اذان البزازية لو انتظر الاقامة ليدرك الناس الجماعة يجوز لواحد بعد الاجتماع لا الا اذاكان داعرا شريرا، الدرمع الرد: ۱/۴۹۵، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(۲) واكل نحو ثوم ويمنع منه وكذا كل مؤذ ولو بلسانه......وقوله صلى الله عليه وسلم وليقعد فى بيته صريح فى ان اكل هذه الاشياء عذر فى التخلف عن الجماعة وايضاهنا علتان: اذى المسلمين واذى الملائكة، فبالنظر الى الاولىٰ يعذر فى ترك الجماعة وحضور المسجد وبالنظر الى الثانية يعذر فى ترك حضور المسجد ولو كان وحده، رد المحتار: ۱/۶۶۱ مطلب فى الغرس فى المسجد، و فيه ايضا (قوله وأكل نحوثوم) اى كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح فى النهى عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، ۱/۶۶۱. عن ابى هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكل من هذه الشجرة فلا يقربن مسجدنا ولا يوذينا بريح الثوم وعن معدان بن ابى طلحة ان عمر بن الخطاب خطب يوم الجمعة فذكر نبى الله صلى الله عليه وسلم وذكر ابابكر، قال: ...ثم انكم ايها الناس تأكلون شجرتين لا اراهما الا خبيثتين هذا البصل والثوم لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وجد ريحهما من الرجل فى المسجدامر به فأخرج الى البقيع، صحيح مسلم: ۱/۲۰۹، ۲۱۰، كتاب المساجدومواضع الصلاة،باب نهى من اكل ثوماً... الخ، ط: قديمى كراچي.

جماعت نہ ملی تو نماز کہاں پڑھے

جس کو نماز جماعت سے نہیں ملی اور دوسری مسجد میں جماعت ملنے کی امید بھی نہیں تو اس صورت میں اگر مسجد سے باہر جماعت ہو سکے تو مسجد سے باہر جماعت کر لینا بہتر ہے، ورنہ فرض نماز مسجد میں ہی ادا کرنا بہتر ہے۔ (۱)

جماعت واجب ہونے کی شرائط

۱......اسلام، کافر پر جماعت واجب نہیں۔

۲......مرد ہونا، عورتوں پر جماعت واجب نہیں۔

۳......بالغ ہونا، نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں۔

۴......عاقل ہونا، مست، بے ہوش، پاگل اور دیوانے پر جماعت واجب نہیں۔

۵......آزاد ہونا، غلام پر جماعت واجب نہیں۔

۶......تمام عذروں سے خالی ہو، عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں، مگر جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لے تو بہتر ہے، ورنہ جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا۔ (۲)

---

(۱) واما بيان ما يفعله بعد فوات الجماعة فلا خلاف في انه اذا فاتته الجماعة لا يجب عليه الطلب في مسجد آخر لكنه كيف يصنع ذكر في الاصل انه اذ فاتته الجماعة في مسجد حيه فان اتى مسجداً آخر يرجوا ادراك الجماعة فيه فحسن وان صلى في مسجد حيه فحسن الخ، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۶، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يفعله بعد فوات الجماعة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۳۹۶، باب الاذان، مطلب في كراهة تكرار الجماعة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۴۶، ط: سعيد كراچي. ولنا انه عليه السلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد وقد صلى اهل المسجد فرجع الى منزله فجمع اهله وصلى الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳ مطلب في تكرار الجماعة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فصل اما بيان من تجب عليه الجماعة فالجماعة انما تجب على الرجال العاقلين الاحرار القادرين عليه من غير حرج فلا تجب على النساء والصبيان والمجانين والعبيد والمقعد ومقطوع اليد والرجل من خلاف والشيخ الكبير الذى لا يقدر على المشي و المريض، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۵، فصل في بيان من تجب عليه الجماعة، ط: سعيد. البحر: ۱/۳۴۶، ط: سعيد كراچي.

جماعت واجب ہے

ہر عاقل بالغ غیر معذور مرد پر جماعت واجب ہے، لیکن اگر کوئی شخص معذور ہے اور عذر کی وجہ سے مسجد میں جا کر جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا تو اس پر جماعت واجب نہیں ہوگی۔(۱)

جماعت ہوچکی ہے

☆......اگر مسجد میں جانے کے بعد معلوم ہوا کہ جماعت ہوچکی ہے تو دوسری مسجد میں جماعت کی تلاش میں جانا واجب نہیں، اگر جانا چاہے تو جاسکتا ہے، منع نہیں ہے۔

☆......اگر کوئی شخص اپنے محلّہ یا مکان کے قریب مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے ایسے وقت پر پہنچا کہ وہاں جماعت ہوچکی ہے، تو اس شخص کے لئے مستحب ہے کہ دوسری ایسی مسجد میں چلا جائے جہاں اس کو جماعت ملنے کی امید ہے، اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آ کر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے۔(۲)

---

(۱) وفی البدائع: تجب علی الرجال العقلاء البالغین الاحرار القادرین علی الصلوة بالجماعة من غیر حرج ..... وتسقط الجماعة بالاعذار، هندية: ۱/ ۸۲۔ ۸۳، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: ماجدیه کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۵ واما بیان من تجب علیه الجماعة، ط: سعید کراچی.
الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۴، باب الاذان مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۲) فصل: واما بیان ما یفعله بعد فوات الجماعة فلا خلاف فی انه اذا فاتته الجماعة لا یجب علیه الطلب فی مسجد آخر لکنه کیف یصنع ذکر فی الاصل انه اذا فاتته الجماعة فی مسجد حیه فان اتی مسجداً آخر یرجو ادراک الجماعة فیه فحسن وان صلی فی مسجد حیه فحسن، الخ، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۲، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ما یفعله بعد الجماعة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۳۹۶، مطلب فی کراهة تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.
البحر الرائق: ۱/ ۳۴۶، ط: سعید کراچی. انه علیه الصلاة والسلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی أهل المسجد فرجع الی منزله فجمع اهله وصلی، شامی: ۱/ ۵۵۳، باب الاذان، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی.

جماعت ہورہی ہے تو آنے والا کیا کرے

اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں آیا کہ جماعت کی نماز ہورہی ہے، تو اسے فوراً نیت باندھ کر جماعت کی نماز میں شریک ہوجانا چاہیئے، اگر چہ ظہر کا وقت ہو، پھر بھی سنت نہ پڑھے، بلکہ جماعت میں شریک ہوجائے، اور سنت فرض سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے۔(۱) البتہ فجر کی سنت اس سے مستثنیٰ ہے، اگر سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونے کی امید ہے تو سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔(۲)

جماعت ہوگئی

مسجد میں جماعت ہوجانے کے بعد مکان یا جنگل میں جماعت سے نماز پڑھنا

---

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوة فلا صلاة الا المكتوبة، مسلم: ۱/ ۲۴۷، واما بقية السنن فان امكنه ان يأتي بها قبل ان يركع الامام اتى بها خارج المسجد وان خاف فوت ركعة شرع معه كذا في التبيين، هندية: ۱/ ۱۲۰،الباب العاشر في ادراک الفريضة، ط: ماجديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۷۴، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲) واذا خاف فوت ركعتي الفجر لاشتغاله بسنتها تركها لكون الجماعة اكمل والا بأن رجا ادراک ركعة في ظاهر المذهب، وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالي تبعا للبحر لكن ضعفه في النهر لا يتركها بل يصليها ، وفي الشامي: من ان من ادرک ركعة من الظهر مثلا فقد ادرک فضل الجماعة واحرز ثوابها كما نص عليه محمد وفاقا لصاحبيه وكذا لو ادرک التشهد يكون مدركا لفضيلتها على قولهم، قال: وهذا يعكر على ما قيل انه لو رجا ادراک التشهد لا ياتي بسنة الفجر على قول محمد، والحق خلافه لنص محمد على ما يناقضه آه، اى لان المدار هنا على ادراک فضل الجماعة وقد اتفقوا على ادراكه بادراكه التشهد فياتي بالسنة اتفاقا كما اوضحه في الشرنبلالية ايضا، واقره في شرح المنية وشرح نظم الكنز وحاشية الدرر لنوح افندى وشرحها للشيخ اسماعيل ونحوه في القهستاني وجزم به الشارح في مواقيت الصلاة، شامي: ۲/ ۵۶، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

افضل ہے،(۱) جنگل یا مکان میں اذان اور اقامت کہنا افضل ہے، صرف اقامت کہنا بھی کافی ہے مکان میں نماز پڑھیں تو اس محلّہ کی مسجد میں جو اذان ہوگئی ہے وہی کافی ہے اگر جماعت کرنی ہے تو صرف اقامت کہہ لے۔(۲)

جمائی

۱.....نماز کے دوران جہاں تک ممکن ہو جمائی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۲.....اگر نماز کے دوران جمائی آجائے تو قیام (کھڑے ہونے) کی حالت میں دائیں ہاتھ کی پیٹھ منہ پر رکھ لینی چاہیئے۔(۳)

---

(۱) ان الاصح انہ لو جمع باهله لا يكره وينال فضيلة الجماعة .رد المحتار: ۱/ ۳۹۶، مطلب فی کراهة تکرار الجماعةفي المسجد. ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۴۶،باب الامامة،ط:سعيد. انه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد وقد صلى اهل المسجد فرجع الى منزله، فجمع اهله وصلى ،شامي: ۱/ ۵۵۳، مطلب تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۳۹۵، ط: سعيد كراچي، وفي التفاريق: وان كان في كرم او ضيعة يكتفي باذان القرية او البلدة ان كان قريبا والا فلا...... وحد القرب أن يبلغ الاذان اليه منها،رد المحتار: ۱/ ۳۹۵،ط:سعيد كراچي.

(۲)(وكره تركهما لمسافر وكذا تركها)لا تركه لحضور الرفقة (بخلاف مصل) ولوبجماعة في بيته بمصر او قرية لها مسجد فلا يكره تركهما اذ اذان الحي يكفيه ، لان اذان المحلة واقامتها كأذانه واقامته، لان الموذن نائب اهل المصر كلهم،شامي: ۱/ ۳۹۴،۳۹۵ باب الاذان ،ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۲۶۵ ،باب الاذان،ط:سعيد.

(۳) عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال التثاوب من الشيطان فاذا تثاء ب احدكم فليكظم ما استطاع والا دب ان يكظمه ماستطاع اى يرده ويحبسه فان لم يقدر فليضع يده ...... فانه قد صرح بانه يغطي فاه بيمينه وقيل بيمينه في القيام وفي غيره بيساره، البحر: ۲/ ۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۴۵، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،(وامساك فمه عند التثاؤب) فائدة لدفع التثاؤب مجربة ولو بأخذ شفتيه بسنه (فان لم يقدر غطاه) بظهر (يده) اليسرىٰ وقيل باليمنىٰ لو قائما والا فيسراه، الدر المختار مع الرد المحتار: ۱/ ۴۷۸، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۶۴۵، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

جمائی لینا

☆......نماز کی حالت میں جمائی لینا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران مجبوری کی وجہ سے جمائی لی ہو، اور احتیاط بھی کرتا ہو، اور جمائی لینے کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکلی تو معاف ہے، نماز ہو جائے گی اور اگر اس میں احتیاط نہ کرتا ہو، اور بے احتیاطی کی وجہ سے آواز نکلتی ہو، اور حروف پیدا ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)

جمع کو واحد پڑھنا

''واحد کو جمع پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ

اگر جمعہ کی نماز میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے تو کرنا ضروری نہیں ہے۔(۳)

(۱) انه علیه الصلوة والسلام قال ان التثاوب فی الصلاة من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیکظم ما استطاع وفی روایة فلیضع یده علی فیه ودل هذا علی ان التثاوب مکروه، حلبی کبیر، ص: ۳۴۵، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۴۷۸، آداب الصلاة، ط: سعید. البحر: ۲/۲۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) ویفسد الصلاة التنحنح بلا عذر بان لم یکن مدفوعا الیه وحصل منه الحروف هکذا فی التبیین عالمگیری: ۱/۱۰۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۴۴۸، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۶۱۸ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. الا لمریض لا یملک نفسه عن أنین و تأوه لانه حینئذ کعطاس وسعال و جشاء وتثاوب، وان حصل حروف للضرورة، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۱۹، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۳) (والسهو فی صلاة العید والجمعة والمکتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرین عدمه فی الاولیین لدفع الفتن کما فی جمعة، الدر المختار مع الرد: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. وفی الشامیة: بل الاولیٰ ترکه لئلا یقع الناس فی فتنة شامی: ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. و: ۲/۱۵۷، ط: سعید کراچی.

جمعہ عورتوں پر فرض نہیں

☆ ......عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں،(۱) بلکہ جمعہ کے دن عام دنوں کی طرح ظہر کی چار رکعت فرض پڑھیں، اور اس سے پہلے اور بعد کی سنتیں بھی ادا کریں۔(۲)

☆ ......اور عورتوں کے لئے جمعہ کے دن مسجد جا کر جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنا ضروری نہیں، تاہم اگر کوئی عورت مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ جمعہ کی دو رکعت نماز پڑھے گی تو جمعہ کی نماز ادا ہو جائے گی اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔(۳) اور جمعہ کے فرض سے پہلے چار رکعت سنت اور فرض کے بعد چار رکعت سنت موکدہ اور دو رکعت سنت غیر موکدہ پڑھے گی۔(۴)

---

(۱) حتیٰ لا تجب الجمعة على العبيد والنسوان الخ، هندية: ۱/۱۴۴، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، الدر مع الرد: ۲/۱۵۳، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۲۶۴، باب الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، و: ۲/۱۵۱، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۷۲، فصل في صلاة الجمعة، ط: نعمانيه كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۲۶۸، فصل في بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد كراچي.

(۲) .... وكفاهم اداء الظهر، حلبي كبير، ص: ۴۷۳، فصل في صلاة الجمعة، ط: نعمانيه كوئٹة.

(۳) ومن لا جمعة عليه ان اداها جاز عن فرض الوقت (وفي البحر) وأما من كان اهلا للوجوب كالمريض والمسافر والمرأة والعبد يجزئهم ويسقط عنهم الظهر الخ، البحر الرائق: ۱/۲۶۴-۲۶۶، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، و: ۲/۱۵۲، ط: سعيد. الدر المختار: ۲/۱۵۳، ۱۵۵، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۴۴، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه،... وينبغي ان يستثنى منه المرأة فان صلاتها في بيتها افضل، البحر الرائق: ۲/۱۵۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچي، بدائع الصنائع: ۱/۲۶۸، فصل في بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد كراچي.

(۴) (وسن) مؤكدا قبل الظهر واربع قبل الجمعة و اربع بعدها بتسليمة، الدر مع الرد: ۲/۱۲، مطلب في القنوت النازلة، ط: سعيد كراچي، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۶۱، كتاب الصلاة، الجنس في السنن، ط: رشيدية كوئٹه.

جمعہ کا مستحب وقت

جمعہ کی نماز کے لئے بھی مستحب وقت ظہر کی نماز کے مانند ہے، لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے، جمہور کا یہی مذہب ہے، کیونکہ یہ بہت بڑے مجمع کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اور لوگ بہت پہلے سے آئے ہوئے ہوتے ہیں، اس لئے اس میں تاخیر سے لوگوں کو پریشانی ہوگی۔(۱)

جمعہ کا وقت

جمعہ کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ہی ہے۔(۲)

جمعہ کی اذان کے بعد غسل کرنا

جمعہ کی اذان سے پہلے غسل کر لینا چاہیئے، (۳) اگر خدانخواستہ کسی دن بہت ضروری کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے اذان سے پہلے غسل کرنے کا بالکل موقعہ نہیں ملا تو کپڑے کی درستگی اور تبدیلی کے ساتھ ساتھ جلدی سے غسل کرنے کی گنجائش ہوسکتی ہے، بشرطیکہ جمعہ

(۱،۲) وجمعة كظهر اصلا واستحبابا في الزمانين لانها خلفه (قوله واستحبابا في الزمانين) اى الشتاء والصيف، لكن جزم في الاشباه من فن الاحكام انه لا يسن لها الابراد وفي جامع الفتاوىٰ لقارى الهداية: قيل انه مشروع لانها تودى في وقت الظهر وتقوم مقامه، وقال الجمهور، ليس بمشروع لانها تقام بجمع عظيم فتاخيرها مفض الى الحرج ولا كذلك الظهر وموافقة الخلف لاصله من كل وجه ليس بشرط، شامي: ۱/۳۶۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. و: ۲/۱۶۵، مطلب ما اختص به يوم الجمعة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۲۰۹، صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۱/۳۲۹ ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) فتاویٰ رحیمیه: ۸/۱۱۶.

سے پہلے کی سنت اور خطبہ فوت نہ ہو، مگر اس کی عادت بنا لینے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔ اور اگر جمعہ کی سنت اور خطبہ فوت ہونے کا گمان ہو تو اس صورت میں صرف وضو کر کے جمعہ کے لئے روانہ ہو جائے۔(۱)

جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا

جمعہ کی اذان ہونے کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بیٹھا کر دکان کھلی رکھنا ناجائز تو نہیں ہے لیکن جمعہ کی فضیلت اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جمعہ کی پہلی اذان کے ساتھ دکان بند کردی جائے، تاکہ غافل قسم کے لوگوں کو اس سے غلط فہمی نہ ہو، دکان بند رکھنے میں جمعہ کے دن کی عظمت اور شان وشوکت میں اضافہ ہوگا، اگر ایک گھنٹہ دکان بند رہے گی تو کیا نقصان ہو جائے گا۔ ''ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ'' سورہ جمعہ۔(۲)

جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا

جمعہ کی پہلی اذان سنتے ہی کاروبار بند کر کے نماز اور خطبہ کے لئے تیار ہونا ضروری

---

(۱) ويغتسل لان الجمعة من اعظم شعائر الاسلام فيستحب ان يكون المقيم لها على احسن وصف ..... واما ما روى ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من توضأ يوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فهو افضل، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۶۹، فصل واما بيان ما يستحب يوم الجمعة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۴۸۰ - ۴۸۱، فصل فى صلاة الجمعة، البحث الثانى ، ط: نعمانيه ، شامى: ۱/ ۱۶۸، قبل مطلب يوم عرفة افضل من يوم الجمعة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۱۴، الباب الثانى فى الغسل الفصل الثالث ، ط: رشيدية كوئته. حلبى كبير، ص: ۴۷، باب فرائض الغسل ، ط: نعمانيه، حجة الله البالغة، : ۲/ ۲۹، الجمعة ، ط: مكتبه رشيديه دهلى.

(۲) وقد خص منه من لا جمعة عليه ذكره المصنف (الدر المختار) والحاصل ان الدليل خص من وجوب السعى جماعة كالمريض والمسافر، شامى: ۵/ ۱۰۱، باب بيع الفاسد ، مطلب فى البيع المكروه، ط: سعيد كراچى.

ہے ورنہ گناہ ہوگا۔(۱)

جمعہ کی جماعت دومرتبہ کرنا

جس مسجد میں ایک مرتبہ باقاعدہ جمعہ کی جماعت ہوئی ہے وہاں دوسری مرتبہ جمعہ کی جماعت درست نہیں، جن لوگوں نے جمعہ کی نماز نہیں پڑھی وہ دوسری مسجد میں جاکر پڑھیں ورنہ اذان اقامت اور جماعت کے بغیر تنہا تنہا ظہر کی نماز ادا کرلیں۔(۲)

جمعہ کی حقیقت

''جماعت کی حقیقت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی دو جماعتیں کرنا

☆......ایک ہی مسجد میں جمعہ کی نماز دودفعہ پڑھنا صحیح نہیں ہے، جن لوگوں کو پہلی جماعت میں جگہ نہیں ملی وہ دوسری مسجد میں چلے جائیں، اگر دوسری مسجد میں گنجائش نہیں یا دوسری مسجد ہے ہی نہیں تو کسی ہال یا کسی بڑے مکان میں جمعہ کا انتظام کیا جائے۔(۳)

---

(۱) (قوله ويجب السعي اليها وترك البيع بالاذان الأول)لقوله تعالىٰ يا ايها الذين آمنوا اذا نودى للصلوٰة ،الخ، البحر: ۱۵۶/۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۲۷۰/۱، فصل واما بيان ما يستحب يوم الجمعة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱۶۱/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله الا الجامع) اى الذى تقام فيه الجمعة فان فتحه في وقت الظهر ضروري والظاهر انه يغلق ايضا بعد اقامة الجمعة لئلا يجتمع فيه احد بعدها ، شامي: ۱۵۷/۲، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي. وكذا اهل مصر فاتتهم الجمعة، فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة، وفي الشامية تحت قوله وكذا اهل مصر،...... عن المضمرات يصلون وحدانا، شامي: ۱۵۷/۲، باب الجمعة،مطلب في شروط وجوب الجمعة،ط:سعيد كراچي.

(۳) وكذا اهل المصر اذا فاتتهم الجمعة يصلون فرادى كالمسافرين في المصر ، خلاصة الفتاوىٰ كتاب الصلاة، ۲۱۱/۱، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني: ۴۷۳/۲، كتاب الصلاة صلاة الجمعة، ط: ادارة القرآن كراچي.

☆......ضرورت کے وقت ایک شہر میں متعدد مقامات پر جمعہ کی نماز ادا کرنا جائز ہے،(۱) نمازیوں کی تعداد کے پیش نظر جہاں جہاں جمعہ قائم کرنے کی ضرورت ہو وہاں جمعہ قائم کرنا چاہیئے تاکہ ہر علاقے والے اپنے اپنے علاقہ میں جمعہ ادا کریں۔

☆......اگر موجودہ مسجد نمازیوں کے لئے کافی نہیں تو دوسری مسجد کا انتظام کرنا ایمانی فریضہ ہے،(۲) اور اگر باقاعدہ دوسری مسجد بنانے میں کوئی رکاوٹ ہے تو عبادت خانہ کا انتظام کیا جائے، یا پہلے ہی سے کوئی بڑا ہال بک کرالیا جائے جیسا کہ شادی وغیرہ کی تقریبات کے لئے کیا جاتا ہے۔

بہر حال ایک ہی مسجد میں دومرتبہ جمعہ کی اجازت نہ دی جائے ورنہ یہ عام رواج ہو جائے گا اور یہ صحیح نہیں ہے۔

جمعہ کی سنت

☆......جمعہ کے وقت فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت موکدہ ہیں اور فرض نماز کے بعد بھی چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت موکدہ ہیں۔(۳)

(۱) وتصح اقامة الجمعة في مواضع كثيرة بالمصر وفنائه، طحطاوى على المراقى،ص: ۴۱۳، باب الجمعة، ، ط: مصطفىٰ البابى الحلبى مصر، (وتؤدى فى مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقا على المذهب، وعليه الفتوىٰ. الدر المختار مع الرد: ۱۴۴/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوى: ۲۱۱/۱، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) عن عطاء: لما فتح الله الامصار على يد عمرؓ امر المسلمين ان يبنوا المساجد ولا يتخذوا فى المدينة مسجدين يضار احدهما صاحبه، روح المعانى، سورة التوبة:۱۰۷: ۲۱/۱۱، ط: دار الاحياء. معالم التنزيل للبغوى سورة التوبة، تاليفات رشيديه ملتان. : ۳۲۷/۲.

(۳) وسن) مؤكدا (اربع قبل الظهر واربع قبل الجمعة و) اربع بعدها بتسليمة،فلو بتسليمتين لم تنب عن السنة. الدر مع الشامى: ۱۲/۲، مطلب فى القنوت النازلة، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوى: ۶۱/۱، كتاب الصلاة، الجنس فى السنن، ط: رشيدية كوئته. طحطاوى على المراقى،ص: ۳۱۶، فصل فى بيان النوافل، ط: مصطفىٰ البابى مصر.

☆...... جمعہ کی سنت مؤکدہ کا حکم ظہر کی سنت کی طرح ہے، اگر کسی نے جمعہ کی چار رکعت سنت مؤکدہ شروع کی، اور فرض نماز ہونے لگی تو قرات وغیرہ مختصر کرکے چار رکعات سنت پوری کرلے اور اگر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر فرض کی جماعت میں شامل ہو گیا تو فرض سے فارغ ہونے کے بعد پہلی والی چار سنتوں کو دوبارہ پڑھ لے۔ (۱)

جمعہ کی فضیلت

احادیث میں جمعہ کے دن کی اور جمعہ کی نماز کی بہت ہی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ یہ عید کے دن کے مانند ہے بلکہ اس سے بھی افضل ہے،(۲) لہذا بہتر تو یہ ہے کہ صبح ہی سے جمعہ کی نماز کی تیاری میں مشغول ہو جائے، جلد از جلد غسل کرے، عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے، خوشبو لگائے، "سورۂ کہف" پڑھے، اور جتنی

---

(۱) ولو خرج وهو في السنة يقطع على الركعتين آه وهو قول ضعيف، وعزاه قاضيخان الى النوادر، قال: فاذا قطع يلزمه اربع ركعات، والصحيح خلافه كما في المحيط، قال الولوالجي في فتاواه اذا شرع في الاربع قبل الجمعة ثم افتتح الخطبة او الاربع قبل الظهر ثم اقيمت هل يقطع على راس الركعتين، تكلموا فيه، والصحيح انه يتم ولا يقطع، لانها بمنزلة صلاة واحدة واجبة، البحر الرائق: ۱۵۵/۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۲۰/۱، الباب العاشر في ادراک الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه، المحيط البرهاني: ۲۴۶/۲، الفصل الثاني عشر، ط: ادارة القرآن كراچي. مراقي الفلاح، ص: ۱۷۴، باب الجمعة. و: ۵۱۸، ط: قديمي، ط: قديمي كراچي. والصحيح انه يتمها، لانه كصلاة واحدة واجبة بحر، ولكن يخفف القراءة "در" يعني بقدر الواجب لادراک الواجب، وهل يترک تسبيح الركوع والسجود، والصلاة على البشير النذير في القعود الاخير لانها سنة والاستماع فرض، يحرر، طحطاوی على المراقي، ص: ۲۲۴، باب الجمعة، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي، مصر. و: ص: ۵۱۸، ط: قديمي.

(۲) عن ابي لبابة بن عبد المنذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان يوم الجمعة سيد الايام واعظمها عند الله وهو اعظم عند الله من يوم الاضحىٰ ويوم الفطر الخ، مشكوة المصابيح، ص: ۱۲۰، باب الجمعة، ط: قديمي كراچي.

جلدی ہوسکے اذان سے پہلے ہی جامع مسجد میں پہنچ کر نوافل، صلوٰۃ التسبیح، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر واذکار اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہے تو بڑی فضیلت کا مستحق ہوگا۔(۱)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن (بیوی کو) غسل کرائے اور خود بھی غسل کرے اور سویرے پیدل مسجد میں چلا جائے سوار ہو کر نہ جائے، اور امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ غور سے سنے، اور اس درمیان کوئی لغو فعل نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک پورے سال کی عبادت کا ثواب ملے گا، ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا ثواب ملے گا۔(۲)

جمعہ کی نماز ایک مسجد میں دو دفعہ پڑھنا

''جمعہ کی جماعت دومرتبہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی نماز ایک ہی مسجد میں پڑھنا

جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگوں کے لئے جمع ہو کر پڑھنا بہتر ہے،(۳) اور اگر ایک مقام پر متعدد جامع مسجد ہیں تو اس صورت میں ہر مسجد میں الگ الگ

(۱) واستنان الغسل لها والتطيب ولبس الاحسن، وتقليم الاظفار وحلق الشعر ولكن بعدها افضل والبخور في المسجد والتبكير لها والاشتغال بالعبادة الى خروج الخطيب ولا يسن الابراد بها ويكره افراده بالصوم وافراد ليلته بالقيام وقراءة الكهف فيه، الخ، شامي: ۲/۱۶۵، قبيل باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۲) وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكر وابتكر ومشى ولم يركب ودنامن الامام واستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها، رواه الترمذي وابو داود، مشكوة المصابيح، ص: ۱۲۲، باب التبكير، والتنظيف، ط: قديمي كراچي. سنن النسائي: ۱/۲۰۵، فصل المشي الى الجمعة، ط: قديمي كراچي.

(۳) الخاصة الثالثة: صلاة الجمعة التي هي من آكد فروض الاسلام، ومن اعظم مجامع المسلمين وهي اعظم من كل مجمع يجتمعون فيه وافرضه...... ومن تركها تهاونا بها طبع الله على قلبه.

جمعہ کی نماز پڑھنا بھی درست ہے۔(۱)

آج کل ماشاء اللہ لوگوں میں نماز کی رغبت بہت زیادہ ہے، کراچی شہر میں ہر مسجد جمعہ کے دن نمازیوں سے بھر جاتی ہے، بلکہ مسجد میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے راستے گلیوں میں بھی صف بچھانی پڑھتی ہے تو ایسی صورت میں ایک ہی مسجد میں تمام لوگوں کے لئے جمعہ کی نماز پڑھنا مشکل ہے، اس لئے شہر کی ہر مسجد میں جمعہ قائم کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

جمعہ کی نماز کی التحیات میں شامل ہوا

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں التحیات میں آکر شامل ہوا ہے، تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی، امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو جائے اور خود دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دے، جمعہ کی نماز ادا ہو جائے گی، ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی جمعہ کی نماز میں اتنی دیر سے آنا درست نہیں۔(۲)

— وقرب اهل الجنة يوم القيامة وسبقهم الى الزيارة يوم المزيد بحسب قربهم من الامام يوم الجمعة وتبكيرهم ، زاد المعاد لابن القيم الجوزية، ص: ۱۴۱، فصل هديه صلى الله عليه وسلم في تعظيم يوم الجمعة، ط: دار الفكر بيروت.و: ۳۷۶/۱،فصل في ذكر خصائص يوم الجمعة،الثالثة:صلاة الجمعة واجتماع المسلمين فيها،ط:مؤسسة الرسالة،بيروت.

(۱) قوله(وتودى فى مصر فى مواضع) اى يصح اداء الجمعة فى مصر واحد بمواضع كثيرة وهو قول ابى حنيفة و محمد وهو الاصح لان فى الاجتماع فى موضع واحد فى مدينة كبيرة حرجا بينا وهو مدفوع الخ، البحر الرائق: ۲۵۰/۲، كتاب الصلاة باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته. و: ۱۴۲/۲ ،ط:سعيد. هندية: ۱۴۵/۱، كتاب الصلاة، الباب السادس فى صلاة الجمعة،ط: رشيدية كوئته.شامى: ۱۴۵/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ومن ادركها فى التشهد او فى سجود السهو اتم جمعة عند الشيخين رحمهما الله تعالىٰ عالمگيرى: ۱۴۹/۱، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته، حلبى كبير،ص: ۵۶۱، فصل فى صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيلمى لاهور، فتح القدير: ۳۵/۲، باب صلوة الجمعة، ط: سعيد. شامى: ۱۵۷/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

جمعہ کی نماز کی نیت

جمعہ کی نماز کی نیت اس طرح کرے کہ ”میں نے دو رکعت جمعہ کی فرض نماز امام کے اقتداء میں پڑھنے کی نیت کی اللہ اکبر“۔(۱)

جمعہ کی نماز گھر میں پڑھنا

شہر، قصبہ یا بڑے گاؤں میں جس جگہ لوگوں کو جمعہ کے لئے آنے کی عام اجازت ہو وہاں جمعہ ادا تو ہو جاتا ہے لیکن مسجد کو چھوڑ کر گھر میں جمعہ قائم کرنا مکروہ اور نہایت ناپسندیدہ اقدام ہے اس سے مسجد کی فضیلت بھی حاصل نہیں ہوتی، اور یہ مساجد میں تقلیل جماعت کا سبب بھی ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله وللفرض شرط تعيينه) كالعصر مثلا لاختلاف الفروض فلا بد من التعيين.......... ويستثنى من فرض الوقت الجمعة فانها بدل فرض الوقت لانفسه، البحر: ۱/۲۷۹، باب شروط الصلاة، ط: سعيد، لا بد للمقتدى من ثلاث نيات اصل الصلاة، ونية التعيين ونية الاقتداء، الخ، البحر: ۱/۲۸۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. وينوى جمعة لا ظهرا، الدر مع الرد: ۲/۱۵۸، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

(۲) وفي الفتاوى الغياثية لو صلى الجمعة في قرية بغير مسجد جامع والقرية كبيرة لها قرى وفيها وال وحاكم جازت الجمعة بنوا المسجد او لم يبنوا .... والمسجد الجامع ليس بشرط ولهذا اجمعوا على جوازها بالمصلى في فناء المصر، حلبى كبير، ص: ۵۵۱، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، رد المحتار: ۲/۱۳۸، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۲/۲۴، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. (فلو دخل امير حصنا) او قصره (واغلق بابه وصلى باصحابه (لم تنعقد) ولو فتحه واذن للناس بالدخول جاز، وكره، (قوله وكره) لانه لم يقض حق المسجد الجامع زيلعي ودرر شامي: ۲/۱۵۲، باب الجمعة، قبيل مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

جمعہ کی نماز ملازم پر معاف نہیں

''ملازمت کی وجہ سے جمعہ معاف نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا

اگر امام نے جمعہ کی نماز پڑھاتے ہوئے آخری قعدہ میں سجدہ سہو کیا، اس کے بعد کوئی شخص نماز میں شامل ہوا تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی، اور اس آدمی کے لئے امام کے سلام کے بعد خود دو رکعت نماز پڑھنا لازم ہوگا پھر اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت آجائے

☆......اگر جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اس صورت میں انفرادی طور پر ظہر کا فرض ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد عصر کا وقت داخل ہو گیا ہے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی، اور امام صاحبؒ کے مذہب میں احتیاط ہے، اور

---

(۱) (ومن ادركها في تشهد او سجود سهو) على القول به فيها (يتمها جمعة) خلافا لمحمد، الدر مع الرد: ۱۵۷/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۴۹/۱، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۵۲۱، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير: ۳۵/۲، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) والثالث (وقت الظهر فتبطل) الجمعة (بخروجه) مطلقا، الدر مع الرد: ۱۴۷/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۵۵۵، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲۵۶/۲، باب صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. عالميگيرى: ۱۴۶/۱، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه.

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔(۱)

جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت ہو گیا

اگر جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو گیا، تو جمعہ کی نماز باطل ہو جائے گی اور اس صورت میں ظہر کی نماز کی قضا لازم ہو گی۔(۲)

جمعہ کے دن تقریر کرنا

جمعہ کے دن خطبے سے پہلے اور جمعہ کے بعد دونوں وقت تقریر کرنا جائز ہے جس صورت میں مسلمانوں کا زیادہ فائدہ اور سہولت ہو اسے اختیار کیا جا سکتا ہے۔(۳)

(۱) حتیٰ لو خرج وقت الظهر في خلال الصلوة تفسد الجمعة وان خرج بعد ما قعد قدر التشهد فكذا عند ابي حنيفة رحمه الله ، هندية: ۱/۱۴۶، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/۱۴۷، مطلب في نية آخر ظهر بعد صلوة الجمعة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۵۵۵ ، فصل في صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر: ۲/۲۵۶، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية.

(۲) حتیٰ لو خرج وقت الظهر في خلال الصلاة تفسد الجمعة ، هندية: ۱/۱۴۶، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۲/۱۴۷، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۵۵ فصل في صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) واخرج ابن عساكر عن حميد بن عبدالرحمن ان تميما الداري رضي الله عنه في القصص سنين، فأبى ان يأذن له فاستأذنه في يوم واحد فلما اكثر عليه قال له: ما تقول قال اقرأ عليهم القرآن وآمرهم بالخير وانهاهم عن الشر قال عمر رضي الله عنه ذالك الذبح ثم قال عظ قبل ان اخرج في الجمعة فكان يفعل ذلك يوما واحدا في الجمعة ،الموضوعات الكبير، ص: ۲۰، فصل ولما كان اكثر القصاص والوعاظ، ط: مير محمد كتب خانه كراچي. بخاري شريف : ۱/۱۶، كتاب العلم، باب من جعل لاهل العلم اياما معلومة، ط: قديمي كراچي. شرح مسلم للامام نووي: ۱/۵۴، كتاب الايمان، باب ان الدين نصيحة، ط: قديمي كراچي. عن عاصم بن محمد عن أبيه قال رايت اباهريرة رضي الله عنه يخرج يوم الجمعة فيقبض على رمانتي المنبر قائماً ويقول: حدثنا ابو القاسم رسول الله ﷺ الصادق المصدوق ﷺ ،فلايزال يحدث حتى اذا سمع فتح باب المقصورة لخروج الإمام للصلاة جلس ،المستدرك للحاكم، ۴/۶۵۳، كتاب معرفة الصحابة، تحديث ابي هريرة في المسجد قبل الجمعة، ط: دار المعرفة، بيروت.

وروى عبدالله بن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ النهي عن التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة الا

جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے

جس طرح جمعہ کے دن کے علاوہ باقی چھ دنوں میں سورج کا زوال ہوتا ہے اسی طرح جمعہ کے دن بھی سورج کا زوال ہوتا ہے، جس طرح ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک سورج کا زوال نہ ہو جائے کسی قسم کی بھی نماز پڑھنا ممنوع اور مکروہ تحریمی ہے اسی طرح جمعہ کے دن کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

ایک حدیث(۲) میں ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا منع ہے اور وہ مطلق اور عام ہے اس میں جمعہ کا دن بھی داخل ہے، اور ایک حدیث میں جمعہ کے دن کا استثناء ہے،(۳) اور یہ حدیث پہلی والی عموم والی حدیث کے مقابلہ میں ضعیف ہے، اور اگر بالفرض دونوں حدیثوں کو برابر بھی مان لی جائے تو اصول حدیث کے قانون کے مطابق

=أن يكون عالما بالله يذكر بأيام الله ويفقه في دين الله يتكلم في الجامع بالغداة فيجلس إليه فيكون جامعاً بين البكروبين الاستماع،احياء علوم الدين، كتاب اسرار الصلاةومهماتها، ۱/۱۵۵،ط: المطبعة الأزهرية.

ومن ذلك :تذكير الناس المسمىٰ بالوعظ في عرفنا.....وذكرعن أوّل من قص في مسجد رسول الله ﷺ تميم داري رضي الله عنه،استأذن عمررضي الله عنه أن يذكرالناس فأبىٰ عليه حتي كان آخرولايته فاذن له أن يذكرفي يوم الجمعة قبل أن يخرج عمرالخ،اقامة الحجة على أن الإكثار في التعبد ليس ببدعة للإمام عبدالحي اللكنوي: ۱/۳۲،ط:مكتبة المطبوعات الاسلامية ،حلب، اتحاف سادة المتقين شرح احياء علوم الدين:۳/۲۵۳،۲۵۴،الباب الخامس في فضل الجمعة،ط: مكتبة دارالكتب العلمية،بيروت،لبنان.

(۱) (وكره) تحريما وكل ما لا يجوز مكروه (صلاة) مطلقا ....استوى) الأيوم الجمعة على القول الثاني (قوله والا يوم الجمعة) لما رواه الشافعي في مسنده، نهى عن الصلاة نصف النهار حتىٰ تزول الشمس الا يوم الجمعة، قال الحافظ ابن حجر: في اسناده انقطاع ، وذكر البيهقي له شواهد ضعيفة اذا ضمت قوى (وبعد ۱۳ أسطر) وكذا رواية استثناء يوم الجمعة غريب فلا يجوز تخصيص المشهور به ، الدر مع الرد: ۱/۳۷۱-۳۷۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عقبة بن عامر رضي الله عنه يقول: ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتىٰ ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتىٰ تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتىٰ تغرب، مسلم: ۱/۲۷۶، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها، ط: سعيد، اس حدیث میں ممانعت کا حکم مطلق اور عام ہے اس میں جمعہ کے دن کا استثناء نہیں ہے۔

(۳) عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة نصف النهار حتىٰ تزول الا يوم الجمعة، حلبي كبير ،ص:۲۰۸، اما الاوقات التي تكره فيها ، ط: نعمانية ، كوئٹه.و،ص:۲۳۶،ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

تحریم والی حدیث کو جواز کی حدیث پر ترجیح ہوتی ہے،(۱) نیز یہ کہ پہلی والی حدیث مشہور ہے دوسری حدیث اس کے مقابلہ میں مشہور نہیں ہے۔

جمعہ کے دن ظہر کے لئے اذان دینا

جمعہ کے دن ایسے شہر اور بڑے گاؤں میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے ظہر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں جمعہ کی مخالفت کا شبہ ہوتا ہے، (۲) اور چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہے وہاں ظہر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وفي التعارض يقدم المحرم على المبيح، واجاب الشيخ ابن الهمام بأن هذين الحديثين معارضان لحديث النهي والمحرم راجح عند المعارضة، رسائل الاركان،ص: ۶۲، فصل في المواقيت، بحواله فتاوى رحيميه: ۹۸/۲، والجواب عنه ان استثناء يوم الجمعة لم يرد في حديث صحيح وكل ما جاء فيه ضعيف باسره قال الحافظ في التلخيص بعد ذكر الحديث المذكور واسحاق وابراهيم ضعيفان، ورواه البيهقي من طريق ابي خالدالاحمرعن عبد الله- شيخ من اهل المدينة- عن سعيد به ، ورواه الاثرم بسند فيه الواقدي وهو متروك ورواه البيهقي بسند آخر فيه عطاء بن عجلان وهو متروك، الخ، اعلاء السنن: ۵۹/۲، كراهة الصلاة عند الاستواء، ط:ادارة القرآن. .... حلبي كبير،ص: ۲۰۸، اما الاوقات التي تكره فيها الخ، ط: نعمانية كوئته.وص: ۲۳۶،ط:سهيل.

(۲) وكره تحريما (لمعذور ومسجون) ومسافر(اداء ظهر بجماعة في مصر) قبل الجمعة وبعدها لتقليل الجماعة وصورة المعارضة(قوله بغير اذان ولا اقامة) قال في الولوالجية ولا يصلى يوم الجمعة جماعة بمصر ولا يوذن ولا يقيم في سجن وغيره لصلاة الظهر ، رد المحتار: ۱۵۷/۲، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراجي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۵۲۲، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمي كراجي.

(۳)(قوله في مصر)بخلاف القرى لانه لا جمعة عليهم فكان هذا اليوم في حقهم كغيره من الايام شرح المنية، وفي المعراج عن المجتبىٰ من لا تجب عليهم الجمعة لبعد الموضع صلوا الظهر بجماعة ، شامي: ۱۵۷/۲، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراجي.وأماأهل القرىٰ فلهم ذلك بالاذان والإقامة من غير كراهة.هندية: ۱۴۹/۱،الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ومنهاالاذن العام،ط: رشيدية.

جمعہ کے دن عورت ظہر کی نماز پڑھے

''خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر اکیلا جمعہ کی نماز پڑھنے سے جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی،(۱) اگر کسی آدمی کو جمعہ کی نماز نہیں ملی اور اس دن کسی اور جگہ جمعہ کی نماز ملنے کی امید نہیں تو ظہر کی نماز ادا کرے۔(۲)

جمعہ کے لئے مسجد کی شرط

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے مسجد کی شرط نہیں ہے، شہر یا فنائے شہر میں جہاں کہیں مسجد کی طرح نماز پڑھنے کی عام اجازت ہے وہاں جمعہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے، لیکن جمعہ کی نماز جامع مسجد میں پڑھنا سنت ہے، اس لئے مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر جمعہ کی نماز

---

(۱) والسادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال. الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۱، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. عالمگيرية: ۱/ ۱۴۸، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۵۵۷، فصل في صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، و، ص: ۴۷۹، ط: نعمانية. فتح القدير: ۲/ ۳۱، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. والسادس (الجماعة) لان الجمعة مشتقة منها ولان العلماء اجمعوا على انها لا تصح من المنفرد، حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۵۱۱، باب الجمعة، ط: قديمی كراچی، شامی: ۲/ ۱۵۱، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچی.

(۲) وكذا (اهل مصر فاتتهم الجمعة) فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة، الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۷، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۱۴۵، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۵۶۴، فصل في صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

پڑھنے سے مسجد میں جمعہ پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔(۱)

جمعہ مسافر پڑھا سکتا ہے

''مسافر جمعہ کی نماز پڑھ سکتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جمعہ میں جماعت شرط ہے

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، اس لئے انفرادی طور پر جمعہ کی نماز پڑھنے کی صورت میں جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲) اگر اتفاق سے جمعہ کی نماز نکل گئی کسی اور جگہ جمعہ کی نماز ملنے کی امید نہیں تو ظہر کی نماز پڑھ لیا کرے۔(۳)

جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ

خاص مواقع کی وہ نمازیں جن میں اسلام کی تبلیغ، تعلیم وعظ، تربیت اور تلقین بھی

---

(۱) وفی الفتاوی الغیاثیة: لوصلی الجمعة فی قریة بغیر مسجد جامع والقریة کبیرة لها قری وفیها وال وحاکم جازت الجمعة بنوا المسجد او لم یبنوا والمسجد الجامع لیس بشرط ولهذا اجمعوا علی جوازها بالمصلی فی فناء المصر ، حلبی کبیر، ص: ۵۵۱، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، رد المحتار: ۱۳۷/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۴۹/۲، کتاب الصلاة، النوع الثانی فی بیان شرائط الجمعة، ط: ادارة القرآن کراچی،(قوله وکره) لانه لم یقض حق المسجد الجامع، شامی: ۱۵۲/۲، باب الجمعة، قبیل مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.

(۲) والسادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال، الدر مع الرد: ۱۵۱/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱۴۸/۱، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۵۵۷، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۳۱/۲، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) وکذا (اهل مصر فاتتهم الجمعة) فانهم یصلون الظهر بغیر اذان ولا اقامة، ولا جماعة. الدر مع الرد: ۱۵۷/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱۴۵/۱، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۶۴، فصل فی صلوة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

بنیادی مقاصد میں شامل تھی وہاں دن میں قرأت بلند آواز سے پڑھنے کا حکم آیا ہے، مثلاً جمعہ، عیدین اور استسقاء، اور بعض ائمہ کے نزدیک کسوف کی نمازوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے، کیونکہ ان اوقات میں بلند آواز سے قرأت پڑھنے سے تعلیم، اور احکام اسلام کی تبلیغ اور وعظ ونصیحت کے اعتبار سے فائدہ ہوتا ہے، اس لئے ایسے موقعوں پر بلند آواز سے قرأت پڑھنے کا حکم ہے، کیونکہ ان موقعوں پر عام لوگوں کی بڑی بڑی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ کا کلام سنایا جاتا ہے، اور ان کو اللہ کے احکام کی تبلیغ کی جاتی ہے، کیونکہ ایسے اجتماع کا موقعہ روز روز آتا نہیں اور یہ نبوت ورسالت کے سب سے بڑے مقاصد میں سے ہے۔ جیسا کہ علامہ حضرت ابن قیمؒ فرماتے ہیں: **اذا عارض فی فلک معارض ارجح منه كالمجامع العظام في العيدين والجمعة والا ستسقاء والكسوف ، فان الجهر حينئذ احسن وابلغ في تحصيل المقصود وانفع للجمع فيه من قرأة كلام الله عليهم وتبليغه في المجامع العظام ماهو من اعظم مقاصد الرسالة.**

خلاصہ یہ کہ ایسی نمازوں میں قرآن پاک جہر سے پڑھنا مقرر کیا گیا تا کہ لوگوں کو قرآن کے اندر تدبر اور غور وفکر کا موقع ملے، اور اس میں قرآن کی عظمت بھی پائی جاتی ہے۔(۱)
(احکام اسلام ص ۶۵)

---

(۱) عن ابی رافع قال: استخلف مروان ابا هريرة رضي الله عنه على المدينة وخرج الى مكة فصلى لنا ابو هريرة يوم الجمعة فقرأ بعدسورة الجمعة في الركعة الآخرة، "اذا جاءک المنافقون" قال فادركت ابا هريرة حين انصرف فقلت له انک قرأت بسورتين كان علي بن ابي طالب يقرأ بهما بالكوفة فقال ابو هريرة اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بهما يوم الجمعة، رواه مسلم، اعلاء السنن: ۱۹/۴، باب الجهر بالقراءة في صلوة الجمعة، والعيدين، ط: ادارة القرآن كراچی. .ويجهر بالقراءة فيها لورود الاثر فيها بالجهر وهو ما روى عن ابن عباس انه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة الجمعة في الركعة الاولىٰ سورة الجمعة وفي الثانية سورة المنافقين ولو لم يجهر لما سمع، وكذا الامة توارثت ذلک ولان الناس يوم الجمعة فرغوا قلوبهم عن الاهتمام لامور التجارة لعظم ذلک الجمع فيتاملون قراءة الامام فتحصل لهم ثمرات القراءة فيجهر بها كما في صلاة الليل، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۶۹، صلوة الجمعة، فصل في بيان مقدارها، ط: ایچ ایم سعید کراچی.

جنابت

☆.....صحبت، ہمبستری، احتلام اور انزال سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے اس ناپاکی کو "جنابت" کہتے ہیں، (۱) اور ایسے آدمی کو "جنبی" کہتے ہیں، (۲) اس ناپاکی سے پاک ہونے کے لئے غسل کرنا فرض ہوتا ہے، اگر بیماری یا ضعف کی وجہ سے غسل نہیں کر سکتا تو تیمّم کرنا ضروری ہے۔ (۳)

☆.....اگر نماز میں نیند آنے کی وجہ سے جنابت لاحق ہوگئی، تو نماز فاسد ہوگئی، غسل کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۴)

جنابت کی حالت میں امام نے نماز پڑھادی

اگر امام نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھادی تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز

(۱) والجنابة : هي النجاسة ، والجنب هو الذي اصابته جنابة اي نجاسة،فذلک بالتقاء الختانين او الانزال ، مجموعة قواعد الفقه، ص: ۲۵۳، ط: مير محمد كتب خانه. كراچی.

(۲) منها الجنابة وهي تثبت بسببين احدهما خروج المني على وجه الدفق والشهوة من غير ايلاج باللمس او النظر او الاحتلام او الاستمناء كذا في محيط السرخسي من الرجل والمرأة في النوم واليقظة ، عالمگیری: ۱۴/۱، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱۵۹/۱ ،مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۵۳/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير،ص: ۴۰۔۴۱، مطلب في طهارة الكبرى، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) ويجوز التيمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان يقتله البرد او يمرضه، هندية: ۲۸/۱، الباب الرابع في التيمم ، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير،ص: ۶۶، فصل في التيمم ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،الدر مع الرد: ۲۳۲/۱، باب التيمم ، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱۴۰/۱، باب التيمم ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۴۸/۱، فصل في شرائط ركن التيمم ،ط: سعيد كراچی.

(۴) وكذالک اذا نام في صلاته و احتلم يستقبل ولا يبني.هندية: ۹۴/۱ ،الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه، وكذا اذا جن او اغمي عليه واجنب الخ، هندية: ۹۴/۱، ط: رشيدية كوئٹه.

نہیں ہوئی، دونوں کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کو تنہا تنہا بتادے، یا نماز کے وقت اعلان کردے کہ فلاں دن فلاں نماز میں جو حضرات شریک تھے وہ اپنی نماز کا اعادہ کرلیں، جن مقتدیوں کو اس کی اطلاع نہ ہوسکے وہ معذور ہیں۔(۱)

جنبی

جنبی اس بالغ مرد یا عورت کو کہتے ہیں جس پر جنابت کی وجہ سے غسل کرنا فرض ہو۔

جنتری

"نقشہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

جنت میں گھر بنائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان فرائض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔ (مسلم شریف)(۲)

---

(۱) (واذا ظهر حدث امامه بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة، وفساداً(كما يلزم الامام اخبار القوم اذا ام وهو محدث او جنب) او فاقد شرط او ركن......... (بالقدر الممكن) بلسانه او(بكتاب او رسول على الاصح، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۱ - ۵۹۲، باب الامامة، ط: سعيد كراجي.(قوله لتضمنها)... واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متىٰ فسد الشئي فسد مافي ضمنه. شامي: ۱/ ۵۹۱، ط:سعيد كراجي.البحر: ۱/ ۳٦٦،قبيل باب الحدث في الصلاة،ط:سعيد.

(۲) عن ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد مسلم يصلي لله كل يوم ثنتي عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الا بنى الله له بيتا في الجنة او الا بني له بيت في الجنة، مسلم : ۱/ ۲۵۱، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض: ط: قديمي كراچي. مشكوة شريف: ۱/ ۱۰۳،باب السنن وفضائلها،ط:قديمي كراچي. ابوداود : ۱/ ۱۸۵، باب التطوع وركعاتها، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

احادیث میں ان بارہ رکعتوں کی تفصیل اس طرح منقول ہے: چار رکعت ظہر کی فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت ظہر کی فرض نماز کے بعد، دو رکعت مغرب کی فرض نماز کے بعد، دو رکعت عشاء کی فرض نماز کے بعد، اور دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے۔ (۱)

جنسی امراض

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ) گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کے علاوہ رانوں میں جو پٹھے (Muscles) اللہ تعالیٰ نے نسل کشی کے لئے بنائے ہیں ان کو خاص قوت عطا کرتا ہے جس سے مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہو جاتی ہیں تاکہ انسان کی نسلیں دماغی اور جسمانی اعتبار سے صحت مند پیدا ہوں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۷۵)

جنون

☆......اگر کسی کو جنون طاری ہو جائے، اور چھ نمازوں کے وقت تک رہے، تو اس کے ذمہ ان نمازوں کی قضاء نہیں وہ نمازیں معاف ہیں، ہاں اگر پانچ نمازوں کے وقت

(۱) عن عبدالله بن شقيق قال سالت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيتي قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس المغرب ثم يدخل فيصلي ركعتين ويصلي بالناس العشاء ويدخل بيتي فيصلي ركعتين وكان يصلي من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلي ليلا طويلا قائماً وليلا طويلا قاعداً وكان اذا قرأ وهو قائم ركع وسجدوهو قائم واذا قرأقاعداً ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى ركعتين، مسلم: ۲۵۲/۲، باب جواز النافلة قائماً، وقاعداً: ط: قديمي كراچي. ابو داود: ۱۸۵/۱، كتاب الصلاة،باب التطوع وركعات السنة، ط: سعيد كراچي.مشكوة: ۱۰۳/۱،باب السنن وفضائلها،ط:قديمي. (قوله بتسليمة) لما عن عائشة رضى الله عنها، كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلى قبل الظهر اربعا، وبعدها ركعتين، وبعد المغرب ثنتين، وبعد العشاء ركعتين، وقبل الفجر ركعتين، رواه مسلم وابوداود وابن حنبل، الخ، شامى: ۱۲/۲ - ۱۳،باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن، والنوافل، ط: سعيد كراچي.

تک جنون رہا، اور چھٹی نماز میں اس کا جنون جاتا رہا اور وہ ہوش میں آ گیا تو ان پانچ نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران جنون لاحق ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی جنون ختم ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم ہوگی۔(۲)

جنون لاحق ہوا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جنبی تیمّم کب کرسکتا ہے

اگر ''جنبی'' (جس کو غسل کی ضرورت ہو) کو غسل کرنے سے ہلاکت یا مرض کے بڑھ جانے کا غالب اندیشہ ہو، یا پانی نہ ہو، یا پانی ہے لیکن استعمال پر قادر نہ ہو تو ایسی صورت

---

(۱) (ومن جن او اغمي عليه) ولو بفزع من سبع او آدمي يوما وليلة قضي الخمس وان زاد كوقت صلاة سادسة (لا) للحرج، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، باب صلاة المريض، مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۵۱۱، كتاب الصلاة شرائط الوجوب، ط: رشيدية كوئٹه، تاتارخانية: ۲/۹۶، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) وكذا اذا جن او اغمي عليه او اجنب لانه لا يكثر وقوعه فكان للبناء منه بد، بدائع: ۱/۲۲۲، فصل في بيان ما يفسد الصلاة، ط: سعيد كراچي. ويفسدها............ (والاغماء والجنون والجنابة) حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۱ - ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي، حلبي كبير، ص: ۴۵۳، مفسدات الصلاة، تذييل في الحدث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۵۹۹ - ۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي، وبقي من المفسدات ارتداد بقلبه وموت وجنون واغماء، الدر المختار: (قوله وجنون واغماء) فاذا افاق في الوقت وجب اداؤها وبعده يجب القضاء مالم يزد الجنون والاغماء على يوم وليلة، شامي: ۱/۶۲۹، باب ما يفسد الصلاة مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

میں تیمم کرنا جائز ہے۔(۱)

جواب دینا آیتوں کا

''آیات کا جواب دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جواب میں درود شریف پڑھنا

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر جواب میں درود شریف پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جوتا

۱......اگر ''جوتا'' پاک ہے یعنی اس کو نجاست نہیں لگی، یا نجاست لگی ہو لیکن اس کو پاک صاف کر لیا گیا ہو، تو دونوں صورتوں میں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی بشرطیکہ پاؤں کی انگلیوں کا سرا جوتے کے چمڑے سے لگتا ہو۔(۲)

(۱)(من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلا او لمرض) يشتد او يمتد بغلبة ظن او قول حاذق مسلم ولو بتحرك .... (او برد) يهلك او الجنب او يمرضه(..... او خوف عدو) كحية او نار على نفسه ولو من فاسق او حبس غريم او ماله ولو امانة......... اوعطش ....اوعدم آلة طاهرة يستخرج بها الماء ولو شاشا الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/۲۳۲ - ۲۳۶، باب التيمم، ط: سعيد. هندية: ۱/۲۸، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيدية. البحر: ۱/۱۴۱، باب التيمم (قوله او برد)، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۴۷، فصل واما شرائط الركن فانواع، واما العدم من حيث المعنى، ط: سعيد كراچي، و ص: ۱/۱۶۸، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (قوله وصلاته فيهما) اى في النعل والخف الطاهرين افضل مخالفة لليهود وفي الحديث "صلوا في نعالكم، ولا تشبهوا باليهود رواه الطبراني كما في الجامع الصغير، فتاوىٰ شامي: ۱/۶۵۷، مطلب في احكام المساجد ط: سعيد كراچي. (ومنها السجود) بجبهته وقدميه ووضع اصبع واحدة منهما شرط وفي الشامية (قوله وقدميه) يجب اسقا طه لان وضع اصبع واحدة منهما يكفي .... انه لو لم يضع شيئا من القدمين لم يصح، السجود، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

لیکن موجودہ زمانہ میں چونکہ مساجد میں فرش، چٹائیاں، دریاں اور قالین وغیرہ بچھی ہوئی ہوتی ہیں، اور جوتا پہن کر مساجد میں جانے کی صورت میں فرش اور قالین وغیرہ مٹی وغیرہ کے ساتھ ملوث ہونے کا احتمال ہے، نیز اس میں بے احترامی اور بے ادبی بھی معلوم ہوتی ہے اس لئے مسجد میں جوتا پہن کر نہ جائے اور اس میں نماز بھی نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازے ہی میں جوتا اتارلے اور کسی جگہ پر حفاظت سے رکھ دے۔(۱)

۲......اگر جوتا پاک ہے تب بھی مسجد کے ادب اور احترام کے خلاف ہے لہذا مسجد میں جوتا پہن کر داخل ہونا ٹھیک نہیں ہے۔(۲)

۳......اگر عیدگاہ میں گھاس ہے اور صفیں وغیرہ بچھی ہوئی نہیں ہیں تو وہاں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی، تاہم اس میں فتنہ فساد کا ڈر ہے اس لئے اس سے بچنا چاہیئے۔(۳)

۴......اگر نمازی کے سامنے جوتے ہوں تو نماز ہو جاتی ہے، جوتوں پر اگر نجاست لگی ہوئی ہو تو ان کو صاف کر کے مسجد میں لانا چاہیئے، ناپاک جوتا مسجد میں رکھنا صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کو پاک رکھنے کا حکم دیا ہے۔(۴)

---

(۱)(قولہ وصلاتہ فیہما)..........قلت لکن اذ اخشی تلویث فرش المسجد بہا ینبغی عدمہ وان کانت طاہرۃ واما المسجد النبوی فقد کان مفروشا بالحصا فی زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم بخلافہ فی زماننا ولعل ذلک محمل ما فی عمدۃ المفتی من ان دخول المسجد متنعلا من سوء الادب، شامی: ۱/۶۵۷، باب ما یفسد الصلاۃ، ومایکرہ فیہا، مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید کراچی. فتاویٰ سراجیہ، ص: ۷۱.

(۲) ایضا. (۳) ایضا.

(۴)(قولہ مطلقا) .... وفی شرح المنیۃ : وجہ عدم الکراہۃ ان کراہۃ استقبال بعض الاشیاء باعتبار التشبہ بعبادہا و المصحف والسیف لم یعبد ہما احد الخ، شامی: ۱/۶۵۴، باب ما یفسد الصلاۃ،مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحۃ،ط:سعید کراچی.قلت ان وضع الحذاء والنعل وغیرہما امام المصلی للحفظ والصیانۃ عن السرقۃ لا للعبادۃ، محمد انعام الحق.وسیاتی فی کتاب الحج قبیل باب القران،یکرہ للمصلی جعل نحو نعلہ خلفہ لشغل قلبہ،شامی:۱/۶۵۴،باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیہا،مطلب فی بیان السنۃ والمستحب والمندوب والمکروہ وخلاف الأولیٰ،ط: سعید.

جوتا رکھنا

اگر نمازی کا جوتا پاک ہے، نجاست اور گندگی لگی ہوئی نہیں ہے تو جوتے کو مسجد کے اندر رکھنا جائز ہے، تاہم اگر چوری کا ڈر نہیں ہے تو مسجد سے باہر رکھنا بہتر ہے، اور اگر جوتے میں ناپاکی لگی ہوئی ہے تو اس کو دور کئے بغیر ناپاک جوتے کو مسجد میں رکھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

جہاز

اگر سفر کے دوران جہاز اور راکٹ میں نماز کا وقت آجائے اور پانی ملے تو وضو کر کے ورنہ تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا، اگر نماز جہاز کی سیٹ سے علیحدہ ہو کر کسی خالی جگہ پر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ ادا کی جائے گی تو بعد میں زمین، چاند، مریخ یا زہرہ پر اترنے کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، وہ نماز کافی ہو جائے گی،(۲) اور اگر کسی خالی جگہ پر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ ادا نہیں کی بلکہ سیٹ ہی پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے

---

(۱)(وادخال نجاسة فيه) وعليه .... وينبغي لداخله تعاهد نعله وخفه، الدر المختار مع الرد: ۲۵۶/۱، (قوله وعليه فلايجوز الخ) من عدم جواز ادخال النجاسة المسجد،شامي: ۲۵۶/۱، (قوله وصلاته فيهما) .... قلت لكن اذ اخشي تلويث فرش المسجد بها ينبغي عدمه وان كانت طاهرة ، شامي: ۲۵۷/۱، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في احكام المسجد ، ط: سعيد كراچي.

(۲) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر هكذا في الجوهرة النيرة والسراج الوهاج . هندية: ۶۹/۱ ،الباب الرابع في صفة الصلاة،ط:مكتبه حقانيه پشاور ،الدر المختار مع الرد: ۴۴۴/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. فرضها التحريمة والقيام والقراء ة والركوع والسجود والقعود الاخير قدر التشهد ، البحر الرائق: ۵۰۵/۱ ،باب صفة الصلاة،ط:دار الكتب العلمية،عباس احمد الباز مكة المكرمة.و: ۲۹۰/۱ ـ ۲۹۱ ،ط:سعيد. بدائع الصنائع: ۱۰۵/۱، فصل واما اركانها فستة ، ط: سعيد و ص: ۲۸۲/۱، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان.

پڑھ لی تو زمین، چاند یا مریخ وغیرہ پر اترنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

جہاز لنگر گاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا؟

اگر پانی کا جہاز لنگر گاہ میں ہے، ابھی تک روانہ نہیں ہوا، لیکن جہاز میں جو لوگ ہیں وہ شہر واپس نہیں جاسکتے ہیں، اور شہر والے جہاز میں نہیں آسکتے ہیں، اور جمعہ کا دن ہے، تو یہ لوگ جب تک لنگر گاہ کی حدود میں ہیں شہر کی حدود میں ہونے کی وجہ سے مقیم ہیں، (۲) نماز پوری ادا کریں، لیکن ان پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے، بلکہ یہ لوگ ظہر کی نماز اذان، اقامت اور جماعت کے بغیر تنہا تنہا پڑھیں۔(۳)

---

(۱) ولا يجوز للمسافر ان يصلي فيها بالايماء سواء كانت الصلاة مكتوبة او نافلة، ، لانه يمكن ان يسجد فيها فلايعذر في تركه والايماء إنماشرع عندالعجز وهو قادرفلايجوزله الإيماء، المحيط البرهاني: ۲/ ۳۳۱، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط:ادارةالقرآن، هندية: ۱/ ۹۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۰۹، واما اركانها فستة، الصلاة على الدابةو السفينة، ط:سعيد. و: ۱/ ۲۹۱، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۲)(قوله من خرج من عمارة موضع اقامته) ....قال في الامداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وان نزلوا على ماء او محتطب يعتبر مفارقته كذا في مجمع الروايات، ولعله ما لم يكن محتطباًو اسعاًجداً، وكذا مالم يكن الماء نهرا بعيد المنبع، واشار الى انه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الاقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن فانه في حكم المصر، شامي: ۲/ ۱۲۱، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

(۳) (وكره للمعذور والمسجون اداء الظهر بجماعة في المصر)...... ......قال في الظهيرية جماعة فاتتهم الجمعة في المصر فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة، البحر الرائق: ۲/ ۱۵۴، باب صلاة الجمعة، ط:سعيد كراچي. تاتارخانية: ۲/ ۶۲ ـــ ۶۳، كتاب الصلاة،ط:قديمي.بدائع الصنائع: ۱/ ۲۷۰، كتاب الصلاة،فصل في بيان مايستحب في يوم الجمعة ومايكره فيه،ط:سعيد. عالمگيري: ۱/ ۱۴۹، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة،ط:رشيدية. (وكره) تحريما (لمعذور و مسجون) و مسافر (اداء ظهر بجماعة في مصر) الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۷، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي.

جہر کرنا

''بلند آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جہر کی تشریح

اگر امام کی قرأت کی آواز کو پہلی صف والے نمازی عموماً سن لیں تو یہ جہر ہے۔(۱)

جہر میں سر کر لیا

''بلند آواز والی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

جہر نہیں کیا

جن نمازوں میں امام کے لئے جہر کرنا واجب ہے، ان میں جہر نہ کرنے سے سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) والجهر ان يسمع الكل اى كل الصف الاول لا كل المصلين بدليل القهستاني عن المسعودية ان جهر الامام اسماع الصف الاول، رد المحتار: ۱/۵۳۴، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي، خلاصة الفتاوى: ۱/۹۵، الفصل الحادى عشر فى القراءة، ط: امجد اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۱/۵۸۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، وص: ۱/۳۳۶، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي.

(۲) والجهر فيما يخافت فيه للامام (وعكسه) لكل مصل فى الاصح والاصح تقديره بقدر ما تجوز به الصلاة فى الفصلين) وقيل قائله قاضى خان، (يجب) السهو (بهما) اى بالجهر والمخافتة (مطلقا) اى قل او كثر (وهو ظاهر الرواية) رد المحتار: ۲/۸۱-۸۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ومنها الجهر والاخفاء، ط: رشيدية كوئٹه. حلبى كبير، ص: ۴۵۷، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۲/۱۷۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹة. و: ۲/۹۶، ط: سعيد كراچى، كتاب المبسوط: ۱/۳۸۷، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهانى: ۲/۳۱۱، نوع آخر فى بيان ما يجب به سجود السهو، وما لا يجب، ط: ادارة القرآن.

جہری قرأت کی وجہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ اور مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ مغرب، عشاء اور فجر میں اکثر بیشتر خاموشی ہوتی ہے اس سے سکون اور آرام ہوتا ہے، اور ان اوقات میں لوگوں کے افکار، ہموم غموم اور پریشانی بھی کم ہوتی ہے، اور ایسے اوقات میں قرأت دلوں میں زیادہ موثر ہوتی ہے، جب دل افکار اور غم وغیرہ سے خالی اور صاف ہو، اور شور شرابہ نہ ہونے کی وجہ سے کان بھی سمجھنے اور سننے پر آمادہ ہو تو قرأت کا اثر دلوں میں اور زیادہ ہوتا ہے، چنانچہ رات میں کہی ہوئی بات کانوں سے گزر کر سیدھی دل پر جا کر لگتی ہے، اور پکی اور موثر ہوتی ہے، اس بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں اشارہ فرمایا ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْأً وَّاَقْوَمُ قِيْلاً.

(رات کے اٹھنے سے نفس خوب پامال ہوتا ہے اور کچلا جاتا ہے، اور کہی ہوئی بات دل پر موثر اور پکی ہوتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے)۔

غرض یہ بات سب کو تسلیم ہے اور تجربہ بھی اس پر گواہ ہے کہ اچھی آواز والے آدمی پرندے اور باجوں وغیرہ کی آواز دن کی بنسبت رات کو دلوں پر زیادہ موثر اور اچھی معلوم ہوتی ہے، اس لئے ان اوقات میں جہری قرأت مقرر ہوئی تاکہ یہ دل پر زیادہ موثر ہو۔(۱)

(احکام اسلام ص ۶۴)

---

(۱) والسر فی مخافتة الظهر والعصر ان النهار مظنة الصخب واللغط فی الاسواق والدور، واما غيرهما فوقت هدو الاصوات والجهر اقرب الی تذكر القوم واتعاظهم، حجة الله البالغة: ۲/۹، اذكار الصلاة وهيأتها المندوب اليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلی، وفی مقام آخر: واعلم انه لما كان آخر الليل وقت صفاء الخاطر عن الاشغال المشوشة وجمع القلب، وهدء الصوت، ونوم الناس، وابعد من الرياء والسمعة، والفضل اوقات الطاعة ما كان فيه الفراغ واقبال الخاطر، وهو قوله

جہری نماز

☆......بلند آواز والی نماز کو ’’جہری نماز‘‘ کہتے ہیں۔

☆......امام پر جہری نماز میں جہر کرنا واجب ہے، اس لئے اس کے ترک پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔(۱)

☆......اور تنہا نماز پڑھنے والے کو جہری نماز میں بلند آواز یا آہستہ آواز سے

= صلى الله عليه وسلم :" وصلو بالليل والناس نيام "وقوله تعالىٰ: " ان ناشئة الليل هي اشد وطئا واقوم قيلا، ان لك في النهار سبحا طويلا ، وايضا فذلك الوقت وقت نزول الرحمة الالٰهية، واقرب ما يكون الرب الى العبد فيه، حجة الله البالغة: ۱۵/۲ ، النوافل، ط: كتب خانه رشيديه دهلى، (قوله وجهر بقراء ة الفجر واولي العشائين.........)...والاصل فيه كما ذكره المصنف في الكافي، ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجهر بالقرآن في الصلوات كلها في الابتداء ، وكان المشركون يؤذونه ويسبون من انزل وانزل عليه فانزل الله تعالىٰ " ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها"اى لا تجهر بصلاتك كلها ولا تخافت بها كلها وابتغ بين ذلك سبيلا بان تجهر لصلاة الليل وتخافت بصلاة النهار ، فكان يخافت بعد ذلك في صلاة الظهر والعصر لانهم كانوا مستعدين للايذاء في هذين الوقتين ويجهر في المغرب لانهم كانوا مشغولين بالاكل وفي العشاء والفجر لكونهم رقودا ، وفي الجمعة والعيدين لانه اقامهما بالمدينة وما كان للكفار بها قوة ، وهذا العذر وان زال بغلبة المسلمين فالحكم باق لان بقاء ه يستغني عن بقاء السبب الخ، البحر: ۳۳۵/۱، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچى.

(۱) والجهر فيما يخافت فيه للامام (وعكسه) لكل مصل في الاصح والاصح تقديره بقدرما تجوز به الصلاة في الفصلين وقيل قائله قاضي خان (يجب السهو (بهما) اى بالجهر والمخافتة (مطلقا) اى قل او كثر (وهو ظاهر الرواية) رد المحتار: ۸۱/۲-۸۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۴۵۷، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور،البحر الرائق: ۱۷۰/۲ ، كتاب الصلاة،باب سجود السهو،ط:رشيدية كوئٹه،و: ۹۶/۲،ط: سعيد كراچى.مبسوط: ۳۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني: ۳۱۱/۲، نوع آخر في بيان ما يجب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچى.

قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

جہری نماز تنہا پڑھ رہا تھا کسی نے اس کی اقتداء کی

اگر کوئی شخص جہری نماز یعنی فجر، مغرب یا عشاء کی فرض نماز آہستہ آواز سے پڑھ رہا تھا، اسی دوران کوئی شخص آیا اور اس کی اقتداء کی، تو تنہا نماز پڑھنے والے پر بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہوگا۔ اگر اس نے تنہا نماز پڑھتے ہوئے سورہ فاتحہ یا دوسری سورت بھی آہستہ پڑھ چکا تھا، تو اس کو دوبارہ سورہ فاتحہ اور دوسری سورت کو بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے، (۲) کیونکہ فجر، مغرب اور عشاء میں امام کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے، (۳) ہاں سورہ فاتحہ مکرر پڑھنے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

(۱) قوله والجهر والاسرار......... الخ، ان المنفرد مخير فيمايجهر، البحر الرائق: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي وكذلك المنفرد يتخير بين الجهر والمخافتة، المحيط البرهاني: ۲/۲۱۲، كتاب الصلاة نوع آخر في بيان ما يجب به سجود السهو، وما لا يجب، ط: ادارة القرآن كراچي، بدائع الصنائع: ۱/۳۹۶، كتاب الصلاة، واجبات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي، عالمگيری: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، خلاصة الفتاوی: ۱/۹۴، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وفي الخلاصة عن الاصل رجل يصلي وحده فجاء رجل واقتدى به بعدماقرأالفاتحة اوبعضها يقرأ الفاتحة ثانيا ويجهر كذا في البحر الرائق: هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: حقانيه پشاور.

(۳) ويجهر بالقراء ة في الفجر وفي الركعتين الاوليين من المغرب والعشاء ان كان اماما هندية: ۱/۷۳، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/۳۳۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي: ۱/۳۴۴، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية.

(۴) ولو كررها في الاوليين يجب عليه سجود السهو، هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ثم واجبات الصلاة انواع منها، ط: رشيدية كوئٹه.

جہری نماز تنہا پڑھے............

اگر جہری نماز تنہا پڑھے تو آواز سے پڑھنا افضل ہے، جب کہ بلند آواز سے قرأت کرنا دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو۔ اور اگر بلند آواز سے قرأت کرنے کی صورت میں دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہو تو آہستہ پڑھے۔(۱)

جہری نماز میں آہستہ پڑھنا شروع کیا

اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھنا شروع کیا، اور چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا یا کسی مقتدی نے لقمہ دیا، تو اس کو سورۂ فاتحہ شروع سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے،(۲) اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔(۳)

---

(۱) وكـذا يـجهـر في التراويح والوتر ان كان اماما، وان كان منفردا ان كانت صلاة يخافت فيها يـخـافت حتما هو الصحيح وان كانت صلاة يجهر فيها فهو بالخيار والجهر افضل ولكن لا يبالغ مثل الامام لانه لا يسمع غيره كذا في التبيين هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۴۶۹، مطلب واجبات الصلاة،(قوله والجهر للامام)قبل مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فصل (ويجهر الامام) وجوبا بحسب الجماعة ، فان زاد عليه اساء ولو ائتمّ به بعد الفاتحة او بعضها سرا اعادها جهرا ، بحر، لكن في آخر شرح المنية ائتمّ به بعد الفاتحة، يجهر بالسورة ان قصد الامامة، والا فلا يلزمه الجهر، الدر المختار،(قوله لكن الخ)استدراك على قوله ولو ائتم به، وهذا قول آخر، وقد حكى القولين القهستاني حيث قال: ان الامام لو خافت ببعض الفاتحة او كلها او المنفرد ثم اقتدى به رجل اعادها جهر اكما في الخلاصة ، وقيل لم يعد وجهر فيما بقي من بعض الفاتحة او السورة كلها او بعضها كما في المنية، الخ، شامي: ۱/۵۳۲، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. ولو جهر فيما يخافت او خافت فيما يجهر فتذكر في بعض الفاتحة، يعيد الفاتحة جهرا ان كان في صلاة الجهر كيلا يؤدي الى الجمع بين الجهر والمخافتة في ركعة واحدة، كذا نقل عن الصدر القاضي برهان الائمة رحمه الله خلاصة الفتاوى: ۱/۱۶۷، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: امجد اكيڈمي.

(۳) ومنها الجهر والاخفاء حتىٰ لو جهر فيما يخافت او خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو، واختلفوا في مقدار ما يجب به السهو منهما قيل يعتبر في الفصلين بقدر ما تجوز به

جھوٹ بولنے والے کو امام بنانا

جو شخص جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو کر فاسق اور سخت گنہگار ہے، جب تک ان گناہوں سے توبہ نہیں کرے گا تب تک اس کو امام بنانا جائز نہیں ہوگا۔ اگر ایسے آدمی کو امام بنا کر نماز ادا کی گئی تو کراہت تحریمی کے ساتھ نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن جتنا ثواب ملنا چاہیئے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔ (۱)

جیب میں ناپاک چیز ہے

''ناپاک چیز جیب میں ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= الصلاة وهو الاصح ولا فرق بين الفاتحة وغيرها، هندية: ١/١٢٨، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ٢/٩٦، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. شامي: ٢/٨١، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(١) ويكره) تنزيها (امامة عبد) ....وفاسق الدر المختار (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني وآكل الربا ونحو ذلك الخ، شامي: ١/٥٥٩، ـ ٥٦٠، باب الامامة، وبعد اسطر، واما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه، وبأن في تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا..........بل مشى في شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا .... شامي: ١/٥٦٠، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة، ط: سعيد كراچی. تبيين الحقائق: ١/١٣٤، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: امداديه، البحر الرائق: ١/٣٤٨، باب الامامة، ط: سعيد كراچی، حلبي كبير، ص: ٥١٣، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، ولهذا ذكر في المحيط انه لو صلى خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لكن لا يحرز ثواب المصلي خلف تقي، حلبي كبير، ص: ٥١٤، الرابع في الاولىٰ بالامامة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامي: ١/٥٦٢، باب الامامة، قبيل مطلب في امامة الامرد، ط: سعيد.

جیل میں نماز پڑھنا

☆......موجودہ دور میں بعض جیلوں میں قیدیوں کو وضو اور غسل کے لئے پانی نہیں دیتے جبکہ بعض جیلوں میں پانی طلب کرنے کی صورت میں پیشاب دیا جاتا ہے، اور جو پانی دیا جاتا ہے وہ پینے کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا، ایسی حالت میں مہینہ بلکہ بعض دفعہ سالہا سال گزر جاتا ہے، تو ایسی صورت میں تیمّم کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی بعد میں پانی ملنے کی صورت میں یا رہائی کے بعد ان نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ یہ امام ابو یوسفؒ کا قول ہے، حالات اور ضرورت کے اعتبار سے اس قول پر فتویٰ دینا مناسب ہے۔(۱)

☆......اگر جیل میں قیدیوں کے لئے پانی کا انتظام ہے، وضو غسل کی بھی گنجائش ہے، تو ایسی صورت میں جیل میں تیمّم کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اگر کسی قیدی نے ایسی حالت میں تیمّم کر کے نماز پڑھی ہے، تو بعد میں ان نمازوں کا اعادہ لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (المحبوس في السجن اذا منع عن الطهارة بالماء يصلي بالتيمم ويعيد، وقال ابو يوسف لا يعيد) قيد السجن اما باعتبار الغالب او للاشارة الى كونه في المصر، فان محل الخلاف ما اذا كان محبوسا في المصر اما لو كان محبوسا في موضع في الصحراء فانه لا يعيد بالاتفاق كذا في المبسوط اما اذا حبس في موضع في المصر فعند ابي يوسف لا يعيد لانه عاجز عن استعمال الماء فصار كالخائف من عدو و نحوه الخ، حلبي كبير، ص: ۷۴، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۱/ ۲۵۳، باب التيمم، مطلب فاقد الطهورين، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۱۴۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچي. منحة الخالق على هامش البحر: ۱/ ۱۴۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۵۰، فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد كراچي.

(۲) واما شرائط الركن فانواع: منها ان لا يكون واجدا للماء قدر ما يكفي الوضوء او الغسل في الصلاة التي تفوت الى خلف وما هو من اجزاء الصلاة، لقوله تعالىٰ: " فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيداً طيبا" شرط عدم وجدان الماء لجواز التيمم، بدائع الصنائع: ۱/ ۴۶، فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۶۵، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۱/ ۲۳۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر جیل میں پانی ہے لیکن جیل کے نگران لوگ پیسے کے بغیر پانی نہیں دیتے اور قیدی کے پاس پانی خریدنے کے لئے پیسے کا انتظام ہے تو اس صورت میں پیسے سے پانی خرید کر وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، تیمم کی اجازت نہیں ہوگی، اور اگر پیسے کا انتظام نہیں تو پھر تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(۱)

☆......اگر جیل میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے ناپاک کپڑا دھو نہ سکا، اور قیدی کے پاس پاک کپڑا نہیں تو اس صورت میں قیدی مجبوراً اس ناپاک کپڑے کو پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے، بعد میں ان نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) قال (واذا كان مع رفيقه ماء فعليه ان يسأله)...... فانه سأله فأبى ان يعطيه الا بالثمن فان لم يكن معه ثمنه يتيمم لعجزه عن استعمال الماء وان كان معه ثمنه فان اعطاه بمثل قيمته في ذلك الموضع او بغبن يسير فليس له ان يتيمم وان ابى ان يعطيه الا بغبن فاحش فله ان يتيمم، كتاب المبسوط: ۱/۲۵۵،۲۵٦، باب التيمم، ط: عباس احمد الباز مكة المكرمة. وط: رشيدية. هندية: ۱/۳۹، باب التيمم، ط: رشيدية كوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۱/۲۵۱، باب التيمم، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۱٦۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچي.

(۲) (واذا لم يجد) المكلف المسافر (ما يزيل به نجاسته او يقللها لبعده ميلا او لعطش (صلى معها) اوعاريا (ولا اعادة عليه) الدر مع الرد: ۱/۴۱۴، باب شروط الصلاة، قبيل بحث النية، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۴۱۲ - ۱/۲۵۰، باب التيمم، مطلب في الفرق بين الظن وغلبة الظن، (قوله اعاد اجماعاً)، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۷۳، باب شروط الصلاة، قوله ولو وجد ثوبا ربعه طاهر، ط: سعيد كراچي.

چ

چادر لٹکانا

نماز کے دوران چادر کو کاندھوں سے لٹکا کر رکھنا مکروہ ہے،(۱) نیز کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکالے جاسکیں مکروہ ہے۔(۲)

چارپائی پر نماز پڑھنا

اگر تندرست یا بیمار آدمی چارپائی یا پلنگ پر نماز پڑھتا ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی، فرض اور غیر فرض میں کوئی فرق نہیں۔(۳)

باقی چارپائی خوب کسی ہوئی سخت ہونی چاہئے تاکہ سجدہ وغیرہ میں کمر کا توازن صحیح رہے، ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی۔

چار رکعت کی جگہ پر چھ رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز میں چار رکعت کی جگہ چھ رکعت پڑھ لی، پس اگر چار رکعت پر بیٹھنے کے بعد بھولے سے کھڑے ہو کر مزید دو رکعت پڑھ کر چھ

(۱) (وکره)...... سدل تحريما للنهي ثوبه اى ارساله بلا لبس معتاد وفسره الكرخي بان يجعل ثوبه على رأسه او على كتفيه، ويرسل اطرافه من جانبه ، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۳۹، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، عالمگيرى: ۱/۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: ماجديه.

(۲) [فروع] (يكره اشتمال الصماء) لنهيه عليه الصلاة والسلام عنها، وهي ان يأخذ بثوبه فيخلل به جسده كله من رأسه الى قدمه ولا يرفع جانبا يخرج يده منه، الدر مع الرد: ۱/۶۵۲، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. عالمگيرى: ۱/۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة وما لا يكره، ط: ماجديه كوئٹه.

(۳) (وان صح) عندنا (بشرط كونه على جبهته)...... وبشرط طهارة المكان وان يجد حجم الارض، الدر المختار، وفي الشامية (قوله وان يجد حجم الارض) تفسيره ان الساجد لو بالغ لا يتسفل رأسه ابلغ من ذلك فصح على طنفسة و حصير و حنطة و شعير وسرير و عجلة ان كانت على الارض لا على ظهر حيوان كبساط مشدود بين اشجار ، شامي: ۱/۵۰۰، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. حلبى كبير، ص: ۳۲۰، فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

رکعت پڑھ لی، تو اس کی فرض نماز ادا ہوگئی، اور دو رکعت زائد نفل ہو جائے گی، البتہ اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا، اور اس طرح بھولے سے پڑھنے والا گنہگار بھی نہیں ہوگا۔(۱)

واضح رہے کہ عصر کی فرض نماز کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ بھولے سے چھ رکعت یا کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اور گناہ بھی نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر چار رکعت والی فرض نماز میں چار رکعت پر بیٹھا نہیں، چوتھی رکعت کے سجدہ سے اٹھتے ہی پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا اور چھ رکعت پڑھ لی تو آخری قعدہ فوت ہو جانے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳) اگر امام

---

(۱) وان قعد في الرابعة مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد و سلم......وان سجد للخامسة سلموا......وضم اليها سادسة)لوفي العصر خامسة في المغرب،ورابعة في الفجر،به يفتى لتصير الركعتان له نفلا ....وسجد للسهو،الدر المختار مع الرد: ۸۷/۲،باب سجود السهو،ط:سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۴۶۳، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱۷۸/۱ ، ،ط: سعيد كراچي، هندية: ۱۲۹/۱ ، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: ماجديه كوئٹه.

(۲) (قوله لو في العصر) اشار الى انه لا فرق في مشروعية الضم بين الاوقات المكروهة، وغيرها، لما مر ان التنفل فيها انما يكره لو عن قصد والا فلا وهو الصحيح وعليه الفتوىٰ والى انه كما لا يكره في العصر لا يكره في الفجر..........بأن الفتوىٰ على انه لا فرق بينهما في عدم كراهة الضم، شامي: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۴۶۳، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱۲۹/۱ ، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط:فصل سهو الامام، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وان لم يقعد على رأس الرابعة حتىٰ قام الى الخامسة ان تذكر قبل ان يقيد الخامسة بالسجدة عاد الى القعدة هكذا في المحيط، وفي الخلاصة ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو ، وان قيد بالخامسة بالسجدة فسد ظهره ، عندنا، هندية: ۱۲۹/۱ ، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه،(ولو سها عن القعود الاخير) كله اوبعضه(عاد)ويكفي كون كلا الجلستين قدر التشهد ما لم يقيد ها بسجدة وان قيدها بسجدة عامداً اوناسيا او ساهيا او مخطئا (تحول فرضه نفلا) ،شامي: ۸۵/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۶۲، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱۷۱/۱ ، قبل فصل في بيان محل سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

نے ایسا کیا تو امام کی نماز کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، دونوں کے لئے نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ آخری قعدہ فرض ہے اور فرض ترک ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

چار رکعت میں سے ایک رکعت ملی

اگر مقتدی کو چار رکعت والی نماز میں صرف ایک رکعت ملی، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے گا، اور آخر کی ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھے گا اور رکوع کر کے آخر تک نماز مکمل کرے گا۔(۲)

چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی

جس شخص کو چار رکعت والی نماز میں یعنی ظہر، عصر اور عشاء والی نماز میں امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی، تو وہ شخص امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ رکعات

(۱)(واذا ظهر حدث امامه) وكذا كل مفسد في رأي مقتد(بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة و فسادا (قوله لتضمنها) اى تضمن صلاة الامام...... واشار به الى حديث (الامام ضامن) .... فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدى الا لمانع آخر واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متى فسد الشئي فسد ما في ضمنه ، شامي: ۱/ ۵۹۱، مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعيد كراچي.

(۲) فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة و سورة وتشهد بينهما ، وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده ، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۴۶۹، فصل في سجود السهو، فروع سبق بركعة ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور ، وفي الشامية: لو ادركه في ركعة الرباعي يقضي ركعتين بفاتحة و سورةثم يتشهد ثم يأتي بالثالثة بفاتحة ، خاصة، عند ابي حنيفة، شامي: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

اس طرح ادا کرے کہ اٹھ کر "سبحانک اللّٰھم.... پڑھ کر اعوذ باللہ ...... بسم اللّٰہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت اس رکعت میں پڑھے، اور رکوع سجدہ کر کے بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے کیونکہ مجموعی اعتبار سے اس کی دوسری رکعت ہوگئی، ایک رکعت امام کے ساتھ اور ایک رکعت خود اٹھ کر پڑھی، التحیات پڑھ کر اٹھ جائے اور بسم اللہ۔۔۔الحمد ، آمین، اور سورت پڑھ کر رکوع اور سجدہ کرلے، یہ اس کی تیسری رکعت ہوئی، سجدہ کے بعد بیٹھے نہیں فوراً اٹھ کر چوتھی رکعت میں صرف بسم اللہ... اور الحمد ... پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھ جائے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے نماز پوری ہو گئی، کیونکہ یہ آخری رکعت اس کی چوتھی رکعت ہے۔(۱)

چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے ظہر، عصر یا عشاء کی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد یہ سمجھ کر کہ میں چار رکعتیں پڑھ چکا ہوں، سلام پھیر دیا، اور سلام پھیرنے کے بعد خیال آیا کہ نماز دو رکعت پڑھی ہے، چار رکعت نہیں، اور اس دوران بات چیت نہیں کی اور قبلہ سے رخ بھی نہیں پھیرا تو اس کو چاہیئے کہ فوراً کھڑا ہو جائے اور نئی نیت کے بغیر دو رکعتیں پڑھ کر نماز پوری کرلے اور

---

(۱) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ يثنی ويتعوذ ويقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها.......... (فيما يقضيه) ای بعد متابعته لامامه، فلو قبلها فالاظهر الفساد ، ويقضی اول صلاته فی حق قراءة ، وآخرها فی حق تشهد ، فمدرک ركعة من غير فجر يأتی بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما ، وبرابعة الرباعی بفاتحة فقط، (قوله حتیٰ يثنی الخ) تفريع علی قوله منفرد فيما يقضيه بعد فراغ امامه، فيأتی بالثناء والتعوذ لانه للقراءة ويقرأ لانه يقضی اول صلاته فی حق القراءة كما يأتی، حتیٰ لو ترک القراءة فسدت ، شامی: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو أتی بالركوع او السجود الخ، ط: سعيد كراجی.

آخر میں سجدہ سہو کرے۔(۱)

اور اگر کھڑے ہونے کے بعد دوبارہ نیت باندھے گا تو پھر چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا، صرف دو رکعت کافی نہیں ہوگی۔

چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا

اگر چار رکعت والی نماز میں یہ سمجھ کر کہ یہ دو رکعت والی نماز ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ مثلاً ظہر کی چار رکعت فرض نماز کو جمعہ کی نماز سمجھ کر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور ظہر کی نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو سلم على رأس الركعتين على ظن انها رابعة فانه يمضي على صلاته ويسجد للسهو كذا في فتاویٰ قاضیخان هندية: ۱/ ۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجديه كوئثه، المحيط البرهاني: ۲/ ۳۲۶، كتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي. (وان سلم على رأس الركعتين في الظهر على ظن انه اتمها ثم تذكر) انه صلى ركعتين فقط (يتمها ويسجد للسهو، لانه سلم على ظن اتمام الاربع فيكون سلامه سهوا (حلبي كبير، ص: ۴۶۲، فصل في سجود السهو، ط: سهيل. (سلم مصلي الظهر) مثلا (علىٰ) رأس (الركعتين توهما) اتمامها (اتمها) اربعا وسجد للسهو، لان السلام ساهيا لا يبطل، شامي: ۲/ ۹۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي البحر الرائق: ۲/ ۱۱۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. (ويسجد للسهو ولو مع سلامه) ناويا (للقطع) لأن نية تغيير المشروع لغو (مالم يتحول عن القبلة او يتكلم)، شامي: ۲/ ۹۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) بخلاف ما لو سلم على ظن ان فرض الظهر ركعتان، بأن ظن انه مسافر او انها الجمعة.........او سلم ذاكرا ان عليه ركنا حيث تبطل لانه سلام عمد، شامي: ۲/ ۹۲، باب سجود السهو. ط: سعيد كراچي، (وان سلم على رأس الركعتين (على ظن انها) اى صلاته (جمعة اوفجر يستأنف) صلاته لانه سلم عالما بأنه صلى ركعتين فوقع سلامه عمدا فيكون قاطعا فلا يبنى، حلبي كبير، ص: ۴۶۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

چارزانو بیٹھنا

نماز میں بلا عذر چارزانو بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

چاشت کی نماز

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں جنت کے اندر ایک سونے کا محل تیار کرتے ہیں۔(۲)

☆...... چاشت کی نماز مستحب ہے، پڑھنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ پڑھنے کی صورت میں ثواب سے محروم ہو جاتا ہے، اور چار رکعات سے بارہ رکعت تک منقول ہیں چاہے چار رکعت پڑھے چاہے اس سے زیادہ پڑھے دونوں صحیح ہیں۔(۳)

☆...... چاشت کی نماز کا وقت سورج اچھی طرح نکل آنے کے بعد سے زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔(۴)

---

(۱) (و) کرہ (التربع) تنزیہا لترک الجلسة المسنونة (بغیر عذر)، شامی: ۶۴۳/۱، باب ما یفسد الصلاة، مطلب مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۵۰، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲۳/۲، باب ما یفسد الصلاة، ومایکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) انه صلی الله علیه وسلم قال " من صلی الضحیٰ ثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصراً من ذهب فی الجنة" مشکوة، ص: ۱۱۶، حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل فروع لو ترک، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱۱۲/۱، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳)(و) ندب (اربع فصاعدا فی الضحیٰ) علی الصحیح..... وفی المنیة اقلها رکعتان واکثرها اثنی عشر واوسطها ثمان وهو افضلها، شامی: ۲۲/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الضحیٰ، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱۱۲/۱، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) ووقت صلوة الضحیٰ من ارتفاع الشمس الی ما قبل الزوال، قال صاحب الحاوی ووقتها المختار اذا مضی ربع النهار الخ، حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۲۲/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الضحی، ط: سعید، هندیة: ۱۱۲/۱، الباب التاسع، فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹه.

☆......چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اور اگر لمبی نیت کرنا چاہے تو اس طرح نیت کر سکتا ہے۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃَ الضُّحیٰ سُنَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ(۱)

☆......چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، خاص وقت یا خاص نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(۲)

چاند

اگر انسان چاند پر اتریں گے یا وہاں سکونت اختیار کر لیں گے، تو وہاں بھی نماز فرض ہوگی اور تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح ہوگا، اور اذان دینا اور اقامت کہنا بھی صحیح ہوگا(۳) اور وہاں بھی قبلہ کی سمت رخ کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، اور قبلہ رخ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ "قبلہ نما" رکھ کر قبلہ معلوم کر لیں، یا اندازہ اور غور و فکر کر کے قبلہ کی سمت متعین کر لیں، اگر غور و فکر کر کے قبلہ کی سمت متعین کر کے نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا

(۱) والاحتیاط فی التراویح أن ینوی التراویح أوسنة الوقت أوقیام اللیل کذا فی منیة المصلی والاحتیاط فی السنن ان ینوی الصلاة متابعا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذا فی الذخیرة، هندیة: ۶۵/۱ ،الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی النیة،ط:رشیدیة.

(۲) ویکفیه مطلق النیة للنفل والسنة والتراویح، هو الصحیح . هندیة: ۶۵/۱، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱۲۸/۱، فصل فی شرائط الارکان،، منها النیة، ط؛ سعید کراچی. البحرا لرائق: ۲۷۸/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.و: ۳۸۴/۱،ط:عباس احمدالبازمکة المکرمة.

(۳) وهی فرض عین علی کل مکلف (قوله هی) ای الصلاة الکاملة وهی الخمس المکتوبة(قوله علی کل مکلف) ای بعینه ، شامی: ۳۵۱/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۵۰/۱، کتاب الصلاة، ط: حقانیه پشاور، بدائع الصنائع: ۲۵۲/۱، کتاب الصلاة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، و: ۸۹/۱، ط: سعید کراچی.

کہ قبلہ درست نہیں تھا تب بھی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، مریخ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

واضح رہے کہ چاند، زہرہ، مریخ وغیرہ پر جانا، اترنا اور رہنا ممکن ہے اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے اور وہاں بھی روئے زمین کی طرح نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، قضاء کرنا جائز نہیں ہوگا۔

چاندی

۱...... مرد حضرات کے لئے صرف ساڑھے چار ماشہ تک کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے باقی انگوٹھی کے علاوہ کسی اور شکل میں چاندی استعمال کرنا یا ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ مقدار والی انگوٹھی استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے،(۲) اگر کسی نے چاندی کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز جائز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ ہونے کی صورت میں سخت گنہگار ہوگا۔

---

(۱) (ویتحری)هو بذل المجهود لنيل المقصود عاجز عن معرفة القبلة)لمامر (فان ظهر خطؤه لم يعد) لمامر وفي الشامية (قوله فان ظهر خطؤة) اى بعد ما صلى ، شامي: ۱/ ۴۳۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية : ۱/ ۶۳ ، الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/ ۵۰۲، باب شروط الصلاة، ط: عباس احمد الباز مكة المكرمة، و : ۱/ ۲۸۶، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، في بيان شرائط اركان الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، و : ۱/ ۱۱۸ ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولا يتحلى) الرجل (بذهب و فضة) مطلقا (الا بخاتم ...... منها) اى الفضة ...... ولا يزيده على مثقال) الدر المختار مع رد المحتار: ۶/ ۳۵۸ ـ ۳۶۱، كتاب الحظر والاباحة، فصل في اللبس، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۸/ ۱۹۰ ـ ۱۹۱ ، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط:سعيد كراچي. مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر: ۴/ ۱۹۵ ، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

۲......عورتوں کے لئے چاندی استعمال کرنا ہر شکل میں اور ہر صورت میں جائز ہے لہذا ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں۔(۱)

چٹائی پر نماز پڑھنا

خالی زمین پر نماز پڑھنا اور چٹائی پر نماز پڑھنا دونوں صحیح ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح نماز پڑھنا ثابت ہے، البتہ اگر گرمی، سردی یا گرد وغبار کی وجہ سے کھلی زمین پر نماز پڑھنے سے تکلیف ہو یا کپڑے میلے ہو جانے کا خطرہ ہو تو ان صورتوں میں کھلی زمین پر نماز پڑھنے سے چٹائی وغیرہ بچھا کر نماز پڑھنا افضل ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے اور اس پر سجدہ کر رہے تھے۔

کپڑے، جائے نماز، مصلے، دری اور گھاس وغیرہ سب کا یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز للنساء التحلي بالذهب و الفضة لا للرجال الا الخاتم.......... من الفضة، .... وفي الاختيار : سن ان يكون الخاتم على قدر مثقال او دونه، مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر : ۱۹۵/۴ ـ ۱۹۶، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۲) (ولا بأس بالصلوة على الطنافس)...... (واللبود وسائر الفرش) ......(اذا كان المفروش رقيقا) بحيث يجد الساجد عليه حجم الارض (و)لكن الصلوة (على الارض) بلا حائل (و) على (ما انبته الارض) كالحصير والبوريا(افضل) لانه اقرب الى التواضع، حلبي كبير، ص: ۳۶۰، كراهية الصلاة، فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيدمي لاهور، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۷۱، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلاة، فصل فيما لا يكره للمصلي ، ط: قديمي كراچي. " ولكن الافضل عندنا السجود على الارض او على ما تنبته كما في نور الايضاح ، ومنية المصلي ، رد المحتار: ۵۰۲/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، الى انتهائها، الخ، ط: سعيد كراچي، شامي: ۵۰۰/۱، باب صفة الصلاة ، آداب الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

چٹخانا

نماز کی حالت میں ایک ہاتھ کی انگلیوں کا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے چٹخانا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

چراغ

اگر مسجد میں جماعت کی نماز کے دوران سامنے چراغ ہو تو نماز خراب نہیں ہوگی، اگر دائیں یا بائیں یا پیچھے چراغ رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اس صورت میں کسی کو اعتراض کا موقع نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله وفرقعة الاصابع) وهو غمزها او مدها حتى تصوت .... وينبغي ان تكون كراهة الفرقعة تحريمية للنهي الوارد في ذلك ولانها من افراد العبث .... واشار المصنف الى كراهة تشبيك الاصابع وهو ان يدخل احدى اصابع يديه بين اصابع الاخرىٰ في الصلاة، البحر الرائق: ۲/۲۰، كتاب الصلوة،باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي. تاتارخانية: ۱/۵۶۴، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراجي. فتح القدير: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، فصل ويكره للمصلي ، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ولا يكره(صلوة الي ظهر قاعد) او قائم.........ولا الى (مصحف او سيف مطلقا او شمع او سراج) (قوله او شمع) .... وعدم الكراهة هو المختار كما في غاية البيان وينبغي الاتفاق عليه فيما لو كان على جانبيه كما هو المعتاد في ليالي رمضان "بحر"الدر مع الرد: ۱/۶۵۱۔۶۵۲، كتاب الصلاة، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراجي. (لا قتل الحية والعقرب ...... (والصلوة الى ظهر قاعد يتحدث) ...... (والى مصحف او سيف معلق) .... (او شمع او سراج) ......(قوله: او شمع او سراج) لا يكره...... لانهما لا يعبدان والكراهة باعتبارها .... وذكر في غاية البيان اختلاف المشايخ في التوجه الى الشمع او السراج والمختار انه لا يكره آه وينبغي ان يكون عدم الكراهة متفقا عليه فيما اذا كان الشمع على جانبيه، البحر الرائق: ۱/۳۰۔۳۲، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي. وفي التاتارخانية: نقلا عن الحجة: اذا صلى وبين يديه سراج يضيء فلا بأس به، والاولىٰ ان لا يواجهه، تاتارخانية: ۱/۵۶۷، كتاب الصلاة، الفصل الرابع : في بيان ما يكره للمصلي أن يفعل في صلاته ومالايكره، قبيل ومما يتصل بهذا الفصل، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراجي.

چست لباس

ایسا تنگ اور چست لباس پہننا جس سے مخفی اعضاء کی شکل وصورت نظر آئے حرام ہے،(۱) اس طرح پوشیدہ اعضاء کو دکھانا اور دیکھنا دونوں حرام ہیں، اگر چہ بلاشہوت ہو(۲)، ایسا لباس اگر اتنا موٹا ہے کہ اس میں سے بدن کا رنگ نظر نہ آئے، تو اس میں اگر چہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا مگر حرام لباس میں نماز پڑھنا مکروہ اور گناہ ہے،(۳) عورتوں کے لباس کی بنسبت مردوں کا چست پتلون زیادہ خطرناک ہے، اس لئے کہ عورت نے چست کرتے کو چادر یا دوپٹہ سے چھپا کر نماز پڑھی تو اس میں کراہت نہیں۔(۴)

(۱، ۲) اقول: مفاده ان رؤية الثوب بحيث يصف حجم العضو ممنوعة ولو كثيفا لا ترى البشرة منه......... وعلى هذا لا يحل النظر الى عورة غيره فوق ثوب ملتزق بها يصف حجمها، الخ، شامي: ۶/ ۳۶۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في النظر واللمس، ط: سعيد كراچي. وايضا في مشكوٰة المصابيح، ص: ۳۷۷، كتاب اللباس، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي. الفقه الاسلامي وادلته: ۹/ ۶۵۰۱، كتاب النكاح، مطلب حرمة النظر الى الاجنبية، ط: مكتبه رشيدية كوئته.

(۳) اما لو كان غليظا لا يرى منه لون البشرة الا انه التصق بالعضو وتشكل بشكله فصار شكل العضو مرئيا فينبغي ان لا يمنع جواز الصلوة لحصول الستر، حلبي كبير، ص: ۲۱۴، كتاب الصلوة، شرائط الصلاة الشرط الثالث ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وقال، ط: وانظر هل يحرم النظر إلىٰ ذلک المتشكل مطلقاً أو حيث وجدت الشهوة؟ آه، قلت: سنتكلم على ذلک في كتاب الحظر، والذي يظهر من كلامهم هناک هو الأوّل، شامي: ۱/ ۴۱۰، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي. – وان كان يستر لونها ويصف الخلقة أو الحجم، جازت الصلوة به......، الفقه الاسلامي وادلته: ۱/ ۷۳۹، كتاب الصلاة، الفصل الرابع شروط الصلاة، الشرط الرابع ستر العورة، شروط الساتر، ط: مكتبه رشيدية كوئته.

(۴) ايضا

چلنا

نماز کے دوران بلا عذر چلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱)ہاں اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں شامل ہے،اور چلنے کی حالت میں سینہ قبلے سے نہ پھرنے پائے،اور ایک رکعت میں ایک صف سے زیادہ نہ چلے،(۲)یا اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو اپنے سجدے کے مقام سے آگے نہ بڑھے،اور مکان نہ بدلے مثلاً سجدے میں ہے تو مسجد سے باہر نہ نکلے تو نماز فاسد نہیں ہوگی،(۳)یا کسی عذر کی وجہ سے چلا مثلاً وضو ٹوٹ گیا،تو وضو کرنے کے لئے

(۱) فالحاصل ان المشي اذا كان بعذر لا يفسد ولا يكره وان كان بغير عذر فان كان ثلاث خطوات متواليات يفسد والا يكره فقط ولا يفسد، حلبي كبير،ص: ۳۵۳، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، . وفي الشامية: ان المشي لا يخلو اما ان يكون بلا عذر او عذر فالاول ان كان كثيرا متواليا تفسد وان لم يستدبر القبلة، شامي: ۶۲۸/۱، كتاب الصلوة، مطلب في المشي في الصلوة، ط: سعيد كراچي. الفقه الاسلامي وادلته: ۱۰۳۱/۲، كتاب الصلاة،الفصل السابع: مبطلات الصلوة، او مفسداتها، العمل الكثير المتوالى ، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) واذا استدبر القبلة فسدت كذا في الظهيرية، ولو مشى في صلاته مقدار صف واحد لم تفسد صلاته، ولو كان مقدار صفين ان مشى دفعة واحدة فسدت صلاته، عالمگيري: ۱۰۳/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها،ط: حقانيه ، وذكر في الذخيرة المشي في الصلاة، اذا كان اى الماشي حال المشي (مستقبل القبلة) غير منحرف عنها (لا تفسد) الصلاة ...... فان مشى مشيا متلا حقا بأن مشى قدر صفين دفعة واحدة او خرج من المسجد او تجاوز الصفوف في الصحراء فسدت صلوته حلبي كبير،ص: ۴۵۰، مفسدات الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فان استدبرها فسدت صلوته للمنافي بلا ضرورة، شامي: ۶۲۸/۱، كتاب الصلاة، مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) رجل يصلي فتأخر عن موضع قيامه مقدار سجوده لا تفسد صلوته، هندية: ۱۰۳/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقانيه پشاور، وان كان منفردا فالمعتبر موضع سجوده ان جاوزه فسدت والا فلا ، حلبي كبير،ص: ۴۵۰، مفسدات الصلاة، فصل في مايفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وبعض المشايخ او لوا الحديث ثم اختلفوا في تاويله فقيل تاويله اذا لم يجاوز الصفوف او موضع سجوده والا فسدت ، شامي: ۶۲۸/۱، كتاب الصلاة، مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

چلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی اس صورت میں سینہ قبلے سے پھر جانے سے اور وضو خانہ تک چل کر جانے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

چمڑے کا مصلّٰی

دباغت دی ہوئی کھال کا مصلے بنانا درست ہے، اس پر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

چندہ کرنا خطبہ کے وقت

''خطبہ کے وقت چندہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

چوتھی رکعت سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

☆......اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر سہواً (بھولے سے) کھڑا

---

(۱) وان كان بعذر، فان كان للطهارة عند سبق الحدث او في صلاة الخوف لم يفسدها ولم يكره قل او كثر استدبر اولا،شامي: ۱/۶۲۸، كتاب الصلاة، مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي. استدبار القبلة بتحويل الصدر عنها بغير عذر عند الحنفية والشافعية، فان كان بعذر كاستدبار القبلة للذهاب الى الوضوء فلا تبطل لانه مفتقر،الفقه الاسلامي وأدلته، ص: ۲/۱۰۳۳، كتاب الصلاة، باب مفسدات الصلاة،مطلب استدبار القبلة، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

(۲) وكل اهاب دبغ فقد طهر (جازت الصلاة) معه ملبوسا او مفروشا او محمولا، حلبي كبير،ص: ۱۳۴، فصل في الانجاس والنجاسة الحقيقية، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه،وص:۱۵۳،ط: سهيل. كل اهاب دبغ دباغة حقيقية بالادوية او حكمية بالتتريب والتشميس والالقاء في الريح فقد طهر وجازت الصلاة فيه هندية: ۱/۲۵، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني فيما لا يجوز به التوضوء، ط: مكتبه حقانيه پشاور، شامي: ۱/۲۰۳، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: في احكام الدباغة، ط: سعيد كراچي.

ہوگیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا، تو چھٹی رکعت ملالے اور سجدہ سہو کرے، اس کی نماز ہو جائے گی چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی، (۱) اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا مقتدی ہوا تو اس کی نماز نہیں ہوگی: کیونکہ امام کی وہ دو رکعت نفل ہیں۔ (۲)

☆......اگر امام یا کوئی تنہا نماز پڑھنے والا چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، تو اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو فوراً بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام کرکے دو سجدے کرلے پھر بیٹھ کر التحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرلے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) (وان قعد في آخر) الركعة (الرابعة) ثم (قام) قبل ان يسلم يعود ايضا مالم يسجد .... فان سجد للخامسة كان فرضه تاما لتمام اركانه......ويضم الى تلك الركعة ركعة اخرىٰ وتكون الركعتان نافلة له بناء على صحة النفل بتحريمة، الفرض، حلبي كبير، ص: ۴۰۰، فصل في سجود السهو، ط: نعمانيه كوئٹه، وص: ۴۶۳، ط: سهيل. (وان قعد في الرابعة) مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد وسلم)......(وان سجدللخامسة سلموا) لانه تم فرضه...... (وضم اليها سادسة) ......لتصير الركعتان له نفلا، شامي: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. هدايه: ۱۵۹/۱، ط: مكتبه المصباح.

(۲) لو اقتدى به مفترض في قيام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم يصح ولو عاد الى القعدة لانه لما قام الى الخامسة فقد شرع في النفل، فكان اقتداء المفترض بالمتنفل، شامي: ۸۸/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۳) وان قعد في آخر الركعة الرابعة، ثم قام قبل ان يسلم يعود ايضا ما لم يسجد و يسلم ليخرج عن الفرض بالسلام لانه واجب ولا يسلم قائما لانه غير مشروع في الصلاة المطلقة وامكنه الاقامة على وجهه بالعود الى القعدة ويسجد للسهو، لانه اخر واجبا وهو السلام بسبب فعل زائد لم يلحق بالصلوة بخلاف ما لو اطال الدعاء بعد التشهد لانه يلتحق بها فلا يعد تأخيرا فان سجد

اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کو چاہیئے کہ وہ چھٹی رکعت بھی ملا لے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہو گی، یعنی چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی۔(۱)

☆......اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا چار رکعت پر بیٹھا ہی نہیں، سیدھا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو فوراً بیٹھ جائے اور سہو سجدہ کے ساتھ نماز پوری کر لے، اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کا فرض باطل ہو گیا، اب ایک رکعت مزید پڑھ کر چھ رکعت مکمل کرلے اور سجدہ سہو بھی کرے، اور فرض نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۲)

چور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدتر اور سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کس طرح چوری کرتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں چوری یہ ہے کہ رکوع اور سجدے کو ٹھیک

= للخامسة كان فرضه تاما لتمام اركانه اذ الم يبق منه الا السلام وهو واجب ويضم الى تلك الركعة ركعة اخرىٰ وتكون الركعتان نافلة له بناء على صحة النفل، حلبي كبير، ص: ۴۰۰، فصل في سجود السهو، ط: مكتبه نعمانيه كوئثة. وص: ۴۶۳ ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. هداية: ۱۵۹/۱، ط: المصباح.

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) ولو سها عن القعود الاخير كله او بعضه (عاد) ويكفي كون كلا الجلستين قدر التشهد (ما لم يقيدها بسجدة)...... (وان قيدها بسجدة عامدا او ناسيا او ساهيا او مخطئا (تحول فرضه نفلا برفعه وضم سادسة ان شاء. الد رمع الرد: ۸۵/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱۰۲/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۴۴۴/۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

طور پر ادا نہیں کرتا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا۔(۱)

چوری کے کپڑے

چوری کے کپڑے جو قیمت ادا کر کے لئے گئے ہیں، ان میں نماز صحیح ہے، مگر جان بوجھ کر چوری کے کپڑے خریدنا ٹھیک نہیں، اور جان بوجھ کر چوری کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مناسب نہیں، اور اگر کسی نے چوری کے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز صحیح ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۲)

---

(۱) عن عبدالله بن ابی قتادة عن ابیه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اسوأ الناس سرقة الذی یسرق صلاته" قالوا: یا رسول الله! وکیف یسرق صلاته، قال: لا یتم رکوعها، ولا سجودها، سنن الدارمی، : ۱/۳۲۰، رقم الحدیث: ۱۳۲۸، کتاب الصلاة، باب فی الذی لایتم الرکوع والسجود، ط: دار الحدیث القاهرة، مکاشفة القلوب، ص: ۶۸، الباب التاسع عشر فی بیان الخشوع فی الصلاة، ط: دارالکتب العلمیةبیروت. صحیح ابن خزیمة: ۱/۳۳۱، کتاب الصلاة، باب اتمام السجود والزجر عن انتقاصه وتسمیة المنتقص رکوعه وسجوده سارقا او سارق من صلاته، رقم الحدیث[۶۶۳]، ط: المکتب الاسلامی، قال صلی الله علیه وسلم: لا ینظر الله یوم القیامة الی العبد الذی لایقیم صلبه بین رکوعه وسجوده، مکاشفة القلوب، ص: ۶۷، الباب التاسع عشر فی بیان الخشوع فی الصلاة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، مؤطاللإمام مالک، ص: ۱۵۳، و صحیح ابن حبان: ۳/۲۷۷، ابوهریرة.

(۲) فروع: تکره الصلاة فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیره لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کراچی. وایضا قال الطحطاوی: (قوله: مع الکراهة) ای التحریمیة، ذکره السید وفی السراج والقهستانی: تکره الصلوة فی الثوب الحریر، والثوب المغصوب، وان صحت، والثواب الی الله تعالیٰ باب شروط الصلاة، ص: ۲۱۱، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه، (قوله والحرمة تتعدد) ...... وما نقل عن بعض الحنفیة من ان الحرام لا یتعدی ذمتین، سألت عنه الشهاب بن الشلبی فقال: وهو محمول علی ما اذا لم یعلم بذلک اما لو رأی المکاس مثلا یأخذ من احد شیئا من المکس ثم یعطیه آخر ثم یأخذ من ذلک الآخر آخر فهو حرام، شامی: ۵/۹۸، باب البیع الفاسد، مطلب الحرمة تتعدد، ط: سعید کراچی.

چوری کے لباس

جان بوجھ کر چوری کے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

چولہا

اگر چولہے میں آگ جل رہی ہے، تو مجبوری کے بغیر اس کے عقب میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ مجوسیوں کی عبادت سے مشابہ ہے اور اگر اتفاق سے نماز پڑھنے کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے تو اس صورت میں مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

چھٹی رکعت میں اقتداء کرنا

اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر بھولے سے کھڑا ہوگیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو چھٹی رکعت بھی ملالے اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے فرض نماز ادا ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا مقتدی ہوا، تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی اور اس مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ امام کی پانچویں اور چھٹی رکعت نفل ہیں، اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے آدمی کی اقتداء صحیح نہیں ہے۔(۳)

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (قوله او شمع او سراج لانهما لا يعبدان والكراهة باعتبارها، وانما يعبدها المجوس اذا كانت في الكانون وفيها الجمر او في التنور فلا يكره التوجه اليها على غير هذا الوجه، البحر الرائق: ۲/۳۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها،، ط: رشيدية. تاتارخانية: ۱/۵٦٧، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط؛ ادارة القرآن كراچي. هندية: ۱/۱۰۸، الباب السابع في ما يفسد الصلاة الفصل الثاني، ط: رشيدية.

(۳) لو اقتدى به مفترض في قيام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم يصح ولو عاد الى القعدة: لانه لما قام الى الخامسة فقد شرع في النفل، فكان اقتداء المفترض بالمتنفل، شامي: ۲/۸۸، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. (و) لا (مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر) لان اتحاد الصلاتين شرط عندنا، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۷۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

چہرہ سجدے میں

سجدہ کی حالت میں چہرے کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے۔(۱)

چہرے پر جھریاں

ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز بجلی کی ایک ایسی تار ہے جس کے ذریعے پورے جسم کو حیات ملتی ہے۔ سجدہ کرنے سے خون کا بہاؤ جسم کے اوپری حصوں کی طرف ہو جاتا ہے جس سے آنکھیں، دانت اور پورا چہرہ سیراب ہوتا رہتا ہے اور رخساروں پر سے جھریاں دور ہو جاتی ہیں۔ یادداشت صحیح کام کرتی ہے، فہم وفراست میں اضافہ ہو جاتا ہے آدمی کے اندر تدبر کی عادت پڑ جاتی ہے۔ بڑھاپا دیر تک نہیں آتا، سو سال کی عمر تک بھی آدمی چلتا پھرتا رہتا ہے اور اس کے اندر ایک برقی رو دوڑتی رہتی ہے جو اعصاب کو تقویت پہنچانے کا سبب بنتی ہے۔ صحیح طریقہ پر سجدہ کرنے سے بند نزلہ، ثقل سماعت اور سر درد جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۵)

چھڑی کا سترہ

''رومال کا سترہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

– فتح القدير: ۱/۳۲۳، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/۸۶، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) ويقع ركبتيه اولا ثم يديه ثم وجهه بين كفيه على الارض...... واما كون وضع الوجه بين الكفين فلما في مسلم من حديث وائل ايضاانه عليه الصلاة والسلام سجدووضع وجهه بين كفيه، حلبي كبير، ص: ۳۲۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۲، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيدية كوئٹه. تاتار خانية: ۱/۵۰۷، كتاب الصلاة، الفرائض، السجود، ط: ادارة القرآن كراچي.

چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات

☆ ......قطب جنوبی اور قطب شمالی پر سورج چھ مہینے مسلسل غروب رہتا ہے اور چھ مہینے مسلسل طلوع رہتا ہے، ان مقامات پر انسانی آبادی مشکل ہے، تاہم جو لوگ وہاں آباد ہیں، ان کے لئے یہ حکم ہے کہ جس وقت سورج غروب ہو، اس وقت سے ہر ۲۴ گھنٹے کو گھڑی دیکھ کر، ان کو دن اور رات کا مجموعہ قرار دے کر پانچوں نمازیں جس فصل اور اندازے سے پڑھتے ہیں، پڑھتے رہیں۔ دجال کے بارے میں جو حدیث وارد ہوئی ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

پھر اسی طرح جب چھ ماہ مسلسل سورج غروب نہ ہو، اس وقت بھی وہی سابقہ حساب کے اعتبار سے ہر ۲۴ گھنٹے میں رات و دن کی پانچوں نمازیں اندازہ کر کے پڑھتے رہیں، اور اسی طرح حساب سے جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو اس میں روزہ بھی رکھیں، جس طرح دنیا کا اپنا ہر کام سونا، جاگنا، کام کرنا، ملازمت میں ڈیوٹی دینا وغیرہ وقت کے حساب سے کرتے ہیں، اسی طرح نماز روزہ بھی حساب کر کے ادا کریں۔ (۱)

---

(۱) وليس مثل اليوم الذى كسنة من ايام الدجال لا مر فيه بتقدير الاوقات وكذا الآجال فى البيع والاجارة والصوم والحج والعدة، قوله : وليس مثل اليوم الخ، روى مسلم عن النواس بن سمعان قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الدجال ، ولبثه فى الارض اربعين يوما يوم كسنة يوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم قلنا فذلك اليوم الذى كسنة يكفينا فيه صلاة يوم قال " لا،قدروا له قدره" قال الاسنوى ويقاس عليه اليومان التاليان واستظهر الكمال وجوب القضاء استدلالا بحديث الدجال وتبعه ابن الشحنة فصححه فى الغازه ، وذكر فى المنح انه المذهب ولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء وفرق فى النهر بان الوقت موجود حقيقة فى يوم الدجال، والمفقود العلامة فقط بخلاف ما نحن فيه فان الوقت لا وجود له اصلا ورد بان الوقت موجود قطعا والمفقود هو العلامة فقط فاذن لا فرق وتمامه فى تحفة الاخيار ، حاشية الطحطاوى على المراقى: ۱/ ۲۵۰ ، كتاب الصلاة،ط: مكتبة الغوثية كراجي.وص:۱۷۸ ، ۱۷۹ ،ط:قديمى.
وفاقد وقتهما كبلغار فان فيها ....مكلف بهما فيقدر لهما ولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء،

☆......جب ایک مرتبہ کوئی نماز ایک مقام پر پڑھ لی گئی تو پھر اگر اُسی نماز کا وقت کسی دوسرے مقام میں دوبارہ آئے گا تو دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی، وہ ہی ایک بار کی ایک دن میں پڑھی ہوئی کافی ہوگی۔(۱)

(مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ کر ہوائی جہاز سے مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہے اور منزل پر پہنچنے کے بعد یہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے تو اب اس کو ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں جو نماز پڑھ کر آیا تھا کافی ہے)

چھوٹی تصویر

''چھوٹی تصویر'' اس تصویر کو کہتے ہیں کہ اگر اس کو زمین پر رکھ دیا جائے، اور کوئی شخص کھڑے ہو کر اس کو دیکھے تو اس کے اعضاء محسوس نہ ہوں۔(۲)

=الدر المختار مع الرد: ۱/۳۶۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. وهو ما تواطأت علیه اخبار الاسراء من فرض الله تعالیٰ الصلوات خمسا بعد ما امر اولا بخمسین ثم استقر الامر علی الخمس شرعا عاما لاهل الآفاق لا تفصیل بین قطر وقطر ردالمحتار: ۱/۳۶۳، کتاب الصلاة، ط:سعید کراچی. قال الرملی فی شرح المنهاج: ویجری ذلک فیما لو مکثت الشمس عند قوم مدة آه، قال فی امدادالفتاح قلت: وکذالک یقدر لجمیع الآجال کالصوم، والزکاة، والحج، والعدة، وآجال البیع والسلم والاجارة، وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الاربعة بحسب ما یکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الائمة الشافعیة، ونحن نقول بمثله، اذ اصل التقدیر مقول به اجماعا فی الصلوات، رد المحتار: ۱/۳۶۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۴۷، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۱)(قوله ولو صلی ثلاثا یتم ویقتدی متطوعا) لان للاکثر حکم الکل، فلا یحتمل النقص وانما یقتدی متطوعا لان الفرض لا یتکرر فی وقت واحد، البحر الرائق: ۲/۷۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. واذا اتمها ای الظهر یدخل مع القوم، والذی یصلی معهم نافلة، لان الفرض لا یتکرر فی وقت واحد، هدایة: ۱/۱۵۸، باب ادراک الفریضة، ط: رحمانیه.

(۲) او کانت صغیرة لا تتبین تفاصیل اعضائها للناظر قائما وهی علی الارض، الدر مع الرد: ۱/۶۴۸، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة، ط: سعید کراچی. ولو کانت صغیرة بحیث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا یکره، هندیة: ۱/۱۰۷، کتاب الصلاة، فصل فیما یکره فی الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۲/۲۸، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۵۶۳، کتاب الصلاة، الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی، ط: ادارة القرآن کراچی.

چھینٹے

اگر ہسپتال وغیرہ کے ملازم کے کپڑوں پر ناپاک چھینٹیں آتی رہتی ہیں تو ناپاک کپڑے بدل کر دوسرا پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔(۱)

چھینک

☆......نماز کے دوران چھینک آنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، اُس سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۲)

☆......اگر نماز کے دوران چھینک میں ایسے حروف کا خود اضافہ کیا جو قدرتی طور پر نہیں نکلتے تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔(۳)

---

(۱) هی ستة (طهارة بدنه) ای جسده ...... (من حدث) بنوعيه ...... وخبث مانع كذلك (وثوبه) الدر مع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي، ومن جملتها طهارة ما يستر به عورته اذا كان مقيما او ثوب آخر اوليس له ثوب آخر، واذاكان مسافرولہ ثوب آخر لا يجوز صلاته مع الثوب النجس، اذا كانت النجاسة اكثر من قدرالدرهم، الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۴۱۶، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة،وواجباتهاوسننهاوآدابها، ط: ادارة القرآن كراچي. واما طهارة ثوبه فلقوله تعالىٰ: وثيابك فطهر فان الاظهر ان المراد ثيابك الملبوسة وان معناه طهرها من النجاسة، البحر الرائق: ۲/۲۶۶، كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة، ط:سعيد كراچي. الدر المختارمع الرد: ۱/۴۰۲، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي الخانية لو تثاءب فارتفع صوته فحصل به حروف لم تفسد صلاته، التاتارخانية: ۱/۵۷۸، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد ، ط:ادارة القرآن كراچي. .ولو عطس او تجشأ فحصل منه كلام لا تفسد كذا في المحيط، هندية: ۱/۱۰۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها،ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ويفسد الصلاة التنحنح بلا عذر بأن لم يكن مدفوعا اليه وحصل منه حروف......ولو لم يظهرله حروف فانه لا يفسد اتفاقا لكنه مكروه، وان كان بعذر بأن كان مدفوعا اليه لا تفسد لعدم امكان الاحتراز عنه وكذا الانين والتأوه اذا كان بعذر بان كان مريضا لا يملك نفسه فصار كالعطاس والجشاء .هندية: ۱/۱۰۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. واما الجشاء ان حصل به حروف ولم يكن مدفوعا اليه يقطع عندهما

چھینک آجائے

اگر نماز کے دوران چھینک آجائے تو "الحمدللّٰہ" نہیں کہنا چاہیئے تاہم اگر کسی نمازی نے نماز کے دوران چھینک آنے پر "الحمدللّٰہ" کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

چھینکنے والے کے جواب میں

نماز کے دوران چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمک اللّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

= .... وفي السراجية : ولو تنحنح بغير عذر وحصل حرفان تفسد الخ، تاتارخانية: ۵۷۸/۱، كتاب الصلاة، ،باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد ، ط: ادارة القرآن كراچي، حلبي كبير، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) لو قال العاطس او السامع الحمد لله لا تفسد لانه لم يتعارف جوابا، البحر الرائق: ۵/۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها،ط: سعيد كراچي. ولو عطس فقال له المصلي الحمد لله لا تفسد لانه ليس بجواب.......... ولوقال العاطس لاتفسد صلاته وينبغي أن يقول في نفسه والأحسن هو السكوت، هندية: ۹۸/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئثة. تاتارخانية: ۵۷۲/۱، مايفسدالصلاة ومالايفسد،ط:ادارةالقرآن.

(۲) رجل عطس فقال المصلي يرحمك الله تفسد صلاته هندية: ۹۸/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئثه. وجواب عاطس بيرحمك الله اى يفسدها لانه من كلام الناس، البحر الرائق: ۵/۲، كتاب الصلاة ، باب ما يفسد الصلاةوما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۵۷۲/۱، كتاب الصلاة ، ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ادارة القرآن كراچي.

چیونٹی مارنا

نماز کے دوران بلا وجہ چیونٹی پکڑ کر مارنا مکروہ ہے، ہاں اگر چیونٹی کے کاٹنے کی وجہ سے نماز میں خلل واقع ہو، تو اس صورت میں چیونٹی مارنا مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) وان أخذ قملة في الصلاة يكره له ان يقتلها لكن يدفنها تحت الحصير.........وروى ايضا لو اخذ قملة او برغوثا وقتله او دفنه فقد اساء وعن محمد انه يقتلها و قتلها احب الى من دفنها في الصلاة، تاتارخانية: ۱/۵۲۲، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لايكره، ط: ادارة القرآن كراچي. قال في الظهيرية : فان أخذ قملة في الصلاة كره له ان يقتلها لكن يدفنها تحت الحصى، وهو قول ابي حنيفةؒ وروى عنه اذا اخذ قملة او برغوثا فقتله او دفنه فقد أساء وعن محمد انه يقتلها و قتلها احب الى من دفنها وایّ ذلک فعل فلا بأس به ......وان الحاصل أنه يكره التعرض لكل منها بالأخذ فضلا عن القتل أو الدفن عند عدم تعرضهما له بالأذىٰ وأما عند تعرضهماله بالأذىٰ فإن كان خارج المسجد فلا بأس حينئذ بالأخذ والقتل،.....وإن كان في المسجد فلا بأس بالقتل بالشرط المذكور،البحر الرائق: ۲/۳۱، كتاب الصلاة،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،ط:سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۵۳، كراهية الصلاة،سهيل اكيڈمي لاهور.

ح

حاجت کی نماز

"نماز حاجت" کے عنوان کو دیکھیں۔

حائضہ پر روزہ ادا کرنا اور نماز ادا نہ کرنے کی وجہ

حضرت ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: کہ حائضہ عورت پر حیض کے ایام کا روزہ واجب ہونا اور نماز ادا کرنا واجب نہ ہونے کا سبب دین شریعت کی خوبی اور اس کی حکمت کا تقاضہ ہے، اور اس میں عاقل، بالغ، مکلّف لوگوں کی مصلحت اور فائدہ کی رعایت بھی ہے، کیونکہ حیض عبادت کی ضد اور خلاف ہونے کی وجہ سے اس میں عبادت کا کام شرع کے موافق نہیں ہے، اور عورتوں کے لئے پاکی کے ایام میں نماز پڑھنا حیض کے ایام میں نماز پڑھنے سے کافی ہو جاتی ہے، کیونکہ نماز بار بار روزانہ فرض ہوتی ہے مگر روزہ روزانہ فرض نہیں ہوتا بلکہ سال میں صرف ایک مہینہ روزہ فرض ہوتا ہے، اگر حیض کے ایام کے روزے بھی اس سے ساقط کر دیئے جائیں تو پھر انکی نظیر کا تدارک نہیں ہوسکتا، اور اس سے روزہ کی مصلحت فوت ہو جاتی ہے، اس لئے حائضہ عورت پر پاک ہونے کے بعد حیض کے ایام کے روزے رکھنا لازم ہے تاکہ اس کو روزہ کا وہ فائدہ اور مصلحت حاصل ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر محض رحمت اور احسان سے ان کے فائدہ کے لئے مشروع فرمائے ہیں۔

(احکام اسلام ص ۷۹)

حج کی حقیقت

"جماعت کی حقیقت" کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث اکبر ہوگیا قعدۂ اخیرہ میں

اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد حدث اکبر ہوگیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، غسل کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

حدث امام کو ہوگیا

"امام کو حدث ہوگیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث قصداً کیا قعدۂ اخیرہ میں

"قعدۂ اخیرہ میں وضو توڑ دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

حدث مقتدی کو ہوگیا

"مقتدی کو حدث ہوگیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) واذا احدث فی صلاته من بول او غائط او ریح او رعاف متعمدا فسدت صلاته ، وان سبقه الحدث ولم یتعمد ان کان موجبه الغسل فکذلک نحو ان احتلم او نظر الی امرأة فانزل او تفکر فانزل..... کذلک لو سقط من السقف حجر او خشب علی المصلی فأدماه، وکذلک لو دخل الشوک فی رجل المصلی او وضع جبهةعلی الارض في السجود فسال منه الدم من غیر قصده تفسد صلاته عندهما ،وقیل: تفسد عند الکل. تاتارخانیة: ۱/ ۵۹۳، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة ومالا یفسد ، ط: ادارة القرآن کراچي. هندیة: ۱/ ۹۳ - ۹۴،الباب السادس في الحدث في الصلاة ،ط: مکتبه حقانیه پشاور. حلبي کبیر،ص: ۴۵۲، مفسدات الصلاة، فروع ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وکذلک اذا نام فی صلاته واحتلم یستقبل ولا یبنی استحسانا هندیة: ۱/ ۹۴، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. فهذه المسائل کلها اذا عرض له واحد منها بعد ما قعد قدر التشهد او فی سجود السهو بطلت صلاته، هندیة: ۱/ ۹۷، فصل في الاستخلاف، مسائل الاثنا عشریة، ط: رشیدیة کوئٹه.(وحدثه العمد) الحاصل بغیر القهقهة اذا وجدا (بعد الجلوس الاخیر) قدر التشهد عند الامام بفساد الجزء الذی حصلت فیه،حاشیة الطحطاوی علی المراقی ،ص: ۳۳۸، باب مایفسد الصلاة ط: قدیمی کراچي۔

حدث منفرد کو ہو جائے

اگر منفرد کو نماز کے دوران حدث ہو جائے، تو اس کو چاہئے کہ فوراً جا کر وضو کر لے، اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو کر کے فارغ ہو جائے، مگر وضو تمام سنن اور مستحبات کے ساتھ کرنا چاہئے، اور اس درمیان میں کوئی بات چیت وغیرہ نہ کرے، پانی اگر قریب مل سکے تو دور نہ جائے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس قدر حرکت کرنے کی سخت ضرورت ہو اتنا ہی کرے اس سے زیادہ نہ کرے، اور وضو کرنے کے بعد منفرد کو اختیار ہے چاہے جہاں وضو کیا ہے وہیں اپنی باقی ماندہ نماز تمام کرلے، چاہے جہاں پہلے نماز پڑھ رہا تھا وہاں جا کر پڑھے۔(۱)

حدث ہو جائے

☆......حدث کی دو قسمیں ہیں، حدث اکبر یعنی غسل واجب ہونا اور حدث اصغر یعنی بے وضو ہو جانا۔

---

(۱) "وقال العلامة ابراهيم الحلبي الكبير رحمه الله : " من سبقه حدث سماوى من بدنه موجب للوضوء في الصلوة انصرف من فوره ، وتوضأ من غير ان يشتغل بشئي غير ضروري في وضوئه وبنى على صلاته عندنا ان لم يعرض له ما ينافيها ...... ولكن الاستيناف افضل للعبد عن شبهة الخلاف، وقيل: ذلک في حق المنفرد ...... ثم المنفرد ان شاء اتمها في مكان وضوئه ان امكن او اقرب المواضع اليه ان لم يكن تحرزاً عن زيادة المشي، وان شاء رجع الى مصلاه ليؤدي صلاته في مكان واحد ،حلبي كبير ،ص: ۴۵۲، كتاب الصلاة ، فصل فيما تفسد الصلاة ،فروع ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور. سنن ابن ماجه ، ص: ۵، كتاب الصلاة ، باب ما جاء في البناء على الصلاة، ط: قديمي كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۳۳۱-۳۳۳، باب ما يفسد الصلاة ، ط: قديمي كراچي.

☆......اگر نماز کے دوران حدث اکبر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆......اور اگر نماز میں حدث اصغر ہو جائے، تو دو حال سے خالی نہیں، اختیاری ہوگا یا غیر اختیاری، یعنی اس کے وجود یا اس کے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہوگا یا نہیں، اگر اختیاری ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہہ کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن میں کوئی ضرب لگا کر خون نکالے یا قصداً گیس خارج کرے، ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، اس لئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے ہیں۔

اور اگر غیر اختیاری ہوگا تو اس میں دو صورتیں ہیں، یا نادر الوقوع ہوگا جو کبھی کبھار ہوتا ہے، جیسے قہقہہ، جنون، بے ہوشی وغیرہ یا کثیر الوقوع جو اکثر و بیشتر پیش آتا ہے جیسے خود بخود گیس خارج ہونا، پیشاب، پاخانہ اور مذی وغیرہ نکل آنا، اگر نادر الوقوع ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر نادر الوقوع نہیں ہوگا تو نماز فاسد نہیں ہوگی بلکہ اس شخص کو اختیار ہے کہ وضو کرنے کے بعد اسی نماز کو تمام کر لے، اور اگر چاہے تو نماز کو شروع سے پڑھے

---

(۱) (والاغماء والجنون والجنابة) الحاصلة بنظر او احتلام نائم متمكن ، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة ، ط: قديمي كراچي. وكذا اذا جن او اغمي عليه او اجنب ،هندية: ۹۴/۱، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. لم لجواز البناء شروط منها ان يكون الحدث موجبا للوضوء ولا يندر وجوده ، هندية: ۹۳/۱، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۵۹۹/۱، باب الاستخلاف ،ط: سعيد كراچي. و: ۶۰۳/۱، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

مزید تخریج "حدث اکبر ہوگیا قعدہ اخیرہ میں" کے حاشیہ کے تحت دیکھیں۔

البتہ شروع سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اس صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:

۱...... کسی رکن کو حدث کی حالت میں ادا نہ کرے۔

۲...... کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے، مثلاً جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے کیونکہ قراءت نماز کا رکن ہے۔

---

(۱) " واذا احدث في صلاته من بول او غائط او ريح او رعاف متعمدا فسدت صلاته ، وان سبقه الحدث ولم يتعمد ان كان موجبه الغسل فكذلك نحو ان احتلم او نظر الى امرأة فانزل او تفكر فانزل...... كذلك لو سقط من السقف حجر او خشب على المصلي فادماه، وكذلك لو دخل الشوك في رجل المصلي او وضع جبهة على الارض في السجود فسال منه الدم من غير قصده تفسد صلاته عندهما ،وقيل: تفسد عند الكل. تاتارخانية: ۱/ ۵۹۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ومالا يفسد ، ط: ادارة القرآن كراچي.

(ثم لجواز البناء شروط) (منها) ان يكون الحدث موجبا للوضوء ولا يندر وجوده وان يكون سماويا لااختيارللعبد فيه ولا في سببه هكذا في البحر الرائق، فاذا احدث في الصلاة من بول او غائط ، او ريح، او رعاف متعمدا فسدت صلاته ولا يبني وان لم يتعمد فان كان الحدث موجبا للغسل فكذالك وان كان موجبا للوضوء فان كان بفعل الآدمي فكذلك خلافا لابي يوسف رحمه الله تعالىٰ كذا في الخلاصة،.............. ولو اصاب المصلي حدث بغير فعله كما لو اصابته بندقة او رماه انسان بحجر او مدر فشج رأسه او مس احد قرحه فادماه لا يجوز له البناء في قول ابي حنيفة و محمد رحمهما الله تعالىٰ هكذا في شرح الطحاوي........... اذا اغمي في صلاته او جن او قهقه يتوضأ ويستقبل الصلاة...... (ومنها ان ينصرف من ساعته حتىٰ لو ادى ركنا مع الحدث او مكث مكانه قدر ما يؤدي ركنا فسدت صلاته ولو قرأ ذاهبا تفسد صلاته وآيباً لا وقيل بالعكس والصحيح الفساد فيهما............(ومنها) ان لا يفعل بعد الحدث فعلا منافيا للصلوٰة لو لم يكن احدث إلاما لا بد منه او كان من ضرورات ما لا بد منه او من توابعه وتتماته حتىٰ اذا سبقه الحدث ثم تكلم او احدث متعمدا او قهقه او اكل او شرب او نحو ذلك لا يجوز له البناء ، وكذا اذا جن او اغمي عليه او أجنب هكذا في البدائع ، او نظر الى فرج امرأة فامنى هكذا في شرح الطحاوي، هندية: ۱/ ۹۳ - ۹۴، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، حلبي كبير،ص: ۴۵۱ ــ ۴۵۲، مفسدات الصلوة، فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

۳......کوئی ایسا فعل نہ کرے جو نماز کے منافی ہو، اور کوئی ایسا فعل بھی نہ کرے جس سے احتراز ممکن ہے۔

۴......وضو ٹوٹنے کے بعد کسی عذر کے بغیر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کے لئے چلا جائے، ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے دیر ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں، مثلاً صفیں زیادہ ہوں، اور خود پہلی صف میں ہو، اور صفوں کو چیر کر آنا مشکل ہو۔(۱)

۵......مقتدی کو ہر حال میں اور امام کو اگر جماعت باقی ہو تو باقی نماز وہیں پڑھنا جہاں پہلے نماز شروع کی تھی۔(۲)

۶......امام کا کسی ایسے آدمی کو خلیفہ بنانا جس میں امامت کی صلاحیت ہو۔(۳)

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) (ومنها) اذا كان مقتديا أن يعود الى الامام ان لم يكن فرغ الامام و كان بينهما حائل يمنع جواز الاقتداء، ولو فرغ امامه لا يعود ولو عاد اختلفوا في فساد صلاته، ولو لم يكن بينهما مانع فله الاقتداء من مكانه من غير عود ...... والمنفرد بعد ما توضأ يتخير بين اتمام الصلاة في بيته والرجوع الى مصلاه والرجوع افضل ...... والامام كالمنفرد ان فرغ امامه والاعاد ويتم خلف خليفته، هندية: ۱/ ۹۵، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. (...... ويتم صلاته ثمة) وهو اولىٰ تقليلا للمشي (او يعود الى مكانه) ليتحد مكانها (كمنفرد) فانه مخير وهذا كله (ان فرغ خليفته والا عاد الى مكانه) حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء (كالمقتدى اذا سبقه الحدث) الدر مع الرد: ۱/ ۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى.

(۳) (ومنها) اذا كان اماما ان لا يستخلف من لا يصلح للامامة، هندية: ۱/ ۹۵، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. ولم يستخلف الامام غير صالح لها، شامی: ۱/ ۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى.

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین پرنماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

حرام آمدنی کا لباس

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہے،اور ایسا لباس پہن کرنماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

حرام کمائی کے کپڑے

جس طرح مغصوبہ زمین میں نماز پڑھنا مکروہ ہے،اسی طرح حرام کمائی سے بنائے گئے یا خریدے گئے کپڑے پہن کرنماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔(۳)

حرامی کا امام بنانا

کسی حرامی کوامام بنانا مکروہ ہے،ہاں اگر حرامی عالم اور فاضل ہے،اور لوگوں کو اس کوامام بنانا ناگوار نہ ہوتو پھر مکروہ نہیں ہے۔(۴)

(۱،۲) " تکره الصلاة في الثوب المغصوب وان لم يجد غيره لعدم جواز الانتفاع بملك الغير قبل الاذن او اداء الضمان". حاشية الطحطاوی علی المراقي،ص:۳۵۸، فصل في المكروهات، ط: قديمي كتب خانه كراچي. وايضا قال الطحطاوی:(قوله : مع الكراهة) ای التحريمية، ذكره السيد وفي السراج والقهستاني، تكره الصلاة فی الثوب الحرير ، والثوب المغصوب، وان صحت ،والثواب الی الله تعالیٰ، حاشية الطحطاوی علی المراقي،ص: ۲۱۱، باب شروط الصلاة،ط: قديمی كتب خانه كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۴۶۷، باب شروط الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. وكذا تكره في اماكن كفوق كعبة...... وارض مغصوبة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۹۔ ۳۸۱، كتاب الصلاة،ط: سعيد كراچي.

(۳)انظر الی الحاشية السابقة.

(۴) " وكره امامة العبد ....وولدالزنا...... وقيد كراهة امامة الاعمیٰ فی المحيط وغيره بأن لا يكون افضل القوم فان كان افضلهم فهو اولیٰ...... وينبغي ان يكون كذلک فی العبد وولد الزنا اذا كان افضل القوم فلا كراهة اذا لم يكونا محتقرين بين الناس لعدم العلة للكراهة، البحر

اور حرامی کی امامت مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حرامی کو علم دین حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا اور اس کو کوئی تربیت دینے والا نہیں ہوتا۔(۱)

حرکت دینا

نماز میں عذر کے بغیر جسم کو مختلف انداز سے حرکت دینا صحیح نہیں ہے، اور ہاتھوں کو ضرورت کے بغیر حرکت دینا، اور سجدے کو جاتے ہوئے درمیان میں ضرورت کے بغیر توقف کرنا مکروہ ہے۔(۲)

= الرائق: ۱/ ۳۴۸۔ ۳۴۹، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی۔

(ویکرہ) تنزیہا(امامۃ عبد) ...... (وولد الزنا)ھذا ان وجد غیرھم والا فلاکراھۃ ، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۶۲، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مطلب البدعۃ خمسۃ اقسام، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص:۵۱۴، فصل فی الامامۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۱) ولیس لولد الزنا اب یربیہ ویؤدبہ ویعلمہ فیغلب علیہ الجھل ، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۸، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. " ویکرہ ایضا تقدیم العبد...... وولد الزنا ...... وفی ولد الزنا لعدم من یتفقہ ویؤدبہ ویحملہ علی التعلم الذی مکروہ النفس، ومخالف لھواھا، حلبی کبیر،ص:۵۱۴، فصل الامامۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(ویکرہ تقدیم العبد وولد الزنا) لانہ لیس لہ اب یتفقہ فیغلب علیہ الجھل ولان فی تقدیم ھؤلاء تنفیر الجماعۃ فیکرہ، فتح القدیر: ۱/ ۳۰۴، وفی نسخۃ: ۱/ ۳۵۹۔ ۳۶۱،کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) (و) کرہ(کفہ) .... (وعبثہ بہ) ای بثوبہ (وبجسدہ) للنھی الالحاجۃ ولا باس بہ خارج صلاۃ، الدر المختار، وفی الشامیۃ:(قولہ وعبثہ) ھو فعل لغرض غیر صحیح، قال فی النھایۃ: وحاصلہ ان کل عمل ھو مفید للمصلی فلا باس بہ اصلہ ما روی" ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرق فی صلاتہ فسلت العرق عن جبینہ" ای مسحہ لا نہ کان یؤذیہ فکان مفیدا وفی زمن الصیف کان اذا قام من السجود نفض ثوبہ یمنۃ او یسرۃ لانہ کان مفیدا کی لا تبقی صورۃ ، فاما ما لیس بمفید فھو العبث...... (قولہ للنھی) وھو ما اخرجہ القضاعی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم " ان اللہ کرہ لکم ثلاثا: العبث فی الصلاۃ، والرفث فی الصیام والضحک فی المقابر" وھی کراھۃ تحریم. شامی: ۱/ ۶۴۰، باب ما یفسد الصلاۃ، مطلب مکروھات الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے؟

حرم شریف میں بہت زیادہ رش ہونے کی وجہ سے حجاج کرام کو اکثر دروازے میں جہاں سے لوگوں کی آمدورفت ہے، نماز کے لئے جگہ ملتی ہے، اور جس کی رکعت نکل جاتی ہے امام کے سلام کے بعد کھڑا ہوکر بقیہ نماز پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے، لوگ باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے حالات میں چونکہ کچل جانے کا خطرہ ہوتا ہے تو جان بچانے کے لئے یہ صورت اختیار کرسکتا ہے کہ امام کے ساتھ آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھ کر کھڑا ہو جائے، اور اپنی فوت شدہ رکعتیں جلدی جلدی ادا کر لے، نماز صحیح ہو جائے گی۔

''کبیری'' میں ہے کہ اگر نمازی کو خطرہ ہے کہ لوگ اس کے سامنے سے گزریں گے یا اس طرح کا کوئی خدشہ ہے تو اس وقت یہ بات مکروہ نہیں ہے کہ امام جب آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھ چکے یعنی اتنی دیر گذر جائے جتنی دیر میں التحیات پڑھی جاسکتی ہے تو وہ مقتدی کھڑا ہو جائے اور بقیہ رکعتیں پڑھ لے، مگر اس بات کا پورا خیال رکھے کہ جتنی دیر میں التحیات پڑھی جاتی ہے اس سے پہلے ہرگز کھڑا نہ ہو، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۱)

حرم میں ثواب زیادہ ہے

حرم میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ گنا زیادہ ہے، اور یہ ثواب پورے حرم کی

---

(۱)" او یخاف مرور الناس بین یدیه ونحو ذلک فلا یکره ان یقوم قبل سلامه بعد قعوده قدر التشهد ولا یقوم قبل قعوده قدر التشهد اصلا"، حلبی کبیر، ص: ۴۳۹، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وکذا خاف المسبوق ان یمر الناس بین یدیه لو انتظر سلام الامام قام الی قضاء ما سبق قبل فراغه، هندیة: ۱/۹۱، کتاب الصلاة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: رشیدیة کوئٹه.

حدود میں کسی جگہ پر بھی نماز پڑھنے سے حاصل ہوگا، البتہ حدود حرم کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب غیر مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے، اور حدود حرم کی تمام مساجد میں بیت اللہ کے حرم کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔(١)

حقیقی نمازی

حقیقی معنوں میں وہ شخص نمازی ہے، جس کا دل نماز میں حاضر ہو، اللہ تعالیٰ کے

---

(١)[تتمہ] قال السید الفاسی فی شفاء الغرام: یتحصل من طرق حدیث ابن الزبیر ثلاث روایات: احداھا ان الصلوٰۃ فی المسجد الحرام تفضل علی الصلاۃ بمسجد المدینۃ بمائۃ صلاۃ، الثانیۃ بألف صلاۃ، الثالثۃ بمائۃ الف صلاۃ کما فی مسند الطیالسی واتحاف ابن عساکر...... قال السید: ورأیت لشیخنا بدر الدین بن الصاحب المصری ان الصلاۃ فیہ فرادیٰ بمائۃ الف، وجماعۃ بالفی الف وسبع مائۃ الف، والصلوات الخمس فیہ بثلاثۃ عشر الف الف وخمس مائۃ صلاۃ، الدر المختار مع الرد: ٢/٥٢٤ـ٥٢٥، کتاب الحج، مطلب فی مضاعفۃ الصلاۃ بمکۃ، ط: سعید کراچی. مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم الحدیث: ١٤٦٤، ١٤٥/٢، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت. شعب الایمان للبیھقی، باب المناسک افضل الحج والعمرۃ، حدیث: ٤١٤٣، ٤٨٥/٣: ، ط: مکتبۃ دار الباز مکۃ المکرمۃ. (قولہ افضل المساجد مکۃ) ای مسجد مکۃ، وکذا ما بعدہ الی قولہ الاقدم ،وفی تسھیل المقاصد للعلامۃ احمد بن العماد ان افضل مساجد الارض الکعبۃ لانہ اول بیت وضع للناس ، ثم المسجد المحیط بھا لانہ اقدم مسجد بمکۃ ثم مسجد المدینۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم " صلاۃ فی مسجدی ھذا تعدل الف صلاۃ فیما سواہ الا المسجدالحرام " حموی ملخصا.

وفی البیری: واختلف فی المراد من المسجد الحرام الذی فیہ المضاعفۃ المذکورۃ، فقیل بقاع الحرام، وقیل الکعبۃ وما فی الحجر من البیت، وقیل الکعبۃ وما حولھا من المسجد ، وجزم بہ النووی، وقال انہ الظاھر. وقال الشیخ ولی الدین العراقی: ولا یختص التضعیف بالمسجد الذی کان فی زمنہ صلی اللہ علیہ وسلم : بل یشمل جمیع ما زید فیہ، بل المشھور عند اصحابنا انہ یعم جمیع مکۃ بل جمیع حرمھا الذی یحرم صیدہ کما صححہ النووی. شامی: ٦٥٨/١ـ٦٥٩، باب ما یفسد الصلاۃ، مطلب فی افضل المساجد ،ط: سعید کراچی.

وقال الرافعی...... ان حسنات الحرم کل حسنۃ بمائۃ الف حسنۃ کما قال ابن عباس کما نقلہ السندی عن الحموی عن ابن العماد ، تقریرات الرافعی: ٨٦/١، ط: سعید کراچی.

خوف سے دل پُر ہو اور ناجائز و باطل وسوسے اور ضرر رساں خیالات سے خالی ہو اور آخرت کی نجات کا طلب گار رہو۔

اگر انسان اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو، تو اس حال میں اس کا دل خشوع اور خضوع سے پُر ہو، اور بے پناہ قدرت کے مالک اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اور فروتنی سے حاضر ہو وہی شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا اور اپنے رب کی جانب مائل ہوگا، اور اس کے ظاہری اور باطنی اعمال کی اصلاح ہو سکے گی، اس کا رابطہ اپنے پروردگار کے ساتھ مضبوط ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی جماعت میں شامل ہوگا، اور دین کی قائم کردہ حدود پر قائم ہوگا، اور وہی شخص ان تمام امور سے باز رہے گا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اِن الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاءِ والمنکر** اور حقیقی معنوں میں مسلمان ہونے کی یہی صورت ہے۔(۱)

حکم کی تعمیل کرنا

نماز کے دوران کسی کے حکم کی تعمیل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو

---

(۱) " وقال ابو العالية فی قوله تعالیٰ (ان الصلوة تنهی عن الفحشاء والمنكر)قال: ان الصلاة فيها ثلاث خصال، فكل صلاة لا يكون فيها شئی من هذه الخلال فليست بصلاة: الاخلاص، والخشية، وذكر الله فالإخلاص يامره بالمعروف والخشية تنهاه عن المنكر ، وذكر الله القرآن يامره وينهاه، الخ، تفسير ابن كثير . سورة العنكبوت:۵/۳۲۷، ط: دار الاندلس.

قال النبی صلی الله عليه وسلم: انما الصلاة تمسكن وتواضع و تضرع وتأوه وتنادم، وتضع يديک، فتقول: اللّٰهم، اللّٰهم، فمن لم يفعل فهی خداج، وروی عن الله سبحانه فی الكتب السالفة: انه قال: ليس كل مصل أتقبل صلاته، وانما اقبل صلاة من تواضع لعظمتی ولم يتكبر علی عبادی ، واطعم الفقير الجائع لوجهی، احياء علوم الدين: ۱/۲۰۰ ، فضيلة الخشوع، ط: دار الخير ، دمشق ، وفيه ايضا: ۱/۲۱۳ ،بيان المعانی الباطنة التی تتم بها حياة الصلاة، ط: دار الخير دمشق، شامی: ۱/۴۱۷، باب شروط الصلاة، مطلب فی حضور القلب و الخشوع، ط: سعيد كراچی.

دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

حمام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

حمام اور غسل خانے میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں لوگوں کے ستر کھلتے ہیں، اور لوگ آتے جاتے ہیں، ان باتوں سے نمازی کا دل ہٹ جاتا ہے، اور انسان حضورِ دل کے ساتھ وہاں اپنے پروردگار کے آگے التجا نہیں کرسکتا۔(احکام اسلام ص ۷۵)(۲)

حملہ ہوگیا

اگر نماز کی حالت میں انسان یا حیوان حملہ کردے تو نماز توڑ دینا جائز ہے، پھر اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۳)

حیض

☆......حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو تندرست، بالغ عورت کے رحم سے کم

---

(۱) " وفي القنية: قيل لمصل منفرد تقدم بأمره او دخل رجل فرجة الصف فتقدم المصلي حتى وسع المكان عليه فسدت صلاته، وينبغي ان يمكث ساعة ثم يتقدم برأى نفسه وعلله في شرح القدوري بأنه امتثال لغير امر الله تعالىٰ" الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول،ط: سعيد كراچي.

(۲) اقول: الحكمة في النهي عن المزبلة والمجزرة...... وفي الحمام انه محل انكشاف العورات ومظنة الازدحام فيشغله ذلک عن المناجاة بحضور القلب، حجة الله البالغة: ۱/ ۱۹۳- ۱۹۴، المساجد، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

(۳)ويباح قطعها لنحو قتل حية، وند دابة، وفور قدر الخ الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة،مطلب في بيان السنة والمستحب الخ و: ۲/ ۵۱.باب ادراک الفريضة،ط:سعيد.

(و)يجوز قطعها لخشية (خوف)من (ذئب)ونحوه (على غنم)ونحوها، حاشية الطحطاوي على المراقي ص ۳۷۲، فصل فيمايوجب قطع الصلاة ومايجيزه وغير ذلک، ط:قديمي،وفي نسخة. ص: ۲۰۴، ط:قديمي كراچي..حلبي كبير ص ۳۵۴ كراهية الصلاة .ط:سهيل اكيڈمي لاهور.

سے کم پندرہ دن کے وقفے سے آتا ہو، اس کی مدت کم سے کم تین دن تین رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے، اور اگر اس سے زائد ہے تو وہ حیض کے حکم میں نہیں بلکہ وہ استحاضہ ہوگا، استحاضہ کے دوران روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا لازم ہے۔(۱)

☆......حیض کے دوران ہم بستری کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، مسجد میں جانا، نماز پڑھنا، بیت اللہ کا طواف کرنا، ناجائز اور حرام ہے، لہٰذا ان چیزوں سے بالکل احتراز کیا جائے۔(۲)

☆......البتہ حیض کے زمانے کی نماز بالکل معاف ہو جاتی ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء واجب نہیں ہوتی، لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضاء رکھنا لازم ہے۔(۳)

---

(۱)وهو دم ينفضه رحم امرأة سليمة عن داء وصغر واقله ثلاثة ايام واكثره عشرة ،فمانقص من ذلك اوزاداستحاضة، البحر : ۱/ ۱۹۰، باب الحيض ،ط:سعيد الدرمع الرد : ۱/ ۲۸۳ـ ۲۸۴، باب الحيض .ط:سعيد .حاشية الطحطاوی علی المراقی. ص:۱۳۸ باب الحيض والنفاس والاستحاضة ،ط:قديمی

(۲)(ودم استحاضة)حكمه (كرعاف دائم)وقتاكاملا(لايمنع صوماوصلاة)ولونفلا.الدرمع الرد: ۱/ ۲۹۸، باب الحيض ،ط:سعيد كراچی. حاشية الطحطاوی علی المراقی ،ص: ۱۳۸، باب الحيض والنفاس والا ستحاضة،ط:قديمی.البحر: ۱/ ۲۱۵،با ب الحيض ،ط:سعيد بدائع: ۱/ ۴۴،قبيل فصل فی التيمم ،ط:سعيد كراچی.

(۳)واماحكم الحيض ......فمنع جوازالصلاة والصوم وقراءة القرآن ومس المصحف الابغلاف، ودخول المسجد والطواف بالبيت .بدائع الصنائع: ۱/ ۴۴، قبيل فصل فی التيمم ، ط:سعيد كراچی.

ان الحيض يتعلق به احكام :احدهايمنع صحةالطهارة ....السادس عشر يحرم الوطء وماهو فی حكمه .البحر: ۱/ ۱۹۳ ـ ۱۹۴ باب الحيض ،ط:سعيد كراچی. الدرمع الرد: ۱/ ۲۹۰، باب الحيض،ط:سعيد. هندية: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع فی احكام الحيض، ط:رشيدية كوئٹه.

☆......اگر فرض نماز کے دوران حیض آ گیا تو وہ نماز معاف ہو جائے گی پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر نفل یا سنت نماز پڑھنے کے دوران حیض آ گیا تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم ہوگی، مزید تفصیل کے لئے ''روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا'' کے لفظ ''حیض'' کو دیکھیں۔(۲)

☆......عورت کو حیض کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، البتہ حیض کے دوران نماز کے اوقات میں وضو کر کے جائے نماز میں بیٹھ کر کچھ دیر تسبیح پڑھ لے۔(۳)

---

(۱)(يمنع صلاة)مطلقا ولو سجدة شكر (وصوما)وجماعا(وتقضيه)لزوما دونها للحرج. الدر المختار (قوله للحرج)علة لقوله دونها:اى لأن في قضاء الصلاة حرجا بتكررها في كل يوم وتكرر الحيض في كل شهر بخلاف الصوم فانه يجب في السنة شهرا واحدا،وعليه انعقد الاجماع لحديث عائشة في الكتب الستة .شامي: ۱/ ۲۹۰ـ ۲۹۱، باب الحيض ،ط:سعيد هندية: ۱/ ۳۸،الفصل الرابع في احكام الحيض،ط:رشيدية كوئته. (قوله فتقضيه دونها)اى فتقضي الصوم لزوما دون الصلاة...البحر: ۱/ ۱۹۴، باب الحيض، ط: سعيد كراچى.

وعن معاذة ان امرأة قالت لعائشة اتجزئ احدانا صلاتها اذا طهرت؟ فقالت:أحرورية انت؟ قد كنا نحيض مع النبي صلى الله عليه وسلم فلا يأمرنا أو قالت فلا نفعله ، بخارى: ۱/ ۴۶، باب لا تقضي الحائض الصلاة، ط: قديمى كراچى.

(۲)لو افتتحت الصلاة في آخرالوقت ثم حاضت لايلزمها قضاء هذه الصلوة بخلاف التطوع، هندية: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع في احكام الحيض ،ط:رشيديه .(قوله قضتهما)لزومها بالشروع، شامي: ۱/ ۲۹۱، باب الحيض ،ط:سعيد ،البحر : ۱/ ۲۰۵، باب الحيض قبيل قوله والطهر بين الدمين ،ط:سعيد كراچى.

(۳)قوله ذكر احكامه......يستحب لها ان تتوضأ كل صلاة وتقعد على مصلاها تسبح وتهلل وتكبر بقدر ادائها كي لاتنسى عادتها وفي رواية يكتب لها ثواب احسن صلاة كانت تصلي، شامي: ۱/ ۲۹۰، باب الحيض ،ط:سعيد : ۱/ ۱۹۳ ،ط:داراحياء التراث بيروت، البحر: ۱/ ۱۹۳ باب الحيض، ط:سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع في احكام الحيض ، ط:رشيدية.

حیض آخری وقت میں آجائے

اگر کسی عورت کو وقت کے آخر میں حیض آجائے، اور ابھی تک اس نے نماز نہیں پڑھی، تو اس وقت کی نماز اس سے معاف ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء اس پر لازم نہیں ہوگی۔(۱)

حیض والی پاک ہوگئی

اگر حیض والی عورت تراویح کے وقت پاک ہو جائے، تو اس عورت کے لئے غسل کر کے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا۔(۲)

نفاس سے پاک ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

حیض والی پاک ہوئی

☆......اگر حیض والی عورت حیض سے دس دن پورا کر کے پاک ہوئی ہے، اور

---

(۱)اذا حاضت في الوقت او نفست سقط فرضه بقي من الوقت مايمكن ان تصلي فيه اولا ...... ولو افتتحت الصلاة في آخر الوقت ثم حاضت لايلزمها قضاء هذه الصلوة، هندية: ۱/۳۸، الفصل الرابع في احكام الحيض، ط:رشيدية.

(قوله ولو شرعت تطوعا فيهما)اى فى الصلاة والصوم اماالفرض ففي الصوم تقضيه دون الصلاة وان مضى من الوقت مايمكنها اداؤها فيه لأن العبرة عندنا لآخرالوقت كمافى المنبع، شامي : ۱/۲۹۱، باب الحيض، ط:سعيد و: ۱/۱۹۳، ط:مكتبه داراحياء التراث بيروت.

(۲)وهي (التراويح)سنة الوقت لاسنة الصوم فى الاصح ،فمن صار اهلا للصلاة في آخر اليوم يسن له التراويح كالحائض اذا طهرت والمسافر،والمريض المفطر،مراقى الفلاح، حاشية الطحطاوى على المراقى ، ص: ۴۱۶، فصل فى صلاة التراويح، قبيل باب الصلاة في الكعبة ، ط:قديمي كراچي.

اس وقت صرف تکبیر تحریمہ " اللّٰہ اکبر " کہنے کا وقت باقی تھا تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر حیض والی عورت حیض سے دس دن سے کم مدت میں پاک ہوگئی، تو اگر غسل کرنے کے بعد پہنے ہوئے کپڑے اتارنے کے بعد دوسرا کپڑا پہننے کے بعد کم سے کم تکبیر تحریمہ "اللّٰہ اکبر" کہنے کی مقدار کا وقت باقی بھی رہے گا تو نماز فرض ہوگی، اور ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر غسل سے فارغ ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی نہیں تھا تو وہ نماز فرض نہیں ہوگی، اس کے بعد سے جو وقت آرہا ہے اس وقت سے نماز فرض ہوگی۔(۲)

حی علی الفلاح میں کھڑا ہونے کا مطلب

اقامت میں "حی علی الفلاح" میں کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑا ہونے میں اس سے تاخیر نہ کرے اس سے پہلے کھڑا ہونا چاہے تو کھڑا ہو سکتا ہے، شرعاً اس

---

(۱)(قوله ولو لعشرة الخ)ای ولو انقطع لعشرة فتقضى الصلاة ان بقي قدر التحريمة فقط. والحاصل ان زمن الغسل من الحيض لو انقطع لأقله لانها انماتطهر بعد الغسل، فاذا ادركت من آخر الوقت قدر مايسع الغسل فقط لم يجب عليهاقضاء تلك الصلاة لانهالم تخرج من الحيض في الوقت بخلاف ما اذا كان يسع التحريمة ايضا، لان التحريمة من الطهر فيجب القضاء. واما اذاانقطع لأكثره فانهاتخرج من الحيض بمجرد ذلك فيكون زمن الغسل من الطهر والالزم ان تزيدمدة الحيض على العشرة، فاذاادركت من آخر الوقت قدر التحريمة وجب القضاء وان لم تتمكن من الغسل، لانهاادركت بعد الخروج من الحيض جزءا من الوقت، وانماحل الوطء في الانقطاع لاكثره مطلقالتوقفه على الخروج من الحيض وقدوجد بخلاف وجوب الصلاة لتوقفه على ادراك جزء آخربعده. شامي: ۱/۲۹۷ ــ ۲۹۴، باب الحيض، ط: سعيد كراجي. البحر: ۱/۲۰۴، باب الحيض، ط: سعيد كراجي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

میں کوئی ممانعت نہیں۔(۱)

---

(۱)عبدالرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب ان الناس کانوا ساعة یقول المؤذن" الله اکبر" "الله اکبر "یقیم الصلوة ،یقوم الناس الی الصلوة فلایأتی النبی صلی الله علیه وسلم مقامه یعدل الصفوف .مصنف عبدالرزاق : ۱/۳۷۶، باب قیام الناس عند الاقامة،ط:العلمیة.

(قوله والقیام لامام ومؤتم حین قیل حی علی الفلاح) مسارعة لامتثال أمره والظاهر انه احتراز عن التاخیر لاالتقدیم حتی لوقام اول الاقامة لاباس، طحطاوی علی الدرالمختار: ۱/۲۱۵، قبیل فصل واذا أراد الشروع فیها کبر،ط: رشیدیة کوئٹه.

خ

خاص تجربہ

بندہ کا تعلق چونکہ مکمل ریسرچ سے ہے اس لئے ایک خاص نگاہ سے ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ یہ بات تجربے میں آئی ہے کہ اگر آپ سارا دن کاروباری مصروفیات میں ڈوبے رہیں اور نماز ظہر میں جلدی پہنچ کر سنتیں پڑھیں اور جماعت کی نماز میں شریک ہو کر نماز مکمل ادا کریں تو اپنے جسم کی سابقہ اور موجودہ کیفیت کا اندازہ لگالیں۔

بندہ ایک دفعہ کسی کام کے سلسلے میں کراچی گیا، مارکیٹ میں کام کے سلسلے میں گھومتا رہا حتیٰ کہ جسم اور دماغ تھک گیا دوست نے کہا کہ قریب مسجد ہے نماز پڑھ لیں جب میں نے نماز پڑھی تو اپنے آپ کو پھر سے تروتازہ پایا اور وہ احساس آج عرصہ گذرنے کے بعد بھی محسوس کرتا ہوں۔(۱) (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۴۴)

خالی جگہ پر کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گذرنا

اگر جماعت کی نماز میں شریک ہونے کے لئے کوئی آنے والا پہلی صف میں خالی جگہ دیکھے، تو اس کو دوسری صف کے آگے سے گذر کر پہلی صف کی خالی جگہ پر پہنچ کر جماعت میں شریک ہونا جائز ہے۔ اس صورت میں دوسری صف والے قصوروار ہیں کہ انہوں نے آگے بڑھ کر پہلی صف کی خالی جگہ کو پر نہیں کیا، بعد میں آ کر خالی جگہ کو پر کرنے والا قصوروار نہیں ہوگا، اور یہ حکم صرف پہلی صف کے لئے خاص نہیں بلکہ تمام صفوف

---

(۱)وفی التفسیر .واقیموا الصلوة وآتوا الزکاة وارکعوا مع الراکعین ....وفی نهایة الآیات امرهم الله تعالی والامر للوجوب..... وفی الصلوة تطهیر النفوس وفی الزکاة تطهیر المال (التفسیر المنیر: ۱/ ۵۲۔ المکتبه الغفاریة)وفی الفقه الاسلامی وادلته :فمن فوائدها الدینیة عقد الصلة بین العبد وربه ....ومن فوائدها الشخصیة التقرب لها الی الله تعالی .... کما ان فی الصلوة راحة نفسیة کبیرة وطمانینة روحیة ....الخ " الفقه الاسلامی وادلته : ۱/ ۲۵۵،ط: مکتبه رشیدیة کوئٹه.

کے لئے یہی حکم ہے۔(۱)

خاموش رہا تشہد کے بعد

''تشہد کے بعد خاموش رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خاموش رہا رکوع سے پہلے

اگر کوئی شخص قراءت کرنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن یعنی تین مرتبہ ''سبحان اللّٰہ'' کہنے کی مقدار خاموش رہا، تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔(۲)

خاموش رہا فاتحہ کے بعد

''فاتحہ کے بعد خاموش رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)"ولو وجد فرجة في الاوّل لاالثاني له خرق الثاني لتقصير هم ،وفي الحديث "من سد فرجة غفرله (قوله لتقصير هم)يفيد ان الكلام فيمااذاشرعوا .وفي القنية قام في اخر صف وبينه وبين صفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلاياثم المار بين يديه دل عليه مافي الفردوس عن ابن عباسؓ عنه صلي الله عليه وسلم "من نظر الي فرجة في صف فليسدها بنفسه ،فان لم يفعل فمر مار فليتخطى على رقبته فانه لاحرمة له "اى فليتخطى المار على رقبة من لم يسدالفرجة " شامي: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول ،ط:سعيد "واذاوجد فرجة في الصف الاول دون الثاني فله خرقه لتركهم سدالاول (قوله لتركهم الخ)اى فلاحرمة لهم لتقصيرهم ،حاشيه الطحطاوى على مراقى الفلاح ،ص:۳۰۷، فصل في بيان الاحق بالامامة .ط:مكتبه رشيديه كوئٹه ،وقديمى .

(۲)وكذااذاسجد في موضع الركوع اوركع في موضع السجود او كرر ركنا او قدم الركن اواخره ففي هذه الفصول كل مايجب سجودالسهو .هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجودالسهو،ط:رشيديه .وفي الهندية :ولايجب السجود الابترك واجب او تاخيره او تاخير ركن "هندية: ۱/ ۱۲۶ ،ط:رشيديه(قوله قيل الافي اربع)واجاب في الحلية عن وجوب السجود في مسالة التفكر عمدابانه وجب لمايلزم منه من ترك واجب هو تاخيرالركن. شامي: ۲/ ۸۰، باب سجودالسهو ،ط:سعيد كراچي.

خاموش رہا قراءت کے بعد

''قراءت کے بعد خاموش رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خانہ کعبہ کی تصویر والی جائے نماز

☆......جائے نماز پر غیر جاندار کی تصویر کا ہونا نماز کے لئے مانع نہیں ہے، اور اس سے نماز مکروہ بھی نہیں ہوتی، خانہ کعبہ اور روضۂ اقدس کی تصاویر بھی غیر جاندار کی تصاویر میں داخل ہیں، اس لئے جس جائے نماز پر اس قسم کی تصاویر ہوں اس پر نماز جائز ہے۔(۱)

☆......کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کی دیواروں پر نماز پڑھنا جائز ہے، اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

---

(۱)ولایکرہ تمثال غیر ذی الروح (هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: مكتبة رشيدية كوئٹه "(او لغير ذي الروح)" لايكره، شامي: ۱/۶۴۹، مكروهات الصلاة، ط: سعيد. ولايكره تمثال غير ذي الروح لانه لايعبد، تاتارخانية: ۱/۵۶۳، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي ان يفعل في صلاته وما لا يكره ط: ادارة القرآن.

(۲)وفي التنوير "يصح فرض ونفل فيها وفوقها وان كره الثاني وفي الشامية: (قوله وان كره الثاني) اي الصلاة فوقها. شامي: ۲/۲۵۴، قبيل كتاب الزكاة، ط: سعيد.

وفي الهداية "الصلوة في الكعبة جائز فرضها ونفلها....ومن صلى على ظهر الكعبة جازت صلوته" الهداية: ۱/۱۴۳، ط: سعيد كراچي. وفي البحر "(صح فرض ونفل فيها وفوقها) لانه صلى الله عليه وسلم صلى في جوف الكعبة يوم الفتح، ولانها صلاة استجمعت شرائطها الاانه يكره لما فيه من ترك التعظيم". البحر الرائق: ۲/۲۰۰، باب الصلاة في الكعبة. ط: سعيد كراچي.

☆......تصویر کا حکم عین شئی کا حکم نہیں ہوتا۔(۱)

☆......نماز پڑھنے کے دوران ان تصاویر پر سر رکھا جاتا ہے پاؤں نہیں رکھا جاتا یہ توہین نہیں، تعظیم میں داخل ہے۔(۲)

لہذا ان وجوہات کی بنا پر کعبۃ اللہ اور روضہ اقدس کے نقش والی جائے نماز پر نماز پڑھنا جائز ہے، تاہم اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ان نقشوں پر پاؤں نہ آئے تا کہ بے ادبی کا شبہ پیدا نہ ہو۔

ختم نماز

نماز کو صرف لفظ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" پر ختم کرنا چاہئے "وبرکاتہ" کا اضافہ نہ کرے۔(۳)

---

(۱)وفی البحر: "والنظر من وراء الزجاج یوجب حرمة المصاهرة بخلاف المرآةلانه لم یرفرجها وانمارای عکس فرجها "البحرالرائق:۳/۱۰۱، فصل فی المحرمات، ط: سعید کراچی.(قوله لان المرئی مثاله الخ)......وانماارادبه انعکاس نفس المرئی وهو المراد بالمثال فیکون مبنیا علی القول الآخر، ویعبرون عنه بالانطباع وهو ان المقابل للصقیل تنطبع صورته ومثاله فیه لاعینه، ویدل علیه تعبیر قاضیخان بقوله لانه لم یرفرجها ، وانمارأی عکس فرجهافافهم. شامی:۳/ ۳۴، فصل فی المحرمات ،ط:سعید.

(۲)ونظیره :وفیه تعظیم لها ان سجدعلیها ...... لان الذی یصلی علیه معظم فوضع الصورة فیه تعظیم لها. البحر:۲/۲۸، باب مایفسد الصلاة ،ط:سعید، کراچی. شامی : ۱/۶۴۹، باب مایفسد الصلاة ،مکروهات الصلاة ،ط:سعید.

(۳)(یسلم عن یمینه ویقول السلام علیکم ورحمة الله ولایقول فی هذاالسلام)ای فی سلام الخروج من الصلاة سواء کان عن الیمین اوالیسار(وبرکاته کذاذکرفی المحیط). حلبی کبیر ص:۳۳۶، صفةالصلاة ،ط:سهیل ،الدرمع الرد: ۱/۵۲۶، آداب الصلاة، مطلب فی وقت ادراک فضیلة الافتتاح،ط:سعید. البحر: ۱/۳۳۲، فصل واذاارادالدخول فی الصلاة کبر،ط:سعید.

خسوف کی نماز

☆...... ''خسوف'' چاند گرہن کو کہتے ہیں یعنی چاند پر زمین کا سایہ ہو جانے سے اس کا سیاہ نظر آنا۔(۱)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسوف اور خسوف اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، اس سے مقصود بندوں کو خوف دلانا ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو۔(۲)

☆...... خسوف کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے، مگر اس میں جماعت مسنون نہیں ہے۔(۳)

---

(۱)وفی المراقی: وكسوف القمر ذهاب ضوئه والخسوف ذهاب دائرته ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۵۴۶، باب صلاة الكسوف والخسوف،ط: مكتبه رشيديه كوئٹه ،وقديمى. وفى الفقه الاسلامى:الخسوف هو ذهاب ضوء القمر اوبعضه ليلالحيلولة ظل الارض بين الشمس والقمر". الفقه الاسلامى : ۱۴۲۱/۲ ، ط:رشيديه كوئٹه.وفى قواعدالفقه "الخسوف للقمر ذهاب ضوئه". مجموعة قواعدالفقه. ص:۲۷۶ ، ط:ميرمحمد كتب خانه.

(۲)وفى البخارى."عن قيس قال سمعت ابا مسعود يقول قال النبى ﷺ ان الشمس والقمر لايخسفان لموت احدمن الناس ولكنهما آيتان من آيات الله فاذارأيتموها فقوموافصلوا.". بخارى: ۱۴۱/۱، ط: سعيد كراچى. وفى مسلم."عن ابى مسعود ان رسول الله ﷺ قال ان الشمس والقمر ليس ينكسفا ن لموت احد من الناس ولكنهماايتان من ايات الله فاذا رأيتموه فقوموافصلوا.مسلم : ۲۹۹/۱. مكتبه ايچ ايم سعيد. وفى ابى داود : "ثم قال ان الشمس والقمر لاينكسفان لموت احد ولالحياته ولكنهما آيتان من آيات الله عزوجل يخوف بهماعباده فاذاكسفافزعوا الى الصلوة". ابوداؤد : ۱۶۶/۱ ،ط: سعيد كراچى.

(۳)وظاهر الرواية هو الركعتان ثم الدعاء الى ان تنجلى ، شرح المنية :شامى: ۱۸۲/۲ ، باب الكسوف ،ط:سعيد.

يصلون ركعتين فى خسوف القمروحداناهكذافى محيط السرخسى . هندية : ۱۵۳/۱ ،الباب الثانى عشرفى صلاة الكسوف،ط: رشيدية كوئٹه. اماخسوف القمر فيصلون فى منازلهم لان السنة فيهاان يصلوا وحدانا". بدائع الصنائع: ۲۸۲/۱، قبيل فصل فى صلاة الاستسقاء ، ط:سعيد كراچى.

☆......قراءت آہستہ پڑھے۔(۱)

خشوع والی نماز کیسی ہو؟

شیخ الحدیث مولانا منظور احمد نعمانی نے اپنی کتاب ''حقیقت صلوٰۃ'' میں خشوع والی نماز کا ایک پورا نقشہ کھینچا ہے۔ جس میں انہوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے کہ نمازی کی کیفیات اذان سے لے کر مسجد جانے تک اور تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک کیا ہونی چاہئے۔ قارئین کے استفادے کیلئے پیش خدمت ہے۔

اذان سنتے وقت دل کی حالت:

جب اذان کی آواز کان میں آئے تو ایمان والوں کو چاہئے کہ ادب کے ساتھ ادھر متوجہ ہو جائیں اور خیال کریں کہ یہ پکارنے والا، اللہ تعالیٰ مالک الملک کی طرف سے پکار رہا ہے اور اس کے دربار میں حاضری اور اظہار عبودیت کے لئے بلا رہا ہے۔

پھر جب مؤذن **الله اكبر، الله اكبر** اور **اشهد ان لا اله الا الله** کہے تو اللہ کی بے انتہا عظمت و کبریائی اور اس کی لاشریک الوہیت کے تصور کو تازہ کرتے ہوئے خود بھی دل و زبان سے یہی کلمات کہیں، اور اگر بالفرض کسی کام میں مشغول ہوں یا کسی خدمت میں لگے ہوئے ہوں تو یہ خیال کر کے کہ اللہ تعالیٰ سب سے برتر اور بالاتر ہے اور اسکی عبادت کا حق سب سے اہم اور مقدم ہے، نماز کے واسطے اس کام کو ملتوی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

---

(۱)"بلااذان ولااقامة ولاجهر "الدرمع الرد: ۲/ ۱۸۲، باب الكسوف ،ط:سعيد "بلااذان ولااقامة ولاجهر في القراء ـة فيهماعنده "حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۵۴۵.باب صلاة الكسوف والخسوف ،ط: رشيديه وقديمی.

ولايجهر بالقراءة في صلاة الجماعة في كسوف الشمس في قول ابی حنيفة "هندية : ۱/ ۱۵۳، الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف .ط: رشيدية كوئٹه.

پھر جب مؤذن اشھد ان محمدًا رسول الله کہے تو حضور اکرم ﷺ کی رسالت کے یقین کو دل میں تازہ کرتے ہوئے اور رسالت کی عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے دل وزبان سے بھی یہی شہادت ادا کریں۔

پھر جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو خیال کریں کہ یہ مؤذن حضور ﷺ کی تعلیم سے، بلکہ گویا آپ ﷺ ہی کی طرف سے ہم کو نماز کے لئے بلا رہا ہے جس میں سراسر ہمارا بھلا ہے بلکہ اسی پر ہماری نجات اور کامیابی کا انحصار ہے، پھر اپنے نفس اور اپنی روح کو مخاطب کر کے مؤذن کا یہی پیغام خود اپنی زبان سے دہرائیں۔

پھر اخیر میں جب مؤذن کہے الله اکبر الله اکبر، لا اله الا الله تو اپنی زبان سے بھی ان کلمات کو دہراتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور لاشریک الوہیت وربوبیت کا تصور پھر دل میں تازہ کریں اور خیال کریں کہ ایسے عظمت وجلال والے مالک الملک لاشریک لہٗ کے دربار میں حاضری اور اسکی بندگی کتنی بڑی سعادت ہے، اور اس میں غفلت وکوتاہی کس قدر کمینگی اور کتنی محرومی اور کیسی شقاوت ہے۔

مسجد جاتے ہوئے دل کی حالت:

پھر اس مالک الملک کے قہر وجلال کے تصور سے لرزتے ہوئے اور اس کی شان رحیمی وکریمی سے لطف وکرم اور عفو ورحم کی امید کرتے ہوئے نہایت عاجزی اور مسکنت اور خوف وادب کی کیفیت کے ساتھ مسجد کی طرف چل دیں اور اس چلنے کے وقت قیامت کے دن قبر سے اٹھ کر میدان حشر اور مقام حساب کی طرف چلنے کو یاد کر کے قلب میں ایک بیم وامید کی سی کیفیت پیدا کریں۔

پھر جب مسجد میں داخل ہونے لگیں تو تصور کریں کہ یہ خانۂ خدا اور مالک الملک کا دربار ہے، اور یہاں کا ادب یہ ہے کہ داہنا پاؤں پہلے اندر رکھا جائے یہ خیال کر کے داہنا پاؤں پہلے مسجد میں رکھیں اور دعا کریں۔

"رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک"

ترجمہ: میرے مالک! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

وضو کی کیفیت:

پھر اگر وضو کرنا ہو تو یہ خیال کریں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پاک وصاف ہو کر حاضر ہونا چاہیئے جیسا کہ اس کا حکم ہے نیز احادیث نبویہ میں وضو کے جو فضائل آئے ہیں مثلاً یہ کہ "وضو کے وقت اعضاء وضو کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں" اور مثلاً یہ کہ "قیامت میں اعضاء وضو روشن اور منور ہوں گے جس کے ذریعہ سے اس امت کے نمازی تمام دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے اور یہ انکی خاص نشانی اور پہچان ہوگی"۔ سو وضو کے وقت اعضاء ان فضائل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ان کی پوری امید کرتے ہوئے وضو کریں اور سنن ومستحبات کی کماحقہ، رعایت رکھیں بالخصوص مسواک کا ہمیشہ اہتمام کریں اور خیال کریں کہ اپنے مولا سے اسی منہ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس کا پاک کلام اس کے حضور پڑھنا ہے اس لئے مسواک کے ذریعہ منہ کے صاف کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

؎ ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

رسول اللہ ﷺ خود بھی مسواک کا حد سے زیادہ اہتمام فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی بہت تاکید فرماتے تھے، اور اس کے بڑے فضائل اور فوائد بیان فرماتے تھے۔

پھر وضو کرنے والا جب اس طرح وضو کر کے فارغ ہو جائے تو خیال کرے کہ یہ تو میں نے صرف ظاہری طہارت کی ہے اس سے زیادہ ضروری باطن کی طہارت ہے یعنی گندے ارادوں اور ناپاک خیالات سے اور گناہوں کی ناپاکی سے اپنے دل کی طہارت، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہاتھ پاؤں اور چہروں سے زیادہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ پس بڑا احمق اور بیوقوف ہے وہ انسان جس نے اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے ہاتھ پاؤں وغیرہ چند ظاہری اعضاء تو دھولئے لیکن دل کی صفائی اور پاکی کی کوئی فکر نہ کی حالانکہ جس مالک ومولا کے سامنے اس کو حاضر ہونا اور جس کو کچھ عرض ومعروض کرنا ہے وہ سب سے زیادہ دلوں ہی کو پاک اور صاف دیکھنا چاہتا ہے، اور پاکی کا خاص ذریعہ توبہ واستغفار ہے پس وضو کے بعد تمام گناہوں سے توبہ واستغفار بھی کرے۔

نماز شروع کرتے وقت دل کی حالت:

پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہونے لگے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہونے والی اپنی پیشی کو یاد کرے اور ندامت وحیا اور خوف سے اس کے دل کی حالت وہ ہونی چاہیے جو نہایت محسن آقا کے سامنے حاضر ہوتے وقت کسی بھاگے ہوئے خطا کار غلام کی ہوتی ہے۔ نیز نماز کے فضائل کا بھی دھیان کریں، خصوصاً اس کی یہ فضیلت یاد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حضوری اور انتہائی قرب کا خاص موقع ہے، اور یہ کہ قیامت میں نماز ہی کی اچھائی یا برائی پر آدمی کی سعادت یا شقاوت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ پھر یہ خیال کر کے کہ کیا خبر ہے یہی نماز میری آخری نماز ہو اور اس کے بعد کوئی نماز پڑھنی مجھے نصیب

نہ ہو۔لہٰذا بہتر سے بہتر نماز ادا کرنے کا عزم کرے،اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگے۔

نیت کی کیفیت:

پھر جب قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے تو خیال کرے جس طرح میں نے اپنے جسم کا رخ بیت اللہ کی طرف کرلیا جو ہمارے جسموں کا قبلہ ہے اسی طرح میرے دل کا رخ پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ ہی کی طرف ہونا چاہیئے جو قلوب وارواح کا قبلہ ہے۔ یہ خیال کر کے دل وزبان سے کہے:

"انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوت والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العٰلمین۔ لاشریک له وبذالک امرت وانا اوّل المسلمین".

"میں نے اپنا رخ یکسوئی کے ساتھ اس اللہ کی طرف پھیر دیا، جس نے زمین وآسمان پیدا کئے ہیں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں ۔ میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب العٰلمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم ہے اور میں اس کا حکم ماننے والوں میں سے ہوں"۔

تکبیر تحریمہ کی کیفیت:

اس کے بعد نماز شروع کرے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و کبریائی کا تصور کرتے ہوئے اور اپنی ذلت وبیچارگی اور تمام ماسوئ اللہ کی بے حقیقی کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورے خشوع وخضوع کے ساتھ دل وزبان سے کہے **الله اکبر** (اللہ بہت بڑا ہے، ہر طرح کی کبریائی اور برتری اسی کے لئے ہے) اس تکبیر تحریمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کا زیادہ سے زیادہ دھیان اور دل میں زیادہ سے زیادہ خشوع اور

تذلل کی کیفیت ہونی چاہیے۔ بعض عارفین نے لکھا ہے کہ پوری نماز کی اجمالی حقیقت اللہ اکبر میں سمٹی ہوئی ہے اور ساری نماز اسی اللہ اکبر کے معنی کی تفصیل اور عملی صورت ہے۔

ثناء کی کیفیت:

پھر اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر یقین کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو اس کے حضور میں کھڑا ہوا تصور کر کے اولاً ثناء پڑھے اور اس خیال کے ساتھ پڑھے کہ حق تعالیٰ اپنی خاص کریمانہ شان کے ساتھ متوجہ ہے اور سن رہا ہے۔

سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک.

(اے میرے اللہ! پاک ہے تیری ذات اور تیرے ہی لئے ہے ہر تعریف اور برکت والا ہے تیرا نام، اور اونچی ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

تعوذ کی کیفیت:

اور پھر یہ خیال کر کے کہ شیطان ہمارے دین و ایمان کا اور خاص طور سے ہماری نمازوں کا بڑا سخت دشمن ہے اور وہ ہماری گھات میں ہے اور میں آگے جو کچھ اپنے رب سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ اس میں ضرور خرابی ڈالنے کی کوشش کرے گا اور صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کے شر سے میری حفاظت فرما سکتا ہے۔ غرض اپنے آپ کو شیطان کے بچاؤ سے عاجز سمجھ کر اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور عرض کرے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے دل کی حالت:

اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الخ پڑھ کر سوۃ فاتحہ اَلْحَمْدُ شروع کرے، اور ایک ایک آیت کو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ کر پورے خشوع وحضوع کے ساتھ پڑھا جائے۔ (جب امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا ہو)

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمایا کہ: بندہ جب نماز میں یہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سب تعریفیں اللہ رب العٰلمین کے لئے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ (میرے بندے نے میری حمد کی) پھر جب کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (جو بڑی رحمت والا ہے اور نہایت مہربان ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ (میرے بندے نے میری صفت بیان کی) پھر جب کہتا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (جو یوم جزا کا مالک ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ (میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی) پھر جب کہتا ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ (اس میرے بندے نے میری توحید کا اقرار کیا اور اپنے واسطے مجھ سے مدد مانگی، میرے بندے کو اس کی مانگ ملے گی) اس کے بعد جب بندہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے آخر تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ (میرے بندہ نے اپنے لئے مجھ سے ہدایت مانگی اور میرے بندہ کی یہ مانگ پوری کی جائے گی)۔

پس نماز کو پڑھنے والے کو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ کی ہر آیت کو سمجھ کر اور ٹھہر ٹھہر کر اس تصور کے ساتھ نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ میری سن رہے ہیں اور مذکورہ بالا احادیث کے

مطابق میری ہر بات کا جواب دے رہے ہیں، چنانچہ جب اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْن پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ کے اس جواب کا خیال آئے کہ ''میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا، تو یہ تصور کر کے کہ میری سب سے بڑی حاجت اور سب سے اہم ضرورت صراط مستقیم کی ہدایت اور دین حق پر چلنا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے گا وہ اس کو عطا کرنے کا وعدہ فرما رہا ہے دل کی پوری تڑپ کے ساتھ اس رب کریم سے عرض کرے۔

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین۔آمین.

اے اللہ! سیدھے راستہ پر چلا ان اچھے بندوں کے راستے پر جن پہ تو نے فضل فرمایا۔ نہ ان کے راستہ پر جن پر تیرا غضب ہوا، اور نہ گمراہوں کے راستے پر، اے اللہ! میری یہ دعا قبول فرما۔

اس کے بعد جو سورت پڑھنی ہو پڑھے، اور خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی میری دعا کا جواب ہے جو خود میری زبان سے کہلوایا جا رہا ہے۔قرآن شریف کی جو بھی چھوٹی بڑی سورۃ پڑھی جائے یا جہاں سے بھی اس کی دو چار آیتیں پڑھی جائیں لازماً اس میں ہماری ہدایت کا کوئی نہ کوئی سبق ہوگا، یا تو اللہ تعالیٰ کی توحید، تسبیح و تقدیس اور اسکی صفات عالیہ کا بیان ہوگا یا قیامت و آخرت کا ذکر ہوگا یا عبادات اور اخلاق کا یا معاملات و معاشرت کے اچھے اصولوں کی تلقین ہوگی، یا گذشتہ پیغمبروں اور ان کی امتوں کے سبق آموز واقعات ہوں گے۔غرض قرآن شریف کی ہر آیت میں ضرور بالضرور ہمارے لئے کوئی خاص ہدایت ہوگی۔

قرأت کرتے ہوئے دل کی حالت:

پس نمازی سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی جو سورۃ یا آیت بھی پڑھے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی دعا کا جواب سمجھے اور اپنے آپ کو مثل شجرہ موسوی کے تصور کرے (یعنی اس درخت کی مانند جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وادی طویٰ میں حق تعالیٰ کا کلام سنا تھا) درحقیقت کلام اللہ پڑھنے والے ہر مؤمن پر (اور بالخصوص نماز میں قرآن شریف پڑھنے والے مؤمنین پر) اللہ تعالیٰ کے ہزاروں بڑے بڑے احسانات میں سے ایک بڑا احسان وانعام یہ بھی ہے کہ شجرہ موسوی والی سعادت عظمیٰ ان کو حاصل ہوتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے حقیقی اور ازلی مقدس کلام کو اپنی زبان سے ادا کرنا اور دہرانا نصیب ہوتا ہے۔

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

رکوع کی کیفیت:

پھر جب قرأت ختم کر چکے تو شکر کے جذبہ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وراء الوریٰ شان کبریائی کا دھیان کرتے ہوئے اور اپنے کو اس کی عبادت اور اس کے شکر کی کما حقہ ادائیگی سے قاصر سمجھتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کے رکوع کرے، اور سر نیاز اس کے آگے جھکائے اور اپنی ذلت وحقارت اور حق تعالیٰ کی بے انتہا عظمت وجلالت کا تصور کر کے دل وزبان سے بار بار کہے۔

سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم.

پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار، پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار، پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار۔

قومہ کی کیفیت:

اس کے بعد سر اٹھائے اور کہے **سمع الله لمن حمده** (اللہ نے حمد کرنے والے کی سن لی) یہ کلمہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور جواب کے ہے، جو بندے ہی کی زبان سے کہلوایا جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اے بندے! تیری حمد کو تیرے رب نے سن لیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدر افزائی اور یہ بندہ نوازی معلوم کر کے بندہ کو چاہیئے کہ اس کے تمام ظاہر و باطن پر حمد و شکر کا جذبہ طاری ہو جائے اور وہ دل و زبان اور جسم و جان سے کہے **ربنا لک الحمد** (اے میرے پروردگار! ساری حمد و ثنا تیرے ہی لئے ہے)۔

سجدے کی کیفیت:

اس کے بعد حق تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اپنی بے حقیقی اور شکر و عبادت کا حق ادا کرنے میں اپنی عاجزی اور کوتاہی کا تصور کرتے ہوئے دل و زبان سے **الله اکبر** کہتا ہوا سجدے میں گر جائے اور اپنی پیشانی (جو اس کے جسم کا سب سے اعلیٰ اور اشرف حصہ ہے) اللہ کے حضور میں زمین پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و رفعت کے سامنے اپنی انتہائی ذلت و پستی اور بندگی اور سرافگندگی کی عملی شہادت دے، اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا جلال و جبروت کا تصور کر کے اپنے کو اس کا عبد ذلیل اور خاک پر پڑا ہوا ایک کیڑا سمجھتے ہوئے اسی حالت میں بار بار دل و زبان سے کہے:

سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ.

(پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے،)

پھر اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے سجدے سے اعلیٰ وارفع اور اپنے سجدے اور اپنی

عبادت کو اس دربار عالی کی شان کے لحاظ سے نہایت ناقص اور نا قابل قبول سمجھتے ہوئے ندامت اور اعتراف قصور کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کے سجدے سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھنے کے بعد پھر اسی تصور و تاثر کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر دوبارہ سجدے میں گر جائے اور اس وقت اس کا دل اللہ تعالیٰ کی بے نہایت رفعت و عظمت اور اپنی انتہائی حقارت و ذلت کے خیال میں ڈوبا ہوا ہو، اور اس کو ہر کمزوری اور ہر نا مناسب بات سے پاک اور اپنے کو سراسر گندگیوں اور عیبوں کا مجموعہ اور نہایت حقیر اور خطا کار بندہ تصور کرتے ہوئے پھر بار بار زبان سے کہے:

سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ.

دوسری رکعت:

پھر یہ تصور کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہمارے ان سجدوں اور ہماری عبادات سے بہت بالاتر اور برتر ہے، اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور جن تصورات کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی تھی اس رکعت میں پھر اسی طرح سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھے اور مذکورہ تفصیل کے مطابق رکوع و سجدہ کرے۔ غرض ہر رکعت میں اسی طرح کرے۔

تشہد کی کیفیت:

پھر جب بیٹھ کر تشہد پڑھنے کا وقت آئے تو دل کو پوری یکسوئی کے ساتھ متوجہ کر کے عرض کرے:

"التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاته السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصٰلحین اشھد ان لا الٰه الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسوله".

''ادب و تعظیم کے سارے کلمے اللہ ہی کے لئے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں، سلام ہو تم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی قابل عبادت نہیں سوا اللہ کے اور شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں''۔

درود شریف پڑھتے ہوئے دل کی کیفیت:

اور قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد یہ خیال کر کے رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھے کہ اس دربار خداوندی تک ہم کو رسائی رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی سے حاصل ہوئی ہے اور ہمارا ایمان واسلام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق حضور ﷺ ہی کی تبلیغی کوششوں کا نتیجہ ہے اور آپ ہی ہمارے ہادی اول ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہی حضور ﷺ کو اس ہدایت ورہنمائی کا اور اس سلسلہ کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا بدلہ دے سکتا ہے، لہٰذا دعائے رحمت یعنی درود کی شکل میں آپ کے احسان کا اعتراف کیے بغیر اللہ تعالیٰ سے عرض ومعروض کے اس سلسلے کو ختم کر دینا بڑے بے مروتی اور احسان فراموشی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جس درود شریف کی تعلیم فرمائی تھی اور جو عام طور پر نمازوں میں پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے:

''اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید. اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید''.

''اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ان کی آل پر (یعنی ان کے متعلقین اور متبعین پر)

اپنی خاص رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی، تو قابل حمد ہے اور صاحب مجد ہے۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل کیں، تو قابل حمد ہے اور صاحب مجد ہے''۔

استغفار:

درود شریف پر گویا نماز پوری ہوگئی مگر اس کو اللہ تعالیٰ کی شان عالی کے لحاظ سے نہایت ناقص اور نا قابل اعتبار سمجھتے ہوئے اور اس بارہ میں اپنے کو سراسر قصوروار اور خطا کار تصور کرتے ہوئے اپنے اندر خوف اور دل شکستگی کی کیفیت پیدا کرے اور نہایت الحاح اور تضرع کے ساتھ حق تعالیٰ سے عرض کرے:

"اللهم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا وانه لا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور رحیم". (صحیح بخاری)

''اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا میں سخت قصوروار ہوں اور صرف تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، پس تو مجھے معافی دے دے محض اپنے فضل سے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا اور مہربان ہے''۔

یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی درخواست پر نماز ہی میں پڑھنے کے لئے تعلیم فرمائی تھی۔

اس دعا واستغفار ہی کو اپنی نماز کا خاتمہ بنائے۔

سلام کی کیفیت:

اس کے بعد سلام کے ذریعہ نماز ختم کردے۔ دائیں جانب کے سلام میں دائیں جانب کے رفقاء نمازی اور فرشتوں کی نیت کرے اور بائیں جانب کے سلام میں اس

جانب والوں کی۔ اور امام جس جانب ہو اس کی نیت اسی جانب کے سلام میں کرے۔

یہ ظاہر ہے کہ سلام کا اصل موقع ابتدائے ملاقات ہے، یعنی جدا ہونے کے بعد جب وہ مسلمان باہم ملیں تو انہیں سلام کا حکم ہے۔ پس نماز کے ختم پر دوطرفہ سلام کی مشروعیت میں ہمارے لئے اشارہ ہے کہ ہم پوری نماز میں اس قدر یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ اور اس سے مناجات اور عرض معروض میں ایسے غرق رہیں کہ اپنے گردوپیش کی دنیا سے بھی، حتیٰ کہ اپنے ساتھ کے فرشتوں سے بھی منقطع اور غائب ہو کر گویا کسی دوسرے ہی عالم میں ہیں اور نماز کے ختم پر گویا اس عالم سے پلٹ کر تازہ ملاقات کرتے ہیں اور دائیں بائیں کے رفیقوں اور فرشتوں کو سلام کرتے ہیں۔

سلام کے بعد:

سلام پھیرنے کے بعد پھر یہ خیال کرے کہ میری یہ نماز بہت ناقص ہوئی اور اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے معاف نہ فرمائے تو میں اس پر سزا کا مستحق ہوں بہر حال یہ خیال کر کے شرم وندامت اور خفت کے جذبہ کے ساتھ اپنی نماز کے کوتاہیوں اور دوسری عام مصیبتوں سے معافی مانگے اور عفو ودرگزر کی التجا کرے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ ایسی آواز سے **استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ** کہتے تھے کہ پیچھے کے لوگ بھی آپ کے اس استغفار کو سن لیتے تھے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے خاص اور مقبول بندوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے:

"کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون"۔

"وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں، بلکہ راتوں کا زیادہ حصہ اللہ کی عبادت اور اس کی یاد میں گزارتے ہیں، اور پھر سحری کے وقت اس سے معافی مانگتے ہیں"۔

گویا رات بھر کی عبادت کے بعد بھی اپنے کو قصوروار اور خطا کار گردانتے ہوئے اپنے مالک و مولیٰ سے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کی معافی ہی چاہتے ہیں۔ بہر حال ایمان والوں کا یہی حال ہونا چاہیئے کہ اپنی طرف سے اچھی سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں اور سلام پھیرنے کے بعد اپنے قصور اور اپنی کوتاہ کاری کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں۔ اس سے بخش دینے کی التجا کریں، اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو چاہیں دعائیں مانگیں۔ (بحوالہ نماز کے اسرار ورموز، ص: ۲۰۹-۲۲۴، ط: مکتبہ الفقیر)

خشوع وخضوع سے نفسیاتی امراض کا خاتمہ

انسان دنیا میں پھنستا چلا جارہا ہے اور جتنا دنیا میں پھنستا ہے اتنا ہی بے سکون اور بے چین ہوتا چلا جارہا ہے، اب پھر سکون کی تلاش میں مزید کوشش کرتا ہے، مزید دنیا حاصل کرتا ہے لیکن پھر مزید پھنستا ہے۔

مکھی شہد کے میٹھے پر آ بیٹھی، کچھ کھایا پھر پھنس گئی، اب نکلنے کے لئے کوشش کی تو پھنستی چلی گئی۔ آخر کار ریشم کے کیڑے کی طرح مرگئی۔ بالکل اسی طرح انسان کی کیفیت ہے لیکن نماز واحد علاج ہے سکون کا، لیکن کونسی نماز؟ میری اور آپ کی؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ نماز جس کے اندر خشوع وخضوع ہو۔

خشوع اندر کے سکون، دھیان اور توجہ کا نام ہے۔ (۱)
خضوع باہر کی ترتیب اور توجہ کا نام ہے۔
اور یہی دونوں چیزیں مطلوب ہیں ٹیلی پیتھی میں۔
یہی دو چیزیں مطلوب ہیں ہپناٹزم میں۔

---

(۱) وفی التفسیر المنیر: والخشوع: خشوع القلب" (التفسیر المنیر: ۱۸/۱۱، مکتبہ غفاریۃ.
وفی القرطبی: "والخشوع محله القلب". تفسیر قرطبی: ۱۲/۱۰۳، مکتبۃ الغزالی.
وفی القرطبی: "والخشوع فی القلب". تفسیر قرطبی: ۱/۳۷۴. مکتبۃ الغزالی.

یہی دو چیزیں مطلوب ہیں یوگا میں۔

یہ سب مل کر علاج انسانی بن جاتا ہے۔

ماہر نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ نماز مکمل سکون ہے۔ اور اس وقت نفسیاتی مریضوں کو نماز دھیان سے پڑھنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

ایک ماہر نفسیات (Pcshycologist) کہنے لگے کہ اگر لوگوں کو خشوع و خضوع کے فوائد اور محاسن کا علم ہو جائے تو وہ کاروبار چھوڑ کر ایسی نماز پڑھیں کہ انہیں پھر دنیا بھول جائے۔

کہنے لگے میرے پاس ایک مریض آیا تمام دوائی علاج کر چکا تھا۔ میں نے کہا میرا صرف اور صرف یہی مشورہ ہے کہ نماز تہجد سے لے کر نماز اوابین تک تمام نفل اور فرض نماز پڑھیں اور پڑھیں اس دھیان اور توجہ سے جس طرح دین کہتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد مریض نے بتایا کہ واقعی میرے امراض سے (1/3) ایک تہائی حصہ ختم ہو گیا ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۱۸۰)

خصی کی امامت

خصی کی امامت مکروہ تنزیہی ہے، البتہ اگر اس سے زیادہ بہتر آدمی امامت کے لئے موجود نہ ہو تو کراہت نہیں ہوگی۔ (۱)

---

(۱) وکذا تکرہ خلف امرد وسفیه ومفلوج. الدرالمختار وفی الشامیة: (قوله ومفلوج وابرص شاع برصه) وکذلک اعرج یقوم ببعض قدمه، فالاقتداء بغیره اولی، تاتارخانیة، وکذا اجذم "بیرجندی" ومجبوب وحاقن، ومن له ید واحدة، فتاوی الصوفیة عن التحفة: والظاهر ان العلة النفرة، ولذا قید الابرص بالشیوع لیکون ظاهراً ولعدم امکان اکمال الطهارة ایضا فی المفلوج والاقطع والمجبوب، شامی: ۱/۵۶۲، باب الامامة، مطلب فی امامة الامرد، ط: سعید. قلت: ان الخصی فی حکم المجبوب، محمد انعام الحق.

خضاب لگانے والے کی امامت

خالص سیاہ خضاب کے علاوہ باقی رنگوں کا خضاب لگانا جائز ہے اور سیاہ خضاب لگانا حرام ہے،(۱)اور ایسا آدمی فاسق ہے،اور فاسق کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے،(۲)

البتہ مجاہدین کے لئے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔(۳)

خطاب کرنا

''کلام کی پانچ قسمیں''عنوان کے تحت دیکھیں۔

خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

جمعہ اور عیدین کے دوخطبوں کے درمیان جب امام بیٹھتا ہے،تو حاضرین کے لئے اس وقت ہاتھ اٹھا کر یا زبانی دعا کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ حاضرین اس وقت بھی خاموش بیٹھے رہیں۔(۴)

---

(۱)یستحب للرجل خضاب شعره ولحيته ولو في غير حرب في الاصح ،والاصح انه عليه الصلاة والسلام لم يفعله ويكره بالسواد ،وفي الشامية :(قوله ويكره بالسواد)اى لغير الحرب .قال في الذخيـــرة :اماالخضاب بالسواد للغزو،ليكون أهيب في عين العدوفهو محمود بالاتفاق ،وان ليزين نفسه للنساء فمكروه ،وعليه عامة المشايخ وبعضهم جوزه بلاكراهة روى عن ابى يوسف انه قال: كمايعجبني ان تتزين لي يعجبها ان اتزين لها. شامي: ۴۲۲/۶، فصل في البيع ،كتاب الحظروالاباحة ،ط:سعيد و:۷۵۶/۶، مسائل شتى ،ط:سعيد كراچى.

(۲)"واماالفاسق فقدعللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبأن في تقديمه للامامة تعظيمه وقدوجب عليهم اهانته شرعا الى ان قال فهو كالمبتدع تكره امامته بكل حال بل مشى في شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لماذكرنا".شامي : ۵۶۰/۱، باب الامامة ،ط:سعيد.
ويكره ان يكون الامام فاسقاويكره للرجال ان يصلوا خلفه. تاتارخانية: ۶۰۳/۱، الفصل السادس الكلام في بيان من هو احق بالامامة.ط: مكتبه ادارة القرآن.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱ .

(۴)(اذاخرج الامام)(فلاصلوة ولاكلام الى تمامها، الدرالمختار،وفي الشامية (قوله إلى تمامها) اى الخطبة لكن قال في الدرر لم يقل الى تمام الخطبة كماقال في الهداية لماصرح به في المحيط وغاية البيان انهمايكرهان من حين يخرج الامام الى ان يفرغ من الصلوة .شامي ۱۵۸/۲، باب الجمعة ،ط:سعيد)وفي الشامية "(قوله ولاكلام)........ قال البقالى في

خطبہ بیٹھ کر پڑھنا

خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا مسنون ہے، بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں، ہاں اگر کوئی عذر ہے تو بیٹھ کر خطبہ پڑھنا جائز ہے، لیکن ہمیشہ بیٹھ کر پڑھنے کی عادت بنالینا صحیح نہیں ہے، اس لئے ایسی صورت میں دوسرے خطیب کا انتظام کیا جائے۔(۱)

خطبہ پڑھنے کا طریقہ

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آنکھ مبارک لال ہو جاتی، اور آواز بلند اور طرز کلام میں شدت آجاتی، اور ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی لشکر حملہ کرنے والا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامعین کو اس عظیم خطرہ سے آگاہ فرما رہے ہیں۔(۲)

=مختصره واذاشرع في الدعاء لايجوز للقوم رفع اليدين ولاتأمين باللسان جهراً فان فعلوا ذلك اثموا وقيل اساؤاولااثم عليهم والصحيح هو الاول وعليه الفتوى .شامي: ۲/۱۵۸، باب الجمعة،مطلب في شروط وجوب الجمعة،ط:سعيدوفي الجوهرة :(قال بهامشه)واذاخرج الامام على المنبر يوم الجمعة ترك الناس الصلوة والكلام حتى يفرغ من خطبته وصلوته بلافرق بين بعيد وقريب في الاصح محيط "(الجوهرة النيرة: ۱/۱۱۸ ط :ميرمحمد)مزيد تفصيل کیلئے غاية الاوطار:۱/۳۷۳،کودیکھیں۔

(۱)(قوله وطهارة وستر عورة قائما)جعل الثلاثة في شرح المنية واجبات مع انه نفسه صرح في متن الملتقى بسنية الطهارة والقيام كمافي كثيرمن المعتبرات ...... وصرح في المجمع وغيره بكراهة ترك الثلاثة "شامي: ۲/۱۵۰، باب الجمعة ،ط:سعيد.

قال النووى في شرح مسلم في هذه الرواية دليل لمذهب الشافعي والاكثرين ان خطبة الجمعة لاتصح من القادر على القيام الاقائمافي الخطبتين ولاتصح حتى يجلس بينهماالى قوله وحكى ابن عبدالبراجماع العلماء على ان الخطبة لاتكون الاقائمالمن اطاقه وقال ابوحنيفة تصح قاعداً وليس القيام بواجب ".شرح النووى لمسلم: ۱/۲۸۳،كتاب الجمعة.مكتبة:ايچ ايم سعيد كراچي. وفي التاتارخانية: وقال محمد ويخطب الامام قائما يوم الجمعة هكذاجرى التوارث من لدن رسول الله ﷺ الى يومنا"تاتارخانية :۲/۶۰، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، الشرط الخامس ، الخطبة.ط: مكتبه ادارة القرآن. حلبي كبير ص ۵۵۶ فصل في صلاة الجمعة،ط:سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲)وفي الحديث :عن جابرؓ قال كان رسول الله ﷺ اذاخطب احمرت عيناه وعلاصوته واشتد غضبه حتى كأنه منذرجيش يقول صبحكم مساكم ويقول بعثت اناوالساعة كهاتين ويقرن بين اصبعيه السبابة والوسطى. مسلم: ۱/۲۸۴، كتاب الجمعة ،ط:سعيد.

پر جوش مقرروں کی طرح آپ ہاتھ نہیں پھیلاتے تھے، البتہ سمجھانے یا آگاہ کرنے کے موقع پر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے، اس لئے خطیب کے لئے خطبہ کے دوران مضمون کے اعتبار سے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کی اجازت ہے بلکہ یہ مسنون ہے، لیکن دائیں بائیں رخ پھیرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بعض محققین نے اس کو بدعت کہا ہے، البتہ چہرہ کا رخ سامنے رکھ کر دائیں بائیں نظر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

خطبہ پڑھنے کے بعد وضو کی حاجت

اگر جمعہ کا خطبہ پڑھنے کے بعد امام کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ وضو کر کے آیا تو خطبہ کا اعادہ ضروری نہیں، پہلے والا خطبہ کافی ہے اور اس کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے۔(۲)

خطبہ سے پہلے بیان کرنا

☆...... جمعہ کی اذان کے بعد خطبہ سے پہلے ضروری مسائل اور دینی احکام بیان

---

(۱)عن عمارة بن زويبة انه رأى بشر بن مروان على المنبر رافعايديه ،فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم مايريد على ان يقول بيده هكذاواشاره باصبعه المسبحة رواه مسلم . مشكوة، ص:۱۲۴ باب الخطبة والصلوة ،ط:قديمى كراچى. وفى الشامية :(تنبيه) مايفعله بعض الخطباء من تحويل الوجه جهة اليمين وجهة اليسار عند الصلاة على النبى ﷺ فى الخطبة الثانية لم ارمن ذكره والظاهر انه بدعة ينبغى تركه لئلايتوهم انه سنة ،ثم رأيت فى منهاج النووى قال :ولايلتفت يميناوشمالا فى شئ منها،قال ابن حجر فى شرحه لان ذلك بدعة ، ويؤخذ ذلك عندنا من قول البدائع ومن السنة ان يستقبل الناس بوجهه ويستدبر القبلة ، لان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخطب هكذا ، شامى: ۲/۱۴۹ ، باب الجمعة، مطلب فى قول الخطيب قال الله تعالى" اعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو خطب ثم ذهب فتوضأ فى منزله ثم جاء فصلى تجوز ، حلبى كبير ،ص:۵۵۷، فصل فى صلاة الجمعة، ط:سهيل اكيڈمى لاهور.

کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔(۱)

☆......اگر خطبہ کا ترجمہ بیان کرنا چاہے تو کر سکتا ہے، اس میں کوئی بھی حرج نہیں ہے۔(۲)

خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے

جمعہ اور عیدین کا خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے۔ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں جمعہ اور عیدین کا خطبہ دینا سنت متوارثہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خطبات عربی میں ہوتے تھے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ملک عرب سے نکل کر دوسرے ملکوں میں تشریف لے گئے، وہاں کے باشندے انہیں صحابہ اور صحابہ کے بعد حضرات تابعین اور تبع تابعین کے فیوض

(۱، ۲)عاصم بن محمد عن ابیه قال: رأیت ابا هریرة رضی الله عنه یخرج یوم الجمعة فیقبض علی رمانتی المنبر قائماویقول: حدثنا ابو القاسم رسول الله الصادق المصدوق صلی الله علیه وسلم فلا یزال یحدث حتیٰ اذا سمع فتح باب المقصورة لخروج الامام للصلاة جلس "مستدرک حاکم: ۳/ ۵۸۶، کتاب معرفة الصحابة، تحدیث ابی هریرة فی المسجد قبل الجمعة رقم الحدیث[۶۱۷۳] ط: العلمیة، بیروت.

نهی عن التحلق یوم الجمعة قبل الصلاة الا ان یکون عالما بالله یذکر بایام الله ویفقه فی دین الله یتکلم فی الجامع بالغداة فیجلس الیه فیکون جامعا بین البکور وبین الاستماع الخ. اتحاف السادة المتقین شرح احیاء علوم الدین: ۳/ ۲۵۳، الباب الخامس فی فضل الجمعة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.. مزید "جمعہ کے دن تقریر کرنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

فتاویٰ رحیمیہ: ۶/ ۱۴۱، متفرقات صلاۃ، خطبہ سے پہلے احکام دین کا بیان۔ ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۳) وان تکون بالعربیة فلا تصح الخطبة بغیر العربیة مع القدرة علیها کقراء ةالقرآن، فانها لا تجزئی بغیر العربیة، الفقه الاسلامی وادلته: ۲/ ۱۳۱۰، ط: رشیدیة کوئٹه. فانه لاشک فی ان الخطبة بغیر العربیة خلاف السنة المتوارثة من النبی ﷺ والصحابة رضی الله تعالی عنهم اجمعین، فیکون مکروها تحریما. عمدة الرعایة شرح الوقایة: ۱/ ۲۴۲، باب صلاة الجمعة.

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: چون خطب آنحضرت ﷺ وخلفاء وهلم جرا ملاحظه کردیم تنقیح آن وجود چند چیز است، حمد، شهادتین، وصلوة بر آنحضرت ﷺ......وعربی بود نیز بجهت عمل مستمر مسلمین درمشارق ومغارب باوجود آن که در بسیارے اقالیم مخاطبان عجمی بودند. مسوی مصفی شرح موطا امام مالک: ۲/ ۱۵۴، کتاب الجمعة.
شامی: ۲/ ۱۴۷، باب الجمعة، (تتمة)، ط: سعید.

وبرکات سے فائدہ اٹھا کر مسلمان ہوئے، ان نومسلم لوگوں میں دینی تعلیم، مسائل اور تبلیغ احکام کی شدید ضرورت تھی، اس زمانہ میں نہ اخبارات تھے، نہ رسائل ومیگزین، اور نہ پریسوں میں دینی کتابوں کی اشاعت ہوتی تھی، وعظ ونصیحت اور درس وتدریس کے ذریعے ہی احکام ومسائل کی تبلیغ ہوتی تھی، ان تمام ضرورتوں کے باوجود صحابہ کرام، حضرات تابعین اور تبع تابعین، حضرات محدثین، مجتہدین، فقہاء متقدمین اور متاخرین میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے جمعہ یا عیدین کے خطبے عربی کے سوا کسی اور زبان میں پڑھے ہوں، یا اس کی ہدایت کی ہو، اس لئے خطبہ عربی میں پڑھنا ضروری ہے، کسی اور زبان میں اس کی اجازت نہیں ہے۔(۱)

خطبۂ عیدین میں حاضرین کا تکبیر کہنا

جب خطیب عیدین کے خطبہ میں تکبیرات کہے۔ تو حاضرین بھی آہستہ آہستہ تکبیر کہہ سکتے ہیں اور جب خطیب "ان اللہ وملائکتہ" کی آیت پڑھے، تو حاضرین دل ہی دل میں درود پڑھ سکتے ہیں زبان سے نہیں۔(۲)

---

(۱) ایضا، وفتاوی رحیمیہ: ۱۳۷/۶ خطبہ کس زبان میں پڑھا جائے، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وفی التاتارخانیة: "واذا کبر الامام فی الخطبة یکبر القوم معه واذا صلی علی النبی علیه السلام یصلی الناس فی انفسهم. امتثالاً للامر وسنة الانصات" تاتارخانیة: ۸۹/۲، ط: مکتبه ادارة القرآن. هندیة: ۱۵۱/۱، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین. ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۶۰، فصل فی صلاة الجمعة. ط: سهیل اکیڈمی لاهور. "والصواب انه یصلی علی النبی علیه السلام عند سماع اسمه فی نفسه". الدر مع الرد: ۱۵۹/۲، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید، وفی الجوهرة "وکذا إذا ذکر الخطیب النبی علیه السلام استمعوا وصلوا علیه فی انفسهم، الجوهرة النیرة: ۱۱۸/۱، ط: میر محمد. (قوله ولا کلام). ......وکذلک اذا ذکر النبی صلی الله علیه وسلم لایجوز ان یصلوا علیه بالجهر بل بالقلب وعلیه الفتوی. شامی: ۱۵۸/۲، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.

خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا

اگر خطبہ کے دورن بچے شوراور شرارت کرتے ہیں تو ان کو سر اور ہاتھ کے اشارے سے روکا جاسکتا ہے، زبان سے کچھ نہ کہے، زبان سے بولنا جائز نہیں حرام ہے۔ البتہ خطیب کے لئے زبان سے روکنا جائز ہے۔(۱)

خطبہ کے دوران بیٹھنے کی کیفیت

خطبہ کے دوران تشہد کی ہیئت میں بیٹھنا، ہاتھ باندھنا، اور خاص وقت پر ہاتھ چھوڑنا سنت نہیں، اگر یہ چیزیں واجب یا مستحب سمجھ کر کی جائیں تو بدعت ہے، ترک کرنا لازم ہوگا۔ ادب کے خیال سے دوزانو ہوکر بیٹھنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔(۲)

(۱)والاصح انه لاباس بان يشير براسه اويده عندرؤية منكر. الدرمع الرد: ۱۵۹/۲ باب الجمعة، ط:سعيد. حلبي كبير، ص٥٢٠ فصل في صلاة الجمعة ،ط:سهيل اكيڈمي لاهور، (وكل ماحرم في الصلاة حرم فيها)اى في الخطبة، خلاصة وغيرها فيحرم اكل وشرب وكلام ولوتسبيحااو رد سلام او امرابمعروف بل يجب عليه ان يستمع ويسكت، الدرالمختاروفي الشامية :(قوله او امرا بمعروف)الااذاكان من الخطيب كماقدمه الشارح .شامي: ۱۵۹/۲ ، باب الجمعة ،ط:سعيد (قوله ولاكلام)..........امابعده فالكلام مكروه تحريمابافسامه كمافي البدائع بحرونهر. شامي: ۱۵۸/۲ ، باب الجمعة ،ط:سعيد.

والتكلم به من غيرالامام حرام. طحطاوي على الدرالمختار: ۳۵۲/۱، باب الجمعة ،ط: قديمي كراچي.

(۲)عن يعلى بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمع بنا فنظرت .... فاذارجل من في المسجد اصحاب النبي عليه الصلوة والسلام فرأيتهم محتبين والامام يخطب،ابوداؤد: ۱۵۸/۱ ، باب الاحتباء والامام يخطب. ط:سعيدكراچي. و: ۱۶۵/۱ ط:حقانيه.

وفي الحجة:اذاشهد الرجل الخطبة ان شاء جلس محتبيا او متربعا او كما تيسر لانه ليس بصلوة حقيقة" .تاتارخانية : ۶۳/۲، ط:ادارة القرآن. "(قوله لانه عليه الصلاة والسلام الخ)...... قال في شرح المنية:الجلوس على الركبتين اولى ،لانه اقرب الى التواضع "شامي : ۶۴۴/۱، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب اذا ترددالحكم الخ ،ط: سعيد كراچي .اذاشهد الرجل عند الخطبة ان شاء جلس محتبيااومتربعااو كماتيسر لانه ليس بصلاةعملاوحقيقة.....ويستحب ان يقعدفيها كما يقعد في الصلاة.هندية: ۱۴۸/۱ ،الباب السادس عشرفي صلاة الجمعة ،قبيل "ومنهاالجماعة.

خطبہ کے شروع میں " الحمد للّٰہ" دومرتبہ پڑھنا

خطبہ کے شروع میں "الحمد للّٰہ" دومرتبہ پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ اس کو لازم نہ سمجھا جائے۔(۱)

خطبہ کے وقت چندہ کرنا

خطبہ کے دوران چندہ کرنا منع ہے، اس لئے خطبہ شروع ہونے سے پہلے چندہ کرلیا جائے خطبہ شروع ہونے کے بعد نہیں۔(۲)

خطبہ کے وقت نماز پڑھنا

جب امام جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کمرہ سے نکلے، یا جہاں کمرہ نہیں وہ اپنی جگہ سے خطبہ دینے کے لئے منبر پر چڑھنے کے لئے کھڑا ہو، اس وقت سے جمعہ کی فرض نماز ختم ہونے تک ہر قسم کے نوافل اور سنتیں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بعض لوگ دونوں خطبوں کے درمیانی وقفہ میں جمعہ کی سنتیں شروع کر دیتے ہیں یہ مکرہ تحریمی اور منع ہے۔ البتہ جو سنتیں امام کے کھڑا ہونے سے پہلے شروع کی تھیں ان چاروں کو پورا کرلے، یہ صحیح ہے۔ فرض واجب کی قضاء، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بھی اس وقت مکروہ تحریمی ہے، مگر صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضاء نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے،(۳) ہر خطبہ کا یہی حکم ہے، خطبے دس ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) خطبۂ جمعہ (۲) خطبۂ عیدالفطر

---

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۱۲۹/۲، باب الجمعة والعیدین، ط: دارالاشاعت۔ کراچی۔

(۲) "خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) اذاخرج الامام .... فلاصلاة ولا کلام الی تمامها .... خلاقضاء فائتةلم یسقط الترتیب بینها وبین الوقتیة فانهالاتکره ..... لضرورة صحة الجمعة والالا، ولو خرج وهو فی السنة ..... یتم۔ الدرمع الرد (قوله اذاخرج الامام الخ) هذااللفظ حدیث ذکره فی الهدایة مرفوعالکن فی

(۳) خطبۂ عید الاضحیٰ (۴) حج کے تین خطبے (۷) خطبۂ ختم قرآن (۸) خطبۂ نکاح (۹) خطبۂ استسقاء (۱۰) خطبۂ کسوف۔

خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا

خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا مکروہ ہے، اس لئے خطبہ کے دوران اس سے پرہیز کرے ورنہ خطبہ کے ثواب سے محروم ہو جائے گا۔ (۱)

خطبہ مقرر ہونے کی وجہ

جمعہ، عیدین، کسوف اور استسقاء میں خطبہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ جو لوگ ناواقف ہیں وہ واقف ہو جائیں، اور اسلام کی تبلیغ اور احکام الٰہی کی تلقین ان کو پورے طور پر ہو جائے، اور وہ بھی دین کے عالم بن جائیں اور جو لوگ عالم اور واقف ہونے کے باوجود غافل ہیں ان کے لئے یاد دہانی ہو جائے اور وہ ہوشیار ہو جائیں (۲) (احکام اسلام ص ۶۶)

=الفتح ان رفعه غريب ،والمعروف كونه من كلام الزهري ،واخرج ابن ابي شيبة في مصنفه عن علي وابن عباس وابن عمر رضي الله تعالى عنهم :كانوا يكرهون الصلاة والكلام بعد خروج الامام .والحاصل ان قول الصحابي حجة يجب تقليده عندنااذالم ينفه شئ آخرمن السنة (قوله فلاصلاة)شمل السنة وتحية المسجد بحر قال محشيه الرملي: فلاصلاةجائزة، وتقدم في شرح قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة الخ، ان صلاة النفل صحيحة مكروهة حتى يجب قضاؤه اذاقطعه ،ويجب قطعه وقضاؤه في غير وقت مكروه في ظاهر الرواية ،ولوأتمه، خرج عن عهدة مالزمه بالشروع فالمرادالحرمة لاعدم الانعقاد .شامي : ۱۵۸/۲ ، باب الجمعة ،ط:سعيد

(۱) اس کی نظیر یہ ہے.....ومن مس الحصى فقد لغا. مسلم: ۲۸۳/۱، كتاب الجمعة ،ط: قديمي . جب کنکریاں لینا منع ہے تو پنکھا لینا بھی منع ہوگا۔ محمد انعام الحق۔

(۲) ويكون فيها خطبة ليعلم الجاهل ويذكر الناسي . حجة الله البالغة: ۳۰/۲، الجمعة ط: كتب خانه رشيديه دهلي .

خطبہ میں تشہد مقرر ہونے کی وجہ

خطبہ اس طرح پڑھنا مسنون ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جائے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے، اور توحید ورسالت کی شہادت ادا کی جائے اور درمیان میں کلمۂ فصل ''امابعد'' کہہ کر لوگوں کو وعظ ونصیحت کی جائے اور تقویٰ کا حکم کیا جائے، اور ان کو دنیا وآخرت کے عذاب سے ڈرایا جائے اور کچھ قرآن پڑھا جائے اور کچھ مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کی جائے، اس کا سبب یہ ہے کہ اس طریقہ سے نصیحت کرنے میں اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت پائی جاتی ہے، کیونکہ خطبہ دین کا شعار ہے، اذان کی طرح یہ چیزیں بھی ضروری ہونی چاہئیں اور حدیث میں آیا ہے: كل خطبة ليس فيها تشهد فهي كاليد الجذعاء .

(ترجمہ) جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے۔(۱)(احکام اسلام ص ۸۳)

خطبہ میں جلسۂ استراحت کرنے کی وجہ

نبی علیہ السلام نے جمعہ کے اندر دو خطبے اور پھر ان کے درمیان جلسہ کرنے کو اس لئے مسنون فرمایا ہے کہ مقصد بھی پورا پورا حاصل ہو جائے، اور خطیب کو بھی آرام مل جائے، اور سننے والوں کا نشاط از سرنو تازہ ہو جائے۔(۲)(احکام اسلام ص ۸۳)

خطبہ میں عصا پکڑنا

خطبہ کے وقت ہاتھ میں عصا لینا اور سہارا دینا جائز ہے، مکروہ نہیں، مگر اس کو ضروری سمجھنا اور عصا نہ لینے والے کو ملامت کرنا، برا بھلا کہنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) وسنة الخطبة ان يحمد الله ويصلي على نبيه ويتشهد ويأتي بكلمة الفصل وهي .امابعد . ويذكر ويأمر بالتقوى ويحذر عذاب الله في الدنيا والاخرة ،ويقرأ شيئا من القرآن ويدعو للمسلمين ،وسبب ذلك انه ضم مع التذكير التنويه بذكر الله ونبيه وبكتاب الله لان الخطبة من شعائر الدين فلاينبغي ان يخلوا منها كالأذان ،وفي الحديث ''كل خطبة ليس فيهاتشهد فهي كاليد الجذماء ''حجة الله البالغة : ۲/ ۳۰،الجمعة. ط: كتب خانه رشيديه دهلي .

(۲) وسنّ رسول الله ﷺ في الجمعة خطبتين يجلس بينهما ليتوفر المقصد مع استراحة الخطيب وتطرية نشاطه ونشاطهم .حجة الله البالغة : ۲/ ۳۰، الجمعة ،ط: كتب خانه رشيديه دهلي .

(۳) وفي الخلاصة: ويكره ان يتكئ على قوس او عصا، (قوله وفي الخلاصة الخ) استشكله في الحلية بأنه في رواية ابي داود (انه صلى الله عليه وسلم قام أى في الخطبة متوكئا على عصا أو

خطبہ نیا پڑھنا

ہر جمعہ کو نیا نیا خطبہ پڑھنا ضروری نہیں، البتہ نیا نیا خطبہ ہو تو بہتر ہے۔(۱)

خطبے کے دوران خاموش رہنا

خطبے کو دھیان سے سننا واجب ہے، اور خطبے کے دوران بالکل خاموش رہنا بھی واجب ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص بول رہا ہے تو اسے چپ کرانے کے لئے بولنا بھی ناجائز ہے۔(۲)

خلیفہ

''خلیفہ'' سے امام بنانا یا بننا دونوں مراد ہے، اگر امام نماز کے دوران وضوٹو ٹنے کی وجہ سے کسی کو خلیفہ بنادے، یا مقتدی اپنے میں سے کسی کو خلیفہ بنادیں، یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے، اور امام کی نیت کر لے، تب بھی درست ہے بشرطیکہ امام مسجد سے باہر نہ نکل چکا ہو۔(۳)

= قوس)ونقل القهستاني عن عبدالحميد ان أخذ العصاسنة كالقيام،ردالمحتار: ۱۶۳/۲، باب الجمعة. ط:سعيد كراچي. البحر: ۱۴۸/۱، كتاب الجمعة، ط:سعيد كراچي. تاتارخانية: ۶۱/۲، كتاب الجمعة، ط:ادارة القرآن كراچي.

(۱)فتاوى رحيميه: ۱۳۱/۶ متفرقات صلوة، ط:دارالاشاعت، طباعت ۲۰۰۳ء.

(۲)(وكل ماحرم في الصلاة حرم فيها)أي في الخطبة خلاصة وغيرها فيحرم أكل وشرب و كلام ولو تسبيحاأورد سلام او امرا بمعروف بل يجب عليه ان يستمع ويسكت ...... (قوله فالترقية المتعارفةالخ)اى من قراءة آية۔ ان الله وملائكته۔ والحديث المتفق عليه (اذاقلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والامام يخطب فقد لغوت). شامي: ۱۵۹/۲ ۔ ۱۶۰ كتاب الصلاة، باب الجمعة. ط:سعيد. تاتارخانية: ۶۷/۲، كتاب الصلاة باب الجمعة. ط:ادارة القرآن كراچي. البحر الرائق: ۱۴۸/۲ كتاب الصلاة باب الجمعة. ط:سعيد كراچي.

(۳)(قوله استخلف)أشارالى ان الاستخلاف حق الامام .....وان قدم القوم واحدا او تقدم بنفسه لعدم استخلاف الامام جاز ان قام مقام الاول قبل ان يخرج من المسجد ....(قوله مالم يتقدم الخ) تخصيص لمافي المتن كالهداية وحاصله ان حده الصفوف ان ذهب يمنة او يسرة او خلفا واما ان ذهب اماماً فحده السترة او موضع السجود ان لم تكن له سترة ...... فتاوى شامي: ۶۰۱/۱، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف. ط:سعيد. عالمگيرى: ۹۶/۱، كتاب الصلاة فصل في الاستخلاف. ط:رشيدية كوئٹه (البحر الرائق: ۳۷۰/۱، كتاب الصلوة باب الحدث في الصلوة. ط:سعيد.

اور اگر نماز مسجد میں نہیں ہو رہی ہے بلکہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہو رہی ہے، تو صفوں سے یا سترے سے آگے نہ بڑھا ہو، اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

خلیفہ بنانے کے بعد امام نہیں رہتا

اگر امام نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کے بعد کسی مقتدی کو خلیفہ (امام) بنا دیتا ہے تو اس کے بعد امام، امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہٰذا اگر وضو کر کے آتے آتے جماعت ہو چکی ہے، تو یہ امام اپنی باقی ماندہ نماز لاحق کی طرح پوری کرے۔(۲)

خلیفہ مسبوق کو بنانا

''مسبوق کو خلیفہ بنایا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خلیفہ نااہل کو بنایا

اگر امام کا وضو ٹوٹا اور اس نے کسی ایسے آدمی کو خلیفہ بنایا، جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے یا کسی عورت کو بنا دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) فاذا استخلف الامام وتقدم الخليفة فقد صار هو الامام وبطلت الامامةفي حق الاول لانه لايجتمع في الصلاة الواحدة امامان ......ولو استخلف رجلا فانه يصلي صلاته ثم اذا رجع الاول وقد بقي من صلوته شي يتم خلف الخليفة وان فرغ الخليفة أتم صلاته بغير قراء ة لانه لاحق . فتاوى تاتارخانية: ۱/۹۷ ۱، الاستخلاف، ط: ادارة القرآن كراچي. ردالمحتار: ۱/۲۰۲، ۲۰۳، كتاب الصلوة باب الاستخلاف .ط:سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۳۸، كتاب الصلاة باب الحدث في الصلوة .ط:رشيدية، مجمع الانهر كتاب الصلوةباب الحدث في الصلوة.ط:دار الكتب العلمية بيروت.

نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

خلیفہ نہیں بنایا

اگر امام کا نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا، اور وہ کسی مقتدی کو خلیفہ بنا کر وضو کرنے کے لیے چلا گیا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر وضو ٹوٹ جانے کے بعد، امام نے کسی مقتدی کو خلیفہ نہیں بنایا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، امام اور مقتدی کے لئے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

خنثیٰ کا مقام صف

اگر خنثیٰ میں مردانہ علامات زیادہ ہیں تو مردوں کے ساتھ کسی بھی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے، اور اگر زنانہ علامات زیادہ ہیں تو عورتوں کی صف میں کھڑا ہوگا، اور اگر

---

(۱)(قوله غير صالح لها) كصبى وامرأة وامى فاذااستخلف احدهم فسدت صلوته وصلوة القوم ردالمحتار: ۱/ ۶۰۰، كتاب الصلاة باب الاستخلاف. ط:سعيد. خلاصةالفتاوى، كتاب الصلاة: ۱/ ۱۴۱، ط:رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۳۲۹، كتاب الصلوة، باب الحدث فى الصلوة. ط: رشيديه.

(۲)فان لم يستخلف حتى جاوز او خرج بطلت صلاة القوم ان لم يستخلفوهم قبل خروجه. حلبى كبير، ص: ۴۴۴ باب تذييل فى الصلاة. وان لم يستخلف الامام ولاالقوم حتى خرج من المسجد فسدت صلوةالقوم ويتوضأالامام ويبنى لانه فى حق نفسه كالمنفرد، وفى الظهيرية وهوالاصح، وذكرالطحاوى ان صلوته تفسد ايضاً فتاوى تاتا رخانية: ۱/ ۶۹۲، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر فى الاستخلاف. ط:ادارة القرآن. ردالمحتار: ۱/ ۶۰۱. كتاب الصلوة، باب الاستخلاف. ط:سعيد، عالمگيرى: ۱/ ۹۶، كتاب الصلوة فصل فى الاستخلاف. ط: رشيدية كوئٹه.

دونوں علامات برابر ہیں تو وہ بچوں کے پیچھے اور عورتوں سے آگے کھڑا ہوگا۔(۱)

خنثیٰ کی اذان

خنثیٰ کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اگر خنثیٰ نے اذان دی تو دوبارہ اذان دینی چاہئے۔ اگر دوبارہ اذان نہیں دی گئی اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی البتہ دوبارہ اذان نہ دینے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۲)

خنثیٰ کی امامت

اگر خنثیٰ میں مرد کی علامات زیادہ ہیں تو اس کی امامت صحیح ہے، اور اگر زنانہ علامات زیادہ ہیں یا دونوں علامات برابر ہیں تو اس کی امامت صحیح نہیں بلکہ اپنے ہم جنس کا بھی امام نہیں بن سکتا، البتہ اس کے پیچھے عورتوں کی اقتداء درست ہے۔(۳)

---

(۱) والسنة ان یصف الرجال ثم الصبیان ثم النساء لمامر من حدیث انس والخنثی المشکل یقوم قدام النساء ولا یقف معهن لاحتمال انه رجل ولامع الرجال لاحتمال انه امرأة. حلبی کبیر، ص: ۵۲۱. فصل فی الامامة ط: سهیل اکیڈمی بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۹، فصل فی بیان مقام الامام والماموم. ط: سعید. شامی: ۱/ ۵۶۸ ـ ۵۷۱ باب الامامة. ط: سعید. البحر الرائق: ۱/ ۲۱۸، باب الامامة. ط: رشیدیه. و: ۱/ ۳۵۳، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره اذان جنب واقامته...... واذان امرأة وخنثی..... ویعاد اذان جنب ...... وکذا یعاد اذان امرأة. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۹۲ ـ ۳۹۳، باب الاذان. ط: سعید کراچی. واما اذان المرأة فلانها منهیة عن رفع صوتها لانه یؤدی الی الفتنة وینبغی ان یکون الخنثی کالمرأة .... ویعاد اذان المرأة البحر الرائق: ۱/ ۴۵۸ ـ ۴۵۹، کتاب الصلوة، باب الاذان. ط: رشیدیه کوئٹه. و: ۱/ ۲۶۳، ط: سعید کراچی.

(۳) ولا یصح اقتداء رجل بامرأة وخنثی وصبی مطلقا ولو فی جنازة ونفل علی الاصح، وفی الشامیة (قوله ولا یصح اقتداء الخ) المراد بالمرأة الانثی الشامل للبالغة وغیرها، کما ان المراد بالخنثی ما یشملهما ایضا، .... والخنثی البالغ تصح امامته للانثی مطلقا فقط لا لرجل ولا لمثله، لاحتمال انوثته وذکورة المقتدی، ویصح اقتداءه بالرجل لا بمثله ولا بانثی مطلقا لاحتمال ذکورته. رد المحتار: ۱/ ۵۷۶ ـ ۵۷۷. کتاب الصلوة، باب الامامة ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۲۸، کتاب الصلوة باب الامامة. ط: رشیدیة کوئٹه. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۴۷، کتاب الصلوة فصل فی الامامة ط: رشیدیة.

خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں

خواتین جمعہ کے دن گھروں میں ظہر کا وقت داخل ہونے کے بعد ظہر کی نماز پڑھیں۔عوام میں یہ مشہور ہے کہ جب تک جمعہ کے دن جمعہ کی نماز مسجد میں ختم نہ ہو جائے عورتیں گھر میں ظہر کی نماز نہ پڑھیں، یہ بات غلط ہے، درست نہیں، خواتین ظہر کا وقت ہونے کے بعد جمعہ کی نماز سے پہلے بھی اپنے گھروں میں ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔(۱)

خواتین کی نماز اور سائنسی حقائق

عورتوں کو شرعی حکم ہے کہ وہ سجدے میں کہنیوں کو نہ پھیلائیں بلکہ کہنیاں بدن کے ساتھ لگی رہیں۔ایسا کرنے سے عورتوں کے اعصاب، دودھ پیدا کرنے والے غدود، سینے کے اعصاب اور حسن نسواں پر بہت گہرے اثرات پڑتے ہیں۔

یہی کیفیت سجدے میں رانوں کو جدا نہ کرنے کی ہے، کیونکہ اگر عورت شرعی حکم کے مطابق سجدہ کرے گی تو وہ بے شمار نسوانی امراض سے محفوظ رہے گی، ورنہ ایسے پوشیدہ نسوانی امراض پیدا ہوتے ہیں جو زندگی کے لئے وبال جان بن سکتے ہیں۔(۲)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۸۴)

---

(۱)ولاتجب الجمعة على مسافر ولاامرأة ولامريض ولا عبد ولااعمى ،فتح القدير: ۲/ ۳۲، كتاب الصلاة باب الجمعة. ط:رشيدية. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۶،كتاب الصلوة ، باب صلوة الجمعة. ط:رشيدية كوئته. بدائع الصنائع: ۱/ ۵۸۲،كتاب الصلوة فصل في شرائط وجوب الجمعة .ط:داراحياء التراث العربي بيروت.

ان اداء الصلاة في أول الوقت افضل الااذاتضمن التأخيرفضيلةلاتحصل بدونه كتكثير الجماعة، ولهذاكان اولي للنساء ان يصلين في اول الوقت لانهن لايخرجن الى الجماعة كذافي مبسوطي شمس الأئمة وفخر الاسلام. شامي: ۱/ ۳۶۷. كتاب الصلاة ط:سعيد.

(۲)والمرأة تنخفض فلاتبدى عضديهاوتلصق بطنها بفخذيها لانه استر،الدرالمختار : ۱/ ۵۰۴، كتاب الصلاة ،باب آداب الصلوة،ط:سعيد.

ولاتجافي بطنهاعن فخذيها،وتضع يديهاعلى فخذيها تبلغ رؤوس اصابعها ركبتيهاو لاتفتح ابطيها في السجود،البحر الرائق: ۱/ ۵۶۱، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة. ط:رشيديه. و: ۱/ ۳۲۱.ط:سعيد كراچي.

خواتین کی نماز کا طریقہ

☆......نماز شروع کرنے سے پہلے اگر غسل واجب ہے تو غسل کرلیں۔(۱)

☆......اگر وضو نہیں تو وضو کرلیں اور اگر پہلے سے وضو ہے تو دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

☆......پاک اور صاف کپڑے پہنیں (۳) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑی نہ ہوں جنہیں پہن کر لوگوں کے سامنے جانے سے شرماتی ہوں۔(۴)

---

(۱)هي ستة (طهارة بدنه)اى جسده لدخول الاطراف في الجسد دون البدن فليحفظ (من حدث) بنوعيه وقدمه لانه اغلظ (وخبث) مانع كذلك .الدرمع الرد : ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة ،ط:سعيد.

(اماانواع الغسل فتسعة)ثلاثة منهافريضة وهي الغسل من الجنابة والحيض والنفاس هندية: ۱/۱۶، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل. ط:رشيديه . شامي: ۱/۱۶۵، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمدّوالرطل ،ط:سعيد .

(اماالطهارة الكبرى)الشاملة لجميع الاعضاء (فهي الاغتسال) حلبي كبير،ص: ۴۰، الطهارة الكبرى ، ط:سهيل.

(يجب) أي يفرض (على المصلي) اى من يريدان يصلي قبل الشروع في الصلوة (أن يزيل النجاسة) المانعة (عن بدنه وثوبه الخ)حلبي كبير ص:۱۷۷، الشرط الثاني .ط:سهيل .

(۲)ياأيهاالذين امنوا اذاقمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برء وسكم وأرجلكم الى الكعبين. سورةالمائدة آيت ۶۰.

(ففرض الطهارة غسل الاعضاء الثلاثة ومسح الرأس بهذاالنص :فتح القدير: ۱/۹،۱۰.ط: رشيدية ،بدائع الصنائع: ۱/۳.ط:سعيد،حلبي كبير،ص: ۱۵ فرائض الوضوء. ط:سهيل اكيڈمي.

(۳)(يجب) اى يفرض (على المصلي) اى من يريدان يصلي قبل الشروع في الصلاة (ان يزيل النجاسة)المانعة (عن بدنه وثوبه والمكان الذى يصلي فيه)حلبي كبير،ص:۱۷۷،الشرط الثاني، ط:سهيل .الدرمع الرد : ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة،ط:سعيد .

(۴)(وصلاته في ثياب بذلة)يلبسها في بيته (ومهنة)اى خدمة ان له غيرها والالا.الدرالمختار (قوله وصلاته في ثياب بذلة)........وفسرهافي شرح الوقاية بمايلبسه في بيته ولايذهب به الى الاكابر والظاهران الكراهة تنزيهية.شامي: ۱/۶۴۰ - ۶۴۱ .مكروهات الصلاة،ط:سعيد كراچي.
حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۱۳۰ ، فصل يكره للمصلي ، ط: قديمي كراچي.

☆...... چہرے، دونوں ہاتھ (گٹے تک) اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی تمام جسم (سر سینہ، بازو، بانہیں، پنڈلیاں، مونڈھے گردن وغیرہ سب) کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔(۱)

☆...... نماز کے شروع سے آخر تک سر کے بال کھلے نہ رہیں، اور کپڑے یا دوپٹے کے نیچے بال لٹکے ہوئے بھی نظر نہ آئیں۔(۲)

☆...... کلائیاں اور کان کھلے نہ رہیں۔(۳)

☆...... پہنے ہوئے کپڑے اور دوپٹے باریک نہ ہوں ورنہ اگر اس میں سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سارا حصہ کپڑے کے اوپر سے نظر آتا رہے، یا بازو، کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ان صورتوں میں نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۴)

☆...... اگر نماز کے دوران چہرے، دونوں ہاتھ اور دونوں قدموں کے علاوہ جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی حصے کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ " سبحان

---

(۱) بدن الحرة عورة الا وجهها و كفيها و قدميها كذا في المتون و شعر المرأة ما على رأسها عورة هندية : ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ط: رشيديه. الدر مع الرد : ۱/۴۰۵، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد حلبي كبير، ص: ۲۱۰، الشرط الثالث. ط: سهيل

(۲) وشعر المرأة ما على رأسها عورة واما المسترسل ففيه روايتان الاصح انه عورة كذا في الخلاصة: هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ط: حقانية، فتح القدير : ۱/۲۶۱. ط: دار الفكر بيروت. الدر مع الرد: ۱/۴۰۵، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۱۲ الشرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة. رقم ۱.

(۴) والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لاتجوز الصلاة فيه. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيديه. شامي : ۱/۴۱۰، باب شروط الصلاة مطلب في النظر الى وجه الأمرد. ط: سعيد. البحر : ۱/۲۶۸، باب شروط الصلوة، ط: سعيد. اور حاشیہ نمبر (۱) کو دیکھیں۔

ربی العظیم " کہا جاسکے تو نماز نہیں ہوگی۔ اور اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔(۱)

☆......عورتوں کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے، اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔(۲)

☆......پاک جگہ یا پاک مصلے پر کھڑی ہو جائیں۔(۳)

نماز شروع کرتے وقت

☆......رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱)(ویمنع)حتی انعقادها(کشف ربع عضو)قدراداء رکن بلاصنعه (من)عورة غليظةاوخفيفةعلى المعتمد الدرالمختار. وفي الشامية :(قوله حتى انعقادها).....اى ويمنع صحة الصلاة حتى انعقادها والحاصل انه يمنع الصلاة في الابتداء ،ويرفعها في البقاء .(قوله قدر اداء ركن)اى بسنة "منية "قال شارحهاوذلک قدرثلاث تسبيحات الخ. شامي : ۱/۴۰۸، باب شروط الصلاة ،مطلب في النظر الي وجه الأمرد،ط:سعيدكراچي. البحر : ۱/۲۷۰ـ ۲۷۲،باب شروط الصلاة،ط:سعيدكراچي. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ، ط:رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۲۱۱ـ ۲۱۵، الشرط الثالث ،ط:سهيل .

(۲)وعن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ صلوة المرأة في بيتهاافضل من صلوتهافي حجرتها وصلوتهافي مخدعهاافضل من صلوتهافي بيتها،رواه ابوداود.مشكوة : ۱/۹۶، باب الجماعة وفضلها ط:قديمي كتب خانه كراچي. البحر الرائق : ۱/۳۵۸، باب الامامة .ط:سعيدكراچي. حاشية الطحطاوی على مراقي الفلاح : ۱/۳۱۱ـ ۳۱۲ ،باب الامامة فصل في بيان الاحق بالامامة .ط:المكتبة الغوثية كراچي ،و: ۱/۳۰۴.ط:قديمي .

(۳)تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذى يصلي عليه واجب هكذافي الزاهدى في باب الانجاس هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ،ط:رشيدية كوئٹه. حلبي كبير،ص:۱۷۷، الشرط الثاني .ط:سهيل اكيڈمي لاهور .شامي: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۴)والسادس استقبال القبلة حقيقة او حكما الدرمع الرد : ۱/۴۲۷، باب شروط الصلوة مبحث في استقبال القبلة ،ط:سعيد. هندية : ۱/۶۳، باب شروط الصلاة .ط:رشيديه ،البحرالرائق: ۱/۲۸۳، باب شروط الصلاة،ط:سعيد،حاشية الطحطاوی على المراقي، ص: ۲۱۱باب شروط الصلاة واركانها.ط:قديمي .

☆......سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے، اور نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیئے، گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے نہ لگائیں، بلکہ الگ رکھیں ورنہ مکروہ ہوگا۔(۱)

☆......بلاوجہ سینے کو جھکا کر بھی کھڑی نہ ہوں بلکہ سیدھی کھڑی ہوں۔(۲)

☆......پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب رہے، اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ رہیں(۳) (یاد رکھیں نماز کے دوران پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا سنت کے خلاف ہے)

☆......دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رہے۔(۴)

(۱، ۲)وآدابها نظره الى موضع سجوده حال القيام ....ولايطاطئ رأسه عند التكبير، كذافى الخلاصة .هندية: ۱/ ۷۲ـ ۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية . حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۷۶، فصل من آدابها. ط: قديمى، الدرمع الرد: ۱/ ۴۷۵، باب صفة الصلاة، مطلب فى قولهم الاساءة دون الكراهة، ط: سعيد.

(قوله ومنها القيام) يشمل التام منه وهو الانتصاب مع الاعتدال وغير التام وهو الانحناء القليل بحيث لاتنال يداه ركبتيه، وقوله بحيث الخ صادق بالصورتين أفاده .ط، ويكره القيام على أحد القدمين فى الصلاة بلاعذر. شامى: ۱/ ۴۴۳، باب صفة الصلاة، مبحث القيام، ط: سعيد ويسن الاعتدال عند ابتداء التحريمة وانتهائهابان يكون آتيابهامن غيرطأطأةالرأس كماورد، مراقى الفلاح. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۶۲ فصل فى بيان سننها، ط: سعيد .

(۳)ووجه أصابع رجليه نحو القبلة لحديث ابى حميد فى صحيح البخارى انه عليه الصلاةوالسلام كان اذاسجد وضع يديه غير مفترش ولاقابضهماواستقبل بأطراف اصابع رجليه القبلة ونص صاحب الهداية فى التجنيس على انه ان لم يوجه الاصابع نحوها فانه مكروه :البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱، فصل واذااراد الدخول فى الصلاة .ط: سعيد. فتح القدير: ۱/ ۲۶۶، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۹، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد.

(۴)وينبغى ان يكون بينهمامقدار اربع اصابع اليد لانه اقرب الى الخشوع، هكذاروى عن ابى نصر الدبوسى انه كان يفعله كذافى الكبرى، وماروى انهم الصقوا الكعاب بالكعاب اريد به الجماعة اى قام كل واحد بجانب الآخر، كذافى فتاوى سمرقند. شامى: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة، مبحث القيام، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيديه . حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۶۲ فصل فى بيان سننها. ط: قديمى . حلبى كبير، ص: ۳۳۹، صفة الصلاة . ط: سهيل. اس حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں کیونکہ ان کا حکم الگ بیان نہیں کیا گیا۔

نیت

☆......اب جس نماز کو پڑھنا چاہیں، اس کی نیت دل میں کر لیں، اور اگر زبان سے بھی دلی ارادہ کو ظاہر کریں تو بہتر ہے، اور نیت عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں بلکہ ہر عورت اپنی اپنی زبان میں نیت کر سکتی ہے اور نیت اس طرح کریں کہ ''فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھ رہی ہوں''۔(۱)

☆......اور اگر امام کے پیچھے ہیں تو یوں کہیں کہ ''فلاں نماز امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھ رہی ہوں''۔(۲)

☆...... اور دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور ہاتھ اُٹھاتے وقت نیت کے بعد ''اللّٰہ اکبر'' زبان سے کہہ کر دونوں ہاتھ سینے پر اس طرح رکھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پُشت پر آجائے اور حلقہ نہ بنائیں (خواتین نیت باندھتے وقت مردوں کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اُٹھائیں، اور مردوں کی طرح ناف کے

---

(۱)والنية هي الارادة والشرط ان يعلم بقلبه أي صلاة يصلي اما الذكر باللسان فلامعتبر به ويحسن ذلک لاجتماع عزيمته ثم ان كانت الصلاة نفلا يكفيه مطلق النية وكذاان كانت سنة في الصحيح وان كانت فرضاًفلابدمن تعيين الفرض كالظهر مثلا، فتح القدير: ۲۳۲/۱ ۔ط: رشيدية. والمكتبة النورية الرضوية، سكهر. هندية: ۶۵/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط:رشيديه البحر: ۲۷۶/۱ ۔ ۲۷۷، باب شروط الصلاة .ط:سعيد، حلبي كبير، ص: ۲۹۸ صفة الصلاة، ط:سهيل.

(۲)ولو كان مقتديا ينوي ماينوي المفرد وينوي الاقتداء ايضاًلان الاقتداء لايجوز بدون النية. هنديه: ۶۶/۱، الفصل الرابع في النية. ط: رشيديه، الدرمع الرد: ۴۲۰/۱، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب، ط:سعيد. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۲۱، باب شروط الصلاة واركانها، ط:قديمي . وان كان مقتديابغيره ينوي الصلاة ومتابعته. فتح القدير: ۲۲۳/۱، باب شروط الصلاة، ط: رشيديه.

نیچے ہاتھ نہ باندھیں)۔(۱)

نیت کے بعد کھڑے ہونے کی حالت میں

☆......اکیلے نماز پڑھنے کی حالت میں فوراً یہ دعا پڑھیں

"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلاَ اِلٰهَ غَیْرُکَ" اس کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" پڑھیں اس کے بعد" بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں اور جب سورۂ فاتحہ ختم ہوجائے تو" وَلاَ الضَّآلِّیْنَ" کے بعد آہستہ سے" آمین" کہیں، آمین کے الف کو لمبا کر کے مد کے ساتھ پڑھنا چاہیئے اس کے بعد" بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں پھر اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھیں یا کہیں سے بھی تین آیتیں پڑھیں۔(۲)

---

(۱)(اخراج الرجل کفیه من کمیه عند التکبیر)للاحرام لقربه من التواضع الاالضرورة کبرد والمرأةتستر کفیهاحذرامن کشف ذراعها.حاشیةالطحطاوی علی المراقی ،ص:۲۷۶، فصل من آدابها،ط:قدیمی.واماالمرأة فانهاترفع یدیهاعند التکبیر حذآء ثدیها بحیث تکون رؤس اصابعها حذاء منکبیهالان ذلک استرلهاوامرهامبنی علی الستر.....واماالمرأة فانهاتضعهما تحت ثدییهابالاتفاق لانه استرلها حلبی کبیر. ص:۳۰۰ ـ ۳۰۱صفة الصلاة ط:سهیل .حاشیة الطحطاوی ،ص:۲۷۸، فصل فی کیفیة ترتیب ،ط:قدیمی .الدرمع الرد :۱/ ۴۸۲ـ۴۸۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة ،ط:سعید. هندیة: ۱/ ۷۳، ط:رشیدیه، شامی : ۱/ ۵۰۴، باب صفة الصلاة ،ط:سعید .

(۲)ثم یقول سبحانک اللّٰهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولااله غیرک کذافی الهدایة....ثم یتعوذوصورته اعوذبالله من الشیطٰن الرجیم وهوالمختار کذافی الخلاصة ....ثم یاتی بالتسمیة....ثم یقرأفاتحة الکتاب .....ثم یضم الی الفاتحة سورة اوثلاث آیات هکذافی شرح المنیةلابن أمیرالحاج . هندیة : ۱/ ۷۳ـ ۷۴، حقانیه .حلبی کبیر، ص:۳۰۰ـ ۳۱۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص:۲۸۰، فصل فی کیفیةترتیب .ط: قدیمی ،الدرمع الرد: ۱/ ۴۸۸ـ ۴۸۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة ،ط:سعید.

☆......اگر کسی امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھ رہی ہیں جیسا کہ حرمین وغیرہ میں اتفاق ہوتا ہے تو صرف " سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ "کو آخر تک پڑھ کر خاموش رہیں(۱) اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں، اور اگر امام نے قرأت شروع کر دی تو اس دعا کو بھی نہ پڑھیں بلکہ نیت کر کے " اللّٰہ اکبر " کہہ کر خاموش رہیں۔(۲)

☆......جب خود قرأت کر رہی ہوں تو سورۂ فاتحہ کی ہر آیت کو سانس توڑ کر الگ الگ پڑھنا بہتر ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر آیت کا الگ الگ جواب ملے، مثلاً "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" پر سانس توڑ دیں، پھر " اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ " پر پھر

(۱)وکمااستفتح (تعوذ)بلفظ اعوذعلی المذهب (سرا)...... لقراءة .... فیأتی به المسبوق عندقیامه لقضاء مافاته لقراءته (لاالمقتدی)لعدمهاوفی الشامیة :(قوله فیأتی به المسبوق الخ) فذکر المصنف ثلاث مسائل تفریعا علی قوله لقراءة بناء علی قول ابی حنیفة ومحمدان التعوذ تبع للقـــــراءة .اماعندابی یوسف فهوتبع للثناء ،فعنده یأتی به المسبوق بعد الثناء مرتین حال اقتدائه، وعندقیامه للقضاء ،ویأتی به المقتدی المدرک لانه یثنی کمایأتی به الامام والمنفرد ...... لکن مختار قاضیخان والهدایةوشروحهاوالکافی والاختیارواکثرالکتب هوقولهمانه تبع للقراءة وبه تأخذشرح المنیة . شامی : ۱/ ۴۸۹ ـ ۴۹۰، فصل فی بیان تألیف الصلاة .ط:سعید. حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۱ ـ ۲۸۲فصل فی کیفیةترتیب ،ط:قدیمی .حلبی کبیر، ص:۳۰۳، صفة الصلاة ،ط:سهیل .

(۲)اذا ادرک الامام فی القراءة فی الرکعة التی یجهرفیهالایأتی بالثناء کذافی الخلاصة هندیة: ۱/ ۹۰، باب الامامة. الفصل السابع فی المسبوق واللاحق .ط:رشیدیه (والمؤتم لایقرأ مطلقا)ولاالفاتحةفی السریة اتفاقا ،ومانسب لمحمدضعیف کمابسطه الکمال (فان قرأ کره تحریما)الدرالمختار(قوله ولاالفاتحة)بالنصب معطوف علی محذوف تقدیره لاغیر الفاتحة ولاالفاتحة،وقوله فی السریة یعلم منه نفی القراءة فی الجهریة بالاولی والمراد التعریض ، بخلاف الامام الشافعی ویرد مانسب لمحمد (قوله اتفاقا)ای بین ائمتناالثلاثة . شامی: ۱/ ۵۴۴، فصل فی القراءة .ط:سعید .حاشیة الطحطاوی علی المراقی ،ص: ۲۲۸، باب شروط الصلاة وارکانها. ط:قدیمی .

"مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ" پراسی طرح پوری سورۂ فاتحہ پڑھیں،(۱)لیکن سورۂ فاتحہ کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں،خواتین ہرنماز میں الحمد شریف اورسورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ پڑھیں۔(۲)

☆......نماز کے دوران ضرورت کے بغیر جسم کے کسی حصے کوحرکت نہ دیں،جتنے سکون کے ساتھ کھڑی ہوکرنماز پڑھیں گی اتنا ہی بہتر ہوگا،اوراللہ کی رحمت زیادہ نازل ہوگی،اگرکھجلی وغیرہ کی ضرورت ہوتو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں،اور وہ بھی سخت ضرورت کے وقت اورکم سے کم کھجلی کرنے کی کوشش کریں،بار بار کرنے سے پرہیز

---

(۱)عن ام سلمة قالت:كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقطع قراء ته يقرأ "الحمدلله رب العالمين" ثم يقف "الرحمن الرحيم" ثم يقف وكان يقرء ها "مالك يوم الدين" هذاحديث غريب وبه يقرأ ابوعبيدويختاره. ترمذی شریف:۲/۱۲۰۔۱۲۱،ابواب القراء ات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.ط: سعيد كراچی.

عن ابی هريرةؓ........ انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى: قسمت الصلوة بينى وبين عبدى نصفين ولعبدى ماسأل فاذاقال العبدالحمدلله رب العالمين قال الله تعالى حمدنى عبدى،واذاقال الرحمن الرحيم قال الله تعالى اثنى علىّ عبدى،واذاقال مالك يوم الدين قال مجدنى عبدى،واذاقال اياك نعبدواياك نستعين قال هذابينى وبين عبدى ولعبد ماسأل فاذاقال اهدناالصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولاالضالين قال هذالعبدى ولعبدى ماسأل رواه مسلم. مشکوة شريف ص:۷۸۔۷۹باب القراء ة فى الصلاة.

(۲)وصوتهاعلى الراجح وذراعيهاعلى المرجوح.الدرالمختار(قوله على الراجح)عبارةالبحرعن الحليةانه الاشبه .وفى النهروهوالذى ينبغى اعتماده.ومقابله مافى النوازل: نغمة المرأة عورةوتعلمهاالقرآن من المرأةاحب الخ.شامى:۱/۴۰۶،باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة،ط:سعيد (قوله وحررنافى الخزائن الخ).....انهاتخلف الرجل فى عشر........ولاتجهر فى الجهرية بل لو قيل بالفساد بجهرهالأمكن بناء على ان صوتهاعورة شامى:۱/۵۰۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة الى انتهائها،ط:سعيد.

کریں۔(۱)

☆......نماز کے دوران جسم کا سارا زور دونوں پاؤں پر برابر رکھیں، ایک پاؤں پر زور دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آجائے نماز کے ادب کے خلاف ہے۔اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور اگر ایک پاؤں پر زور دیں تو دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہونا چاہیئے۔(۲)

☆......جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔(۳)

☆......کھڑے ہونے کی حالت میں نظر سجدے کی جگہ پر رکھیں، ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں ورنہ اللہ کی رحمت کی نظر سے محروم ہوجائیں گی۔(۴)

---

(۱)وان حک ثلاثافي ركن واحدتفسدصلاته هذااذارفع يده في كل مرة اما اذا لم يرفع في كل مرة، فلا تفسدلانه حک واحد. البحر الرائق: ۲/ ۱۲، كتاب الصلاة،باب مايفسدالصلاةومايكره فيها،ط:سعيد......حلبى كبير،ص: ۴۴۸مفسدات الصلاة،ط:سهيل اكيڈمي. خلاصةالفتاوى: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، في بيان مايفسدالصلاة ومالايفسد،ط:رشيديه.

(۲)ويكره القيام على احد القدمين فى الصلاةبلاعذر،شامي: ۱/ ۴۴۴، باب صفةالصلاة، ط:سعيد. هندية: ۱/ ۶۹، باب صفةالصلاة،ط:حقانيه.

(۳)وامساک فمه عندالتاؤب فائدة لدفع التاؤب مجربة ولو بأخذشفتيه بسنه فان لم يقدر غطاه بظهر يده اليسرى وقيل باليمنى لو قائماوالافيسراه ...اوكمه لان التغطيةبلاضرورة مكروهة. الدرمع الرد: ۱/ ۴۷۸، باب صفةالصلاة،آداب الصلاة،ط:سعيد. حلبى كبير،ص: ۳۴۵كراهية الصلاة،ط:سهيل، هندية: ۱/ ۷۳، باب صفة الصلاة ،ط:رشيدية.

(۴)وفسره الطحاوى فى مختصره فقال يرمى ببصره الى موضع سجوده فى حالةالقيام وفى حالةالركوع الى رؤس اصابع رجليه وفى حالة السجودالى ارنبة انفه وفى حالة القعدة الى حجره لان هذاكله تعظيم وخشوع.....ولايلتفت يمنة ولايسرة لقول النبى صلى الله عليه وسلم ولوعلم المصلى من يناجيماالتفت وسئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الالتفات فى الصلاةفقال تلک خلسة يختلسهاالشيطان فى صلاةاحدكم الخ . بدائع الصنائع : ۱/ ۲۱۵، كتاب الصلاة فصل مايستحب فيهاومايكره،ط:سعيد هندية: ۱/ ۷۲، كتاب الصلاة، فصل فى سنن الصلاة وآدابهاوكيفيتها،ط:حقانيه پشاور. حاشيةالطحطاوى على المراقى ،ص: ۲۷۶، كتاب الصلاة فصل من آدابها،ط:قديمي .

رکوع میں

☆......جب قیام سے فراغت ہو جائے یعنی سورت پڑھنے کے بعد" اللّٰہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں جائیں، اور رکوع میں جھکنے کی ابتداء " اللّٰہ اکبر " کے ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں اچھی طرح پہنچ جانے کے ساتھ ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆...... خواتین رکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کریں۔(۲)

☆......خواتین رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دیں اور ہاتھ پر زور نہ دیں۔ مردوں کی طرح انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھ کر گھٹنوں کو نہ پکڑیں، اور پاؤں قدرے جھکے ہوئے رکھیں، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں، بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی ہوں۔(۳)

---

(۱)ویکبر مع الانحطاط.....فیکون ابتداء تکبیرہ عنداوّل الخرورو الفراغ عندالاستواء للرکوع هندية: ۱/۷۴، كتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: حقانيه پشاور، ردالمحتار: ۱/۴۹۳، كتاب الصلاة ،باب صفة الصلاة ،ط:سعيد.

(۲، ۳) (قوله ويسن ان يلصق كعبيه)...... اماالمرأةفتنحنی فی الركوع يسيراًولاتفرّج ولكن تضم وتضع يديهاعلى ركبتيهاوضعاوتحنی ركبتيهاولاتجافی عضديهالان ذلک استرلها. ردالمحتار: ۱/۴۹۴،باب صفة الصلاة، فصل فی بيان تاليف الصلاة، ط:سعيد كراچی.
وفيه ايضا:(قوله وحررنافی الخزائن الخ)........وتنحنی فی الركوع قليلا،ولاتعقد ولاتفرّج فيه اصابعهابل تضمهاوتضع يديهاعلى ركبتيها،ولاتحنی ركبتيها،وتنضم فی ركوعهاوسجودها...
...اقول :وقوله ولاتحنی ركبتيهاصوابه وتحنی بدون لا........الخ. رد المحتار: ۱/۵۰۴.باب صفة الصلاة. فصل فی بيان تاليف الصلاة،ط:سعيد. هندية: ۱/۷۴، كتاب الصلاةالباب الرابع فی صفةالصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاةوآدابهاوكيفيتها ط:حقانيه پشاور، البحرالرائق : ۱/۳۲۱، كتاب الصلاة،باب صفةالصلاة،فصل واذااراد الدخول فی الصلاة الخ ،ط:سعيد.
حلبی كبير. ص: ۳۱۵-۳۱۶ صفة الصلاة، ط:سهيل .

☆......خواتین رکوع میں اپنے بازوؤں کو پہلوؤں سے خوب ملائیں، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ملادیں، اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کریں، اس لئے کہ عورتوں کے لئے مردوں کی طرح رکوع کرنا غلط ہے۔(۱)

☆......دونوں پاؤں پر وزن اور زور برابر رکھیں، بلاوجہ کسی پاؤں پر زور زیادہ اور کسی پر کم نہ کریں۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں پاؤں پر نظر رکھیں۔(۳)

☆......کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہا جا سکے۔(۴)

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

☆......رکوع سے اٹھ کر اس قدر سیدھی کھڑی ہو جائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)ویکره القیام علی احدالقدمین فی الصلاةبلاعذر. شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، ط:سعید. هندیة: ۱/۶۹، باب صفةالصلاة، ط:رشیدیة.

(۳)نظره الی موضع سجوده حال قیامه، والی ظهر قدمیه حال رکوعه، والی ارنبةانفه حال سجوده، والی حجره حال قعوده. الدرمع الرد: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعید. بدائع: ۱/۲۱۵. فصل فی بیان مایستحب فی الصلاة ومایکره، ط:سعید. هندیة: ۱/۷۲، فصل فی سنن الصلوة، ط:رشیدیه. حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص:۲۷۶، فصل فی ادابها، ط:قدیمی.

(۴)ویقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثاوذلک ادناه فلوترک التسبیح اصلا او به مرة واحدةیجوزویکره هندیة: ۱/۷۴، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابهاو کیفیتها. ط:حقانیه پشاور، شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط:سعید.

نہ رہے۔(۱)

☆......نظر سجدے کی جگہ پر ہو۔(۲)

☆......بعض خواتین کھڑے ہوتے وقت سیدھی کھڑی ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کردیتی ہیں، اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلی جاتی ہیں ان کے ذمہ نماز کا لوٹانا واجب ہوجاتا ہے، لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں(۳)

☆......اور رکوع سے اٹھتے وقت تنہا نماز پڑھنے والی خاتون " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ " اور "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ " دونوں کہے اور اگر امام کے ساتھ ہے تو امام " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ " کہے تو مقتدی خاتون صرف "رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" کہے(۴)

☆......نوافل میں رکوع سے اُٹھتے وقت " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ " کے بعد "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ" پڑھنا بہتر

---

(۱)ثم یرفع رأسه من رکوعه مسمعا ۔ ویقوم مستویاالمامر من انه سنة او واجب اوفرض .
الدرالمختار، وفی الشامیة: (قوله مستویا)هو للتاکید فان مطلق القیام انمایکون باستواء الشقین وانمااکدلغفلةالاکثرین عنه الخ. شامی: ۱/۴۹۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة ،ط:سعید.
هندیة: ۱/۷۴۔۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة الخ ط:رشیدیه .

(۲)انظر الی الحاشیة رقم۳فی الصفحة السابقة.

(۳)انظر الحاشیة رقم ۱ .

(۴)وان کان مقتدیایأتی بالتحمیدولایأتی بالتسمیع بلاخلاف وان کان منفرداالاصح انه یأتی بهماهندیة: ۱/۷۴،الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاة ، وآدابها وکیفیتها،ط:حقانیه پشاور، ردالمحتار: ۱/۴۹۷۔۴۹۸،باب صفةالصلاة،ط:سعید بدائع الصنائع: ۱/۲۰۹، کتاب الصلاة،فصل فی سنن الصلاة ،ط:سعید کراجی.

ہے۔(۱)

سجدے میں جاتے وقت

☆......پھر "اللّٰہ اکبر" کہتی ہوئی سینہ کو جھکا کر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے ہوئے سجدے میں جائیں "اللّٰہ اکبر" اور سجدے کے لئے جھکنے کی ابتداء ساتھ ہی ہو اور سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے، اور سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، پھر گھٹنے کے بعد ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھیں، اور منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں(۲) اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہوں۔(۳)

---

(۱) وليس بينهما ذكر مسنون وكذاليس بعد رفعه من الركوع دعاء، وكذالايأتي في ركوعه وسجوده بغير التسبيح على المذهب وماورد محمول على النفل، الدرالمختار، وفي الشامية: (قوله محمول على النفل)...... وصرح به في الحليةفي الواردفي القومة والجلسة، وقال على انه ان ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراد، او الجماعةوالمأمومون محصورون لايثقلون بذلک كمانص عليه الشافعيةالخ. شامي: ۱/ ۵۰۶، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد، حلبي كبير، ص: ۳۱۸. صفة الصلاة، ط: سهيل.

(۲) ثم اذااستوى قائماكبر وسجد ويكبر في حالة الخرور.....قالوا اذااراد السجوديضع اولاًماكان اقرب الى الارض فيضع ركبتيه اولاًثم يديه ثم انفه ثم جبهته.....ويضع يديه في السجودحذاء اذنيه ويوجه اصابعه نحوالقبلة. هندية: ۱/ ۷۵، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاةو آدابهاو كيفيتها، ط: حقانيه پشاور. ردالمحتار: ۱/ ۴۹۷- ۴۹۸، باب صفةالصلاة، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۳۲۰ صفةالصلاة. ط: سهيل اكيڈمي لاهور. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۶۷ فصل في بيان سننها، ط: سعيد

(۳) "(ويسجد..... ضاماًاصابع يديه لتتوجّه للقبلة) أي ملصقاًجنبات بعضهابعض، قهستاني وغيره ولايندب الضم الاهنا." ردالمحتار: ۱/ ۴۹۸، باب صفةالصلاة، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۷۴، الباب الرابع في صفةالصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاةو آدابها، ط: حقانيه پشاور.

☆......خواتین سجدے میں دونوں پاؤں کو کھڑا کرنے کی بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دیں، جہاں تک ہو سکے انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔(۱)

☆......خواتین خوب سمٹ کر اور دب کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔(۲)

☆......خواتین سجدے میں کہنیوں سمیت پوری بانہیں بھی زمین پر رکھ دیں۔(۳)

☆......پھر سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہیں۔(۴)

---

(۱)"ذکر الشارح "ان المرأة تخالف الرجل فی عشر خصال ...ویزاد علی العشر انها لاتنصب اصابع القدمین "البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱ باب صفة الصلاة،ط:سعید. شامی: ۱/ ۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید

(۲، ۳)وعن یزید بن ابی حبیب ان رسول اللہ ﷺ مرّ علی امرأتین تصلیان فقال: اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض ،فان المرأة لیست فی ذلک کالرجل "رواه ابوداؤد فی مراسیله ملحقا فی آخر سنن ابی داؤد ،ص:۸ ،ط:میر محمد کراچی .وعن عبداللہ بن عمر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا جلست المرأة فی الصلاة وضعت فخذها علی فخذها الاخری واذا سجدت الصقت بطنها فی فخذیها کأستر مایکون لها.....الحدیث ، رواه البیهقی. السنن الکبری: ۲/ ۲۲۳، جماع ابواب صفة الصلاة،باب مایستحب للمرأة من ترک التجافی فی الرکوع والسجود،ط:نشر السنة ملتان. (قوله والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذیها)لانه استر لها...وذکر الشارح ان المرأة تخالف الرجل فی عشر خصال ...ولاتجافی بطنها عن فخذیها....ولاتفتح ابطیها فی السجود البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱،کتاب الصلاة، صفة الصلاة،ط:سعید. ردالمحتار: ۱/ ۵۰۴،کتاب الصلاة،صفة الصلاة،ط:سعید، حلبی کبیر، ص: ۳۲۲،صفة الصلاة،ط:سعید.

(۴)"ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناه "هندیة: ۱/ ۷۵، الباب الرابع فی صفة الصلاة،الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ،ط:حقانیه پشاور .الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

☆......پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اٹھالینا منع ہے۔(۱)

دونوں سجدوں کے درمیان

☆......ایک سجدے سے اُٹھ کر اچھی طرح اطمینان سے بیٹھ جائیں، اس طرح کہ بائیں کولھے پر بیٹھیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں، اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں، (۲) اور انگلیاں اچھی طرح ملا کر رکھیں، درمیان میں فاصلہ نہ چھوڑیں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، اور انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئیں نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں، (۳) اور اس حالت میں فرض نماز میں کوئی دعا نہ پڑھیں، اور اس حالت میں اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جا سکے۔(۴)

---

(۱) والثامنة من الفرائض وهي الثانية من المختلف فيهما: تعديل الاركان ،فانه عند ابي يوسف فرض لماذكرنامن الحديث اى حديث ابن مسعود المتقدم في اول ذكر الفرائض وعندهماتعديل الاركان عن الواجبات :الخ، حلبي كبير ،ص: ۲۹۴ ،الثامن تعديل الاركان ،ط:سهيل، شامي: ۱/ ۴۵۰ ـ ۴۵۱، باب صفة الصلاة،ط:سعيد كراچي.

(۲)عن عبداللّٰه بن عمر قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذاجلست المرأةفي الصلاةوضعت فخذهاعلى فخذهاالأخرى،.....الحديث.السنن الكبرى للبيهقي :۲/ ۲۲۳، جماع ابواب صفةالصلاة،باب مايستحب للمرأة....الخ ،ط:نشرالسنة،ملتان . "وتنضم في ركوعها وسجودهاوتفترش ذراعيها..... وتضع فيه يديهاتبلغ رؤوس اصابعهاركبتيهاوتضم فيه اصابعها"ردالمحتار : ۱/ ۵۰۴، صفةالصلاة،ط:سعيد، البحرالرائق: ۱/ ۳۲۱، باب صفةالصلاة، ط:سعيد كراچي.

(۳) انظرالى الحاشية السابقة.

(۴)("ويجلس بين السجدتين مطمئناالمامر..... وليس بينهماذكر مسنون ..... وماوردمحمول على النفل)قوله :مطمئنا:اى بقدرتسبيحة"ردالمحتارمع الدرالمختار: ۱/ ۵۰۵، باب صفةالصلاة،ط:سعيد. هندية : ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة ،ط:رشيدية كوئٹه.

☆......بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف رکھیں۔(۱)

☆......ایک سجدے سے ذرا سا سر اُٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے، اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔(۲)

☆......سجدے سے اُٹھتے وقت پہلے پیشانی اُٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، اطمینان سے بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کریں جیسے پہلا سجدہ کیا تھا، یعنی دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے "اللّٰــہ اکبر" کہیں اور پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔(۳)

☆......دوسرے سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہیئے جو پہلے سجدے میں بیان کی

---

(۱)وینبغی للمصلی من طریق الادب ان یکون منتہی بصرہ ..فی حال قعودہ الی حجرہ ،حلبی کبیر،ص:۲۹۵، صفۃ الصلاۃ،ط:نعمانیۃ کوئٹہ.

(۲)(ثم یرفع رأسہ ویکبر)والسنۃفیہ ان یرفع رأسہ حتی یستوی جالساًولیس فی ہذاالجلوس ذکرمسنون عندنا...ولولم یستو جالساوسجداخری اجزأہ عند ابی حنیفۃ ومحمدرحمہمااللہ ....رفع الرأس من السجدۃلیس برکن وانماالرکن ہو الانتقال لانہ لایمکنہ اداء الثانیۃالابہ الاانہ لایمکنہ الانتقال الی الثانیۃالابعدرفع الرأس فلزمہ رفعہ.......واختلفوافی مقدارالرفع فروی عن ابی حنیفۃؒانہ ان کان الی القعود اقرب جازوان کان الی الارض اقرب لایجوزہکذافی التبیین. وہوالاصح ہکذافی الہدایۃ.وروی ابویوسفؒ عنہ اذارفع رأسہ مقدارمایسمی رافعاجاز.قال فی المحیط وہوالاصح کذافی التبیین وہوالصحیح ہکذافی البدائع. ہندیۃ :۷۵/۱، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ،ط:رشیدیۃ.حلبی کبیر،ص:۲۹۴الثامن تعدیل الارکان ،ط:سہیل .ثم یرفع رأسہ من السجدۃالاولی مکبراویقعد مستویا.ویضع یدیہ علی فخذیہ کمافی التشہد فاذااطمأن حال کونہ قاعداوسکن اضطراب اعضائہ کبروسجد ثانیا. حلبی کبیر،ص:۳۲۲صفۃالصلاۃ،ط:سہیل شامی :۴۵۰/۱ ـ ۴۵۱، باب صفۃالصلاۃ،ط:سعید و: ۴۶۴/۱، البحر:۳۲۱/۱، فصل واذااردالدخول فی الصلاۃ کبر،ط:سعید.

(۳)واذااراد الرفع یرفع اولاًجبہتہ ثم انفہ ثم یدیہ ثم رکبتیہ .ہندیۃ:۷۵/۱، الباب الرابع فی صفۃالصلاۃ،الفصل الثالث فی سنن الصلاۃوآدابہاو کیفیتہا،ط:حقانیہ پشاور.

گئی(۱)

☆......دوسرا سجدہ کرنے کے بعد " اللہ اکبــــر " کہتی ہوئی فوراً کھڑی ہوتے وقت پہلے پیشانی اُٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے، اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر کھڑی ہوں، بلا عذر ہاتھوں کو زمین سے سہارا دیتے ہوئے کھڑا ہونا بہتر نہیں، ہاں اگر جسم بھاری ہے یا بیماری ہے، یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارے کے بغیر کھڑا ہونا مشکل ہو تو سہارا لینا منع نہیں۔(۲)

دوسری رکعت کی ابتداء

☆......دوسری رکعت کے شروع میں "ثناء" اور "اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" نہ پڑھیں۔(۳)

☆......اگر امام کے پیچھے ہیں تو خاموش رہیں کچھ نہ پڑھیں،(۴) اور اگر تنہا نماز پڑھ رہی ہیں تو صرف " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم " پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھیں اور

---

(۱) ویکبر فی حالة الخرور.... قالوا اذا اراد السجود یضع اولا ما کان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولا ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته، هندیة : ۱/ ۷۵، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: حقانیه پشاور. فاذا اطمأن حال کونه قاعدا وسکن اضطراب اعضائه کبر وسجد ثانیا. حلبی کبیر، ص: ۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهیل . الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید.

(۲) ثم اذا فرغ من السجدة الثانیة ینهض علی صدور قدمیه ولا یقعد ولا یعتمد علی الارض بیدیه عند قیامه وانما یعتمد علی رکبتیه .....وترک الاعتماد مستحب لمن لیس به عذر عند نافی ظاهر الروایة. هندیة : ۱/ ۷۵، کتاب الصلاة، الباب الرابع ،الفصل الثالث ،ط: حقانیه پشاور.

(۳) ویفعل فی الرکعة الثانیة مثل مایفعل فی الرکعة الاولی الا انه لا یستفتح ولا یتعوذ". هندیة : ۱/ ۷۵، کتاب الصلاة، الباب الرابع ،الفصل الثالث ،ط: حقانیه پشاور. الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید .

(۴) والمقتدی قادر علی القراءة غیر انه ممنوع شرعا. شامی : ۱/ ۴۴۲، باب صفة الصلاة. مبحث الرکن الاصلی والرکن الزائد، ط: سعید.

''ولا الضالین'' کے بعد آہستہ سے ''آمین'' کہیں، پھر'' بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھ کر سورۂ فاتحہ کے علاوہ کوئی اور سورت ملائیں پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ، اور دونوں سجدے کریں۔(۱)

قعدہ

☆......دوسرے سجدے کے بعد اسی طرح بیٹھ جائیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھی تھیں، (۲) اور اس میں ''التحیات'' پڑھیں۔

التحیات یہ ہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلیٰ عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ(۳)

---

(۱) والرکعة الثانیة کالاولی فیمامر غیر انه لایأتی بثناء ولاتعوذ فیها اذلم یشرع الامرة. الدرالمختار وفی الشامیة: (قوله فیمامر) ای من الارکان والواجبات والسنن. شامی: ۱/ ۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید.

(قوله والتأمین) ای عقب قراءة الفاتحة، قال فی المنیة: واذاقال الامام ولاالضالین قال آمین ولایخفی ان هذاهو المفهوم لکل احد الخ. شامی: ۱/ ۴۷۵-۴۷۶، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید.

(۲) وان کانت امرأة جلست علی الیتها الیسری واخرجت رجلیها من الجانب الیمنی. هندیة: ۱/ ۷۵، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط: حقانیه پشاور.

(۳) "ویقرأ تشهد ابن مسعود وجوبا کمابحثه فی البحر". الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۵۱۰، باب صفة الصلاة، ط: سعید "والتشهد التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی الخ وهذا تشهد عبدالله ابن مسعودؓ". الهدایة مع فتح القدیر: ۱/ ۲۷۲، باب صفة الصلاة، ط: مصطفی البابی مصر. حلبی کبیر، ص: ۳۲۸، صفة الصلاة، ط: سهیل.

اشارہ

☆......"التحیات" پڑھتے وقت جب "اَشْهَدُ اَنْ لَّا" پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی کو اٹھا کر اشارہ کریں اور "اِلَّا اللّٰهُ" پر گرادیں۔(۱)

☆......اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنالیں، اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی بند کرلیں، اور" اَشْهَدُ اَنْ لَّا" کہتے ہوئے شہادت کی انگلی کو نیچے جھکادیں اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔(۲)

☆......اگر دو رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ،اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

---

(۱)وعن الحلوانی :یقیم الاصبع عند "لااله"ویضعهاعند"الااللّٰه"لیکون الرفع للنفی والوضع للاثبات "فتح القدیر مع الكفاية: ۱/ ۲۷۲، باب صفةالصلاة،ط:مصطفي البابی مصر. الدرمع الرد: ۱/ ۵۰۸ ـ ۵۰۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة.مطلب مهم فی عقدالاصابع عند التشهد، ط:سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط:رشیدیه .البحر: ۱/ ۳۲۲ ،فصل واذاأرادالدخول فی الصلاة،ط:سعید. حاشیةالطحطاوی علی المراقی ،ص: ۲۸۴فصل فی کیفیة ترتیب،ط:قدیمی

(۲)وحکی عن الفقیه ابی جعفرانه یعقد الخنصر والبنصرویحلق الوسطی مع الابهام ویشیر بسبابته". الکفایةشرح الهداية: ۱/ ۲۷۱، باب صفةالصلاة .ط: مصطفي البابی مصر وهوالمروی عن محمدؒ فی کیفیة الاشارة".فتح القدیر : ۱/ ۲۷۲، باب صفةالصلاة،ط:مصطفی البابی مصر. منحةالخالق علی البحر الرائق: ۱/ ۳۲۳، فصل واذا ارادالدخول فی الصلاة،ط: سعید، شامی : ۱/ ۵۰۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.(۱)

یہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّاِنَّهٗ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.(۲)

☆......اس کے بعد نماز ختم کردیں۔

سلام پھیرتے وقت

☆......اور نماز ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" پھر بائیں طرف منہ پھیر کر کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ".(۳)

---

(۱)فاذافرغ من التشهد يصلي على النبي ﷺ ،وسئل محمد عن كيفية الصلاة على النبي ﷺ فقال :يقول اللهم صل على محمدوعلى آل محمد كماصليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كمابارکت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انک حميد مجيد "هندية: ۱/ ۷۶، الباب الرابع ،الفصل الثالث في سنن الصلاة،:حقانيه پشاور. حلبي كبير ،ص: ۳۳۳، صفة الصلاة،ط:سهيل .شامي : ۱/ ۵۱۲، فصل في بيان تاليف الصلاة،ط: سعيد.

(۲)ومن الادعيةالمأثورة ماروى عن ابي بكرؓ انه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم:علمني دعاء أدعوبه في صلاتي:فقال .قل: اللّهم اني ظلمت نفسي ظلماًكثيراًوانه لايغفرالذنوب الاانت فاغفرلي مغفرة من عندک وارحمني انک انت الغفورالرحيم ". هندية : ۱/ ۷۶، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاةوآدابها،ط:حقانيه پشاور. حلبي كبير، ص: ۳۳۵. صفةالصلاة،ط:سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳)"ثم يسلم تسليمتين تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول في التسليمةالاولى وجهه عن يمينه حتى يرى بياض خده الايمن وفي التسليمةالثانيةعن يساره حتى يرى بياض خده الايسروفي القنيةهو الاصح "......ويقول "السلام عليكم ورحمةالله"هندية : ۱/ ۷۶، كتاب الصلاة،باب صفةالصلاة،ط:حقانيةپشاور. الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۴، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيدحلبي كبير، ص: ۳۳۶، صفةالصلاة،ط:سعيد.

☆......دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والی کا رخسار نظر آئے،(۱) اور سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف ہو۔(۲)

☆......اور دونوں سلاموں میں "کراماً کاتبین" اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔(۳)

☆......اگر قعدہ میں عذر کی وجہ سے مسنون طریقہ کے مطابق بیٹھنا ممکن نہ ہو تو جس طرح بیٹھنا ممکن ہو بیٹھ جائیں۔(۴)

☆......اور اگر دو رکعت والی فرض نماز نہ ہو بلکہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ہو تو صرف التحیات آخر تک پڑھ کر فوراً کھڑی ہو جائیں، درود شریف اور دعا نہ پڑھیں

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)نظره الی موضع سجوده حال قیامه .....والی منکبه الایمن والایسر عند التسلیمة الاولی والثانیة لتحصیل الخشوع. الدر مع الرد: ۱/۴۷۷-۴۷۸، آداب الصلاة، ط:سعید، بدائع: ۱/۲۱۵، فصل فی بیان مایستحب فی الصلاة ومایکره ،ط:سعید. هندیة: ۱/۷۲، فصل فی سنن الصلاة،ط:رشیدیة ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۶، فصل فی آدابها،ط:قدیمی.

(۳)وینوی المنفرد الحفظة فقط. الدر مع الرد: ۱/۵۲۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید. واما المنفرد فلاینوی سوی الحفظة لانه لیس معه سواهم وقدتقدم انه لاینوی من البشر من لایشارکه فی صلاته. حلبی کبیر، ص: ۳۳۹، صفة الصلاة،ط:سهیل. هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی سنن الصلاة و آدابها،ط:رشیدیة.

(۴).....خاف زیادته اوبطء برئه بقیامه اودوران رأسه اووجد لقیامه الماشدیداوکان لو صلی قائماسلس بوله او تعذرعلیه الصوم صلی قاعداولومستداالی وسادةاوانسان فانه یلزمه ذلک علی المختارکیف شاء علی المذهب لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولی، الدرالمختاروفی الشامیة: (قوله کیف شاء)ای کیف تیسرله بغیرضررمن تربع اوغیره الخ. شامی :۲/۹۶-۹۷، باب صلاة المریض ،ط:سعید .حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۳۱باب صلاة المریض ، ط:قدیمی.

باقی دو رکعت بھی اسی طرح پڑھیں جس طرح پہلی دو رکعت پڑھی ہیں (۱)

فرق اتنا ہے کہ آخری دو رکعتوں میں صرف " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم " کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کریں، سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہ ملائیں۔

اگر تین رکعت والی فرض نماز ہے، تو تیسری رکعت میں اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے تو چوتھی رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد اسی طرح بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کردیں۔ (۲)

☆......دعا کریں۔ (۳)

☆......فرض نماز کے علاوہ باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا (یا کم از کم تین آیات یا اس کی مقدار قرآن مجید میں سے پڑھنا) واجب ہے،

---

(۱)ولایزید فی الفرض (علی التشھدفی القعدةالاولی)اجماعا(فان زادعامداً کره فتجب الاعادة(اوساھیاوجب علیه سجودالسهو اذاقال :اللھم صل علی محمد)فقط (علی المذھب) المفتی به لالخصوص الصلاةبل لتاخیرالقیام .الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۵۱۰ - ۵۱۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید(قوله ولایزیدفی الفرض)ای ومالحق به کالوتروالسنن الرواتب. شامی: ۱/ ۵۱۰، ،ط:سعید.

(۲)(ویفعل فی القعود الثانی)الافتراش (کالأول وتشھد)ایضا(وصلی علی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم...... (ودعا) بالعربیةوحرم بغیرھاثم یسلم عن یمینه ویساره، الدرمع الرد: ۱/ ۵۱۲-۵۲۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

(۳)ثم یدعون لانفسهم وللمسلمین بالادعیةالمأثورةالجامعة لقول ابی امامةقیل یارسول اللّٰہ أی الدعاء أسمع قال جوف اللیل الآخرودبرالصلوات المکتوبات،مراقی الفلاح .حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۱۶ - ۳۱۷فصل فی صفةالاذکار،ط:قدیمی.

اگر بھول جانے کی وجہ سے سورت نہیں ملائی گئی تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......وتر کی نماز میں تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملا کر رکوع سے پہلے تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے(۲) اگر دعائے قنوت نہیں پڑھی گئی تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆......چار رکعات والی سنت زائدہ میں دو رکعت کے بعد قعدۂ اولیٰ میں ''التحیات'' کے بعد درود شریف بھی پڑھیں، اور تیسری رکعت کے شروع میں ''ثناء'' بھی

---

(۱)(وهی)..... (قـراءة فاتحةالكتـاب)......(وضم)اقصر(سورة) كالكوثر اوماقام مقامها وهوثلاث آيات قصار ،نحو . ثم نظر . ثم عبس وبسر .ثم ادبرواستكبر . وكذالوكانت الآيةاوالآيتان تعدل ثلاثاقصارا ذكره الحلبي (في الاولين من الفرض)وهل يكره في الأخريين ؟ المختارلا(و)في (جميع)ركعات (النفل)لان كل شفع منه صلاة.الدرمع الرد: ۴۵۸/۱، باب صفةالصلاة،مطلب كل صلاةاديت مع كراهةالتحريم تجب اعادتها،ط:سعيد.

والقراءةفرض في جميع ركعات النفل لمساوات الركعةالثانيةللركعةالاولى في القراءةعلى ما سياتي وكل ركعتين من النفل صلوةعلى حدةوكذافي جميع ركعات الوترلان له شبهابالسنة وشبهابالفرض الخ ،حلبي كبير، ص:۲۷۶، الثالث القراءة،ط:سهيل .

(۲)والقنوت واجب على الصحيح كذافي الجوهرة النيرة.اذافرغ من القراءة في الركعةالثالثةكبرورفع يديه حذاء اذنيه ويقنت قبل الركوع في جميع السنة، هندية: ۱/۱۱۱، الباب الثامن في صلاةالوتر،ط:رشيديه، الدر مع الرد :۲/۶، باب الوتروالنوافل ،ط:سعيد. البحر: ۲/۴۰، باب الوتروالنوافل ،ط:سعيد.

(۳)(ومنهاالقنوت)فاذاترکه يجب عليه السهووتركه يتحقق برفع رأسه من الركوع ولوترك التكبير التي بعدالقراءةقبل القنوت سجد للسهو لانهابمنزلةتكبيرات العيد.هندية : ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشرفي سجودالسهو ،ط:رشيديه .الدرمع الرد:۲/۹-۱۰، باب الوتروالنوافل، ط:سعيد.

پڑھیں، یہ مستحب ہے۔(۱)

خواتین نماز شروع کرنے سے پہلے

☆......خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔

☆......خواتین کے لئے نماز کے دوران بال، کلائیاں اور کان کھلے رکھنا جائز نہیں، اسی طرح نماز کے دوران اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرنا کہ اس کے نیچے سے بال لٹکے نظر آئیں درست نہیں۔(۲)

خوبصورتی کا راز

''نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' اور'' سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' ان دونوں عنوانوں کو دیکھیں۔

---

(۱)(فی السنن الرواتب لایصلی ولایستفتح)(قوله فی السنن الرواتب)وهی ثلاثةرباعية الظهر ورباعيةالجمعة القبليةوالبعدية،وهذاهوالاصح لانهاتشبه الفرائض واحترزبه عن الرباعيات المستحبات والنوافل فانه يصلی علی النبی صلی الله عليه وسلم فی القعدةالاولی ثم يقرأدعاء الاستفتاح افاده ،ط:شامی:۷۳۲/۲ ،مسائل شتی ،ط:سعيد.و :۱۶/۲ ، باب الوتروالنوافل ، ط:سعيدكراچی.

(۲)وللحرة ولو خنثی جميع بدنهاحتی شعرها النازل فی الاصح خلاالوجه والكفين فظهرالكف عــــورة علی المذهب والقــــدمين علی المعتمد (قوله علی المذهب)ای ظاهرالرواية ،وفی مختلفات قاضيخان وغيره انه ليس بعورة. الدرمع الشامی :۴۰۵/۱، كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة .ط:سعيد ان الخلاف انماهو فی باطن القدم ،واماظاهره فليس بعورة بلاخلاف. شامی :۴۰۶/۱ . ط،سعيد.

وبدن الحرة عورة الاوجهها وكفيهاوقدميهاو كشف ربع ساقهايمنع وكذاالشعر،البحر الرائق: ۴۶۸/۱، كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة .ط:رشيديه كوئٹه ،و:۲۶۹/۱ . ط:سعيد.البناية فی شرح الهداية:۱۳۲/۲ ، كتاب الصلوة باب شروط الصلوة .ط:مكتبه حقانية ملتان .

خود بخود کلام کرنا

’’کلام کی پانچ قسمیں ہیں‘‘ عنوان کے تحت ’’تیسری قسم‘‘ کو دیکھیں۔

خودکشی کے رجحانات میں کمی

کمفرٹ سینٹر آف فرانس (Comfort Center Of France) کی تحقیق کے مطابق جب خودکشی کی طرف مائل مریضوں کو ایسا مراقبہ کرایا گیا جو نہ صرف نماز سے ملتا جلتا ہے بلکہ اس میں معمول کو ادھر اُدھر نہ دیکھنا، دھیان اور توجہ صرف عامل کی طرف رکھنا وغیرہ میں مشغول کر کے مکمل خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کی جاتی ہے۔تو مریض خود بخود خودکشی کی طرف سے متنفر ہو جاتے ہیں۔

وہاں ڈاکٹر الیگزنڈر (Dr. Alexander) کا کہنا ہے ہم نے اسلام میں خودکشی کم دیکھی ہے، تحقیق پر پتہ چلا کہ وضو اور نماز اور خاص طور پر دھیان والی نماز سے یہ رجحان کم اور آخر کار بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۸۱)

خوشبو سونگھنا

نماز میں قصداً ارادہ کر کے خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔(۱)

---

(۱) ویکرہ ان یشم ...... طیبا بکسر الطاء ای ذارائحۃ طیبۃ لانہ اجنبی من الصلوٰۃ کما تقدم ھذا اذا قصدہ اما لو دخلت الرائحۃ انفہ بغیر قصد فلا ،حلبی کبیر ،ص: ۳۵۶، کتاب الصلاۃ، باب کراھیۃ الصلوٰۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، ،ص: ۳۰۹، ط: نعمانیۃ کوئٹہ. ھندیۃ: ۱/۱۰۸، کتاب الصلوٰۃ، فصل فیما یکرہ فی الصلاۃ، ط: حقانیہ پشاور. تاتارخانیۃ: ۱/۵۶۷، باب ما یکرہ للمصلی ، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

خوشخبری پر............

نماز کے دوران کسی خوشخبری پر "الحمد للّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

خوف

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

خوف کی نماز

☆...... جب کسی دشمن کا سامنا ہونے والا ہو، خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدھا اور بڑا سانپ وغیرہ ہو، اور ایسی حالت میں سب لوگ یا بعض لوگوں کے لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مشکل ہو، یا سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو، تو ایسی صورت میں سب لوگ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں، ایسے وقت میں قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا بھی شرط نہیں ہوتی جس طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھنا ممکن ہو نماز پڑھ لیں نماز ہو جائے گی، اور اگر اس کی بھی مہلت نہیں تو معذور ہیں، اس وقت نماز نہ پڑھیں، جب خوف ختم ہو جائے اطمینان کے ساتھ پڑھیں، اگر وقت باقی ہے تو ادا کی نیت سے پڑھیں ورنہ قضاء کی نیت سے پڑھیں۔(۲)

(۱) اخبر بما یسوءہ فاسترجع او بما یسرہ فحمد اللہ تعالیٰ واراد بہ جوابہ تفسد صلوتہ، ھندیۃ: ۱/۹۹، باب فیما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیھا، ط: رشیدیہ کوئٹہ. فتح القدیر: ۱/۳۴۹، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یفسد الصلوۃ، وما یکرہ فیھا، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. شامی: ۱/۶۲۱، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی.

(۲) بشرط حضور عدو...... او سبع او حیۃ عظیمۃ ونحوھا...... وان اشتد خوفھم وعجزوا عن النزول صلوا رکبانا فرادی ...... بالایماء الی جھۃ قدر تھم. الدر مع الرد: ۲/۱۸۶، کتاب الصلاۃ، باب صلوۃ الخوف، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۲/۶۷، کتاب الصلاۃ، باب صلوۃ الخوف، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۰۳، باب صلوۃ الخوف، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی.و: ص: ۵۵۴،ط: قدیمی جدید، البحر الرائق: ۲/۱۶۹، باب الخوف، ط: سعید کراچی. انظر الی الحاشیۃ التالیۃ ایضا.

☆......اگر دشمن کی طرف سے مسلسل بمباری ہو رہی ہے، یا گولے داغے جارہے ہیں اور فوری طور پر جگہ بدلنا یا پوزیشن تبدیل کرنا ضروری ہے، ورنہ ہلاکت کا خطرہ ہے تو بھی نماز موقوف کر کے جان بچانے کی اجازت ہوگی، جب بمباری اور گولہ باری میں وقفہ آجائے تو اطمینان سے نماز پڑھ لیں۔ اگر وقت موجود ہے تو بہتر ورنہ قضاء کی نیت سے پڑھیں۔(۱)

☆......اگر ایسے خوف کی حالت میں بھی کچھ لوگوں کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن ہے تو ان کو جماعت نہیں چھوڑنی چاہئے، اگر یہ لوگ ایسی حالت میں ایک ہی امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیں، تو اس کی صورت یہ ہے کہ لوگوں کے دو حصے کر دیئے جائیں، ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصہ امام کی اقتداء میں نماز شروع کر دے، اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہے جیسے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور یہ لوگ مسافر نہیں بلکہ مقیم ہیں، تو جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے، اور اگر فجر، جمعہ اور عیدین یا ظہر، عصر اور عشاء کی قصر نماز ہے، تو ایک رکعت پڑھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے تو یہ حصہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے، اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے سے آکر امام کے ساتھ بقیہ دو رکعت یا ایک رکعت پڑھے، اور امام کو دوسرے حصے کے لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہئے، پھر جب امام صاحب

(۱) ولا يصلون وهم يقاتلون وان ذهب الوقت لان النبي صلى الله عليه وسلم شغل عن اربع صلوات يوم الخندق فقضاهن بعد هوى من الليل وقال: شغلونا عن صلوة الوسطىٰ ملاء الله قبورهم وبطونهم نارا، فلو كانت تجوز الصلوٰة في حالة القتال لما اخرها رسول الله صلى الله عليه وسلم. المبسوط: ۲/۷۵، باب صلوٰة الخوف، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

وفي الشامية:(قوله والسائف)...... قال في المعراج وفي المختلفات لو كانوا في المسايفة قبل الشروع وكادت الوقت يخرج يؤخرون الصلوٰة الى ان يفرغوا من القتال، رد المحتار: ۲/۱۸۸، كتاب الصلوة، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچى. فتاوىٰ هندية: ۱/۱۵۶، باب صلوة الخوف، ط: رشيدية كوئته.

بقیہ نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیں، تو یہ لوگ امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں، بلکہ امام کے سلام کے بعد خود سلام پھیرے بغیر دوبارہ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں، اور پہلے حصے کے لوگ پھر یہاں آ کر اپنی بقیہ نماز قراءت کے بغیر پوری کر لیں کیونکہ یہ لوگ لاحق ہیں، پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں، اور دوسرا حصہ یہاں آ کر اپنی بقیہ نماز قراءت کے ساتھ تمام کر لے، کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں۔(۱)

☆......نماز کی حالت میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت، یا وہاں سے بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے آتے وقت پیدل چلنا ضروری ہے، اور اگر سوار ہو کر چلیں گے تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی، عمل کثیر کی اسی قدر اجازت دی گئی جس کی

---

(۱) وكيفية صلاة الخوف قال: يجعل الامام الناس طائفتين طائفة تقف بازاء العدو وطائفة يفتتح الصلوٰة بهم، ويصلي بكل طائفة شطر الصلوٰة فان كانت الصلوٰة من ذوات الاربع كالظهر والعصر والعشاء في حق المقيم يصلي بالطائفة الاولىٰ ركعتين ويتشهد وتنصرف هٰذه الطائفة من غير سلام ويقفون بازاء العدو، وتأتي الطائفة الاخرىٰ فيصلي بهم بقية الصلاة ويتشهد ويسلم الامام لانه تمت صلاته وتنصرف هٰذه الطائفة بغير سلام ويقفون بازاء العدو...... ثم تعود الطائفة الاولىٰ فيقضون بقية صلاتهم بغير قراء تهم لانهم مدركون اول الصلاة ويتشهدون ويسلمون ويذهبون، ثم تعود الطائفة الثانية فيقضون بقية صلاتهم بقراء تهم لانهم مسبوقون ويتشهدون ويسلمون ...... وان كانت الصلاة من ذوات المثنى نحو الفجر في حق الكل والعصر والعشاء في حق المسافر، صلى بكل طائفة ركعة على نحو ما بينا، وان كانت الصلاة من ذوات الثلاث نحو المغرب صلى بالطائفة الاولىٰ ركعتين وبالثانية ركعة على نحو ما بينا،تاتارخانية: ۲/ ۱۰۷ ـ ۱۰۸، باب صلوٰة الخوف، ط: ادارة القرآن كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۲۹۵، صلوة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۲/ ۱۶۹، ط: سعيد كراچى. البناية في شرح الهداية: ۳/ ۲۱۴، باب صلوة الخوف، ط: حقانيه ملتان. هندية: ۱/ ۱۵۴ ـ ۱۵۵، الباب العشرون في صلاة الخوف،ط: رشيدية كوئٹه.

سخت ضرورت تھی۔(۱)

☆......دوسرے حصے کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا، اور پہلے حصے کا پھر یہاں آ کر اپنی نماز تمام کرنا، اس کے بعد دوسرے حصے کا یہیں آ کر نماز تمام کرنا مستحب اور بہتر ہے۔(۲)

☆......اور اگر پہلا حصہ نماز پڑھ کر چلا جائے، اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں پوری کر لے، پھر دشمن کے مقابلے میں جائے، جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں، تو پہلا حصہ اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آئے، تو یہ بھی جائز ہے۔(۳)

☆......خوف کی نماز کا یہ طریقہ اس وقت کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہیں، مثلاً کوئی بزرگ شخص ہے، اور سب یہ چاہتے ہیں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں، ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز

---

(۱) وکذالک من رکب منهم في صلاته عند انصرافه الى وجه العدو فسدت صلاته لان الركوب عمل كثير وهو مما لا يحتاج اليه بخلاف المشي فانه لا بد منه حتىٰ يقفوا بازاء العدو وجواز العمل لاجل الضرورة فيختص بما يتحقق فيه الضرورة ، المبسوط : ۲/۷۵، باب صلاة الخوف، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. تاتارخانية: ۲/۸۵، باب صلوٰة الخوف،ط: قديمي كراجي. و: ۲/۱۱۱، ط: ادارة القرآن، شامي: ۲/۱۸۷، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچي.

(۲) وهل الافضل الاتمام في مكان الصلاة او في محل الوقوف، تقليلا للمشي ومشي في الكافي على ان العود افضل ،رد المحتار: ۲/۱۸۷، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/۳۷۸، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمي كراچي. الميداني على الجوهرية،ص: ۱۳۰، ط: مير محمد كتب خانه كراچي.

(۳) قوله ندبا) فلو اتموا صلاتهم في مكانهم صحت ....(قوله وجاء ت الطائفة الاولىٰ) مجيئها ليس متعينا حتىٰ لو اتمت مكانها ووقفت الطائفة الذاهبة بازاء العدو صح، شامي: ۲/۱۸۷، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچي.

پڑھ لے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے، پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بنا کر پوری نماز پڑھ لے۔(۱)

☆......اگر مجاہدین کو خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے، اور جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا اس خیال سے ان لوگوں نے نماز ایک امام کے پیچھے مذکورہ طریقے سے ادا کی، اس کے بعد یہ خیال غلط نکلا، اور دشمن واقعتاً قریب نہیں تھا تو ان لوگوں کے لئے اس نماز کو عام نمازوں کی طرح دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ یہ نماز سخت ضرورت کے وقت عمل کثیر کے ساتھ جائز قرار دی گئی ہے اگر سخت ضرورت نہیں ہوگی تو عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو رہی ہے، تو اس وقت اس طریقہ سے خوف والی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی، مثلاً باغی لوگ مسلمان بادشاہ کے خلاف جنگ کریں، یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس طرح عمل کثیر کر کے

---

(۱) هذا اذا تنازع القوم في الصلوٰة خلف واحد فان لم يتنازعوا فالافضل أن يصلي باحدى الطائفتين كل الصلاة، وبالثانية غيره كذلك. النهر الفائق: ۳۷۸/۱، باب صلاة الخوف، ط: قديمي كراچي. كفاية على هامش فتح القدير: ۶۲/۲، باب صلوٰة الخوف، ط: رشيديه كوئٹه. الدر المختار مع الشامي: ۱۸۶/۲، باب صلاة الخوف، ط: سعيد كراچي.

(۲) بشرط حضور عدو يقينا، فلو صلوا على ظنه فبان خلافه اعادوا وفي ردالمحتار (قوله على ظنه) اى ظن حضوره بأن رأوا سوادا او غبارا فظهر غير ذلك (قوله اعادوا) اى القوم اذا صلوها بصفة الذهاب والمجئ، شامي: ۱۸۶/۲، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچي.

تاتارخانيه: ۸۶/۲، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمي كراچي. و: ۱۱۲/۲، ط: ادارة القرآن كراچي. البناية في شرح الهداية: ۴۲۱/۳، باب صلوٰة الخوف، ط: حقانيه ملتان. هندية: ۱۵۴/۱، الباب العشرون في صلاة الخوف، ط: رشيدية.

نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر مجبوری کی بنا پر دشمن سے حفاظت کے لئے قبلے کی جہت سے ہٹ کر کسی اور جہت رخ کر کے نماز شروع کی ،اتنے میں دشمن بھاگ گئے ،تو نماز پڑھنے والوں پر ضروری ہوگا کہ فوراً اپنا رخ قبلے کی طرف کر لیں ،ورنہ نماز نہیں ہوگی کیونکہ اب عذر ختم ہوگیا۔(۲)

☆......اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے ،اسی حالت میں حملہ کرنے کے لیے دشمن آجائے تو فوراً ان نمازیوں کو دشمن کی طرف رخ کر لینا چاہیے اور اس وقت استقبال قبلہ کی شرط باقی نہیں رہے گی۔(۳)

خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے

خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے، جو اپنی باقی ماندہ نماز ایک یا دو

---

(۱) قال فی الظهيرية صلوٰة الخوف ليست بمشروعة فی حق العاصی فی السفر، و علی هذا فلا تصح من البغاة ، النهر الفائق: ۱/ ۳۷۹ ، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمی كراچی. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۱۸۸ ، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچی. البناية فی شرح الهداية: ۳/ ۳۳۲، باب صلوة الخوف،ط: حقانيه ملتان.

(۲) ولو ذهب بعد ما شرعوا لا يجوز لهم الانصراف والانحراف لزوال سبب الرخصة، ولو شرعوا فيها ثم حضر جازت ،النهر الفائق: ۱/ ۳۷۹، باب صلوٰة الخوف، ط: قديمی كراچی. شرعوا ثم ذهب العدو لم يجز انحرافهم. وبعكسه جاز. شامی: ۲/ ۱۸۸ ، باب صلوٰة الخوف،ط: سعيد كراچی. البناية فی شرح الهداية: ۳/ ۳۳۲،باب صلوة الخوف،ط:مكتبه حقانيه ملتان. هندية: ۱/ ۱۵۶ ، باب صلوٰة الخوف، ط:مكتبة حقانيه ملتان.

(۳) شرعوا ثم ذهب العدو لم يجز انحرافهم وبعكسه جاز وفی رد المحتار(قوله جاز) ای لهم الانحراف فی اوانه لوجوب الضرورة، شامی: ۲/ ۱۸۸ ، باب صلوٰة الخوف، ط: سعيد كراچی. النهر الفائق: ۱/ ۳۷۹، باب صلاة الخوف،ط: قديمی كراچی.

رکعت قراءت کے بغیر ادا کرے گا۔(۱)

خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے

خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے، اور یہ گروہ اپنی باقی ماندہ نماز منفرد، تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح پڑھے گا، یعنی اس میں سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر نماز ادا کرے گا۔(۲)

خون

☆......خون خود بخود نکلے یا اس کو نکالا جائے دونوں صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے انجکشن لگوانے کی صورت میں اگر خون باہر نکل آیا یا سرنج کے اندر آ گیا تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا، نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆......اگر زخم سے خون رستا رہتا ہے، اور کپڑے کو لگتا رہتا ہے مگر بہتا نہیں تو اس صورت میں ایک مجلس میں مختلف مرتبہ میں کپڑے پر لگنے والے خون کا اندازہ کیا

---

(۱) وجاءت الطائفة الاولیٰ واتموا صلاتهم بلا قراءة لانهم لاحقون ، الدر المختار مع الشامي: ۱۸۷/۲ ، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲۹۵/۲ ، باب صلاة الخوف، ط: رشيديه كوئٹه.و: ۱۶۹/۲ ، ط: سعيد كراچي. الجوهرة النيرة، ص: ۱۲۹ ، باب صلاة الخوف، ط: مير محمد كتب خانه. هندية: ۱۵۵/۱ ، باب صلاة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (ثم جاءت الطائفة الاخرىٰ واتموا صلاتهم بقراءة) لانهم مسبوقون ، الدر المختار مع الشامي: ۱۸۷/۲ ، باب صلاة الخوف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۹/۲ ، ط: سعيد كراچي.

(۳) قال (والدم والقيح اذا خرجا من البدن) خروج النجس من بدن الانسان الحي ينقض الطهارة كيفما كان عندنا، شرح العناية على الهداية في الفتح: ۳۳/۱، نواقض الوضوء ،ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني : ۱۹۳/۱ ، باب فيما يوجب الوضوء ، ط: ادارة القرآن كراچي. هندية: ۱۰/۱ ، فصل في نواقض الوضوء، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

جائے، اگر مختلف دفعات میں لگا ہوا خون اس قدر نظر آئے کہ اگر کپڑا اس کو جذب نہ کرتا تو خون بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، اگر ایک مجلس میں اتنا خون کپڑے پر نہیں لگا مگر مختلف مجالس کا مجموعہ اتنا ہو گیا تو وہ ناقض نہیں ہوگا۔(۱)

خیال

رابعہ عدویہؒ نے آٹا گوندھا پھر نماز کی نیت باندھی، اور نماز پڑھنے لگی، نماز کے اندر آٹے کا خیال آیا کہ اس کو ڈھک کر نہیں رکھا، اس رات کو سونے کے بعد خواب میں دیکھتی ہے کہ جنت میں محل میرے لئے بنایا گیا ہے، سارا محل بہت ہی خوبصورت اور عالیشان ہے، لیکن اس کے سارے کنگرے گر گئے ہیں، میں نے عرض کی یا الٰہی ان کو کیا ہوا یہ کیوں گر گئے؟ آواز آئی، جس وقت تو نے نماز میں آٹے کا خیال کیا تھا اور ہمارے خیال ودھیان کو چھوڑ کر آٹے کا خیال کیا تھا اسی وقت سے یہ کنگرے گر گئے، اب جس آٹے کا خیال آیا تھا وہی آٹا ان کنگروں کو بنائے گا اور آٹے میں کہاں طاقت ہے کہ وہ ایک کنگرہ بھی بنا سکے، اس سے معلوم ہوا کہ خیال سے ان کے محل میں نقصان ہو گیا۔(۲)

---

(۱) اقول: وعليه فما يخرج من الجرح الذى ينزّ دائما وليس فيه قوة السيلان ولكنه اذا ترك يتقوى باجتماعه ويسيل عن محله فاذ انشفه او ربطه بخرقة وصار كلما خرج منه شئى تشربته الخرقة ينظر ان كان ما تشربته الخرقة فى ذلك المجلس شيئا فشيئا بحيث لو ترك واجتمع أسال بنفسه نقض والا لا ولا يجمع ما فى مجلس الى ما فى مجلس آخر وفى ذلك توسعة عظيمة لاصحاب القروح ولصاحب كى الحمصة، فاغتنم هذه الفائدة وكأنهم قاسوها على القئى. رد المحتار: ۱/۱۳۵، باب نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۱۱، فصل فى نواقض الوضوء، ط: حقانيه ملتان. المحيط البرهانى: ۱/۱۹۶، باب فيما يرجب الوضوء ط: ادارة القرآن كراچى.

(۲) میری نماز، ص:۱۸، ط: دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔

خیال آیا

اگر نماز کے دوران خیال آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، یا موزہ پر مسح کرنے کی مدت ختم ہوگئی ہے، یا کوئی قضاء نماز پڑھنی ہے، یا جسم یا کپڑے میں ناپاکی لگ گئی ہے، اور نمازی اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو نماز باطل ہو جائے گی اگر چہ ہٹ کر مسجد سے باہر نہ گیا ہو۔(۱)

خیالات

نماز میں دنیاوی خیالات آنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اپنے اختیار سے دنیاوی خیالات نہ لائے بلکہ جو خیالات آتے ہیں ان کو دفع کرنے کی کوشش کرے، خیالات دفع ہوں یا نہ ہوں دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) وقيد بظن الحدث لانه لو ظن انه افتتح بلا وضوء، او ان مدة مسحه انقضت او ان عليه فائتة او رأى سرابا فظنه ماء وهو متيمم او حمرة في ثوبه فظنها نجاسة فانصرف تفسد بالانحراف وان لم يخرج من المسجد، رد المحتار: ۱/۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۳۳، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئته. النهر الفائق: ۱/۲۶۰، باب الحدث في الصلاة، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۲) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتي ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به او تتكلم متفق عليه، مشكوة المصابيح، ص: ۱۸، باب في الوسوسة، ط: قديمي كراچي، رد المحتار: ۱/۴۱۷، مطلب في حضور القلب والخشوع، ط: سعيد كراچي.

د

دار الحرب میں مسلمان ہوا

جو کافر ''دار الحرب'' میں مسلمان ہوا، اور مسائل نہ جاننے کی وجہ سے اس نے نماز نہیں پڑھی تو جتنے دن وہاں رہنے کی وجہ سے نمازیں نہیں پڑھیں اتنے دنوں کی نمازوں کی قضاء اس پر لازم نہیں ہے۔(۱)

دامن

سجدہ سے اٹھنے کے بعد اپنی قمیص کے پیچھے کے دامن کو نیچے کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔(۲)

دانت

☆......اگر دانت ہلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے دانت پر ایسا مضبوط خول چڑھایا گیا ہے کہ اس کو ڈاکٹر کے بغیر نکالنا مشکل ہے تو ایسا خول لگانا ضرورت میں داخل

---

(۱) (ویعذر بالجهل حربی اسلم ثمة ومکث مدة فلا قضاء علیه) لان الخطاب انما یلزم بالعلم او دلیله ولم یوجدا. الدر المختار مع الشامی: ۷۵/۲، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعید، البحر الرائق: ۱۴۱/۲، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه،و: ۷۹/۲، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱۲۱/۱، کتاب الصلاة الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت. ط: بلوچستان بک ڈپو.

(۲) یکره للمصلی ان یعبث بثوبه او لحیته او جسده وان یکف ثوبه بان یرفع ثوبه من بین یدیه او من خلفه اذا اراد السجود، هندیة: ۱۰۵/۱، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: رشیدیة کوئٹه. (قوله ای رفعه) ای سواء کان من بین یدیه او من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر، وحرر الخیر الرملی ما یفید ان الکراهة فیه تحریمیة، شامی: ۶۴۰/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.، البحر: ۲۳/۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه.و ۱۹/۲، ۲۰، ط: سعید.

ہونے کی وجہ سے اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۱)

☆......اور اگر خول کو ڈاکٹر کے علاوہ خود نکال کر لگا سکتا ہے تو فرض غسل میں خول کو نکال کر غسل کرنا فرض ہوگا اور وضو میں سنت ہوگا۔(۲)

☆......اگر دانت گرنے کی وجہ سے مصنوعی دانت لگایا گیا ہے اور اس کو مضبوطی کے ساتھ لگا دیا گیا ہے، ڈاکٹر کے بغیر نکال کر دوبارہ لگانا مشکل ہے، تو وہ اصل دانت کے حکم میں ہو جائے گا، غسل اور وضو کے دوران اس کو نکالنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۳)

دانتوں کے درمیان سے کوئی چیز کھالی

اگر نماز کے دوران دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی کوئی چیز نکال کر کھائے گا، تو اگر چنے کے دانہ کے برابر یا اس سے بڑی ہو، تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۴)

(۱، ۲) ولا یمنع ما علی ظفر صباغ ولا طعام بین اسنانه او فی سنه المجوف وبه یفتی، الدر المختار (قوله وبه یفتی)...... والظاهر أن هذه الاشیاء تمنع الاسالة فالاظهر التعلیل بالضرورة. شامی: ۱/۱۵۴، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۲۱، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۳۴، مطلب مس المصحف، فصل فی الغسل، ط: سعید کراچی.

(۳) فیجب تطهیر ما یمکن تطهیره منه بلا حرج، ولهٰذا وجبت المضمضة والاستنشاق فی الغسل لأن ایصال الماء إلیٰ داخل الفم والانف ممکن بلاحرج وإنما لایجبان فی الوضوء لا لأنه لایمکن ایصال الماء إلیه بل لأن الواجب هناک غسل الوجه...... بدائع الصنائع: ۱/۳۴، کتاب الطهارة، مطلب مس المصحف، فصل فی الغسل، ط: سعید کراچی. وفی الشامیة: (قوله وهو الاصح)...... لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج، آه، شامی: ۱/۱۵۴-۱۵۵، مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۲۱، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) وان کان بین اسنانه شئی فابتلعه لم یضره ولو کان قدر الحمصة یفسد صلاته، خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۲۷، کتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فیما یفسد الصلاة وما لا یفسد، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. امداد الفتاح: ۱/۳۷۰، ط: صدیقی پبلشرز کراچی.

دائی

اگر بچہ جنانے والی دائی کو یہ ڈر ہو کہ اگر وہ نماز میں مشغول ہوگئی تو بچہ مرجائے گا تو اس کو نماز میں اس کے وقت سے تاخیر کرنا جائز ہے۔(۱)

دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا اور سائنس

اسلام نے ہر اچھے عمل کو کرنے کے لئے دائیاں ہاتھ استعمال کرنے کی تاکید کی ہے اور دائیں ہاتھ میں برکت ہے۔

دراصل انسانی اعضاء کے دائیں اطراف اور بائیں اطراف کی کیفیات الگ الگ ہیں۔ دائیں حصے خاص طور پر دائیں ہاتھ سے غیر مرئی شعائیں (Invaisivble Rays) نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) ہوتی ہیں اور بائیں ہاتھ سے جو شعائیں نکلتی ہیں وہ منفی (Negative) ہوتی ہیں۔

نماز میں نگاہ سجدے کی جگہ لازم ہوتی ہے چونکہ اوپر کے دائیں ہاتھ سے ہوتی ہوئی نگاہ سجدے کی جگہ جاتی ہیں اس لئے اوپر کا ہاتھ دائیاں رکھا گیا ہے تاکہ دائیں ہاتھ کی مثبت لہریں پیش نظر رہیں۔

مزید یہ کہ کام کرتے ہوئے دونوں ہاتھ استعمال ہوتے ہیں اس لئے دائیں ہاتھ کی مثبت شعائیں (Positive Rays) بائیں ہاتھ میں منتقل ہوکر طاقت، قوت اور

(۱) ويجوز تأخير الصلاة عن وقتها لعذر كما قال الولوالجي في فتاواه: القابلة اذا اشتغلت بالصلاة تخاف ان يموت الولد لا بأس بأن تؤخر الصلاة وتقبل على الولد لأن تأخير الصلاة عن الوقت يجوز بعذر الا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم أخر الصلاة عن وقتها يوم الخندق، وكذا المسافر اذا خاف من اللصوص وقطاع الطريق جاز لهم أن يؤخروا الوقتية لانه بعذر، البحر الرائق: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. الدر مع الرد: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت. ط: سعيد كراچي. مزید "آپریشن کے ڈاکٹر" کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

تحریک کا باعث بنتی ہیں جس کی وجہ سے انسان معمولات زندگی میں متوازن رہتا ہے اور پریشان نہیں رہتا۔

حتیٰ کہ بعض اوقات دائیں ہاتھ کے فالج زدہ کو یہ ورزش بتائی جاتی ہے کہ وہ بائیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کچھ وقت بیٹھا رہے تاکہ دونوں ہاتھوں کی لہریں اور بجلیاں ایک دوسرے میں منتقل ہو کر طاقت اور تحریک کا باعث بنیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۵۱)

دردِزہ

☆......اگر کوئی عورت دردزہ میں مبتلا ہے، مگر ہوش وحواس قائم ہے، اس کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد نماز پڑھ لے، تاخیر نہ کرے، ایسا نہ ہو کہ بچہ پیدا ہو جائے اور نفاس شروع ہو جائے اور نماز قضاء ہو جائے، ہاں اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں یہ ڈر ہو کہ بچہ پیدا ہو جائے گا اور اس کو تکلیف پہنچے گی تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۱)

☆......اسی طرح اگر کسی عورت کے خاص حصے سے بچے کا کچھ حصہ نصف سے کم باہر آ گیا ہو، مگر ابھی تک نفاس یعنی خون جاری نہیں ہوا تو اس کو بھی نماز میں تاخیر کرنا جائز

---

(۱) والنفاس لغة: ولادة المرأة ،وشرعا(دم) فلو لم تره هل تكون نفساء؟ المعتمد نعم (ويخرج) من رحم ، فلو ولدته من سرتها ان سال الدم من الرحم فنفساء والا فذات جرح وان ثبت له احكام الولد(عقب ولد)اواكثره ولومتقطعاعضواًعضواً لااقله.فتوضأان قدرت اوتيمم وتومى بصلاة ولا تؤخر،فماعذر الصحيح القادر؟ الدر مع الرد: ۱/ ۲۹۹. باب الحيض، ط: سعيد كراجي. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۲۳۳، كتاب الحيض، الفصل الرابع، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراجي. (قوله تومئ بصلاة) اى ان لم تقدر على الركوع والسجود، قال في البحر عن الظهيرية ولو لم تصل تكون عاصية لربها ، ثم كيف تصلي؟ قالوا يؤتى بقدر فيجعل القدر تحتها ويحفر لها وتجلس هناك وتصلي كي لا تؤذى ولدها. شامي: ۱/ ۲۹۹، باب الحيض، ط: سعيد كراجي.

نہیں، بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لے اور زمین پر روئی وغیرہ رکھ کر بچے کا سر اس میں رکھ دے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشاروں سے نماز پڑھ لے۔(۱)

اگر کسی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم ہوگی۔(۲)

☆.....عورت جب دردزہ میں مبتلا ہو جو ایک سخت مصیبت کا وقت ہے تب بھی نماز چھوڑنا جائز نہیں۔(۳)

درمیان سے چھوٹی سورت چھوڑ دی

''سورت درمیان سے چھوڑ دی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دروازہ بند کرنا

اگر مسجد کے اندرونی حصے کی بجائے باہر صحن میں نماز ہو رہی ہے تو جماعت کے وقت مسجد کے اندر کے دروازے کو بند کرنا ضروری نہیں۔(۴)

---

(۱) المرأة اذا خرج بعض ولدها ان خرج الاقل لا یکون نفساء فان لم تصل صارت عاصیة فیؤتی بقدر او تحفر حفیرة وتجلس هناک کی لاتؤذی الولد. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۲۳۳، کتاب الحیض، الفصل الخامس، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۲۹۹، باب الحیض، ط: سعید کراچی.

(۲) کل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فیه یلزمه قضاؤها سواء ترک عمدا او سهوا اوبسبب نوم وسواء کانت الفوائت کثیرة او قلیلة، هندیة: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

(۴) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۳/ ۳۱۸، باب الصف، ط: مکتبه امدادیه ملتان. و: ۳/ ۳۶۰، ط: دار الاشاعت کراچی، محمودیه: ۳/ ۳۶۱، ط: مکتبه فاروقیه کراچی.

دروازہ پر نماز پڑھنا

مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوکر نماز پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر نمازی زیادہ ہوں جیسا کہ جمعہ کے دن ہوتا ہے کہ مسجد کے اندر کی صفیں پوری ہوجانے کے بعد دروازوں میں بھی لوگ صف بنا کے کھڑے ہوجاتے ہیں تو یہ ضرورت کی وجہ سے جائز ہے، نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۱)

درود شریف آدھا پڑھ کر دعا کردی

اگر کسی نے آخری قعدہ میں درود شریف آدھا پڑھ کر بھولے سے دعا شروع کر دی اس دوران خیال آیا، تو اس آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ دعا چھوڑ کر پہلے درود شریف پورا پڑھے، پھر دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہوجائے گی، اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔ (۲)

(۱) وقيام الامام في المحراب......... فلو قاموا على الرفوف والامام على الارض أو في المحراب لضيق المكان لم يكره الدر المختار: (قوله إن علل بالتشبه الخ)... ولهذا قال في الولوالجية وغيرها اذا لم يَضِقِ المسجدبمن خلف الامام لاينبغي له ذلك، لأنه يشبه تباين المكانين، رد المحتار: ۱/ ۶۴۵، ۶۴۶، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، مطلب اذاتردد الحكم بين سنة وبدعة ط: سعيد كراچي. وفي المبسوط: والاصطفاف بين الاسطوانتين غيرمكروه: لانه صف في حق كل فريق وان لم يكن طويلا، وتخلل الاسطوانة بين الصف كتخلل متاع موضوع او كفرجة بين رجلين وذلك لا يمنع صحة الاقتداء ولا يوجب الكراهة، آه، المبسوط للسرخسي، : ۲/ ۵۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: غفارية كوئته. البحر الرائق: ۲/ ۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) وسننها ترك السنة لايوجب فسادا ولاسهوا بل اساءة لو عامدا غير مستخف...... رفع اليدين للتحريمة والصلاة على النبي ﷺ في القعدة الاخيرة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۷۳۔ ۴۷۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوة مطلب سنن الصلوة، ط: سعيد، واما بان ان المتروك ساهيا هل يقضي او لا فنقول انه يقضي ان امكنه التدارك بالقضاء سواء كان من الافعال او الاذكار. البحر الرائق: ۲/ ۹۸، باب سجود السهو، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۷، كتاب الصلاة، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي ام لا. ط: سعيد.

درود شریف بھول کر دعا شروع کر دی

اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا بھول گیا اور دعائے ماثورہ پڑھنا شروع کر دی، اس دوران یاد آیا تو باقی ماندہ دعا کو چھوڑ کر درود شریف پڑھے، پھر دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

درود شریف پڑھ لیا تشہد کے بعد

''تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

درود شریف پڑھنا

قعدۂ اخیرہ ''التحیات'' کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے، اور درود شریف یہ ہے: (۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (وسنة فی الصلاة) ای فی قعود اخیر مطلقا، و کذافی قعود اول فی النوافل غیر الرواتب تأمل، رد المحتار: ۱/۵۱۸، باب فی صفة الصلاة مطلب فی وجوب الصلاة علیه کلماذکر علیه الصلاة والسلام، ط: سعید. هندیة: ۱/۷۲، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها و کیفیتها، ط: رشیدیه. حلبی کبیر، ص: ۳۳۳، بیان صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی.

(۳) قال سئل محمد عن الصلاة علی النبی ﷺ فقال یقول اللهم صل علی محمد الخ... وهی الموافقة لمافی الصحیحین وغیرهما عن کعب بن عجرة قال سألنا رسول الله ﷺ فقلنا یا رسول الله کیف الصلوة علیکم اهل البیت فان الله قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد ... الخ حلبی کبیر، ص: ۳۳۴، بیان صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. شامی: ۱/۵۱۲، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید، حجة الله البالغة: ۲/۱۲، اذکار الصلاة وهیآتها المندوب إلیها. ط: کتب خانه رشیدیة دهلی. البحر الرائق: ۱/۳۲۸، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید.

درود شریف پڑھنے کی حکمت

اگر ہم واقعتاً اللہ تعالیٰ کے پورے پورے بندے عابد اور تعظیم کرنے والے، اور مخلوق پر شفقت اور رحم کرنے والے، علوم اور عقائد سے خوش حال ہو جائیں، تو یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان اور احسان ہے، اگر آپ کے دل میں ہمارا درد اور جوش نہ ہوتا، تو قرآن کریم جیسی پاک کتاب کا نزول ہمارے لئے کیسے ہوتا، اگر آپ کی مہربانیاں، توجہات، محنتیں اور مشقت میں ڈالنے والی تکلیفیں نہ ہوتیں تو یہ پاک دین ہم تک کیسے پہنچ سکتا۔

پھر غور کا مقام ہے کہ جب ادنیٰ محسنوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جاتی ہے، جو کہ ہماری فطرت سلیمہ کا تقاضہ ہے، تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیوں مسلمان کے دل میں موجزن نہ ہوگی، پس اسی جوش کا اثر ہے کہ درود کی شکل میں دعا کی جاتی ہے۔ (۱)

(احکام اسلام ص ۱۷)

درود شریف پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کا التحیات کے بعد ابھی تک درود شریف ختم نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے، درود شریف پورا ہونے کا انتظار نہ کرے، کیونکہ درود شریف پڑھنا سنت ہے، اور امام کی اتباع کرنا واجب ہے، جب واجب

---

(۱) ولما كان النبي هو الواسطة العظمى بين العبد وربه ناسب ان يصلى عليه بعد التشهد رجاء ان يرد عليه التحية بأحسن منها . وحيث ان تبادل التحية باعث على توثيق الائتلاف والمحبة بين الناس فهو يطلب التقرب والتودد من اشرف الخلق وافضلهم وهذا من مصاند الشرف . وان الصلاة عليه بمثابة شكر للجميل الذى وصل اليه من الواسطة . وهذا الجميل هو نعمة الاسلام والتقرب من الله جل جلاله وعظم سلطانه . حكمة التشريع وفلسفته للشيخ على احمد الجرجاوى : ۱/۱۱۸ ، حكمة هيئة الصلاة، ط: انصارى كتب خانه، بازار كتاب فروشى كابل.

اورسنت میں تعارض ہو جائے تو واجب کو ترجیح ہوتی ہے۔(۱)

درود شریف تشہد کے بعد پڑھ لیا

''تشہد کے بعد درود پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا

اگر کسی شخص نے آخری بیٹھک میں پورا درود شریف یا اس کا آدھا ''اللھم صل علیٰ محمد'' سے ''حمید مجید'' تک دو مرتبہ پڑھ لیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔(۲)

درود شریف نہیں پڑھا

نماز کے آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا سنت ہے، اس لئے اس کو قصداً نہ پڑھنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں، تاہم اگر کسی شخص نے قصداً نہیں پڑھا تو نماز ہو جائے گی، مگر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے، اگر جلدی ہے تو کم سے کم اللھم صل علیٰ محمد تک پڑھ کر سلام پھیر دے سنت ادا ہو جائے گی۔(۳)

(۱)ولو سلم قبل ان یفرغ المقتدی من الصلوات اوقبل ان یفرغ من الدعاء فانه یسلم مع الامام خلاصة الفتاوی: ۱/۱۵۹، کتاب الصلاة، الفصل الخامس عشر فی الامامة والاقتداء نوع منه فیما یتابع الامام فی الصلوة وفیما لایتابعه، ط: رشیدیة کوئٹه. هندیة: ۱/۹۰، الفصل السادس فیمایتابع الامام وفیمالایتابعه، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد(۱/۴۹۶)فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط: سعید.

(۲)ولو کرره فی القعدة الثانیة فلاسهو علیه لانها محل للذکر والدعاء. تبیین الحقائق: ۱/۴۷۵، کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سعید. هندیة: ۱/۱۲۷، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳)قال فی الدر: وسنة فی الصلاة، ومستحبة فی کل اوقات الامکان، وفی الشامیة: ای فی قعود اخیر مطلقا، وکذا فی قعود اول فی النوافل غیر الرواتب تأمل، وفی صلاة الجنازة، شامی: ۱/۵۱۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید. (وسننها) ترک السنة لایوجب فساداً ولاسهواً بل اساءة لوعامدا غیر مستخف وفی الشامیة: فلو غیر عامد فلااساءة ایضاً بل تندب اعادة الصلاة. شامی: ۱/۴۷۳-۴۷۴، باب صفة الصلاة.

دریا میں تیر رہا ہے

☆......اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہے، اور ساحل تک پہنچتے پہنچتے نماز کا وقت ختم ہونے کا ڈر ہے، تو اس کو چاہئیے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو نہ ہلائے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے۔(۱)

☆......کبھی کشتی غرق ہونے سے یا سیلاب آنے سے لوگ اس قسم کی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو بچائے، تو اس صورت میں بھی مذکورہ طریقہ سے نماز پڑھ لے۔ ہاں اگر وقت کے اندر ساحل تک پہنچنے کی امید ہے پھر ساحل میں پہنچ کر نماز پڑھے۔(۲)

دعا

☆......نماز ختم ہونے کے بعد دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے، اور دونوں ہتھیلیوں کے درمیان معمولی فاصلہ رکھے، نہ بہت زیادہ فاصلہ رکھے کہ بے ڈھنگا لگے، نہ بالکل ملا کر رکھے کہ کنجوس اور بخیل معلوم ہو، اور دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے کے برابر میں

=ط: سعید، هندية، ۱/۱۲۶، الباب الثاني في سجود السهو، ط: رشيديه، امداد الفتاح: ۱/۵۰۹، ط: صديقي پبلشرز كراچي. اقول وقد ذكر في الامداد بحثا أن كون الاعادة بترك الواجب واجبة لايمنع ان تكون الاعادة مندوبة بترك سنة الخ ونحوه في القهستاني قال في فتح القدير: والحق التفصيل بين كون تلك الكراهة كراهة تحريم فتجب الاعادة او تنزيه فتستحب، شامي: ۱/۴۵۷، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۱، ۲) [فروع] امكن الغريق الصلاة بالايماء بلا عمل كثير لزمه الاداء والا لا. قوله: بلا عمل كثير بأن وجد ما يتعلق به او كان ماهرا في السباحة بحر. ر قوله والا لا اى لا يلزمه الاداء ويعذر بالتاخير، بحر، رد المحتار: ۲/۱۰۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۵، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

رکھے(۱)، اوراللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے ،اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا کرے،(۲)اور مقتدی سب آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں،اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔(۳)

☆......جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر،مغرب اور عشاء،ان کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا پڑھ کر سنت پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔(۴)

اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور عصر،ان کے بعد جتنی دیر تک

---

(۱) (رافعی ایدیهم) حذاء الصدر وبطونها مما یلی الوجه بخشوع.وفی حاشیة الطحطاوی ،وشرحه ان یرفعهما حذاء منکبیه باسطا کفیه نحو السماء لانها قبلة الدعاء.....وفی النهر:من فعل کیفیته المستحبة ان یکون بین الکفین فرجة وان قلت .حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۲۲۹ ـــ ۲۳۰، کتاب الصلاة ،فصل فی صفة الاذکار ، ط: المکتبة الغوثیة کراچی.و ص: ۳۱۷،ط:قدیمی.هندیة: ۳۱۸/۵، الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح وقراء ة القرآن والذکر والدعاء ورفع الصوت عند قراء ة القرآن ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد: ۵۰۷/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) ویستحب للامام بعد سلامه ان یتحول الی جهة یساره لتطوع بعد الفرض..... ثم یدعون لانفسهم وللمسلمین رافعی ایدیهم ..... مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی،ص: ۳۱۳، ۳۱۷، کتاب الصلاة، فصل فی صفة الأذکار، ط: قدیمی کراچی، الدر المختار مع الرد: ۵۳۰/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. عمدةُ القاری : ۲۰۸/۵ ،باب یستقبل الامام الناس اذا سلم ط:مصطفیٰ البابی الحلبی مصر.بخاری ۱۱۷/۱،ط:قدیمی.

(۳) مسح الوجه بالیدین اذا فرغ من الدعاء. قیل لیس بشئی وکثیر من مشایخنا رحمهم الله تعالیٰ اعتبروا ذلک وهوالصحیح وبه ورد الخبر کذا فی الغیاثیة،عالمگیری:۳۱۸/۵، کتاب الکراهیة، الباب الرابع ط:رشیدیة کوئٹه.مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی،ص: ۳۱۵، ط: قدیمی کتب خانه کراچی.

(۴) ویکره تاخیر السنة الا بقدر اللّٰهم انت السلام ،الدر المختار: مع رد المحتار: ۵۲۰/۱، باب فی صفة الصلاة ،ط:سعید کراچی.و: ۱۹/۲ ، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۴۱، باب فی بیان صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع : ۳۹۳/۱، ط: رشیدیة کوئٹه.و: ۱۶۰/۱ ، فصل فی بیان ما یستحب للامام ان یفعله، ط: سعید کراچی.

چاہے دعا مانگے، شرعاً اجازت ہے۔(۱)

اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھ جائے، اس کے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی نمازی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہا ہو۔(۲)

واضح رہے کہ اللہ ہر جگہ ہے، لیکن دعا کا قبلہ اوپر کی جانب ہے اس لئے دعا میں ہتھیلی کا رخ اوپر کی طرف کیا جاتا ہے۔(۳)

☆......جس طرح فرض نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے، اسی طرح فرض نماز کے بعد دعا بھی جماعت کے ساتھ کی جائے، یعنی امام اور مقتدی سب مل کر دعا مانگیں اور جس طرح سنتیں اور نفلیں الگ الگ پڑھی جاتی ہیں، اسی طرح سنتوں اور نوافل کے بعد دعا بھی الگ الگ مانگیں۔

(۱) فاذاتمت صلوٰة الامام فهو مخير ان شاء انحرف عن يساره، وجعل القبلة عن يمينه .....(هذا) الذى ذكرناه من التخيير بين الانحراف والانصراف والجلوس مستقبلا اذالم يكن بعد الصلاة المكتوبة التى أتمهاتطوع كالفجر والعصر. حلبى كبير، ص: ۳۴۰-۳۴۱ باب فى بيان صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى. فان كانت صلاة لاتصلى بعدها سنة كالفجر والعصر فان شاء الامام قام وان شاء قعد فى مكانه يشتغل بالدعاء لانه لاتطوع بعدهاتين الصلاتين فلابأس بالقعود، بدائع: ۱/۳۹۳، كتاب الصلاة فصل فى بيان مايستحب للامام، ط: رشيدية و: ۱/۱۵۹، ط: سعيد.

(۲) وفى الخانية يستحب للامام التحول ليمين القبلة يعنى يسار المصلى لتنفل اوورد ..... مالم يكن بحذائه مصل. الدرالمختار مع الرد: ۱/۵۳۱-۵۳۲ باب فى صفة الصلاة، ط: سعيد حلبى كبير، ص: ۳۴۰ باب فى بيان صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى، البحر الرائق: ۱/۵۸۵، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۱/۳۳۵، ط: سعيد. بدائع: ۱/۳۹۳، ط: رشيدية، و: ۱/۱۵۹، فصل فى بيان مايستحب للامام ان يفعله عقيب الفراغ من الصلاة، ط: سعيد.

(۳) (قوله حذاء الصدر وبطونهامما يلى الوجه) الذى فى الحصن الحصين، وشرحه ان يرفعهما حذاء منكبيه باسطا كفيه نحو السماء لانهاقبلة الدعاء. حاشية الطحطاوى، ص: ۳۱۷، فصل فيما يفعله المقتدى، فصل فى صفة الأذكار، ط: قديمى. وص: ۲۲۹، ط: المكتبة الغوثية، الدر مع الرد: ۱/۵۰۷، فصل فى بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین اور سلف صالحین کا یہ طریقہ تھا کہ فرض نماز جماعت سے ادا فرما کر دعا بھی جماعت کے ساتھ کرتے تھے۔(۱)

دعا اجتماعی صورت میں

فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی کے مل کر دعا مانگنے کی بڑی فضیلت ہے ،(۲) اور اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آہستہ آہستہ دعا مانگیں، یہ طریقہ اخلاص سے بھرا ہوا ہوتا ہے، اس میں خشوع، خضوع، عاجزی اور انکساری بھی ہوتی ہے، دل پر اثر بھی ہوتا ہے، قبولیت کے قریب ہوتا ہے، اور ریا کاری سے دور ہوتا ہے۔(۳)

حضرت زکریا علیہ السلام نے بھی دعا آہستہ مانگی تھی، قرآن مجید میں ہے:

اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا: "جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا آہستہ پکار۔"

حدیث شریف میں ہے خَيْرُ الدُّعَاءِ الْخَفِيُّ: بہتر دعا آہستہ دعا ہے۔

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۶/ ۳۹ - ۵۲، "فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت" متفرقات صلوۃ، ط: دار الاشاعت کراچی سن ۲۰۰۳ء۔

(۲) عن ابی امامةؓ: قال: قيل لرسول الله ﷺ ای الدعاء اسمع؟ قال: جوف الليل و دبر الصلوات المكتوبات، قال الترمذی، هذا حديث حسن. جامع الترمذی: ۲/ ۱۸۷، ابواب الدعوات. باب (بلا ترجمة) ط: سعيد، و كذا في حصن حصين، احوال الاجابة ص: ۳۶ ط: تاج كمپنی لمیٹڈ و كذا في الجواب الكافي فيمن سئل عن الدواء الشافي المعروف بالداء والدواء لابن قيم الجوزية، فصل اوقات الاجابة، ص: ۱۶، مكتبه روضة القرآن. ويستحب للإمام بعد سلامه أن يتحول إلى جهة يساره لتطوع بعد الفرض... ثم يدعون لأنفسهم وللمسلمين رافعي أيديهم، مراقی الفلاح، حاشية الطحطاوی علی المراقی فصل فی صفة الأذكار، ط: قديمی. و: ۱/ ۳۲۲، ط: المكتبة الغوثية. فتاویٰ رحيمية، ص: ۶/ ۴۴، ط: دار الاشاعت.

(۳) عن النبی ﷺ انه قال: خير الدعاء الخفی.... "عن انسؓ مرفوعا: دعوة فی السر تعدل سبعين دعوة فی العلانية. اعلاء السنن، أبواب الوتر، باب اخفاء القنوت فی الوتر الخ: ۶/ ۱۱۱، ادارة القرآن كراچی. فی الشامية: واما الادعية والاذكار فبالخفية اولی، قلت، ويجتهد فی الدعاء، والسنتان يخفی صوته لقوله تعالی: (ادعوا ربكم تضرعا وخفية). ردالمحتار: ۲/ ۵۰۷، مطلب فی شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة: ط: سعيد.

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَۃً: اپنے رب کو پکارو عاجزی اور آہستہ آواز سے۔

دعا کا پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی آہستہ آواز سے دعا کریں ہاں اگر مقتدیوں کو دعا سکھانے کی ضرورت ہے پھر سیکھنے تک بلند آواز سے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

خلاصہ یہ ہے کہ محدثین ،مفسرین اور فقہاء کرام کے اقوال سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آہستہ دعا مانگنا، امام، مقتدی اور منفرد ہر ایک کے لئے بہتر اور مسنون ہے۔

امام کے لئے زور سے دعا کرنے کی عادت بنا لینا مکروہ ہے،(۲) اماموں کو چاہئے کہ سنت کی عظمت اور اہمیت کو پہچانیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، عوام اور خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کریں۔

بلند آواز سے دعا کرنے کی صورت میں سب سے بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ جن لوگوں کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہیں اور وہ امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے

---

(۱)اذادعابالدعاء المأثور جهراًومعه القوم ايضاًليتعلموا الدعاء لابأس به واذاتعلموا حينئذيكون جهرالقوم بدعة كذافي الوجيز للكردري. هندية :۳۱۸/۵، كتاب الكراهية،الباب الرابع في الصلاةوالتسبيح وقراءةالقرآن والذكروالدعاء ورفع الصوت عند قراءةالقرآن ،ط:رشيديه، فأختار للامام والمأموم ان يذكروا الله بعد الفراغ من الصلوة،ويخفيان ذلك الاان يكون اماماًيريد ان يتعلم منه ،فيجهرحتي يعلم انه قدتعلم منه ثم يسر .فتح الباري لابن رجب الحنبلي:۲۳۶/۵، كتاب الاذان، باب الذكربعدالصلاة،ط:دارابن الجوزي .والمختار انه الامام والمأموم يخفيان الذكر الاان احتاج الي التعليم فتح الباري لابن حجر: ۲۶۹/۲،ط:رئاسة ادارات البحوث العلمية السعودية. فتاوى رحيميه :۴۸/۶، دارالاشاعت .

(۲)قال الطيبي وفيه من اصرعلي امر مندوب ،وجعله عزما،ولم يعمل بالرخصة،فقد اصاب منه الشيطان من الاضلال فكيف من أصرعلي بدعةاومنكر "(مرقاةالمفاتيح .كتاب الصلاةباب في الدعاء في التشهد(رقم الحديث ۹۴۲): ۳۱/۳،ط:رشيدية .السعاية۲۶۵/۲،كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، سهيل اكيڈمي.

کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی نماز میں خلل آتا ہے اور ان کو بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔(۱)

اور بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ نماز کے بعد امام بلند آواز سے دعا کرتے ہیں اور مقتدی حضرات بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔ یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،صحابۂ کرامؓ ،تابعین اور ائمۂ دین سے ثابت نہیں ہے۔ اس لئے عام حالات میں امام اور مقتدی کو آہستہ آہستہ دعا مانگنے کی عادت بنانی چاہیئے۔

مقتدیوں کے لئے امام کو بلند آواز سے دعا کرنے پر مجبور کرنا صحیح نہیں ہے،(۲) اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا سنتا ہے، عربی زبان میں دعا یاد نہ ہو تو مادری زبان میں آہستہ آہستہ دعا کرنا صحیح ہے۔(۳)

اور اگر نماز میں مسبوق وغیرہ نہیں ہیں تو بلند آواز سے دعا کرنا بھی منع نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱)...خیر الذکر الخفی لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام الخ. ردالمحتار: ۱/ ۶۶۰، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیها، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید.

(۲) انظر الحاشیة رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۳) قال العلامة الآلوسی تحت الآیة (ادعوا ربکم تضرعا وخفیة) وجاء من حدیث ابی موسیٰ الاشعری انه ﷺ قال لقوم یجهرون: "أیها الناس! اربعوا علی انفسکم، انکم لاتدعون أصم ولا غائباً، انکم تدعون سمیعاً بصیراً وهو معکم، وهو اقرب الی احدکم من عنق راحلته" والمعنی ارفقوا بانفسکم واقصروا من الصیاح فی الدعاء". روح المعانی: ۸/ ۱۳۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت.

(۴) وهناک احادیث اقتضت طلب الاسرار والجمع بینهما بان ذالک یختلف باختلاف الاشخاص والأحوال کما جمع بذلک بین احادیث الجهر والاخفاء بالقراءۃ ولا یعارض ذلک حدیث "خیر الذکر الخفی" لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام، فان خلا مما ذکر، فقال بعض اهل العلم: ان الجهر افضل لانه اکثر عملا: ولتعدی فائدته الی السامعین. ردالمحتار: ۱/ ۶۶۰، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیها، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید.

☆......امام ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد دیر تک دعا نہ مانگے، بلکہ مختصر دعا کرے تا کہ لوگ آرام سے سنت ادا کرسکیں۔(۱)

دعا امام کے ساتھ مانگنا

جماعت کی نماز میں سلام کے ساتھ ساتھ نماز پوری ہو جاتی ہے، سلام کے بعد مقتدی کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اس لئے نمازیوں کے لئے فرض نماز کے بعد امام کے ساتھ دعا کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ ہر مقتدی اپنی دعا خود کر کے جا سکتا ہے، شریعت کی رو سے اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

دعا بلند آواز سے کرنا

دعا آہستہ مانگنا افضل اور بہتر ہے، اگر بلند آواز سے دعا کرنے کی صورت میں نمازیوں کا حرج نہ ہوتا ہو تو کبھی کبھار بلند آواز سے دعا کرنے کی بھی اجازت ہے لیکن ہمیشہ

---

(۱) القيام الى السنة التى تلى الفرض متصلا بالفروض مسنون غير انه يستحب الفصل بينهما كما قال عليه السلام اذا سلم يمكث قدر مايقول اللهم انت السلام ومنك السلام ...ثم يقوم الى السنة. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۳۱۱، كتاب الصلاة، فصل فى صفة الاذكار، ط: قديمي. جامع الترمذى: ۱/ ۶۶، ابواب الصلاة، باب مايقول اذا سلم، ط: سعيد الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۳۰، كتاب الصلاة، فصل واذا أراد الشروع فى الصلاة، ط: سعيد.

(۲) (قوله ومتابعة الامام) قال فى شرح المنية: لاخلاف فى لزوم المتابعة فى الاركان الفعلية اذهى موضوع الاقتداء ...شامى: ۱/ ۴۷۰، باب صفة الصلاة. مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام (قوله ومشاركته فى الاركان) اى فى اصل فعلها اعم من ان يأتى بها معه او بعده لاقبله الخ شامى: ۱/ ۵۵۱، باب الامامة، ط: سعيد. (قوله خيره الخ)...... لكن التخيير الذى فى المنية هو انه ان كان فى صلاته لاتطوع بعدها، فان شاء انحرف عن يمينه او يساره او ذهب الى حوائجه واستقبل الناس بوجهه، وان كان بعدتطوع وقام يصليه يتقدم او يتأخر اوينحرف يمينا او شمالا اويذهب الى بيته فيتطوع ثمة. شامى: ۱/ ۵۳۱، فصل فى بيان تأليف الصلاة، قبيل فصل فى القراءة. ط: سعيد.

کے لئے بلند آواز سے دعا کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے۔(۱)

جس طرح فرض نماز کے بعد دعا ثابت ہے اسی طرح رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھنا بھی ثابت ہے، لیکن جس طرح رکوع اور سجدہ کی تسبیحات کی روایتوں سے بلند آواز سے دعا پڑھنا ثابت نہیں ہوتا، اسی طرح نماز کے بعد دعا کی روایتوں سے بلند آواز سے دعا کرنا ثابت نہیں ہوتا۔(۲)

دعا پر آمین کہنا

نماز کے دوران نماز سے باہر والے کی دعا پر آمین کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

دعا پڑھنا

درود شریف کے بعد کسی ایسی دعا کا پڑھنا سنت ہے جو قرآن کریم یا احادیث سے ثابت ہو، اگر کوئی ایسی دعا پڑھی جائے جو قرآن کریم اور احادیث سے ثابت نہ ہو تب بھی

---

(۱) الاصرار علی المندوب یبلغه الی حد الکراهة. السعایة: ۲۶۵/۲، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی. و کذافی مرقاة المفاتیح: ۱۳/۳، باب الدعاء فی التشهد، الفصل الأوّل، ط: رشیدیة.

(۲) عن ابن مسعودؓ ان النبی ﷺ قال اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه: سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقدتم رکوعه وذالک ادناه واذاسجدفقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاث مرات، فقد تم سجوده وذالک ادناه. ترمذی: ۶۰/۱، ابواب الصلوة، باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود، ط: سعید. سنن ابی داود: ۱۲۹/۱، کتاب الصلوة. باب مقدار الرکوع والسجود، ط: دار الحدیث ملتان، فتاوی رحیمیه: ۵۵/۲، نماز کے بعد دعا آہستہ مانگے یا زور سے متفرقات صلوۃ، ط: دار الاشاعت.

(۳) اذاامن المصلی لدعاء رجل لیس فی الصلوة تفسد صلاته. البحر الرائق: ۹/۲، کتاب الصلاة باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، ط: دار الکتب العلمیة بیروت لبنان. و: ۵/۲، ط: سعید، قوله وجواب عاطس. ردالمحتار: ۶۲۰/۱، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیه، ط: سعید. هندیة: ۹۸/۱، الباب السابع فیمایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: حقانیه. حلبی کبیر، ص: ۴۳۹ مفسدات الصلاة، ط: سهیل.

جائز ہے بشرطیکہ دعا ایسی چیز کی ہو جس کا اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرنا ممکن نہ ہو۔ (۱)

دعا شروع کرتے ہوئے موذن کو "اللّٰھم آمین" کہنے کا پابند کرنا

نماز کے بعد دعا آہستہ مانگنا زیادہ بہتر ہے، اور مقتدی دعا شروع اور ختم کرنے میں امام کا پابند نہیں ہیں، امام سے پہلے بھی دعا شروع کر سکتے ہیں، اور امام دعا ختم کرلے اس کے بعد بھی دعا مانگ سکتے ہیں، لہذا موذن کو دعا شروع کرتے وقت "اللّٰھم آمین" کہنے کا پابند کرنا اور اس پر یہ ذمہ داری ڈالنا زیادتی ہے۔ (۲)

دعا فرائض کے بعد

☆.....نماز کے سلام کے بعد مقتدی کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اور نماز مکمل ہو جاتی ہے، سلام کے بعد اجتماعی دعا کرنا اور امام کی دعا پر آمین کہنا ضروری نہیں، دعا کرنا نہ کرنا دونوں اختیار میں ہے، البتہ فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس لئے دعا کرنا بہتر ہے، اور فرائض کے بعد جو بھی دعا چاہے مانگ سکتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) ودعا بالأدعية المذكورة في القرآن والسنة، لابمايشبه كلام الناس.... والمختار كماقاله الحلبي ان ماهو في القرآن اوفي الحديث لايفسدومالیس في احدهماان استحال طلبه من الخلق لايفسدوإلايفسد. الدرالمختارمع الرد: ۱/۵۲۳ — ۵۲۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد البحرالرائق: ۱/۵۷۶، كتاب الصلاةباب صفة الصلاة، ط: رشيديه و: ۱/۳۳۰، ط: سعيد. التبيين : ۱/۳۲۰. كتاب الصلاةباب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۲) (قوله وخيره الخ)........ لكن التخيير الذى في المنيةهوانه ان كان في صلاةلاتطوع بعدها، فان شاء انحرف عن يمينه او يساره او ذهب الى حوائجه، واستقبل الناس بوجهه، وان كان بعدهاتطوع وقام يصليه يتقدم اويتأخراو ينحرف يميناو شمالا او يذهب الى بيته فيتطوع ثمة. شامي: ۱/۵۳۱، فصل في بيان تاليف الصلاةقبل فصل في القراءة، ط: سعيد

(۳) عن ابي امامةؓ قال: قيل لرسول الله ﷺ اى الدعاء اسمع قال: جوف الليل، ودبر الصلوات المكتوبات. قال الترمذى هذاحديث حسن، جامع الترمذى: ۲/۱۸۷، ابواب الدعوات، باب (بلاترجمة)، ط: سعيد. باب الدعاء بعدالصلاة "لاريب أن الأدعية دبر الصلوات قدتواترت تواتراً لاينكر، أمارفع الأيدى فثبت بعد النافلة مرة أو مرتين، فألحق بهاالفقهاء المكتوبة أيضاً، وذهب ابن تيمية وابن القيم إلىٰ كونه بدعة، بقى أن المواظبة علىٰ أمر لم يثبت عن النبى ﷺ إلا مرة

☆......اگر مقتدی کو کچھ ضرورت ہے، یا کوئی کام ضروری ہے تو سلام کے بعد دعا سے پہلے چلے جانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔(۱) اور فوراً اٹھ کر چلے جانے والے کے بارے میں طعن و تشنیع کرنا یا اس کو برا بھلا کہنا، یا دعا تک رکنے کو لازم سمجھنا صحیح نہیں ہے ،(۲) اور اگر دعا کے ختم تک انتظار کرے گا، اور امام کے ساتھ دعا میں شریک ہوگا تو یہ اچھا ہوگا اور ثواب بھی زیادہ ملے گا کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔(۳)

دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا

امام کے لئے نماز کے بعد دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا جائز ہے، مگر اس کے اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں۔(۴)

دعا کا طریقہ

حضرت سائبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھاتے، اور جب فارغ ہوتے تو ان دونوں

=أومرتين، كيف هي، فتلك هي الشاكلة في جميع المستحبات فإنهاتثبت طوراً فطوراً،ثم الأمة تواظب عليها، نعم نحكم بكونها بدعة اذا أفضى الأمر إلىٰ النكير علىٰ من تركها،فيض البارى علىٰ صحيح البخارى ،رقم الحديث، ٦٣٣٠، ٢٢٥/٦ ،كتاب الدعوات،باب الدعاء بعدالصلاة، ط: مكتبة علمية بيروت.و: ٤١٧/٣ ،ط:المجلس العلمى هند.وكذافى حصن حصين، احوال الإجابة، ص:٣٦، ط:تاج كمپنى .وكذافى الداء والدواء لابن قيم الجوزية،فصل اوقات الاجابة، ص:١٦ ،مكتبه روضةالقرآن وانظر الحاشيةرقم ٢فى الصفحة السابقة.

(١)(قوله الابقدر اللهم الخ)..... وقول عائشةبمقدار لايفيدانه كان يقول ذلك بعينه بل كان يقعد بقدرمايسعه ونحوه القول تقريباً. ردالمحتار: ٥٣٠/١ ، باب صفة الصلاة،ط:سعيد.وانظر الحاشية رقم ٢ فى الصفحة السابقة.

(٢)الاصرار على المندوب يبلغه حدالكراهة .السعاية: ٢٦٥/٢ ، كتاب الصلاة، باب صفةالصلاة، ط:سهيل اكيڈمى .وكذافى مرقاةالمفاتيح :٣١/٣ ،باب فى الدعاء فى التشهد،ط: رشيدية.

(٣)عن انس بن مالكؓ عن النبى ﷺ قال: الدعاء مخ العبادة .جامع الترمذى : ١٧٣/٢ ، باب ماجاء فى فضل الدعاء ،ط:قديمى .

(٤)فتاوى محموديه: ٢٣٨/١.

ہاتھوں کو چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے۔(۱)

دعا کا مسنون طریقہ

دعا کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ باوضو، قبلہ رو، دوزانو، باادب بیٹھ کر آہستہ، خشوع اور خضوع سے دعا کرے، شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء مثلا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (۲) پھر درود شریف، پھر دعا کرے،(۳) پہلے اپنے لئے، پھر والدین کے لئے، پھر تمام ایمانداروں کے لئے دعا کرے، پوری امت کو دعا میں شامل کئے بغیر دعا ناقص رہتی ہے،(۴) دعا کا ہر مضمون بار بار دہرانا چاہئے، کم از کم تین بار

---

(۱) عن السائب بن يزيد عن ابيه ان النبي ﷺ كان اذا دعا فرفع يديه مسح وجهه بيديه. المسند للامام احمد بن حنبل: ۱۳/۱۴ .رقم:۱۷۸۶۷ ،ط:دار الحديث القاهرة.الطبعة الاولى كذا في سنن ابي داؤد: ۲/۲۸۳ ،رقم:۱۴۸۷ . كتاب الصلوة.باب الدعاء ،ط:دار القبلة،جدة، الطبعة الثانية. كذا في المعجم الكبير للطبراني: ۴/۱۴۱ ،رقم ۶۶۲۵ ،ط:بيروت،مشكوة،ص: ۱۹۶ ،كتاب الدعوات،الفصل الثالث، ط:قديمي.

(۲) قال ابوبكر الجصاص :وقراءة فاتحة الكتاب مع ماذكرنا من حكمها تقتضي امر الله تعالى ايانا بفعل الحمد وتعليم لنا كيف نحمده وكيف الثناء عليه وكيف الدعاء له ودلالة على ان تقديم الحمد والثناء على الله تعالى على الدعاء اولى واحرى بالاجابة لان السور مفتتحة بذكر الحمد ثم بالثناء على الله وهو قوله (الحمدلله رب العلمين)الى(مالك يوم الدين).احكام القرآن : ۱/۳۲، فصل قراءة فاتحة الكتاب تقتضي الحمد. ط:قديمي. وص: ۲۳ ط:سهيل اكيڈمي. كذا في الحديث:في جامع الترمذي،ابواب جامع الدعوات ،رقم (۳۴۷۷): ۵/۳۶۴، كتاب الصلاة، ط: بيروت وكذافي ابي داؤد: ۲/۲۸۰ ، كتاب الصلوة،باب الدعاء رقم(۱۴۷۶) ط:بيروت .

(۳) وفي الرد:نص العلماء على استحبابها(الصلوة)في مواضع ....(الى ان قال)واول الدعاء واوسطه وآخره، شامي : ۱/۵۱۸، كتاب الصلاة،مطلب :نص العلماء على استحباب الصلاة... .الخ ، ط:سعيد.

(۴) وفي الرد:و(دعاء)...لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين وفي الرد (قوله لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين)........وكان ينبغي ان يزيد ولجميع المؤمنين والمؤمنات.......لقوله تعالى: واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات وللحديث :من صلى صلاة لم يدع فيها للمؤمنين والمؤمنات فهي خداج كمافي البحر.الدرمع الرد : ۱/۵۲۱، مطلب :في الدعاء بغير العربية ،ط: سعيد،هندية: ۱/۷۶، كتاب الصلاة،الفصل الثالث في سنن الصلاة،ط:رشيدية، البحر: ۱/۳۳۰، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة،فصل :اذا أراد الدخول في الصلوة،ط:سعيد.

تکرار کرنا چاہئیے، (۱) دعا کے درمیان بار بار درود پڑھنا چاہئیے، اللہ تعالیٰ کو یا ارحم الراحمین، یا ذاالجلال والاکرام سے پکارا جائے، آخر میں درود شریف کے بعد سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العلمین پڑھ کر آمین کہہ کر دعا ختم کرنی چاہئیے۔(۲)

---

(۱) کما ورد فی الحدیث: عن ابن مسعودؓ قال..... وکان (علیه السلام) اذادعا، دعاثلاثاواذاسأل، سأل ثلاثا، (رواه مسلم فی کتاب الجهادوالسیر، باب مالقی من اذی المشرکین والمنافقین (رقم ۴۶۲۵: ۱۲/ ۳۶۳، ط: دارالمعرفةلبنان: ۲/ ۱۰۸، ط: قدیمی.) وقال النواوی: فیه استحباب تکریرالدعاء ثلاثا. (حواله سابقه) اخرجه البخاری فی کتاب الوضوء، باب: القی علی ظهرالمصلی قذراو جیفةلم تفسدصلاته، الحدیث: (۲۴۰) واخرجه النسائی فی کتاب الطهارة: باب: فرث مایوکل لحمه یصیب الثوب (الحدیث: ص ۳۰۶).

(۲) الرابعة: یستحب للداعی ان یقول فی آخر دعائه کماقال اهل الجنة: وآخر دعواهم ان الحمدلله رب العلمین: وحسن ان یقرأ آخر الصافات فانهاجمعت تنزیه الباری تعالی عمانسب الیه والتسلیم علی المرسلین، والختم بالحمدلله رب العلمین (الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر القرطبی. پ: ۱۱، یونس: آیة: ۱۰) کذافی الحصن الحصین: آداب الدعاء.....وهی..... التنظف والتطهرواستقبال القبلةوالصلاةوالجثوعلی الرکب والثناء علی الله تعالی اولا واخرا والصلاةعلی النبی ﷺ کذلک وبسط الیدین ورفعهماوان یکون رفعهماحذوالمنکبین وکشفهماوالتأدب والخشوع والتمسکن مع الخضوع.....وخفض الصوت.....وان یبدأبنفسه وان یدعولوالدیه واخوانه المؤمنین وان لایخص نفسه بالدعاء ان کان اماما وان یکررالدعاء واقله التثلیث، وان یلح فیه.....وتأمین الداعی والمستمع ومسح وجهه بیدیه بعدفراغه......الخ (حصن حصین، المنزل الاول، من وردیوم الخمیس، بیان آداب الدعاء، ص ۲۱ـ۲۵، ط: مطبع تجم العلوم لکنؤ) (رافعی ایدیهم) حذاء الصدر، وبطونهامماپلی الوجه بخشوع وسکون، ثم یختمون بقوله تعالی سبحان ربک رب العزةعمایصفون الآیةلقول علیؓ من احب ان یکتال بالمکیال الاوفی من الاجریوم القیامة، فلیکن آخر کلامه اذاقام من مجلسه سبحان ربک الآیةوقال رسول اللهﷺ: من قال دبر کل صلاة، سبحان ربک، ،الآیةثلاث مرات فقد اکتال بالمکیال الاوفی من الاجر. مراقی الفلاح. حاشیةالطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۱۷ـ۳۱۸ فصل فیمایفعله المقتدی بعدفراغ امامه الخ فصل فی. ط: قدیمی.

دعا کی حقیقت

اگر چہ دنیا کی کوئی بھی اچھائی اور برائی تقدیر سے ماورا نہیں، تاہم اللہ کی قدرت نے اس کو حاصل کرنے کے لئے اسباب مقرر کر رکھے ہیں جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقل مند کو اشکال نہیں، مثلاً مقدر پر لحاظ کر کے دواء کا کرنا نہ کرنا اگر چہ در حقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا کرنا یا نہ کرنا، مگر کیا کوئی یہ رائے ظاہر کر سکتا ہے کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے، اور اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا، پھر جب اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے، اور اس قدرت کا ظہور بھی اس نے کر دیا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں ایسا قوی اثر رکھے کہ ان کی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی موشن (دست) شروع ہو جاتے ہیں، یا مثلاً سم الفار اور بلیش اور دوسرے زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈال دی کہ ان کی ایک خاص مقدار چند منٹوں میں ہی اس جہاں سے رخصت کر دے، پھر کیونکر یہ احتمال پیدا کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول اور برگزیدہ بندوں کی توجہ، عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دیں گے، جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہوگا جو شخص دواؤں کی اعلیٰ تاثیروں پر ذاتی تجربہ نہ رکھتا ہو اور دعا کی قبولیت کا قائل نہ ہو، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک مدت تک پرانی اور سال خوردہ، اور مسلوب القوۃ دواء (Exp.date کے بعد کی دواء) کو استعمال کرے، اور پھر اس کو بے اثر پا کر اس دواء پر عام حکم لگا دے کہ اس میں کچھ تاثیر نہیں۔

سوال:۔ دیکھا جاتا ہے کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا اثر کچھ معلوم نہیں ہوتا؟

جواب:۔ ہم کہتے ہیں یہی حال دواؤں کا بھی ہے، کیا دواؤں نے موت کا

دروازہ بند کردیا ہے یا ان کا خطا جانا ناممکن ہے مگر کیا اس کے باوجود کوئی ان کی تاثیر سے انکار کرسکتا ہے، یہ سچ ہے کہ ہرایک چیز پر تقدیر محیط ہے، مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا، اور نہ اسباب کو بے اعتبار کرکے دکھلایا، (۱) بلکہ اگر غور کرکے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے جدا نہیں ہیں مثلاً اگر بیمار کی تقدیر موافق ہو تو علاج کے اسباب پورے طور پر میسر آجاتے ہیں، اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ ان سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے، تب دواء نشانہ کی طرح جاکر اثر کرتی ہے یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے، یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب وشرائط قبولیت اس جگہ جمع ہوتے ہیں، جہاں ارادہ بھی اس کے قبول کرنے کا ہے۔ (احکام اسلام ص ۸۴) (۲)

دعا کے آداب

دعا کے آداب میں سے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر دعا کرے، اور دونوں ہاتھوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھے، دعا کے دوران دونوں ہاتھوں کو ملا کر رکھنا مناسب نہیں۔ (۳)

---

(۱) عن سلمانؓ قال: قال رسول الله لایرد القضاء الا الدعاء. جامع الترمذی: ۳۶/۲، ابواب القدر، باب ماجاء لایرد القضاء الا الدعاء. ط: فاروقی کتب خانہ ملتان كذا في ابن ماجة ص: ۱۰ المقدمة، ابواب القدر. ط: قديمي وفي حاشية السندي على ابن ماجة مانصه: قال الغزاليؒ: فان قيل فما فائدة الدعاء مع ان القضاء لامرد له فاعلم ان من جملة القضاء رد البلاء فان الدعاء سبب رد البلاء ووجود الرحمة كما ان البذر سبب لخروج النبات من الارض وكما ان الترس يدفع السهم كذلك الدعاء يرد البلاء (حاشية السندي مع ابن ماجة ابواب القدر. ط: مطبعة علمية 1313ھ.

(۲) حجة الله البالغه ص ۷۴، ۷۵، الاذكار ومايتعلق بها، ط: كتب خانه رشيدية دهلي.

(۳) وفي الهندية: والافضل في الدعاء ان يبسط كفيه ويكون بينهما فرجة..... والمستحب ان يرفع يديه عند الدعاء بحذاء صدره كذا في القنية. عالمگیری: ۳۱۸/۵، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح والذكر والدعاء...... الخ، ط: مكتبة حقانية، كذا في حصن حصين المنزل الاول، بيان آداب الدعاء، ص: ۲۱-۲۵، ط: نجم العلوم لكنؤ وكذا أخرجه الحاكم في المستدرك: ۲۲۷/۲، (رقم ۲۰۱۰) وابو داؤد كتاب الصلوة، باب الدعاء (رقم: ۱۴۸۰) ۲۸۱/۲، ط: دار القبلة جدة.

دعا میں سنت

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور پھر دعا کے بعد اپنے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا سنت ہے۔(۱)

دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے

استسقاء کی نماز کے بعد کی دعا کے علاوہ باقی دعاؤں کے وقت ہاتھوں کو کاندھوں سے اوپر نہ اٹھانا چاہیے اور دعا میں عاجزی اور انکساری کی کیفیت ہونی چاہیے۔(۲)

---

(۱)عن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ کان اذامدیدیہ فی الدعاء لم یردھماحتی یمسح بھماوجھہ. (المستدرک علی الصحیحین،۲/۲۲۷،کتاب الصلاۃ،باب مسح الوجہ بالیدین عندالدعاء،رقم (۲۰۱۰)،ط:دارالغرب بیروت،سنن ابی داؤد:۲/۲۸۱،کتاب الصلاۃ،باب الدعاء (رقم ۱۴۸۰، ط: دارالقبلۃجدۃ)والمستحب ان یرفع یدیہ عند الدعاء بحذاء صدرہ کذافی القنیۃ،مسح الوجہ بالیدین اذافرغ من الدعاء قیل لیس بشئ وکثیرمن مشایخنارحمھم اللہ تعالی اعتبرواذلک وھوالصحیح وبہ وردالخبر کذافی الغیاثیۃ.(فتاوی عالمگیری:۵/۳۱۸، کتاب الکراھیۃ،الباب الرابع فی الصلاۃ والتسبیح والدعاء ط:المکتبہ الحقانیۃ.بشاور.وکذافی الحصن الحصین :المنزل الاول :بیان آداب الدعاء.ص:۲۱ ـــ ۲۵ مطبع نجم العلوم لکھنؤ.وفی الدرالمختار:(فیرفعھماکالدعاء)(فیبسط یدیہ) حذاء صدرہ (نحوالسماء)لانھاقبلۃالدعاء ویکون بینھمافرجۃ....... والمسح بعدہ علی وجھہ سنۃفی الاصح .شرنبلالیۃ.الدرالمختارمع الرد: ۱/۵۰۷، کتاب الصلوۃ،مطلب مھم فی عقدالاصابع عندالتشھد،ط:سعید.

(۲)(قولہ:فیبسط یدیہ حذاء صدرہ)کذاروی عن ابن عباسؓ من فعل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قنیۃ عن تفسیر السمان .ولاینافیہ مافی المستخلص للامام ابی القاسم السمرقندی ان من آداب الدعاء ان یدعو مستقبلا ویرفع یدیہ بحیث یری بیاض ابطیہ لامکان حملہ علی حالۃ المبالغۃوالجھد وزیادۃالاھتمام کمافی الاستسقاء لعودالنفع الی العامۃ.وھذاعلی ماعداھا،ولذاقال فی حدیث الصحیحین "وکان لایرفع یدیہ فی شئ من دعائہ الافی الاستسقاء فانہ یرفع یدیہ حتی یری بیاض ابطیہ "ای لایرفع کل الرفع .کذافی شرح المنیۃومثلہ فی شرح الشرعۃ. شامی: ۱/۵۰۷، کتاب الصلاۃمطلب فی اطالۃالرکوع للجائی ،ط:سعید.ھندیۃ:۵/۳۱۸، کتاب الکراھیۃ،الباب الرابع فی الصلاۃ والتسبیح والذکروالدعاء الخ ،ط:مکتبہ حقانیہ، وفی الحصن الحصین ص ۲۱ ـ ۲۵ المنزل الاول ،بیان آداب الدعاء ،ط:نجم العلوم لکھنؤ.

دعا نماز کے بعد

نماز ختم ہونے کے بعد دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے، اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا کرے، اور دعا مانگنے کے بعد دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر لے، مقتدی خواہ اپنی اپنی دعا مانگیں یا امام کی دعا سنائی دے تو سب آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں دونوں صورتیں درست ہیں۔(۱)

دعا کے اول وآخر میں درود شریف

دعا کے اول وآخر میں درود شریف کا ہونا دعا کی قبولیت کے لئے زیادہ امید بخش ہے۔(۲)

دعا کے وقت ہاتھ کیسے رکھے

دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو سینہ تک اٹھائیں، اور ان کو اس طرح رکھیں کہ ہاتھوں کے اندر کا رخ یعنی ہتھیلیاں چہرہ کے سامنے رہیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی فاصلہ رہے تاکہ بخیل اور کنجوس جیسے نہ لگیں، اور نہ بہت زیادہ فاصلہ رکھیں کہ بے پرواہ اور ناقدری کرنے والے محسوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وفی الحصن الحصین للجزریؒ: آداب الدعاء ....هی .....بسط الیدین ورفعهما وان یکون رفعهما حذو المنکبین.......وان یبدأ بنفسه وان یدعو لوالدیه واخوانه المؤمنین وان لایخص نفسه بالدعاء وان کان اماما وتأمین الداعی والمستمع ومسح وجهه بیدیه بعد فراغه .....الخ، حصن حصین، ص: ۲۱، ۵۲، المنزل الاول، بیان آداب الدعاء، ط: نجم العلوم لکھنؤ.

(۲) نص العلماء علی استحبابها (الصلوة) فی مواضع ....واول الدعاء واوسطه وآخره، شامی: ۵۱۸/۱، کتاب الصلاة، مطلب نص العلماء علی استحباب الصلوة، ط: سعید.

(۳) کما فی الدر: فیرفعهما کالدعاء، فیبسط یدیه حذاء صدره نحو السماء لانها قبلة الدعاء ویکون بینهما فرجة. الدر مع الرد: ۵۰۷/۱، کتاب الصلوة آداب الصلوة، ط: سعید. هندیة: ۳۱۸/۵، کتاب الکراهیة، الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح والذکر والدعاء، ط: حقانیه، حصن حصین، ص: ۲۱-۲۵، المنزل الاول بیان آداب الدعاء، ط: نجم العلوم لکھنؤ.

دعا میں مقتدی کی طرف رخ کرنا

امام کے لئے فجر اور عصر کی نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کر کے دعا کرنا سنت کے مطابق ہے، ظہر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کر کے دعا کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۱)

دعائے قنوت

☆......وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی تو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اور اگر دعائے قنوت یاد نہیں تو یاد کر لینی چاہئے، اور جب تک یاد نہ ہو (رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) پڑھے(۳)

---

(۱) فاذاتمت صلوة الامام فهو مخير ان شاء انحرف عن يساره وان شاء انحرف عن يمينه....وان شاء استقبل الناس بوجهه اى وجلس.....هذاالذى ذكرناه من التخيير بين الانحراف والانصراف والجلوس مستقبلا اذا لم يكن بعد الصلاة المكتوبة التى اتمها تطوع كالفجر والعصر.....وان كان بعدها اى بعد المكتوبة تطوع يقوم الى التطوع بلافصل الامقدار مايقول .....اللهم انت السلام ....الخ. (حلبى كبير، ص: ۳۴۰ ـ ۳۴۱، باب صفة الصلاة، سهيل اكيڈمى لاهور. شامى :۱/ ۵۳۱، كتاب الصلوة مطلب فيمالوزاد على العدد الوارد فى التسبيح عقب الصلوة، ط:سعيد. البحر: ۱/ ۳۳۵، كتاب الصلوة، باب صفة الصلاة، ط:سعيد.

(۲) ولها واجبات لاتفسد بتركها وتعاد وجوبا فى العمد والسهوان لم يسجد له وهى على ماذكره اربعة عشر (الى ان قال) وقراء ة قنوت الوتر. الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۲ـ ۴۶۸، كتاب الصلوة، باب صفة الصلاة، ط:سعيد. هندية : ۱/ ۱۱۰، كتاب الصلوة، الباب الثامن فى صلاة الوتر، ط: مكتبة حقانيه، البحر: ۲/ ۴۰، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل ،ط:سعيد.

(۳) ومن لايحسن القنوت يقول . ربنا آتنافى الدنيا حسنة. الآية، (فتاوى شامى : ۲/ ۷، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل ،ط:سعيد، البحر: ۲/ ۴۲، كتاب الصلوة باب الوتر والنوافل ،ط:سعيد. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۶۷۵، كتاب الصلوة، باب الوتر، ط:ادارة القرآن كراچى .

☆......دعائے قنوت یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ. (۱)

☆......قنوت میں اسی خاص دعا کا پڑھنا سنت ہے۔(۲)

دعائے قنوت بھول جائے

وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر وہ بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔(۳)

دعائے قنوت بھول گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا، اور رکوع میں جانے کے بعد یاد آیا، تو رکوع کی حالت میں دعائے قنوت نہ پڑھے، اور دعائے قنوت پڑھنے کے لئے دوبارہ کھڑا نہ ہو بلکہ بیٹھ کر

(۱)قال ابن نجیمؒ: ثم ان الدعاء المشهور عندابی حنیفة اللهم انانستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک ......الخ، البحرالرائق: ۲/۴۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. شامی: ۲/۶، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل. ط: سعید، التاتارخانیة: ۱/۶۷۵، کتاب الصلوة، باب الوتر، ط: ادارة القرآن.

(۲)(قوله: وهومطلق الدعاء) ای القنوت الواجب یحصل بأی دعاء کان، فی النهر وأماخصوص اللّهم انانستعینک فسنةفقط، حتی لو اتی بغیره جازاجماعا. شامی: ۱/۴۶۸، کتاب الصلوة، مطلب لاینبغی ان یعدل عن الدرایة اذاوافقتهارواية، ط: سعید. التاتارخانیة: ۱/۴۷۳، کتاب الصلوة، باب الوتر، ط: ادارةالقرآن. البحر: ۲/۴۲، کتاب الصلوة، باب الوتروالنوافل، ط: سعید. هندیة: ۱/۱۱۱، الباب الثامن فی صلاةالوتر، ط: رشیدیة.

(۳)ولهاواجبات لاتفسدبترکهاوتعادوجوبافی العمدوالسهوان لم یفسد له وهی علی ماذکره اربعةعشر (الی ان قال) وقراءة قنوت الوتر. الدر مع الرد، ۱/۴۵۶،۴۶۸، باب صفةالصلاة، ط:

التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز مکمل کر لے، اور اگر رکوع سے کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھ لی اور دوبارہ رکوع نہیں کیا (اور آخر میں سہو سجدہ کیا) تو بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

دعائے قنوت پڑھنا

''وتر میں دعائے قنوت پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا

وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر بھول جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

دعائے قنوت مکمل نہیں ہوئی امام رکوع میں چلا گیا

اگر وتر کی نماز میں امام مقتدی کی دعائے قنوت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو مقتدی کے لئے فوراً رکوع میں جانا ضروری ہے، بقیہ دعائے قنوت پوری کرنے کی

= سعید، هندیة: ۱/ ۱۱۰، کتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: مکتبه حقانیه.
البحر: ۲/ ۴۰، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید.

(۱) ولو نسیه ای القنوت ثم تذکره فی الرکوع لایقنت فیه لفوات محله ولایعود الی القیام فی الاصح، لان فیه رفض الفرض للواجب، فان عادالیه وقنت ولم یعدالرکوع لم تفسد صلاته لکون رکوعه بعدقراءة تامةوسجدللسهو، قنت اولالزواله عن محله، الدرمع الرد: ۲/ ۹، ۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. البحر: ۲/ ۴۲، کتاب الصلوة، باب الوتروالنوافل، ط: سعید. بدائع: ۱/ ۲۷۴، کتاب الصلوة، فصل فی القنوت، ط: سعید.

(۲) أیضاً

اجازت نہیں ہوگی،(۱) کیونکہ اس حالت میں امام کی پیروی واجب ہے، وجہ یہ ہے کہ دعائے قنوت جس قدر بھی پڑھ لے واجب ادا ہو جاتا ہے امام کے پیچھے پوری پڑھنا واجب نہیں۔(۲)

دعائے قنوت میں امام کی پیروی

وتر کی دعائے قنوت میں بھی امام کی پیروی کرنا واجب ہے، اگر کسی مقتدی نے وتر کی دعائے قنوت میں امام کی پیروی نہیں کی تو وہ گنہگار ہوگا، کیونکہ اس نے واجب ترک کیا۔(۳)

دعائے قنوت یاد نہیں

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو جلد از جلد دعائے قنوت یاد کر لینی چاہئے، جب تک یاد نہ ہو دعائے قنوت کی جگہ یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور اگر

---

(۱) (ركع الامام قبل فراغ المقتدى) من القنوت قطعه و (تابعه) (قوله قطعه وتابعه) لان المراد بالقنوت هنا الدعاء الصادق على القليل والكثير وماياتي به منه كاف في سقوط الواجب وتكميله مندوب والمتابعة واجبة فيترك المندوب للواجب شامي: ۲/ ۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(۲) المقتدى يتابع الامام في القنوت في الوتر فلو ركع الامام في الوتر قبل ان يفرغ المقتدى من القنوت فانه يتابع الامام. هندية: ۱/ ۱۱۱، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيديه، الشامي: ۱/ ۴۷۰، كتاب الصلوة، باب بيان صفة الصلاة، مطلب في تحقيق متابعة الامام ط: سعيد، التاتارخانية كتاب الصلاة باب الوتر، ۱/ ۶۷۵ ط: ادارة القرآن.

(۳) "ثم ذكر ماحاصله انه تجب متابعته للامام في الواجبات فعلا وكذا تركا ان لزم من فعله مخالفته الامام في الفعل كتركه القنوت... الخ. شامي: ۱/ ۴۷۰، باب بيان صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ط: سعيد. تاتارخانية كتاب الصلاة باب الوتر، ۱/ ۶۷۵ ط: ادارة القرآن حلبي كبير، ص: ۴۲۴، مبحث صلاة الوتر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

یہ بھی یاد نہ ہوتو دعائے قنوت یاد ہونے تک ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ'' تین مرتبہ یا ''یَارَبِّ'' تین مرتبہ پڑھے۔(۱)

دعائے ماثورہ پڑھنے کی وجہ

آخری قعدہ میں تشہد کے بعد دعا کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا نمازی کو پسند ہو وہ کرے،(۲) اس واسطے کہ نماز سے فارغ ہونے کا وقت ہے، کیونکہ نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے، اور ایسی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے اور دعا کے آداب یہ ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثنا خوانی کی جائے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں درود وسلام اور برکات کے تحفے بھیجے جائیں، پھر اس کے بعد اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے ہدایت اور مغفرت کی دعا کی جائے تاکہ دعا قبول ہو، پھر اس کے بعد دائیں اور بائیں ''السلام علیکم ورحمة اللّٰہ'' کہہ کر نماز سے فارغ ہو جائے۔ (احکام اسلام ص ۶۷)(۳)

---

(۱) "ومن لایحسن القنوت یقول: "ربنا اتنا فی الدنیا حسنة" الآیة وقال ابو اللیث : یقول "اللھم اغفرلی" یکررھا ثلاثا، وقیل یقول "یارب" ثلاثا، ذکرہ فی الذخیرة. شامی : ۷/۲، باب الوتر والنوافل ط:سعید، حلبی کبیر، ص: ۴۲۴، مبحث صلاة الوتر، ط:سھیل اکیڈمی لاھور، تاتارخانیة : ۶۷۵/۱، کتاب الصلاة باب الوتر، ط:ادارة القرآن، ھندیة: ۱۱۱/۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر ط:رشیدیة.

(۲) عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "لاتقولوا السلام علی اللہ فان اللہ ھو السلام، لکن قولوا : التحیات للہ والصلوات والطیبات (الی ان قال) ثم یتخیر من الدعاء اعجبه الیه ، فیدعوا. صحیح البخاری : ۱۱۵/۱ ، کتاب الصلاة باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشھد ولیس بواجب، ط:قدیمی ،مسلم : ۱۷۳/۱ ،کتاب الصلاة، باب التشھد فی الصلاة ،ط: قدیمی ، ابن ماجة : ۶۴/۱ ، اقامة الصلاة ، باب ماجاء فی التشھد، ط:نورمحمد کتب خانه.

(۳) آداب الدعاء.....ھی الثناء علی اللّٰہ تعالیٰ اولا وآخرا والصلاة علی النبی صلی اللہ علیه وسلم کذالک ... وان یبدأ بنفسه وان یدعوا لوالدیه واخوانه المؤمنین ..الخ. حصن حصین.

دعائے ماثورہ رہ گئی

اگر مقتدی نے التحیات اور درود شریف پڑھنے کے بعد دعائے ماثورہ پوری نہیں پڑھی امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے، دعا پوری ہونے کا انتظار نہ کرے۔(۱)

دکان کی حفاظت کے لئے جماعت ترک کرنا

اگر کوئی شخص تاجر ہے، اور اس کو اپنے نوکر پر اعتماد نہیں ہے، تو ایسی صورت میں نماز کے وقت دکان بند کردے تاکہ اطمینان کے ساتھ نماز ادا کر سکے، اور اگر دکان بند کرنا دشوار اور مشکل ہے، اور نوکروں کو دکان پر چھوڑ کر جانے میں نقصان کا اندیشہ ہے تو اس صورت میں یہ شخص دکان میں نماز پڑھ سکتا ہے، (۲) اس میں دنیاوی اعتبار سے نفع ہے لیکن

– المنزل الاول بيان آداب الدعاء ص: ۲۱، ۲۲، ط:نجم العلوم لكهنو. شامي: ۱/ ۵۱۸ ـ ۵۲۰ كتاب الصلوة ، مطلب نص العلماء على استحباب الصلاة ، ط:سعيد.هندية: ۱/ ۷٦، كتاب الصلاة ، الفصل الثالث في سنن الصلوة ، ط:رشيدية .ثم امربالتشهد لانه اعظم الاذكار قال: ثم ليتخير من الدعاء اعجبه اليه" وذالک لان وقت الفراغ من الصلاة وقت الدعاء لانه تغشى بغاشية عظيمة من الرحمة وحينئذ يستجاب الدعاء ومن ادب الدعاء تقديم الثناء على الله والتوسل بنبى الله يستجاب الخ. حجة الله البالغة : ۲/ ٦، الامور التي لابدمنها في الصلاة ط: كتب خانه رشيدية .

(۱) "وان بقيت الصلوات والدعوات يتركها ويسلم مع الامام لأن ترک السنة دون ترک الواجب، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح،ص: ۲۱۸، فصل فيما يفعله المقتدى بعد فراغ امامه، ط:المكتبة الغوثية كراچى.وص: ۳۰۹ ط:قديمي. شامي : ۱/ ۴۹٦، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي ط:سعيد.

(۲) فلاتجب على مريض......وخوف على ماله . (قوله وخوف على ماله) أى من لص ونحوه اذالم يمكنه غلق الدكان او البيت مثلا،...الخ شامي: ۱/ ۵۵۵، ۵۵٦ باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس في الامامة ، الفصل الاول في الجماعة ۱/ ۸۳ ط:حقانيه.وحاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ،فصل يسقط حضور الجماعة ۱/ ۳۰۴ ط:المكتبة الغوثية،وص: ۲۹۷ ،ط:قديمي.

آخرت کے اعتبار سے بہت ہی بڑا نقصان ہے۔(۱)

دکان میں نماز پڑھنا

نماز صحیح ہونے کے لئے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے،(۲) لہذا اگر دکان کی جگہ پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ جامع مسجد کی جماعت چھوڑ کر دکان میں فرض نماز پڑھنے میں چند خرابیاں ہیں، ایک مسجد میں نہ جانے کا گناہ ہوگا دوسرا جامع مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرنے میں فی رکعت پانچ سو رکعات کا ثواب ملے گا اور دکان میں پڑھنے سے فی رکعت صرف ایک رکعت کا ثواب ملے گا، اس اعتبار سے فی رکعت ۴۹۹ رکعات کے ثواب کا نقصان ہے، اور چار رکعت والی نماز میں ۱۹۹۶ رکعات کے ثواب کا نقصان ہے، اس لئے پانچ وقت کی فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔(۳)

---

(۱) عن ابن عمر رضی الله عنهما: ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: صلاة الجماعة افضل من صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة، صحيح مسلم: ۱/۲۳۱، كتاب الصلاة، باب فضل الجماعة، ط: قديمي كراچي. واخرجه البخاري في كتاب الاذان: ۱/۸۹، باب فضل صلاة الجماعة، ط: قديمي

(۲) تطهير النجاسة من بدن المصلي والمكان الذى يصلي عليه واجب، هكذا في الزاهدي من باب الانجاس، فتاوى عالمگيرى: ۱/۵۸ كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلوة، الفصل الاول في الطهارة، ط: رشيدية. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۰۲، ۴۰۳، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ط: سعيد، والبحر ۱/۲۶۶، كتاب الصلاة باب شروط الصلوة ط: سعيد.

(۳) عن انس بن مالك رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلاة الرجل في بيته بصلاة وصلاته في مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة، وصلاته في المسجد الذى يجمع فيه بخمسمائة صلاة وصلاته في المسجد الأقصىٰ بخمسين الف صلاة وصلاته في مسجدى بخمسين الف صلاة، وصلاته في المسجد الحرام بماة الف صلاة. رواه ابن ماجة، مشكوة، ص: ۷۲، باب المساجد ومواضع الصلاة الفصل الثالث، ط: قديمي، سنن ابن ماجة: ۱/۵۴۷، باب ماجاء في الصلاة في المسجد الجامع، ط: دار الجيل بيروت. وص: ۱۰۲، ط: قديمي، وص: ۲۰۲، ط: دار السلام رياض، رقم الحديث: ۱۴۱۳ ورواه الطبراني في الاوسط (۷۰۰۴) ۸/۷ ط: مكتبة المعارف الرياض تحقيق: الدكتور محمود الطحان.

دل سے دعا نکلنا

اگر نماز میں کسی کے لئے دل سے دعا نکلے کوئی لفظ زبان سے ادا نہ ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

دل میں نیت کچھ تھی زبان سے کچھ اور نکلا

مثلاً دل میں عصر پڑھنے کی نیت تھی اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں نماز ہو جائے گی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے، زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۲)

دماغی امراض

خشوع وخضوع کے ساتھ دیر تک سجدہ کرنا دماغی امراض کا علاج ہے، دماغ اپنی ضروریات کے مطابق خون سے ضروری اجزاء حاصل کر کے فاسد مادوں کو خون کے ذریعے گردوں کو واپس بھیج دیتا ہے تا کہ گردے انہیں پیشاب کی شکل میں باہر نکال دیں۔ سجدہ

---

(۱) عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتي ماوسوست به صدورها مالم تعمل به اوتتكلم (متفق عليه) مشكوة المصابيح ،ص:۱۸، كتاب الايمان باب في الوسوسة ،ط:قديمي. وفي عمدة القاری شرح صحيح البخاری : لوحدث نفسه في الصلاة لم يكن عليه اعادة وقدحرم الله تعالى الكلام في الصلاة فلو كان حديث النفس في معنى الكلام لكانت صلاته تبطل،عمدة القاری،۷/۸۹ جزء: ۱۳ . كتاب العتق، باب الخطأوالنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه، ط:رشيدية ودار الفكر. كذا في شرح الطيبي على مشكوة المصابيح : ۱/۲۰۱، كتاب الايمان، باب الوسوسة ط:ادارة القرآن كراچی.

(۲) والمعتبرفيها عمل القلب اللازم للارادة ، فلاعبرة للذكر باللسان ان خالف القلب لانه كلام لانية ، وفي الرد: (قوله ان خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهوا اجزأه كما في الزاهدی قهستانی. الدرمع الرد ۱/۴۱۵ كتاب الصلوة بحث النية، ط: سعيد، حلبي كبير ، ص: ۲۴۷، الشرط السادس ط:سهيل اكيڈمی لاهور، وفي البحر : ۱/۲۷۷ كتاب الصلوة ، باب شروط الصلوة ط:سعيد.

سے اٹھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ سر جھکا ہوا ہو اور بازو سیدھے اور ان میں قدرے تناؤ ہو۔ اٹھتے وقت ران پر ہتھیلیاں بھی رکھیں، کمر کو پوری کوشش سے اوپر اٹھائیں اور آہستہ سے کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۷۵)

دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں جہر کیا

اگر کسی امام نے دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (۱)

دنیا کی پانچ سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں، اور بھول کر رکوع میں چلا گیا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا، (۲) اور اگر قصداً رکوع میں چلا گیا تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگی، کیونکہ چھوٹی تین آیتیں اور بڑی ایک آیت کا پڑھنا واجب ہے، اور اس نے

---

(۱) والجهر والمخافتة في محله واجب كما عرف، ولو جهر الامام فيما يخافت او خافت فيما يجهر قدر ماتجوزبه الصلاة يجب سجود السهو عليه. حلبي كبير، ص: ۴۵۸، كتاب الصلوة، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۸۱، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد، هندية: ۱/ ۱۲۸ كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية.

(۲) لو قرأ الفاتحة وآيتين فخرّ راكعاً ساهياً ثم تذكر عاد واتم ثلاثا وعليه سجود السهو كذا في الظهيرية. هندية: ۱/ ۱۲۶، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في سجدة السهو، ط: رشيديه، تاتارخانية: ۱/ ۴۴۵، فصل في القراءة، ط: ادارة القرآن، حلبي كبير، ص: ۲۷۷، فرائض الصلاة، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمي.

اس پر عمل نہیں کیا۔(۱)

دوا سے بے ہوش ہو گیا

اگر کوئی شخص دوا کے استعمال سے بے ہوش ہو گیا ہے، تو اس دوران جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرنا لازم ہوگا، جیسے کوئی سو رہا ہے، اور بیدار ہونے کے بعد سونے کے زمانے کی تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۲)

دوبارہ فرض نماز پڑھنے کی صورت میں سنتوں کا حکم

''فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوپٹہ

☆.....عورتوں کو نماز کے دوران موٹا دوپٹہ استعمال کرنا چاہئے، اگر باریک دوپٹہ استعمال کریں گی اور اندر سے بدن نظر آئے گا تو نماز نہیں ہوگی۔(۳)

(۱) ولها واجبات لاتفسد بتركها وتعاد وجوبافي العمد والسهو ان لم يسجد له..وهي... ضم سورة اومـاقامها وهوثلاث آيات قصار. الدرمع الرد: ۱/ ۴۵۶، ۴۵۸، كتاب الصلوة، مطلب في واجبات الصلوة،ط:سعيد.حلبي كبير،ص:۲۷۸،فرائض الصلوة،الثالث القراء ة،ط:سهيل اكيڈمي، تاتارخانية: ۱/ ۴۴۲، كتاب الصلوة ، فصل في القراء ة، ط:ادارة القرآن.

(۲) ومن زال عقله ببنج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت لانه بصنع العباد كالنوم (قوله بصنع العباد) أي وسقوط القضاء عرف بالاثر اذا حصل بآفة سماوية فلايقاس عليه ماحصل بفعله. الدرمع الرد: ۲/ ۱۰۲، كتاب الصلوة،باب صلوة المريض،ط:سعيد.البحر: ۲/ ۱۱۷، ۱۱۸ كتاب الصلوة،باب صلوة المريض،ط:سعيد.هندية: ۱/ ۱۳۸، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط: حقانيه.

(۳) والثوب الرقيق الذى يصف ماتحته لاتجوز الصلوة فيه كذا في التبيين عالمگيرى: ۱/ ۵۸، كتاب الصلوة، الباب الثالث في الشروط ، ط:حقانيه، شامي: ۱/ ۴۱۰، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة ط:سعيد، البحر: ۱/ ۲۶۷، كتاب الصلوة ، باب شروط الصلوة ط:سعيد.

☆......اگر عورت کو نماز کے دوران ''دوپٹہ'' ٹھیک کرنے کی ضرورت پڑے تو دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ ٹھیک کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے، نماز خراب کرنے کے لئے نہیں کیا۔(۱)

دوپٹہ باریک ہے

اگر عورت نے ایسا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز ادا کی جس سے بالوں کی رنگت نظر آتی ہے، یا بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوگی۔(۲)

دو رکعت ملی

اگر چار رکعت والی نماز میں جماعت کے ساتھ صرف دو رکعت ملی ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی دو رکعت میں "الحمد" اور سورت دونوں پڑھے اور اگر جماعت میں شامل ہوتے وقت ثناء نہیں پڑھی تو امام کے سلام کے بعد جب کھڑا ہو تو ثناء بھی پڑھے۔(۳)

---

(۱) ويفسدها كل عمل كثير ليس من اعمالها ولا لاصلاحها، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۶۲۴، كتاب الصلوة باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، ط:سعيد، البحر: ۱۳/۲، كتاب الصلوة، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها ط:سعيد، الفقه الاسلامي وادلته: ۱۰۳۱/۲ كتاب الصلوة، الفصل السابع مبطلات الصلوة ومفسداتها ط:رشيدية كوئٹه.

(۲) وعادم ساتر لايصف ماتحته، وفي الرد (قوله لايصف ماتحته) بأن يرى منه لون البشرة، احترازاً عن الرقيق والزجاج، شامي: ۱/۴۱۰، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة ط:سعيد، هندية: ۱/۵۸ كتاب الصلوة، الباب الثالث في شروط الصلوة، ط:رشيدية. البحر: ۱/۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط:سعيد.

(۳) والمسبوق وهو من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد حتى يثنى ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها فيما يقضيه اى بعد متابعته لامامه... ويقضى اول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط، ولا يقعد قبلها، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۷، باب الامامة ط:سعيد هندية: ۱/۹۰، ۹۱، كتاب الصلوة، الباب الخامس في الامامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ط: رشيدية. حلبي كبير ص:۴۶۸، فصل في سجود السهو ط:سهيل اكيڈمي لاهور.

دوڑنا

☆......اگر امام صاحب رکوع میں ہیں، تو تاخیر سے آنے والے لوگ رکوع میں شرکت کرنے کے لئے دوڑتے ہیں، بھاگتے ہیں، شریعت کی رو سے ایسا کرنا درست نہیں، بلکہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے اطمینان اور سکون کے ساتھ آئیں، اگر رکوع مل گیا تو شامل ہو جائیں، ورنہ رکعت نکل جانے کی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرلیں۔(۱)

☆......مسجد میں دوڑنا مسجد کے آداب اور احترام کے خلاف ہے، اس سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، اور نماز میں خلل بھی آتا ہے، اس لئے مسجد میں دوڑنے سے بچنا ضروری ہے، ایک حدیث میں ہے: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لئے اطمینان اور وقار سے چلو، اور دوڑو نہیں۔(۲)

☆......دوڑنے سے بچنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ نماز کے لئے کچھ وقت لے کر نکلیں تا کہ جماعت کی نماز تکبیر اولیٰ سے مل جائے۔

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: "من اتی منكم الصلاة، فليأتها بوقار وسكينة" (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة رضی الله عنه: ۲۸۲/۲ ط: المكتب الاسلامی بيروت، بخاری: ۸۸/۱، كتاب الصلاة باب لايسعی الی الصلاة، وليأت بالسكينة والوقار، ط: قديمی. مسلم: ۲۲۰/۱ كتاب الصلاة باب استحباب اتيان الصلاة بوقار وسكينة ط: قديمی.

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: اذا سمعتم الاقامة فامشوا الی الصلاة وعليكم بالسكينة والوقار ولاتسرعوا. بخاری: ۸۸/۱، كتاب الصلاة، باب لايسعی الی الصلاة، وليأت بالسكينة والوقار، ط: قديمی. وفی عمدة القاری شرح صحيح البخاری: "وفيه البحث علی التأنی والوقار عند الذهاب الی الصلاة: ۱۵۴/۵، كتاب الصلاة باب لايسعی الی الصلاة وليأت بالسكينة والوقار ط: ادارة الطباعة المنيرية، المسند للامام احمد بن حنبل: ۲۸۲/۲، مسند ابی هريرة رضی الله عنه ط: المكتب الاسلامی، بيروت.

دو سجدے مقرر ہونے کی وجہ

''سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرا سلام امام کے سلام سے پہلے پھیر دیا

اگر مقتدیوں نے پہلا سلام امام کے ساتھ پھیرا لیکن دوسرا سلام امام سے پہلے پھیر دیا اور امام نے بعد میں پھیرا ہے، تو نماز صحیح ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا برا ہے اچھا نہیں۔ (۱)

دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کردی

اگر امام نے پہلی رکعت میں ''سورۂ تبت'' پڑھی اور دوسری رکعت میں ''اذاجاء'' (سورۂ نصر) شروع کردی تو'' سورۂ نصر'' ہی کو پوری کرنا چاہئے اس کو چھوڑ کر کسی اور سورت مثلا ''سورۂ اخلاص'' کو پڑھنا مکروہ ہے۔ (۲)

دوسری منزل میں صف بنانا

جماعت کی نماز کے دوران جب تک پہلی منزل میں جگہ ہو، دوسری منزل میں

---

(۱) وتنقطع به التحريمة بتسليمة واحدة، برهان وقد مر وفي التاتارخانية : ماشرع في الصلاة مثنى فللواحد حكم المثنى فيحصل التحليل بسلام واحد كما يحصل بالمثنى، الدرمع الرد : ۱/۵۲۵، فصل في بيان تاليف الصلاة ط: سعيد. ان سلم المقتدى قبل الامام وذهب ان كان بعذر يجوز وان لم يكن بعذر يكره مخالفته الامام . التاتارخانية : ۱/۵۵۴ ، كتاب الصلاة ، كيفية الصلاة ط:ادارة القرآن، شامي: ۱/۴۷۳، كتاب الصلاة، مطلب في سنن الصلاة ط:سعيد.بدائع: ۱/۲۱۴،فصل في سنن الصلاة،ط:سعيد.تذكرة الخليل ،ص:۲۰۷.

(۲)وفي القنية:قرأ في الأولىٰ الكافرون،وفي الثانية - ألم تر - أو- تبت - ثم ذكريتم،وقيل يقطع ويبدأ،الدرمع الرد: ۱/۵۴۷.(قوله ألم ترأو تبت)أى نكس او فصل بسورة قصيرة.(قوله ثم ذكر يتم)أفاد أن التنكيس اوالفصل بالقصيرة إنما يكره اذا كان عن قصد فلوسهواً فلا، كمافي شرح القنية،واذا انتفت الكراهة فإعراضه عن التى شرع فيهالاينبغي،وفي الخلاصة:افتتح سورة وقصده سورة أخرىٰ فلماقرأآية أو آيتين أراد أن يترك تلك السورة ويفتتح التي أرادهايكره.وفي الفتح: ولوكان أى المقروء حرفاًواحداً،شامي: ۱/۵۴۷،قبل باب الامامة،ط:سعيد.

صف بنانا، اسی طرح جب تک دوسری منزل میں جگہ ہو، تیسری منزل میں صف بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

دوسرے سجدے سے اٹھنا

دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائے کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک، پھر پیشانی، سجدے کی ہیئت وکیفیت وہی ہونی چاہیے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی، سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔(۲)
اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر جسم بھاری ہے، یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارا لینے کے بغیر اٹھنا مشکل ہے تو سہارا لے کر اٹھنا جائز ہے۔(۳)

دوسرے سلام سے پہلے مقتدی کا قبلہ سے پھر جانا

امام کو چاہیے کہ سلام کو اتنا لمبا نہ کرے کہ مقتدیوں کا سلام درمیان ہی میں ختم ہو جائے جو مقتدی امام کے پہلے سلام کے بعد دوسرا سلام پورا ہونے سے پہلے منہ قبلہ سے

(۱) عن انس رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر. سنن ابی داؤد، ص: ۹۸، کتاب الصلوة، باب تسویة الصفوف، ط: میر محمد. (قوله فما کان من نقص) والقصد من ذالک: ان لایخلی موضع من الصف الاول مهما امکن وکذالک من الثانی والثالث وهلم جرا الی ان تنتهی وتکمل الصفوف فاذا کان ثمة نقص یجعل ذلک فی الصف الأخیر، شرح سنن ابی داؤد للعینی: ۳/ ۲۲۱، کتاب الصلاة باب تسویة الصفوف، ط: مکتبة الرشد ریاض. شامی: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، ط: سعید.

(۲) ویسجد واضعا رکبتیه اولا لقربهما من الارض ثم یدیه الالعذر، ثم وجهه مقدما انفه لمامر (بین کفیه اعتبارا لآخر الرکعة باولها ضاما اصابع یدیه لتوجه للقبلة ویعکس نهوضه (قوله ویعکس نهوضه) ای یرفع فی النهوض من السجدة وجهه اولا ثم یدیه ثم رکبتیه. شامی: ۱/ ۴۹۷-۴۹۸ کتاب الصلاة فصل فی صفة الصلاة ط: سعید. عالمگیری: ۱/ ۷۵، کتاب الصلاة الفصل الثالث فی سنن الصلاة وکیفیتها وآدابها، ط: رشیدیة، حلبی کبیر ص: ۳۲۱ صفة الصلوة ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) ویکبر للنهوض بلااعتماد (قوله بلااعتماد) ای علی الارض، قال فی الحلیة والاشبه انه سنة او مستحب عند عدم العذر فیکره فعله تنزیها لمن لیس له عذر، شامی: ۱/ ۵۰۶، کتاب الصلوة فصل فی صفة الصلوة، ط: سعید. عالمگیری: ۱/ ۷۵ کتاب الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: حقانیة. حلبی کبیر ۳۲۳، صفة الصلوة ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

پھیر کر بیٹھ جاتا ہے، اس کی نماز فاسد تو نہیں ہوگی لیکن مکروہ ضرور ہوگی، اس لئے ایسا نہ کرے بلکہ صبر سے کام لے، امام کے ساتھ شروع سے پہلے سلام تک صبر کیا تو دوسرے سلام تک بھی صبر کرے۔(۱)

دوسرے کو دیکھ کر نماز پڑھنا

''مسبوق، مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دوسرے کی زمین پر نماز پڑھی

اگر دوسرے کی زمین پر اجازت کے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا

☆......اگر کوئی نمازی نماز کے اندر دوسرے کے بتانے پر عمل کرے گا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱) (قوله ولو اتمه الخ) ای لو اتم المؤتم التشهد ، بأن أسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتى بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز ای صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان...... وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر . شامی: ۱/۵۲۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط:سعيد كراچی. هندية: ۱/۷۱، كتاب الصلاة ، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط:حقانيه.

(۲) (قوله وارض مغصوبة او للغير) لا حاجة الى قوله او للغير اذ الغصب يستلزمه ، اللّٰهم الا ان يراد الصلوٰة بغير الاذن وان كان غير غاصب ...... وفيها تكره فی ارض الغير لو مزروعة او مكروبة الا اذا كانت بينهما صداقة او رأى صاحبها لا يكرهه فلا بأس. شامی: ۱/۳۸۱، كتاب الصلاة، مطلب فی الصلوٰة فی الارض المغصوبة. ط: سعيد كراچی.

(۳) حتى لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف :حد فوسع له فسدت، بل يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۲۲، كتاب الصلوٰة ،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۳۰ ، الباب السابع فيما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها. ط: ماجديه كوئٹه. شامی: ۱/۵۷۱، باب الامامة،ط: سعيد كراچی.

☆اگر کوئی شخص بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے ایسا ہوگیا کہ اس کے دماغ کام نہیں کرتا ہے، یا نماز کی نیت باندھنے کے بعد کیا پڑھنا ہے؟ کیا کرنا ہے؟ یا کتنی رکعت ہوئی ہے؟ یاد نہیں رہتا تو ان صورتوں میں دوسرے آدمی کے لئے بتانا جائز ہوگا، اس سے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر نمازی نے ایسے آدمی سے لقمہ لیا جو اس کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے تو لقمہ لینے والے نمازی کی نماز فاسد ہوجائے گی۔(۲)

---

(۱) (واشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغي ان يجزيه كذا في القنية الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۰، (قوله ولو اشتبه على مريض، الخ) اى بان وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح (قوله ينبغي ان يجزيه) قد يقال انه تعليم وتعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو في الصلاة قلت: وقد يقال انه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتامل، شامي: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ،قبل مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۹، باب صلاة المريض، قوله والا اخرت، ط: سعيد كراچي. مصل أقعد عند نفسه انسانا فيخبره اذا سها عن ركوع او سجود يجزيه اذا لم يمكنه الا بهذا، هندية: ۱/ ۱۳۸، قبيل الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئته.

الاستفسار: مريض يشتبه عليه اعداد الركعات بسبب شدة المرض او لنعاس يلحقه، فيلقنه غيره، هل يجزيه؟ الاستبشار: يجزيه، لان التلقين من الغير، وان كان مفسدا، لكن الضرورة تبيح المحظورات في القنية: "شم" اى شرف الائمة المكي: مريض يشتبه عليه اعداد الركعات والسجدات، لا يلزم الاداء ولو اداها بتلقين غيره، ينبغي ان يجزيه، "قع" اى قاضي عبد الجبار: مصل اقعد عند نفسه انسانا ليخبره اذا سهى عن الركوع والسجود، ويجزئه اذا لم يمكنه الا بهذا، قلت: وبهذا يخرج حكم جواز صلاة الشيخ الفاني الذى وصل الى ارذل العمر، ويشتبه عليه اعداد الركعات في الصلاة، فينبغي ان يجوز بتلقين غيره. نفع المفتي والسائل مجموعه رسائل اللكنوى ،ما يتعلق بالاعذار المسقطة لاركان الصلاة، ۴/ ۱۲۹، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) وان فتح غير المصلي على المصلي فاخذ بفتحه تفسد كذا في منية المصلي، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجديه كوئته. بدائع: ۱/ ۲۳۶، كتاب الصلاة، فصل واما بيان حكم الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

☆......اسی طرح اگر نمازی نے نماز کے دوران ایسے آدمی کی بتائی ہوئی کسی بات پر عمل کیا جو اس کے ساتھ نماز میں شامل نہیں تو نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً صف میں کوئی جگہ خالی ہے، اور کسی باہر کے آدمی نے نمازی سے یہ کہا کہ خالی جگہ کو پر کرلو اور نمازی نے اس کا کہنا مان لیا تو نمازی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس لئے ایسی صورت میں کچھ دیر وقفہ کرے، پھر اپنی مرضی سے وہ کام کرے، مثلاً خالی جگہ پر کرے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا

فرض نماز کی ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، مگر نماز ہو جاتی ہے، سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، اور دوبارہ پڑھنا بھی لازم نہیں ہوتا۔(۲)

دو فرض نمازوں کو ایک وقت پر پڑھنا

دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں کسی عذر سے جمع نہ کرے، نہ سفر میں، نہ حضر میں، نہ بیماری میں کیونکہ یہ حرام ہے، اور ہر نماز کو اپنے اپنے وقت کے اندر پڑھنا فرض ہے، اس

---

(۱) وفی القنیة: قیل لمصل منفرد تقدم او دخل رجل فرجة الصف فتقدم المصلی حتیٰ وسع المکان علیه فسدت صلوته وینبغی ان یمکث ساعة ثم یتقدم برأی نفسه وعلله فی شرح القدوری بانه امتثال لغیر امر الله تعالیٰ. شامی: ۱/۵۷۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: ماجدیه کوئته.

(۲) ویکره تکرار السورة فی رکعة واحدة فی الفرائض ولا بأس بذلک فی التطوع ،الخ، هندیة: ۱/۱۰۷، کتاب الصلاة الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها،ط: ماجدیه کوئته.قوله ویکره الفصل بسورة قصیرة ... وفی التاتارخانیة : اذا جمع بین سورتین فی رکعة رأیت فی موضع انه لا باس به وذکر شیخ الاسلام لا ینبغی له ان یفعل علی ما هو ظاهر الروایة. وفی شرح المنیة: الاولیٰ ان لا یفعل فی الفرض ولو فعل لا یکره الا ان یترک بینهما سورة او اکثر، شامی: ۱/۵۴۶، قبل باب الامامة.ط:سعید کراچی.

میں تاخیر کرنا گناہ ہے، اگر چہ بعد میں بھی پڑھنا فرض ہے۔(۱)

اور جمع کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ بعد والی نماز، پہلے والی نماز کے وقت میں پڑھی جائے مثلاً ظہر کے وقت میں ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز بھی پڑھی جائے تو اس صورت میں عصر کی نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ وقت سے پہلے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ایسی صورت میں عصر کی نماز کو عصر کے وقت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

دوسری صورت یہ ہے کہ پہلی نماز اتنی دیر کر کے پڑھے کہ اس کا وقت جاتا رہے یعنی دوسری نماز کے وقت میں پڑھے، مثلاً عصر کے وقت میں پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے، یا عشاء کے وقت میں پہلے مغرب کی نماز پڑھے، پھر اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے ،اس صورت میں پہلی نماز قضاء کے طور پر ذمہ سے ادا ہو جائے گی لیکن قضاء کرنے کی

(۱، ۲) (ولا جمع بین فرضین فی وقت بعذر) سفر و مطر خلافا للشافعی، وما رواہ محمول علی الجمع فعلا لا وقتا (فان جمع فسد لو قدم) الفرض علی وقتہ وحرم لو عکس ای اخرہ عنہ(وان صح) بطریق القضاء(الا لحاج بعرفة و مزدلفة) الدر مع الرد: ۳۸۲/۱، (قولہ محمول الخ) ای ما رواہ مما یدل علی التاخیر محمول علی الجمع فعلا لا وقتا: ای فعل الاولیٰ فی آخر وقتھا والثانیة فی اول وقتھا...... وفی الصحیحین عن ابن مسعود " والذی لا الہ غیرہ ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ قط الا لوقتھا الا صلاتین جمع بین الظھر والعصر بعرفة وبین المغرب والعشاء بجمع ویکفی فی ذلک النصوص الواردة بتعیین الاوقات من الآیات والاخبار وتمام ذلک فی المطولات کالزیلعی وشرح المنیة، وقال سلطان العارفین سیدی محی الدین نفعنا اللہ بہ: والذی اذھب الیہ انہ لا یجوز الجمع فی غیر عرفة ومزدلفة، لان اوقات الصلاۃ قد ثبتت بلا خلاف، ولا یجوز اخراج صلاۃ عن وقتھا الا بنص غیر محتمل، اذ لا ینبغی ان یخرج عن امر ثابت بامر محتمل ، ھذا لا یقول بہ من شم رائحة العلم، وکل حدیث ورد فی ذلک فمحتمل انہ یتکلم فیہ مع احتمال انہ صحیح لکنہ لیس بنص ، کذا نقلہ عنہ سیدی عبد الوھاب الشعرانی فی کتابہ "الکبریت الاحمر فی بیان علوم الشیخ الاکبر" شامی: ۳۸۲/۱، قبل باب الاذان ، ط: سعید کراچی. ھندیة: ۵۲/۱، الباب الاول فی المواقیت، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الاوقات. ط: رشیدیة کوئٹہ. البحر الرائق: ۲۵۴/۱، قبیل باب الاذان ،ط: سعید کراچی.

وجہ سے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔(۱)

البتہ سفر یا بیماری کی وجہ سے حقیقتاً تو نہیں صورتاً جمع کرنے کی اجازت ہے (۲) اور اس کی صورت یہ ہے کہ پہلے وقت کی نماز کو اس کے آخری وقت میں ادا کرے اور دوسرے وقت کی نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھے، مثلاً مغرب کی نماز کو شفق غائب ہونے سے پہلے پہلے پڑھے اور عشاء کی نماز کو شفق غائب ہوتے ہی جلدی پڑھے تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ حقیقتاً دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا ہوئی ہیں۔(۳)

عرفات اور مزدلفہ اس حکم سے مستثنٰی ہیں، عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر، ظہر کے وقت میں پڑھی جائیں، اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں ادا کی جائیں، اور مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو جمع کرنے کے لئے امام کی شرط

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) عن عائشة رضی الله عنها قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر يؤخر الظهر ويقدم العصر ويؤخر المغرب ويقدم العشاء قال الطحاویؒ: فثبت بما ذكرنا ان ما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجمع بين الصلاتين انه تأخير الاولیٰ وتعجيل الآخرة، وكذالك كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده يجمعون بينهما. شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۱۲۔ ۲۱۵، كتاب الصلاة، باب: الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمی كراچی. وفی الدر: ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر ...... فان جمع فسد. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۸۱۔ ۳۸۲، كتاب الصلاة، قبل باب الاذان، ط: سعيد كراچی.

(۳) عن نافع قال اقبلنا مع ابن عمر رضی الله عنهما حتیٰ اذا كنا ببعض الطرق استصرخ على زوجته بنت ابی عبيد فراح مسرعاً حتیٰ غابت الشمس فنودی بالصلاة فلم ينزل حتیٰ اذا امسیٰ فظننا انه قد نسی فقلت: الصلاة فسكت حتیٰ اذا كاد الشفق ان يغيب نزل فصلى المغرب وغاب الشفق وصلى العشاء وقال هكذا كنا نفعل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جدبنا السير، شرح معانی الآثار: ۱/ ۲۱۰، كتاب الصلاة، باب: الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمی كراچی، واخرجه ابو داؤد فی الصلاة برقم [۱۲۱۲] والنسائی فی المواقيت،[۴۸] وانظر الی الحاشية رقم ۱ فی الصفحة التالية.

نہیں ہے، اور عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی شرط ہے، ورنہ وہ اپنے اپنے خیمے میں اپنے اپنے وقت پر نماز ادا کرے۔(۱)

دو قرائتیں

قرآن مجید میں بعض جگہ بعض الفاظ کے کسی حرف کے اوپر یا نیچے چھوٹا سا ایک حرف لکھا جاتا ہے مثلاً یَبْصُطُ، هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ، عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ کے اوپر چھوٹا سا ''سین'' لکھا ہوا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ لفظ ''سین'' اور ''صاد'' دونوں حرفوں سے پڑھا گیا ہے، اور تلاوت کرنے والا خواہ ''سین'' یا ''صاد'' پڑھے دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہے۔ اور یہ مطلب نہیں کہ ایسے کلمات کو دو دفعہ پڑھے بلکہ ایک ہی دفعہ پڑھے چاہے ''سین'' سے یا ''صاد'' سے۔(۲)

دو مثل

''دو مثل'' سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جائے تو دو مثل ہے۔(۳)

---

(۱) ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر...... فان جمع فسد ...... الا لحاج بعرفة ومزدلفة. (وفي الرد: (قوله بعرفة) بشرط الاحرام والسلطان او نائبه والجماعة بين الصلاتين، ولا يشترط كل ذلك في جمع المزدلفة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱-۳۸۲، كتاب الصلاة، قبل باب الاذان، ط: سعيد كراچي. ونصب الراية: ۳/ ۵۸-۵۹، كتاب الحج، احاديث في الجمع بين الظهر والعصر بعرفات وبين المغرب والعشاء بالمزدلفة، ط: دار القبلة للثقافة الاسلامية جده. وشرح معاني الأثار: ۲/ ۲۹۰، كتاب مناسك الحج، باب: الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمي كراچي.

(۲) ولو قرأ مكان السين صادا في بعض المواضع يجوز، وفي بعضها لا يجوز نحو قوله تعالىٰ "لست عليهم بمسيطر" و "بمصيطر" و بصطة" كلاهما صح في القرآن. تاتارخانية: ۱/ ۴۶۹، كتاب الصلاة، نوع في زلة القارى، ط: ادارة القرآن كراچي. جلالين سورة الغاشية: ۲/ ۴۹۷، ط: قديمي.

(۳) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفئي كذا في الكافي، هندية: ۱/ ۵۱، كتاب الصلاة، الباب الاول في المواقيت، ط: رشيدية كوئته. تاتارخانية: ۱/ ۴۰۲، كتاب الصلاة، الفصل الاول في المواقيت، ط: ادارة القرآن كراچي.

دومثل سایہ ہونے کے بعد غروب آفتاب تک کا وقفہ

دومثل سایہ ہونے کے بعد آفتاب غروب ہونے تک کا وقفہ کم از کم ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ ہے، اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے چھ ۶ منٹ ہے، موسم کے لحاظ سے وقفہ اس کے درمیان رہتا ہے، اس سے باہر نہیں ہوتا، البتہ بعض مقامات پر محل وقوع کے فرق کی بنا پر قدرے کم وبیش ہوتا ہے۔(۱)

دومرتبہ رکوع کرلیا

''رکوع دومرتبہ کرلیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا

''ایک سورت کو دونوں رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں رکعتوں میں ایک رکوع مکرر پڑھنا

''رکوع مکرر پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

دونوں سجدوں کے درمیان

دونوں سجدوں کے درمیان اس کیفیت سے بیٹھنا چاہئے جس کیفیت سے دورکعات یا نماز کے آخر میں سجدوں کے بعد بیٹھنا ہوتا ہے، یعنی ایک سجدہ کرنے کے بعد ''اللّٰہ اکبر'' کہہ کر سر کو زمین سے اٹھائے، اور اطمینان سے دوزانو ہوکر سیدھا بیٹھ جائے اور بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے، اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرے کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں، اور دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں

---

(۱) عمدة الفقه: ۲/ ۲۶، كتاب الصلاة، فائدة قبل باب: اذان اور اقامت کا بیان، ط: ادارہ مجددیہ، کراچی۔ ۱۸۔

کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں، انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں، اور نظر اپنی گود کی طرف ہو، اور اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جاسکے، اور اگر اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں یہ دعا: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" پڑھی جاسکے تو بہتر ہے، لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔(۱)

دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں پڑھنا

۱......دو وقتوں کی نمازوں کا ایک ہی وقت میں پڑھنا جائز نہیں مگر دو وقتوں میں پڑھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) (وبعد فراغه من سجدتي الركعة الثانية يفترش) الرجل (رجله اليسرى) فيجعلها بين اليتيه (ويجلس عليها وينصب رجله اليمنى ويوجه اصابعه) في المنصوبة نحو القبلة هو السنة في الفرض والنفل (ويضع يمناه على فخذه اليمنى ويسراه على اليسرى، ويبسط اصابعه) مفرجة قليلا (جاعلا اطرافها عند ركبتيه) ولا يأخذ الركبة هو الأصح لتتوجه للقبلة، الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۸، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعيد كراچي. (ويجلس بين السجدتين مطمئنا) لما مر ويضع يديه على فخذيه كالتشهد، الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۵، حلبي كبير، ص: ۳۲۲ ـ ۳۲۷، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي. عن ابن عباس رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين: اللّٰهم اغفرلي وارحمني وعافني واهدني وارزقني. ابوداؤد: ۱/ ۱۳۰، كتاب الصلاة، باب بين السجدتين، ط: امداديه وفي الدر: ويجلس بين السجدتين وليس بينهما ذكر مسنون على المذهب وما ورد محمول على النفل، شامي: ۱/ ۵۰۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۵۶۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر......فان جمع فسد، الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱ ـ ۳۸۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. ولا يجمع بين صلاتين في وقت واحد لا في السفر ولا في الحضر بعذر ما...... الخ، هندية: ۱/ ۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في بيان فضيلة الاوقات، ط: رشيدية، شرح معاني الآثار: ۱/ ۱۲۲ ـ ۱۲۵، كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو، ط: قديمي كراچي.

۲......عرفہ میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں عصر اور ظہر کی نماز کا ظہر کے وقت میں پڑھنا ناجائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں نمازوں کو ایک ہی وقت میں پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔(۱)

۳......مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کا عشاء کے وقت میں ادا کرنا منع نہیں بلکہ دونوں نمازوں کو عشاء کے وقت ملا کر پڑھنا شریعت کا حکم ہے۔(۲)

دہرانا

اگر امام کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھنے کے بعد بھول گیا اور آگے بڑھ نہ سکا، اور سورت کے اس حصہ کو بار بار دہراتا رہا، پھر سورت کے شروع سے پڑھ کر آخر تک ختم کیا اور رکوع کر لیا تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۳)

دھوپ

جماعت کی نماز کے دوران دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑے ہو کر نماز میں شریک ہونے سے نماز ہو جاتی ہے، اگر صفیں ملی ہوئی ہیں، درمیان میں خالی جگہ نہیں ہے۔

(۱، ۲) ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر ..... فان جمع فسد......الا لحاج بعرفة ومزدلفة قوله (بعرفة) بشرط الاحرام و السلطان او نائبه والجماعة بين الصلاتين ولا يشترط كل ذلك في جمع المزدلفة. الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱ـ ۳۸۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في بيان فضيلة الاوقات ،ط: رشيدية كوئته. شرح معاني الآثار: ۲/ ۲۹۰، كتاب مناسك الحج، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمي كراچي.

(۳) واذا كرر آية واحدة مرار فان كان في التطوع الذي يصلي واحدة فذلك غير مكروه وان كان في الصلوة المفروضة فهو مكروه في حالة الاختيار، واما في حالة العذر والنسيان فلا بأس هكذا في المحيط، هندية: ۱/ ۱۰۷، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالا يكره،ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۵۲، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي

اور اگر صفیں ملی ہوئی نہیں ہیں، درمیان میں خالی جگہ ہے، تو اس صورت میں دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑے ہو کر اقتداء کرنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

(نوٹ) ایسی صورت میں مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ دھوپ سے بچنے کا انتظام کرے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

دھوتی

عورتوں کے لئے دھوتی باندھنا اور دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے اگر اس سے مکمل پردہ ہوتا ہے، ورنہ نہیں کیونکہ ستر عورت یعنی بدن کا چھپانا ضروری ہے اور جس کپڑے سے بھی بدن چھپ جائے نماز درست ہو جاتی ہے۔(۲)

دیر کر کے نماز پڑھنے کا انجام

ایک شخص کی حقیقی بہن کا انتقال ہوا، بھائی اپنی بہن کو قبر میں اتار کر واپس گھر آ گیا، آ کر دیکھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ نقد رقم تھی وہ میت کو قبر میں اتارتے وقت قبر ہی میں

---

(۱) فناء المسجد كالمسجد فيصح الاقتداء وان لم تتصل الصفوف، شرح الحموى على الاشباه والنظائر: ۱/۳۴۴، الفن الثاني كتاب الصلاة، رقم [۱۰۷۸]، ط: ادارة القرآن كراچي. والمسجد وان كبر لا يمنع الفاصل فيه، كذا في الوجيز للكردرى، هندية: ۱/۸۸، .ولو اقتدى بالامام في اقصى المسجد والامام في المحراب فانه يجوز، هندية: ۱/۸۸، الباب الخامس في الامامة، الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع، ط: رشيديه كوئٹه، ولو صلى على رفوف المسجد ان وجد في ضمنه مكانا كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة، الدر مع الرد: ۱/۵۷۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۳۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) والرابع ستر عورته اى ولو بما لا يحل لبسه كثوب حرير وان اثم بلا عذر، رد المحتار: ۱/۴۰۴، باب شرائط الصلاة، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/۵۴۳، كتاب الصلاة، فصل في بيان شرائط الاركان، ط: بيروت. و: ۱/۱۱۶، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۷۳، كتاب الصلاة، الفصل السادس في ستر العورة، ط: رشيدية كوئٹه.

گر پڑی ہے، مجبور ہو کر قبرستان گیا، اور گری ہوئی رقم نکالنے کے لئے بہن کی قبر کو کھودا، دیکھتا ہے کہ اس کی قبر میں آگ لگی ہوئی ہے اور میت اس میں جل رہی ہے، بہن کی قبر کا یہ حال دیکھ کر روتا ہوا گھر آیا، اور اپنی ماں کے پاس آکر بہن کی قبر کا حال سنایا، ماں نے روتے ہوئے بیٹے سے کہا! بیٹا اور تو کوئی گناہ میری نظروں میں نہیں کرتی تھی، البتہ جب نماز پڑھا کرتی تھی تو وقت سے بے وقت دیر کر کے پڑھا کرتی تھی، ہو نہ ہو اس گناہ کی وجہ سے آگ میں جل رہی ہے۔(۱)

دیہاتی کی امامت

گاؤں کے رہنے والے آدمی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر گاؤں کا رہنے والا، عالم اور فاضل ہے تو پھر اس کو امام بنانا مکروہ نہیں۔(۲)

اور دیہاتی آدمی کو امام بنانا مکروہ اس لئے ہے کہ دیہات کے لوگوں کو دینی علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

---

(۱) روی عن بعض السلف انه دفن اختا له ماتت، فسقط منه کیس فیه مال فی قبرها، ولم یشعر به حتیٰ انصرف عن قبرها، ثم تذکره فرجع الی قبرها فنبشه بعد ماانصرف الناس، فوجد القبر یشتعل علیها ناراً فرد التراب علیها ورجع الی امه باکیا حزینا، فقال: یا اماه اخبرنی عن اختی: وما کانت تعمل؟ قالت: وما سؤالک عنها؟ قال: یا اماه رأیت قبرها یشتعل نارا، فبکت وقالت: یا ولدی کانت اختک تتهاون بالصلاۃ وتؤخرها عن وقتها، فهٰذا حال من یؤخر الصلاۃ عن وقتها فکیف حال من لا یصلی؟ فنسأل اللہ تعالیٰ ان یعیننا علی المحافظة علیها بکما لاتها فی اوقاتها انه کریم رؤوف رحیم، مکاشفة القلوب للغزالی،ص: ۱۸۹۔۱۹۰، الباب التاسع والاربعون فی بیان عقوبة تارک الصلاۃ، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.

(۲) وفی الدر (ویکره) تنزیها (امامة عبد واعرابی) قال ابن عابدین: وهو من یسکن البادیة عربیا او عجمیا. "بحر" ولو عدمت ای علة الکراهة بأن الاعرابی افضل من الحضری فالحکم بالضد، الدر مع الرد: ۱/ ۵۶۰، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/ ۳۴۸، کتاب الصلاۃ، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

ڈ

ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنا

۱......نماز شروع کرنے کے بعد اپنا ہاتھ ڈاڑھی پر پھیرنے سے بچنا چاہئیے، اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے، (۱) اور بار بار کرنے کی صورت میں عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو سکتی ہے۔ (۲)

۲......نماز نہایت خشوع و خضوع اور توجہ کے ساتھ پڑھنی چاہئیے، نماز میں بلا ضرورت ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۳)

ڈاڑھی کٹانے سے توبہ کر لی

اگر ڈاڑھی کٹانے والے آدمی نے توبہ کر لی، اور ڈاڑھی نہ کاٹنے کا پختہ ارادہ کر لیا

---

(۱) یکره للمصلي ان يعبث بثوبه او لحيته او جسده......هندية: ۱/ ۱۰۵، كتاب الصلوة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالا يكره، ط: رشيدية كوئته. الخانية على هامش هندية: ۱/ ۱۱۷، كتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة،و ما يكره فيها وما لا يكره ،ط:رشيدية كوئته. (قوله للنهي) وهو ما اخرجه القضاعي عنه صلى الله عليه وسلم " ان الله كره لكم ثلاثا العبث في الصلاة، والرفث في الصيام ، والضحك في المقابر" وهي كراهة تحريم ، شامي: ۱/ ۶۴۰، مكروهات الصلاة، قبل مطلب في الخشوع ، ط: سعيد كراچي.

(۲) العمل الكثير يفسد الصلاة ، والقليل لا، كذا في محيط السرخسي، هندية: ۱/ ۱۰۲، النوع الثاني في الاعمال المفسدة للصلاة، ط: رشيدية كوئته.رد المحتار: ۱/ ۶۲۵، باب: ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط:سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۲/ ۱۴۶، فصل في بيان حكم الاستخلاف، ط: بيروت. و: ۱/ ۲۴۱، ط: سعيد كراچي، (ومنها العمل الكثير).

(۳) عن ابي ذر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لا يزال الله مقبلا على العبدفي صلاته ما لم يلتفت فاذا صرف وجهه انصرف عنه، رواه احمد وابو داؤد والنسائي وابن خزيمة في صحيحه والحاكم وصححه . الترغيب والترهيب: ۱/ ۳۴۳، كتاب الصلاة، الترهيب من الالتفات في الصلاة، ط: مصر. (قوله لا بأس به) للتذلل ...... لان مبنى الصلاة على الخشوع ، قلت : واختلف في ان الخشوع من افعال القلب كالخوف او من افعال الجوارح كا لسكون ،او مجموعهما قال في الحلية : والاشبه الاول، وقد حكى اجماع العارفين عليه ، وان من لوازمه: ظهور الذل ، وغض الطرف ، وخفض الصوت،و سكون الاطراف ، وحينئذ فلا يبعد القول بحسن كشفه اذا كان ناشئا عن تحقيق الخشوع بالقلب، شامي: ۱/ ۶۴۱، مكروهات الصلاة، مطلب في الخشوع ، ط: سعيد كراچي.

لیکن ابھی تک ڈاڑھی ایک مٹھی تک نہیں ہوئی تو بھی اس کی امامت مکروہ ہوگی، ہاں جب اس کی ڈاڑھی ایک مٹھی ہو جائے گی تو اس کی امامت مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

ڈاڑھی کٹانے والے کی امامت

ڈاڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا حرام ہے، بلکہ یہ دوسرے کبیرہ گناہوں سے بھی بدتر ہے، اس لئے کہ اس کے علانیہ ہونے کی وجہ سے اس میں دین اسلام کی کھلی توہین ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا اظہار اور اعلان ہے۔(۲)

دوسری وجہ یہ ہے کہ دوسرے گناہ کسی خاص وقت میں ہوتے ہیں، مگر ڈاڑھی کٹانے کا گناہ ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے، سو رہا ہو تو بھی گناہ ساتھ ہے یہاں تک کہ نماز، روزہ، حج اور عمرہ جیسی عظیم عبادتوں میں مشغول ہونے کی حالت میں بھی اس گناہ میں مبتلا ہے، قوم لوط پر عذاب آنے کے اسباب میں سے ایک سبب ڈاڑھی کٹانا بھی ہے۔(۳)
(درمنثور)

---

(۱) ویکرہ امامة عبد واعرابی وفاسق واعمی آه وفی الرد (قوله:وفاسق من الفسق وهوالخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكباء ... على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم. شامی: ۱/۵۵۹۔ ۵۶۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. مجمع الانهر: ۱/۱۰۸، كتاب الصلاة، الجماعة سنة مؤكدة، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت. مراقی الفلاح، مع حاشية الطحطاوی، ص: ۳۰۲ ـ ۳۰۳، كتاب الصلاة، فصل فی بیان الاحق بالامامة، ط: قدیمی کراچی. "توبہ کے باوجود ایسے شخص کی امامت دو وجہ سے مکروہ ہے ایک یہ کہ اس پر تا حال اثر صلاح نمایاں نہیں ہوا۔ یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ آئندہ اس کبیرہ سے احتراز کا اہتمام کرے گا یا نہیں؟ دوسری وجہ یہ کہ جن لوگوں کو توبہ کا علم نہیں ان کو مغالطہ ہوگا اور وہ یہی سمجھیں گے کہ فاسق نماز پڑھا رہا ہے۔" احسن الفتاوی: ۳/۲۶۲، باب الامامة والجماعة، ط: سعید کراچی، طبع یاز دهم.

(۲) وفی الدر المختار: ويحرم على الرجل قطع لحيته، شامی: ۶/۴۰۷، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع، ط: سعید کراچی. كل امتی معافی الا المجاهرين. بخاری: ۲/۸۹۶، كتاب الادب باب: ستر المؤمن على نفسه، ط: سعید کراچی. مسلم: ۲/۴۱۲، كتاب الزهد، باب عن هتك الانسان، ط: قدیمی، شامی: ۲/۷۷، قبيل باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۳) وأخرج اسحاق بن بشر والخطيب وابن عساكر عن الحسن رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: عشر خصال عملتها قوم لوط، بها أهلكوا، وتزيدها أمتی بخلة: اتيان الرجال بعضهم بعضا، ورميهم بالجلاهق، والخذف، ولعبهم الحمام، وضرب الدفوف، وشرب الخمور، وقص اللحية،

غرض کہ ڈاڑھی کٹانے والا یا منڈانے والا فاسق ہے، اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔ (۱)

اگر کوئی ایسا شخص جبراً امام بن گیا یا مسجد کی منتظمہ کمیٹی نے بنا دیا اور ہٹانے پر قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں نیک کار، دیندار، متقی اور پرہیزگار امام تلاش کرے، اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے، اس کا وبال اور عذاب امام اور مسجد کے منتظمین پر ہوگا۔ (۲)

اور جو نماز ایسے فاسق امام کی اقتداء میں ادا کی جائے گی اس کا اعادہ کرنا لازم نہیں۔ (۳)

ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا

بعض مریض ڈاکٹر اور حکیم کے منع کرنے کا عذر کرتے ہیں، اور نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں، حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ جب تک اشارہ سے نماز پڑھنے پر قدرت ہو اشارہ سے

= وطول الشارب، والصفر والتصفيق، ولباس الحرير، وتزيدها أمتي بخلة: اتيان النساء بعضهن بعضاً، الدر المنثور للسيوطي، الأنبياء: ۷۷، ب: ۶۴۳/۵، ط: دار الفكر بيروت.

(۱) ويكره امامة عبد واعرابي وفاسق ...... الخ، وفي الرد، (قوله وفاسق من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر، شامي: ۵۶۰،۵۵۹/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هداية: ۱۲۲/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: مكتبه شركت علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. مجمع الانهر: ۱۰۸/۱، كتاب الصلاة، فصل: الجماعة سنة مؤكدة، ط: بيروت.

(۲) فيكره لهم التقدم، ويكره الاقتداء بهم تنزيها فان امكن الصلاة خلف غيرهم فهو افضل والافالاقتداء اولىٰ من الانفراد، رد المحتار: ۵۵۹/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، وفيه اشارة الى انهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم الخ، حلبي كبير، ص: ۵۱۳، فصل الامامة، الاولىٰ بالامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳)...لقوله عليه الصلاة والسلام صلوا خلف كل بر و فاجر، او صلوا على كل بر و فاجر، وجاهدوا مع كل بر وفاجر رواه الدار قطني ....ولهذا ذكر في المحيط انه لو صلى خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لكن لا يحرز ثواب المصلي خلف تقي، كيف وقد صلى الصحابة والتابعون خلف الحجاج وفسقه مالايخفىٰ، لكن قال اصحابنا لا ينبغي ان يقتدى به الا في الجمعة

نماز ادا کرنا فرض ہے، ہاں جب بیماری کی وجہ سے اشارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو بے شک نماز موخر کرنا اور بعد میں قدرت ہونے پر قضاء کر لینا درست ہے،(۱) ہر بیماری موت کا پیغام ہے، اس سے انسانوں کو اور زیادہ ہوشیار ہونا چاہئے اور آخرت کی فکر کی طرف اور زیادہ دھیان دینا چاہئے۔(۲)

ڈکار

☆......نماز کے دوران ڈکار لینا مکروہ تنزیہی ہے، جہاں تک ممکن ہو اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے اور آواز پست رکھنی چاہئے۔(۳)

= للضرورة، حلبی کبیر، ص: ۵۱۴، فصل الامامة، الاولیٰ بالامامة، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

(۱) فان لم يستطع الايماء برأسه أخرت عنه ولا يؤمى بعينيه ولا بقلبه ولا بحاجبيه خلافا لزفر لما روينا من قبل ولان نصب الابدال بالرائي ممتنع ولا قياس على الرأس لانه يتأدى به ركن الصلوٰة دون العين واختيها(وقوله : أخرت عنه)اشارة الى انه لا تسقط الصلوٰة عنه وان كان العجز اكثر من يوم وليلة اذا كان مفيقا وهو الصحيح لانه يفهم مضمون الخطاب بخلاف المغمى عليه. هداية: ۱/۱۲۱ ـ ۱۲۲، كتاب الصلاة،باب صلوة المريض،ط:مكتبه شركت علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. شامي: ۲/۱۰۰، كتاب الصلاة، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ورد في الخبر : ان بعض الانبياء عليهم السلام قال لملك الموت عليه السلام : أما لك رسول تقدمه بين يديك ليكون الناس على حذر منك ؟ قال نعم لي والله رسل كثيرة من الاعلال والامراض والشيب والهموم وتغير السمع والبصر فاذا لم يتذكر من نزل به ذلك ولم يتب ، فاذا قبضته ناديته الم اقدم اليك رسولا بعد رسول ونذيرا بعد نذير ؟ فانا الرسول الذى ليس بعدى رسول، وانا النذير الذى ليس بعدى نذير، الخ، التذكرة في احوال الموتىٰ وامور الآخرة، للقرطبي،ص: ۴۴، باب ماجاء في رسل ملك الموت قبل الوفاة ط: دار المنار قاهره. وفيه ايضا: ومنه قوله صلى الله عليه وسلم " الحمى نذير الموت" اى رائد الموت،ص: ۴۲.

(۳) قال الطحطاوى: (قوله : لما فيه من الحروف " افاد بالتعليل تقييد الفساد بالتنحنح بما اذا حصل به حروف ولم يكن مدفوعا اليه . حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۳۴۰، باب ما يفسد الصلاة ،ط: المكتبة الغوثية كراچي. ...... الا لمريض لا يملك نفسه عن انين وتأوه: لانه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاوب وان حصل حروف للضرورة، الدر مع الرد: ۱/۶۱۸ ـ ۶۱۹، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: سعيد كراچي.

☆......نماز میں ڈکار سے جو آواز بن جاتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران ڈکار میں ایسے حروف کا خود اضافہ کیا جو قدرتی طور پر نہیں نکلتے، خود نکالنے سے نکلتے ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔(۲)

ڈکار آنا

اگر نماز کے دوران ڈکار آجائے، اور اس سے آواز بھی پیدا ہو جائے، تو نماز ہو جائے گی، مگر جہاں تک ممکن ہو آواز کو روکنا چاہیے۔(۳)

ڈھیلہ پھینکنا

اگر کوئی شخص نماز کی حالت میں تکلیف دہ جانور کو بھگانے یا تکلیف دہ پرندے کو اڑانے کی غرض سے ڈھیلہ پھینکے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کسی انسان پر ڈھیلہ پھینکے گا، تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۴)

(۱،۲،۳) ویفسدها التنحنح بلا عذر لما فیه من الحروف......الخ وقال الطحطاوی فی الهامش: (قوله لما فیه من الحروف) " افاد بالتعلیل تقیید الفساد بالتنحنح بما اذا حصل به حروف کالجشاء ان حصل به حروف ولم یکن مدفوعا إلیه، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴۰، باب مایفسد الصلاة، ط: المکتبة الغوثیة، شامی: ۱/ ۶۱۸ - ۶۱۹، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. (کما لو تجشی او عطس فارتفع صوته وحصل به حروف) حیث (لم تفسد) صلاته بذلک اجماعا لعدم مکنة الامتناع عنه، حلبی کبیر، ص: ۴۳۸، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۴) (ولو اخذ) المصلی (حجرا فرمی به طائراً) او نحوه (تفسد) صلوته لانه عمل کثیر (ولو کان معه حجر فرمی به) الطائر او نحوه (لا تفسد) صلوته لانه عمل قلیل (و) لکن (قد اساء) لاشتغاله بغیر الصلاة ولو رمی بالحجر الذی معه انسانا ینبغی ان تفسد قیاسا علی ما اذا ضربه بسوط او بیده لما فیه من المخاصمة علی ما مر، الخ، حلبی کبیر، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۷، کتاب الصلاة جنس اخر فیما یکره، ط: رشیدیة کوئٹه.

ڈیپریشن کا علاج بذریعہ نماز تہجد و سحر خیزی

مشاہدات اور تجربات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پژمردہ اور زبوں حال اور ''محرومی نیند'' کے مریضوں کے لئے جہاں اور علاج ہیں وہاں ایک مستقل اور دنیا اور آخرت میں کامیابی کا علاج نماز ہے۔ بطور خاص وقت طلب مریض جن کے جسموں میں اندورنی پیدا شدہ مسائل بھی تھے رات کی آخری گھڑیوں میں ''جزوی معزولی نیند'' یا (خواب سے وقتی موقوفیت) سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔

نفسیاتی اور دماغی علاج کے ممتاز اور بزرگ ماہرین نے محرومی استراحت کے ڈیپریشن مخالف اثرات اور اس کے ساتھ مربوط حیاتیاتی حقائق کے متعلق تحریری ثبوت بھی فراہم کیے ہیں۔

اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ماہ رمضان کے دوران مسلمانوں میں ڈیپریشن کی بیماری نسبتاً کم پائی جاتی ہے، اس کی دلیل ماہ رمضان کے دوران ایسے مریضوں کی تعداد میں نمایاں کمی ہے۔ اس مشاہدے سے اس نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ سحری کے لئے اٹھنے میں نیند میں جو عارضی تعطل پیدا ہوتا ہے وہ سحر خیزی کے ساتھ منسلک مخصوص مصروفیات مثلاً تہجد اور دوسری عبادات کے ساتھ مل کر ڈیپریشن میں کمی کا موجب ہوسکتا ہے۔ اسی مشاہدے کی بنیاد پر یہ نظریہ قائم کیا گیا کہ سحر خیزی (مع تہجد اور دیگر عبادات واذکار) ایسے امراض کے لئے ایک مؤثر طریقہ علاج ہے جو ڈیپریشن کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۵۳/۱)

ذ

ذکر اور دعا

’’کلام کی پانچ قسمیں‘‘ عنوان کے تحت ’’چوتھی قسم‘‘ کو دیکھیں۔

ذکر بلند آواز سے کرنا

بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے، کیونکہ دل پر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے، لیکن اگر کسی جگہ پر لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، تو وہاں بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے، تاکہ خشوع وخضوع ختم نہ ہو جائے، اور دل منتشر نہ ہو جائے، قراءت اور رکعات وغیرہ بھول نہ جائیں، اگر کسی جگہ پر ایسا ہوتا ہے تو اس کو نماز ختم ہونے تک روک دیا جائے۔(۱)

---

(۱) وفی الدر: (فرع) هل يكره رفع الصوت بالذكر والدعاء؟ قيل نعم وتمامه قبيل جنايات البزازيه، وفی الرد: (قوله وتمامه قبيل جنايات البزازية) اقول اضطرب كلام البزازية......والجمع بينهما بان ذلک يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال، فالاسرار افضل حيث خيف الرياء او تأذى المصلين او النيام والجهر افضل حيث خلا مما ذكر لانه اكثر عملا ولتعدى فائدته الى السامعين، ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط آه ملخصا. الدر مع الرد: ۳۹۸/۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع، ط: سعيد.
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالة ’’سباحة الفكر فی الجهر بالذكر‘‘ ص: ۱۳، الباب الاول فی الجهر بالذكر، من مجموعة رسائل اللكنوی، : ۴۶۹/۳، ط: ادارۃ القرآن کراچی. كذا فی السعاية: ۲۶۵/۲، كتاب الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

ر

رات مختصر ہے

برطانیہ میں عموماً شمالی حصے میں اکثر گرمی کے موسم میں عشاء کا وقت گیارہ بجکر تین ۳ منٹ پر شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق ایک بجکر چھیالیس منٹ پر ہو جاتی ہے، گویا رات کی مقدار دو گھنٹہ تینتالیس منٹ تک ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں رمضان المبارک میں نماز تراویح اور سحری وغیرہ میں بڑی مشکل ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں بھی سنت کے مطابق پورے قرآن مجید کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، (۱) ہاں اگر ملازمت کی وجہ سے مجبوری ہے، یا بیماری یا کمزوری ہے تو "الم تر کیف" سے بیس رکعات تراویح مکمل کرنے کی گنجائش ہوگی، (۲) اور اگر اس کی بھی طاقت یا موقع نہ ہو، وقت کی بہت زیادہ قلت ہو جاتی ہے، تو اس صورت میں مجبوراً فرض اور وتر کے درمیان کم سے کم آٹھ رکعات

---

(۱) والختم مرة سنة ومرتين فضيلة، وثلاثا افضل، ولا يترك الختم لكسل القوم قال ابن عابدين تحت قوله (والختم مرة سنة) اى قراءة الختم في صلاة التراويح سنة وصححه في الخانية وغيرها وعزاه في الهداية الى اكثر المشايخ وفي الكافي الى الجمهور وفي البرهان، وهو المروى عن ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ والمنقول في الآثار، الدر مع الرد: ۴۶/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۱۲/۱، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وفي البدائع: واما في زماننا فالافضل ان يقرأ الامام على حسب حال القوم من الرغبة والكسل فيقرأ قدر مالا يوجب تنفير القوم عن الجماعة، لان تكثير الجماعة افضل من تطويل القراءة. بدائع: ۱۷۶/۲، كتاب الصلاة، فصل: في سننها، ط: دار الكتب العلمية بيروت رد المحتار: ۴۷/۲، كتاب الصلاة، بحث في صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱۲۱/۲، باب الوتر والنوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

نمازِ تراویح کی نیت سے پڑھ لینی چاہئیں۔(۱)

رازِ سلام

''سلام کا راز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

راستہ میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

راستہ کے درمیان میں نماز پڑھنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ راستہ میں چلنے والوں کی وجہ سے نمازی کا دل توجہ کے اعتبار سے تقسیم ہو جائے گا، اور لوگوں پر راستہ بھی تنگ ہو جائے گا، اور گذرنے والا مجبور ہو کر نمازی کے سامنے سے گذر جائے گا، اس لئے راستہ کے بیچ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، ایسی صورت میں راستہ سے ایک طرف ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے۔

عن عمر بن الخطابؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال: سبع مواطن لا تجوز فیها الصلوٰة..... ظاهر بیت اللّٰہ والمقبرة والمزبلة والمجزرة والحمام وعطن الابل ومحجة الطریق (۲)

---

(۱) (قوله وهي عشرون ركعة) هو قول الجمهور، وعليه عمل الناس شرقا و غربا وعن مالك ست وثلاثون، وذكر في الفتح ان مقتضى الدليل كون المسنون منها ثمانية والباقي مستحبا وتمامها في البحر وذكرت جوابه فيما علقته عليه. شامي: ۲/۴۵، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۶۷، باب الوتر والنوافل، قوله وسن في رمضان عشرون ركعة، الخ، ط: سيعد كراچي.

(۲) اخرجه ابن ماجة في كتاب الصلاة، : ۲/ ۲۵، رقم [۷۴۷] باب المواضع التي تكره فيها الصلاة، تحقيق الدكتور بشار عواد، ط: دار الجيل بيروت، الطبعة الاولى: ۱۴۱۸ھ- ۱۹۹۸ء، و ص: ۵۴، ط: قديمي. كذا اخرج الطحاوي في كتاب الصلاة، باب الصلاة، في اعطان الابل، رقم: [۲۲۲۱]، ۱/ ۴۹۲، ط: قديمي كراچي، وفي الدر المختار: ويصح فرض ونفل فيها وفوقها ...... وان كره الثاني للنهي، وفي الرد: (قوله وان كره الثاني) اى الصلاة فوقها (قوله للنهي) لانها من السبع التي نهى عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم، شامي: ۲/۲۵۴، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد كرچي.

ترجمہ: حضرت عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سات مقاموں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے: کعبۃ اللہ کی پیٹھ پر (عظمت کی وجہ سے) اور قبرستان میں (شرک کے وہم کی وجہ سے) اور گھوڑے کے اصطبل میں (نجاست کی وجہ سے) اور جانوروں کے ذبح ہونے کے مقام میں (نجاست اور تعفن کی وجہ سے) اور حمام میں (دل پراگندہ ہونے کی وجہ سے) اور اونٹوں کے مقام میں اور راستہ کے بیچ میں (حضور قلب میں خلل ہونے کی وجہ سے)۔ (احکام اسلام ص ۷۶)(۱)

راکٹ

''جہاز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رحمت کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے

جو بھی مرد یا عورت پانچ وقت کی نمازوں کو دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر پاک نیت سے مکمل طور پر ادا کرتا ہے، رکوع اور سجدہ عاجزی، انکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے، اور اس میں تسبیحات اور ذکر واذکار کو اچھی طرح پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے غیر متناہی دریا میں پہونچ جاتا ہے اس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے گناہ خس وخاشاک اور تنکے کی طرح دور ہو جاتے ہیں، اور اس کی خطائیں دل کی تختی سے ایسی

---

(۱) (قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: الارض کلھا مسجد الا المقبرۃ والحمام" ونھی ان یصلی فی سبعۃ مواطن فی المزبلۃ والمقبرۃ والمجزرۃ وقارعۃ الطریق وفی الحمام وفی معاطن الابل وفوق ظھر بیت اللہ ونھی عن الصلاۃ فی ارض بابل فانھا ملعونۃ، أقول الحکمۃ فی النھی ....وفی قارعۃ الطریق اشتغال القلب بالمارین وتضییق الطریق علیھم ولانھا ممر السباع کما ورد صریحا فی النھی عن النزول فیھا وفوق بیت اللہ ان الترقی علی سطح البیت من غیر حاجۃ ضروریۃ مکروہ ھاتک لحرمتہ وللشک فی الاستقبال حا لتنذ الخ، حجۃ اللہ البالغۃ: ۱/۱۹۳ - ۱۹۴، "المساجد" قبل " ثیاب المصلی" ط: کتب خانہ رشیدیہ دھلی .

جھڑ جاتی ہیں جیسے موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں (۲)

رخصت مقرر ہونے کی وجہ

انسان کو بعض اوقات کچھ عذر وغیرہ بھی پیش آتے ہیں، اگر عذر کی بالکل رعایت نہ کی جائے تو بہت زیادہ نقصان اور تنگی ہوتی ہے، اس لئے رخصت کی اجازت ہونا بھی بالکل مناسب تھا، اس میں بندہ کے لئے سہولت اور آسانی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر. (۱) (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کا قصد کرتا ہے اور تمہارے ساتھ دقت اور دشواری نہیں چاہتا)

اور اگر عذر کی رعایت کرتے ہوئے عمل کو ساقط کر دیا جائے، یعنی عذر کے وقت احکام کی تعمیل بالکل ترک کرادی جائے تو اس وقت نفس ان کے ترک کا عادی ہو جائے گا اس لئے نفس کی مشاقی اس طرح کرائی جاتی ہے جیسے کسی تند و تیز جانور کو مشق کراتے ہیں، جو لوگ اپنے نفس کی ریاضت کرتے ہیں یا لڑکوں کو تعلیم دیتے ہیں، یا جانوروں کو مشق کراتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمیشگی اور دوام میں الفت و محبت اور مناسبت کیسی پیدا ہوتی ہے، اور کام نہ کرنے میں اس سے الفت کیسی ختم ہو جاتی ہے، اور اس کا کام کرنا

(۱) عن أبي ذر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج زمن الشتاء والورق يتهافت فأخذ بغصنين من شجرة قال: فجعل ذلك الورق يتهافت قال: فقال: "يا ابا ذر: قلت: لبيك يا رسول الله! قال ان العبد المسلم ليصلي الصلاة يريد بها وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما يتهافت هذا الورق عن هذه الشجرة، المسند للامام احمد بن حنبل: ۱۶۱/۲، رقم: [۲۱۴۴۸]، ط: دارالحديث قاهرة. الترغيب والترهيب: ۲۱۲/۱، كتاب الصلاة، الترغيب في الصلاة مطلقا وفضل الركوع، الخ، رقم: ۲، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي مصر. ان الصلوات الخمس تطهر النفوس، وتنظفها من الذنوب والآثام، كما ان الاغتسال بالماء النقي خمس مرات في اليوم يطهر الاجسام وينظفها من جميع الاقذار، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱۷۲/۱، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر بيروت، لبنان.

(۲) البقرة. الآية: ۱۸۵.

نفس کو کیسا گراں معلوم ہوتا ہے، کہ دوبارہ اس میں کام کرنے کی تحریک پیدا ہو تو از سرِنو اس میں میلان اور الفت پیدا کرنا پڑتا ہے، اس واسطے ان وجوہات کی بنا پر دو چیزیں ضروری ہیں: ایک یہ کہ جب کسی کام کے کرنے کا وقت ہاتھ سے نکل جائے تو اس کے لئے قضاء کی اجازت ہو، دوسرے یہ کہ عبادات کے لئے رخصتیں بھی مقرر کی جائیں، چنانچہ اس قاعدہ کے موافق تاریکی وغیرہ کی حالت میں استقبال قبلہ کی جگہ صرف ''تحری'' پر کفایت کی جاسکتی ہے، اور جس کو کپڑا میسر نہ ہو وہ ستر عورت کو ترک کرسکتا ہے، اور جس کو پانی نہ ملے وہ وضو کو ترک کر کے تیمّم کرسکتا ہے، اور جس کو نماز میں قراءت پر قدرت نہ ہو وہ کسی ذکر پر اکتفا کرسکتا ہے، اور جس کو قیام پر قدرت نہ ہو وہ بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے نماز پڑھ سکتا ہے، اور جو رکوع یا سجدہ نہ کرسکتا ہو اس کی نماز صرف سر جھکانے سے ہوسکتی ہے، اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی قاعدہ ہے کہ بدل میں کوئی ایسی چیز باقی رکھنی چاہئیے کہ جس سے اصل یاد آجائے اور معلوم ہو جائے کہ یہ اس کا نائب اور بدل ہے۔ (احکام اسلام ص ۷۶)(۱)

---

(۱) قال الامام العلامة الشيخ احمد الشهير بشاه ولي الله المحدث الدهلوی فی " حجة الله البالغة " ما نصه: ثم منع من المامور به ما نع ضروری وجب ان يشرع له بدل يقوم مقامه لان المكلف حينئذ بين امرين: اما ان يكلف به مع ما فيه من المشقة والحرج وذلک خلاف موضوع الشرع قال الله تعالىٰ (يريدالله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر) البقرة: ۱۸۵ ، الآية، واما ان ينبذوراء الظهر بالكلية فتألف النفس بتركه ، وتسترسل مع اهماله وانما تمرن النفس تمرين الدابة الصعبة يغتنم منها الالفة والرغبة، ومن اشتغل برياضة نفسه او تعليم الاطفال او تمرين الدواب ونحو ذلک يعلم كيف تحصل الالفة بالمداومة ويسهل بسببها العمل ، وكيف تذهب الالفة بالترک والاهمال فتضيق النفس بالعمل ويثقل عليها فان رام العود اليه احتاج الى تحصيل الالفة ثانيا فلا بد اذاً من شرع القضاء اذا فات وقت العمل ، ومن الرخص فی العمل ليتاتی منه ويتيسر له ..... وهذا القسم من شانه ان يرخص فيه عند المكاره، وعلى هذا الاصل ينبغی ان تخرج الرخصة فی ترک استقبال القبلة الى التحری فی الظلمة ونحوها ، وترک ستر العورة لمن لايجد ثوبا وترک الوضوء الى التيمم لمن لا يجد ماء وترک الفاتحة الى ذكر من الاذكار

رشوت خور

رشوت لینا ناجائز اور حرام ہے، جو شخص رشوت لیتا ہے اس کی نماز قبول ہے اور نماز کا ثواب بھی حاصل ہوگا، لیکن رشوت لینے کا گناہ ہوگا اور آخرت میں عذاب ہوگا، اس لئے آخرت میں عذاب سے بچنے کے لئے رشوت سے بچنا اور توبہ کرنا ضروری ہے۔(۱)

رشوت خور کی امامت

رشوت لینے والا فاسق ہے، اور فاسق کی اقتدا میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اس لئے رشوت لینے والے کو امام بنانا ناجائز ہے اور اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

= لم لا يقدر عليها ، وترك القيام الى القعود والاضطجاع لمن لا يستطيعه وترك الركوع والسجود الى الانحناء لمن لايستطيعهما ......الاصل الثانى انه ينبغى ان يلتزم فى البدل شئى يذكر الاصل ويشعر بانه نائبه وبدله حجة الله البالغة: ۱/ ۲۹۸ ـ ۳۰۰، باب اسرار القضاء والرخصة، ط: قديمى كراچى.و: ۱/ ۱۰۳، ط: كتب خانه رشيديه دهلى،و: ۱/ ۲۹۵ـ ۲۹۷، ط: زمزم.

(۱) قال تعالىٰ: وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئاً ، توبه: آية: ۱۰۲ ،قال تعالىٰ: ولا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل..... الخ، النساء، الآية: ۲۹.

عن عبد الله بن عمر و قال : لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشى والمرتشى ، رواه ابو داؤد وابن ماجة ورواه الترمذى عنه وعن ابى هريرة ورواه احمد والبيهقى فى شعب الايمان عن ثوبان وزاد" والرائش " يعنى الذى يمشى بينهما ، مشكوة: ۲/ ۳۲۶، باب رزق الولاة وهداياهم، الفصل الثانى ، ط: قديمى كراچى، ترمذى: ۱/ ۲۴۸، كتاب الاحكام ، ط: سعيد كراچى. حديث ابى هريرة ، لعن الله الراشى والمرتشى ، تلخيص الحبير : ۴/ ۱۵۲۵، رقم الحديث: ۲۰۹۳ ، كتاب القضاء باب ادب القضاء، ط: مكتبة نزار مصطفىٰ الباز مكة المكرمة رياض. وفى الرد: ثم الرشوة اربعة اقسام: منها ما هو حرام على الآخذ والمعطى، شامى: ۵/ ۳۶۲، كتاب القضاء ، مطلب فى الكلام على الرشوة، والهدية، ط: سعيد كراچى.

(۲) ويكره امامة عبد واعرابى وفاسق (الدر المختار) (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر وآكل الربا ونحو ذلك ...... على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم. شامى: ۱/ ۵۹۹، كتاب الصلاة، باب الامامة ط:سعيد كراچى.حلبى كبير،ص: ۵۱۳، فصل فى الامامة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور،البحر: ۱/ ۶۱۰، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

رشوت کے پیسے جیب میں

جیب میں رشوت کے پیسے رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، مکروہ نہیں ہوگی البتہ رشوت لینے کی وجہ سے سخت گنہگار رہوگا۔(۱)

رشوت کے کپڑے

رشوت کی کمائی سے خریدے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر کسی نے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن کراہت کی وجہ سے پورا ثواب نہیں ملے گا(۲)، اور ایسا آدمی رشوت لینے کی وجہ سے فاسق اور سخت گنہگار ہے، اس پر ضروری ہے کہ رشوت کی رقم جس سے لی ہے اس کو واپس کرنا ممکن ہے تو واپس کر دے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کر دے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا جو برداشت کرنا ممکن نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) وتکره الصلوٰة فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیره لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کراچی. وایضا قال الطحطاوی (قوله مع الکراهة) ای التحریمیة، ذکره السید وفی السراج والقهستانی: تکره الصلوٰة فی الثوب الحریر والثوب المغصوب وان صحت، والثواب الی الله تعالیٰ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۱، باب شروط الصلاة، ط: قدیمی کراچی. البحر: ۱/۴۶۷، باب شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) قوله کما بسطه الزیلعی،...... وعلی هٰذا قالوا: لو مات الرجل وکسبه من بیع الباذق او الظلم او اخذ الرشوة یتورع الورثة، ولا یاخذون منه شیئا وهو اولیٰ بهم ویردونها علی اربابها ان عرفوهم والا تصدقوا بها لان سبیل الکسب الخبیث التصدق اذا تعذر الرد علی صاحبه، الدر مع الرد: ۶/۳۸۵، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۸/۳۵۹، کتاب الکراهیة، ط: رشیدیة کوئٹه.

رکعات کی تعداد

فجر کے وقت دو رکعت نماز فرض ہے۔ظہر، عصر اور عشاء کے وقت چار چار رکعات اور جمعہ کی دو رکعت اور مغرب کے وقت، تین رکعات فرض ہیں۔(۱)

رکعت ایک ملی

''ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکعت کی تعداد میں شک ہو گیا

☆......اگر کوئی شخص نماز کے دوران رکعت کی تعداد بھول گیا، اور اس کو یاد نہیں رہا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ اگر اس کا بھولنا پہلی مرتبہ ہوا ہے تو اس کے لئے نئے سرے سے دوبارہ نماز پڑھنا افضل ہے۔

☆......اگر بار بار شک ہوتا رہتا ہے، اور رکعت کی تعداد بھولتا رہتا ہے، تو پھر گمان غالب پر عمل کرنا چاہئے یعنی جتنی رکعتیں اس کو غالب گمان سے یاد پڑیں اسی قدر رکعتوں کے بارے میں یہ خیال کرے کہ پڑھ چکا ہے، اگر اس کے حساب سے تین ہو چکی ہیں تو مزید ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لے اور سہو سجدہ کرے، اور اگر اس کے حساب سے چار رکعت ہو چکی ہیں تو سہو سجدہ کرے اور تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر نماز مکمل کرے۔

---

(۱) قال الامام الكاساني: (فصل) واما عدد ركعات هذه الصلوات فالمصلي لا يخلو اما ان يكون مقيما واما ان يكون مسافرا فان كان مقيما فعدد ركعاتها سبعة عشر: ركعتان واربع واربع و ثلاث واربع .... وان كان مسافرا فعدد ركعاتها في حقه احدىٰ عشرة عندنا: ركعتان وركعتان وركعتان وثلاث وركعتان وعند الشافعيؒ سبعة عشر كما في حق المقيم، بدائع الصنائع: ۱/ ۹۱، كتاب الصلاة، فصل في عدد ركعات هذه الصلوات. ط: سعيد كراچي.

☆......اور اگر غالب گمان کسی طرف نہ ہو تو کمی کی جانب کو اختیار کرے مثلاً کسی کو ظہر کی نماز میں شک ہوا کہ تین پڑھ چکا ہے یا چار؟ اور غالب گمان کسی طرف نہ ہو، تو اس کو چاہیئے کہ تین رکعتیں شمار کرے، اور ایک رکعت مزید پڑھ کر نماز پوری کرے اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے۔(۱)

رکعت نکلنے کے ڈر سے صف سے دور نیت باندھنا

امام رکوع میں ہے، اگر بعد میں آنے والا شخص صف تک پہنچ کر نماز شروع

(۱) وفي الدر المختار: واذا شک في صلاته من لم يکن ذلک اى الشک عادة له ...... کم صلي استأنف ...... وان کثر شکه عمل بغالب ظنه ان کان له ظن للحرج والا اخذ بالاقل لتيقنه، (قوله: والا) اى وان لم يغلب على ظنه شئى، فلو شک انها اولیٰ الظهر اوثانيته يجعلها الاولیٰ ثم يقعد لاحتمال انها الثانية ثم يصلي رکعة ثم يقعد لما قلنا ثم يصلي رکعة ويقعد لاحتمال انها الرابعة ثم يصلي اخریٰ ويقعد لما قلنا...... وتمامه في البحر وسيذکر عن السراج انه يسجد للسهو.الدرمع الرد: ۲/ ۹۲ ـ ۹۳ ،کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد کراچی، البحر: ۲/ ۱۰۷ ـ ۱۰۸ کتاب الصلاة،باب سجود السهو،ط:سعيد کراچی.فتاویٰ قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۱۲۰ ،کتاب الصلاة، فصل فيما يوجب السهو، وما لا يوجب السهو، ط: رشيدية.

اما اذا شک في صلاته فلم يدرکم صلي فلا يخلو اما ان يکون الشک طارئا عليه ، فلم يتعوده ، او يکون الشک عادة له، فان کان الشک نادرا يطرأ عليه في بعض الاحيان ، فانه يجب عليه في هذه الحالة ان يقطع الصلاة ويأتي بصلاة جديدة ولابد ان يقطع الصلاة بفعل مناف لها، فلا يکفي قطعها بمجرد النية، وقد عرفت ان قطعها بلفظ السلام واجب ، وله في هذه الحالة ان يجلس ويسلم ،فاذا سلم وهو قائم فانه يصح مع مخالفة الاولیٰ ، کما تقدم، اما اذا کان الشک عادة له فانه لا يقطع الصلاة ، ولکن يبني على ما يغلب على ظنه، مثلا اذا صلي الظهر وشک في الرکعة الثالثة هل هي الثالثة او الرابعة، فان عليه ان يعمل بما يظنه ، فان غلب على ظنه انه في الرابعة وجب عليه ان يجلس ويتشهد ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسلم ويسجد للسهو، بالکيفية المتقدمة في تعريفه، وانه غلب على ظنه ان في الرکعة الثالثة فانه يجب عليه ان يأتي بالرکعة الرابعة، ويتشهد ، کذلک، ويصلي على النبي ......الخ، ثم يسلم ويسجد للسهو، بعد السلام بالکيفية المتقدمة وعلى هذا القياس ، کتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۵۳، سبب سجود السهو، ط: دار الفکر، بيروت.

کرے گا تو رکوع نہیں ملے گا تو ایسی صورت میں صف میں جگہ ہونے کی صورت میں صف سے دور الگ کھڑے رہ کر تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لینا مکروہ ہے ایسے شخص کو چاہیے کہ صف تک پہنچ کر نماز شروع کرے چاہے رکوع نکلنے کی وجہ سے رکعت نکل جائے، کیونکہ مکروہ سے بچنا ہر حال میں بہتر ہے۔(۱)

رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا

اگر بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے عقل نے کام کرنا چھوڑ دیا، اور نماز پڑھتے وقت رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا، تو اس پر بھی اس وقت کی نماز ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ صحت و تندرستی کے بعد ان نمازوں کی قضاء پڑھ لے، ہاں اگر کوئی شخص اس کو بتلاتا جائے اور وہ پڑھ لے تو وہ جائز ہے۔اور اگر کوئی بتلانے والا نہ ہو تو وہ اپنے غالب رائے پر عمل کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، بعد میں قضاء کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو كبر خلف الصف واراد ان يلحق بالصف يكره، من الخلاصة، حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۴۸۹، فصل فى المكروهات ، ط: المكتبة الغوثية كراچى. وقوله ان قام فى الصف الاخير يشير الى انه ان كان بحيث لو قام وراء الصف وحده يدركها ، ولو مشىٰ الى الصف لا يدركها انه يمشى الى الصف ولا يقف وحده ان كان فى الصف فرجة لكراهته ، وترك المكروه اولى من ادراك الفضيلة ، حلبى كبير،ص: ۶۱۹ ، مسائل شتىٰ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.
(قوله كقيامه فى صف)........ ان ابا بكرة رضى الله عنه ركع دون الصف ثم دب اليه ، فقال له صلى الله عليه وسلم: زادك الله حرصا ، ولا تعد . شامى: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، مطلب فى الكلام على الصف الاول،ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو اشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغى ان يجزيه كذا فى القنية (قوله ولو اشتبه على مريض اى بأن وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح، (قوله ينبغى ان يجزيه قد يقال انه تعليم وتعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو فى الصلاة قلت : وقد يقال انه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتأمل، الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۰ ، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.
مجموعه رسائل اللكنوى: ۴/ ۱۲۹ ، ط: ادارة القرآن كراچى.
مزید ''دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا'' عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے

اگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں یا سجدے کی تعداد یاد نہ رہے کہ اس نے کتنے سجدے کیے، تو اس صورت میں اس پر نماز اد کرنا لازم نہیں، اور اگر ایسے لوگ دوسرے کے سکھانے اور بتانے سے نماز ادا کریں گے تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

رکن کو محل سے بدل دیا

اگر نماز کے دوران بھولے سے کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا، یا رکوع قراءت سے پہلے کر لیا، یا سجدہ رکوع سے پہلے کر لیا، تو ان صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا

اگر کسی نے نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا، مثلاً پہلے سجدہ کر لیا بعد میں رکوع کیا، تو رکن مقدم اور مؤخر ہو گیا، ایسی صورت میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

رکن کو مکرر کر لیا

اگر کسی نے نماز میں رکن کو مکرر کر لیا، مثلاً دو رکوع کر لئے، تو اس پر سہو سجدہ کرنا

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳،۲) وفی حلبی کبیر: "فیجب بتقدیم رکن نحو ان یرکع قبل ان یقرأ ویسجد قبل ان یرکع هذا التمثیل غیر واقع فی محله لان الرکوع قبل القراء ة،و السجود قبل الرکوع غیر معتد به حتیٰ یفترض علیه اعادة الرکوع علی ما هو من ان الترتیب بین ما لا یتکرر فی الرکعة الواحدة وبین غیره فرض واذا لم یقع ذلک معتدا به لا یکون فیه تقدیم الرکن نعم اذا فعل ذلک یجب علیه سجود السهو، لتاخیر الرکن بسبب الزیادة التی زاده فلیتامل، حلبی کبیر، ص: ۴۵۲، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بحر: ۵۲۰/۱، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۴۶۱/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

واجب ہوگا۔(۱)

رکن کی مقدار

رکن صحیح ہونے کے لئے ایک رکن کی مقدار ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" پڑھنے کے برابر ہے۔ البتہ نماز فاسد ہونے کے لئے ایک رکن میں ٹھہرے رہنے کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" پڑھنے کے برابر ہے۔(۲)

رکن مکرر کردیا

اگر نماز کے دوران بھولے سے کسی رکن کو دو مرتبہ ادا کیا تو آخر میں سہو سجدہ کرنا

---

(۱) ویجب بتکرار الرکن......... نحو ان یرکع مرتین او یسجد ثلاث مرات......... اما التقدیم والتأخیر فلان مراعاة الترتیب واجبة عندنا وتکریر الرکن یوجب تأخیر الرکن الذی بعده واداء الرکن من غیر تأخیر واجب وعلیه المحققون من اصحابنا ، حلبی کبیر،ص: ۴۵۶ ـ ۴۵۷، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۲/ ۸۰، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید ، هندیة: ۱/ ۱۲۶ ، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) قوله ما فی الذخیرة الخ، اقول ما فی الذخیرة لا یخالف الاول لان المراد بمقدار اداء الرکن اقصر رکن من ارکان الصلاة وذلک قدر تسبیحة ، ثم رأیت فی شرح المنیة قال والصحیح ان قدر زیادة الحرف ونحوه غیر معتبر فی جنس ما یجب به سجود السهو، وانما المعتبر مقدار مایؤدی فیه رکن کما فی الجهر فیما یخافت وکما فی التفکر حال الشک ونحوه علی ما عرف فی باب السهو، منحة الخالق علی البحر الرائق: ۱/ ۳۲۵، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط:رشیدیة کوئٹه. قوله وقرأ تشهد ابن مسعود رضی الله عنه ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۳۱، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

مکث مقدار ما ای زمن یودی فیه رکنا بسنته، وذلک مقدار ثلاث تسبیحات ، حلبی کبیر،ص: ۲۱۵ ، الشرط الثالث الستر، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۶۲۶، باب ما یفسد الصلاة، ومایکره فیها، ط: سعید کراچی.

واجب ہوگا، اور اگر قصداً ایسا کیا ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

رکوع

☆......رکوع کا معنیٰ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا، اور یہ عمل آسمان وزمین کے خالق اور مالک الملک کی تعظیم کا نشان ہے، لیکن نماز پڑھنے والا جو اپنے رب کے حضور جھکتا ہے، اس کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ خاص کیفیت کے ساتھ اپنی پیٹھ دوہری کرلے، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا دل اس امر سے بھی باخبر ہو کہ وہ ایک ادنیٰ بندہ ہے، اپنے خدائے بزرگ وبرتر کے آگے جھکتا ہے، جس کی قدرتوں کا کچھ شمار نہیں اور اس کی عظمتوں کی کوئی انتہاء نہیں۔

جب نمازی کے دل میں یہ تصور دن رات کے اندر متعدد بار پیدا ہوگا تو اس کا قلب ہمیشہ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتا رہے گا، اور کوئی ایسا کام جو اللہ کی رضاء کے خلاف ہوگا اس سے سرزد نہ ہوگا۔(۲)

---

(۱)وظاهر كلام الجم الغفير انه لا يجب السجود في العمد، وانما تجب الاعادة جبرا لنقصانه، ولا يجب السجود الا بترک واجب او تاخيره او تاخير ركن او تقديمه او تكراره ، الخ، هندية: ۱۲۶/۱ ،الباب الثاني عشرفي سجودالسهو،ط:رشيدية كوئٹه. حلبي كبير،ص: ۴۵۶ـ ۴۵۷، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۸۰/۲، باب سجود السهو،ط: سعيد كراچي. البحر :۹۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) رابعا: الركوع والسجود، وهما من امارات التعظيم لمالک الملوک ، خالق السموٰت والارض وما بينهما ، فالمصلي الذي يركع بين يدی ربه لا يكفيه ان يحني ظهره بالكيفية المخصوصة ، بل لا بد ان يشعر قلبه بانه عبد ذليل ، ينحني امام عظمة الله ،عزيز كبير، لاحد لقدرته ، ولانهاية لعظمته، فاذ انطبع ذلک المعنی في قلب المصلي مرات كثيرة في اليوم والليلة، كان قلبه دائما خائفا من ربه فلا يعمل الا ما يرضيه ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱۷۴/۱ ، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر.

☆……ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کی حد یہ ہے کہ نمازی اس قدر جھک جائے جس میں ہاتھ دونوں گھٹنوں تک پہنچ سکیں، اور صرف جھک جانا ہی فرض ہے کچھ دیر تک جھکا ہوا رہنا فرض نہیں۔(۱)

☆……اگر کسی کی کمر بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے جھک گئی ہو، اور ہر وقت اس کی حالت رکوع کے مشابہ رہتی ہو تو اس کو رکوع میں صرف سر جھکا دینا کافی ہے۔(۲)

☆……رکوع میں جاتے وقت "اللّٰــه اکبر" کہنا، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتدا ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی ختم ہو جائے۔(۳)

---

(۱) والرابعة من الفرائض: الركوع وهو اى الركوع المفروض طأطاءة الرأس اى خفضه لكن مع انحناء الظهر لانه هو المفهوم من موضوع اللغة فيصدق عليه قوله تعالى" اركعوا"…… وركنية الركوع متعلقة بادنىٰ ما يطلق عليه اسم الركوع لغة عند ابى حنيفة و محمد خلافا لمن شرط الطمانينة على ما بيناه وسياتى ان شاء الله تعالىٰ ،حلبى كبير،ص: ۲۷۹ـ ۲۸۱، فرائض الصلوٰة، الرابع: الركوع، ط:سهيل اكيڈمى لاهور. خلاصة الفتاوىٰ: ۵۳/۱، كتاب الصلاة، الركوع والسجود، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۴۹۳/۱، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) رجل احدب بلغت حدوبته الركوع يخفض رأسه فى الركوع تحقيقا للانتقال من القيام الى الركوع وليس عليه غير ذلک كذا قالوا ، حلبى كبير،ص: ۲۸۰، فرائض الصلوٰة، الرابع الركوع،ط: سهيل اكيڈمى لاهور،هندية: ۷۰/۱، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، وآدابها و كيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۵۳/۱، كتاب الصلاة، الركوع والسجود، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) الدر المختار. (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة كون ابتدء التكبير عن الخرور وانتهائه عند استواء الظهر، وقيل انه يكبر قائما والاول هو الصحيح كما فى المضمرات وتمامه فى القهستانى، شامى: ۴۹۳/۱، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۳۱۴، صفة الصـــــلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، خلاصة الفتاوىٰ: ۵۲/۱، الفصل الثانى فى فرائض الصـــلاة وواجباتها،ط:رشيديه كوئٹه.هندية: ۷۴/۱،الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيديه كوئٹه.

(ثم كبر) كل مصل (راكعا) فيبتدئ بالتكبير مع ابتداء الانحناء ويختمه بختمه ليشرع فى التسبيح فلا تخلو حالة من حالات الصلاة عن ذكر مطمئنا ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى.

☆......مردوں کے لئے رکوع میں دائیں گھٹنے کو دائیں ہاتھ سے اور بائیں گھٹنے کو بائیں ہاتھ سے پکڑنا سنت ہے،(۱) اور عورتوں کے لئے رکوع میں صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لینا کافی ہے۔(۲)

☆......مردوں کے لئے انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے،(۳) اور عورتوں کے لئے انگلیوں کو ملا کر گھٹنوں پر رکھنا کافی ہے۔(۴)

---

(۱) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط للركوع) ...... ويضع يديه معتمدا بهما (على ركبتيه ويفرج اصابعه) للتمكن، ويسن ان يلصق كعبيه، وينصب ساقيه (ويبسط ظهره) ويسوى ظهره بعجزه (غير رافع ولا منكس رأسه ويسبح فيه) واقله ثلاثا فلو تركه او نقصه كره تنزيها، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۳-۴۹۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچي. وكان ينبغي ان يذكر لفظ يسن عند قوله ويضع يديه ليعلم ان الوضع والاعتماد والتفريج والالصاق والنصب والبسط والتسوية كلها سنن كما فى القهستاني، قال: وينبغي ان يزاد مجافيا عضديه مستقبلا اصابعه فانهما سنة، شامي: ۱/۴۹۴، ط: سعيد كراچي و: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۱۵، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، خلاصة الفتاوى: ۱/۵۲، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها، ط: رشيديه كوئٹه، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثاني في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲)(قوله ويسن ان يلصق كعبيه) ......هذا كله في حق الرجل، اما المرأة فتنحني في الركوع يسيرا ولا تفرج ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لان ذلك استر لها، وفي شرح الوجيز: الخنثىٰ كالمرأة، شامي: ۱/۴۹۳-۴۹۴، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچي.

فاما المرأة فتنحني في الركوع قليلا ولا تعتمد ولا تفرج اصابعها بل تضمها وتضع يديها على ركبتيها وضعا ولا تحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لان ذلك استر لها، كذا ذكره الزاهدى في شرح القدورى، حلبي كبير، ص: ۳۱۵-۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۲.

☆......رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا چاہئے۔(۱)

☆......مردوں کو رکوع کی حالت میں اس طرح جھکنا چاہئے کہ پیٹھ، کمر اور سرین سب برابر ہو کر ایک سطح پر آجائیں۔(۲) اور عورتوں کے لئے صرف اس قدر جھکنا کافی ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔(۳)

☆......رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا جھکانا کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے درست نہیں، اسی طرح گردن کو اتنا اوپر رکھنا کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے یہ بھی درست نہیں بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔(۴)

☆......رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔(۵)

☆......کم از کم اتنی دیر تک رکوع میں رہنا چاہئے کہ اطمینان سے تین مرتبہ "**سبحان ربی العظیم**" کہا جا سکے۔(۶)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ا فی الصفحة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) انظر الی الحاشیة رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۴) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ا .

(۵) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ا .

(۶) (قوله واقله ثلاثا) ای اقله یکون ثلاثاو اقله تسبیحه ثلاثا وهذا اولیٰ من جعل ثلاثا خبرا عن اقله بنزع الخافض ای فی ثلاث الخ، شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، قبل مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط:رشیدیه کوئٹه. خلاصة الفتاوی: ۱/۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة،ط:رشیدیة کوئٹه. [تنبیه] السنة فی تسبیح الرکوع سبحان ربی العظیم الخ، شامی: ۱/۴۹۴، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر،ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۸۲، فصل فی کیفیةترتیب افعال الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

☆......رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔(۱)

☆......دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہیے ،اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔(۲)

رکوع اطمینان سے کرے

رکوع کو ٹھیک طریقہ اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہیے (۳)

رکوع امام کے پیچھے چھوٹ گیا

☆......کبھی کبھار جماعت کی نماز میں ایسا ہوتا ہے کہ امام نے رکوع کر لیا ہے، اور مقتدی کو معلوم نہیں ہوتا مثلاً بجلی چلی گئی اور لاؤڈ اسپیکر بند ہونے کی وجہ سے آواز نہیں آئی ،یا خود نماز کی حالت میں سو گیا، یا جماعت بہت زیادہ بڑی ہونے کی وجہ سے پیچھے کے مقتدیوں کو پتہ نہیں چلا، تو ان تمام صورتوں میں مقتدی کو پتہ چلتے ہی خود رکوع کر لے پھر اس کے بعد امام کے ساتھ سجدہ میں شامل ہو جائے ،نماز ہو جائے گی اور آخر میں سجدہ سہو

---

(۱) (نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه ، الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، باب صفة الصلاة،آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ويكره القيام على احد القدمين في الصلاة بلاعذر شامى: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۶۹، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳)(و) يجب (الاطمينان) وهو التعديل (في الاركان) بتسكين الجوارح في الركوع والسجود حتىٰ تطمئن مفاصله في الصحيح، لانه لتكميل الركن. قوله (وهو التعديل) اى التتميم والتكميل، وهو في اللغة التسوية (قوله تطمئن مفاصله) ويستقر كل عضو في محله بقدر تسبيحة كما في القهستاني هذا قول ابى حنيفة ومحمد على تخريج الكرخي وعلى تخريج الجرجاني سنة كتعديل القومة والجلسة والاول هو الصحيح، حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۲۴۹، فصل في بيان واجب الصلاة، ط:قديمى كراچى.

کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

رکوع اور سائنس

ایک مرتبہ پنڈی میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد نواز صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس ایک سرجن ڈاکٹر آیا جس کی بیوی بھی سرجن تھی، کہنے لگا: ڈاکٹر صاحب گھٹنوں اور کمر کا درد بہت زیادہ ہے علاج بہت کئے ہیں لیکن افاقہ نہیں ہوا'' ڈاکٹر نواز صاحب فرمانے لگے میں نے ڈاکٹر (سرجن) سے پوچھا کہ آپ نماز پڑھتے ہیں؟ سرجن صاحب کہنے لگے ہاں پانچ وقت کی! تو پھر ڈاکٹر نواز صاحب فرمانے لگے آپ رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتے اور انہیں رکوع اور سجدہ اچھی طرح سنت کے مطابق کرنے کا بتایا۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب صحت مند ہو گئے۔

رکوع سے حرام مغز (Spinal Cord) کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ مریض جن کے اعضاء سن ہو جاتے ہیں وہ اس مرض سے بہت جلد افاقہ حاصل کر سکتے ہیں۔

---

(۱) واعلم ان المدرک من صلاها كاملة مع الامام واللاحق من فاتته الركعات (كلها او بعضها) لكن بعد اقتدائه بعذر كغفلة وزحمة وسبق حدث وصلاة خوف، ومقيم ائتم بمسافر وكذا بلاعذر بأن سبق امامه في ركوعه وسجد فانه يقضي ركعة. الدرمع الرد: ۵۹۴/۱. وفي الشامية: (قوله ان امكنه ادراكه) .....وحكمه انه يقضي مافاته اولا ثم يتابع الامام ان لم يكن قد فرغ... فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة فانه يأتي بالثالثة بلاقراءة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة، الخ.. (قوله ما سبق به بهاالخ)....بأن اقتدى في اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا، وهذا بيان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق: وحكمه انه يصلي اذا استيقظ مثلا مانام فيه ثم يتابع الامام فيما ادرک ثم يقضي مافاته الخ. شامي: ۵۹۵/۱، باب الامامة، مطلب فيما لواتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام اوقبله او بعده، ط: سعيد، هندية: ۹۲/۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ط: رشيدية كوئته.

رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جن کو حرام مغز ورم (Inflammation Of Spinal Cord) ہوگیا، بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

رکوع سے گردوں میں پتھری بننے کا عمل سست پڑ جاتا ہے اور پتھری کا مریض جس کے گردوں میں پتھری بن گئی ہو، رکوع کی حرکت سے بہت جلد نکل جاتی ہے۔

رکوع سے ٹانگوں کے فالج زدہ مریض چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

رکوع سے آنکھوں کی طرف دوران خون کے بہاؤ (Circulation Of Blood) کی وجہ سے دماغ ونگاہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علی وسلم اور جدید سائنس: ۱/۶۶۔۶۷)

رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر فوراً نماز کا رکوع کرے، یا دو تین چھوٹی آیتیں پڑھ کر نماز کا رکوع کرے، اس میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لے، تو سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے۔(۱)

اگر رکوع میں سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی نیت نہیں کی، تو نماز کے سجدہ میں سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا، خواہ سجدۂ تلاوت کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو،(۲) لیکن اگر امام نے رکوع

---

(۱) وتؤدی برکوع صلاۃ اذا کان الرکوع علی الفور من قراء ۃ آیۃ او آیتین وکذا الثلاث علی الظاهر کما فی البحر ان نواہ ای کون الرکوع بسجود التلاوۃ علی الراجح وتؤدی بسجودھا کذالک ای علی الفور وان لم ینوبالاجماع. الدر مع الرد: ۲/۱۱۱۔۱۱۲، باب سجود التلاوۃ، ط:سعید، هندیة ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (قوله نعم لو رکع وسجدلها) ای للصلاۃ فورا ناب ای سجود المقتدی عن سجود التلاوۃ بلانیة تبعا لسجود امامه لما مر آنفا انها تؤدی بسجود الصلوۃ فورا وان لم ینو. شامی: ۲/۱۱۲، باب سجود التلاوۃ، ط:سعید.

میں سجدہ تلاوت کی نیت کی اور مقتدیوں نے نہیں کی تو مقتدیوں کا سجدہ تلاوت ادا نہیں ہوگا۔اس لئے امام کو رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہیں کرنی چاہئے تاکہ نماز کے سجدہ میں سب کا سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے۔(۱)

رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ

اگر عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پیٹھ اتنی جھکائی جائے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے، سرین (کولھے) اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

رکوع چھوٹ گیا

☆......اگر بھولے سے رکوع چھوٹ گیا تو یاد آتے ہی نماز کے اندر اندر فوت شدہ رکوع ادا کرلے، اور پھر آخر میں سہو سجدہ کرلے، تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) والظاهر ان المقصود بهذا الاستدراك التنبيه على انه ينبغي للامام ان لا ينويها في الركوع لانه اذا لم ينوها فيه ونواها في السجود اولم ينوها اصلا لاشئ على المؤتم لان السجود هو الاصل فيها بخلاف الركوع فاذا نواها الامام فيه ولم ينوها المؤتم لم يجزه الخ. شامي: ۲/۱۱۲، باب سجود التلاوة ط:سعيد، هندية: ۱/۱۳۳، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة ط:رشيديه.

(۲) (قوله بحيث لو مديديه الخ)......ولو كان يصلي قاعدا ينبغي ان يحاذي جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع قلت:ولعله محمول على تمام الركوع، والافقد علمت حصوله باصل طأطأة الرأس اى مع انحناء الظهر. شامي: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلوة، بحث الركوع والسجود، ط:سعيد كراچي.

(۳) ومنها رعاية الترتيب في فعل مكرر فلوترك سجدة من ركعة فتذكرها في آخر الصلاة سجدها وسجدللسهو لترك الترتيب فيه وليس عليه اعادة ماقبلها ولوقدم الركوع على القراءة لزمه السجود لكن لايعتد بالركوع فيفرض اعادته بعدالقراءة، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشرفي سجودالسهو ط:رشيديه. فتح القدير: ۱/۲۴۱، باب صفة الصلاة ط:رشيديه.

☆......اگر نماز کے اندر اندر یہ رکوع نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی ،اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

رکوع دومرتبہ کرلیا

اگر ایک رکعت میں دومرتبہ رکوع کرلیا تو سجدہ میں تاخیر کرنے کی وجہ سے آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا،اگر آخر میں سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا لیکن اگر ایسا واقعہ عید کی نماز میں ہوا،تو سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ عیدین کی نماز میں سہو سجدہ معاف ہے۔(۲)

رکوع رہ گیا امام کے پیچھے

''امام کے ساتھ رکوع رہ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع سجدہ پر قادر نہیں قیام پر قادر ہے

''قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) کمالورکع امامه فرکع معه مقارنا اومعاقبا وشارکه فيه اوبعدمارفع منه ، فلو لم يرکع اصلا اورکع ورفع قبل ان يرکع امامه ولم يعده معه اوبعده بطلت صلاته،ردالمحتار: ۱/ ۴۷۱، باب صفة الصلوة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ط:سعيد.

(۲) (وذکر في الذخيرة) ان سجودالسهو (يجب بستة اشياء)......(و)يجب(بتکرار الرکن) هذا الثالث من الستة نحوان يرکع مرتين ، حلبی کبير، ص: ۴۵۶ فصل فی سجود السهو ط:سهيل. ولوزاد فی صلاته رکوعا او سجودا لاتفسد صلاته ويلزمه السهو، فتاوی قاضيخان علی هامش الهندية: ۱/ ۱۲۱ ،فصل فيما يوجب السهو ومالايوجب السهو ط:رشيديه، تاتارخانية: ۱/ ۵۹۸، کتاب الصلاة، مايفسدالصلاة ومالايفسد، ط:ادارة القرآن. الدرمع الرد: ۱/ ۸۰، باب سجود السهو ط: سعيد.

(والسهو فی صلاة العيد والجمعة والمکتوبة والتطوع سواء) والمختارعندالمتأخرين عدمه فی الاولين لدفع الفتنة کمافی جمعة البحر، الدرمع الرد : ۲/ ۹۲ ،باب سجودالسهو ط:سعيد.

رکوع سجود سے عاجز امام

رکوع اور سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز امام کے پیچھے درست نہیں، اسی طرح صرف سجدہ سے عاجز امام کے پیچھے رکوع اور سجود کرنے والے مقتدی کی اقتداء درست نہیں۔(۱)

رکوع سے اٹھتے وقت

نوافل میں رکوع سے اٹھتے وقت ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ'' کے بعد ''اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ'' پڑھنا بہتر ہے اور یہ دعا فرائض میں بھی پڑھی جا سکتی ہے، البتہ امام کے لئے تخفیف کرنا زیادہ مناسب ہے اس لئے امام اتنی لمبی دعا نہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) ویصح اقتداء القائم بالقاعد الذی یرکع ویسجد لا اقتداء الراکع والساجد بالمؤمی هکذا فی فتاویٰ قاضیخان، هندیة: ۱/ ۸۵، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره ، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده ، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۴۶، کتاب الصلاة، جنس آخر فی صحة الاقتداء، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) عن رفاعة بن رافع الزرقی رضی الله عنه قال کنایوما نصلی وراء النبی صلی الله علیه وسلم فلما رفع رأسه من الرکعة (ای الرکوع) قال سمع الله لمن حمده فقال رجل وراء ه ربنا ولک الحمدحمدا کثیرا طیبامبارکافیه ، فلما انصرف قال من المتکلم آنفا قال انا، قال: رأیت بضعة وثلاثین ملکا یبتدرونها ایهم یکتبها اول. بخاری: ۱/ ۱۱۰ ،قبل باب الطمانینة حین یرفع رأسه من الرکوع ، ط: قدیمی کراچی. ابوداؤد: ۱/ ۱۱۲ ، باب ما یستفتح به الصلاة من الدعاء، ط: میر محمد کتب خانه کراچی.

ولیس بینهماذکرمسنون،وکذالیس بعدرفعه من الرکوع دعاء وکذا لا یأتی فی رکوعه وسجوده بغیرالتسبیح علی المذهب وماورد محمول علی النفل الدرالمختار، وفی الشامیة (قوله محمول علی النفل) وصرح به فی الحلیة فی الوارد فی القومة والجلسة وقال علی انه ان ثبت فی المکتوبة فلیکن فی حالة الانفراد اوالجماعة والمامومون محصورون لایثقلون بذالک کما نص علیه الشافعیة. شامی : ۱/ ۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط:سعید، حلبی کبیر، ص: ۳۱۸ صفة الصلاة ط:سهیل.

رکوع سے پہلے سوچتا رہا

''سوچتا رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمہ

جھک کر رکوع میں دونوں ہاتھ اس طرح گھٹنوں پر رکھے جائیں کہ کمر بالکل سیدھی رہے اور گھٹنے جھکے ہوئے نہ ہوں اس عمل سے معدے کو قوت پہنچتی ہے، نظام انہضام درست ہوتا ہے، قبض دور ہوتی ہے، معدے کی دوسری خرابیاں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ رکوع کا عمل جگر اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے اس عمل سے کمر اور پیٹ کی چربی کم ہو جاتی ہے، خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہو جاتے ہیں اس سے دل کے لئے خون کو سر کی طرف پمپ (Pump) کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس طرح دل کا کام کم ہو جاتا ہے اور اسے آرام ملتا ہے جس سے دماغی صلاحیتیں اجاگر ہونے لگتی ہیں۔ دوران رکوع چونکہ ہاتھ نیچے کی طرف جاتے ہیں اس لئے کندھوں سے لیکر ہاتھ کی انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس سے بازو کے پٹھے (Muscles) طاقتور ہو جاتے ہیں اور جو فاسد مادے بڑھاپے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہو جاتے ہیں وہ ازخود خارج ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۳)

رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا

پورے اطمینان کے ساتھ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اس کو ''قومہ''

کہتے ہیں۔(۱)

رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے

رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اگر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا نہیں ہوگا تو واجب ترک ہونے کی وجہ سے وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

رکوع سے کم پڑھنا

نماز کے دوران رکعتوں میں پوری پوری سورت پڑھنا بہتر ہے، تاہم اگر ایک ایک رکوع سے کم پڑھی تو بھی نماز بلا کراہت صحیح ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) واما واجبات الصلاة ....انها ستة احداها تعديل الاركان ....والمراد بتعديل اركان الصلاة تسكين الجوارح في الركوع والسجود والقومة بينهما . التاتارخانية: ۱/ ۵۱۰ كتاب الصلاة ، واجبات الصلاة ط:ادارة القرآن. هندية: ۱/ ۷۱، كتاب الصلاة ، الفصل الثاني في واجبات الصلاة ط:رشيديه، الدرالمختار مع ردالمحتار: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ط:سعيد.

(۲) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدرتسبيحة في الركوع والسجود ، وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال (الدرالمختار)و في الشامية (قوله وكذا في الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا في القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة ايضا لانه يلزم من وجوب التعديل فيهما وجوبهما.... (وقال بعدعشرةاسطر) حتى لو تركها اوشيئا منها ساهيايلزمه السهو ولو عمدا يكره اشدالكراهة ، ويلزمه ان يعيد الصلاة الخ شامي: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة،مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد ط:سعيد كراچی.

(۳) کیونکہ اس میں کوئی واجب ترک نہیں ہوا اور تقدیم وتاخیر بھی لازم نہیں آئی۔

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت کیا کہے

"سمع اللہ لمن حمدہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع عورت کا

☆......رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہے اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆......رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا، اور مردوں کی طرح جھکنا ضروری نہیں، بلکہ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہئے، اور عورتیں صرف اس قدر جھکیں کہ داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے تک اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے تک پہنچ جائے۔(۲)

☆......عورتیں رکوع میں انگلیاں ملا کر (یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ کئے بغیر) صرف گھٹنے پر رکھیں، پکڑیں نہیں۔(۳)

☆......عورتیں رکوع میں اپنے ٹانگیں بالکل سیدھی نہ رکھیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی ہوں۔(۴)

---

(۱) فیکون ابتداء تکبیرۃ عند اول الخرور والفراغ عند الاستواء للرکوع کذافی المحیط. ھندیۃ: ۷۴/۱، کتاب الصلاۃ الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیتھا ط:رشیدیہ، المحیط البرھانی: ۱۱۴/۲، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث فی مایفعلہ بعد الشروع فی الصلاۃ ط:ادارۃ القرآن.

(۲) اما المرأۃ فتنحنی فی الرکوع یسیرا ولاتفرج ولکن تضم وتضع یدیھا علی رکبتیھا وضعا وتحنی رکبتیھا ولا تجافی عضدیھا لان ذالک استرلھا. ردالمحتار: ۴۹۴/۱، باب صفۃ الصلاۃ مطلب قراءۃ البسملۃ بین الفاتحۃ والسورۃ حسن، ط:سعید، ھندیۃ: ۷۴/۱ کتاب الصلوۃ، الفصل الثالث فی سنن الصلوۃ وآدابھا ط:رشیدیۃ کوئٹہ.

(۳،۴) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

☆......رکوع کی حالت میں عورتوں کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں، مردوں کی طرح بازو پہلوؤں سے جدا اور الگ نہ ہوں۔(۱)

☆......رکوع کی حالت میں عورتوں کے دونوں پاؤں ملے ہوئے ہوں، درمیان میں فاصلہ نہ ہو، خاص طور پر دونوں ٹخنے مل جانے چاہئیں۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو۔(۳)

☆......کم از کم اتنی دیر تک رکوع میں رہیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "**سبحان ربی العظیم**" کہا جا سکے۔(۴)

رکوع کرنا بھول گیا

اگر مقتدی جماعت کی نماز میں شروع سے شریک ہوا، لیکن کسی وجہ سے رکوع کرنا بھول گیا، پھر امام کے ساتھ سجدہ میں شریک ہو گیا، تو اس مقتدی پر ضروری ہے کہ نماز کے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) والسنة ایضا فی الرکوع الصاق الکعبین واستقبال الاصابع القبلة وهذا کله فی حق الرجال فاما المرأة فتنحنی فی الرکوع قلیلا ولا تعتمد ولا تفرج اصابعها بل تضمها وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا ولا تحنی رکبتیها ولا تجافی عضدیها لان ذالک استر لها. حلبی کبیر، ص:۳۱۵-۳۱۶، صفة الصلوة ط:سهیل، شامی: ۱/۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها ط:سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة ط:رشیدیة کوئٹه.

(۳) نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه. الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، باب صفة الصلاة آداب الصلاة ط:سعید، البحر الرائق: ۱/۴۷۷ ط:سعید، تاتارخانیة: ۱/۵۵۱، کتاب الصلاة، کیفیة الصلاة. ط:ادارة القرآن.

(۴) ویسبح فیه واقله ثلاثا فلو ترکه او نقصه کره تنزیها الدر المختار (قوله واقله ثلاثا).....ویسبح فیه ثلاثا وهو اقله: ای والحال ان الثلاث اقله. شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط:سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیة.

اندر وہ رکوع کرلے، اگر اس نے نماز کے اندر وہ رکوع نہیں کیا تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھے۔(۱)

رکوع کی تکبیرات کا مسنون طریقہ

"تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع کی تکبیر بھول گیا

اگر رکوع میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ یہ تکبیر واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت ترک ہو جانے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۲)

رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا

"رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع مرد کا

☆......رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہے، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع

---

(۱) فلو لم یرکع اصلا اورکع ورفع قبل ان یرکع امامه ولم یعده معه او بعده بطلت صلاته شامی: ۱/۴۷۱، باب صفة الصلوة، مطلب مهم فی متابعة الامام ط:سعید.

(قوله ثم ماسبق به بهاالخ) بأن اقتدى فی الثناء صلاة الامام ثم نام مثلا......وحكمه انه يصلی اذا استیقظ مثلا مانام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی مافاته الخ. شامی: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لواتی بالرکوع او السجود اوبهما مع الامام اوقبله اوبعده، ط:سعید.

(۲)ولایجب بترک التعوذ والبسملة فی الاولی والثناء وتكبيرات الانتقال الخ. هندية: ۱/۱۲۵، الباب الثانی عشر فی سجود السهو. ط:رشیدیه، فتح القدیر: ۱/۴۳۸، باب سجود السهو ط:رشیدیه، المحیط البرهانی: ۲/۳۰۲، الفصل السابع عشر سجود السهو ط:ادارة القرآن.

کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆......اور رکوع میں اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائے کہ گردن، کمر اور پشت تقریباً برابر ہو کر ایک سطح پر آجائیں، گردن کو اتنا نہ جھکائے کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے، اور نہ گردن کو اتنا اوپر رکھے کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں پاؤں اور پنڈلی کو سیدھا رکھے، گھٹنوں میں خم آنے نہ دے۔(۳)

☆......دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو اس طرح پکڑے کہ ہاتھ کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اور گھٹنا پانچوں انگلیوں کے اندر ہو۔(۴)

☆......رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہوں، ان میں کسی قسم کا خم نہ ہو۔(۵)

(۱،۲،۳) (ثم...... يكبر مع الانحطاط للركوع ......ويضع يديه) متعمدا بهما على ركبتيه ويفرج اصابعه للتمكن ويسن ان يلصق كعبيه وينصب ساقيه (ويبسط ظهره) ويسوى ظهره بعجزه (غير رافع ولا منكس رأسه الخ). الدرالمختار: ۱/۴۹۳، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة ط: سعيد، خلاصة الفتاوى: ۱/۵۲، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها ط: رشيديه، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشيديه، وفي الشامية (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة كون ابتداء التكبير عن الخرور وانتهانه عنداستواء الظهر الخ شامي: ۱/۴۹۳، باب صفة الصلوة ط: سعيد.

(۴،۵) (قوله ويسن ان يلصق كعبيه)...... ويضع يديه ليعلم ان الوضع والاعتماد والتفريج والالصاق والنصب والبسط والتسوية كلها سنن ... وينبغي ان يزاد مجافيا عضديه مستقبلا اصابعه فانهما سنة... هذا كله في حق الرجل الخ. ردالمحتار: ۱/۴۹۳-۴۹۴، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة ط: سعيد. خلاصة الفتاوى: ۱/۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها ط: رشيديه. هندية: ۱/۷۴ الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشيدية.

☆......رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھ پہلو سے جدا اور الگ ہوں۔(۱)

☆......دونوں پاؤں پر زور برابر ہو، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں اور آگے پیچھے نہ ہوں۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو۔(۳)

☆......اور رکوع میں کم سے کم اتنی دیر تک رہے کہ اطمینان سے تین مرتبہ "**سبحان ربی العظیم**" کہا جاسکے۔(۴)

رکوع مکرر پڑھنا

ایک ہی رکوع کو مکرر دونوں رکعتوں میں پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، البتہ بلاضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔(۵)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ویکره القیام علی احدالقدمین فی الصلاة بلاعذر، شامی: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة ط: سعید، هندیة: ۱/۶۹، باب صفة الصلاة ط: رشیدیه.

(۳) نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه. الدرالمختار مع الرد: ۱/۴۷۷، صفة الصلوة، آدب الصلوة ط: سعید. البحر: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعید، تاتارخانیة: ۱/۵۵۱، کیفیة الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۴) ویسبح فیه واقله ثلاثا فلو ترکه اونقصه...... کره تنزیها، الدرالمختار (قوله واقله ثلاثا)..... ویسبح فیه ثلاثا وهو اقله: ای والحال ان الثلاث اقله. شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط: سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها و کیفیتها ط: رشیدیه، خلاصة الفتاوی: ۱/۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة. ط: رشیدیة کوئٹه.

(۵) لابأس ان یقرأ سورة ویعیدها فی الثانیة، الدرالمختار، وفی الشامیة (قوله لابأس ان یقرأ سورة) افاد انه یکره تنزیها وعلیه یحمل جزم القنیة بالکراهة، ویحمل فعله علیه الصلاة والسلام لذلک علی بیان الجواز هذا اذالم یضطر الخ. شامی: ۱/۵۴۶، باب صفة الصلاة، مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایة ط: سعید.

رکوع مل جائے

اگر کسی رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل گیا تو وہ رکعت مل گئی، اور اگر رکوع نہیں ملا تو رکعت نہیں ملی، اس رکعت کو امام کے سلام کے بعد پڑھنا لازم ہے۔(۱)

رکوع میں التحیات پڑھ لی

''التحیات رکوع میں پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار رہنا واجب ہے

رکوع میں اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنے موقع پر برقرار ہو جائے، اور ایک مرتبہ ''سبحان ربی العظیم'' کہا جا سکے واجب ہے، اگر بھول کر اس کو چھوڑ دیا تو سہو سجدہ واجب ہوگا، اور اگر قصداً ایسا کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)

---

(۱) وعن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: اذاجئتم الی الصلاة ونحن سجود فاسجدوا ولاتعدوها شيئا ومن ادرک الركعة (ای الركوع) فقدادرک الصلوة. سنن ابی داؤد: ۱/۱۳۶، باب الرجل يدرک الامام ساجدا كيف يصنع، ط: حقانيه و: ۱/۱۲۹، ط: سعيد كراچی. مشكوة: ۱/۱۰۲، باب ما علی الماموم من المتابعة ...... الفصل الثانی، ط: قديمی كراچی. البحر الرائق: ۲/۷۶، باب ادراک الفريضة. ط: سعيد كراچی. (قوله لان المشاركة) ای ان الاقتداء متابعة علی وجه المشاركة ولم يتحقق من هذا مشاركة لافی حقيقة القيام ولافی الركوع فلم يدرک معه الركعة اذلم يتحقق منه مسمی الاقتداء بعد. شامی: ۲/۶۰، باب ادراک الفريضة ط: سعيد.

(وان سوی ظهره فی الركوع) يعنی حال كون الامام راكعا (صارمدركا) ای لتلک الركعة. حلبی كبير، ص: ۳۰۵ صفة الصلاة ط: سهيل.

(۲) من ترک الاعتدال تلزمه الاعادة.....ولااشكال فی وجوب الاعادة اذهوالحكم فی كل صلاة اديت مع كراهة التحريم ويكون جابرا للاول الخ. البحر الرائق: ۱/۵۲۳، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/۷۱ كتاب الصلوة، الفصل الثانی فی واجبات الصلوة ط: رشيديه.

واضح رہے کہ رکوع میں تسبیح کہنا تو سنت ہے،(۱) لیکن ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہنے کی مقدار رکوع میں ٹھہرنا، تا کہ ہر عضو اپنی اپنی جگہ برقرار ہو جائے واجب ہے۔(۲)

رکوع میں بسم اللہ پڑھ لیا

اگر کسی نے رکوع میں جا کر "سبحان ربی العظیم" کی جگہ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ لیا تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہونے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا باقی جان بوجھ کر ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔(۳)

رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی

"تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی" کے عنوان کو دیکھیں۔

رکوع میں زیادہ دیر رہنا

۱......امام کے لئے دیر تک رکوع میں رہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں لوگوں کو حرج

(۱) انظر إلى الحاشية رقم ۴ في الصفحة السابقة.

(۲) (وتعديل الاركان) وهو تسكين الجوارح في الركوع والسجود حتى تطمئن مفاصله وادناه مقدار تسبيحة وهو واجب ... وهو الصحيح . البحر الرائق : ۱/۵۲۲، كتاب الصلوة باب صفة الصلوة، ط: رشيديه، هندية: ۱/۷۱ الفصل الثاني في واجبات الصلاة ط: رشيديه.

(۳) (قوله بترك واجب) اى من واجبات الصلوة الاصلية........ واحترز بالواجب عن السنة كالثناء والتعوذ ونحوهما عن الفرض . شامي : ۲/۸۰، باب سجود السهو ط: سعيد.

الاصل في هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ففي الاول ان امكنه التدارك بالقضاء يقضي والا فسدت صلاته وفي الثاني لاتفسد لان قيامها باركانها وقد وجدت ولايجبر بسجدتي السهو الخ. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية، وانظر الحاشية رقم ۲ ايضا في الصفحة السابقة.

ہوتا ہے، اور یہ جماعت میں لوگوں کے کم ہونے کا سبب بنتا ہے۔(۱)

۲......انفرادی طور پر نماز پڑھنے والے کے لئے رکوع میں دیر کرنا مکروہ نہیں۔(۲)

رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے، نماز ہو جائے گی، البتہ نماز مکروہ تنزیہی ہوگی، اس لئے یاد آنے کی صورت میں رکوع میں رکوع کی تسبیح پڑھ لے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔(۳)

رکوع میں شامل ہوا

جو شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہوتا ہے، اس سے ثناء "سبحانک اللّٰھم... الخ" ساقط ہو جاتی ہے، اب اس کو ثناء پڑھنے کی ضرورت

(۱،۲) ویکرہ تحریما (تطویل الصلاة) علی القوم زائدا علی قدر السنة فی قراء ة واذکار رضی القوم اولا لاطلاق الامر بالتخفیف، الدرالمختار، وفی الشامیة: (قوله لاطلاق الامر بالتخفیف) وهو مافی الصحیحین "اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیهم الضعیف والسقیم والکبیر، واذا صلی لنفسه فلیطول ماشاء. شامی: ۱/۵۶۴، باب الامامة، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی هل الافضل الصلاة مع الشافعی ام لا؟ ط: سعید، البحر: ۱/۳۵۱، باب الامامة، قوله وتطویل الصلاة، ط: سعید. وکره للامام (تطویل الصلاة) لما فیه من تنفیر الجماعة لقوله علیه السلام: من أم فلیخفف. قوله (تطویل الصلاة) بقراء ة، اوتسبیح اوغیرهما رضی القوم ام لا لاطلاق الامر بالتخفیف حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۰۳-۳۰۴ فصل فی بیان الاحق بالامامة ط: قدیمی

(۳) ویسبح فیه واقله ثلاثا فلوترکه اونقصه کره تنزیها. الدرالمختار: ۱/۴۹۴. باب صفة الصلاة مطلب قراء ة البسملة بین الفاتحة والسورة حسن ط: سعید، خلاصة الفتاوی: ۱/۵۴، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط: رشیدیه

اور یہاں تو تسبیح چھوڑی بھی نہیں ہے بلکہ الفاظ بدل گئے ہیں اس لیے کوئی حرج نہیں۔

نہیں۔(۱)

رکوع میں شامل ہونے کا طریقہ

اگر امام رکوع میں ہے، اور اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر کھڑا ہو کر صرف تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور رکوع میں جانے کے لئے دوسری تکبیر نہیں کہی تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

رکوع میں قراءت پوری کرنا

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع کے لئے جھک جانا، اور جھکنے کی حالت میں قرأت تمام کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) وان ادرک الامام فی الرکوع او السجود یتحری ان کان اکبر رأیه انه لو اتی به ادرکه فی شیئ من الرکوع او السجود یأتی به قائما والا یتابع الامام ولا یاتی به. هندیة: ۱/۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ط: رشیدیه، الدرمع الرد: ۱/۴۸۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ ط:سعید، حلبی کبیر، ص:۳۰۵ صفة الصلاة ط:سهیل اکیڈمی

(۲) فلو کبر قائما فرکع ولم یقف صح، لان ماأتی به القیام الی ان یبلغ الرکوع یکفیه . الدرالمختار (قوله فرکع) ای وقرأفی هویه قدر الفرض او کان اخرس اومقتدیا اواخر القراء ة. شامی : ۱/۴۴۵، باب صفة الصلاة،بحث القیام ط:سعید.

(والقیام) ....فلوادرک الامام راکعا فکبر منحنیا لم تصح تحریمته . شامی : ۱/۴۵۲، باب صفة الصلاة ط:سعید، ولوادرک الامام راکعا فکبر قائما وهویریدتکبیرة الرکوع جازت صلاته لان نیته لغت فبقیت التکبیر حالة القیام، البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلوة ط:سعید، هندیة: ۱/۶۹، الفصل الاول فی فرائض الصلاة ط:رشیدیه.

(۳) ویکره الجهر بالتسمیة والتأمین واتمام القراء ة فی الرکوع والاذکار بعد تمام الانتقال الخ. عالمگیری: ۱/۱۰۵، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالایکره ط:رشیدیه. ردالمحتار: ۱/۴۵۴، باب صفة الصلوة، مطلب فی بیان السنة والمستحب الخ ط:سعید.حلبی کبیر،ص:۳۰۶، مکروهات فی الصلاة، ط: نعمانیة کوئٹه.وص: ۳۵۲،ط:سهیل.

رکوع میں مرد وعورت کے درمیان فرق

مرد اور عورت کے درمیان چند باتوں میں فرق ہے:

۱......مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ سر، پیٹھ اور سرین برابر ہو جائیں، اور عورت تھوڑی مقدار میں جھکے، یعنی صرف اس قدر جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے۔(۱)

۲......مرد رکوع میں گھٹنے پر انگلیاں کھول کر رکھے اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے، اور عورت انگلیاں ملا کر ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھ پر زور نہ دے اور گھٹنے جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔(۲)

۳......مرد رکوع میں اپنے بازوؤں کو پہلو سے بالکل الگ رکھے، اور کھل کر رکوع کرے اور عورت اپنے بازوؤں کو پہلو سے خوب ملائے اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کرے۔(۳)

رکوع نہیں کرسکتا

اگر کوئی شخص کھڑے ہونے اور سجدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے، صرف رکوع

(۱،۲،۳) (ثم)......(یکبر)....للرکوع... (ویضع یدیه) معتمدا بهما (علی رکبتیه ویفرج اصابعه) للتمکن ویسن ان یلصق کعبیه وینصب ساقیه (ویبسط ظهره) ویسوی ظهره بعجزه (غیر رافع ولا منکس رأسه الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۱، ۴۹۳ فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید، قال فی المعراج وفی المجتبی هذا کله فی حق الرجال. اماالمرأة فتنحنی فی الرکوع یسیرا ولاتفرج ولکن تضم وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا وتحنی رکبتیها ولاتجافی عضدیها لان ذالک استرلها، شامی: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشیدیه، خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۲، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط: رشیدیة.

نہیں کر سکتا، تو اس آدمی پر کھڑا ہو کر نیت باندھنا اور قراءت کرنا واجب ہے، البتہ رکوع صرف اشارہ سے کرے، پھر سجدہ زمین پر کرے، نماز ہو جائے گی۔(۱)

رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا

کوئی شخص سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا، اور دوسری رکعت سے پہلے پہلے یاد آیا تو اس کو چاہیے کہ اسی وقت اٹھ کر رکوع کر لے، پھر دوبارہ سجدہ کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا، تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع شمار کیا جائے گا اور یہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت شمار کی جائے گی، اور یہ دوسری رکعت کالعدم ہو جائے گی، اس کے عوض میں اس کو ایک اور رکعت پڑھنا ہوگی، اور اس

---

(۱) قوله بل تعذر السجود كاف.....قال في البحر ولم أرما اذا تعذر الركوع دون السجود غيروالقع آه اى لانه متى عجز عن الركوع عجز عن السجود"نهر" قال ح: اقول على فرض تصوره ينبغي ان لايسقط لان الركوع وسيلة اليه، ولايسقط المقصود عندتعذرالوسيلة ، كما لم يسقط الركوع والسجود عندتعذرالقيام ، شامي: ۲/۹۷ ، باب صلاة المريض ، ط:سعيد، البحر: ۲/۱۱۳ ، قبيل (قوله وجعل سجوده اخفض) باب صلاة المريض ط:سعيد.

(۲) اذا سجد في موضع الركوع او ركع في موضع السجود او كرر ركنا او قدم الركن او اخره ففي هذه الفصول كلها يجب سجودا لسهو. عالمگيری: ۱/۱۲۷ ، الباب الثاني عشرفي سجودالسهو ط:رشيديه. حلبي كبير، ص:۴۵۶، فصل في سجود السهو ط:سهيل اكيڈمی، تاتارخانية: ۱/۷۱۶، الفصل السابع عشرفي سجود السهو ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، بدائع الصنائع : ۱/۱۶۴ ، فصل في بيان سبب الوجوب ط:سعيد.

ولايجب السجود الابترك واجب اوتأخيره اوتاخير ركن اوتقديمه، هندية : ۱/۱۲۶ ، الباب الثاني عشر في سجودالسهو ط:رشيدية.

صورت میں بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۱)

رکوع وسجود کی حقیقت

☆...... جب قیام کی حالت میں احکم الحاکمین، رب العالمین کا حکم نامہ قرآن کریم پڑھا گیا تو اس کے حکم کو ماننے کے لئے جھکنا اور سجدہ کرنا اطاعت اور فرمانبرداری پر دلالت کرتے ہیں، جب حکام کی طرف سے عوام کو حکمنامہ آتا ہے اور ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے، تو اس حکم نامہ کی اطلاع یابی اور اطاعت کا ایک نمونہ ظاہر ہوا کرتا ہے، تو رکوع اور سجود اس حکم الٰہی کی اطاعت پر دلالت کرتے ہیں جو ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔

☆......اللہ کی عظمت کے خیال کرنے کے بعد جو اپنے نفس کی تحقیر کی کیفیت اپنے دل پر طاری ہونی چاہئے، عالم اجسام میں اس کیفیت کے قائم مقام اور اس کے مقابلہ میں اگر کوئی چیز ہے تو وہ جھک جانا ہے، جس کو اسلام کی اصطلاح میں ''رکوع'' کہتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے غیر متناہی بلند مراتب کے اعتقاد کے بعد جو اپنی پستی کے خیال کی کیفیت دل میں پیدا ہوتی ہے، اس کے مقابلہ میں اور اس کے قائم مقام اس بدن کے احوال وافعال میں اگر کچھ ہے تو یہ ہے کہ اپنا سر اور منہ جو کہ عزت کے محل سمجھے جاتے ہیں زمین پر رکھے، اور ناک اس کے آستانہ کے خاک پر رگڑے، اس کو اسلام میں ''سجدہ'' کہتے ہیں۔

---

(۱) ولو كان المتروك ركوعا فلايتصور فيه القضاء.....فلو قرأ وسجد ولم يركع ثم قام فقرأ وركع وسجد فهذا قدصلى ركعة ولايكون هذا الركوع قضاء عن الاول . البحر الرائق : ۹۸/۲ باب سجود السهو ،ط:سعيد،حلبي كبير،ص:۴۵۶، فصل في سجود السهو ط:سهيل اكيڈمي، بدائع الصنائع: ۱۶۸/۱ فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضى ام لا؟ ط:سعيد.

☆......نماز میں انسان کو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے، اور کھڑا ہونا خدمت گاروں کے آداب میں سے ہے، یہ نماز کا پہلا حصہ ہے، پھر رکوع جو دوسرا حصہ ہے، یہ بتلاتا ہے کہ وہ اللہ کے حکم کی تعمیل کے لئے کس قدر گردن جھکاتا ہے، اور سجدہ جو تیسرا حصہ ہے وہ عبادت کا مقصود، کمال ادب اور کمال تذلل اور نیستی کو ظاہر کرتا ہے۔(احکام اسلام ص۶۱ مع تغیر)(۱)

رکوع وسجود کی طاقت نہیں

اگر مرض کی وجہ سے رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہیں تو پھر اشارے سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھے، اور رکوع کی نسبت سے سجدہ کا اشارہ ذرا پست کرے، لیکن تکیہ وغیرہ کوئی چیز اٹھا کر پیشانی کے سامنے کر کے اس پر سجدہ نہ کرے۔(۲)

رمضان کے اخیر عشرے کی رات

رمضان المبارک کے اخیر عشرے کی راتوں میں کثرت سے نفل پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلتیں ہیں، اور بہت زیادہ ثواب ہے، اس لئے ان راتوں کو عبادت کے لئے غنیمت سمجھنا چاہئے، پھر اگلے سال رمضان المبارک کا مہینہ ملے یا نہ ملے یہ نصیب اور

---

(۱) ومن الافعال التعظيمية ان يقوم بين يديه مناجيا ويقبل عليه مواجها اشدمن ذالك ان يستشعر ذله وعزة ربه فينكس رأسه..... واشدمن ذالك ان يعفر وجهه الذى هو اشرف اعضائه ومجمع حواسه بين يديه فتلك التعظيمات الثلاث الفعلية شائعة فى طوائف البشر لايزالون يفعلونها فى صلواتهم وعندملوكهم وامرآئهم. حجة الله البالغة، باب اسرار الصلوة : ۱/ ۷۳ ط: صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹك.

(۲) وان عجزعن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع ....ويكره للمؤمى ان يرفع اليه عودا اووسادة يسجدعليه. عالمگیری: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشرفى صلاة المريض ط: رشيديه كوئٹه. الدرالمختار: ۱/ ۹۷ ـ ۹۸ باب صلوة المريض ، ط:سعيد، حلبى كبير،ص: ۲۶۲ ، الثانى القيام، ط: سهيل اكيڈمى.

قسمت کی بات ہے۔(۱)

رمضان میں مغرب کی جماعت میں تاخیر کرنا

رمضان میں افطار کی وجہ سے مغرب کی نماز کی جماعت میں کچھ دیر کرنا جائز ہے، اس میں کچھ حرج نہیں، اطمینان سے روزہ افطار کر کے جماعت شروع کر سکتے ہیں، اور تاخیر کی مقدار اذان کے بعد پانچ سات منٹ ہے اس سے زیادہ نہ کرے۔(۲)

رموز واوقاف

آیت "لا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) قالت عائشة رضي الله عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجتهد في العشر الاواخر مالا يجتهد في غيره. مسلم: ۱/۳۷۲، كتاب الاعتكاف، باب الاجتهاد في العشر الاواخر من شهر رمضان ط:قديمي، مشكوة : ۱/۱۸۲، كتاب الصوم، باب ليلة القدر، ط:قديمي، ترمذى: ۱/۱۶۴، كتاب الصوم، باب ماجاء في ليلة القدر، ط:الميزان.

(۲) وكره اى التاخير لاالفعل لأنه مأمور به تحريما الابعذر كسفر وكونه على اكل. قال الشامي تحته: اى لكراهة الصلاة مع حضور طعام تميل اليه نفسه ولحديث اذا اقيمت الصلاة وحضر العشاء فابدء وا بالعشاء. شامي: ۱/۳۶۹، كتاب الصلوة ط:سعيد. البحر الرائق: ۱/۲۴۸، كتاب الصلوة، ط:سعيد. التاتارخانية : ۱/۴۰۶، كتاب الصلوة ، الفصل الاول في المواقيت ، نوع اخر في بيان فضيلة الاوقات ، ط:ادارة القرآن .

ويستحب تعجيل صلاة المغرب صيفا وشتاء ..... وقال عليه الصلاة والسلام: "ان امتي لن يزالوا بخير مالم يؤخروا المغرب الى اشتباك النجوم" مضاهاة لليهود فكان تأخيرها مكروها (الافي يوم غيم) والامن عذر سفر اومرض وحضور مائدة ، والتاخير قليلا لايكره، مراقي الفلاح، (قوله والتاخير قليلا لايكره) اى تحريما بل يكره تنزيها والى اشتباك النجوم يكره تحريما وفي قول لايكره مالم يغب الشفق والاصح الاول، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۱۸۳ كتاب الصلاة، ط:قديمي وص:۷۳، ط: مكتبه غوثيه، و يستحب تعجيل الافطار قبل طلوع النجم.....ويعجل الافطار ولايصلي المغرب قبل الافطار لانه سنة. فتاوى جامع الفوائد،ص: ۷۶، ط: مير محمد كتب خانه، فتاوى رحيميه: ۶/۲۴۴، ط:دارالاشاعت.

رنج وغم کی خبر سن کر......

نماز کے دوران رنج وغم کی بری خبر سن کر " اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ " کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

روپیہ

اگر روپیہ میں جاندار کی تصویر ہے تو اس کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے(۲) اور روپیہ میں جاندار کی تصویر چھاپنے کی وجہ سے حکومت کے لوگ گنہگار ہوں گے، روپیہ جیب میں رکھنے والا نہیں کیونکہ یہ مجبور ہے۔(۳)

روزہ نہیں رکھا تب بھی تراویح پڑھے

☆......تراویح کی نماز روزہ کے تابع نہیں، اس لئے جو لوگ کسی وجہ سے دن کو روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے بھی رات کو تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر تراویح بھی

---

(۱) واذا اخبر المصلي بخبر يسوؤه فقال انالله وانااليه راجعون واراد به جوابه فهذا يقطع الصلوة التاتارخانية: ۱/۵۷۳، الفصل الخامس في بيان مايفسد الصلوة ومالايفسد، ط:ادارة القرآن، هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيمايفسد الصلوة ومايكره فيها. ط:رشيديه، شامي: ۱/۶۲۰، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، ط:سعيد.

(۲) لايكره ان يصلي ومعه صرة اوكيس فيه دنانير اودراهم فيها صور صغار لاستتارها. البحر الرائق: ۲/۲۷، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها،ط:سعيد، شامي: ۱/۶۴۸، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيهاط:سعيد.

(۳) عن مسلم قال كنا مع مسروق .....فقال سمعت عبدالله قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان اشدالناس عذابا عندالله المصورون، بخاري: ۲/۸۸۰، كتاب اللباس، باب التصاوير، ط:قديمي، مسلم: ۲/۲۰۱، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان الخ ط:قديمي، نسائي: ۲/۳۰۰، كتاب الزينة من السنن الفطرة، ذكر اشدالناس عذابا ط:قديمي.

نہیں پڑھیں گے تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہونگے۔(۱)

☆......مسافر اور وہ مریض جو روزہ نہیں رکھ سکتا، اسی طرح حیض ونفاس والی عورتیں اگر تراویح کے وقت پاک ہو جائیں، اسی طرح وہ کافر جو اس وقت مسلمان ہوا ہو ان سب کے لئے تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ ان لوگوں نے روزہ نہیں رکھا۔(۲)

روضۂ مبارک کی تصویر

اگر روضۂ مبارک کا نقشہ یا تصویر نمازی کے سامنے ہوگی، تو نماز مکروہ نہیں ہوگی، کیونکہ قبر کے نقشہ کی کوئی پرستش نہیں کرتا، البتہ اگر کسی قوم کی یہ عادت ہے کہ وہ قبر کی تصویر یا نقشہ کی پرستش کرتی ہے تو اس صورت میں قبر کی تصویر یا نقشہ سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ

---

(۱) التراويح سنة مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين للرجال والنساء اجماعا. الدرمع الرد: ۴۳/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح. ط:سعيد.

(۲) والتراويح سنة مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) (قوله لمواظبة الخلفاء الراشدين) اى اكثرهم ، لان المواظبة عليها وقعت في اثناء خلافة عمر رضى الله عنه ، ووافقه على ذالک عامة الصحابة ومن بعدهم الى يومنا هذا بلانكير ، وكيف لا وقد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليهابالنواجذ" كما رواه ابوداؤد ، شامي: ۴۳/۲ - ۴۴، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط:سعيد، البحر: ۶۶/۲ ، باب الوتر والنوافل ط:سعيد كراچي.

(منفردا ولا بجماعة)......وهي سنة الوقت لا سنة الصوم في الاصح فمن صار أهلا للصلاة في آخر اليوم يسن له التراويح كالحائض اذا طهرت والمسافر والمريض المفطر ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۱۲، فصل في صلاة التراويح، قبل " باب الصلاة في الكعبة" ط: قديمى كراچي.

ہوگا۔(۱)

رومال

رومال کو ٹوپی پرعمامہ کے طور پر باندھ کر نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے، ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب ملے گا۔(۲)

رومال باندھنا

نماز میں سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ کھوپڑی کھلی رہے مکروہ ہے۔(۳)

رومال کا سترہ

اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنے کے لئے اپنا رومال لٹکا کر یا اپنی

---

(۱)او لغیر ذی روح لایکره لانها لاتعبد، قال الشامی تحته: لقول ابن عباس للسائل فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر ومالانفس له، شامی: ۱/۶۴۹، باب مایفسد الصلوۃ ومایکره فیها ط:سعید. هندیة: ۱/۱۰۷، باب مایفسد الصلوۃ ومایکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاۃ ومالایکره، ط:رشیدیه، البحر الرائق: ۲/۲۷، باب مایفسد الصلوۃ ومایکره فیها ط: سعید، تتمة:...... وفی القهستانی: لاتکره الصلاۃ فی جهة قبر الااذا کان بین یدیه بحیث لو صلی صلاۃ الخاشعین وقع بصره علیه، شامی: ۱/۶۵۴، باب مایفسد الصلاۃ ومایکره فیها، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه ط:سعید، و: ۱/۳۸۰، کتاب الصلوۃ، مطلب فی اعراب کائنا ماکان، ط:سعید. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۷۹، الصلاۃ فی المقبرة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

(۲) فان لم تکن عمامته بالکبیرة التی تؤذی حملها...... ولا بالصغیرة التی تقصر عن وقایة الرأس الحر والبرد بل وسطا بین ذالک. شرح الزرقانی علی مواهب اللدنیة، النوع الثانی فی لباسه وفراشه: ۶/۲۵۷، ط: دار الکتب العلمیة بیروت.

(۳) ویکره الاعتجار وهو ان یکور عمامته ویترک وسط رأسه مکشوفا کذا فی التبیین. عالمگیری: ۱/۱۰۶، الباب السابع فیمایفسد الصلوۃ ومایکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاۃ ومالایکره ط: رشیدیه، حلبی کبیر، ص: ۳۴۵، ط: سهیل اکیڈمی، خلاصة الفتاوی: ۱/۵۷، الجنس فیما یکره فی الصلوۃ، ط: رشیدیة.

چھڑی کھڑی کر کے اس کے پیچھے سے گذرنا چاہے تو ضرورت کے وقت گذر سکتا ہے، گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

رونا

نماز کے دوران مصیبت یا درد کی وجہ سے قصداً رونا یا آہ یا اف وغیرہ کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

اور اللہ کے ڈر یا جنت ودوزخ کی یاد سے رونے یا آہ یااف وغیرہ کہنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، اسی طرح نماز کے دوران بلا اختیار رونے یا آہ یااف کہنے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۳)

ریاح

☆......اگر ''ریاح'' کا مریض شرعی اعتبار سے معذور ہو چکا ہے، یعنی ریح

---

(۱) تنبیہ: لم یذکر وا ما اذا لم یکن معہ سترة ومعہ ثوب او کتاب مثلا ھل یکفی وضعہ بین یدیہ؟ والظاھر نعم کما یؤخذ من تعلیل ابن ھمام المار آنفا. شامی: ۱/۶۳۷، کتاب الصلوة، باب مایفسدالصلوة ومایکرہ فیھا، ط:سعید. (قولہ ولو کان فرجة الخ) .....اقول واذا کان معہ عصا لاتقف علی الارض بنفسھا فامسکھا بیدہ ومر من خلفھا ھل یکفی ذالک؟ لم ارہ. شامی: ۱/۶۳۶، باب مایفسدالصلوة ومایکرہ فیھا، ط:سعید.

(۲) والانین ھوقولہ "آہ" بالقصر والتأوہ ھو قولہ "آہ" بالمد والتافیف اُف اوتُف والبکاء بصوت یحصل بہ حروف لوجع اومصیبة . الدرمع الرد : ۱/۶۱۹، باب مایفسدالصلوة ومایکرہ فیھا ط:سعید. حلبی کبیر، ص: ۴۳۲، مفسدات الصلوة، ط:سھیل اکیڈمی، ھندیة: ۱/۱۰۰، الباب السابع فیما یفسدالصلوة ومایکرہ فیھا، ط:رشیدیہ.

(۳)ان کان ذلک الانین او التاوہ اوالبکاء من ذکرالجنةای بسبب تذکر الجنةاو النار او نحو ذلک مماھومن الامورالاخرویةلم یقطعھاای لم یفسدصلوتہ لانہ بمنزلةالدعاء بالرحمة والعفو، حلبی کبیر،ص: ۴۳۶، مفسدات الصلاة،ط:سھیل اکیڈمی. شامی: ۱/۶۱۹، باب مایفسدالصــــلاة ومایکرہ فیھا،ط:سعید، ھندیة: ۱/۱۰۱، الباب السابع فیمایفسد الصلاة ومایکرہ فیھا،ط:رشیدیة.

خارج ہونے کی بیماری اس قدر زیادہ ہے کہ پورے وقت میں پاکی کے ساتھ صرف فرض نماز پڑھنے کا وقت بھی نہیں ملتا کہ اس میں بھی ریح خارج ہوتی رہتی ہے، تو وہ معذور ہے، (۱) ایسا معذور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے فرض، واجب، سنت اور نفل جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا ریح خارج ہونے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا، بلکہ نماز میں ریح خارج ہونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ وہ معذور ہے، ہاں ریح کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

پھر جب دوسری نماز کا وقت داخل ہوگا تو پھر نیا وضو کرنا پڑے گا۔ (۲)

☆......ایک وقت پورا ایسا گذر جانے کے بعد کہ نماز ادا کرنے کا موقع نہ ملے، اور شرعی اعتبار سے معذور ہونے کا حکم لگ جائے، اس کے بعد دوسری نمازوں کے اوقات میں پورا وقت ریح خارج ہوتے رہنا شرط نہیں کبھی کبھی ریح خارج ہوتے رہنا معذور بنے

---

(۱) وصاحب عذر او انفلات ريح...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث ولو حكما لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم وهذا شرط العذر في حق الابتداء. الدر مع الرد: ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد. هنديه: ۱/۴۰، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك احكام، ط: رشيديه، فتح القدير: ۱/۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة، فصل في الاستحاضة، ط: رشيديه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۴۹، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي

(۲) وحكمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه لكل فرض .... ثم يصلي به فيه فرضا ونفلا فدخل الواجب بالاولى فاذا خرج الوقت بطل اى ظهر حدثه السابق حتى لو توضأ على الانقطاع ودام الى خروجه لم يبطل بالخروج مالم يطرأ حدث آخر او يسيل كمسألة مسح خفه، الدر مع الرد: ۱/۳۰۵، ۔ ۳۰۶، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد، هندية: ۱/۴۱، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك احكام المعذور، ط: رشيديه. فتح القدير: ۱/۱۵۹، باب الحيض والاستحاضة، فصل في الاستحاضة، ط: رشيدية.

رہنے کے لئے کافی ہے۔(۱)

ہاں اگر نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ ایک دفع بھی ریح خارج نہ ہوتو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۲)

☆......اگر وضو نہیں کر سکتا تو نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ تیمّم کرے۔(۳)

ریاح روک کر نماز پڑھنا

ریاح روک کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے، اگر دل اس میں زیادہ مشغول ہو جاتا ہے تو مکروہ تحریمی ہے، ورنہ مکروہ تنزیہی ہے، باقی دونوں صورتوں میں نماز ادا کرنے سے نماز

---

(۱)وشرط بقائه ان لايمضى عليه وقت فرض الاوالحدث الذى ابتلى به يوجد فيه هكذافى التبيين ، عالمگيرى : ۱/ ۴۱، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء ،الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس والاستحاضة،وممايتصل بذلك احكام المعذور ،ط:رشيدية، الدرمع الرد: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض ،مطلب فى احكام المعذور ،ط:سعيد. فتح القدير : ۱/ ۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة،فصل فى الاستحاضة ،ط:رشيدية.

(وشرط دوامه)اى العذر(وجوده)اى العذر(فى كل وقت بعد ذلك)الاستيعاب الحقيقى ، اوالحكمى (ولو) كان وجوده (مرة)واحدةليعلم بهابقاؤه (وشرط انقطاعه)وخروج صاحبه عن كونه معذورا (خلووقت كامل عنه)بانقطاعه حقيقة،فهذه الثلاث شروط الثبوت والدوام ، والانقطاع نسأل الله العفووالعافيةبمنه وكرمه ،مراقى الفلاح حاشيةالطحطاوى على المراقى ، ص: ۱۵۰ ـ ۱۵۱ قبيل باب الانجاس والطهارةعنها،ط:قديمى .

(۲)وفى حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقةلانه انقطاع الكامل الدرمع الرد: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور، ط:سعيد، فتح القدير: ۱/ ۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة،فصل فى الاستحاضه،ط:رشيديه ، حلبى كبير،ص : ۱۳۵ ، فصل فى نواقض الوضوء ،ط:سهيل اكيڈمى، وحكمه الوضوء، قال الشامى تحته: قوله الوضوء اى مع القدرةعليه والافالتيمم . شامى : ۱/ ۳۰۵، باب الحيض ،مطلب فى احكام المعذور ،ط:سعيد

(۳)وحكمه الوضوء، الدرالمختاروفى الشامية(قوله الوضوء)اى مع القدرةعليه والافالتيمم، شامى: ۱/ ۳۰۵، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور،ط:سعيد.

ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

ریح

اگر نماز شروع کرنے کے بعد ریح خارج ہونا چاہتی ہے، تو نماز توڑ دے اور فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان کے ساتھ نماز پڑھے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض نماز، تنہا نماز پڑھ رہا ہو، یا جماعت کے ساتھ، بعد میں جماعت ملنے کی امید ہو یا نہ ہو، ہر حال میں نماز توڑ کر فراغت کے بعد وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے، ورنہ اسی حالت میں نماز پڑھنے کی صورت میں نماز مکروہ ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی ثواب پورا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر فراغت کے بعد دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں وقت نکلنے کا ڈر ہو، یا جنازہ کی نماز ہے ختم ہونے کا ڈر ہو تو اسی حالت میں پڑھ لیا کرے۔(۲)

---

(۱) قوله : وصلاته مع مدافعة الا خبثين الخ اى البول والغائط. قال في الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله، فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت ......وقيل مدافع الريح وما ذكره من الاثم صرح به في شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية .شامي : ۱/ ۶۴۱ .باب مايفسد الصلوٰة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع .ط:سعيد. حلبي كبير :ص: ۳۶۲. كراهية الصلوٰة ، فروع في الخلاصة .ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲)يكره ان يدخل في الصلوٰة وقد اخذه غائط او بول ...... وان كا ن الاهتمام بالبول والغائط يشغله اى يشغل قلبه عن الصلوٰة ويذهب خشوعه يقطعها اى يقطع الصلوة ليؤ ديها على وجه الكمال هذا اذا كان في الوقت سعة فان خاف ان قطعها ان يخرج الوقت فلا يقطعها ...... وان كان بحال تفوته الجماعة فان كان بحال يجد جماعة اخرىٰ يقطع الصلوٰة ويغسل وان كان لا يجد او في آخر الوقت يمضي على صلاته .حلبي كبير ص: ۳۶۲ . كراهية الصلوٰة، فروع في الخلاصة. ط: سهيل اكيڈمي لاهور . .شامي : ۱/ ۶۴۱ .باب مايفسد الصلوٰة وما يكره فيها ،مطلب في الخشوع .ط: سعيد كراچي. وانظر الى الحاشية السابقة أيضاً.

ریح خارج ہو جاتی ہے

اگر کسی کو رکوع اور سجدہ میں جانے کی صورت میں پیٹ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے ریح خارج ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو ایسا آدمی اس طرح نماز ادا کرے کہ پیٹ پر دباؤ نہ پڑے اور وضو کی حفاظت ہو سکے، اگر رکوع اور سجدہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو بیٹھ کر اشارہ سے رکوع سجدہ کر کے نماز ادا کرے سجدہ کا اشارہ رکوع کی نسبت سے زیادہ جھکا ہوا ہو۔(۱)

ریڈیو سے اذان دینا

شریعت میں اذان دینے والا عاقل ہونا ضروری ہے، اس لئے بے عقل ناسمجھ بچے کی اذان کا اعتبار نہیں ہے، چونکہ ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ اور ٹی وی میں عاقل ہونے کی شرط موجود نہیں، اس لئے ریڈیو، ٹیپ اور ٹی وی کی اذان شرعی اذان نہیں، اس سے اذان کی سنت ادا نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) رجل بحلقه جراح لا يقدر على السجود ويقدر على غيره من الافعال يصلي قاعدا بالإيماء. ولو قام وقرأ وركع ثم قعد، وأوما للسجود جاز والاول اولىٰ. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۲/ ۲۱. باب صلاة المريض. ط: المكتبة الغوثية. وص: ۴۳۲. ط: قديمى. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۵. باب صفة الصلوٰة. ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۲۶۷. فرائض الصلاة، الثانى القيام. ط: سهيل اكيڈمى. وكذا من يسيل جرحه لو سجد وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه إذا قام أو يسلسل بوله الخ. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۵. باب صفة الصلاة، بحث القيام. ط: سعيد كراچى.

(۲) واما الثانى فأن يكون رجلا عاقلا ثقة عالما بالسنة. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۴. باب الاذان، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۵۳، الباب الثانى فى الاذان، الفصل الاول فى صفته واحوال المؤذن، ط: رشيديه كوئته. فتح القدير: ۱/ ۲۱۲، باب الاذان، ط: رشيدية كوئته.

ریشمی کپڑے

۱.....مردوں کے لئے ریشمی کپڑے پہننا نا جائز اور حرام ہے،(۱) اگر کسی مرد نے ریشمی کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ ریشمی کپڑے پہننے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔ (۲)

۲.....عورتوں کے لئے ریشمی کپڑے منع نہیں ہیں۔ (۳)

ریشمی لباس

مردوں کے لئے ریشمی لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۴)

ریل گاڑی

☆.....ریل گاڑی سے سفر کے دوران نماز کا وقت آتا ہے تو نماز پڑھنا فرض

(۱) يحرم لبس الحرير ولو بحائل على الرجل .شامي: ۳۵۱/۶. كتاب الحظر والاباحة .فصل في اللبس .ط: سعيد كراچي. هندية: ۳۳۰/۵، كتاب الكراهية، الباب التاسع في اللبس، ط: رشيدية كوئته. بحر: ۱۸۹/۸، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط: سعيد كراچي.

(۲) والثوب الحرير، والمغصوب وارض الغير تصح فيها الصلاة مع الكراهة. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۲۹۴/۱. باب شروط الصلاة واركانها ط: المكتبة الغوثية. وص: ۲۱۱. ط: قديمي كراچي. شامي: ۴۰۴/۱. باب شروط الصلوة، مطلب في ستر العورة. ط: سعيد. البحر الرائق: ۲۶۸/۱. باب شروط الصلاة ط: سعيد.

(۳) حرم للرجل لا للمرأة لبس الحرير. البحر الرائق: ۱۸۹/۸. كتاب الكراهية، فصل في اللبس. ط: سعيد كراچي. شامي: ۳۵۱/۲. كتاب الحظر والاباحة، فصل في اللبس. ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۴۵۳/۸. كتاب الكراهية، فصل في اللبس ط: رشيدية كوئته.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

ہے۔(۱)

☆......اور ریل گاڑی میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن ہے اس لئے نماز کے شروع سے اختتام تک قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، اگر ابتدا میں قبلہ رخ ہو کر نماز شروع کی اور درمیان میں ریل گاڑی قبلہ رخ سے ہٹ گئی تو نمازی نماز کے دوران اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیر لے،(۲) تاہم ریل گاڑی میں ہجوم اتنا زیادہ ہو کہ رخ پھیرنا ممکن نہ ہو تو مجبوری کی وجہ سے نماز ہو جائے گی، اس کی مثال لنگر انداز کشتی جیسی ہے۔(۳)

---

(۱) (موقوتا) محدودا لأ وقات لا يجوز اخراجها عن اوقاتها في شيء من الاحوال فلا بد من اقامتها سفرا ايضا. روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني:۳/۱۳۸. النساء:۱۰۳. ط: مكتبه امداديه ملتان .معالم التنزيل للبغوى: ۱/۴۷۲.النساء:۱۰۳.ط: دار المعرفة بيروت.

(۲) من اراد ان يصلي في سفينة تطوعا او فريضة فعليه ان يستقبل القبلة ولا يجوز له ان يصلي حيثما كان وجهه كذا في الخلاصة حتى لو دارت السفينة وهو يصلي توجه الى القبلة حيث دارت. هندية: ۱/۶۳. الباب الثالث في شروط الصلاة ،الفصل الثالث في استقبال القبلة ط: رشيديه كوئٹه.شامي:۲/۱۰۲ .باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي. .البحرالرائق: ۲/۱۱۷. باب صلاة المريض .ط: سعيد كراچي.

(۳) والمربوطة بلجة البحر ان كان الريح يحركها شديدا فكالسائرة والا فكالواقفة ويلزم استقبال القبلة عند الافتتاح وكلما دارت، قال الشامي تحته: قوله ويلزم استقبال القبلة الخ .اى في قولهم جميعا "بحر" وان عجز عنه يمسك عن الصلاة.......... ولعله يمسك مالم يخف خروج الوقت لما تقرر من ان قبلة العاجز جهة قدرته وهذا كذالك والا فما الفرق فليتأمل. شامي:۲/۱۰۱-۱۰۲ كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض ،ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح: ۱/۵۵۹. كتاب الصلاة ،باب في الصلاة في السفينة ،المكتبة الغوثية كراچي. وص: ۴۱۰ .ط:قديمي كراچي. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند :۲/۱۴۶. كتاب الصلاة ،الباب الثالث في شروط الصلاة ،فصل ثالث استقبال قبله. ط: دار الاشاعت كراچي. ۱۹۸۶ء.

☆......نماز میں قیام فرض ہے، شرعی عذر کے بغیر اس کو ترک کرنا جائز نہیں ہے اس لئے ریل گاڑی میں اگر ازدحام ہے تو نماز پڑھنے سے پہلے اپنے ہمسفر لوگوں سے نماز پڑھنے کے لئے جگہ مانگی جائے، اگر مل جائے تو بہتر ورنہ بیٹھ کر نماز ادا کر لی جائے اور بعد میں اس کا اعادہ کر لے، البتہ اگر سر چکرانے یا گر جانے کے خطرہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کی تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱)الاسیر فی ید العدو اذا منعه الكافر عن الوضوء والصلاة يتيمم ويصلي بالايماء ثم يعيد اذا خرج ......لان هذا عذر جاء من قبل العباد فلا يسقط فرض الوضوء عنه آه فعلم منه ان العذر ان كان من قبل الله تعالىٰ لا تجب الاعادة وان كان من قبل العبد وجبت الاعادة، البحر الرائق: ۱/۱۴۲. كتاب الطهارة ،باب التيمم.(قوله او خوف عدو او سبع او عطش او فقد آلة) ...... ط: سعيد كراچي.شامي : ۱/۲۳۵. كتاب الطهارة،باب التيمم ،ط: سعيد كراچي.هندية: ۱/۲۸. كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم ،الفصل الاول في امور لا بد منها في التيمم.ط: رشيديه كوئٹه. فتاوىٰ حقانيه:۳/۸۹. كتاب الصلاة،باب شروط الصلوٰة واركانها، ریل گاڑی،گاڑی میں نماز کے لئے قیام فرض ہے۔ط: جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک .فتاوىٰ دار العلوم ديوبند : ۲/۱۴۶. كتاب الصلوٰة،الباب الثالث في شروط الصلوٰة، فصل ثالث استقبال قبلہ، ریل میں نماز کے اندر استقبال قبلہ کی بحث، ط: دارالاشاعت کراچی۔

ز

زبان سے دل کی نیت کے خلاف لفظ نکلا

مثلا دل میں عصر کی نماز پڑھنے کی نیت تھی، اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں، نماز ہوگئی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۱)

زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر گئی

اگر نماز کے دوران زخم بھرنے کی وجہ سے پٹی اتر گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

موجودہ دور میں پٹی جب تک اتارتے نہیں اترتی نہیں اس لئے نماز کے دوران پٹی اترنے کی بات تقریبا ختم ہو چکی ہے۔

زکوۃ سے صف خریدی گئی

اگر زکوۃ کی رقم سے صف خرید کر مسجد میں دی گئی، تو زکوۃ دینے والے کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے زکوۃ کی رقم کسی غریب مستحق آدمی کو مالک بنا کر

---

(۱) والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی............ ولا عبرة للذکر باللسان...... عزم علی الظهر وجری علی لسانه العصر یجزیه. هندیة: ۱/۶۵، ۶۶. کتاب الصلوٰۃ، الباب الثالث فی شروط الصلوٰۃ، الفصل الرابع فی النیة. ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۱۵. کتاب الصلوٰۃ، باب شروط الصلوٰۃ، بحث النیة. ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۷۷. کتاب الصلوٰۃ، باب شروط الصلوٰۃ. ط: سعید کراچی.

(۲) والمسح یبطله سقوطها عن برء والا لا، فان سقطت فی الصلوٰۃ استأنفها. الدر مع الرد: ۱/۲۸۱. کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین. ط: سعید کراچی. هندیه: ۱/۹۷. کتاب الصلوٰۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلوٰۃ، فصل فی الاستخلاف. ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر. ص: ۱۱۶. شرائط الصلوٰۃ، فصل فی المسح علی الخفین. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

دینا ضروری ہے، اور مسجد انسان نہیں، اور اس میں مالک بننے کی صلاحیت نہیں۔(۱) البتہ ایسی صفوں میں نماز پڑھنے والوں کی نماز ادا ہو جائے گی، پڑھی ہوئی نماز دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

زلزلہ

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

زمین

زمین خشک ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے، اس پر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے۔(۲)

زمین پر نماز پڑھنا

خالی زمین پر کوئی چیز بچھائے بغیر بھی نماز پڑھنا جائز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کی حدیث میں خالی زمین پر نماز پڑھنا ثابت ہے، اسی طرح زمین پر کوئی چیز بچھا کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت

---

(۱) ولا يجوز ان يبنى بالزكاة المسجد وكذا القناطر والسقايات واصلاح الطرقات وكرى الانهار والحج والجهاد، ...... وكل ما لا تمليك فيه، هندية: ۱/۱۸۸. كتاب الزكوة، باب المصرف. ط: رشيديه كوئٹه.

(يصرف) المزكى (الى كلهم او الى بعضهم)...... (تمليكا) لااباحة، الدرمع الرد: ۲/۳۴۴. كتاب الزكاة. باب المصرف ط: سعيد كراچی.

(۲) واذا ذهب اثر النجاسة عن الارض وقد جفت ولو بغير الشمس على الصحيح طهرت وجازت الصلاة عليها. مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی، ص: ۱۶۴، كتاب الطهارة، باب الانجاس والطهارة عنها. ط: قديمی. و ۱/۲۳۱. ط: المكتبة الغوثية. البحر الرائق: ۱/۲۲۵. كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط: سعيد. فتح باب العناية بشرح النقاية: ۱/۱۵۶، ۱۵۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، احكام النفاس. ط: سعيد.

ہے۔(۱)

زمین فخر کرتی ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس زمین پر نماز پڑھی جاتی ہے زمین کا وہ حصہ اپنی چاروں طرف والی زمین پر فخر کرتا ہے، اور نہایت خوش ہو ہو کر اس نماز کی وجہ سے پھولے نہیں سماتا ہے، پھر اس کی خوشی کی انتہا ساتویں زمین تک ہوتی چلی جاتی ہے۔(۲)

زوال آفتاب

زوال آفتاب کا معنیٰ سورج کا ڈھل جانا جسے ہمارے عرف میں دو پہر ڈھلنا کہتے ہیں۔(۳)

زوال جمعہ کے دن ہوتا ہے؟

''جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) أريت ليلة القدر ثم انسيتها وأراني صبحها اسجد في ماء وطين (م عن عبد الله بن انيس) كنز العمال: ۸/ ۵۳۳. الفصل السابع في الاعتكاف وليلة القدر ،ليلة القدر ، ۲۴۰۲۲. ط: موسسة الرسالة. اخرجه مسلم في كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر: ۱/ ۳۷۰،ط:قديمي.
انى رأيت ليلة القدر ثم أنسيتها فالتمسوها في العشر الا واخر في الوتر، واني رأيت انى اسجد في ماء وطين في صبيحتها،(مالك حم، ق،ن،ه عن ابى سعيد ،كنز العمال. ۸/ ۵۳۳ رقم الحديث: ۲۴۰۲۳. ليلة القدر،ط:موسسة الرسالة.

(۲)ما من بقعة يذكر الله فيها بصلاة إلا فخرت على ماحولها من البقاع، واستبشرت لذكر الله منتهاها الىٰ سبع ارضين ،(طب عن ابن عباس) كنز العمال :۷/ ۳۰۰ رقم الحديث ۱۸۹۷۶. فضائل الصلاة من الاكمال. ط: مؤسسة الرسالة.

(۳) ووقت الظهر من زواله اى ميل ذكاء عن كبد السماء. الدر المختار مع ردالمحتار: ۱/ ۳۵۹. كتاب الصلاة .ط: سعيد. الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/ ۴۰۲. كتاب الصلوٰة ، الفصل الاول في المواقيت .ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۱/ ۲۴۵ .كتاب الصلوٰة. ط: المكتبة الغوثيه.و ص: ۱۷۵. ط: قديمى كراچى.

زوال کا وقت

عین زوال کے وقت کوئی بھی نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا جائز نہیں ہے،(۱) البتہ نماز کے علاوہ باقی تمام عبادتیں جائز ہیں ،مثلا قرآن مجید کی تلاوت کرنا ،ذکر و اذکار، درود شریف اور استغفار وغیرہ سب جائز ہیں۔(۲)

زوال کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

زور سے پڑھنا

نماز میں ثناء، رکوع اور سجود کی تسبیحات وغیرہ، یا قرآن کریم کی تلاوت ذکر و اوراد اور وظیفہ وغیرہ اس قدر زور سے پڑھنا کہ دوسروں کی توجہ ہٹ جائے ،نماز پڑھنے والے کو نماز میں خلجان ہو، یا وہ بھول جائے ،یا اس کے خشوع وخضوع میں یا اعتکاف کرنے والوں

---

(۱) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة..........وعند الانتصاف الى ان تزول، هندية: ۱/ ۵۲. كتاب الصلوة ،الباب الاول فى المواقيت ،الفصل الثالث فى بيان الاوقات التى لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها. ط: رشيدية كوئٹه. الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/ ۴۰۷، ۴۰۸، كتاب الصلوٰة ،الفصل الاول فى المواقيت ، نوع آخر فى بيان الاوقات التى يكره فيها الصلوة.ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچى.البحر الرائق : ۱/ ۲۴۹. كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲)الصلاة فيها على النبى صلى الله عليه وسلم افضل من قراءة القرآن وكأنه لا نها من اركان الصلوة(قال الشامى تحته)وقوله الصلاة فيها اى فى الاوقات الثلاثة وكالصلوة والدعاء والتسبيح كما هو فى البحر عن البغية، شامى: ۱/ ۳۷۴.كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۱ كتاب الصلوة .ط: سعيد .

و(كره)تحريماوكل مالايجوزمكروه (صلاة)مطلقا(ولو)قضاء او واجبة اونفلا الخ.الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۰. كتاب الصلاة ، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ط: سعيد كراچى.

کی یکسوئی میں فرق آئے، یا سونے والوں کی نیند میں خلل آئے، تو اس طرح پڑھنا درست نہیں، گناہ ہوگا۔(۱)

زیادتی

نماز میں ایسے زائد کام کرنے سے جو نماز کے اعمال میں سے نہیں ہیں، نماز باطل ہو جاتی ہے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اور زائد کام کرنے سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو کہ یہ نماز میں نہیں ہے، یا شک نہ کرے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔(۲)

زیادہ اہتمام

قرآن وحدیث نماز کی فضیلتوں سے لبریز اور پُر ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوقات کی تعیین اور اس کے شروط وارکان اور آداب کے بیان کرنے میں سب عبادتوں سے زیادہ اہتمام کیا ہے۔(۳)

(۱) (قوله ورفع صوت بذكر الخ)...... وهناک احاديث اقتضت طلب الاسرار والجمع بينهما بأن ذلک يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال كما جمع بذالک بين احاديث الجهر والاخفاء بالقراء ة ولا يعارض ذلک حديث " خير الذكر الخفي" لانه خيف الرياء او تأذى المصلين او النيام، فان خلا مما ذكر........ الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ .الخ. شامي: ۱/ ۶۶۰. باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. مطلب في رفع الصوت بالذكر .ط: سعيد كراچی.

(۲) تبطل الصلاة بالعمل الكثير الذى ليس من جنس الصلاة ،وهو ما يخيل للناظر اليه ان فاعله ليس في الصلاة ،وهذا حد العمل الكثير عند المالكية والحنابلة، اما الشافعية والحنفية فانظر مذهبهم تحت الخط..... الحنفية. قالوا : العمل الكثير مالا يشک الناظر اليه ان فاعله ليس في الصلاة، فان اشتبه الناظر فهو قليل على الاصح .الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۵ .كتاب الصلاة " العمل الكثير في الصلاة ،وهو ليس من جنسها." ط: دار الفكر بيروت.

(۳)مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر و فرقوا بينهم في المضاجع ،ابو داؤد : ۱/ ۸۲. كتاب الصلاة ، باب متىٰ يؤمر الغلام بالصلاة ،ط: مكتبه رحمانيه.

زیرناف

☆......زیرناف سے مراد وہ بال ہیں جو مرد اور عورت کے ناف کے نیچے سے آگے اور پیچھے کی شرم گاہوں کے اردگرد اگتے ہیں، ران کے بال اس میں داخل نہیں ہیں۔(۱)

☆......مرد حضرات کے لئے افضل یہ ہے کہ زیرناف بالوں کو استرہ یا بلیڈ (Blade) یا ریزر مشین یا لوہے کی بنی ہوئی چیز سے صاف کریں، کیونکہ مرد حضرات کے لئے لوہا استعمال کرنا مقوی باہ ہے۔(۲)

☆......عورتوں کے لئے بلیڈ وغیرہ لوہے کی چیز استعمال کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ اگر آسانی سے ممکن ہے تو اکھاڑنے کی کوشش کریں، ورنہ نورہ، کریم، صابن، ویٹ وغیرہ استعمال کریں، باقی استرہ وغیرہ سے مونڈنا بھی جائز ہے۔(۳)

---

(۱) العانة: الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة ،ومثلها شعر الدبر بل هو الاولىٰ بالازالة لئلايتعلق به شئى من الخارج عند الاستنجاء بالحجر ،شامی: ۲/ ۴۸۱. كتاب الحج،فصل فی الاحرام .ط:سعيد كراچی.

(۲) ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال فی كل اسبوع مرة ،والافضل يوم الجمعة،وجاز فی كل خمسة عشرة ،وكره تركه وراء الاربعين،الدر المختار .(وقوله وكره تركه) ای تحريما لقول المجتبىٰ ،ولا عذر فيما وراء الاربعين، ويستحق الوعيد . شامی: ۶/ ۴۰۶، ۴۰۷. كتاب الحظر والاباحة،فصل فی البيع ،ط: سعيد كراچی.

هنديه: ۵/ ۳۵۷. الباب التاسع عشر فی الختان والخصاء وقلم الاظفار وقص الشارب وحلق الرأس الخ ، ط: رشيدية كوئٹه. اما العانةففی البحر عن النهايةان السنة فيها الحلق ،لما جاء فی الحديث " عشر من السنة منها الاستحداد "وتفسيره حلق العانة بالحديد.شامی: ۲/ ۵۵۰، كتاب الحج ،باب الجنايات .ط: سعيد كراچی.

(۳) (وقوله ويستحب حلق عانته قال فی الهندية ،ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذا فی الغرائب ،وفی الاشباه،والسنةُ فی عانة المرأة النتف. شامی : ۶/ ۴۰۶. كتاب الحظر والاباحة، فصل فی البيع .ط: سعيد .

☆...... مستحب یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک بار صاف کریں، جمعہ کے دن صاف کرنا افضل ہے، اگر ہفتہ وار نہیں کر سکتا تو پندرہ بیس دن میں کر لے، چالیس دن سے زائد صفائی نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار ہوگا۔(۱)

زیر ناف نہ مونڈنے والے کا حکم

زیر ناف کے بالوں کو چالیس دن کے اندر اندر صاف کرنا ضروری ہے، چالیس دن سے زائد رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

زیورات

۱...... مردوں کے لئے سونا چاندی کے بنے ہوئے زیورات استعمال کرنا جائز نہیں ہے، البتہ سونا چاندی کے بنے ہوئے زیورات اور روپے، سکّے جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، جائز ہے، اور اگر گھڑی میں ایک دو پرزے چاندی کے ہوں اور بقیہ دوسری دھات کے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔(۳)

۲...... عورتوں کے لئے ہر قسم کے زیورات استعمال کرنا جائز ہے لہذا نماز کے دوران بھی زیورات پہنے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة رقم ۲، ۴ فی الصفحة السابقة.

(۳)(ولا یتحلی) الرجل (بذهب و فضة) مطلقا (الا بخاتم ومنطقة وحلیة سیف منها)ای الفضة اذا لم یرد به التزین ، الدر مع الرد : ۵/ ۳۵۸. فصل فی اللبس، ط: سعید .

س

سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے ،یعنی دونوں گھٹنے،دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں،اور پیشانی کو ناک کے ساتھ۔(۱)

سات سال سے بچوں کو نماز کا حکم دیا جائے

جب بچوں اور بچیوں کی عمر سات سال ہو جائے تو والدین پر ضروری ہے کہ ان کو نماز کا حکم دیں،یعنی باپ بچوں کو اپنے ساتھ مسجد میں لائے اور ماں بچی کو اپنے ساتھ نماز پڑھائے۔(۲)

ساڑھی

عورتوں کے لئے ساڑھی پہننا اور ساڑھی پہن کر نماز پڑھنا درست ہے اگر اس سے مکمل پردہ ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ اور جس کپڑے سے بھی بدن چھپ جائے اس سے

(۱)والخامسة) من الفرائض (السجدة وهي فريضة تتأدى) ....بوضع الجبهة والانف والقدمين واليدين والركبتين لما في الصحيحين من قوله عليه الصلاة والسلام امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين الركبتين واطراف القدمين والانف داخل في الجبهة لان عظمهما واحد وهذه الصفة المذكورة هي الكمال.حلبی کبیر ص: ۲۸۲ . فرائض الصلاة، الخامس السجدة. ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين، مشكوة، ص: ۵۸،ط:قديمي.

(قوله وان وجب الخ) هذا مبالغة على مفهوم قوله كل مكلف كأنه قال ولا يفترض على غير المكلف وان وجب اى على الولي ضرب ابن عشر وذلك ليتخلق بفعلها ويعتاده لا افتراضها.الخ. (قوله قلت الخ) مراده من هذين النقلين بيان ان الصبي ينبغي ان يؤمر بجميع المامورات وينهي عن جميع المنهيات.اقول : وقد صرح في احكام الصغار، بانه يؤمر بالغسل اذا جامع ، وباعادة ما صلاه بلا وضوء الخ.شامي: ۱/ ۳۵۲. كتاب الصلاة ط: سعيد، و: ۲/ ۴۰۹ ، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد .ط: سعيد كراچی.

نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

لہٰذا اگر ساڑھی پہننے کے بعد پورا بدن ڈھکا ہوا ہوتو اس سے نماز پڑھنا جائز ہوگا اور اگر ساڑھی پہننے کے بعد پیٹ یا پیٹھ وغیرہ کھلے ہوئے ہوں تو نماز نہیں ہوگی۔

واضح رہے کہ ساڑھی کو اس طرح پہننا کہ پیٹ یا پیٹھ کا کچھ حصہ نظر آئے ناجائز اور حرام ہے، عورتوں کا پیٹ اور پیٹھ دونوں ستر میں داخل ہیں، اور ستر چھپانا فرض ہے، اور اس کی خلاف ورزی حرام ہے۔(۲)

سانپ مارنا

اگر نمازی نے نماز کے دوران سانپ ماردیا، اور اس میں عمل کثیر کیا، یعنی دو سے زیادہ ضربیں لگائیں، یا قبلہ کی طرف اتنا چلا کہ سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ گیا یا سینہ قبلہ سے پھر گیا تو نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اگر سانپ سے کاٹنے کا ڈر ہوتو نماز میں عمل قلیل سے مارنا بلا کراہت جائز ہے ورنہ مکروہ ہے، اگر کاٹنے کے خوف کی حالت میں عمل قلیل سے مارنا ممکن نہ ہوتو نماز توڑنا جائز ہے، سجدہ کی جگہ سے تجاوز کرنے کی صورت میں نماز فاسد ہونے کا حکم منفرد کے لئے ہے، اگر مقتدی سامنے کی دو صفوں تک جائے گا تو نماز فاسد ہوگی، اور امام کی نماز اس صورت میں فاسد ہوگی جب اس کے اور اس

(۱، ۲) (و) الرابع (ستر عورته) ووجوبه عام ولو في الخلوة على الصحيح....... وهي ......(وللحرة) ولو خنثىٰ (جميع بدنها) حتىٰ شعرها النازل في الاصح (خلا الوجه والكفين) .....والقدمين، الدر مع الرد: ۱/ ۴۰۴،۴۰۵ ،باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة ط: سعيد كراچى.

ستر خواہ پاجامے سے چھپایا جائے یا ساڑھی سے، دونوں کا حکم برابر ہے، ساڑھی کو ہندوانہ لباس سمجھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ بعض ممالک میں مسلمان عورتوں کا لباس ساڑھی ہے، جس طرح بعض علاقے میں ہندو عورتیں بھی پاجامہ پہنتی ہیں اس لئے ساڑھی اور پاجامہ مسلم اور غیر مسلم عورتوں کا مشترک لباس ہے۔

سے پچھلی صف کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ آگے بڑھ جائے۔(۱)

سایہ اصلی

۱......''سایہ اصلی'' وہ سایہ جو زوال کے وقت باقی رہتا ہے، یہ ہر شہر کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، کسی میں بڑا ہوتا ہے کسی میں چھوٹا اور کہیں بالکل نہیں ہوتا جیسے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں بالکل نہیں ہوتا۔(۲)

۲......سایہ اصلی پہچاننے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی ہموار زمین پر گاڑ دیں تو جب تک سایہ کم ہوتا رہے اس وقت تک آفتاب بلندی پر ہے، کچھ کچھ وقفہ کے بعد مثلاً پانچ پانچ منٹ کے بعد نشان لگاتے رہیں، جب سایہ گھٹنا رک جائے، اور

---

(۱)(لا) يكره (قتل حية او عقرب) ان خاف الاذى ....(مطلقا) ولو بعمل كثير على الاظهر لكن صحح الحلبي الفساد .وفي الشامية (قوله لكن صحح الحلبي الفساد) حيث قال تبعا لابن الهمام فالحق فيما يظهر هو الفساد والامر بالقتل لا يستلزم صحة الصلاة مع وجوده كما في صلاة الخوف ،بل الامر في مثله لإباحة مباشرته وان كان مفسد الصلاة آه. ونقل كلام ابن الهمام في الحلية والبحر والنهر وأقروه عليه وقالوا، ان ماذكره السرخسي رده في النهاية بأنه مخالف لما عليه عامة رواة شروح الجامع الصغير ومبسوط شيخ الاسلام من ان الكثير لا يباح. شامي: ۱/ ۶۵۱ .باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي ،(ولا بأس بقتل الحية والعقرب) في الصلاة.....(اذا لم يحتج الى المشي) الكثير كثلاث خطوات متواليات (ولا الى المعالجة الكثيرة كثلاث ضربات متواليات (فاما اذا احتاج) الى ذلك (فمشي وعالج تفسد) صلاته كما لو قاتل انسانا في صلاته لانه عمل كثير الخ حلبي كبير ص: ۳۵۴ . كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمي لاهور ،قاضي خان على هامش الهنديه : ۱۲۸/۱ . فصل فيما يفسد ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)(سوى فيء) يكون للاشياء قبل (الزوال)ويختلف باختلاف الزمان والمكان، الدر المختار، وفي الشامية (قوله ويختلف باختلاف الزمان والمكان) اى طولا و قصرا وانعداما بالكلية كما اوضحه ،شامي: ۱/ ۳۶۰. كتاب الصلاة ،مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة. ط: سعيد كراچي.

ابھی بڑھنا شروع نہ ہو تو یہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے، اس وقت اس سایہ کے سرے پر ایک نشانی بنا دیں، اس نشانی سے گاڑی ہوئی لکڑی کی جڑ تک جس قدر سایہ ہے وہ ''سایہ اصلی'' ہے اس کو ''استواء'' بھی کہتے ہیں اور جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے تو معلوم ہوا کہ اب سورج کا زوال ہو گیا پھر اس کے بعد جب سایہ بڑھنے لگے، اور بڑھتے بڑھتے سایہ اصلی کے علاوہ اس لکڑی کی لمبائی کے برابر ہو جائے تو ایک مثل ہو گیا، اور جب لکڑی کی لمبائی سے دوگنا ہو جائے تو دو مثل ہو گیا، مثلاً لکڑی کی لمبائی ایک ہاتھ ہے اور ٹھیک زوال کے وقت چار انچ باقی رہ گیا تھا، تو چار انچ سایہ اصلی ہے اور جب سایہ کی لمبائی ایک ہاتھ چار انچ ہو جائے تو یہ ایک مثل ہے اور جب دو ہاتھ چار انچ ہو جائے تو یہ دو مثل ہے۔(۱)

سایہ میں

''اللہ کے سایہ میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سبب

نماز فرض ہونے کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کے انعامات اور مہربانی کا مسلسل نازل ہونا ہے، ان کا شکر ادا کرنا شریعت اور عقل کے اعتبار سے بندہ پر واجب ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، ''اقیموا الصلاۃ'' (نماز قائم کرو)۔

اورظاہری سبب وقت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ان الصلاۃ کانت علی

---

(۱)(قوله ولو لم يجد ما يغرز) اشار الى انه ان وجد خشبة يغرزها في الارض قبل الزوال، وينتظروا الظل ما دام متراجعا الى الخشبة ،فاذا اخذ في الزيادة حفظ الظل الذى قبلها فهو ظل الزوال........(قوله اعتبر بقامته) اى بأن يقف معتد لا فى ارض مستوية حاسرا عن راسه خالعا نعليه مستقبلا للشمس او لظله ويحفظ ظل الزوال كما مر ،ثم يقف فى آخر الوقت ويأمر من يعلم له على منتهى ظله علامة ،فاذا بلغ الظل طول القامة مرتين او مرة سوى ظل الزوال فقد خرج وقت الظهر ودخل وقت العصر .شامى : ۳۶۰/۱. كتاب الصلاة ،مطلب فى تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة ط: سعيد كراچى.

المؤمنين كتابا موقوتا. (بے شک نماز مومنوں پر اپنے وقتوں میں فرض کی گئی ہے)۔

اور وقت کے سبب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی نماز کا وقت داخل ہوتا ہے اس وقت وہ نماز ہر عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض ہوتی ہے، وقت داخل ہونے سے پہلے فرض نہیں ہوتی۔

اور وقت کے بار بار آنے سے بار بار فرض ہوتی ہے، اور یہ سبب ہونے کی علامت ہے۔

اگر وقت داخل ہوتے ہی پہلے جزء میں نماز ادا کر لی تو وقت کا پہلا جزء نماز فرض ہونے کا سبب ہوگا اور اگر پہلے جزء میں نماز ادا نہیں کی گئی تو وقت کے اندر اندر جس جزء میں نماز ادا کی جائے گی وہی جزء نماز کا سبب ہوگا، اور کسی بھی جزء میں ادا کرنے سے ادا ہو جائے گی، اور نماز ادا کرنے والا گنہگار نہیں ہوگا۔

اگر کسی کو اتنا وقت ملا کہ صرف نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہہ سکتا ہے تو وہ نماز اس پر فرض ہوگی، مثلاً کافر یا مرتد مسلمان ہوا، یا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون ٹھیک ہوا یا بے ہوش آدمی ہوش میں آیا، یا عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی، تو اگر نیت باندھنے کی مقدار وقت باقی ہے تو وہ نماز اس پر واجب ہو جائے گی اور اگر نیت یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار بھی وقت نہیں تھا تو وہ نماز واجب نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱)(سببها) ترادف النعم ثم الخطاب ثم الوقت اى (الجزء) الاول منه ان (اتصل به الاداء والا فما) اى جزء من الوقت (يتصل به) الاداء (والا) يتصل الاداء بجزء (فالسبب) هو الجزء الاخير ولو ناقصا حتىٰ تجب علي مجنون و مغمي عليه افاقا، وحائض ونفساء طهر تا وصبي بلغ، ومرتد اسلم وان صليا في اول الوقت .الدر المختار. (قوله سببها ترادف النعم) يعني ان سبب الصلاة الحقيقي هو ترادف النعم علي العبد ،لان شكر المنعم واجب شرعا وعقلا ولما كانت النعم واقعة في الوقت جعل الوقت سببا بجعل اللّٰه تعالىٰ و خطا به حيث جعله سببا للوجوب كقوله تعالىٰ .اقم الصلاة لدلوک الشمس .فكان الوقت هو السبب المتاخر، وتمام تحقيق هذه المسئلة في المطولات الاصولية .الدر مع الرد : ۱/۳۵۶. كتاب الصلاة.ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۲۳۰. فروع في شرح الطحاوى، .الشرط الخامس.ط:سهيل اكيڈمي.

"سبحان اللّٰہ" کہنا

نماز کے دوران کسی بات پر تعجب کی خبر سن کر "سبحان اللّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

"سبحان ربی العظیم" ادا نہیں ہوتا

جو شخص "سبحان ربی العظیم" کے الفاظ کو زبان سے ادا نہیں کر سکتا وہ تلفظ صحیح ہونے تک "سبحان ربی الکریم" پڑھ سکتا ہے۔(۲)

ستر

بدن کا وہ حصہ جو مرد اور عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے اس کو "ستر" کہتے ہیں۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے، یعنی ناف گھٹنے اور ان دونوں کے درمیان کے حصے کو چھپانا ضروری ہے۔(۳) عورت کا چہرہ، دونوں ہتھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی

---

(۱)(ولو اجاب) المصلي من قال مع اللّٰه اله (بلا اله الا اللّٰه او اخبر)المصلي (بما يسره او) بما (يسوءه او) بما(يعجبه فقال) جوابا للخبر بما يعجبه (سبحان اللّٰه).... (تفسد)صلاته ، حلبي كبير .ص: ۴۳۸. مفسدات الصلاة ط: سهيل اكيڈمي لاهور،شامي : ۱/ ۶۲۱ . باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها .ط: سعيد . البحر : ۲/۷باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها .ط: سعيد كراچي.

(۲)(تنبيه) السنة في تسبيح الركوع "سبحان ربي العظيم "الا ان كان لا يحسن الظاء فيبدل به "الكريم" لئلا يجرى على لسانه"العزيم " فتفسد به الصلاة،كذا في شرح درر البحار ،فليحفظ فان العامة عنه غافلون حيث يأتون بدل الظاء بزاى مفخمة .شامي: ۱/ ۴۹۴،فصل في بيان تاليف الصلاة، قبيل "مطلب في ا طالة الركوع للجاني .ط: سعيد كراچي.

(۳)العورة للرجل من تحت السرة حتىٰ تجاوز ركبتيه .عالمگيري: ۱/ ۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ، الفصل الاول في الطهارةوستر العورة.ط: رشيدية كوئٹه.

شامي: ۱/ ۴۰۴، باب شروط الصلوة ،مطلب في ستر العورة ط: سعيد، البحر : ۱/ ۲۶۹ .باب شروط الصلوٰة، ط: سعيد.

پورا جسم ستر ہے۔(۱)

ستر بچوں کا

''کم عمر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ستر پر نظر پڑ جائے

اگر نماز کے دوران کسی شخص کے جسم کے ستر پر نظر پڑ جائے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

ستر خود دیکھ لیا

اگر کسی نے نماز کے دوران اپنا ستر (یعنی جسم کا وہ حصہ جس کو دوسروں سے چھپانا ضروری ہے) خود دیکھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، لیکن نماز کے دوران اپنا ستر خود دیکھنا مکروہ ہے، اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔(۳)

(۱) بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها ،عالمگیری: ۱/۵۸. الباب الثالث فی شروط الصلاة الفصل الاول فی الطهارة وستر العورة ط: رشيديه كوئثه. شامی: ۱/۴۰۴. باب شروط الصلوة ، مطلب فی ستر العورة .ط:سعيد كراچی.

(۲)ولو نظر الى فرج المطلقة طلاقا رجعيا عن شهوة بصير مراجعا ولا تفسد صلاته فی رواية هو المختار كذا فی الخلاصة ،هندية : ۱/۱۰۴ . الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: رشيديه كوئثه.

(۳) فاذا صلى فی قميص بغير ازا روكان لو نظر رأى عورته من زيقه فعند عامة المشائخ لا تفسد وهو الصحيح.هندية : ۱/۵۸. الباب الثالث فی شروط الصلاة ،الفصل الاول فی الطهارة وستر العورة،ط: رشيدية كوئثه.

واراد بسترها الستر عن غيره لاعن نفسه حتىٰ لو رأى فرجه من زيقه او كان بحيث يراه لو نظر اليه فانها صحيحة عند العامة وهو الصحيح كما فی المحيط وغيره الخ. البحر : ۱/۲۶۸. باب شروط الصلاة .ط: سعيد كراچی. ولا اجماع فيما اذا كان المصلی هو الذی بحيث لو نظر لرای عورة نفسه لقول ابی حنيفة وابی يوسف بعدم الفساد فالذی ينبغی الكراهة دون الفساد لترك الواجب دون الشرط وقولهما لا تفسد صلاته لا ينافی الكراهة ،فكان هذا هو المختار.منحة الخالق على هامش البحر: ۱/۲۶۹، باب شروط الصلاة ط: سعيد كراچی.

ستر دیکھنا

نماز کے دوران اپنا ستر دیکھنا مکروہ ہے، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۱)

ستر کھل گیا

☆......بدن کا وہ حصہ جس کو مرد اور عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے، اس کو ''ستر'' کہتے ہیں۔(۲)

☆......اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی ستر کا حصہ کھلا ہوا ہو، اور اس حالت میں نماز شروع کردی تو نماز کی نیت اور نماز صحیح نہیں ہوگی، ستر کے حصے کو چھپا کر دوبارہ نیت باندھ کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، ورنہ فرض ادا نہ ہوگا۔(۳)

☆......نماز کے دوران ستر یعنی بدن کا وہ حصہ جس کو چھپانا ضروری ہے، ذاتی عمل کے بغیر کسی وجہ سے خود بخود ایک چوتھائی کی مقدار کھل جائے، اور نماز کا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار (تین مرتبہ ''سبحان اللّٰہ'' کہنے کی مقدار) کھلا رہے تو نماز فاسد ہوجائے گی، مثلاً ہوا کے جھونکے سے کپڑا ہٹ گیا اور ستر کھل گیا اور نماز کا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) قال اهل اللغة : سمیت العورة عورة لقبح ظهورها ولغض الابصار عنها مأخوذة من العور وهو النقص والعیب والقبح ومنه عور العین والکلمة العوراء القبیحة ،اطلق فیما یستر به، البحر: ۲۶۸/۱ . باب شروط الصلاة ،ط:سعید کراچي.

(۳) واعلم ان هذا التفصیل فی الانکشاف الحادث فی اثناء الصلاة اما المقارن لابتدائها فانه یمنع انعقادها مطلقا اتفاقا بعد ان یکون المکشوف ربع العضو .رد المحتار : ۴۰۸/۱. کتاب الصلاة باب شروط الصلوة ، مطلب فی النظر الی وجه الامرد .ط: سعید کراچی.

ہوگا۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران ستر کا ایک چوتھائی حصہ یا اس سے کم نماز پڑھنے والے کے اپنے عمل سے کھل گیا تو نماز فوراً فاسد ہو جائے گی، اس صورت میں نماز فاسد ہونے کے لئے ایک رکن کی مقدار کھلا رہنا ضروری نہیں، کھولتے ہی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆......اگر نماز میں ستر کھل جائے، بلا تاخیر فوراً چھپا لے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۳)

☆......کم عمر بچوں کے لئے کوئی ستر نہیں ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی اس میں کوئی فرق نہیں اور کم عمر بچے سے مراد چار سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہے، ایسے بچے کے جسم کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ چار سال کے بعد جب تک دیکھنے سے برا خیال پیدا نہ ہو،

(۱)وان ادی رکنا مع الانکشاف فسدت اجماعا وان لم یؤده لکن مکث قدرما یمکن الاداء تفسد ۔هندية: ۱/ ۵۸. کتاب الصلاة ،الباب الثالث في شروط الصلاة. ط: رشيديه كوئته.
انظر الحاشية الآتية رقم ۳.

(۲)وانكشف عورته ففيما اذا تعمد ذلك فسدت صلاته قل ذلك او كثر. خانيه على هامش الهندية: ۱/ ۱۳۱ . كتاب الصلاة ،فصل فيما يفسد الصلاة .ط: رشيديه كوئته. شامي : ۱/ ۵۸. كتاب الصلاة مطلب في النظر الى وجه الامرد ،كتاب الصلاة .باب شروط الصلاة .ط: سعيد كراچي. انظر الى الحاشية التالية.

(۳)(وان انكشف عضو) هو عورة في الصلاة (فستر من غير لبث لا يضره) ذلك الانكشاف ، ولا يفسد صلاته لان الانكشاف الكثير في الزمان القليل عفو كالانكشاف القليل في الزمن الكثير(وان ادى معه) أى مع الانكشاف (ركنا) كالقيام ان كان فيه اوالركوع او غيرهما (يفسد) ذلك الانكشاف صلاته وان لم يؤد مع الانكشاف ركنا(ولكن مكث مقدارما)اى زمن(يؤدى فيه ركنا بسنته)وذلك مقدار ثلاثه تسبيحات (فلم يستر ذلك العضو فسدت صلاته عند ابى يوسف خلافا لمحمد...... وان المختار قول ابى يوسف في الجميع للاحتياط وهذا كله اذا كان بغير صنعه كما ذكر ،اما اذا حصل شيء من ذلك بصنعه فان الصلاة تفسد في الحال، فان في القنية: انكشف عورته في الصلاة بفعله تفسد في الحال عندهم. حلبى كبير ص: ۲۱۵ - ۲۱۶ ،الشرط الثالث ، قبيل فروع في الستر، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

تب تک بچے کا ستر صرف اس کے آگے اور پیچھے کی شرمگاہ ہے، لیکن اگر وہ اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کے دیکھنے سے برا خیال پیدا ہوتا ہے، تو اس کا ستر نماز میں اور نماز سے باہر بالغ مرد یا عورت کی مانند ہے۔(۱)

سترہ

☆......''سترہ'' اس چیز کو کہتے ہیں جو نمازی آڑ کرنے کے لئے اپنے سامنے لگالے یا آگے کھڑا کرلے، خواہ وہ لکڑی ہو، یا کوئی ستون ہو، یا دیوار اور پردہ وغیرہ ہو۔(۲)

☆......سترہ کھڑا کرنا سنت ہے۔(۳)

---

(۱) واما حد العـــورة من الصغر فمفصلة فى المذاهب وفى الحاشية: الحنفية قالوا: لا عورة للصغير ذكرا كان او انثى وحددوا ذلک بأربع سنين فما دونها ،فيباح النظر الى بدنه ومسه ، ثم مادام لم يشتهٖ فعورته القبل والدبر ،فان بلغ حد الشهوة فعورته كعورة البالغ، ذكراً او انثى فى الصـــلاة وخارجها. الفقه على المذاهب الاربعة: ١/١٩٣ . كتاب الصلاة، سترة العورة خارج الصلوة ، ط: دار الفكر بيروت. وفى الظهيرية :الصغيرة جدا لا تكون عورة ولا بأس بالنظر اليها ومسها ، وفى السراج الوهاج واما عورة الصبى والصبية فما دام لم يشتهيا فالقبل والدبر ثم يتغلظ بعد ذلک الى عشر سنين ثم يكون كعورة البالغين لان ذلک زمان يمكن بلوغ المرأة فيه،البحر : ١/٢٧٠، باب شروط الصلاة ط: سعيد كراچى.

واعلم انه لا ملازمة بين كونه ليس بعورة وجواز النظر اليه فحل النظر منوط بعدم خشية الشهوة مع انتفاء العورة ولذا حرم النظر الى وجهها ووجه الامرد اذا شک فى الشهوة ولا عورة .البحر : ١/٢٧٠، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچى.

(٢) السترة:هى ما يغـــرز وينصـــب امام المصلى من سوط او عكازة او غير ذلک بقدر ذراع وغلظ اصبع ،مجموعه قواعد الفقه،ص: ٣١٩. ط: مير محمد كتب خانه.

(٣) (ويغرز)ندبا بدائع(الامام) وكذا المنفرد (فى الصحراء) ونحوها (سترة بقدر ذراع)طولا (وغلظ اصبع)الخ. الدر المختار . وفى الشامية (قوله ندبا)لحديث "اذا صلى احدكم فليصل الى سترة ،ولا يدع احدا يمر بين يديه" رواه الحاكم واحمد وغيرهما، وصرح فى المنية بكراهة تركها، وهى تنزيهية. الخ.شامى: ١/٦٣٦ . باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها ،مطلب اذا قرأ "تعالىٰ جد" بدون الف لا تفسد .ط: سعيد كراچى.

☆......اگر نمازی کے آگے ''سترہ'' کی جگہ پر چادر یا چھتری کھڑی ہے تو وہ بھی کافی ہے، لکڑی کی خصوصیت نہیں۔(۱)

سترہ کا راز

نماز میں سترہ رکھنے کا راز یہ ہے کہ نماز شعائر الٰہی میں سے ہے. اور اس کی تعظیم واجب ہے، چونکہ نماز کی اس حالت کے ساتھ تشبیہ مراد ہے جو غلام کی اپنے مولا کے سامنے سکون اور خاموشی کے ساتھ خدمت کے لئے کھڑے ہوتے وقت ہوا کرتی ہے، اس واسطے نماز کی ایک تعظیم یہ مقرر کی گئی ہے کہ گذرنے والا نمازی کے سامنے ہو کر نہ گذرے کیونکہ آقا اور اس کے غلاموں کے درمیان سے جو اس کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں گذرنا سخت بے ادبی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **ان احدکم اذاقام فی الصلاۃ فانما یناجی ربه بینه وبین القبلة** (ترجمہ:۔تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے عرض معروض کرتا ہے جو اسکے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔)

نیز نمازی کے سامنے گذرنے سے اس کا دل اکثر ہٹ جاتا ہے، اسی واسطے نمازی کو حق ہے کہ آگے گذرنے والے کو ہٹا دے، پس ان دونوں حکمتوں کی وجہ سے ''سترہ'' مقرر کیا گیا ہے تا کہ ''سترہ'' کے باہر سے گذرنے میں ان دونوں خرابیوں سے حفاظت میں رہے، اسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اذا وضع احدکم بین یدیه مثل مؤخرة الرحل فلیصل ولا یبال بمن مرّوراء ذالک** (ترجمہ:۔تم میں سے جب کوئی اپنے سامنے کجاوے کے پشتے کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو پھر وہ نماز

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

پڑھتا رہے اور اس کے آگے سے کوئی گذرے تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرے)۔

اس میں راز یہ ہے کہ مطلق گذرنے سے منع کرنے میں بہت بڑا حرج ہوتا ہے اس واسطے آپ نے ''سترہ'' کھڑا کرنے کا حکم دیا تا کہ ظاہری طور پر نماز کی زمین دوسری زمین سے الگ ہو جائے۔ اور اس کے الگ ہونے کے سبب سے ''سترہ'' کے پاس سے گذرنا بھی طبعاً ایسا ہی سمجھا جائے گا جیسے دور سے گذرنا (احکام اسلام ص ۴۷)(۱)

سترہ کھڑا کرنے کا مقصد

''سترہ'' کھڑا کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ سجدہ کی جگہ الگ تھلگ اور ممتاز ہو جائے، اور جس شخص کو نمازی کے سامنے سے گذرنا ہو اس کو نمازی کے آگے

---

(۱)(اقول) السر في ذلك ان الصلاة من شعائر الله يجب تعظيمها ،ولما كان المنظور في الصلاة التشبه بقيام العبيد بخدمة مواليهم ومثولهم بين ايديهم كان من تعظيمها ان لا يمر المار بين يدى المصلي،فان المرور بين السيد وعبيده القائمين اليه سوء ادب، وهو قوله صلى الله عليه وسلم " ان احدكم اذا قام في الصلاة فانما يناجي ربه وان ربه بينه وبين القبلة" الحديث، وضم مع ذلك ان مروره ربما يؤدى الى تشويش قلب المصلي ولذلك كان له حق في درئه وهو قوله صلى الله عليه وسلم " فليقاتله فانه شيطان " وقوله صلى الله عليه وسلم تقطع الصلاة المرأة ، والحمار، والكلب الاسود" . اقول مفهوم هذا الحديث ان من شروط صحة الصلاة خلوص ساحتها عن المرأة والحمار والكلب ،والسر فيه ان المقصود من الصلاة هو المناجاة والمواجهة مع رب العالمين واختلاط النساء ،والتقرب منهن ، والصحبة معهن مظنة الالتفات الى ما هو ضد هذه الحالة والكلب شيطان لما ذكرنا لا سيما الاسود فانه اقرب الى فساد المزاج وداء الكلب ،والحمار ايضاًبمنزلة الشيطان لانه كثير ما يسافد بين ظهر انى بني آدم وينتشر ذكره فتكون رؤية ذلك مخلة بما هو بصدده......وقوله صلى الله عليه وسلم "اذا وضع احدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل ولا يبال بمن وراء ذلك " (اقول) لما كان في ترك المرور حرج ظاهر امر بنصب السترة لتتميز ساحة الصلاة بادى الرأى فيلحق بالمرور من بعد . حجة الله البالغة: ۲/ ۳. السترة .ط:كتب خانه رشيدية دهلي.و: ۲/ ۵،۶،ط:قديمي.

سے گذرنے کا گناہ نہ ہو۔(۱)

سترہ کی ضرورت

سترہ کی ضرورت وہاں پیش آتی ہے جہاں نماز کھلی اور بے آڑ جگہ پڑھی جائے۔ اگر مسجد میں نماز پڑھنی ہے یا ایسے مقام میں نماز پڑھنی ہے جہاں لوگوں کو نمازیوں کے سامنے سے گذرنے کی ضرورت نہ ہو، تو وہاں سترہ کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

سترہ کی کیفیت

''سترہ'' کی لمبائی ایک ہاتھ سے کم نہیں ہونی چاہئے، اور اس کی موٹائی کم سے کم ایک انگلی کے برابر ہونی چاہئے۔(۳)

---

(۱)(ویکره المرور بین یدی المصلی) (اذا لم یکن عنده) ای عند المصلی (حائل) یحول بینه وبین المار (نحو السترة)ای العصا المرکوزة امامه (اوالاسطوانة)بضم الهمزة والطاء وهی العمود معرب استون (او نحوهما)من شجرة او آدمی او دابة او غیر ذلک فانه لا یکره المرور بین یدی المصلی اذا کان من وراء الحائل ، ثم انما یکره المرور بین یدیه عند عدم الحائل اذا کان فی موضع سجوده فی الاصح قاله فی الکافی لان من قدمه الی موضع سجوده هو موضع صلوته ومنهم من قدره بثلاثة اذرع ومنهم بخمسة ومنهم باربعین ومنهم بمقدار صفین او ثلاثة وفی النهایة الاصح انه ان کا ن بحال لو صلی صلوٰة الخاشعین بأن یکون بصره حال قیامه الی موضع سجوده لا یقع بصره علی المارلا یکره. حلبی کبیر ص: ۳۶۶،۳۶۷. کراهیة الصلاة ، فروع فی الخلاصة. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲)ولو عدم المرور والطریق جاز ترکها ،الدر المختار. وفی الشامیة (قوله ولو عدم المرور الخ)ای لو صلیٰ فی مکان لا یمر فیه احد ولم تواجه الطریق لا یکره ترکها ،لان اتخاذها للحجاب عن المار قال فی البحر عن الحلیه : ویظهر ان الاولیٰ اتخاذها فی هذا الحال وان لم یکره الترک لمقصود آخر، وهو کف بصره عما وراء ها وجمع خاطره بربط الخیال .شامی: ۱/۶۳۸. باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب مکروهات الصلاة.ط: سعید کراچی.

(۳)سترة بقدر ذراع طولا وغلظ اصبع ،الدر مع الرد: ۱/۶۳۷. باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها.ط: سعید کراچی.

ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا

بلاضرورت ستونوں کے درمیان کھڑے ہوکر جماعت کی نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے ، اور جماعت کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور اگر دوستونوں کے درمیان ایک سے زائد افراد کے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی گنجائش ہے توپھر (مسجد کے بقیہ حصہ میں) جگہ کی تنگی کی صورت میں چندافراد کے (ستونوں کے درمیان) کھڑے ہوکر جماعت کی نماز پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی ۔(۱)

سجدوں کے درمیان جلسہ میں ہاتھوں کوزانوؤں پر نہ رکھنا

''ہاتھوں کوزانوؤں پر نہ رکھنا'' کے عنوان کودیکھیں۔

سجدوں کے درمیان سیدھا ہوکر بیٹھے

پہلے سجدے سے اٹھ کر دوسرے سجدے سے پہلے سیدھا ہوکر بیٹھ جانا ضروری ہے

---

(۱) والا صح ما روی عن ابی حنیفة انه قال: اکره ان یقوم بین الساریتین او فی زاویة او فی ناحیة المسجد او الی ساریة لانه خلا ف عمل الامة .قال علیه الصلاة والسلام " توسطوا الامام وسدوا الخلل" ومتی استویٰ جانباه یقوم عن یمین الامام ان امکنه ،وان وجد فی الصف فرجة سدها والا انتظر حتیٰ یجیء آخر فیقفان خلفه،الخ. شامی: ۱/ ۵٦۸ ،(قوله ویقف وسطا) باب الامامة، مطلب هل الاساء ة دون الکراهة او افحش منها؟ والاصطفاف بین الاسطوانتین غیر مکروه لانه صف فی حق کل فریق،مبسوط : ۲/ ۳۵.باب صلاة الجمعة، ط:دار المعرفة ،بیروت.

ورنہ نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدہ

☆......اللہ کے آگے سجدہ کرنا یہ بھی آسمان وزمین کے خالق مالک الملک کی تعظیم کا نشان ہے اور جو نمازی اپنے خالق کے آگے سربسجود ہوکر اپنی پیشانی کو زمین پر رکھتا ہے وہ اپنے پروردگار کی بندگی کا اظہار کرتا ہے، لہذا اس کا دل بندگی کی بے چارگی اور خالق اور پروردگار عالم کی عظمت سے آگاہ ہوتا ہے، اور اس سے اس کے دل میں اللہ کا ڈر، خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے، اور اس کے نفس کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ گناہ اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رہتا ہے۔(۲)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود ،وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال.الدر المختار.وفي الشامية :(قوله على مااختاره الكمال) قال في البحر : ومقتضى الدليل وجوب الطمانينة في الاربعة اى في الركوع والسجود وفي القومة والجلسة، ووجوب نفس الرفع من الركوع والجلوس بين السجدتين للمواظبة على ذلك كله وللامر في حديث المسئى صلاته ،ولما ذكره قاضيخان من لزوم سجود السهو بترك الرفع من الركوع ساهيا وكذا في المحيط ،فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك ،لان الكلام فيهما واحد، والقول بوجوب الكل هو مختار المحقق ابن الهمام وتلميذه ابن امير حاج، حتى قال انه الصواب ،والله الموفق للصواب، آه. شامي: ۱/۴۶۴. باب صفة الصلاة ،مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد.ط: سعيد كراچي.

(۲)وان في وضع الوجه على الارض حكمة بالغة لانه اشرف اعضاء الانسان وهو مشتق من الوجاهة ، وبوضعه على الارض يظهر المرء ذله وخضوعه الى مولاه ويصرف قلبه عن الوجاهة الدنيوية ليكون عند الله وجيها اذ التذلل اليه عزة والخضوع له شرف و فخار وفيه معنى لارغام الانف التي هي مقر الكبر والعظمة بوضعها على الرغام اذ لا لا لها ، لان الرغام وهو التراب اخس شئي فكان الانسان يقول اني يا رب وضعت اشرف عضو من جسمي وهو الوجه على اخس شئي وانا واقف بين يديك لعلمي انك رب الارباب وكل ما سواك عبد لك ذليل لعزتك طالب لرحمتك خاضع لسلطانك . وان في السجود حكمة بالغة، وهي ان الانسان اذا داوم على السجود في الصلوات الخمس كان دائما قريبا من ربه الذى يقول (واسجد واقترب) واذا كان الانسان باقترابه من العظماء واصحاب الجاه يكتسب رفعة شأن وعظم جاه فكيف يكون جاهه ورفعة قدره لو اقترب من خالقه ورازقه؟ وبهذا تكون النفس عالية نزيهة عن ان تأتي الصغائر من الذنوب فضلا عن الكبائر ولا تدنس الذنوب لان تدنيسها يسبب بعد ها من الله جل جلاله وعظم سلطانه ، الخ، حكمة التشريع وفلسفته: ۱/۱۱۶ ، حكمة هيئة ال[illegible] ، ط: انصارى كتب خانه بازار كتاب فروشي كابل.

☆......نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، ایک سجدہ قرآن کریم سے اور دوسرا سجدہ احادیث اور اجماع سے ثابت ہے۔(۱)

☆......سجدہ میں ایک گھٹنا، اور ایک پیر کی انگلی اور پیشانی کا زمین پر رکھنا، اور اگر کسی تکلیف کی وجہ سے پیشانی رکھنا مشکل ہو تو ناک رکھ دینا کافی ہے، اور اگر ناک بھی نہیں رکھ سکتا ہے تو اشارے سے سجدہ کرے۔(۲)

☆......سجدہ میں پورے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیر اور پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھنا سنت ہے۔(۳)

☆......دونوں سجدے یکے بعد دیگرے ترتیب سے کرنا واجب ہیں، اگر صرف

---

(۱) والمراد من السجود السجدتان فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع، البحر: ۱/۲۹۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۲۹، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمي كراچي.

(۲) (والخامسة) من الفرائض (السجدة وهي فريضة تتأدى) بوضع الجبهة على الارض او ما يتصل بها...... (بوضع الجبهة والانف والقدمين واليدين والركبتين) لما في الصحيحين، من قوله عليه الصلاة والسلام امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين والانف داخل في الجبهة لان عظمها واحد وهذه الصفة المذكورة هي الكمال (وان وضع جبهته دون انفه جاز) سجوده (بالاجماع) ولكن (ان كان ذلك من غير عذر) يلزم منه الحرج في موضع الانف يكره)...... (بل) اذا عرض العذر المانع من لزوم السجود على الجبهة اوعلى الانف) يؤمي) الخ، حلبي كبير، ص: ۲۸۲-۲۸۶، الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، الهندية: ۱/۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. ومن شرط صحة السجود وضع احدى اليدين واحدى الركبتين في الصحيح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۳۲، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمي كراچي. الدر مع الرد: ۱/۴۹۸ - ۵۰۰، فصل في بيان تاليف الصلاة مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(۳) السنة في السجود ان يسجد على الجبهة والانف واليدين والركبتين والقدمين، تاتارخانية: ۱/۵۰۶، فصل في السجود، ط: ادارة القرآن.

ایک سجدہ کیا اور کھڑا ہو گیا پھر واپس آ کر دوسرا سجدہ کیا یا بعد والی رکعت میں دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کئے تو واجب ادا نہیں ہوگا، اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆سجدہ میں ایک مرتبہ "**سبحان ربی الاعلیٰ**" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۲)

سجدہ اطمینان سے کرنا

سجدہ سنت طریقہ کے مطابق اطمینان سے کرنا چاہئے۔(۳)

سجدہ امام کے پیچھے چھوٹ گیا

اگر جماعت کی نماز میں امام نے سجدہ کرلیا، اور مقتدی نے سجدہ نہیں کیا مثلاً امام کی آواز نہیں آئی، بجلی منقطع ہوگئی وغیرہ، تو معلوم ہوتے ہی مقتدی خود سجدہ کرلے، پھر امام

---

(۱) (قوله كا لسجدة) ...... والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة ، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب ،قال في شرح المنية: حتىٰ لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضي ما فعله قبل قضائها مماهو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود ، بل يلزمه سجود السهو ، فقط الخ، شامي: ۱/ ۴۶۲، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ،ط: سعيد كراچي. ومنها رعاية الترتيب في فعل مكرر فلو ترك سجدةمن ركعة فتذكرها في آخر الصلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب وليس عليه اعادة ما قبلها،الخ، هندية: ۱/ ۸۱، كتاب الصلاه، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، البحر : ۱/ ۲۹۶، باب صفة الصلاه، ط: سعيد كراچي.

(۲،۳) ويسبح فيه ثلاثا كما مر (قوله كما مر) اى نظير ما مر في تسبيح الركوع من اقله ثلاث ، وانه لو تركه او نقصه كره تنزيها ، شامي: ۱/ ۵۰۴،فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۴۷۶، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود، الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي.

کے ساتھ شامل ہو جائے، نماز ہو جائے گی، آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر مقتدی نے خود سجدہ نہیں کیا تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدہ اور ٹیلی پیتھی

روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دوسو بیاسی (186282) میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور زمین کے گرد ایک سیکنڈ میں آٹھ دفعہ گھوم جاتی ہے جب نمازی سجدے کی حالت میں زمین پر سر رکھتا ہے تو اس کے دماغ کے اندر کی روشنیوں کا تعلق زمین سے مل جاتا ہے اور ذہن کی رفتار روشنی کی رفتار ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت یہ واقع ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر زائد خیال پیدا کرنے والی بجلی براہ راست زمین (Earth) میں جذب ہو جاتی ہے اور بندہ لاشعوری طور پر کشش ثقل (Force Of Gravity) سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس کا براہ راست تعلق خالق کائنات سے ہو جاتا ہے۔ روحانی قوتیں اس حد تک بحال ہو جاتی ہیں کہ آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ کر اس کے سامنے غیب کی دنیا آجاتی ہے۔

جب نمازی فضا اور ہوا کے اندر سے روشنیاں لیتا ہوا سر، ناک، گھٹنوں، ہاتھوں

---

(۱) ويبدأ بقضاء ما فاته عكس المسبوق ثم يتابع امامه ان امكنه ادراكه والا تابعه ثم صلى مانام فيه بلا قراءة ،الدر مع الرد: ۵۹۵/۱، (قوله ثم ما سبق به بها،) اى ثم صلى اللاحق ما سبق به بقراءة ان كان مسبوقا ايضا بأن اقتدى فى اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا ، وهذا بيان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق وحكمه انه يصلى اذا استيقظ مثلا ما نام فيه ثم يتابع الامام فيما ادرك ثم يقضى ما فاته، الخ، شامى: ۵۹۵/۱، باب الامامة،مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود، او بهما مع الامام او قبله او بعده ،ط: سعيد كراچى.

(۲) لو تركها عامدا يكره اشد الكراهة ويلزمه ان يعيد الصلاة .حلبى كبير ص: ۲۹۵. واجبات الصلاة ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

اور پیروں کی بیس انگلیاں قبلہ رخ زمین سے ملاتا ہوا سجدے میں چلا جاتا ہے تو جسم اعلیٰ کا خون دماغ میں آ جاتا ہے اور دماغ کو تغذیہ فراہم کرتا ہے۔ کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو کر انتقال خیال (Telepathy) کی صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں۔ (بحوالہ نماز خواجہ عظیمی صاحب)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۶۸)

سجدہ اور سائنس

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں (Artries) کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدہ کی حالت میں دماغ (Brain)، دماغی اعصاب (Brain Nerves) آنکھوں (Eyes) اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون کا دورانیہ اور بہاؤ (-Blood circulation) متوازن ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دماغ اور نگاہ بہت تیز ہو جاتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۶۷)

سجدہ اونچی چیز پر کرنا

اگر کوئی شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا ہے تو اس صورت میں کسی چیز کو پیشانی کے برابر اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں کوئی اونچی چیز پیشانی کے برابر رکھدی جائے اور اس پر سجدہ کیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔(۱)

---

(۱)(ولو كان موضع السجود ارفع اى اعلىٰ (من موضع القدمين) ان كان ارتفاعه (مقدار) ارتفاع (لبنتين منصوبتين جاز)السجود عليه (والا)اى وان لم يكن ارتفاعه مقدار لبنتين بل كان ازيد (فلا) يجوز السجود (واراد باللبنة) في قوله مقدار لبنتين (لبنة بخارىٰ وهي ربع ذراع) عرض ست اصابع فمقدار ارتفاع اللبنتين المنصوبتين نصف ذراع طول اثنى عشرة اصبعاً الخ. حلبي كبير ،ص:٢٨٦ . الخامس السجدة ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد : ١/ ٥٠٣. فصل في بيان تاليف الصلوة الى انتهائها ،مطلب في اطالة الركوع للجائى .ط: سعيد كراچى.

سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا

☆......اگر کسی نے کسی رکعت میں ایک سجدہ کیا، اور دوسرا سجدہ بھول گیا، اور دوسری رکعت میں یا دوسری رکعت کے بعد یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے یاد آ گیا، تو اس سجدہ کو فوراً ادا کرے، پھر بیٹھ کر التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر اس کے بعد بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اور اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اس سجدہ کو ادا کر کے پھر التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

☆......اور اگر نماز میں سجدہ کے بارے میں یاد نہیں آیا اور سلام پھیر دیا، اور

---

(۱)(قوله ورعاية الترتيب في فعل مكرر) اطلقه هنا وقيده في الكافي بالمتكرر في كل ركعة كالسجدة حتى لو ترك السجدة الثانية، وقام الى الركعة الثانيه لا تفسد صلاته الخ. البحر: ۱/۲۹۶. باب صفة الصلاة. ط: سعيد كراچي.

(قوله كالسجدة)......والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب. قال في شرح المنية: حتىٰ لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضي ما فعله قبل قضائها مما هو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود، بل يلزمه سجود السهو فقط. شامي: ۱/۴۶۲. باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة. ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۱. كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ايضا

سلام کے بعد یاد آیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدہ پشت پر کرنا

عیدین، جمعہ وغیرہ کے موقع پر ہجوم اور بھیڑ میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے پچھلی صف والے اگلی صف والوں کی پشت پر بھی سجدہ کر سکتے ہیں، اور اگر جگہ ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس سے عام آدمی پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گے۔(۲)

سجدہ تکیہ پر کرنا

''تکیہ پر سجدہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ تلاوت کا اعلان کرنا

تراویح وغیرہ میں سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا ضروری نہیں ہے، اگر اعلان کرے تو منع بھی نہیں، لیکن اعلان کرنے کو لازم نہ سمجھے کیونکہ خیر القرون اور سلف صالحین سے

---

(۱)(قوله والركوع والسجود)لقوله تعالى " اركعوا واسجدوا وللاجماع على فرضيتهما وركنيتهما ....والمرادمن السجود السجدتان، فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع وكونه مثنى في كل ركعة بالسنة والاجماع وهو امر تعبدى لم يعقل له معنىً على قول اكثر مشائخنا تحقيقا للابتلاء ،البحر : ۲۹۳/۱ . باب صفة الصلاة .شامي : ۴۴۷/۱ . باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود ،ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقي ص: ۲۲۹ . باب شروط الصلاة واركانها .ط: قديمي كراچي. وفي الولوالجية : الاصل في هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ،ففي الاول ان امكنه التدارک بالقضاء يقضي والا فسدت صلاته هندية : ۱۲۶/۱ . الباب الثاني عشر في سجود السهو .ط: رشيديه كوئته. شامي ۷۰/۲ .باب سجود السهو. ط:سعيد كراچي.

(۲) (وان سجد للزحام على ظهر) هل هو قيد احترازى لم اره (مصل صلوته) التى هو فيها (جاز) للضرورة (وان لم يصلها) بل صلى غيرها او لم يصل اصلا لو كان فرجة (لا) يصح. الدر مع الرد: ۵۰۲/۱. كتاب الصلوة باب اذا اراد الشروع في الصلوة ط: سعيد. فتح القدير. كتاب الصلوة باب صفة الصلوة: ۲۶۴/۱ . ط:رشيدية كوئته. حلبي كبير ص: ۲۸۶ . ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الخامس السجدة. و،ص: ۲۴۹، ط: نعمانية كوئته.

اعلان کرنا ثابت نہیں۔(۱)

سجدۂ تلاوت کب کرے

''آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا

جس رکعت میں آیت سجدہ پڑھی ہے، اس رکعت میں سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا تو دوسری اور تیسری رکعت میں جب بھی یاد آجائے سجدہ کرلے، اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے۔(۲)

سجدۂ تلاوت کے بجائے فدیہ دینا

اگر کسی آدمی کے ذمہ میں بہت سارے سجدۂ تلاوت باقی رہ گئے، اور اب بیماری کی وجہ سے زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اب وہ جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتا ہے، سجدۂ تلاوت کا سجدہ بھی اسی طرح اشارہ سے کرے، ادا ہو جائے گا، اس کے بجائے فدیہ دینا کافی نہیں اور تاخیر کی وجہ سے توبہ استغفار بھی کرے۔(۳)

سجدۂ تلاوت کے بعد دوبارہ آیت سجدہ پڑھ لے

امام صاحب نے سجدۂ تلاوت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو کر اگلی آیت کی جگہ

(۱) الضرورات تبیح المحظورات . فتاویٰ رحیمیہ: ۵/۱۹۹ ''تراویح میں سجدۂ تلاوت کا اعلان کرے یا نہیں'' ط: دارالاشاعت کراچی۔ الاشباہ والنظائر، ص: ۸۷، القاعدۃ الخامسۃ، ط: قدیمی کراچی.

(۲) والمصلی اذا نسی سجدۃ التلاوۃ فی موضعھا ثم ذکرھا فی الرکوع او السجود او فی القعود فانہ یخر لھا ساجدا ثم یعود الی ما کان فیہ ویعیدہ استحسانا وان لم یعد جازت صلاتہ کذا فی الظھیریۃ فی فصل السھو ،ھندیۃ: ۱/۱۳۴ . الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ . ط: رشیدیۃ کوئٹہ. تاتارخانیۃ : ۱/۷۷۷.

(۳) فتاویٰ رحیمیہ : ۵/۲۰۴ . ط: دار الاشاعت کراچی.

پر وہی آیت سجدہ دوبارہ پڑھ لی، تو دوبارہ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، پہلا سجدہ کافی ہوگا، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

سجدہ تلاوت کے بعد رکوع کرلیا

اگر آیت سجدہ کی تلاوت کے فوراً بعد یا دو تین آیت پڑھ کر رکوع کیا اور اس میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرلی، تو سجدۂ تلاوت ادا ہوجائے گا(۲) اور مقتدیوں کی طرف سے سجدۂ تلاوت ادا ہونے کے لئے مقتدیوں کو بھی نیت کرنے کی ضرورت ہوگی، نیت کے بغیر ان کے ذمہ سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہوگا،(۳) اور آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد مزید تین آیات پڑھنے سے فوریت ختم ہوجاتی ہے اور فوریت ختم ہونے کی صورت میں رکوع

---

(۱) لو تلاها في ركعة فسجد ها ثم اعادها في تلك الركعة لا تجب ثانيا ،عالمگيری: ۱۳۵/۱ . الباب الثالث عشر في سجدة التلاوة وفيه ايضا ،المصلي اذا قرأ آية السجدة في الاولى ثم أعادها في الركعة الثانية والثالثة وسجد للاولى ليس عليه ان يسجد ها وهو الاصح" عالمگيری: ۱۳۵/۱ .الباب الثالث عشر في سجدة التلاوة،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)وتؤدى (بركوع صلاة) اذا كان الركوع (على الفور من قراءة آية او آيتين وكذا الثلاث على الظاهر كما في البحر(ان نواه) اى كون الركوع (لسجود) التلاوة على الراجح، الدر المختار. وفي الشامية (قوله على الظاهر كما في البحر).... وفي الامداد الاحتياط قول شيخ الاسلام خواهرزاده بانقطاع الفور بالثلاث وقال شمس الائمة الحلواني : لا ينقطع مالم يقرأ اكثر من ثلاث وقال الكمال بن الهمام: قول الحلواني هو الرواية .شامي: ۱۱۱/۲ . باب سجود التلاوة.ط: سعيد كراچي.

(۳)ولو نواها في ركوعه ولم ينوها المؤتم لم تجزه، الدر المختار(قوله لم تجزه) اى لم تجزئة الامام المؤتم ولا تندرج في سجوده وان نواها المؤتم فيه لانه لما نواها الإمام في ركوعه تعين لها، افاده، ح، هذا وفي القهستاني: واختلفوا في ان نية الامام كافية كما في الكافي ،فلو لم ينو المقتدى لا ينوب على رأى فيسجد بعد سلام الامام ويعيد القعدة الاخيرة كما في المنية.شامي: ۱۱۲/۲ .باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچي.

میں سجدۂ تلاوت ادا ہونے کے لئے نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔(۱)

سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں

☆......اگر مکروہ اوقات یعنی طلوع، غروب اور زوال کے وقت آیت سجدہ کی تلاوت کی گئی تو ان اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے، افضل اور بہتر یہ ہے کہ مکروہ اوقات نکل جانے کے بعد سجدہ کرے۔(۲)

☆......اور اگر آیت سجدہ کی تلاوت ان تین وقتوں کے علاوہ کسی اور وقت میں کی گئی تو اس کا سجدہ ان تین مکروہ وقتوں میں کرنا بالکل جائز نہیں بلکہ مکروہ وقت سے پہلے یا بعد میں کیا جائے۔(۳)

سجدۂ تلاوت میں تاخیر ہوگئی

اگر کوئی شخص نماز میں سجدہ والی آیت پڑھتا ہے، تو فوراً سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے اگر چھوٹی تین آیت یا ایک لمبی آیت کے بعد سجدہ کیا تو سجدۂ تلاوت کرکے اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے اور اگر تین آیتوں سے کم پڑھ کر ہی سجدۂ تلاوت کرلیا ہے،

---

(۱) وقال شمس الائمة الحلوانی : لا ینقطع مالم یقرأ اکثر من ثلاث ،شامی: ۱۱۱/۲ . باب سجود التلاوة. ط: سعید کراچی.

(۲) لو تلاھا فی اوقات مکروھة فسجد فی الاوقات جاز ،عالمگیری: ۱۳۵/۱ . الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة ط: رشیدیة.

(واذا تلا فیھا) ای ان تلافی وقت من الاوقات الثلاثة آیة السجدة فالافضل إن لا یسجد ھا" حلبی کبیر. ص:۲۳۷ .الشرط الخامس فروع فی شرح الطحاوی. ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۳) لو تلاھا فی وقت مباح فسجدھا فی اوقات مکروھة لم تجز .عالمگیری: ۱۳۵/۱ . الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة. ط: رشیدیه کوئٹه. تاتارخانیة: ۷۷۴/۱. الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة.

تو پھر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۱)

سجدہ چھوٹ گیا

اگر نماز میں صرف ایک ہی سجدہ کیا اور ایک سجدہ رہ گیا، تو نماز کے اندر اندر فوت شدہ سجدہ ادا کرے اور پھر آخر میں سجدہ سہو ادا کرلے نماز ہوجائے گی۔اور اگر نماز کے اندر اندر سجدہ نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدہ رہ گیا امام کے پیچھے

''امام کے ساتھ سجدہ رہ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (قوله فعلى الفور)۔۔۔۔فان كانت صلوية فعلى الفور، ثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراءة اكثر من آيتين اوثلاث (قوله ويأ ثم بتاخيرها الخ) لانها وجبت بما هو من افعال الصلاة، وهو القراءة وصارت من اجزائها فوجب ادائها مضيقا كما فى البدائع، ولذا كان المختار وجوب سجود السهو لو تذكرها بعد محلها الخ... الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۹. ۱۱۰. باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچى.البحر :۲/ ۱۱۹. باب صفة الصلوة .ط: سعيد كراچى.بدائع: ۱/۱۹۱، كتاب الصلاة، فصل بيان وقت ادائها، ط: سعيد كراچى. اما لو سهوا وتذكرها ولو بعد السلام قبل ان يفعل منافيا ياتى بها ويسجد للسهو. شامى: ۲/ ۱۱۰. ۱۱۱، باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچى.و: ۲/ ۸۰. باب سجود السهو .ط: سعيد.

(۲)ان المتروك الذى يتعلق به سجود السهو من الفرائض والواجبات لا يخلوا اما ان كان من الافعال او من الاذكار، ومن اى القسمين كان وجب ان يقضى ان امكن التدارك بالقضاء وان لم يمكن فان كان المتروك فرضا تفسد الصلوة،وان كان واجبا لا تفسد ولكن تنتقص وتدخل فى حد الكراهة، .وبيان هذه الجملة اما الافعال فاذا ترك سجدة صلبية من ركعة ثم تذكرها آخر الصلاة فقضاها وتمت صلاته الخ ،بدائع الصنائع : ۱/ ۱۶۷. فصل فى بيان المتروك ساهيا هل يقضى ام لا. ط: سعيد كراچى. الرابع :رعاية الترتيب فى فعل مكرر ،فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها فى آخر صلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب فيه الخ. البحر: ۲/ ۹۴. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۴۶۲.و : ۱/ ۴۶۳. باب سجود السهو. ط: سعيد كراچى.

سجدۂ سہو

☆......اگر نماز میں سنت یا مستحبات ترک ہو جائیں تو نماز ہو جاتی ہے اور اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھول سے یا قصداً چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

☆......اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب عمداً (قصداً) چھوڑ دیا جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور اس نماز کو از سر نو دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

☆......اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب قصداً نہیں بلکہ بھولے سے چھوٹ جائے، تو نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اس کی تلافی کرنا ضروری ہے اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کر لئے جائیں، اور ہر سجدہ میں تین تین دفعہ "سبحان ربی الاعلی" کہے اور سجدہ کے بعد پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں اور بائیں سلام

(۱) ترک السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا بل اساءة لو عامداً غير مستخف قوله لا يوجب فسادا ولا سهوا اى بخلاف ترک الفرض فانه يوجب الفساد وترک الواجب فانه يوجب سجود السهو. شامی: ۱/۴۷۴. باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچی.
انه لا يجب الا بترک الواجب من واجبات الصلاة فلا يجب بترک السنن والمستحبات كالتعوذ والتسمية والثناء والتأمين وتكبيرات الانتقالات والتسبيحات ولا (بترک الفرائض لان تركها لا ينجبر بسجود السهو بل هو مفسد ان لم يتدارک فيها . حلبی كبير ، ص: ۴۵۵. فصل فی سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. البحر الرائق: ۲/۹۸. باب سجود السهو. ط: سعيد كراچی.
(۲) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا فی العمد والسهو إن لم يسجد له وان لم يعدها يكون فاسقا، تنوير الابصار مع الدر المختار. : ۱/۴۵۶. باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. انه لا يجب السجود فی العمد وانما تجب الاعادة اذا ترک واجبا عمداً جبرا لنقصانه، البحر الرائق: ۲/۹۱. باب سجود السهو. ط: سعيد كراچی. عالمگيری: ۱/۱۲۶. ط: ماجديه كوئٹه.

پھیر دیا جائے، ان سجدوں کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔(۱) اگر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا بھول گیا تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، وقت نکلنے کے بعد نہیں۔(۲)

سجدۂ سہو امام نے دونوں طرف سلام پھیر کر کیا تو مسبوق کیا کرے

''امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر

اگر تنہا نماز پڑھنے والے سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ومحله بعد سلام سواء كان من زيادة او نقصان .... والصواب ان يسلم تسليمة واحدة وعليه الجمهور.... ويسلم عن يمينه كذا في الزاهدي ،وكيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخر ساجداً و يسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذالک ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم كذا في المحيط. ويأتي بالصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم والدعاء في قعدة السهو هو الصحيح. عالمگيری: ۱۲۵/۱. ط: ماجديه. بدائع الصنائع: ۱۷۳/۱. باب سجود السهو، فصل بيان محل السجود للسهو، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۹۲/۲. كتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو. ط: سعيد كراچی.

(۲) (واعادتها بتركه عمدا) اى ما دام الوقت باقيا، وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتىٰ خرج الوقت تسقط مع النقصان ،حاشية الطحطاوی على مراقی الفلاح. ص: ۲۴۷، فصل في بيان واجبات الصلوة ،ط: قديمی كراچی. فظاهر كلامهم انه اذا لم يسجد فانه يأثم بترک الواجب ولترک سجود السهو ،ثم اعلم ان الوجوب مقيد بما اذا كان الوقت صالحا حتىٰ ان من عليه السهو في صلاة الصبح اذا لم يسجد حتىٰ طلعت الشمس بعد السلام الاول سقط عنه السجود الخ. البحر: ۹۲/۲. باب سجود السهو ،ط: سعيد كراچی. شامی: ۴۵۶/۱، مطلب واجبات الصلوة: ۶۵/۲، باب قضاء الفوائت ط: سعيد كراچی، هندية: ۱۲۵/۱. الباب الثانی عشر في سجود السهو.

(۳)والمنفرد يجب ان يسجد لاجل سهوه، حلبی كبير ،ص: ۴۶۶، ط: سهيل اكيڈمی لاهور ،فسجود السهو يجب على الامام وعلى المنفرد مقصودا لتحقق سبب الوجوب منهما وهو السهو. بدائع الصنائع: ۱۷۵/۱. كتاب الصلوة باب سجود السهو ،ط: سعيد كراچی، هندية: ۱۲۶/۱ ،باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه.

سجدۂ سہو دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کیا

نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوا، وہ یاد نہ رہا، اور دونوں جانب سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو اسی وقت سجدہ سہو کر کے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام کر کے نماز ختم کی تو نماز صحیح ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

سجدۂ سہو سے ایک سجدہ ملا

''امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو سے خرابی دور ہو جاتی ہے

''سہو سجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو شک کی وجہ سے کرنا

''شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو کا حکم مسبوق پر

''مسبوق پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)ولو نسی السهو او سجدة صلبية او تلاوة يلزمه ذلک ما دام فی المسجد (قوله ما دام فی المسجد) ای وان تحول عن القبلة استحسانا لان المسجد كله فی حكم مكان واحد ولذاصح الاقتداء فيه وان كا ن بينهما فرجة...(تنبيه) قال هنا ما دام فی المسجد وفيما قبله ما لم يتحول عن القبلة ولعل وجه الفرق ان السلام هنا لما كان سهوا لم يجعل مجرد الانحراف عن القبلة مانعا ولما كان فيما قبله عمدا جعل مانعا،على احد القولين وهو ما مشى عليه المصنف لما فی البدائع ،من ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء .فتاویٰ شامی: ۲/ ۹۱ .باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/ ۹۲ ،كتاب الصلوٰة ، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۵ ،كتاب الصلوٰة باب سجود السهو ، فصل واما عمل سلام السهو انه هل يبطل التحريمة ام لا؟ ط: سعيد كراچی.

سجدۂ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا

اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہوا، اور امام کو سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا تو مقتدیوں پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)

سجدۂ سہو کرنا بھول گیا

''سہو سجدہ کرنا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا

اگر کسی شخص سے بھول ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس کو نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا، یہاں تک کہ اس نے نماز ختم کرنے کی غرض سے سلام پھیر دیا، اس کے بعد اس کو سہو سجدہ کا خیال آیا، تو اگر اب تک قبلہ کے رخ سے پھرا نہیں اور کسی سے بات چیت نہیں کی تو فوراً دو سجدے کرے اور بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

---

(۱) ولو ترک الامام سجود السهو فلا سهو على المأموم كذا فى المحيط. هندية: ۱/ ۱۲۸. الباب الثانى عشر فى سجود السهو. فصل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ولو نسى السهو او سجدة صلبية او تلاوية يلزمه ذلک مادام فى المسجد قوله ما دام فى المسجد اى وان تحول عن القبلة استحسانا لان المسجد كله فى حكم مكان واحد ولذا صح الاقتداء فيه وان كان بينهما فرجة، واما اذا كان فى الصحراء فان تذكر قبل ان يجاوز الصفوف من خلفه او يمينه او يساره عاد الى قضاء ما عليه، لان ذلک الموضع ملحق بالمسجد (تنبيه) قال هنا مادام فى المسجد وفيما قبله ما لم يتحول عن القبلة، ولعل وجه الفرق ان السلام هنا لما كان سهوا لم يجعل مجرد الانحراف عن القبلة مانعا ولما كان فيما قبله عمدا جعل مانعا على احد القولين، وهو ما مشى عليه المصنف لما فى البدائع من ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء بأن تكلم او قهقه او احدث عمدا او خرج من المسجد او صرف وجهه عن القبلة وهو ذاكر له لانه فات محله وهو تحريمة الصلوة فسقط ضرورة لفوات محله. فتاویٰ شامی: ۲/ ۹۱. كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۹۲. كتاب الصلوة باب سجود السهو ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۷۵، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، فصل واما عمل سلام السهو انه هل يبطل التحريمة ام لا؟ ط: سعيد كراچى.

اور اگر قبلہ سے رخ پھیر لیا، یا کسی سے بات چیت کی تو اس صورت میں سہو سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا

سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا ضروری ہے، اگر تشہد نہیں پڑھا تو نماز صحیح ہو جائے گی مگر واجب ترک کرنے والا ہوگا، اس لئے وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر وقت گذر گیا تو اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

سجدۂ سہو کے بعد جماعت میں شامل ہوا

اگر امام نے سجدۂ سہو کیا، اور اس کے بعد کوئی شخص نماز میں آکر شامل ہوا، تو اس کی اقتداء صحیح ہو جائے گی، اور وہ بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر امام کے سلام کے بعد اسی نیت اور اسی تحریمہ سے اپنی نماز پوری کر لے۔(۳)

سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی

اگر نماز میں کسی پر سہو سجدہ واجب ہوا، اس نے سہو سجدہ کرنے کے بعد التحیات

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (ویجب)..... (سجدتان و) یجب ایضا (تشهد و سلام) لان سجود السهو یرفع التشهد دون القعدة لقوتها . (قوله یرفع التشهد) ای قراء ته ،حتیٰ لو سلم بمجرد رفعه من سجدتی السهو صحت صلاته ویکون تارکا للواجب .شامی : ۷۸/۲. کتاب الصلوٰۃ، باب سجود السهو ، ط:سعید کراچی. بدائع الصنائع : ۱۶۹/۱ . کتاب الصلوٰۃ ،باب سجود السهو ،ط: سعید کراچی. عالمگیری : ۱۲۵/۱ . کتاب الصلوٰۃ باب سجود السهو ،ط: ماجدیه کوئٹه.

(۳) واجمعوا علی انه لو عاد الی سجود السهو ثم اقتدیٰ به رجل یصح اقتداء ه به ،بدائع الصنائع: ۱۷۴/۱ . کتاب الصلوٰۃ ،باب سجود السهو، فصل واماعمل سلام السهو، انه هل یبطل التحریمة ام لا؟ ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۷۳۱/۱. کتاب الصلوٰۃ، باب سجود السهو، ط:ادارۃ القرآن کراچی. عالمگیری: ۱۲۸/۱ . کتاب الصلاۃ ،باب سجود السهو، فصل سهو الامام ،یوجب علیه وعلی من خلفه . ط: رشیدیة کوئٹه.

پڑھنے کے بجائے سورہ فاتحہ پڑھ لی، تو اس پر دوبارہ سہو سجدہ واجب نہیں ہے، سورۂ فاتحہ کے بعد پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے، اس کی نماز صحیح اور درست ہے۔(۱)

سجدۂ سہو لاحق پر

''لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں

اگر کسی کو نماز میں بھول ہوگئی، لیکن اس بھول سے سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں اس کا علم نہیں، تو ایسی صورت میں احتیاط کے طور پر سہو سجدہ کر لینا بہتر ہے۔(۲)

سجدۂ سہو مقتدی پر لازم نہیں

''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو مقیم مقتدی کب کرے

''سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وان قرأ القرآن (بعد) قراءة (التشهد فی) القعدة الاخيرة لا سهو عليه) لانه محل الثناء والدعاء والقرآن يشمل عليهما . حلبی كبير ،ص: ۴۶۰. فصل فی سجود السهو . ط: سهيل اكيڈمی لاهور، وكذا فی حاشية الطحطاوی علی مراقی الفلاح. ص: ۲۵۱. ط: قديمی كراچی.

واذا فرغ من التشهد ،وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو عليه. هندية : ۱/۱۲۷. الباب الثانی عشر فی سجود السهو . ط:رشيديه كوئٹه.

(۲) فتاویٰ دار العلوم ديوبند : ۴/۳۷۸. الباب الحادی عشر فی سجود السهو، ط: دار الاشاعت. كراچی، باقی اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو بھی نماز صحیح ہو جائے گی، جیسا کہ ابن نجیمؒ نے لکھا ہے : لو شک فی سجود السهو فانه يتحری ولا يسجد لهذا السهو. البحر: ۲/۹۲. باب سجود السهو . ط: سعيد كراچی.

سجدۂ سہو میں تمام نمازیں برابر ہیں

نماز فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، تمام نمازوں میں سجدہ سہو کا حکم ایک جیسا ہے البتہ عیدین کی نماز اور جمعہ کی نماز میں مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنے سے نمازیوں میں انتشار پیدا ہونے، یا نماز کو خراب کرنے کے احتمال کی وجہ سے سہو سجدہ معاف ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر کسی جگہ پر تراویح کی نماز میں مجمع زیادہ ہے اور سہو کرنے کی صورت میں نمازیوں میں انتشار ہونے یا نماز کے خراب کرنے کا قوی اندیشہ ہو تو سہو سجدہ معاف ہو جائے گا، اور نماز کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

سجدۂ سہو میں شک ہو گیا

اگر کسی پر سہو سجدہ واجب تھا، لیکن آخری قعدہ میں اس کو سہو سجدہ کے بارے میں شک ہو گیا کہ میں نے سہو سجدہ کیا ہے یا نہیں، تو ایسی صورت میں گمان غالب پر عمل کرے(۲) اگر کسی جانب رجحان نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں سہو سجدہ کرے۔(۳)

---

(۱) (والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرين عدمه في الاوليين لدفع الفتنة كما في الجمعة. البحر (قوله عدمه في الاوليين) الظاهر ان الجمع الكثير فيما سواهما كذالك .....وقال خصوصا في زماننا ..... بل الاولىٰ تركه لئلا يقع الناس في فتنة. شامي: ۲/۹۲، باب سجود السهو. ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۱۲۸. كتاب الصلاة، باب سجود السهو. ط: ماجدية كوئٹه. و حكم السهو في الفرض والنفل سواء، هندية: ۱/۱۲۶. الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) لان غلبة الظن بمنزلة اليقين، فاذا تحرىٰ وغلب على ظنه شئي لزمه الاخذ به، ولا يظهر وجه لا يجاب السجود عليه الا اذا طال تفكره الخ. شامي: ۲/۹۴. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. ولو سها في سجود السهو، عمل بالتحري. هندية: ۱/۱۳۰. باب سجود السهو. ط: ماجدية كوئٹه.

(۳) اليقين لا يزول بالشک. الدر مع الرد: ۲/۹۵. قبيل باب صلاة المريض. ط: سعيد كراچي. يجب السجود في جميع صور الشک سواء عمل بالتحري او بنى على الاقل، البحر: ۲/۱۱۱. باب سجود السهو، ط: سعيد. الدر مع الرد: ۲/۹۴. قبيل باب صلاة المريض. ط: سعيد كراچي.

سجدۂ سہو میں مسبوق سلام نہ پھیرے

''مسبوق سجدہ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدۂ سہو واجب تھا نہیں کیا

اگر کسی پر سجدہ سہو واجب ہوا، اور اس نے نماز کے آخر میں سجدہ سہو نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

سجدہ سے اٹھنا

سجدہ سے اٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سر کو اٹھائے، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو، اور ہاتھوں کو زمین پر لگائے بغیر سیدھا کھڑا ہو جائے، بیماری اور عذر کے بغیر زمین کا سہارا نہیں لینا چاہئے۔(۲)

سجدہ سے معذور ہے

اگر کوئی شخص قیام اور رکوع پر قادر ہے، سجدہ پر قادر نہیں، تو ایسے آدمی کے لئے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے اور اگر کھڑے ہو کر قیام اور رکوع کرنے

---

(۱)(ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو ان لم يسجد له ، وان لم يعدها يكون فاسقا آثما. الدر مع الرد: ۱/۴۵۶. مطلب واجبات الصلاة . ط:سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص: ۲۴۷ . فصل في بيان واجب الصلاة. ط: قديمي كراچي. البحر : ۱/۲۹۵ . باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچي.

(۲) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه.هندية: ۱/۷۵. الفصل الثالث في سنن الصلوٰة وآدابها.ط: رشيديه . تاتارخانية: ۱/۵۴۱. ط: ادارة القرآن كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۲۱،صفة الصلاة ط:سهيل اكيڈمي لاهور. الدر مع الرد : ۱/۴۹۸. فصل واذا اراد الشروع في الصلاة .ط: سعيد كراچي. عن علي انه قال: من السنة في الصلاة المكتوبة ان لا يعتمد بيديه على الارض الا ان يكون شيخا كبيراً ،بدائع : ۱/۲۱۱ . فصل في سنن الصلاة.ط: سعيد كراچي.

کے بعد بیٹھ کر اشارے سے سجدہ کر کے نماز پڑھے گا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

سجدۂ شکر

نعمت کے حاصل ہونے کے بعد سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب ہے۔(۲)

سجدہ کا فرق

مرد سجدہ کی حالت میں پیٹ کورانوں سے، بازو کو بغل سے جدا رکھے اور کہنیاں اور کلائی زمین سے علیحدہ رکھے، اور عورتیں پیٹ کورانوں سے اور بازوؤں کو بغل سے ملا کر رکھیں، اور کہنیاں اور کلائیاں زمین پر بچھا کر سجدہ کریں، نیز مرد سجدہ میں دونوں پاؤں کھڑے رکھ کر انگلیاں قبلہ رخ رکھے، عورتیں پاؤں کھڑے نہ کریں بلکہ دونوں پاؤں دائیں طرف

---

(۱) (قوله بل تعذر السجود كاف)... رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعدا يومئ، ولو صلى قائما بركوع وقعد وأومأ بالسجود اجزأه، والاول افضل، لان القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما، بل ليكونا وسيلتين الى السجود، شامي: ۹۷/۲، باب صلاة المريض. ط: سعيد كرجي. البحر: ۱۱۲-۱۱۲/۲ باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۳۶/۱. الباب الرابع عشر في صلاة المريض. ط: رشيدية، شامي: ۴۴۵/۱. باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) قال ابو يوسف و محمد رحمهما الله هي قربة يثاب عليها وصورتها عندهما ان من تجددت نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ ولدا او مالا او وجد ضالة او اند فعت عنه نقمة او شفي مريض له او قدم له غائب يستحب له ان يسجد شكراً لله تعالىٰ مستقبل القبلة يحمد الله فيها ويسجد ثم يكبر اخرىٰ فيرفع رأسه كما في سجدة التلاوة. فتاوىٰ عالمگيرى: ۱۳۶/۱. باب سجود السهو. ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۴۵۷/۱. كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو. ط: رشيديه كوئٹه. وسجدة الشكر مستحبة به يفتىٰ لكنها تكره بعد الصلاة لان الجهلة يعتقدونها ولها سنة او واجبة. الخ. قوله وسجدة الشكر.... وهي لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ مالا أو ولدا او اند فعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له ان يسجد لله تعالىٰ شكرا مستقبل القبلة يحمد الله تعالىٰ فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع راسه كما في سجدة التلاوة. سراج. فتاوىٰ شامي: ۱۱۹/۲. باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر. ط: سعيد كراچي.

نکال دیں، اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں، اور دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔(۱)

سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے

سجدہ سے آخرت کا فائدہ تو ہے ہی دنیا میں بھی بہت سارے فائدے ہیں ان میں سے ایک نقد فائدہ انسان کا چہرہ خوبصورت ہوجاتا ہے، اس کی ایک ظاہری وجہ یہ ہے کہ اگر انسان کے جسم کو مادی نظر سے دیکھا جائے تو انسان کا دل پمپ کی مانند ہے اس کا In Put بھی ہے اور Out Put بھی ہے، سارے جسم میں تازہ خون جارہا ہوتا ہے اور دوسرا واپس آرہا ہوتا ہے، انسان جب بیٹھا ہوتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے تو جسم کے جو حصے نیچے ہوتے ہیں ان میں پریشر زیادہ ہوتا ہے اور جو حصے اوپر ہوتے ہیں ان میں پریشر نسبتاً

---

(۱) ومنها ان یوجه اصابعه نحو القبلة لما روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه اذا سجد العبد سجد کل عضو منه فلیوجه من اعضائه الی القبلة ....ومنها ان یبدی ضبعیه لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم لابن عمر و ابدضبعیک ای اظهر الضبع وهو وسط العقد بلحمه وروی جابر رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا سجد جافی عضدیه عن جنبیه حتی یری بیاض ابطیه. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۰. کتاب الصلوٰة،فصل فی سنن الصلوة .ط: سعید کراچی.فتاوی هندیة: ۱/ ۷۵. باب فی صفة الصلوة ،فصل فی سنن الصلوة وآدابها .ط:رشیدیة کوئته. (ویبدی) فی سجوده ای یظهر (ضبعیه) ای عضدیه لما فی مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک (ویجافی) ای یباعد (بطنه عن فخذیه) وفی مسلم وغیره عن عبد اللّٰه بن بحینة کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سجد فرج بین یدیه حتیٰ یبدو بیاض ابطیه... وهذه کیفیة السجود المسنونة فی حق الرجل. حلبی کبیر،ص: ۳۲۱، ۳۲۲. فصل فی صفة الصلوة .ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

فأما المـــرأة فینبغي أن یفترش ذراعیها وتنخفض ولا تنصب کانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذیها لان ذلک استر لها...بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۰، فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی. (والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذیها) لانه استر لها ،فانها عورة مستورة ویدل علیه ما رواه ابو داؤد فی مراسیله انه علیه الصلاة والسلام مر علی امرأتین تصلیان فقال :اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض فلن المرأة لیست فی ذلک کالرجل ... انها لا تنصب اصابع القدمین. البحر: ۱/ ۳۲۱. فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة. ط: سعید کراچی.

کم ہوتا ہے، مثلاً تین منزلہ بلڈنگ ہو اور نیچے پمپ لگا ہوا ہو تو نیچے پانی زیادہ ہوگا، اور دوسری منزل میں بھی کچھ پانی پہنچ جائے گا جبکہ تیسری منزل پر بالکل نہیں پہنچے گا، حالانکہ وہی پمپ ہے لیکن نیچے پورا پانی دے رہا ہے اس سے اوپر والی منزل میں کچھ پانی دے رہا ہے اور سب سے اوپر والی منزل میں بالکل پانی نہیں جا رہا، اس مثال کو اگر سامنے رکھتے ہوئے سوچیں تو انسان کا دل خون پمپ کر رہا ہوتا ہے اور یہ خون نیچے کے اعضاء میں تو بالکل پہنچ رہا ہوتا ہے لیکن اوپر کے اعضاء میں اتنا نہیں پہنچ رہا ہوتا ہے جب کوئی ایسی صورت پیش آتی ہے جیسا کہ انسان کا سر نیچے ہوتا ہے اور خون پمپ کرنے والا دل اوپر ہوتا ہے تو خون سر کے اندر بھی اچھی طرح ہو کر پہنچتا ہے مثلاً جب انسان نماز کے سجدے میں جاتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پورے چہرے میں خون بھر گیا ہے، آدمی سجدہ تھوڑا سا لمبا کرے تو محسوس ہوتا ہے کہ چہرے کی جو باریک باریک شریانیں ہیں ان میں بھی خون پہنچ گیا عام طور پر انسان بیٹھا ہوتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے یا لیٹا ہوتا ہے، بیٹھے، کھڑے، لیٹے میں انسان کا دل نیچے ہی ہوتا ہے اور سر اوپر ہوتا ہے، ایک ہی ایسی صورت ہے کہ جب انسان نماز میں سجدے میں جاتا ہے تو اس کا دل اوپر ہوتا ہے اور سر نیچے ہوتا ہے، لہٰذا خون اچھی طرح چہرے کی جلد میں پہنچ جاتا ہے اور چہرہ خون سے بھرا ہوا خوبصورت ہو جاتا ہے، اسی لئے عبادت گذار مرد تو مرد خواتین بھی ''میک اپ'' کے بغیر خوبصورت لگتی ہیں۔

(ماخوذ از ''خطبات فقیر'' جلد اول ص ۱۹۹)

سجدہ کرنے سے خون بہہ پڑتا ہے

ایسا زخمی کہ سجدہ کرنے سے جس کا خون بہہ پڑتا ہے، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے

خون نہیں بہتا، تو اس صورت میں اس کے لئے اچھی شکل یہ ہے کہ بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے اس لئے کہ اس صورت میں وضو باقی رہتا ہے صرف سجدہ رہ جاتا ہے، اور عذر کی ۔ٰ ۔ٖ سجدہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے، مثلاً سواری پر نماز پڑھتے ہوئے اگر کوئی عذر پیش آجائے تو سجدہ ترک کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(۱)

سجدہ کرنے میں شک ہو گیا

اگر کسی نمازی کو یہ شک ہو گیا کہ اس نے ایک سجدہ کیا یا دو، اگر ایسی صورت میں کسی ایک طرف گمانِ غالب ہے، تو اس پر عمل کرے۔

اور اگر کسی ایک طرف گمان غالب نہیں ہے، تو ایک سجدہ اور کرے اور اخیر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

---

(۱)(رجل في حلقه جراحة تسيل اذا صلىٰ بالركوع والسجود) لا يصلي بهما بل (يصلي قاعدا بالايماء) وهو الافضل او قائما كما مر آنفا، والاصل في هذا ما قاله قاضي خان وغيره: من ابتلىٰ بين ان يؤدي بعض الاركان مع الحدث او بدون القراءة وبين ان يصلي بالايماء تعين عليه الصلوة بالايماء. لان الصلوٰة بالايماء اهون من الصلوة مع الحدث او بدون القراءة، لان الاول يجوز حالة الاختيار، وهو الصلوة على الدابة تطوعا والصلوة مع الحدث او بدون القراءة لاتجوز الا بعذر، والمبتلى بأحد الشرين يتعين عليه اختيار ايسرهما. حلبي كبير، ص:۲٦٧. فروع في شرح الطحاوي. الثاني القيام، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. ص:۲۳۳، ط: نعمانية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۵. باب صفة الصلوة، بحث القيام. ط: سعيد كراچي. ۲/ ۹۷. باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۱۱۲. باب صلاة المريض. ط: سعيد كراچي.

(۲) (وجب عليه سجود السهو في) جميع (صور الشك) سواء عمل بالتحري او بنى على الاقل "فتح" لتاخير الركن، لكن في السراج انه يسجد للسهو في اخذ الاقل مطلقا، وفي غلبة الظن ان تفكر قدر ركن. الدر المختار مع الشامي: ۲/ ۹۳. قبيل باب صلاة المريض، . ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۱۱۱. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. ۲/ ۱۰۸. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۴۵۳. باب سجود السهو، .ط: المكتبة النورية الرضوية، سكهر.

سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے

اگر کسی مرد یا عورت کو بیماری یا عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے نماز کے دوران سجدہ میں پیشاب کے قطرے آجاتے ہیں، اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو قطرہ نہیں آتا، تو یہ شخص کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور رکوع بھی کرے، اور سجدہ کھڑے کھڑے اشارہ سے کرے، یا بیٹھ جائے اور اشارہ سے سجدہ کرے، اور یہ بھی جائز ہے کہ بیٹھ کر پوری نماز اشارے سے ادا کرے، بلکہ ایسی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا افضل ہے۔(۱)

سجدہ کی آیت بھول گیا

امام قرأت کے دوران سجدہ کی آیت بھول گیا، اور مقتدی نے پڑھ کر لقمہ دیا ہے، اور امام صاحب نے وہ آیت پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا، تو یہ ایک سجدہ امام اور مقتدی دونوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا دو سجدے واجب نہیں ہوں گے۔(۲)

(۱) لو كان بحيث (لو سجد سال بوله او انفلت ريحه) فانه (يصلي قاعدا بالايماء) ويترك الركوع والسجود لما قلنا (و) اما (لو كان بحال لو صلى قاعدا يسيل) بوله او جرحه او ينفلت ريحه (ولو صلى مستلقيا لا يسيل) شيء فانه (يصلي قائما بركوع وسجود). حلبي كبير، ص:۲۶۷. فروع في شرح الطحاوي، الثاني القيام. ط: سهيل اكيڈمي لاهور. و، ص: ۲۳۳، ط: نعمانية كوئٹه. فتاوىٰ شامي: ۹۶/۲. باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۱۲/۲. كتاب الصلوٰة، باب صلوٰة المريض ط: سعيد كراچي.

(۲) وان تلا المأموم لم يلزم الامام ولا المؤتم السجود لا في الصلوٰة ولا بعد الفراغ منها. هندية: ۱۳۳/۱. الباب الثالث عشر في سجود التلاوة. والاصل ان مبناها على التداخل دفعا للحرج بشرط اتحاد الآية والمجلس وهو تداخل في السبب بأن يجعل الكل كتلاوة واحدة، وقال في الشامية. واشار الى انه متى اتحدت الآية والمجلس لا يتكرر الوجوب وان اجتمع التلاوة والسماع بأن تلاها ثم سمعها او بالعكس او تكرر احدهما. آه. شامي: ۱۱۵/۲. باب سجود التلاوة ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱۸۱/۱. فصل في سبب وجوب السجدة، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۷۷۵/۱، فصل في سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچي.

سجدہ کی تکبیر بھول گیا

اگر سجدہ میں جاتے ہوئے یا اٹھتے وقت "اللہ اکبر" کہنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، کیونکہ یہ تکبیرات سنت ہیں اور سنت ترک ہو جانے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

سجدہ کی حقیقت

"رکوع وسجود کی حقیقت" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ میں التحیات پڑھ لی

"التحیات سجدہ میں پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدہ میں "بسم اللہ" پڑھ لی

اگر کوئی شخص سجدہ کی تسبیح پڑھنے کی بجائے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

سجدہ میں جاتے وقت

اگر کوئی عذر یا بیماری نہیں ہے تو سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے رکھے

---

(۱) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتامین و تکبیرات الانتقالات والتسبیحات ولا بترک الفرائض لان ترکها لا ینجبر بسجود السهو، بل هو مفسد ان لم یتدارک فیعاد ،حلبی کبیر،ص:۴۵۵، باب سجود السهو. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة : ۱/۵۱۷، کتاب الصلوٰة،باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷، باب سجود السهو ،ط:سعید کراچی.

(۲)فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتأمین وتکبیرات الانتقالات والتسبیحات ،حلبی کبیر،ص:۴۵۵، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،تاتارخانیة: ۱/۵۱۷، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی.بدائع: ۱/۱۶۷ ،باب سجود السهو .ط: سعید کراچی.

پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھے، اوراچھی طرح رکھے، یہ سنت طریقہ ہے بلاعذراس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ اگر بڑھاپا، بیماری یا بدن کے بھاری ہونے کی وجہ سے پہلے گھٹنے نہیں رکھ سکتا تو عذر کی بنا پر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھ سکتا ہے، اوراگر عذر کی وجہ سے دونوں ہاتھ ایک ساتھ زمین پر نہیں رکھ سکتا تو دائیں ہاتھ اور گھٹنے کو پہلے رکھے اور بائیں ہاتھ اور گھٹنے کو بعد میں، تاکہ دائیں جانب بائیں جانب سے مقدم ہو۔(۱)

سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی

اگر کسی نے سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے نماز ہوجائے گی، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، یاد آجائے تو پھر سجدہ کی تسبیح پڑھ لے تاکہ سنت

---

(۱)قالو ا :اذا اراد السجود يضع اولا ما كان اقرب الى الارض فيضع ركبتيه اولا ثم يديه ثم انفه ثم جبهته واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهتة ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه ،قالوا : هذا اذا كان حافيااما اذا كان متخففا فلا يمكنه وضع الركبتين اولا فيضع اليدين قبل الركبتين ويقدم اليمنىٰ على اليسرىٰ. هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها ، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير ،ص: ۳۲۱، باب صفة الصلوٰة ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور، بدائع : ۱/۲۱۰. فصل فى سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.البحر : ۱/۳۲۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/۲۶۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. تاتار خانية: ۱/۵۴۱، ط: ادارة القران كراچى. الدر مع الرد : ۱/۴۹۸، فصل واذا اراد الشروع فى الصلاة .ط: سعيد كراچى.عن على انه قال :من السنة فى الصلاة المكتوبة ان لا يعتمد بيديه على الارض الا ان يكون شيخا كبيرا ،بدائع : ۱/۲۱۱.فصل فى سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى ،ص: ۲۸۴.فصل فى كيفية ترتيب ط: قديمى كراچى.

کے مطابق ہو جائے۔(۱)

سجدے تین کر لئے

اگر کسی رکعت میں بھول کر دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کر لئے تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا۔ اگر سہو سجدہ کرلیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ

پہلا سجدہ انسان کو اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ میں اس مٹی سے پیدا ہوا ہوں، اور دوسرا سجدہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میں اسی مٹی میں دوبارہ لوٹ

---

(۱)فلا يجب بترك السنن والمستحبات كالتعوذ والتسمية والثناء والتأمين وتكبيرات الانتقالات، حلبي كبير،ص:۴۵۵، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، تاتارخانية: ۷۱۵/۱، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچی.بدائع: ۱۶۷/۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی. (وان اقتصر) في التسبيح (على مرة) واحدة (او ترك) التسبيح (بالكلية جازت صلوته)لعدم ركنيته (و)لكن (يكره) ذلك وهو الترك والاقتصار على مرة وكذا الاقتصار على مرتين للاخلال بالسنة ،حلبي كبير،ص:۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. لو ترك التسبيحات اصلا او نقص عن الثلاث فهو مكروه كراهة التنزيه لانها في مقابلة المستحب، البحر :۳۱۶/۱. فصل اذا اراد الدخول في الصلاة. ط: سعيد كراچی. اور یہاں چھوڑا بھی نہیں بلکہ الفاظ بدل گئے اس سے کچھ حرج نہیں ،حاشیہ دارالعلوم دیوبند، :۳۸۵/۴۔ ط: دارالاشاعت کراچی۔ شامی : ۴۷۶/۱. سنن الصلاة ،ط: سعيد كراچی. الدر مع الرد : ۴۹۴/۱. فوق ،مطلب في اطالة الركوع للجائی ،ط: سعيد كراچی.

(۲) ويجب بتكرار الركن (نحو ان يركع مرتين او يسجد ثلاث مرات .حلبي كبير.ص:۴۵۶، فصل في سجود السهو،ط: سهيل اكيڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۱۶۴/۱ . فصل في بيان سبب الوجوب ط: سعيد كراچی. (ويلزمه السهو اذا زاد في صلاته فعلا من جنسها ليس منها) كسجدة او ركع ركوعين ساهيا، فتح القدير: ۴۳۷/۱، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

جاؤں گا۔ (احکام اسلام ص ۶۲)(۱)

سجدے سے اٹھنا

سجدے سے اٹھتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہتے ہوئے پہلے ناک کو، پھر پیشانی کو، پھر دونوں ہاتھوں کو اور پھر دونوں گھٹنوں کو اٹھائے۔(۲)

سجدے کی تکبیرات کا مسنون طریقہ

"تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

سجدے میں

مرد سجدے میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوئی ہوں، اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو، اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں، زمین پر ٹکی ہوئی نہ ہوں، دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے

---

(۱) وکونه مثنی فی کل رکعة بالسنة والاجماع وهو امر تعبدی لم یعقل له معنی علی قول اکثر مشائخنا تحقیقا للابتلاء، ومن مشائخنا من یذکره له حکمة، فقیل انما کان مثنی ترغیما للشیطان حیث لم یسجد فانه امر بسجدة فلم یفعل فنحن نسجد مرتین ترغیما له، وقیل الاولیٰ لامتثال الامر، والثانیة ترغیما له حیث لم یسجد استکباراً، وقیل الاولیٰ لشکر الایمان والثانیة لبقائه، وقیل فی الاولیٰ اشارة الی انه خلق من الارض وفی الثانیة الی انه یعاد الیها، وقیل لما أخذ المیثاق علی ذریة آدم امرهم بالسجود تصدیقا لما قالوا فسجد المسلمون کلهم وبقی الکفار، فلما رفع المسلمون رؤسهم رأوا الکفار لم یسجدوا فسجدوا ثانیا شکرا للتوفیق کما ذکره شیخ الاسلام، البحر: ۱/۲۹۳. باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۲۲، باب صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) (ثم یرفع رأسه ویکبر) واذا اراد الرفع یرفع اولا جبهته ثم انفه ثم یدیه، ثم رکبتیه. هندیة: ۱/۷۵، الفصل فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیة کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/۵۴۱. ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیه کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۲۱، باب صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ہوئے ہوں، پہلوؤں سے بالکل ملے ہوئے نہ ہوں، اور رانیں پیٹ سے الگ ہوں ملی ہوئی نہ ہوں، اور دونوں رانیں ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہوں، پورے سجدے کے دوران پیشانی کے ساتھ ساتھ ناک بھی زمین پر ٹکی رہے، زمین سے الگ نہ ہو، دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے کہ ایڑھیاں اوپر ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوگئی ہوں، اگر پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں قبلے کی طرف موڑنے پر قادر نہ ہوتو اس صورت میں جتنی موڑ سکے اتنی موڑنے کا اہتمام کرے، بلاوجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر نہ رکھے بلکہ قبلہ کی طرف موڑ کر رکھے، اور سجدہ کے دوران پاؤں زمین سے نہ اٹھے، اور سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہے (سجدے کی یہ کیفیت مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں)۔(۱)

---

(۱) ان یضع یدیه فی السجود حذاء اذنیه لما روی ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا سجد وضع یدیه حذاء اذنیه ومنها ان یو جه اصابعه نحو القبلة لما روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال اذا سجد العبد سجد کل عضو منه فلیوجه من اعضائه الی القبلة ماستطاع ومنها ان یعتمد علی راحتیه لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم لعبد اللّٰه بن عمر اذا سجدت ،فاعتمد علی راحتیک ومنها ان یبدی ضبعیه لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم لابن عمر و ابد ضبعیک ای اظهر الضبع وهو وسط العضد بلحمه وروی جابر رضی اللّٰه عنه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان اذا سجد جافی عضدیه عن جنبیه حتیٰ یری بیاض ابطیه ومنها ان یعدل فی سجوده ولا یفترش ذراعیه لما روی عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم انه قال اعدلوا فی السجود ولا یفترش احدکم ذراعیه افتراش الکلب.... ومنها ان یقول فی سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلاثا ،بدائع الصنائع: ۱/۲۱۰. کتاب الصلوٰة، فصل فی سنن الصلوٰة ط: سعید کراچی. عالمگیری : ۱/۷۵، باب صفة الصلوٰة ،فصل فی سنن الصلوٰة وآدابها ،ط: رشیدیه کوئٹه. الدر مع الرد : ۱/۴۹۷، ۴۹۸. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة .فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. واما کون وضع الوجه بین الکفین فلما فی مسلم من حدیث وائل ایضا انه علیه الصلوة والسلام سجد ووضع وجهه بین کفیه،... (ویبدی) فی سجوده ای یظهر (ضبعیه) ای عضدیه لما فی مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک (ویجافی) ای یباعد (بطنه عن فخذیه) وفی مسلم وغیره عن عبد اللّٰه بن بحینة کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سجد فرج بین یدیه حتی یبدو بیاض ابطیه...... وهٰذه کیفیة السجود المسنونة فی حق الرجل. حلبی کبیر ،ص: ۳۲۱، ۳۲۲، فصل فی صفة الصلوٰة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

عورت سجدے میں جاتے وقت شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جائے اور پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو پہلو سے ملا کے رکھے اور کہنیوں سمیت پورے ہاتھ کی بانہوں کو زمین پر بچھا کر رکھے، اور پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھا دے۔(۱)

سجدے میں انگلیوں کا رخ

☆......سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا سنت ہے(۲) اور دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، عذر کے بغیر ایک بھی پیر کو اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

☆......انگلی زمین سے لگانے کا مطلب یہ ہے کہ انگلی کے سرے کا گوشت زمین

---

(۱) فاما المرأة فينبغي ان تفترش ذراعيها وتنخفض ولا تنتصب كانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذيها لان ذلك استر لها.... فانها تقعد كأستر ما يكون لها فتجلس متوركة لان مراعاة فرض الستر اولىٰ من مراعاة سنة القعدة. بدائع الصنائع: ۲۱۰/۱، ۲۱۱، كتاب الصلوٰة، فصل في سنن الصلوٰة، ط:سعيد كراچي. فتح القدير: ۲۶۷/۱. باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. فتاوىٰ عالمگيرية: ۷۵/۱، كتاب الصلوٰة، باب في صفة الصلوة ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۵۰۴/۱. فصل واذا اراد الشروع في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويوجه اصابعه نحو القبلة وكذا اصابع رجليه، هندية: ۷۵/۱. الباب الرابع، الفصل الخامس في سنن الصلوٰة. ط: رشيديه كوئٹه. قال في زاد الفقير :منها اى من سنن الصلاة توجيه اصابع رجليه الى القبلة، شامي: ۵۰۴/۱. كتاب الصلوٰة، آداب الصلوٰة، ط:سعيد كراچي. البحر الرائق: ۳۲۱/۱. ط: سعيد كراچي.

(۳) ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجوز، ولو وضع احداهما جاز مع الكراهة ان كان بغير عذر كذا في شرح منية المصلي لابن امير الحاج. هندية: ۷۰/۱. كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الاول، ط: ماجديه. كذا في الشامية: ۴۹۹/۱. آداب الصلوٰة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۳۱۸/۱. ط: سعيد كراچي.

سے لگے یعنی انگلی زمین پر مڑ جائے، صرف ناخن کا زمین سے چھونا کافی نہیں ہے۔(۱)

☆......سجدہ میں صرف انگوٹھا زمین پر رکھنے پر اکتفاء کرنا، اور دوسری انگلیوں کو اٹھائے رکھنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے، سنت یہ ہے کہ دونوں پاؤں کی انگلیاں زمین پر لگی رہیں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔(۲)

سجدے میں پاؤں زمین پر رکھے

☆......سجدہ کے دوران دونوں پیروں کو زمین پر رکھنا ضروری ہے، اگر پورے سجدے میں دونوں پیروں کو زمین سے بالکل اٹھائے رکھا تو سجدہ نہیں ہوگا، جب سجدہ نہیں ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی، کم از کم ایک انگلی کسی وقت سجدہ میں زمین پر ٹھہر جائے گی تو سجدہ ہو جائے گا اور نماز صحیح ہو جائے گی۔(۳)

☆......سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، عذر کے

---

(۱) ثم المراد من وضع القدم وضع اصابعها قال الزاهدي ووضع رؤس القدمين حالة السجود فرض ،حلبي كبير .ص:۲۸۵، فرائض الصلاة، . ط: سهيل اكيڈمي لاهور،و،ص: ۲۳۹، ط: نعمانية كوئٹه. وفي خلاصة الفتاوى .،ووضع القدم بو ضع اصابعه. كتاب الصلوة ، الفصل الثاني: ۱/ ۵۵.ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويكفيه وضع اصبع واحدة فلو لم يضع الاصابع اصلا ووضع ظهر القدم فانه لا يجوز لا ن وضع القدم بوضع الاصبع.البحر: ۱/ ۳۱۸،كتاب الصلوٰة ،باب صفة الصلاة،ط: سعيد كراچي. ويوجه اصابعه ،نحو القبلة ،وكذا اصابع رجليه، هندية: ۱/ ۱۷۵ ،سنن الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه. ويكره ان يحرف اصابع رجليه او يديه عن القبلة في السجود .قاضيخان على هامش الهنديه : ۱/ ۱۱۹.

(۳) في الدر: ومنها السجود بجبهته وقدميه ،ووضع اصبع واحدة منهما شرط ،وتحته في الشامية افاد انه لو لم يضع شيئا من القدمين لم يصح السجود ،شامي : ۱/ ۴۴۷، بحث الركوع والسجود . ط: سعيد كراچي.ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجوز، هندية: ۱/ ۷۰. الباب الرابع في صفة الصلاة. ط: ماجدية ، حلبى كبير،ص: ۲۴۸. فرائض الصلوة ،الخامسة ط: نعمانيه،و ص: ۲۸۴. ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

بغیر ایک بھی پیر کو اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے، دونوں پاؤں میں سے ایک کا کچھ حصہ بھی زمین سے لگانا فرض ہے، خواہ صرف ایک ہی انگلی لگائی جائے، تو فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

سجدے میں جاتے ہوئے کیا کہے

سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے، اور یہ حکم امام، مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔(۲)

سجدے میں جانے کی کیفیت

سجدے میں جاتے وقت سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر زمین پر اس طرح رکھے کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں تو اس کے بعد سینے کو جھکائے، پھر دونوں ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی رکھے، اور سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے۔(۳)

---

(۱) ویکفیه وضع اصبع واحدة فلو لم یضع الاصابع اصلا ووضع ظهر القدم فانه لا یجوز لان وضع القدم بوضع الاصبع واذا وضع قدما ورفع آخر جاز مع الکراهة من غیر عذر کما افاده قاضیخان، وذهب شیخ الاسلام الی ان وضعها سنة فتکون الکراهة تنزیهة والاوجه علی منوال ما سبق، هو الوجوب فتکون الکراهة تحریمیة ..... الخ.البحر الرائق : ۱/۳۱۸. باب صفة الصلوٰة .ط: سعید کراچی.شامی: ۱/۴۹۹، ط: سعید کراچی.هندیة: ۱/۷۰. ط: ماجدیه .

(۲) فی الدر ثم یکبر مع الخرور ویسجد " وتحته فی الشامیة: بان یکون ابتداء التکبیر عند ابتداء الخرور وانتهاؤه عند انتهائه ،شامی : ۱/۴۹۷. باب صفة الصلوٰة ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حلبی کبیر ،ص: ۳۲۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة : ۱/۷۵. ط: ماجدیة.

(۳) ویکبر فی حالة الخرور ... قالوا اذا اراد السجود یضع اولا ماکان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولا ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته هندیة: ۱/۷۵، کتاب الصلاة ،الباب الرابع ،الفصل الثالث، ط: ماجدیة، حلبی کبیر، ص: ۲۷۹ فصل فی صفة الصلاة ،ط: نعمانیة و ،ص: ۳۲۱، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۷ ،فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی، البحر : ۱/۳۱۵. فصل واذا اراد الدخول،ط:سعید.

سجدے میں دیر تک رہنا

امام کو سجدے میں زیادہ دیر تک رہنا مکروہ ہے، امام کو چاہئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت ،ضرورت اورضعف وغیرہ کا خیال رکھے، تا کہ لوگوں کا حرج نہ ہو اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔(۱)

سجدے میں سات اعضاء کوزمین پرٹکائے

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کوزمین پرٹکائے ،دونوں گھٹنے ،دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں ،اور پیشانی کوناک کے ساتھ زمین پرٹکائے ۔(۲)

سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

''رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)عن ابی هريرة قال : ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : اذا صلى احدكم للناس فليخفف، فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير، الحديث. رواه البخاري،في كتاب الصلاة ،باب تخفيف الامام القيام واتمام الركوع والسجود: ۱/۹۷. ط: قديمى كراچى ،ولا ينبغي للامام ان يطيل على وجه يمل القوم لانه سبب للتنفير وانه مكروه ،البحر الرائق: ۱/۳۱۶،صفة الصلاة. ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۳۱۶، فصل فى مكروهات الصلاة، ط: نعمانيه كوئٹه،و ص: ۳۶۴، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۶. فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) لقول النبى صلى الله عليه وسلم : امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واشار بيده الى انفه واليدين والركبتين واطراف القدمين ،.بخارى: ۱/۱۱۲ ،كتاب الاذان، باب السجود على الانف. ط: قديمى كراچى. وكمال السنة فى السجود وضع الجبهة والانف جميعا، هندية: ۱/۷۰، كتاب الصلوٰة ،الباب الرابع الفصل الاول، ط: ماجديه ، حلبى كبير،ص: ۲۴۷، فرائض الصلوٰة ط: نعمانية.و ص: ۲۸۲. ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۷، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.

سجدے میں عورت کیسے جائے

عورتوں کے لئے مسنون طریقہ کے مطابق سجدہ کرنے کے لئے مناسب صورت یہ ہے کہ رکوع سے سجدہ میں جاتے ہوئے زمین کا سہارا لیکر اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں اور فوراً سجدہ کریں۔(۱)

سدل

سر پر رومال ڈال کر اگر اس پر عقال باندھ دیا جائے، جیسا کہ اہل عرب کا طریقہ ہے تو یہ سدل میں شامل نہیں ہے۔(۲)

سر

☆......مردوں کے لئے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مردوں کو چاہئے کہ ٹوپی یا ٹوپی اور پگڑی پہن کر نماز پڑھیں،(۳) عورتوں کیلئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز نہیں،

---

(۱) واما المرأة فانها تنخفض اي تنطأ من وتتسفل في السجود وتلزق بطنها بفخذيها وتضم ضبعيها، حلبي كبير، صفة الصلاة ص: ۲۸۰، ط: نعمانية كوئٹه. و، ص: ۳۲۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۱/۵۰۴، اداب الصلوة ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۲۱. فصل اذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲)(سدله) ....قيل هو ان يلقيه على رأسه ويرخيه على منكبيه، البحر الرائق: ۲/۲۴. باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي. ويكره السدل في الصلاة. واختلف في تفسيره، ذكر الكرخي ان سدل الثوب هو ان يجعل ثوبه على راسه او على كتفيه ويرسل اطرافه من جوانبه اذا لم يكن عليه سراويل، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۸. كتاب الصلاة، فصل واما بيان ما يستحب في الصلاة و ما يكره، ط: سعيد كراچي.. احسن الفتاوى: ۳/۴۰۸. باب مفسدات الصلاة. ط: سعيد، طبع يازدهم (رومال وعقال سدل میں داخل نہیں)

(۳) "وتكره الصلاة حاسرا راسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلک تكاسلا او تهاونا بالصلاة، ولا بأس به اذا فعله تذللا و خشوعا بل هو حسن،" كذا في الذخيرة. هندية: ۱/۱۰۶. كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني. ط: ماجدية، قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۳۵، ط: ماجدية.

اور اگر نماز کے دوران عورت کا سر کھل گیا اور تین مرتبہ ''سبحان اللّٰہ'' کہنے کی مقدار تک کھلا رہا تو نماز ٹوٹ جائے گی، اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر نماز کے دوران سر کھلتے ہی فوراً ڈھک لیا تو نماز ہوجائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران مرد کا سر کھلا رہے گا تو کراہت کے ساتھ نماز ہوجائے گی اور ثواب کم ملے گا اس لئے مردوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت نہیں بنانی چاہئے۔(۲)

☆......اور اگر نماز کے دوران عورت کا پورا سر یا سر کا چوتھائی حصہ کھلا رہے تو نماز نہیں ہوگی، ایسی صورت میں سر کو ڈھانک کر نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) والحكم في الشعر المسترسل من المرأة الحرة والرأس منها ... كالحكم في الساق فأي عضو من هذه الاعضاء انكشفت ربعه قدر اداء ركن لا تجوز الصلاة عندهما خلافا لابي يوسف رحمه اللّٰه تعالىٰ ...وان انكشف عضو هو عورة في الصلاة فستر من غير لبث لا يضره ذلك الانكشاف ولا تفسد صلاته ... وان ادىٰ معه اى مع الانكشاف ركنا كالقيام ان كان فيه او الركوع او غيرهما يفسد ذلك الانكشاف صلاته وان لم يؤد مع الانكشاف ركنا ولكن مكث مقدار ما يؤدى اى زمن يؤدى فيه ركنا بسنته وذلك مقدار ثلاث تسبيحات فلم يستر ذلك العضو فسدت صلاته عند ابي يوسف : خلافا لمحمد رحمه اللّٰه تعالىٰ، حلبي كبير، ص: ١٨٧، ١٨٩ . شرائط الصلاة، الشرط الثالث.ط: نعمانية كوئته.و،ص: ٢١٣-٢١٥ ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،هندية: ١/٥٨. ط: ماجدية كوئته.

(٢) انظر الحاشية رقم : ١.

(٣) انظر الحاشية رقم: ٢.

سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے

فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِیِ الْھَمَّ وَالْحُزْنَ.

(امداد الاحکام: ۱/ ۴۸۷) (۱)

سر سے اشارہ کرنے پر قادر نہیں

اگر مریض کو مرض کی وجہ سے رکوع اور سجدہ کے لئے سر سے اشارہ کرنے کی طاقت بھی نہ رہی، تو ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ نماز کو مؤخر کردے، آنکھ اور ابرو کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرنا معتبر نہیں، اگر اس حالت میں پانچ وقتوں سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئی ہیں تو تندرست ہونے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی، اور اگر اس حالت میں پانچ وقت تک کی نمازیں فوت ہوئیں اور وہ تندرست ہوگیا تو ان

---

(۱) عن انس بن مالک " ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا صلی وفرغ من صلاتہ مسح یمینہ علی رأسہ وقال بسم اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم ،اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن " رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط: ۴/ ۱۲۶. رقم الحدیث: ۳۲۰۲. ط: مکتبۃ المعارف ریاض. وفی عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ ،قال: کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قضی صلاتہ مسح جبھتہ بیدہ الیمنیٰ ثم قال: اشھد ان لاالہ الا اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن". باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح. ط: ۵۹، رقم الحدیث: ۱۱۲ ،ط: مکتبۃ المؤید ریاض. حصن حصین لابن الجزری، ص: ۱۰۷، ادعیۃ دبر الصلاۃ، المنزل الثالث ،ط: نجم العلوم لکھنو. تاریخ بغداد للخطیب: ۱۲/ ۴۸۰، باب الکاف، ترجمۃ کثیر بن سلیم المدائنی، ط: دار الکتاب العربی، بیروت، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للھیثمی: ۱۰/ ۱۱۰، کتاب الاذکار، باب الدعاء فی الصلاۃ، وبعدھا ط: دار الفکر بیروت، سنۃ ۱۴۰۸ھ، کشف الاستار عن زوائد البزار علی الکتب الستۃ لنور الدین الھیثمی: ۴/ ۲۲، رقم الحدیث: ۳۱۰۰، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسیٰ، ط: موسسۃ الرسالۃ، بیروت.

نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

بسر کرنا

"آہستہ آواز سے قرأت کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سر کھلا رکھنا

سر چھپانا، ٹوپی پہننا اسلامی لباس میں داخل ہے، اس کی خاص اہمیت اور فضیلت آئی ہے، کھلے سر لوگوں کے سامنے آنا جانا، بے ادبی اور بے حیائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، مشائخ ومحدثین اور ائمہ دین کی یہ عادت نہ تھی، بلکہ یہ دین کے دشمن یہود ونصاریٰ، اور غیروں کی پیروی ہے۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: **ویکره کشف رأسه بين الناس** لوگوں کے سامنے کھلے سر پھرنا مکروہ ہے۔(غنیۃ الطالبین: ۱/۱۳)

امام ابن جوزیؒ نے فرمایا: **ولا يخفى على عاقل ان كشف الرأس مستقبح وفيه اسقاط مروة وترك ادب وانمايقع في المناسك تعبدًالله دلالة** (تلبیس ابلیس ۳۷۳) عقلمند پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کھلے سر لوگوں کے سامنے پھرنا بری بات ہے اور اس میں مروت کو ساقط کرنا اور ادب کو ترک کرنا ہے صرف احرام کی حالت میں عبدیت اور غلامیت کے اظہار اور عاجزی کو مدنظر رکھتے ہوئے سر کو کھلا رکھنے

(۱) في الدر: وان تعذر الايماء برأسه وكثرت الفوائت بأن زادت على يوم وليلة سقط القضاء عنه وان كان يفهم في ظاهر الرواية وعليه الفتوى... ولم يوم بعينه وقلبه وحاجبه." وفي الشامية تحتها: اما لو كانت يوما وليلة او اقل وهو يعقل، فلا تسقط بل تقضى اتفاقا وهذا اذا صح فلومات ولم يقدر على الصلاة لم يلزمه القضاء حتىٰ لا يلزمه الايصاء بها." الدر مع الرد: ۲/۹۹۔ ۱۰۰. كتاب الصلاة باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۷. ط: رشيدية كوئته. بدائع: ۱/۲۸۷، ۲۸۸، ط: رشيدية كوئته.

کا حکم ہے، فیشن کے طور پر نہیں۔

جب کھلے سر لوگوں کے سامنے آنا اور پھرنا مکروہ اور بے ادبی سمجھا جاتا ہے تو پھر نماز جیسی عظیم الشان عبادت کھلے سر پڑھنے میں کس قدر خرابی اور بے ادبی لازم آئے گی؟ بڑوں کو کھلے سر گھومتے اور نماز پڑھتے ہوئے چھوٹے بچے دیکھ کر وہ بھی ان کی نقالی کریں گے، اوراس برائی کا سبب ہونے کی وجہ سے بڑے بھی گنہگار ہوں گے۔(۱)

سِر کی تشریح

اگر نماز میں قرأت اتنی آواز سے ہو کہ قریبی ایک دو آدمی کو بھن بھن کی آواز سنائی دے، تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں ہوگی اور یہ "سِر" ہی ہے۔

اوراگر لاؤڈ اسپیکر سے ہلکی ہلکی آواز سنائی دے تو یہ بھی "سِر" کے حکم میں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ومن سن في الاسلام سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعد من غير ان ينقص من اوزارهم شئي، مشكوٰة المصابيح، ص:۳۳، كتاب العلم، ط: قديمي كراچي.

(۲) الامام اذا قرأ في صلاة المخافتة بحيث سمع رجل او رجلا ن لا يكون جهرا والجهر ان يسمع الكل .خلاصة: ۹۵/۱ . كتاب الصلاة. الفصل الحادى عشر في القراء ة ،ط: رشيدية كوئته.

وفي الفتاوىٰ الخيرية على هامش التنقيح: قال في التبيين : اختلفوا في حد الجهر والاخفاء فقال الهندواني الجهر ان يسمع غيره والمخافتة ان يسمع نفسه ،وقال الكرخي الجهر ان يسمع نفسه والمخافتة تصحيح الحروف ... والاعتماد على قول الهندواني .كتاب الصلاة، مطلب في الاخفاء والجهر في الصلاة: ۲۲/۱، ۲۳،ط: حقانيه پشاور . وفي حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح :" (وقال الهندواني الخ) ظاهر ما هنا ان الهندواني لم يقل بقوله اكثر المشائخ، والذى في كبيره ان ما عليه اكثر المشائخ هو قول الهندواني . الا انه قال: وزاد في المجتبى في النفل ان الاصح هذا آه قلت الظاهر ان مازاده في المجتبىٰ يرجع الى ماقبله لان الغالب انه اذا اسمع اذنيه ان يسمع من بقربه ممن يكون ملاصقا له ولا يكاد ينفك ذلك.حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۱۱۹ ،كتاب الصلاة ،باب شروط الصلاة. ط: قديمي كراچي.

سر میں جہر کرلیا

''آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سر میں چکر آجاتا ہے

''کھڑے ہونے سے سر میں چکر آجاتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سر ولیم کرکس کی تحقیق

مشہور یورپی ماہر روحانیات نے ایک کتاب Research In the Phenomenon Of Spiritualism میں لکھتا ہے: حرص، طمع، لالچ، دروغ گوئی، بخل، کینہ، حسد، انتقام وہ ذلیل امراض ہیں جن سے انسان ایسے نفسیاتی امراض میں مبتلا ہوتا ہے جہاں سے نکلنا اس کے بس کا روگ نہیں صرف موت نکالتی ہے لیکن اگر یہی آدمی مسلمانوں کی نماز انتہائی خشوع وخضوع اور دھیان سے پڑھنا شروع کردے تو بہت جلد ان امراض سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔

مشہور مغربی مستشرق وائس ایڈمرل نے اپنی کتاب Usborne Moor The Voice میں دھیان اور توجہ کو نماز کا حصہ نہیں بلکہ سکون کا حصہ قرار دیا ہے بلکہ اس نے کہا ہے کہ اگر روحانی مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو نماز پڑھو، نماز پڑھو، نماز پڑھو!!!

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۸۱/۱)

سری قرأت کی وجہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ پڑھنے کی حکمت یہ ہے کہ دن میں بازار اور گھروں میں شور شرابہ ہوتا ہی رہتا ہے، اور ان اوقات میں مشغولیت حرکات، آواز اور

مختلف امور وافکار سے دلوں کو فراغت کم ہوتی ہے اور بات پر اچھی طرح توجہ نہیں جمتی، اس لئے ان اوقات میں جہر مقرر نہیں ہوا، چنانچہ قرآن کریم میں بھی اس بات کی طرف اشارہ فرمایا: ان لک فی النہار سبحا طویلا دن میں تجھ کو دور دراز شغل رہتا ہے۔

اور اس وقت پوری توجہ نہیں ہوتی اور رات میں دل کو زبان سے اور زبان کو کان سے پوری موافقت ہوتی ہے۔ (احکام اسلام ص۶۴) (۱)

سِری نماز

ہلکی آواز میں نماز کو "سری نماز" کہتے ہیں۔

سِری نماز کی قرأت کی مقدار

سری نماز والی قرأت اس طرح پڑھے کہ اپنی آواز خود سن سکے۔ (۲)

سِری نماز میں جہر کرنا شروع کر دیا

اگر امام نے سری نماز یعنی ظہر اور عصر میں چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت

---

(۱) وفي البدائع : وثمرة الجهر تفوت في صلاة النهار لان الناس في الاغلب يحضرون الجماعات في خلال الكسب والتصرف والانتشار في الارض فكانت قلوبهم متعلقة بذلك فيشغلهم ذلك عن حقيقة التامل فلا يكون الجهر مفيدا بل يقع تسببا الى الاثم بترك التامل وهذا لا يجوز ...الخ، بدائع: ۱/۳۹۵. كتاب الصلاة، واجبات الصلاة ط: رشيدية . و: ۱/۱۶۰ . ط: سعيد كراچی.

(۲) ومنها (اى الواجبات الاصلية في الصلاة) الجهر بالقراءة فيما يجهر وهو الفجر والمغرب والعشاء في الاولين ،والمخافتة فيما يخافت وهو الظهر والعصر اذا كان اماما وان كان منفردا فان كانت صلاة يخافت فيها بالقراءة خافت لا محالة.بدائع: ۱/۳۹۵،۳۹۶. كتاب الصلاة.واجبات الصلوة. ط: رشيدية كوئٹه. " وادنى المخافتة ان يسمع نفسه وهذا هو المختار" . حلبى كبير،ص: ۳۹۵، فصل في سجود السهو ، ط: نعمانية كوئٹه.و ص: ۴۵۸. ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/۷۲. ط: رشيدية كوئٹه.

بلند آواز سے پڑھ لی اور اس کے بعد یاد آیا کہ یہ آہستہ قرأت والی نماز ہے تو جس قدر پڑھا ہے اس کے بعد آہستہ آواز سے پڑھے، شروع سے آواز کے ساتھ قرأت دہرانے کی ضرورت نہیں، البتہ آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایک چھوٹی آیت یا کسی لمبی آیت کے صرف ایک دو کلمے پڑھے تو اس سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔(۱)

سزا

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سستا امام

بعض مساجد میں امام ایسے ہوتے ہیں کہ لوگوں کی نماز مکروہ یا فاسد ہو جاتی ہے اور اس میں مسجد کی کمیٹی یا نمازی ہی اس خرابی کا سبب ہوتے ہیں، یعنی امام کا تقرر کرتے وقت اس کی صلاحیت اور اہلیت کو نہیں دیکھتے بلکہ جو سب سے زیادہ نکما ہوتا ہے اور کم تنخواہ پر امامت کے لئے راضی ہوتا ہے اس کو امامت کے لئے تجویز کیا جاتا ہے، حالانکہ اس کو قرآن مجید بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا اور ضروری مسائل بھی صحیح طور پر نہیں جانتا مگر چونکہ سستا امام ہے اس لئے امام بنا لیتے ہیں،(۲) ایسے لوگ آخرت کو تباہ اور برباد کرتے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ دنیا کے ہر کام کے لئے ماہر سے ماہر آدمی تلاش کیا جاتا ہے تاکہ کام کو صحیح طور پر انجام دے سکے لیکن نماز میں اللہ کے سامنے جو شخص سب کی طرف سے ضامن اور وکیل بن کر کھڑا ہوتا ہے وہ چھانٹ کر ایسا نکما اور سستا رکھا جاتا ہے جس

---

(۱) ولو جهر الامام فيما يخافت او خافت فيما يجهر قدر ما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو، عليه وهو اى التقدير بمقدار ما تجوز به الصلاة، هو الاصح والا اى وان لم يكن ذالك مقدار ما تجوز به الصلاة، فلا اى فلا يجب عليه سجود السهو ،حلبى كبير ،ص:۳۹۵. فصل فى سجود السهو، ط: نعمانية .وص: ۴۵۷. ط:سهيل اكيڈمى لاهور، هندية : ۱۲۸/۱. ط: رشيديه كوئٹه. شامى: ۸۱/۲ ، باب سجود السهو،ط: سعيد كراچى.

(۲) اغلاط العوام۔ص:۷۷۔ جماعت وامامت کی اغلاط،اضافہ۔ط: زمزم پبلیشرز کراچی۔

میں نہ کمال اور جمال ہوتا ہے اور نہ علم اور عمل ہوتا ہے، تو ایسے لوگ اور انتظامیہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے کیا جواب دیں گے؟!

سستی کی پندرہ سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سفر کی نماز

☆...... جب کوئی شخص سفر کرنے لگے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر سفر کے لئے نکلے، اور جب سفر سے واپس آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد اپنے گھر جائے۔(۱)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔(۲)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے

---

(۱) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه. الدر، تحتها في الشامية:" ومفاده (اى الحديث الذى سيأتي ذكره) اختصاص صلاة ركعتي السفر بالبيت. وركعتي القدوم منه بالمسجد ." الدر مع الرد: ۲/ ۲۳. باب الوتر والنوافل .ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ،ص: ۳۷۳. صلاة الاوابين ط: نعمانية كوئٹه. و ص ۴۳۱، ط: سهيل. وروى الطبراني عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سافر صلى ركعتين حتىٰ يرجع " المعجم الاوسط : ۱/ ۴۴۹. رقم الحديث. ۸۱۱. ط: مكتبة المعارف.

(۲) عن المطعم بن المقدام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خلف احد عند اهله افضل من ركعتين يركعهما عند هم حين يريد سفرا .رواه ابن ابى شيبة في المصنف ،كتاب الصلاة، الرجل يريد السفر ، من كان يستحب له ان يصلي قبل خروجه:۳/ ۵۵۲. رقم الحديث:۴۹۱۲. ط: ادارة القرآن كراچي. شامي: ۲/ ۲۳ .باب الوتر والنوافل مطلب في ركعتي السفر .ط: سعيد كراچي.

مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔(۱)

سفر کی نماز کی قضاء

اگر سفر کے دوران نماز قضاء ہوگئی، اور اقامت کی حالت میں اس کو ادا کر رہا ہے تو قصر کرے گا کیونکہ نماز جس طرح واجب ہوتی ہے، وقت گذرنے کے بعد اس طرح ادا کرنا ضروری ہے اس میں ردوبدل کرنا جائز نہیں۔(۲) البتہ وقت کے اندر نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے مثلاً مسافر تھا، وقت کے اندر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، تو اب پوری نماز پڑھے گا، اسی طرح مقیم تھا اور وقت کے اندر سفر کی نیت کر لی اور اپنی آبادی سے باہر نکل گیا تو قصر پڑھے گا، یا مسافر تھا اس نے کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اب پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

سفر میں نماز قضاء ہوگئی

اگر کسی کی نمازیں سفر کی حالت میں قضاء ہوئی ہیں، اور اقامت کی حالت میں ان قضاء نمازوں کو ادا کر رہا ہے، تو قصر کے ساتھ قضاء کرے یعنی چار رکعت والی فرض

---

(۱) "عن كعب بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يقدم من سفر الا نهارا في الضحىٰ فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه.(رواه مسلم في صحيحه، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه: ۱/۲۴۸. ط: قديمي، شامي:۲/۲۴.باب الوتر و النوافل مطلب في ركعتي السفر .ط:سعيد كراچي.

(۲)الاصل ان كل صلاة ثبت وجوبها في الوقت وفاتت عن وقتها انه يعتبر في كيفية قضائها وقت الوجوب ،وتقضى على الصفة التي فاتت عن وقتها... وكذا المقيم اذا كان عليه فوائت السفر يقضيها ركعتين لانها فاتته بعد وجوبها كذلك." بدائع الصنائع : ۱/۵۶۲،۵۶۳. كتاب الصلاة، بيان كيفية القضاء، ط: رشيدية كوئٹه.و ۱/۲۴۷، ط: سعيد. شامي :۲/۱۳۵. باب صلاة المسافر.ط: سعيد كراچي.

(۳) (وان اقتدى مسافر بمقيم) يصلي رباعية ولو في التشهد الاخير (في الوقت صح) اقتداؤه (واتمها اربعا) تبعا لامامه واتصال المغير بالسبب الذى هو الوقت ، ولو خرج الوقت قبل اتمامه او ترك الامام القعود الاول صح (وبعده) اى بعد خروج الوقت (لا يصح) اقتداء المسافر

نمازوں کو دو رکعت پڑھے کیونکہ سفر کی حالت میں چار رکعت والی فرض دو رکعت ہو کر فرض ہوئی ہے اور ادائیگی بھی اسی طریقہ سے ہوگی۔(۱)

سگریٹ

سگریٹ بدبودار چیز ہے، اس کو پی کر منہ صاف کئے بغیر مسجد میں آنا یا اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا جائز نہیں، البتہ نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

سلام امام سے پہلے پھیرنا

☆......مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے امام سے پہلے نہیں۔(۳)

☆......اگر کسی مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی، لیکن مکروہ ہوگی، ایسے آدمی کو چاہئے کہ امام کے ساتھ نماز پوری کرے اور امام

= بالمقيم ....(والمعتبر فيه) اى لزوم الاربع بالحضر والركعتين (آخر الوقت فان كان في آخره مسافر صلى ركعتين وان كان مقيما صلى اربعا. مراقى الفلاح على هامش حاشية الطحطاوى. ص: ٢٣٣. كتاب الصلوٰة ،باب صلاة المسافر .ط: قديمى .بدائع : ٥٦٣،٥٦٢/١ ،ط: رشيدية كوئٹه. (قوله لانه بعد ماتقرر) اى بخروج الوقت ،فان الفرض بعد خروج وقته لا يتغير عما وجب، اما قبله فانه قابل للتغير بنية الاقامة ،او انشاء السفر وباقتداء المسافر المقيم .شامى:١٣٥/٢ . باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى.

(١) فى الدر: والقضاء يحكي اى يشابه الاداء سفرا وحضرا لانه بعد ما تقرر لا يتغير. وتحته فى الشامية: فلو فاتته صلاة السفر وقضاها فى الحضر يقضيها مقصورة كما لو اداها." الدر مع الرد: ١٣٥/٢ . كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت.ط: سعيد كراچى......بدائع: ٥٦٢/١ .ط: رشيدية.

(٢) يجب ان تصان (المساجد) عن ادخال الرائحة الكريهة لقوله عليه السلام : من اكل الثوم والبصل والكراث فلا يقربن مسجدنا فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه بنو آدم .متفق عليه . حلبى كبير.ص: ٥٢٢. فصل فى احكام المساجد ط: نعمانية كوئٹه و ص ٦١٠، ط: سهيل. شامى: ٦٦١/١ ،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب فى الغرس فى المسجد، وفيه: ويلحق بما نص عليه فى الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولا او غيره...الخ.ط:سعيد كراچى.

(٣)(قوله مع الامام) بيان للافضل يعنى الافضل للماموم المقارنة فى التحريمة والسلام عند ابى حنيفة وعندهما عدمهما للاحتياط...... الخ...... البحر ٣٣٢/١ كتاب الصلاة ،فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة.ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوى: ٥٦/١ . كتاب الصلاة ،الفصل الثانى، سنن الصلاة،

کے ساتھ دوبارہ سلام پھیرے۔(۱)

☆......اگر امام نے ابھی تک سلام نہیں پھیرا، اور مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے قصداً امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

سلام اور سائنس

نمازی کو سلام پھیرنے کے لئے سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے اور ایسا کئی بار ایک نماز میں کرنا پڑتا ہے تو ایسا کرنے والا امراض قلب (Heart Diseases) اور اس کی اندرونی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے اور بہت کم ان امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔
(ریسرچ ڈاکٹر قاضی عبدالواحد نشتر میڈیکل کالج ملتان)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۶۹)

سلام ایک طرف پھیرا

نماز کے اختتام پر دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے، اگر امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے نے ایک طرف سلام پھیرا اور دوسری طرف نہیں پھیرا اور نماز کے منافی کوئی

= ط: رشیدیة کوئته. وفی مراقی الفلاح: ویسن مقارنته ای سلام المقتدی لسلام الامام عند الامام موافقة له. مراقی الفلاح، ص: ۱۵۰. کتاب الصلاة. فصل فی سننها. ط: قدیمی، ومقارنته السلام الامام. شامی: ۱/ ۴۷۷. قبیل" آداب الصلاة. ط: سعید.

(۱، ۲) فی مراقی الفلاح: (وکره سلام المقتدی بعد تشهد الامام) لوجود فرض القعود (قبل سلامه لترکه المتابعة، وصحت صلاته" وفی حاشیة الطحطاوی علیه "(وکره سلام المقتدی الخ) ای تحریما للنهي عن الاختلاف علی الامام الا ان یکون القیام لضرورة صون صلاته عن الفساد کخوف حدث لو انتظر السلام .... فلا یکره حینئذ ان یقوم بعد القعود قدر التشهد قبل السلام (لوجود فرض القعود) الاولیٰ تاخیره بعد قوله وصحت صلاته (لترکه المتابعة) علة لقوله وکره افاد ان الکراهة تحریمیة، مراقی الفلاح، ص: ۱۶۹، ۱۷۰. کتاب الصلاة، باب الامامة، فصل فیما یفعله المقتدی بعد فراغ امامه ،ط: قدیمی کراچی. شامی: ۱/ ۵۲۵. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة ط: سعید کراچی، الدرمع الرد: ۱/ ۵۹۸. قبیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

کام کیا ہے تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، وقت گذرنے کے بعد نہیں، لیکن توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا۔(۱)

سلام بائیں جانب پھیر دیا

اگر کسی نے نماز کے آخر میں دائیں جانب سلام پھیرنے کی بجائے بائیں جانب سلام پھیر دیا تو اس کے بعد صرف دائیں جانب سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی دوبارہ بائیں جانب سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور سجدہ سہو کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

(۱) ولفظ السلام مرتين فالثاني واجب ،الدر مع الرد: ۱/۴۶۸، باب شروط الصلاة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية. ط: سعيد. (او اعادتها بتركه عمدا) وسقوط الفرض ناقصا ان لم يسجدو لم يعد قوله (واعادتها بتركه عمدا اى مادام الوقت باقيا وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتىٰ خرج الوقت تسقط مع النقصان وكراهة التحريم ،ويكون فاسقا آثما ،وكذا الحكم في كل صلوٰة اديت مع كراهة التحريم ،والمختار ان المعادة لترك واجب نفل جابر، والفرض سقط بالاولىٰ لانّ الفرض لا يتكرر كما في الدر وغيره ،ويندب اعادتها لترك السنة. الطحطاوى على المراقي،ص:۲۴۷. فصل في بيان واجب الصلاة ط: قديمي. ص: ۱۳۴، قديمي جديد. بدائع: ۱/ ۱۹۴. فصل واما الذى هو عند الخروج من الصلاة،.ط: سعيد كراچي.شامي ۱/۴۵۲، باب صفة الصلاة مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد.

ويجب لفظ السلام مرتين في اليمين واليسار للمواظبة عليه."كذا في امداد الفتاح،فصل واجبات الصلاة، ص: ۲۷۷. ط: صديقي پبلشرز، وفي الهندية: وان سلم عن يمينه فقام فان لم يتكلم او لم يخرج من المسجد يقعد ويسلم، كذا في التاتارخانية، ناقلا، عن الحجة، والصحيح انه اذا استدبر القبلة لا يأتي بها كذا في القنية،باب الصلاة، الباب الرابع،الفصل الثالث: ۱/۷۷،ط:رشيدية وفي مراقي الفلاح: ولونسي يساره وقام يعود مالم يخرج من المسجد او يتكلم فيجلس ويسلم. مراقي الفلاح،ص: ۱۴۹. كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها،ط: قديمي كراچي. امداد الفتاح:۳۰۴. ط:صديقي پبلشرز.

(۲) ولو سلّم او لا عن يساره فانه يسلم عن يمينه مالم يتكلم لا يعيد السلام عن يساره، ولو سلم تلقاء وجهه يسلم عن يساره "هندية: ۱/۷۷. كتاب الصلاة، الباب الرابع ،الفصل الثالث،ط:رشيدية كوئته. ثم يسلم عن يمينه ويساره حتىٰ يرىٰ بياض خده ،ولو عكس سلم عن يمينه فقط (قوله ولو عكس) بأن سلم عن يساره اولا عامداً أو ناسيا(قوله فقط)اى فلا يعيد التسليم عن يساره ،شامي: ۱/ ۵۲۴. فصل اذا اراد الشروع في الصلاة، ط: سعيد كراچي. ولو بدأ باليسار عامدا او ناسيا فانه يسلم عن يمينه ولا يعيده على يساره ولا شئي عليه. البحر: ۱/۳۳۲.فصل واذاأرادالدخول في الصلاة،ط:سعيدكراچي.

ہاں اگر منہ کو سامنے رکھتے ہوئے سلام پھیرا تو اب صرف بائیں جانب مڑ کر سلام پھیرے۔(۱)

سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا

اگر کسی پر سہو سجدہ واجب تھا اور اس نے بھول سے بائیں طرف سلام پھیر کر سہو سجدہ کیا تو ہو جائے گا دوبارہ سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

سلام پھیرتے وقت

☆......دونوں طرف سلام پھیرتے وقت ''السلام علیکم ورحمة اللّٰہ'' کہے اور گردن کو اتنا موڑے کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والے آدمی کے رخسار نظر آجائیں۔(۳) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہوں،(۴) جب

(۱) ایضاً۔

(۲) ویأتی بتسلیمتین هو الصحیح كذا في الهداية والصواب ان يسلم تسليمة واحدة وعليه الجمهور واليه اشار في الاصل كذا في الكافي .هندية: ۱/۱۲۵ .الباب الثاني عشر في سجود السهو ط:رشيدية.حلبي كبير.ص:۴۷۳.فصل في سجود السهو. ط:سهيل اكيڈمي لاهور، ص:۴۰۸. ط: نعمانية كوئٹه، فتح القدير والكفاية: ۱/۴۳۶.باب سجود السهو.ط:داراحياء التراث العربي بيروت.

(۳)ومنها ان يبالغ في تحويل الوجه في التسليمتين ويسلم عن يمينه حتىٰ يرىٰ بياض خده الايمن وعن يساره حتىٰ يرىٰ بياض خده الايسر لما روي عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يحول وجهه في التسليمة الاولىٰ حتىٰ يرىٰ بياض خده الايمن أو قال خده الايسر ولايكون ذلک الا عند شدة الالتفات، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴. فصل في سنن الصلاة.ط:سعيد كراچي. شامي: ۱/۵۲۴، فصل واذا اراد الشروع في الصلاة. ط:سعيد.هندية: ۱/۷۶. الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفياتها. ط:رشيدية.حلبي كبير.ص:۲۹۳. ط: نعمانية كوئٹه. بدائع ۱/۲۱۴، ط: سعيد.

(۴) "ولها آداب...... نظره...... الى منكبه الايمن والايسر عند التسليمة الاولىٰ والثانية لتحصيل الخشوع" الدر المختار: ۱/۴۷۷، ۴۷۸. فصل في آداب الصلاة. ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۵، فصل بيان مايستحب فيها ومايكره .ط: سعيد ،التاتارخانية : ۱/۵۵۱. كتاب الصلاة، الفصل الثالث ، ط: ادارة القرآن كراچي.

دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کہے تو یہ نیت کرے کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں، ان سب کو سلام کر رہا ہے، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

☆......امام کے لئے بلند آواز سے "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کہنا سنت ہے اور امام کے لئے دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی آواز کی نسبت سے پست اور ہلکا کہنا سنت ہے۔(۲)

سلام پھیر دیا سہو سجدہ نہیں کیا

"سہو سجدہ کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام پھیر دیا قعدۂ اُولیٰ میں

"قعدۂ اُولیٰ میں سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) " وینوی بالتسلیمة الاولیٰ فی خطابه بعلیکم من هو عن یمینه من الملائکة والمؤمنین المشارکین له فی صلاته دون غیرهم ویفعل فی السلام عن یساره مثل ذلک ای یقول السلام علیکم ورحمة اللّٰه وینوی به من هو عن یساره من الملائکة والمؤمنین ."حلبی کبیر،ص:۲۹۳. فصل فی صفة الصلاة، ط: نعمانیة کوئٹه.وص: ۳۳۷. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۲۱۳/۱. فصل فی سنن الصلاة .ط: سعید کراچی، الدر المختار مع الرد: ۵۲۶/۱، ۵۲۷، فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة ،ط: سعید کراچی. التاتار خانیة : ۵۵۳/۱. کتاب الصلاة، الفصل الثالث ،ط: ادارة القرآن کراچی.

(۲)(وسن جعل الثانی اخفض من الاول) (قوله اخفض من الاول) افاد انه یخفض صوته بالاول ایضا ای عن الزائد عن قدر الحاجة فی الاعلام فهو خفض نسبی والا فهو فی الحقیقة جهر ،فالمراد انه یجهر بهما الا انه یجهر بالثانی دون الاول.... وفی البدائع : ومنها ای السنن ان یجهر بالتسلیم لو اماما لانه للخروج عن الصلاة فلا بد من الاعلام .شامی: ۵۲۶/۱. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة. ط: سعید ،حلبی کبیر.ص: ۲۹۵. باب صفة الصلاة، ط: نعمانیة ، وص: ۳۳۹.ط:سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۷۶/۱، الفصل الثالث فی سنن الصلاة ط: رشیدیة، بدائع : ۲۱۳/۱. فصل فی سنن الصلاة،ط: سعید کراچی.

سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ

☆......اگر اکیلا نماز پڑھنے والا ہے تو تشہد، درود شریف اور دعا کے بعد سلام پھیرے گا،(۱) اور اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو مقتدی کے لئے امام کی پیروی میں سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مقتدی امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرے، نہ امام سے پہلے اور نہ امام کے بعد۔(۲)

☆......اگر کسی نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرا، تو افضل اور بہتر طریقہ کو نظر انداز کر دیا اس لئے امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا چاہئے۔(۳)

سلام پھیرنے کا طریقہ

سلام پھیرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب سلام پھیرا جائے اور سلام پھیرتے وقت اتنا مڑا جائے کہ دائیں اور بائیں رخسار پیچھے والے لوگوں کو واضح طور پر نظر آئیں۔ اور سلام پھیرتے وقت "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہے اور دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی نسبت ہلکی ہو۔

اگر سلام پھیرنے والا امام ہے تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے وقت نماز پڑھنے والے مقتدی، جن اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۴)

---

(۱) فاذا فرغ من الادعية بعد التشهد يسلم عن يمينه ويقول السلام عليكم ورحمة الله "حلبي كبير، ص: ۲۹۳. صفة الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه. الدر المختار: ۱/۵۲۴. كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳،۲) في البحر: (قوله مع الامام) بيان للافضل يعني الافضل للماموم المفارنة في التحريمة والسلام عند ابي حنيفة وعندهما عدمها للاحتياط...... الخ: ۱/۳۳۲. كتاب الصلاة فصل واذا اراد الدخول في الصلاة. ط: سعيد كراچي. ويسلم بعد الامام عندهما وعن ابي حنيفة روايتان والاصح عنده انه يسلم مع الامام، خلاصة الفتاوى: ۱/۵۶. كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة، سنن الصلاة. ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) ثم يسلم تسليمتين، تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول في التسليمة الاولىٰ وجهه عن يمينه حتىٰ يرىٰ بياض خده الايمن وفي التسليمة الثانية عن يساره حتىٰ يرىٰ بياض خده

اور اگر مقتدی ہے تو اپنے امام اور نمازیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو حفاظت کرنے والے فرشتے اور کراماً کاتبین کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

سلام پھیرنے میں دیر کردی

☆......اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا بلکہ کسی سوچ میں دیر تک خاموش رہا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔(۲)

☆......نماز کے آخری قعدہ میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام نہیں پھیرا، اس خیال سے بیٹھا رہا کہ سلام پھیر چکا ہے بعد میں یاد آیا کہ سلام نہیں پھیرا، تو یاد آتے ہی سہو سجدہ

= الایسر...... ویقول السلام علیکم ورحمة الله...... والسنة فی السلام ان تکون التسلیمة الثانیة اخفض من الاولیٰ وهو الاحسن. هندیة: ۱/۷۶. الباب الرابع فی صفة الصلاة. الفصل الثالث ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴ فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۱)...... ثم لا یخلو اما ان کان اماما او منفردا او مقتدیا فان کان اماماً ینوی بالتسلیمة الاولیٰ من علی یمینه من الحفظة والرجال والنساء وبالتسلیمة الثانیة من علی یساره منهم...... وان کان منفردا فعلی قول الاولین ینوی الحفظة لا غیر وعلی قول الحاکم ینوی الحفظة وجمیع البشر من اهل الایمان. واما المقتدی فینوی ما ینوی الامام وینوی الامام ایضا ان کان علی یمین الامام ینویه علی یساره وان کا ن علی یساره ینویه فی یمینه وان کان بحذائه فعند ابی یوسف ینویه فی یمینه.. . وروی الحسن عن ابی حنیفة انه ینویه فی الجانبین ... الخ. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴. فصل فی سنن الصلاة ط:سعید، هندیة: ۱/۷۷ ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)(وان طال تفکره) لتیقن المتروک(ولم یسلم حتیٰ استیقن) المتروک (ان کان زمن التفکر زائداً عن التشهد (قدر اداء رکن وجب علیه سجود السهو)لتاخیره واجب القیام للثالثه (والا) ای ان لم یکن تفکره قدر اداء رکن (لا) یسجد لکونه عفوا ،قوله (زائداً عن التشهد)ای الأول، اوالثانی سواء کان بعدالفراغ من الصلاةوالادعیة اوقبلهما الخ .حاشیة الطحطاوی علی المراقی. ص: ۴۷۴. قبیل فصل فی الشک. ط:قدیمی. حلبی کبیر، ص: ۴۰۱، فصل فی سجود السهو. ط: نعمانیة. ص: ۴۶۵. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وقول البعض ودخل فی قوله أو عن اداء واجب ما لو شغله عن السلام لما فی الظهیریة لو شک بعد ما قعد قدر التشهد أصلی ثلاثا او اربعا حتیٰ شغله ذلک عن السلام ،ثم استیقن واتم صلاته فعلیه السهواه،وعلله فی البدائع بانه اخر الواجب وهو السلام .شامی: ۹۳/۲. و: ۸۱/۲. باب سجود السهو ،. ط: سعید کراچی.

کر کے نماز پوری کر لے، اگر سہو سجدہ کئے بغیر نماز پوری کر لی تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ

نماز کے آخر میں دائیں بائیں سلام پھیرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نمازی نماز کے وقت گویا اس عالم سے باہر چلا گیا تھا، اور اللہ کے علاوہ ساری کائنات سے الگ تھلگ ہو کر اللہ کے دربار میں پہنچ گیا تھا، اب اس کے بعد پھر اس عالم میں دوبارہ واپس آیا ہے اور آنے والا ہر کسی کو سلام کرتا ہے اس لئے نماز کے آخر میں دائیں بائیں کے آدمی اور فرشتوں کو اور آگے کے امام کو سلام کرتا ہے۔

؎ جان سفر رفت و بدن اندر قیام = وقت رجعت زاں سبب گوید سلام (۲)

(احکام اسلام ص ۶۷)

سلام کا جواب

☆.....نماز کے دوران زبان سے کسی کے سلام کا جواب دینے سے نماز فاسد

(۱) وان سها عن السلام يعني بالسهو عن السلام بانه اطال القعدة الاخيرة ساكتا قدر ركن او اكثر على ظن انه خرج من الصلاة ثم علم انه لم يخرج ولم يسلم فسلم يسجد للسهو لتاخير الواجب، حلبي كبير ص: ۴۰۱، فصل في سجود السهو، ط: نعمانية كوئٹه. وفي البحر عن الاسبيجابي وصاحب التجنيس: اذا بقي قاعد اعلى ظن انه سلم ثم تبين انه لم يسلم فانه يسلم ويسجد للسهو. البحر الرائق: ۹۲/۲. باب سجود السهو. ط: سعيد كراچي. وكذا لو اخر السلام بان ظن انه سلم واستمر قاعدا ثم علم انه لم يسلم فسلم زاد الفقير. ص: ۶۴. بحواله فتاوىٰ رحيميه : ۱۱۲/۵. دار الاشاعت كراچي.

(۲) واعلم ان السلام لا يصح من المصلي الا ان يكون المصلي في حال صلاته مناجيا ربه غائبا عن كل ماسوى الله من الاكوان والحاضرين معه، فاذا اراد الخروج من الصلاة والانتقال من تلك الحالة الى حالة مشاهدة الاكوان والجماعة سلم عليهم سلام القادم لغيبته عنهم في صلاته عند ربه، فان كان المصلي لم يزل مع الاكوان والجماعة ان كان في جماعة فكيف يسلم عليهم من هذه حالته فانه ما برح عندهم فهلا استحى هذه المصلي حيث يرى بسلامه من صلاته انه كان عند الله في تلك الحالة، فسلام العارف من الصلاة لانتقاله من حال الى حال فيسلم تسليمتين تسليمة على من ينتقل عنه و تسليمة على من قدم عليه الا ان يكون عند الله في صلاته فلا يسلم على من انتقل عنه لان الله هو السلام فلا يسلم عليه. الفتوحات المكية : ۴۳۲/۱. فصل بل وصل في التسليم من الصلاة، ط: دار صادر بيروت.

ہو جائے گی،(۱) اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

☆......نماز کی حالت میں سر یا ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

سلام کا راز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے "اللّٰہ اکبر" کی تعلیم دی، اسی طرح اس کو ختم کرنے کے لئے "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کی تلقین کی، جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے "اللّٰہ اکبر" سے بہتر کوئی لفظ نہیں ہے، اسی طرح نماز ختم کرنے کے لئے "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" سے بہتر کوئی لفظ نہیں۔

سب جانتے ہیں کہ سلام اس وقت کیا جاتا ہے جب ایک دوسرے سے الگ اور غائب رہنے کے بعد پہلی ملاقات ہو، اس لئے نماز ختم ہونے پر "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کی تعلیم میں واضح اشارہ ہے کہ جب بندہ "اللّٰہ اکبر" کہہ کر نماز میں شامل ہوا، اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض معروض اور درخواست شروع کردی تو اس کو چاہئے کہ وہ اس وقت اس دنیا سے بلکہ اپنے ماحول اور دائیں بائیں والوں سے غائب

(۱) (یفسدها التکلم) ..... (ورد السلام) ولو سهوا (بلسانه) لابیده بل یکره علی المعتمد، الدر مع الرد: ۱/ ۶۱۳ ـ ۶۱۵. باب ما یفسد الصلاة ،ومایکره فیها. ط: سعید. وفی الشامیة (قوله لا بیده... وصرح فی المنیة: بانه مکروه ای تنزیها، ۱/ ۶۱۲. باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید کراچی. اذا سلم علیه رجل وهو یصلی فرد علیه السلام بلسانه بطلت صلاته ،اما اذا رد علیه بالاشارة فانها لا تبطل باتفاق. الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۵. کتاب الصلاة، اذا رد السلام وهو یصلی .ط: دار الفکر ،بیروت.

(۲) (ولو رد) المصلی (السلام بیده او برأسه او طلب منه شئی فاومی برأسه) او عینیه او حاجبه ای قال نعم اولا فان صلاته (لا تفسد) بذلک .... وفی احکام القرآن للحلوانی ولاباس للمصلی ان یجیبه برأسه ،حلبی کبیر، ص: ۴۴۵، فصل فیما یفسد الصلوٰة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وانظر الحاشیة السابقة ایضا،البحر: ۲/ ۹. باب ما یفسد الصلاة ص: ۱۰۴. ط: سعید.

اور الگ ہو جائے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی اس وقت اس کے دل کی نگاہ کے سامنے نہ رہے، پوری نماز میں اس کا یہی حال رہے۔

پھر جب آخری قعدہ میں تشہد، درود شریف اور آخری دعا اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کر کے اپنی نماز پوری کر لے، تو اس کے باطن یعنی دل کی کیفیت یہ ہو کہ گویا اب وہ کسی دوسری دنیا سے اس دنیا اور اپنے ماحول میں واپس آیا ہے، اور دائیں بائیں والے انسان اور فرشتوں سے اب اس کی نئی ملاقات ہو رہی ہے، اس لئے اب وہ ان کی طرف رخ کر کے اور ان ہی سے مخاطب ہو کر کہے "**السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ**" یہ سلام کی حکمت اور راز ہے۔(۱)

سلام کرنا

☆......اگر مسجد میں لوگ نماز، تلاوت یا وظائف وغیرہ میں مشغول نہ ہوں تو مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا بہتر ہے، اور اگر لوگ نماز اور وظائف وغیرہ میں مشغول ہیں یا مسجد میں کوئی نہ ہو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کہے "**اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ**".(۲)

اور اگر بعض افراد فارغ بیٹھے ہیں اور وہ نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں سے اتنے

---

(۱) "سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں، معارف الحدیث: ۳۰۸/۳، خاتمہ نماز کا سلام ،ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲)ولو دخل ولم یر احداً یقول : السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین، الدر مع الرد: ۴۱۶/۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی.و : ۵۹۲/۹، ط: دار الکتب العلمیة بیروت،لبنان،هندیة: ۳۲۵/۵، کتاب الکراهیة، الباب السابع فی السلام، ط: رشیدیة کوئٹة. البحر الرائق: ۲۰۷/۸، کتاب الکراهیة، فصل فی البیع، ط:رشیدیة کوئٹة.

فاصلے پر ہیں کہ ان کو سلام کرنے سے یا ان کے سلام کے جواب سے نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں کو حرج نہ ہوتا ہو تو سلام کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔(۱)

☆......نماز کے دوران کسی کو سلام کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سلام کے بعد سہو سجدہ کرنا یاد آیا

"سجدہ سہو یاد نہ رہا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام کے دوران اقتداء کی

☆......اگر جماعت کی نماز میں بعد میں آنے والے آدمی نے تکبیر تحریمہ کہی، اس کے بعد امام نے سلام پھیر دیا تو یہ شخص جماعت میں شامل ہو گیا، اپنی نماز شروع کرے، قعدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۳)

☆......اور اگر امام نے "السلام" کا لفظ کہا، ابھی تک "علیکم" کا لفظ نہیں کہا، اس دوران آنے والے نے تکبیر تحریمہ کہی، تو اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوئی کیونکہ

(۱) (قوله واذا اتى دار انسان الخ) ... وان دخل مسجداً وبعض القوم في الصلاة، وبعضهم لم يكونوا فيها، يسلم وان لم يسلم لم يكن تاركا للسنة، رد المحتار على الدر المختار: ۶/۴۱۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد كراچي.

(۲)...... (بخلاف السلام على انسان) للتحية، او على ظن انها ترويحة مثلا او سلم قائما في غير جنازة (فانه يفسدها) مطلقا، وان لم يقل عليكم (ولو ساهيا فسلام التحية مفسد مطلقا. الدر مع الرد: ۱/۶۱۵، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته. البحر: ۲/۸، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قوله والسلام ورده، ط: سعيد كراچي حلبي كبير، ص: ۴۴۲، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) (قوله وتنقضي قدوة بالاول اى بالسلام الاول قال في التجنيس الامام اذا فرغ من صلاته، فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل ان يقول "عليكم" لا يصير داخلا في صلاته لان هذا سلام، شامي: ۱/۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط:

سلام کے پہلے میم پر نماز ختم ہوجاتی ہے، اس لئے وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور تکبیر تحریمہ علیحدہ کہہ کر نماز شروع کرے، اور اپنے آپ کو امام کا مقتدی نہ سمجھے۔(۱)

☆......اگر جماعت کی نماز میں بعد میں آنے والے آدمی نے تکبیر تحریمہ کہی ،اور قعدہ میں بیٹھا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا، تو اس کو "التحیات" پڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے اگر تشہد (التحیات) پڑھے بغیر ہی کھڑا ہوگیا تب بھی نماز ہوجائے گی، لیکن التحیات پڑھ کر اٹھنا بہتر ہے۔(۲)

☆......امام دائیں طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ کوئی شخص آکر امام کی نماز میں شامل ہوگیا، تو ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد تشہد پورا کر کے اٹھنا بہتر ہے اور اگر پورا تشہد نہیں پڑھا اور کھڑا ہوگیا تو یہ بھی جائز ہے۔(۳)

سلام کے دوران سینہ نہ پھیرے

نماز کے ختم کے وقت دونوں طرف سلام پھیرتے وقت صرف منہ پھیرنا کافی ہے سینہ نہ پھیرے۔(۴)

= سعید کراچی. وفیہ أیضا(قوله فانه لا یتابعه الخ)...... وشمل باطلاقه ما لو اقتدى به في اثناء التشهد الاول او الآخير ، فحين قعد قام امامه او سلم ، ومقتضاه انه يتم التشهد ثم يقوم ولم اره صريحا، ثم رأيته في الذخيرة ناقلا عن ابی الليث المختار عندی انه يتم التشهد وان لم يفعل اجزاه ،ولله الحمد ، شامی: ۱/۴۹۶، باب صفة الصلاة،مطلب فی اطالة الركوع للجائي، ط: سعید ،هندیة: ۱/۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئٹہ. حاشية الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۰۹، فصل فيما يفعله المقتدى بعد فراغ امامه ، ط: قديمی و دار الكتب العلمية بيروت ، لبنان.

(۱، ۲، ۳) أیضاً.

(۴) ثم يسلم(تسليمتين) تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول (في التسليمة الاولىٰ وجهه عن يمينه حتىٰ يرى بياض خده الايمن، وفي التسليمة الثانية عن يساره حتىٰ يرى بياض خده الايسر ،الخ، هندية: ۱/۷۶،الفصل الثالث في سنن الصلاة،ط:رشيدية كوئٹہ.بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط : سعيد كراچي.و :۲/۷۱، ط: دار الكتب العلمية بيروت.لبنان.ص:۴۰۱، ص: ۴۰۱.حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص:۲۷۴، كتاب الصلاة ، فصل في بيان سننها، ط: دارالكتب العلمية بيروت، لبنان، وقديمی الدرمع الرد: ۱/۵۲۴، باب صفة الصلاة ، فصل في بيان تاليف الصلاة ، الى انتهائها، مطلب في خلف الوعيد، ط: سعيد.

سلام گردن جھکا کر پھیرنا

"گردن جھکا کر سلام پھیرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

سلام میں مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ گیا

اگر " السلام علیکم" کہتے وقت مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ جائے تو مقتدی کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔(۱)

سمع اللہ لمن حمدہ

رکوع سے قومہ میں آتے ہوئے امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا اور مقتدی کو "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" کہنا اور اکیلا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے دونوں کہنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله ولو اتمه الخ) اى لو اتم المؤتم به التشهد ، بان اسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتى بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز: اى صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان، لان الامام وان لم يكن اتم التشهد لكنه قعد قدره لان المفروض من القعدة قدر اسرع ما يكون من قراء ة التشهد وقد حصل، وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر ، فلو به كخوف حدث او خروج وقت جمعة او مرور مار بين يديه فلا كراهة ، شامي: ۱/۵۲۵، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين ، ط: سعيد و: ۲/۲۴۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت. هندية: ۱/۷۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، حاشية الطحطاوى ، ص: ۳۱۱ فصل فيما يفعله المقتدى ، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.و قديمي.

(۲) فان كان اماما يقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان كان مقتديا ياتي بالتحميد ولا ياتي بالتسميع بلا خلاف وان كان منفردا الاصح انه ياتي بهما كذا في المحيط، وعليه الاعتماد كذا في التاتار خانية، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدرمع الرد: ۱/۴۹۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد و : ۲/۲۰۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. البحر الرائق: ۱/۳۱۶، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ“ کو غلط پڑھنا

”سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ“ کو ”سَمِعَ اللّٰهُ لِيُمَنْ حَمِدَهٗ“ پڑھنا غلط ہے، اس لئے اس کے تلفظ کو صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کرنا لازم ہوگا، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا

سنت اور فرض کے درمیان دنیاوی باتیں کرنے سے ثواب میں کمی آجاتی ہے، البتہ فرض کے بعد جو سنتیں ادا کی گئی ہیں درمیان میں باتیں کرنے کی وجہ سے انہیں دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا

نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں وقت داخل ہونے کے بعد جمعہ، ظہر، عصر، عشاء اور فجر کی سنتیں اذان سے پہلے پڑھنا درست ہے۔(۳)

---

(۱) ولوزاد کلمة او نقص کلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله آخر، لم تفسد ما لم يتغير المعنى. رد المحتار علي در المختار: ۱/ ۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. و: ۲/ ۳۹۶، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. هندية: ۱/ ۷۹، الفصل الخامس في مسائل زلة القارى: ط: رشيدية كوئٹه. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۴/ ۸۸، ط: دار الاشاعت كراچي.

(۲) (ولو تكلم بين السنة والفرض لا يسقطها ولكن ينقص ثوابها) وقيل تسقط ...... الدر مع الرد: ۲/ ۱۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. و: ۲/ ۴۶۱، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. هندية: ۱/ ۱۱۳، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) عن ابي قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا جاء احدكم المسجد فليصل سجدتين من قبل ان يجلس، ابو داود: ۱/ ۷۴، باب ما جاء في الصلاة عند دخول المسجد، ط: مكتبه امداديه ملتان.

سنت ترک ہو جائے

اگر نماز میں سنت ترک ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ نماز ہو جاتی ہے، باقی جان بوجھ کر سنت ترک کرنا درست نہیں۔ کیونکہ اس سے قبولیت میں اثر پڑے گا۔ ہاں جن سنتوں کو چھوڑنے سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، ان سنتوں کو چھوڑنے کی صورت میں نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (۱)

سنت چھوٹ جائے

نماز کی سنت چھوٹ جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا البتہ جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ ہے۔ (۲)

سنت شروع کی جماعت شروع ہوگئی

اگر ظہر کی سنت ایک رکعت پڑھنے کے بعد ظہر کی فرض نماز کی جماعت شروع ہو گئی تو دوسری رکعت پوری کر کے سلام پھیر کر فرض نماز کی جماعت میں شریک ہو جائے، اور فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد پوری چار رکعت سنت موکدہ دوبارہ پڑھے، اور

(۱، ۲) (وسننها) ترک السنة لا یوجب فساداً ولا سهوا بل اساء ة لو عامدا غیر مستخف، وقالوا الاساء ة ادون من الکراهة، الدر المختار (قوله لو عامدا غیر مستخف) فلو غیر عامد فلا اساء ة ایضا بل تندب اعادة الصلاة، الخ، شامی: ۱/ ۴۷۳ - ۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید کراچی. (قوله وکذا کل صلاة، الخ) اقول: وقد ذکر فی الامداد بحثا ان کون الاعادة بترک الواجب واجبة لا یمنع ان تکون الاعادة مندوبة، بترک سنة، آه، ونحوه فی القهستانی، بل قال فی فتح القدیر: والحق التفصیل بین کون تلک الکراهة کراهة تحریم فتجب الاعادة او تنزیه فتستحب الخ، شامی: ۱/ ۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط: سعید کراچی.

پہلے جو دو رکعتیں پڑھی تھیں وہ نفل ہو جائیں گی۔(۱)

اور ظہر کے فرض کے بعد جو دو رکعت سنت موکدہ ہیں، ان دونوں رکعتوں کو چاہے فرض کے بعد پڑھے پھر پہلے والی چار رکعت سنت موکدہ پڑھے یا پہلے چار رکعت والی سنت موکدہ پڑھے پھر اس کے بعد دو رکعت سنت موکدہ پڑھے، دونوں صورتیں صحیح ہیں اور نیت ظہر کی سنت کی کرے۔(۲)

سنت فرض ایک جگہ پر پڑھنا

جس جگہ پر سنت نماز پڑھی ہے، فرض پڑھنے کے لئے اس جگہ سے ہٹنا ضروری نہیں، تاہم اگر فرض اور سنت الگ الگ جگہ پر پڑھنے کی جگہ ہے تو الگ الگ جگہ پر پڑھنا

---

(۱) والشارع في نفل لا يقطع مطلقا) ويتمه ركعتين (وكذا سنة الظهر و) سنة (الجمعة اذا اقيمت او خطب الامام) يتمها اربعا (على) القول (الراجح) لانها صلاة واحدة ،وليس القطع للاكمال بل للابطال خلافا لما رجحه الكمال ، الدر المختار (قوله خلاف لما رجحه الكمال) حيث قال: وقيل يقطع على رأس الركعتين، وهو الراجح ، لانه يتمكن من قضائه بعد الفرض، ولاابطال في التسليم على الركعتين، فلا يفوت فرض الاستماع والاداء على الوجه الاكمل بلا سبب، شامي: ۲/۵۳، باب ادراک الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة لا صحيحة مكروهة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (بخلاف سنة الظهر) وكذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت ركعة (يتركها) ويقتدى (ثم يأتي بها) على انها سنة (في وقتها) اى الظهر (قبل شفعه) عند محمد ، وبه يفتىٰ جوهره، الدر المختار، وفي الشامية (قوله وبه يفتىٰ) اقول: وعليه المتون ، لكن رجح في الفتح تقديم الركعتين ، قال في الامداد: وفي فتاوىٰ العتابي انه المختار وفي مبسوط شيخ الاسلام، انه الاصح ، لحديث عائشة "انه عليه الصلاة والسلام كان اذا فاتته الاربع قبل الظهر يصليهن بعد الركعتين وهو قول ابي حنيفة، وكذا في جامع قاضيخان آه والحديث قال الترمذى حسن غريب ، فتح، شامي: ۲/۵۹، ۵۸ باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش ،ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۷۵، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد ، حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۴۵۳، باب ادراک الفريضة، ط: قديمي و دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

بہتر ہے۔(۱)

سنت کو چھوڑنا

سنت کو جان بوجھ کر یا سستی اور کاہلی کی وجہ سے چھوڑنا گناہ ہے اور سنت کو حقیر سمجھ کر چھوڑنا کفر ہے، ایسا آدمی کافر ہو جاتا ہے اور اگر بھولے سے سنت چھوٹ گئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۲)

سنت کی قضاء

اگر سنت موکدہ کی نماز اپنے وقت کے اندر ادا نہیں کی گئی تو وقت گذرنے کے بعد اس کی قضاء نہیں ہوسکتی۔ مثلاً ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت موکدہ ہے کسی نے پڑھی نہیں تو ظہر کی فرض نماز کے بعد ظہر کے وقت کے اندر اندر ادا کرسکتا ہے، لیکن ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد عصر یا مغرب کے وقت اس کی قضاء نہیں کرسکتا، اگر کوئی شخص تلافی کے طور پر چار رکعت نماز پڑھے گا تو وہ قضاء نہیں ہوگی بلکہ مستقل الگ نفل نماز ہو گی۔(۳)

---

(۱) ویکره للامام التنفل فی مکانه لا المؤتم، (قوله ویکره الخ) بل یتحول .... وکذا یکره مکثه قاعدا فی مکانه مستقبل القبلة فی صلاة لا تطوع بعدها... والکراهة تنزیهیة، شامی: ۱/۵۳۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فیما لو زاده علی العدد الوارد فی التسبیح، عقب الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث، فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. النووی علی صحیح مسلم، : ۱/۲۸۸، کتاب الجمعة، باب الامر بالتحول للنافلة، من موضع الفریضة، ط: قدیمی کراچی.

(۲)(بخلاف سنة الظهر) وکذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت رکعة (یترکها) ویقتدی (ثم یأتی بها) علی انها سنة (فی وقتها) ای الظهر (قبل شفعه)، الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله فی وقته) فلا تقضی بعده لا تبعا ولا مقصودا بخلاف سنة الفجر، شامی: ۲/۵۸، باب ادراک الفریضة، مطلب هل الاساءة دون الکراهة او افحش، ط: سعید کراچی. البحر : ۲/۷۴-۷۵، باب ادراک الفریضه، ط: سعید کراچی.

(۳)(وسننها)ترک السنة لا یوجب فسادا ولاسهوا بل اساءة لو عامدا غیر مستخف، وقالوا الاساءة أدون من الکراهة. الدر المختار. وفی الشامیة (قوله لو عامدا غیر مستخف)فلو غیر۔

سنت کے بغیر جماعت پڑھانا

فرض سے پہلے کی سنت موکدہ پڑھے بغیر فرض نماز پڑھانا جائز ہے فرض نماز ہوجاتی ہے، البتہ اس کی عادت بنانا صحیح نہیں ہے۔ (۱)

سنت موکدہ کا قعدۂ اولیٰ

''وتر کے قعدۂ اولیٰ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سنت مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

سنت موکدہ کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے، اگر کسی ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی گئی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

سنت مؤکدہ کے بعد نوافل پڑھنا

اگر سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد جماعت میں دیر ہے، تو مزید نوافل پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، شرعاً کوئی قباحت نہیں بلکہ ثواب ملے گا، البتہ فجر کے وقت سنت مؤکدہ

عامدفلا اساء ة ایضا بل تندب اعادة الصلاة کما قدمنا ہ في اول بحث الواجبات ولو مستخفا کفر لما في النهر عن البزازیة :لو لم یر السنة حقا کفر ؛ لأنه استخفاف ووجهه ان السنة احد الاحکام الشرعیة المتفق علی مشروعیتها عند علماء الدین ،فاذا انکر ذلک ولم یرها شیئا ثابتا ومعتبرا في الدین یکون قد استخف بها واستهانها وذلک کفر "تامل" شامي :۱/ ۴۷۳، ۴۷۴،باب صفة الصلاة ،مطلب سنن الصلاة ،ط:سعید ،البحر ۲/ ۴۹ باب الوتر والنوافل ،ط:سعید ،هندیة ۱/ ۱۱۲ ،الباب التاسع في النوافل ،ط:رشیدیة ، شامي ۱/ ۱۰۴ ، کتاب الطهارة ،مطلب في السنة وتعریفها،ط:سعید

(۱) عن عائشة ان النبي صلی اللہ علیه وسلم کان اذا لم یصل اربعا قبل الظهر صلاهن بعدها ، ترمذی: ۱/ ۵۷ ، باب ما جاء في الرکعتین قبل الظهر ورکعتین بعدها، (نوٹ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی امام ہوا کرتے تھے۔

(۲) (وتفرض القراء ة) عملا (في رکعتي الفرض) مطلقا اما تعیین الاولیین علی المشهور، (وکل النفل) للمنفرد لان کل شفع صلاة، الدر مع الرد: ۲/ ۲۸ ـ ۲۹ ، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعید کراچي. وهي...... قراء ة فاتحة الکتاب .....وضم سورة...... (في الاولیین من الفرض)وهل یکره في الاخرین ؟ المختار لا (و) في (جمیع) رکعات (النفل) لان کل شفع منه

پڑھنے کے بعد اگر جماعت میں دیر ہے تو مزید نوافل پڑھنا درست نہیں بلکہ انتظار کرے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے یا تسبیح تہلیل، ذکر واذکار، استغفار اور درود شریف وغیرہ پڑھے یا قضاء نماز ہے تو لوگوں سے الگ ہو کر قضاء نماز پڑھے۔(۱)

سنت نماز

دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، گویا یہ اسلام کا سب سے بڑا اور مضبوط ستون ہے، اور ایمان کے لئے ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ ان فرض نمازوں کے آگے پیچھے اور دوسرے اوقات میں بھی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی، پھر ان میں سے جن نمازوں کے لئے آپ نے تاکیدی الفاظ فرمائے یا دوسروں کو ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے بھی عملی طور پر زیادہ اہتمام فرمایا ان کو عرف عام میں ''سنت'' کہا جاتا ہے اور ان کے علاوہ کو ''نوافل'' کہا جاتا ہے۔(۲)

سنت نمازیں

(۱)...فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت (۲)...ظہر کے وقت چھ رکعت، چار رکعت سنت فرض سے پہلے اور دو رکعت سنت فرض کے بعد (۳)...مغرب کے وقت فرض کے بعد دو رکعت سنت (۴)...عشاء کے وقت فرض کے بعد دو رکعت سنت(۳)

صلاة، (و) كل (الوتر) احتياطا الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچی. (والقراءة فرض في جميع ركعات النفل) لمساوات الركعة الثانية للركعة الاولىٰ في القراءة على ما سياتي، وكل ركعتين من النفل صلوة على حدة، حلبي كبير، ص: ۲۷۵-۲۷۶، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) وكذا الحكم من كراهة نفل وواجب لغيره لا فرض وواجب لعينه (بعد طلوع فجر سوى سنته) لشغل الوقت به تقديرا، الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچی.

(۲) معارف الحديث: ۳/ ۳۱۹، كتاب الصلاة، سنتیں اور نوافل، ط: دار الاشاعت كراچی.

(۳) عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة

(۵)..تراویح کی بیس رکعت (۱)(۶)..تہجد کی نماز(۲) (۷)..تحیۃ المسجد(۳)
(۸)..احرام باندھنے سے پہلے دورکعت(۴) (۹)..کسوف کی دورکعت نماز(۵)
(۱۰)..خسوف کی دورکعت نماز۔(۶)

سنت ونفل پڑھنے کی جگہ

اگر مسجد میں جگہ ہے تو فرض نماز جہاں ادا کی ہے سنت اور نفل کو وہاں سے آگے پیچھے ہوکر کسی اور جگہ پڑھنا مستحب ہے، اسی طرح خواتین کے لئے بھی گھر میں یہی بہتر ہے، تاکہ قیامت کے دن ایک سے زائد جگہیں نماز پڑھنے پر گواہ بن جائیں اور اگر جگہ کی کمی ہے تو جہاں فرض نماز ادا کی ہے وہاں سنت اور نفل ادا کرسکتا ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۷)

بنى له بيت فى الجنة اربعا قبل الظهر ، وركعتين بعدها، وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلاة الفجر ،رواه الترمذى، الدر مع الرد: ۱۲/۲ ، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

(۱) (التراويح سنة) مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) اجماعا الدر مع الرد: ۴۳/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى. (فصل فى التراويح) وهى خمس ترويحات كل ترويحة اربع ركعات بتسليمتين كذا فى السراجية، هندية: ۱۱۵/۱ ، الباب التاسع فى النوافل ، فصل فى التراويح، ط: رشيدية كوئته.وهى عشرون ركعة، الدر مع الرد: ۴۵/۲، باب الوتر والنوافل ، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى.

(۲) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه ، وصلاة الليل واقلها على ما فى الجوهرة ثمان الخ، الدر مع الرد: ۲۴/۲ ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى صلاة الليل، ط: سعيد كراچى.

(۳) (ويسن تحية) رب (المسجد) وهى ركعتان الدر مع الرد: ۱۸/۲ ، باب الوتر والنوافل مطلب فى تحية المسجد، ط: سعيد كراچى.

(۴) (وصلى ندبا) قوله ندبا وفى الغاية انها سنة ،نهر وبه جزم فى البحر والسراج شامى: ۴۸۱/۲، كتاب الحج، فصل فى الاحرام وصفة المفرد بالحج، ط: سعيد كراچى.

(۵) وفى العينى:صلاة الكسوف سنة الخ، الدرمع الرد: ۱۸۳/۲ ،باب الكسوف،ط:سعيد كراچى.

(۶)الدر مع الرد: ۱۸۳/۲ ، باب الكسوف ، ط: سعيد كراچى.

(۷)(ويستحب للامام بعد سلامه ان يتحول)الى يمين القبلة،وهوالجانب المقابل (الى جهة جهة يساره) اى يسار المستقبل لان يمين المقابل جهة يسار المستقبل اليه (لتطوع بعد الفرض) لان

سنت ونوافل کی حکمت

جن سنت یا نفل نمازوں کو فرض نمازوں سے پہلے پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظاہر ان کی خاص حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالی کی خاص الخاص حاضری ہے اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کرے، اور ملأ اعلیٰ اور مقرب فرشتوں سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کرلی جائے۔

اور جن سنت یا نفل نمازوں کو فرض نماز کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، ان کی حکمت اور مصلحت بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو قصور رہ جاتا ہے اس کا تدارک بعد والی ان سنت اور نفلوں سے ہوجائے۔

فرضوں کے آگے یا پیچھے والی سنت اور نوافل کے علاوہ جن نوافل کی مستقل حیثیت ہے مثلاً ان میں اشراق، چاشت، اوابین، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور رات میں تہجد یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہونے کے لئے خاص کورس ہے، جو بندہ ترقی کرنا چاہے، اور اللہ سے زیادہ قریب ہونا چاہے تو وہ یہ کورس ضرور کرے۔(۱)

=الیمین فضلا ولدفع الاشتباہ نظنہ فی الفرض فیقتدی بہ وکذلک للقوم ولتکثیر شہودہ لماروی ان مکان المصلی یشہد لہ یوم القیامۃ، مراقی الفلاح .قولہ :(لماروی ان مکان المصلی الخ)روی ابوہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ تلا "یومئذ تحدث اخبارہا"قال :اتدرون مااخبارہا؟قالوا:اللہ ورسولہ اعلم ،قال فان اخبارہاان تشہدعلی کل عبد وامۃبماعمل علی ظہرہاتقول عمل کذافی کذا"رواہ الترمذی ،وقال :حسن صحیح ونقل القرطبی فی تفسیرقولہ تعالی :فمابکت علیہم السماء والارض "عن علی وابن عباس رضی اللہ عنہما انہ یبکی علی المؤمن مصلاہ من الارض، ومصعدعملہ من السماء وتقدیرالآیۃعلی ہذافمابکت علیہم مصاعد اعمالہم من السماء ولامواضع عبادتہم من الارض آہ، ومن ہناقال عطاء الخراسانی مامن عبدیسجد للہ تعالی سجدۃ فی بقعۃ من بقاع الارض الاشہدت لہ یوم القیامۃوبکت علیہ یوم یموت آہ ، ابن امیرحاج ملخصا،حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص:۳۱۳-۳۱۴، فصل فی صفۃ الاذکار ،باب الامامۃ.ط: قدیمی. الدرمع الرد: ۱/ ۵۳۱، باب صفۃالصلاۃ، قبیل فصل فی القراء ۃ ، ط:سعید، النووی علی صحیح مسلم: ۱/ ۲۸۸، کتاب الجمعۃ،باب الامر بالتحول للنافلۃ من موضع الفرضیۃ ، ط : قدیمی.

(۱)معارف الحدیث: ۳/ ۳۱۹، کتاب الصلوۃ، سنتیں اور نوافل، ط: دارالاشاعت۔

سنتوں کو فرضوں پر فضیلت حاصل ہے

فجر کی سنت کے متعلق یہ حکم ہے کہ جب تک آخری قعدہ ملنے کی امید ہے سنت نہ توڑے،(۱) اور چار رکعت سنت کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر تیسری رکعت میں جماعت شروع ہوگئی تو چار رکعت پوری کر کے جماعت میں شریک ہو جائے۔(۲)

اور اگر کوئی شخص مغرب یا فجر کی نماز الگ پڑھ رہا ہے، اگر دوسری رکعت کے سجدہ سے پہلے جماعت قائم ہو جائے تو فرض نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

تو اس پر شبہ یہ ہے کہ سنتوں کو فرضوں پر فضیلت کیسے حاصل ہوئی کہ فرض نماز تو توڑ دی جائے اور سنت نہ توڑی جائے؟

---

(۱)(واذاخاف فوت)ركعتي (الفجر لاشتغاله بسنتهاتر كها)لكون الجماعةاكمل (والا)بأن رجا ادراک ركعةفي ظاهر المذهب وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالي تبعاللبحر،لكن ضعفه في النهر(لا)يتر كها بل يصليها عند باب المسجد ان وجد مكاناوالاتر كها:لان ترک المكروه مقدم على فعل السنة، الدرمع الرد: ۵۶/۲، وفي الشامية:(قوله لكنه ضعفه في النهر)...... قلت: لكن قواه في فتح القديربماسياتي من ان من ادرک ركعة من الظهر مثلا فقد ادرک فضل الجماعةواحرز ثوابها كمانص عليه محمدوفاقالصاحبيه وكذالوادرک التشهد يكون مدركالفضيلتهاعلى قولهم .قال :وهذايعكرعلى ماقيل انه لو رجا ادراک التشهد لا ياتي بسنةالفجرعلى قول محمد. والحق خلافه لنص محمد على مايناقضه آه، اى لان المدار هنا على ادراک فضل الجماعة،وقد اتفقوا على ادراكه بادراک التشهد، فيأتي بالسنةاتفاقا كمااوضحه في الشرنبلالية ايضا،وأقره في شرح المنيةوشرح نظم الكنزوحاشيةالدرر لنوح آفندی، وشرحها للشيخ اسماعيل ونحوه في القهستاني، وجزم به الشارح في مواقيت الصلاة. شامی : ۵۶/۲، باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهةاوافحش، ط:سعيد.

(۲)(والشارع في نفل لايقطع مطلقا)ويتمه ركعتين (وكذا سنة الظهر)وسنة (الجمعة اذا اقيمت او خطب الامام)يتمهااربعا(على)القول (الراجح)لانهاصلاةواحدة،وليس القطع للاكمال بل للابطال خلافالمارجحه الكمال. الدرمع الرد ص ۵۳/۲ وفي الشامية......ثم اعلم ان هذاكله حيث لم يقم الى الثالثة،اماان قام اليهاوقيدهابسجدة، ففي روايةالنوادر يضيف اليهارابعةويسلم، وان لم يقيدهابسجده قال في الخانية:لم يذكرفي النوادر واختلف المشائخ فيه قيل يتمها اربعا ويخفف القراءة ،وقيل يعود الى القعدةويسلم وهذااشـ[illegible] شرح المنية:والاوجه ان

اس کا جواب یہ ہے تاکہ جماعت کا ثواب بھی مل جائے اور سنت بھی ادا ہو جائے۔

سنتوں کی قرأت

"نفل کی قرأت" کے عنوان کو دیکھیں۔

سنتوں کے بعد دعا

واضح رہے کہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد سنت اور نفل نماز الگ الگ ادا کی جاتی ہیں، اور الگ الگ سنت اور نفل پڑھنے کے بعد سب کا دوبارہ اکٹھا اور جمع ہونا، اور اکٹھے ہو کر دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین، اور ائمہ دین یعنی امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ، اور امام شافعیؒ سے ثابت نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین کا طریقہ یہ تھا کہ فرض نماز جماعت سے ادا کرنے کے بعد دعا بھی امام اور مقتدی سب مل کر جماعت کے ساتھ کرتے تھے، اور سنتیں اور نفلیں الگ الگ پڑھا کرتے تھے تو دعا بھی ہر ایک الگ الگ کیا کرتے تھا۔

یہ تو ہو نہیں سکتا کہ فرض نماز ادا کرنے کے بعد تمام حضرات سنت اور نوافل ادا کرنے کے لئے گھر چلے جاتے پھر سنت و نوافل ادا کرنے کے بعد دوبارہ گھر سے مسجد میں دعا کے لئے جمع ہوتے۔

= يتمها لانها ان كانت صلاة واحدة فظاهر، وان كانت كغيرها من النوافل كل شفع صلاة، فالقيام الى الثالثة كالتحريمة المبتدأة واذا كان اول ماتحرم يتم شفعاً فكذا هنا، شامي: ۲/۵۴، باب ادراک الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد.

اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھار کسی مصلحت یا ضرورت کی وجہ سے سنتیں مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا، تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کے ساتھ ملکر دعا نہیں فرمائی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سنتوں میں مشغول رہتے اور مقتدی اپنی اپنی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد چلے جاتے اور دعا کے لئے انتظار نہ کرتے۔(۱)

سنتیں مقرر ہونے کی وجہ

انسان دنیوی کاموں میں مشغول ہونے کی وجہ سے اللہ کی یاد سے غافل ہوجاتے ہیں اس سے دل میں کدورت اور میل جمع ہوجاتی ہے، لہذا فرض نماز شروع کرنے سے پہلے دل کے میل اور کدورت کو دور کر کے دل کو صاف اور شفاف کرلینا چاہئے، تاکہ دل تمام مشغلوں سے خالی ہوکر صرف اللہ ہی طرف متوجہ ہو، اس لئے فرض نماز سے پہلے اور بعد میں یا صرف پہلے یا صرف بعد میں سنت مقرر کی گئی۔

بسا اوقات آدمی اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ آداب کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے اس کو نماز کا پوری طرح فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اس لئے فرائض کے بعد بھی اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کچھ نماز اور مقرر کی گئی تاکہ فرائض میں جو کمی اور قصور ہوجائے وہ بعد کی سنتوں کے ذریعہ پورا کیا جائے اور تلافی ہوجائے۔ احکام اسلام ص ۶۸ (۲)

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۶/ ۵۸، فرض نمازوں کے بعد سنن ونوافل سے فارغ ہوکر فاتحہ پڑھنا (دعاء ثانی) متفرقات صلوۃ، ط: دار الاشاعت 2003، فتاوی دار العلوم دیوبند: ۴/ ۲۱۲، فصل ثالث (مسائل سنن مؤکدۃ) ط: دار الاشاعت۔

(۲) فمنها رواتب الفرائض، والاصل فيها ان الاشتغال الدنيوية لما كانت منسية ذكر الله صادة عن تدبر الاذكار وتحصيل ثمرة الطاعات فانها تورث اخلادا الى الهيئة البهيمية وقسوة ودهشا للملكية، وجب ان يشرع لهم مصقلة يستعملونها قبل الفرائض ليكون الدخول فيها على حين صفاء القلب وجمع الهمة. وكثيرا ما لا يصلي الانسان بحيث يستوفي فائدة الصلاة، وهو المشار اليه في قوله ﷺ: كم من مصل ليس له من صلاته الا نصفها الثلث الربعها" فوجب ان يسن بعدها صلاة تكملة للمقصود الخ. حجة الله البالغة: ۲/ ۱۵. النوافل، ط: مكتبه رشيدية، دهلي.

سنتیں مکان پر پڑھنا

سنتیں مسجد میں پڑھنے سے گھر میں پڑھنے کی فضیلت زیادہ ہے اور یہ حکم فرض نماز سے پہلے اور بعد والی دونوں قسم کی سنتوں کے لئے ہے (۱) لیکن اگر فرض نماز پڑھنے کے بعد گھر جانے کی صورت میں دنیوی کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے سنت فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو پھر سنت مسجد ہی میں پڑھ کر نکلے تا کہ سنت فوت نہ ہو (اور سنت مسجد میں بھی پڑھنا ثابت ہے)۔(۲)

سنتیں نماز کی

۱......تکبیر تحریمہ کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔(۳)

۲......تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کا اٹھانا (۴)، مردوں کو کانوں تک (۵) اور عورتوں کو شانوں تک دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا سنت ہے، (۶) عذر کی حالت میں جہاں

(۱) الافضل في السنن والنوافل المنزل لقوله عليه السلام صلوة الرجل في المنزل افضل الا المكتوبة الخ. عالمگیری: ۱/۱۱۳، الباب التاسع في النوافل، ط: ماجدية.

(۲) (قوله والافضل في النفل الخ)...... صلاة المرء في بيته ...... مالم يلزم منه خوف شغل عنها لو ذهب لبيته، او كان في بيته مايشغل باله ويقلل خشوعه فيصلها حينئذ في المسجد لان اعتبار الخشوع ارجح، رد المحتار: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(۳) وان لايطاطئ راسه عند التكبير اى لايخفضه، شامي: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة مطلب قولهم الاساءة دون الكراهة، ط: سعيد.

(۴) ويرفع يديه مع التكبير وهو سنة لان النبي ﷺ واظب عليه. حلبي كبير، ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وكذا في عالمگيري ص ۱/۷۲، ط: ماجدية. شامي: ۱/۴۷۴. باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۵) اذا افتتح الصلوة كبر ثم رفع يديه حتى يحاذى بابهامي اذنيه. حلبي كبير ص: ۲۹۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۶) (و) اما (المرأة) فانها (ترفع) يديها عند التكبير (حذاء ثديها) بحيث تكون رؤوس اصابعها حذاء منكبيها (حلبي كبير، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور).

تک اٹھا سکتے ہیں کافی ہے۔

۳......تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنا سنت ہے۔(۱)

۴......ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کو نہ بہت کشادہ کرے اور نہ بہت ملائے بلکہ نارمل حالت میں رکھنے کی کوشش کرے۔(۲)

۵......تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھوں کو باندھ لینا سنت ہے، مردوں کے لئے ناف کے نیچے، اور عورتوں کے لئے سینے پر باندھنا سنت ہے۔(۳)

۶......مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں پر رکھ لیں، اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لیں، اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھا دیں(۴) اور عورتوں کو اس طرح کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں، انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑنا ان کے لئے مسنون نہیں ہے۔(۵)

(۱)حتی تکون الاصابع مع الکشف مستقبلة للقبلة، شامی: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة، ط:سعید.

(۲)(فی السنن)...... نشر الاصابع عند التکبیر بدون تکلف ضم ولا تفریج (حلبی کبیر، ص: ۳۸۲ فصل فی السنن، ط:سهیل اکیڈمی لاهور. شامی: ۱/۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط:سعید.

(۳)من السنة فی الصلوة وضع الاکف علی الاکف تحت السرة...... واما المرأة فانها (تضعهما تحت ثدییها) بالاتفاق. حلبی کبیر، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط:سهیل اکیڈمی) وضع الیمین من الیدین علی الشمال منها......علی الصدر للمرأة، حلبی کبیر، ص: ۳۸۲، سنن الصلاة. شامی: ۱/۴۸۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی حکم القراءة بالشاذ، ط:سعید.

(۴)فکیفیة الجمع ان یضع کف الیمنی علی کف الیسری ویحلق الابهام والخنصر علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلثة علی الذراع. حلبی کبیر، ص: ۳۰۱ صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۸، فصل فی بیان سننها، ط:قدیمی.

(۵)ویسن وضع المرأة یدیها علی صدرها من غیر تحلیق لانه استر لها. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۹، فصل فی بیان سننها، ط:قدیمی.

۷......ہاتھ باندھنے کے فوراً بعد "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" مکمل ثنا پڑھنا۔(۱)

۸......امام اور منفرد کے لئے ثناء کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا اور مسبوق کے لئے امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلی رکعت کے شروع میں "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھنا۔(۲)

۹......ہر رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ یعنی "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" سے پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" پڑھنا سنت ہے اور یہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہے۔(۳)

۱۰......امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے سورۂ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے اور اگر امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے تو تمام مقتدیوں کے لئے

---

(۱)(فی السنن)...... (الثناء)ای قراء ة سبحانک اللهم الخ، حلبی کبیر،ص:۳۸۲، فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۹ ،فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی

(۲)ثم بعد الاستفتاح (یتعوذ)لقوله تعالی فاذاقرأت القرآن الآیةای اذااردت قراء ة القرآن وهو سنةعند عامةالعلماء ..... واماالمسبوق فلایاتی به عندهما الابعد مفارقةالامام) لانه محل قراء ته. حلبی کبیر ص:۳۰۳-۳۰۴، صفةالصلاة،ط:سهیل اکیڈمی . ویسن التعوذفیقول اعوذبالله من الشیطن الرجیم ،وهوظاهر المذهب .او استعیذالخ واختاره الهندوانی للقراء ة فیأتی به المسبوق کالامام والمنفرد لاالمقتدی لانه تبع للقراء ة عندهما.حاشیةالطحطاوی علی المراقی ص: ۲۵۹-۲۶۰، فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی .

(۳)(ثم)........ (یسمی)ای یقرأ بسم الله الرحمن الرحیم (فیاتی بها)ای بالتسمیة(فی اول کل رکعة). حلبی کبیر ص: ۳۰۶، صفةالصلاة، ط: سهیل اکیڈمی . حاشیةالطحطاوی علی المراقی ص:۲۶۰، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی، هندیة ۷۴/۱ الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها. ط: رشیدیة.

سورۂ فاتحہ کے ختم پر آہستہ آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔(۱)

۱۱......آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔(۲)

۱۲......قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ رکھنا چاہئے۔(۳)

۱۳......فجر اور ظہر کے وقت فرض نمازوں کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد طوال مفصل کی سورتوں کا پڑھنا، عصر اور عشاء کے وقت اوساط مفصل کی سورتوں میں سے سورتیں پڑھنا اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا، بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، سفر اور ضرورت کی حالت میں جو بھی سورت پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۴)

(۱،۲) (و) ثامنها (التأمين و)..(الاخفاء بهن) اى بالاربع المذكورة من الثناء ومابعده). حلبى كبير، ص: ۳۸۲، سنن الصلوة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. (و) يسن (التأمين للامام والماموم والمنفرد. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۶۰، فصل في بيان سننها، ط: قديمى كراچى. التأمين سنة لقوله عليه الصلاة والسلام...... ويخفى الامام والمقتدون آمين. حلبى كبير ص ۳۰۹ صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى.

(۳) ويسن (تفريج القدمين فى القيام قدر اربع اصابع) لانه اقرب الى الخشوع مراقى الفلاح، وفى حاشية الطحطاوى: قوله (ويسن تفريج القدمين فى القيام قدر اربع اصابع) نص عليه فى كتاب الاثر عن الامام، ولم يحك فيه خلافا. ص: ۲۶۲ فصل فى بيان سننها، ط: قديمى، شامى: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد.

(۴) (واى سورة شاء) وفى الضرورة بقدر الحال (و) يسن (فى الحضر) لامام ومنفرد، ذكره الحلبى والناس عنه غافلون (طوال المفصل) من الحجرات الى آخر البروج (فى الفجر والظهر و) منها الى اخر ــ لم يكن ــ (اوساطه فى العصر والعشاء و) باقيه (قصاره فى المغرب) اى فى كل ركعة، واختار فى البدائع عدم التقدير، وانه يختلف بالوقت والقوم. الدر مع الرد: ۱/۵۳۹ ــ ۵۴۱، فصل فى القراءة مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد (قوله وفى الضرورة بقدر الحال)........ فان كان فى السفر فى حالة الضرورة بان كان على عجلة من السير او خائفا من عدو او لص يقرأ الفاتحة واى سورة شاء الخ. شامى: ۱/۵۳۹، فصل فى القراءة، ط: سعيد.

۱۴......فجر کی فرض نماز کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت لمبی سورت پڑھنا۔(۱)

۱۵......رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا سنت ہے، کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر اور رکوع کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۲)

۱۶......مردوں کے لئے رکوع میں دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنا، اور عورتوں کے لئے صرف دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لینا سنت ہے۔(۳)

۱۷......مردوں کے لئے رکوع میں ہاتھ کی انگلیوں کو کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا، اور عورتوں کے لئے ملا کر رکھنا۔(۴)

---

(۱) (وتطاول اولى الفجر على ثانيتها)بقدر الثلث، وقيل النصف ندبا، فلو فحش لابأس به (فقط) الدر المختار (قوله وتطاول الخ)اى يطيلها الامام وهى مسنونة اجماعا اعانة على ادراك الركعة الاولى لان وقت الفجر وقت نوم وغفلة الخ. شامى: ۱/ ۵۴۱-۵۴۲، فصل فى القراءة، ط:سعيد. ويسن (اطالة الاولى فى الفجر) اتفاقا للتوارث من لدن رسول الله ﷺ الى يومنا هذا الخ. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۶۴ فصل فى بيان سننها، ط:قديمى.

(۲)(ثم) كما فرغ(يكبر)مع الانحطاط (للركوع)(قوله مع الانحطاط)افاد ان السنة كون ابتداء التكبير عن الخرور وانتهائه عند استواء الظهر، وقيل انه يكبر قائما، والاول هو الصحيح كما فى المضمرات وتمامه فى القهستانى. شامى: ۱/ ۴۹۳، فصل فى بيان تأليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط:سعيد حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب، ط: قديمى.

(۳)ويعتمد بيديه على ركبتيه ....والمرأة تنحنى فى الركوع يسيرا ولا تعتمد ولاتفرج اصابعها. عالمگیری: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: ماجدية) الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۳، فصل فى بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد، شامى ۱/ ۴۹۴ ط:سعيد حلبى كبير ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط:سهيل

(۴)ويفرج بين اصابعه ولا يندب الى التفريج الافى هذه الحالة.....والمرأة.....لاتفرج اصابعها ولكن تضم يديها وتضع على ركبتيها. عالمگیری: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط:ماجديه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۳، فصل فى بيان تأليف الصلاة، ط:سعيد.

۱۸......رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔(۱)

۱۹......مردوں کے لئے رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھکنا کہ پیٹھ اور سرین سب برابر ہو جائیں اور عورتوں کے لئے صرف اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے۔(۲)

۲۰......رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" کہنا۔(۳)

۲۱......مردوں کے لئے رکوع میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا۔(۴)

۲۲......قومہ میں امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا اور مقتدی کو

---

(۱)ثم کبر ... راکعا ... (مسویا رأسه بعجزه آخذا رکبتیه بیدیه)ویکون الرجل مفرجا اصابعه ناصبا ساقیه و احناؤهما شبه القوس مکروه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۸۲، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی. شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

(۲)ویبسط ظهره حتی لو وضع علی ظهره قدح من ماء لاستقر ولاینکس رأسه ...والمرأة تنحنی فی الرکوع یسیرا. عالمگیری: ۱/۷۴، الباب الثالث،ط:ماجدیه حلبی کبیر ص: ۳۱۵، صفة الصلاة، ط:سهیل. حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۲۸، باب شروط الصلاة وارکانها،ط:قدیمی. ص: ۲۸۲ فصل فی کیفیة ترتیب ،ط:قدیمی. الدرمع الرد: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

(۳)(ویقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثا وذلک ادناه)لما اخرج ابوداؤد والترمذی وابن ماجة انه علیه الصلاة والسلام قال اذا رکع احدکم فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وذلک ادناه الخ حلبی کبیر،ص: ۳۱۶،صفة الصلاة،ط:سهیل .هندیة: ۱/۷۴. الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط:رشیدیة. حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۲۸۲، فصل فی کیفیة ترتیب،ط:قدیمی، وص: ۲۶۵ فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی. شامی: ۱/۴۹۴. فصل فی تالیف الصلاة، ط:سعید.

(۴)ویسن (تفریج اصابعه)لقوله ﷺ لانسؓ اذا رکعت فضع کفیک علی رکبتیک وفرج بین اصابعک وارفع یدیک عن جنبیک الخ .حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص: ۲۶۶ فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی .

صرف "رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" اور منفرد کو دونوں کہنا۔(۱)

۲۳......سجدے میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا۔(۲)

۲۴......سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا، پھر ہاتھوں کو، پھر ناک کو، پھر پیشانی کو، اور اٹھتے وقت پہلے ناک کو اٹھانا، پھر پیشانی کو، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو اٹھانا۔(۳)

۲۵......سجدے کی حالت میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھنا۔(۴)

۲۶......مردوں کے لئے سجدے کی حالت میں اپنے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ رکھنا اور باہوں کو زمین سے اٹھا کر رکھنا اور عورتوں کے لئے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو پہلو سے ملا کر رکھنا اور باہوں کو زمین پر بچھا کر رکھنا۔(۵)

---

(۱)فان کان امامایقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان کان مقتدیایاتی بالتحمید ولایاتی بالتسمیع ...... وان کان منفردا الاصح انه یاتی بهماکذافی المحیط (عالمگیری: ۷۴/۱. الفصل الثالث ،ط:ماجدیه کوئٹه) (البحر الرائق: ۳۱۶/۱. فصل واذاارادالدخول فی الصلاة کبرالخ ، ط:ایچ ایم سعید. حلبی کبیر ص: ۳۱۸صفةالصلاة،ط:سهیل. الدرمع الرد: ۴۹۷/۱، فصل فی تألیف الصلاة،ط:سعید.

(۲) (سننها)...... وتکبیر السجود. هندیة ۷۲/۱ الفصل الثالث ط: ماجدیة. ثم یکبر مع الخرور ویسجد، الدر مع الرد ۴۹۷/۱ فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید.

(۳-۴)قالوا اذا ارادالسجود یضع اولاماکان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولاثم یدیه ثم انفه ثم جبهته واذاارادالرفع یرفع اولاجبهته ثم انفه ثم یدیه ثم رکبتیه. عالمگیری: ۷۵/۱، الفصل الثالث، ط:ماجدیه . الدرمع الرد: ۴۹۷/۱. فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید. حاشیةالطحطاوی علی المراقی،ص: ۲۶۷فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی. حلبی کبیر ص: ۳۲۱، صفةالصلاة،ط:سهیل.

(۵)ویضع یدیه فی السجود...... ویعتمد علی راحتیه ویبدی ضبعیه عن جنبیه ولایفترش ذراعیه...... ویجافی بطنه عن فخذیه......والمرأة لاتجافی فی رکوعهاوسجودهاوتقعدعلی رجلیهاوفی السجدة تفترش بطنهاعلی فخذیها. عالمگیری: ۷۵/۱، الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط:رشیدیة. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص:۲۶۷ ـ ۲۶۸، فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی. الدرمع الرد: ۵۰۳/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

۲۷......سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا۔(۱)

۲۸......سجدے کی حالت میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔(۲)

۲۹......سجدے کی حالت میں دونوں رانوں کو ملا کر رکھنا۔(۳)

۳۰......سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" کہنا۔(۴)

۳۱......سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہتے وقت سر کا زمین سے اٹھانا۔(۵)

۳۲......قعدۂ اولیٰ، دوسرا قعدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان خاص کیفیت سے بیٹھنا، اور خاص کیفیت سے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا رکھے، اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھے، دونوں ہاتھ رانوں پر ہوں، انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں اور عورتیں اپنی بائیں سرین پر بیٹھیں اور داہنے زانو کو بائیں زانو پر رکھ لیں اور بایاں پیر داہنی طرف نکال دیں، اور

---

(۱)ولایندب الی التفریج الافی هذه الحالةولاالی الضم الافی حالةالسجود.هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط:رشیدیة.الدرمع الرد: ۱/۴۷۶،قبل آداب الصلاة،ط:سعید.

(۲)ویضع یدیه فی السجود......ویوجه اصابعه نحوالقبلةوکذااصابع رجلیه، هندیة: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط:رشیدیة، الدرمع الرد: ۱/۵۰۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة،ط:سعید.

(۳)انظر الحاشیةرقم نمبر(۱)

(۴)ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاثاوذلک ادناه کذافی المحیط، عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلوة،ط:ماجدیة کوئٹه.

(۵)(ثم یرفع رأسه ویکبر)والسنة فیه ان یرفع رأسه حتی یستوی جالسا. عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: ماجدیة.

دونوں ہاتھ بدستور رانوں پر ہوں۔(۱)

۳۳......التحیات میں ''لا الہ'' کہتے وقت داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر، اور چھوٹی انگلی اور اسکے آس پاس کی باقی انگلیاں بند کر کے کلمہ کی انگلی کا اٹھانا، اور '' الا اللّٰہ'' کہتے وقت جھکا دینا اور باقی انگلیوں کو آخر تک بدستور باقی رکھنا۔(۲)

۳۴......فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد باقی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔(۳)

۳۵......قعدۂ اخیرہ میں ''التحیات'' کے بعد ''درود شریف'' پڑھنا۔(۴)

---

(۱)(واذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افترش رجله اليسرى)وجلس عليها ونصب اليمنى نصبا ووجه اصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط اصابعه كذا في الهداية ولا ياخذ الركبة هو الاصح كذا في الخلاصة وان كانت امرأة جلست على اليتها اليسرى واخرجت رجليها من الجانب الايمن كذا في الهداية. عالمگیری: ۷۵/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط:ماجدیه کوئٹه. الدر مع الرد: ۵۰۸/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط:سعيد.

(۲)(قوله بل في متن درر البحار وشرحه الخ)......والفتوى اى المفتى به عندنا خلافه:اى خلاف عدم الاشارة وهو الاشارة على كيفية عقد ثلاثة وخمسين كما قال به الشافعي واحمد.وفي المحيط انها سنة،يرفعها عند النفي، ويضعها عند الاثبات، وهو قول ابى حنيفة ومحمد،وكثرت به الآثار والاخبار فالعمل به اولى الخ فهو صريح في ان المفتى به هو الاشارة بالمسبحة مع عقد الاصابع على الكيفية المذكورة لا مع بسطها فانه لا اشارة مع البسط عندنا............... وصفتها:ان يحلق من يده اليمنى عند الشهادة الابهام والوسطى ويقبض البنصر والخنصر، ويشير بالمسبحة........ وحررت فيها انه ليس لنا سوى قولين:الاول وهو المشهور في المذهب بسط الاصابع بدون اشارة. الثاني بسط الاصابع الى حين الشهادة فيعقد عندها ويرفع السبابة عند النفي ويضعها عند الاثبات وهذا ما اعتمده المتأخرون لثبوته عن النبي ﷺ بالاحاديث الصحيحة،ولصحة نقله عن ائمتنا الثلاثة،الخ شامي: ۵۰۸/۱ - ۵۰۹، فصل في بيان تاليف الصلاة،قبل مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد،ط:سعيد.

(۳)(واكتفى)المفترض (فيما بعد الاوليين بالفاتحة)فانها سنة على الظاهر،ولو زاد لا بأس به، الدر مع الرد: ۵۱۱/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد ،ط:سعيد.

(۴)وصلى على النبى ﷺ الدر مع الرد: ۵۱۲/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد،ط:سعيد.

۳۶......درود شریف کے بعد کسی ایسی دعا کا پڑھنا جو قرآن کریم یا احادیث سے ثابت ہو، اگر کوئی ایسی دعا پڑھی گئی جو قرآن اور احادیث سے ثابت نہ ہو، تب بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسی چیز کی دعا ہو کہ اس کا طلب کرنا اللہ کے سوا کسی سے ممکن نہ ہو۔(۱)

۳۷......"السلام علیکم" کہتے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا۔(۲)

۳۸......پہلے سلام میں دائیں طرف اور دوسرے سلام میں بائیں طرف منہ پھیرنا۔(۳)

۳۹......امام کے لئے بلند آواز سے "السلام علیکم" کہنا۔(۴)

۴۰......دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی آواز کی نسبت سے پست ہونا۔(۵)

۴۱......امام کے لئے اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا، خواہ مرد ہوں یا عورتیں، لڑکے ہوں یا مخنث اور کراماً کاتبین وغیرہ فرشتوں کی نیت کرنا۔

اور مقتدیوں کے لئے اپنے ساتھ نماز پڑھنے والے تمام لوگوں کی، اور کراماً کاتبین فرشتوں کی نیت کرنا اور اگر امام داہنی طرف ہے تو داہنے سلام میں، اور اگر امام بائیں طرف

(۱)(ودعاء)بالعربية،وحرم بغيرها"نهر"لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين .....(بالأدعية المذكورة في القرآن والسنة، لا بما يشبه كلام الناس)اضطرب فيه كلامهم ولاسيما المصنف، والمختار كما قاله الحلبي ان ماهو في القرآن او في الحديث لايفسد، وماليس في احدهما ان استحال طلبه من الخلق لايفسد والايفسد لوقبل قدر التشهد الدرمع الرد: ۵۲۱/۱ - ۵۲۳، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في الدعاء بغير العربية، ط: سعيد.

(۲)(ثم يسلم عن يمينه ويساره حتى يرى بياض خده .الدرمع الرد: ۵۲۴/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين، ط: سعيد

(۳)عند التسليمة الاولى الى منكبه الايمن وعند الثانية الى منكبه الايسر. عالمگيرى: ۷۳/۱، الباب الثالث في سنن الصلوة، ط: ماجديه.)

(۴-۵)والسنة في السلام ان تكون التسليمة الثانية اخفض من الاولى كذافي المحيط، عالمگيرى: ۷۶/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: ماجديه)الدرمع الرد: ۵۲۶/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة، ط: سعيد.

ہے تو بائیں سلام میں، اور اگر امام برابر میں ہے تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا۔ (۱)

سوال کے جواب میں......

☆......نماز کے دوران کسی کے سوال پر قرآن مجید کی آیت پڑھ کر جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (۲)

☆......نماز کے دوران کسی بھی سوال کا جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۳)

---

(۱)(وینوی)الامام بخطابه (السلام علی من فی یمینه ویساره)ممن معه فی صلاته .ولوجنااونساء ....(والحفظة فیهما)بلانیةعددکالایمان بالانبیاء الخ. الدرالمختارمع الرد: ۱/۵۲۶، (قوله والحفظة)بالجرعطفاعلی من ،ولم یقل الکتبةیشمل من یحفظ اعمال المکلف وهم الکرام الکاتبون ،ومن یحفظ من الجن وهم المعقبات ،ویشمل کل مصل فان الممیزلاکتبة له الخ. شامی: ۱/۵۲۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة،مطلب فی وقت ادراک فضیلةالافتتاح ،ط:سعید.

(۲)اذاقرأ القرآن اوذکرالله تعالی یرید خطاب انسان امره بشئ اونهاه عن شئ تفسدصلاته . عالمگیری: ۱/۹۹، الباب السابع فیمایفسدالصلاة.....،ط:مکتبه ماجدیه کوئٹه . شامی : ۱/۶۲۱، باب مایفسدالصلاةومایکره فیها،ط:سعید. البحرالرائق : ۲/۹، ط:رشیدیه.

(۳)(وکذا)یفسدها(کل ماقصدبه الجواب)کأن قیل أمع الله اله؟ فقال لااله الاالله ،اومالک فقال ...الخیل والبغال والحمیر-اومن این جئت فقال - وبئرمعطلةوقصرمشید- الدر مع الرد ۱/۶۲۱ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید.(قوله کل ماقصدبه الجواب)ای عندهمالصیرورةالثناء کلام الناس بالقصدکخروج القراءةبقصد الخطاب، والجواب بما لیس بثناء مفسداتفاقا،کذافی غررالأفکار، ومثله فی الدررحیث قال :قیدبالتحمید ونحوه لان الجواب بمالیس بثناء مفسداتفاقا.شامی: ۱/۶۲۱، باب مایفسدالصلاةومایکره فیها،ط:سعید.

سوچتا رہا

اگر کوئی شخص قرأت کرنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن یعنی تین مرتبہ ”سبحان اللّٰہ“ کہنے کی مقدار کھڑا سوچتا رہا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے۔(۱)

سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا

اگر حلال رقم سے تعمیر شدہ مکان موجود ہے تو اس صورت میں سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا مکروہ ہوگا، اور اگر حلال رقم سے بنایا ہوا گھر موجود نہیں تو اس صورت میں مجبوراً ایسے مکان میں نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔(۲)

سورت ”التحیات“ کی جگہ پڑھ لی

”التحیات کی جگہ سورت پڑھ لی“ کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت الگ الگ پڑھے

نماز کی جن رکعتوں میں سورت ملانا ضروری ہے، وہاں ہر رکعت میں پوری پوری ایک چھوٹی سورت پڑھنا بہتر ہے، اگر ایک رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھا، اور

---

(۱)(قوله ان لم يسجد له)اى للسهو،وهذاقيدلقوله والسهواذلاسجودفى العمدقيل الافى اربعةلوترك القعدةالاولى عمدااوشك فى بعض الافعال فتفكرعمداحتى شغله ذلك عن ركن الخ. شامي: ۱/۴۵۶، باب صفةالصلاة،مطلب واجبات الصلاة،ط:سعيد

(و)اعلم انه (اذا شغله ذلك) الشك فتفكر (قدراداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراءة ولا تسبيح ذكره فى الذخيرة(وجب عليه سجود السهوفى)جميع (صورالشك)الدرمع الردوفى الشامية:(قوله واعلم الخ)قال فى المنيةوشرحهاالصغيرة:ثم الاصل فى التفكرانه ان منعه عن اداء ركن كقراءة آية اوثلاث او ركوع اوسجود اوعن اداء واجب كالقعود يلزمه السهو لاستلزام ذلك ترك الواجب وهو الاتيان بالركن أو الواجب فى محله الخ. شامي: ۲/۹۳، باب سجودالسهو،ط:سعيد.

(۲)فتاوی رحیمیه: ۶/۲۳، متفرقات صلوٰة،ط:دارالاشاعت .

دوسری رکعت میں اسی سورت کا دوسرا حصہ پڑھا تو یہ جائز ہے لیکن بلا ضرورت افضل نہیں ہے۔(۱)

سورۃ الناس امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے

''امام نے سورۃ الناس پڑھی تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک پڑھنے کا ارادہ تھا دوسری پڑھ لی

''ارادہ کے خلاف سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک سے زائد پڑھنا

''دوسورتیں ایک رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی

اگر کسی نے نماز میں کوئی سورت شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی، تو اس صورت میں نماز صحیح ہے اور سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱)(وضم)اقصر(سورة) کالکوثر اوماقام مقامها،وهو ثلاث آيات قصار،نحو.ثم نظر..ثم عبس وبسر ثم ادبر واستكبر.وكذالو كانت الآية اوالآيتان تعدل ثلاثاقصاراذكره الحلبي. الدرمع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفةالصلاة،مطلب كل صلاةاديت مع كراهةالتحريم تجب اعادتها،ط؛سعيد،شامي : ۱/۵۳۷ـ۵۳۸، فصل في القراءة،قبيل مطلب في الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية،ط:سعيد.

لان السنةفي الحضرفي كل ركعة سورة تامة كما يأتي شامي ۱/۵۳۹ فصل في القراءة،مطلب السنة تكون سنةعين وسنة كفاية، ط: سعيد....مع انهم صرحوابان الافضل في كل ركعة الفاتحة وسورة تامة. شامي: ۱/۵۴۱،ط:سعيد.

(۲) وفي القنية:قراءةفي الاولى الكافرون وفي الثانية الم ترأو تبت ثم،ذكريتم وقيل يقطع ويبدأ. الدرمع الرد: ۱/۵۴۷. (قوله ثم ذكريتم)افادان التنكيس او الفصل بالقصيرةانمايكره اذاكان عن قصد ،فلوسهوافلاكمافي شرح المنيةواذاانتفت الكراهة فاعرضه عن التي شرع فيهالاينبغي .وفي الخلاصةافتتح سورةوقصده سورةاخرى فلماقرأآية اوآيتين ارادان يترك تلك السورةويفتتح التي ارادهايكره .وفي الفتح ولوكان اى المقروء حرفاواحدا. شامي : ۱/۵۴۷،قبيل باب الامامة، ط: سعيد.

سورت ایک ہے اس کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا

''ایک ہی سورت کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت ایک ہے دو رکعت میں پڑھنا

''ایک سورت کو دونوں رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت بھول گیا

''سورت چھوڑ جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا

اگر کوئی شخص نماز میں صرف سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو سہو سجدہ واجب ہوگا،(۱) اگر آخر میں سہو سجدہ کر لیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

سورت پڑھنا

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے فرض کی پہلی دو

(۱)اذاترک الفاتحۃفی الاولیین اواحداھمایلزمہ السھو. ھندیہ: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشرفی سجودالسھو،،ط:رشیدیہ البحر ۲/۹۳باب سجودالسھو،ط:سعید، بدائع الصنائع ۱/۱۶۰، فصل فی الواجبات الاصلیۃفی الصلاۃ،ط:سعید

الدر المختارمع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفۃالصلاۃ،مطلب کل صلاۃادیت مع کراھۃالتحریم تجب اعادتھا.

(۲)(ولھاواجبات)لاتفسدبترکھاوتعادوجوبافی العمدوالسھوان لم یسجدلہ وان لم یعدھایکون فاسقاآثماالدرمع الرد: ۱/۴۵۶، باب صفۃالصلاۃ،مطلب واجبات الصلاۃ،ط:سعید.

[تنبیہ]قیدفی البحرفی باب قضاء الفوائت وجوب الاعادۃفی اداء الصلاۃمع کراھۃالتحریم بماقبل خروج الوقت ،امابعدہ فتستحب الخ. شامی : ۱/۴۵۷، باب صفۃالصلاۃ مطلب کل صلاۃادیت مع کراھۃالتحریم تجب اعادتھا،ط:سعید

رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے۔(۱) اور فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت نہ ملانا سنت ہے، اگر کسی نے فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت ملالی تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

☆......فرض نماز کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورت ملانا واجب ہے۔(۳)

☆......نمازی کو اختیار ہے پوری سورت پڑھے یا کم از کم تین آیات پڑھ لے

---

(۱) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة او مایقوم مقامها من ثلاث آیات قصار او آیة طویلة فی الاولیین بعد الفاتحة. هندیه: ۱/ ۷۱، الفصل الثانی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۰، فصل فی الوجبات الاصلیة فی الصلاة، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/ ۹۴، باب سجود السهو، ط: سعید. ردالمحتار: ۱/ ۴۴۶. باب صفة الصلاة، مبحث القراءة، ط: سعید

واطلق فشمل الامام والمنفرد کما صرح به فی المجتبی من انه یسن فی حق المنفرد مایسن فی حق الامام من القراءة. البحر: ۱/ ۳۴۰، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: سعید، قوله ولایقرأ المؤتم بل یستمع وینصت الخ البحر: ۱/ ۳۶۳، ط: سعید.

(۲) واشار بقوله اکتفی بالفاتحة الی انه لایزید علیها.... حتی لو قرأها فی الاخریین ساهیا لم یلزمه السجود...... وان کان الاولی الاکتفاء بها. البحر الرائق: ۱/ ۳۲۶، فصل واذا اراد الدخول الخ، ط: سعید (قوله المختار لا) ای لایکره تحریما بل تنزیها لانه خلاف السنة الخ. شامی: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، قبیل مطلب کل شفع من النفل صلاة، ط: سعید. البحر: ۱/ ۳۲۶، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر الخ، ط: سعید. هندیه: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه

(۳) وقیدنا بالفرائض لان النفل والواجب تجب القراءة فی جمیع الرکعات بالفاتحة والسورة. البحر: ۱/ ۳۲۷، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: سعید. هندیه: ۱/ ۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیه. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، ط: سعید. هندیه: ۱/ ۷۱، الفصل الثانی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه. شامی: ۱/ ۴۴۶، باب صفة الصلاة، مبحث القراءة، ط: سعید.

واجب ادا ہو جائے گا۔(۱)

☆......سورۂ فاتحہ کو پہلے پڑھنا اور سورت کو بعد میں پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص سورت کو پہلے اور سورۂ فاتحہ کو بعد میں پڑھے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا اور سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر کوئی امام مغرب یا عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول گیا تو وہ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت بلند آواز سے پڑھے،(۳) اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۴)

اور اگر منفرد (تنہا نماز پڑھنے والے) سے بھی ایسا ہو گیا تو وہ بھی اس طرح سورت ملالے، البتہ منفرد کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا ضروری نہیں اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔

(۱) ثم یضم الی الفاتحۃ سورۃ او ثلث آیات. ھندیہ: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، الخ، ط: رشیدیۃ. الدر مع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفۃ الصلاۃ مطلب کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا، ط: سعید. البحر الرائق: ۱/۳۱۳، فصل و اذا اراد الدخول فی الصلاۃ، ط: سعید.

(۲) ثم اعلم ان فی مسئلۃ القراءۃ الواجبۃ واجبین آخرین ......احدھما وجوب تقدیم الفاتحۃ علی السورۃ....حتی قالوا لو قرأ حرفا من السورۃ قبل الفاتحۃ ساھیا ثم تذکر یقرأ الفاتحۃ ثم السورۃ و یلزمہ سجود السھو. البحر الرائق: ۱/۲۹۶، باب صفۃ الصلاۃ، ط: سعید. ھندیہ: ۱/۷۱، الفصل الثانی فی واجبات الصلاۃ، ط: رشیدیہ. ردالمحتار: ۱/۴۶۰، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب کل شفع من النفل صلاۃ، ط: سعید.

(۳) ومن قرأ فی العشاء فی الاولیین السورۃ ولم یقرأ بفاتحۃ الکتاب لم یعد الفاتحۃ فی الاخریین، وان قرأ الفاتحۃ ولم یزد علیھا قرأ فی الاخریین الفاتحۃ والسورۃ یجھر بھما ھو الصحیح ھکذا فی الھدایۃ. ھندیۃ ۱/۷۱ الفصل الثانی فی واجبات الصلاۃ، ط: رشیدیہ. شامی ۱/۴۵۹ باب صفۃ الصلاۃ، مطلب کل شفع من النفل صلاۃ، ط: سعید. کنز الدقائق ص: ۳۸ ط: رحمانیہ.

(۴) یجب تعیین الاولیین من الثلاثیۃ والرباعیۃ المکتوبتین للقراءۃ المفروضۃ حتی لو قرأ فی الاخریین من الرباعیۃ دون الاولیین او فی احدی الاولیین واحدی الاخریین ساھیا وجب علیہ سجود السھو، ھندیۃ ص ۱/۷۱ الفصل الثانی فی واجبات الصلاۃ، ط: رشیدیۃ.

سورت پہلی رکعتوں میں نہیں پڑھی

''پہلی رکعتوں میں سورت نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پہلے پڑھ لی فاتحہ بعد میں

''فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت پہلے پڑھی

☆......اگر پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۱)

☆......اگر واجب، سنت اور نوافل کی کسی بھی رکعت میں ایسا ہی کیا تو اس میں بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

سورت چھوڑ جائے

☆......اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی اور سورت نہیں ملائی اور رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا، تو وہ کھڑا ہو کر سورت پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے، کیونکہ رکوع میں تاخیر بھی ہوگئی، اور تکرار بھی ہوگیا، ایسی صورت میں سہو سجدہ واجب ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱)ولو اخر الفاتحة عن السورة فعليه سجود السهو. الفتاوى الهندية ۱/۱۲۶ الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه رد المحتار ۱/۴۶۰ باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد. البحر الرائق ۲/۹۴ باب سجود السهو، ط: سعيد

(۲)ایضاً.

(۳)ولو تذكرها في ركوعه قرأها واعاد الركوع، الدر المختار (قوله ولو تذكرها) اى السورة (قوله قرأها) اى بعد عوده الى القيام (قوله واعاد الركوع) لان مايقع من القراءة في الصلاة يكون

☆......اگر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد نہیں آیا بلکہ دوسری رکعت میں یاد آیا، تو پہلی رکعت میں جو سورت رہ گئی تھی اس کو دوسری رکعت میں پڑھ لے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

سورت خاص کرنا

نماز میں پڑھنے کے لئے کسی سورت کو خاص کرنا، اور ہمیشہ اسی سورت کو پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر دوسری سورتیں یاد نہیں تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

سورت درمیان سے چھوڑ دی

☆......اگر نمازی نے پہلی رکعت میں ایک سورت پڑھی پھر دوسری رکعت

= فرضافيرتفض الركوع ويلزمه اعادته ،لان الترتيب بين القراء ة والركوع فرض كمامر بيانه في الواجبات الخ، شامي: ۱/ ۵۳۲، باب صفة الصلاة فصل في القراءة، مطلب تحقيق مهم فيمالوتذكر في ركوعه انه لم يقرأ فعادتقع القراءة فرضا، ط: سعيد ، شامي : ۱/ ۴۶۱، قوله امافيمالايتكرر. باب صفة الصلاة ،مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد وانظر الحاشية التالية ايضا. بدائع: ۱/ ۱۶۷، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي ام لا، ط: سعيد ، البحر: ۲/ ۹۴، باب سجود السهو ،ط: سعيد، تاتارخانية: ۱/ ۴۶۰، ط: ادارة القرآن ، شامي : ۱/ ۵۳۷.

(۱)(ولوترك سورة اولى العشاء)مثلا ولو عمدا(قرأها وجوبا)وقيل ندبا(مع الفاتحة جهرافي الاخريين)لان الجمع بين جهر ومخافتة في ركعة شنيع ،الدر المختار(قوله مثلا)زاده ليعم مالوتركها في ركعة واحدة......... ويسجد للسهو لو ساهيا الخ، شامي: ۱/ ۵۳۵، باب صفة الصلاة ،فصل في القراءة، ط: سعيد. بدائع : ۱/ ۱۶۷، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي ام لا؟ ط: سعيد.

(۲)ويكره ان يوقت شيئا من القرآن لشيء من الصلوات. هنديه: ۱/ ۷۸، الفصل الرابع في القراءة ، ط: رشيديه، تاتارخانية: ۱/ ۴۵۴-۴۵۵، ط: ادارة القرآن (قوله ولم يتعين شئ من القرآن لصلاة)لاطلاق قوله تعالى: فاقرؤا ماتيسر من القرآن ،اراد بعدم التعيين عدم الفرضية و الا فالفاتحة متعينة على وجه الوجوب لكل صلاة، واشار الى كراهة تعيين سورة لصلاة لمافيه من هجر الباقي وايهام التفضيل . البحر: ۱/ ۳۴۲، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد، الدر مع الرد: ۱/ ۵۴۴، فصل في القراءة، ط: سعيد.

میں دوسری سورت پڑھی لیکن درمیان میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ دی، تو یہ مکروہ تنزیہی ہے مثلاً پہلی رکعت میں ”اَرَأَیْتَ الَّذِیْ“ اور دوسری رکعت میں ”قُلْ یَاۤ اَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ“ پڑھی اور درمیان میں ”اِنَّاۤ اَعْطَیْنَا“ کی سورت چھوڑی تو یہ مکروہ تنزیہی ہے نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ اس طرح درمیان سے ایک چھوٹی سورت چھوڑنا مناسب نہیں۔(۱)

☆......اور اگر درمیان میں بڑی سورت چھوڑ دی تو مکروہ تنزیہی نہیں ہوگی اور بڑی سورت سے مراد ”سورۂ بقرہ“ سے ”سورہ لم یکن“ تک ہے۔(۲)

سورت درمیان سے چھوڑنا

☆......اگر دو سورتیں دو رکعتوں میں پڑھی جائیں، اور دونوں سورتوں کے درمیان میں کوئی چھوٹی سورت جس میں تین آیتیں ہوں چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔(۳) مثال: پہلی رکعت میں ”سورۂ تکاثر“ پڑھی جائے، اور دوسری رکعت میں

(۱)(قوله ويكره الفصل بسورة قصيرة) امابسورة طويلة بحيث يلزم منه اطالة الركعة الثانية اطالة كثيرة فلايكره شرح المنية: كمااذا كانت سورتان قصيرتان، وهذالوفي ركعتين امافي ركعة فيكره الجمع بين سورتين بينهماسوراوسورة "فتح" وفي التاتارخانية: اذاجمع بين سورتين في ركعة رايت في موضع انه لابأس به وذكرشيخ الاسلام لاينبغي له ان يفعل على ماهوظاهرالرواية. وفي شرح المنية: الاولي ان لايفعل في الفرض ولوفعل لايكره الاان يترك بينهماسورة اواكثر. شامي: ۱/۵۴۶، وفيه ايضا: (قوله ثم ذكريتم) افادان التنكس او الفصل بالقصيرة انمايكره اذا كان عن قصد فلوسهوافلاكمافي شرح المنية. شامي: ۱/۵۴۷، قبيل باب الامامة، ط: سعيد. هنديه: ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيديه، تاتارخانية: ۱/۳۵۲، ط: ادارة القرآن. حلبي كبير، ص: ۴۹۳ تتمات فيمايكره من القرآن في الصلاة ومالايكره، ط: سهيل.

(۲) (قوله ويكره الفصل بسورة قصيرة) اما بسورة طويلة بحيث يلزم منه اطالة الركعة الثانية اطالة كثيرة فلا يكره الخ شامي ۱/۵۴۶ فصل في القراءة قبل باب الامامة ط: سعيد. هندية: ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة ط: رشيدية.

(۳) ايضا.

"سورۂ ھمزہ" پڑھی جائے، اور درمیان میں "سورۂ عصر" جو تین آیتوں پر مشتمل ہے چھوڑ دی جائے، تو مکروہ تنزیہی ہے، اور یہ کراہت فرض نماز کے ساتھ خاص ہے، نفل نمازوں میں ایسا کیا جائے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......ایسی دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنا جن کے درمیان کوئی سورت ہو خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، ایک ہو یا ایک سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے اور یہ کراہت بھی صرف فرض نماز کے ساتھ خاص ہے، نفل میں مکروہ نہیں ہے۔(۲)

سورت سے پہلے "بسم اللّٰہ" پڑھنا

سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے سے پہلے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۳)

سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا

نماز کی ایک رکعت میں ایک سورت کا ایک حصہ پڑھنا اور دوسری رکعت میں اسی سورت کا دوسرا حصہ پڑھنا جائز ہے، نماز صحیح ہو جائے گی، البتہ بلاضرورت ایسا کرنا بہتر

(۱)ھذا کلہ فی الفرائض واما فی السنن فلایکرہ .ھندیۃ : ۷۹/۱، ط:رشیدیۃ، تاتارخانیۃ: ۴۵۳/۱، ط:ادارۃ القرآن، انظر الحاشیۃ السابقہ رقم (۴).

(۲)واذا جمع بین سورتین بینھما سور او سورۃ واحدۃ فی رکعۃ واحدۃ یکرہ ....ھذا کلہ فی الفرائض واما فی السنن فلایکرہ. ھندیۃ : ۷۸/۱-۷۹، ط :رشیدیہ .تاتارخانیۃ : ۴۵۲/۱-۴۵۳، ط :ادارۃ القرآن، انظر الحاشیۃ السابقۃ رقم (۴)

(۳)ان سمی بین الفاتحۃ والسورۃ کان حسنا عند ابی حنیفۃ. البحر الرائق : ۳۱۲/۱، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ کبر. ط:سعید. وذکر فی المحیط :المختار قول محمد،وھو ان یسمی قبل الفاتحۃ وقبل کل سورۃ فی کل رکعۃ . شامی : ۴۹۰/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتھائھا،قبل مطلب "الفتوی "آکد وابلغ من لفظ المختار" ط:سعید

نہیں ہے۔(۱)

سورت کا کچھ حصہ ایک رکعت میں اور کچھ حصہ دوسری رکعت میں پڑھنا

''سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورت کو فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب

نماز میں سورۂ فاتحہ کو پہلے اور سورت کو بعد میں پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص سورت کو پہلے اور فاتحہ کو بعد میں پڑھے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا، اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

سورت کی آخری آیات پڑھنا

نماز میں کسی سورت کی آخری چند آیات پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔(۳)

سورت کے آخری حروف کو رکوع کی تکبیر کے ساتھ ملانا

جہاں سورت کا آخری حرف صرف اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کا ہو وہاں تکبیر کے ساتھ

---

(۱) ولو قرأ بعض السورة في ركعة والبعض في ركعة قيل يكره وقيل لايكره وهو الصحيح .... ولكن لاينبغي ان يفعل ولو فعل لابأس به. هندية: ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيديه، تاتارخانية: ۱/۴۵۱، ادارة القرآن، حلبي كبير ص: ۴۹۳، تتمات فيمايكره من القرآن في الصلاة ومالايكره، ط: سهيل.

(۲) ..... (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) الدرمع الرد (قوله على كل السورة) حتى قالوا لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو الخ شامي: ۱/۴۵۹ــ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة.. ط: سعيد، ولو اخر الفاتحة عن السورة فعليه سجود السهو. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه. البحر: ۲/۹۴، باب سجود السهو، ط: سعيد

(۳) لو قرأ في الركعة الاولى اخر سورة وفي الركعة الثانية سورة قصيرة...... لايكره. هندية ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيديه وفيه ايضا: لو قرأ آمن الرسول في ركعة وقل هو الله احد في ركعة لايكره. هندية: ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيدية. تاتارخانية: ۱/۴۵۱، ط: ادارة القرآن.

ملا سکتے ہیں اور جہاں ایسا نہ ہو وہاں نہ ملایا جائے، لہٰذا "کفوا احد ن اللہ اکبر" پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر "ھو الابتر اللہ اکبر" کہنا صحیح نہیں لیکن نماز ہو جائے گی، "ھو الابتر" پر وقف کر کے رکوع کی تکبیر کہے۔(۱)

سورت کے شروع میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا

سورۂ فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنے کے بعد جب سورت شروع کرے تو سورت شروع کرنے سے پہلے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

سورت ملانا بھول گیا

واجب، سنت یا نفل کی تمام رکعات میں یا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، تو اس صورت میں بہتر اور افضل یہ ہے کہ یاد آتے ہی رکوع سے کھڑا ہو جائے اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ رکوع کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور آخر میں سہو سجدہ کر لے۔ دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے

---

(۱) فان کان الختم بالثناء فالوصل باللہ اکبر اولی. کقولہ تعالی و کبرہ تکبیرا. ولو لم یکن ختم السورۃ بالثناء فالفصل اولی. کقولہ عزوجل ان شانئک ھو الابتر الاولی ان یقف ویفصل ثم یقول اللہ اکبر. تاتارخانیۃ: ۱/۴۹۲، ط: ادارۃ القرآن کراچی. ھندیۃ: ۱/۸۱، الفصل الخامس فی زلۃ القاری، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) ان سمی بین الفاتحۃ والسورۃ کان حسنا عند ابی حنیفۃ. البحر الرائق: ۱/۳۱۲، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ کبر، ط: سعید و ذکر فی المحیط: المختار قول محمد، وھو ان یسمی قبل الفاتحۃ وقبل کل سورۃ فی کل رکعۃ، شامی: ۱/۴۹۰، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتھائھا، قبل مطلب الفتوی آکد و ابلغ من لفظ المختار، ط: سعید.

کی ضرورت نہیں۔(۱)

سورت ملانے کا راز

سورۂ فاتحہ سوال اور درخواست ہے، اور اس کے بعد جو سورت ملائی جاتی ہے وہ اس کا جواب ہے، جس میں مفصل طور پر تمام انسانی کامیابیوں کا راز ہے جب "اھدنا الصراط المستقیم" کے سوال کے بعد سورت پڑھی گئی تو "ذالک الکتاب لاریب فیہ" سے معلوم ہوا کہ سائل کا سوال پورا ہو گیا، اور اس کی امید پوری ہو گئی۔ اس لئے اس انعام کے شکریہ میں آداب و نیاز بجالانا اس پر لازم ہوا، رکوع اور سجود، آداب و نیاز کے مانند ہیں جو انعامات ملنے کے وقت بجالائے جاتے ہیں، گویا بندہ کی جانب سے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کے سوال کی درخواست کرنا ایسا ہے جیسا کہ مریض ڈاکٹر سے دواء کی درخواست کرتا ہے کہ نامناسب اعمال اور برے اعتقادات سے خلاصی ہو تو اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اپنی بیماریوں کو دور کرنے کی دوا میرے کلام قرآن مجید سے لو، اور اس سے کچھ پڑھ لو، یہی ایک دواء تمام بیماریوں مثلاً فسق، شرک، ریا، کبر، حسد، بغض عداوت وغیرہ کے لئے کافی شافی ہے، اس کی تلاوت سے تم کو اپنی بیماریوں کی دواء ملے گی، اس لئے نماز پڑھنے والا سورۂ فاتحہ کے علاوہ دوسری سورتوں سے بھی کچھ مقدار پڑھ لیتا ہے، گویا کہ فاتحہ ایسی ہے جیسے مریض ڈاکٹر کے سامنے اپنا حال بیان کرتا ہے، اور فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ایسا ہے جیسا کہ ڈاکٹر کا بیمار کو دوا بتادینا اور اس کو اس کا شکریہ سے قبول کر لینا۔

(احکام اسلام ص ۶۱ مع تغییر)

---

(۱) وان قرأ الفاتحة وترک السورة فانه یرفع رأسه ویقرأ السورة ویعید.... الرکوع ویسجد للسهو. هندیة : ۱/ ۱۱۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیة. البحر الرائق : ۱/ ۳۳۸، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: ادارة القرآن. تاتارخانیة ۱/ ۴۶۰ ط: ادارة القرآن.

سورتوں کا جواب دینا

''آیات کا جواب دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورتیں ایک سے زائد پڑھنا

''ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج طلوع نہیں ہوتا

جہاں مسلسل کئی دن، کئے ہفتے یا کئے مہینے تک سورج طلوع نہیں ہوتا بلکہ مسلسل غروب ہی رہے، تو وہاں بھی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور رات متعین کرکے، اس کے اجزاء میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں، اور نمازوں کے درمیان فصل اور فاصلہ کا اندازہ اسی تناسب سے رکھیں جو معتدل دن کے ملکوں میں ہوتا ہے۔ (۱)

اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن اور رات معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن سورج غروب ہو کر طلوع نہ ہونا شروع ہو جائے بلکہ مسلسل غروب ہی رہے اس دن

---

(۱) وماروی انه ﷺ ذکر الدجال، قلنا ما لبثه فی الارض؟ قال: اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا: یارسول الله فذلک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم؟ قال: لا. اقدروا له. رواه مسلم .... والمفاد من الحدیث انه یقدر لکل صلوة وقت خاص بها لیس هو وقت لصلوة اخری بل لایدخل وقت ما بعدها قبل مضی وقتها المقدر لها واذا مضی صارت قضاء کما فی سائر الایام. ردالمحتار: ۱/ ۳۶۴، کتاب الصلاة، مطلب فی فاقد وقت العشاء کأهل بلغار ط: سعید، وایضا........ (قوله حدیث الدجال) ...ویجری ذلک فیما لو مکثت الشمس عند قوم مدة قال فی امداد الفتاح قلت: وکذالک یقدر لجمیع الآجال کالصوم والزکاة والحج والعدة وآجال البیع والسلم والاجارة وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الاربعة بحسب مایکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الائمة الشافعیة، ونحن نقول بمثله اذ اصل التقدیر مقول به اجماعا فی الصلوات. شامی: ۱/ ۳۶۵، کتاب الصلاة، قبیل مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ط: سعید. نظام الفتاوی: ۱/ ۵۹، کتاب الصلاة، ط: مکتبه رحمانیه لاهور.

کے غروب سے چوبیس گھنٹے کی مقدار کو پورے ایک دن اور ایک رات کی مقدار شمار کر کے اس میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کریں، اور پھر چوبیس گھنٹہ کے پہلے بارہ گھنٹے کو رات قرار دے کر اس میں مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھتے رہیں، اور بعد کے بارہ گھنٹے کو دن قرار دے کر اس میں ظہر اور عصر پڑھتے رہیں۔ پھر جس دن سورج طلوع ہو کر مسلسل طلوع رہے غروب نہ ہو اس کی تفصیل کے لئے ''سورج غروب نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج طلوع ہو گیا

''طلوع آفتاب'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج غروب نہیں ہوتا

جہاں مسلسل کئی دن، کئی ہفتہ یا کئی مہینہ تک سورج غروب نہیں ہوتا تو وہاں بھی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور رات متعین کر کے، اس کے اجزاء میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں، اور نمازوں کے دوران فصل اور فاصلہ کا اندازہ اسی تناسب سے رکھیں جو معتدل دن کے ملکوں میں ہوتا ہے۔(۱)

اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن اور رات معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن سورج طلوع ہو کر غروب نہ ہو مسلسل طلوع ہی رہے تو پہلے دن طلوع سے صرف بارہ گھنٹے کی مقدار کو ایک دن شمار کریں، اور اس بارہ گھنٹے میں دن کی دو نمازیں ظہر اور عصر ادا کریں، اس بارہ گھنٹہ کا دورہ ختم ہونے کے بعد پھر چوبیس چوبیس گھنٹہ کی مقدار کو ایک دن اور ایک رات کا مجموعہ مقرر کرتے جائیں، اور اس کے پہلے بارہ گھنٹے میں رات کی نمازیں

---

(۱) أيضا. تقدم تخريجه في الصفحة السابقة، رقم الحاشية (۱).

مغرب، عشاء اور فجر پڑھتے جائیں، اور بعد کے بارہ گھنٹے میں دن کی نمازیں ظہر اور عصر پڑھتے جائیں۔ پھر جب غروب کا سلسلہ ہوتا ہے اس کی تفصیل کے لئے ''سورج طلوع نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورج نکل آیا

فجر کی نماز میں نیت باندھنے کے بعد یا ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی، (۱) ایسی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد جب مکروہ وقت ختم ہوجائے (یعنی دس پندرہ منٹ ہوجائیں) تو فجر کی نماز کو دوبارہ پڑھے، اگر ایک سے زائد لوگوں کی نماز فاسد ہوگئی تو جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ (۲)

سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد نماز پڑھنا جائز ہے

جب سورج نکلنا شروع ہوتا ہے تو دو منٹ چوبیس سکنڈ میں پورا نکل آتا ہے، پھر جب اس کی طرف دیکھ نہ سکے اور سورج بالکل سفید ہوجائے، تب اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے، اور اس میں تقریباً پندرہ منٹ لگتے ہیں اس کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) (اوطلعت الشمس فی الفجر اودخل وقت العصر فی الجمعة) لانهامفسدة للصلوة من غیر صنعه. البحر الرائق: ۱/ ۳۷۵، باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید.

ردالمحتار: ۱/ ۹۰۲، باب الاستخلاف، المسائل الاثناعشریة، ط: سعید، تاتارخانیة: ۱/ ۱۱۴، ط: ادارة القرآن.

(۲) ولوفاتت من جماعة صلوة فجرا وظهر من یوم واحد جاز لهم قضاء ها بالجماعة. تاتارخانیه: ۱/ ۷۶۲، ط: ادارة القرآن، هندیة: ۱/ ۱۲۱. الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة.

(۳) (وکره) تحریما، وکل مالایجوز مکروه (صلاة) مطلقا (ولو) قضاء اوواجبة اونفلا او (علی جنازة وسجدة تلاوة وسهو) لاشکر، قنیة (مع شروق) الدر المختار. (قوله مع شروق) ومادامت العین لاتحار فیها فهی فی حکم الشروق کماتقدم فی الغروب انه الاصح کمافی البحر "ح" اقول: ینبغی تصحیح مانقلوه عن الاصل للامام محمد من انه مالم ترتفع الشمس قدر رمح فهی فی حکم الطلوع لان اصحاب المتون مشوا علیه فی صلاة العید حیث جعلوا اول وقتها من الارتفاع،

سورۂ اخلاص امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے

''امام نے سورۃ الناس پڑھی تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی

''فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا

''فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ دوبار پڑھ لیا

''فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا

''فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے

''فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سورۂ فاتحہ کی بجائے کوئی سورت پڑھ لی

''سورۂ فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= شامي: ۱/ ۳۷۰، ۳۷۱. كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۲۴۶، بحث فروع في شرح الطحاوي، ط: سهيل، خانية على هامش الهندية: ۱/ ۷۴ ـ ۷۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد.

سورۂ ناس پہلی رکعت میں پڑھ لی

☆......اگر کسی نے غلطی سے پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑھ لی تو دوسری رکعت میں بھی سورۂ ناس ہی پڑھے، سہو کی حالت میں سورت کا تکرار مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر امام نے غلطی سے پہلی رکعت میں سورۂ ناس شروع کردی تو اسی کو پوری کر کے دوسری رکعت میں بھی سورۂ ناس پڑھے، سورۂ ناس کو شروع کرنے کے بعد چھوڑ کر دوسری سورت پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

سونا

۱......مرد حضرات کے لئے سونے کا استعمال ناجائز اور حرام ہے، (۳) اگر کسی مرد نے سونے کی انگوٹھی یا لاکٹ یا چین وغیرہ پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی باقی سونا پہننے کی وجہ سے سخت گناہگار ہوگا۔

(۱) واذاقرأفي الركعةالاولى قل اعوذبرب الناس ينبغي ان يقرأفي الركعةالثانيةايضاقل اعوذبرب الناس، تاتارخانية: ۱/۴۵۳، فصل في القراءة نوع آخرفي الافضل بان يقرأفي كل ركعةالخ، ط:ادارةالقرآن (قوله لابأس ان يقرأ سورةالخ...... فان اضطر بأن قرأفي الاولى قل اعوذبرب الناس .اعادهافي الثانية ان لم يختم "نهر" لان التكراراهون من القراءة منكوسا، بزازية، شامي: ۱/۵۴۶، فصل في القراءة،مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية،ط:سعيد

(۲) اذاارادان يقرأفي صلوته سورةفجرت على لسانه سورة أخرى فلماقرأمنهاآيةاو آيتين ارادان يتركهاويفتتح السورةالتي اراد قراءتهالاينبغي له ان يفعل ذلك بل المختارانه يمضي في قراءتها. تاتارخانية: ۱/۴۵۳، ط:ادارةالقرآن ولوقصدسورةوافتتح غيرهافارادتركهاالي المقصودكره ذلك ولوكان حرفاواحدا. فتح القدير: ۱/۲۴۳. باب ،ط:قديمي كراچي.

(۳) وعن على ان النبي ﷺ اخذحريرافجعله في يمينه واخذذهبا فجعله في شماله ثم قال :ان هذين حرام على ذكورامتي رواه احمدو ابوداؤد والنسائي .مشكوة: ص:۳۷۸،ط:قديمي وفي التنويريحرم لبس الحرير.....على الرجل لاالمرأة، الدرالمختارشرح تنويرالابصار. شامي:۶/۳۵۱. فصل في اللبس،ط:سعيد . هندية :۵/۳۳۱، الباب التاسع في اللبس مايكره من ذلك ومالايكره .ط:رشيديه . فتح القدير:۸/۴۵۳، ،ط:رشيدية.

۲......عورتوں کے لئے سونا پہننا جائز ہے، لہذا سونے کے زیورات پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

سویا ہوا آدمی

☆......سوئے ہوئے آدمی کو مستحب یہ ہے کہ جماعت سے پہلے بیدار کر دیا جائے، تاکہ جماعت کی نماز سے محروم نہ رہے۔(۲)

☆......اگر کسی کو نماز کے لئے اٹھنے میں ناگواری ہو، اور اس نے نیند کی حالت میں جگانے والے کو کہہ دیا "میں نماز کے لئے نہیں جاؤں گا" تو اس صورت میں ایمان اور نکاح کی تجدید کی ضرورت نہیں ہوگی، صرف توبہ اور استغفار کرے کافی ہے، کیونکہ اس کا مقصد نماز کی فرضیت سے انکار نہیں بلکہ اٹھنے سے انکار ہے، یعنی کچھ دیر میں نیند پوری ہونے پر پڑھے گا۔(۳)

---

(۱)(قوله والالایحل للرجل زیلعی)...... ولاباس لهن بلبس الدیباج والحریروالذهب والفضة واللؤلو. ردالمحتار: ۳۵۲/۶، فصل فی اللبس، ط:سعید. فتح القدیر: ۴۵۳/۸، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۲)عن بلال انه اتی النبی ﷺ یؤذنه بصلوة الفجر فقیل هونائم فقال: الصلوة خیرمن النوم، الصلوة خیرمن النوم فاقرت فی تاذین الفجر فثبت الامر علی ذلک، ابن ماجه ص ۵۳، ط:اصح المطابع وفی المشکوة: عن مالک بلغه آن المؤذن جاء عمر یؤذنه لصلوة الصبح فوجده نائما فقال: الصلوة خیرمن النوم فامره عمران یجعلها فی نداء الصبح رواه فی المؤطا مشکوة ص: ۶۴، ط: قدیمی وفی الهدایة وخص الفجر به لانه وقت نوم وغفلة. هدایة: ۸۷/۱، ط: شرکة علمیة ملتان. فتح القدیر: ۲۱۲/۱، ط:رشیدیة. البحرالرائق: ۲۵۶/۱، باب الاذان، ط: سعید.

(۳) ثم ان کانت نیة القائل الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم. تاتارخانیة: ۴۵۸/۵، کتاب احکام المرتدین، فصل فی اجراء کلمة الکفر ط:ادارة القرآن. هندیة: ۲۸۳/۲. کتاب السیر قبیل الباب العاشر فی البغاة ط: رشیدیة، وفی واقعة الناطفی: قال محمد: قول الرجل "لااُصلی" یحتمل اربعة اوجه احدها لااصلی لانی صلیت والثانی لااُصلی بامرک فقد امرنی من هو خیر منک والثالث لااُصلی فسقا ومجانة فهذالثلاث لیس بکفر، والرابع لااُصلی اذلیست تجب علی الصلاة اولم اومربها جحوداً بها وفی هذا الوجه یکفر. وقال الناطفی اذا اطلق، فقال لااصلی، لایکفر لاحتمال هذه الوجوه، تاتارخانیة: ۴۹۴/۵ کتاب احکام المرتدین فصل فیما

سہارے سے نماز پڑھنا

☆......اگر کوئی شخص سہارے کے بغیر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے سے عاجز ہے، لیکن کسی دیوار یا لکڑی وغیرہ کے سہارے کھڑا ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے، تو وہ سہارے سے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کا پابند ہے، اس آدمی کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆......مریض کے لئے جتنی دیر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن ہے، اتنی دیر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے، اگر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن نہیں تو سہارا لیکر نماز پڑھنا چاہئے۔ اور جب تک سہارا لے کر نماز پڑھنا ممکن ہے لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

= يتعلق بالصلاة والزكاة. ط: ادارة القرآن هندية ۲/۲۶۸ كتاب السير، موجبات الكفر، انواع منها مايتعلق بالقرآن ط: رشيدية، البزازية على هامش الهندية: ۶/۳۴۰ كتاب الفاظ تكون اسلاما او كفرا الفصل الثاني، النوع التاسع فيما يقال في القرآن والاذكار والصلوة ط: رشيدية سرکی روڈ کوئٹہ بلوچستان پاکستان ایشیا۔

(۱) واذا قدر على القيام متكئا ..... الصحيح انه يصلي قائما ولا يجوز غير ذالك، تاتارخانية: ۲/۱۲۲، ط: ادارة القرآن، كراچي. فتح القدير: ۱/۴۵۷، ط: رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ۲/۱۱۲، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي. (وان قدر على بعض القيام) ولا متكئا على عصا او حائط قام لزوما بقدر ما يقدر ولو قدر آية او تكبيرة على المذهب، لان البعض معتبرٌ بالكل الدر مع الرد: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. قوله(لأن البعض معتبر بالكل) اى ان حكم البعض كحكم الكل بمعنى ان من قدر على كل القيام يلزمه فكذا من قدر على بعضه، شامي: ۲/۹۷، باب صلاة المريض ط:سعيد كراچي.

(۲) وكذا لو عجز عن القعود مستويا وقدر على القعود متكئا يقعد متكئا لا يجزيه الا ذالك تاتارخانية: ۲/۱۲۲، ط: ادارة القرآن فتح القدير: ۱/۴۵۸ ط:رشيدية، البحر الرائق: ۲/۱۱۲، ۱۱۳، باب صلاة المريض ط:سعيد. (صلى قاعدا) ولومستندا الى وسادة وانسان فانه يلزمه ذالك على المختار الدرمع الرد ۲/۹۶ باب صلاة المريض ط:سعيد، واذا عجز عن القيام استقلالا، ولكنه يقدرعليه مستندا على حائط او عصا اونحو ذالك تعين عليه القيام مستندا ولايجوز له الجلوس باتفاق الحنفية والحنابلة، الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۹۷ مباحث صلاة المريض كيف يصلي. ط: دارالفكر، بيروت.

☆......اگر کوئی شخص سہارا لیکر یا سہارے کے بغیر نماز پڑھنے سے عاجز ہے تو لیٹ کر یا کروٹ لیکر جس طرح بھی ممکن ہو نماز پڑھے۔(۱)

سہو سجدہ امام نے سلام کے بعد کیا مسبوق کیا کرے

''امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ امام نے نہیں کیا

''امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور سجدہ نہیں کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

''سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ تاخیر کی وجہ سے بھی واجب ہوتا ہے

''تاخیر سے سہو سجدہ واجب ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ تراویح میں واجب ہو

''تراویح میں سہو سجدہ لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ سلام کے بغیر کر لیا

سہو سجدہ کا افضل اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کئے جائے، تاہم اگر کسی نے دائیں طرف سلام پھیرنے کے

---

(۱) واذا لم يستطع القعود صلى مستلقيا على قفاه متوجها نحو القبلة ورأسه الى المشرق ورجلاه الى المغرب وهذا هو الافضل عندنا تاتارخانية ۱۲۳/۲، ط:ادارة القرآن كراچى، فتح القدير: ۴۵۸/۱ ط:رشيدية، البحر الرائق: ۱۱۴/۲، باب صلاة المريض ط:سعيد، الدر مع الرد: ۹۹/۲ باب صلاة المريض ط:سعيد.

بغیر ہی سجدہ کرلیا، یا دائیں طرف سلام پھیرنے کے بجائے سامنے کی طرف سلام کہہ کر سجدہ کرلیا تو بھی ہو جائے گا، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

سہو سجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے

نماز میں بھول کر واجب ترک ہونے سے جو خرابی پیش آتی ہے وہ سہو سجدہ سے دور ہو جاتی ہے، خواہ کتنا بھی واجب ترک ہو جائے، سہو کے دو سجدے کافی ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی سے نماز کے تمام واجبات چھوٹ جائیں تو اس کو بھی خرابی کو دور کرنے کے لئے سہو کے دو سجدے کافی ہیں۔(۲)

سہو سجدہ کا طریقہ

☆.....سہو سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں ''التحیات'' پڑھنے کے بعد دائیں طرف ''**السلام علیکم ورحمۃ اللہ**'' کہہ کر ایک سلام پھیرے پھر اس کے فوراً بعد دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں بائیں سلام

---

(۱)(ویکتفی بتسلیمة واحدة عن یمینه فی الاصح) وقیل: تلقاء وجهه فرقاً بین سلام القطع وسلام السهو...... (فان سجد قبل السلام کره تنزیها) ولا یعیده لانه مجتهد فیه فکان جائزاً، مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی،ص: ۴۶۲،۴۶۳، کتاب الصلاة ،باب سجودالسهو،ط..قدیمی ردالمحتار ۷۸/۲ کتاب الصلاة باب سجود السهو، ط :سعید هندیة: ۱۲۵/۱ ، کتاب الصلاة ، الباب الثانی عشر فی سجودالسهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (قوله وان تکرّر) حتی لوترک جمیع واجبات الصلاةسهوا لا یلزمه الا سجدتان. ردالمحتار: ۸۰/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو،ط: سعید.

پھیر کر نماز سے نکل جائے۔(۱)

☆......اگر کسی نے سلام پھیرے بغیر دو سجدے کر لئے یا سامنے ہی سلام کہہ کر دو سجدے کر لئے تب بھی ہو جائے گا لیکن یہ افضل طریقہ نہیں ہے، افضل طریقہ وہی ہے جو اوپر لکھا گیا۔(۲)

سہو سجدہ کرنا بھول گیا

اگر کسی کے ذمہ سہو سجدہ کرنا واجب تھا، اس کو التحیات پڑھ کر سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا، یہاں تک کہ درود شریف کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة او نقصان.... ويسلم عن يمينه و كيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخرّ ساجدا ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذالك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم وياتي بالصلاة على النبي ﷺ والدعاء في قعدة السهو. هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئته، ردالمحتار: ۲/۷۸. كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة على الصفحة السابقة.

(۳) ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة او نقصان، ولو سجد قبل السلام اجزاء ه عندنا هكذا رواية الاصول...... وكيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخرّ ساجدا ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذلك ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم كذا في المحيط. وياتي بالصلاة على النبي ﷺ والدعاء في قعدة السهو هو الصحيح وقيل ياتي بهما في القعدة الاولى كذا في التبيين. والاحوط ان يصلي في القعدتين. هندية: ۱/۱۲۵. الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية شامي: ۲/ ۷۹. باب سجود السهو ط: سعيد.

سہو سجدہ کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا

اگر کسی آدمی پر سہو سجدہ کرنا واجب ہو گیا تھا، لیکن وہ بھول گیا، اور دونوں طرف سلام پھیر دیا پھر یاد آیا، تو اس صورت میں اگر کسی سے بات چیت نہیں کی اور سینہ کو قبلہ سے ہٹایا نہیں، تو یاد آتے ہی دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز ہو جائے گی، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

سہو سجدہ کے بعد التحیات پڑھنا

سہو سجدہ کے بعد ''التحیات'' پڑھنا واجب ہے۔

سہو سجدہ کے بعد جمعہ کی نماز میں شامل ہوا

''جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ کے بعد فاتحہ پڑھ لی

''سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ کے دوسرے سجدے میں شریک ہوا

''امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ لاحق پر

لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(سلام من عليه سجود سهو يخرجه من الصلاة خروجا(موقوفا)ان سجد عاد اليها والا لا وعلى هذا(فيصح)...... (ان سجد) للسهو في المسائل الثلاث......(ويسجد للسهو ولو مع سلامه ناويا للقطع) لان نية تغيير المشروع لغو (مالم يتحول عن القبلة، او يتكلم. الدر المختار مع رد المحتار: ۲/ ۹۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا

ایک مقیم، ایک مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، امام سے غلطی ہوگئی، سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس نے آخر میں سہو سجدہ کیا، اب مقیم مقتدی کیا کرے اس میں دو قول ہیں:
پہلا قول یہ ہے کہ وہ اپنے امام کے ساتھ سہو سجدہ کرے اور اس کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرے۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ مقیم مقتدی سہو سجدہ میں امام کی پیروی نہ کرے بلکہ امام کے سلام کے بعد جب وہ اپنی بقیہ دو رکعتیں پوری کر لے تب وہ سہو سجدہ کرے۔

دونوں قول پر عمل کرنا درست ہے۔(۱)

سہو سجدہ مقتدی پر لازم نہیں

''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ مقتدی پر واجب ہے

''امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(ومقتدی بسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة (لا سهوه) اصلا (والمسبوق يسجد مع امامه مطلقاً) سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده (ثم يقضي ما فاته) ولو سها فيه سجد ثانيا (وكذ اللاحق) لكنه يسجد فی آخر صلاته ولو سجد مع امامه اعاده ، والمقيم خلف المسافر كالمسبوق ، وقيل كاللاحق ، الدر مع الرد: ۲/ ۸۲ ـ ۸۳، كتاب الصلاة ، باب سجود السهو ، ط: سعيد كراچي. (قوله ولو سها فيه) ای فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه ، والمنفرد يسجد لسهوه ، وان كان لم يسجد مع الامام لسهوه ، ثم سها هو ايضا كفته سجدتان عن السهوين لان السجود لا يتكرر ، وتمامه في شرح المنية.(قوله و كذا اللاحق) ای يجب عليه السجود بسهو امامه لانه مقتد فی جميع صلاته بدليل انه لا قراءة عليه فلا سجود فيما يقضيه، شامی: ۲/ ۸۲،۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

سہو سجدہ منفرد پر (۱)

''سجدۂ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ میں ایک ہی سجدہ کرلیا

سہو سجدہ میں دو سجدے واجب ہیں، اگر کسی نے سہو سجدے میں دو سجدوں کی جگہ پر صرف ایک ہی سجدہ کیا ہے، تو یہ کافی نہیں ہوگا اور اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

سہو سجدہ میں مسبوق سلام نہ پھیرے

''مسبوق سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ میں شک ہوگیا

''سجدہ سہو میں شک ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سہو سجدہ واجب ہونے کے اصول

سہو سجدہ واجب ہونے کی وجوہات یہ ہیں:

ا......نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھولے سے چھوڑ دیا۔

---

(۱)(علی منفردہ) متعلق بیجب ،الدر مع الرد: ۸۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) (ویجب سجدتان لانه صلی الله علیه وسلم سجد سجدتین للسهو وهو جالس بعد التسلیم وعمل به الاکابر من الصحابة والتابعین)فلو اقتصر علی سجدة واحدة لا یکون آتیا بالواجب، الخ، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۴۶۰، کتاب الصلاة، باب سجود السهو ، ط: قدیمی کراچی."(ویجب بعد سلام واحد..........سجدتان......اذا کان الوقت صالحا) ای لا داء تلک الصلاة، اهـ. الدر المختار مع الرد: ۷۸/۲ـ ۷۹، باب سجود السهو ،ط: سعید کراچی.وفیه ایضاً: من ترک واجبا من واجباتها او ارتکب مکروها تحریمیاً لزمه وجوبا ان یعید فی الوقت فان خرج أثم ولا یجب جبر النقصان بعده ، فلو فعل فهو افضل. رد المحتار: ۶۴/۲، باب سجود السهو، ط:سعید کراچی.

۲......کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کردیا۔

۳......کسی واجب کو ادا کرنے میں ایک رکن کی مقدار تاخیر کردی۔

۴......کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کرلیا۔

۵......کسی واجب کو متغیر اور بدل دے، جیسے بلند آواز والی قرأت کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کی یا آہستہ والی قرأت کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی تو واجب کو بدل دیا۔

۶......نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے مؤخر کردیا۔

۷......نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل اور جگہ سے مقدم کردیا۔

۸......کسی فرض کو بھولے سے دو مرتبہ ادا کرلیا۔

تو ان تمام صورتوں میں آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

سہو نبی سے نہیں ہوتا

''نبی سے سہو نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

سیلاب

''دریا میں تیر رہا ہے'' اور ''ننگا آدمی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

سینما کی چھت پر نماز پڑھنا

سینما لہو ولعب، گناہ اور شیاطین کے اکٹھے ہونے کی جگہ ہے، وہاں جانا ہی حرام اور ناجائز ہے، اور چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، اگر یہ عمارت سینما کی آمدنی

---

(۱)''ولا یجب السجود الا بترک واجب او تاخیرہ او تاخیر رکن او تقدیمہ او تکرارہ او تغییر واجب بان یجھر فیما یخافت و فی الحقیقۃ، وجوبہ بشئی واحد وھو ترک الواجب، ھندیۃ: ۱/۱۲۶، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. الدر مع الرد: ۱/۸۰-۸۲، باب سجود السھو، ط: سعید کراچی.

یا اور کسی قسم کے مال حرام سے بنائی گئی ہے تو اس کے استعمال کا گناہ بھی ہوگا، اور نماز میں مزید کراہت کا باعث ہوگا۔ (۱)

سینہ

نماز کے دوران سینہ کو قبلہ کے رخ پر رکھنا چاہئے، اگر کسی نے نماز کے دوران سینہ کو قبلہ کے رخ سے ہٹا کر کسی اور جانب اتنی دیر تک موڑے رکھا جتنی دیر میں نماز کا ایک رکن پورا ہو سکتا ہے، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ اور ایک رکن سے مراد تین مرتبہ " سبحان اللّٰہ " کی مقدار ہے۔ (۲)

---

(۱) (قوله وحمام) لمعنيين احدهما انه مصب الغسالات والثاني انه بيت الشياطين........ لان الشيطان كان يألفه لما فيه من كشف العورات ونحو ذلك..... [تنبيه] يوخذ من التعليل بانه محل الشياطين كراهة الصلاة في معابد الكفار لانها ماوى الشياطين كما صرح به الشافعية. ويوخذ مما ذكروه عندنا ففي البحر من كتاب الدعوى عند قول الكنز : ولا يحلفون في بيت عباداتهم في التاتارخانية يكره للمسلم الدخول في البيعة والكنيسة، وانما يكره من حيث انه مجمع الشياطين لا من حيث انه ليس له حق الدخول آه، قال في البحر: والظاهر انها تحريمية لانها المرادة عند اطلاقهم، وقد افتيت بتعزير مسلم لازم الكنيسة مع اليهود آه فاذا حرم الدخول فالصلاة اولى، وبه ظهر جهل من يدخلها لاجل الصلاة فيها. شامي: ۱/ ۳۸۰، كتاب الصلاة، قبيل " مطلب تكره الصلاة في الكنيسة وبعده، ونهى عن الصلاة في ارض بابل فانه ملعونة. حجة الله البالغة: ۱/ ۱۹۳، مبحث في تعظيم المساجد، ط: مكتبه رشيدية دهلي.

(۲)" قال في البحر في باب شروط الصلاة: والحاصل ان المذهب انه اذا حول صدره فسدت..... واطلقه فشمل ما لو قل او كثر وهذا باختياره، والا فان لبث مقدار ركن فسدت والا فلا. ردالمحتار: ۱/ ۶۲۷، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

سینہ کے امراض

نماز کے اختتام پر ہم سلام پھیرتے ہیں، گردن پھیرنے کے اس عمل سے گردن کے عضلات کو طاقت ملتی ہے اور وہ امراض جن کا تعلق عضلات سے ہے لاحق نہیں ہوتے اور انسان ہشاش بشاش اور توانا رہتا ہے نیز سینہ اور ہنسلی کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ سینہ چوڑا اور بڑا ہو جاتا ہے۔ ان سب ورزشوں کا فائدہ اس وقت پہنچتا ہے جب ہم نماز پوری توجہ اور دل جمعی اور اس کے پورے آداب کے ساتھ ادا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۷۶)

سینہ کے اوپر ہاتھ باندھنے کی وجہ

عورتوں کے سینہ پر ہاتھ باندھنے میں سچ اور حق بات پر ثابت رہنے اور شرح صدر کی دعا ہے۔(۱)

---

(۱)..

روزے کے مسائل

کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

زکوٰۃ کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

متن الكافي
في العروض والقوافي

لأحمد بن عباد بن شعيب القناء ٨٥٩ھ

مع حاشية الكاملة الشافي للـ

مفتي محمد انعام الحق قاسمي

الأستاذ بجامعة العلوم الإسلاميه
علامة بنوري تاؤن كراتشي

بيت العمار كراتشي



نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۳

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق



مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعة العلوم الاسلامية علامه بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب.............. نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف.............. مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:........... طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل 0321-2045610

بیت العمار کراچی

فہرست

ش

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر

ش

شادی کرنے سے وطن اصلی بن جاتا ہے

شادی کرنے کے بعد دلہن رخصت ہوکر شوہر کے گھر آجائے، اور وہاں مستقل قیام کرے اور یہ مسافت شرعی پر بھی ہوں تو سسرال میں نماز پوری پڑھے، اسی طرح اگر والدین کے گھر کو بالکل چھوڑنے کا ارادہ نہیں کیا تو ماں باپ کے گھر آکر پوری نماز پڑھے، البتہ درمیان میں سفر کے دوران قصر کرے۔

اور اگر شوہر سسرال آجائے اور یہ مسافت شرعی پر ہے تو قصر کرے ہاں بیوی کے ساتھ سسرال میں رہنا اختیار کرلے تو نماز پوری پڑھے۔(۱)

شافعی امام فجر میں قنوت پڑھے تو......

اگر شافعی امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا ضروری نہیں، کیونکہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا شوافع کے نزدیک سنت

(۱) (الوطن الاصلی) هو موطن ولادته او تاهله او توطنه ،(قوله الوطن الاصلی) ویسمیٰ بالاهلی ووطن الفطرة والقرار ح عن القهستانی(قوله او تاهله ای تزوجه ، قال فی شرح المنیة ولو تزوج المسافر ببلد ولم ینوی الاقامة به فقیل لا یصیر مقیما ، وقیل یصیر مقیما وهو الاوجه ولو کان له اهل ببلدتین فایتهما دخلها صار مقیما...... کما لو تاهل ببلدة واستقرت سکناله...... (قوله او توطنه) ای عزم علی القرار فیه عدم الارتحال،الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱۳۱/۲ ،کتاب الصلوة، باب صلاة المسافر ،مطلب فی الوطن الاصلی ووطن الاقامة، ط:سعید کراچی.هندیة: ۱۴۲/۱ ، کتاب الصلوة، باب صلاة المسافر ، ط:حقانیة پشاور،البحر الرائق : ۱۳۶/۲ ، کتاب الصلاة باب المسافر ط: سعید کراچی.) المسافر اذا جاوز عمران مصره ...... ان کان ذلک وطنا اصلیا بان کان مولده وسکن فیه او لم یکن مولده ولکنه تأهل به وجعله داراً یصیر مقیما بمجرد العزم الی الوطن، قاضی خان علی هامش الهندیه : ۱۶۵/۱ ، باب صلاة المسافر ، ط: رشیدیه ، اس عبارت میں "کان مولده " کے بعد وسکن فیه کی قید ہے اور تاہل بہ کے ساتھ "وجعله داراً" کا اضافہ ہے اس کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

ہے فرض یا واجب نہیں، اور سنت میں امام کی موافقت کرنا ضروری نہیں ۔(۱)

شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین کرنا

اگر امام شافعی ہے، رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھاتا ہے (رفع یدین کرتا ہے) تو حنفی مقتدیوں کے لیے ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں، کیونکہ رفع یدین کرنا شوافع کے نزدیک بھی فرض یا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت میں موافقت کرنا ضروری نہیں ۔(۲)

(۱) (قوله وكل زياده) الخ..... ورايت في البحر في باب الوتر عند قول الكنز : ويتبع المؤتم قانت الوتر لا الفجر ، رد المحتار : ۱/ ۴۷۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا: وانه لا تجب المتابعة في السنن فعلا وكذا تركا ايضا. هندية: ۱/ ۱۱۱ كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلوة الوتر، ط: مكتبه حقانيه بشاور، (ويأتي المأموم بقنوت الوتر) ولو بشافعي يقنت بعد الركوع لانه مجتهد فيه (لا الفجر) لانه منسوخ (بل يقف ساكتا على الاظهر) مر سلايديه، الدر مع الرد: ۲/ ۸- ۹، (قوله لانه مجتهد فيه) قدمنا معنىٰ هذا عند قوله في آخر واجبات الصلاة و متابعة الامام يعني في المجتهد فيه لا في المقطوع بنسخه او بعد سنيته كقنوت فجر الخ(قوله لانه منسوخ) فصار كما لو كبر خمسا في الجنازة حيث لا يتابعه في الخامسة ، شامي: ۲/ ۹، باب الوتر والنوافل ، مطلب الاقتداء بالشافعي ،ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/ ۴۷۲، باب صفة الصلاة مطلب المراد بالمجتهد فيه،ط: سعيد كراچي.

(۲) والمعنىٰ انه يجوز في المراعي بلا كراهتو في وغيره معها ثم المواضع المهملة للمراعاة ان يتوضأ من الفصد والحجامة ، والقيء ، والرعاف ونحو ذلك لا فيما هو سنة عنده مكروه عندنا كرفع اليدين في الانتقالا ت ، وجهر البسملة واخفائها ، فهذا وامثاله لا يمكن فيه الخروج عن عهدة الخلاف فكلهم يتبع مذهبه ولا يمنع مشربه ردالمحتارعلى هامش الدر المختار: ۱/ ۵۶۳، كتاب الصلاة باب الامامة، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره ام لا؟ ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا وانه لا تجب المتابعة في السنن فعلا وكذا تركا، شامي: ۱/ ۴۷۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.

شافعی امام کی اقتداء میں رفع یدین نہ کرے

حنفی کی نماز شافعی کے پیچھے اور شافعی کی نماز حنفی کے پیچھے درست ہے، البتہ احناف رفع یدین نہ کریں۔(۱)

شافعی کے پیچھے حنفی کا وتر پڑھنا

شافعی حضرات چونکہ وتر کی نماز دو سلاموں کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور حنفی مسلک میں اس طرح نماز نہیں ہوتی، اس لئے حنفی حضرات کو چاہیے کہ وہ وتر کی نماز میں ان کے ساتھ شامل نہ ہوں، بلکہ اپنی نماز علیحدہ ادا کریں، تراویح ان ہی کے ساتھ ادا کرلیا کریں اور وتر کے وقت علیحدہ ہو جائیں، اور اجتماعی یا انفرادی طور پر ادا کریں۔(۲)

(۱) وكذا تركا فلا يتابعه في ترك رفع اليدين في التحريمة والثناء وتكبير الركوع والسجود، الرد المحتار شرح الدر المختار: ۱/ ۴۷۰، كتاب الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي، واما الاقتداء بالمخالف في الفروع كالشافعي فيجوز مالم يعلم منه ما يفسد الصلاة، على اعتقاد المقتدى عليه الاجماع، انما اختلف في الكراهة آه، فقيد بالمفسد دون غيره كما ترى وفي رسالة " الاهتداء في الاقتداء" لمنلا على القارى: ذهب عامة مشايخنا الى الجواز اذا كان يحتاط في موضع الخلاف والا فلا والمعنىٰ انه يجوز في المراعى بلا كراهة وفي غيره معها، ثم المواضع المهملة للمراعاة ان يتوضأ من الفصد والحجامة والقئ والرعاف ونحو ذلك لا فيما هو سنة عنده مكروه عندنا، كرفع اليدين في الانتقالات، وجهر البسملة واخفائها، فهذا وامثاله لا يمكن فيه الخروج عن عهدة الخلاف فكلهم يتبع مذهبه ولا يمنع مشربه، شامي: ۱/ ۵۶۳، باب الامامة، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه هل يكره ام لا؟، ط: سعيد و: ۱/ ۴۷۲، باب صفة الصلاة، مطلب المراد بالمجتهد فيه، ط: سعيد كراچي، و: ۲/ ۹ باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. و: ۲/ ۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) وصحح الشارح الزيلعي انه لا يجوز اقتداء الحنفي بمن يسلم من الركعتين في الوتر، وجوزه ابوبكر الرازى ويصلي معه بقية الوتر لان امامه لم يخرج بسلامه عنده وهو مجتهد فيه، كما لو اقتدىٰ بامام قد رعف واشتراط المشايخ بصحة اقتداء الحنفي في الوتر بالشافعي ان لا يفصله على الصحيح مفيد لصحته اذا لم يفصله اتفاقا ويخالفه ما ذكر في الارشاد من انه لا يجوز الاقتداء في الوتر بالشافعي باجماع اصحابنالانه اقتداء المفترض بالمتنفل فانه يفيد عدم الصحة

شافعی مساجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنا

شافعی مساجد میں بھی جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

شب براءت کی رات

شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات کو ہماری زبان میں "شب براءت" کہتے ہیں اس رات میں عبادت کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے، اس لئے اس رات میں زیادہ سے زیادہ نفل نماز پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(۲)

شبینہ

بعض علاقوں میں نفل نمازوں میں ایک رات یا چند راتوں میں پورا قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے، اور اس کو "شبینہ" کہتے ہیں اور یہ مروجہ شبینہ کراہت اور مفاسد سے خالی

= فصل او وصل، فلذا قال بعد والاول اصح مشيراً إلى ان عدم الصحة انما هو عند الفصل لا مطلقا معللا بأن اعتقاد الوجوب ليس بواجب على الحنفي.......فظهر بهذا أن المذهب الصحيح صحة الاقتداء بالشافعي في الوتر ان لم يسلم على رأس الركعتين ،وعدمها ان سلم والله الموافق للصواب البحر: ۲/ ۳۹ ـ ۴۰ ، باب الوتر والنوافل ،ط ،سعيد: شامي: ۲/۷ـ۸ باب الوتر والنوافل :ط:سعيد كراچي.

(۱) فتاوى رحيمية: ۱۲۳/۶ ، باب الجمعة والعيدين ط دار الاشاعت كراچي.

(۲) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه .... واحياء ليلة العيدين والنصف من شعبان (قوله والنصف)اى واحياء ليلة النصف من شعبان شامي: ۲۵/۲، باب الوتر والنوافل مطلب في احياء ليالي العيدين والنصف وعشر الحجة ورمضان ط سعيد.

عن علي بن ابي طالب قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فان الله ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا فيقول :ا لامن مستغفرلي فاغفرله الامسترزق فارزقه الا مبتلي فاعافيه الا كذا الا كذ احتى يطلع الفجر (سنن ابن ماجه .ص: ۹۹ ،باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان ط قديمي كراچي.

نہیں ہے، ایک خرابی یہ ہے کہ نفل نماز کی جماعت میں قرآن مجید ختم کیا جاتا ہے، حالانکہ نفل نماز کی جماعت میں اگر مقتدی تین افراد سے زائد ہیں تو مکروہ تحریمی ہے۔(۱) البتہ تراویح کی نماز میں درست ہے، بشرطیکہ قرآن صاف اور صحت کے ساتھ پڑھا جائے، اور شہرت مقصود نہ ہو،(۲) اور مقتدی سست نہ ہوں۔(۳)

(۱) یکرہ ذالک علی سبیل التداعی بان یقتدی اربعة بواحد (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء بواحد او اثنین بواحد فلا یکرہ و ثلاثة بواحد فیه خلاف "بحر عن الکافی" و هل یحصل بهذا الاقتداء فضیلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمه تأمل (الدر المختار مع الرد: ۴۹/۲، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی) (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۸۹، باب الامامة، ط: مکتبه غوثیه کراچی.

(۲) فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون ، قال ابن عباس رضی الله عنهما . وغیره یعنی المنافقون الذین یصلون فی العلانیة ولا یصلون فی السراء، ولهذا قال (للمصلین) الذین هم من اهل الصلوٰة، وقد التزموا بها ، ثم عنها ساهون ...... (عن صلاتهم ساهون) ولم یقل فی صلاتهم ساهون اما عن وقتها الاول فیؤخرونها الی آخره دائما او غالبا وأما عن ادائها بارکانه وشروطها علی المامور به واما عن الخشوع فیها والتدبر بمعانیها.... (الذین هم یرآؤن) عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم ان فی جهنم لوادیا تستعیذ جهنم من ذلک الوادی فی کل یوم اربع مائة مرة أعد ذلک للمرائین من امة محمد لحامل کتاب الله وللمتصدق فی غیر ذات الله ، وللحاج الی بیت الله وللخارج فی سبیل الله، تفسیر ابن کثیر الجزء الثلاثون، سورة الماعون: ۷۱۸/۴ ـ ۷۱۹، ط: مکتبه دار السلام الریاض. اعلم ان اخلاص العبادة لله تعالیٰ واجب والریاء فیها وهو ان یرید بها غیر وجه الله تعالیٰ حرام بالاجماع للنصوص القطعیة وقد سمی علیه السلام الریاء الشرک الاصغر ...... لو صلی ریاء فلا اجر له وعلیه الوزر. رد المحتار شرح الدر المختار: ۴۲۵/۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی.

(۳) وقال تعالیٰ (ولا یأتون الصلوٰة الا وهم کسالیٰ ولا ینفقون الا وهم کارهون) التوبة الآیة: ۵۴، واذا قاموا الی الصلوٰة قاموا کسالیٰ یراءون الناس ولا یذکرون الله الا قلیلا (سورة النساء ، الآیة: ۱۴۲) ویکره للمقتدی ان یقعد فی التراویح فاذا اراد الامام ان یرکع یقوم ، وکذا اذا غلبه النوم یکره ان یصلی مع القوم الخ، هندیة: ۱۱۹/۱ ، فصل فی التراویح، ط: رشیدیة کوئٹه.

شراب

اگر کوئی شخص شراب پی کر بے ہوش ہوگیا ہے، اس بے ہوشی اور بے عقلی کے دوران بہت ساری نمازیں فوت ہوگئی ہیں، چاہے پانچ سے زیادہ ہوں یا کم دونوں صورتوں میں ہوش میں آنے کے بعد تمام نمازوں کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا۔

کیونکہ یہاں خود بندہ کے اپنے فعل ہی سے عقل زائل ہوئی ہے، ایسی صورت میں نماز ساقط نہیں ہوتی، جیسے کوئی آدمی سو رہا ہے، تو سونے کے زمانے میں جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں، بیدار ہونے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۱)

شرائط نماز اور جدید سائنس

نماز ایک مکمل زندگی، بندگی، حیات اور ضیاء دارین ہے۔اسلام نے اس کو پڑھنے یعنی اس نماز کے عمل کو شروع کرنے سے قبل کچھ شرائط مقرر کی ہیں،

ان میں فرائض نماز، سنن نماز، مستحبات نماز، مکروہات نماز، مفسدات نماز وغیرہ احکامات اسلامی تعلیمات میں ملتے ہیں۔

یعنی جس طرح کسی بھی ورزش کو شروع کرنے سے قبل اس کی تیاری کی جاتی ہے یا اس ورزش کی معلومات کر کے پھر اس عمل کو کیا جاتا ہے۔بالکل اسی طرح چونکہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے، اس لئے اس عمل کو شروع کرنے سے قبل اس کا علم ضروری ہے۔

---

(۱) زال عقله ببنج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت: لأنه بصنع العباد كالنوم .وفي الشامية:(قوله كالنوم اى فانه لا يسقط القضاء ايضا لانه لا يمتد يوما وليلة غالبا فلا حرج في القضاء بخلاف الاغماء لانه مما يمتد عادة، بحر، الدر مع الرد: ۲/۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

چونکہ نماز علاج ہے دکھی لوگوں کا اس لئے اس شفائی عمل کو شروع کرنے سے قبل جن چیزوں کا ہونا ضروری ہے وہ شرائط ہیں۔

جس طرح ایک شفائی دوائی کے لئے جڑی بوٹیاں یا کیمیکل پھر اس کی تیاری کے اوزار اور اس کے ماہرین اس کا طریقہ، بالکل یہی چیزیں نماز کا بھی حصہ ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۴۶)

شرٹ

نماز کی حالت میں شرٹ نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے۔(۱)

اور دونوں ہاتھ سے نکالنے اور پہننے سے عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) كل عمل يشك الناظر في عامله انه في الصلاة او ليس في الصلاة فهو يسير، الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۵۸۸، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراچي، الدر المختار مع شرح رد المختار: ۱/۶۲۴، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويكره ايضا في الصلوة (نزع القميص) نحوه (والقلنسوة) ..... (و) كذا يكره (لبسهما) اذا كان النزع او اللبس بعمل يسير لانه عمل اجنبي من الصلاة لا يحصل به تتميم شئي من اعمالها، ولهٰذا كان مفسدا اذا حصل بعمل كثير بان احتاج الي اليدين او كان مما لو رأه الناظر ظنه ليس في الصلوة، حلبي كبير، ص: ۳۵۶، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،..... ويفسدها كل عمل كثير ليس من اعمالها ولا لاصلاحها... ما لا يشك بسببه الناظر من بعيد في فاعله انه ليس فيها، وفي الشامية: ان ما يعمل عادة باليدين كثير، الدر مع الرد: ۱/۶۲۴-۶۲۵، الصلوٰة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. كل عمل لا يمكن اقامته الا باليدين فهو كثير حتىٰ قالوا لو شد الازار فسدت صلوته، تاتارخانية: ۱/۵۸۷، باب ما يفسد الصلوٰة ومالا يفسد ط: ادارة القرآن كراچي.

شرمگاہ

اگر عورتوں کو بیماری کی وجہ سے شرمگاہ کے اندر دوا رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو رکھ سکتی ہے، اسی حالت میں نماز پڑھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا صحیح ہے، اگر ایسی حالت میں نماز کا وقت ہو جائے تو نماز پڑھ لے قضاء نہ کرے۔ (۱)

شرم نہیں آتی

امام غزالیؒ نے فرمایا کہ اگلے زمانے میں جمعہ کے دن صبح کے وقت اور فجر کے بعد راستے کی گلیاں بھری نظر آتی تھیں، تمام لوگ اتنے سویرے سے جامع مسجد جاتے تھے، اور سخت ازدحام ہوتا تھا، جیسے عید کے دنوں میں ہوتا ہے، پھر جب یہ طریقہ جاتا رہا تو لوگوں نے کہا کہ یہ پہلی بدعت ہے کہ جو اسلام میں پیدا ہوئی، یہ لکھ کر امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو یہود اور نصاریٰ سے شرم کیوں نہیں آتی کہ وہ لوگ اپنے عبادت کے دن یعنی یہود سنیچر کو اور نصاریٰ اتوار کو اپنے عبادت خانوں اور گرجا گروں میں کیسے سویرے جاتے ہیں اور دنیا طلب کرنے والے کتنے سویرے بازاروں میں خرید وفروخت کے لئے پہنچ جاتے ہیں، تو دین کے طلب کرنے والے کیوں پیش قدمی نہیں کرتے۔ (احیاء العلوم) (۲)

---

(۱) اذا خاف الرجل البول فحشا احليله بقطنة ولو لا القطنة يخرج منه البول ، فلا بأس به ولا ينقض حتىٰ يظهر البول على القطنة ،هندية: ۱/۱۰ ، كتاب الطهارة، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/۱۴۸ ، كتاب الطهارة، اركان الوضوء اربعة، ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ محموديه: ۷/۹۸ كتاب الصلوة، ط: كتب خانه مظهري كراچي، و: ۷/۵۶۳، جامعه فاروقيه كراچي.

(۲) وكان يرى في القرن الاول سحرا وبعد الفجر الطرقات مملوة من الناس يمشون في السرج، ويزدحمون بها الى الجامع كايام العيد حتىٰ اندرس ذلك ، فقيل اول بدعة حدثت في الاسلام ترك البكور الى الجامع ، وكيف لا يستحي المسلمون من اليهود والنصارىٰ وهم يبكرون الى البيع والكنائس يوم السبت والاحد وطلاب الدنيا كيف يبكرون الى رحاب الاسواق للبيع والشراء والربح فلم لا يسابقهم طلاب الآخرة، احياء علوم الدين : ۱/ ۲۴۱ ، الباب الخامس ،" بيان آداب الجمعة على ترتيب العادة، الرابع : البكور الى الجامع، ط: دار الخير دمشق.

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں نے اس زمانے میں اس مبارک دن کی بالکل قدر گھٹادی، ان کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ آج کون سا دن ہے اور اس کا کیا مرتبہ ہے۔

جس دن پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر تھا اور جو دن اگلی امتوں کو نصیب نہ ہوا تھا آج مسلمانوں کے ہاتھ سے اس کی ایسی ذلت اور ناقدری ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو ضائع کرنا سخت ناشکری ہے، جس کا وبال ہم اپنی انکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون (بہشتی گوہر)

شفع

نماز کی ہر دو رکعت کو ایک شفع کہا جاتا ہے۔(۱)

شفق

☆......امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کے مغربی کنارہ پر جو سرخی رہتی ہے اس کو شفق احمر، اور سرخی کے بعد جو سفیدی ہوتی ہے اس کو شفق ابیض کہتے ہیں۔(۲)

(۱) الشفع : هو خلاف الوتر ای رکعتان من الصلوٰة ، واصل الشفع ضم الشئی الی مثله ، مجموعة قواعد الفقه، التعريفات الفقهية،ص: ۳۴۰، ط: میر محمد کتب خانه کراچی. شامي: ۱/ ۴۵۹،باب صفة الصلاة، مطلب کل شفع من النفل صلاة،ط:سعید کراچی.و: ۲/ ۱۶، باب الوتر والنوافل، مطلب قوله کل شفع من النفل صلاة ليس مفردا، ط: سعيد كراچي.

(۲) (واول وقت) صلاة (المغرب اذا غربت الشمس) بالاجماع ايضا وآخر وقتها ما لم يغب الشفق ای الجزء الكائن قبيل غيبوبة الشفق من الزمان (وهو) ای المراد بالشفق هو (البياض الذی فی الافق) الكائن(بعد الحمرة)التی تكون فی الافق عند ابی حنيفة (وقالا) ای ابو يوسف و محمدوهوقول الائمة الثلاثة ورواية اسد بن عمروعن ابی ح، ايضا المراد بالشفق (هو الحمرة) نفسها لا البياض الذی بعدها ولهما ما روی الدار قطنی عن بن عمر ان النبی صلی الله عليه وسلم قال الشفق الحمرة،فاذا غاب وجبت الصلوٰة الخ، حلبی کبیر،ص: ۲۲۸، فروع فی شرح الطحطاوی، الباب الخامس ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۳۶۱،کتاب الصلاة، مطلب فی الصلاة الوسطیٰ، ط: سعيد كرچی، البحر : ۱/ ۲۴۵، کتاب الصلاة، ط: سعيد و : ۱/ ۲۲۶، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک "شفق" وہ سفیدی ہے جو آسمان کے مغربی کنارہ پر سرخی کے بعد چوڑائی میں شمالاً جنوباً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے، اور اس سفیدی کے بعد لمبائی میں شرقاً غرباً صبح کاذب کی طرح جو سفیدی باقی رہ جاتی ہے اس کا کچھ اعتبار نہیں۔(۱)

☆......ہمارے ملک میں روزانہ فجر اور مغرب کا وقت تقریباً برابر ہوتا ہے۔(۲)

☆......مغرب کی نماز کو شفق احمر کے اندر اور عشاء کی نماز کو شفق ابیض غائب ہونے کے بعد پڑھے۔(۳)

شفق ابیض غائب نہیں ہوتی

اگر کسی علاقے میں مغرب کے بعد پوری رات شفق ابیض غائب نہیں ہوتی بلکہ قائم رہتی ہے اور صبح صادق ہونے پر سفیدی پھیل کر مکمل روشنی ہو جاتی ہے، تو ایسے مقام میں عشاء کا وقت اور سحری کا آخری وقت اس طرح متعین کرے کہ شفق احمر غروب ہونے کے بعد عشاء کے وقت کی ابتداء سمجھیں، اور عشاء اور تراویح کی نماز شفق احمر غائب ہونے

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۲) [تنبيه] قدمنا قريبا ان التفاوت بين الشفقين بثلاث درج كما بين الفجرين فليحفظ، شامي: ۱/۳۶۱، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة، الوسطى، ط: سعيد كراچي.

[فائدة] ذكر العلامة المرحوم الشيخ الكاملي في حاشيته على رسالة الاسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامه المحقق على آفندى الداغستاني ان التفاوت بين الفجرين و كذا بين الشفقين الاحمر والابيض انما هو بثلاث درج، شامي: ۱/۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچي.

(۳)

....

کے بعد پڑھ لیں، اور صبح صادق کی سفیدی ظاہر ہونے سے پہلے پہلے سحری بھی کرلیں، اگر تراویح کی نماز" الم ترکیف " کے(۱) ساتھ بیس رکعات پڑھنے کا موقع نہ ملے تو کم سے کم آٹھ رکعت ہی پڑھ لیا کریں، (۲) ہاں اگر آٹھ رکعت کا ہی موقع نہیں ملتا تو تراویح چھوڑ دیں صرف عشاء کے فرض اور وتر ہی پڑھ لیا کریں اور ادا کی نیت سے پڑھیں۔

شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے

اگر کسی علاقے میں شفق ختم ہونے سے قبل صبح صادق ہو جاتی ہے اور عشاء کا وقت ملتا نہیں، تو ایسی صورت میں مغرب کی نماز کے بعد کچھ وقفہ دے کر عشاء کے فرض اور وتر ادا کی نیت سے پڑھ لیں، پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھ لیں۔(۳)

---

(۱) والتجنيس: واختار بعضهم سورة الاخلاص في كل ركعة، وبعضهم سورة الفيل: اى البداية منها ثم يعيدها، وهذا احسن لئلا يشتغل قلبه بعدد الركعات قال في الحلية: وعلى هذا استقر عمل أئمة اكثر المساجد في ديارنا الا انهم يبدء ون بقرأة سورة التكاثر في الاولىٰ والاخلاص في الثانية، الخ، شامي: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى.

(۲) (قوله وهي عشرون ركعة) هو قول الجمهور، وعليه عمل الناس شرقا وغربا وعن مالك ست وثلاثون، وذكر في الفتح ان مقتضى الدليل كون المسنون منها ثمانية والباقي مستحبا وتمامه في البحر، وذكرت جوابه فيما علقته، عليه ،شامي: ۲/۴۵، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى. البحر: ۲/۶۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. ولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء، الدر مع الرد: ۱/۳۶۳، كتاب الصلاة، مطلب في فا قدوقت العشاء كاهل بلغار، ط: سعيد كراچى.

(۳) (وفاقد وقتهما) كبلغار، فان فيها يطلع (الفجر قبل غروب الشفق في اربعينية الشتاء (مكلف بهما فيقدر لهماولا ينوى القضاء لفقد وقت الاداء، به افتى البرهان الكبير، واختاره الكمال الخ، الدر مع الرد: ۱/۳۶۲-۳۶۳، كتاب الصلاة، مطلب في فاقد وقت العشاء كاهل بلغار، ط: سعيد كراچى.

شکرانے کی نماز

☆......جس وقت کوئی بڑی نعمت حاصل ہو یا کوئی مصیبت زائل ہو، تو کم سے کم دو رکعت شکرانے کی نماز پڑھنا بہتر ہے، اور نماز کا طریقہ وہ ہے جو عام نفل نمازوں کا ہے، اس میں کوئی فرق نہیں، اگر شکرانے کی نماز ادا نہ کر سکے تو کم سے کم شکرانے کا ایک سجدہ کر لینا چاہئے، لیکن نماز کے بعد شکرانے کا سجدہ کرنا مکروہ ہے، کیونکہ ناواقف لوگ اس کو مسنون یا واجب سمجھ کر لازم سمجھیں گے اور یہ درست نہیں۔(۱)

☆......شکرانے کی نماز کا وقت اور تعداد مقرر نہیں ہے، البتہ مکروہ اوقات میں شکرانے کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اور تعداد کے اعتبار سے دو رکعت سے کم نہیں ہونی چاہئے۔

☆......نئی دلہن کے آنچل پر شکرانے کی نماز پڑھنے کا جو رواج ہے، یہ محض رسم ہے، اس کی کوئی بنیاد نہیں، باقی شکرانے کی نماز عام معمول کے مطابق پڑھنا درست ہے۔

شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا

اگر کسی پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوا، تو محض شک اور شبہ کی وجہ سے سہو سجدہ نہیں کرنا

---

(۱) وسجدة الشكر: مستحبة به يفتي لكنها تكره بعد الصلاة لان الجهلة يعتقدونها سنة او واجبة، وكل مباح يودى اليه فمكروه، الدر مع الرد: ۱۱۹/۲-۱۲۰، قبيل باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. (قوله وسجدة الشكر) .... وهي لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ مالا او ولدا او اندفعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له ان يسجد لله تعالىٰ شكراً مستقبل القبلة يحمد الله تعالىٰ فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع راسه كما في سجدة التلاوة، .... وقيل شكراً تاما لان تمامه بصلات ركعتين كما فعل عليه الصلاة والسلام يوم الفتح، الخ، شامي: ۱۱۹/۲، باب سجود التلاوة مطلب في سجدة الشكر، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱۳۶/۱، قبيل الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. وتمام الشكر في صلاة ركعتين كما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة كذا في السير الكبير، الخ، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۹۹-۵۰۰، فصل سجدة الشكر مكروهة عند ابي حنيفة رحمه الله، ط: قديمي كراچي.

چاہیئے، اور اگر اتفاق سے غلطی سے سہو سجدہ کر لیا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور آئندہ محض شک اور شبہ میں سجدہ سہو نہ کرنا چاہیئے۔(۱)

شک میں ایک رکن کی مقدار گذر گیا

اگر کسی نمازی کو نماز کی رکعت میں شک ہو گیا، اور اس شک میں ایک رکن کی مقدار (تین مرتبہ سبحان اللہ کہنے کی مقدار) وقت گذر گیا اور اس حالت میں قراءت اور تسبیح میں مشغول نہیں تھا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا، کیونکہ سوچنے کی وجہ سے دیر ہوئی، اور اگلے رکن کی ادائیگی میں تاخیر ہوگئی، اور تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔(۲)

شک ہوا تکبیر تحریمہ کے بارے میں

''تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

شلوار

''پائجامہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) اذا ظن الامام انه عليه سهوا فسجد للسهو وتابعه المسبوق في ذلک، ثم علم ان الامام لم يكن عليه سهو، فيه روايتان: واختلف المشايخ لا ختلاف الروايتين واشهر ها ان صلاة المسبوق يفسد، وقال الامام ابو حفص الكبير" لا يفسد والصدر الشهيد اخذ به في واقعاته وان لم يعلم الامام ان ليس عليه سهو لم يفسد صلاة المسبوق عندهم جميعا، خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۶۳ - ۱۶۴، كتاب الصلاة، ما يتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، قبل الفصل السادس عشر في السهو، ط: امجد اكيڈمي لاهور، اليقين لا يزول بالشک، الدر مع الرد: ۲/ ۹۵، قبيل باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) (و) اعلم انه (اذا شغله ذلک) الشک فتفكر (قدر اداء ركن ولم يشتغل حالة الشک بقراءة ولا تسبيح) ذكره في الذخيرة (وجب عليه سجود السهو، في جميع (صور الشک) سواء عمل بالتحري او بنى على الاقل، "فتح" لتاخير الركن لكن في السراج انه يسجد للسهو في اخذ الاقل مطلقا، وفي غلبة الظن ان تفكر قدر ركن، الدر مع الرد: ۲/ ۹۳ - ۹۴، باب سجود السهو، قبيل باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

شمار کرنا

نماز کی حالت میں آیت، سورت یا تسبیح کا انگلیوں سے شمار کرنا مکروہ تنزیہی ہے ،ہاں اگر انگلیوں پر شمار نہ کرے بلکہ انگلیوں کو دبا کر حساب رکھے تو مکروہ نہیں، جب کہ صلوٰۃ التسبیح میں ایک دفعہ تسبیح پڑھنے کے بعد اپنی ہاتھ کی ایک انگلی کو دبا دے، پھر دوسری تسبیح پر دوسری انگلی کو، اسی طرح تیسری، چوتھی، پانچویں کو دبا دے تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

(نوٹ) علامہ عینیؒ نے سلف سے نقل کیا ہے کہ جب ہم نیکیاں کرتے ہیں تو گنتے ہیں، لیکن جب گناہ کرتے ہیں تو گنتے نہیں۔(۲)

شناختی کارڈ

اگر تصویر والا شناختی کارڈ نمازی کی جیب میں رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز ہو جائے گی، پڑھی ہوئی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور تصویر کی وجہ سے وہ گنہگار نہیں ہوگا بلکہ شناختی کارڈ کے لئے تصویر لازم کرنے کے قانون بنانے والے حکومت

(۱) وفی القینة لابعدالتسبیحات بالاصابع ان قدر أن یحفظ بالقلب والا یغمزالاصابع شامی : ۲/۲۸ باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاة التسبیح، ط:سعید وکره تنزیها(عدالآی والسور والتسبیح بالید فی الصلاة مطلقا) ولو نفلا ،اما خارجها فلا یکره کعده بقلبه أو بغمز انامله ، وعلیه یحمل ما جاء من صلاة التسبیح .الدر مع الرد. ۱/۶۵۰ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها،مطلب اذا تردد الحکم بین سنةوبدعة کان ترک السنة اولی:ط:سعید.

(۲) وکان السلف یقولون تذنب ولا تحصی ، وتسبح وتحصی، البنایة فی شرح الهدایة: ۲/۴۴۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، عد الآی والتسبیحات فی الصلاة، ط: دار الفکر بیروت، لبنان.

کے افراد گنہگار ہوں گے۔(۱)

شوروغل کرنا

نماز کے وقت شوروغل کرنا بہت بڑا گناہ ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، دل منتشر ہو جاتا ہے، قراءت اور رکعت وغیرہ بھول جاتے ہیں، خشوع اور خضوع میں خلل آتا ہے، اس لئے اس سے بچنا اور لوگوں کے لئے اس کو روکنا ضروری ہے، اگر خود روک نہیں سکتے تو حکومت کی مدد سے روکنا ضروری ہے، باقی شوروغل کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

شوہر اور بیوی نماز پڑھیں

اگر شوہر اور بیوی جماعت کے بغیر اپنی اپنی نماز الگ الگ پڑھیں تو اس میں کوئی کراہت نہیں، البتہ بیوی کے لئے شوہر کے دائیں بائیں برابر میں کھڑی ہو کر نماز پڑھنا

---

(۱) وان یکون فوق رأسها او بین یدیه او بخذائه... تمثال..........ولا یکره لو کانت تحت قدمیه............أو علی خاتمه بنقش غیر مستبین قال في البحر ومفاده کراهة المستبین لاالمستتر بکیس أو صرةأو ثوب اخر..... أو کانت صغیرةلا تتبین تفاصیل اعضائها للناظر قائما:الدر مع الرد : ۱/ ۶۴۸ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها .مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنةأولی :ط:سعید

(۲) (قوله ورفع صوت بذکر الخ) اضطرب کلام صاحب البزازیة في ذالک .فتارةقال :انه حرام..؛ وتارة قال أنه جائز..........لانه حیث خیف الریاء أوتاذی المصلین أوالنیام ....وفي حاشیة الحموی عن الامام الشعرانی :اجمع العلماء سلفا وخلفا علی استحباب ذکر الجماعة فی المساجد وغیرها الا أن یشوش جهرهم علی نائم أو مصل أو قاری الخ .... شامي : ۱/ ۶۶۰ باب ما یفسد الصلاۃوما یکره فیها ...مطلب في رفع الصوت بالذکر،ط:سعید.
جب ذکر کا یہ حکم ہے تو غیر ذکر کا حکم اس سے سخت ہوگا۔

مکروہ ہے۔(۱)

شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا

نماز کے دوران تشہد میں "اشهد ان لا اله" کہتے وقت صرف شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا جا سکتا ہے، کسی اور انگلی سے نہیں، مثلاً کسی کے ہاتھ میں شہادت کی انگلی نہیں ہے یا ہے لیکن کٹی ہوئی یا اس میں کوئی بیماری ہے تو ان صورتوں میں دائیں یا بائیں ہاتھ کی کسی اور انگلی سے اشارہ نہیں کیا جائے گا۔

اور اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ تشہد میں جب غیر اللہ کی نفی کرنے والے الفاظ "لا الـه" کہے تو شہادت کی انگلی کو اٹھایا جائے، اور جب "الا اللّٰـه" کہا جائے تو انگلی جھکا لی جائے اور نماز ختم ہونے تک ایسا ہی رہنے دیا جائے گویا کہ شہادت کی انگلی اٹھانا غیر اللہ کی الوہیت سے انکار کرنا اور اس کا جھکا لینا اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا اقرار کرنا ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله ولا يحضرن الجماعات) لقوله تعالىٰ: وقرن في بيوتكن وقال صلى الله عليه وسلم صلاتها في قعر بيتها افضل من صلاتها في صحن دارها وصلاتها في صحن دارها افضل من صلاتها في مسجد ها وبيوتهن خيرلهن ولانه لا يؤمن الفتنة من خروجهن، البحر: ۱/۳۵۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. وقيد الاشتراک لان محاذاة المصلية لمصل ليس في صلاتها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما في فتح القدير، البحر: ۱/۳۵۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) وفي الشرنبلالية عن البرهان: الصحيح انه يشير بمسبحته وحدها، يرفعها عند النفي ويضعها عند الاثبات، الدر مع الرد: ۱/۵۰۹، (قوله بمسبحته وحدها فيكره ان يشير بالمسبحتين كما في الفتح، وغيره، شامي: ۱/۵۰۹، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها ط: سعيد كراچي. الحنفية قالو: يشير بالسبابة من يده اليمنىٰ فقط، بحيث لو كانت مقطوعة او عليلة لم يشر بغيرها من اصابع اليمنىٰ، ولا اليسرى عند انتهائه من التشهد، بحيث يرفع سبابته عند نفي الالوهية عما سوى الله تعالىٰ بقوله: "لااله الاالله" ويضعها عند اثبات الالوهية لله وحده بقوله: "الا الله" فيكون الرفع اشارة الى النفي، والوضع الى الاثبات. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۶۵، الاشارة بالاصبع السبابة في التشهد وكيفية السلام، ط: دار الفكر بيروت.

شیشے میں عکس نظر آئے

اگر نمازی کے سامنے الماری، کھڑکی یا دیوار میں شیشے لگے ہوئے ہیں اور اس میں نمازی کا عکس نظر آتا ہے تو نماز ہو جائے گی، کراہت بھی نہیں ہوگی، ہاں اگر اس سے نمازی کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور یکسوئی میں خلل واقع ہوتا ہے تو ایسا شیشہ لگانا مکروہ ہوگا۔(۱)

شیعہ کا جماعت میں شرکت کرنا

اگر جماعت کی نماز میں کوئی شیعہ درمیان میں کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو سنیوں کی نماز ہو جائے گی، لیکن آئندہ کے لئے اس شیعہ سے کہہ دیا جائے کہ وہ اپنے شیعہ مذہب سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لے ورنہ مسلمانوں کی جماعت میں نہ آیا کرے۔(۲)

شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنا

شیعہ امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں، ان کے کفریہ عقائد سے قطع نظر بھی کر لی جائے تو دونوں کے نماز کے احکام میں اتنا اختلاف ہے کہ اہل سنت والجماعت کے ساتھ

---

(۱)(تتمہ) بقي في المكروهات اشياء اخر ذكرها في المنية ونور الايضاح وغيرهما منها الصلاة بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب، ولذلك كرهت بحضرة طعام تميل اليه نفسه وسياتي في كتاب الحج قبيل باب القران يكره للمصلي جعل نحو نعله خلفه لشغل قلبه شامي: ۱/۶۵۴، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولیٰ، ط: سعيد كراچي.

(۲) فتاویٰ دار العلوم ديوبند: ۳/۶۲، الباب الخامس في الامامة، (باب الجماعة) ط: مكتبه امداديه ملتان.

نماز کے اتحاد کی کوئی شکل نہیں، اس لئے اہل سنت والجماعت والے اپنا امام اور اپنی مسجد الگ بنائیں۔(۱)

(۱) وقیده فی المحیط والخلاصة والمجتبیٰ وغیرها بان لا تکون بدعته تکفره ، فان کانت تکفره ، فالصلاة خلفه لا تجوز الخ؛ البحر : ۱/ ۳۴۹، باب الامامة، قوله و کره امامة العبد والاعرابی والفاسق الخ، ط: سعید کراچی، قال فی المرغیناني : تجوز الصلاة خلف صاحب هوی وبدعة، ولا تجوز خلف الرافضی والجهمی والقدری والمشبهة ومن یقول بخلق القرآن ، هندیة: ۱/ ۸۴، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره ،ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۱۴، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

ص

صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آ جائے

اگر صاحب ترتیب آدمی کو نماز کے دوران بھولی ہوئی نماز یاد آ جائے، اور وقت میں قضا نماز ادا کر کے وقتی نماز ادا کرنے کی گنجائش بھی ہے تو اس صورت میں جو فرض نماز ادا کر رہا ہے وہ فاسد ہو جائے گی، اور اس وقت پہلے بھولی ہوئی نماز کو ادا کرے پھر اس کے بعد وقتی نماز کو ادا کرے، اگر وقت میں اتنی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں ترتیب ختم ہو جائے گی اور جو فرض نماز پڑھ رہا ہے وہ صحیح ہو جائے گی اور بھولی ہوئی نماز بعد میں پڑھ لے۔(۱)

صاحب ترتیب کو قضا نماز یاد آ گئی

اگر صاحب ترتیب کو نماز کے دوران قضا نماز یاد آ گئی، اور وقت کے اندر اندر قضا نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے، تو اس صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی اور نماز توڑ کر پہلے قضا نماز پڑھے پھر اس کے بعد وقتی نماز پڑھے، اور اگر وقت اتنا مختصر ہے کہ وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، قضا نماز پڑھ کر وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش نہیں ہے تو اس صورت میں پہلے وقتی نماز پڑھ لے پھر اس کے بعد قضا نماز پڑھے۔(۲)

(۲،۱) ثم ضيق الوقت يعتبر عند الشروع حتىٰ لو شرع في الوقتية مع تذكر الفائتة واطال القراءة حتى ضاق الوقت لا تجوز صلاته الا ان يقطعها ويشرع فيها، ولو شرع ناسيا والمسئلة بحالها ثم تذكرها عند ضيق الوقت جازت صلاته ولا يلزمه القطع، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۲/۶۲ باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. ولا يظهر حكم الترتيب عند النسيان ما دام ناسا واذا تذكر يلزمه هندية: ۱/۱۲۳، ايضا، شامي: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. لو سقط للنسيان والضيق لم تذكر واتسع الوقت يعود اتفاقا الدر مع الرد: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

اور اگر آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد قضا نماز یاد آ گئی اور وقت میں قضا نماز پڑھ کر وقتی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور صاحبینؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱) ابوحنیفہؒ کے مذہب میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔

صاحبینؒ

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کو ایک ہی لفظ میں ''صاحبین'' کہتے ہیں، متقدمین کی اصطلاح میں شاگرد کو ''صاحب'' کہتے ہیں اور ''صاحبین'' کے معنیٰ دو شاگرد ہیں، اور یہ دونوں امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد ہیں اس لئے ان دونوں کو ''صاحبین'' کہتے ہیں۔ (۲)

صبح صادق

☆......صبح صادق اس سفیدی کو کہتے ہیں جو مشرق کی جانب جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے سورج نکلنے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے آسمان کے کنارے پر چوڑائی میں یعنی شمالاً جنوباً دکھائی دیتی ہے، اور جلدی جلدی دائیں بائیں بلکہ تمام آسمان پر پھیل جاتی

---

(۱)...... انهم اتفقوا فى المسائل الاثنى عشرية على انه لو تذكر فائتة وهو يصلى، فان كان قبل القعود قدر التشهد بطلت اتفاقا، وان كان بعده قبل السلام بطلت عنده لا عندهما، شامي: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت،(قوله فليحرر)ط: سعيد كراچي البحر: ۲/۸۸، باب قضاء الفوائت، قبل قوله فلو صلى فرضا ذاكرا فائتة،الخ.ط: سعيد كراچي.

(۲) والصاحبان: فى عرفنا الامام ابو يوسف والامام محمد رحمهما اللّٰه تعالىٰ سميا بذالك لانهما تلميذان للامام الاعظم رحمه اللّٰه تعالىٰ ،مجموعة قواعد الفقة، التعريفات الفقهية، ص: ۳۴۵،ط:مير محمد كتب خانه كراچي.

ہے، اور زمین پر روشنی ہوتی ہے۔(۱)

☆...... صبح صادق شروع ہونے کا اعتبار ہے یا اس کے پھیل جانے کا اعتبار ہے اس میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے، دوسرے قول میں وسعت زیادہ ہے، اکثر علمائے کرام اس طرف مائل ہیں، اور پہلے قول میں احتیاط زیادہ ہے، سحری کھانے میں اس کا اعتبار کرنا زیادہ مناسب ہے، اور عشاء کی نماز کے بارے میں پہلے قول پر عمل کرے، اور فجر کی نماز میں دوسرے قول کا اعتبار کرے۔(۲)

صبح صادق سے طلوع آفتاب تک وقفہ

ہمارے ملک میں صبح صادق سے طلوع آفتاب تک کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱) (من) اول (طلوع) الفجر الثاني) وهو البياض المنتشر المستطير لا المستطيل (الى) قبيل (طلوع ذكاء) الدرمع الرد: ۱/ ۳۵۹،(قوله هو البياض الخ) لحديث مسلم والترمذي واللفظ له: " لا يمنعكم من سحوركم اذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر المستطير فالمعتبر الفجر الصادق وهو الفجر المستطير في الافق: اى الذى ينتشر ضوء ه في اطراف السماء لا الكاذب وهو المستطيل الذى يبدو طويلا في السماء كذنب السرحان اى الذنب ثم يعقبه ظلمة، شامي: ۱/ ۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد.

(۲)(قوله لانه لا خلاف في طرفيه اى الطرفين الآتيين قال في الحلية نعم في كون العبرة باول طلوعه او استطارته او انتشاره اختلاف المشايخ كما في شرح الزاهدى عن المحيط. و في خزانة الفتاوى عن شرح السرخسي على الكافي وذكر فيها ان الاول احوط والثاني اوسع قال في البحر: والظاهر الاخير لتعريفهم الفجر الصادق به كما يأتي، ورده في النهر بان الظاهر الاول، لما في حديث جبريل الذى هو اصل الباب" ثم صلى بى الفجر" يعنى في اليوم الاول" حين بزق وحرم الطعام على الصائم" وبزق بمعنى بزغ، وهو اول طلوعه الخ ،شامي: ۱/ ۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال. ط: سعيد كراچي.

(۳) عمدة الفقه: ۲/ ۲۶، كتاب الصلوة، جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے،" فائدة" قبل باب الاذان، ط: اداره مجدديه ،ناظم آباد ، كراچي.

صبح صادق کے بعد نفل پڑھنا

صبح صادق کے بعد فرض نماز سے پہلے دو رکعت فجر کی سنت یا قضاء نماز کے علاوہ کوئی نفل یا سنت پڑھنا درست نہیں، اور فجر کی فرض نماز کے بعد بھی اشراق کے وقت تک فجر کی سنت یا کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۱)

صبح کاذب

''صبح کاذب'' اس سفیدی کو کہتے ہیں جو صبح صادق سے پہلے آسمان کے درمیان میں شرقاً غرباً لمبائی میں ایک ستون کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے، جس کے نیچے افق سیاہ ہوتا ہے، اس کے تھوڑی دیر بعد وہ سفیدی تاریک ہو جاتی ہے، اور اس کے نیچے سے صبح صادق کی روشنی ظاہر ہوتی ہے۔

صبح کاذب کا اعتبار نہیں ہے، اور اس سے فجر کا وقت شروع نہیں ہوتا اور روزہ دار پر کھانا پینا حرام نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) (وكذا) الحكم من كراهة نفل وواجب لغيره لا فرض وواجب لعينه (بعد طلوع فجر، سوى سنته يشغل الوقت به تقديرا، حتىٰ لو نوى تطوعا كان سنة الفجر بلا تعيين، الدر مع الرد: ۱/۳۷۵، (قوله لشغل الوقت به) اى بالفجر اى بصلاته، ففي العبارة استخدام اى لأن المراد بالفجر الزمن لا الصلاة ثم هذا علة لقوله وكره الخ. شامي: ۱/۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ،ط: سعيد كراچي. (وهما) اى الوقتان المذكوران (ما بعد طلوع الفجر الى ترتفع الشمس فانه يكره في هذا الوقت النوافل كلها (الا سنة الفجر)لما روى مسلم عن حفصة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا طلع الفجر لا يصلي الا ركعتين خفيفتين، وفي ابى داود والترمذى واللفظ له عن ابن عمر عنه عليه السلام لا صلاة بعد الفجر الا سجدتين، حلبي كبير، ص:۲۳۸ - ۲۳۹، الشرط الخامس ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) فالمعتبر الفجر الصادق وهو الفجر المستطير في الافق : اى الذى ينتشر ضوءه في اطراف السماء لاالكاذب وهو المستطيل الذى يبدو طويلا في السماء كذنب السرحان اى الذئب ثم يعقبه ظلمة، شامي: ۱/۳۵۹، كتاب الصلوة، مطلب في تعبده عليه الصلاة، والسلام قبل البعثة ،ط: سعيد كراچي.

صحت کی شرائط مفقود ہو جائیں

نماز کی صحت کی شرائط مفقود ہو جانے کے بعد کسی رکن کا ادا کرنا، یا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار اسی حالت میں رہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

صحت کی قضاء بیماری میں کرنا

مریض اپنی صحت کی حالت میں قضاء شدہ نماز کو اپنے مرض میں جس طرح پڑھنے پر قدرت رکھتا ہے اسی طرح ادا کرسکتا ہے، مثلاً صحت کی حالت میں نماز قضا ہوئی تھی، اب اگر بیماری کی حالت میں کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر پڑھے گا، تو عذر کی وجہ سے نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

(۱) وفي الشريعة ما يتوقف عليه وجود الشئي ولا يكون داخلا فيه، البحر: ١/٢٦٦، باب شروط الصلاة، ط:سعيد كراچي. شروط الصلاة، للصلاة شروط تتوقف عليهاصحتها .فلا تصح الا بها. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ١/١٦٧. شروط الصلاة.ط:دارالفكر.

الحنفيه قسموا شروط الصلوة الى قسمين: شروط وجوب، وشروط صحة ... ... واما شروط الصحة فهي ستة :طهارة البدن من الحدث والخبث وطهارة الثوب من الخبث، وطهارة المكان من الخبث، وستر العورة، والنية، واستقبال القبلة .كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ١/١٧٨، شروط الصلاة،ط:دارالفكر(ويمنع)حتى انعقادها (كشف ربع عضو)قدر اداء ركن بلا صنعه .الدر مع الرد: ١/٤٠٨ (قوله حتى انعقادها) اى ويمنع صحة الصلاة حتى انعقادها ، والحاصل أنه يمنع الصلاة في الابتداء ويرفعها في البقاء (قوله قدراداء ركن)أى بسنته منية قال شارحها وذالك قدر ثلاث تسبيحات الخ.....شامي: ١/٤٠٨ باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد :ط: سعيد كراچي.

(۲) وان قضى في المرض فوائت الصحة قضاها كما قدر قاعدا او مؤمنا كذا في السراجية هندية: ١/١٣٨، قبيل الباب الخامس عشر في صلاة المسافر،ط: رشيديه كوئثه.

"صدق اللّٰہ ورسولہ" کہنا

اگر کسی نمازی نے نماز کے اندر امام سے کسی آیت کو سن کر " صدق اللّٰہ ورسولہ " کہا تو نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ اس نے قصداً جواب میں کہا، اور قصداً جواب میں کچھ کہنے کی صورت میں نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ (۱)

صف اول

''صف اول'' وہ ہے جو امام کے قریب ہو، موذن اقامت کے لئے امام کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے اس کے ساتھ نمازیوں کی جو صف ہے وہ صف اول ہی شمار ہوگی۔ (۲)

صف اول میں جگہ خالی ہے

جماعت کی نماز ہورہی ہے اور لوگ نیت باندھ چکے ہیں، اگر بعد میں آنے والا آدمی پہلی صف میں جگہ خالی دیکھے، تو وہ شخص صفوں کے کناروں سے جا کر خالی جگہ پر کھڑا

---

(۱) [فروع] سمع اسم اللہ تعالی فقال جل جلالہ أو النبی ﷺ فصلی علیہ، أو قراءة الامام فقال صدق اللہ ورسولہ، تفسد ان قصد جوابہ. الدر مع الرد: ۱/۶۲۱ (قولہ تفسد ان قصد جوابہ) ذکر فی البحر: أنہ لوقال مثل ما قال المؤذن، ان اراد جوابہ تفسد وکذالو لم تکن لہ نیة لان الظاہر أنہ اراد بہ الاجابة الخ شامی: ۱/۶۲۱ باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، مطلب المواضع التی لا یجب فیہا رد السلام، ط: سعید، ہندیة: ۱/۹۹ الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ط: رشیدیہ.

(۲) ویؤخذ من تعریف الصف الاول بما ہو خلف الامام أی لا خلف مقتد آخر "شامی: ۱/۵۷۰، الصلاة، باب. الامامة. مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط: سعید کراچی.

ہوسکتا ہے۔(١)

صف اول میں جگہ نہیں ملی

اگر پہلی صف میں جگہ نہیں ملی اور دوسری صف میں کوئی نہیں تو انتظار کرے تاکہ دوسرا نمازی آجائے، جب دوسرا نمازی آجائے تو اس کے ساتھ مل کر دوسری صف بنائے، اور اگر کوئی نمازی نہیں آیا تو پہلی صف سے ایسے آدمی کو پیچھے دوسری صف میں کھینچ لے جو مسئلہ جانتا ہو، اور اگر مسئلہ جاننے والا کوئی شخص نظر نہ آئے تو تنہا امام کے پیچھے اور صف کے بیچ میں کھڑا ہو جائے، نماز ہو جائے گی۔(٢)

---

(١) ولو وجد فرجةفي الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصير هم وفي الحديث "من سد فرجةغفرله "وصح خيار كم الينكم مناكب في الصلاة"وبهذا يعلم جهل من يستمسك عند دخول داخل بجنبه في الصف يظن انه رياء كما بسطه في البحر الدر مع الرد: ١/٥٧٠، (قوله لتقصير هم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا وفي القنية :قام في اخر صف و بينه و بين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه ،دل عليه مافي الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم :من نظر الى فرجة في صف فليسدها بنفسه فان لم يفعل فمر مار فليتخط على رقبته فانه لا حرمة له اى فليتخط المار على رقبته من لم يسد الفرجة. شامي : ١/٥٧٠، باب الامامة مطلب في الكلام على الصف الاول. ط :سعيد كراچي. البحر: ١/٣٥٣-٣٥٤،باب الامامة. ط. سعيد. و : ١/٦١٩،ط: رشيدية كوئٹه.

(٢) ومتى استوى جانباه يقوم عن يمين الامام أن امكنه ،وان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتى يجئ اخر فيقفان خلفه،وان لم يجئ حتى ركع الامام يختار أعلم الناس بهذه المسئلة فيجذبه ويقفان خلفه ولولم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة ،ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا خلافا لاحمد "شامي : ١/٥٦٨، باب الامامة،ط:سعيد كراچي.

وفيه ايضا :كتاب الصلاة ،باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها ،:١/٦٤٧ :ط: سعيد كراچي.

البحر الرائق : ١/٦١٧ .. كتاب الصلاة ،باب الامامة،ط:رشيدية كوئٹه.

صف اول میں زبردستی گھس جانا

جب نمازی مسجد میں نماز پڑھنے کے ارادے سے آئے تو شروع ہی سے پہلی صف میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے، آگے کی صفوں میں جگہ ہوتے ہوئے پیچھے بیٹھنا اور بعد میں دھکے بازی کر کے زبردستی پہلی صف میں گھس جانا نمازیوں کو تکلیف پہنچانا ہے اور یہ حرکت نازیبا اور سخت مکروہ ہے۔(۱)

صفائی ستھرائی کا راز

☆...... بادشاہوں کے دربار میں شامل ہونے کے لئے پاک صاف لباس پہن کر پاکیزہ جگہ میں کھڑا ہونا یا بیٹھنا ضروری ہے، گندے کپڑے اور گندی جگہ میں رہنے والے کو بادشاہ کے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں ہوتی، جیسے لباس کی صفائی اور مکان کی ستھرائی دنیا کے بادشاہوں کو پسند ہے، ایسے ہی ساری کائنات کے خالق، بادشاہوں کے بادشاہ، مالک الملک، پاک ذات اللہ تبارک وتعالیٰ کو بھی پاکیزگی اور لباس کی صفائی ستھرائی، مکان اور دل کی نظافت اور پاکیزگی مدنظر ہے، کیونکہ وہ پاک ہے اور پاکی کو چاہتا ہے اور ہر قسم کی ناپاکی، گندگی اور میل کچیل سے اس کو نفرت اور کراہت ہے، اس لئے نماز میں مکان کی پاکی اور لباس کی ستھرائی ضروری اور لازمی شرائط میں سے ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا "وثیابک فطھر والرجز فاھجر" اپنے لباس کو پاک کر اور گندگی سے کنارہ کر۔

---

(۱): الافضل أن یقف فی الصف الاخر اذا خاف ایذاء أحد، قال علیه الصلاة والسلام: "من ترک الصف الاول مخافة أن یوذی مسلما أضعف له أجر الصف الاول" شامی: ۱/ ۵۶۹: الصلاة، باب الامامة، قبیل مطلب فی جواز الایثار بالقرب، ط: سعید کراچی.

☆......ناپاکی، گندگی اور میل کچیل سے شیطان کو مناسبت ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے کے لئے شیطان کے ساتھ مناسبت رکھنے والی تمام چیزوں سے مکمل طور پر دور رہنا ضروری ہے، ورنہ دل نماز میں مکمل طور پر اللہ کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ (۱)(احکام اسلام عقل کی نظر میں مع اختصار ص ۵۴)

صف ثانی کہاں سے بنائیں

اگر پہلی صف پوری ہوگئی تو دوسری صف امام کے پیچھے سے شروع کرنی چاہئے۔(۲)

---

(۱): کُلّنا نعلم ان الانسان اذا قذر الثیاب والاعضاء اشمأزت منه النفوس، وتحولت عنه القلوب والعیون، وکذالک اذا أراد احد ان یقابل ملکا أو أمیرا فلا بد من أن یلبس احسن الثیاب وانظفها ویزیل ماعلی جسمه من الاوساخ والأدران وما فی حکم هذا حتی لا یراه فی حالة تبغضه الیه، واذا کان الامر کذالک مع المخلوقین بعضهم لبعض فکیف یکون حال من یقف بین یدی رب الارباب وملک الملوک؟ ان الشارع الحکیم فرض الوضوء والغسل لأجل ان یکون الانسان خالیا من الاقذار والاوساخ عند أداء الفریضة وان هناک حکمة اخری وهی ان الملئکة فی اوقات الصلاة تکره ان تری المصلی وسخ الثیاب کریه الرائحة. حکمة التشریع وفلسفته: ۱/ ۹۰ حکمة الطهارة فی العبادات، ط: انصاری کتب خانه بازار کتاب فروشی کابل .وفیه ایضا: أن الصلاة خدمة الرب وتعظیمه جل جلاله، وعم نواله، وخدمة الرب وتعظیمه بکل الممکن فرض، ومعلوم أن القیام بین یدی الله ببدن طاهر وثوب طاهر علی مکان طاهر ابلغ فی التعظیم واکمل فی الخدمة من القیام ببدن نجس وثوب نجس علی مکان نجس کما فی خدمة الملوک فی الشاهد. ۱/ ۹۳.

(۲): قال علیه الصلوٰة والسلام "توسطوا الامام وسدوا الخلل" ومتیٰ استویٰ جانباه یقوم عن یمین الامام ان امکنه وان وجد فی الصف فرجة سدها والا انتظر حتیٰ یجیئ آخر فیقفان خلفه، وان لم یجئ حتیٰ رکع الامام یختار اعلم الناس بهذا المسئلة فیجذبه ویقفان خلفه ولو لم یجد عالما یقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة، ولو وقف منفردا بغیر عذر تصح صلاته عندنا خلافا لاحمد. شامی: ۱/ ۵۶۸، باب الامامة، قبیل مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب، ط: سعید کراچی.

صف سے پیچھے ہو جانا

بعض جگہ طلبہ اور اساتذہ جماعت کی نماز میں ایک صف میں شریک رہتے ہیں جب امام سلام پھرتا ہے، تو جو طالب علم اپنے استاذ کے پاس ہوتا ہے وہ ادباً پیچھے کھسک کر بیٹھتا ہے، یہ جائز ہے، اسی طرح استاذ کے برابر میں بیٹھے رہنا بھی درست ہے۔(۱)

صف سیدھی کرنے کا طریقہ

صف سیدھی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ تمام نمازی ٹخنے اور ایڑھیاں پیچھے سے برابر کر کے کھڑے ہو جائیں صف سیدھی ہو جائے گی آگے سے انگلیوں کو برابر کرنے کی

---

(۱) وفي حاشية الاشباه للحموي عن المضمر عن النصاب : وان سبق احد الى الصف الاول فدخل رجل اكبر منه سنا، او اهل علم ينبغي ان يتاخر ويقدمه تعظيما له، آه فهذا يفيد جواز الايثار بالقرب بلا كراهة خلافا للشافعية، اقول : وينبغي تقييد المسألة بمااذاعارض تلك القربة بما هو افضل منها كاحترام اهل العلم والاشياخ" شامي: ۱/ ۵۲۹ الصلوة :باب الامامة ،مطلب في جواز الايثار بالقرب ،ط:سعيد.

(قوله وقيل يستحب كسر الصفوف) ليزول الا شتباه عن الداخل المعاين للكل في الصلاة البعيد عن الامام ،وذكره في البدائع والذخيرة عن محمد، ونص في المحيط على انه السنة كما في الحلية وهذامعنى قوله في المنية: والاحسن أن يتطوع في مكان اخر .قال في الحلية واحسن من ذلك كله ان يتطوع في منزله ان لم يخف مانعا .شامي: ۱/ ۵۳۱، باب الامامة مطلب فيما لو زاد على العدد الوارد في التسبيح عقب الصلاة: ط:سعيد،وحق الاستاذ على التلميذ واحد على السواء.وهو لايفتتح الكلام قبله .ولا يجلس مكانه وان غاب ،ولا يرد عليه كلامه ،ولا يتقدم عليه في مشيه.شامي :۶/ ۷۵۲ كتاب الخنثى ،مسائل شتى:ط:سعيد.

ضرورت نہیں ہے۔(۱)

صف سیدھی ہو جائے گی

☆......اگر جماعت کی نماز میں ٹخنہ ٹخنے کی سیدھ میں اور مونڈھا مونڈھے کی سیدھ میں ہو تو اس سے صف سیدھی ہو جائے گی۔

☆......ٹخنے اور ایڑھیاں برابر کر کے کھڑے ہوں، آگے سے انگلیوں کو برابر کرنے کی ضرورت نہیں ہے(۲)

صف کا خلا کیسے پر کیا جائے

☆......اگر کوئی شخص کسی صف سے وضو ٹوٹنے کی وجہ سے لوگوں کو چیرتا ہوا نکل گیا، تو پچھلی صف والوں پر واجب ہے کہ از خود آگے بڑھ کر اس خلا کو پُر کریں، اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو بعد میں آنے والا شخص صف کے سامنے سے گذر کر یہاں کھڑا ہو، اگر صف کے سامنے سے گذرنے کی جگہ نہ ہو تو صف چیر کر یہاں آئے اور خلا پُر کرے۔(۳)

☆......صف کا خلا پُر کرنے کے لئے نمازی کے سامنے سے گذرنا جائز ہے۔(۴)

صف کی ترتیب

اگر امام کے ساتھ مرد، بچے، عورتیں اور مخنث سب جمع ہیں تو صف بنانے کی ترتیب یہ ہے کہ آگے مردوں کی صف بنے، پھر ان کے پیچھے بچوں کی صف بنے، پھر ان

---

(۱): ویسووا مناکبھم الخ..... الدر مع الرد: ۱/۵۶۸ باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش منها، ط: سعيد. وان تفاوتت الاقدام صغرا و كبرا فالعبرة بالساق والكعب. البحر. ۱/۳۵۳ باب الامامة قوله ويقف الواحد عن يمينه. ط: سعيد

(۲): ایضا.

(۳): ''صف اول میں جگہ خالی ہے'' کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۴): أیضا.

کے پیچھے مخنثوں کی صف بنے، پھر ان کے بعد عورتوں کی صف بنے۔(۱)

صف کی چوڑائی کم ہو

اگر مصلے یا صف کی چوڑائی اتنی کم ہے کہ اس پر سجدہ نہیں ہوسکتا، تو جس طرح چاہیں کریں خواہ پیر مصلے اور صف پر ہوں اور سجدہ فرش پر ہو، یا پیر نیچے ہو اور سجدہ صف پر ہو، دونوں صورتیں صحیح ہیں، البتہ فرش کا پاک ہونا ضروری ہے، تاکہ سجدہ یا پیر ناپاک جگہ پر نہ ہو۔(۲)

صف کے باہر نیت نہ باندھے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز کے لیے ایسے وقت آیا کہ امام رکوع میں ہے اور سب سے پچھلی صف میں کوئی جگہ خالی ہے، تو صف میں کھڑے ہو کر نیت باندھے، صف کے باہر اکیلے کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ نہ کہے، خواہ اس میں رکعت جاتی رہے، صف سے باہر کھڑا ہو کر نیت باندھ لینا مکروہ ہے، اور اگر پچھلی صف میں جگہ نہیں بلکہ کسی اور صف میں جگہ خالی ہے تب بھی صف میں کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے، صف سے باہر اکیلا کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ نہ کہے، ہاں اگر صفوں میں جگہ خالی نہیں تو صف کے پیچھے ہی تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لے۔(۳)

---

(۱):(ویصف).....(الرجال).....(ثم الصبیان).....(ثم الخناثی ثم النساء):.....در المختار مع الدر: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة. ط:سعید، البحر الرائق: ۱/ ۶۱۶ــ ۶۱۷، ط: رشیدیه، و ۱/ ۳۵۳. ط:سعید. فتح القدیر: ۱/ ۳۱۱، ط:رشیدیه. هندیة، ۱/ ۸۸ـ ۸۹ رشیدیه، الباب الخامس، فی الامامة، الفصل الخامس: فی مقام الامام و المأموم.

(۲):"ولا باس بالصلاة علی الطنافس واللبود وسائر الفرش اذا کان المفروش رقیقا وعلی الارض وعلی ما أنبته الارض أفضل" حلی کبیر ۳۶۰. کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة. ط:سهیل اکیڈمی، لاهور.

(۳):الحنفیة ــ قالوا: اذا جاء الی الصلاة أحد فوجد الامام راکعا، فان کان فی الصف الاخیر فرجة فلا یکبر للاحرام خارج الصف، بل یحرم فیه، ولو فاتته الرکعة، ویکره له ان یحرم خارج الصف، اما اذا لم یکن فی الصف الاخیر فرجة، فان کان فی غیره من الصفوف الا حری فرج لا یکبر خارجها ایضا، وان لم یکن بهافرج کبر خلف الصفوف الخ.... کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة. ۱/ ۴۳۳: کتاب الصلاة، کیف یقف المأموم مع امامه، ط: دار الفکر.

صف کے جوانب کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے

☆......صف اول میں بھی دائیں بائیں اور امام کے برابر پیچھے کھڑے ہونے کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے، جو شخص امام کے بالکل پیچھے کھڑا ہوتا ہے اس پر رحمت زیادہ نازل ہوتی ہے اور اس کو ثواب زیادہ ملتا ہے، پھر اس کے بعد دوسرے درجے میں امام کے دائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے، پھر اس کے بعد تیسرے درجے میں امام کے بائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب زیادہ ہے۔(۱)

☆......اگر امام کے پیچھے صف میں جگہ نہیں تو اس میں زبردستی گھس کر دوسرے نمازیوں کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں اس لئے ایسی صورت میں جہاں جگہ مل جائے وہیں کھڑا ہو جائے۔(۲)

☆......صف کی دائیں جانب کھڑے ہونے کا ثواب بائیں جانب کھڑے ہونے سے زیادہ ہے تاہم اگر دائیں طرف آدمی زیادہ ہو تو بائیں طرف ہونا ضروری ہے تا کہ صف کا دونوں جانب کا توازن برابر ہو اور یہ سنت ہے۔(۳)

صف میں پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

''پاؤں پھیلا کر بیٹھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) روی فی الأخبار ان اللّٰہ تعالی اذا انزل الرحمة علی الجماعة ینزلها اولا علی الامام. ثم تتجاوزعنه الی من بحذائه فی الصف الاول ،ثم الی الميامن ،ثم الی المياسر ،ثم الی الصف الثانی وروی عنه علیه السلام انه قال یکتب للذی خلف الامام بحذائه مائة صلاة وللذی فی الجانب الایمن خمسة وسبعون صلاة وللذی فی الجانب الایسر خمسون صلوة؛ وللذی فی سائر الصفوف خمسه وعشرون صلوة. البحر الرائق ،باب الامامة ص ۶۱۹ ط،رشیدیة ،وص: ۳۵۴ ط،سعید. شامی: ۵۶۹/۱، باب الامامة مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب ،ط: سعید.

(۲)(تنبیه) قال فی المعراج: الافضل ان یقف فی الصف الآخر اذا خاف ایذاء احد قال علیه الصلاة والسلام "من ترک الصف الاول مخافة ان یؤذی مسلما اضعف له اجر الصف الاول"، وبه اخذا ابو حنیفة ومحمد ، وفی کراهة ترک الصف الاول مع امكانه خلاف اه ای لو ترکه مع عدم خوف الایذاء وهذا لو قبل الشروع فلو شرعوا وفی الصف الاول فرجة له خرق الصفوف ، شامی: ۵۶۹/۱ ،باب الامامة،مطلب فی کراهة قیام الامام فی غیر المحراب،ط:سعید کراچی.

(۳)انظر الحاشیة رقم : ۱ السابق، ورقم ۱ اللاحق علی الصفحة الآتیة.

صف میں جگہ نہ ہو

اگر ''صف'' میں جگہ نہیں تو امام کے رکوع کرنے تک انتظار کرے، اگر کوئی آجائے تو اس کے ساتھ امام کی سیدھ میں صف کے پیچھے کھڑا ہو جائے، اور اگر کوئی نہ آئے تو تنہا ہی امام کی سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔(۱)

صف میں خالی جگہ نہ ہو

جماعت کی نماز میں مقتدیوں کو مل کر کھڑا ہونا چاہئیے، درمیان میں خالی جگہ چھوڑنا درست نہیں، اگر درمیان میں خالی جگہ ہے تو اس کو پُر کرنا لازم ہے۔(۲)

صف میں ذرا سرک کر بیٹھنا

جماعت کی نماز میں امام کے سلام کے بعد بعض مقتدی صف سے آگے پیچھے ذرا سرک کر قبلہ رو بیٹھ کر تسبیح پوری کر کے امام کے ساتھ دعا میں شرکت کر کے فارغ ہو جاتے ہیں، یہ جائز ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۳)

---

(۱) ومتي استوى جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه، وان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتىٰ يجيء آخر فيقفان خلفه..... ولو لم يجد عالما يقف خلف الصف بحذاء الامام للضرورة، ولو وقف منفردا بغير عذر تصح صلاته عندنا، شامي: ۱/ ۵۶۸، باب الامامة قبيل مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط:سعيد كراچي. وفيه ايضا : كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، : ۱/ ۶۴۷، ط:سعيد كراچي. البحر الرائق ، كتاب الصلاة، باب الامامة : ۱/ ۶۱۷، ط:رشيديه كوئٹه. وينبغي ان يكملوا ما يلي الامام من الصفوف ثم ما يلي ما يليه وهلم جرا واذا استوىٰ جانبا الامام فانه يقوم الجائي عن يمينه وان ترجح اليمين، فانه يقوم عن يساره، وان وجد في الصف فرجة سدها والا فينتظر حتىٰ يجئي آخر الخ،البحر : ۱/ ۳۵۳، باب الامامة، قوله: ويصف الرجال ثم الصبيان، الخ،ط: سعيد كراچي.

(۲) عن ابن عمر انه صلى الله عليه وسلم قال اقيموا الصفوف ، وحاذوا بين المناكبوسدوا الخلل ولينوا بايديكم اخوانكم لا تذروا فرجات للشيطان من وصل صفا وصله الله ومن قطع صفا قطعه الله..... وجد في الصف الاول فرجة دون الثاني فله ان يصلي في الصف الاول ،ويخرق الثاني، لانه لا حرمة له لتقصيرهم حيث لم يسدوا الصف الاول ،البحر الرائق : ۱/ ۶۱۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط:رشيديه كوئٹه. وص: ۱/ ۳۵۳۔ ۳۵۴، ط: سعيد كراچي.

(۳)''صف سے پیچھے ہو جانا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

صفوں کو برابر کرنے کی وجہ

مرد حضرات کے لئے فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا قریب قریب واجب ہے اور اس کا ثواب بھی زیادہ ہے، اور اس سے قوم میں وحدت پیدا ہوتی ہے، پھر اس وحدت کو عملی رنگ میں لانے کی یہاں تک ہدایت اور تاکید ہے کہ باہم سب کے پاؤں بھی برابر ہوں اور صف سیدھی ہو، اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ گویا کہ پوری دنیا کے تمام انسان ایک ہی انسان کے حکم میں ہے ایک کی عادت اطوار دوسرے میں سرایت کر سکیں، اور آپس میں وہ امتیاز جس میں خودی اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے باقی نہ رہے۔ (احکام اسلام ص ۶۸)(۱)

صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑنا

صفوں کے درمیان خالی جگہ چھوڑ کر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نماز تو ہو جاتی ہے مگر سنت کے خلاف کرنے کی وجہ سے مکروہ ہوگا، اس لئے صفوں کو متصل کرنا چاہئیے اور

(۱): وأيضا فمراد الله من نصب هذه الامة أن تكون كلمة الله هي العليا وأن لا يكون في الارض دين أعلى من الاسلام ولا يتصور ذالك الا بأن يكون سنتهم أن يجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وباديهم وصغرهم وكبير هم لما هو أعظم شعائره وأشهر طاعاته،فلهذه المعاني انصرفت العناية التشريعية الى شرع المجمعة والجماعات ،والترغيب فيها وتغليظ النهي عن تركها .(حجة الله البالغة ،صلاة الجماعة: ۲/۲۵ ط:صديقية) فمنها الاجتماع ووجود المسلمين في صف واحد وراء امام واحد.............وهناك حكمة أخرى وهي :ان صلاة الجماعة من شأنها ان تجمع المسلمين ولو لم تكن بينهم معرفة ،فاذاما اجتمع المسلمون في صف واحد وراء الامام ويستقبلون القبلة التي في استقبالها معنى الوحدة والاتحاد حصل بينهم التعارف والتوادد والتآخي وما هو سبب في تآلف القلوب ،ذلك التالف الذي عليه سعادة الحياة الحقيقية. حكمة التشريع وفلسفته. ۱/۱۳۱-۱۳۲ :حكمة صلاة الجماعة .ط:انصاري كتب خانه بازار كتاب فروشي كابل الفتوحات المكية. ۱/۴۵۱ .فصل بل وصل في الصفوف وصل فيمن صلى خلف الصف وحده .ط:دار صادر بيروت ـ وأما حكمة مشروعيتها فقد ذكر في ذالك وجوه :احدها قيام نظام الالفة بين المصلين لهذه الحكمة شرعت المساجد في المحال لتحصيل التعاهد باللقاء في اوقات الصلوات بين الجيران ،ثانيها دفع حصر النفس ان تشتغل بهذه العبادة وحدها الخ .البحر ۱/۳۴۶ باب الامامة.ط:سعيد.

درمیان میں خالی جگہ نہیں چھوڑنی چاہیئے۔(۱)

صفوں میں کھڑے ہونے کا طریقہ

لوگوں کو چاہیئے کہ جب جماعت کی نماز کے لئے صفوں میں کھڑے ہوں تو جم کر کھڑے ہوں، اور خالی جگہ کو پُر کریں، اور ان کے مونڈھے صفوں میں برابر اور ایک دوسرے سے ملے رہیں۔(۲)

صلوٰۃ

''صلوٰۃ'' کے معنیٰ دعا کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں ''صلوٰۃ'' اس خاص عبادت کا نام ہے جو ارکان وشرائط کے ساتھ چند مخصوص اقوال وافعال کی صورت میں ادا کی جاتی ہے، جس کی ابتداء تکبیر تحریمہ سے ہوتی ہے اور اختتام سلام پر ہوتا ہے، فارسی، اردو اور بنگلہ زبان میں اس کو نماز کہتے ہیں۔(۳)

صلوٰۃ الاوابین

☆......عام طور پر مغرب کی نماز کے بعد جو نوافل ادا کی جاتی ہے ان کو ''صلوٰۃ الاوابین'' کہتے ہیں، یہ کم از کم چھ رکعات اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعات ہیں، اور بہتر یہ

---

(۱). کقیامه فی صف خلف صف فیه فرجة. الدر مع الرد: ۱/۵۷۰. (قوله کقیامه فی صف) هل الکراهة فیه تنزیهیة او تحریمیة و یرشد الی الثانی قوله علیه الصلاة و السلام و من قطعه قطعه الله :(رد المختار ۱/۵۷۰) باب الامامة مطلب فی الکلام علی الصف الاول ط:سعید و ان وجد فی الصف الاول فرجة دون الصف الثانی یخرق الصف الثانی هندیة ۱/۸۹. الباب الخامس فی الامامة ؛الفصل الخامس فی بیان مقام الامام ولماموم؛ط،رشیدیه ،البحر الرائق :۱/۳۵۳،.:۱/۲۱۸ـ ۲۱۹. باب الامامة .ط. رشیدیه کوئٹه.

(۲) قال:واذا قاموا فی الصفوف تراصوا وسووا بین مناکبهم؛ لقوله علیه الصلاة والسلام "تراصوا والصقوا المناکب بالمناکب (المحیط البرهانی ۲/۲۰۲ کتاب الصلاة ،الفصل السابع، فی بیان مقام الامام والمأموم ،ط:ادارة القران ،وینبغی أن یأ مرهم بأن یتراصوا ویسد واالخلل ویسووامناکبهم (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۸) کتاب الصلاة.باب الامامة ،ط:سعید البحرالرائق ۲۱۸ــ۲۱۹ط رشیدیه و ۱/۳۵۳ ط سعید سنن ابی داود ۱/۱۰۶ کتاب الصلاة،باب تسویة الصفوف .ط:رحمانیه.

(۳)هی لغة الدعاء وشرعا الافعال المخصوصة من القیام والقراءة والرکوع والسجود ،(البحر الرائق: ۱/۴۲۳ کتاب الصلاة ،ط ،رشیدیه ۱/۲۴۴ .ط:سعید .وهی فی اللغةعباره عن الدعاء وفی الشرع عبارة عن الارکان المعهودة والافعال المخصوصة،(العنایة شرح الهدایة) ۱/۱۸۱.

ہے کہ مغرب کی دو سنت موکدہ کے علاوہ چھ رکعتیں پڑھی جائیں، تاہم اگر وقت کم ہے تو سنت موکدہ کے بعد دو دو کر کے مزید چار رکعات پڑھ لی جائیں تب بھی انشاء اللہ اوابین کی نماز کی فضیلت حاصل ہو جائے گی۔(۱)

☆......حدیث میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات زبان سے نہ نکالے تو یہ چھ رکعات اس کے لئے بارہ سال کی عبادت کے برابر شمار ہوں گی''۔(۲)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ''جس شخص نے مغرب کے بعد بیس

=ط: دار الكتب العلميه، تبيين الحقائق، كتاب الصلاة ۱/۲۱۳ ط سعيد، مظاهر حق ۱/۱۰۵.
معنى الصلاة في اللغة: الدعاء بخير، قال تعالى: "وصل عليهم" أى ادع لهم، وانزل رحمتك عليهم، ومعناها في اصطلاح الفقهاء: اقوال وافعال مفتتحة بالتكبير، مختتمة بالتسليم بشرائط مخصوصة، وهذا التعريف يشمل كل صلاة مفتتحة بتكبيرة الاحرام ومختتمة بالسلام. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۱۷۵ تعريف الصلاة. ط: دار الفكر.

(۱): قال رحمه الله - والسّت بعد المغرب لما روى عن ابن عمر أنه عليه الصلاة والسلام قال: "من صلى بعد المغرب ست ركعات كتب من الاوابين وتلا قوله تعالى "فانه كان للأوبين غفورا" تبيين الحقائق ۱/۴۳۰ باب الوتر والنوافل، ط: سعيد، هندية ۱/۱۱۲ الباب التاسع في النوافل ط: رشيدية، بدائع الصنائع: ۱/۶۳۸. كتا ب الصلوة، فصل في صلوة المسنو نة، ط، دار احيا ء التراث العربي، ۱/۲۸۵، ط: سعيد (و ست بعد المغر ب) ليكتب من الاوابين (بتسليمة) او ثنتين او ثلاث والاو ل اد وم واشق، وهل تحسب المو كد فمن المستحب و يو دى الكل بتسليمة واحدة، اختا ر الكما ل، الد ر مع الر د ۲/۱۳ (قو له و هل تحسب المو كد) اى في الار بع بعد الظهر وبعد العشا ء و الست بعدالمغر ب (قو له اختا ر الكما ل) نعم اذكر الكما ل في فتح القد ير انه و قع اختلا ف بين اهل عصر ه في ان الا ر بع المستحبة هل هى ا ر بع مستقلة غير ر كعتى الراتبة او ار بع بهما؟ و على الثا ني هل تو د ى معهما بتسليمة و احد ة اولا فقا ل جما عة لا، و اختا ر هو انه اذ ا صلى ار بعا بتسليمة اوتسليمتين وقع عن السنة و المند و ب، وحقق ذالك بما لا مزيد عليه و اقر ه في شر ح المنيه والبحر وا لنهر شامي ۲/۱۴ با ب الو تر و النوافل، مطلب في السنن و النوافل، ط: سعيد.

(۲) عن ابى هر يرة قال قال ر سو ل الله صلى الله عليه و سلم من صلى بعد المغر ب ست ر كعا ت لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبا دة ثنتي عشرة سنه (جا مع الترمذى ۱/۹۸، ابو اب الصلوة، باب ما جاء في فضل التطو ع ست ر كعات بعد المغر ب ابن ماجه ص/۸۱، باب ما جاء في الست الر كعات بعد المغر ب ط: قديمي.

رکعتیں پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادے گا''۔(۱)

علمائے کرام اور بزرگان دین اس نماز کو بڑے اہتمام سے پڑھتے تھے، ہم سب کو بھی اس کا اہتمام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطاء فرمائیں، آمین۔

☆......اوابین کی نماز مستحب ہے۔(۲)

صلوٰۃ التسبیح

☆......''صلوٰۃ التسبیح'' کی نماز مستحب ہے، (۳) اور اس کا ایک خاص طریقہ ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو بڑے اہتمام کے ساتھ سکھایا تھا، اور یہ فرمایا تھا کہ اس نماز کو پڑھنے سے اگلے، پچھلے، نئے پرانے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر آپ سے ہو سکے تو اس نماز کو ہر روز ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی استطاعت نہیں تو ہر جمعہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی استطاعت نہیں تو مہینے میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں، اگر اس کی بھی طاقت نہیں تو سال میں ایک مرتبہ

---

(۱) عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من صلى بعد المغرب عشرين ركعة بنى الله له بيتا في الجنة ، ترمذي: ۹۸/۱ ، ابواب الصلاة، باب ماجاء في فضل التطوع ست ركعات بعد المغرب، ط: قديمي كراچي. ،سنن ابن ماجه،ص: ۹۸ ، كتاب الصلاة، باب ماجاء في الصلاة بين المغرب والعشاء، ط: قديمي كراچي.

(۲) (قوله وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعدها والست بعد المغرب)... واما الستة بعد المغرب فلما روى ابن عمر رضي الله عنهما انه صلى الله عليه وسلم قال من صلى بعد المغرب ست ركعات كتب من الاوابين وتلا قوله تعالىٰ: انه كان للاوابين غفورا ، البحر: ۵۰/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، بدائع الصنائع: ۲۸۵/۱ ، فصل في الصلاة المسنونة، ط: سعيد كراچي.

(۳)ونص على استحبابها من الشافعية ابو حامد والمحاملي والجويني وابنه امام الحرمين والغزالي القاضي حسين والبغوى والمستولي وزاهر بن احمد السرخسي والروياني وغيرهم ومن الحنفية صاحب القنية وصاحب الحاوى القدسي وصاحب الحلية وصاحب البحر وغيرهم (معارف السنن ۲۸٦/۱ ،باب ماجاء في صلاة التسبيح ط؛دار التصنيف بنوری تاون.

پڑھ لیا کریں ورنہ تمام عمر میں ایک مرتبہ پڑھیں۔ (ترمذی)(۱)

☆……آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اگر تمہارے گناہ "عالج" کی ریت کے برابر ہوں تب بھی اس نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں گے"۔

"عالج" ایک جگہ کا نام ہے جو ریتیلے علاقے میں واقع تھی جہاں ریت بہت ہوتی تھی۔ (۲)

☆……بزرگان دین اور اولیاء کرام اس نماز کا خاص اہتمام کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ جیسے عظیم محدث روزانہ ظہر کے وقت اذان اور اقامت کے درمیان یہ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت عبدالعزیز بن ابی داودؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص جنت میں جانا چاہے وہ "صلوٰۃ التسبیح" کا اہتمام کرے۔

حضرت ابوعثمان خیریؒ فرماتے ہیں کہ "مصیبتوں اور غموں سے نجات کے لئے میں نے صلوٰۃ التسبیح سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا۔

☆……بعض محققین کا قول ہے کہ اس قدر فضیلت معلوم ہو جانے کے بعد پھر

---

(۱) عن ابی رافع قال قال رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یاعم الااصلک الااحبوک الاانفعک قال بلی یارسول اللہ قال یاعم! صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا انقضت القراءۃ فقل: اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ خمس عشر مرۃ قبل ان ترکع ثم ارکع فقلھاعشرثم ارفع راسک فقلھا عشرا ثم اسجد فقلھا عشرا ثم ارفع راسک فقلھا عشرا ثم اسجد، فقلھا عشرا ثم ارفع راسک فقلھا عشرا قبل ان تقوم فذالک خمس و سبعون فی کل رکعۃ وھی ثلاث مائۃ فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا اللہ لک قال یا رسول اللہ ومن یستطیع أن یقولھافی یوم قال ان لم تستطع ان تقولھا فی یوم فقلھافی جمعۃفا ن لم تستطع ان تقولھا فی جمعۃ فقلھا فی شھر فلم یزل یقول لہ حتی قال فقلھا فی سنۃ ،جامع الترمذی ۱/۱۰۹ ابواب الوتر ،باب ماجاء فی صلوۃ التسبیح :ط:قدیمی، ردالمختار ۲/۲۷ باب الوتر والنوافل ،مطلب فی صلاۃ التسبیح :ط:سعید سنن ابی داود ص ۹۹ .ط:قدیمی، باب ما جاء فی صلاۃالتسبیح. ،ط: قدیمی کراچی.

(۲) عالج ....واسم موضع بہ رمل کثیر ،معارف السنن ،باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح: ۴/۲۹۳، ط: دار التصنیف بنوری ٹاون.

بھی اگر کوئی شخص اس نماز کو نہ پڑھے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ دین کی کوئی عزت نہیں کرتا۔(۱)

☆......حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا گیا کہ اس نماز کے لئے کوئی خاص سورت بھی آپ کو یاد ہے تو انہوں نے فرمایا: ہاں، **الهكم التكاثر، والعصر، قل يا أيها الكفرون**، اور "**قل هو الله احد**". (۲)

☆......نماز کا طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت نفل صلوٰۃ التسبیح کی نیت سے پڑھے، باقی تمام ارکان عام نمازوں کی طرح ہیں، البتہ اس نماز کے دوران ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ "**سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ**" اگر اس کے ساتھ "**وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ**" بھی ملالے تو اور بھی اچھا ہے۔(۳)

طریقہ یہ ہے:

۱......نیت: چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نماز پڑھ رہا ہوں "اللّٰہ اکبر" پھر ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے اور حسب معمول ثناء پڑھے، ثناء یہ ہے "**سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ**" پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے "**سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ**" پھر **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ** اور **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت

---

(۱) قال البيهقي كان عبد الله ابن المبارك يصليها وتداولها الصالحون بعضهم عن بعض....... فكان يصليها بالظهر بين الا ذان والاقامة وقال عبد العزيز بن ابى داود. وهو اقدم من ابن المبارك من أرادالجنة فعليه بصلاة التسبيح وقال ابو عثمان الحيرى الزاهد :مارأيت للشدائد والغموم مثل صلاة التسبيح ....وقال بعض المحققين: بعظيم فضلها لا بتركها الا متهاون بالدين معارف السنن ج ۴/ ۲۸۶ ،باب ما جاء فى صلاة التسبيح ط: دار التصنيف بنورى تاون، رد المحتار ج۲ ص/ ۲۷ ، كتاب الصلاة،باب الوتر والنوافل ... مطلب فى صلاةالتسبيح ط:سعيد كراچى.

(۲)قيل لا بن عباس:هل تعلم لهذه الصلوة سورة قال التكاثر والعصروالكافرون والاخلاص. رد المختار: ۲/ ۲۷،كتاب الصلاة .باب الوتر والنوافل ط:سعيد. معارف السنن : ۴/ ۲۹۱ ، باب ماجاء فى صلاة التسبيح ط:دار التصنيف بنورى تا ون ،هندية ۱/ ۱۱۳ كتاب الصلاة، الباب التاسع فى النوافل،ط:رشيدية.

(۳)وهى اربع بتسليمة او تسليمتين ،يقول فيها ثلثمائة مرة سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر وفى رواية زيادة " ولا حول ولا قوة الا بالله" يقول ذلک فى كل ركعة خمسة و سبعين مرة، رد المحتار: ۲/ ۲۷، باب الوتر والنوافل ،مطلب فى صلاة التسبيح، ط: سعيد

پڑھے،(۱) پھر مذکورہ بالا تسبیح دس مرتبہ پڑھے، پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کر رکوع میں جائے۔

۲......رکوع میں جانے کے بعد حسب معمول تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ" پڑھے پھر دس مرتبہ مذکورہ بالا تسبیح پڑھے اس کے بعد رکوع سے اٹھے۔

۳......رکوع سے اٹھتے ہوئے پہلے حسب معمول "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے اور کھڑا ہوکر "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہے پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۴......پھر "اللّٰہ اکبر" کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور پہلے حسب معمول "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" تین مرتبہ پڑھے پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے اس کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر سجدے سے اٹھے۔

۵......سجدے سے اٹھ کر بیٹھے، اور بیٹھے بیٹھے دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے، پھر "اللّٰہ اکبر" کہہ کر دوسرے سجدے میں جائے۔

۶......دوسرے سجدے میں جا کر حسب معمول پہلے "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" تین مرتبہ پڑھے، پھر سجدے میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھے۔

۷......پھر اس کے بعد "اللّٰہ اکبر" کہہ کر سجدے سے اٹھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوجائے۔

اس طرح ایک رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ یہ تسبیحات پڑھی گئیں اسی طرح

=کراچی.ھندیة: ۱/۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۱)......سالت عبد اللہ بن المبارک عن الصلوۃ التی یسبح فیھا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولھا عشراً ثم یرفع رأسہ فیقولھا عشرا ثم یسجد فیقولھا عشراً ثم یرفع رأسہ ویقولھا عشراً ثم یسجد الثانیۃ فیقولھا عشرا یصلی اربع رکعات علی ھذ فذلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشراً فان صلی لیلا فاحب الی ان یسلم فی کل رکعتین وان صلی نھارا فان شاء سلم وان شاء لم یسلم،ترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ التسبیح، ط: قدیمی.

باقی تین رکعتیں بھی پڑھ لے۔ یوں چار رکعتوں میں کل تین سو تسبیحات ہو جائیں گی، دوسری اور چوتھی رکعت کے قعدے میں یہ تسبیحات التحیات پڑھنے کے بعد پڑھے۔

پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھ کر رکوع میں جانے سے پہلے اور رکوع اور قومے میں اور دونوں سجدوں اور ان کے درمیان میں دس دس دفعہ اسی تسبیح کو پڑھے۔

☆ ......حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے ایک اور طریقہ بھی ثابت ہے۔

وہ طریقہ یہ ہے کہ ''نیت باندھنے کے بعد ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ، اور دوسری سورت کی قراءت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے اسی تسبیحات کو پندرہ مرتبہ پڑھے پھر دوسرے سجدے تک دس دس مرتبہ پڑھتا رہے اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھ کر بھی دس مرتبہ تسبیح پڑھے پھر اس کے بعد " اللہ اکبر " کہہ کر سیدھے کھڑے ہو جائے''۔ دوسری اور چوتھی رکعات میں التحیات کے بعد اسی تسبیح کو دس دفعہ پڑھے۔(۱)

---

(۱) عن ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلیٰ یا رسول اللہ قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب و سورۃ، فاذا انقضت القراءۃ فقل اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ خمس عشرۃ مرۃ قبل ان ترکع ثم ارکع فقلھا عشراً ثم ارفع راسک فقلھا عشراً ثم اسجد فقلھا عشراً ثم ارفع راسک فقلھا عشرا ثم اسجد فقلھا عشراً ثم ارفع راسک فقلھا عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس و سبعون فی کل رکعۃ وھی ثلاث مائۃ فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا اللہ لک، ترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح، ط: قدیمی،شامی: ۲/۲۷، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ التسبیح، ط: سعید کراچی. حدثنا احمد بن عبدۃ الضبی قال ابو وھب قال سالت عبداللہ بن المبارک عن الصلوٰۃ التی یسبح فیھا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحن اللہ والحمدللہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولھا عشرا ثم یرفع رأسہ فیقولھا عشرا ثم یسجد فیقولھا عشرا ثم یرفع رأسہ ویقولھا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولھا عشرا یصلی اربع رکعات علی ھذا فذلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا فان صلی لیلا فاحب الی ان یسلم فی کل رکعتین وان صلی نھارا فان شاء سلم وان شاء لم یسلم ،جامع الترمذی: ۱/۱۰۹، ابواب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ التسبیح، ط :قدیمی.

علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ ان دونوں طریقوں سے صلوٰۃ التسبیح پڑھنی چاہئے، کبھی پہلے طریقے سے کبھی دوسرے طریقے سے۔(۱)

☆......چونکہ صلوٰۃ التسبیح میں تسبیحات ایک خاص عدد کے لحاظ سے پڑھی جاتی ہیں اس لئے تسبیحوں کو گننے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر گنتی کی طرف خیال رہے گا تو خشوع وخضوع میں خلل آئے گا، اس لئے اگر تسبیحات کی تعداد خود بخود یاد رہتی ہے تو انگلیوں پر نہ گنے لیکن اگر کسی کو بھول ہو جاتی ہے تو انگلیوں پر گننا جائز ہے۔(۲)

اور گننے کا طریقہ یہ ہے کہ جب تسبیح ایک دفعہ پڑھ لے تو اپنے ہاتھ کی ایک انگلی کو دبادے پھر دوسری کو، اسی طرح تیسری کو چوتھی اور پانچویں کو، جب چھٹا عدد پورا ہو جائے تو دوسرے ہاتھ کی پانچوں انگلیاں یکے بعد دیگرے اسی طرح دبائے، اس طرح پورے دس عدد ہو جائیں گے اور اگر پندرہ مرتبہ پڑھنا ہے تو ایک ہاتھ کی انگلیاں ڈھیلی کر کے پھر دبادے، پندرہ عدد پورے ہو جائیں گے، انگلیوں کے پوروں پر نہ گننا چاہیئے۔

☆......اگر کوئی شخص صرف اپنے خیال میں عدد یاد رکھ سکے، بشرطیکہ پورا خیال

---

(۱) فبعد الثناء خمسة عشر، ثم بعد القراءة وفي ركوعه، والرفع منه، وكل من السجدتين، وفي الجلسة بينهما عشرا عشرا بعد تسبيح الركوع والسجود، وهذه الكيفية هي التي رواها الترمذي في جامعه عن عبد الله ابن المبارك احد اصحاب ابي حنيفة الذي شاركه في العلم والزهد والورع وعليها اقتصر في القنية. وقال انها المختار من الروايتين والرواية الثانية: ان يقتصر في القيام على خمسة عشر مرة بعد القراءة؛ والعشرة الباقية ياتي بها بعد الرفع من السجدة الثانية؛ واقتصر عليها في الحاوي القدسي والحلية والبحر. وحديثها اشهر ؛لكن قال في شرح المنية؛ ان الصفة التي ذكرها ابن المبارك هي التي ذكرها في مختصر القدوري وهي الموافقة لمذهبنا لعدم الاحتياج فيها الى جلسة الاستراحة اذهي مكروهة عندنا ;قلت: ولعله اختارها في القنية لهذا؛ لكن علمت ان ثبوت حديثها يثبتها وان كان فيها ذلك فالذي ينبغي فعل هذه مرة وهذه مرة شامي : ۲/ ۲۷، باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح: ط سعيد كراچي.

(۲) وفي القنية لا يعد التسبيحات بالاصابع ان قدر أن يحفظ بالقلب والا يغمز الاصابع. ردالمختار: ۲/ ۲۸، باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة التسبيح، ط: سعيد تبيين الحقائق ۱/ ۱۶۵، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها : ط: سعيد، البحر ۲/ ۵۱ كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته: و ۲/ ۲۹ (قوله وعد الاى والتسبيح) ط: سعيد كراچي.

اسی طرف نہ ہو جائے تو اور بھی بہتر ہے۔(۱)

☆......اگر کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضاء کر لے، اسی طرح ہر رکعت میں پچھتر پوری ہو جائیں گی، البتہ بہتر یہ ہے کہ رکوع کی بھولی ہوئی تسبیحات قومے میں قضاء نہ کرے بلکہ سجدے میں جا کر قضاء کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی ہوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضا نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں قضا کرے۔(۲)

صلوٰۃ التسبیح کی تسبیح چھوٹ جائے

☆......اگر صلوٰۃ التسبیح کی نماز میں کسی ایک رکن میں تسبیحات پڑھنا بھول گئے تو اگلے رکن میں قضا کر لے، بشرطیکہ یہ دوسرا مقام ایسا نہ ہو جس میں دوگنی تسبیحیں پڑھنے سے اس کے بڑھ جانے کا خوف ہو، اور اس کا بڑھ جانا پہلے مقام سے منع ہو، مثلاً قومے کو کسی رکوع سے بڑھا دینا منع ہے، اس لئے رکوع میں بھولی ہوئی تسبیحات قومے میں قضا نہ کرے، اور پہلے سجدے کی بھولی ہوئی تسبیحات سجدوں کے درمیانی جلسے میں قضا نہ کرے بلکہ دوسرے سجدے میں جا کر قضا کرے۔(۳)

(۱) ومراعاة سنة التسبيح ممكنة أيضاً بأن يحفظ بقلبه ويضم الانامل في موضعها، لأن المكروه هو العد بالأصابع وبسبحة يمسكها بيده دون الغمز بها والحفظ بقلبه، تبيين الحقائق: ۱/۱۶۵ باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد، البحر الرائق، كتاب الصلاة. باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها: ۲/۵۱ ط رشيدية: و ۲/۲۹ ط سعيد شامي ۲/۲۸ مطلب في صلاة التسبيح، ط سعيد.

(۲) قلت: واستفيد انه ليس له الرجوع الى المحل الذى سها فيه وهو ظاهر؛ وينبغي كما قال بعض الشافعية ان يأتي بما ترك فيما يليه ان كان غير قصير فتسبيح الاعتدال يأتي به في السجود؛ اما تسبيح الركوع فيأتي به في السجود ايضا لا في الاعتدال لانه قصير؛ قلت: وكذا تسبيح السجدة الاولى يأتي به في الثانية لا في الجلسة لان تطويلها غير مشروع عندنا (رد المحتار ج ۲ ص/۲۷ باب الوتر والنوافل؛ مطلب في صلاة التسبيح ط: سعيد

(۳) ايضاً.

☆......اگر صلوۃ التسبیح پوری پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوا کہ تسبیحات تین سو سے کم پڑھی گئی ہیں، تو اس کی وجہ سے اس پر سجدہ سہو لازم نہیں آتا، کیونکہ واجب ترک ہونے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے اور تسبیحات واجب نہیں بلکہ سنت ہیں، اور سنت ترک ہو جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں آتا، اس صورت میں یہ نفل نماز ہو جائے گی اس سے صلوۃ التسبیح کا ثواب نہیں ملے گا۔(۱)

صلوٰۃ التسبیح کی جماعت

صلوٰۃ التسبیح نفلی نماز ہے، اس کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، لہذا یہ نماز تنہا پڑھنی چاہیئے۔(۲)

صلوٰۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر نہ کہے

صلوٰۃ التسبیح میں دوسری اور چوتھی رکعت کی طرف قیام کے وقت تکبیر کہنا ثابت نہیں۔(۳)

---

(۱) وقیل لابن المبارک ان سہا فی هذه الصلاة هل یسبح فی سجدتی السهو عشرا عشرا قال لا انما هی ثلثمائة تسبیحة انتهی (حلبی کبیر ص/۴۳۲؛صلاة التسبیح ط: سهیل اکیڈمی) ترمذی ج۱ ص/۱۱۰ ابواب الوتر،باب ماجاء فی صلاة التسبیح ط:قدیمی کراچی؛رد المحتار ج۲ ص/۲۷ ؛باب الوتر والنوافل مطلب فی صلاةالتسبیح ط سعید کراچی.

(۲) واعلم ان النفل بالجماعة علی سبیل التداعی مکروه ؛حلبی کبیر ص ۴۳۲؛تتمات من النوافل ط:سهیل اکیڈمی، الدر المختار مع رد المحتار : ۵۵۲/۱، باب الامامة ط:سعید، البحر الرائق ۱/۴۰۲ ؛باب الامامة ط:رشیدیة(ولایصلی الوتر و)لا(التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکره ذالک علی سبیل التداعی؛ بان یقتدی اربعة بواحد کما فی الدرر الدر مع الرد: ۴۸/۲، : ۴۹/۲، قبیل باب ادراک الفریضة ؛ط: سعید کراچی.(قوله اربعةبواحد) اما اقتداء واحد بواحد أواثنین بواحد فلا یکره وثلاثة بواحد فیه خلاف بحر عن الکافی وهل یحصل بهذا الاقتداء فضیلةالجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمه، تامل شامی ۴۹/۲ قبیل باب ادراک الفریضة ط:سعید کراچی.

(۳) احسن الفتاوی : ۴۹۱/۳، باب الوتر والنوافل ؛ط:سعید .

ض

''ض'' کو ''ظ'' پڑھنا

نماز میں ''ض'' کو قصداً ''ظ'' پڑھنے سے پرہیز کرنا ضروری ہے، کیونکہ ایک قول کے مطابق اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، بلکہ محیط برہانی میں ہے کہ ہمیشہ جان بوجھ کر ''ض'' کو ''ظ'' پڑھنا کفر ہے۔(۱)

ہاں اگر کوئی شخص ''ض'' کو اس کے مخرج سے نکالنے کی کوشش کے باوجود وہ ''ظاء'' یا ''دال'' کی مشابہت کے ساتھ ادا ہو جائے تو نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

''ضالین'' کو ''دالین'' پڑھنا

''ض'' کو اس کے مخرج سے پڑھنا چاہیئے، جو شخص ''ضاد'' کو اس کے مخرج سے صحیح ادا کرنے پر قادر ہے، اگر وہ ''ضاد'' کی جگہ ''دال'' پڑھے گا تو اس کی نماز نہیں ہوگی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

---

(۱)ان یکون مع مخالفة فی المعنی، نحو ان یاتی بالظاء مکان الصاد أو الضادمکان الظاء. فالقیاس ان تفسد صلاته ؛وهو قول عامة المشائخ رحمهم اللّٰہ تعالیٰ؛ واستحسن بعض مشایخنا رحمهم الله وقالوا بعدم الفساد للضرورة فی حق العامة خصوصا للعجم (المحیط البرهانی ج۲ ص/۲۶۱ :کتاب الصلاة الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات والسنن ط: ادارة القرآن)فتاوی قاضیخان: ۱/۱۴۱-۱۴۳ . فصل فی القراء ة فی القرآن ط :رشیدیه .تاتارخانیة : ۱/۴۶۵، نوع اخر فی زلة القاری ؛الفصل الاول فی ذکر حرف مکان حرف ط: ادارة القران . وفی المحیط سئل الامام الفضلی عمن یقرأ الظاء المعجمة مکان الضاد المعجمة .اویقرأ اصحاب الجنة مکان اصحاب النار اوعلی العکس فقال لایجوز امامته ولو تعمد یکفر قلت اما کون تعمده کفرا فلا کلام فیه اذا لم یکن فیه لغتان ففی ضنین الخلاف، شرح فقه الاکبر: ۱/۱۶۷، فصل ؛فی القراء ة والصلاة ط:قدیمی کتب خانه کراچی .

(۲) الا ما یشق تمییزه کالضاد والظاء فاکثرهم لم یفسدها الدر مع الرد : ۱/۶۳۳، (قوله الا مایشق الخ) قال فی الخانیة والخلاصة :الاصل فیما اذا ذکر حرفا مکان حرف وغیر المعنی ان امکن الفصل بینهما بلامشقة تفسد والایمکن الابمشقة کالظاء مع الضاد المعجمتین والصاد مع السین المهملتین والطاء مع التاء قال اکثرهم : لاتفسد. آه، وفی خزانة الاکمل قال القاضی ابو عاصم: ان تعمد ذلک تفسد؛ وان جری علی لسانه او لا یعرف التمیز لاتفسد وهو

اور جو شخص ''ضاد'' کو اس کے مخرج سے صحیح طور پر ادا کرنے پر قادر نہیں وہ جس طرح بھی ادا کر کے نماز پڑھے گا نماز ہو جائے گی۔(۱)

=المختار .حلية :وفي البزازية : وهو اعدل الاقاويل ؛وهو المختار ؛شامي : ۱/ ۶۳۳، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب اذا قرأ تعالى جد ؛بدون الف لا تفسد ط:سعيد كراچي.

(۱) وان ذكر حرفامكان حرف وغير المعنى ،فان أمكن الفصل بين الحرفين من غير مشقة كالطاء مع الصاد تفسدصلاته عند الكل وان كان لا يمكن الفصل بين الحرفين الا بمشقة كالظاء مع الضاد والصاد مع السين، والطاء مع التاء، اختلف المشايخ فيه قال اكثرهم لا تفسد صلاته..... ولو قرأ الظالين بالظاء أو بالذال،لاتفسد صلاته ولو قرأ الد الين بالدال تفسد صلاته (فتاوى قاضيخان: ۱/ ۱۴۱ــ ۱۴۳ فصل في القراءة في القرآن الخ،رشيديه)، تاتارخانية: ۱/ ۳۶۵،نوع آخر في زلة القارى،الفصل الاول في ذكرحرف مكان حرف ،ط:ادارةالقران، شامي: ۱/ ۶۳۳ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب اذاقرأتعالى جد بدون الف لا تفسد، ط:سعيد كراچي حلبى كبير ص ۴۷۶ فصل فى بيان احكام زلة القارى،ط: سهيل اكيڈمى.

ط

طاقت کے موافق نماز ادا کرنا

جس قدر طاقت ہے اسی کے موافق نماز ادا کرنا ضروری ہے، اگر کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہوتو بیٹھ کر، اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہوتو لیٹ کر نماز ادا کرنا صحیح ہے۔(۱)

طریقہ علاج

علامہ اقبال میڈیکل کالج/سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ علاج نفسیاتی و دماغی امراض میں ایک مطالعاتی پروگرام بنایا گیا یہ تجرباتی پروگرام تقریباً آٹھ نو ماہ (جنوری 1985 تا ستمبر 1985) تک جاری رہا۔

مریضوں کو ملی جلی جماعتوں میں تقسیم کیا گیا پہلی جماعت کو ''علاج بالتہجد جماعت'' (مطالعاتی پروگرام) قرار دیا گیا اور دوسری کو ''جزوی محرومی خواب جماعت'' (نگران جماعت) کا نام دیا گیا، مریضوں کی کل تعداد چونسٹھ (۶۴) تھی اور دونوں جماعتوں کے ارکان کو عمر، جنس، تعلیم اور معاشرتی رتبے کی مناسبت سے گروپوں میں تقسیم کیا گیا، ہر جماعت میں مریضوں کی مجموعی تعداد (۳۲) تھی جن میں بیس (۲۰) مرد اور بارہ (۱۲) عورتیں شامل تھیں۔

یہ ڈپریشن کے ایسے دقت طلب مریض تھے جو عرصہ دراز تک مختلف دوائیاں بغیر کسی استفادہ کے استعمال کر چکے تھے، تجربے کے دوران تمام دوائیاں بند کر دی گئیں، دونوں گروپوں کے لئے سحر خیزی (۲ تا ۴ بجے) لازمی قرار دی گئی۔

مطالعاتی جماعت کو مصروفیت کے طور پر ذکر، عبادت، تلاوت، تہجد اور مندرجہ

---

(۱)'' باب صلاة المريض '' تعذر عليه القيام أو خاف زيادة المرض صلى قاعدا يركع ويسجد ومؤميا ان تعذر وجعل سجوده اخفض ولا يرفع الى وجهه شيا يسجد عليه فان فعل وهو يخفض رأسه صح والا لا وان تعذر القعود اوما مستلقيا أو على جنبه والأخرت، كنز. البحر: ۲/۱۱۲-۲/۱۱۵ ط: سعيد، شامي: ۲/۹۵-۱۰۱، باب صلاة المريض، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية. بدائع: ۱/۱۰۶-۱۰۷ فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد.

ذیل قرآنی آیات کا سو سو دفعہ ورد کرنے کی ہدایت کی گئی۔

ا......اَلاَ بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

۲......وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ

مریضوں کو ہدایت کی گئی کہ اس دوران نرم دلی کے ساتھ ان اذکار پر توجہ مرکوز کریں اور دلی آمادگی اور پوری سنجیدگی کے ساتھ خدا کی قربت کو محسوس کرنے کی کوشش کریں، نگران جماعت یا کنٹرول گروپ کے لئے بھی دو گھنٹے کے لئے جاگتے رہنا ضروری تھا اور انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ یہ وقت فارغ بیٹھنے کی بجائے گھر کے چھوٹے موٹے کام یا پڑھائی جیسی مصروفیات میں صرف کریں۔

دوران علاج مریضوں کو جانچ قبل از علاج کیفیت کے ساتھ موازنے کے طور پر کی گئی۔ یہ جانچ ہفتے میں دو بار ہوتی رہی اور علاج شروع ہونے کے چار ہفتے بعد مریضوں کو HAMILTON DEPRESSION RATING SCALE پر موضوعی اور مصروفی دونوں سطحوں پر جانچا گیا۔ حتمی رپورٹ کی بنیاد معالجین (دماغی ونفسیاتی) کے مریض کے ساتھ انٹرویو اور مریض کے ڈپریشن کی شدت کی پیمائش کی گئی۔ حتمی نتائج میں یہ نوٹ کیا گیا کہ مطالعاتی جماعت کے ڈپیریشن میں نگران جماعت کی نسبت واضح کمی ہوئی۔ حتمی نتائج کی تفصیل وتوضیح یہ ہے۔

(نتائج Results)

چار ہفتے علاج کے بعد	صحت یاب	غیر متاثر	کل
مطالعاتی جماعت	۲۵	۷	۳۲
نگران جماعت	۵	۲۷	۳۲
کل	۳۰	۳۴	۶۴

آیئے مطالعاتی جماعت پر ایک نظر ڈالیں۔ ۳۲ مریضوں میں ۲۵ یعنی ۷۸ فیصد

(۱۵مرد اور ۱۰عورتوں) نے اپنی بیماری سے نجات حاصل کی جبکہ ۷ مریض یعنی ۲۱.۹ فیصد (۵مرد اور ۲عورتیں) کوئی بھی مثبت نتیجہ برآمد نہ کر سکے۔

دوسری طرف نگران جماعت میں ۳۲ میں سے صرف ۵ مرض سے نجات حاصل کر سکے جبکہ ۲۷ مریض (۸۴.۳ فیصد) (۱۶مرد اور ۱۱عورتیں) کوئی بھی مثبت نتیجہ دکھانے میں ناکام رہے۔ یہ نتائج (اعداد وشمار) اہم ہونے کے ساتھ ساتھ زیر بحث مفروضے Hypothesis کو بھی ثابت کرتے ہیں، یعنی مطالعاتی جماعت جس کے ارکان دلجمعی سے ذکر الٰہی، تہجد اور تلاوت آیات کرتے رہے مثبت نتائج دکھانے میں کامیاب رہے۔ نگران جماعت کے نگران جو صرف جاگتے رہے اور صرف گھریلو کام کاج میں مصروف رہے بہتر نتائج نہ دکھا سکے۔

صلوٰۃ تہجد ایک مسلمان کے لئے دینی اہمیت کا حامل ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات قرآنی باور کروا رہی ہے۔

ومن اللیل فتھجد به نافلة لک

اور رات کے کچھ حصے میں تہجد بھی پڑھ لیا کر (جو) آپ کے حق میں زائد چیز ہے۔ (سورۂ بنی اسرائیل ۷۹)

یہ مریضوں کے لئے سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کراتی ہے اور اس پر عمل بحیثیت "علاج برائے مژگان" بشرطیکہ دلجمعی، لگن اور عقیدت اور محبت سے کیا جائے تو یقیناً خوش آئند ہوگا اور بیماری کے مضر اثرات کم کرتے کرتے زندگی پر خوشگوار اثر مرتب کرے گا۔ کیونکہ یہ حضرات ذکر الٰہی سے اندرونی چین اور اطمینان قلب حاصل کر لیتے ہیں۔

قرآن کریم کی دوسری آیت سرچشمہ صحت کی رہنمائی کرتی ہے:

وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمة للمومنین

اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں جو ایمان والوں کے حق میں شفاء

اور رحمت ہیں۔ (سورۂ بنی اسرائیل ۸۲)

یہاں یہ بات خاص طور پر توجہ طلب ہے کہ مسلمانوں کا ایمان بلکہ یقین ہے کہ مصیبت من جانب اللہ ہی ہے اور جب ہم سچے دل اور خلوص نیت سے غلطیوں کا اعتراف کر کے معافی کے طالب ہونگے اور مکمل صحت یابی کے لئے دعا کریں گے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں مغفرت بھی کرائے گی اور اپنی رحمت سے ہماری مشکلات اور مصائب کو دور بھی کر دے گا۔

علاج بالتہجد ایک نفسیاتی طریقہ علاج ہے جس کی تعلیمات قرآن سے ماخوذ ہیں اور بحیثیت تقابل یہ مغربی طریقہ علاج کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا۔ ایک مسلمان کا یہ یقین کامل ہے کہ وہ صرف اللہ ہی کا ایک ادنیٰ غلام ہے اور زندگی اور موت صرف اسی کے قبضہ قدرت میں ہے اسے زندگی کے گوناگوں ہنگاموں میں بہت سے مسائل سے یکسر نجات دے دیتا ہے۔

یہ مذہبی طریقہ علاج جو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آیات قرآنی سے مستعار لیا گیا ہے واقعتاً بہت سی دوسری نفسیاتی اور غیر نفسیاتی تکالیف کا منہ توڑ جواب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی بیماری لا علاج نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث نبوی سے ثابت ہے: لکل داء دواء

اللہ تعالیٰ نے مریض کے لئے شفا عطا فرمائی ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جن کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہوا یعنی سرطان اور ایڈز وغیرہ لیکن مندرجہ بالا حدیث کے آئینے میں یہ بات سو فیصد وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ یہ بیماریاں بھی لا علاج نہیں لہذا نفسیاتی بیماریوں کا بہترین علاج سکون قلب میں مضمر ہے جو ذکر الٰہی اور نماز کے ذریعے ممکن ہے تا کہ روحانی اور نفسیاتی صفائی و پاکیزگی کا موجب بنے۔ درحقیقت ہم کسی بھی

بیماری کی احتیاط اور روک تھام کے لئے اسلام کے صراط مستقیم پر ثابت قدم رہ کر سرخرو ہو سکتے ہیں۔جیسا کہ آیات قرآنی، احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (بحوالہ ماہنامہ اشراق، ڈاکٹر شریف چوہدری)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۳-۵۷)

طلوع آفتاب

سورج طلوع ہونے کے وقت نماز پڑھنا جائز نہیں، اگر نماز کے دوران سورج طلوع ہو جائے تو اس نماز کو وہیں ختم کر دے، اور سورج طلوع ہونے کے بعد جب دس پندرہ منٹ ہو جائے تو اس نماز کو قضاء پڑھے، (۱) اور جب وقت تنگ ہو جائے تو اپنی نماز تنہا پڑھے، جماعت کا انتظار نہ کرے تاکہ نماز قضاء نہ ہو۔ (۲)

طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہونے کی وجہ

"مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

طلوع، غروب اور زوال کے وقت نماز مکروہ ہونے کی وجہ

طلوع، غروب اور زوال کے اوقات میں کفار سورج کی پرستش کرتے ہیں اس

---

(۱) ثلاثة أوقات لا يصح فيها شيء من الفرائض والواجبات التي لزمت في الذمة قبل دخولها) أي الاوقات المكروهة اولها (عند طلوع الشمس الى أن ترتفع) وتبيض قدر رمح أو رمحين..... واذا اشرقت الشمس وهوفي صلاة الفجر (بطلت)....الخ حاشيه الطحطاوى على المراقي، ص: ۱۸۵-۱۸۶ فصل في الاوقات المكروهة ط: قديمي. ولو طلعت الشمس والمصلي في خلال أى أثناء صلاة الفجر تفسد صلاةالفجر لعروض النقصان على ما وجب بالسبب الكامل " شرائط الصلاة حلبي كبير ص ۲۴۶ .الشرط الخامس، ط: سهيل ص ۲۱۶، ط: نعمانيه، كوئته، وكذافي البحر الرائق. كتاب الصلاة: ۱/ ۲۴۹-۲۵۰، ط: سعيد.

(۲) عن ابى ذر قال: قال النبى صلى الله عليه وسلم: يا اباذر امراء يكونون بعدى يميتون الصلاة فصل الصلاة لوقتها .. . الحديث. وفي رواية عن علي بن ابى طالب ان النبى صلى الله عليه وسلم قال له: يا علي ثلاث لاتؤخرها: الصلاة اذا انت. الحديث، اخرج الترمذي الاول في باب ماجاء في تعجيل الصلاة اذا اخرها الامام والثاني في باب ماجاء في الوقت الاول من الفضل: ۱/ ۴۳؛ ط: قديمي كراچي.

لئے ان اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے تا کہ کافر کے ساتھ مشابہت نہ ہو۔(۱)

طواف کرنے والے کا نمازی کے آگے سے گذرنا

کعبۃ اللہ کے طواف کرنے والوں کے لئے طواف کے دوران نمازیوں کے آگے سے گذرنا جائز ہے، اسی طرح مقام ابراہیم کے پیچھے نمازی کے آگے سے گذرنا جائز ہے،

(۱) ثلاثة اوقات من تلك الخمسة يكره فيها الفرض والتطوع .... ولقول عليه السلام : ان الشمس تطلع بين قر ني الشيطان فاذا ارتفعت فارقها ثم اذاستوت قارنها فاذا زالت فارقها واذا دنت للغروب قارنها فاذا غربت فارقها ونهى عن الصلاة فى تلك الساعات رواه مالك فى الموطا كتاب القران باب النهى عن الصلاة بعد الصبح وبعد العصر ؛ص/ ۲۰۱-۲۰۲. ط:نورمحمد كراتشى) والنسائى (كتاب المواقيت .الساعات التى نهى عن الصلاة فيها : ج ا ص/ ۹۵ .ط:قديمى) وهذا يفيد ان المنع بسبب ما اتصل با لوقت من استلزا م فعل الاركا ن فى التشبه بعبادة الكفار ......اه،حلبى كبير، ص: ۲۳۶-۲۳۷ .الاوقات المكروهة ط:سهيل ص:۲۰۷،ط:نعمانية كو ئته وكذا فى البحر : ۱/ ۲۴۹ . كتاب الصلاة : ط؛سعيد. الصحيح الذى عليه المحققون انه لانقصان فى ذالك الجزء نفسه بل فى الاداء فيه لما فيه من التشبه بعبدة الشمس. شامى: ۱/ ۳۷۲، كتاب الصلاة،مطلب يشترط العلم بدخول الوقت: ط سعيد. ورد ان المشركين كانوا يودو ن لمعبوداتهم الصلاة فى هذه الاوقات التى تكره فيها الصلاة،فالشارع الحكيم اراد ان يودب نفوسنا ويزيدفى كمالها بعدم تشبهها باهل الشرك فى عباداتهم،حتى يكره للانسان ان يصلى وامامه صورة مجسمة فرارا من الفتنة والتشبه بالوثنين.....روى عن النبى صلى الله عليه وسلم،نهى عن الصلاة عند طلوع الشمس،وقال انها تطلع بين قرنى الشطان يز ينها فى عين من يعبد ها حتى يسجد لها فاذا ارتفعت فارقها؛ فاذا كانت عند قائم الظهير ة قا رنها ؛فاذا غربت فارقها فلا تصلو افى هذه الاوقات فالنبى صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة فى هذه الاوقات من غير فصل، فهو على العموم والاطلاق ؛ونبه على معنى النهى وهو طلوع الشمس بين قرنى الشيطان وذلك لان عبد ة الشمس يعبدون الشمس و يسجدو ن لها عند الطلو ع تحية لها،وعند الزوال لاستتمام علوهاوعند الغروب وداعا فيجئ الشيطان فيجعل الشمس بين قر نيه ليقع سجودهم نحوا لشمس له، فنهى النبى صلى الله عليه وسلم عن الصلاة فى هذه الاوقات لئلا يقع التشبه بعبدة الشمس وهذا المعنى يعم المصلين اجمعين اه بد ائع بتصرف، حكمة التشر يع و فلسفته: ۱/ ۱۳۰-۱۳۱ . الحكمةفى ان الصلاة تكر ه فى بعض الاوقات ط: انصارى كتب خانه بازا ر كتاب فرو شى كابل؛ وا نظر؛ الفتوحات المكية ج ا ص/ ۳۹۷ فصل بل وصل فى الاوقات المنهى عن الصلاة فيها ط: دار صادر بيروت فيه من العجائبات، مشكوٰة: ۱/ ۹۴ باب اوقات النهى،الفصل الاول،ط: قديمى كتب خانه كر اچى.

اور مطاف میں نماز پڑھنے والوں کے لئے سترہ رکھنا ضروری نہیں۔(۱)

طوال مفصل

''طوال مفصل'' لمبی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ ''سورۂ حجرات'' سے ''سورۂ بروج'' تک ہیں اور یہ سورتیں فجر اور ظہر کی نماز میں پڑھنا مستحب ہے اگر مقتدیوں کو گرانی نہ ہو۔(۲)

☆...... فجر اور ظہر کے وقت فرض نمازوں میں سورہ فاتحہ کے بعد طوال مفصل کی سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھنا بہتر ہے، بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، اگر سفر یا ضرورت کی حالت ہے یا وقت کی تنگی ہے تو جو بھی سورت چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱)[تنبیہ]: ذکر في حاشية المدني لا يمنع المار داخل الكعبة و خلف المقام وحاشية المطاف؛ لما روى احمد وابو داود عن المطلب بن ابي وداعة انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي مما يلي باب بني سهم و الناس يمرون بين يديه وليس بينهما سترة وهو محمول على الطائفين فيما يظهر؛ لان الطواف صلاة؛ فصار كمن بين يديه صفوف من المصلين.... رد المحتار: ۱/ ۶۳۵، ۶۳۶، كتاب الصلاة؛ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد: الحنفية. قالوا: يجوز لمن يطوف با لبيت ان يمر بين يدى المصلي وكذالک يجوز المرور بين يدى المصلي داخل الكعبة، وخلف مقام ابراهيم عليه السلام وان لم يكن بين المصلي والمار سترة. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۳. حكم المرور بين يدى المصلي؛ ط: دار الفكر.

(۲، ۳) سنتها حالة الاضطرار في السفر وهو ان يد خله خوف أوعجلة في سيره أن يقرأ بفاتحة الكتاب وأى سورة شاء وحالة الاضطرار في الحضر وهو ضيق الوقت أو الخوف على نفس أو مال أن يقرأ قدر مالا يفوته الوقت اوالا من كذافي الزاهدى .... واستحسنوا في الحضر طوال المفصل في الفجر والظهر... وطوال المفصل من الحجرات الى البروج ... ولايثقل على القوم ولكن يخفف بعد أن يكون على التمام والاستحباب. هندية: ۱/ ۷۷ ـ ۷۸. كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الرابع ط: رشيديه كذا في الرد: ۱/ ۵۳۹ ـ ۵۴۱. فصل في القراءة ط: سعيد. وفيه: (قوله في الفجر والظهر) قال في النهر: هذا مخالف لما في منية المصلي من أن الظهر كالعصر لكن الاكثر على ما عليه المصنف و كذا في حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۶۲، ۲۶۳. فصل في بيان سننها ط: قديمي كراچي.

طہارت باقی نہ رہے

اگر نماز کے دوران طہارت باقی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) البتہ بعض صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی ہے جن کو ہم دوسری جگہ پر ذکر کریں گے۔

---

(۱) ..... وهي ستة(طهارة بدنه)اى جسده لدخول الاطراف في الجسد دون البدن فليحفظ(من حدث) بنوعيه وقدمه لانه اغلظ (و خبث) مانع كذلك (وثوبه)الخ الدر مع الرد ۱ / ۴۰۲، باب شروط الصلاة،ط سعيد كراجي. فتجتمع في الطهارة والسترو ا لاستقبال، فإنها من حيث اشتراط وجودها في ابتداء الصلاةشرط انعقاد ومن حيث اشتراط دوامها ايضا شرط دوام ومن حيث اشتراط وجودها في حالة البقاء شرط بقاء الخ شامي: ۱ / ۴۰۱،باب شروط الصلاة ط:سعيد كراجي.

ظ

ظہر اور فجر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے

''فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر کا مستحب وقت

☆......ظہر کی نماز گرمی کے موسم میں گرمی کی تیزی کم ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے اور تاخیر کی حد یہ ہے کہ ایک مثل سے پہلے پہلے پڑھ لی جائے، اور سردی کے موسم میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے، اور یہ تاخیر اور جلدی کا حکم اکیلے نماز پڑھنے والے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے سب کے لئے یکساں ہے، لیکن اگر کہیں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اول وقت پر ہوتی ہے تو مستحب وقت کے لئے جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

☆......موسم ربیع سردی کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں، اور بعض

---

(۱) (قوله وظهر الصيف)أى ندب تاخيره لرواية البخارى كان اذا اشتد البرد بكر بالصلاة واذا اشتدالحرّ ابرد بالصلاة ..... وحده أن يصلي قبل المثل أطلقه فافاد انه لا فرق بين أن يصلي بجماعة أولا و بين أن يكون في بلاد حارة أو لا وبين ان يكون في شدة الحرأول...... (قوله وتعجيل ظهر الشتاء) وندب تعجيل ظهر الشتاء..... و الذى يظهر أن الربيع ملحق بالشتاء في هذا الحكم والخريف ملحق با لصيف فيه البحر: ۱/۲۴۷-۲۴۸، كتاب الصلاة. ط:سعيد(قوله والمستحب تعجيل ظهر شتاء يلحق به الربيع) قاله في البحر بحثا وقال لم اره وتعقبه في الامداد بما في مجمع الروايات من انه كذلك في الربيع و الخريف يعجل بها اذازا لت الشمس..... شامی: ۱/۳۶۹، كتاب الصلاة ط:سعيد حلبى كبير ص: ۲۰۴ - ۲۰۲. كتاب الصلاة، الشرط الخامس وقت الصلاة ط:نعمانية كوئته.

کے نزدیک خریف اور ربیع دونوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

ظہر کا وقت

۱......ظہر کا وقت سورج کے زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور جب تک ہر چیز کا سایہ اصلی سایہ کے سوا دوگنا نہ ہو جائے ظہر کا وقت باقی رہتا ہے، مگر احتیاط اور بہتر یہ ہے کہ ایک مثل کے اندر اندر ظہر کی نماز پڑھ لی جائے، اور دو مثل کے بعد عصر کی نماز پڑھی جائے۔(۳)

۲......جمعہ کی نماز کا وقت بھی ظہر کا وقت ہے، صرف اتنا فرق ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں کے موسم میں کچھ تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے خواہ گرمی کی شدت ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں تاخیر کر کے پڑھنا بہتر ہے، اور سردیوں میں ظہر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۴)

---

(۱) ایضاً.

(۳) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفيء ... قالوا: الاحتياط أن يصلى الظهر قبل صيرورة الظل مثله و يصلي العصر حين يصير مثليه ليكون الصلاتان في وقتيهما بيقين. هندية، ۱/۵۱ كتاب الصلاة الباب الاول في المواقيت، الفصل الأول. ط: رشيديه؛ بدائع الصنائع: ۱/۱۲۲ كتاب الصلاة فصل في شرائط الاركان ومنها الوقت. ط: سعيد وكذافي رد المحتار: ۱/۳۵۹. كتاب الصلاة ط: سعيد حلبي كبير، ص: ۱۹۹. كتاب الصلاة: الشرط الخامس وقت الصلاة ط: نعمانية كوئته.

(۴) وأما الوقت فمن شرائط الجمعة وهو وقت الظهر حتى لا يجوز تقديمه على زوال الشمس ... الخ بدائع الصنائع: ۱/۲۶۸. كتاب الصلاة: فصل في بيان شرائط الجمعة ط: سعيدحلبي كبير ص: ۴۷۷. فصل في صلاة الجمعة، الشرط الثالث ط: نعمانيه كوئته. ص: ۵۵۴. ط: سهيل نیز پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر ۱ اور ۲ دیکھیں۔

۳......اصلی سایہ کو چھوڑ کر ہر چیز کا سایہ جب دو مثل ہو جاتا ہے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔(۱)

ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی

اگر کسی امام نے ظہر کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قراءت کی ہے، تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ظہر کی آخری رکعتوں میں اگر چہ قرأت واجب نہیں ہے لیکن اگر قراءت کرے گا تو آہستہ کرنا واجب ہے، اور واجب کے خلاف کرنے کی صورت میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

عصر کا بھی یہی حکم ہے۔(۳)

ظہر کی ایک رکعت ملی

''چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر کی سنت

☆......ظہر کے وقت فرض نماز سے پہلے چار رکعت ایک سلام سے اور فرض نماز

(۱) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفيء.هندية: ۵۱/۱. كتاب الصلاة الباب الاول في المواقيت .الفصل الاول :ط:رشيدية رد المحتار : ۳۵۹/۱. كتاب الصلاة ط:سعيد حلبي كبير ص: ۱۹۹ . كتاب الصلاة الشرط الخامس؛ ط:نعمانية كوئته و ص:۲۲۷. ط:سهيل اكيڈمي.

(۲،۳) والاسرار يجب على الامام والمنفرد فيما يسر به وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والاخريان من العشاء، الخ. رد المحتار : ۴۶۹/۱، كتاب الصلاة، مطلب واجبات الصـــلاة، ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا من باب سجود السهو :(قوله والجهر فيما يخافت فيه للامام)...... والجهر فيما يخافت لكل مصل وعكسه للامام، رد المحتار : ۸۱/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو،ط:سعيد كراچي، حلبي كبير ص: ۳۹۵، فصل في سجود السهو، ط: نعمانية كوئته.وص ۴۵۷:ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

کے بعد دو رکعت پڑھنا سنت موکدہ ہے(۱)۔

☆......اگر کسی وجہ سے فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت ادا نہیں کر سکا اور پہلے فرض نماز پڑھ لی، جیسا کہ جماعت کے وقت کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے تو اس صورت میں فرض نماز پڑھنے کے بعد ظہر کے وقت کے اندر اندر چار رکعت سنت موکدہ کو بھی پڑھ لے، باقی فرض کے بعد کی دو سنت موکدہ سے پہلے چار رکعت سنت کو پڑھے یا دو رکعت سنت موکدہ پڑھنے کے بعد پھر چار رکعت سنت موکدہ کو پڑھے دونوں کا اختیار ہے، سہولت کے مطابق پڑھ سکتا ہے، تقدیم وتاخیر سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اور اگر ظہر کا وقت نکل گیا اور عصر کا وقت داخل ہو گیا تو اس وقت یا بعد میں کبھی بھی اس سنت کی قضاء نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر ظہر کی نماز قضاء ہوگئی تو بعد میں صرف ظہر کی فرض نماز کی قضاء کرے

---

(۱)وسن مؤكدا (اربع قبل الظهر..... بتسليمة) فلو بتسليمتين لم تنب عن السنة...... (وركعتين قبل الصبح وبعد الظهر، الدر مع الرد: ۲/ ۱۲-۱۳ كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

وتحته في الشامية لما عن عائشة رضي الله عنها، كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل الظهر اربعا وبعدها ركعتين، الحديث رواه، مسلم: ۱/ ۲۵۲، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچی. وابوداود: ۱/ ۱۸۵، ابواب التطوع وركعات السنة، ط: حقانيه كراچی، هندية: ۱/ ۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) واما الاربع قبل الظهر اذا فاتته وحدها بان شرع في صلاة الامام ولم يشتغل بالاربع فعامتهم على انه يقضيها بعد الفراغ من الظهر مادام الوقت باقيا وهو الصحيح هكذا في المحيط، وفي الحقائق: يقدم الركعتين عندهما وقال محمد: يقدم الاربع وعليه الفتوى كذا في السراج الوهاج" هندية: ۱/ ۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل: ط: رشيديه. ردالمختار: ۲/ ۵۸-۵۹: باب ادراك الفريضة ط: سعيد، حلبي كبير ص: ۳۹۹. فصل في النوافل، قبيل تراويح: ط: سهيل (قوله وبه يفتي) اقول: وعليه المتون، لكن رجح في الفتح تقديم الركعتين، قال في الامداد: وفي الفتاوى العتابي أنه المختار، وفي المبسوط شيخ الاسلام أنه الاصح لحديث عائشة "أنه عليه الصلاة والسلام كان اذا فاتته الاربع قبل الظهر يصليهن بعد الركعتين وهو قول أبي حنيفة، وكذا في الجامع قاضي خان الخ. والحديث قال الترمذي حسن غريب شامي: ۲/ ۵۹، باب ادراك الفريضة ط: سعيد كراچی.

سنت کی قضاء نہ کرے کیونکہ وقت گذر جانے کے بعد فجر کی سنت کے علاوہ کسی اور سنت کی قضاء درست نہیں۔(۱)

ظہر کی سنت رہ گئی

اگر ظہر کے وقت مسجد میں آنے کے بعد دیکھا کہ جماعت کی نماز شروع ہوگئی، اور یہ شخص جماعت میں شامل ہوگیا، اور سنت نہیں پڑھ سکا، تو فرض نماز کے بعد پہلے دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھے پھر اس کے بعد چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھے، یہ صورت زیادہ بہتر ہے تاکہ بعد والی سنت بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹے، اور اگر کسی نے فرض نماز کے بعد پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھ لی تب بھی درست ہوجائے گی۔(۲)

واضح رہے کہ ظہر کی سنت فرض نماز کے بعد ادا کرنے کی عادت بنانا گناہ ہے، اس لئے سنت کے مطابق سنت مؤکدہ کو فرض نماز سے پہلے ادا کرنے کی کوشش کرے، اور نماز کے لئے تیاری اس طرح کرے کہ سنت مؤکدہ ادا کرنے کے بعد تکبیر اولیٰ کے ساتھ

(۱) والسنن اذا فاتت عن وقتهالم يقضها الا ركعتى الفجر اذا فاتتا مع الفرض يقضيهما بعد طلوع الشمس الى وقت الزوال ثم يسقط هكذا فى المحيط السرخسي" هندية ۱/۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع فى النوافل ط:رشيدية حلبى كبير ص:۳۴۴-۳۴۵ فصل فى النوافل، ط نعمانية ص:۳۹۷، ط سهيل، شامي: ۲/۵۸، باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش، (قوله فى وقته) ط:سعيد كراچى.

(۲) ومن حضر وكان الامام فى صلاة الفرض اقتدى به ولا يشتغل عنه بالمسجد...... الافى الفجر...... وقضى السنة التى قبل الظهر فى الصحيح فى وقته قبل صلاة شفعه...... وفى فتاوى العتابى: المختار تقديم الثنتين على الاربع، وفى مبسوط شيخ الاسلام، وهو الأصح لحديث عائشة رضى الله عنها أنه عليه الصلاة والسلام كان اذا فاتته الاربع قبل الظهر يصليهن بعد الركعتين" مراقى الفلاح، ص ۲۵۱-۲۵۳، باب ادراک الفريضة، ط: قديمى والاولى تقديم الركعتين لأن الاربع فاتت عن الموضع المسنون فلا تفوت الركعتان أيضا عن موضعهما قصدا بلا ضرورة" فتح القدير، باب ادراک الفريضة: ۱/۴۱۵، ط:داراحياء التراث العربى. شامى ۲/۵۸-۵۹، باب ادراک الفريضة: ط:سعيد كراچى.

جماعت پڑھ سکے۔(۱)

(نوٹ) فجر اور عصر کی فرض نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا منع ہے،(۲) ظہر کی فرض نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا منع نہیں ہے، اس لئے اگر ظہر کے وقت نماز سے پہلے والی سنت رہ گئی تو فرض کے بعد پڑھ لیا کرے۔(۳)

ظہر کی سنت سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے

☆......حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظہر کی نماز سے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد پابندی سے چار رکعتیں پڑھتا رہے، اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیتے ہیں۔(۴)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظہر کی چار رکعتیں پڑھنے کے بعد آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،(۵) یعنی یہ نماز اللہ تعالیٰ کے دربار میں مقبول ہوتی ہے، اور اس قبولیت کی وجہ سے اس نمازی پر رحمت کے انوار نازل ہوتے ہیں۔

---

(۱) وفي القنية :اختلف في آكد السنن بعد سنة الفجر ،فقيل الاربع قبل الظهر والركعتان بعده والركعتان المغرب كلها سواء والاصح ان الاربع قبل الظهر آكد الخ. وهكذا صححه في العناية والنهايه لأن فيها وعيدا معروفا .قال عليه الصلاة والسلام : من ترك أربعا قبل الظهر لم تنله شفاعتي البحر الرائق : ۲/ ۴۹.باب الوتر والنوافل ط:سعيد كراچى.

(۲) (وكره نفل) قصدا ولو تحية مسجد (وكل ماكان واجبا)لالعينه بل (لغيره).... بعد صلاة فجر وصلاة عصر الدرمع الرد : ۱/ ۳۷۴ـ ۳۷۵.كتاب الصلاة : ط:سعيد ؛الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص:۱۸۸ ــ ۱۸۹ .فصل في الاوقات المكروهة ط:قديمى هندية : ۱/ ۵۳، كتاب الصلاة الباب الاول في المواقيت الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لاتجوز فيه الصلاة وتكره فيها ط-حقانيه پشاور.

(۳) پچھلے صفحہ ۱ میں حاشیہ نمبر (۱) اور صفحہ ۱ میں (۱) اور (۲) ملاحظہ کیجئے۔

(۴) عن ام حبيبة قالت: سمعت رسول اللهﷺ صلى الله عليه وسلم يقول :من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله على النار رواه الترمذى فى الصلاة باب ما جاء فى الركعتين بعد الظهر ۱/ ۹۸ ط: قديمى كراچى.

(۵) عن ابى ايوب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال : أربع قبل الظهر ليس فيهن تسليم تفتح لهن ابواب السمـاء اخرجه ابو داود فى ابواب التطوع وركعات السنةباب الاربع قبل الظهروبعدها: ۱/ ۱۸۷ .حقانيه ملتان. و ۱/ ۱۸۰ ط: مير محمد.

ظہر کی سنت کی قضاء

اگر ظہر کے فرض سے پہلے کی چار رکعت سنت موکدہ فرض نماز سے پہلے ادا نہیں کی گئی تو فرض نماز کے بعد پڑھنا ضروری ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ظہر کی فرض نماز کے بعد بھی ظہر کا وقت باقی ہے اور وقت کی سنت نماز وقت کے اندر پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

ظہر کی نماز شروع کر دی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کر دی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ظہر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

''چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) واما الاربع قبل الظهر اذا فاتته وحدها بأن شرع في صلاة الامام ولم يشتغل بالاربع فعامتهم على أنه يقضيها بعد الفراغ من الظهر مادام الوقت باقيا وهو الصحيح ،هكذا في المحيط "هندية: ۱/۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل :ط؛رشيدية، ردالمختار: ۲/۵۸-۵۹ باب ادراك الفريضة ط: سعيد كراچي.

ع

عاجز کے پیچھے غیر عاجز کی اقتداء

اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھانے والے عاجز امام کی اقتداء میں رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھنے والے مقتدی کی نماز درست نہیں۔(۱)

عبادت کرنے والے فراموش نہ کریں

وہ مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے مساجد میں جمع ہوتے ہیں، انہیں یہ بات فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ وہ باہم دینی اعتبار سے بھائی بھائی ہیں لہٰذا بڑوں پر لازم ہے کہ چھوٹوں پر رحم کریں، اور چھوٹوں پر لازم ہے کہ بڑوں کی عزت کریں، جو امیر ہیں وہ غریبوں کی حاجت روائی کریں، اور جو قوی ہیں وہ کمزوروں کی مدد کریں، اور صحت مند تندرست آدمی بیماروں کی تیمارداری کریں، تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل ہو:

المسلم اخو المسلم لایظلمه ولایسلمه ومن کان فی حاجة اخیه کان اللّٰه فی حاجته، ومن فرج عن مسلم کربة من کرب الدنیا فرج اللّٰه عنه کربة من کربات یو م القیامة ومن ستر مسلماستره اللّٰه یوم القیامة.(۲)

عبادات کے لئے جمع ہونے کی حکمت

قرب وجوار کے لوگوں کا ہر روز پانچ مرتبہ ایک جگہ میں جمع ہونا اور پھر شانہ سے

---

(۱)(قوله وغیر مؤم بمؤم) أی فسد اقتداء من یقدر علی الرکوع والسجود بمن لا یقدر علیهما بالعذر بقوة حال المقتدی، قید به؛ لأن اقتداء المؤمی بالمؤمی صحیح للمماثلة. البحر ۱/ ۳٦۰ باب الامامة، ط: سعید. ولا قادر علی رکوع وسجود بعاجز عنهما لبناء القوی علی الضعیف. شامی: ۱/ ۵۷۹ باب الامامة. ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۵۱۲، فصل فی الامامة ط: سهیل. وص: ۴۴۴، ط: نعمانیة.

(۲) فالمؤمنون الذین یجتمعون لعبادةرب واحد لا ینبغی لهم ان ینسوا أنهم اخوة یجب أن یرحم کبیرهم صغیرهم ویوقر صغیرهم کبیرهم، ویواسی غنیهم فقیرهم، ویعین قویهم ضعیفهم، ویعود

شانہ جوڑ کر اور پاؤں سے پاؤں ملا کر ایک ہی سچے معبود کے سامنے کھڑا ہونا قومی اتفاق کی کیسی بڑی تدبیر ہے، پھر ساتویں دن جمعہ کو آس پاس کے چھوٹے قریوں اور بستیوں کے لوگ غسل کر کے صاف ستھرا ہو کر ایک بڑی مسجد میں اکٹھے ہوا کریں، اور ایک عالم قوم کی دینی اور اخروی ضرورت پر موقع کی مناسبت سے حمد و نعت کے بعد دلنشین انداز میں تقریر کرے۔

اور عیدین میں سال میں دو مرتبہ شہر کے دور دراز علاقے سے ایک بڑے میدان میں جمع ہو جائیں، اور بڑی جماعت بن کر دنیا کو اسلام کے سورج کی چمک دمک دکھایا کریں۔

اور ساری دنیا کی بچھڑی ہوئی متفرق امتیں عمر بھر میں ایک مرتبہ اس پاک زمین میں جمع ہو جائیں، جہاں سے سب سے پہلے توحید کا نور چمکا، اور پوری دنیا کو ہدایت کے نور سے منور کیا، اور وہاں مٹی اور پتھر کی نہیں بلکہ رب الارباب سب کے معبود رب العالمین جس نے عرب کی مقدس زمین سے توحید کا عظیم الشان واعظ، بے نظیر ہادی نکالا، اس کی حمد وثناء کریں، اسی طرح مختلف جماعتیں ہر سال اللہ کے گھر بیت اللہ کو دیکھ کر ایک نیا جوش اور تازہ ایمان دل میں پیدا کیا کریں۔(۱)

=صحیحهم مریضهم ،عملا بقول الرسول ﷺ "المسلم اخو المسلم الخ ....." کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة ۱/ ۱۷۵ قبیل "تعریف الصلاة "ط:دار الفکر. والحدیث مذکور فی المشکاة ص: ۴۲۲، کتاب الآداب ،باب الشفقة والرحمة علی الخلق ،الفصل الأول ،ط:قدیمی کراچی.

(۱) ففی الاجتماع لاداء الصلاة بصفوف متراصة متساویة، تعارف بین الناس یقرب بین القلوب المتنافرة، ویزیل منها الضغائن والاحقاد، وذلک من أجل عوامل الوحدة التی امر الله تعالی بها فی کتابه العزیز فقال "واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا" وفی الاجتماع لاداء الصلاة تذکیر بالاخوة التی قال عنها "انما المؤمنون اخوة" الخ ..... کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۵، قبیل "تعریف الصلاة" ط: دار الفکر، بیروت. اعلم أنه لا شی انفع من

عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا

امام صاحب سے عداوت کی بنا پر جماعت ترک کرنا جائز نہیں کیونکہ عداوت جماعت ترک کرنے کا عذر نہیں۔(۱)

عذاب سے نجات ملتی ہے

حضرت دانیال علیہ السلام اپنے زمانہ میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعریف کرر ہے تھے،اور یہ فرمار ہے تھے کہ وہ امت ایسی نماز پڑھے گی کہ نوح علیہ السلام کی قوم ایسی نماز پڑھ لیتی تو ہرگز طوفان میں غرق نہ ہوتی ،اور اگر ہود علیہ السلام کی قوم ایسی

=غائلة الرسوم من أن يجعل شئ من الطاعات رسما فاشيايودى على رؤوس الخامل والنبيه ويستوى فيه الحاضر والباد ويجرى فيه التفاخر والتباهى حتى تدخل في الارتفاقات الضرورية التي لا يمكن لهم ان يتركوها ولا ان يهملوها لتصير موبداً لعبادة الله والسنة تدعوالى الحق، ويكون الذى يخاف منه الضرر هو الذى يجلبهم الى الحق ولا شيء من الطاعات أتم شانا ولااعظم برهانا من الصلاة فوجب اشاعتها فيما بينهم والاجتماع لها وموافقةالناس فيها،وايضا فالملة تجمع ناسا علماء يقتدى بهم...... فلا جتماع المسلمين راغبين في الله راجين راهبين منه مسلمين وجوههم اليه.خاصية عجيبة فى نزول البركات وتدلى الرحمة كمابينا فى الاستسقاء، والحج،وايضا فمراد الله من نصب هذه الامةان تكون كلمةالله هي العليا وأن لا يكون فى الارض دين أعلى من الاسلام ولايتصور ذلك الابان يكون سنتهم ان يجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وباديهم وصغيرهم وكبيرهم لماهو اعظم شعائره واشهر طاعاته فلهذه المعانى انصرفت العناية التشريعية الى شرع الجمعة والجماعات، والترغيب فيها وتغليظ النهى عن تركها، والاشاعة اشاعتان: اشاعة فى الحى.واشاعةفى المدينة، والاشاعة فى الحى تيسرفى كل وقت صلاة، والاشاعة فى المدينة لا تيسر الاغب طائفة من الزمان كالاسبوع، أما الا ولى فهى الجماعة الخ، حجة الله البالغة ۲/ ۲۵ ،الجماعة،ط: كتب خانه رشيدية دهلى.و: ۲/ ۶۲-۶۴، ط: قديمى كراچى.

(۱) "الثانى فى الاعذار التى تبيح التخلف عن الجماعة فمنها المرض الذى يبيح التيمم و كونه مقطوع اليد و الرجل من خلاف او مفلوجا أو مستخفيا من سلطان أو غريم وهو معسر ولا يستطيع المشى...... ومنها المطر والطين والبرد الشديد و الظلمة الشديدة...... حلبى كبير، ص: ۵۰۹. كتاب الصلاة، فصل فى الامامة ط: سهيل. وص: ۴۳۹،"الثانى"،ط: نعمانية كوئته. هندية: ۱/ ۸۳. كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الاول فى الجماعة ط: رشيدية كوئته.

نماز پڑھ لیتی تو کبھی بھی آندھی کے طوفان میں گرفتار ہو کر ہلاک نہ ہوتی۔(۱)

حضرت دانیال علیہ السلام کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ہلاک شدہ قومیں ایمان نہیں لائی تھیں، لیکن اگر وہ ظاہری طور پر بھی نماز پڑھ لیتیں تو دنیا میں ہلاک نہ ہوتیں، کیونکہ نمازوں کی خاص تاثیر یہ ہے کہ جو شخص اس کا پابند ہوگا، اگرچہ کافر کیوں نہ ہو، اس قسم کے دنیاوی عذاب میں مبتلا نہیں ہوگا۔ البتہ آخرت میں اس قسم کی نماز اسے کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ (روح البیان)

عذر دور ہوگیا

''معذور نماز کی حالت میں قادر ہو جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عرفات

☆......عرفات میں مسجد نمرہ میں حکومت کی جانب سے مقرر کردہ امام کی اقتداء میں جو ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے ہیں ان کے درمیان نفل اور سنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور بعد میں بھی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ عصر کی نماز کے بعد نفل مکروہ ہے۔(۲)

☆......اور اگر عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے ادا نہیں کی بلکہ اپنے اپنے خیمے میں ادا کر رہے ہیں اس صورت میں ظہر کی نماز اذان،

(۱) وروی سعید عن قتادة أن دانیال علیه السلام نعت أمة محمد ﷺ فقال: يصلون صلاة لو صلاها قوم نوح ما أغرقوا، ولو صلاها قوم عاد ما أرسلت عليهم الريح العقيم، ولو صلاها قوم ثمود ما أخذتهم الصيحة، ثم قال قتادة: عليكم بالصلاة فإنها خلق للمؤمنين حسن، تنبيه الغافلين بأحاديث سيد الأنبياء والمرسلين، ص: ۱۵۶، ۳۱ــ باب الصلوات الخمس، رقم: ۳۸۰.

(۲) ويكره التنفل بين الجمعين في جمع عرفة ولو بسنة الظهر، مراقي الفلاح، ص: ۱۹۰، كتاب الصلاة، فصل في الاوقات المكروهة، ط: قديمي. وكره نفل قصدا ... بعد صلاة فجر وصلاة عصر ولو المجموعة بعرفة.... وبين صلاتي الجمع بعرفة، الدر مع الرد: ۱/۳۷۵، ۳۷۸ ط: سعيد.

اقامت، سنت اور نوافل کے ساتھ ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز اذان اور اقامت کے ساتھ عصر کے وقت میں پڑھیں، اور اس صورت میں عصر سے پہلے سنت اور نفل پڑھنا منع نہیں ہے۔ (۱)

عشاء سے پہلے سونا

عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے، نماز پڑھ کر سونا چاہیئے، لیکن اگر کوئی شخص مرض یا سفر کی وجہ سے بہت تھکا ماندہ ہو یا کوئی اور ضرورت لاحق ہو، اور کسی کو کہدے کہ مجھ کو نماز کے وقت جگا دینا یا الارم لگا کر رکھا ہے تو اس کو سونا بلا کراہت جائز ہے۔ (۲)

عشاء کا وقت

۱.....عشاء کا وقت شفق کی سپیدی غائب ہو جانے کے بعد شروع ہوتا ہے، اور جب تک صبح صادق نہیں ہوتی باقی رہتا ہے۔ (۳)

۲.....عشاء کی نماز ایک تہائی رات گذر جانے کے بعد آدھی رات ہونے سے پہلے پہلے پڑھنا مستحب ہے، اور آدھی رات گذر جانے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ

=(قوله ثم صلى بعدالزوال الظهر والعصر بأذان وأقامتين بشرط الامام والاحرام...وأشار بذكر العصر بعد الظهر الى انه لايصلى سنةالظهر البعدية وهو الصحيح كمافي التصحيح فبا لاولى ان لا يتنفل بينهما فلو فعل كره، البحر: ۳۶۲/۲. كتاب الحج، باب الاحرام، ط: سعيد.

(۱) ايضاً.

(۲) عن ابى برزة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها رواه الستة فى كتبهم ،البخارى فى كتاب مواقيت الصلاة ، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۸۰/۱،ط:قديمى .قال الطحاوى: انما كره النوم قبلها لمن خشى عليه فوت وقتها أو فوت الجماعة فيها وأما من وكل نفسه الى من يو قظه فيباح له النوم ، شامى : ۳۶۸/۱، كتاب الصلاة،ط:سعيد.

(۳)ووقت العشاء والوتر من غروب الشفق الى الصبح كذا فى الكافى ،هندية: ۵۱/۱،الباب الاول فى المواقيت،ط:رشيدية (و) ابتداء وقت صلاة (العشاء والوتر منه)أى من غروب الشفق على الاختلاف الذى تقدم (الى) قبيل طلوع (الصبح) الصادق لاجماع السلف، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص:۱۷۸ ، كتاب الصلاة، ط: قديمى. رد المحتار: ۳۶۱/۱. كتاب الصلاة ،ط: سعيد.

ہے۔(۱)

۳......جس رات آسمان میں بادل ہوں اس رات عشاء کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

عشاء کا وقت نہ ملے

قطب شمالی میں ایک ملک صقالیہ کا ایک نہایت ٹھنڈا شہر ہے جو شمال کے انتہاء میں ہے وہاں چھوٹی راتوں والے دنوں میں ۲۳ گھنٹے کا دن ہوتا ہے، اور تقریباً ایک گھنٹہ کے لئے سورج غروب ہوتا ہے، اور شفق غائب ہونے سے پہلے یا شفق غروب ہوتے ہی فوراً فجر طلوع ہو جاتی ہے، اس لئے یہاں کے لوگوں کو عشاء اور وتر کا وقت ملتا نہیں، ایسے لوگ اندازہ کر کے عشاء اور وتر کی نماز ادا کی نیت سے پڑھ لیں یعنی سورج غروب ہونے کے بعد دوسرے دنوں میں جتنا وقت گذرنے کے بعد عشاء اور وتر کا وقت ہوتا تھا اتنا وقت گذرنے کے بعد عشاء اور وتر کی نماز پڑھ لیں یا قریب کے شہروں پر جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے، اس پر قیاس کر کے عشاء کی نماز پڑھ لیں۔(۳)

عشاء کا وقت نہیں ملتا

لندن جیسے علاقے میں ۲۲ مئی سے ۲۱ جولائی تک ان دو ماہ کی راتیں صرف

(۱)وتاخیر صلاۃ العشاء الی ما قبل ثلث اللیل مستحب .... وتاخیرها الی ما بعده ای بعد ثلث اللیل الی نصف اللیل مباح...وتاخیرها الی ما بعده ای بعد نصف اللیل الی طلوع الفجر مکروه اذا کان بغیر بعذر. حلبی کبیر، ص:۲۰۵،۲۰۶، الشرط الخامس، ط:نعمانیة کوئٹه و ص:۲۳۴.ط: سهیل.

(۲) (و) یستحب تعجیله: أی العشاء فی وقت الغیم فی ظاهر الروایة لما فی التأخیر من تقلیل الجماعة لمظنة المطر و الظلمة . مراقی الفلاح، ص:۱۸۴، کتاب الصلاة ط: قدیمی. حلبی کبیر، ص:۲۰۶، الشرط الخامس الوقت ط: نعمانیة و ص:۲۳۵. ط: سهیل .

(۳)(وفاقد وقتهما) کبلغار ؛فان فیها یطلع الفجر قبل غروب الشفق فی ار بعینیة الشتاء (مکلف بهمافیقدر لهما)ولا ینوی القضاء لفقدوقت الاداء،به افتی البر هان الکبیر. واختاره الکمال الخ، الدرمع الرد: ۳۶۲/۱،۳۶۳، کتاب الصلاة ،مطلب فی فاقد وقت العشاء کاهل بلغار،ط: سعید.

ساڑھے چار گھنٹے کی ہوتی ہیں، ان راتوں میں شفق غروب نہیں ہوتا، اس لئے ان کو عشاء کا وقت نہیں ملتا، لیکن اس کے باوجود وہاں کے رہنے والوں پر عشاء کی نماز پڑھنا فرض ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کے تمام مسلمانوں پر پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی ہے، ان کو ہر جگہ اور ہر وقت پڑھنا فرض ہے جیسا کہ دجال والی حدیث میں وارد ہے کہ ایک دن سال کے برابر ہوگا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اس وقت نماز کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس دن میں سال بھر کی نمازیں پانچوں وقت کا اندازہ کر کے پڑھو'' یعنی ہر (۲۴) گھنٹے میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کرو۔(۱)

اور وقت کا اندازہ کر کے پڑھنے کی چند صورتیں ہیں:

۱...... جب ایسے علاقے میں عشاء کا وقت ملتا تھا اور عشاء کی نماز پڑھی جاتی تھی، مغرب کے بعد اتنے فاصلہ پر عشاء کی نماز پڑھی جائے۔

۲...... یا گرد ونواح میں جہاں عشاء کا وقت ہوتا ہے، اور عشاء کی نماز اس کے

---

(۱) ولا يرتاب متامل في ثبوت الفرق بين عدم محل الفرض وبين عدم سببه الجعلي الذى جعل علامة على الوجوب الخفي الثابت في نفس الامر وجواز تعدد المعرفات للشيء فانتفاء الوقت انتفاء المعرف وانتفاء الدليل على الشيء لايستلزم انتفائه، لجواز دليل اخر وقد وجد وهو ما تواطأت عليه اخبار الاسراء من فرض الله تعالى الصلوات خمسا بعد ما أمر أولاً بخمسين ثم استقر الامر على الخمس شرعا عاما لأهل الافاق لا تفصيل بين قطر وقطر وما روى أنه صلى الله عليه وسلم ذكر الدجال قلنا : ما لبثه في الارض ؟ قال: اربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم، قلنا: يا رسول الله! فذلك اليوم الذى كسنة أتكفينا فيه صلاة يوم ؟ قال : لا اقدروا له، رواه مسلم، شامي: ۱/ ۳۶۳، ۳۶۴، كتاب الصلاة، مطلب في فاقد وقت العشاء كأهل بلغار، ط: سعيد. وفيه ايضا: (قوله حديث الدجال)..........قال الرملي في شرح المنهاج: ويجرى ذلك فيما لو مكثت الشمس عند قوم مدة . آه. ح . قال في امداد الفتاح قلت: وكذلك يقدر لجميع الآجال كالصوم والزكاة والحج والعدة وآجال البيع والسلم والاجارة وينظر ابتداء اليوم فيقدر كل فصل من الفصول الاربعة بحسب مايكون كل يوم من الزيادة والنقص كذا في كتب الائمة الشافعية ونحن نقول بمثله اذا اصل التقدير مقول به اجماعا في الصلوات. شامي: ۱/ ۳۶۵، كتاب الصلاة قبيل مطلب في طلوع الشمس مغربها ط: سعيد.

وقت پر ادا ہوتی ہے، تو یہاں بھی اس حساب سے پڑھی جائے مثلاً گردونواح میں مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت ہوتا ہے تو مغرب کے ایک گھنٹہ کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

۳......یا صبح صادق ہونے کے بعد عشاء اور وتر کی نماز ادا کی نیت (۱) سے پڑھے، پھر فجر کے وقت فجر کی نماز پڑھے، کیونکہ فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ جس کو عشاء کا وقت نہ ملے اس پر بھی عشاء اور وتر کی نماز فرض ہے، وہ ان دونوں نمازوں کو اندازہ کر کے پڑھے۔

۴......اگر آفتاب طلوع ہونے سے پہلے عشاء پڑھ نہ سکا تو آفتاب طلوع ہونے کے بعد پہلے عشاء اور وتر پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔ اور یہ اذان اور اقامت سے جماعت کے ساتھ ادا کر سکتے ہیں باقی وتر کی جماعت صرف رمضان میں کریں، غیر رمضان میں نہ کریں۔

عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

اگر کسی امام نے عشاء کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی ہے، تو اس پر سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ عشاء کی آخری رکعتوں میں قرأت پڑھنا واجب نہیں، تاہم اگر کوئی امام قرأت پڑھے گا تو آہستہ پڑھنا واجب ہے، جب واجب کے خلاف کیا تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

---

(۱) عشاء اور وتر قضاء کی نیت سے نہ پڑھے بلکہ ادا کی نیت سے پڑھے کیونکہ قضاء وہ ہے جس کا وقت ملے اور فوت ہو جائے، یہاں تو عشاء کا وقت ہی نہیں تو پھر قضاء کا مسئلہ ہی نہیں۔

اور مغرب کی آخری رکعت کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

عشاء کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی

اگر عشاء کی فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہیں ملائی اور رکوع کرلیا تو آخری دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے، اگر امام ہے تو بلند آواز سے قرأت کرے اور اگر امام نہیں ہے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

عشاء کی جماعت نہیں ملی، وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے یا نہیں

''وتر کی جماعت میں شامل ہونا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی جماعت ہوگئی اور تراویح شروع ہوگئی

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت آیا کہ عشاء کی نماز ہوگئی، اور تراویح کی نماز شروع ہوگئی، تو وہ پہلے خود عشاء کی فرض اور سنت پڑھ لے، پھر اس کے بعد تراویح کی جماعت میں شریک ہوجائے، اگر تراویح کی دو رکعت بھی امام کے ساتھ مل گئی تو وتر کی نماز

---

(۱)و یجب الاسرار...فیما بعد أولیی العشائین الثالثة من المغرب وهی والرابعة من العشاء مراقی الفلاح، ص:۲۵۳. فصل فی بیان واجب الصلاة، ط:قدیمی ولو جهر الامام فیما یخافت أو خافت فیما یجهر قدر ما تجوز به الصلاة یجب سجود السهو علیه. حلبی کبیر، ص:۴۵۵. فصل فی سجود السهو، ط:سهیل.و ص:۳۹۵.ط: نعمانیه کوئٹه. رد المحتار: ۱/۴۶۹. کتاب الصلاة، مطلب واجبات الصلاة ط: سعید، وباب سجود السهو: ۲/۸۱.ط: سعید.

(۲)ومن قرأ فی العشاء فی الاولیین السورة ولم یقرأ بفاتحة الکتاب لم یعد فی الاخریین وان قرأ الفاتحة ولم یزد علیها قرأ فی الاخریین الفاتحة والسورة وجهر، هکذا فی الهدایة، وتحتها فی العنایة: وکذا السورة معهاحتی لو ترک احداهما ساهیا کان علیه سجود السهو قضاها فی الشفع الثانی أولم یقض "باب صفة الصلاة" فصل فی القراءة، العنایة: ۱/۲۸۶-۲۸۷، ط: داراحیاء التراث العربی. هندیة: ۱/۱۲۶، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۵۴، ۲۵۵، کتاب الصلاة، فصل فی بیان واجب الصلاة، ط: قدیمی، الدر مع الرد: ۱/۵۳۵. باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ط: سعید.

بھی امام کے ساتھ پڑھ لے، پھر اس کے بعد درمیان میں تراویح کی جو رکعتیں رہ گئی ہیں وہ پڑھے۔(۱)

☆......اور اگر عشاء کی نماز پڑھتے پڑھتے تراویح ختم ہوگئی اور امام نے وتر کی نماز شروع کردی، یا امام کے ساتھ دو رکعت تراویح بھی نہیں ملی تو اس صورت میں امام کے ساتھ وتر کی جماعت میں شامل ہونا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ نماز خود ہی ترتیب سے پڑھ لے۔(۲)

---

(۱)والصحيح أن وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده ...... واذا فاتته ترويحة أوترويحتان فلو اشتغل بها يفوته الوتر بالجماعة يشتغل بالوتر ثم يصلي مافاته من التراويح. هندية: ١/ ١١٧، كتاب الصلاة، فصل في التراويح ،ط:رشيدية. الدرالمختارمع الرد: ٢/ ٤٣، باب الوتر والنوافل. ط:سعيد. حلبي كبير،ص: ٣٥٠، كتاب الصلاة،فصل في النوافل،صلاة التراويح، ط:نعمانية كوئته. و ص: ٤٠٣ ،ط:سهيل (ولو تركواالجماعةفي الفرض لم يصلوا التراويح جماعة)لانهاتبع فمصليه وحده يصليهامعه (ولولم يصلها)أى التراويح (بالامام) اوصلاهامع غيره (له أن يصلي الوترمعه)بقي لو تركهاالكل هل يصلون الوتر بجماعة ؟ فليراجع الدر مع الرد: ٢/ ٤٨،(قوله لأنهاتبع)أى لان جماعتها تبع لجماعة الفرض فا نها لم تقم الا بجماعة الفرض فلو اقيمت بجماعة وحدها كانت مخالفة للوارد فيها فلم تكن مشروعة ، اما لو صليت بجماعة الفرض وكان رجل قد صلي الفرض وحده فله ان يصليها مع ذلك الامام ؛لان جماعتهم مشروعة فله الدخول فيها معهم لعدم المحذور ،هذا ما ظهر لي في وجهه ،وبه ظهر ان التعليل المذكور لا يشمل المصلي وحده فظهر صحة التفريع بقوله فمصليه وحده الخ فا فهم (قوله بقي الخ) الذى يظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وان كان الوتر نفسه اصلا في ذاته لان سنة الجماعة في الوتر انما عرفت با لاثر تابعة للتراويح على أنهم اختلفوا في الفضلية صلا تها با لجماعة بعد الترا ويح .شامي: ٢/ ٤٨.باب الوتر والنوافل،مبحث صلاة التراويح،ط: سعيد. صلي العشاء وحده فله ان يصلي التراويح مع الامام ،ولو تركوا الجماعة في الفرض ليس لهم ان يصلوا التراويح بجماعة واذا صلي معه شيئا من التراويح او لم يدرك شيئا ،منها او صلاها مع غيره له ان يصلي الوتر معه الخ. هندية : ١/ ١١٧ . فصل في التراويح ط: رشيدية.

(٢)اذا لم يصل الفرض مع الامام فعن عين الائمة الكرابيسي أنه لايتبعه في التراويح ولا في الوتر وكذا اذا لم يتابعه في التراويح لا يتابعه في الوتر، حلبي كبير،ص: ٤١٠، فصل في التراويح، تنبيه، ط:سهيل اكيڈمي لاهور، رد المحتار : ٢/ ٤٨.كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد، انظر الحاشية السابقة ايضاً.

عشاء کی سنت

عشاء کے وقت فرض نماز کے بعد دو رکعت سنت مؤکدہ ہے، اور فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت زائدہ یعنی مستحب ہیں۔(۱)

عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی

''فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی نماز آدھی رات کے بعد پڑھنا

آدھی رات گذرنے کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا درست ہے، مگر عذر کے بغیر اتنی تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(۲)

عشاء کی نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہو گیا

اگر کسی نے عشاء کی فرض سنت اور وتر کی نماز ادا کر لی، پھر اس کے بعد عشاء کی جماعت میں شامل ہو گیا، تو جماعت میں شامل ہو کر جو نماز ادا کی ہے وہ نفل ہو جائے گی، اور

---

(۱) وسن موکدا ....رکعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء ....ویستحب أربع قبل العصر ،وقبل العشاء وبعدها بتسلیمة. الدرالمختار مع الرد: ۱۲/۲۔۱۳ ،باب الوتر والنوافل ، ط:سعید. وندب الاربع قبل العصر والعشاء وبعدها،هندیة: ۱۱۲/۱ ،الباب التاسع فی النوافل،ط: رشیدیة. بدائع الصنائع: ۶۳۶/۱،کتاب الصلاة، فصل فی الصلاة المسنونة. ط:رشیدیة کوئٹه. و: ۲۸۴/۱،ط:سعید.

(۲) وتأخیرها الی ما بعده ای بعد نصف اللیل الی طلوع الفجر مکروه اذا کان بغیر عذر"حلبی کبیر، ص: ۲۳۵،الشرط الخامس الوقت، ط:سهیل. و ۲۰۶، ط:نعمانیة کوئٹه. ومثله فی الطحطاوی علی مراقی الفلاح ،ص: ۱۸۴ ، کتاب الصلاة،ط:قدیمی. ردالمختار: ۳۶۸/۱، کتاب الصلاة، ط:سعید.

اس کا ثواب ملے گا، اور جو سنت اور وتر پڑھ لی ہے، اس کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

عشاء کی نماز سے پہلے سونا

عشاء کی نماز سے پہلے سونا مکروہ ہے، کیونکہ اس سے عشاء اور فجر کی نماز پر اثر پڑسکتا ہے۔(۲)

عشاء کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کی نماز فاسد ہوگئی تو تراویح کا کیا ہوگا

اگر عشاء اور تراویح کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو

---

(۱) ..... (ثم اقتدى) بالامام (متنفلا ،ويدرك) بذلك (فضيلة الجماعة) الدر مع الرد: ۲/ ۵۳، (قوله ثم اقتدى متنفلاً) اى ان شاء، وهو الفضل واورد ان التنفل بجماعة مكروه خارج رمضان ، واجيب بنعم اذا كان الامام والقوم متطوعين ، اما اذا ادى الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله عليه الصلاة والسلام للرجلين " اذا صليتما فى رحالكما ثم اتيتما صلاة قوم فصليا معهم واجعلا صلاتكما معهم سبحة "اى نافلة (قوله ويدرك بذلك فضيلة الجماعة) الظاهر ان المراد انه يحصل بذلك الاقتداء فضيلة الجماعة التى هى المضاعفة بخمس أوسبع وعشرين درجة فما لو كان صلى الفريضة مقتديا لان هذه جماعة مشروعة ايضا اما لاستدراك ما فات او لئلا يصير مخالفا للجماعة ولكن الظاهر ان هذه المضاعفة مضاعفة ثواب النفل لا الفرض ،شامى: ۲/ ۵۳، باب ادراك الفريضة ، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة،ط: سعيد كراچى.

(۲) عن ابى برزة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها رواه الستة فى كتبهم ،البخارى. فى كتاب مواقيت الصلاة، باب مايكره من النوم قبل العشاء: ۱/ ۸۰، ط:قديمى كراچى. قال الطحاوى: انما كره النوم قبلها لمن خشى عليه فوت وقتها او فوت الجماعة فيها ، واما من وكل لنفسه من يوقظه فى وقتها فيباح له النوم، الطحطاوى على المراقى،ص: ۱۸۴ ، كتاب الصلاة، ط: قديمى كراچى. رد المحتار : ۱/ ۳۶۸، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنے کے بعد تراویح کی نماز بھی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

عشاء کی نماز کی ایک رکعت ملی

''چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عشاء کے بعد قصے کہانی سننا

☆ ......عشاء کی نماز کے بعد دنیا کی باتیں کرنا قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے کیونکہ تاخیر سے سونے کی وجہ سے صبح کی نماز یا جماعت فوت ہو جاتی ہے، اور تہجد پڑھنا بھی نصیب نہیں ہوتا ہے، البتہ ضروری باتیں، اور قرآن مجید کی تلاوت، حدیث شریف، ذکر، دینی مسائل اور نیک لوگوں کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، ہر آدمی کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ سونے سے پہلے دن کا اعمال نامہ عبادت پر ختم ہو، اسی طرح فجر کی نماز سے پہلے اللہ کے ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ دنیاوی باتیں وغیرہ کرنا مکروہ ہے تا کہ اعمال نامہ کی ابتداء عبادت سے ہو۔(۲)

---

(۱) والصحيح ان وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده حتى لو تبين أن العشاء صلاها بلا طهارة دون التراويح والوتر أعاد التراويح مع العشاء دون الوتر لأنها تبع للعشاء.هندية: ۱/۱۱۵، فصل في التراويح، ط:رشيدية. بدائع الصنائع: ۱/۶۴۴، كتاب الصلاة، فصل في مقدار التراويح: ط:رشيدية.و: ۱/۲۸۸، ط:سعيد، حلبي كبير، ص: ۳۵۰، فصل في النوافل، صلاة التراويح، ط،نعمانية كوئته و ص: ۴۰۳، ط:سهيل.

(۲) عن أبي برزة أن رسول الله ﷺ كان يكره النوم قبل العشاء والحديث بعدها، رواه الستة في كتبهم. البخاري في كتاب مواقيت الصلاة، باب ما يكره من النوم قبل العشاء: ۱/۸۰، ط: قديمي. قال الزيلعي: وانما كره الحديث بعدها لانه ربما يؤدي الى اللغو أو الى تفويت الصبح أو قيام الليل لمن له عادة به، واذا كان لحاجة مهمة فلا باس، وكذا قراءة القرآن والذكر وحكايات الصالحين والفقة والحديث مع الضيف آه.... والمعنى فيه أن يكون اختتام الصحيفة بالعبادة، كما جعل ابتداء ها بها ليمحي مابينهما من الزلات، ولذا كره الكلام قبل صلاة الفجر ..... الخ شامي: ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها. ط:سعيد.

☆......عشاء کے بعد بھی ڈرامہ اور فلم وغیرہ دیکھنا ناجائز اور حرام ہے ایسے لوگوں کا نامۂ اعمال گناہوں پر ختم ہوتا ہے، اور یہ بہت ہی بڑے نقصان کی بات ہے، اگر ایسی حالت میں موت آجائے گی تو کیا حال ہوگا۔؟!(۱)

عشاء کے بعد گپ شپ لگانا

عشاء کی نماز کے بعد گپ شپ لگانا اور غیر ضروری گفتگو کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس سے تہجد پڑھنا مشکل ہوتا ہے، اور فجر کی جماعت نکل جاتی ہے۔(۲)

عشاء میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

''چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

=وإنما كره الحديث بعدها لأنه ربما يؤدى الى سهر يفوت به والصبح ،وربما يوقع في كلام لغو ،فلا ينبغي اليقظة به أو لانه يفوت به قيام الليل لمن له به عادة، طحطاوى على المراقي. ص:۱۸۴. كتاب الصلاة،ط: قديمي.

(۱)انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) [تنبيه] اشرنا الى ان علة استحباب التاخير في العشاء هي قطع السمر المنهي عنه وهو الكلام بعدها، قال في البرهان: ويكره النوم قبلها والحديث بعدها لنهي النبي صلى الله عليه وسلم عنهما الا حديثا في خير ،لقوله صلى الله عليه وسلم " لا سمر بعد الصلاة" يعني العشاء الاخيرة" إلا لاحد رجلين: مصل او مسافر"وفي رواية " او عرس...... وقال الزيلعي : وانما كره الحديث بعدها لانه ربما يؤدى الى اللغو او الى تفويت الصبح او قيام الليل لمن له عادة به، واذا كان لحاجة مهمة فلا باس ، وكذا قرأة القرآن والذكر وحكايات الصالحين والفقه والحديث مع الضيف " آه. والمعنى فيه ان يكون اختتام الصحيفة بالعبادة كما جعل ابتداء ها بها ليمحى ما بينهما من الزلات ، ولذا كره الكلام قبل صلاة الفجر وتمامه في الامداد...... شامي: ۳۶۸/۱. كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، تحت (قوله اما اليه فمباح) ط: سعيد كراچي وانظر الى الحاشية السابقة ايضاً.

عشق کی نماز

''نمازِ عشق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کا وقت

۱......عصر کا وقت ہر چیز کا سایہ، اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے اور سورج ڈوبنے تک باقی رہتا ہے۔(۱)

۲......عصر کا مستحب وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج میں زردی نہ آجائے اور اس کی روشنی ایسی کم ہو جائے کہ نظر اس پر ٹھہرنے لگے، اس کے بعد مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔(۲)

۳......عصر کی نماز ہر زمانہ میں خواہ گرمی ہو یا سردی دیر کر کے پڑھنا مستحب ہے مگر اتنی دیر کرنا کہ سورج کی ٹکیہ سُرخ ہو جائے اور دھوپ کمزور اور پیلی ہو جائے اور اس پر نظر ٹھہرنے لگے مکروہ ہے اور دیر کر کے پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ مستحب وقت کے دو حصے

---

(۱) وفي الدر المختار: (ووقت الظهر من زواله) اى ميل ذكاء عن كبد السماء (الى بلوغ الظل مثليه)........ (ووقت العصر منه الى) قبيل (الغروب) وفي الشامية: (قوله منه) اى من بلوغ الظل مثليه على رواية المتن، شامي: ۱/ ۳۵۹۔ ۳۶۰، كتاب الصلاة ، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچي. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۸۳، كتاب الصلاة، وقت العصر، ط:دار الفكر، بيروت، (قوله والعصر منه الى الغروب) اى وقت العصر من بلوغ الظل مثليه سوى الفئى الى غروب الشمس الخ،البحر: ۱/ ۲۴۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۵۱، الباب الاول في المواقيت وما يتصل بها......الفصل الاول في اوقات الصلاة، ط:رشيدية.

(۲) انظر الى الحاشية التالية.

کئے جائیں اور دوسرے حصے کے شروع میں ادا کریں۔(۱)

۴......جس دن آسمان میں بادل ہوں اس دن عصر کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے موجودہ زمانہ میں چونکہ گھڑی کی وجہ سے صحیح وقت کا علم ہوتا ہے لہٰذا جلدی پڑھنا ضروری نہیں بلکہ متعینہ وقت پر پڑھنا درست ہے۔(۲)

(۱) (والمستحب) للرجل......(و) تاخير (عصر) صيفا وشتاء توسعة للنوافل (ما لم يتغير ذكاء) بأن لا تحار العين فيها في الاصح...... (و) اخر العصر الى اصفرار ذكاء...... (كره). الدر المختار، (قوله توسعة للنوافل) اى لكراهتها بعد صلاة العصر، وقال الامام الطحاوى بعد ذكره ما روى في التاخير والتعجيل لم نجد في هذه الآثار مما صحت الاما يدل على تاخير العصر ولم نجد ما يدل منها على التعجيل الا ما عارضه غيره فاستحببنا التاخير، ولو خلينا النظر لكان تعجيل الصلوات كلها افضل ولكن اتباع ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مما تواترت به الاخبار اولى، وقد روى عن اصحابه ما يدل عليه ثم ساق ذلك وتمامه في الحلية (قوله في الاصح) صححه في الهداية وغيرها، وفي الظهيرية ان امكنه اطالة النظر فقد تغيرت وعليه الفتوىٰ. وفي النصاب وغيره: وبه نأخذ، وهو قول ائمتنا الثلاثة ومشايخ بلخ وغيرهم كذا في الفتاوىٰ الصوفية، وفيها وينبغي ان لا يؤخر تاخيراً لا يمكن المسبوق قضاء ما فاته، آه، وقيل حد التغير ان يبقى للغروب اقل من رمح، وقيل ان يتغير الشعاع على الحيطان كما في الجوهرة، ابن عبد الرزاق، شامي: ۱/۳۶۷-۳۶۸، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۲، الفصل الثالث، في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئته. (قوله والعصر مالم تتغير) .... واراد بالتغير ان تكون الشمس بحال لا تحار فيها العيون على الصحيح، فان تاخيرها اليه مكروه لا الفعل لانه مامور بها منهى عن تركها فلا يكون الفعل مكروها. البحر: ۱/۲۴۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ويستحب تاخير صلاة العصر صيفا و شتاء ...... ويستحب تعجيله اى العصر في يوم الغيم مع تيقن دخولها خشية الوقت المكروه) وفي الخلاصة من آخر الايمان ان كان عندهم حساب يعرفون به الشتاء والصيف فهو على حسابهم. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۸۲-۱۸۳، كتاب الصلاة، ط: قديمى كراچي.

عصر کی ایک رکعت ملی قعدہ کا کیا حکم ہے

اگر کسی کو عصر کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملی، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت پڑھ کر بیٹھ کر ''التحیات'' پڑھنا لازم ہوگا، اور پھر دو رکعت پڑھ کر آخر میں بیٹھ کر نماز کو مکمل کرے گا۔ خلاصہ یہ کہ امام کے سلام کے بعد ایک رکعت پڑھ کر قعدہ کرے گا، پھر دو رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کرے گا۔(۱)

عصر کی سنت

عصر کے وقت کوئی سنت مؤکدہ نہیں، ہاں عصر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت زائدہ یعنی مستحب ہے۔(۲)

عصر کی نماز دوبارہ پڑھنا

ایک دفعہ عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد دوبارہ اسی وقت عصر کی نماز تنہا یا جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ نفل نماز ہوگی، اور عصر کی فرض نماز پڑھنے

(۱) ولو ادرک مع الامام رکعة في ذوات الاربع فقام الى القضاء قضى ركعة يقرأ فيها بفاتحة الكتاب وسورة ويتشهد، ثم يقوم فيقضي ركعة اخرىٰ يقرأ فيها بفاتحة الكتاب وسورة. بدائع الصنائع: ۱/۵۲۷، كيفية قضاء الصلوات، حكم المسبوق، ط: رشيدية و: ۱/۲۴۹، ط: سعيد كراچي. (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتىٰ يثني ويتعوذ ويقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها، مفتاح السعادة (فيما يقضيه) اى بعد متابعته لامامه، فلو قبلها فالاظهر الفساد ويقضي اول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويستحب اربع قبل العصر، وقبل العشاء وبعدها بتسليمة وان شاء ركعتين، الدر مع الرد: ۲/۱۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۶۳۶، كتاب الصلاة، فصل في الصلاة المسنونة، ط: رشيديه كوئٹه، : ۱/۲۸۴، ط: سعيد، هندية: ۱/۱۱۲، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية.

کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

عصر کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کی نماز کی ایک رکعت ملی

''چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عصر کی نماز میں سورج غروب ہوگیا

اگر عصر کی نماز کے دوران سورج غروب ہوگیا تو اس دن کی عصر کی نماز صحیح ہوجائے گی، مگر جان بوجھ کر اتنی تاخیر کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا، اس لئے قصداً اتنی تاخیر نہ کرے۔

اور اگر سابقہ فوت شدہ نماز ادا کرتے وقت سورج غروب ہوگیا تو وہ نماز باطل ہوجائے گی، بعد میں دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) اذا صلى منفردا، ثم اعاد صلاته مع امام جماعة جاز له ذلك، وكانت صلاته الثانية نفلا، وانما تجوز اذا كان امامه يصلي فرضا لا نفلا لان صلاة النافلة خلف الفرض غير مكروهة، وانما المكروه صلاة نفل خلف نفل اذا كانت الجماعة اكثر من ثلاثة كما تقدم فان صلوا جماعة ثم اعادوا الصلاة ثانيا بجماعتهم كره ان كانوا اكثر من ثلاثة والا فلا يكره اذا اعادوها بغير اذان فان اعادوها باذان كرهت مطلقا ومتى علم ان صلاة الثانية تكون نفلا اعطيت حكم الصلاة النافلة في الاوقات المكروهة فلا تجوز اعادة صلاة العصر، لان النفل ممنوع بعد العصر، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۳۵ ـ ۳۳۶، اعادة صلاة الجماعة، مباحث الامام في الصلاة، ط: دار الفكر، هندية: ۱/ ۱۲۰، الباب العاشر في ادراك الفريضة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) والتاخير الى التغير مكروه تحريما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:" تلك صلاة المنافقين ثلاثا يجلس احدكم حتىٰ لو اصفرت الشمس وكانت بين قرني الشيطان ينقر كنقر الديك لا يذكر الله الا قليلا، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۸۳، كتاب الصلاة، ط: قديمي وفيه ايضا في الاوقات المكروهة، ص: ۱۸۶ ـ ۱۸۷، ط: قديمي. ويصح اداء ما وجب فيها اي الاوقات الثلاثة لكن مع الكراهة...... كما صح عصر اليوم بادائه عند الغروب لبقاء سببه وهو الجزء المتصل به الاداء من الوقت مع الكراهة للتاخير المنهي عنه لا لذات الوقت بخلاف عصر مضي للزومه كاملا بخروج وقته فلا يودي في ناقص، شامي: ۱/ ۳۷۲، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچي.

عصر میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

''چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عضو خاص پر کپڑا باندھنا

پیشاب کا قطرہ نکلنے کے خوف سے عضو خاص پر کپڑا باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے لیکن اس کے علاوہ دوسری صورت اختیار کرنا زیادہ مناسب ہے۔(۱)

عضو کھل گیا

مرد اور عورت کے جسم کے وہ اعضاء (۲) جن کو نماز میں کپڑے سے چھپانا ضروری ہے اگر ان میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ نماز کے اندر تین مرتبہ ''**سبحان اللّٰه**'' کہنے کی مقدار تک کھلا رہے گا تو نماز باطل ہو جائے گی، اگر کھولتے ہی فوراً ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں، نماز بدستور برقرار رہے گی۔(۳)

---

(۱)اذا خاف الرجل خروج البول فحشا احليله بقطنة، ولو لا القطنة يخرج منه البول فلا بأس به، ولا ينتقض وضوء ه حتىٰ يظهر البول على القطنة ، كذا في فتاوىٰ قاضيخان، ، هندية: ۱/۱۰، الفصل الخامس في نواقض الوضوء ،ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۱۴۸، اركان الوضوء اربعة، مطلب في ندب مراعاة الخلاف ، اذا لم يرتكب مكروه مذهبه، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۰، كتاب الطهارة، نواقض الوضوء، ط: سعيد، و: ۱/۲۰،ط: رشيدية كوئٹه. [فروع] يستحب للرجل ان يحتشي ان رابه الشيطان ،ويجب ان كان لا ينقطع الا به اقدر ما يصلي ،الدر مع الرد: ۱/۱۵۰، قبل مطلب في ابحاث الغسل ، ط:سعيد كراچي.

(۲)اعضاء:جسم کے حصے کو کہتے ہیں۔

(۳)وان انكشف عضوهو عورة في الصلاة، فستر من غير لبث لا يضره ذلك الانكشاف ولا يفسد ص...... وان ادى معه اى مع الانكشاف ركنا كالقيام ان كان فيه او الركوع او غيرهما يفسد ذلك الانكشاف صلاته وان لم يؤد مع الانكشاف ركنا ولكن مكث مقدار ما اى زمن يؤدى فيه ركنا بسنة وذلك مقدار ثلاث تسبيحات فلم يستر ذلك العضو فسدت صلاته عند ابي يوسف خلافا لمحمد، حلبي كبير،ص: ۱۸۹، كتاب الصلاة، شرائط الصلاة، الشرط الثالث، ط: نعمانية كوئٹه،وص: ۲۱۵،ط:سهيل. حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح،ص: ۳۳۷، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي وفي حاشية الطحطاوى عليه: " وهذا مذهب الثاني وهو المختار كما في الدر، هندية: : ۱/۵۸، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول في الطهارة و ستر العورة، ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة، الخ، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

عکس نظر آتا ہے

بعض مسجدوں میں شیشے کی کھڑکیاں اور دروازے ہوتے ہیں کہ جن میں نمازی کو اپنا عکس نظر آتا ہے، اگر اس سے نمازی کی توجہ منتشر ہو تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں۔ (۱)

عمامہ

☆......عمامہ کی بڑی فضیلت ہے، عمامہ پہن کر نماز پڑھنے سے عام نماز میں پچیس اور جمعہ کی نماز میں ستر گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ (۲)

(۱) [تتمه] بقي في المكروهات اشياء اخر ذكرها في المنية ونور الايضاح وغيرهما منها الصلاة، بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب ولذلك كرهت بحضرة طعام تميل اليه نفسه، وسيأتي في كتاب الحج قبيل باب القران يكره للمصلي جعل نعله خلفه لشغل قلبه، شامي: ۱/۶۵۴، باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچي. (قوله لانه يلهي المصلي) اى فيخل بخشوعه من النظر الى موضع سجوده ونحوه، وقد صرح في البدائع في مستحبات الصلاة، انه ينبغي الخشوع فيها، ويكون منتهى بصره الى موضع سجوده الخ، وكذا صرح في الاشباه ان الخشوع في الصلاة مستحب، والظاهر من هذا ان الكراهة هنا تنزيهية فافهم، شامي: ۱/۶۵۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب كلمة لا بأس دليل على ان المستحب غيره لأن البأس الشدة، ط: سعيد كراچي.

(تنبیہ): شیشے میں دکھائی دینے والی صورتیں تصویر نہیں بلکہ سایہ کی طرح عکس ہیں اور یہ حرام نہیں ہے، محمد انعام الحق۔

(۲) عن جابر رفعه: ركعتان بعمامة خير من سبعين ركعة بلا عمامة، مسند الفردوس للديلمي، وروى ابن عساكر عن ابن عمر مرفوعا صلاة تطوع او فريضة بعمامة تعدل خمسا و عشرين صلاة بلا عمامة، وجمعة بعمامة تعدل سبعين جمعة بلا عمامة، فهذا كله يدل على فضيلة العمامة مطلقا، الخ، مرقاة المفاتيح: ۸/۲۵۰، كتاب اللباس، الفصل الثاني حكم العمامة والقلنسوة، ط: مكتبه امداديه ملتان، المدخل: ۱/۱۲۵ والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب ازار و قميص و عمامة، حلبي كبير، مكروهات الصلاة، ص: ۳۰۲، ط: نعمانية كوئٹه.

☆......اور عمامہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے لیکن ثواب کم ملتا ہے۔(۱)

☆......اگر نماز پڑھتے ہوئے عمامہ گر جائے، تو افضل یہ ہے کہ اسی حالت میں اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لے، لیکن اگر اس کو پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے۔(۲)

عمامہ کا پیچ

عمامے کے پیچ پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

عمر کا تعین

ورزشی نظام میں ہر عمر کے لئے علیحدہ ورزشیں ہیں بڑوں کے لئے علیحدہ چھوٹوں

---

(۱)قال الامام المحقق في الهدى: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس العمامة فوق القلنسوة ويلبس القلنسوة بغير عمامة، ويلبس العمامة بغير قلنسوة وكان اذا اعتم ارخى طرف عمامته بين كتفيه كما في حديث عمرو بن حريث، غذاء الالباب: ۲۴۲/۲، للشيخ محمد السفاريني، مطبوعه موسسة قرطبة، مرقاة المفاتيح: ۲۵۰/۸، كتاب اللباس، الفصل الثاني، حكم العمامة والقلنسوة، ط: مكتبه امداديه ملتان ولا بأس بلبس القلانس، الدر مع الرد: ۷۵۵/۲، (قوله وصح انه عليه الصلاة والسلام لبسها) كذا في بعض النسخ، ومثله في الدر المنتقى: اى لبس القلانس، وقد عزاه المصنف والزيلعي الى الذخيرة، وفي بعض النسخ: وصح انه حرم لبسها اى قلانس الحرير والذهب تأمل، شامي: ۷۵۵/۲، مسائل شتى قبل كتاب الفرائض، ط: سعيد كراچي، وشامي: ۲۰۸/۴، ط: سعيد.

(۲)ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل الا اذا احتاجت لتكوير او عمل كثير، الدر المختار مع الرد: ۶۴۱/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۵۲، مكروهات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۳۰۹، ط: نعمانيه كوئٹه.

(۳) ويكره ان يسجد على كور عمامته كذا في الذخيرة. هندية: ۱۰۸/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۳۰۵، مكروهات الصلاة، ط: نعمانيه كوئٹه. ص: ۳۵۱، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

کے لئے علیحدہ حتی کہ عورتوں اور مردوں کے لئے ورزشی نظام منفرد ہیں۔ لیکن نماز ایک ایسی ورزش ہے جو ہر عمر اور ہر جنس کے لئے یکساں موزوں اور فائدہ مند ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۴۰)

عمل قلیل

''عمل قلیل'' وہ فعل ہے جس کو نماز پڑھنے والا زیادہ فعل نہ سمجھے۔(۱)

عمل کثیر

۱......عمل کثیر: یعنی نماز میں وہ کام جس کو نماز پڑھنے والا زیادہ کام سمجھے خواہ دونوں ہاتھوں سے کیا جائے یا ایک ہاتھ سے، خواہ دیکھنے والا اس فعل یا کام کے کرنے والے کو نماز میں سمجھے یا نہ سمجھے اگر خود نماز پڑھنے والا اس کو زیادہ سمجھتا ہے تو وہ عمل کثیر ہے۔(۲)

۲......''عمل کثیر'' کی ایک تعریف یہ بھی ہے کہ عمل کثیر وہ فعل ہے جس کے کرنے میں دونوں ہاتھوں کی ضرورت پڑے جیسے عمامہ کا باندھنا یا دونوں ہاتھ سے ٹوپی پہننا۔(۳)

(۱، ۲) و الثاني ان يفوض الى رأى المبتلى به وهو المصلي فان استكثره كان كثيرا وان استقله كان قليلاً وهذا اقرب الاقوال الى رأى ابي حنيفة رحمه الله، هندية: ۱/۱۰۳، كتاب الصلاة، الباب السابع ،الفصل الاول ، ط: رشيدية كوئٹه،رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي. ولكن هذا غير مضبوط ، وتفويض مثله الى رأى العوام مما لا ينبغي، حلبي كبير، ص: ۲۸۲، مفسدات الصلاة، ط: نعمانية،و ص: : ۴۴۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳)واختلفوا في القلة والكثرة قال بعضهم : كل ما يقام باليدين فهو كثير وما يقام بيد واحدة فهو يسير ما لم يتكرر، قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۲۸، فصل فيما يفسد الصلاة ،ط: رشيديه كوئٹه. ما يقام باليدين عادة كثير وان فعله بيد وحدة كالتعمم ولبس القميص وشد السراويل ...... الخ، هندية: ۱/۱۰۳، كتاب الصلاة، الباب السابع الفصل الاول، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا: وضعفه في البحر بانه قاصر عن افادة ما لا يعمل باليد كالمضغ والتقبيل.

۳...... ''عملِ کثیر'' کی ایک تعریف یہ ہے کہ دیکھنے والے نمازی کو دیکھ کر یہ سمجھیں کہ وہ شخص نماز میں نہیں ہے۔(۱)

ان تینوں تعریفوں میں سے تیسری تعریف کے مطابق فتویٰ دینا زیادہ مناسب ہے۔(۲)

☆...... ''عملِ کثیر'' سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، ہاں اگر عملِ کثیر کے افعال نماز کی جنس میں سے ہیں، یا نماز کی اصلاح کی غرض سے عملِ کثیر کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً کسی نمازی نے ایک رکعت میں دو رکوع یا تین سجدے کر لئے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، کیونکہ رکوع اور سجدہ وغیرہ نماز کی جنس سے ہیں۔

اسی طرح اگر نماز کی اصلاح کی غرض سے عملِ کثیر کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً نماز کی حالت میں کسی نمازی کا وضو ٹوٹ گیا، اور وہ وضو کرنے کے لئے چلا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اگرچہ چلنا، پھرنا، وضو کرنا عملِ کثیر ہے، مگر چونکہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا ہے تو معاف ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اسی طرح اگر عورت نے نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ درست کیا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے۔

اسی طرح اگر مرد نے رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے شلوار، پائے جامہ یا قمیص درست کیا ہے، تو معاف ہے، نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے

(۱، ۲) الثالث انه لو نظر اليه ناظر من بعيد ان كان لا يشك انه في غير الصلاة فهو كثير مفسد وان شك فليس بمفسد وهذا هو الاصح، هندية: ۱/۱۰۳، الصلاة، الباب السابع، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئته، وفي الرد: صححه في البدائع، وتابعه الزيلعي والولوالجي، وفي المحيط: انه الاحسن، وقال الصدر الشهيد انه الصواب وفي الخانية، والخلاصة، انه اختيار العامة، وقال المحيط وغيره: رواه الثلجي عن اصحابنا حلية، شامي: ۱/۶۲۴، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

لئے ہے۔(۱)

عورت اذان نہیں دے سکتی

عورت اذان نہیں دے سکتی، لہٰذا اذان دینے کی ضرورت ہو تو مرد حضرات اذان دیا کریں۔(۲)

عورت اعتکاف کہاں کرے

☆......عورت مسجد میں اعتکاف نہ کرے، بلکہ گھر کی کسی خاص جگہ میں اعتکاف کرے اور گھر میں نماز کے لئے کوئی جگہ خاص نہیں تو اعتکاف کے لئے گھر میں کسی جگہ کو مقرر

---

(۱)ویفسدھا (کل عمل کثیر) لیس من اعمالها ولا لاصلاحها ،الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۴، (قوله لیس من اعمالها) احتراز عما لو زاد رکوعا او سجودا مثلا فانه عمل کثیر غیر مفسد لکونه منها غیر انه یرفض ، لان هذا سبیل ما دون الرکعة،قلت : والظاهر الاستغناء عن هذا القید علی تعریف العمل الکثیر بما ذکره المصنف تامل ،(قوله ولا لاصلاحها) خرج به الوضوء والمشی لسبق الحدث فانهما لا یفسدانها ، الخ، شامی: ۱/ ۶۲۴، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب ، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره اذان جنب واقامته ...... واذان امرأة ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۹۲، باب الاذان ، ط: سعید کراچی. " وکره اذان المرأة فیعادندبا ، کذا فی الکافی،هندیة: ۱/ ۵۴، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول، ط: رشیدیه کوئٹه. واما الذی یرجع الی صفات الموذن فانواع ایضا (منها) ان یکون رجلا، فیکره اذان المرأة باتفاق الروایات لانها ان رفعت صوتها فقد ارتکبت معصیة، وان خفضت فقد ترکت سنة الجهر ولان اذان النساء لم یکن فی السلف فکان من المحدثات وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم کل محدثة بدعة، ولو اذنت للقوم اجزأهم حتیٰ لا تعاد لحصول المقصود وهو الاعلام ،وروی عن ابی حنیفة انه یستحب الاعادة، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۰، فصل فی بیان سنن الاذان ، ط: سعید کراچی.، وص: ۱/ ۳۷۲، ط: رشیدیه کوئٹه، ومن هذا لم یجز ان تؤذن المرأة. شامی: ۱/ ۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب فی ستر العورة، ط: سعید کراچی.

کر لے۔(۱)

☆......اگر عورت رمضان المبارک میں عمرہ کے لئے جاتی ہے اور وہ مکۃ المکرمہ یا مدینہ منورہ میں اعتکاف کرنا چاہتی ہے تو مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں اعتکاف نہ کرے بلکہ اپنی رہائش یا ہوٹل میں جگہ مخصوص کر کے اعتکاف کرے۔(۲)

عورت اقامت کے بغیر نماز پڑھے

عورت اکیلی نماز پڑھے یا جماعت کے ساتھ دونوں صورتوں میں اقامت کے بغیر نماز پڑھے۔(۳)

عورت امام

عورت عورتوں کی امام بن سکتی ہے (لیکن مکروہ ہے)، بالغ اور نابالغ مردوں کی امام نہیں بن سکتی، اس لئے مرد کی اقتدا خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔(۴)

(۱، ۲) والمرأة تعتكف في مسجد بيتها إذا اعتكفت في مسجد بيتها فتلك البقعة في حقها كمسجد الجماعة في حق الرجل...... ولو لم يكن في بيتها مسجد تجعل موضعا منه مسجداً فتعتكف فيه، هندية: ۱/ ۲۱۱، كتاب الصوم، الباب السابع في الاعتكاف، ط: رشيديه كوئٹه.
رد المحتار: ۲/ ۴۴۱، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، ط: سعيد كراچي.

(۳) وليس على النساء اذان ولا اقامة فان صلين بجماعة يصلين بغير اذا ن واقامة وان صلين بهما جازت صلاتهن مع الاســـاءة، هندية: ۱/ ۵۳، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان، الفصل الاول في صفته و احوال المؤذن، ط: رشيديه كوئٹه، وقد روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ليس على النساء اذان ولا اقامة، ولانه ليس عليهن الجماعة، فلا يكون عليهن الاذان والاقامة الخ، بدائع: ۱/ ۱۵۲، فصل في بيان محل وجوب الاذان، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۳۷۶، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا في الهداية، ويكره امامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الا في صلاة الجنازة هكذا في النهاية، فان فعلن وقفت الامام وسطهن وبقيامها

عورت بلند آواز سے قرأت نہ کرے

عورتوں کو نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنے کی اجازت نہیں ہے، دن کی نماز ہو یا رات کی، عورتوں کو ہر حال میں آہستہ قرأت کرنی چاہیئے۔(۱)

عورت پر نماز کب فرض ہوتی ہے؟

جب بچی کی عمر سات سال ہو جاتی ہے تو والدین کے لئے بچی کو وضو اور نماز کا طریقہ وغیرہ سکھانا لازم ہو جاتا ہے، اور سات سال کی عمر ہونے کے بعد بچی کو نماز کے لئے حکم دینا اور اس سے نماز پڑھوانا ماں باپ کی ذمہ داری ہے، اگر ماں باپ یہ ذمہ داری ادا نہیں کریں گے تو گنہگار رہوں گے اور آخرت میں سخت عذاب ہوگا۔(۲)

=وسطهن لاتزول الكراهة ..... الخ، هندية: ۱/۸۵، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئته. (ولا يصح اقتداء رجل بامرأة(قوله ولا يصح اقتداء الخ)المراد بالمرأة الانثى الشامل للبالغة وغيرها............... اقول: والحاصل ان كلاً من الامام والمقتدى اما ذكر او انثى او خنثىٰ، وكل منهما اما بالغ او غيره فالذكر البالغ تصح امامته للكل ولا يصح اقتداؤه الا بمثله، والانثىٰ البالغة تصح امامتها للانثى مطلقافقط مع الكراهة...... واما غير البالغ، فان كان ذكراً تصح امامته لمثله من ذكر وانثىٰ وخنثىٰ، ويصح اقتداؤه بالذكر مطلقافقط، وان كان انثىٰ تصح امامتها لمثلها فقط، الخ، شامي: ۱/۵۷۷، باب الامامة، قبل "مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده" ط: سعيد كراچي.

(۱) ولا تجهر في الجهرية بل لوقيل بالفسادبجهرهالامكن بناء على ان صوتهاعورة، ردالمحتار: ۱/۵۰۳، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. و شامي: ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قال رسول الله ﷺ: مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر وفرقوا بينهم في المضاجع، ابو داود: ۱/۷۷ - ۷۸، كتاب الصلاة، باب متىٰ يؤمر الغلام بالصلاة، ط: حقانيه ملتان، (قوله قلت الخ) مراده من هذين النقلين بيان ان الصبي ينبغي ان يؤمر بجميع المأمورات وينهى عن جميع المنهيات، آه، اقول: وقد صرح في احكام الصغار بانه يؤمر بالغسل اذا جامع وباعادة ما صلاه بلا وضوء لا لو افسد الصوم لمشقته عليه، شامي: ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اور جس وقت عورت کے جوان ہونے کا وقت معلوم ہو اس وقت سے نماز فرض ہو جاتی ہے،(۱) اور اگر جوان ہونے کا وقت معلوم نہ ہو، اور اس کی کوئی علامت بھی ظاہر نہ ہو تو اس صورت میں پندرہ سال کی عمر میں جوان ہونے کا حکم دیا جائے گا اس وقت سے نماز ادا کرنا لازم ہوگا، اگر اس کے بعد نماز نہیں پڑھے گی اس کی قضاء لازم ہوگی۔

اور جوان ہونے کی علامت یہ ہے کہ ماہواری کا سلسلہ جاری ہو یا احتلام ہو، یا حمل ٹھہر جائے، یا منی خارج ہو، یعنی کریم (Cream) نما مادہ خارج ہو۔(۲)

عورت جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھے

''خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت سجدہ میں کیسے جائے

''سجدہ میں عورت کیسے جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت قرأت آہستہ کرے

عورتوں کو کسی وقت بھی نماز کی قرأت بلند آواز سے کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو

---

(۱) (هي فرض عين على كل مكلف ...... ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثى او عبدا، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۵۱-۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲)(بلوغ الغلام بالاحتلام والاحبال والانزال) والاصل هو الانزال والجارية بالاحتلام والحيض والحبل) ولم يذكر الانزال صريحا لانه قلما يعلم منها (فان لم يوجد فيهما) شئ (فحتى يتم لكل منهما خمس عشرة سنة به يفتى)لقصر اعمار اهل زماننا. الدر مع الرد: ۶/ ۱۵۳، (قوله بالاحتلام) قال في المعدن: الاحتلام جعل اسما لما يراه النائم من الجماع، فيحدث معه انزال المنى غالبا فغلب لفظ الاحتلام في هذا دون غيره من انواع المنام لكثرة الاستعمال..........(قوله والاصل هو الانزال) فان الاحتلام لا يعتبر الا معه، والاحبال لا يتاتى الا به، شامي: ۶/ ۱۵۳، كتاب الحجر، فصل بلوغ الغلام بالاحتلام ،الخ، ط: سعيد كراچي، المنى: هو الماء الابيض الغليظ الدافق الذى يتكون منه الولد، ويذهب منه الشهوة، وينكسر بخروجه الذكر، قال النسفي هو النطفة، مجموعة قواعد الفقه، التعريفات الفقهية، ص: ۵۱۲، ط: مير محمد كتب خانه.

ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کرنی چاہیئے۔(۱)

عورت کا سر

اگر نماز کے دوران عورت کے سر کا چوتھائی حصہ کھلا رہے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہو جانا

وہ عورت جس کی طرف انسانی نفس مائل ہوتا ہے جماعت کی نماز میں مرد کے برابر آجائے یا اس کے آگے ہو اور ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار تک رہی یعنی مرد کی پنڈلیوں یا ٹخنوں کے برابر میں ہو تو مرد کی نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر عورت مرد کی پنڈلی اور ٹخنے کے پیچھے ہو تو نماز صحیح ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) ولا تجهر في الجهرية، بل لو قيل بالفساد بجهرها لامكن بناء على ان صوتها عورة، ردالمحتار: ۱/۵۰۴، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. و شامي: ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي.

(۲)" والحكم في الشعر المسترسل من المرأة الحرة والرأس منها...... كالحكم في الساق فاى عضو من هذه الاعضاء انكشف ربعه قدر اداء ركن لا تجوز الصلاة عندهما خلافا لابي يوسف، حلبي كبير، ص: ۲۱۳، الشرط الثالث، ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وص: ۱۸۷، ط: نعمانية كوئٹه. رد المحتار: ۱/۴۰۵-۴۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي.

(۳) و(يفسدها) محاذاة المشتهاة بساقها، وكعبها في الاصح، ولو محرما له او زوجة اشتهيت، ...... في اداء ركن عند محمد او قدره عند ابي يوسف في صلاة ولو بالايماء مطلقة...... مشتركة تحريمة، باقتدائهما بامام أو اقتدائها به في مكان متحد ...... بلا حائل ...... الخ، حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح: ص: ۳۲۹، ۳۳۰، باب ما يفسد الصلاة، ، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۱/۵۷۲ ـ ۵۷۵، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط :سعيد كراچي. الحنفية قالوا: اذا صلت المرأة المشتهاة بجنب الرجل ا و أمامه وهي ما مومة، بطلت صلاتها ، بشروط تسعة، الاول: ان تكون المرأة مشتهاة ، فاذا كانت صغيرة لا تشتهي فانه لا يضر، الثاني: ان تحاذى المرأة رجلا من المصلين بساقها وكعبها ، فانه يصح، الثالث ان تحاذيه في اداء ركن اوقدر ركن ، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۶، مبطلات الصلاة، اذا صلت المرأة جنب الرجل او أمامه وهي مقتدية، ويعبر عن ذلك بالمحاذات ط: دار الفكر ،بيروت.

عورت کی اذان

عورت کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اگر عورت نے اذان دی تو اذان دوبارہ دینی چاہیئے، اگر دوبارہ اذان نہیں دی گئی، اور نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

عورت کی اقتدا

☆......عورت کی اقتداء بالغ مرد کے پیچھے درست ہے، مرد کی اقتداء عورت کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

☆......بالغ عورت کی اقتدا نابالغ مرد کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

عورت کی امامت

عورت مرد کی امامت نہیں کرسکتی، اگر کوئی مرد عورت کی اقتداء میں نماز پڑھے گا تو

---

(۱) ویکره اذان جنب ...... و اذان امرأة ...... ویعاد اذان جنب ندبا ، وقیل وجوبا .... وکذا یعاد أذان امرأة ، الدر مع الرد: ۱/ ۳۹۲، باب الاذان مطلب في المؤذن اذا كان غير محتسب ، ط: سعید کراچی، وفي فتح القدير: (قوله وكذالك المرأة تؤذن معناه يستحب ان يعاد ليقع على وجه السنة) فحاصله انه يكره اذان جماعة ويعاد اذان الصبى الذى لا يعقل والمرأة......... لعدم الاعتماد على اذان هؤلاء فلا يلتفت اليهم ...... الخ، باب الاذان: ۱/ ۲۲۰، ط: دار احیاء التراث العربی، هندية: ۱/ ۵۴، کتاب الصلاة ، الباب الثاني في الاذان، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۱/ ۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچی، بدائع : ۱/ ۱۵۰، فصل في بيان سنن الاذان، ط: سعید کراچی.

(۲) امامة الرجل للمرأة جائزة اذا نوى الامام امامتها ولم يكن في الخلوة ...... ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة ، هندية ۱/ ۸۵، كتاب الصلاة ،الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث ط: رشيدية ردالمحتار: ۱/ ۵۷۷، كتاب الصلاة،باب الامامة :ط:سعید.

(۳) ولا يصح اقتداء البالغ بغير البالغ في الفرض وغيره هو الصحيح "حلبی کبیر،ص: ۵۱۲، فصل في الامامة ،الخامس فيمن لا يصح الاقتداء به في حق البعض،ط:سهيل. وص: ۴۴۳، ط: نعمانيه كوئته، ردالمحتار: ۱/ ۵۷۷، كتاب الصلاة، باب الامامة ،ط:سعيد.

مرد کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور عورت عورت کی امامت کر سکتی ہے لیکن مکروہ ہے، اس لئے خواتین اکیلی اکیلی تنہا نماز پڑھیں، جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں۔(۱)

عورت مرد کی نماز میں فرق

''نماز میں فرق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عورت مرد کے برابر میں آجائے

اگر عاقل بالغ عورت جماعت کی نماز میں مرد کے برابر میں کھڑی ہو جائے اور دونوں ایک ہی نماز کے تحریمہ میں شریک ہوں، دونوں کے درمیان میں کوئی حائل نہ ہو، اور عورت پاگل، حیض اور نفاس والی بھی نہ ہو، اور ایک رکن کی ادائیگی کی مقدار میں مرد کے برابر میں ہو، دونوں ایک ہی امام کے مقتدی ہوں، اور امام نے عورت کی امامت کی نیت بھی کی ہو، یا عورت مقتدی ہو اور مرد نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو، تو ایسی صورت میں مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، مرد پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) "ولا يجوز اقتداء رجل بامرأة هكذا في الهداية ويكره امامة المرأة للنساء في الصلوات كلها من الفرائض والنوافل الافي صلاة الجنازة هكذافي النهاية،فان فعلن وقفت الامام وسطن وبقيامها وسطهن لا تزول الكراهة....." الخ هندية: ۸۵/۱، كتاب الصلاة،الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث. ط:رشيدية، ردالمحتار: ۵۶۲/۱،باب الامامة ،ط:سعيد،بدائع الصنائع: ۳۸۷/۱، كتاب الصلاة،فصل في بيان من يصلح الامامة في الجملة،ط:رشيدية كوئته، و: ۵۷/۱،ط:سعيد.

(۲) "لو حاضت امراة او صبية مشتهاة تعقل الصلاة رجلا أو تقدمت عليه قدرركن وصلاتهما مطلقة مشتركة تحريمة واداء واتحد المكان والجهة بلا حائل ونويت امامتها فسدت صلاة الرجل "حلبي كبير،ص: ۵۲۱،فصل في الامامة، السادس في الموقف،ط:سهيل، وص: ۴۴۹، ط:نعمانية كوئته. هندية: ۸۹/۱،كتاب الصلاة،الباب الخامس في الامامة ، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم. ط:رشيدية،رد المحتار: ۵۷۲/۱-۵۷۵، باب الامامة،ط:سعيد، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۹، ۳۳۰،باب مايفسد الصلاة ط: قديمي. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ۲۹۶/۱ مبطلات الصلاة ،ط :دارالفكر ''عورت کا مرد کے برابر میں کھڑا ہو جانا'' کی تخریج کو دیکھیں۔

عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو

☆......عورتیں جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی نہ ہوں ورنہ اس سے مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆......اگر عورتیں محرمات میں سے ہیں، تب بھی جماعت کی نماز میں مرد کے برابر کھڑی نہ ہوں ورنہ مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆......اگر انفرادی نماز میں عورت مرد کے برابر میں کھڑی ہو جائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ لیکن مکروہ ہوگی اس لئے عورت مرد کے برابر میں کھڑی نہ ہو۔(۳)

عورت مقتدی ہے

اگر مقتدی عورت ہے تو اس کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو، خواہ عورت ایک ہو یا ایک سے زائد ہوں دونوں صورتوں میں امام کے پیچھے کھڑی ہوں۔(۴)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) (ومحاذات المشتهاة..... ولو محرما له أو زوجة اشتهيت ولو ماضيا كعجوز شوهاء) أطلق فيها فعمت الحرة و الامة والاجنبية والزوجة والعجوز الشوهاء "مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۳۲۹، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي. ردالمحتار ۱/۳۷۲، باب الامامة، ط: سعيد.

(۳) الخامس كون الصلاة مشتركة من حيث التحريمة بأن تبنى المرأة تحريمتها على تحريمة الرجل أو يبنيا تحريمتهما على تحريمة ثالث فلا تفسد المحاذاة فيما اذا صليا صلاة واحدة منفردين أو مقتديا أحدهما بامام ولم يقتد به الآخر "حلبي كبير، ص: ۵۲۲-۵۲۳. شروط المحاذات، ط: سهيل اكيڈمي. ردالمحتار: ۱/۵۷۳، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد، وقيد بالاشتراك لان محاذاة المصلية لمصل ليس في صلاتها لا تفسد صلاته لكنه مكروه كما في فتح القدير البحر: ۱/۳۵۵ باب الامامة، ط، سعيد.

(۴) (قوله ويقف الواحد عن يمينه والاثنان خلفه).... واحترز به عن المرأة فانها لا تكون الا خلفه، البحر: ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. وفي الطحطاوي على المراقي: اما الواحدة فتتأخر الا اذا اقتدت بمثلها، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۰۵، باب الامامة، فصل في بيان الاحق بالامامة، وترتيب الصفوف، ط: قديمي كراچي.

عورت نمازی کے آگے سے گذری

اگر نمازی کے آگے سے عورت گذر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

عورتوں کا بیٹھنا

عورتوں کو پہلے اور دوسرے قعدے میں بائیں سرین (کولھے) کے بل بیٹھنا چاہیئے اور دونوں پیر دائیں طرف نکال دینے چاہئیں، اس طرح کہ دائیں ران بائیں ران پر آجائے اور دائیں پنڈلی بائیں پنڈلی پر آجائے۔(۲)

عورتوں کا جماعت کے لئے جانا

موجودہ زمانہ میں بلکہ بہت پہلے سے عورتوں کا جماعت میں شریک ہونے کے لئے مسجد اور عیدگاہ میں جانا مکروہ ہے، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے ہی میں یہ ممنوع ہو چکا تھا۔(۳)

---

(۱) و اما الثالث وهو مرور المار في موضع سجود المصلي فانما لا يفسد ها عند عامة العلماء سواء كان المار امرأة او حماراً او كلبا او غيرها، البحر الرائق: ۲/۵، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۳، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۲) وليس تورك المرأة بأن تجلس على اليتها وتضع الفخذ على الفخذ وتخرج رجلها من تحت وركها اليمنى لانه استرلها، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۷۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. هندية: ۱/۷۵، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹہ.

(۳) ويكره حضور هن الجماعة) ولو لجمعة وعيد ووعظ (مطلقا) ولو عجوزا ليلا (على المذهب) المفتى به لفساد الزمان، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس، ط: ماجدية.

عورتوں کا سجدہ

خواتین سجدے میں دونوں کہنیاں زمین پر بچھا کر رکھیں، اور دونوں پاؤں کو دائیں طرف نکال دیں، اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔(۱)

عورتوں کا مسجد میں آکر نماز پڑھنا

عورتوں کے لئے جہاں تک ممکن ہو، مخفی مقام پر چھپ کر نماز پڑھنے میں زیادہ فضلیت اور زیادہ ثواب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک خاتون کمرہ میں نماز پڑھے یہ صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور کمرہ کے اندر چھوٹی کوٹھری میں نماز پڑھے یہ کمرہ کی نماز سے بہتر ہے۔(۲)

ایک حدیث میں ہے کہ عورتوں کو جماعت سے نماز پڑھنے کے بجائے اکیلے نماز

– کوئٹہ. البحر الرائق: ۱/۳۵۸، بب الامامة، ط: سعید کراچی. عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: صلوۃ المرأۃ فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها، وصلاتها فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها، ابو داؤد: ۱/۹۱، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، ان عائشة رضی اللہ عنها زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم قالت، لو ادرک رسول اللہ ﷺ ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعه نساء بنی اسرائیل، ابو داود: ۱/۹۱، باب ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، (قوله ولا یحضرن الجماعات) لقوله تعالیٰ وقرن فی بیوتکن الخ، البحر: ۱/۳۵۸، باب الامامة، ط: سعید کراچی. مسلم: ۱/۱۸۳، باب خروج النساء الی المساجد.

(۱) واما المرأۃ فانها تنخفض ای تتطا من وتتسفل فی السجود وتلزق بطنها بفخذیها وتضم ضبعیها، حلبی کبیر، ص: ۳۲۲، صفة الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وص: ۲۸۰، ط: نعمانیه کوئٹه، هندیة: ۱/۷۵، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیه کوئٹه. شامی: ۱/۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتهائها، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الحاشیة السابقة رقم ۳ فی الصفحة الماضیة.

پڑھنے میں پچیس درجہ ثواب زیادہ ملتا ہے۔(مسند الفردوس)(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں خواتین کو مسجد میں حاضر ہونے اور نماز پڑھنے کی اجازت تھی، کیونکہ خود رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، دینی تعلیمات کا سلسلہ جاری تھا، نئے نئے احکام نازل ہو رہے تھے، وہ مقدس دور تھا اس کو ''خیر القرون'' کا دور فرمایا گیا، یہ دور ختم ہونے لگا تو خرابیاں پیدا ہونے لگیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں جانے سے منع فرمایا، اس کی شکایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کی گئی، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حالت دیکھتے جو حضرت عمرؓ نے دیکھی ہے تو عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت نہ دیتے۔(۲)

ان وجوہات کی بنا پر عورتوں کے لئے مسجد میں جانا مکروہ ہے، اور یہ حکم عام ہے حرم شریف ہو یا مسجد نبوی ہو، پاکستان ہو یا سعودی عرب ہو، سب کے لئے یہی حکم ہے، البتہ حرمین کا مسئلہ محبت کا درجہ باقی ہے اس لئے منع نہ کیا جائے۔

عورتوں کو نماز پڑھنے کا مشورہ

واشنگٹن کا ایک ڈاکٹر کہتا ہے کہ یقین جانیں عورتوں کو اگر پتہ چل جائے کہ نماز میں لمبے سجدے کی وجہ سے چہرہ کس قدر تر و تازہ اور خوبصورت ہو جاتا ہے، تو وہ سجدے سے سر ہی نہ اٹھائیں، اور کریموں سے ان کی جان چھوٹ جائے۔(خطبات فقیر: ۱/۲۰۰)

مزید ''سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

---

(۱) صلاۃ المرأۃ وحدھا تفضل علی صلاتھا فی الجمع بخمس وعشرین درجۃ، کنز العمال: ۱۶/۲۱۶، رقم الحدیث[۴۵۱۸۷] فرع فی خروج النساء للصلاۃ، ط: موسسۃ الرسالۃ.

(۲) ان عائشۃ رضی اللہ عنھا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل، (ابو داود: ۱/۹۴، باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد، ط: مکتبہ رحمانیہ لاھور، نیز ''عورتوں کا جماعت کے لئے جانا'' کے عنوان تحت تخریج دیکھیں۔

عورتوں کی امامت کرنا

اگر مقتدیوں میں کوئی مرد یا کوئی محرم عورت نہ ہو، تو مرد کے لئے صرف اجنبی عورتوں کی امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر مقتدیوں میں کوئی مرد یا ماں بہن یا بیوی جیسی محرم موجود ہے تو پھر امامت مکروہ نہیں۔(۱)

عورتوں کی جماعت

☆.....عورتوں کی جماعت مکروہ ہے، عورتوں کو جماعت کے بغیر تنہا نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ملتا ہے، تاہم اگر عورتیں جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہی ہیں، مقتدی اور امام دونوں عورت ہیں تو امام عورت کو مقتدی عورتوں کے درمیان میں کھڑا ہونا چاہیئے، آگے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں، خواہ مقتدی ایک ہو یا ایک سے زائد ہو ہر صورت میں امام عورت بیچ میں کھڑی ہوگی۔(۲)

☆.....تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا عورتوں کو چاہیئے کہ گھر میں پردہ کے ساتھ اکیلے میں نماز پڑھیں جماعت نہ کریں اس میں ثواب زیادہ ہے۔(۳)

اور تنہا عورتوں کی جماعت سے مراد امام اور مقتدی دونوں عورت ہیں۔

عورتوں کے لئے مسجد میں جانا

☆.....موجودہ دور میں فتنہ فساد کی وجہ سے عورتوں کے لئے مسجد میں جانا

---

(۱) تكره امامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كاخته او زوجته او امته اما اذا كان معهن واحد ممن ذكر او امهن في المسجد لا يكره، الدر مع الرد: ۱/ ۵۶۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲، ۳) عنوان ''عورت کی امامت'' کا حاشیہ ملاحظہ کیجئے۔

اور جماعت میں حاضر ہونا مکروہ ہے۔(۱)

☆......تاہم اگر عورت جماعت میں شریک ہو جائے تو مرد اور بچوں سے پچھلی صف میں کھڑی ہو۔(۲)

عورتوں میں مشہور ہے

عورتوں میں یہ بات مشہور ہے کہ عورتیں مردوں سے پہلے نماز نہ پڑھیں، یہ بات غلط ہے، جب بھی نماز کا وقت ہو جائے عورتوں کے لئے نماز پڑھنا جائز ہے۔(۳)

عورتیں اول وقت میں نماز پڑھیں

عورتوں کو فجر کی نماز جلدی یعنی اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے، اور باقی تمام

(۱) ویکره حضورهن الجماعةولو لجمعة وعيد ووعظ مطلقا ولو عجوزا ليلا على المذهب المفتى به لفساد الزمان،الدرمع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامامة،ط:سعيد،مراقي الفلاح،ص:۳۰۴، باب الامامة فصل في بيان الاحق بالامامة ط،قديمي ،هندية: ۱/۸۹، الصلاة، الباب الخامس، الفصل الخامس،ط:ماجديه، بدائع الصنائع: ۱/۱۵۵، كتاب الصلاة ،صلاة الجماعة،فصل فى بيان من تجب عليه الجماعة،ط: سعيد. و: ۱/۳۸۵، فصل في بيان من يصلح للامامة فى الجملة: ۱/۳۸۸ ط:رشيدية كوئته، بدائع: ۱/۲۷۵، فصل فى صلاة العيدين، فصل واما شرائط وجوبها ،ط،سعيد.

(۲) " ويصف الرجال ..... ثم يصف الصبيان ...... ثم الخناثى...... ثم يصف النساء ان حضرن والا فهن ممنوعات عن حضور الجماعات ، حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۳۰۶-۳۰۸ باب الامامة ، فصل في بيان الاحق بالامامة، ط: قديمى كراچى. رد المحتار: ۱/۵۶۸-۵۷۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۳)يستحب الاسفار وهو التاخير للاضاءة بالفجر ...... للرجال الا فى مزدلفة للحاج، فان التغليس لهم افضل لواجب الوقوف بعده بها كما هو فى حق النساء دائما لانه اقرب للستر وفى غير الفجر الانتظار الى فراغ الرجال عن الجماعة، مراقى الفلاح،ص: ۱۸۰-۱۸۲، كتاب الصلاة، ط: قديمى وتحته فى الطحطاوى: وقيل : الافضل لهن الانتظار فى كل الصلوات مطلقا كما فى النهر عن القنية، رد المحتار: ۱/۳۶۶، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. الافضل للمرأة فى الفجر الغلس وفى غيرها الانتظار الى فراغ الرجال عن الجماعة، البحر : ۱/۲۴۷، كتاب الصلاة، قوله وندب تاخير الفجر، ط: سعيد كراچى.

نمازیں مسجد میں جماعت ہونے کے بعد پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

عورتیں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھیں

عورتوں کے لئے فجر کی نماز ہمیشہ کے لئے اندھیرے یں پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

عیدالاضحیٰ

ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو''عیدالاضحیٰ'' کہتے ہیں،اور یہ اسلام میں خوشی اور عید کا دن ہے اس دن میں شکریہ کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کے لئے صحت اور وجوب کی جو شرائط ہیں، خطبہ کے علاوہ بالکل وہی تمام شرائط، عید کی نماز کے لئے بھی ہیں، جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے، اور عید کی نماز میں خطبہ شرط نہیں ہے، جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے، لیکن عید کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح سننا واجب ہے، اور جمعہ کا خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عید کا خطبہ عید کی نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔(۳)

(۱، ۲) پچھلے صفحہ کا حاشیہ نمبر (۳) ملاحظہ کیجئے۔

(۳) وهي واجبة . تجب صلاة العيد على كل من تجب عليه صلاة الجمعة كذا في الهداية ويشترط للعيد ما يشترط للجمعة الا الخطبة كذا في الخلاصة فانها سنة بعد الصلاة، وتجوز الصلاة بدونها،هندية: ۱/ ۱۴۹ ـ ۱۵۰ كتاب الصلاة، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه.سمي العيد بهذا الاسم لان الله تعالىٰ فيه عوائد الاحسان اى انواع الاحسان العائدة على عباده في كل عام منها الفطر بعد المنع عن الطعام وصدقة الفطر واتمام الحج بطواف الزيارة ولحوم الاضاحي وغير ذلك ، ولان العادة فيه الفرح والسرور والنشاط والحبور غالبا بسبب ذلك. رد المحتار: ۲/ ۱۶۵ ،باب العيدين ط: سعيد كراچي. وكذا يجب الاستماع لسائر الخطب كخطبة نكاح وخطبة عيد وختم على المعتمد. الدر مع الرد: ۲/ ۱۵۹ ،ط:سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۶۱۱، كتاب الصلاة، فصل في صلاة العيدين ط: رشيدية كوئٹه.

عید الفطر

شوال کے مہینے کی پہلی تاریخ کو "عید الفطر" کہتے ہیں، اور یہ اسلام میں عید اور خوشی کا دن ہے اس دن میں شکریہ کے طور پر دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کے لئے صحت اور وجوب کی جو شرائط ہیں، خطبہ کے علاوہ بالکل وہی تمام شرائط عید کی نماز کے لئے بھی ہیں، جمعہ کی نماز میں خطبہ شرط ہے اور عید کی نماز میں خطبہ شرط نہیں ہے، جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عید کا خطبہ سنت ہے، لیکن عید کا خطبہ بھی جمعہ کے خطبہ کی طرح سننا واجب ہے، اور جمعہ کا خطبہ جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھنا ضروری ہے اور عید کا خطبہ عید کی نماز کے بعد پڑھنا سنت ہے۔(۱)

عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے

عید کی نماز کی پہلی رکعت میں تیسری تکبیر کے وقت دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھانے کے بعد باندھ لے، ہاتھ چھوڑ کر پھر باندھنا کسی سے ثابت نہیں۔(۲)

عید کی نماز دوسری مرتبہ پڑھنا

☆ ...... عید کی نماز ایک ہی جگہ پر دو مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے، اگر دوسری جماعت کی

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۲) "قولہ : ولذا یرسل یدیہ ای فی اثناء التکبیرات ویضعہما بعد الثالثۃ کما فی شرح المنیۃ لان الوضع سنۃ قیام طویل فیہ ذکر مسنون، رد المحتار: ۱۷۵/۲، باب العیدین، ط: سعید کراچی. ھندیۃ: ۱۵۰/۱، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ط: رشیدیہ کوئٹہ. البحر الرائق: ۱۶۲/۲، باب العیدین، ط: سعید کراچی. تحت سرتہ(عقیب التحریمۃ بلا مہلۃ) لانہ سنۃ القیام فی ظاہر المذھب، وعند محمد سنۃ القراءۃ فیرسل حال الثناء وعندھما یعتمد فی کل قیام فیہ ذکر مسنون کحالۃ الثناء والقنوت، وصلاۃ الجنازۃ ویرسل بین تکبیرات العیدین اذ لیس فیہ ذکر مسنون، مراقی الفلاح حاشیۃ الطحطاوی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیۃ ترتیب، ط: قدیمی کراچی.

ضرورت ہو تو کسی اور جگہ پر اس کا انتظام کریں (۱) اور دوسری جماعت میں دوسرا امام ہونا ضروری ہے، جس نے پہلی مرتبہ نماز ادا کر لی ہے اور بحیثیت امام نماز پڑھائی ہے وہ دوسری جماعت میں امام نہیں بن سکتا۔ (۲)

☆.....اگر کوشش کے باوجود دوسری جماعت کے لئے دوسری جگہ میسر نہ ہوئی، اور نماز فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں اسی جگہ پر دوسری جماعت کی اجازت ہوگی، مگر دوسری جماعت میں امام دوسرا ہونا ضروری ہے، پہلا امام دوسری جماعت کا امام نہیں بن سکتا۔ (۳)

عید کی نماز کی تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے کی حکمت

عیدین کی نماز کی تکبیروں میں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اے اللہ ہم نے تیری کبریائی، عظمت اور جلال کے سامنے اپنی بڑائی اور عظمت کو چھوڑ

---

(۱) وتجوز اقامة صلاة العيد في موضعين ،هندية: ۱/ ۱۵۰ ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ،ط: رشيدية كوئٹه، تؤدى بمصر، فتاوىٰ رحيميه :۶/ ۱۵۰ ، باب الجمعة والعيدين، ط: دار الاشاعت کراچی، ایک عیدگاہ میں عید کی نماز دوبارہ پڑھنے سے نماز صحیح تو ہو جائے گی، مگر جن عوارض کی وجہ سے مسجد میں جماعت ثانیہ مکروہ ہے وہ یہاں بھی ہیں، الخ، احسن الفتاوىٰ: ۴/ ۱۳۵ ، باب الجمعة والعيدين ، ط: سعيد كراچي. (ولا يصليها وحده ان فاتت مع الامام) ولو بالافساد اتفاقا في الاصح كما في تيمم البحر، وفيها يلغز :اى رجل أفسد صلاة واجبة عليه ولا قضاء (و) لو امكنه الذهاب الى امام آخر فعل لانها (تؤدى بمصر) واحد (بمواضع) كثيرة (اتفاقا) الدر مع الرد: ۲/ ۱۷۵، ۱۷۶ ، باب العيدين، مطلب امر الخليفة لا يبقىٰ بعد موته. ط: سعيد كراچي.

(۲) والامام لو صلاها مع الجماعة، وفاتت بعض الناس لا يقضيها من فاتته خرج الوقت او لم يخرج، هندية: ۱/ ۱۵۱ ، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) فتاوىٰ رحيميه :۶/ ۱۵۳ ، باب الجمعة، والعيدين، ط: دار الاشاعت كراچي.

دیا، ہر قسم کی بزرگی اور بلندیوں کا تو ہی مالک ہے۔ (احکام اسلام ص ۸۱)(۱)

عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت مشروع نہ ہونے کی وجہ

عید کے دن لوگوں کو عید کی نماز پڑھنے کے لئے بلانے کی چیزیں کثرت سے موجود ہیں اور تکبیر وتحمید اور تہلیل جو کہ عید کے دن میں مشروع ہیں وہ بھی اسی غرض کے لئے ہیں تا کہ غافل لوگوں کو اطلاع ہو جائے، اس لئے اذان اور اقامت کا حکم ساقط ہوا، کیونکہ اذان اور اقامت اعلان اور اطلاع کے لئے ہوتی ہیں، تا کہ غافل ہوشیار ہو جائیں، اور یہ بات عید کے دن میں پہلے ہی سے موجود ہے۔ (فتوحات مکیہ......احکام اسلام ص ۸۱)(۲)

عید کی نماز کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا

اگر غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں کے لئے جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھنے کے لئے جگہ کا انتظام نہیں ہے تو کوئی حجرہ یا ہال کرایہ پر لے کر جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھ سکتے ہیں۔(۳)

---

(۱) اقول: السر فی ذلک ان رفع الیدین فعل تعظیمی ینبه النفس علی ترک الاشغال المنافیة للصلاة ،والدخول فی حیز المناجاة، فشرع ابتداء کل فعل من التعظیمات الثلاث به لتتنبه النفس لثمرة ذلک الفعل مستأنفا ، وهو من الهیآت ، حجة الله البالغة، : ۲/ ۱۰ ، اذکار الصلاة، وهیآتها المندوب الیها ،ط: کتب خانه رشدیه دهلی، واما الرفع الایدی فیها ، فاشارة الی انه ما بایدینا شیء مما ینسب الینا من ذلک الخ الفتوحات المکیة : ۱/ ۵۱۹، وصل فی فصل التکبیر فی صلاة العیدین ،ط: دار صادر بیروت.

(۲) ولما توفرت الدواعی علی الخروج فی هذا الیوم الی المصلی من الصغیر والکبیر ، وما شرع من الذکر المستحب للخارجین سقط حکم الاذان والاقامة لانهما للاعلام لینبه الغافلین والتهیؤ هنا حاصل، فحضور القلب مع الله یغنی عن اعلام الملک بلمته التی هی بمنزلة الاذان والاقامة للاسماع الخ،الفتوحات المکیة: ۱/ ۵۱۸ ،فصل فی فصل صلاة العیدین حکما واعتبارا، فصول ما اجمع علیه اکثر العلماء ،ط: دار صادر بیروت.

(۳) فتاوی رحیمیه: ۶/ ۱۶۹ ، باب الجمعة والعیدین، نماز عید کے لئے حجرہ کرایہ پر لینا، ط: دار الاشاعت کراچی.

عید کی نماز میں تکبیرات زیادہ کہنے کی وجہ

چونکہ عید کے دن کھانے پینے، پہننے اور لہولعب میں مشغول ہوکر اللہ تعالیٰ کی بزرگی وجلال اور عظمت کو بھول جانے کا قوی اندیشہ تھا لہٰذا ایسے لوگوں کی تنبیہ کے لئے عیدین کی نماز میں زیادہ تکبیرات شامل کی گئی ہیں، تاکہ یہ بات ذہن میں رہے کہ ''اے خدا! تمام کبر وعظمت تیرا حق ہے، ہم سب ہیچ ہیں''۔ (فتوحات مکیہ، احکام اسلام ص۸۱)(۱)

عید کی نماز میں سورج کا زوال ہوگیا

اگر عید کی نماز کے دوران سورج کا زوال ہوگیا، تو عید کی نماز باطل ہوجائے گی،

---

(۱) زیادة التکبیر فی صلاة العیدین علی التکبیر المعلوم فی الصلوات تؤذن بامر زائد یعطیه اسم العید فانه من العودة فیعاد التکبیر لانها صلاة عید فیعاد کبریاء الحق تعالی قبل القراءة لتکون المناجاة عن تعظیم مقرر مؤکد، لان التکرار تاکید للتثبت فی نفس المؤکد من اجله مراعاة لاسم العید اذ کان للاسماء حکم ومرتبة عظمیٰ فان بها شرف آدم علی الملائکة فاسم العید اعطی اعادة التکبیر، لان الحکم له فی هذا الموطن وبعد القراءة فی مذهب من یراه لاجل الرکوع فی صلاة العید وسبب ذلک ان العید لما کان یوم فرح و زینة و سرور واستولت فیه النفوس علی طلب حظوظها من النعیم، وایدها الشرع فی ذلک بتحریم الصوم فیه، وشرع لهم اللعب فی هذا الیوم والزینة وفی هذا الیوم لعبت الاحابشة فی مسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو واقف ینظر الیهم وعائشة رضی الله عنها خلفه صلی الله علیه وسلم، وفی هذا الیوم دخل بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم مغنیتان فغنتا فی بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم، ورسول الله صلی الله علیه وسلم یسمع، ولما اراد ابو بکر الصدیق رضی الله عنه حین دخل ان یغیر علیهما قال له رسول الله صلی الله علیه وسلم دعهما یا ابا بکر فانه یوم عید فلما کان هذا الیوم یوم حظوظ النفوس شرع الله تضاعف التکبیر فی الصلاة لیتمکن من قلوب عباده ما ینبغی للحق من الکبریاء والعظمة لئلا تشغلهم حظوظ النفوس عن مراعاة حقه تعالیٰ بما یکون علیهم من اداء الفرائض فی اثناء النهار اعنی صلاة الظهر والعصر وباقی الصلوات قال الله تعالیٰ "ولذکر الله اکبر" یعنی فی الحکم الخ الفتوحات المکیة: ۱/۵۱۸-۵۱۹، وصل فی فصل التکبیر فی صلاة العیدین، وصل فی اعتبار هذ الفصل، ط: دار صادر بیروت.

اوراس کی قضاء بھی نہیں۔(۱)

عیدین

عورتوں پر عیدین کی نماز واجب نہیں، اس لئے خواتین عید کی نماز کے لئے عیدگاہ یا مسجد میں نہ جائیں اور گھر میں بھی عید کی نماز نہ پڑھیں۔(۲)

عیدین کا وقت

عیدین کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد جب پندرہ منٹ ہوجاتا ہے اور اشراق کا وقت ہوجاتا ہے تو شروع ہوتا ہے، اور سورج زوال ہونے تک باقی رہتا ہے،

---

(۱)(ویفسدها...... زوالها ای الشمس في صلاة العيدين) لفوات شرطها وهو وقت الضحى، طحطاوى على مراقي الفلاح،ص: ۳۲۲-۳۲۸، باب ما يفسد الصلاة،ط:قديمي كراچي، ردالمحتار: ۲۱۰/۱، باب الاستخلاف، المسائل الاثناء عشرية، ط: سعيد كراچي، وباب العيدين: ۱۷۱/۲ - ۱۷۲، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۰/۲، باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۲)(قوله وشرط وجوبها) الاقامة والذكورة والصحة والحرية الخ)فلا تجب على مسافر ولا على امرأة.......... لان المسافر يحرج في الحضور وكذا المريض والاعمىٰ والعبد مشغول بخدمة المولىٰ والمرأة بخدمة الزوج ، فعذروا دفعا للحرج والضرر ، البحر : ۱۵۱/۲، باب صلاة الجمعة،ط: سعيد كراچي... ولذا لا تجب على المرأة الخ، شامي: ۱۵۴/۲، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي. (تجب صلاتها) في الأصح(على من تجب عليه الجمعة بشرائطها) المتقدمة، الدر مع الرد: ۱۶۶/۱، باب العيدين، ط: سعيد كراچي، والسادس (الجماعة) واقلها ثلاثة رجال ، الدر مع الرد: ۱۵۱/۲ (قوله واقلها ثلاثة رجال) .... واحترز بالرجال عن النساء والصبيان فان الجمعة لا تصح بهم وحدهم لعدم صلاحيتهم للامامة فيها بحال ، شامي: ۱۵۱/۲، باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب ، قال الله تعالى: أعوذ بالله من الشيطان الرجيم ، ط: سعيد كراچي. البحر : ۱۵۰/۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچي. (ويكره حضور هن الجماعة) ولو لجمعة وعيد ووعظ (مطلقا) ولو عجوزا ليلا) على المذهب المفتىٰ به لفساد الزمان الخ، الدر مع الرد: ۵۶۶/۱، باب الامامة ، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي، ط: سعيد كراچي.

عیدالاضحیٰ کی نماز جلدی اور عیدالفطر کی نماز دیر سے پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

عیدین کی حقیقت

''جماعت کی حقیقت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

عیدین کی نماز

اگر عیدین کی نماز میں سہو سجدہ لازم ہو تو سجدۂ سہو کرنا ضروری نہیں ہے اس کے بغیر بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

عیدین کی نماز سے پہلے نفل پڑھنا

☆.....عید کے دن عیدین کی نماز سے پہلے گھر، مسجد اور عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) ووقتها من الارتفاع قدر رمح فلا تصح قبله بل تكون نفلا محرما الى الزوال باسقاط الغاية، الدر المختار: وفي الرد: يندب تعجيل الاضحى لتعجيل الاضاحي وتاخير الفطر ليودى الفطرة كما في البحر، باب العيدين: ۲/ ۱۷۱، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۶۰، باب العيدين، ط:سعيد كراچي. مراقي الفلاح، ص: ۵۳۲، باب صلاة العيدين، ط: قديمي كراچي.

(۲) السهو في الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد الا ان مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلا يقع الناس في فتنة كذا في المضمرات ناقلا عن المحيط، هنديه: ۱۲۸/۱، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، رد المحتار: ۹۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويكره التنفل قبل صلاة العيد في المصلي اتفاقا وفي البيت عندعامتهم وهو الاصح لان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج فصلى بهم العيد لم يصل قبلها ولا بعدها متفق عليه ويكره التنفل بعدها اى بعد صلاة العيد في المصلي فقط فلا يكره في البيت على اختيار الجمهور، مراقي الفلاح، وتحته في الطحطاوى، سواء من تجب عليه صلاة العيد، وغيره حتى يكره للنساء ان يصلين الضحى يوم العيد قبل صلاة الامام، حاشية الطحطاوى على المراقي ص: ۵۳۱ - ۵۳۲، باب صلاة العيدين، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۲/ ۱۶۷ - ۱۶۸، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۶۰، باب صلاة العيدين، ط: سعيد كراچي.

☆......عید کے دن عیدین کی نماز سے پہلے عورتوں کے لئے بھی گھر میں نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ عیدین کی نماز کے بعد عورتوں کے لئے گھر میں نفل نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۱)

عیدین کی نماز کے بعد نفل پڑھنا

عید کے دن عیدین کی نماز کے بعد مسجد اور عیدگاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے، گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ مرد اور عورت دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

عیدین کے لئے جماعت شرط ہے

عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے،(۳) جماعت کے بغیر اکیلے میں عید کی نماز پڑھنے سے عید کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اگر کسی کو عید کی نماز نہیں ملی تو اس کا متبادل نہیں ہے لہٰذا عید کی نماز میں سستی نہ کرے۔(۴)

عیدین میں تکبیر زائد کہنا

عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) (قوله تجب صلاة العیدین علی من تجب علیه الجمعة بشرائطها سوی الخطبة) افاد ان جمیع شرائط الجمعة وجوبا وصحة شرائط للعید الا الخطبة، البحر الرائق: ۱۵۸/۲، باب العیدین، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱۵۰/۱، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیة کوئته، رد المحتار: ۱۶۶/۲، باب العیدین ط: سعید کراچی.

(۴) والامام لو صلاها مع الجماعة وفاتت بعض الناس لا یقضیها من فاتته خرج الوقت او لم یخرج هکذا فی التبیین، هندیة: ۱۵۲/۱ الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ط: رشیدیة کوئته، رد المحتار: ۱۷۵/۲، باب العیدین، ط: سعید کراچی. وفی البحر: (قوله ولم تقض ان فاتت مع الامام) لان الصلاة، بهذه الصفة لم تعرف قربة الا بشرائط لا تتم بالمنفرد فمراده نفی صلاته وحده، الخ، باب العیدین، : ۱۶۳/۲، ط: سعید کراچی.

سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے مسلسل تین تکبیریں کہنا، اور دوسری رکعت میں قرأت سے فارغ ہونے کے بعد رکوع سے پہلے تین تکبیریں کہنا واجب ہے۔(۱)

عیدین میں جماعت شرط ہے

عیدین کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر انفرادی طور پر عیدین کی نماز پڑھنے سے عیدین کی نماز صحیح نہیں ہوگی، عیدین کی نماز فوت ہونے کی صورت میں اس کی تلافی کی کوئی صورت نہیں۔(۲)

عیدین میں جہری قرأت کی وجہ

''جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ويصلي الامام ركعتين فيكبر تكبيرة الافتتاح ثم يستفتح ثم يكبر ثلاثا ثم يقرأ جهرا ثم يكبر تكبيرة الركوع فاذا قام الى الثانية قرأ ثم كبر ثلاثا وركع بالرابعة فتكون التكبيرات الزوائد ستا ثلاثا في الاولىٰ وثلاثا في الاخرى...... وتكبيرات العيد واجبة. هندية: ۱/۱۵۰، ۱۵۱، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۱/۱۷۲-۱۷۴، كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۲) ''عیدین کے لئے جماعت شرط ہے'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

غ

غافل کی نماز

جو شخص نماز تو پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا دل اللہ سے غافل ہے، اور نفسانی خواہشات اور جسمانی لذات میں لگا ہوا ہو، اس کی نماز سے فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن اس سے اصل مقصد حاصل نہ ہوگا۔(۱)

غروب آفتاب سے غروب شفق ابیض تک وقفہ

ہمارے ملک میں آفتاب غروب ہونے سے شفق ابیض غروب ہونے تک کا وقفہ کم از کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ، اور زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ پینتس منٹ تک ہوتا ہے۔(۲)

غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وينبغي ان يعرف الناس ان الغرض الحقيقي من الصلاة انما هو اشعار القلب بعظمة الاله الخالق حتىٰ يكون منه على وجل فيأتمر بامره م وينتهي عما نهاه عنه ،وفي ذلك الخير كله للنوع الا نساني لان من يفعل الصالحات ويجتنب السيئات لا يصدر عنه للناس الا المنفعة والخير اما الذى ياتي بالصلاة قلبه غافل عن ربه مشغول لشهواته النفسانية وملاذه الجسمانية ، فان صلاته وان اسقطت عنه الفرض عند بعض الائمة ، ولكنها في الحقيقة لم تثمر الثمرة المطلوبة منها انما الصلاة الكاملة هي التي قال الله في شانها " قد افلح المومنون الذين هم في صلاتهم خاشعون" كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۲-۱۷۳ ، كتاب الصلاة، حكمة مشروعتها، ط: دار الفكر بيروت.

(۲)[فائدة] ذكر العلامة المرحوم الشيخ الكاملي في حاشيته على رسالة الاسطرلاب لشيخ مشايخنا العلامة المحقق على آفندى الداغستاني ان التفاوت بين الفجر ين و كذا بين الشفقين الاحمر والابيض انما هو بثلاث درج ، شامي: ۱/ ۳۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلا ة،والسلام قبل البعثة،وص: ۱/ ۳۶۱،[تنبيه]مطلب في الصلاة، الوسطىٰ ، ط:سعيد كراچي. عمدة الفقه، ۱/ ۲۶ ، جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے ط: ادارہ مجددیہ، کراچی۔

غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھنا

☆......غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، مگر جان بوجھ کر مجبوری کے بغیر غصب کی ہوئی زمین پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مالک سے اجازت حاصل کرلی جائے تاکہ کراہت ختم ہو جائے، اور ایسی صورت میں مالک کو بھی اجازت دیدینی چاہیئے کہ یہ اس کی خوش قسمتی ہے کہ اس کی جگہ پر مسجد بن گئی اور صدقہ جاریہ کا سبب بن گیا، اور موت کے بعد آرام سے رہنے کا سبب بن گیا۔(۱)

اور لوگوں کو چاہیئے کہ کسی کی شخصی زمین پر مسجد بنانے سے پہلے مالک سے اجازت لیں، اجازت کے بغیر کسی کی شخصی زمین پر مسجد ہرگز نہ بنائیں ورنہ اجازت کے بغیر بنانے والا گنہگار ہوگا۔(۲)

☆......ہاں اگر حکومت کسی جگہ پر ضرورت کے مطابق مسجد نہیں بنائی اور وہاں کے لوگوں کے لئے مسجد کی ضرورت ہے تو ایسی صورت میں وہاں کے لوگوں کے لئے حکومت کی ایسی جگہ پر مسجد بنانے کی اجازت ہوگی جو جگہ کسی منصوبہ میں داخل اور شامل

(۱، ۲)" وتكره في ارض الغير بلا رضاه واذا ابتلى بالصلاة في أرض الغير و ليست مزروعة أو الطريق ان كانت لمسلم صلى فيها وان كانت لكافر صلى في الطريق مراقي الفلاح وتحته في الطحطاوي: (قوله صلى فيها) لان الظاهر أنه يرضى بها لأنه ينال أجراً من غير اكتساب منه كتاب الصلاة فصل في المكروهات، ص: ۳۵۸ ط: قديمي. الصلاة في أرض مغصوبة جائزة ولكن يعاقب بظلمه فما كان بينه وبين الله تعالى يثاب وما كان بينه وبين العباد يعاقب كذا في مختار الفتوى. هندية: ۱/ ۱۰۹. كتاب الصلاة الباب السابع الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره فيها ط: رشيديه وفي الواقعات: بني مسجدا على سور المدينة لا ينبغي أن يصلي فيه لأنه حق العامة فلم يخلص لله تعالى كالمبني في أرض مغصوبة اه، رد المحتار: ۱/ ۳۸۱، كتاب الصلاة مطلب في الصلاة في الأرض المغصوبة ودخول البساتين وبناء المسجد في أرض الغصب ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۵۳۰. فصل في أحكام المسجد. ط: نعمانية كوئته.

نہیں ہے۔(۱)

غلام کی امامت

غلام کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر غلام عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کا امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔

اور غلام کو امام بنانا اس لئے مکروہ ہے کہ اکثر غلام کو آقا کی خدمت میں مصروف ہونے کی وجہ سے دینی علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا۔(۲)

غلط پڑھنے کے بعد صحیح کرلیا

اگر نماز میں قرأت کے دوران ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے لیکن اس نے پھر اسی رکعت میں اس کی تصحیح کرلی تو نماز صحیح ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر اسی رکعت میں غلطی کی اصلاح نہیں کی تو نماز نہیں ہوئی، دوبارہ پڑھنا

---

(۱)ووقف مسجد للمسلمين واجب على الامام من بيت المال والا فعلى المسلمين. الدر المختار وفي الرد: (قوله ووقف مسجد) اى في كل بلدة على الظاهر (قوله والا) اى وان لم يفعل الامام فعلى المسلمين كتاب الايمان مطلب في أحكام النذر: ۷۳۶/۳. ط: سعيد. وفي البحر: وفي الخانية؛ طريق للعامة وهي واسع فبنى فيه أهل المحلة مسجدا للعامة ولا يضر ذلك بالطريق قالوا لاباس به وهكذا روى عن أبي حنيفة ومحمد لان الطريق للمسلمين والمسجد لهم أيضا، كتاب الوقف فصل في أحكام المساجد: ۲۵۵/۴. ط: سعيد. هندية: ۴۵۶/۲. كتاب الوقف، الباب الحادى عشر في المسجد ط؛ رشيدية كوئٹه.

(۲)(قوله كره امامة العبد والاعرابي والفاسق والمبتدع والاعمى وولد الزنا)..... وأما الكراهة فمبنية على قلة رغبة الناس في الاقتداء بهؤلاء فيؤدى الي تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيرا للأجر ولان العبد لا يتفرغ للتعلم .. وينبغي أن يكون كذلك في العبد وولدالزنا اذا كان أفضل القوم فلاكراهة اذالم يكونا محتقرين لعدم العلة للكراهة. البحرائق ج ۱ ص/ ۳۴۸، ۳۴۹. كتاب الصلاة باب الامامة رد المحتار ج ۱ ص/ ۵۵۹ باب الامامة ط: سعيد.

لازم ہے۔(۱)

غلطی بتانے میں جلدی کرنا

اگر امام قرأت میں اٹک جائے یا کوئی آیت بھول جائے، تو مقتدی کے لئے فوری طور پر غلطی بتانا مکروہ ہے، بلکہ کچھ انتظار کر کے غلطی بتانا چاہیئے۔(۲)

غلطی سے سہو سجدہ کرلیا

''شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غلطی سے معنی بدل جائے

☆......اگر قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہونے سے معنی اس طرح بدل گیا کہ اس کا اعتقاد رکھنا کفر ہے، خواہ وہ عبارت قرآن مجید کی دوسری جگہ موجود ہو یا نہ ہو، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

☆......اگر قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہونے سے معنی بدل گیا، لیکن اس کا اعتقاد رکھنا کفر

---

(۱) ذکر فی الفوائد: لو قرأ فی الصلاة بخطأ فاحش ثم رجع وقرأ صحیحا قال عندی صلاته جائزة. هندیة: ۸۲/۱. کتاب الصلاة الباب الخامس فی صفة الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القارئ: ط رشیدیة کوئٹہ.

(۲) ویکره للمقتدی أن یعجل با لفتح لأن الامام ربما یتذکر فیکون التلقین من غیر حاجة (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: باب ما یفسد الصلاة، ص: ۳۴۴. ط: قدیمی) ویکره للمقتدی ان یفتح علی امامه من ساعته (البحر الرائق: کتاب الصلاة باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها: ۱۰/۲. رشیدیة): ۶/۲. ط: سعید رد المحتار مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام: ۶۲۳/۱، ط: سعید).

(۳) وان غیر المعنی تغیرا فاحشا بان قرأ "وعصی ادم ربه" بنصب المیم رفع الرب وما أشبه ذلک مما لو تعمد به یکفر اذا قرأ خطا فسدت صلاته الخ (هندیة: الفصل الخامس فی زلة القاری: ۸۱/۱. رشیدیة) شامی: کتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القاری: ۶۳۱/۱) ط: سعید.

نہیں، لیکن وہ عبارت پورے قرآن مجید میں کہیں بھی نہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆...... معنی میں تغیر آ گیا ہے، اور وہ معنی وہاں مناسب نہیں، اگر چہ وہ لفظ قرآن مجید میں ہے، نماز فاسد ہو جائے گی۔(اس میں احتیاط ہے)۔(۲)

☆...... غلطی کی وجہ سے معنی میں تغیر آ گیا ہے یعنی لفظ بے معنی ہو گیا ہے، جیسے "السرائر" کی جگہ پر "السرائل" پڑھ لیا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، (۳) اور اگر غلطی کی وجہ سے معنی میں بہت زیادہ تغیر نہ آیا یعنی اس جیسا لفظ قرآن مجید کی دوسری جگہ پر موجود ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) فان لم يكن مثله في القران والمعنى بعيد متغير تغيرا فا حشا يفسد أيضا كهذا الغبار مكان هذا الغراب، وكذا اذا لم يكن مثله في القرآن رد المحتار: ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد،هندية: ۱/ ۸۰، كتاب الصلاة: الفصل الخامس في زلة القارى،ط: رشيدية.

(۲) وان كان مثله في القران والمعنى بعيد ولم يكن متغيرا فا حشا تفسد أيضا عند أبى حنيفة ومحمد وهو الاحوط الخ. رد المحتار: ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة: مطلب مسائل زلة القارى ط:سعيد. عالمگيرية: ۱/ ۸۰، كتاب الصلاة الفصل الخامس في زلة القارى،رشيدية. فالأولى الأخذ فيه بقول المتقدمين لانضباط قواعدهم، وكون قولهم احوط. شامى: ۱/ ۶۳۱. مطلب مسائل زلة القارى ط: سعيد كراچى.

(۳) وكذا اذالم يكن مثله في القران ولا معنى له كا لسرائل با للام مكان السرائر الخ ردالمحتار: ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة مطلب مسائل زلة القارى ط:سعيد كراچى.

(۴) وان كان مثله في القران والمعنى بعيد ولم يكن متغيرا فا حشا تفسد أيضا...... وقال بعض المشائخ: لا تفسد لعموم البلوى وهو قول أبى يوسف ...... فالمعتبر في عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيرا وجود المثل في القران عنده والموافقة في المعنى عندهما(رد المحتار: ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة مطلب مسائل زلة القارى ط:سعيد). فتاوى هندية: ۱/ ۸۰. كتاب الصلاة الفصل الخامس في زلة القارى رشيدية.

غلطی مان لینا

اگر نماز پڑھنے والا نماز کے دوران کسی اور کی بتائی ہوئی غلطی کو مان لے گا تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ کیونکہ اس نے نماز پڑھتے ہوئے کسی باہر کے آدمی کے حکم کی تعمیل کی۔(۱)

''غنہ'' میں غنہ نہیں کیا

جس جگہ پر میم اور نون کو غنہ کر کے پڑھا جاتا ہے، اس جگہ پر میم اور نون میں غنہ نہ کر کے ظاہر کرنا غلط ہے، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، تاہم جو لوگ تجوید سے واقف ہیں ان کے لئے جان بوجھ کر اس طرح پڑھنا صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

غیر مسلم کے گھر میں نماز پڑھنا

''کافر کے گھر میں نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

غیر مسلم ماہر کی حیرانگی

ایک صاحب (اے ارقمر) اپنے یورپ کے سفر نامہ میں لکھتے ہیں کہ میں نماز پڑھ

---

(۱)(قوله وكذا الأخذ) اى أخذ المصلي غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا ..... او أخذ الامام بفتح من ليس في صلاته. رد المحتار: ۱/ ۶۲۲ كتاب الصلاة، مطلب المواضع التي لايجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰ ، كتاب الصلاة باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، : ۱/ ۳۵۱، باب مايفسد الصلاة،ط: المكتبة الغوثية، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۳۴، باب مايفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲)وفي التاتارخانية عن الحاوي: حكي عن الصفار انه كان يقول الخطأ اذا دخل في الحروف لايفسد، لان فيه بلوى عامة الناس لانهم لا يقيمون الحروف الا بمشقة، شامي: ۱/ ۶۳۳، مطلب مسائل زلة القا ى،ط: سعيد كراچي.

رہا تھا اور ایک انگریز مجھے کچھ دیر کھڑا دیکھتا رہا۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھے کہنے لگا کہ یہ ورزش کا طریقہ تم نے میری کتاب سے سیکھا ہے کیونکہ میں نے بھی اسی طریقے سے ورزش کرنے کا طریقہ بتایا ہے جو شخص اسی طریقہ سے ورزش کرے گا وہ کبھی بھی طویل پیچیدہ اور سنسنی خیز امراض میں مبتلا نہ ہوگا۔

پھر اس ماہر نے وضاحت کی کہ اگر کھڑا آدمی فوراً سجدے ن . ررش میں چلا جائے تو اس سے اعصاب اور دل پر بُرا اثر ہوتا ہے اس لئے میں نے اپنی کتاب میں یہ بات خاص طور پر تحریر کی ہے کہ پہلے کھڑے ہو کر ورزش کی جائے جس میں ہاتھ بندھے ہوئے ہوں (یعنی قیام) پھر جھک کر ہاتھوں اور کمر کی ورزش کی جائے یعنی (رکوع) اور پھر سر کو زمین سے لگا کر ورزش کی جائے (یعنی سجدہ) یہ ورزش صرف ماہرین ہی کرا سکتے ہیں۔

جب اس نے یہ بات کہی تو نمازی صاحب فرمانے لگے میں مسلمان ہوں اور میرے اسلام نے مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے آپ کی کتاب ہرگز نہیں پڑھی اور ایسا عمل دن میں کم از کم پانچ بار کرتا ہوں۔

اس بات کے سنتے ہی وہ انگریز ماہر حیران رہ گیا اور ان صاحب سے مزید اسلامی معلومات لینے لگا۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۴۲/۱)

غیر مقلد کی امامت

اگر غیر مقلد امام کے بارے میں یہ یقین ہے کہ نماز کے ارکان وشرائط میں دوسرے مذاہب کی رعایت کرتا ہے، تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے، اور اگر رعایت نہ کرنے کا یقین ہو تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اور جس امام کا حال معلوم نہیں ہے اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

---

(۱) (وصح الاقتداء فیه) ففي غیره اولیٰ ان لم یتحقق منه ما یفسدها في اعتقاده في الاصح کما بسطه

آج کل کے اکثر غیر مقلدین صرف یہی نہیں کہ دوسرے مذاہب کی رعایت کا خیال نہیں کرتے، بلکہ دوسرے مذاہب کو غلط سمجھتے ہیں، اور قصداً ان کے خلاف کرتے ہیں اور خلاف کرنے کو ثواب سمجھتے ہیں، اس لئے ان کی اقتداء سے جہاں تک ممکن ہو احتراز کرنا چاہئے، مگر ضرورت کے وقت ان کی اقتداء میں نماز پڑھ لے، جماعت نہ چھوڑے۔(۱)

یہ تفصیل اس وقت ہے جب امام کا عقیدہ صحیح ہو، اگر اس کا عقیدہ فاسد ہے، مقلدین کو مشرک جانتا ہے، اور ائمہ کرام کو گالی دیتا ہے، ان کو بُرا بھلا کہتا ہے، تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

= في البحر، بشافعي) (قوله كما بسطه في البحر) حيث ذكر ان الحاصل انه ان علم الاحتياط منه في مذهبنا فلا كراهة في الاقتداء به وان علم عدمه فلا صحة وان لم يعلم شيئا كره، شامي: ۲/۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فحاصله ان صاحب الهداية جوز الاقتداء بالشافعي بشرط ان لا يعلم المقتدى منه ما يمنع صحة صلاته في راى المقتدى كالفصد ونحوه، وعدد مواضع عدم صحة الاقتداء به الخ، البحر الرائق: ۲/۴۵، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.: ۱/۸۱، ط: رشيدية كوئته.

(۱) واما الصلاة خلف الشافعية فحاصل ما في المجتبیٰ انه اذا كان مراعيا للشرائط والاركان عندنا فالاقتداء به صحيح على الاصح ويكره، والا فلا يصح اصلا... ولا خصوصية للشافعية، بل الصلاة خلف كل مخالف للمذهب كذلک، البحر الرائق: ۱/۶۱۳، باب الامامة، ط: مكتبه رشيدية كوئته: ۱/۳۵۱، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۵۶۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

فان قلت: فما الافضلية ان يصلي خلف هولاء او الانفراد؟ قيل اما في حق الفاسق فالصلاة خلفه اولیٰ لما ذكر في الفتاویٰ كما قدمناه، واما الآخرون فيمكن ان يكون الانفراد اولیٰ لجهلهم بشروط الصلاة، ويمكن ان يكون على قياس الصلاة خلف الفاسق، والافضل ان يصلي خلف غيرهم آه فالحاصل انه يكره لهولاء التقدم ويكره الاقتداء بهم كراهة تنزيهية، فان امكن الصلاة خلف غيرهم والا فالاقتداء اولیٰ من الانفراد، البحر الرائق: ۱/۳۴۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۵۶۳، مطلب في الاقتداء بشافعي ونحوه، هل يكره ام لا؟ ط: سعيد كراچي.

وفي الفتاویٰ: لو صلى خلف فاسق او مبتدع ينال فضل الجماعة لكن لا ينال كما ينال خلف تقي ورع، لقوله ﷺ من صلى خلف عالم تقي فكانما صلى خلف نبي، البحر: ۱/۳۴۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ف

فاتحہ ایک سانس میں پڑھنا

امام کے لئے فرض نمازوں میں ایک ہی سانس میں پوری سورۂ فاتحہ پڑھنے کی عادت بنالینا ناپسندیدہ اور مکروہ تنزیہی ہے، بلکہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کی عادت بنالینی چاہئے تاکہ ترتیل اور معانی میں تدبر کے ساتھ پڑھ سکے(۱) (اور سورۂ فاتحہ کی ہر آیت کو الگ الگ پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر آیت کا الگ الگ جواب ملے)۔(۲)

فاتحہ پڑھ کر رکوع کرلیا

اگر کوئی شخص فرض نماز کی شروع کی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت یا واجب، سنت اور نفل نماز کی کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور اس کو رکوع میں یا رکوع کے بعد سجدہ سے پہلے یاد نہیں آیا بلکہ اس کے بعد یاد آیا تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب

---

(۱) ...... ثم يرتل سورة الفاتحة وسورة من القرآن ترتيلا يمد الحروف ويقف على رؤوس الآى الخ، حجة الله البالغة : ۲ / ۹، اذكار الصلاة، وهيآتها المندوب اليها ط: كتب خانه رشيديه دهلي، ورتل القرآن ترتيلا، سوره المزمل: آيت رقم ۴ وفي الحجة : يقرأ في الفرض بالترسل حرفا حرفا وفي التراويح بين بين وفي النفل ليلا له ان يسرع بعد ان يقرأ كما يفهم، الدر المختار مع الرد: ۱ / ۵۴۱، كتاب الصلاة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية: ط: سعيد كراچي. التاتارخانية : ۱ / ۴۵۲، كتاب الصلاة، الفرائض، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) وعن ابي هريرة رضي الله عنه......... فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: قال الله تعالىٰ قسمت الصلاة بيني وبين عبدى نصفين ولعبدى ما سأل فاذا قال العبد الحمد لله رب العالمين، قال الله تعالىٰ حمدني عبدى واذا قال الرحمٰن الرحيم قال الله تعالىٰ اثنى على عبدى واذا قال ملك يوم الدين قال مجدني عبدى واذاقال اياك نعبد واياك نستعين قال هذا بيني وبين عبدى ولعبدى ما سأل فاذا قال اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين قال هذا لعبدى ولعبدى ما سأل، مشكوٰة المصابيح: ۷۸، باب القراءة في الصلاة، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير ۳۰۶ صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي.

ہوگا، اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔(۱)

فاتحہ پڑھنا

☆......امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے فرض نمازوں کی دو رکعتوں میں ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

مقتدی کے لئے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھنے کی اجازت نہیں، مقتدی امام کے پیچھے خاموش رہیں گے اگر امام کی قرأت سنائی دے تو سنیں اور خاموش رہیں، اور اگر امام کی قرأت سنائی نہ دے تو صرف خاموش رہیں یہ اللہ کا حکم ہے۔(۳)

(۱) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة او ما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار او آية طويلة في الاوليين بعد الفاتحة .... وفي جميع ركعات النفل والوتر هندية: ۱/۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته. (واعادتها بتركه عمدا) اى ما دام الوقت باقيا وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۴۷، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: قديمي كراچي. ولو قرأ الفاتحة وحدها وترك السورة يجب عليه سجود السهو، وكذا لو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة كذا في التبيين ولو قرأ الفاتحة وآيتين فخرّ راكعا ساهيا ثم تذكر عاد وأتم ثلاث آيات، وعليه سجود السهو، فتاوىٰ هندية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني، في سجود السهو، ط: رشيديه كوئته. البحر: ۲/۱۶۶، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوى على المراقي ص: ۲۵۰، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي.

(۲) ولها واجبات وهي: قراءة فاتحة الكتاب وضم سورة الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. ثم الفاتحة واجبة في الاوليين من الفرض وفي جميع ركعات النفل وفي الوتر والعيدين، البحر الرائق: ۱/۲۹۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۱۶۰، فصل في بيان واجبات الاصلية في الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۳) المؤتم لا يقرأ مطلقا، ولا الفاتحة سرا فان قرأ كره تحريما، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: فصل في اركان الصلاة: ۱/۱۱۰، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۵۹۹، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته. "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون" الاعراف: ۲۰۴.

☆......فرض کے علاوہ باقی نمازوں کی سب رکعتوں میں ایک ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

فاتحہ پڑھنا بھول گیا

''فاتحہ چھوڑ جائے'' کا عنوان دیکھیں۔

فاتحہ پڑھنے کا راز

سورۂ فاتحہ جامع دعا ہے، اس لئے اس کو نماز میں پڑھنا ضروری ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کی تعلیم کے لئے سورۂ فاتحہ نازل فرمائی کہ ہماری حمد وثناء اس طرح کیا کرتے ہیں، اوراس طرح خاص ہم سے مدد اور استعانت چاہتے ہیں، اور خاص ہمارے لئے عبادت کا اقرار کیا کرتے ہیں، اوراس طرح وہ راستہ جو ہر قسم کی بہتری کا جامع ہے مانگا کرتے ہیں، اوران لوگوں کے طریقے سے جن پر ہم ناراض ہیں اور جو گمراہ ہیں پناہ مانگا کرتے ہیں، اور بہتر دعا وہ ہوتی ہے جو جامع ہوتی ہے۔

فاتحہ میں شروع میں اللہ تعالیٰ کی تعریف، اوراس کی عام تربیت، اوراس کی عام اور خاص رحمت، اوراس کی مالکیت اور جزا وسزا کے اختیار کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا مانگی جاتی ہے۔(احکام اسلام ص۶۰)(۲)

---

(۱) ولها واجبات وهي قراءة فاتحة الكتاب ......(و) في جميع ركعات النفل لان كل شفع منه صلاة، وكل الوتر، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۹ كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۹۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) واذا تعين التوقيت فلا احق من الفاتحة لانها دعاء جامع انزله الله تعالى على السنة عبادة، يعلمه كيف يحمدون الله ويثنون عليه ويقرون له بتوحيد العبادة والاستعانة وكيف يسالونه الطريقة الجامعة لأنواع الخير ويتعوذون به من طريقة المغضوب عليهم والضالين، واحسن الدعاء اجمعه، حجة الله البالغة، ۲/۵، الامور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيدية دهلي.

فاتحہ تشہد کے بعد پڑھ لی

اگر تشہد کے بعد بھولے سے سورۂ فاتحہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

فاتحہ چھوڑ جائے

☆......اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی صرف کوئی سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا تو اس کو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے اور سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے، کیونکہ رکوع ادا کرنے میں تاخیر بھی ہوگئی اور رکوع کا تکرار بھی ہوگیا، ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔(۲)

☆......اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت کو سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے کی بات رکوع یا رکوع کے بعد یاد نہیں آئی بلکہ دوسری رکعت میں یاد آئی تو اس صورت میں دوسری

---

(۱) وان بدأ بالتشهد ثم بالقراءة فلا سهو عليه كذا في محيط السرخسي، فتاویٰ عالمگيرية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. وان قرأ القرآن بعدقراءة التشهد في العقدة الاخيرة لا سهو عليه لانه محل الثناء والدعاء والقرآن يشمل عليهما، حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۷۷، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وفي الخلاصة اذا ركع ولم يقرأ السورة رفع رأسه وقرأ السورة، وأعاد الركوع وعليه السهو، فتاویٰ عالمگيرية. ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۷۶، كتاب الصلاة، الفصل السادس عشر في السهو في الصلاة، جنس في القراءة والأذكار، ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص: ۴۶۱، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۵۸، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

رکعت میں سورۂ فاتحہ دوبارہ نہ پڑھے ورنہ ایک رکعت میں دومرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھنا لازم آئے گا، اور سورۂ فاتحہ کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں ہے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے، نماز ہو جائے گی۔(۱)

فاتحہ خلف الامام

حنفی مسلک میں امام کے پیچھے کسی قسم کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا بعد کی سورت، جائز نہیں ہے،(۲) لیکن اگر غلطی سے کوئی شخص پڑھ لے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے، فاسد نہیں ہوتی۔(۳)

---

(۱) ولو ترک الفاتحة في الاولين لا يكررها في الاخريين عندهم ويسجدللسهو لان قراءة الفاتحة في الشفع الثاني مشروعة نفلا...... واذا كررها خالف المشروع، حاشية الطحطاوی علی مراقي الفلاح: ۱/۳۴۷ كتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: المكتبة الغوثية و ص۲۵۵ ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي ۱/۴۶۰ باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچي.

(۲) المؤتم لا يقرأ مطلقا ولا الفاتحة سرا فان قرأ كره تحريما. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل في القراءة ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۱۱۰، فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/۵۹۹، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (والمؤتم لا يقرأ مطلقا) ولا الفاتحة...... (فان قرأ كره تحريما) وتصح في الاصح، الخ، الدر مع الرد: ۱/۵۴۴، باب صفة الصلاة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد كراچي. ان الآية: نزلت في الصلاة وهي قوله تعالىٰ "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون" [الاعراف: ۲۰۴] وهو قول اكثر اهل التفسير، ومنهم من قال نزلت في الخطبة، قال في الكافي: ولا تنافي بينهما فانما امروا بهما فيها لما فيها من قراءة القرآن البحر: ۱/۳۴۳، قبيل باب الامامة، ط: سعيد كراچي. و ۱/۶۰۰، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/۲۹۷، فصل في القراءة ط: رشيدية كوئٹه.

فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی

اگر کسی نے فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت، یا واجب، سنت اور نفل کی کسی بھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کو دومرتبہ پڑھ لیا، یا اکثر حصہ دومرتبہ پڑھ لیا، تو ان دونوں صورتوں میں سہو سجدہ واجب ہوگا (۱)، اور اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے

سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے، اگر سورت کا کوئی جملہ بھی سورۂ فاتحہ سے پہلے پڑھا گیا تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (۳)

فاتحہ سہو سجدہ کے بعد پڑھ لی

''سجدہ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی'' کا عنوان دیکھیں۔

فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا تو سہو سجدہ واجب نہیں

(۱) قوله وكذا ترك تكريرها الخ: فلو قرأها في ركعة من الاولیین مرتين وجب سجود السهو، لتأخير الواجب وهو السورة...... وكذا لو قرأ اكثرها ثم أعادها، ردالمحتار: ۴۶۰/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوي: ۳۴۷/۱، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية و ص: ۲۴۹، ط: قديمي كراچی. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۳۹۷، ط: نعمانية كوئٹه. هندية: ۱۲۶/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وقيد بالاوليين لان الاقتصار على مرة في الاخريين ليس بواجب حتىٰ لا يلزمه سجود السهو بتكرار الفاتحة فيهما سهوا الخ، رد المحتار: باب صفة الصلاة، ۴۶۱/۱، ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱۷۶/۱، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والأذكار، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱۲۶/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكذا لو قرأ حرفا من السورة قبل الفاتحة ساهيا يلزمه السهو، الخ: خلاصة الفتاوىٰ: ۱۷۶/۱

ہوگا، نماز ہوجائے گی۔(۱)

فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ سے پہلے دوسری سورت پڑھ لی، اور اسی وقت اس کو خیال آیا کہ سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس صورت میں یاد آنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے پھر اس کے بعد سورت پڑھے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے، کیونکہ دوسری سورت کو سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب ہے، اور واجب کے خلاف ہونے کی صورت میں سہو سجدہ واجب ہوتا ہے۔(۲)

فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا اور تھوڑا سا بھول گیا پڑھ نہ سکا، تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

فاتحہ کا اکثر حصہ دوبار پڑھا

''فاتحہ دومرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلوة، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوي: ۱/ ۳۳۹، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار. ط: المكتبة الغوثية، ص: ۲۴۹، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۱) لوتشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو وبعدها يلزمه، حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ص: ۳۹۷، ط: نعمانية، هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/ ۹۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) (قوله على كل السورة) حتىٰ قالوا لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو، رد المحتار: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۷۴، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوي على مرقي الفلاح: ۱/ ۳۳۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، وص ۲۴۹ ط: قديمي كراچي.

(۳) وان قرأ اكثر الفاتحة ونسي الباقي لا سهو عليه هندية: ۱/ ۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۷۴، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئته. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱/ ۳۳۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، وص: ۲۴۸ ط: قديمي كراچي.

فاتحہ کا تکرار

فرض نماز کی پہلی دو رکعت اور فرائض کے علاوہ باقی نمازوں کی کسی بھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کو ایک رکعت میں دو مرتبہ پڑھنے سے سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ اور سجدۂ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ بھول گیا نہ پڑھ سکا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا۔ اور یہ حکم فرض کی شروع کی دو رکعت اور واجب، سنت اور نوافل کی ہر رکعت کا ہے۔

اور اگر فرض کی آخری دو رکعت یا ایک رکعت میں ایسا ہوا ہے تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۲)

فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی

☆......اگر کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی، اور بھول کر دوسری

(۱) ولو كررها في الاوليين يجب عليه سجود السهو، بخلاف ما لو اعادها بعد السورة او كررها في الاخريين كذا في التبيين. هندية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئته. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۳۹۷، مكتبه نعمانيه كوئته. البحر الرائق: ۲/۹۷، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) اذا ترك الفاتحة في الاوليين او احداهما يلزمه السهو...... وان بقي الاكثر كان عليه السهو اماما كان او منفردا ......وان تركها في الاخريين لا يجب ان كان في الفرض وان كان في النفل او الوتر وجب عليه، فتاوىٰ عالمگيري: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، البحر الرائق: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۷۵، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئته.

کوئی سورت شروع کردی، پھر یاد آیا تو سورت چھوڑ کر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر اس کے بعد کوئی سورت ملائے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۱)

☆......اسی طرح اگر سورۂ فاتحہ چھوڑ کر مکمل کوئی سورت پڑھ لی یا رکوع میں چلا گیا، یا رکوع سے بھی اٹھ گیا تو ان سب صورتوں میں کھڑے ہو کر پہلے سورۂ فاتحہ پڑھے پھر سورت ملائے پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا

اگر کسی نے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا تو اس پر سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) (وتقديم الفاتحة) على كل (السورة) (قوله على كل السورة) حتىٰ قالوا لو قرأ حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرأ الفاتحة ثم السورة ويلزمه سجود السهو، رد المحتار: ۱/۴۶۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراجي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۷۲، كتاب الصلاة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ۱/۳۳۹، كتاب الصلوة، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية، ص: ۲۴۹، ط: قديمي كراچي.

(۲) وكذالك اذا تذكر بعد الفراغ من السورة او في الركوع او بعد ما رفع رأسه من الركوع فانه يأتي بالفاتحة ثم يعيد السورة ثم يسجد للسهو وفي الخلاصة اذا ركع ولم يقرأ السورة رفع رأسه وقرأ السورة واعاد الركوع وعليه السهو، هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۹۴ باب سجود السهو، ط: سعيد، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۶۷، كتاب الصلوة، جنس في القراءة والاذكار، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ولو تشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو عليه وبعدها يلزمه سجود السهو، وهو الاصح لان بعد الفاتحة محل قراءة السورة فاذا تشهد فيه فقد أخر الواجب، الخ، هندية: ۱/۱۲۷، كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۲۰، فصل في سجود السهو ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۳۹۷، ط: نعمانية كوئٹه، البحر: ۲/۹۷، باب سجود السهو، ط: سعيد.

فاتحہ کے بعد خاموش رہا

کسی نے سورۂ فاتحہ پڑھی، اور چپ ہوگیا، اورایک لمبی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنے کے برابر وقت تک خاموش کھڑا رہا، اس کے بعد کوئی سورت ملائی تو اس پر سجدہ سہو لازم ہے۔(۱)

فاتحہ کے بعد خاموش رہنا

سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانے سے پہلے دیر تک خاموش رہنے کی صورت میں، سورت ملانے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوگا۔(۲)

فاتحہ کے بعد دو آیتیں پڑھیں

''دو آیتیں پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فاتحہ ہر رکعت میں پڑھنے کی حکمت

انسان کا خاصہ اور عادت یہ ہے کہ اس کے دل پر کسی واعظ کی نصیحت کا اثر ایک ہی

---

(۱) وتفكره عمدا حتىٰ شغله عن ركن ، الدر مع الرد: ۲/۸۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراجي. واعلم انه (اذاشغله ذلك) الشك ، فتفكر (قدر اداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراء ة ولا تسبيح) ذكره في الذخيرة) وجب عليه سجود السهو، الخ، وفي الشامية: ثم الاصل في التفكر انه ان منعه عن اداء ركن كقراء ة آية او ثلاث أو ركوع او سجود او عن اداء واجب كا لقعود يلزمه السهو لا ستلزام ذلك ترك الواجب وهو الاتيان بالركن او الواجب في محله وان لم يمنعه عن شئي من ذلك بأن كان يؤدى الاركان ويتفكر لا يلزمه السهو، الخ، شامي: ۲/۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۱۶۳، فصل واما بيان سبب الوجوب ،ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

بار میں کچھ نہیں پڑتا، اور دنیا کی چیزوں میں دل لگانے سے دل میں جو زنگ لگتا ہے وہ بھی ایک دفعہ وعظ ونصیحت سے دور نہیں ہوتا، جیسا کہ لوہے وغیرہ میں زنگ لگنے کے بعد ایک دفعہ پالش کرنے سے نہ زنگ دور ہوتا ہے اور نہ ہی روشن اور چمکدار ہوتا ہے بلکہ بار بار پالش کرنا پڑتا ہے پھر جا کے چمکدار ہو جاتا ہے، اسی طرح سورۂ فاتحہ میں بھی بڑی بڑی روحانی بیماریوں کے زنگ کی پالش ہے، اس لئے ایک ہی نماز میں اس سورت کو متعدد بار پڑھا جاتا ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۲)

فاسد

''فاسد'' معنی خراب ہونا یعنی نماز صحیح نہ ہونا، جو نماز فاسد ہوتی ہے اس کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

فاسد ہونا

فاسد ہونے کا مطلب ہے ختم ہونا، ٹوٹ جانا، یعنی اس کام کو دوبارہ کرنا ضروری ہے مثلاً اگر وضو فاسد ہے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری ہے، اور اگر نماز فاسد ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

فاسق اور بدعتی میں فرق

فاسق اور بدعتی میں فرق یہ ہے کہ فاسق گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اور بدعتی گناہ

---

(۱) والفساد والبطلان في العبادات واحد، قد اريد بكل منهما خروج العبادة عن كونها عبادة بسبب فوات بعض الفرائض، حلبي كبير، ص: ۳۷۶، فصل فيما يفسد الصلوٰة، ط: نعمانيه، و ص: ۴۴۳، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامي: ۱/ ۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي. البحر: ۲/۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي.

(۲) ايضاً.

کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے، اس لئے بدعتی کا مرتبہ فاسق سے بھی بدتر ہے۔(۱)

فاسق کی اذان

فاسق کی اذان مکروہ ہے، البتہ دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے، اگر کسی علاقے میں نیک، صالح اور پرہیزگار آدمی موجود ہے تو فاسق آدمی کو اذان نہیں دینی چاہیئے، ہاں اگر کسی علاقے میں فاسق کے علاوہ پرہیزگار آدمی نہیں تو اس صورت میں فاسق آدمی اذان دے سکتا ہے۔(۲)

---

(۱)ویکره تقدیم المبتدع أیضا لانه فاسق من حیث الاعتقاد هو اشد من الفسق من حیث العمل لان الفاسق من حیث العمل یعترف بأنه فاسق ویخاف ویستغفر بخلاف المبتدع الخ حلبی کبیر ص/۵۱۴، فصل فی الامامة. ط: سهیل اکیڈمی بأنها ما احدث علی خلاف الحق الملتقی عن رسول ﷺ من علم أو عمل او حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دینا قویما وصراطا مستقیما (رد المحتار: ۱/۵۶۰، باب الامامة مطلب البدعة خمسة أقسام. ط:سعید، البحر الرائق: ۱/۶۱۱، باب الامامة. ط: رشیدیة: ۱/۳۴۹. ط:سعید، أخرج الرافعی: عمل قلیل فی سنة خیر من عمل کثیر فی بدعة و الطبرانی: من وقر صاحب بدعة فقد أعان علی هدم الاسلام، والبیهقی وابن أبی عاصم فی السنة: أبی اللهأن یقبل عمل صاحب بدعة حتی یتوب من بدعته، الصواعق المحرقة فی الرد علی أهل البدع و الزندقة لابن حجر الهیتمی، ص: ۴،ط: کتب خانه مجیدیه ملتان، وروی عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان ابلیس قال اهلکتهم بالذنوب فأهلکونی بالاستغفار، فلما رأیت ذالک اهلکتهم بالاهواء فهم یحسبون أنهم مهتدون فلا یستغفرون. رواه ابن ابی عاصم وغیره، الترغیب والترهیب: ۱/۲۵ الترهیب من ترک السنة وارتکاب البدع والاهواء، خطبةالکتاب ومقدمته.

(۲) ویکره اذان الفاسق ولا یعاد " هندیة: ۱/۵۴، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول فی صفته وأحوال المؤذن، ط، حقانیة ملتان، رد المحتار: ۱/۳۹۳-۳۹۴ کتاب الصلاة، باب الاذان، ط. سعید، البحر الرائق: ۱/۲۶۴، کتاب الصلاة باب الاذان، ط:سعید.

فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں

فاسق کی اقتداء میں جو نماز ادا کی گئی اس کا اعادہ نہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت اور اس کے بعد تین دن تک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین باغیوں کی اقتداء میں نماز پڑھتے رہے، کسی سے اعادہ ثابت نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "صلوا کل خلف بر و فاجر" میں بھی اعادہ کا ذکر نہیں اور فقہاء کرام نے بھی اعادہ کا حکم نہیں دیا۔ نیز یہ کہ نماز کی ماہیت اور اجزاء میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس لئے دوبارہ پڑھنا واجب نہیں۔ (۱)

فاسق کی امامت

فاسق کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، (۲) ہاں اگر حاضرین میں سارے فاسق ہیں کوئی بھی شخص متقی، پرہیز گار نہیں تو اس صورت میں فاسق کی امامت فاسقوں کے لئے

---

(۱) (قوله وكره امامة العبد والاعرابى والفاسق ...) بيان للشيئين الصحة والكراهة أما الصحة فمبنية على وجود الاهلية للصلاة مع اداء الاركان وهما موجودان من غير نقص في الشرائط والاركان ومن السنة حديث "صلوا خلف كل بر وفاجر" وفي صحيح البخارى "أن ابن عمر كان يصلى خلف الحجاج" وكفى به فاسقا كما قاله الشافعي "البحر الرائق: ۱/۳۴۸ كتاب الصلاة، باب الامامة ط: سعيد "(كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها) ....ان مرادهم بالواجب والسنة التى تعاد بتركها ما كان من ماهية الصلاة واجزائها "(رد المحتار ۱/۴۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط، سعيد.

(۲) وكره امامة العبد والاعرابى والفاسق الخ .... البحر ۱/۳۴۸ باب الامامة ومن كراهة تقديم الفاسق على ما ياتى ان العالم اولى بالتقدم اذا كان يجتنب الفواحش وان كان غيره اورع منه، حلبى كبير ص ۵۱۳ فصل فى الامامة، ط: سهيل و ص: ۴۴۲ ط، نعمانية ...وفيه اشارة الى انهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم الخ حلبى كبير ص ۵۱۳ فصل فى الامامة، ط: سهيل و: ص ۴۴۲، ط، نعمانية.

مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

اور جو کام شریعت میں منع ہے اگر کوئی شخص وہ کام کرتا ہے تو وہ فاسق ہے مثلاً شراب پینا، چغلخوری کرنا، اور غیبت کرنا منع ہے، اب اگر کوئی شخص شراب پیتا ہے، چغلخوری کرتا ہے یا غیبت کرتا ہے، تو وہ فاسق ہے۔(۲)

اور فاسق گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا ہے اس لئے توبہ نصیب ہونے کی اُمید ہے۔(۳)

فاش غلطی

اگر نماز کی قرأت میں فاش غلطی ہوگئی، یعنی جس سے معنی اور مفہوم بدل جائے تو

(۱) وينبغي ان يكون محل كراهة الاقتداء بهم عند وجود غيرهم والافلا كراهة كما لا يخفى، البحر الرائق: ۱/۶۱۱ كتاب الصلاة، باب الامامة، ط، رشيدية و ص: ۱/۳۴۹ ط: سعيد ردالمحتار: ۱/۵۶۰ كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ط: سعيد، حلبي كبير ص: ۵۱۴ فصل في الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني وآكل الربا ونحو ذالک، شامي: ۱/۵۶۰ كتاب الصلاة، باب الامامة ط: سعيد، والفسق لغة خروج عن الاستقامة ... وشرعا خروج عن طاعة الله تعالى بارتكاب كبيرة ...... وذالک كنمام، ومراء وشارب خمر الخ حاشيه الطحطاوي على المراقي: ص: ۱۶۵ باب الامامة فصل في بيان الاحق بالامامة، ط: قديمي كتب خانه كراچي، وهو اعم من الكفر، والفسق، يقع بالقليل من الذنوب وبالكثير لكن تعورف فيما كان كثيرا واكثر مايقال الفاسق لمن التزم حكم الشرع واقر به ثم أخل بجميع احكامه او ببعضه. مفردات القران للراغب ص: ۳۸۷ ط، مصطفى البابي الحلبي مصر وكذافي تاج العروس ۴۸/۷ ط: دار ليبيا للنشر والتوزيع على مطابع دار صادر بيروت.

(۳) المبتدع .... وهو اشد من الفسق من حيث العمل لان الفاسق من حيث العمل يعترف بانه فاسق ويخاف ويستغفر بخلاف المبتدع حلبي كبير ص ۵۱۴ باب الامامة ط: سهيل اكيڈمي، الابداع في مضار الابتداع ص: ۳۳ ط المكتبة العلميه بالمدينه المنورة، طبع خامس، الترغيب والترهيب ۳۰/۱ فصل الترهيب من ترك السنة وارتكاب البدع، ط، دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

فجر اور ظہر کی سنتوں کی قضاء میں فرق ہے

فجر کی سنت قضاء ہونے کی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد ادا کرنا ضروری نہیں بہتر ہے، اور ظہر کی سنت اگر فرض سے پہلے ادا نہ کر سکا تو فرض کے بعد پڑھنا ضروری ہے، دونوں میں فرق ہونے کی وجہ یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد فجر کا وقت باقی نہیں رہتا ہے اور ظہر کے فرض پڑھنے کے بعد بھی ظہر کا وقت باقی رہتا ہے اس لئے ظہر کی سنت پڑھنا ضروری ہے اور فجر کی سنت پڑھنا ضروری نہیں۔(۲)

فجر سے پہلے دنیاوی باتیں کرنا

فجر کی نماز سے پہلے ذکر الٰہی، قرآن مجید کی تلاوت کے علاوہ دنیاوی باتیں وغیرہ

---

(۱) (الاصل فيه) اى في الزلل والخطاء (انه ان لم يكن مثله) اى مثل ذالك اللفظ (في القرآن والمعنى) اى والحال في ان معنى ذالك اللفظ (بعيد) من معنى لفظ القرآن (متغير) معنى لفظ القرآن به (تغيرا فاحشا) قويا بحيث لا مناسبة بين المعنيين اصلا (تفسد صلوته) ايضا (كما اذا قرأ هذا الغبار مكان) قوله هذا الغراب (وكذا اذا لم يكن مثله في القرآن ولا معنى له) ..... تغيرا فاحشا تفسد) حلبي كبير، ص: ۴۷۲. كتاب الصلاة، فصل في زلة القارى ط: سهيل اكيڈمي لاهور. وان تغيرا لمعنى نحو أن يقرأ" ان الابرار لفي جحيم وان الفجار لفي نعيم" فا كثر المشايخ على أنها تفسد وهو الصحيح هكذا في الظهيرية ،هندية: ۱/ ۸۰. كتاب الصلاة، فصل زلة القارى ط: حقانيه. شامي : ۱/ ۶۳۱. كتاب الصلاة باب الاستخلاف ط: سعيد.

(۲) (ولا يقضيها الا بطريق التبعية) لقضاء (فرضها قبل الزوال لا بعده في الاصح) لورود الخبر بقضائها في الوقت المهمل بخلاف القياس فغيره عليه لا يقاس (بخلاف سنة الظهر) وكذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت ركعة (يتركها) ويقتدى (ثم يأتي بها) على انها سنة (في وقته) اى الظهر قال في الشامية(قوله الا بطريق التبعية)واما بعد طلوع الشمس فكذالك عندهما ،وقال محمد:احب الىّ ان يقضيها الى الزوال، كما في الدرر، قيل :هذا قريب من الاتفاق... قوله في وقت المهمل هو ما ليس وقت فريضة وهو ما بعد طلوع الشمس الى الزوال. شامي : ۲/ ۵۷، ۵۸. ، باب ادراك الفريضة ط: سعيد، مراقي الفلاح مع الطحطاوى ص: ۴۵۳. باب ادراك الفريضة ط: قديمي. فتح القدير : ۱/ ۴۷۵، ۴۷۶. باب ادراك الفريضة ط: دار الفكر .

کرنا مکروہ ہے تاکہ ''اعمال نامہ'' کی ابتداء عبادت سے ہو۔(۱)

فجر کا مستحب وقت

۱......مردوں کے لئے مستحب ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں شروع کریں کہ روشنی خوب پھیل جائے اور اتنا وقت باقی ہو کہ اگر سنت کے مطابق نماز ادا کی جائے، اور اس میں چالیس پچاس آیتوں کی تلاوت اچھی طرح کی جائے، اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد اگر کسی وجہ سے نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیں تو اسی طرح چالیس پچاس آیتیں اس میں پڑھ سکیں۔(۲)

(۱)يكره الكلام بعد انشقاق الفجر الى ان يصلي الا بخير ، وبعدالصلاة، لا بأس به وبالمشي في حاجته ، وقيل يكره الى الشمس وقيل الى ارتفاعها ،فتح القدير: ۱/۱۳۹، باب المواقيت فصل في اوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: دار الفكر الطبعة الثانية، "... والمعنىٰ فيه ان يكون اختتام الصحيفة بالعبادة كما جعل ابتدائها بها ليمحىٰ ما بينهما من الزلات ،ولذا كره الكلام قبل صلاة، الفجر،رد المحتار: ۱/۳۶۸، كتاب الصلاة، ،ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي،ص: ۱۸۵، كتاب الصلاة،ط: قديمي كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۴۸، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) "(ويستحب الاسفار) وهو التأخير للاضاءة (بالفجر) بحيث لو ظهر فسادها اعادها بقراءة مسنونة قبل طلوع الشمس ....سفراو حضراً (للرجال)...... الخ ، مراقي الفلاح مع الطحطاوي،ص: ۱۸۰، ۱۸۲، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچي. (ويستحب في) صلاة (الفجر الاسفار) بها بان تصلي في وقت ظهور النور وانكشاف الظلمة والغلس بحيث يرى الراى موقع نبله)(عندنا) لقوله عليه الصلاة والسلام اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر ، رواه الترمذي،و قال حديث حسن ...... وروى الطحاوي .... عن ابراهيم قال ماجتمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم على شئي مثل ما اجتمعوا على التنوير بالفجر ، الخ، حلبي كبير، ص: ۲۳۲، الشرط الخامس الوقت ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۳۶۶، كتاب الصلاة ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۵۱، ۵۲، كتاب الصلاة، الباب الاول في المواقيت ، الفصل الثاني في بيان فضيلة الاوقات ،ط: حقانيه ملتان.

۲......عورتوں کو ہمیشہ اور مردوں کو حج کے دوران مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا مستحب ہے۔ اور عورتوں کے لئے باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں جب مرد حضرات جماعت سے فارغ ہو جائیں تب پڑھیں۔(۱)

فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کا کنارہ طلوع ہونے تک باقی رہتا ہے یعنی اس سے لحظہ بھر پہلے تک وقت باقی رہتا ہے، جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ بھی نکل آتا ہے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

''نوٹ'': رات کے آخری حصے میں سب سے پہلے مشرقی کنارے پر آسمان کے درمیان ایک سپیدی ظاہر ہوتی ہے، مگر یہ سپیدی قائم نہیں رہتی بلکہ تھوڑی دیر کے بعد غائب ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے اس کو صبح کاذب کہتے ہیں اس کے تھوڑی دیر بعد ایک سپیدی آسمان کے مشرقی کناروں پر ظاہر ہوتی ہے اور وہ باقی رہتی ہے، اور اس روشنی میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا رہتا ہے اس کو صبح صادق کہتے ہیں اور اسی سے فجر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) والاسفار بالفجر مستحب سفراوحضراً (للرجال) الا فی مزدلفة للحاج فان التغليس لهم افضل لواجب الوقوف بعده بها كماهو فی حق النساء دائما لانه اقرب للستر وفی غير الفجر الانتظار الى فراغ الرجال عن الجماعة، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۱۸۲، كتاب الصلاة، ط: قديمی كراچی، رد المحتار: ۱/۳۶۶، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۱/۲۴۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (اول وقت الفجر) ای صلوٰة الفجر (اذا طلع الفجر الثانی هو) ای الفجر الثانی (البياض) ای النور (المستطير) ای المنتشر (فی الافق) ای فی نواحی السماء (فبطلوع الفجر الاول) المسمى بالفجر الكاذب (وهو البياض المستطيل) ای الذی يبدو طولا ممتدا الى جهة الفوق...... (وآخر وقتها قبيل طلوع الشمس) ای الجزء الكائن قبيل طلوع الشمس عن الزمان

فجر کی جماعت شروع ہوچکی ہے سنت پڑھے یا نہیں

☆......اگر فجر کی نماز شروع ہوچکی ہے، اور کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت آئے کہ اس نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں، اگر اس کو اسی وقت سنت پڑھنے کے بعد جماعت کی ایک رکعت ملنے کی امید ہو تو پھر الگ جگہ پر سنتیں پڑھ کر جماعت میں شریک ہوجائے بلکہ ایک قول کے مطابق اگر سنت پڑھنے کے بعد سلام سے پہلے پہلے التحیات میں شامل ہونے کا یقین ہے تو الگ جگہ پر سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہوجائے (۱) اور اگر سلام سے پہلے پہلے امام کے ساتھ شامل ہونے کا یقین نہیں تو سنت نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہوجائے پھر اسی دن اشراق کے وقت سے لیکر زوال سے پہلے پہلے کسی بھی وقت قضاء کی نیت سے پڑھ لے، اور اگر زوال تک نہیں پڑھا تو بعد میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۲)

- كبير، ص: ٢٢٦، الشرط الخامس فروع في شرح الطحطاوي، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ووقت الفجر من الصبح الصادق وهو البياض المنتشر في الافق الي طلوع الشمس الخ، هنديه: ١/ ٥١، كتاب الصلاة، باب في المواقيت ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ١/ ٣٥٩، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ١/ ٢٤٤، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(١) بخلاف سنة الفجر فانه يجوز اداؤها اذا علم انه يدركه في التشهد عندهما وعندمحمد اذا علم انه يدرك الركعة واما اذا لم يعلم انه يدركه لو صلاها فانه يتركها ويقتدى، حلبي كبير، ص: ٣٩٧، فصل في النوافل، ط: سعيد كراچي. البحر الرئق: ٢/ ٧٣، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. شامي: ٢/ ٥٦، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(٢)" (قوله ولا يقضيها الا بطريق التبعية الخ) .... واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح، واما بعد طلوع الشمس فكذا لك عندهما، وقال محمد: احب الي ان يقضيها الى الزوال كما في الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق، ... الخ، رد المحتار: ١/ ٥٧، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ٣٩٧، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ٢/ ٢٨٧ - ٢٨٨، كتاب الصلاة، فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا؟ ط: سعيد كراچي. "..... فلا قضاء لها قبل الشمس: ولا بعد الزوال اتفاقا، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ٤٥٣، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة، ط: قديمي كراچي.

☆......صبح کی سنتیں امام کے عین پیچھے ادا کرنا سخت مکروہ ہے۔(۱)

☆......اگر یہ ڈر ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن اور مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائے گی تو جماعت نہیں ملے گی، تو ایسی حالت میں صرف نماز کے فرائض اور واجبات پر اختصار کر کے سنن ومستحبات کو چھوڑ سکتا ہے۔(۲)

فجر کی سنت

☆......فجر کے وقت فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت موکدہ ہیں ان کی تاکید تمام سنن مؤکدہ سے زیادہ ہے، یہاں تک کہ بعض روایات میں امام صاحب سے ان دو رکعتوں کے بارے میں واجب ہونا منقول ہے۔(۳)

---

(۱) واشدها كراهة ان يصليها مخالطا للصف مخا لفا للجماعة والذى يلي ذلک خلف الصف من غير حائل ومثله فى النهاية والمعراج، شامي: ۲/ ۵٦، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى، وتكره في موضعين الاول ان يصليها مخالطا للصف مخالفا للجماعة، الثاني ان يكون خلف الصف من غير حائل بينه وبين الصف والاول اشد كراهة من الثاني، البحر الرئق: ۲/ ۴۷، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۲/ ۴۱٦، كتاب الصلاة، باب ادراک الفريضة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبى كبير،ص: ۳۴۳، فصل فى النوافل ،ط:نعمانية كوئٹه.

(۲)[تنبيه] قال فى القنية لو خاف انه لو صلى سنة الفجر بوجهها تفوته الجماعة، ولو اقتصر فيها بالفاتحة و تسبيحة في الركوع والسجود يدركها فله ان يقتصر عليها لان ترک السنة جائز لادراک الجماعة، فسنة السنة اولىٰ وعن القاضي الزرنجرى : لو خاف ان يفوته الركعتان يصلى السنة ويترک الثناء والتعوذ وسنة القراء ة ويقتصر على آية واحدة ليكون جمعا بينهما، رد المحتار: ۲/ ۵۷، كتاب الصلاة باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساء ة دون الكراهة او افحش ط: سعيد كراچى.

(۳) "سن سنة موكدة منها ركعتان قبل صلاة الفجر وهى اقوى السنن .... وروى المرغيناني عن ابى حنيفة رحمه الله انها واجبة ، مراقى الفلاح مع الطحطاوى،ص:۳۸۸، كتاب الصلاة، فصل فى بيان النوفل ، ط: قديمى كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۴۷۔ ۴۸ ، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. رد المحتار: ۲/ ۱۳ ، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ،ط: سعيد كراچى.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ فجر کی سنتیں نہ چھوڑو، چاہے تم کو گھوڑے کچل ڈالیں(۱) یعنی جان جانے کا ڈر ہو تب بھی فجر کی دو رکعت سنت کو نہ چھوڑو، اس سے مراد صرف تاکید اور ترغیب ہے، ورنہ جان جانے کے ڈر سے فرض بھی چھوڑنا جائز ہے۔(۲)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نزدیک فجر کی سنتیں تمام دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔(۳)

☆......فجر کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت ہیں، یہ تمام سنتوں میں سب سے زیادہ ضروری سنتیں ہیں، مجبوری کے بغیر ان کا بیٹھ کر پڑھنا، یا کسی عذر کے بغیر سواری کے اوپر ادا کرنا جائز نہیں ہے،(۴) ان کا وقت وہی ہے جو فجر کی نماز کا وقت ہے۔(۵)

(۱) عن ابی هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :" لا تدعوهما وان طردتكم الخيل،، سنن ابی داؤد : ۱/ ۱۷۹، كتاب الصلاة، باب ركعتي الفجر ، في تخفيفهما ، ط: ايچ ايم سعيد كراچی.

(۲) الحاصل ان المصلي متىٰ سمع احداً يستغيث وان لم يقصده بالنداء او كان اجنبيا وان لم يعلم ما حل به او علم وكان له قدرة على اغاثته وتخليصه وجب اغاثته وقطع الصلاة فرضا كانت او غيره ، رد المحتار: ۲/ ۵۱، كتاب الصلاة، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۳) عن عائشة رضي الله عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها ، جامع الترمذي: ۱/ ۹۵، ابواب الصلاة، باب ما جاء في ركعتي الفجر من الفضل ، ط: سعيد كراچی. وفي رواية لمسلم : لهما احب الي من الدنيا جميعا.

(۴) وقد ذكروا ما يدل على وجوبها ،قال في الخلاصة : اجمعوا ان ركعتي الفجر قاعدا من غير عذر لا يجوز كذا روى الحسن عن ابي حنيفة، اھ البحر الرائق: ۲/ ۴۷، باب الوتر والنوافل ، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. مراقی الفلاح مع الطحطاوی،ص: ۳۸۷، كتاب الصلاة، فصل في بيان النوافل ، ط: قديمی كراچی. رد المحتار: ۲/ ۱۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچی.

(۵)(سن سنة مؤكدة منها ركعتان قبل صلاة الفجر) والافضل في سنة الفجر اداؤها في اول الوقت مع التخفيف ، مراقی الفلاح، مع الطحطاوی ، ص: ۳۸۷۔ ۳۸۸، باب الوتر والنوافل، كتاب الصلاة، ط: قديمی كراچی.

☆......اگر اتفاق سے فجر کی فرض اور سنت دونوں قضاء ہوگئیں تو اس دن زوال سے پہلے پہلے سنت اور فرض دونوں کی قضاء کرے۔(۱)

☆......اگر اسی دن فجر کی نماز زوال ہونے سے پہلے پڑھی جارہی ہے تو قضاء کی نیت سے پہلے فجر کی سنت ادا کرے، پھر فجر کی فرض نماز پڑھے۔(۲)

☆......اور اگر زوال کے بعد فجر کی نماز پڑھی جارہی ہے تو صرف قضاء کی نیت سے فجر کی فرض نماز پڑھے، سنت کی قضاء نہ کرے۔(۳)

☆......اور اگر پہلے کی پرانی نمازوں کی قضاء کررہا ہے، تو صرف قضاء کی نیت سے فجر کی فرض نماز ادا کرے، سنت نہ پڑھے۔(۴) اور فجر کی سنت فوت ہوجانا بہت بڑا

---

(۱) ولا یقضیها الا بطریق التبعیة قوله ولا یقضیها الا بطریق التبعیة ای لا یقضی سنة الفجر الا اذا فاتت مع الفجر فیقضیها تبعا لقضائه قبل الزوال شامی: ۵۷/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. وانما تقضی تبعا له وهو یصلی بالجماعة او وحده الی وقت الزوال ،فتح القدیر ص: ۴۱۷، باب ادراک الفریضة، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ص: ۲۴۳، فصل ان السنة اذا فاتت هل تقضی ام لا ، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، حلبی کبیر ،ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) ولا یقضیها الا بطریق التبعیة لقضاء فرضها(قبل الزوال) قوله لقضائها) متعلق بالتبعیة واشار بتقدیر المضاف الی ان التبعیة فی القضاء فقط ، فلیس المراد انها تقضی بعده تبعا له بل تقضی قبله تبعا لقضائه. شامی: ۵۷/۲ ، ۵۸، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱ ، فصل ان السنه اذا فاتت عن وقتها هل تقضی ام لا؟ البحر الرائق: ۷۳/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۳) واذ ازالت الشمس یقضی الفرض ولا یقضی السنة تاتارخانیة: ۶۴۳/۱ ، کتاب الصلاة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده،ط: ادارة القرآن کراچی. شامی: ۵۸/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۴۱۷/۱، باب ادراک الفریضه، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) وسائر النوافل اذا فاتت عن وقتها لا تقضی بالاجماع سواء فاتت مع الفرض او بدون الفرض هذا هو المذکور فی ظاهر الروایة، تاتارخانیة: ۶۴۴/۱ ، کتاب الصلاة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده ط: ادارة القرآن کراچی.شامی : ۵۸/۲ ،باب ادراک الفریضة،ط:سعید، المحیط البرهانی : ۲۳۵/۲ ،کتاب الصلاة ، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده،ط:ادارة القرآن. انظر الحاشیة السابقة ایضا.

نقصان ہے، گویا اس کے گھر بار اور بال بچے سب ہلاک ہو جانے کا جتنا نقصان ہے، فجر کی سنت فوت ہونے کا نقصان اس سے زیادہ ہے۔

☆......اگر فجر کی فرض نماز کی جماعت میں امام کے ساتھ ''التحیات'' میں بھی شامل ہونے کی امید ہو تو فجر کی سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے، اور سنت کو نہ چھوڑے، کیونکہ تمام سنتوں میں فجر کی سنت کی تاکید سب سے زیادہ آئی ہے اس لئے اگر سنت پڑھنے کے لئے علیحدہ جگہ ہے تو فجر کی سنت کو چھوڑنا صحیح نہیں ہوگا، کیونکہ جماعت کے دوران سنت کو الگ پڑھنا منع نہیں ہے۔(۱)

باقی ایسی صورت میں جماعت کے برابر میں کھڑا ہو کر سنت نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازہ کے پاس یا علیحدہ جگہ میں سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

اور اگر سنت پڑھنے کے لئے الگ جگہ نہیں ہے تو اگر جماعت مسجد کے اندر ہو رہی ہے تو سنت باہر پڑھے، اور اگر جماعت باہر صحن میں ہو رہی ہے تو سنت اندر ہال میں پڑھے۔

اور اگر ایسی سہولت بھی نہیں تو مجبوراً پیچھے کی صفوں میں سنت پڑھے، اور اس کے

---

(۱) بخلاف سنة الفجر فانه يجوز اداؤها اذا علم انه يدركه في التشهد عندهما وعند محمد اذا علم انه يدرك الركعة الثانية، حلبي كبير، ص: ۳۹۷، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وفي الشامي: (واذا خاف فوت ركعتي (الفجر لاشتغاله بسنتها تركها) لكون الجماعة اكمل (والا) بان رجاء ادراك ركعة في ظاهر المذهب، وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلاني تبعا للبحر، (قوله وقيل التشهد) اى اذا رجا ادراك الامام في التشهد لا يتركها بل يصليها وان علم ان تفوته الركعتان معه، شامي: ۵۶/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۷۳/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۵۱، كتاب الصلاة، باب ادراك الفريضة ط: قديمي كراچي.

بعد جماعت میں شامل ہوجائے۔(۱)

فجر کی سنت جماعت کے وقت پڑھنے کی وجہ

جن لوگوں نے فجر کی سنت نہیں پڑھی ہے ان لوگوں کے لئے فجر کی فرض نماز کی جماعت شروع ہونے کے بعد بھی فجر کی سنت پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ بعض حدیثوں میں فجر کی سنت کی بہت تاکید آئی ہے اور صحابہ کرام کا عمل بھی ایسا رہا ہے کہ فجر کی فرض نماز شروع ہونے کے بعد انہوں نے فجر کی سنت پڑھی ہے اور سنت پڑھ کر جماعت میں شریک ہوئے ہیں، چنانچہ وہ آثار، حدیث کی کتابوں میں منقول ہیں اس لئے ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

اور صحابۂ کرام کے آثار سے ایسا ثابت ہے کہ صبح کی فرض نماز کی قرأت کی آواز آتی تھی اور وہ ایک طرف ہوکر سنتیں پڑھتے تھے، اس لئے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے ایسا حکم دیا ہے کہ علیحدہ ہوکر صبح کی سنتیں پڑھ لے، پھر جماعت میں شریک ہوجائے، تاکہ سنت پڑھنے اور جماعت میں شامل ہونے کی دو فضیلتیں حاصل ہوجائیں۔(۲)

---

(۱) ثم السنة) المؤكدة التي يكره خلافها (في سنة الفجر) وكذا في سائر السنن (هو ان لا يأتي مخالطاً للصف) بعد شروع القوم في الفريضة ولا خلف الصف من غير حائل (وان يأتي بها امافي بيته) وهو الافضل (او عند باب المسجد) ان امكنه ذالك بان كان ثمة موضع يليق للصلوة (وان لم يمكنه) ذالك (ففي المسجد الخارج) ان كانوا يصلون في الداخل او في الداخل ان كانوا في الخارج ،ان كان هناك مسجد ان صيفي وشتوى(و ان كان المسجد واحداً فخلف اسطوانة ونحوذالك)كا لعمود و الشجرة وما اشبهها في كونها حائلا والاتيان بها خلف الصف من غير حائل مكروه و مخالطا للصف كما يفعله كثير من الجهال اشد كراهة لما فيه مخالفة الجماعة (حلبي كبير، ص: ٣٩٦. فصل في النوافل ط: سهيل)، شامي: ٢/ ٥٦ - ٥٧ باب ادراك الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق : ٢/ ٧٣. باب ادراك الفريضة ط: سعيد كراچي.

(۲) الاصل في هذا أن تكبيرة الافتتاح لها فضيلة عظيمة قال النبي ﷺ (تكبيرة الافتتاح خير من الدنياوما فيها)وكذالك سنة الفجرلها فضيلة عظيمة قال عليه الصلوة والسلام (ركعتاالفجر

فجر کی سنت رہ گئی

اگر کوئی شخص فجر کی سنت پڑھے بغیر جماعت میں شامل ہوگیا، تو وہ فرض سے فارغ ہونے کے بعد اسی وقت سنت نہ پڑھے بلکہ آفتاب طلوع ہونے کے بعد جب دس پندرہ منٹ ہو جائیں تو قضاء کی نیت سے پڑھے کیونکہ فجر کے فرض کے بعد سورج طلوع ہونے سے پہلے سنت کی قضاء پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

فجر کی سنت کی قضاء

☆......فجر کی سنت کی مستقل قضاء نہیں ہے، البتہ اگر کسی وجہ سے فجر کی نماز قضاء

= خير من الدنيا وما فيها) والمراد سنة الفجر وقال عليه الصلوة والسلام في ركعتي الفجر (صلوهما فإن فيهما الرغائب) ومهما أمكن الجمع بين الفضيلتين لا تترك أحدهما فاذا كان يدرك ركعة من الفجر مع الامام امكنه احراز الفضيلتين .... وقد صح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج الى حي من احياء العرب، يصلح بينهم بشئ بلغه منهم واستخلف عبدالرحمن بن عوف فلما رجع وجده في الصلوٰة فدخل منزله وصلى ركعتي الفجر ثم خرج وصلى معه وعبد الله بن مسعود دخل المسجد فوجد الامام في صلوٰة الفجر فقام خلف سارية وصلى ركعتي الفجر ثم صلى مع الامام ، المحيط البرهاني: ۲/۲۳۸۔ ۲۳۹، كتاب الصلوٰة، فصل في التطوع قبل الفرض وبعده ، ط: ادارة القرآن كراچي. واصل هذا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا اقيمت فلا صلوة الا المكتوبة وانما خص سنة الفجر عن هذا بالاثار وروى عن الصحابة رضي الله عنهم انهم صلوهما بعدالشروع ، ولقوله عليه السلام صلو هما وان طردتكم الخيل وقوله عليه السلام ركعة الفجر خير من الدنيا و مافيها، ،فتح القدير: ۱/۴۱۴۔ ۴۱۵، باب ادراك الفريضة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير ص: ۳۸۳، فصل في النوافل ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/۱۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۱) واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح واما بعدطلوع الشمس فكذالك عندهما،وقال محمد:احب الى ان يقضيها الى الزوال كما في الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق، رد المحتار: ۲/۵۷، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۷۴، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۲۸۷: ۲۸۸، فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعيد كراچي.

ہوگئی ہے تو اس دن زوال سے پہلے پہلے فجر کے فرض کے ساتھ سنت کی بھی قضاء کرے، مثلا کوئی شخص سوتا رہا یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو اسی دن اشراق کے وقت سے زوال سے پہلے پہلے قضاء کی نیت سے پہلے سنت پڑھے پھر فرض پڑھے۔ اور اگر زوال ہوگیا تو فرض کی قضاء کرے سنت کی نہیں، کیونکہ زوال کے بعد فجر کی سنت کی قضاء نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے صرف فجر کی فرض پڑھ لی سنت نہیں پڑھی، تو اس صورت میں بھی امام محمدؒ کے قول کے مطابق اسی دن اشراق کے بعد زوال سے پہلے پہلے قضاء کی نیت سے دو رکعت سنت پڑھ لے، اور اگر زوال تک نہیں پڑھی تو بعد میں پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۲)

فجر کی سنت کی قضاء کیوں لازم نہیں

اگر فجر کی دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے ادا نہیں کی گئی اور سنت پڑھنے سے پہلے فجر کی فرض نماز پڑھ لی تو آفتاب طلوع ہونے تک سنت نہیں پڑھ سکتا البتہ سورج طلوع ہونے کے بعد جب اس دن اشراق کا وقت ہوگا، اس وقت سے زوال تک قضاء کی نیت

(۱) والشرع انما ورد فی قضاء رکعتی الفجر عند فوتها مع الفرض قبل الزوال کمافی غداة لیلةالتعریس ولم یرد فی قضائها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبی کبیر، ص:۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۵۷/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: قدیمی کراچی. البحر: ۷۴/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید.

(۲) وقال محمد احب الی ان اقضیها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبی کبیر، ص: ۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۵۷/۲ باب ادراک الفریضة، ط: سعید. بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱ ـ ۲۸۸. فصل فی بیان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضی ام لا، ط: سعید کراچی" واذا زالت الشمس یقضی الفرض ولا یقضی السنة، تاتارخانیة: ۶۴۳/۱، کتاب الصلوٰة، فصل فی التطوع قبل الفرض وبعده، ط: ادارة القرآن کراچی.

سے اس سنت کو پڑھنے کی اجازت ہوگی۔

واضح رہے کہ سورج نکلنے کے بعد سنت کی قضاء پڑھے تو بہتر ہے لازم نہیں ہے، اس کی وجہ یہ کہ سورج نکلنے کے بعد فجر کا وقت باقی نہیں رہتا اور سنت ادا کرنا لازم نہیں ہوتا۔(۱)

فجر کی نماز چار رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے بھول کر فجر کی نماز دو رکعت کی بجائے چار رکعت پڑھ لی، پس اگر دو رکعت پر بیٹھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو کر مزید دو رکعت پڑھ لی، تو اس کی فجر کی نماز ہو جائے گی اور آخری دو رکعت نفل ہو جائیں گی، البتہ اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، اور اس طرح چار رکعت پڑھنے والا گنہگار بھی نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) واما اذا فاتت وحدها فلا تقضى قبل طلوع الشمس بالاجماع لكراهة النفل بعد الصبح واما بعد طلوع الشمس فكذالک عندهما وقال محمد احب الى ان يقضيها الى الزوال كما فى الدرر، قيل هذا قريب من الاتفاق لان قوله احب الى دليل على انه لولم يفعل لا لوم عليه، وقالا : لا يقضى، وان قضى فلا بأس به كذا فى الخبازية، شامى: ۵۷/۲، باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة الخ، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۷۳/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱ ـ ۲۸۸، فصل فى بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا، ط: سعيد كراچى. مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۴۵۳، باب ادراک الفريضة، كتاب الصلاة، ط: قديمى كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۹۷، فصل فى النوافل، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) (وان قعد الجلوس الاخير قدر التشهد ثم قام ...... فان سجد ...... لم يبطل فرضه لوجود الجلوس الاخير (وضم) استحبابا وقيل وجوبا اليها اى الى الزائدة ركعة اخرىٰ فى المختار لتصير الزائدتان له نافلة...، وسجد للسهو لتأخير سلامه، وفى السيد عن النهر ينبغى ان يكون محل الخلاف ما اذا لم يكن وقت كراهة فان كان لم يندب ولم يجب، وهل يكره، الاصح لا، وعليه الفتوىٰ، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى، رد المحتار: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱۰۴/۲ـ ۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱۲۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: حقانية ملتان.

واضح رہے کہ فجر میں نماز پڑھنے کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن بھول کر یا کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھنے کی صورت میں مکروہ نہیں ہے، اور پڑھنے والا بھی گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا

فجر کی فرض نماز شریعت کے مطابق ایک دفعہ پڑھنے کے بعد اسی وقت دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ ایک دفعہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی صورت میں نفل ہوگا، اور فجر کی نماز کے بعد اشراق کے وقت تک کوئی نفل پڑھنا منع ہے(۲) ہاں اگر فجر کی نماز فاسد ہوگئی، یا دوبارہ پڑھنا لازم ہوگیا تو اس صورت میں دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

(۱) (قوله وضم سادسة) ...... اطلق في الضم فشمل ما اذا كان في وقت مكروه كما بعد الفجر والعصر لان التطوع انما يكره فيهما اذا كان عن اختيار اما اذا لم يكن عن اختيار فلا وعليه الاعتماد، وكذا في الخانية، وهو الصحيح، كذا في التبيين، وعليه الفتوى، كذا في المجتبى، البحر الرائق: ۱۰۴/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱۲۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: حقانية ملتان، رد المحتار: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي.

(۲) والفرض بعد اتمامه لا يحتمل الانتقاض، ولا يدخل في صلاة الامام لان التنفل بعد صلاة الفجر مكروه، بدائع الصنائع: ۲۴۱/۱، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يكره منها تحت عنوان: فضل الجماعة، ط: دار الكتب العربية، قيد بالفائتة لان غير الفائتة لا يقضى...... وقال بعضهم لا يكره، لكنه لا يقضى بعد صلاة الفجر ولا بعد صلاة العصر، الخ، البحر الرائق: ۸۰/۲، باب قضاء الفوائت ط: سعيد كراچي. شامي: ۵۵/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۳) المفسد هنا قسمان: ما يوجب القضاء فقط، او مع الكفارة. شامي: ۳۹۴/۲، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، ط: سعيد كراچي. قوله الفساد والبطلان في العبادات سيان ايضا: ۲۹۴/۲، واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد في رأى مقتد (بطلت فيلزم اعادتها) الدر مع الرد: ۵۹۱/۱، باب الامامة قبيل مطلب المواضع التى تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعيد كراچي.

فجر کی نماز رمضان المبارک میں

رمضان المبارک میں فجر کی نماز ابتدائی وقت میں پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ سب لوگ سحری سے فارغ ہو کر فوراً جماعت میں شرکت کر سکیں، اور جماعت بڑی ہو، ورنہ تاخیر کی صورت میں لوگ سو جائیں گے، اور جماعت سے محروم ہو جائیں گے، ایک عظیم نقصان اٹھائیں گے۔(۱)

فجر کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فجر کی نماز میں آفتاب طلوع ہوگیا

اگر فجر کی نماز کے دوران سورج طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہوگئی، اس صورت

---

(۱) عن قتادة عن انس ان زيد بن ثابت حدثه انهم تسحروا مع النبى صلى الله عليه وسلم ثم قاموا الى الصلاة قلت كم بينهما قال قدر خمسين او ستين يعنى آية (بخارى: ۱/۸۱، كتاب الصلاة، باب وقت الفجر ،ط: قديمى كراچى، قال الشعرانىؒ فى الميزان: وفى رواية اخرى لاحمد ان الاعتبار بحال المصلين فان شق عليهم التغليس كان الاسفار افضل، وان اجتمعوا كان التغليس افضل، وقال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ فى رد المحتار: " نعم ، ذكر شراح الهداية، وغيرهم فى باب التيمم ان اداء الصلوة في اول الوقت افضل، الا اذا تضمن التاخير فضيلة لا تحصل بدونه كتكثير جماعة، فتح الملهم: ۲/۲۷۹ـ ۲۸۰، كتاب المساجد باب استحباب التبكير بالصبح ط: دار العلوم كراچى. فلو اجتمع الناس اليوم ايضا فى التغليس لقلنا به ايضا كما فى " مبسوط السرخسى" فى باب التيمم انه يستحب التغليس فى الفجر والتعجيل فى الظهر اذ اجتمع الناس... وقال رحمه الله بعده، ولعل هذا التغليس فى رمضان خاصة وهكذا ينبغى عندنا اذا اجتمع الناس وعليه العمل في دار العلوم ديوبند من عهد الاكابر، فيض البارى: ۲/۱۳۶، كتاب مواقيت الصلاة، وقت الفجر ، ط: مطبعة حجازى بالقاهرة، الطبعة الاولىٰ

(نوٹ: بیروت کے نسخے میں (ولعل هذا التغليس) کے بعد والی عبارت موجود نہیں ہے۔)

میں سورج طلوع ہونے کے بعد جب اشراق کا وقت ہوگا یعنی طلوع کے بعد تقریباً پندرہ منٹ گذر جائیں تو پھر صبح کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

فجر کی نماز میں سورج نکل آیا

اگر فجر کی نماز کے دوران سورج نکل آیا تو نماز باطل ہوجائے گی، (۲) اس نماز کو سورج نکلنے کے بعد جب مکروہ وقت ختم ہوجائے گا تو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

فجر کی نماز میں قرأت کی مقدار

☆......اگر کوئی عذر نہیں تو امام اور تنہا پڑھنے والے کے لئے فجر کی نماز میں ''سورۂ حجرات'' سے ''سورۂ بروج'' تک کی سورتوں میں سے ایک ایک سورت ایک ایک رکعت

---

(۱) انظر الی الحاشیة التالیة.

(۲) او طلعت الشمس فی الفجر (قوله او طلعت الشمس فی الفجر) یعنی طلوعها مفسد، فتح القدیر: ۱/۳۳۵، کتاب الصلاة، باب الحدث فی الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۷۵، باب الحدث فی الصلوة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۶۰۹، کتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

(۳) عن عقبة بن عامر الجهنی قال: ثلاث ساعات کان رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهانا ان نصلی فیهن او نقبر فیهن موتانا حین تطلع الشمس بازغة حتیٰ ترتفع، وحین یقوم قائم الظهیرة حتی تمیل وحین تضیف للغروب حتیٰ تغرب، ترمذی: ۱/۲۰۰، ابواب الجنائز، باب ما جاء فی کراهیة الصلوة، علی الجنازة عند طلوع الشمس وعند غروبها، ط: قدیمی کراچی. (لا تجوز الصلاة، عند طلوع الشمس) ...... ویجب قطعه وقضاؤه فی غیر مکروه فی ظاهر الروایة، فتح القدیر: ۱/۲۰۲، کتاب الصلاة، فصل فی الاوقات التی تکره فیها الصلوة، ط: رشیدیة شامی: ۱/۳۷۰ تا ۳۷۱ کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

میں پڑھنی چاہئے، یہ مسنون ہے۔(۱)

☆......یا کسی جگہ سے درمیانی درجہ کی کم سے کم چالیس آیتیں پڑھے، یہ کم سے کم ہے۔(۲)

☆......متوسط درجہ یہ ہے کہ پچاس سے ساٹھ آیات تک پڑھے۔(۳)

☆......بہتر یہ ہے کہ سو آیات تک پڑھے۔(۴)

☆......اس سلسلے میں امام اور مقتدیوں کی ہمت اور شوق کا لحاظ رکھنا چاہئے البتہ اگر وقت کی تنگی، یا کسی اور ضرورت یا عذر کی بناء پر کم قرأت کرنی پڑے تو کرسکتا ہے، ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز "قل اعوذ برب الفلق" اور "قل

(۱)(ویسن فی الحضر) لامام ومنفرد ، ذکرہ الحلبی، والنا س عنہ غافلون (طوال المفصل) من الحجرات الی آخر البروج(فی الفجر والظهر) قال فی الشامیة: فان کان فی امنة وقرار یقرأ فی الفجر نحو سورة البروج وانشقت لانه یمکنه مرعاة السنة مع التخفیف، شامی: ۱/ ۵۳۹ ـ ۵۴۰ باب فی صفة الصلوٰة فصل فی القراء ۃ ،ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۲۹۴، باب صفة الصلوٰة فصل فی القراء ۃ ط: رشیدیة کوئٹه، البحر الرائق: ۱/ ۳۳۹، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲،۳،۴) والمنقول فی الجامع الصغیر انه یقرأ فی الفجر فی الرکعتین سو ی الفاتحة اربعین او خمسین او ستین آیة واقتصر فی الاصل علی الاربعین ، وروی الحسن فی المجرد ما بین ستین الی مائة وردت الاخبار بذلک کله عنه صلی اللہ علیه وسلم ثم قالو ایعمل بالروایات کلها بقدر الامکان واختلفوا فی کیفیة العمل به فقیل ما فی المجرد من المائة محمل علی الراغبین وما فی الاصل محمل الکسالی او الضعفاء وما فی الجامع الصغیر من الستین محمل الاوساط .... قال فی فتح القدیر الأولیٰ ان یجعل هذا محمل اختلاف فعله علیه الصلوٰة والسلام بخلاف القول الاول فانه لا یجوز فعله علیه لانه لم یکونوا کسالیٰ فیجعل قاعدة لفعل الائمة فی زماننا ، ویعلم منه انه لا ینقص فی الحضر عن الاربعین وان کانوا کسالیٰ لان الکسالی الی محملها اھ فالحاصل انه لا ینقص عن الاربعین فی الرکعتین فی الفجر علی کل حال علی جمیع الاقوال ، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۰، کتاب الصلاة، باب صفة الصلوٰة، فصل اذا اراد الدخول فی الصلوٰة ،ط: سعید کراچی. فتح القدیر : ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلوٰة، فصل فی القراء ۃ، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/ ۵۴۰ ـ ۵۴۱ ،باب صفة الصلاة، فصل فی القراء ۃ ط: سعید کراچی.

اعوذ برب الناس" سے پڑھائی ہے۔(۱)

فجر کے بعد

فجر کی نماز کے بعد اپنی ضروریات کے لئے چلنے پھرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بعض کے نزدیک طلوع فجر سے طلوع آفتاب تک، اور بعض کے نزدیک آفتاب کے بلند ہونے تک بلا ضرورت بات چیت کرنا مکروہ ہے۔(۲)

فجر کے فرض میں یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی

فجر کی فرض نماز شروع کرنے کے بعد یاد آیا کہ سنت نہیں پڑھی ہے تو ایسی حالت

(۱) واختار في البدائع عدم التقدير، وانه يختلف بالوقت والقوم والامام (قوله واختار في البدائع عدم التقدير الخ) وعمل الناس اليوم على ما اختاره في البدائع ،رملي، والظاهر ان المراد عدم التقدير بمقدار معين لكل احد وفي كل وقت، كما يفيده تمام العبارة، بل تارة يقتصر على ادنىٰ ما ورد كاقصر سورة من طوال المفصل في الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضيق وقت او نحوه من الاعذار، " لانه عليه الصلوة والسلام قرأ في الفجر بالمعوذتين لما سمع بكاء صبي خشية ان يشق على امه وتارة يقرأ اكثر ما ورد اذا لم يمل القوم، فليس المراد الغاء الوارد ولو بلا عذر، ولذا قال في البحر عن البدائع: والجملة فيه انه ينبغي للامام ان يقرأ مقدار ما يخف على القوم ولا يثقل عليهم بعد ان يكون على التمام وهكذا في الخلاصة، آه، شامي: ۱/ ۵۴۱، باب صفة الصلوٰة، فصل في القراءة ،ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۰، باب صفة الصلوٰة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة،ط:سعيد كراچي.فتح القدير: ۱/ ۲۹۱ ،باب صفة الصلوٰة، فصل في القراءة ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) تتمه ...... كراهة الكلام بعد الفجر الى ان يصلي الابخير، وفي ابطال السنة اذ فصل به كلام، ولاباس بالمشي لحاجة بعد الصلوة وقيل يكره الى طلوع الشمس وقيل الى ارتفاعها ، آه، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۱۰۳، كتاب الصلوٰة ، فصل في الاوقات المكروهة ،ط: قديمي كراچي، وفي نسخة ۱۹۱ ط:قديمي. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۸۱، كتاب الصلوٰة، مطلب في الصلوة في الارض المغصوبة،ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/ ۲۰۹، قبيل باب الاذان ط: رشيدية و ص: ۲۳۹، ط: دار الفكر، بيروت، الطبعة الثانية.

میں سنت کے لئے فرض نہ توڑے بلکہ فرض نماز پوری کرے اور سورج طلوع ہونے کے بعد جب اشراق کا وقت ہو جائے اس وقت سے زوال تک قضاء کی نیت سے دو رکعت سنت پڑھ لے۔(۱)

فجر میں چھوٹی سورتیں پڑھنا

اگر اتفاق سے فجر کا وقت کم ہے، سورج طلوع ہونے کا وقت قریب ہے، تو چھوٹی سورتیں پڑھنا درست ہے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں "قُل اعوذ برب الفلق" اور "قل اعوذ برب الناس" پڑھی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر فجر کا وقت تھوڑا ہے یا سفر کی وجہ سے جلدی ہے تو فجر کی نماز میں چھوٹی سورتیں پڑھنا درست ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

فجر میں لمبی قرأت ہونے کی وجہ

رات میں دل کو زبان سے اور زبان کو کان سے پوری موافقت ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ فجر کی نماز میں سب نمازوں سے زیادہ لمبی قرأت پڑھنا سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) وقال محمد احب الي ان اقضيها اذا فاتت وحدها بعد طلوع الشمس قبل الزوال، حلبی کبیر، ص:۳۹۷، فصل فی النوافل، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۵۷/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچی. بدائع الصنائع: ۲۸۷/۱-۲۸۸، فصل في بيان ان السنة اذا فاتت عن وقتها هل تقضى ام لا؟، ط: سعيد كراچی. مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۵۴، كتاب الصلاة، باب ادراک الفريضة، ط: قديمی كراچی.

(۲) بل تارة يقتصر على ادنى ما ورد كاقصر سورة من طوال المفصل في الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضيق الوقت او نحوه من الاعذار، " لانه عليه الصلوة والسلام قرأ في الفجر المعوذتين لما سمع بكاء صبي خشية ان يشق على امه، شامی: ۵۴۱/۱، باب صفة الصلوة، فصل في القراءة ط: سعيد كراچی، البحر الرائق: ۳۴۰/۱، باب صفة الصلوة فصل واذا اراد الدخول في الصلوة، ط: سعيد كراچی. فتح القدير ۲۹۱/۱ باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: رشيدية.

فجر کی نماز میں ساٹھ سے سو آیت تک پڑھتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں سورۂ بقرہ، اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سورۂ نمل اور سورۂ ہود اور سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ یونس وغیرہ لمبی سورتیں پڑھا کرتے تھے،(۱) کیونکہ نیند سے جاگنے کے وقت دل کو فراغت ہوتی ہے اور فائدہ کی بات یہ ہے کہ پہلے پہلے جو آواز کان سے گذر کر دل پر پڑے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، جس میں انسان کے لئے سراسر بھلائی، برکت اور خیر و خوبی بھری پڑی ہے، اور اس وقت وہ کلام دل میں کسی قسم کی مزاحمت کے بغیر مؤثر ہوتا ہے، اور دل میں خوب جم جاتا ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۴)(۲)

---

(۱) والآثار قد اختلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعنه انه كان يقرأ في الفجر من ستين آية الى مائة، وعن بعض الصحابة رضى الله عنهم انه قال: تلقيت من فى رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة "ق" والذاريات، لكثرة ما كان يقرأ بهما فى صلاة الفجر..... وروى عنه عليه السلام انه قرأ فى الفجر سورة المزمل، والمدثر، وعنه عليه السلام انه قرأ فى الركعة الاولىٰ الم السجدة، وفى الثانية هل اتى على الانسان وعن ابى بكر الصديق رضى الله عنه انه قرأفى الركعة الاولىٰ فاتحة البقرة وفى الثانية خاتمتهاوعن عمر رضي الله عنه أنه قرأفى الركعة الاولى سورةالنمل وفى الركعة الثانية سورة بنى اسرائيل، المحيط البرهانى: ۲/ ۴۳، كتاب الصلوٰة فصل فى القراء ة، ط: ادارةالقرآن كراچى. تاتارخانية: ۱/ ۴۴۹، كتاب الصلوة، الفرائض، فصل فى القراء ة، ط: ادارة القرآن كراچى. وكذا فى البدائع، ۱/ ۴۷۸- ۴۷۹، كتاب الصلوٰة، فصل القدر المستحب فى القراء ة ط: دار احياء التراث العربى بيروت،لبنان.

(۲) والسر فى مخافتة الظهر والعصر ان النهار مظنة الصخب واللفظ فى الاسواق والدور واما غيرهما فوقت هدو الاصوات والجهر اقرب الى تذكر القوم واتعاظهم، حجة الله البالغة: ۲/ ۹، ويقرأ فى الفجر ستين آية الى مائة تداركا لقلة ركعاته بطول قراء ته ولان رين الاشغال المعاشية لم يستحكم بعد، فيغتنم الفرصة لتدبر القرآن الخ، حجة الله البالغة: ۲/ ۹، اذكار الصلاة، وهيآتها المندوب اليها، ط: كتب خانه رشيدية دهلى،بينا فى موضع آخر حكمة قراء ة الفاتحة فى الصلاة، ومجمل ذلك ان الانسان يحمد ويشكر مولاه ويمجده ويقدسه، ولما كانت الاذان تتلذذ بسماع كلام الله لحلاوة معناه وعلوية لفظه وجمال اسلوبه وترتيبه،ولماكان النهار مظنةالضوضاء والاصوات التى تؤلم الاذان جعلت القراء ة فى صلاة النهار سرية، حتىٰ لا يمتزج صوت تلاوة

فدیہ ادا نہ کرنا وصیت کے باوجود

"وصیت کے باوجود فدیہ نہیں دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

فدیہ ایک فقیر کو دینا

نماز، روزہ کے کل فدیہ کی رقم یا اشیاء صرف ایک فقیر اور محتاج کو دینا بھی درست ہے اور کسی بھی مسلمان فقیر وغریب کو دینا جائز ہے۔(۱)

–القرآن اللذیذ المعنیٰ واللفظ بتلک الاصوات والالفاظ البشریة،فیمتنع التاثیر القلبی المطلوب، ولما کان اللیل مظنة الهدؤ والسکون اوجب الشارع الجهر فی صلاته لعدم امتزاج ای صوت وأیّ کلام بکلام الله عز وجل فیکون الصوت فی هذه الحالة حلوا لذیذا موثر التاثیر المطلوب للقلب، وبما ان الانسان لا یمیل بطبعه الی الکثرة فی کل شئی حبب الشارع الینا الاطالة فی صلاة اللیل لیکون الانس والفرا والحبور عظیما واللذة کاملة بالقرب من رب العالمین، ذلک القرب الذی اوضحنا معناه فی غیر هذ الموضع.

ولما کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یطیل فی صلاة اللیل ویقرأ فیها کثیرا کان ابو بکر رضی الله عنه یطیل فی صلوة اللیل ویقرأ فیها بالبقرة، وعمر بن الخطاب رضی الله عنه یقرأ بالنحل وهود ویونس وبنی اسرائیل ونحوها من السور التی تقاربها الخ،حکمة التشریع وفلسفته: ۱/۱۲۳ – ۱۲۴، حکمة القراءة الجهریة والسریة فی الصلاة، ط: انصاری کتب خانه، بازار کتاب فروشی کابل.

(۱) ولو اعطاه الکل جاز ،الدر مع الرد: ۲/۷۴، (قوله جاز) ای بخلاف کفارة الیمین والظهار والافطار ، شامی: ۲/۷۴، باب قضاء الفوائت، مطلب فی بطلان الوصیة بالختمات والتهالیل ط: سعید کراچی. ولو دفع جملة الی فقیر واحد جاز، هندیة: ۱/۱۲۵، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت ، قبیل الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. بخلاف فدیة الصلاة، فانه یجوز اعطاء فدیة صلوات لواحد، شامی: ۱/۷۳، ط: سعید کراچی. اذا ادی الکل الی مسکین واحد یجوز کما یجوز فی صدقة الفطر ولا یعتبر عذر المساکین ،فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة: ۲/۱۸، فصل فی الکفارة، ط: رشیدیة کوئٹه.

فدیہ زندگی میں دینا

بوڑھے کمزور اور زندگی کے آخری اسٹیج میں پہونچنے والے لوگوں کو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی صورت میں زندگی میں ہی روزہ کا فدیہ دینا تو جائز ہے لیکن ایسے لوگوں کے لئے زندگی میں نمازوں کا فدیہ دینا درست نہیں ہے، اگر بالفرض کوئی زندگی میں نماز کا فدیہ دے گا تو فدیہ ادا نہیں ہوگا، کیونکہ نماز میں یہ وسعت ہے کہ اگر کھڑے ہوکر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا تو بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے، اور اگر بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا تو لیٹ کر سر کے اشارے سے پڑھ سکتا ہے، اس لئے نماز کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں ہے۔(۱)

ہاں اگر کسی نے فدیہ دینے کی وصیت کی اور ترکہ میں مال بھی چھوڑا ہے، اور ایک تہائی مال سے فدیہ بھی ادا ہوسکتا ہے تو اس کے مرنے کے بعد وارثوں کے لئے اس کا فدیہ ادا کرنا ضروری ہوگا۔(۲)

---

(۱)(قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح)............. وفي القنية : ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم.....بخلاف الشيخ الفاني فإنه تحقق عجزه قبل الموت عن أداء الصوم وقضائه فيفدى في حياته ولا يتحقق عجزه عن الصلاته لانه يصلي بما قدر ولو مؤميا برأسه شامي: ۲/۷۴.باب قضاء الفوائت مطلب في بطلان الوصية با لختمات والتهاليل. ط:سعيد. وفي اليتيمة سئل الحسن بن علي عن الفدية عن الصلوات في مرض الموت هل تجوز؟ فقال:لا.....عن الشيخ الفاني هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كما تجب عليه عن الصوم وهو حي فقال لا كذا في التاتارخانية .هندية: ۱/۱۲۵ . ط:ماجدية قبيل الباب الثاني عشر في سجود السهو.

(۲) يعطي عنه وليه.....أو وارثه فيلزمه ذلک من الثلث ان أوصى ، شامي ۲/۷۴. باب قضاء الفوائت مطلب في بطلان الوصية الخ ط: سعيد) عليه صلوات فائتة فأوصى بان تعطى كفارة صلواته يعطي.....من ثلث ماله هندية : ۱/۱۲۵ .قبيل الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط: ماجديه.

فدیہ سے دینی کتاب دینا

فدیہ کی رقم سے دینی کتابیں خرید کر غریب طلباء اور علماء کو مالک بنا کر دینا جائز ہے، اس سے بھی فدیہ ادا ہو جائے گا، اور دین کی خدمت بھی ہو جائے گی۔

البتہ فدیہ کی رقم سے کتابیں خرید کر کسی ادارے میں وقف کرنا جائز نہیں ہے، اس سے فدیہ ادا نہیں ہوگا۔(۱)

فدیہ طلبہ کو دینا

فدیہ کی رقم دینی مدارس کے غریب طلبہ کو دینا جائز ہے، اور یہ بہترین مصارف میں سے ہے۔(۲)

---

(۱) (یعطی لکل صلاۃ نصف صاع من بر) کالفطرۃ الدر مع الرد: ۷۲/۲. (قولہ نصف صاع من بر) ای اومن دقیقہ او سویقہ أو صاع تمر أو زبیب او شعیر او قیمتہ وھی افضل عندنا لإسراعھا بسد حاجۃ الفقیر شامی: ۷۲/۲. باب قضاء الفوائت مطلب فی اسقاط الصلاۃ عن المیت ط: سعید (قولہ أی مصرف الزکاۃ والعشر)...... وھو مصرف ایضا لصدقۃ الفطر والکفارۃ والنذر وغیر ذلک من الصدقات الواجبۃ کما فی القھستانی. شامی: ۳۳۹/۲. باب المصرف ط: سعید وبشرط ان یکون الصرف (تملیکا) لا اباحۃ کما مر (لا) یصرف (الی بناء) نحو(مسجد و) .... لعدم التملیک وھو الرکن الدر مع الرد: ۳۴۴/۲-۳۴۵. باب المصرف ط: سعید (قولہ و قیل طلبۃ العلم) کذافی الظھیریۃ و المرغینانی واستبعدہ السروجی بان الأیۃ نزلت ولیس ھناک قوم یقال لھم طلبۃ علم قال فی الشر نبلا لیۃ: واستبعادہ بعید لان طلب العلم لیس الا استفادۃ الاحکام وھل یبلغ طالب رتبۃ من لازم صحبۃ النبی ﷺ لتلقی الاحکام عنہ کا صحاب الصفۃ فا لتفسیر بطالب العلم وجیہ خصوصا وقد قال فی البدائع فی سبیل اللہ جمیع القرب فید خل فیہ کل من سعی فی طاعۃ اللہ وسبیل الخیرات اذا کان محتاجا. شا می: ۳۴۳/۲. باب المصرف ط: سعید

(۲) ایضا.

فدیہ کا مصرف

فدیہ کا مصرف وہی ہے جو زکوۃ اور صدقۂ فطر کا مصرف ہے، اور زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو زیادہ حاجت مند ہیں، جیسے مقروض وغیرہ، اور اگر دینی مدارس کے غریب طلبہ کو دیا جائے تو یہ بھی اچھا مصرف ہے،(۱) اور اگر فدیہ کی رقم ڈرافٹ یا منی آڈر وغیرہ کے ذریعہ کسی اور جگہ بھیجی جارہی ہے تو اس کی فیس اور چارج کی رقم فدیہ کی رقم سے دینا جائز نہیں ہوگا (۲) بلکہ وہ رقم الگ دینا لازم ہوگا تاکہ فدیہ کی پوری رقم مستحق لوگوں کو ملے۔

فدیہ کو زندگی میں دینا کیوں جائز نہیں

''فدیہ زندگی میں دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا

اپنے وقت پر نماز ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ ہے،(۳) اور فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا جائز نہیں ہے، نیز یہ کہ بے نمازی کے انتقال کے بعد ورثاء فدیہ ادا کریں گے یہ یقینی نہیں ہے، دوسرا یہ کہ وصیت نہ کرنے کی صورت میں وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا ضروری بھی نہیں ہے، وصیت کی صورت میں اگر ایک تہائی ترکہ سے فدیہ ادا ہو جائے تو وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا لازم تو ہوگا (۴) لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کبیرہ گناہ کے مرتکب ہونے کی وجہ

---

(۱) ایضا.

(۲) یہ مسلم ہے کہ فیس کی رقم فقراء کو نہیں ملتی اس لئے فیس کی رقم فدیہ میں شمار نہیں ہوگی اس لئے کہ فدیہ میں تملیک ضروری ہے۔

(۳) .... اذا لتاخیر بلا عذر کبیر ة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة، الدر مع الرد: ۶۲/۲، (قوله لاتزول بالقضاء) وانما یزول اثم الترک، فلا یعاقب علیها اذا قضاها، واثم التاخیر باق، قوله بل بالتوبة) ای بعد القضاء، اما بدونه فالتاخیر باق، فلم تصح التوبة منه لان من شروطها الا قلاع عن المعصیة کما لا یخفی فافهم، شامی: ۶۲/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید: ۳۵۲/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید.

(۴) (ولو مات وعلیه صلوات فائتة، واوصی بالکفارة، یعطی لکل صلاة نصف صاع من بر) کالفطرة، (وکذا حکم الوتر والصوم، وانما یعطی من ثلث ماله) الدر مع الرد: ۷۲/۲، ۷۳، (قوله یعطی) ای یعطی عنه ولیه: ای من له ولا یة التصرف فی ماله بوصایة او وراثة فیلزمه ذلک

سے سخت عذاب ہوگا، باقی اللہ معاف کرسکتا ہے، اگر معاف کردے گا تو نجات مل جائے گی۔(۱)

قدیہ کی قیمت

مردہ آدمی کی نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کی طرح دوکلوگندم / آٹا یا اس کی قیمت ہے اور اس دن کی قیمت کا اعتبار ہے جس دن فدیہ ادا کرے گا، اس دن کی قیمت کا اعتبار نہیں جس دن نماز قضاء ہوئی تھی۔

اور وتر کی نماز کے ساتھ ایک دن کے چھ فدیے یا اس کی قیمت ہے اور یہ فدیہ ایک ہی محتاج کو ایک ساتھ دینا یا الگ الگ کر کے الگ الگ محتاج کو دینا دونوں صورتیں جائز ہیں۔(۲)

—من الثلث ان اوصیٰ، والا فلا یلزم الولی ذلک لانها عبادة فلا بد من الاختیار ، فاذا لم یوص فات الشرط فیسقط فی حق احکام الدنیا للتعذر ...... ثم اعلم انه اذا اوصی بفدیة الصوم یحکم بالجواز قطعا لانه منصوص علیه واما اذا لم یوص فتطوع بها الوارث فقد قال محمد فی الزیادات انه یجزیه ان شاء الله تعالیٰ فعلق الاجزاء بالمشیئة لعدم النص وکذا علقه بالمشیئة فیما اذا اوصیٰ بفدیة الصلاة لانهم الحقوها بالصوم احتیاطا لاحتمال کون النص فیه معلولا بالعجز فتشمل العلة الصلاة، وان لم یکن معلولا تکون الفدیة برا مبتدأ یصلح ما حیا للسئیات ، فکان فیها شبهة الخ، شامی: ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت ، مطلب فی اسقاط الصلاة عن المیت، ط: سعید کراچی.

(۱) ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء، وانظر الحاشیة رقم:۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) (ولو مات وعلیه صلوات فائتة واوصی بالکفارة یعطی لکل صلاة نصف صاع من بر) کالفطرة (وکذا حکم الوتر) الدر مع الرد،(قوله نصف صاع من بر) ای او من دقیقه او سویقة، او صاع تمر او زبیب او شعیر او قیمته، وهی افضل عندنا لاسراعها بسد حاجة الفقیر، شامی: ۲/۷۲، ۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۱۲۵، قبیل الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة وکوئٹه. قاضی خان علی هامش الهندیة: ۱/۱۱۴، فصل فی الترتیب وقضاء المتروکات ،ط: رشیدیة کوئٹه. مزید "فدیہ ایک فقیر کو دینا" کی تخریج کو دیکھیں۔

فدیہ کی وصیت

اگر میت نے فوت شدہ نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کی وصیت کی، اور وہ ترکہ میں مال وجائیداد بھی چھوڑ کر گیا ہے، تو وارثوں کے لئے ترکہ کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ سے جتنا فدیہ ادا ہو سکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا واجب ہے، اس سے زائد سے فدیہ ادا کرنے کے لئے وارثوں کی رضامندی ضروری ہے، اگر تمام ورثاء عاقل وبالغ ہیں اور سب خوشی سے فدیہ ادا کر دیں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی، تو اس صورت میں وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔ البتہ اگر تمام ورثاء عاقل وبالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی یا انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، امید ہے کہ میت کا بوجھ اتر جائے گا اور اس کو عذاب سے نجات ملے گی۔(۱)

فدیہ میں نقد دینا

فدیہ میں نقد رقم دینا زیادہ بہتر ہے تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز اپنی پسند کے مطابق خرید سکے، اور سب ضرورتوں کو پورا کر سکے۔(۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۴ تحت عنوان "فدیہ کی امید پر نماز ترک کرنا"

(۲) الدقیق اولیٰ من البر والدراهم اولیٰ من الدقیق لدفع الحاجة ...... وذکر فی الفتاویٰ ان اداء القیمة افضل من عین المنصوص علیه وعلیه الفتویٰ، هندیة: ۱/۱۹۲، الباب الثامن فی صدقة الفطر ط: ماجدیه (قوله نصف صاع من بر) ای او من دقیقه او سویقه، او صاع تمر او زبیب او شعیر او قیمته، وهی افضل عندنا لاسرعها بسد حاجة الفقیر، شامی: ۲/۷۲-۷۳، باب قضاء الفوائت، مطلب فی اسقاط الصلاة عن المیت، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۲/۲۵۵، باب صدقة الفطر، ط: سعید کراچی.

فدیہ نماز کا

''نمازوں کا فدیہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فرائض نماز

نماز کے فرائض چھ ہیں، ان میں سے پانچ نماز کے رکن ہیں، یعنی وہ نماز کے جزء ہیں، نماز ان سے مرکب ہے، اور چھٹا فرض (یعنی نماز کو اپنے فعل سے مکمل کرنا) رکن نہیں۔

۱......قیام (کھڑا ہونا) یعنی جو لوگ کھڑے ہونے پر قادر ہیں، ان کے لئے اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں اس قدر قرأت کی جاسکے جو فرض ہے۔(۱)

کھڑے ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں۔(۲)

قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے، ان کے سوا اور نمازوں میں فرض نہیں ہے۔(۳)

جو شخص قیام پر قادر نہیں اس پر قیام فرض نہیں ہے۔(۴)

(۱. ۲) "(ومنها القيام) بحيث لو مديديه لا ينال ركبتيه ومفروضه وواجبه ومسنونه ومندوبه بقدر القراءة فيه في فرض وملحق به.........(لقادر عليه وعلى السجود «الدر المختار مع الرد: ۱/۴۴۴ـ ۴۴۵، باب صفة الصلاة، مبحث القيام، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئته. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح: ص: ۲۲۴، باب شروط الصلاة واركانها ط: قديمي كراچي.

(۳) "(ويفترض القيام) على قادر عليه... فلو تعسر عليه القيام...... لا يلزمه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۲۴، باب شروط الصلاة، واركانها ط: قديمي كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۴۵، باب صفة الصلاة، مبحث القيام، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

۲......قرأت: یعنی نماز میں قرآن شریف میں سے کچھ پڑھنا فرض ہے، نماز میں کم سے کم قرآن مجید کی ایک آیت کا پڑھنا فرض ہے مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہو جیسے "ثُمَّ نَظَرَ" اور اگر ایک ہی لفظ ہو جیسے "مُدْهَامَّتَانِ" یا ایک حرف ہو جیسے صٓ، قٓ، وغیرہ یا دو حرف ہوں جیسے "حٰمٓ" وغیرہ یا کئی حروف ہوں جیسے "الٓمٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ" وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایسی ایک آیت پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

۳......رکوع: ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کی حد یہ ہے کہ اس قدر جھک جائے جس میں دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ سکیں، اور صرف جھک جانا ہی فرض ہے کچھ دیر تک جھکا ہوا رہنا فرض نہیں۔(۲)

۴......سجدہ: ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، ایک سجدہ قرآن کریم سے اور دوسرا

(۱) ومنها القراءة وفرضها عند ابی حنیفة رحمه الله یتادی بآیة واحدة وان كانت قصیرة كذا فی المحیط...... ثم عنده اذا قرأ آیة قصیرة هی كلمات او كلمتان نحو قوله تعالیٰ "ثم قتل كیف قدر وثم نظر" یجوز بلا خلاف بین المشایخ فلو قرأ آیة هی كلمة واحدة "كمدهامتان" او آیة هی حرف "كصاد، نون، قاف ...... الاصح انه لا یجوز ...... هندیة: ۶۹/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: ماجدیة كوئٹه. حلبی كبیر، ص: ۲۷۸، فرائض الصلاة، ط: سهیل اكیڈمی لاهور، شامی ۵۳۷/۱ باب صفة الصلاة فصل فی القراءة ط: سعید...... او حرفان حٰمٓ طسٓ او حروف "حٰمٓ عٓسٓقٓ، كٓهٰیٰعٓصٓ، فقد اختلف المشایخ، والاصح انه لا تجوز به الصلاة، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۲۲۵-۲۲۶، باب شروط الصلوٰة واركانها ط: قدیمی كراچی.

(۲) ومنها الركوع وقدر الواجب من الركوع ما یتناوله الاسم بعد ان یبلغ حده وهو ان یكون بحیث اذا مد یدیه نال ركبتیه، هندیة: ۷۰/۱، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ط: ماجدیة كوئٹه. والرابعه من الفرائض الركوع وهو ای الركوع المفروض طأطأة الرأس ای خفضه لكن مع انحناء الظهر لانه هو المفهوم من موضوع اللغة فیصدق علیه قوله تعالیٰ: اركعوا، حلبی كبیر، ص: ۲۷۹، فرائض الصلوٰة، ط: سهیل اكیڈمی لاهور، رد المحتار: ۴۴۷/۱، باب صفة الصلاة، مطلب الركوع والسجود، ط: سعید كراچی. البحر الرائق: ۲۹۳/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید كراچی.

سجدہ احادیث اور اجماع سے ثابت ہے۔(۱)

۵...... قعدہ اخیرہ: یعنی نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد بیٹھنے کو قعدہ اخیرہ کہتے ہیں اور اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات مکمل پڑھی جا سکے، اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہیں۔(۲)

۶...... نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا، یعنی نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہے مثلاً "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کہنا۔(۳)

خلاصہ: ۱۔قیام ۲۔قرأت ۳۔رکوع ۴۔سجدہ ۵۔قعدہ اخیرہ ۶۔نماز کو اپنے فعل سے تمام کرنا۔

---

(۱) (قوله والركوع والسجود) لقوله تعالىٰ واركعوا واسجدوا ، وللا جماع على فرضيتهما وركنيتهما...... والمراد من السجود السجدتان ،فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع وكونه مثنىٰ فى كل ركعة بالسنة والاجماع ،البحر الرائق: ۱/۲۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، رد المحتار: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، مطلب الركوع والسجود، ط: سعيد كراچى،مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۲۳۴، باب شروط الصلاة، واركانها ،ط: قديمى كراچى.

(۲) والسادسة من الفرائض القعدة الاخيرة التى تكون فى آخر الصلاة سواء تقدمها قعدة او لا كما فى الثنائية وقدر المفروض فى القعدة هو القعود مقدار ادنىٰ قراءة التشهد .... والمراد من التشهد التحيات الى عبده ورسوله هو الصحيح، حلبى كبير،ص: ۲۸۹، فرائض الصلاة، ط:سهيل اكيڈمى لاهور، رد المحتار: ۱/۴۴۸، باب صفة الصلاة، مبحث القعود الاخير، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۱/۲۹۹۔۳۰۰، كتاب الصلاة، القعدة الاخيرة، ط: رشيدية كوئٹه.وص: ۱/۱۱۳، فصل فى اركان الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۳) (والخروج بصنعه) اى الخروج من الصلاةقصدا من المصلى بقول او عمل ينافى الصلاة بعد تمامها فرض سواء كان ذلك قوله" السلام عليكم ورحمة الله" البحر الرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.رد المحتار: ۱/۴۴۸۔۴۴۹، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه ط: سعيد كراچى.

فرائض نماز کی تعداد

نماز کے فرائض کی تعداد میں اختلاف ہے:

البحر الرائق(۱) اورشامی(۲) میں سات، عالمگیری(۳) اور ہدایہ (۴) میں چھ، اور کبیری میں آٹھ فرائض کا ذکر ہے،(۵) ان میں سے چھ فرائض پر ہمارے ائمہ کا اتفاق ہے اور دو فرائض کے بارے میں اختلاف ہے، جن چھ فرائض پر اتفاق ہے وہ یہ ہیں:

(۱) تکبیر افتتاح رتکبیر تحریمہ (۲) قیام (۳) قرأت (۴) رکوع (۵) سجدہ (۶) قعدہ اخیر میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

اور جن دو فرائض میں اختلاف ہے وہ یہ ہیں:

۱..... **خروج بصنع المصلی**: یعنی نمازی کا قصداً نماز کے منافی فعل کے ذریعہ نماز سے نکلنا، یہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک فرض ہے، امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہے۔

۲..... تعدیل ارکان: یعنی ہر رکن کی ادائیگی کے وقت اطمینان حاصل کرنا۔(۶)

---

(۱) البحر الرائق: ۱/ ۲۹۰۔ ۲۹۴، باب صفة الصلاة. ط: سعید کراچی.

(۲) رد المحتار: ۱/ ۴۴۲۔ ۴۴۹، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) " الفصل الاول في فرائض الصلاة، وهي ست، هندية: ۱/ ۶۸، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴)" فرائض الصلاة، ستة، هداية: ۱/ ۱۸۱، باب صفة الصلاة، ط: مكتبة البشرىٰ، كراچي. و ص: ۹۸ ط: مكتبة شركة علمية ملتان.

(۵) (واما فرائض الصلوة،) اى اركانها التى توجد ماهيتها بمجموعها (فثمان) فرائض (منها ست) فرائض(على الوفاق بين ائمتنا (ومنها ثنتان) فريضتان لكن (على الخلاف) بينهم، حلبي كبير، ص: ۲۵۶، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۶) واما فرائض الصلاة، اى اركانها التى توجد ماهيتها بمجموعها (فثمان فرائض (منها ست) فرائض (على الوفاق) بين ائمتنا (ومنها ثنتان) فريضتان، لكن (على الخلاف،) بينهم(وهي اى الفرائض الست المتفق عليها (تكبيرة الافتتاح، ......(والقيام والقراء ة والركوع والسجود

فرش پر تصویر ہے

اگر فرش پر جاندار کی تصویر ہے تو اس پر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی، البتہ تصویر پر سجدہ کرنا مکروہ ہے اور مسجد میں ایسی صف یا فرش بچھانا صحیح نہیں۔(۱)

فرض

فرض اس فعل یا کام کو کہا جاتا ہے جس کو کرنا قطعی دلیل سے لازم ہو، چاہے وہ فعل رکن ہو یا شرط۔(۲)(قطعی دلیل اس کو کہا جاتا ہے جس میں کسی قسم کے بھی شبہ کی گنجائش نہ ہو)

فرض اور سنت کے درمیان باتیں کرنا

''سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

– والقعدة الاخيرة مقدر قراءة التشهد...... الخ، حلبي كبير، ص: ۲۵۶، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، (اما الخروج من الصلاة بصنعه) اى بالفعل الناشي من المصلي (ففرض عند ابي حنيفة خلافا لهما ...... (وتعديل الاركان) وهو الطمانينة وزوال الاضطراب عن جميع الاعضاء واقله قدر تسبيحة فرض عند ابي يوسف والائمة الثلاثة، (لحديث ابن مسعود) المروى في السنن الاربعة (انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تجزئ صلوة لا يقيم الرجل فيها ظهره في الركوع والسجود) قال الترمذى حسن صحيح، الخ، حلبي كبير، ص: ۲۵۷، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) ولا بأس بأن يصلي على بساط فيه تصاوير والحال انه لا يسجد على التصاوير والمراد ماكان منها لذى روح، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، مكروهات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ۲/۲۷-۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، رد المحتار: ۱/۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) الفرض شرعا ما لزم فعله بدليل قطعي اعم من ان يكون شرطا او ركنا، البحر الرائق: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. رد المحتار: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، مطلب قد يطلق الفرض على ما يقابل الركن وعلى ماليس بركن ولا شرط، ط: سعيد كراچي.

فرض ترک ہوجانا

نماز کا کوئی بھی فرض ترک ہوجائے، خواہ قصداً ہو یا سہواً تو نماز فاسد ہوجائے گی مثلاً قرأت بالکل نہیں کی، یا قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ میں سے کوئی فرض ترک کردیا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۱)

فرض تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی

☆......اگر کسی نے تنہا فرض نماز شروع کی، اسی وقت فرض نماز کی جماعت شروع ہوگئی، تو اگر یہ فجر یا مغرب کی نماز ہے، اور اس نے ابھی تک پہلی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو اس کو چاہئے کہ ایک سلام دائیں طرف پھیر کر نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہوجائے اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کرچکا تھا، تب جماعت شروع ہوئی، تب بھی نیت توڑ کر جماعت میں شریک ہوجائے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کرلیا تھا تب جماعت شروع ہوئی تو اس صورت میں نماز توڑنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ نماز کو پورا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) الاصل فی هذا ان المتروک ثلاثة انواع : فرض و سنة وواجب ،ففی الاول ان امکنه التدارک بالقضاء یقضی والا فسدت صلاته ، هندیة: ۱/۱۲۶ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو ،ط:رشیدیة کوئٹه. مراقی الفلاح مع الطحطاوی،ص: ۴۶۰، باب سجود السهو ،ط:قدیمی کراچی. ان المتروک الذی یتعلق به سجود السهو، من الفرائض والواجبات ، لا یخلو اما ان کان من الافعال او من الاذکار و من ای القسمین کان وجب ان یقضی ان امکن التدارک بالقضاء وان لم یمکن فان کان المتروک فرضا تفسد الصلاة، الخ، بدائع : ۱/۱۶۷ ، کتاب الصلاة، فصل فی بیان المتروک ساهیا هل یقضی ام لا؟ ط: سعید، وص: ۱/۴۰۸، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ان صلی رکعة من الفجر او المغرب فاقیم یقطع ویقتدی وکذا یقطع الثانیة مالم یقیدها بالسجدة واذا قیدها بها لم یقطعها ، هندیة: ۱/۱۱۹ ، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: ماجدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۲/۷۲ ،باب ادراک الفریضه، ط: سعید کراچی. حاصل هذه

☆......اور اگر وہ ظہر یا عصر یا عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا، پھر اسی وقت اسی فرض نماز کی جماعت شروع ہوگئی تو نماز کو توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔(۱)

☆......اور اگر اس نے پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا تھا اس کے بعد جماعت شروع ہوئی، تو اب وہ ایک رکعت اور پڑھے اور دو رکعت مکمل کر کے سلام پھیر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے، اس طرح دو رکعت نفل اور جماعت کا ثواب مل جائیگا۔(۲)

☆......اور اگر تین رکعت پڑھ چکا تھا یعنی تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا تھا تب جماعت شروع ہوئی، تو اب نیت توڑ کر جماعت میں شامل ہونے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ نماز پوری کرے۔(۳)

– المسألة : شرع في فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى، فان سجد لها ، فان في رباعي أتم شفعا، وان في غير الرباعي قطع واقتدى ما لم يسجد للثانية، فان سجدلها اتم ولم يقتد، شامي: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۱. ۲) (قوله صلى ركعة من الظهر فاقيم يتم شفعا ويقتدى) .... وقيد بالركعة التي تتم بالسجدة لانه لولم يقيدالاولىٰ بالسجدة،فانه يقطع ويشرع مع الامام وهو الصحيح، البحر الرائق: ۲/ ۷۰، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. ومن صلى ركعة من الظهر ثم اقيمت يصلي ركعة ثم يدخل مع الامام وان لم يقيد الاولىٰ بالسجدة يقطع ويشرع مع الامام هو الصحيح، هندية: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر في ادراک الفريضة، ط: ماجدية كوئٹه ،شرع في فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجدلها ،فان في رباعي اتم شفعا واقتدى ما لم يسجد للثاني رد المحتار: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۳) شرع في فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجدلها فان في رباعي اتم شفعا واقتدى مالم يسجد للثالثة فان سجد اتم واقتدى متنفلا الا في العصر ،رد المحتار: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. ولو صلى ثلاثا من الظهر يتم ويقتدى متطوعا .... وكذالک في العشاء والعصر غير انه لا يدخل معهم تطوعا في العصر بعد الفراغ، هندية: ۲/ ۱۱۹، ۱۲۰ باب ادراک الفريضة،ط: ماجدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

پھر اگر ظہر اور عشاء کی نماز ہے تو نفل کی نیت سے امام کی اقتداء کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، تاکہ جماعت کا ثواب مل جائے البتہ فجر، عصر اور مغرب کی نماز تنہا پڑھنے کے بعد نفل کی نیت سے جماعت میں شامل ہونا جائز نہیں ہوگا کیونکہ فجر اور عصر کے بعد نفل نہیں ہے، اور مغرب میں بھی دوبارہ جماعت میں شامل ہونے کی [illegible]یں ہوگی کیونکہ تین رکعات کی کوئی نفل نہیں ہے۔(۱)

فرض چھوٹ جائے

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھول سے یا جان بوجھ کر چھوڑ دے یا چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۲) اور اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ

---

(۱) و ان صلی رکعة من الفجر او المغرب .... واذا اتمها لم یشرع مع الامام لکراهة النفل بعد صلاة الفجر ولما فیه من الاتیان بالوتر فی النفل بعد المغرب او مخالفة امامه، هندیة: ۱/۱۱۹، باب ادراک الفریضة، ط: ماجدیة کوئٹه. وفیه ایضا وکذالک فی العشاء والعصر غیر انه لا یدخل معهم تطوعا فی العصر بعد الفراغ، هندیة: ۱/۱۲۰، باب ادراک الفریضة، ط: ماجدیة کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۲/۵۲ ـ ۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. " فان صلیٰ رکعة من الفجراو المغرب فاقیم یقطع ویقتدی، .... وقید بالرکعة احترازاً عما اذا قید الثانیة بسجدة فانه لا یقطعها ویتمها ولا یشرع مع الامام لکراهة النفل بعد الفجر وکذا بعد المغرب فی ظاهر الروایة، البحر الرائق: ۲/۷۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲) من فرائضها التی لا تصح بدونها ،قال الشامی (قوله التی لا تصح بدونها) صفة کاشفة اذ لا شیئ من الفروض ما تصح الصلوٰة بدونه بلا عذر ،رد المحتار: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. وفی الولوالجیة: الاصل فی هٰذا ان المتروک ثلاثة انواع: فرض وسنة وواجب ففی الاول ان امکنه التدارک بالقضاء یقضی والا فسدت صلاته، هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجدیة کوئٹه. واما بیان المتروک ساهیا..........فان کان المتروک فرضا تفسد الصلاة، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۷، کتاب الصلاة، فصل فی بیان المتروک ساهیا هل یقضی ام لا؟ ،ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ،ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

پڑھنا لازم ہے، اس کے علاوہ تلافی کی کوئی صورت نہیں ہے۔

فرض رہ گیا

اگر کسی سے کسی رکعت میں کوئی فرض رہ گیا، اور اس کو دوبارہ ادا نہیں کیا تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، (۱) اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

فرض سنت ایک جگہ پڑھنا

''سنت فرض ایک جگہ پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

فرض سے پہلے سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت

فرض نمازوں سے پہلے جن سنت یا نفل نماز پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، بظاہر ان کی حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالی کی خاص الخاص حاضری ہے، اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کرلیا جائے، اور ملاء اعلیٰ یعنی مقرب فرشتوں سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کرلی جائے۔ (۲)

فرض فوت ہوجائے

اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض قصداً یا سہواً فوت ہوجائے تو نماز صحیح نہیں ہوگی، (۳) اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔

(۱) ایضا.

(۲) معارف الحدیث ج۳ص/ ۱۹۴۔ سنتیں اور نوافل ط: دارالاشاعت کراچی

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة، رقم ۱.

فرض کا منکر

فرض کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہو کر کافر ہو جاتا ہے،(۱) ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ فرض کو تسلیم کرے، عقیدہ کو درست کرے اور سابقہ زمانے کے انکار پر توبہ واستغفار کرے۔

فرض کی آخری دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا

فرض نماز کی آخری دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور مغرب کی فرض میں آخری ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔(۲)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی

اگر فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت بھولے سے یا قصداً پڑھ لی تو سجدہ سہو واجب نہیں، نماز ہو جائے گی، کیونکہ فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرنا واجب نہیں ہے، اگر سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرنا واجب ہوتا تو سورت ملانے کی صورت میں واجب ترک ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا، بلکہ فرض نماز کی

---

(۱) وان انکر فرضیة الرکوع والسجود مطلقا یکفر .ھندیة: ۲۶۹/۲. ط: ماجدیة فالفرض أعم منهما وهو قطع بلزومه حتی یکفر جاحده کأصل مسح الرأس، الدر المختار مع الرد: ۹۴/۱، کتاب الطهارة ط: سعید.. فالفرض اسم لمقدر شرعا لا یحتمل الزیادة والنقصان ...... وحکم هذا القسم شرعا أنه موجب للعلم اعتقادا باعتبار أنه ثابت بدلیل مقطوع به، ولهذا یکفر جاحده . أصول السرخسي: ۱۲۴/۱ ــ ۱۲۵ . باب النهي، فصل في بيان المشروعات من العبادات وأحكامها ط: قدیمی .

(۲) (وتسن قراءة الفاتحة فیهما بعد الأولیین) یشمل الثلاثي والرباعي. حاشیة الطحطاوی علی المراقي. ص: ۲۷۰. کتاب الصلاة فصل في بیان سننها ط: قدیمی. بدائع الصنائع: ۲۹٦/۱. کتاب الصلاة الکلام في القراءة ط: رشیدیة کوئٹه. ۱۱۱/۱ ط: سعید رد المحتار: ۵۱۱/۱. کتاب الصلاة باب صفة الصلاة فصل في بیان تألیف الصلاة ط: سعید. البحر: ۳۲۵/۱. کتاب الصلاة فصل واذا أراد الشروع ط: سعید.

آخری دونوں رکعتوں میں سورت ملانے اور نہ ملانے کا اختیار دیا گیا ہے، اگر چہ سورت نہ پڑھنا سنت اور بہتر ہے۔(۱)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھے

فرض نماز کی آخری رکعت یعنی تیسری اور چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہ پڑھنا سنت ہے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ لی تو سنت کے خلاف ہوگا، سنت کے خلاف ہونے سے سہو سجدہ لازم نہیں آتا، اس لئے ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانے کا راز

ابتداء میں نماز دو رکعت مقرر ہوئی تھی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان دو رکعتوں کی تکمیل واکمال کے لئے ظہر، عصر اور عشاء کے فرائض کے ساتھ دو دو رکعتیں اور مغرب کی نماز میں وتر (طاق عدد) کی حکمت کو باقی رکھنے کے لئے ایک رکعت ملائی، اور قاعدہ یہ ہے کہ "جب کسی چیز کا جبر کسر مطلوب ہوتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے نوع کی ایسی چیز ملائی

(۱) فاذا قام الى الركعة الثالثة......وان كانت الصلاة فريضة ثلاثية اوربا عية فهو مخير فيما بعد الاوليين......وان قرأ يقرأ الفاتحة فحسب ... فان ضم السورة ساهيا...وفي اظهر الرويات لا يجب عليه سجود السهو. حلبي كبير، ص: ۳۳۱. واكتفى المفترض فيما بعدالاولیين بالفاتحة فانها سنة على الظاهرولوزاد لاباس به. شامي: ۵۱۱/۱. ط:سعيد. ولوقرأ في الأخريين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو وهو الاصح. هندية: ۱۲۶/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو. ط:ماجدية. ولوضم السورة الى الفاتحة في الاخريين لاسهو عليه في الاصح البحر: ۹۴/۲. باب سجود السهو ط:سعيد.

(۲)(قوله المختارلا) اى لا يكره تحريما بل تنزيها لا نه خلاف السنة ،قال في المنية وشرحها : فان ضم السورة الى الفاتحة ساهيا يجب عليه سجدتا السهو في قول أبي يوسف لتأخير الركوع عن محله وفي اظهر الروايات لايجب؛ لان القراءة فيهما مشروعة من غير تقدير، والاقتصار على الفاتحة مسنون لا واجب الخ ..... شامي ۴۵۹/۱ باب صفة الصلاة قبيل "مطلب كل شفع من النفل صلاة" ط:سعيد و ۵۱۱/۱(قوله ولو زاد لا باس) "فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملائی" عنوان کی تخریج کو بھی دیکھیں۔

جاتی ہے جو درجہ اور حیثیت کے اعتبار سے اس سے کم ہو“ (۱) اگر فرائض کی پہلی دو رکعتوں کے ساتھ آخری دو رکعتوں میں بھی سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائی جاتی تو آخری دونوں رکعت بھی درجہ اور حیثیت کے اعتبار سے پہلی دونوں رکعتوں کے برابر ہو جاتیں، تو جبر و کسر کی حکمت ضائع ہو جاتی، اور خود پہلی دو رکعتوں کا جبر و کسر اسی مصلحت سے ہوا کہ بسا اوقات حضور قلب، توجہ یا فہم یا قرأت میں یا ارکان میں سے کسی رکن میں نقص و کسر رہ جاتی ہے اس لئے اس کے عوض میں دوسری رکعتیں ملائی گئیں۔ (احکام اسلام ص ۶۸)

فرض کی اخیر رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت واجب نہیں ہے، لیکن قرأت کرنے کی صورت میں آہستہ قرأت کرنا واجب ہے (۲) اس لئے اگر امام نے فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں بلند آواز سے قرأت کی ہے تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ایسا کرے گا تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۳)

فرض کی اخیر رکعتوں میں کچھ نہیں پڑھا

اگر فرض نماز کی تیسری، چوتھی یا مغرب کی آخری رکعت میں کسی نے سورۂ فاتحہ نہیں

---

(۱) .... فاصل الصلاة هو ركعة واحدة ولم يشرع أقل من ركعتين في عامة الصلاة وضمت كل واحدة بها لأخرى وصارتا شيئا واحدا.......... وذلك لأن الزيادة لا ينبغي أن تصل الى مثل الشيء أو أكثره. حجة الله البالغة: ۲/۷. الأمور التي لا بد منها في الصلاة ط: كتب خانه رشيديه دهلي سنة ۱۳۷۳ھ.

(۲) فالحاصل أن الاخفاء في صلاة المخافتة واجب على المصلي اماما كان أو منفردا وهي صلاة الظهر و العصر والركعة الثالثة من المغرب ... وأما الجهر في الصلاة الجهرية فواجب على الامام فقط. البحر الرائق: ۱/ ۳۰۲. باب صفة الصلاة ط: سعيد والاسرار يجب على الامام والمنفرد فيما يسر فيه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والأخريان من العشاء..... رد المحتار: ۱/ ۴۶۹. باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية الخ ط: سعيد.

(۳) وسجود السهو يتعلق با شياء ... منها اذا جهر وهو امام فيما يخافت فيه، بزازية على هامش الهندية: ۱/ ۱۲۰. ط: رشيدية. ومنها الجهر والاخفاء حتى لو جهر فيما يخافت أو خافت فيما يجهر وجب عليه سجود السهو... والمنفرد لا يجب عليه السهو. هندية: ۱/ ۱۲۸. الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئته، شامي ۲/ ۸۱ باب سجود السهو، ط: سعيد.

پڑھی، یا کچھ بھی نہیں پڑھا، بلکہ کچھ دیر خاموش کھڑا رہ کر رکوع کرلیا، تو بھی نماز درست ہو جائے گی، اور سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔ (۱)، لیکن یاد رہے کہ آخری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا افضل ہے۔ (۲)

فرض کی پہلی دو رکعت میں قرأت کرنا واجب ہے

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر اس میں قرأت نہیں کی تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (۳)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت نہیں ملائی

فرض نماز کی پہلی دونوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے

اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے فرض کی پہلی دو رکعت یا ایک رکعت میں

---

(۱) لان مابعد الاولیین لا یتعین فیہ القراءۃ بل ان شاء قرأ وان شاء سبح وان شاء سکت، حلبی کبیر ص: ۲۹۵، ط: سہیل. واذاقام یفعل فی الشفع الثانی مافعل فی الشفع الاول ... وان ترک القراءۃ والتسبیح لم یکن علیہ حرج ولاسجدتا السھو. ھندیۃ: ۷۲/۱. الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیتھا ط: رشیدیۃ ..... واکتفی المفترض فیما بعد الاولیین بالفاتحۃ فانھا سنۃ علی الظاھر ... وھو مخیر بین قراءۃ الفاتحۃ .... وتسبیح ثلاثا وسکوت قدرھا .... فلا یکون مسیئا بالسکوت علی المذھب. رد المحتار: ۵۱۱/۱. باب صفۃ الصلاۃ مطلب مھم فی عقد الأصابع عند التشھد، ط: سعید. البحر الرائق: ۳۲۶/۱. فصل واذا أراد الدخول فی الصلاۃ کبر ط: سعید.

(۲) (قولہ ولوزاد لابأس) .... والاقتصار علی الفاتحۃ مسنون لاواجب .....(قولہ فلا یکون مسیئاً بالسکوت علی المذھب الخ) اعلم أنھم اتفقوا فی ظاھر الروایۃ علی أن قراءۃ الفاتحۃ افضل الخ .....شامی ۵۱۱/۱، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب مھم فی عقد الاصابع عند التشھد ط سعید.

(۳) یجب تعیین الاولیین من الثلاثیۃ والرباعیۃ المکتوبتین للقراءۃ المفروضۃ حتی لو قرأ فی الاخریین من الرباعیۃ دون الاولیین أو فی احدی الاولیین واحدی الاخریین ساھیا وجب علیہ سجود السھو. ھندیۃ، الباب الرابع، الفصل الثانی: ۷۱/۱ ط، رشیدیۃ و ۱۲۷/۱ ط رشیدیہ حلبی کبیر: ص: ۲۹۵، واجبات الصلاۃ ط سہیل اکیڈمی رد المحتار: ۴۵۹/۱، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب واجبات الصلاۃ، ط: سعید.

سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا

فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

فرض کی تیسری، چوتھی رکعت میں سورت نہ پڑھے

چار رکعت والی فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں اور مغرب کی آخری رکعتمیں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہ پڑھے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھ لی تو سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ آخری رکعتوں میں سورت نہ پڑھنا سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہو جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۳)

فرض کی تیسری رکعت میں سلام پھیر دیا

اگر کسی نے بھولے سے فرض کی تیسری رکعت پر سلام پھیر دیا، اور دعا میں مشغول ہوگیا، اللّٰھم انت السلام الخ پڑھنے پایا تھا کہ یاد آیا کہ تین رکعت پر سلام پھیرا ہے، فوراً کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھ کر سجدہ سہو کر کے نماز پوری کر دی تو نماز ہوگئی۔(۴)

---

(۱) ولو سها عن الفاتحة فيهما أو في احداهما أو عن السورة فيهما أو في احداهما فعليه السهو" بدائع الصنايع: ۱/۴۰۵، كتاب الصلاة فصل في سجود السهو، ط رشيدية. و ۱/۱٦٦ فصل في بيان سبب الوجوب، ط: سعيد، هندية: ۱/۱۲٦ كتاب الصلاة الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: حقانية ردالمحتار: ۲/۸۰ كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/۹۳-۹۴ كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد. وانظر الى الحاشية التالية أيضا.

(۲) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة أو ما يقوم مقامها من ثلاث آيات قصار أو آية طويلة في الاولين بعد الفاتحة. هندية: ۱/۷۱ كتاب الصلاة الباب الرابع، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: ماجدية ردالمحتار: ۱/۴۵۸. باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد حلبي كبير ص: ۲۹۵ واجبات الصلاة، ط، سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظر الى التخريج تحت عنوان "فرض کی آخری رکعتوں میں سورت ملالی"

(۴) وان توهم مصلي الظهر أنه أتمها فسلم ثم علم انه صلى ركعتين أتمها وسجد للسهو لانه عليه السلام فعل كذالك في حديث ذي اليدين ولان السلام ساهيا لا يبطل الصلوة، البحر الرائق:

فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورت ملا لی

فرض کی تیسری یا چوتھی یا دونوں رکعتوں میں غلطی سے سورت ملا لی تو نماز صحیح ہے اور سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ فرض کی آخری رکعتوں میں سورت نہ ملانا سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہونے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۱)

فرض کی قرأت

☆......فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے،(۲) اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرے سورت نہ ملائے، اگر کسی نے بھول سے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملالی تو نماز ہو جائے گی سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ فرض کی آخری دو رکعتوں میں سورت نہ ملانا سنت ہے، واجب نہیں، اور سنت کے خلاف کرنے سے نماز میں کمی آتی ہے لیکن سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔(۳)

۲/۱۱۱، باب سجود السهو ،ط: سعيد، ردالمحتار ۲/۹۱ باب سجود السهو ط:سعيد، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۴۷۲ باب السجود السهو ،ط قديمی.

(۱) انظر الى الحاشية فی الصفحة السابقة رقم : ۱.

(۲) يجب تعيين الاولیين من الثلاثية والرباعية المكتوبتين للقراءة المفروضة، هندية: ۱/۷۱، الباب الرابع الفصل الثانی، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۱/۱۲۷، ط: رشيديه كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۲۷۶، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) فاذا قام......... الى الركعة الثالثة......... وان كانت الصلاة فريضة ثلاثية او رباعية فهو مخير فيما بعد الاولیين . وان قرأ يقرأ الفاتحة فحسب......... فان ضم السورة سهوا ......وفی اظهر الروايات لا يجب عليه سجود السهو، لان القراءة فيهما مشروعة من غير تقدير ، والتقييد بالفاتحة مسنون ، لان الاقتصار عليها واجب الخ، حلبی كبير، ص: ۳۳۱۔ ۳۳۲، صفة الصلاة، وص: ۲۹۵ واجبات الصلاة، وص: ۲۷۷، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، واكتفى المفترض فيما بعد الاولیين بالفاتحة فانها سنة على الظاهر ولو زاد لا بأس به، شامی: ۱/۵۱۱، فصل فی بيان تاليف الصلاة، مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد ، ط: سعيد كراچی. (قوله المختار الا) الخ ، شامی: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچی. ولو قرأ فی الاخريين الفاتحة والسورة لا يلزمه السهو،

☆......فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر دوسری، تیسری، یا تیسری چوتھی رکعت میں قرأت کی، اور پہلی دوسری میں قرأت نہیں کی تو واجب ادا نہ ہوگا اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو وقت کے اندر دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

فرض کے بعد سنت ونوافل پڑھنے کی حکمت

جن سنت اور نفل نمازوں کو فرض نماز پڑھنے کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظاہر ان کی حکمت اور مصلحت یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو قصور رہ جاتا ہے، بعد والی سنت اور نفلوں سے اس کا تدارک ہوجائے۔(۲)

=وهو الاصح، هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئته. ولو ضم السورة الى الفاتحة في الاخريين لا سهو عليه في الاصح،البحر: ۲/۹۴، باب سجود السهو،ط: سعيد كراچي. (وتسن قراءة الفاتحة فيما بعد الاوليين) يشمل الثلاثي والرباعي ،حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۲۷۰، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. بدائع: ۱/۲۹۶، الكلام في القراءة، ط: رشيديه كوئته. البحر الرائق: ۱/۳۲۵، فصل واذا اراد الشروع، ط: سعيد كراچي.

(۱) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو ان لم يسجد له وان لم يعدها يكون فاسقا آثما ،الدر المختار، وفي الشامية: (قوله وتعاد وجوبا) اى بترك هذه الواجبات او واحد منها وما في الزيلعي والدرر والمجتبىٰ من انه لو ترك الفاتحة يؤمر بالاعادة لا لو ترك السورة، رده في البحر بأن الفاتحة وان كانت آكد في الوجوب للاختلاف في ركنيتها دون السورة، لكن وجوب الاعادة حكم ترك الواجب مطلقا لا الواجب المؤكد الخ، شامي: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي. وتعيين القراءة (في الاوليين) من الفرض على المذهب، الدر المختار وفي الشامية: قوله على المذهب......... ان ثمرة الخلاف تظهر في وجوب سجود السهو، اذا تركها في الاوليين او في احداهما سهوا لتاخير الواجب سهوا عن محله ...... شامي: ۱/۴۵۹۔۴۶۰، ط: سعيد كراچي.

(۲)(قوله كل سنة نافلة) .....والكل يسمي نافلة لانه زيادة على الفرض لتكميله، شامي: ۲/۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. ...... وكثيرا مالا يصلي الانسان بحيث يستوفي فائدة الصلاة، وهو المشار اليه في قوله صلى الله عليه وسلم :" كم من مصل ليس له من صلاته الا نصفها، ثلثها، ربعها، فوجب ان يسن بعدها صلاة تكملة للمقصود ، حجةُ الله البالغة: ۲/۳۷، النوافل، رواتب الفرائض، ط: قديمي كراچي. وقال ابو زيد رحمه الله : النوافل شرعت لجبر

فرض نماز پر اکتفاء کرنا

فرض نماز تو فرض ہے، اور وتر کی نماز واجب ہے، گو عملاً وہ بھی فرض ہے، فرض اور واجب کو چھوڑنا گناہ ہے، اگر وقت پر نہ پڑھ سکے تو بعد میں قضاء پڑھنا لازم ہے، سنت مؤکدہ کا چھوڑنا برا ہے، (۱) اور اس کے چھوڑنے کی عادت بنالینا بھی گناہ ہے، اور میدانِ حشر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم ہونے کا سبب ہے، سنت غیر مؤکدہ اور نوافل میں پڑھنے اور نہ پڑھنے کا اختیار ہے، تاہم نہ پڑھنے کی عادت بنالینا مناسب نہیں، کیونکہ آخرت میں ایک ایک نیکی کی سخت ضرورت ہوگی، وہاں اگر آرام سے رہنا چاہتے ہیں تو زیادہ سے زیادہ نیکیاں کمانے کی ضرورت ہے ورنہ آرام کی امید کرنا سمجھداری کی بات نہیں ہوگی۔ اس لئے صرف فرض نماز پر اکتفاء کرنا اور واجب، سنت

=نقصان تمكن في الفرض، لان العبد وان علت رتبته لا يخلو عن تقصير ، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۳۸۷، فصل في بيان النوافل، ط: قديمي كراچي. فان انتقص من فريضته ،قال الرب تبارك وتعالى: انظروا هل لعبدى من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة... رواه ابوداؤد ، مشكوة ص: ۱۱۷ ، باب التطوع، صلاة التسبيح، ط: قديمي.

(۱) (قوله وسننه الخ) اعلم ان المشروعات اربعة اقسام، فرض وواجب وسنة ونفل ، فما كان فعله اولىٰ من تركه مع منع الترك ان ثبت بدليل قطعي ففرض او بظني فواجب، وبلا منع الترك ان كان مما واظب عليه الرسول صلى الله عليه وسلم او الخلفاء الراشدون من بعده فسنة والا فمندوب ونفل، شامي: ۱/ ۱۰۲ ، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في السنة وتعريفها ط: سعيد ، باب الوتر والنوافل، كل سنة نافلة ولا عكس (هو فرض عملا وواجب اعتقادا وسنة ثبوتا الخ، الدر المختار(قوله هو فرض عملا) اى يفترض عمله اى فعله بمعني انه يعامل معاملة الفرائض في العمل فيأثم بتركه ويفوت الجواز بفوته، ويجب ترتيبه وقضاؤه ونحو ذلك فقوله عملا تمييز محول عن الفاعل، مطلب في الفرض العلمي والعملي والواجب، واعلم ان الفرض نوعان: فرض عملا وعلما، وفرض عملاً فقط فالاول كالصلوات الخمس فانها فرض من جهة العمل لا يحل تركها ويفوت الجواز بفوتها، بمعنىٰ انه لو ترك واحدة منها لا يصح فعل ما بعدها قبل قضاء المتروكة، وفرض من جهة العلم والاعتقاد بمعنىٰ انه يفترض عليه اعتقادها حتىٰ يكفر بانكارها، والثاني كالوتر فانه فرض عملا كما ذكرنا وليس بفرض علما الخ، شامي: ۲/ ۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

مؤکدہ وغیرہ کو چھوڑ دینا درست نہیں۔(۱)

اگر آج کے مشینی دور میں مصروفیات کی وجہ سے سنت اور نفل پڑھنے کی فرصت نہیں تو خرافات، گپ شپ، گیدرنگ، تفریح اور کھیل کود کے لئے وقت کہاں سے نکالا جاتا ہے؟ اس لئے نماز چھوڑنے کے لئے فرصت نہ ہونے کا بہانہ بنانا صحیح نہیں ہے اگر کوئی ضروری کام ہو تو وقت سے پہلے پہنچ جاتا ہے اور اگر مقررہ وقت سے بھی زیادہ وقت لگ جائے تو اس کو خوشی سے غنیمت سمجھتے ہیں مگر نماز، اس کے لئے ہزار بہانے ہیں!

فرض نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ اسی نماز کو پڑھنا

اگر کسی نے ظہر، یا عشاء کی فرض نماز تنہا پڑھ لی، یا جماعت کے ساتھ ادا کی، پھر اسی نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوگئی، تو اس تنہا نماز پڑھنے والے یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو امام کے ساتھ شامل ہو کر دوبارہ نماز ادا کرنا جائز ہے، لیکن یہ دوسری نماز نفل ہوگی، اور ایسا کرنا اس صورت میں جائز ہے جب کہ امام فرض نماز پڑھ رہا ہو، نفل نہیں، کیونکہ فرض پڑھنے والے کے پیچھے نفل نماز مکروہ نہیں ہے، اور اگر امام نفل نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے

---

(۱) والسنة نوعان: سنة الهدیٰ، وترکها یوجب اساءة وکراهیة کالجماعة والاذان والاقامة ونحوها.........بخلاف سنة الهدیٰ وهی السنن المؤکدة القریبة من الواجب التی یضلل تارکها لان ترکها استخفاف بالدین ..... شامی: ۱/۱۰۳، کتاب الطهارة، مطلب فی السنة وتعریفها، ط: سعید کراچی. (قوله وسن مؤکدا) ای استنانا مؤکدا، بمعنیٰ انه طلب طلبا موکدا زیادة علی بقیة النوافل، ولهذا کانت السنة المؤکدة قریبة من الواجب فی لحوق الاثم کما فی البحر، ویستوجب تارکها التضلیل واللوم کما فی التحریر ای علی سبیل الاصرار بلا عذر کما فی شرحه، شامی: ۲/۱۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی السنن والنوافل، ط: سعید کراچی.

پیچھے نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے،(۱) بشرطیکہ جماعت میں تین آدمیوں سے زیادہ ہوں اور اگر تین آدمیوں سے کم ہیں تو مکروہ نہیں۔(۲)

فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے

☆......اگر امام سے جماعت کے دوران غلطی ہو جائے، اور فرض نماز کے بعد سنتیں اور نفلیں پڑھنے کے بعد اس کا احساس ہو، تو دوبارہ فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھائے، اور جو سنتیں فرض کی تابع ہیں ان کو فرض نماز دوبارہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھے،

---

(۱)......... اتم منفردا (لم اقتدیٰ) بالامام (متنفلا، ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة) حاوی (الا فی العصر) فلا یقتدی لکراهة النفل بعده، الدر المختار: (قوله ثم اقتدی متنفلا) ای ان شاء هو الفضل امداد، واورد ان التنفل بجماعة مکروه خارج رمضان، واجیب بنعم اذا کان الامام والقوم متطوعین اما اذا ادی الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله علیه الصلاة والسلام للرجلین" اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما صلاة قوم فصلیا معهم واجعلا صلاتکما معهم سبحة،" ای نافلة، کذا فی الکافی، بحر، شامی: ۲/۵۳، باب ادراک الفریضة، مطلب صلاة رکعة واحدة باطلة، لا صحیحة مکروهة، ط: سعید کراچی.

(۲) (ولا یصلی الوتر و) لا (التطوع بجماعة خارج رمضان) ای یکره ذلک علی سبیل التداعی بأن یقتدی اربعة بواحد کما فی الدرر، الدر المختار: ۲/۴۸-۴۹، (قوله علی سبیل التداعی) هو ان یدعو بعضهم بعضا. کما فی المغرب، وفسره الوانی بالکثرة وهو لازم معناه (قوله اربعة بواحد) اما اقتداء واحد بواحد او اثنین بواحد فلا یکره، وثلاثة بواحد فیه خلاف، بحر عن الکافی، وهل یحصل بهذا الاقتداء فضیلة الجماعة؟ ظاهر ما قدمناه من ان الجماعة فی التطوع لیست بسنة یفید عدمه تامل، بقی لو اقتدی به واحد او اثنان ثم جاء ت جماعة اقتدوا به قال الرحمتی: ینبغی ان تکون الکراهة علی المتاخرین. آه، قلت: وهذا کله لو کان الکل متنفلین، اما لو اقتدی متنفلون بمفترض فلا کراهة کما نذکره فی الباب الآتی، شامی: ۲/۴۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فی کراهة الاقتداء فی النفل علی سبیل التداعی، وفی صلاة الرغائب، ط: سعید کراچی. و: ۱/۵۵۲، باب الامامة، قبیل مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۸۲، قبیل فصل فی بیان النوافل، ط: قدیمی کراچی.

البتہ وتر کی نماز ایک دفعہ پڑھنے کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر کسی نے لاعلمی میں عشاء کی فرض نماز بے وضو پڑھ لی اور سنت اور وتر وضو کے ساتھ پڑھی، اور بعد میں وقت کے اندر اندر یاد آ گیا تو فرض کے ساتھ سنتوں کو بھی دوبارہ پڑھے کیونکہ سنت فرض کی تابع ہیں، اور اگر عشاء کا وقت گذرنے کے بعد یاد آیا تو صرف فرض پڑھے سنت نہ پڑھے کیونکہ وقت گذرنے کے بعد سنت کی قضاء نہیں، باقی وتر کی نماز مستقل نماز ہے فرض کی تابع نہیں اس لئے جب وضو کے ساتھ ایک دفعہ پڑھ لی تو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

---

(۱) قوله وواجب الوتر......... والثمرة تظهر فيما لو صلى الوتر ناسيا للعشاء او صلاهما فظهر فساد العشاء دون الوتر اجزأه عند الامام لسقوط الترتيب بمثل هذا العذر لا عندهما لانه تبع لها فلا يصح قبلها ، حاشية الطحطاوي على المراقي،ص:١٧٨ ، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچي.
ولا يقدم الوتر على العشاء لوجوب الترتيب لا لان وقت الوتر لم يدخل حتىٰ لو صلى الوتر قبل العشاء ناسيا او صلهما فظهر فساد العشاء دون الوتر ويعيد العشاء وحدها عند ابي حنيفة رحمه الله تعالىٰ لان الترتيب يسقط بمثل هذ العذر هندية: ١/ ٥١، الباب الاول في المواقيت وما يتصل بها، الفصل الاول في اوقات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه شامي: ١/ ٣٦١، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة الوسطىٰ (قوله ولكن الخ،) ط: سعيد كراچي.، وانظر الحاشية التالية،ايضا

(۲) ....وعلىٰ هذا اذا صلى العشاء ثم توضأ وصلى السنة والوتر ، ثم تبين انه صلى العشاء بغير طهارة، فعنده يعيد العشاء والسنة دون الوتر ، لان الوتر فرض على حدة عنده وعندهما يعيد الوتر ايضا لكونه تبعا للعشاء ، والله اعلم، هداية: ١/ ١٥٦ ، قضاء الفوائت، قبل باب سجود السهو، ط: مكتبه شركة علمية، (قوله وعلىٰ هذا) اى على ان الوتر واجب عنده، وقد اداه في وقته بطهارة اذ وقته وقت العشاء لا بعده، وقد سقط الترتيب بعذر النسيان فلا تلزمه الاعادة عندهما يعيد الوتر ايضا لانه سنة فكانت تبعا للفرض فلما وجبت اعادة الفرض وجبت اعادة ما هو تبع له، الكفاية مع فتح القدير: ١/ ٤٣٣، قبل باب سجود السهو، ط: المكتبة النورية الرضوية.

فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

۱.....اگر کسی نے اکیلے میں فرض نماز شروع کردی، اور اسی حالت میں وہ فرض نماز جماعت سے ہونے لگی تو اس کو چاہئے کہ فوراً نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے، البتہ اس میں اتنی تفصیل ہے کہ اگر فجر کی نماز ہے تو اس وقت تک نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہوسکتا ہے جب تک کہ دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو، اگر فجر کے وقت دوسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو پھر نماز توڑنا صحیح نہیں بلکہ اس نماز کو مکمل کرنا چاہیئے۔(۱)

اور اگر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز ہے تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے، اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرلیا ہے تو پھر اس نماز کو توڑنا صحیح نہیں ہوگا بلکہ اس نماز کو مکمل کر لینا چاہیئے۔(۲)

(۱، ۲) شرع فیها اداء.......... منفردا ثم اقیمت ...... یقطعها .... (ویقتدی بالامام وهذا (ان لم یقید الرکعة الاولیٰ بسجدة او قیدها بها (فی غیر رباعیة او فیهار) لکن (ضم الیها) رکعة(اخریٰ) وجوبا ثم یاتم احرازاًللنفل والجماعة(وان صلی ثلاثا منها) ای الرباعیة (اتم) منفردا (ثم اقتدی بالامام (متنفلا ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة)" حاوی" (الا فی العصر) فلا یقتدی لکراهة النفل بعده، الدر مع الرد: ۲/ ۵۰ ـ ۵۳، (قوله وهذا ان لم یقید الخ) حاصل هذه المسئلة: شرع فی فرض فاقیم قبل ان یسجد للاولیٰ قطع واقتدی فان سجد لها، فان فی رباعی اتم شفعا ،واقتدی ما لم یسجد ، للثالثة، فان سجد اتم ، واقتدی متنفلا الا فی العصر ، وان فی غیر رباعی قطع واقتدی ما لم یسجد للثانیة، فان سجدلها اتم ولم یقتد، آھ، (قوله او قیدها) .... ای وان قیدها بسجدة فی غیر رباعیة کالفجر والمغرب فانه یقطع ویقتدی ایضا مالم یقید الثانیة بسجدة، فان قیدها اتم ، ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فی المغرب ، وفی جعلها اربعا مخالفة لامامه، فان اقتدی اتمها اربعا لانه احوط لکراهة التنفل بالثلاث تحریما، ومخالفة الامام مشروعة فی الجملة کالمسبوق فیما یقضي والمقتدی بمسافر، وتمامه فی البحر، شامي: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفریضة، مطلب قطع الصلاة، یکون حراما و مباحا ومستحبا وواجبا، ط: سعید کراجي.

اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد دیکھا کہ جماعت اب تک ختم نہیں ہوئی تو ظہر اور عشاء میں جماعت میں شامل ہونا چاہئے۔(۱)

۲...... اگر عصر، مغرب اور عشاء کے وقت صرف پہلی یا دوسری رکعت کا بھی سجدہ کر چکا ہے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہئے اور پھر جماعت میں شامل ہو جانا چاہئے۔(۲)

فرض نماز کی قضاء

فوت شدہ فرض نماز کی قضاء لازم ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله ثم اقتدی متنفلا)...... لقوله علیه الصلاة والسلام للرجلین: " اذا صلیتما فی رحالکم ثم اتیتما صلاة قوم مصلیا معهم واجعلا صلاتکما معهم سبحة، ای نافلة، کذا فی الکافی، بحر، شامی: ۲/۵۳، باب ادراک الفریضة، مطلب صلاة رکعة واحدة باطلة، ط: سعید کراچی.

...... عن ابیه قال شهدت مع النبی صلی الله علیه وسلم حجته، فصلیت معه صلوة الصبح فی مسجد الخیف، فلما قضی صلوته انحرف فاذا هو برجلین فی اخری القوم لم یصلیا معه، فقال علیّ بهما، فجیئی بهما ترعد فرایصهما فقال: ما منعکما ان تصلیا معنا، فقالا: یا رسول الله! انا کنا قد صلینا فی رحالنا قال: فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعة فصلیا معهم فانها لکما نافلة، ترمذی: ۱/۵۲-۵۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء فی الرجل یصلی وحده ثم یدرک الجماعة، ط: سعید، وعن ابی سعید قال جاء رجل وقد صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ایکم یتجر علی هذا فقام رجل وصلی معه، ترمذی: ۱/۵۳، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الجماعة فی مسجد قد صلی فیه مرة، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة. رقم: ۱، ۲ الصفحة السابقة.

(۳) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة) لف نشر مرتب وجمیع اوقات العمر وقت للقضاء الاالثلاثة المنهیة، الدر مع الرد: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. (قوله یوم الخندق) وذلک ان المشرکین شغلوا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اربع صلوات یوم الخندق حتیٰ ذهب من اللیل ما شاء الله تعالیٰ فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلی الظهر ثم اقام فصلی العصر، ثم اقام فصلی المغرب، ثم اقام فصلی العشاء، شامی: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۴۲۶، باب قضاء الفوائت، ط: المکتبة النوریة الرضویة، سکهر، ترمذی: ۱/۴۳، ابواب الصلاة، باب ماجاء فی الرجل تفوته الصلوات بأیتهن یبدأ، ط: سعید. کل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فیه، یلزمه قضائها سواء ترک عمداً او سهواً اوبسبب نوم، هندیة: ۱/۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة، البحر: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید، الفقه الاسلامی وادلته: ۲/۱۱۴۸، الفصل التاسع المبحث الثانی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة.

فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھے

فرض نماز کے بعد "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" پڑھنا مسنون اور افضل ہے، اس کے علاوہ دوسری دعا اور درود شریف وغیرہ پڑھنے سے بھی سنت ادا ہو جاتی ہے، اس لئے کسی دوسری دعا کو خلاف سنت کہنا درست نہیں۔(۱)

فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا

فرض نماز کے تحریمہ سے نفل پڑھنا جائز ہے، لیکن نفل نماز کے تحریمہ سے فرض پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۲)

– عن جابر بن عبد الله ان عمر بن الخطاب جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس جعل يسب كفار قريش وقال يا رسول الله ما كدت ان اصلي حتىٰ كادت الشمس ان تغرب، قال النبي صلى الله عليه وسلم واللهِ ماصليت فنزلنا مع النبي صلى الله عليه وسلم بطحان، فتوضا للصلوة وتوضانا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب، بخاری: ۲/ ۵۹۰، كتاب المغازى، باب غزوة الخندق وهي الاحزاب، ط: قديمي كراچي.

(۱) عن ثوبانؓ قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف من صلاته استغفر ثلاثا وقال: اللّٰهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام، مسلم: ۱/ ۲۱۸، باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته، ط: قديمي كراچي.

(۲) وثمرة الاختلاف تظهر في بناء النفل على تحريمة الفرض فيجوز عند القائلين بالشرطية، ولا يجوز عند القائلين بالركنية، وقول الشارح انه يجوز بالاجماع بين اصحابنا، فيه نظر، فان القائلين بالركنية من اصحابنا لا يجوزونه واما بناء الفرض على الفرض او على النفل فهو جائز، عند صدر الاسلام لما علمت انها شرط كالطهارة........ واما اداء النفل بتحريمة النفل فلا شك في صحته اتفاقا لما ان الكل صلاة واحدة. البحر: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلاة، وقوله فرضها التحريمة، ط: سعيد كراچي. فيجوز بناء النفل على النفل وعلى الفرض وان كره، لا فرض على فرض او نفل على الظاهر، الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۲، باب صفة الصلاه، ط: سعيد كراچي.

فرض نمازیں

فرض نمازیں دن رات میں جمعہ کے دن پندرہ رکعات اور دوسرے دنوں میں سترہ رکعات ہیں (۱) فجر کے وقت دو رکعت (۲) ظہر کے وقت چار رکعت (۳) اور جمعہ کے دن چار رکعت کی جگہ پر دو رکعت (۴) عصر کے وقت چار رکعت (۵) مغرب کے وقت تین رکعت (٦) اور عشاء کے وقت چار رکعت یہ نمازیں فرض عین ہیں، انہیں ہر حال میں پڑھنا لازم ہے۔(۱) (۷) اور جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔(۲)

فریادرسی کے لئے نماز توڑنا

اگر کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہے، اور وہ کسی کو نماز کی حالت میں فریادرسی کیلئے بلائے تو ایسی حالت میں نماز توڑ دینا فرض ہے، اگر چہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر کون سی مصیبت آئی ہے، یا معلوم ہے اور جانتا ہے کہ یہ اس کی مدد کر سکے گا، دونوں صورتوں میں نماز توڑ کر اس کی مدد کرنا لازم ہوگا۔(۳)

(۱) عن ابی مسعود الانصاریؓ قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قم فصل، وذلک لدلوک الشمس حین مالت، فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الظهر اربعاً، ثم اتاه حین کان ظله مثله، فقال قم فصل، فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاه حین غربت الشمس، فقال له قم فصل فقام فصلی المغرب ثلاثا، ثم اتاه حین غاب الشفق، فقال له قم فصل، فقام فصلی العشاء الاخرة اربعا، ثم اتاه حین برق الفجر، فقال له قم فصل فقام فصلی الصبح رکعتین، نصب الرایة(۱/۲۲۳) کتاب الصلاة، باب المواقیت، ط: دار نشر الکتب الاسلامیة لاهور.

(۲) وحاصله: ان فرض الکفایة ما یکفی فیه اقامة البعض عن الکل لان المقصود حصوله فی نفسه من مجموع المکلفین کتغسیل المیت وتکفینه ......شامی: ۴/۲۲۳، کتاب الجهاد، مطلب فی الفرق بین فرض العین وفرض الکفایة، ط: سعید کراچی. وفیه ایضا (قوله من المکلفین) ای العالمین به کما مر ونظیره انه لو مات واحد من جماعة مسافرین فی مفازة، فانه یجب تکفینه والصلاة علیه کفایة علی باقی رفقائه العالمین به دون غیره، شامی: ۴/۲۲۳، ط: سعید کراچی.

(۳) ویجب لاغاثة ملهوف وغریق وحریق، الدر المختار (قوله ویجب) الظاهر منه الافتراض)، ط: (قوله لا غاثة ملهوف) سواء استغاث بالمصلی او لم یعین احدا فی استغاثته اذا قدر علی ذلک، ومثله خوف تردی اعمیٰ فی بئر مثلا اذا غلب علی ظنه سقوطه، امداد، شامی: ۱/۶۵۴،

فزیشن کا ردعمل

ایک مشہور ڈاکٹر نے اپنے اعصاب کی کمزوری، جوڑوں کا درد اور دیگر عضلاتی امراض کے لئے اپنا علاج نماز کے ذریعے کیا۔ مسلسل نمازی علاج کے بعد وہ صحت مند ہوگیا اور تمام ادویات چھوڑ کر صرف نماز کے زیر علاج رہنے لگا۔

وہ اپنے ہر مریض کو نماز کی پابندی کی تاکید اور نماز کے ہر ایک رکن کو سکون، اعتدال اور بالکل شرعی حیثیت کے مطابق کرنے کی خاص تنبیہ کرتا۔ اس طرح اس کے مریض جلد شفایاب ہونے لگے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۴۲)

فزیوتھراپسٹ کی ہوشربائی

ایک پاکستانی ڈاکٹر (ماجد زمان عثمانی) یورپ میں فزیوتھراپی میں اعلیٰ ڈگری کے لئے گئے جب وہاں ان کو بالکل نماز کی طرح ورزش پڑھائی اور سمجھائی گئی تو یہ اس ورزش کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ہم نے تو آج تک نماز کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور پڑھ لیا لیکن یہاں تو عجیب وغریب انکشافات ہیں کہ ورزش کے ذریعے تو بڑے بڑے امراض ختم ہوجاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی لسٹ دی کہ جو بیماریاں اس ورزش سے دور ہوسکتی ہیں:

–باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۳۵۴، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ولا یجیب فی الصلاة احد ابویه اذا ناداه الا ان استغاث به لمهم فیقطعها کما یقطع لخوف سقوط اجنبی من سطح ونحوه او غرقه او حرقه او سرقة ما قیمته درهم له او لغیره کما مر ،حلبی کبیر،ص: ۳۷۰، قبل فصل فی السنن، (سنن الصلاة،) ط:سهیل اکیڈمی. ویجب القطع لنحو انجاء غریق او حریق ولو دعاه احد ابویه فی الفرض لا یجیبه الا ان یستغیث به الدر المختار: (قوله ویجب) ای یفترض ...... (قوله الا ان یستغیث به) ای یطلب منه الغوث والاعانة، وظاهره ولو فی امر غیر مهلک واستغاثة غیر الابوین کذالک والحاصل ان المصلی متی سمع احداً یستغیث وان لم یقصده بالنداء، او کان اجنبیا وان لم یعلم ما حلّ به او علم کان له قدرة علی اغاثته وتخلیصه وجب علیه اغاثته وقطع الصلاة فرضا کانت او غیره، شامی: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۷۱، فصل فیما یوجب قطع الصلاة، وما یجیزه وغیر ذلک، ط: قدیمی کراچی.

۱۔دماغی امراض(Mental Diseases)

۲۔اعصابی امراض(Nerve Diseases)

۳۔نفسیاتی امراض(PsychicsDiseases)

۴۔بے سکونی ،ڈیپریشن اور بے چینی کے امراض (Restlessness Depression And Anxiety)

۵۔دل کے امراض(Heart Diseases)

۶۔جوڑوں کے امراض(Arthritis)

۷۔یورک ایسڈ سے پیدا ہونے والے امراض(DiseasesDueToUricAcid)

۸۔معدے اور السر کی شکایات(Stomach Ulcer)

۹۔شوگر اور اس کے مابعد اثرات(Suger And Its Afther Effects)

۱۰۔آنکھوں اور گلے کے امراض(Eye And E.N.T Deseases)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۴۳)

فضول کام کرنا

نماز کی حالت میں کوئی لغو اور فضول کام کرنا جو عمل کثیر کی حد تک نہ پہنچے مکروہ تحریمی ہے۔مثال کے طور پر کوئی شخص نماز کے دوران اپنی ڈاڑھی کے بال ہاتھ میں لے یا اپنے کپڑے کو پکڑے یا اپنے بدن کو بلا ضرورت کھجلائے۔(۱)

(۱)فان كان اجنبيا من الصلاة ليس فيه تتيميم لها ولا فيه دفع ضرر فهو مكروه ايضا كالعبث بالثوب أو البدن وكل ما يحصل بسببه شغل القلب "حلبی کبیر،ص:۳۴۵، فصل في كراهية الصلاة:ط: سهيل اكيڈمی خلاصة الفتاوى: ۱/۵۷،جنس آخر فيما يكره في الصلاة،ط:رشيدية.حاشيه الطحطاوى على المراقى ،ص: ۳۴۴ كتاب الصلاة ،فصل في المكروهات،ط:قديمى. البحر الرائق: ۲/۱۹ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط:سعيد.ردالمحتار: ۱/۶۴۰، كتاب الصلاة،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب مكروهات الصلاة،ط:سعيد.

فضیلت والی صف

پہلی صف کو دوسری صف پر، اور دوسری صف کو تیسری صف پر، اسی طرح ہر اگلی صف کو پچھلی صف پر فضیلت حاصل ہے۔(۱)

فوت ہوگیا

اگر امام صاحب جماعت کی نماز پڑھاتے ہوئے فوت ہوگئے تو نماز فاسد ہوگئی پھر کسی کو امام بنا کر شروع سے نماز پڑھیں۔(۲)

فوجی ٹوپی

اگر فوجی ٹوپی پر جاندار کی تصویر نہیں ہے، تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے، ٹوپی میں کوئی خاص وضع متعین نہیں ہے بلکہ جیسے جس ملک کی عادت اور رواج ہے اس کے موافق ٹوپی پہننا درست ہے،(۳) حدیث شریف میں ہے: جو چاہو کھاؤ جو چاہو پہنو مگر حرام سے بچو اور تکبر اور اسراف نہ کرو۔(۴)

---

(۱) والقیام فی الصف الا ول أفضل من الثانی وفی الثانی افضل من الثالث .... وافضل مکان المأموم حیث یکو ن أقرب الی الامام "ھندیة: ۱/ ۸۹ الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم ،ط: رشیدیة کوئٹہ. ردالمحتار مع الدر المختار: ۱/ ۵٦۹ ، باب الامامة مطلب فی کراھتقیام الامام فی وسط المحراب ، ط: سعید کراچی البحرالرائق : ۱/ ۳۵۴، کتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: سعید.

(۲)(قوله وموت) أقول تظهر ثمرته فی الامام لومات بعد القعدة الاخیرة بطلت صلاة المقتدین به فیلزمهم استینافها. ردالمحتار: ۱/ ٦۲۹ باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها مطلب فی المشی فی الصلاة،ط:سعید،البحرالرائق: ۲/ ۱۴ ،ط:رشیدیة، بدائع الصنائع: ۲/ ۱۴۵ فصل فی بیان حکم الاستخلاف ،ط:دارالکتب العلمیة بیروت.

(۳)فتاوی دارالعلوم دیوبند، باب مکروھات نماز: ۴/ ۱۰۲ ،ط:مکتبہ امدادیہ ملتان.

(۴)باب قو ل الله "قل من حرم زینة الله التی اخرج لعباده "وقال النبی ﷺ :کلوا واشربوا والبسوا وتصدقوا فی غیر اسراف ولا مخیلة .قال ابن عباس کل ما شئت والبس ما شئت ما أخطاتک اثنتان: سرف أومخیلة. بخاری (۲/ ۸٦۰) کتاب اللباس، ط: قدیمی کراچی. عن ثوبان رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم:ان الارض لتنادی کل یوم سبعین مرة:یا بنی آدم کلوا ماشئتم واشتهیتم، فوالله لآکلن لحومکم وجلودکم. نوادر الاصول فی احادیث الرسول، الاصل التاسع والثمانون والمائة(۲/ ۳۰۵)ط:دارالجیل،بیروت. یا بنی آدم کلوا ماشئتم ان تاکلوا من الاطعمة

فیکٹری میں جمعہ کی اجازت نہ ملے تو

جمعہ کی نماز اسلام کے شعائر اور نشانیوں میں سے ہے، اگر فیکٹری والے جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں جانے کی اجازت نہیں دیتے، اور ہمیشہ ظہر کی نماز پڑھنے کی نوبت آتی ہے تو ایسی ملازمت کو چھوڑ دینا چاہئے، اور دوسری جگہ ملازمت کی کوشش کرنی چاہئے، جب تک دوسری جگہ مناسب ملازمت نہ ملے فیکٹری میں جمعہ پڑھے البتہ جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے امام کے علاوہ تین نمازیوں کا ہونا ضروری ہے،(۱) نمازی اس سے کم ہیں تو جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور خطبہ بھی ضروری ہے۔(۲)

=اللذيلة واشتهيتم فوالله اذا صرتم في بطني لأكلنّ لحومكم..... فيض القدير: ۲/۲۱ ۳،ط: المكتبة الكبرى. قيل لمالك بن دينار: انک لتغلظ على الناس في لباسهم وطعامهم، فقال مالک: اكسبوا الحلال والبسوا ما شئتم حلية الاولياء(۲/۳۸۵) ط: دار الكتب العربي.

قال النبي صلى الله عليه وسلم. من الاسراف ان تأكل كل ما اشتهيت، شعب الايمان رقم ۵۷۲۱ ابن ماجة في الاطعمة(۲/۳۳۵۲).

(۱) قال ابو حنيفة ومحمد رحمهما الله تعالى: هم ثلاثة سوى الامام. المحيط البرهاني: ۲/۴۴۶ كتاب الصلاة الفصل الخامس والعشرون صلاة الجمعة ،ط: ادارة القران. ومنها الجماعة واقلها ثلاثة سوى الامام، كذافي التبيين هندية: ۱/۱۴۸، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة. ط: رشيدية كوئته، الدر مع الرد: ۲/۱۵۱ كتاب الصلاة باب الجمعة، مطلب في قول الخطيب قال الله تعالى أعوذ بالله من الشيطن الرجيم، ط: سعيد.

(۲) والرابع: الخطبة فيه فلو خطب قبله وصلى فيه لم تصح. الدر مع الرد: ۲/۱۴۷، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد، (ومنها الخطبة قبلها) حتى لو صلوا بلا خطبة أو خطب قبل الوقت لم يجز كذافي الكافي. هندية: ۱/۱۴۶ كتاب الصلاة، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة، ط: رشيدية) المحيط البرهاني: ۲/۴۴۹ كتاب الصلاة الفصل الخامس والعشرون: صلاة الجمعة، ط: ادارة القرآن.

ق

قبر

☆......قبر کو سامنے لے کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور قبر کو سامنے لینے کا مطلب یہ ہے کہ خشوع خضوع کے ساتھ نظر جھکا کر نماز پڑھنے کی حالت میں قبر نظر آتی ہے، تو مکروہ ہے ورنہ مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر قبر نمازی کے پیچھے کی جانب ہے، یا اوپر ہے، یا جہاں نماز پڑھی جارہی ہے اس کے نیچے ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔

☆......انبیاء کرام کی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

نوٹ: واضح رہے کہ جامع دمشق شام کے اندر حضرت یحیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور جامع حلب شام کے قبلہ کی بائیں جانب جالی سے باہر حضرت زکریا علیہ السلام کی قبر ہے۔

(۱) ومنها الصلاة في المقبرة لانه تشبه باليهود فان كان فيها موضع أعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لاباس به...... وان كان بينه وبين القبر مقدار لو كان في الصلاة ويمر انسان لا يكره فها هنا ايضا لايكره (الفتاوى التاتارخانية ۱/۵۷۰ كتاب الصلاة الفصل الرابع في بيان مايكره للمصلي ان يفعل في صلاته وما لا يكره ،ط:ادارة القران خلاصة الفتاوى: ۱/۶۰ جنس آخر فيمايكره. ط:رشيدية. حلبي كبير ص ۳۶۲-۳۶۳. كراهية الصلاة فروع، ط،سهيل اكيڈمي لاهور وفي القهستاني: لاتكره الصلاة في جهة قبر الا اذاكان بين يديه: بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه "ردالمحتار: ۱/۶۵۴،كتاب الصلاة با ب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط، سعيد: ۱/۳۸۰ كتاب الصلاة، مطلب في اعراب كائنا ما كان،ط: سعيد.

(۲) الحنفية قالوا : تكره الصلاة في المقبرة اذا كان القبر بين يدي المصلي ؛ بحيث لو صلى صلاة الخا شعين وقع بصره عليه اما اذا كان خلفه أو فو قه أو تحت ما هو واقف عليه فلا كراهة على التحقيق وقد قيدت الكراهة بان لا يكون في المقبرة موضع أعد للصلاة لا نجاسة فيه ولا قذر والا فلا كراهة وهذا في غير قبور الانبياء عليهم السلام فلا تكره الصلاة عليها مطلقا، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۷۹ - ۲۸۰. مكروهات الصلاة، الصلاة في المقبرة، ط: المكتبة التجارية الكبرى توزيع دار الفكر بيروت وان كانت القبور ما وراء المصلي لا يكره وان كان بينه وبين القبر مقدار لو كان في الصلاة ويمر انسان لا يكره فها هنا أيضا لا يكره، الفتاوى التاتارخانية كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره: ۱/۵۷۰.ط:ادارة القرآن حلبي كبير ص:۳۶۳. كراهية الصلاة، ط:سهيل اكيڈمي، رد المحتار: ۱/۶۵۴. كتاب الصلاة باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد .

قبرستان

اگر قبرستان میں نماز کے لئے کوئی جگہ مخصوص ہے، اور وہ نجاست اور گندگی سے پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اور اگر وہ جگہ ناپاک ہے تو اس پر نماز پڑھنا صحیح نہیں، اور اگر ناپاک نہیں لیکن وہاں گندگی ہے تو مکروہ ہے۔(۱)

قبرستان کی مسجد میں جماعت کرنا

مسجد کی چاردیواری کے اندر نماز پڑھنے سے قبریں نمازی کے سامنے اور دائیں بائیں نہیں ہوں گی، اس لئے ایسی مساجد میں تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بلا کراہت درست ہے۔(۲)

قبر کا نقشہ

اگر نمازی کے سامنے قبر کا نقشہ لٹکا ہوا ہوگا تو نماز مکروہ نہیں ہوگی کیونکہ قبر کے نقشہ کی کوئی پرستش نہیں کرتا، ہاں اگر کسی قوم کی یہ عادت ہے کہ وہ قبر کے نقشہ کی پرستش کرتی ہے تو اس صورت میں قبر کے نقشہ کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔

مزار کا قبہ اور گنبد کا بھی یہی حکم ہے۔(۳)

---

(۱) ومنها الصلاة في المقبرة لانه تشبه با ليهود فان كان فيها موضع اعد للصلاة ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به وفي الحاوي وان كانت القبور ما وراء المصلي لا يكره الخ الفتاوى التاتارخانية: ١/٥٧٠. كتاب الصلاة ما يكره للمصلي وما لايكره، ط: ادارة القران كراچي. خلاصة الفتاوى: ١/٢٠. جنس آخر فيما يكره، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص:٣٦٣. كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمي.

(۲) فان كان فيها موضع اعد للصلاه ليس فيه قبر ولا نجاسة لا بأس به. تاتارخانية: ١/٥٧٠. ط: ادارة القران حلبي كبير، ص:٣٦٣. كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمي.

(۳) (أو لغير ذي روح لا) لا يكره لانها لا تعبد (الدر المختار) (قوله لأنها لاتعبد)......فعلى هذا ينبغي ان يكره استقبال عين هذه الاشياء (أي الشمس و القمر والكواكب و الشجرة الخضراء) معراج: لأنها عين ما عبد بخلاف مالو صورها واستقبل صورتها. شامي: ١/٦٤٩. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد. امداد الفتاوى: ١/٣٤٨، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار العلوم كراچي.

قبر کے اندر تین سزائیں

"نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں" کے عنوان کو دیکھیں۔

قبر کے سامنے نماز پڑھنا

☆...... اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے قبر ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے۔

اور قبر کے سامنے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے والا خشوع وخضوع کے ساتھ نظر جھکا کر نماز پڑھے تو قبر پر نظر پڑتی ہے، یہ مکروہ ہے اور اگر قبر پر نظر نہیں پڑتی تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆...... انبیاء کرام کی قبر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہو

"قبلہ عاجز کا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قبلہ سے پھر جانا

سینے کو قصداً بلا عذر قبلہ سے پھیرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

(۱، ۲) الحنفيه: قالوا: تكره الصلاة في المقبرة اذا كان القبر بين يدى المصلي، بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه اما اذا كان خلفه، او فوقه، او تحت ما هو واقف عليه، فلا كراهة على التحقيق، وقد قيد الكراهة بان لا يكون في المقبرة موضع اعد للصلاة لا نجاسة فيه ... والا فلا كراهة، وهذا في غير قبور الانبياء عليهم السلام فلا تكره الصلاة عليها مطلقا، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۹-۲۸۰، مكروهات الصلاة، الصلاة في المقبرة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان، [تتمة] ...... وفي القهستاني: لا تكره الصلاة في جهة قبر الا اذا كان بين يديه، بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه كما في جنائز المضمرات، شامي: ۱/ ۲۵۴، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولى، ط: سعيد كراچي.

اگر بلا قصد بے اختیاری کی حالت میں سینہ قبلہ سے پھر جائے، اور ایک رکن مثلا رکوع کی مقدار یہی حالت رہی تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ایک رکن سے کم مقدار رہی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر کسی عذر کی وجہ سے قصداً سینے کو قبلے سے پھیر لیا ہے مثلاً نماز کی حالت میں کسی کو یہ شبہ ہوا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اور وضو کرنے کے لئے سینہ قبلہ سے پھیر لے اور اس کے بعد یاد آ جائے کہ وضو ہے اور اب تک یہ آدمی مسجد سے باہر نہیں نکلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

قبلہ سے سینہ پھر جانا

☆……اگر نماز میں سینہ قبلہ کی جانب سے ہٹ جائے تو دیکھنا چاہیئے کہ ایسا مجبوری سے ہوا یا اپنے ارادہ سے ہوا؟ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے سینہ قبلہ سے پھر گیا اور کم سے کم ایک رکن ادا کرنے کی مقدار رہا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا (اور ایک رکن کی مقدار کم سے کم تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار ہے)۔

---

(۱)…… (وتحويل صدره عن القبلة) اتفاقا (بغير عذر) فلو ظن حدثه فاستدبر القبلة ثم علم عدمه ان قبل خروجه من المسجد لا تفسد وبعده فسدت ، الدر المختار ، وفي الشامية:(قوله وتحويل صدره اما تحويل وجهه كله او بعضه فمكروه لا مفسد على المعتمد كما سيأتي في المكروهات (قوله بغير عذر) قال في البحر في باب شروط الصلاة : والحاصل ان المذهب انه اذا حول صدره فسدت ، وان كان في المسجد اذا كان من غير عذر كما عليه عامة الكتب ، آه، واطلقه فشمل ما لو قل او كثر ، وهذا باختياره، والا فان لبث مقدار ركن فسدت ولا فلا كما في شرح المنية من فصل المكروهات،شامي: ۱/۶۲۶۔۶۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/۲۸۵، قوله ولغير اصابة جهتها، ط: سعيد كراچي.

اور اگر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار سے کم رہا اور سینہ کو اس دوران قبلہ کی طرف کرلیا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

اور اگر نمازی نے نماز کے دوران کسی سبب کے بغیر اپنے اختیار سے سینے کو قبلہ سے پھیرلیا تو نماز باطل ہوجائے گی۔(۱)

قبلہ سے سینہ پھر جائے

اگر نماز کے اندر بیت اللہ سے ۴۵ درجے کے اندر دائیں بائیں سینہ پھر جائے تو نماز ہوجائے گی، اور اگر قصداً اس سے زیادہ پھیرلیا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر غیر اختیاری طور پر سینہ زیادہ پھر گیا اور تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہنے کی مقدار تک رکا رہا تو نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر اس سے کم رہا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

قبلہ عاجز کا

ایسے لوگ جو مرض کی وجہ سے قبلہ رخ ہونے سے عاجز ہیں، ان کا قبلہ ان کی قدرت والی جہت ہے، یعنی وہ مجبوری سے جس طرف رخ کرکے نماز پڑھ سکتے ہیں پڑھ

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (و) السادس (استقبال القبلة) .... فللمکی ..... اصابة عینها .... (ولغیره) ای غیر معاینها اصابة جهتها) بان یبقی شئی من سطح الوجه مسامتا للکعبة او لهوائها، بان یفرض من تلقاء وجهه مستقبلها حقیقة فی بعض البلاد خط علی زاویة قائمة الی الافق ما را علی الکعبة، و خط آخر یقطعه علی زاویتین قائمتین یمنة ویسرة ....، قلت: فهذا معنی التیامن والتیاسر .... الخ، الدر مع الرد: ۱/۴۲۷ - ۴۲۹، باب شروط الصلاة، ط:سعید کراچی. وفی منیة المصلی عن امالی الفتاویٰ حد القبلة فی بلادنا یعنی سمرقند ما بین المغربین مغرب الشتاء ومغرب الصیف ، فان صلی الی جهة خرجت من المغربین فسدت صلاته، شامی: ۱/۴۳۰، باب شروط الصلاة، مبحث فی استقبال القبلة ، ط: سعید کراچی. وانظر التخریج تحت عنوان" قبلہ سے پھر جانا" ایضا.

لیں نماز ہو جائے گی، ایسے مجبوروں کے لئے زبردستی قبلہ رخ ہونا لازم نہیں۔(۱)

اگر بیمار خود قبلہ رخ نہیں ہوسکتا لیکن اس کے پاس تیمارداری کے لئے رہنے والے آدمی اس کو قبلہ رخ کر سکتے ہے تب بھی بیمار اور مجبور کے لئے قبلہ رخ ہونا لازم نہیں تاہم اگر کوئی قبلہ رخ کردے تو بہتر ہے۔

واضح رہے کہ نماز صحیح ہونے کے لئے قبلہ رخ ہونا شرط ہے، مگر فقہاء کرام نے یہ بات واضح طور پر لکھی ہے کہ عاجز آدمی جس جہت کی طرف رخ کر سکتا ہے اس طرف رخ کر کے نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔(۲)

قبلہ کی جانب پاؤں کر کے سونا

قبلہ کی جانب پاؤں پھیلا کر سونا مکروہ تحریمی کے قریب ہے حرام ہے، جو شخص جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے وہ فاسق ہے، اور ایسے آدمی کی شہادت شرعاً معتبر نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) (قوله كعاجز) اى كاستقبال عاجز عنها لمرض او خوف عدو او اشتباه، فجهة قدرته او تحريه قبلة له حكما ، شامي: ۱/ ۴۲۷، باب شروط الصلاة، مبحث في استقبال القبلة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وقبلة العاجز عنها) لمرض وان وجد موجها عند الامام او خوف مال، وكذا كل من سقط عنه الاركان (جهة قدرته) ولو مضطجعا بايماء لخوف رؤية عدو ولم يعد؛ لان الطاعة بحسب الطاقة، الدر مع الرد: ۱/ ۴۳۲ - ۴۳۳، وفي الشامية: (قوله عند الامام) لان القادر بقدرة الغير عاجز عنده ، لان العبد يكلف بقدرة نفسه لا بقدرة غيره خلافا لهما، فيلزمه عندهما التوجه ان وجد موجها...... شامي: ۱/ ۴۳۲، باب شروط الصلاة، مطلب كرامات الاولياء ثابتة ،ط: سعيد كراچي.

(۳) (و) كما كره (مد رجليه في نوم او غيره اليها) اى عمدا ، لانه اساءة ادب قاله منلا باكير، الدر مع الرد (قوله مد رجليه) او رجل واحدة ومثل البالغ الصبي في الحكم المذكور (قوله اى عمدا) اى من غير عذر، اما بالعذر او السهو فلا (قوله لانه اساءة ادب) افاد ان الكراهة تنزيهية ، لكن قدمنا عن الرحمتي في باب الاستنجاء انه سيأتي انه بمد الرجل اليها ترد شهادته، قال: وهذا يقتضي التحريم فليحرر، شامي: ۱/ ۶۵۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي. قوله (لم يكره) ...... ولقولهم يكره مد الرجلين الى القبلة في النوم وغيره عمدا ......شامي: ۱/ ۳۴۱، فصل الاستنجاء، قبيل مطلب القول مرجح على الفعل، ط: سعيد كراچي.

قبلہ کی جانب تھوکنا

مسجد میں قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے، یہ کعبۃ اللہ کے ادب کے خلاف ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی کو امامت سے معزول کر دیا تھا اور اس کو اللہ اور رسول کے لئے موذی قرار دیا تھا۔(۱)

قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا

اگر بیمار کے پاس کوئی دوسرا شخص نہیں ہے، اور مریض خود قبلہ کی طرف اپنا رخ نہیں کر سکتا تو جس طرف مریض کا رخ ہو، اسی طرف وہ نماز پڑھ سکتا ہے۔(۲)

قبہ

''قبر کا نقشہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قدم

جماعت کی نماز میں مقتدی کا قدم امام کے قدم سے پیچھے ہونا ضروری ہے،

---

(۱) عن السائب بن خلاد وهو رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال: ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلة، ورسول الله صلی الله علیه وسلم ینظر، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقومه حین فرغ لا یصلی لکم فاراد بعد ذلک ان یصلی لهم فمنعوه، فاخبروه بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال: نعم وحسبت انه قال انک قد اذیت الله ورسوله، رواه ابو داود، مشکوٰة المصابیح: ۱/ ۷۱، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی.

(۲) انظر الی التخریج تحت عنوان ''قبلہ عاجز کا''

اگر مقتدی کا قدم امام کے قدم سے آگے نکل جائے گا تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

قدم کا قدم سے ملانا

جماعت کی نماز میں قدم کا قدم سے ملانے کا مطلب یہ ہے کہ ایک سیدھ میں اور برابر رہیں، نمازیوں کے قدم آگے پیچھے نہ ہوں۔(۲)

قدموں کے درمیان فاصلہ

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ ہونا چاہئے یہ خشوع وخضوع اور ادب کے اعتبار سے زیادہ مناسب ہے، دونوں قدموں کو ملا لینا یا

(۱) (ويقف الواحد) ولو صبيا اما الواحدة فتتأخر (محاذيا) اى مساويا (ليمين امامه) على المذهب، ولا عبرة بالرأس بل بالقدم...... الدر مع الرد: ۵۶۶/۱۔۵۶۷، (قوله بالقدم) فلو حاذاه بالقدم ووقع سجوده مقدما عليه لكون المقتدى اطول من امامه لا يضر، ومعنى المحاذاة بالقدم المحاذاة بعقبه، فلا يضر تقدم اصابع المقتدى على الامام حيث حاذاه بالعقب ما لم يفحش التفاوت بين القدمين، حتىٰ لو فحش بحيث تقدم اكثر قدم المقتدى لعظم قدمه لا يصح كما اشار اليه بقوله ما لم يتقدم الخ، قال في البحر: اواشار المصنف الى ان العبرة انما هو للقدم لا للرأس، فلو كان الامام اقصر من المقتدى يقع رأس المقتدى قدام الامام يجوز بعد ان يكون محاذيا بقدمه او متاخرا قليلا، وكذا في محاذاة المرأة كما سياتي وان تفاوتت الاقدام صغرا و كبرا فالعبرة للساق والكعب، والأصح ما لم يتقدم اكثر قدم المقتدى لا تفسد صلاته كما في المجتبىٰ انتهى.......... شامي: ۵۶۷/۱، باب الامامة، قبل مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش منها، ط: سعيد كراچي. البحر: ۳۵۲/۱۔۳۵۳، باب الامامة، قوله ويقف الواحد عن يمينه والاثنان خلفه، ط: سعيد كراچي، (قوله وعدم تقدمه عليه بعقبه) فلو ساواه جاز وان تقدمت اصابع المقتدى لكبر قدمه على قدم الامام مالم يتقدم اكثر القدم ...... وتقدم الامام بعقبه عن عقب المقتدى شرط لصحة اقتدائه، ...... شامي: ۵۵۱/۱، باب الامامة، مطلب شروط الامامة الكبرىٰ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ومنها القيام) .... وما روى انهم الصقوا الكعاب بالكعاب اريد به الجماعة اى قام كل واحد بجانب الآخر كذا في فتاوىٰ سمرقند، شامي: ۴۴۴/۱، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي.

دونوں میں زیادہ فاصلہ کرنا دونوں بے ڈھنگا اور ادب کے خلاف ہے۔(۱)

قرآن ختم کرنا سنت ہے

☆......رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ قرآن مجید شروع سے آخر تک ختم کرنا سنت موکدہ ہے، لوگوں کی سستی اور کاہلی کی وجہ سے اس سنت کو ترک نہ کرے، (۲) ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ پورا قرآن مجید ختم کرنے کی صورت میں لوگ

(۱) (قوله ومنها القيام) ...... وينبغي ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليد، لانه اقرب الى الخشوع، هكذا روى عن ابى نصر الدبوسى انه كان يفعله كذا فى الكبرىٰ، شامى: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچى. الحنفيه: قدروا التفريج بينهما بقدر اربع اصابع، فان زاد او نقص كره، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۵۹، اطالة القراء ة فى الركعة الاولىٰ، ط: احياء التراث العربى بيروت.

(۲) السنة فى التراويح انما هو الختم مرة، فلا يترك لكسل القوم كذا فى الكافى، هندية: ۱/ ۱۱۷، فصل فى التراويح، ط: رشيديه كوئٹه. (والختم) مرة سنة ومرتين فضيلة وثلاثا افضل (ولا يترك) الختم (لكسل القوم) لكن فى الاختيار: الافضل فى زماننا قدر ما لا يثقل عليهم واقره المصنف وغيره، وفى المجتبىٰ عن الامام: لو قرأ ثلاثا قصارا او آية طويلة فى الفرض فقد احسن ولم يسئى فما ظنك بالتراويح، افتىٰ ابو الفضل الكرمانى والو برى انه اذا قرأ فى التراويح الفاتحة وآية او آيتين لا يكره، ومن لم يكن عالما باهل زمانه فهو جاهل، الدر مع الرد: ۲/ ۴۶-۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى. (قوله والختم مرة سنة) اى قراءة الختم فى صلاة التراويح سنة وصححه فى الخانية وغيرها، وعزاه فى الهداية إلى اكثر المشايخ، وفى الكافى إلى الجمهور، وفى البرهان، وهو المروى عن ابى حنيفة والمنقول فى الآثار .... شامى ۲/ ۴۶، (قوله الافضل فى زماننا الخ) لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراء ة، حلية عن المحيط، وفيه اشعار بان هذا مبنى على اختلاف الزمان فقد تغير الاحكام لاختلاف الزمان فى كثير من المسائل على حسب المصالح، ولهذا قال فى البحر: فالحاصل ان المصحح فى المذهب ان الختم سنة لكن لا يلزم منه عدم تركه اذا لزم منه تنفير القوم، وتعطيل كثير من المساجد خصوصا فى زماننا، فالظاهر اختيار الأخف على القوم (قوله وفى المجتبى) عبارته ما فى البحر: والمتأخرون كانوا يفتون فى زماننا بثلاث آيات قصار أو آية طويلة حتى لا يمل القوم ولا يلزم تعطيلها، فان الحسن روى عن الامام انه ان قرأ فى المكتوبة بعد الفاتحة ثلاث آيات فقد احسن ولم يسئى هذا فى المكتوبة فما ظنك فى غيرها، (قوله وآية او آيتين) اى بقدر ثلاث آيات قصار بدليل عبارة المجتبى، والا فلو دون ذلك كره تحريما لما فى المنية وشرحها فى بحث صفة الصلاة، لو قرأ مع الفاتحة آية قصيرة او آيتين قصيرتين لم يخرج عن حد كراهة التحريم، وان قرأ ثلاثا قصاراً او كانت الآية او الآيتان تعدل ثلاث آيات قصار خرج عن حد الكراهة المذكورة، ولكن لم يدخل فى حد الاستحباب الخ، شامى: ۲/ ۴۷، باب الوتر والنوافل مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى.

تراویح کی نماز پڑھنے کے لئے نہیں آئیں گے، اور جماعت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا، یا ان کو بہت ناگوار ہوگا تو اس صورت میں اتنی مقدار پڑھے جتنی مقدار میں لوگوں کو بھاری نہ ہو۔(۱)

☆......یا الم تر کیف سے آخر تک کی دس سورتیں پڑھے، اور ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھے، پھر جب دس رکعت ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھے، یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے۔(۲)

☆......اگر لوگوں میں شوق ہے تو تراویح کی نماز میں ایک سے زائد مرتبہ بھی قرآن مجید ختم کرنا درست ہے، اور اگر شوق نہیں ہے تو ایک ختم پر اکتفا کرے اور بعد میں سورت تراویح پڑھے۔(۳)

قرآن دیکھ کر پڑھنا

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ یہ خارج سے

(۱) والافضل في زماننا ان يقرأ بما لا يؤدي الى تنفير القوم عن الجماعة لكسلهم لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراءة كذا في محيط السرخسي، والمتاخرون كانوا يفتون في زماننا بثلاث آيات قصار او آية طويلة حتى لا يمل القوم ولا يلزم تعطيل المساجد، وهذا احسن كذا في الزاهدي، هندية: ۱/۱۱۸، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) هذا هو في التجنيس: واختار بعضهم سورة الاخلاص في كل ركعة، وبعضهم سورة الفيل: اى البداءة منها ثم يعيدها، وهذا احسن لئلا يشتغل قلبه بعدد الركعات، قال في الحلية: وعلى هذا استقر عمل ائمة اكثر المساجد في ديارنا الا انهم يبدءون بقراءة سورة التكاثر في الاولى والاخلاص في الثانية وهكذا الى ان تكون قراءتهم في التاسعة عشر بسورة تبت وفي العشرين بالاخلاص، الخ، شامي: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچی...... وبعضهم اختار قراءة سورة الفيل الى آخر القرآن وهذا احسن القولين لانه لا يشتبه عليه عدد الركعات ولا يشغل قلبه بحفظها، هندية: ۱/۱۱۸، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۲۰ في الصفحة السابقة.

لقمہ لینا ہے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) البتہ شافعی اور حنبلی مسلک کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوتی۔

قرآن کریم شعائر الٰہی میں سے ہونے کی حکمت

قرآن کریم کا شعائر الٰہی میں سے ہونا اس طرح ہے کہ جیسے لوگوں میں بادشاہ اور سلاطین کی طرف سے عوام (پبلک) کی طرف فرامین (شاہی احکام) کے بھیجنے کا رواج ہے، اور بادشاہ اور سلاطین کی وجہ سے ان شاہی فرامین کی تعظیم کی جاتی ہے، چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے انبیاء کرام کے صحیفے اور لوگوں کی تصانیف بھی شائع اور رائج ہو گئی تھیں، اور لوگوں کا مذہب کی پیروی کرنے کے ساتھ ہی ان کتابوں کی تعظیم کرنا، ان کا پڑھنا پڑھانا بھی رائج تھا، اور ان میں حق اور باطل خلط ہو گیا تھا اور صحیح علوم کی ضرورت تھی اور کسی آسمانی کتاب کے بغیر ان علوم کو پڑھنا، تعظیم کرنا، اور شعائر اللہ میں سے قرار دینا اور ان علوم کو ہمیشہ کے لئے قبول کرنا اور حاصل کرنا ایسی آسمانی کتاب کے بغیر ممکن نہیں تھا کہ جس آسمانی کتاب کو وہ پڑھیں، اس کی تعظیم کریں، اور اسے شعائر اللہ میں سے قرار دیں، ان اسباب کا مقتضا یہ ہوا کہ ایک ایسی کتاب کی صورت میں، رحمت الٰہی کا ظہور ہو جو رب العالمین کی طرف سے نازل ہو،

(۱) (قراءته من مصحف اى ما فيه قرآن (مطلقا) لانه تعلم الا اذا كان حافظا لما قرأه وقرأ بلا حمل، وقيل لا تفسد الا بآية، واستظهره الحلبي وجوزه الشافعي بلا كراهة وهما بها للتشبه بأهل الكتاب، الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۳ - ۶۲۴، (قوله اى ما فيه قرآن) عممه ليشمل المحراب فانه اذا قرأ ما فيه، فسدت في الصحيح (قوله مطلقا) اى قليلا او كثيرا اماما او منفردا اميا لا يمكنه القراءة الا منه اولا (قوله لانه تعلم) ذكروا لابي حنيفة في علة الفساد وجهين. احدهما: ان حمل المصحف والنظر فيه وتقليب الاوراق عمل كثير، والثاني: انه تلقن من المصحف فصار كما اذا تلقن من غيره وعلى الثاني لا فرق بين الموضوع والمحمول عنده، وعلى الاول يفترقان، وصحح الثاني في الكافي، تبعا لتصحيح السرخسي، شامي: ۱/ ۶۲۴، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قبل مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (قوله وقراءته من مصحف)، ط: سعيد كراچي.

اوراس کی تعظیم کی یہ صورت ہو کہ جب وہ کتاب پڑھی جائے تو سب لوگ خاموش ہو کر اس کو غور سے سنیں، اس کے فرامین کی فوراً تعمیل کریں، سجدہ کے مضامین پر سجدۂ تلاوت کریں، جہاں تسبیح کرنے کا حکم ہو وہاں تسبیح پڑھیں۔...... (احکام اسلام ص ۸۲) (۱)

قرآن مجید ایک رات میں ختم کرنا

اگر لوگوں میں شوق ہے تو ایک رات کی تراویح کی نماز میں پورے قرآن مجید کو ختم کرنا جائز ہے اور اگر لوگوں میں شوق نہیں ہے یا بھاری ہوتا ہے تو اس صورت میں ایک رات میں قرآن مجید ختم کرنا مکروہ ہے۔ (۲)

قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

نماز کی حالت میں قرآن مجید کو دیکھ کر قرأت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۳)

---

(۱) و" معظم شعائر الله اربعة :القرآن ، والكعبة ، والنبي، والصلاة اما القرآن فكان الناس شاع فيما بينهم رسائل الملوك الى رعايا هم وكان تعظيمهم للملوك مساوقا لتعظيمهم للرسائل وشاع صحف الانبياء و مصنفات غيرهم وكان منهجهم لمذاهبهم مساوقا لتعظيم تلك الكتب وتلاوتها وكان الانقيادللعلوم وتلقيها على مر الدهور بدون كتاب يتلى ويروىٰ كالمحال بادى الراى فاستوجب الناس عند ذلك ان تظهر رحمة الله في صورة كتاب نازل من رب العالمين ووجب تعظيمه فمنه ان يستمعوا له وينصتوا اذا قرئ،و منه وان يبادروا لاوامره كسجدة التلاوة و كالتسبيح عند الامر بذلك ، حجة الله البالغة: ۱۶۳/۱ ، المبحث الخامس ، باب تعظيم شعائر الله تعالىٰ، القرآن من شعائر الله ، ط: قديمي كراچي.

(۲) والأفضل في زماننا ان يقرأ بما لا يؤدي الى تنفير القوم عن الجماعة لكسلهم لان تكثير الجمع افضل من تطويل القراءة هندية : ۱۱۸/۱ ، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۴۷/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي.

(۳)انظر الى الحاشية تحت عنوان "قرآن دیکھ کر پڑھنا"

قرآن مجید کو فرض نماز میں بتدریج ختم کرنا

اگر کوئی امام فرض نمازوں میں قرآن مجید کو تین چار مہینوں میں بتدریج ختم کرتا ہے تو یہ جائز ہے،(۱) اور ختم کی آخری رکعت میں "الٓمّ" سے "مفلحون" تک پڑھنے کی بھی گنجائش ہے،(۲) البتہ فرض نماز کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا اچھا نہیں ہے، یعنی خلاف اولیٰ ہے۔(۳)

قرأت

☆.....نماز میں قرأت کے لئے قرآن مجید کی کوئی سورت یا اس کا کوئی حصہ پڑھتے وقت دل حاضر ہونا چاہئے یعنی ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ قرآن پڑھتے وقت زبان سے پڑھے اور دل غافل ہو بلکہ اس بات کی بھرپور کوشش کرے کہ جو کچھ پڑھے اس کے مطالب

(۱) (قوله واختار في البدائع عدم التقدير.......... والجملة فيه انه ينبغي للامام ان يقرأ مقدار ما يخف على القوم ولا يثقل عليهم بعد ان يكون على التمام وهكذا في الخلاصة، شامي: ۱/ ۵۴۱، فصل في القراءة ،ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۵۹۶، باب صفة الصلاة ط: رشيديه كوئٹه و: ۱/ ۳۴۱، قبل قوله وتطاول اوليٰ الفجر فقط، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. وانظر الى الحاشية التالية ايضا.

(۲) [فروع]............... ويكره الفصل بسورة قصيرة وان يقرأ منكوسا الا اذا ختم فيقرأ من البقرة، الدر مع الرد: ۱/ ۵۴۶ـ ۵۴۷، (قوله الا اذا ختم الخ) قال في شرح المنية: وفي الولوالجية من يختم القرآن في الصلاة اذا فرغ من المعوذتين في الركعة الاوليٰ يركع ثم يقرأ في الثانية بالفاتحة وشئى من سورة البقرة، لان النبي صلى الله عليه وسلم قال:" خير الناس الحال المرتحل" اى الخاتم المفتتح، شامي: ۱/ ۵۴۷، قبيل باب الامامة ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۳۵۲، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي. ترمذي: ۲/ ۱۲۳، ابواب القراء ات ،ط: سعيد كراچي.

(۳)ان الافضل قراء ة سورة واحدة ففي جامع الفتاويٰ روى الحسن عن ابي حنيفة رحمه الله تعاليٰ انه قال: لا احب ان يقرأ سورتين بعد الفاتحة في المكتوبات ولو فعل لا يكره، وفي النوافل لا بأس به . شامي: ۱/ ۴۹۲، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

پر غور وفکر کرے، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس سے نصیحت حاصل کرے۔ جب زبان پر پروردگار عالم کا ذکر جاری ہو تو اس کی عظمت اور قدرت کی ہیبت قلب پر طاری ہو جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا. (یعنی ایمان والے تو وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ (مضبوط) کر دیتی ہیں)۔

اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی صفات اور احسان کا بیان ہو تو ان صفات کریمہ سے اپنے آپ کو آراستہ کرنے کے لئے غور وفکر کرنا ضروری ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تخلقوا باخلاق اللّٰہ فھو سبحانہ کریم عفو غفور عادل لایظلم الناس شیئاً اے لوگو! تم اپنے اندر خلق الٰہی پیدا کرو، وہ ذات بخشش کرنے والی، معاف کرنے والی، مغفرت کرنے والی، اور عادل ہے اور کسی پر بالکل ظلم نہیں کرتی۔ (۱)

---

(۱) ثالثا : القراء ۃ ، وسیاتی لک حکمھا عند الائمۃ ، ولکن ینبغی لمن یقرأ ان لا یحرک لسانہ بالقراء ۃ وقلبہ غافل بل ینبغی لہ ان یتدبر معنیٰ قراء تہ لیتعظ بما یقول، فاذا مر علی لسانہ ذکر الالہ الخالق وجل قلبہ خوفا من عظمتہ وسطوتہ کما قال تعالیٰ" انما المؤمنون الذین اذا ذکر اللّٰہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم آیاتہ زادتھم ایمانا"، واذا ذکرت صفات اللّٰہ تعالیٰ من رحمۃ واحسان وجب علیہ ان یعلم نفسہ کیف تتخلق بتلک الصفات الکریمۃ ، لان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال : " تخلقوا باخلاق اللّٰہ " فھو سبحانہ کریم عفو غفور عادل لا یظلم الناس شیئا فالانسان مکلف بان یتخلق بھذہ الاخلاق ، فاذا ما قرأ فی صلاتہ الآیات التی تشتمل علی صفات الالہ الکریمۃ وعقل معناھا وکررھا فی الیوم واللیلۃ مرات کثیرۃ، فان نفسہ تتأثر بھا لا محالۃ ومتیٰ تأثرت نفسہ بجمیل الصفات حبب الیہ الاتصاف بھا ، ولذلک احسن الاثر فی تھذیب النفوس والاخلاق ، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ : ۱/ ۱۷۳ ، کتاب الصلاۃ، حکمۃ مشروعیتھا، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

☆......قرأت یعنی نماز میں قرآن شریف میں سے پڑھنا، نماز میں قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنا فرض ہے، خواہ آیت بڑی ہو یا چھوٹی، مگر شرط یہ ہے کہ کم از کم دو لفظوں سے مرکب ہو جیسے "ثُمَّ نَظَرَ" اور ایک ہی لفظ ہو جیسے "مُدْهَامَّتَانِ" یا ایک حرف ہو جیسے "ص، ق" وغیرہ یا دو حرف ہوں جیسے "حٰم" وغیرہ یا کئی حرف ہوں جیسے "آلٓمٓ، حٰمٓ عٓسٓقٓ" وغیرہ تو ان سب صورتوں میں ایسی ایک آیت پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوگا اور نماز نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) (قوله ومنها القراءة) اى قراءة آية من القرآن، وهي فرض عملي في جميع ركعات النفل والوتر وفي ركعتين من الفرض، شامي: ۱/۴۴۶، مبحث القراءة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. (وفرض القراءة آية على المذهب) هي لغة: العلامة، وعرفا: طائفة من القرآن مترجمة اقلها ستة احرف ولو تقديراً "كلم يلد" الا اذا كان كلمة فالاصح عدم الصحة وان كررها مرارا ......الدر مع الرد: ۱/۵۳۷، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب تحقيق مهم فيما لو تذكر في ركوعه انه لم يقرأ فعاد تقع القراءة فرضا، ط: سعيد كراچي. (ومنها القراءة) وفرضها عند ابي حنيفة رحمه الله تعالىٰ يتأدى بآية واحدة وان كانت قصيرة كذا في المحيط، وفي الخلاصة وهو الاصح كذافي التاتارخانية والمكتفي بها مسئ كذا في الوقاية، ثم عنده اذا قرأ آية قصيرة هي كلمات او كلمتان نحو قوله تعالىٰ ثم قتل كيف قدر، وثم نظر، يجوز بلا خلاف بين المشايخ فلو قرأ آية هي كلمة واحدة كمدهامتان او آية هي حرف كصاد، نون، قاف، فيه اختلاف بين المشايخ كذا في المصفى والاصح انه لا يجوز كذا في شرح المجمع لابن الملك، وهكذا في الظهيرية والسراج الوهاج وفتح القدير، هندية: ۱/۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچي. وتفرض القراءة عملا في ركعتي الفرض مطلقا اما تعيين الاولين فواجب على المشهور، الدر مع الرد: (قوله مطلقا) اى في الاولين او الاخرين او واحدة وواحدة، شامي: ۲/۲۸، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. (قوله فالاصح عدم الصحة) كذا في المنية وهو شامل لمثل مدهامتان، ومثل ص، و، ق، ون، لكن ذكر في الحلية والبحر ان الذى مشى عليه الاسبيجابي في الجامع الصغير وشرح الطحاوي وصاحب البدائع الجواز في، مدهامتان عنده من غير حكاية خلاف شامي: ۱/۵۳۷، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب تحقيق مهم فيما لو تذكر في ركوعه، الخ، ط: سعيد كراچي.

☆......فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے، اور یہ فرض نمازوں کی پہلی دو رکعت یا آخری دو رکعت یا درمیان کی دو رکعت کے ساتھ خاص نہیں ہے جیسے مغرب کی نماز میں اگر کوئی پہلی اور تیسری رکعت میں قرأت کرے اور دوسری رکعت میں قرأت نہ کرے، یا دوسری رکعت اور تیسری رکعت میں قرأت کرے پہلی رکعت میں نہیں، تو بھی فرض ادا ہو جائے گا اور سہو سجدہ لازم ہوگا۔(۱)

☆......وتر، سنت اور نفل نمازوں کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔(۲)

☆......امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ خاموش رہے ، ہاں مسبوق جس کی رکعت رہ گئی ہے، جب وہ امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعت ادا کرے گا تو ان میں دو رکعت تک قرأت کرے گا کیونکہ مسبوق کا اب امام نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) واما محل القراءة ففي الفرائض الركعتان هكذا في المحيط ثنائيا كان أو ثلاثا أو رباعيا، وسواء كانتا أوليين أو اخريين او مختلفتين، هكذا في شرح النقاية للشيخ ابي المكارم، حتى لولم يقرأ في واحدة منها او قرأ في واحدة فقط فسدت صلاته، كذا في الشمني، شرح النقاية، هندية : (۶۹/۱) الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الأول في فرائض الصلاة . ط: رشيدية، شامي : (۵۳۵/۱) فصل في القراءة، ط: سعيد. يجب تعيين الاولين من الثلاثية والرباعية المكتوبتين للقراءة المفروضة حتىٰ لو قرأ في الاخريين من الرباعية دون الاولين او في احدى الاولين واحدى الاخريين ساهيا وجب عليه سجود السهو، كذا في البحر الرائق، هندية: ۷۱/۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (وتفرض القراءة) عملا (في ركعتي الفرض) مطلقا اما تعيين الاولين فواجب على المشهور (وكل النفل) للمنفرد لان كل شفع صلاة، لكنه لا يعم الرباعية المؤكدة ، فتامل (و) كل (الوتر) احتياطا ، الدر المختار مع الرد: ۲۸/۲ ـ ۲۹، باب الوتر والنوافل مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. و: ۴۵۸/۱ـ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، قبل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي .... وفي الوتر والنفل الركعات كلها، هكذا في المحيط، هندية: ۶۹/۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية.

(۳) (والمؤتم لا يقرأ مطلقا ولا الفاتحة في السرية اتفاقا، وما نسب لمحمد ضعيف كما بسطه الكمال (فان قرأ كره تحريما) وتصح في الاصح، وفي درر البحار عن مبسوط خواهر زاده انها تفسد ويكون فاسقا، وهو مروى عن عدة من الصحابة فالمنع احوط (بل يستمع) اذا جهر (وينصت) اذا أسر لقول ابي هريرة رضي الله عنه" كنا نقرأ خلف الامام فنزل واذا قرئ القرآن فاستمعوا له

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں جانا

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع کے لئے جھک جانا، اور جھکنے کی حالت میں قرأت تمام کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قرأت فرض کی مقدار

فرض قرأت کی مقدار کے بارے میں بعض فقہاء کرام نے اٹھارہ حروف کا قول نقل کیا ہے،(۲) مگر احتیاط اس میں ہے کہ تیس حروف سے کم نہ ہو۔(۳)

– وانصتوا، الدر مع الرد: ۱/۵۴۴ – ۵۴۵، (قوله مروی عن عدة من الصحابة) قال فی الخزائن: وفی الكافی: ومنع المؤتم من القراءة مأثور عن ثمانين نفراً من كبار الصحابة منهم المرتضیٰ والعبادلة وقد دون اهل الحديث اساميهم، شامی: ۱/۵۴۵، فصل فی القراءة، قبل باب الامامة، ط: سعيد كراچی. (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ يثنی ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها، مفتاح السعادة، (فيما يقضيه) ای بعد متابعته لامامه الخ، الدر مع الرد ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو أتی بالركوع او السجود، او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچی.

(۱) ويكره الجهر بالتسمية والتأمين واتمام القراءة فی الركوع والاذكار بعد تمام الانتقال الخ، هندية: ۱/۱۰۷، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه. ويكره ايضا للمصلی ان يقرأ القرآن (فی غير حالة القيام) من ركوع او سجود او قعود لعدم شرعية ذلک، حلبی كبير، ص: ۳۵۷، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة، قبيل فروع فی الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲) قوله تعدل ثلاثا قصار ای مثل ثم نظر. الخ وهی ثلاثون حرفا فلو قرأ آية طويلة قدر ثلاثين حرفا يكون قد اتیٰ بقدر ثلاث آيات لكن سيأتی فی فصل يجهره الامام ان فرض القراءة آية وان الاية عرفا طائفة من القرآن مترجمة اقلها ستة احرف ولو تقديرا كلم يلد الا اذا كانت كلمة فالاصح عدم الصحة آه ومقتضاه انه لوقرأ آية طويلة قدر ثمانية عشر حرفا يكون قد اتیٰ بقدر ثلاث آيات، شامی: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۳) [تنبيه] لم ار من قدر ادنی ما يكفی بحد مقدر من الآية الطويلة.......... وقدرها من حيث الكلمات عشر، ومن حيث الحروف ثلاثون، فلو قرأ الله لا اله الا هو الحی القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم، يبلغ مقدار هذه الآيات الثلاث، فعلی ما قلناه لو اقتصر علی هذا القدر فی كل ركعة كفیٰ عن الواجب، ولم ار من تعرض لشیء من ذلک فليتامل، شامی: ۱/۵۳۷، ۵۳۸، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة قبيل مطلب فی الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية، ط: سعيد كراچی.

قرأت فرض نماز میں

فرض نمازوں کی صرف دو رکعتوں میں امام اور اکیلے نماز پڑھنے والوں کے لئے قرأت کرنا فرض ہے،(۱) امام کے پیچھے مقتدی کے لئے قرأت کرنا ضروری نہیں، بلکہ قرأت کرنا منع ہے اور جب تک اقتداء میں ہے قرأت نہ کرے،(۲) ہاں مسبوق ہونے کی صورت میں امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعتوں کو ادا کرتے وقت دو رکعت تک قرأت کرے گا۔(۳)

---

(۱) واما القراء ة فی محلها فنقول: .... فی الفرائض محل القراء ة الرکعتان حتیٰ یفترض القراءة فی الرکعتین، ان کانت الصلاة من ذوات المثنیٰ یقرأ فیهما جمیعا وان کانت من ذوات الاربع یقرأ فی الرکعتین الاولیین، تاتارخانیة: ۱/۴۴۴، کتاب الصلاة الفصل الثانی فی فرائض الصلاة، وواجباتها، فصل فی القراءة، ط: ادارة القرآن کراچی. (قوله ومنها القراء ة) ای قراء ة آیة من القرآن وهی فرض عملی فی جمیع رکعات النفل والوتر وفی رکعتین من الفرض .... واما تعیین القراءة فی الاولیین من الفرض فهو واجب، شامی: ۱/۴۴۹، باب صفة الصلاة، مبحث القراء ة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۲۷۶، فرائض الصلاة، الثالث فی القراء ة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر: ۱/۲۹۶، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) والمؤتم لا یقرأ مطلقا) ولا الفاتحة فی السریة اتفاقا وما نسب لمحمد ضعیف کما بسطه الکمال (فان قرأ کره تحریما. الدر مع الرد: ۱/۵۴۴، باب صفة الصلاة، فصل فی القراء ة، مطلب السنة تکون سنة عین وسنة کفایة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۱۰۹، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. فتح القدیر: ۱/۲۹۴، کتاب الصلاة، فصل فی القراء ة، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

(۳) والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ .... (فیما یقضیه ای بعد متابعته لامامه، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود، او بهما مع الامام ط: سعید کراچی. والقراء ة فرض علیه فی الرکعة التی یقضیها...... وکذا الحکم ان کان مسبوقا برکعتین لافتراض القراء ة علیه فیهما وعدم ما یمکن تدارکها فیه بعدهما، حلبی کبیر، ص: ۴۶۷، فصل فی سجود السهو، قبیل فروع سبق برکعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۱۱، کتاب الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، کبر، ط: سعید کراچی.

قرأت کیسے کرے

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والوں کے لئے نماز میں قرأت الفاظ میں پڑھنا ضروری ہے، یعنی زبان کو حرکت دے کر قرأت کرنا ضروری ہے، زبان حرکت دیئے بغیر محض خیال سے قرأت کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

☆......نماز میں قرأت اس طرح کرنی چاہئے کہ زبان سے صحیح صحیح حروف ادا ہوں اور آواز دوسروں کو سنائی نہ دے تاکہ دوسروں کی نماز میں خلل نہ ہو۔

☆......دن کی نمازوں میں اس طرح بلند آواز سے قرأت کرنا کہ دوسروں کو سنائی دے مناسب نہیں ہے۔

---

(۱) القـــراءة وهو تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه فان صحح الحروف من غير ان يسمع نفسه لا يكون ذلك قراءة في اختيار الهندواني والفضلي ، حلبي كبير،ص: ۲۷۵، فرائض الصلاة، الثالث القراءة ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

واذا ثبت ان القراءة ركن فنقول: لا بد من معرفة حدها ومحلها ، قدرها وصفتها، اما معرفة حدها فنقول : تصحيح الحروف امر لازم لا بد منه ولا تقصير قراءة الا بعد تصحيح الحروف فان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه حكي عن الكرخي انه يجزيه وبه كان يفتي الفقيه، ابو بكر الاعمش رحمه الله تعالىٰ. تارتارخانيه: ۱/۴۴۳، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة، الخ فصل في القراءة،ط:ادارة القرآن، هندية (۱/۶۹)الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو قرأ بقلبه ولم يحرك لسانه فانه لا يجوز ولو حرك لسانه بالحروف اجزأه وان كان لا يسمع منه، منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۱/۳۳۶، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......اور اگر اس طرح دل ہی دل میں پڑھے کہ زبان کو حرکت نہ ہو، اور حروف بھی ادا نہ ہوں تو نماز نہیں ہوگی، کیونکہ دل ہی دل میں پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی، زبان سے الفاظ کا ادا کرنا ضروری ہے، اور کرخی اور بلخی کے نزدیک اپنے آپ کو سنائی دینا شرط نہیں ہے، بلکہ زبان سے صحیح الفاظ کا ادا ہونا شرط ہے۔ اور ہندوانی اور فضلی کے نزدیک اپنے آپ کو سنائی دینا شرط ہے۔(۱)

قرأت کی غلطی درست کرلی

اگر نماز میں قرأت کے دوران ایسی غلطی ہوئی جس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے پھر نمازی یا امام نے اسی رکعت میں اس غلطی کی تصحیح کرلی تو نماز صحیح ہوجائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر اسی رکعت میں غلطی کی اصلاح نہیں کی، یا اس غلطی کی اصلاح اس رکعت کے علاوہ کسی اور رکعت میں کی، تو ان صورتوں میں نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) قوله وادنى الجهر اسماع غيره الخ، ....) فشرط الهندواني والفضلي لوجودها خروج صوت يصل الى اذنه ، وبه قال الشافعي ...... ولم يشترط الكرخي وابو بكر البلخي السماع واكتفيا بتصحيح الحروف ، واختار شيخ الاسلام وقاضيخان وصاحب المحيط والحلواني قول الهندواني وكذا في معراج الدراية، ونقل في المجتبىٰ عن الهندواني انه لا يجزيه ما لم تسمع اذناه ومن بقربه .... وذكر ان كلا من قولي الهندواني والكرخي مصححان وان ما قاله الهندواني اصح وارجح الاعتماد اكثر علمائنا عليه ،شامي: ۱/ ۵۳۲،فصل في بيان تاليف الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

وحد القراءة تصحيح الحروف بلسانه بحيث يسمع نفسه على الصحيح، البحر: ۱/ ۲۹۳، باب صفة الصلاة، (قوله والقراءة) ط: سعيد كراچي.

واما حد القراءة فنقول تصحيح الحروف، امر لا بد منه فان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه لا يجوز وبه اخذ عامة المشايخ ، وهكذا في المحيط البرهاني، وهو المختار هكذا في السراجية وهو الصحيح، هكذا في النقاية، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ذكر في الفوائد لو قرأ في الصلاة بخطا فاحش ثم رجع وقرأ صحيحا قال عندي صلاته جائزة، هندية: ۱/ ۸۲، فصل الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

قرأت کی غلطی کا قاعدہ کلیہ

☆.....نماز کی قرأت میں غلطی واقع ہونے کے سلسلے میں قاعدہ کلیہ یہ ہے(۱) کہ وہ غلطی جس سے معنی میں ایسا زبردست تغیر ہوگیا ہو کہ اس کے اعتقاد سے کفر لازم آتا ہے، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا، خواہ تین آیت سے پہلے ایسی غلطی کی ہو یا تین آیت کے بعد، ہر صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں اگر اسی وقت غلطی درست کر لی ہے تو اس صورت میں نماز صحیح ہو جائے گی۔

☆......اور وہ غلطی جس سے حروف کی ہیئت میں فرق آگیا ہے، مثلاً زیر، پیش بدل جائے یا تشدید، تخفیف یا مد یا قصر میں فرق آجائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ

(۱)والقاعدة عند المتقدمين ان ما غير المعنىٰ تغييرا يكون اعتقاده كفر يفسد في جميع ذلك سواء كان في القرآن اولا،إلاما كان من تبديل الجمل مفصولا بوقف تام و ان لم يكن التغيير كذلك، فان لم يكن مثله في القرآن والمعنىٰ بعيد متغير تغيرا فاحشا يفسد ايضا كهٰذ الغبار مكان هٰذا الغراب، وكذا اذا لم يكن مثله في القرآن ولا معنىٰ له كالسرائل باللام مكان السرائر وان كان مثله في القرآن والمعنى بعيد ولم يكن متغيرا فاحشا تفسد ايضا عند ابي حنيفة و محمد ،وهو الاحوط وقال بعض المشايخ :لا تفسد لعموم البلوىٰ ، وهو قول ابي يوسف وان لم يكن مثله في القرآن ولكن لم يتغير به المعنى نحو قيا مين مكان قوامين، فالخلاف على العكس، فالمعتبر في عدم الفساد عند عدم تغير المعنى كثيراً وجود المثل في القرآن عنده والموافقة في المعنىٰ عندهما :فهٰذه قواعد الائمة المتقدمين واماالمتاخرون كابن مقاتل وابن سلام واسمعيل الزاهد وابي بكر البلخي والهندواني وابن الفضل والحلواني فاتفقوا على ان الخطأ في الاعراب لا يفسد مطلقا ولو اعتقاده كفراً لأن أكثر الناس لايميزون بين وجوه الاعراب، قال قاضيخان وما قاله المتاخرون أوسع وما قاله المتقدمون احوط وان كان الخطأ بابدال حرف بحرف، فان امكن الفصل بينهما بلا كلفة كالصاد مع الطاء بان قرأ الطالحات مكان الصالحات فاتفقوا على أنه مفسد، وان لم يمكن الا بمشقة كالظاء مع الضاد، والصادمع السين فاكثر هم على عدم الفساد لعموم البلوىٰ، وبعضهم يعتبر عسر الفصل بين الحرفين وعدمه، وبعضهم قرب المخرج وعدمه، ولكن الفروع غير منضبطة على شئي من ذلك فالاولى الاخذ فيه بقول المتقدمين لانضباط قواعدهم وكون قولهم احوط واكثر الفروع المذكورة في الفتاوىٰ منزلة عليه آه ونحوه في الفتح، وسيأتي تمامه. شامي: ۱/ ۶۳۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القاري،ط: سعيد كراچي.

اگر بہت زیادہ تغیر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆......اسی طرح کسی حرف میں تغیر ہونے سے معنی بالکل بدل گیا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر معنی اور مراد بالکل بدلے نہیں تو نماز ہو جائے گی، خواہ تغیر ایک حرف میں ہو یا زیادہ میں دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

☆......اگر ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ لیا، اور معنی بدل گیا، تو اگر ان دو حرفوں میں کسی مشقت کے بغیر آسانی سے فرق کر سکتا ہے اور اس نے فرق نہیں کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر ان دو حرفوں کے درمیان فرق کرنا دشوار ہے جیسے سین اور صاد میں، ظاء اور ضاد میں، طا اور تاء میں تو اس صورت میں اگر کسی نے قصداً ایسا پڑھا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر بلا قصد ایسا ہی زبان سے نکل گیا یا ایسا ناواقف اور جاہل ہے کہ ان دونوں میں فرق کو نہیں جانتا تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

☆......اگر کسی نے کوئی لفظ زیادہ کر کے پڑھا، اور معنی میں تغیر ہو گیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہو یا موجود نہ ہو، اس سے حکم میں فرق نہیں آئے گا۔(۴)

(۱، ۲، ۳) ولو زاد كلمةاو نقص كلمة او نقص حرفا او قلمه او بدله بآخر نحو من ثمرة اذا اثمر واستحصد۔ تعالىٰ جد ربنا۔ انفرجت بدل۔ انفجرت۔، اياب بدل اواب، لم تفسد ما لم يتغير المعنىٰ الاما يشق تمييزه كالضاد والظاء فاكثرهم لم يفسدها. الدر مع الرد: ۱/ ۶۳۲-۶۳۳ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،مطلب مسائل زلة القارى،ط: سعيد كراچي.

(۴)(قوله ولو زاد كلمة) اعلم ان الكلمة الزائدة اما ان تكون في القرآن او لا ، وعلى كل اما أن تغير اولا، فان غيرت افسدت مطلقاً نحو، وعمل صالحا۔ وكفر۔ فلهم اجرهم ونحو واما ثمود فهدينا هم وعصيناهم وان لم تغير فان كان في القرآن نحو وبالوالدين احسانا وبرا لم تفسد في قولهم،والا نحو فاكهة ونخل ، وتفاح ورمان وكمثال الشارح الآتي لا تفسد ، وعند ابي يوسف تفسد لانها ليست في القرآن كذا في الفتح وغيره، شامي: ۱/ ۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچي.

☆......اور اگر اس لفظ کو زیادہ کرنے سے معنی میں تغیر نہیں ہوا، لیکن یہ لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہے، تو نماز بالاتفاق درست ہے۔(۱)

اور اگر وہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور جگہ موجود نہیں تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی، اور دوسرے ائمہ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

بہر حال مذکورہ بالا تمام صورتوں میں علماء متاخرین اکثر جگہ گنجائش پیدا کرتے ہیں اور نماز درست ہونے کا حکم دیتے ہیں اور متقدمین حضرات نماز کو دوبارہ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور نماز جیسی اہم عبادت میں احتیاط کا خیال رکھتے ہیں۔(۳)

قرأت کی مقدار

اگر امام کو معلوم ہے کہ لمبی قرأت کرنے سے مقتدیوں کو گرانی نہیں ہوگی، تو لمبی قرأت کرنا مسنون ہے، اور اگر امام کو معلوم ہے کہ لمبی قرأت سے مقتدیوں کو گرانی ہوگی تو لمبی قرأت کرنا مکروہ ہے۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃالسابقۃ.

(۲)انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۳)...... وما اشبہ ذالک مما لو تعمد بہ یکفر اذا قرأ خطأ فسدت صلاتہ فی قول المتقدمین واختلف المتأخرون فی ذلک قال محمد بن مقاتل وأبو نصر وشمس الائمۃ الحلوانی رحمہم اللہ: لا تفسد صلاتہ وما قالہ المتقدمون احوط ...... وما قالہ المتاخرون اوسع، فتاویٰ قاضیخان علی ھامش الھندیۃ: ۱/ ۱۳۹ـ۱۴۰ کتاب الصلاۃ، فصل فی قراءۃ القرآن خطأ ط: حقانیۃ ملتان. ھندیۃ: ۱/ ۸۱، کتاب الصلوٰۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الخامس فی زلۃ القاری،ط: حقانیۃ ملتان، رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما یفسد الصلاۃ، وما یکرہ فیھا، مسائل زلۃ القاری،ط: سعید کراچی.

(۴)وفی الضرورۃ بقدرالحال...وانہ یختلف بالوقت والقوم والامام،الدرمع الرد: ۱/ ۵۳۹ـ۵۴۱، فصل فی القراءۃ،ط:سعید(قولہ ای فی کل رکعۃ سورۃ مما ذکر)......الافضل فی کل رکعۃ الفاتحۃ وسورۃ تامۃ،(قولہ واختار فی البدائع عدم التقدیر الخ)...... والظاھر ان المراد عدم التقدیر بمقدار معین لکل احد وفی کل وقت کما یفیدہ تمام العبارۃ بل تارۃ یقتصر

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" سے فجر کی نماز پڑھا دی، بعد میں صحابہ کرام نے تعجب سے سوال کیا کہ آپ نے نماز بہت مختصر کر دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے ایک بچہ کے رونے کی آواز سنی، تو مجھے اندیشہ ہوا کہ اس کی ماں بچے کی وجہ سے آزمائش میں نہ پڑ جائے۔''(۱)

اس حدیث کے مفہوم میں کمزور، مریض اور ضرورت مند سب شامل ہیں، لہٰذا ان کی رعایت کر کے مختصر قرأت کرنا بھی سنت کے مطابق ہے۔

قرأت کی مقدار کیا ہونی چاہیے

''بڑی بڑی سورتیں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے بعد خاموش رہا

اگر کوئی شخص قرأت کے بعد اس قدر خاموش رہا جس میں کم سے کم تین مرتبہ ''سبحان اللّٰہ'' کہا جا سکے، تو اس پر آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

=علی ادنیٰ ما ورد کاقصر سورة من طوال المفصل فی الفجر او اقصر سورة من قصاره عند ضیق وقت او نحوه من الاعذار لانه علیه الصلاة والسلام قرأ فی الفجر بالمعوذتین لما سمع بکاء صبی خشیة ان یشق علی امه، و تارة یقرأ اکثر ما ورد اذا لم یمل القوم..... والجملة فیه انه ینبغی للامام ان یقرأ مقدار ما یخف علی القوم ولا یثقل علیهم بعد ان یکون علی التمام، وهکذا فی الخلاصة، شامی: ۱/ ۵۴۰۔ ۵۴۱، فصل فی القراءة مطلب السنة تکون سنة عین وسنة کفایة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۵۹۵۔ ۵۹۶ باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) واعلم انه اذا شغله ذلک الشک فتفکر قدر اداء رکن ولم یشتغل حالة الشک بقراءة ولاتسبیح ذکره فی الذخیرة وجبت علیه سجود السهو، الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۵۰۶، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۱۳۱، باب سجود السهو ط: رشیدیة کوئٹه، حاشیة الطحطاوی علی المراقی الفلاح، ص: ۴۷۳، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی.

قرأت کے بعد سوچتا رہا

''سوچتا رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے درمیان سے آیت رہ گئی

''آیت چھوڑ دی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت کے دوران مقتدی خاموش رہے

جب امام نماز میں قرأت کرتا ہے چاہے بلند آواز سے کرے جیسا کہ فجر، مغرب اورعشاء میں یا آہستہ آواز سے جیسا کہ ظہر اورعصر میں، مقتدی کے لئے خاموش رہنا ضروری ہے۔ امام کی قرأت کے دوران مقتدی کے لئے قرآن مجید کی قرأت کرنا خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورت ہو یا دعا پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قرأت لمبی کرنا

امام کے لئے سنت کے مطابق لمبی قرأت کرنا درست ہے، البتہ نماز کے لئے آنے والے لوگوں کی رعایت سے قرأت کو لمبا کرنا مکروہ ہے۔(۲)

مزید تفصیل کے لئے ''امام کا کسی کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) المؤتم لا يقرأ مطلقا ولا الفاتحة سرا فان قرأ كره تحريما، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۴۳، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. و ۱/۵۹۹، ط: رشيدية كوئته. بدائع الصنائع: ۱/۱۱۱، فصل في بيان اركان الصلوة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۵۱۸-۵۱۹ ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

(۲) " وكره تحريما اطالة ركوع او قراءة لادراك الجائي: اى اذا عرفه والا فلا بأس به، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۴-۴۹۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

قرأت مسبوق

"مسبوق کی قرأت" کے عنوان کو دیکھیں۔

قرأت میں اٹک گیا

اگر امام نماز میں قرأت کے دوران اٹک گیا، تو مقتدی کی جانب سے لقمہ کا انتظار نہ کرے، اگر واجب کی مقدار قرأت پڑھ لی تو رکوع میں چلا جائے یا کوئی اور سورت پڑھ لے، یا کسی اور سورت میں سے ضروری قرأت پڑھ لے پھر رکوع کرے۔(۱)

قرأت میں بھول گیا

اگر نماز میں قرأت پڑھتے پڑھتے بھول جائے، اور یاد آنے کے لئے دوبارہ ابتداء سے قرأت پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے اور سہو سجدہ واجب نہیں ہے، اور اگر غلطی سے سہو سجدہ کرلیا تب بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

قرأت میں عدم ترتیب

نماز میں قرأت کے اندر ترتیب قائم نہ رہے تو سجدہ سہو واجب نہیں، البتہ جان

---

(۱) ویکره للمقتدی ان یعجل بالفتح، لان الامام ربما یتذکر فیکون التلقین من غیر حاجة ویکره للامام ان یلجئهم الیه بان یقف ساکتا بعد الحصر او یکرر الآیة بل ینتقل الی آیة اخریٰ او یرکع ان قرأ القدر المستحب وقیل قدر الفرض والاول هو الظاهر ،حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص:۳۴۴، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: قدیمی کراچی، رد المحتار: ۱/ ۶۲۲ - ۶۲۳، باب ما یفسد الصلاة، و ما یکره فیها ، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما یفسد الصلوٰة و ما یکره فیها،ط: رشیدیة کوئٹه. و: ۲/ ۶، ط: سعید کراچی.

(۲)ولو ظن الامام السهو فسجد له فتابعه ، فبان ان لا سهو فالاشبه الفساد لاقتدائه فی موضع الانفراد، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۹، وفی رد المحتار:(قوله فالاشبه الفساد)فی الفیض وقیل: لا تفسد وبه یفتیٰ، وفی البحر عن الظهیریةقال الفقیه ابو اللیث : فی زماننا لا تفسد ،لان الجهل فی القراء غالب آه والله اعلم ،شامی: ۱/ ۵۹۹،قبیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

بوجہ کر ترتیب کے خلاف نہیں کرنا چاہئے۔(۱)

قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا

واجب کی مقدار قرأت پڑھنے کے بعد قرأت میں غلطی سے سجدہ سہو نہیں آتا،(۲) لیکن اگر غلطی ایسی ہے کہ اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

قرأت میں غلطی کرنا

قرآن مجید کی قرأت میں غلطی ہو جانا، خواہ یہ غلطی اعراب یعنی زیر، زبر اور پیش میں ہو یا کسی تشدید والے حرف کو ساکن پڑھے، یا کسی تشدید یا ساکن والا حرف پڑھنے میں کسی حرف کا اضافہ ہو جائے یا بدل جائے یا کم اور زیادہ ہو جائے، تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، یہ متقدمین کا مذہب ہے اور اس میں احتیاط زیادہ ہے، البتہ

(۱) (قوله بترک واجب) ای من واجبات الصلاة الاصلية لا كل واجب اذلو ترک ترتيب السور لا يلزمه شئي مع كونه واجبا، شامي: ۲/ ۸۰، باب سجود السهو ط: سعيد كراچي. ويكره قراءة سورة فوق التي قرأها، طحطاوي على المراقي، ص: ۳۵۲، مكروهات الصلاة، ط: قديمي كراچي. شامي: ۱/ ۵۴۶، فصل في القراءة، مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/ ۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وانظر الحاشية السابقة ولا يجب السجود الا بترک واجب او تاخيره او تاخير ركن او تقديمه او تكراره او تغيير واجب الخ، هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية: ۱/ ۱۲۰، فصل في ما يوجب السهو وما لا يوجب السهو، ط: رشيدية حلبي كبير، ص: ۴۵۵، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) وان تغير المعنى بان قرأ ان الابرار لفي جحيم، وان الفجار لفي نعيم، .... تفسد صلاته لانه أخبر بخلاف ما اخبر الله تعالىٰ وقال بعضهم لا تفسد صلاته لعموم البلوىٰ والاول اصح، فتاوىٰ قاضيخان، فصل في قراءة القرآن خطأ، وفي الاحكام المتعلقة بالقراءة: ۱/ ۱۵۳، ط: رشيدية كوئته، هندية: ۱/ ۸۰ ـ ۸۱، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيدية كوئته. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۱۸، الفصل الثاني عشر في زلة القارى، جنس آخر لو ذكر آية مكان آية، ط: امجد اكيڈمي لاهور.

متاخرین کے نزدیک اعراب کی غلطی سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اس پر فتویٰ ہے۔(۱)

قرأت میں مقتدی امام کے ساتھ شریک نہ ہو

مقتدی کے لئے قرأت کے علاوہ باقی تمام ارکان میں امام کے ساتھ شریک رہنا چاہئے، خواہ امام کے ساتھ ادا کرے، یا اس کے بعد یا اس سے پہلے، بشرطیکہ اسی رکن کے آخر تک امام اس کے ساتھ شریک ہو جائے۔

پہلی صورت کی مثال: امام کے ساتھ ہی رکوع سجدہ وغیرہ کرے۔

دوسری صورت کی مثال: امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے، اس کے بعد مقتدی رکوع کرے۔

تیسری صورت کی مثال: امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔(۲)

---

(۱) ان الخطاء في الاعراب اى الحركات والسكون ويدخل فيه تخفيف المشدد وقصر الممدود وعكسهما او في الحروف بوضع حرف مكان آخر، او زيادته او نقصه او تقديمه او تاخيره او في الكلمات او في الجمل كذلك او في الوقف ومقابله والقاعدة عند المتقدمين ان ما غير المعنىٰ تغيرا يكون اعتقاده كفرا يفسد في جميع ذلك سواء كان في القرآن او لا الا ما كان من تبديل الجمل مفصولا بوقف تام......واما المتاخرون كابن مقاتل......فاتفقوا على ان الخطا في الاعراب لا يفسد مطلقا، وما قاله المتأخرون اوسع وما قاله المتقدمون احوط، رد المحتار: ۱/ ۶۳۱، باب ما يفسد الصلاة، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۸۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيدية كوئته. طحطاوى على المراقي، ص: ۳۳۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) (قوله ومتابعة الامام) قال في شرح المنية لا خلاف في لزوم المتابعة في الاركان الفعلية اذ هي موضوع الاقتداء . واختلف في المتابعة في الركن القولي وهو القراءة فعندنا لا يتابع فيها بل يستمع وينصت وفيما عدا القراءة من الاذكار يتابعه ...... والحاصل ان المتابعة في ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان يقارن احرامه لاحرام امامه وركوعه لركوعه......ومعاقبة لابتداء فعل امامه مع المشاركة في باقيه، ومتراخية عنه ، فمطلق المتابعة الشامل لهذه الانواع الثلاثةيكون فرضا في الفرض، وواجبا في الواجب ،وسنة في السنة عند عدم المعارض او عدم لزوم المخالفة كما قدمناه، ردالمحتار: ۱/ ۴۷۰۔ ۴۷۱، باب صفة الصلاة، مطلب تحقيق مهم في متابعة الامام ،ط: سعيد كراچي. مراقى الفلاح، ص: ۲۵۱، فصل فيما يفعله المقتدى بعد

قرأتیں دو ہیں

''دوقرأتیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قصار مفصل

نماز میں ''قصار مفصل'' چھوٹی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ ''لم یکن'' سے ''سورۃ الناس'' تک ہیں، اور یہ سورتیں مغرب میں پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

قصر نماز کی وجہ

مسافر بآرام کو بھی قصر کی اجازت دینا اور مقیم با مشقت کو قصر کی اجازت نہ دینا اللہ تعالیٰ کی حکمت پرمبنی ہے، اس میں کچھ شک نہیں کہ نماز قصر کرنا مسافر کے ساتھ خاص ہے، مقیم نماز قصر نہیں کرسکتا، اور یہ شارع علیہ الصلوۃ والسلام کے کمال حکمت پرمبنی ہے کیونکہ سفر اپنی ذات کے اعتبار سے عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ شدائد، مصائب، محنت، مشقت اور تکلیف پر مشتمل ہے، مسافر اگرچہ زیادہ آسودہ حال لوگوں میں ہے مگر پھر بھی وہ اپنی حیثیت کے اعتبار سے ضرور ایک قسم کی محنت اور مشقت میں ہوتا ہے، پس یہ اللہ تعالیٰ کی محض رحمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس کی ذمہ داری سے نماز کا ایک حصہ کم کر دیا اور ایک ہی حصہ پر اکتفا فرمایا تا کہ اس سے اس عبادت الٰہی کی مصلحت سفر میں ساقط کرنے سے بالکل فوت

=فراغ الامام، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۲۷۔ ۵۲۸، فصل في الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) ويسنّ (في الحضر) لامام و منفرد، ذكره الحلبي والناس عنه غافلون، (طوال المفصل) من الحجرات الى آخر البروج (في الفجر والظهر، و) منها الى آخر لم يكن (اوساطه في العصر والعشاء، و) باقيه (قصاره في المغرب) اى كل ركعة سورة مما ذكر ذكره الحلبي، الدر المختار مع الرد: ۵۴۰/۱۔ ۵۴۱، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۳۳۹/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، و: ۵۹۳/۱، ط: رشيدية كوئٹه. تبيين الحقائق: ۳۳۳/۱، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

نہ ہو جائے اور اقامت میں جو مشقت، تکلیف اور مشکلات پیش آتی ہیں وہ ایسی ہیں جن کا کوئی احصاء اور شمار نہیں ہے پس اس طرح اگر محنتی، مزدوری اور مشقت والے آدمی کے لئے قصر نماز کی اجازت ہوتی تو بہت ہی ضروری ولازمی عبادات ضائع ہو جاتیں، اور اگر بعض کے لئے اجازت ہوتی اور بعض کے لئے نہ ہوتی تو بھی احصاء (احاطہ) نہ ہوتا، اور کوئی خاص ایسا وصف بھی احصاء نہ ہوتا، اور سفر کے علاوہ کوئی خاص ایسا وصف بھی نہیں ہے جس کو رخصت اور عدم رخصت کے لئے ضابطہ بنایا جا سکے، کیونکہ مشقت اور محنت سفر کے ساتھ معلق کی گئی ہے، اور اس میں عبادت کی تخفیف کے ساتھ مناسبت بھی ہے، البتہ اگر مقیم کو بیماری کا عذر ہو تو اس کے لئے نماز بیٹھ کر یا پہلو پر لیٹ کر ادا کرنا بھی جائز رکھا گیا ہے، اور یہ قصر عدد کی نظیر ہے، اور محض تکان کی مشقت اور تکلیف کا اعتبار نہیں کیا گیا، کیونکہ یوں تو دنیا و آخرت کی تمام ہی مصلحتیں تکان اور محنت پر موقوف ہوتی ہیں، اور جو شخص محنت اور تکلیف نہیں اٹھاتا اس کو کوئی راحت و آرام نہیں ملتا، محنت اور تکلیف کی قدر ہی آرام وراحت سے ملتی ہے، چنانچہ مشقت کے تمام پیشوں میں مثلاً کاشتکاری اور لوہے کا کام وغیرہ میں لازمی طور پر محنت، مشقت اور تکلیف ہوتی ہے، اسی طرح دنیا کا کوئی بھی کام ہو، محنت اور مشقت سے خالی نہیں ہوتا اس لئے اس میں قصر کی اجازت نہیں دی گئی، کیونکہ پیشہ ور اور محنتی لوگ عام طور پر ان محنت اور مشقت والے کام میں مصروف اور مشغول رہتے ہیں، ان کا معاش انہی پیشوں پر موقوف ہوا کرتا ہے، اگر ان کو قصر نماز کی عام اجازت ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے انتظامات میں سخت ابتری پھیل جاتی، اس لئے مصلحت اور حکمت الٰہی نے عام محنت اور مشقتوں میں رخصت تجویز نہیں فرمائی بلکہ خاص محنت اور مشقتوں کے لئے رخصت ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ ہر ایک حرج کی صورت میں رخصت تجویز نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ

حرج کے طریقے بہت زیادہ ہیں، اوراب اگر سب میں رخصت تجویز کی جائے تو اطاعت الٰہی بالکل متروک ہوجائے گی۔ (احکام اسلام ص ۷۸)(۱)

قضاء

☆......وہ نماز جو اپنے وقت میں نہ پڑھی جائے، مثلاً ظہر کی نماز عصر کے وقت پڑھی جائے تو وہ نماز قضاء کہلاتی ہے۔(۲)

☆......فوت شدہ فرض نمازوں کی قضاء فرض اور فوت شدہ واجب نمازوں کی قضاء واجب ہے، وتر کی قضاء واجب ہے، اسی طرح نذر کی نماز کی قضاء واجب ہے، اوراس

---

(۱)ان الشارع الحكيم شرع لنا صلاة القصر في السفر لحكمة منه ارادها لمصلحة المسلمين، وذلک ان الانسان اذا كان مسافرا فهو معرض للاخطار ووعثاء الاسفار اذ يكون دائما مشغول البال كما هو معلوم لدى من كابد عناء ومشقة الاسفار ولرب قائل يقول ان السفر لايكون في كل الاحوال مظنة لحصول المشقة، فكان الواجب ان يفصل في هذا الحكم، فنقول له ان الشارع رأى ان الغالب في السفر حصول المشقة حتىٰ قالوا: ان السفر قطعة من العذاب وقالوا ان العذاب قطعة من السفر، لان المسافر يعاني من المشاق مالم يعاني بعضه وهو في حالة الاقامة......حكمة التشريع و فلسفته: ۱/۱۴۰، حكمة صلاة القصر ،ط: انصاری کتب خانه بازار كتاب فروشی كابل، والاصل الثالث انه ليس كل حرج يرخص لاجله فان وجوه الحرج كثيرة والرخصة في جميع ذلک تفضي الى اهمال الطاعة، والاستقصاء في ذلک ينفي العناء و مقاساة التعب وهو المعرف لا نقياد الشرع واستقامة النفس، فاقتضت الحكمة ان لا يدور الكلام الا على وجوه كثر وقوعها وعظم الابتلاء بها لا سيما في قوم نزل القرآن بلغتهم، وتعينت الشريعة في عاداتهم، ولا ينبغي ان يجاوز من ملاحظة كون الطاعة موثرة بالخاصية متىٰ امكن، ولذلک شرع القصر في السفر دون الاكساب الشاقة ودون الزراع والعمال ،وجوز للمسافر المترفة ما جوز لغير المترفة، الخ، حجة الله البالغة: ۱/۱۰۳ ـ ۱۰۴، باب اسرار القضاء والرخصة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي .

(۲)والقضاء فعل الواجب بعد وقته. الدر مع الرد: ۲/۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۲/۱۳۹، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته. و: ۲/۷۹، ط: سعيد كراجي.

نفل اور سنت کی قضاء بھی واجب ہے جو شروع کر کے فاسد کر دی گئی ہے، (۱) کیونکہ نفل نماز شروع کرنے کے بعد واجب ہو جاتی ہے، فاسد کرنے کی صورت میں دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے، اگر وقت کے اندر اندر نہیں پڑھا تو وقت نکلنے کے بعد بھی پڑھنا لازم ہے۔ (۲)

سنت موکدہ اور نفل نماز اگر وقت کے اندر اندر ادا نہیں کی تو وقت گذرنے کے بعد قضاء کے طور پر ادا نہیں کی جاسکتی کیونکہ سنت اور نفل کی قضاء نہیں ہے، بلکہ تلافی کے طور پر سنت اور نفل نمازوں کی قضاء کی غرض سے جو نماز پڑھی جائے گی وہ قضاء نہیں ہوگی بلکہ مستقل علیحدہ نماز ہوگی۔ (۳)

قضاء ادا کرنے کی آسان صورت

قضاء نماز ادا کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ ہر ایک نماز کے ساتھ وہی نماز قضاء پڑھے، جتنے سال کی نماز فوت ہوئی ہے، اتنے سال تک ہر ایک نماز کے ساتھ وہی نماز قضاء پڑھے۔ (۴)

قضاء اقامت کی حالت میں ہوئی

''اقامت کی حالت میں نماز قضاء ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة: لف نشر مرتب ،الدر مع الرد: ۶۶/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچي. (قوله والواجب) كالمنذورة والمحلوف عليها وقضاء النفل الذي افسده، شامي: ۶۶/۲، باب قضاء الفوائت،ط:سعيد كراچي.هندية: ۱۲۱/۲، الباب الحادي عشر ،ط: حقانيه ملتان. البحر الرائق: ۱۴۱/۲، باب قضاء الفوائت ، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

(۲) اما الاول فقد قال اصحابنا اذا شرع في التطوع يلزمه المضي فيه واذا افسده يلزمه القضاء، بدائع الصنائع: ۲۹۰/۱، فصل في صلاة التطوع، وكذا في الهندية: ۱۱۳/۱، الباب التاسع في النوافل، هداية: ۱۴۸/۱، باب النوافل فصل في القراءة.

(۳) (قوله ولم تقض الا تبعا) اى لم تقض سنة الفجر الا اذا فاتت مع الفرض، فتقضى تبعا للفرض سواء قضاها مع الجماعة او وحده لان الاصل في السنة ان لا تقضى لاختصاص القضاء بالواجب ، البحر الرائق: ۷۴/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي، البناية: ۱۴۷/۳، باب ادارك الفريضة، الهداية: ۱۳۲/۱ ،باب ادراك الفريضة.

(۴) فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۲۶۶/۱ ،ط: دار الاشاعت كراچي.وكذا في فتاوىٰ حقانيه: ۲۹۶/۳ اشاعت كرده، جامعه اكوڑه خٹك نوشهره پاكستان.

قضاء پڑھتے وقت نماز کی تعیین ضروری ہے

اگر کسی آدمی کی بہت ساری نمازیں قضاء ہو چکی ہیں تو وہ معاف نہیں ہوں گی، ان نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے، اور قضاء پڑھتے وقت کونسی نماز پڑھ رہا ہے اس کی تعیین کرنا ضروری ہے مثلاً اس طرح کہے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں جو سب سے پہلے مجھ سے قضاء ہوئی ہے پھر اس کے بعد بھی یہ نیت کرے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں کہ جو سب سے پہلے قضاء ہوئی۔(۱)

یا یوں کہے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں کہ جو سب کے اخیر میں مجھ سے قضاء ہوئی ہے پھر اس کے بعد یہ نیت کرے کہ میں اس فجر کی قضاء پڑھتا ہوں جو اس سے پہلے مجھ سے قضاء ہوئی تھی، اسی طرح ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں بھی متعین کرے۔(۲)

قضاء کا خیال نہ رہا

اگر وقتی نماز شروع کرتے وقت قضاء نماز کا خیال نہیں تھا، وقتی نماز شروع کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے پہلے قضاء نماز کا خیال آیا تو یہ وقتی نماز نفل ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

(۱،۲) کثرت الفوائت ، نوی اول ظهر علیه او آخره الدر المختار: (کثرت الفوائت الخ) مثاله: لو فاته صلاة الخمیس والجمعة والسبت فاذا قضاها لا بد من التعیین لان فجر الخمیس مثلا غیر فجر الجمعة، فان اراد تسهیل الامر، یقول اول فجر مثلا ،فانه اذا صلاه یصیر ما یلیه اولا او یقول آخر فجر فان ما قبله یصیر آخرا، ولا یضره عکس الترتیب لسقوطه بکثرة الفوائت، رد المحتار: ۲/۷٦، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، مطلب اذا اسلم المرتد هل تعود حسنة ام لا، ط:سعید کراچی. المحیط البرهانی: ۲/۹۹، کتاب الصلاة، الفصل العشرون فی قضاء الفائتة من المسائل المتفرقة، ط: المکتبة الغفاریة کوئٹه. التاتارخانیة: ۲/٦٦، کتاب الصلاة، قضاء الفائتة، ط:ادارة القرآن کراچی.

(۳) والاصل فی لزوم الترتیب قوله صلی الله علیه وسلم "من نام عن صلاة او نسیها فلم یذکرها الا وهو یصلی مع الامام فلیصل التی هو فیها(وتکون له نافلة) ثم لیقض التی تذکر ، ثم لیعد التی صلی مع الامام، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۴۴۱، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی کراچی. هندیة: ۱/۱۲۲ ، باب قضاء الفوائت، ط: ماجدیه ، حلبی کبیر،ص: ۵۲۹، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

قضاء کرنا گناہ ہے

عذر کے بغیر نماز کو اپنے وقت پر ادا نہ کرنا اور قضاء کرنا کبیرہ گناہ ہے، اگر کسی نے نماز کو اپنے وقت پر ادا نہیں کیا تو وہ نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ ان نمازوں کو حساب کر کے ادا کرنا بھی ضروری ہے اور ساتھ ساتھ سچے دل سے توبہ استغفار کرنا بھی ضروری ہے، حج عمرہ یا صدقہ خیرات کرنے سے فوت شدہ نماز معاف نہیں ہوگی۔ (۱)

قضاء کی تمام نمازیں پڑھنے کی وقت میں گنجائش نہیں

اگر کسی کے ذمہ ایک سے زائد نمازوں کی قضاء ہے اور وقت میں تمام قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش نہیں بلکہ بعض قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس صورت میں بھی صحیح قول کے مطابق ترتیب ساقط ہو جاتی ہے اس پر یہ ضروری نہیں ہوگا کہ وقت میں جس قدر قضاء نمازیں پڑھنے کی گنجائش ہے پہلے ان کو ادا کرے پھر اس کے بعد وقتی نماز پڑھے مثلاً کسی کی عشاء کی نماز قضاء ہوئی تھی اور فجر کو ایسے تنگ وقت میں اٹھا کہ صرف پانچ رکعت پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس پر ضروری نہیں کہ پہلے وتر کی نماز پڑھے پھر صبح کی نماز پڑھے بلکہ وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے فجر کی فرض نماز پڑھنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ (۲)

---

(۱) وفی کشف الاسرار: ان المثلية فی القضاء فی حق ازالة المأثم لا فی احراز الفضيلة آه والظاهر ان المراد بالمأثم ترک الصلاة، فلا يعاقب عليها اذا قضاها واما اثم تاخيرها عن الوقت التی هو كبيرة فباق لا يزول بالقضاء المجرد عن التوبة بل لا بد منها،البحر الرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی. طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قديمی، رد المحتار: ۲/ ۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولو تعددت الفائتة ،والوقت يسع بعضها مع الوقتية سقط الترتيب فی الأصح، مراقی الفلاح مع الطحطاوی،ص: ۴۴۳، باب قضاء الفوائت، ط: قديمی كراچی. "(قوله ولو لم يسع الوقت كل الفوائت، فالاصح جواز الوقتية) صورته عليه العشاء والوتر مثلا ثم لم يصل الفجر حتیٰ بقی من الوقت ما يسع الوتر مثلا وفرض الصبح فقط ولم يسع الصلوٰت الثلاث فظاهر كلامهم ترجيح انه لا تجوز صلاة الصبح ما لم يصل الوتر، وصرح فی المجتبیٰ بأن الاصح جواز الوقتية ،رد المحتار: ۲/ ۶۷، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲/ ۸۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی.

قضاء مقرر ہونے کی وجہ

''رخصت مقرر ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قضا نماز اعلان کے ساتھ ادا کرنا

قضاء نماز اعلان کر کے ادا کرنا گناہ ہے، بلکہ قضاء نماز اس طرح ادا کرنا چاہیئے کہ لوگوں کو اس کا پتہ نہ چلے کیونکہ نماز قضاء کرنا گناہ ہے اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔(۱)

قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہو جائے

اگر کسی نے مثلاً ظہر کی نماز نہیں پڑھی اور عصر کی جماعت شروع ہو چکی ہے، تو اگر یہ شخص صاحب ترتیب ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ظہر کی نماز پڑھے، اور اگر صاحب ترتیب نہیں ہے تو پہلے عصر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے پھر اس کے بعد ظہر کی قضاء پڑھے۔(۲)

---

(۱)(قوله: وينبغي الخ) تقدم في باب الاذان أنه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلله الشارح بما هنا من أن التاخير معصية فلا يظهرها، وظاهره أن الممنوعة هو القضاء مع الاطلاع عليه، سواء كان في المسجد أو غيره كما أفاده في المنح. شامي (۲/۷۷) باب قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۲۵، باب قضاء الفوائت، ط: حقانية، البحر (۲/۱۲۰) باب قضاء الفوائت، ط: دار الكتب العلمية بيروت و (۲/۹۰) تتمة. ط: سعيد. شامي (۱/ ۳۹۱) باب الاذان ط: سعيد، حلبي كبير ص: ۵۳۴، قضاء الفوائت، ط: سهيل.

(۲)(الترتيب بين الفائتة) القليلة وهي ما دون ست صلوات (و) بين (الوقتية) المتسع وقتها مع تذكر الفائتة لا زم ...... (ويسقط) الترتيب (باحد ثلاثة اشياء) ...... (و) الثالث (اذا صارت الفوائت) الحقيقة ،او الحكمية (ستا) لانه لو وجب الترتيب فيها لو قعوا في حرج عظيم وهو مدفوع بالنص، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۴۰ـ ۴۴۳، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچي. رد المحتار: ۲/۶۵ـ ۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي ،البحر الرائق: ۲/۷۹ـ ۸۴، باب قضاء الفوائت. ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۱ـ ۱۲۳، كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته.

(قوله والقضاء...) تنبيه لو خاف فوت جماعة الحاضرة قبل قضاء الفائتة ،فان كان صاحب ترتيب قضى، وان لم يكن فهل يقضي ليكون الاداء على حسب ما وجب ، وليخرج من خلاف مالك فان الترتيب لا يسقط عنده بالأعذار المذكورة عندنا أم يقتدى لاحراز فضيلة الجماعة مع جواز تاخير القضاء وامكان تلافيه ،قال الخير الرملي: لم اره، ثم نقل عن الشافعية اختلاف الترجيح

قضاء نماز پڑھنے کا طریقہ

قضاء نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو ادا نماز کا ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں، البتہ فرض اور واجب نماز یعنی وتر کی قضاء ہے، سنت اور نوافل کی قضاء نہیں ہے۔ (۱)

قضاء نماز پڑھنے کی حالت میں جماعت شروع ہوگئی

اگر قضاء نماز پڑھنے والا صاحب ترتیب ہے، اور قضاء نماز شروع کرنے سے پہلے ہی جماعت کی نماز شروع ہوگئی، تو اس صورت میں صاحب ترتیب کے لئے پہلے قضاء نماز پڑھ کر جماعت میں شامل ہونے کی اجازت ہوگی اس سے پہلے نہیں۔

اور جو آدمی صاحب ترتیب نہیں وہ پہلے قضاء نہ پڑھے بلکہ جماعت میں شامل ہوجائے، اور اگر قضاء نماز شروع کرنے کے بعد جماعت کی نماز شروع ہوگئی تو قضاء نماز کو پوری کر کے جماعت میں شامل ہوجائے، درمیان میں قضاء نماز کو ختم نہ کرے۔ (۲)

قضاء نماز جماعت سے پڑھے......

اگر جہری نماز قضاء ہوگئی ہے، اور جماعت کے ساتھ ادا کرنا چاہتے ہیں، تو امام بلند آواز سے قرأت کرے۔ (۳)

قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا

☆...... ہر نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا فرض ہے، بلا عذر تاخیر کرنا جائز نہیں، تاہم اگر کسی وجہ سے نماز قضاء ہوگئی تو جماعت کے ساتھ پڑھنا بھی سنت سے ثابت ہے جیسا کہ

=فيه، واستظهر الثاني، قلت ووجهه ظاهر، لان الجماعة واجبة عندنا او في حكم الواجب، ولذا يترك لاجلها سنة الفجر التي قيل عندنا بوجوبها الخ، شامي: ۲/۵۰، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۱) "كل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فيه يلزمه قضاؤها......... والقضاء فرض في الفرض وواجب في الواجب وسنة في السنة، هندية: ۱/۱۲۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية. ان الاصل في السنة ان لا تقضى لاختصاص القضاء بالواجب، البحر الرائق: ۲/۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. رد المحتار: ۲/۵۹، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عنوان "قضاء نماز باقی ہے، جماعت کھڑی ہوجائے" کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) "قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا" عنوان کی آخری نمبر کی تخریج کو دیکھیں۔

''جنگ خندق''(۱)اور''لیلۃ التعریس''(۲)میں قضاء نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا ثابت ہے۔

☆......اگر چند لوگوں کے ایک وقت یا چند اوقات کی نماز قضاء ہوگئی، تو ان کو چاہئے کہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ ادا کریں، اگر بلند آواز کی نماز ہے تو بلند آواز سے قرأت کی جائے، اور اگر آہستہ آواز کی نماز ہے تو آہستہ سے قرأت کرے۔(۳)

---

(۱)عن عبد الله بن مسعود قال: ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتىٰ ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر، ثم اقام فصلى العصر، ثم أقام فصلى المغرب، ثم أقام فصلى العشاء" جامع الترمذي: ۱/۴۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدأ ،ط: سعيد كراچي.

" عن جابر بن عبدالله ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه جاء يوم الخندق بعد ما غربت الشمس فجعل يسب كفار قريش، قال: يا رسول الله ما كدت اصلي العصر حتىٰ كادت الشمس تغرب فقال النبي صلى الله عليه وسلم: والله ما صليتها ، فقمنا الى بطحان فتوضأ للصلاة وتوضانا لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب، صحيح البخاري: ۱/۸۳ـ ۸۴، كتاب الصلاة، باب من صلى بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت، ط: قديمي كراچي.

(۲) عن عبد الله بن ابي قتادة عن ابيه قال: سرنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فقال بعض القوم: لو عرست بنا يا رسول الله ! قال : اخاف ان تناموا عن الصلاة، قال بلال: انا اوقظكم : فاضطجعوا واسند بلال ظهره الى راحلته فغلبته عيناه فنام فاستيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد طلع حاجب الشمس فقال : يا بلال اين ما قلت ؟ قال ما القيت على نومة مثلها قط ، قال: ان الله قبض ارواحكم حين شاء وردها عليكم حين شاء، يا بلال ، قم فاذن بالناس للصلاة، فتوضأ فلما ارتفعت الشمس وابياضت قام فصلى، صحيح البخاري: ۱/۸۳، كتاب الصلاة، باب الاذان بعد ذهاب الوقت ، ط: قديمي كراچي.

(۳)" ومتىٰ قضى الفوائت ، ان قضاها بجماعة فان كانت صلاة يجهر فيها يجهر فيها الامام بالقراء ة وان قضاها وحده يتخير بين الجهر والمخافة والجهر افضل، ويخافت فيما يخافت فيه حتما، هندية: ۱/۱۲۱، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه. التاتارخانية : ۱/۷۶۷، كتاب الصلاة قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچي، رد المحتار: ۱/۵۳۲ـ ۵۳۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل في القراء ة، ط: سعيد كراچي.

قضاء نماز کا فدیہ

اگر بالغ ہونے کے بعد نماز نہیں پڑھی ،تو بعد میں ان نمازوں کا پڑھنا ضروری ہے اگر کسی وجہ سے زندگی میں نہیں پڑھ سکا تو فدیہ دینے کی وصیت کر کے جانا چاہئے، (۱) نماز کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں ہے، موت کے بعد دینا صحیح ہے، اس سے ان شاء اللہ عذاب سے بچ جائے گا۔ (۲)

اور فدیہ فی نماز ایک صدقہ فطر کے برابر ہے، اور روزانہ وتر کے ساتھ چھ نمازیں ہیں تو فدیے بھی چھ ہیں اور ایک صدقہ فطر تقریباً دو کلو آٹا یا اس کی قیمت ہے۔ (۳)

قضاء نماز کس وقت پڑھنا منع ہے

دن رات ۲۴ گھنٹے میں تین اوقات ایسے ہیں کہ جن میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز

---

(۱) وهي ..... واجبة بالزكاة والصيام والصلاة، التي فرط فيها، الدر المختار مع الرد: ۶/۶۴۸، كتاب الوصايا ،ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۶/۲۲۳، كتاب الوصايا ، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)" (قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح) في التاتارخانية: عن التتمة: سئل الحسن بن علي عن الفدية عن الصلاة، في مرض الموت هل تجوز؟ فقال لا ...... وفي القنية : ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم آه، رد المحتار: ۲/۷۴، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشيديه كوئٹه. وفي القرآن " ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء".

(۳) ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر كالفطرة وكذا حكم الوتر والصوم، الدر المختار مع الرد: ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۹۰، قبيل باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي و (۲/۱۶۰) ط: رشيدية.هندية: ۱/۱۲۵، ط: رشيديه كوئٹه.

نہیں، نہ قضاء نہ نفل سب ناجائز ہیں، اور وہ تین اوقات یہ ہیں:

۱......سورج طلوع ہونے کے وقت، یہاں تک کہ سورج بلند ہوجائے، اور دھوپ کی زردی باقی نہ رہے، اور اشراق کا وقت ہوجائے۔

۲......سورج غروب ہونے سے پہلے جب سورج کی دھوپ زرد ہوجائے، اس وقت سے لیکر آفتاب غروب ہونے تک قضاء نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ اگر اس دن کی عصر کی نماز اب تک نہیں پڑھی تو اس وقت میں بھی پڑھ لینا ضروری ہے، قضاء کرنا گناہ ہے۔

۳......زوال کا وقت، یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے۔

ان تین اوقات میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ اس دن کی عصر کی نماز اگر اب تک نہیں پڑھی تو اس وقت پڑھ لینا ضروری ہے، (۱) ان تین اوقات کے علاوہ وہ تین اوقات ہیں جن میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، قضاء نماز اور سجدہ تلاوت کی اجازت ہے، وہ تین اوقات یہ ہیں:

(۱) صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے صرف سنت پڑھی جاتی ہے کوئی نفل نماز اس وقت جائز نہیں (۲) فجر کی نماز کے بعد سے آفتاب طلوع ہونے تک (۳) عصر کی نماز کے بعد سے غروب تک۔

---

(۱) "ثلاث ساعات لا تجوز فیها المکتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة: اذا طلعت الشمس حتیٰ ترتفع، وعند الانتصاف الی ان تزول وعند احمرار ها الی ان تغیب الا عصر یومه ذلک فانه یجوز اداؤه عند الغروب، .... ولا یجوز فیها قضاء الفرائض والواجبات الفائتة عن اوقاتها، کالوتر، هندیة: ۱/ ۵۲، کتاب الصلاةِ الباب الاول فی المواقیت، الفصل الثالث فی بیان الاوقات التی لا تجوز فیها الصلوٰة وتکره فیها،، ط: رشیدیه کوئٹه. مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۱۸۵ ــ ۱۸۷، کتاب الصلوٰة، فصل فی الاوقات المکروهة، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۹،۔ ۲۵۰، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

ان تین اوقات میں نفل نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضو، نہ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز، البتہ قضاء نماز ان اوقات میں جائز ہے،(۱) لیکن یہ ضروری ہے کہ ان اوقات میں قضاء نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے، بلکہ تنہائی میں پڑھے۔(۲)

قضاء نماز کی تعداد ایک ہے

اگر کسی آدمی کی کوئی ایک نماز قضاء ہوگئی ہے، اور قضاء نماز یاد ہونے اور وقت میں پڑھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود قضاء نماز نہیں پڑھی اور اس کے بعد اس نے پانچ نمازیں اور پڑھ لی ہیں، تو پانچویں نماز کا وقت گذر جانے کے بعد اس کی پانچوں نمازیں صحیح ہوجائیں گی، اس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں قضاء کے حکم میں ہیں، اور شروع کی ایک قضاء حقیقۃً قضاء ہے سب مل کر پانچ نمازوں سے زیادہ قضاء ہوگئیں، اور ترتیب ساقط ہوگئی،

---

(۱) " (قوله عن التنفل بعد صلاة الفجر والعصر لا عن قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلاة جنازة) اى منع عن التنفل في هذين الوقتين قصدا ...... واقتصر على الثلاثة ليفيد ان بقية الواجبات من الصلاة داخل في النفل فيكره فيهما كالمنذور خلافا لابي يوسف وما شرع فيه من النفل ثم افسده وركعتي الطواف .... واطلق في التنفل فشمل ماله سبب وما ليس له فتكره تحية المسجد فيهما ......(وبعد طلوع الفجر باكثر من سنة الفجر) " البحر الرائق: ۱/ ۲۵۱ ـ ۲۵۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۱۸۸ ـ ۱۹۰، كتاب الصلاة، فصل في الاوقات المكروهة ، ط: قديمي، هندية: ۱/ ۵۲، الباب الاول في المواقيت الفصل الثالث في الاوقات التي لا تجوز فيها الصلوة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)" ويكره قضاؤها فيه لان التاخير معصية فلا يظهرها)...ويظهر من التعليل ان المكروه قضاؤها مع الاطلاع عليها ولو في غير المسجد " رد المحتار: ۱/ ۳۹۱، كتاب الصلوة، باب الاذان، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۵۳۴، قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۹۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

اوران نمازوں کوترتیب کے خلاف ادا کرنا درست ہوگیا۔(۱)

قضاءنماز کی نیت

قضاءنماز کی نیت یہ ہے کہ مثلا جتنی فجر کی نمازیں قضاء کی ہیں ان میں سے پہلی فجر کی نمازادا کرر ہاہوں "اللّٰــه اكبــر" یامثلا جتنی ظہر کی نماز قضاء ہیں ان میں سے پہلی ظہر کی نمازادا کرر ہاہوں اللہ اکبر،اسی طرح نیت کر کے نمازادا کرتا رہے،جب آخری نماز ہوتو یہ نیت کرے کہ میں فوت شدہ نمازوں میں سے آخری فجر کی نماز پڑھ رہاہوں اللہ اکبر، اسی طرح نیت کرے۔(۲)

(۱)فنقول لو صلى فرضا ذاكراً ان عليه فائتة قبله فسد فرضه فسادا موقوفا عند ابى حنيفة، وباتا عندهما ومعنى الوقف عنده انه ان لم يقض الفائتة حتىٰ صلى ستا وهو ذاكر لها اعاد الكل صحيحا مثاله فاته صلوٰة الفجر فصلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر من اليوم الثانى وهو ذاكر الفائتة فى كل واحدة منها فهٰذه الخمس فاسدة فسادا موقوفا عنده فان صلى الظهر من اليوم الثانى قبل ان يقضى الفائتة صحت الظهر والخمس التى قبلها ، حلبى كبير،ص: ۵۳۰، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور،البحر الرائق: ۸۸/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى و ۱۵۶/۲ ، ط: رشيدية، فتح القدير: ۴۸۸/۱، باب قضاء الفوائت، ط: مصطفىٰ البابى الحلبى مصر، فتاوىٰ شامى: ۶۸/۲ ـ ۶۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى.

(۲) "(كثرت الفوائت نوى اول ظهر عليه او آخره)مثاله لو فاته صلاة الخميس والجمعة والسبت فاذا قضاها لا بد من التعيين لان فجر الخميس مثلا غير فجر الجمعة ، فان اراد تسهيل الامر ، يقول اول فجر مثلا فانه اذا صلاه يصير ما يليه اولا او يقول آخر فجر ، فان ماقبله يصير آخرا ، ولا يضره عكس الترتيب لسقوطه بكثرة الفوائت، رد المحتار: ۷۶/۲، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچى،المحيط البرهانى: ۹۹/۲، كتاب الصلاة، الفصل العشرون فى قضاء الفائتة من المسائل المتفرقة ط: المكتبة الغفارية، تاتارخانية ۷۶۶/۲ كتاب الصلاة، قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچى، هندية: ۶۶/۱ ، كتاب الصلوٰة، الباب الثالث فى شروط الصلوٰة، الفصل الرابع فى النية، ط: رشيدية كوئته.

واضح رہے کہ قضاء ادا کی نیت سے اور ادا قضاء کی نیت سے بھی ادا ہو جاتی ہے۔(۱)

قضاء نماز کے لئے اذان دینا

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں تنہا قضاء نماز پڑھنا چاہے، تو اس آدمی کے لئے اذان اور اقامت کہنا شریعت سے ثابت نہیں، اس لئے اذان اور اقامت کے بغیر قضاء پڑھے۔(۲)

☆......اگر قضاء نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے، اور باقی نمازوں کے لئے اذان کہنا یا نہ کہنا ان کے اختیار میں ہے، البتہ اقامت ہر نماز کے شروع میں کہی جائے۔(۳)

(۱) لصحة القضاء بنية الاداء كعكسه هو المختار، رد المحتار: ۱/ ۴۲۲، باب شروط الصلاة، مطلب يصح القضاء بنية الاداء وعكسه، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/ ۲۷۹، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲)(و) يسن ان (يؤذن ويقيم لفائتة) رافعا صوته لو بجماعة او صحراء لا ببيته منفردا... (ولا يسن) ذلك ......فيما يقضى من الفوائت في مسجد ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۹۱،باب الاذان ،ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۱/ ۵۲۳، كتاب الصلوة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي. ،واذا كانوا قد صرحوا بان الفائتة لا تقضى في المسجد لما فيه من اظهار التكاسل في اخراج الصلاة عن وقتها فالواجب الاخفاء فالاذان للفائتة في المسجد اولىٰ بالمنع ، البحر الرائق: ۱/ ۲۶۲ ، كتاب الصلاة، باب الاذان ، ط: سعيد كراچي.

(۳) وان فاتته صلوات اذن للاولى واقام وكان مخير في الباقي ان شاء اذن واقام وان شاء اقتصر على الاقامة كذا في الهداية، عالمگيری: ۱/ ۵۵ الباب الثاني في الاذان، ط: حقانيه شامی (۱/ ۳۹۰) باب الاذان، ط: سعيد تاتارخانية : ۱/ ۵۲۴، نوع آخر في من يقضى الفوائت يقضيها باذان واقامة او بغيرهما ط: ادارة القرآن كراچي. (وكذا) يسان (لاولىٰ الفوائت) لا لفاسدة ويخير فيه للباقي لو في مجلس وفعله اولىٰ ، ويقيم للكل. الدر المختار: اى لا يخير في الاقامة للباقي، بل يكره تركها، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۹۱، باب الاذان ، مطلب في اذان الجوق ، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۲، باب الاذان، ط: سعيد كراچي.

قضاء نماز کے لئے اقامت کہنا

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں تنہا نماز پڑھنا چاہے تو اس آدمی کے لئے اذان اور اقامت شریعت سے ثابت نہیں، اس لئے اذان اور اقامت کے بغیر پڑھے۔(۱)

☆......اور اگر قضاء نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہی جائے، اور باقی نمازوں کے لئے اقامت کہنا کافی ہے، اذان دینے کی ضرورت نہیں۔(۲)

قضاء نمازوں کا فدیہ کب ادا کیا جائے

قضاء نمازوں کا فدیہ زندگی میں ادا کرنا صحیح نہیں، بلکہ زندگی میں قضاء نمازوں کا ادا کرنا ہی لازم ہے، (۳) ہاں اگر کوئی شخص ایسی حالت میں مرگیا ہے کہ اس کے ذمہ قضاء نمازیں رہ گئیں، اور وہ زندگی میں ادا نہ کرسکا، تو اب موت کے بعد فدیہ دینا جائز ہوگا، اگر اس نے فدیہ دینے کی وصیت کی اور ترکہ (میراث) میں کچھ چھوڑ کر گیا ہے، تو اس صورت میں ترکہ کے ایک تہائی حصے سے جتنا فدیہ ادا ہوسکتا ہے اتنا فدیہ ادا کرنا وارثوں پر لازم ہوگا، اگر وارث فدیہ ادا نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے کیونکہ اس نے وصیت کی اور ترکہ میں مال

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة. رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة. رقم ۳ فی الصفحة السابقة

(۳)"(قوله ولو فدى عن صلاته في مرضه لا يصح) في التتارخانية عن التتمة: سئل الحسن بن علي عن الفدية عن الصلاة، في مرض الموت هل تجوز؟ فقال: لا ...... وفي القنية: ولا فدية في الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم آه، رد المحتار: ۲/۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشيدية كوئٹه.

وجائیداد بھی چھوڑ کر گیا ہے۔(۱)

اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو وارثوں کے لئے فدیہ ادا کرنا واجب تو نہیں ہوگا البتہ اگر تمام وارث عاقل و بالغ ہیں اور سب خوشی سے اجتماعی طور پر، یا اپنے اپنے حصے سے انفرادی طور پر فدیہ ادا کریں گے تو میت پر احسان ہوگا امید ہے کہ اس کا بوجھ اتر جائے گا۔(۲)

اور ہر نماز کا فدیہ صدقۂ فطر کی طرح تقریباً دوکلو گندم یا آٹا یا اس کی قیمت ہے، اور قیمت میں اس دن کا اعتبار ہے جس دن فدیہ ادا کیا جائے گا اور روزانہ وتر سمیت چھ نمازوں کا فدیہ ادا کیا جائے گا۔(۳)

قضاء نمازوں کا کفارہ

فوت شدہ نمازوں کا فدیہ یا کفارہ ان نمازوں کو ادا کرنا ہے، اور ادا کرنے کے بعد تاخیر کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے اس سے توبہ بھی کرنا ہے، زندگی میں قضاء نمازوں کے بدلہ میں صدقہ دینے سے کچھ بھی نہیں ہوگا، اس لئے ان نمازوں کو ادا کرنا ہر حال میں لازم ہے،(۴) ہاں صدقہ کرنے کی صورت میں اللہ کے غصے میں کمی آئے گی۔(۵)

(۱،۲) ومن مات وعليه صلوات فاوصى بمال معين يعطي لكفارة صلواته لزم و يعطي لكل صلاة كالفطرة وللوتر كذلك وكذا الصوم كل يوم وانما يلزم تنفيذها من الثلث وان لم يوص وتبرع به بعض الورثة جاز حلبي كبير، ص: ۵۳۵ فصل فى قضاء الفوائت ط، سهيل اكيدمى، ردالمحتار: ۲/۷۲-۷۳ باب قضاء الفوائت ط: سعيد. هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلوة، الباب الحادى عشر قضاء الفوائت ط، رشيدية. البحر الرائق: ۲/۹۱، باب القضاء الفوائت ط: سعيد.

(۳) واذا مات الرجل وعليه صلوات فائتة فاوصى بان تعطى كفارة صلواته يعطي لكل صلاة نصف صاع من بر وللوتر نصف صاع عالمگيرى: ۱/۱۲۵ باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية. البحر الرائق: ۲/۹۱، تتمة، ردالمحتار: ۲/۷۲-۷۳ باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۴) (عنوان قضاء نمازوں کا کفارہ کب ادا کیا جائے) اور ''قضاء عمری'' کے تحت حواشی ملاحظہ کریں۔

(۵) عن انس عنه قال قال رسول الله ﷺ ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء.

قضاء نمازوں کی ترتیب یاد نہیں

اگر کسی آدمی کی کچھ نمازیں مختلف دنوں میں قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو ترتیب یاد نہیں مثلاً کسی دن کی ظہر، اور کسی دن کی عصر، اور کسی دن کی مغرب قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو یہ بھی یاد نہیں کہ پہلے کون سی نماز قضاء ہوئی تھی، تو اس صورت میں ان کی آپس کی ترتیب ساقط ہو جائے گی، اس صورت میں جس کو چاہے پہلے ادا کرے، چاہے پہلے ظہر کی قضاء پڑھے یا عصر کی یا مغرب کی سب صحیح ہیں۔(۱)

قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو

''ترتیب ساقط ہو جاتی ہے'' عنوان کے تحت نمبر ۳ کو دیکھیں۔

قضاء نمازوں کی تعداد یاد نہیں

اگر قضاء نمازوں کی تعداد زیادہ ہے، شمار کرنا مشکل ہے، تو اس صورت میں اچھی طرح سوچ سمجھ کر ایک صحیح تخمینہ اور اندازہ لگانا چاہیئے، اور اس کے مطابق حساب کر کے ادا کر لینا چاہئے۔(۲)

مثلاً ایک شخص تیرہ یا چودہ سال کی عمر میں بالغ ہوا، اور اس نے چار پانچ سال تک نماز نہیں پڑھی، یا کبھی پڑھی اور کبھی چھوڑ دی، اور یہ مدت اس شخص کے اندازہ میں مثلاً چار سال کی ہوئی، تو اس شخص کو اپنے گمان کے مطابق اتنے ہی سالوں کی نماز ادا کرنا ضروری ہوگا۔

= مشکاۃ المصابیح : ۱/ ۱۶۸، کتاب الزکاۃ باب فضل الصدقۃ، الفصل الثانی ،ط: قدیمی.

(۱) ولو ترک الظهر والعصر من یومین ولا یدری ایتهما ترک اولا تحری فان لم یکن له رای... قالوا: لا نأمره الا بالتحری ویسقط عنه الترتیب. عالمگیری: ۱/ ۱۲۲، قضاء الفوائت،ط: حقانیة. ردالمحتار: ۲/ ۶۸، کتاب الصلاۃ، قضاء الفوائت، مطلب فی تعریف الاعادۃ، ط: سعید کراچی.

(۲) من لا یدری کمیة الفرائض یعمل باکبر رأیه فان لم یکن له رای یقضی حتی یتیقن انه لم یبق علیه شیئ. طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۷، باب قضاء الفوائت. ط: قدیمی کراچی.

دوسری مثال یہ ہے کہ ایک شخص کی عمر مثلاً پچاس سال ہے، اور وہ پندرہ سال میں بالغ ہوا اور اس نے تیس سال کی عمر میں نماز شروع کی، تو اس کے ذمہ پندرہ سال کی نماز باقی ہے، اور اس آدمی کے لئے پندرہ سال کی قضاء پڑھنا ضروری ہوگا۔

اگر کسی آدمی کے ذمے کسی کا قرض ہے، اور اس کی تعداد یاد نہ ہو کہ کتنی رقم قرض ہے تو اندازہ کر کے ہی اس کو دیا جاتا ہے، تاکہ اس کے ذمہ میں کچھ باقی نہ رہے، ایسا ہی سوچ کر فوت شدہ نمازوں کی تعداد کا اندازہ لگالے اور اس حساب سے ادا کرتا رہے، اور اندازہ سے جو حساب لگایا گیا ہے اس سے کم ادا نہ کرے بلکہ زیادہ ادا کرنے کی کوشش کرے۔(۱)

قضاء نمازوں میں تاخیر کرنا

اگر کسی آدمی نے بالغ ہونے کے بعد بہت ساری نمازیں نہیں پڑھیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً ان نمازوں کو ادا کرلے، بلا عذر تاخیر نہ کرے، موت وحیات کا کچھ پتہ نہیں ہے، ہاں اگر عذر کی وجہ سے فوت شدہ نمازوں کو دیر سے ادا کرنا چاہے تو گنجائش ہے، جس طرح اور جتنی فرصت ملے تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرسکتا ہے،(۲) باقی تمام فوت شدہ نمازوں کو پڑھنا ضروری ہے، اگر زندگی میں تمام فوت شدہ نمازوں کو ادا نہ کرسکا تو فدیہ

---

(۱) الاحتیاط واجب فی العبادات. هندية: ۱/۱۲۴، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۲) ويجوز تأخير الفوائت وان وجبت على الفور لعذر السعي على العيال وفي الحوائج على الاصح. الدر المختار مع الرد: ۲/۷۳، باب قضاء الفوائت، ط: سعید. البحر الرائق: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید. طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی.

دینے کے لئے وصیت کر کے جانا ضروری ہے۔(۱)

قضاء نماز ہے تو نوافل پڑھے یا نہ پڑھے

اگر کسی آدمی کے ذمہ قضاء نمازیں ہیں، تو جلد از جلد قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئیں بلکہ ایسے آدمی کو عام نوافل کی بجائے قضاء نمازیں پڑھ لینی چاہئے، کیونکہ آخرت میں نوافل کے بارے میں سوال وجواب نہیں ہوگا جبکہ فرض نماز کے بارے میں صرف سوال وجواب ہی نہیں بلکہ سزا بھی ہوگی۔(۲)

قضاء نمازیں چھپ کر ادا کرے

قضاء نماز پڑھتے ہوئے دوسروں کو مطلع نہ کرے بلکہ چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے، کیونکہ نماز اپنے وقت پر نہ پڑھنا بہت بڑا گناہ ہے، اور گناہ کو ظاہر کرنا بھی گناہ ہے، اس لئے قضاء نماز کو چھپ کر پوشیدہ طور پر پڑھے۔ فتاویٰ شامی میں ہے کہ قضاء نماز علی الاعلان

---

(۱) قوله ولومات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة أى بان كان يقدر على ادائها ولوبالايماء فيلزمه الايصاء بها والافلايلزم وان قلت. ردالمحتار: ۲/ ۷۲، باب قضاء الفوائت. ط: سعيد، ردالمحتار: ٦/ ٦٤٨، كتاب الوصايا، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ٦/ ٤٤٣، كتاب الصلاة. ط: رشيدية كوئته.

(۲) والاشتغال بقضاء الفوائت اولى واهم من النوافل الاالسنة المعروفه وصلاة الضحى وصلاة التسبيح والصلاة التى وردت فى الاخبارفتلك بنية النفل وغيرهابنية القضاء كذا فى المضمرات عن الظهيرية وفتاوى الحجة ومراده بالسنة المعروفه المؤكدة وقوله وغيرهابنية القضاء مراده به ان ينوى القضاء اذا اراد فعل غيرما ذكرفانه الاولى بل المتعين. طحطاوى على المراقى. ص: ٤٤٧، باب قضاء الفوائت، ط: قديمى. ردالمحتار: ۲/ ۷۴، قضاء الفوائت، ط: سعيد. هندية: ۱/ ۱۲۵ كتاب الصلاة، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته.

پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

قضاء ہوئی سفر میں

''سفر میں نماز قضاء ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قضائے عمری

انسان سے بالغ ہونے کے بعد جو نمازیں چھوٹ گئی ہیں، ان کی قضاء اس کے ذمے لازم ہے، صرف توبہ کر لینے سے وہ معاف نہیں ہوتیں، خواہ کتنی زیادہ ہوں، (۲) البتہ وہ روزانہ پانچ نمازوں کی قضاء کرنا شروع کردے اور جب زیادہ پڑھنے کا موقع ملے تو زیادہ بھی پڑھے اور ساتھ ساتھ یہ وصیت بھی کردے کہ جو نمازیں میں اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں ان کا فدیہ میرے ترکہ سے ادا کیا جائے (۳) اور جتنی نمازیں رہ گئیں ہیں ان کا ٹھیک ٹھیک حساب کرکے ادا کرے، اور اگر ٹھیک ٹھیک حساب ممکن نہیں تو غالب گمان سے محتاط اندازہ لگائے اور اس کی قضاء شروع کردے۔(۴)

---

(۱) وینبغی ان لایطلع غیرہ علی قضائه لان التاخیر معصیة فلایظهرها وتقدم فی باب الاذان انه یکرہ قضاء الفائتة فی المسجد وعلله الشارح بماهنامن ان التاخیر معصیة فلایظهرها وظاهره ان الممنوع هوالقضاء مع الاطلاع علیه سواء کان فی المسجد اوغیرہ کماافادہ فی المنح قلت والظاهران ینبغی هنا للوجوب وان الکراهة تحریمیة لان اظهار المعصیة معصیة. شامی: ۲/۷۷، باب قضاء الفوائت: ۱/۳۹۱، باب الاذان ط: سعید، هندیة: ۱/۱۲۵، کتاب الصلاة، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه، البحر الرائق: ۲/۹۰، قضاء الفوائت، ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۵۳۴، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی

(۲) والتأخیر بلاعذر کبیرة لاتزول بالقضاء بل بالتوبة او الحج فالقضاء مزیل لاثم الترک لالاثم التاخیر، طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۰، باب قضاء الفوائت ط قدیمی. البحر الرائق: ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید.

(۳) وهی واجبة فی الزکاة وفدیة الصیام والصلاة التی فرط فیها. الدر المختار مع الرد: ۶/۶۴۸، کتاب الوصایا، ط: سعید. بدائع الصنائع: ۶/۲۲۳، کتاب الوصایا. ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) من لایدری کمیة الفوائت یعمل باکبر رأیه فان لم یکن له رای یقضی حتی یتیقن انه لم یبق علیه شیء طحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعید، ص: ۴۴۷، ط: قدیمی.

قضائے عمری کی ایک غلط صورت

بعض لوگ رمضان المبارک کے آخری جمعہ میں اذان کہہ کر پانچ نمازیں فجر سے عشاء تک قضا نمازوں کی نیت سے جماعت کے ساتھ پڑھاتے ہیں یا اکیلے ادا کرتے ہیں اور مغرب کی نماز تین رکعت کے بجائے چار رکعت پڑھ لیتے ہیں اور وتر کی بھی چار رکعت ادا کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح پانچ نمازیں ادا کرنے سے پوری زندگی کی قضا نماز ادا ہو جائے گی اور اس پر ایک حدیث بھی پیش کرتے ہیں اور وہ حدیث یہ ہے:

"من قضى خمس صلوات في آخر جمعة من رمضان كان جابراً صلوات سبعين سنة"

اور لیلۃ التعریس والی حدیث سے جماعت کے ساتھ قضا نماز پڑھنے پر استدلال کرتے ہیں۔

لیکن اس طرح کی قضائے عمری جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور چاروں اماموں کے اقوال سے ثابت نہیں ہے، یہ طریقہ سراسر غلط اور بدعت ہے، اور یہ لوگ جو حدیث نقل کرتے ہیں یہ حدیث نہیں ہے بلکہ غلط لوگوں نے بنا کر مشہور کر دیا ہے، ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "موضوعات کبیر" میں لکھا ہے:

"حديث من قضى صلوٰة من الفرائض في آخر الجمعة من شهر رمضان كان ذلك جابراً لكل صلاة فائتة في عمره إلى سبعين سنة باطل قطعا؛ لأنه مناقض للاجماع على ان شيئًا من العبادات لايقوم مقام فائتة سنوات"(۱)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ حدیث موضوع اور باطل ہے اور اجماع کے خلاف ہے کیونکہ اجماع ہے کہ ایک عبادت چند سالوں کی فوت شدہ عبادتوں کے قائم مقام نہیں ہو سکتی۔

علامہ عبدالحی لکھنوی رحمہ اللہ نے "الآثار المرفوعة في الاخبار الموضوعة" میں لکھا ہے کہ علامہ شوکانی نے بھی اس حدیث کو موضوع کہا ہے، اس کے بعد علامہ شوکانی نے اِن

(۱) موضوعات کبیر ص ۸۸، حدیث من قضی صلوۃ الخ، ط: محمدی لاہور۔

جھوٹے اور حدیث بنانے والے لوگوں کو بددعا دی ہے (۱)

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے اپنے رسالہ "العجالة النافعة" میں موضوع حدیث کے قرائن بیان فرماتے ہوئے پانچواں قرینہ یہ تحریر فرمایا ہے کہ وہ حدیث عقل کے تقاضے کے خلاف ہو اور شرعی قواعد اس کی تکذیب کرتے ہوں جیسا کہ قضاء عمری کی حدیث۔ (۲)

علامہ لکھنویؒ نے اس حدیث پر اپنے ایک مستقل رسالہ "ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان" میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ (۳)

اور لیلة التعریس کی حدیث سے اس قسم کی قضاء عمری کے جواز پر استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ اس حدیث کا اس قسم کی قضاء سے کسی بھی قسم کا تعلق نہیں، اس حدیث سے تو اتنی بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر کوئی وقتی نماز جماعت سے فوت ہو جائے تو جماعت بنا کر اس کی قضا ہو سکتی ہے خواہ وہ ایک نماز ہو یا چند نمازیں، جس طرح کہ غزوہ خندق میں واقعہ پیش آیا تھا۔

---

(۱) علامہ عبدالحی لکھنویؒ ملا علی قاریؒ کی عبارت نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں،
وذکره الشوکانی فی "الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة"...... وقال هذا موضوع بلاشک ولم اجده فی شئ من الکتب التی جمع مصنفوها فیها الاحادیث ولکن اشتهر عند جماعة من المتفقهة بمدینة صنعاء فی عصرنا هذا وصار کثیر منهم یفعلون ذلک ولا ادری من وضع لهم فقبح الله الکذابین، انتهی. الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة للعلامة اللکنوی ص ۸۵، حدیث القضاء العمری فی رمضان، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت، مجموعة رسائل اللکنوی: (۵/ ۷۱) ط: ادارة القرآن.

(۲) وقال العلامة الدهلوی فی رسالته العجالة النافعة عند ذکر قرائن الوضع: الخامس ان یکون مخالفا لمقتضی العقل، وتکذبه القواعد الشرعیة، مثل القضاء العمری ونحو ذلک انتهی. الآثار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة للعلامة اللکنوی ص ۸۵، حدیث القضاء العمری، ط: دار الکتب العلمیة، بیروت. مجموعة رسائل اللکنوی (۵/ ۷۱) ط: ادارة القرآن.

(۳) ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعة رمضان مع رسائل اللکنوی: ۲/ ۳۴۹ ط: ادارة القرآن.

نیز یہ لوگ اس موضوع اور باطل حدیث کا سہارا لے کر نماز فوت کرتے رہیں گے اور رمضان المبارک کے کسی آخری جمعہ کو پانچ وقت نماز قضا کی نیت سے پڑھ کر اپنے دلوں کو مطمئن کرتے رہیں گے، حالانکہ فقہاء کرام نے صاف لکھا ہے کہ نماز کو اپنے وقت سے تاخیر کرنا کبیرہ گناہ ہے، صرف قضا کرنے سے اس کا ازالہ نہیں ہوتا، ترک کرنے کا گناہ ختم ہو جاتا ہے اور تاخیر کرنے کا گناہ باقی رہتا ہے۔(۱)

قطرہ آتا ہے سجدہ میں

''سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قطرہ ٹپک جائے

اگر کوئی شخص قطرہ ٹپکنے کی وجہ سے معذور ہے، اور نماز کی حالت میں پیشاب کا قطرہ ٹپک جائے اور کپڑوں پر بھی لگ جائے تو معذور ہونے کی وجہ سے شرعاً معاف ہے، اس لئے اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہے، پڑھنا لازم ہے، نہ پڑھنے کا بہانہ بنانا غلط ہے۔(۲)

(معذور کی تفصیل کے لئے ''معذور'' کے عنوان کو دیکھیں)

---

(۱) اذا التاخیر بلاعذر کبیرة لاتزول بالقضاء بل بالتوبة، (قوله لا تزول بالقضاء) وانما یزول اثم الترک فلا یعاقب علیها اذا قضاها، واثم التأخیر باق. الدر مع الرد: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید، البحر: ۲/۷۹ باب الفوائت، ط: سعید.

(۲) وصاحب عذر من به سلس بول لایمکنه امساکه...... حکمه الوضوء لاغسل ثوبه ونحوه لکل فرض اللام للوقت......وان سال علی ثوبه فوق الدرهم جاز له ان لایغسله ان کان لوغسله تنجس قبل الفراغ منهای الصلاة. الدرمع الرد: ۱/۳۰۵-۳۰۶، کتاب الطهارة، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید، هندیة: ۱/۴۱، کتاب الطهارة، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة ومما یتصل بذلک احکام المعذور، ط: رشیدیة. البحر الرائق: ۱/۲۱۵، ۲۱۶، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید.

قطرے کا مریض

اگر قطرہ نکلنے کا گمان غالب ہو تو چاہے قطرہ نظر آئے یا نہ آئے وضو کرنا واجب ہے اور اگر محض شبہ ہو یعنی کسی طرف گمان غالب نہ ہوتا ہو تو دیکھ کر اطمینان کر لینا چاہیئے اور اگر اس صورت میں قطرہ نظر نہ آئے تو نیا وضو کئے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، شبہ کی صورت میں اگر کسی عذر کی وجہ سے دیکھنے کا موقع نہ ملے تو بغیر دیکھے اور بغیر تجدید وضو کئے نماز پڑھ لینے سے نماز ہو جائے گی۔(۱)

فرع اذا اصاب ثوب المعذ ورنجاسة عذره هل يجب غسله قيل لا: لان الوضو عرف بالنص والنجاسة ليست في معناه لان قليلهايعفى فالحق به الكثير للضروره ولانه غيرناقض للوضوء فلم يكن نجساً حكماولان امر الثوب ليس باكدمن البدن وهوقول ابن سلمة كمافي القهستاني وغيره وفي البدائع يجب غسل الز ائدعن الدراهم ان كان مفيد أبان لايصيبه مرة بعد اخرى حتى لو لم يغسل وصلى لايجزئه،وان لم يكن مفيداً لا يجب مادام العذر قائماوهواختيارمشايخناوكان محمدابن مقاتل الرازى يقول يجب غسله في كل وقت قياساعلى الوضوء والصحيح قول مشايخنالان حكم الحدث عرف بالنص والنجاسة ليست في معناه الاترى ان القليل منهاعفوفلاتلحق به وفي النواز ل ان كان لوغسله تنجس ثانياقبل الفراغ من الصلاة جاز ان لا يغسله والافلاقال وهوالمختارقال ابن اميرحاج ويشكل عليه ماقدمناه عن البدائع وفي المضمرات في فصل الاستنجاء عن النوازل ايضاالمستحاضة اذا توضأت لوقت كل صلاة لايجب عليهاالاستنجاء اذ الم يكن منهاغائط لانه سقط اعتبارنجاسة دمهالمكان العذر فهذا ايضايشكل على مااختاره اذ سقوط اعتبارنجاسة دمهاعام في البدن والثوب دفعاللحرج اذ لم يامرهاﷺ بغسله،وتاخير البيان عن وقت الحاجة لايجوز، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۵۰، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، قبيل باب الانجاس والطهارة عنها، ط: قديمي و: ۱/۲۱۴ ط:المكتبة الغوثية، وص:۸۸، ط: مصطفى البابى الحلبى مصر۔

(۱) فتاوى عثمانى: ۱/۵۰۸، كتاب الصلاة، قطرے کا مریض کپڑا دیکھے بغیر نماز پڑھے تو کیا حکم ہے۔ط: مكتبه معارف القران كراچى۔

قعدۂ اخیرہ

قعدۂ اخیرہ یعنی نماز کی آخری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد تشہد وغیرہ کے لئے جو بیٹھتے ہیں اس کو ''قعدۂ اخیرہ'' کہتے ہیں، اور قعدۂ اخیرہ میں اتنی دیر بیٹھنا فرض ہے جس میں التحیات مکمل پڑھی جا سکے، اس سے زیادہ بیٹھنا فرض نہیں۔ (۱)

قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہو گیا

☆......آخری قعدہ فرض ہے، اگر کوئی شخص مثلاً چار رکعت والی نماز میں چار رکعت کے بعد بیٹھا نہیں بلکہ بھول کر سیدھا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، تو جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا واپس بیٹھ کر تشہد پڑھ کر سہو سجدہ کرے پھر اس کے بعد تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے چونکہ قعدۂ اخیرہ فرض تھا اور اس کو چوتھی رکعت پر فوری قعدہ کرنا تھا اور اس میں تاخیر ہو گئی اس لئے سہو سجدہ کرنا واجب ہوا۔ (۲)

☆......اور اگر قعدۂ اخیرہ بھول کر کھڑا ہونے کے بعد سجدہ کر چکا ہے تو پھر بیٹھ نہیں سکتا، اور اس کی فرض نماز باطل ہو گئی اور یہ نماز نفل میں بدل جائے گی اور اس کو اختیار

---

(۱) السادسة من الفرائض القعدة الاخيرة التي تكون في آخر الصلاة سواء تقدمها قعدة اولا كما في الثنائية وقدر الفرض في القعدة والقعود مقدار ادنى قراءة التشهد وهو اسرع مايكون مع تصحيح الالفاظ، حلبي كبير، ص: ۲۹۰-۲۹۱، فرائض الصلاة، السادسة، ط: سهيل اكيڈمی. هندية: ۱/ ۷۰، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيدية. ردالمحتار: ۱/ ۴۴۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مبحث القعود الاخير، ط: سعيد

(۲) وان لم يقعد على رأس الرابعة حتى قام الى الخامسة ان تذكر قبل ان يقيد الخامسة بالسجدة عاد الى القعدة ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو، هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل سهو الامام، ط: رشيدية كوئٹه. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۶۷-۴۶۸، باب سجود السهو، ط: قديمی، ردالمحتار: ۲/ ۸۵، باب سجود السهو. ط: سعيد.

ہے کہ اس ایک رکعت کے ساتھ مزید ایک رکعت اور ملا لے، تا کہ یہ رکعت ضائع نہ ہو اور دونوں رکعت نفل ہو جائیں۔(۱)

☆......اگر عصر اور فجر کی فرض نماز میں یہ واقعہ پیش آئے تب بھی دوسری رکعت ملا لے، کیونکہ عصر اور فجر کی فرض نمازوں کے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے، اور یہ رکعتیں باطل ہونے کی وجہ سے فرض نہیں رہیں بلکہ نفل ہوگئی ہیں، گویا فرض نماز سے پہلے نفل نماز ادا کی ہے، اور یہ مکروہ نہیں ہے، اور مغرب کی فرض نماز میں تیسری رکعت کے بعد صرف یہی ایک رکعت ہی کافی ہے، دوسری رکعت ملانے کی ضرورت نہیں ورنہ پانچ رکعت ہو جائیں گی، اور نفل میں طاق رکعتیں منقول نہیں، اور اس صورت میں سہو سجدہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا یاد آنے پر بیٹھ گیا

اگر نمازی نماز کے اندر قعدۂ اخیرہ کر کے کھڑا ہو گیا، پھر یاد آنے پر بیٹھ گیا، تو اب سہو سجدہ کرنے کے لئے التحیات دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ قعدہ اور تشہد پہلے ہو چکا ہے بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سہو سجدہ کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ

(۱) وان قيد الخامسة بالسجدة فسد ظهره عندنا وتحولت صلاته نفلا عند ابي حنيفة وابي يوسف رحمهما الله ويضم اليها ركعة سادسة ولو لم يضم لاشئ عليه. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۶۸-۴۶۹، باب سجود السهو، ط: قديمي، ردالمحتار: ۲/ ۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۳، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲) وضم سادسة ان شاء......ولو في العصر لان التنفل قبله قصدا لا يكره فبالظن اولى وضمّ رابعة في الفجر وسكت عن المغرب لانها تصير اربعا فلا ضم فيها ولا كراهة في الضم فيهما......على الصحيح لعدم القصد حال الشروع......ولا يسجد للسهو لترك القعود في هذا الضم في الاصح، مراقي الفلاح مع الطحطاوي، ص: ۴۶۹-۴۷۰، باب سجود السهو، ط: قديمي. ردالمحتار: ۲/ ۸۶، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، باب سجود السهو ط: سعيد كراچي.

کر سلام پھیر کر نماز پوری کرے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

اگر امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا قعدۂ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس زائد رکعت کا سجدہ بھی کر لیا تو سب کی نماز باطل ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اخیرہ کے بعد امام بھولے سے کھڑا ہو گیا

اگر امام فجر میں دو رکعات اور مغرب میں تین رکعات اور باقی نمازوں میں چار رکعات مکمل کرنے پر قعدۂ اخیرہ کے بعد بھولے سے ایک اور رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے تو مقتدی زائد رکعت میں امام کی پیروی نہ کریں بلکہ بیٹھے رہیں، اگر اس کے بعد امام زائد رکعت ادا کر کے سجدہ بھی کر لے تو اس صورت میں مقتدی حضرات از خود سلام پھیر کے نماز سے فارغ ہو جائیں، مقتدیوں کی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اور اگر امام نے زائد رکعت کا سجدہ نہیں کیا بلکہ واپس آ کر قعدۂ اخیرہ کے لئے بیٹھ

---

(۱) قوله وان قعدفي الرابعة ثم قام عادوسلم......ثم اذا عاد لايعيدالتشهد...... وسجدللسهو. البحرالرائق: ۲/ ۱۰۴۔۱۰۵ باب سجودالسهو، ط:سعيد كراچي، ردالمحتار: ۲/ ۸۷، باب سجود السهو، ط سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشرفي سجودالسهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ان قيدالخامسة بالسجدة (ولم يقعدعلى رأس الرابعة بطلت فرضيته) اى فرضية صلاته لتركه الفرض على وجه لايمكن تداركه لزيادة ركعة تامة بالسجود للخامسة. حلبى كبير، ص: ۲۹۵، القعدة الاخيرة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. هندية: ۱/ ۱۲۹، الباب الثاني عشرفي سجودالسهو، ط: رشيدية كوئٹه. ردالمحتار: ۲/ ۸۵، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراچي.

گیا اور پھر سلام پھیرا تو مقتدی کو اس کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں بیٹھ کر کھڑا ہو گیا

☆......اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر یا التحیات کی مقدار بیٹھ کر بھول سے کھڑا ہو گیا، تو اگر اب تک سجدہ نہیں کیا تو فوراً بیٹھ جائے اور دائیں طرف ایک سلام پھیر کر سہو سجدہ کرے پھر دوبارہ التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔(اور سلام پھیرنے میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا)(۲)

☆......اور اگر سجدہ کرلیا ہے پھر اس کے بعد اس کو یاد آیا تو ایک رکعت اور ملا لے، تاکہ یہ رکعت ضائع نہ ہو، اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اس صورت میں اس کی وہ رکعتیں اگر فرض کی نیت سے پڑھی ہیں تو فرض ہی رہیں گی، نفل نہیں ہوں گی، کیونکہ قعدۂ اخیرہ میں التحیات یا التحیات کی مقدار بیٹھنے کی وجہ سے فرض ادا ہو گیا ہے اور نماز صحیح ہو گئی، اور سلام

---

(۱) واذامضى على نافلته الزائدة فالصحيح ان القوم لايتبعونه لانه لااتباع فى البدعة وينتظرونه قعودافان عادقبل تقييده الزائدة بسجدة اتبعوه فى السلام (فان سجد) سلموا للحال ولم يبطل فرضه لوجودالجلوس الاخير، مراقى الفلاح مع الطحطاوى، ص: ۲۷۰، باب سجودالسهو، ط:قديمي. ردالمحتار: ۲/۸۷، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراجي. البحرالرائق: ۲/۱۰۳، باب سجودالسهو، ط: سعيد كراجي.

(۲) وان قعدفى الرابعة ، مثلاقدرالتشهد(ثم قام)ولم يسجد(عادوسلم)...... وسجدللسهو......لنقصان فرضه بتاخيرالسلام، فتاوى شامي: ۲/ ۸۷، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط: سعيد. البحرالرائق: ۲/۱۰۳، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط سعيد. هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة باب سجودالسهو، ط: ماجدية كوئته. حلبي كبير. ص: ۴۶۳، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۷۸، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو، ط المكتبة الرشيدية. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۲۶، كتاب الصلاة باب سجودالسهو، ط: ادارة القران كراجي. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۲/ ۷۱، كتاب الصلاة، باب سجودالسهو. ط: المكتبة الغوثية.

میں تاخیر کی وجہ سے جو کمی ہوئی ہے سہو سجدہ سے اس کی تلافی ہوگئی۔(۱)

اس صورت میں عصر اور فجر کی فرض نماز میں بھی دوسری رکعت ملا سکتا ہے کیونکہ عصر اور فجر میں فرض نماز کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر بلا قصد سہواً پڑھ لے تو مکروہ نہیں ہے۔(۲)

اس صورت میں فرض کے بعد جو دو رکعتیں ادا کی گئی ہیں وہ ظہر، مغرب اور عشاء کی فرضوں کے بعد والی دو رکعت سنت کے قائم مقام نہیں ہوں گی، کیونکہ ان سنتوں کو نئی تحریمہ سے ادا کرنا ضروری ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی منقول ہے۔(۳)

---

(۱) وان تذكر بعد ماقيد الخامسة بالسجدة لايعود إلى القعدة ولايسلم بل يضيف اليها ركعة اخرى حتى يصير شفعا ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو استحسانا. هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجديه كوئته. حلبي كبير، ص: ۴۶۳، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۷۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) واطلق في الضم فشمل ماذا كان في وقت مكروه كمابعد الفجر والعصر لان التطوع انمايكره فيهما اذا كان عن اختيار اما اذا لم يكن عن اختيار فلا وعليه الاعتماد وكذا في الخانية وهو الصحيح. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد، فتاوى قاضيخان: ۱/ ۱۲۴، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: ماجديه. حلبي كبير، ص: ۴۶۴، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۲۸، كتاب الصلاة باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۳) هل تنوب هاتان الركعتان عن سنة الظهر والعشاء قيل نعم والصحيح ان لاتنوبان لان السنة بالمواظبة والمواظبة عليهما منه عليه الصلاة والسلام بتحريمة مبتدأة والكلام في القيام الى الرابعة في المغرب...... كالكلام في القيام الى الخامسة في الرباعيات، حلبي كبير، ص: ۴۶۳ كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتاوى هندية: ۱/ ۱۲۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ماجديه. فتح القدير: ۱/ ۴۴۷، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۲۷، ط: ادارة القرآن كراچي.

☆......اگر آخری رکعت میں تشہد کے بعد کھڑا ہو گیا، اور کھڑے ہوتے ہی یاد آ گیا یا کچھ پڑھنے کے بعد یاد آیا، یا قرأت ختم ہونے کے بعد یاد آیا، یا رکوع کے بعد سجدے سے پہلے یاد آیا، تو ان تمام صورتوں میں فوراً بیٹھ جائے، اور بیٹھتے ہی سلام پھیر کر سہو سجدہ کرے پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہو گیا

اگر کوئی نمازی قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد بے ہوش ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، ہوش میں آنے کے بعد وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله وأن قعدفی الرابعة ثم قام عاد وسلم)......ثم اذ اعادلایعیدالتشهد......(وسجدللسهو). البحرالرائق: ۲/۱۰۴-۱۰۵، باب سجود السهو، ط: سعید. ردالمحتار: ۲/۸۷، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۲۹، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) قوله ومنهاالخروج بصنعه، ای بصنع المصلی ای فعله الاختیاری بای وجه کان من قول اوفعل ینافی الصلاة بعدتمامها......واحترز بصنعه عمالوکان سماویاکأن سبقه الحدث. ردالمحتار: ۱/۴۴۸-۴۴۹، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، بحث الخروج بصنعه، ط: سعید. البحرالرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعید. بقی من المفسدات ارتدادبقلبه وموت وجنون واغماء (قوله وجنون واغماء فاذ االافاق فی الوقت وجب ادائهاوبعده یجب القضاء مالم یزدالجنون علی یوم ولیلة الدرالمختارالرد: ۱/۶۲۹، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیها، ط: سعید. البحرالرائق: ۲/۱۴، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیها. ط: سعید. بدائع الصنائع: ۱/۲۲۲، کتاب الصلاة، فصل فی شرائط جواز البناء، ط: رشیدیة کوئٹه.

قعدۂ اخیرہ میں تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا

قعدۂ اخیرہ میں تشہد دو مرتبہ پڑھنے سے سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا

اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد جنون لاحق ہوا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، صحیح ہونے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اخیرہ میں حدث اکبر ہو گیا

"حدث اکبر ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اخیرہ میں خاموش بیٹھا رہا

"سلام پھیرنے میں دیر کر دی" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اخیرہ میں خاموش رہا

قعدۂ اخیرہ میں تشہد اور درود شریف کے بعد کچھ دیر خاموش رہا، اور سلام نہیں پھیرا تو سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو کرر التشهد في القعدة الاخيرة فلا سهو عليه. البحر الرائق: ۲/ ۹۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سهيل. الفتاوى التاتارخانية: ۱/ ۷۱۷، كتاب الصلاة، باب سجود السهو. ط: ادارة القران. حاشية الطحاوي على مراقي الفلاح: ۲/ ۱۰ كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الغوثية.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) ثم لا فرق بين ما اذا شك في خلال صلاته فتفكر حتى استيقن وبين ما اذا شك في اخر صلاته بعد ما قعد قدر التشهد الاخير ثم استيقن في حق وجوب السجدة لانه اخر الواجب وهو السلام. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۶۵، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۹۸، باب سجود السهو، ط: سعيد.

قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا

اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد قہقہہ لگا کر ہنسا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

قعدۂ اخیرہ میں وضو توڑ دیا

اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد قصداً وضو توڑ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

قعدۂ اُولیٰ

اگر نماز تین یا چار رکعت والی ہے تو دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد التحیات پڑھنے کے بقدر بیٹھنا واجب ہے،(۳) اگر کوئی شخص دو رکعات کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے نہیں بیٹھا، یا بیٹھا تو ہے مگر التحیات نہیں پڑھی(۴) یا ایک مرتبہ سے زائد پڑھی،

---

(۱) واعلم انه (ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد) ولو بعد سبق حدثه (تمت) لتمام فرائضها نعم تعاد لترك واجب السلام ولو وجد المنافي (بلا صنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا ولو بعده بطلت في المسائل الاثني عشرية عنده وقالا صحت. الدر مع الرد: ۱/۶۰۶، باب الاستخلاف المسائل الاثناء عشرية، ط: سعيد. (قوله عنده) اى عند ابى حنيفةؒ ...... والحدث العمد والقهقهة ونحوها مبطلة لا مغيرة وايده في البحر بما في المجتبي بان عليه المحققين من اصحابنا. شامي: ۱/۶۰۶، ايضا.

(۲) ايضاً.

(۳) (والقعود الاول، ولو في نفل في الاصح وكذا ترك الزيادة فيه على قدر التشهد واراد بالاول غير الاخير ......(والتشهدان، ويسجد للسهو بترك بعضه ككله. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۶۵ـ۴۶۶، باب صفة الصلوة، مطلب واجبات الصلوة. ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۰۰ـ۳۰۱، باب صفة الصلوة، ط: سعيد.

(۴) السادس القعود الاول وكذا كل قعدة ليست اخيرة ...... فانه يلزمه سجود السهو بتركها ساهيا السابع التشهد فانه يجب سجود السهو بتركه ولو قليلا في ظاهر الرواية لانه ذكر واحد منظوم فترك بعضه كترك كله ولا فرق بين القعدة الاولى او الثانية، البحر الرائق: ۲/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد. رد المحتار: ۲/۸۴، باب سجود السهو. ط: سعيد كراچي.

یا التحیات پڑھنے کے بعد "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھ لی تو واجب ترک ہو جائے گا اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۱)

قعدۂ اولیٰ بھول گیا

پہلا قعدہ واجب ہے، اور نماز کا واجب بھول جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے، اس لئے اگر کوئی شخص تین یا چار رکعت والی فرض، واجب یا سنت موکدہ والی نماز میں دو رکعت پر بیٹھا نہیں، بھول سے تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اب نہ بیٹھے بلکہ بقیہ نماز پڑھ کر اخیر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، اور اگر یہ شخص تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے کے بعد واپس بیٹھ گیا، پھر تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہوا تو بھی نماز ہو جائے گی، البتہ آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

قعدۂ اُولیٰ چھوڑ کر امام اٹھ گیا

"امام قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر اٹھ گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ سہواً چھوڑ دیا

چار رکعت یا تین رکعت والی فرض یا چار رکعت والی سنت موکدہ اور وتر کی دو رکعت

---

(۱) ومنها الو کر رالتشهد فی القعدة الاولی فعلیه السهو لتاخیر القیام و کذالو صلی علی النبی ﷺ فیها لتاخیره واختلفوا فی قدره والاصح وجوبه باللهم صلی علی محمد...... البحر الرائق: ۹۷/۱، باب سجود السهو، ط: سعید. ردالمحتار: ۵۱۰/۱، باب صفة الصلوة، فصل فی بیان تالیف الصلوة الی انتهائها، ط: سعید.

(۲) (سها عن القعود الاول من الفرض...... ثم تذکره عاد الیه وتشهد ولا سهو علیه فی الاصح (مالم یستقم قائما، فی ظاهر المذهب وهو الاصح فتح (والا) ای وان استقام قائما (لا) یعود لاشتغاله بفرض القیام (وسجد للسهو) لترک الواجب (فلو عاد الی القعود) بعد ذالک (تفسد صلوته......) (وقیل لاتفسد، لکنه یکون مسیئا ویسجد لتاخیر الواجب (وهو الاشبه. الدرالمختار مع الرد: ۸۳/۲ ـ ۸۴، ط: سعید کراچی.

پر بیٹھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص ان نمازوں میں دو رکعت کے بعد بیٹھا نہیں، سیدھا تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد یاد آیا تو بیٹھنا نہیں چاہیئے بلکہ نماز کو جاری رکھے اور آخر میں سہو سجدہ کرے،(۱) اور اگر تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے بعد یاد آنے پر بیٹھ گیا تو اس میں فقہاء کرام کے دو قول ہیں:

۱......ایک قول یہ کہ نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ وہ فرض سے واجب کی طرف لوٹا ہے۔

۲......دوسرا قول یہ ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہاں فرض کو ترک نہیں کیا بلکہ مؤخر کیا یا مکرر کیا، اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، علامہ شامیؒ نے دوسرے قول کو ترجیح دی ہے اور فتوی بھی اسی پر ہے، یعنی ایسی صورت میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

قعدۂ اُولیٰ کا حکم

☆......چار رکعت والی فرض اور سنت مؤکدہ، اور تین رکعت والی فرض اور واجب

---

(۱) ویجب اذاقعدفیمایقام اوقام فیمایجلس فیه وهو امام اومنفرد اراد بالقیام اذااستتم قائماار کان الی القیام اقرب فانه لایعود الی القعدة وسجدللسهو الفتاوی الهندیة: ۱/ ۱۲۷، کتاب الصلوة، الباب الثانی عشرفی سجود السهو، ط:ماجدیه کوئٹه. شامی: ۲/ ۸۴، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط:سعید. حلبی کبیر ص: ۴۵۸، کتاب الصلوة باب سجود السهو، ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) (فلوعادالی القعود، بعدذالک (تفسدصلوته) لرفض الفرض لمالیس بفرض (وقیل لاتفسد) لکنه یکون مسیئاویسجدلتاخیرالواجب (وهو الاشبه) کماحققه الکمال وهو الحق الدر، وفی الرد...... ان القول بالفساد غلط لانه لیس بترک بل هو تاخیر. الدرالمختارمع الرد: ۲/ ۸۴، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعید. البحر الرائق ۲/ ۱۰۰ کتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۲/ ۶۲، کتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: المکتبة الغوثیة.

نماز کا قعدۂ اولیٰ واجب ہے، اور اس میں تشہد پڑھنا بھی واجب ہے، اگر قعدہ یا تشہد میں سے کوئی ایک چیز رہ جائے تو سہو سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔(۱)

☆......اور سنت زائدہ اور نفل نماز میں دو رکعت پر قعدہ کرنا امام محمد کے نزدیک فرض ہے، اگر سنت زائدہ اور نفل کی نماز میں پہلا قعدہ رہ جائے گا تو نماز درست نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ومنها القعدة الاولى حتى لوتركها يجب عليه السهو كذافي التبيين (ومنها) التشهد فاذاتركه في القعدة الاولى اوالأخيرة وجب عليه سجود السهو. هندية : ۱/۱۲۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ماجدية، الفتاوى التاتارخانية: ۱/۲۲۷، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچي. فتح القدير: ۱/۴۴۰، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المكتبة الرشيدية.

(۲) قوله وكل النفل والوتراى القراءة فرض في جميع ركعات النفل والوتراما النفل فلان كل شفع منه صلوة على حدة والقيام الى الثالثة كتحريمة مبتدأة ولهذ الايجب بالتحريمة الاولى الاركعتان في المشهورعن اصحابنا ولهذاقالوايستفتح في الثالثة...... انمالم تكن القعدة على رأس كل شفع فرضا كماهوقول محمدؒ وهو القياس لانهافرض للخروج من الصلوة فاذاقام الى الثالثة تبين ان ماقبلها لم يكن اوان الخروج من الصلوة فلم تبق القعدة فريضة بخلاف القراءة. البحر الرائق : ۲/۵۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد. ردالمحتار: ۱/۴۶۵، باب صفة الصلوة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية اذاوافقتهارواية، ط: سعيد. هندية : ۱/۱۱۲ ــ ۱۱۳، كتاب الصلوة، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيدية كوئته. سهاعن القعودالاول من الفرض ولوعمليااماالنفل فيعودمالم يقيدبالسجدة ثم تذكره عاداليه وتشهدولاسهوعليه في الاصح الدر (وقوله امالنفل فيعود الخ) جزم به في المعراج والسراج وعلله ابن وهبان بان كل شفع منه صلاة على حدة ولاسيما على قول محمدؒ بان القعدة الاولى منه فرض فكانت كالاخيرة وفيهايقعدوان قام . شامي :۲/۸۳، باب سجودالسهو، ط: سعيد. (قوله او ترك قعود اول) لان كون كل شفع صلاة على حدة يقتضي افتراض القعدة عقيبه فيفسد بتركها كما هو قول محمد وهو القياس ، لكن عندهما لما قام الى الثالثة قبل القعدة فقد جعل الكل صلاة واحدة شبيهة بالفرض وصارت القعدة الاخيرة هي الفرض وهو الاستحسان، شامي:۲/۳۲، باب الوتر والنوافل، قبيل مبحث المسائل الستة العشرية، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر سنت زائدہ اور نفل میں دو رکعت پر بیٹھا نہیں تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے جب بھی یاد آجائے فوراً بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے، اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے تو چوتھی رکعت بھی اس کے ساتھ ملائے اور آخر میں سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے، لیکن اس صورت میں امام محمد کے نزدیک آخری دو رکعت معتبر ہوں گی، اور پہلی دونوں رکعت قعدہ نہ کرنے کی وجہ سے فاسد ہوں گی لیکن اسی تحریمہ پر آخری دونوں رکعت کی بناء صحیح ہوگی، مگر آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ باقی چاروں ائمہ کے نزدیک چاروں رکعات صحیح ہو جائیں گی۔(۱)

---

(۱) سها عن القعود الاول من الفرض) ولو عمليا، أما النفل فيعود ما لم يقيد بالسجدة (ثم تذكره عاد اليه) وتشهد ، ولا سهو عليه في الاصح(ما لم يستقم قائما) في ظاهر المذهب، وهو الأصح، فتح، (والا) اى وان استقام قائما (لايعود لاشتغاله لفرض القيام (وسجد للسهو)لترك الواجب (فلو عاد الى القعود) بعد ذلك(تفسد صلاته) لرفض الفرض لما ليس بفرض، وصححه الزيلعي (وقيل لا) تفسد لكنه يكون مسيئا ويسجد لتاخير الواجب(وهو الاشبه) كما حققه الكمال وهو الحق، بحر، الدر مع الرد: ۲/۸۳ ـ ۸۴، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچي. وفي الشامية: (قوله اما النفل فيعود الخ) جزم به في المعراج والسراج، وعلله ابن وهبان بان كل شفع منه صلاة على حدة، ولا سيما على قول محمد بان القعدة الاولىٰ منه فرض فكانت كالاخيرة، وفيها يقعد وان قام الخ، شامي: ۲/۸۳باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(ولو ترك القعود الاول في النفل سهوا سجدو لم تفسد استحسانا) لانه كما شرع ركعتين شرع اربعة ايضا، وقدمنا انه يعود ما لم يقيد الثالثة بسجدة وقيل لا، الدر مع الرد: ۲/۸۸، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. و: ۲/۱۶ باب الوتر والنوافل مطلب قولهم كل شفع من النفل صلاة ليس مفردا، ط: سعيد كراچي.

(قوله(وقعودها فرض) اى قعود الصلاة التي على حدة فرض فيكون رفض الفرض لمكان فرض، فيجوز ما لم يسجد للثالثة كذا في الشرح ، وفيه انه انما يكون فرضا اذا قعده ، اما اذا تركه وبنى عليه شفعا كان واجبا حتىٰ لا تكون الصلاة فاسدة ، والحاصل ان القعود غير الاخير محتمل لكونه فرضا ان فعله ، وواجبا ان تركه فلكل من القولين وجه، فتأمل، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۶۲، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي. شامي: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ، ط: سعيد كراچي.

قعدۂ اولیٰ میں تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا

"التحیات دو مرتبہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ میں درود شریف پڑھ لیا

اگر تین یا چار رکعت والی فرض نماز، یا واجب، یا چار رکعت والی سنت مؤکدہ کی دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات کے بعد درود شریف پڑھ لیا یا درود شریف میں سے "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" تک پڑھ لیا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا، آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، (۱) اگر آخر میں سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو اس وقت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

اور اگر چار رکعت والی نماز سنت زائدہ ہے تو اس صورت میں دوسری رکعت میں بیٹھ کر التحیات کے بعد درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔ (۳)

– (قوله او ترک قعود اول) لان کل شفع صلاة علی حدة یقتضی افتراض القعدة عقیبه فیفسد بترکها کما هو قول محمد وهو القیاس، لکن عندهما لما قام الی الثالثة قبل القعدة فقد جعل الکل صلاة واحدة شبیهة بالفرض وصارت القعدة الاخیرة هی الفرض، وهو الاستحسان، شامی: ۲/ ۳۲، باب الوتر والنوافل، قبیل مبحث المسائل الستة عشریه، ط: سعید کراچی.

(۱) ولو زاد فی القعدة الاولی علی التشهد وقال اللهم صلی علی محمد یلزمه السهو. الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة: ۱/ ۱۲۱، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: ماجدیه. حلبی کبیر ص: ۴۶۰، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط سهیل: خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۷۶، کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: المکتبة الرشیدیة. البحر الرائق: ۲/ ۹۷، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) الحاصل ان من ترک واجبا من واجباتها وارتکب مکروها تحریما لزمه وجوبا ان یعید فی الوقت. البحر الرائق: ۲/ ۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعید. هندیة: ۱/ ۱۲۵، کتاب الصلوة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو. ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) ولا یصلی علی النبی ﷺ فی القعدة الاولی فی الاربع قبل الظهر والجمعة وبعدها ...... وفی البواقی من ذوات الاربع یصلی علی النبی ﷺ. الدر مع الرد: ۲/ ۱۶، باب الوتر والنوافل مطلب فی لفظة "ثمان" ط: سعید (قوله فی السنن الرواتب لایصلی ولا یستفتح وهی ثلاثه رباعیة الظهر ورباعیة الجمعة القبلیة والبعدیة وهذا هو الاصح لانها تشبه الفرائض. ردالمحتار: ۶/ ۷۳۲، کتاب الخنثی، مسائل شتی، ط: البحر: ۱/ ۳۲۷ باب صفة الصلوة، ط: سعید کراچی. هندیة:

قعدۂ اولیٰ میں سلام پھیر دیا

☆......اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، اس کے فوراً بعد یاد آیا، پس اگر کوئی بات چیت نہیں کی، اور اپنے سینے کو قبلہ کے رخ سے نہیں پھیرا تو تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، کیونکہ بھول کر سلام پھیرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، باقی رکعت پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر قعدۂ اُولیٰ میں بھول کر ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی یا قبلہ کے رخ سے ہٹ گیا، تو اس صورت میں اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ پڑھے۔(۲)

= ۱/۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل. ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلوة. مطلب کل شفع من النفل صلاة. ط: سعید کراچی.

(۱)قوله أتمهابفعل ماترکه......اذاسلم ساهیاعلی الرکعتین مثلاوهوفی مکانه ولم یصرف وجهه عن القبلة ولم یات بمناف عادالی الصلوة من غیرتحریمة وبنی علی مامضی واتم ماعلیه وسجدللسهو،حاشیة الطحاوی علی مراقی الفلاح: ۲/۷۵، کتاب الصلوة، باب سجودالسهو، ط: المکتبة الغوثیة، وص: ۴۷۳، ط: قدیمی. البحرالرائق: ۲/۱۱۱، کتاب الصلوة باب سجود السهو،ط: سعید. حلبی کبیر،ص: ۴۶۲،کتاب الصلوة، باب سجودالسهو،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ردالمحتار: ۲/۹۱، باب سجودالسهو،ط: سعید کراچی.

(۲)ویسجدللسهوولومع سلامه ناویاللقطع لان نیة تغییرالمشروع لغومالم یتحول عن القبلةاو یتکلم لبطلان التحریمة(قوله لبطلان التحریمة)ای بالتحول اوالتکلم.الدرالمختارمع الرد: ۲/۹۱، باب سجودالسهو. ط: سعیدکراچی.البحر ۲/۱۱۱، باب سجودالسهو.ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۶۲، فصل فی سجودالسهو،ط: سهیل اکیڈمی.التاتارخانیة: ۱/۷۳۲، الفصل السابع فی سجودالسهو،نوع آخرفی بیان مایمنع الاتیان بسجودالسهو،ط: ادارة القرآن.

☆......اور اگر قعدۂ اولیٰ میں نماز ختم ہوگئی سمجھ کر قصداً سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

قعدۂ اولیٰ میں مقتدی کھڑا ہو گیا

''مقتدی کھڑا ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدۂ اولیٰ نہیں کیا

''پہلا قعدہ نہیں کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدہ کا فرق

''جلسہ کا فرق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قعدے میں بیٹھنے کا طریقہ

قعدۂ اولیٰ اور دوسرے قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ مرد حضرات دوسرے سجدے سے اٹھ کر اطمینان سے دو زانو سیدھے بیٹھ جائیں، اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھیں، اور دایاں پیر انگلیوں کے بل اس طرح کھڑا کریں کہ اس کی انگلیوں کا رخ مڑ کر قبلے کی طرف ہو، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر ہو اور انگلیوں کے

---

(۱) ثم السهو عن التسليم لايخلو عن احد الوجهين اما ان وقع في اصل الصلوة اوفي وصفها......بيان الاول اذا سلم على رأس الركعتين على ظن انه في صلوة الفجر اوفي الجمعة اوفي السفر فانه تفسد صلوته. التاتارخانية: ۱/ ۷۳۳، الفصل السابع في سجود السهو، نوع آخر في سلام السهو، ط: ادارة القرآن كراچي. ردالمحتار: ۲/ ۹۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۱، باب سجود السهو، ط: سعيد.

آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں، گھٹنوں کی طرف لٹکے ہوئے نہ ہوں(۱) اور نظر اپنی گود کی طرف ہو۔(۲)

بعض لوگ دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے ان کی ایڑھیوں پر بیٹھ جاتے ہیں یہ طریقہ صحیح نہیں، یہ عادت ترک کر کے سنت کے مطابق بیٹھنا ضروری ہے۔(۳)

اور عورتیں بائیں سرین پر بیٹھیں، اور دائیں ران کو بائیں ران پر رکھ لیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں، اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں۔(۴)

---

(۱) فاذارفع المصلي رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افترش رجله اليسرى وجلس عليهاونصب رجله اليمنى نصباويوجه اصابعه اى اصابع رجله اليمنى نحوالقبلة هذه كيفية القعودالمسنون في القعدتين. حلبي كبير، ص: ۳۲۷، كتاب الصلوة بيان صفة الصلوة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/ ۷۵ كتاب الصلوة الفصل الثالث في سنن الصلوة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه. حاشيه الطحطاوى على مراقى الفلاح، ۱/ ۲۷۶، كتاب الصلوة فصل في كيفية ترتيب افعال الصلوة، ط: المكتبة الغوثية و ص: ۲۸۴، ط: قديمى.

(۲) ويرمى ببصره...... في حالة القعدة الى حجره لان هذا كله تعظيم وخشوع، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۵، فصل فيمايستحب في الصلوة ومايكره فيها. ط: سعيد. هندية: ۱/ ۷۳، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الثاني في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه. شامى ۱/ ۴۷۸، باب صفة الصلوة مطلب آداب الصلوة، ط: سعيد كراچى.

(۳) وقال العلامة قاسم في فتاواه وامانصب القدمين والجلوس على العقبين فمكروه في جميع الجلسات بلاخلاف نعرفه الاماذكره النووى عن الشافعي في قول له انه يستحب بين السجدتين ردالمحتار: ۱/ ۶۴۳ ــ ۶۴۴، باب مايفسدالصلوة ومايكره فيها. ط: سعيد. تاتارخانية: ۱/ ۵۲۲، كتاب الصلوة، الفصل الرابع في بيان مايكره للمصلي ان يفعل في صلاته ومالايكره، ط: ادارة القرآن كراچى.

(۴) ويسن تورك المرأة بان تجلس على اليتهاوتضع الفخذ على الفخذ وتخرج رجلهامن تحت وركهااليمنى لانه استرلهاحاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۶۹، كتاب الصلوة، فصل في بيان سننها. ط: قديمى، و(۱/ ۲۶۶) المكتبة الغوثية. فتح القدير: ۱/ ۲۷۲. كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: المكتبة الرشيديه. هندية: ۱/ ۷۵، كتاب الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة وآدابها. ط: ماجديه.

”قل ھو اللّٰہ“ کو تین دفعہ پڑھنا

تراویح کی نماز میں ایک رکعت میں ”قل ھو اللّٰہ“ کو تین مرتبہ پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے آج کل جو تین تین مرتبہ پڑھنے کا رواج ہے وہ درست نہیں۔(۱)

قمیص

نماز کے دوران دونوں ہاتھوں سے قمیص درست کرنے سے بچنا چاہئے، تاہم اگر کسی نے ایسا کر لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

قمیص باریک ہے

اگر عورت نے ایسی باریک قمیص پہن کر نماز ادا کی جس سے بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوگی۔(۳)

قنوت نازلہ

اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنَا فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنَا فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ

---

(۱) ویکرہ تکرار السورۃ فی رکعۃ واحدۃ فی الفرائض ولاباس بذالک فی التطوع کذافی فتاوی قاضیخان واذاکرر آیۃ واحدۃ مرارفان کان فی التطوع الذی یصلی وحدہ فذالک غیرمکروہ وان کان فی الصلوۃ المفروضۃ فھومکروہ فی حالۃ الاختیار امافی حالۃ العذر والنسیان فلاباس ھکذافی المحیط. ھندیۃ: ۱/۱۰۷، الفصل الثانی فیمایکرہ فی الصلوۃ ومالایکرہ. الباب السابع فیمایفسدالصلوۃ ومایکرہ فیھا. ط: رشیدیۃ کوئٹہ. قاضیخان علی ھامش الھندیۃ: ۱/۱۱۹، باب الحدث فی الصلوۃ ومایکرہ فیھاومالایکرہ ط: رشیدیۃ.

(۲) ویفسدھاکل عمل کثیرلیس من اعمالھاولا لاصلاحھاالدرالمختارمع الرد: ۱/۶۲۴، باب مایفسدالصلوۃ ومایکرہ فیھا.مطلب فی التشبۃ باھل الکتاب، ط: سعید.

(۳) والثوب الرقیق الذی یصف ماتحتہ لاتجوز الصلوۃ فیہ کذافی التبیین.ھندیۃ: ۱/۵۸، کتاب الصلوۃ الفصل الاول، فی الطھارۃ وسترالعورۃ:ط:رشیدیۃ، البحر: ۱/۲۶۸ باب شروط الصلاۃ، ط: سعید. ردالمحتار: ۱/۴۱۰ کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظرالی وجہ الامرد،ط: سعید کراچی.

وَبَارِکْ لَنَا فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنَا شَرَّ مَاقَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَایُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَایَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَاوَتَعَالَیْتَ. (۱) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَاوَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّکَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَانَصْرُالْمُؤْمِنِیْنَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مُسْلِمِیْ (اَفْغَانِسْتَانَ وَفِلَسْطِیْنَ وَعِرَاقٍ) اَللّٰهُمَّ الْعَنْ کَفَرَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ(مِنَ الْیَهُوْدِوَالنَّصَارٰی وَالْاَمْرِیْکَةِوَالْبَرِیْطَانِیَةِوَالْفَرَنْسَةِ وَمَنْ وَالَاهُمْ اَعْدَائِنَاوَاَعْدَائِکَ اَعْدَاءَ الدِّیْنَ) اَلَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِکَ وَیُکَذِّبُوْنَ رُسُلَکَ وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَائَکَ ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَکَ الَّذِیْ لَاتَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ.

اَللّٰهُمَّ زَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ ،اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِیَارَهُمْ، اَللّٰهُمَّ اَهْلِکْ اَمْوَالَهُمْ، اَللّٰهُمَّ فُلَّ حَدَّهُمْ، اَللّٰهُمَّ اهْزِمْ جُنْدَهُمْ، اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ اَخْذَعَزِیْزٍمُّقْتَدِرٍ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍوَّاٰلِهٖ

---

(۱) رواه الاربعة وحسنه الترمذی کماتقدم ورواه ابن حبان والبیهقی وزادفیه بعد"والیت" ولایعز من عادیت وزادالنسائی بعدوتعالیت وصلی الله علی النبی قال النووی اسناده صحیح اوحسن ورواه الحاکم وقال فیه اذارفعت راسي ولم یبق الاالسجود کماقدمناه وماعداهذین فلاتوقیت فیه فمنه ماتقدم من الروایة الاربعة انه علیه الصلوة والسلام کان یقول اللهم انی اعوذ برضاک من سخطک الخ ومنه ماروی عن عمرانه کان یقول بعدان عذابک الجدبالکفارملحق اللهم اغفرللمؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات والف بین قلوبهم واصلح ذات بینهم وانصرهم علی عدوک وعدوهم اللهم العن الکفرة اهل الکتاب الذین یکذبون رسولک ویقاتلون اولیائک اللهم خالف بین کلمتهم وزلزل اقدامهم وانزل علیهم باسک الذی لایردعن القوم المجرمین وغیرذالک من الادعیة التی لاتشبه کلام الناس. حلبی کبیر،ص: ۴۱۷ ـ ۴۱۸، صلاة الوتر،ط: سهیل اکیڈمی لاهور،حاشیة الطحطاوی علی المراقی .ص: ۳۸۲ـ ۳۸۴، باب الوترواحکامه .ط: قدیمی.

وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.(۱)

قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے

جب قومی، ملی یا اجتماعی طور پر کوئی مصیبت درپیش ہو تو قنوت نازلہ پڑھنا سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء کرام پر جب کوئی حادثہ پیش آتا تھا تو رکوع کے بعد یا رکوع سے پہلے مسلمانوں کے لئے دعا اور کفار کے حق میں بددعا کیا کرتے تھے اور اس کو کبھی نہیں چھوڑا یعنی جب کوئی سخت مصیبت پیش آئی تو قنوت نازلہ ضرور پڑھی۔

مسیلمہ کذاب سے جب جنگ ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نماز میں قنوت نازلہ پڑھی، حضرت عمرؓ نے اہل کتاب سے مقابلہ کے وقت قنوت نازلہ پڑھی، حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کی جنگ کے وقت دونوں نے قنوت نازلہ پڑھی۔ (۲)

---

(۱) نماز مسنون، ص:۶۵۲ قنوت نازلہ کے الفاظ۔ط: مکتبہ دروس القرآن فاروق گنج گوجرانوالہ۔

(۲) وكان النبي ﷺ وخلفاؤه اذا نابهم امر دعوا للمسلمين وعلى الكافرين بعدالركوع اوقبله ولم يتركوه بمعنى عدم القول عندالنائبة. حجة الله البالغه : ۲/ ۱۱، اذكار الصلاة وهيآتها المندوب اليها. ط: رشيديه كتب خانه دهلي. واماالمروى عن الصحابة فنوعان احدهماقنوت عندالنوازل كقنوت الصديقؓ في محاربة الصحابة لمسيلمة وعندمحاربة اهل الكتاب وكذالك قنوت عمرؓ وقنوت عليؓ عندمحاربته لمعاويةؓ واهل الشام. زادالمعاد: ۱/ ۲۸۵، قبيل فصل في هديه ﷺ في سجودالسهو، ط: مؤسسة الرسالة بيروت. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۳۷۷، باب الوتر واحكامه، ط: قديمي كراچي. وقدروى عن الصديقؓ انه قنت عندمحاربة الصحابةؓ مسيلمة وعندمحاربة اهل الكتاب وكذ الك قنت عمرؓ وكذا عليؓ في محاربة معاويةؓ ومعاويةؓ في محاربته. فتح القدير: ۱/ ۳۷۹، كتاب الصلوة باب صلاة الوتر، ط: المكتبة الرشيديه. منحة الخالق على البحرالرائق : ۲/ ۴۴، باب الوتر والنوافل ط سعيد. قوله ولايقنت لغيره الالنازلة... انمالايقنت عندنافي صلوة الفجر من غيربلية فان وقعت فتنة اوبلية فلاباس به فعله رسول الله ﷺ ردالمحتار: ۲/ ۱۱، باب الوتر والنوافل مطلب في القنوت النازلة . ط: سعيد كراچي. ان جميع ماوردمن قنوته ﷺ وقنوت الخلفاء الراشدين وغيرهم اختلف فيه، انماهوقنوت النوازل. منحة الخالق على البحرالرائق : ۲/ ۴۴، باب الوتر والنوافل. ط :سعيد كراچي.

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ

قنوت نازلہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب فجر کی نماز کی دوسری رکعت کے اخیر میں رکوع سے اٹھیں تو قومہ میں قنوت نازلہ پڑھی جائے، اس دوران ہاتھ باندھنا زیادہ بہتر ہے چھوڑنے کی بھی گنجائش ہے، آواز میں خشوع ہو، قرات کی آواز سے کم ہو، مقتدی موقع بموقع آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں اور دعا کے الفاظ یاد ہوں تو آہستہ آہستہ پڑھتے رہیں۔(۱)

قنوت نازلہ کب پڑھے

☆......جب قومی ملی یا اجتماعی طور پر کوئی مصیبت درپیش ہو، مثلاً دشمن نے حملہ کردیا یا طاعون یا ہیضہ یا کوئی وبائی مرض پھیل جائے، جس سے لوگ پریشان ہوجائیں تو قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہے، اور اس وقت تک پڑھنا صحیح ہے جب تک کہ مصیبت دور نہ ہوجائے۔(۲)

☆......موجودہ دور میں اسلام اور مسلمانوں کے دشمن یہود ونصاری بلکہ تمام عالم کفر متحد ہوکر مسلمان ممالک پر حملہ کررہے ہیں اور دین واسلام کو مٹانے کی انتھک اور جان

---

(۱)(قوله فيقنت الامام فى الجهرية... والذى يظهرلي ان المقتدى يتابع امامه الااذاجهرفيؤمن وانه يقنت بعدالركوع لاقبله بدليل ان مااستدل به الشافعيؒ على قنوت الفجروفيه التصريح بالقنوت بعدالركوع حمله علماؤناعلى القنوت للنازلة ثم رأيت الشرنبلالي فى مراقى الفلاح صرح بانه بعده واستظهرالحموى انه قبله والاظهرماقلناه والله اعلم. شامي: ۲/۱۱، باب الوتروالنوافل، مطلب فى القنوت للنازلة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۷۷، باب الوتر واحكامه، ط: قديمي.

(۲) ولايقنت لغيره الالنازلة (قوله الالنازلة) قال فى الصحاح النازلة الشديدة من شدائدالدهرولاشك ان الطاعون من اشدالنوازل. شامي: ۲/۱۱، باب الوتروالنوافل. مطلب فى القنوت للنازلة. ط: سعيد كراچي.

توڑ کوشش کر رہے ہیں ایسے نازک حالات میں اس وقت تک قنوت نازلہ پڑھنا صحیح ہوگا جب تک کہ یہ حالات درست نہ ہو جائیں۔(۱)

قنوت نازلہ کس کس نماز میں پڑھے

بعض علماء کے نزدیک قنوت نازلہ جہری نماز یعنی فجر، مغرب، عشاء اور جمعہ کی نماز میں پڑھنے کی گنجائش ہے البتہ فجر کی نماز میں پڑھنا سب سے بہتر ہے، اس لئے فجر کی نماز میں پڑھنے کی کوشش کرے۔(۲)

قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا

قنوت نازلہ میں ہاتھ باندھنا قوی اور راجح ہے، اس لئے کہ ہر اس قیام میں جس میں مسنون ذکر ہے، امام ابوحنیفہ اور امام یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک ہاتھ باندھنا سنت ہے، اس لئے نماز کی نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھتے وقت، وتر کی نماز میں دعائے قنوت

---

(۱) فتاوی رحیمیه : ۳۴/۶، قنوت نازلہ کے متعلق تفصیل. ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲) ولایقنت لغیره الاالنازلة فیقنت الامام فی الجهریة وقیل فی الکل. الدرالمختارقوله فیقنت الامام فی الجهریة یوافقه مافی البحروالشرنبلالیة عن شرح النقایة عن الغایة وان نزل بالمسلمین نازلة قنت الامام فی صلاة الجهر وهوقول الثوری واحمدو کذامافی شرح الشیخ اسماعیل عن البنایة اذاوقعت نازلة قنت الامام فی الصلاة الجهریة لکن فی الاشباه عن الغایة قنت فی صلاة الفجرویؤیده مافی شرح المنیة حیث قال بعدکلام فتکون شرعیته ای شرعیة القنوت فی النوازل مستمرة وهومحمل قنوت من قنت من الصحابة بعدوفاته علیه الصلاةوالسلام وهومذهبناوعلیه الجمهوروقال الحافظ ابوجعفرالطحاوی انمالایقنت عندنافی صلاة الفجرمن غیربلیة فان وقعت فتنة اوبلیة فلاباس به فعله رسول الله ﷺ واماالقنوت فی الصلوات کلهاللنوازل فلم یقل به الاالشافعی وکانهم حملواماروی عنه علیه الصلوة والسلام انه قنت فی الظهروالعشاء کمافی مسلم وانه قنت فی المغرب ایضاکمافی البخاری علی النسخ لعدم ورودالمواظبة والتکرارالواردین فی الفجرعنه علیه الصلاة والسلام وهوصریح فی ان قنوت النازلة عندنامختص بصلاة الفجردون غیرهامن الصلوات الجهریة اوالسریة ..... شامی : ۱۱/۲، باب الوتروالنوافل مطلب فی القنوت للنازلة . ط :سعیدکراچی.

پڑھتے وقت اور جنازہ کی نماز میں اسی طرح قنوت نازلہ پڑھتے وقت بھی ہاتھ باندھنا چاہیئے، اگر کوئی ہاتھ چھوڑ دے تو اس سے جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے۔(۱)

قوما

اگر کوئی شخص بیماری یا ایکسیڈنٹ وغیرہ کی وجہ سے قومے میں چلا گیا، اور پورے ۲۴ گھنٹے قومے میں رہا اور اس دوران پانچ وقت تک نمازیں فوت ہوگئی ہیں تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، اور اگر قومے میں ۲۴ گھنٹے سے زیادہ وقت گذر گیا اور اس دوران پانچ وقت سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئی ہیں، تو ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۲)

قومہ

رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑے ہوجانے کو "قومہ" کہتے ہیں اور قومے میں امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہنا اور مقتدی کو صرف "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ"

(۱) ثم وضع یمینه علی یساره تحت سرته عقیب التحریمة بلامهلة .... وعندهما یعتمدفی کل قیام فیه ذکر مسنون کحالة الثناء والقنوت وصلوۃالجنازۃ ویرسل بین تکبیرات العیدین اذ لیس فیه ذکر مسنون، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیة ترتیب ط: قدیمی. واختلفوا انه یرسل یدیه فی القنوت ام یعتمدو المختار انه یعتمدهکذ افی فتاوی قاضیخان. هندیة: ۱/ ۱۱۱، کتاب الصلوۃ، باب فی صلوۃ الوتر،ط: مکتبه حقانیه. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۵، کتاب الصلوۃ الفصل الثانی فی فرائض الصلوۃ وواجباتها وسننها، ط: مکتبه رشیدیة. البحر الرائق: ۱/ ۵۳۸، کتاب الصلوۃ، باب صفة الصلوۃ، ط: مکتبه رشیدیة، و: ۱/ ۳۰۸،ط:سعید. حلبی کبیر،ص: ۳۲۰، باب صفة الصلوۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) (قوله ومن جن اواغمی علیه خمس صلوات قضی ولواکثرلا)... اطلق فی الاغماء والجنون فشمل ماإذاکان بسبب فزع من سبع اوخوف من عدوفلایجب القضاء اذاامتداجماعالان الخوف بسبب ضعف قلبه وهومرض. البحرالرائق: ۲/ ۱۱۷، باب صلاۃ المریض. ط: سعید.ومن جن اواغمی علیه ولوبفزع من سبع او آدمی یوماولیلة قضی الخمس وان زادوقت صلاۃ سادسة لا؛للحرج(قوله ومن جن او اغمی علیه) الجنون آفة تسلب العقل والاغماء آفة تستره... واعتبر الزیادۃ بالاوقات علی قول الثالث وهوالاصح. ردالمحتار: ۲/ ۱۰۲، باب صلاۃ المریض،

کہنا اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" اور "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" دونوں کہنا سنت ہے۔(۱)

قومہ بھول گیا

اگر کسی نے "قومہ" نہیں کیا یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا نہیں ہوا، اور سجدے میں چلا گیا تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

=مطلب في الصلاة في السفينة ط: سعيد كراچي. هندية: ١/١٣٧، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية، كوئٹه. الحنفية قالوا تسقط الصلاة رأساعن المغمي عليه والمجنون بشرطين الاول: ان يستمر الاغماء والجنون واكثرمن خمس صلوات امالن استمر ذالک خمس صلوات فاقل ثم افاق وجب عليه قضاء مافاته، الثاني: ان لايفيق مدة الجنون أو الاغماء افاقة منتظمة بان لايفيق اصلاً اويفيق افاقة مقطعة فاذاافاق افاقة منتظمة في وقت معلوم كوقت الصبح مثلاًفان افاقته هذه تقطع المدة ويطالب بالقضاء. كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ١/٤٨٨، الاعذار التي تسقط بهاالصلاة رأسه. ط: دارالفكربيروت.

(١) فإذااطمأن راكعارفع رأسه ..... فان كان امام يقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان كان مقتديايأتي بالتحميدولايأتي بالتسميع بلاخلاف وان كان منفرداالاصح انه ياتي بهماكذافي المحيط وعليه الاعتماد، كذافي التاتارخانية وهوالاصح هكذا في الهداية. هندية: ١/٧٤، كتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: مكتبة حقانيه بشاور، البحرالرائق: ١/٥٥٢، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه و: ١/٣١٦، ط: سعيد. فتح القدير: ١/٢٥٩، باب صفة الصلوة، ط: رشيديه. ردالمحتار: ١/٤٩٦-٤٩٧، باب صفة الصلوة. ط: سعيد.

(٢) ولوترک القومة ساهيابان انحط من الركوع ساجدافي فتاوى قاضيخان ان عليه السجودعندابي حنيفةؒ ومحمدؒ. فتح القدير: ١/٤٣٨، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئنه، فتاوى هندية: ١/١٢٦، الباب الثاني عشر في سجودالسهو، ط: حقانيه، البحر: ١/٣٠٠، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي.

قومہ سے سجدہ میں جاتے ہوئے کیا کہے

''قومہ'' سے سجدے میں جاتے ہوئے ''اللّٰہ اکبر'' کہے اور یہ حکم امام مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔(۱)

قومہ کا مسنون طریقہ

رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا ضروری ہے کیونکہ سیدھا کھڑا ہونا سنت ہے اور اس کو واجب اور فرض بھی کہا گیا ہے(۲)، اطمینان سے کھڑے ہونے کے بعد پھر زمین کی طرف جھکتے ہوئے ''اللّٰہ اکبر'' کہے اور دونوں گھٹنے زمین پر رکھے۔(۳)

اور جو لوگ رکوع کے بعد قومہ میں سیدھے کھڑے نہیں ہوتے اور سجدے میں چلے جاتے ہیں ان کی یہ عادت صحیح نہیں ہے، ایسے لوگوں کی نماز مکروہ ہوتی ہے دوبارہ پڑھنی

(۱) قوله ثم يكبر مع الخرور بان يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرور وانتهاؤه عند انتهائه. ردالمحتار: ۱/ ۴۹۷، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۲۰ صفة الصلاة، ط: سهيل، هندية: ۱/ ۷۵، كتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلوٰة الفصل الثالث، في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئته.

(۲)(قوله و تعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود وكذا في الرفع منهما على مااختاره الكمال لكن المشهوران مكمل الفرض واجب ومكمل الواجب سنة وعند الثاني الاربعة فرض قوله على مااختاره الكمال قال في البحر ومقتضى الدليل وجوب الطمانينة في الاربعة اى في الركوع والسجود وفي القومة والجلسة. ردالمحتار: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلوة، مطلب قد يشار إلى المثنى باسم الاشارة الخ ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/ ۳۰۰ باب صفة الصلاة، ط: سعيد. التاتارخانية: ۱/ ۵۰۸، كتاب الصلوة، فصل في القومة التى بين الركوع السجود والجلسة بين السجدتين، ط: ادارة القرآن.

(۳) فاذا اطمأن راكعا رفع رأسه ثم اذا استوى قائما كبر وسجد... قالوا اذا اراد السجود يضع اولا ما كان اقرب الى الارض فيضع ركبتيه اولا ثم يديه الخ فتاوى هندية: ۱/ ۷۵، كتاب الصلوة باب واجبات الصلوة ط: حقانيه، فتح القدير: ۱/ ۲۵۹، ۲۶۱، كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص: ۳۲۰-۳۲۱، باب صفة الصلوة. ط: سهيل اكيڈمي، البحر الرائق: ۱/ ۳۱۷، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي.

چاہیئے۔(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اطمینان سے سیدھے کھڑے ہوتے پھر سجدے میں جاتے۔(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق اپنی نماز ہونی چاہیئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ رہے ہو اسی طرح تم نماز پڑھو''۔(۳)

اگر ہم اپنی نماز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق ادا نہیں کریں گے تو ہماری نماز سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے قبول نہیں ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم میں سے کسی کی نماز پوری نہیں ہوتی جب تک کہ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا نہ ہو، اور اپنی پیٹھ کو سیدھی نہ کرے اور اس کا ہر ہر عضو اپنی

---

(۱) وعن السرخسي من ترک الاعتدال تلز مه الاعادة ومن المشايخ من قال تلزمه ويكون الفرض هو الثاني ولااشكال في وجوب الاعادة اذ هو الحكم في كل صلاة اديت مع كراهة التحريم ويكون جابر اللاول لان الفرض لايتكرر، البحر الرائق: ۱/ ۳۰۰، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي. ردالمحتار: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلوة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. التاتارخانية: ۱/ ۵۰۹، فصل في القومة التي بين الركوع والسجود والجلسة بين السجدتين، ط: ادارة القران كراچي.

(۲) عن البراء قال: كان ركوع النبي ﷺ وسجوده وبين السجدتين واذ ارفع من الركوع ماخلاالقيام والقعود قريبامن السواء متفق عليه. مشكوة المصابيح: ۱/ ۸۲، كتاب الصلاة، باب الركوع، ط: قديمي كتب خانه كراچي. وعن عائشةؓ قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العلمين وكان اذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذالک وكان اذ ارفع رأسه من الركوع لم يسجد حتى يستوى قائما. مشكوة، ص: ۷۵، باب صفة الصلوة، ط: قديمي كراچي.

(۳) حدثنامحمدابن المثنى وصلواكمارأيتموني اصلي الخ. بخاري: ۱/ ۸۸، باب الاذان للمسافر، ط: قديمي.

اپنی جگہ پر قرار نہ پکڑے، اسی طرح جو شخص دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت اپنی پیٹھ کو درست نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہوتی ہے۔(۱)

قومہ کرنا

رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جانا واجب ہے، اور فقہاء کرام اس کو "قومہ" کہتے ہیں۔ بہت سارے لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں اور بہت ہی جلدی سجدہ کے لئے چلے جاتے ہیں، یقیناً ایسے لوگ خسارے میں ہیں، ان کو اپنی نماز کی اصلاح کرنی چاہیئے۔

اور قومہ میں ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۲)

قومہ میں دعا

مقتدی رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سیدھا کھڑا ہو کر قومہ میں "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کے بعد اگر وقت مل جائے اور امام سے پیچھے نہ رہے تو "حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا

---

(۱) عن ابی مسعود الانصاریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لاتجزئ صلوۃ لایقیم الرجل فیھایعنی صلبہ فی الرکوع وفی السجود. جامع الترمذی: ۱/۶۱، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء فی من لایقیم صلبہ فی الرکوع والسجود، ط: فاروقی کتب خانہ ملتان

عن ابی مسعود الانصاری قال: قال رسول اللہ ﷺ: لاتجزئ صلوۃ الرجل حتی یقیم ظھرہ فی الرکوع والسجود رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ماجہ والدارمی وقال الترمذی ھذ احدیث حسن صحیح، مشکوۃ، ص: ۸۲، باب الرکوع، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی.

وعن البراءؓ قال کان رکوع النبی ﷺ وسجودہ وبین السجدتین واذا رفع من الرکوع ماخلا القیام والقعود قریبا من السواء متفق علیہ آہ. مشکوۃ، ص: ۸۲، ط: قدیمی

(۲) وتعدیل الارکان ای تسکین الجوارح قدر تسبیحۃ فی الرکوع والسجود وکذا فی الرفع منھما علی مااختارہ الکمال، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۶۴، کتاب الصلوۃ، مطلب واجبات الصلوۃ، ط: سعید.

وفی البحر قولہ وتعدیل الارکان وادناہ مقدار تسبیحۃ وھو واجب علی تخریج الکرخی وھو الصحیح، البحر: ۱/۵۲۲، ۵۲۳، باب صفۃ الصلوۃ، ط: رشیدیۃ و ۱/۲۹۹، ط: سعید، ھندیۃ: ۱/۷۱، فصل فی واجبات الصلوۃ، ط: حقانیہ.

نیز عنوان قومہ کے مسنون طریقے کے تحت دیکھیں۔

مبارکاً فیہ" کہہ سکتا ہے، اور اگر اس دعا کے پڑھنے کی وجہ سے امام سے پیچھے رہ جائے گا تو یہ دعا نہ پڑھے۔(۱)

قومہ نماز میں مقرر ہونے کی وجہ

جب آدمی سجدہ کرنا چاہتا ہے، تو سجدہ تک پہنچنے کے لئے اس کو جھکنا ضروری ہے اور وہ جھکنا رکوع نہ ہو بلکہ سجدہ میں پہنچنے کا ذریعہ ہو، اس لئے رکوع اور سجدہ کے درمیان ایک تیسرے فعل کی ضرورت ہوئی تاکہ رکوع کو سجدہ سے اور سجدہ کو رکوع سے الگ کر کے دونوں کو ایک ایک مستقل عبادت بنادے اور ہر ایک کے لئے نفس کا ارادہ جدا جدا ہوتا کہ نفس کو ہر ایک کے اثر معلوم کرنے میں تنبیہ وآگاہی بھی جداگانہ ہو، اور وہ درمیان والا تیسرا فعل "قومہ" ہے۔(احکام اسلام ص ۶۳)(۲)

---

(۱)قوله وليس بينهماذ كرمسنون قال ابويوسفؒ سالت الامام أيقول الرجل اذ ارفع رأسه من الركوع والسجود"اللهم اغفرلي" قال: يقول: ربنالك الحمدوسكت ولقداحسن في الجواب اذ لم ينه عن الاستغفارنهروغيره اقول بل فيه اشارة الى انه غيرمكروه اذ لو كان مكروهالنهى عنه كماينهى عن القراء ة في الركوع والسجودوعدم كونه مسنونالاينافي الجواز كالتسمية بين الفاتحة والسورة بل ينبغي ان يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدتين خروجامن خلاف الامام احمدؒ لا بطاله الصلوة بتركه عامداولم ارمن صرح بذالك عندنالكن صرحوابا ستحباب مراعاة الخلاف، شامي: ۱/ ۵۰۵، فصل في بيان تاليف الصلوة الى انتهائها،مطلب في اطالة الركوع للجاني ، ط: سعيد.

قوله محمول علي النفل اى تهجداوغيره خزائن وكتب في هامشه فيه ردعلى الز يلعي حيث خصه بالتهجد،اه ثم الحمل المذ كورصرح به المشايخ في الواردفي الركوع والسجودوصرح به في الحليةُ في الواردفي القومة والجلسة وقال على انه ان ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراداوالجماعة والمامومون محصورون لايتثقلون بذ الك كمانص عليه الشافعية ولاضررفي التزامه وان لم يصرح به مشايخنافان القواعدالشرعية لاتنبوعنه كيف والصلوة والتسبيح والتكبيروالقراء ة كماثبت في السنة. شامي : ۱/ ۵۰۶، ايضا.

(۲) اقول القومة شرعت فارقة بين الركوع والسجودفالرفع معهارفع للسجودفلامعنى للتكرار. حجة الله البالغة: ۲/ ۱۰، اذكار الصلوة المندوب اليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

قہقہہ

بالغ مرد یا عورت کا نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، ایسی صورت میں دوبارہ وضو کر کے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔ (۱)

اور قہقہہ سے مراد اتنی آواز سے ہنسنا ہے کہ ساتھ والا آدمی سن لے، اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (۲)

واضح رہے اللہ کے دربار میں نماز کے لئے کھڑا ہو کر قہقہہ لگانا بہت بڑا گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کے دربار کی شان کے خلاف ہے، اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔

قہقہہ لگا کر ہنسا آخری قعدہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں قہقہہ لگا کر ہنسا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام

☆......''قیام'' جو مرد یا عورت کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہے، اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا فرض ہے، اور اتنی دیر تک کھڑا رہنا فرض ہے جس میں اس قدر قرأت کی

---

(۱) وکذا القهقهة فی کل صلاة ذات رکوع وسجود ...فالقهقهة فی الصلاة ذات الرکوع والسجود تنقض الوضوء والصلاة جمیعاً سواء کان القهقهة عامدا...أو ناسیاً. حلبی کبیر: ۱۴۱، باب نواقض الوضوء، ط: سهیل، یجب بأن یعلم ان القهقهة فی کل صلاة فیها رکوع وسجود ینقض الصلاة والوضوء عندنا وفی الکافی قید الانتقاض بقهقهة مصلّ بالغ، التاتارخانیة: ۱/۱۳۸، کتاب الصلوة، الفصل الثانی فی بیان مایوجب الوضوء نوع منه فی القهقهة، ط: ادارة القرآن. وقهقهة هی مایسمع جیرانه بالغ ولو امراة، الدر المختار مع الرد: ۱/۱۴۴ – ۱۴۵، کتاب الصلوة، مطلب نواقض الوضوء، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۴۱، ۴۲، کتاب الطهارة، ط: سعید کراچی.

(۲) وحد القهقهة ان یکون مسموعا له ولجیرانه......... القهقهة فی کل صلاة فیها رکوع وسجود تنقض الصلوة والوضوء عندنا کذا فی المحیط. فتاویٰ هندیة: ۱/۱۲، فصل فی نواقض الوضوء حلبی کبیر: ۱۴۱، باب نواقض الوضوء، ط: سهیل، شامی: ۱/۱۴۴، باب نواقض الوضوء، ط: سعید، هندیة: ۱/۱۲، کتاب الطهارة، فصل فی نواقض الوضوء، ط: رشیدیة.

جا سکے جو فرض ہے۔(۱)

☆......کھڑے ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر ہاتھ بڑھائے جائیں تو گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں، قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے، ان کے سوا اور نمازوں میں فرض نہیں ہے۔(۲)

☆......جو شخص قیام پر قادر نہیں اس پر قیام فرض نہیں ہے۔(۳)

قیام اور سائنس

قیام نماز کی سب سے پہلی کیفیت اور ابتداء ہے اور اس میں جسم بالکل بے حرکت اور ساکن ہوتا ہے ایسی کیفیت سے مندرجہ ذیل اثرات جسم انسانی پر پڑتے ہیں:

۱......جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو احادیث میں ہے کہ اتنی اونچی قرأت ہو کہ اپنے کان سن سکیں۔ اب ان قرآنی الفاظ کے انوارات پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں جو امراض کے دفعیے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔

۲......قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے۔

۳......چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے اس لئے اس کا جسم ایک نور کے حلقے میں مسلسل لپٹا رہتا ہے اور جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے تو اس وقت وہ نور جسے سائنسی زبان میں (In The Language Of Seience) غیر مرئی شعائیں کہتے ہیں، اس کا احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہیں۔

۴......قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ 45 منٹ ایسی حالت میں کھڑے رہیں تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قوت

(۱، ۲، ۳) ومنها القيام بحيث لومديديه لاينال ركبتيه ومفروضه وواجبه ومسنونه ومندوبه بقدرالقراء ة فيه ...... (في فرض، وملحق به كنذر، وسنة فجرفي الاصح لقادرعليه وعلى السجود(قوله القادرعليه) فلوعجز عنه حقيقة وهوظاهراوحكما...فانه يسقط، شامي: ۱/ ۴۴۴، ۴۴۵، باب صفة الصلوة، بحث القيام. ط: سعيد كراچي. البحرالرائق: ۱/ ۲۹۲، باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچي.

فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔

سجدہ ان تین علوم کا مرقع ہے: ا۔اصول یوگا　　۲۔اصول ٹیلی پیتھی

۳۔اصول ہائجین

۵......قیام سے موخر دماغ (Pons) (جس کا کام چال، ڈھال اور جسم انسانی کی رفتار کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے) قوی ہوجاتا ہے اور ایک ایسے خطرناک مرض سے بچارہتا ہے جس سے آدمی اپنا توازن درست نہیں رکھ سکتا (فزیالوجی ریسرچ)

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۶۴۔۶۵ ج)

قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں

اگر کوئی شخص صرف کھڑے ہونے پر قادر ہے، لیکن رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو ایسے آدمی پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنا لازم نہیں ہوگا، بلکہ وہ بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے۔(۱)

قیامت کی تین سزائیں

''نماز میں سستی کے پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱)(ومنها القیام...فی فرض...لقادر علیه) وعلی السجود فلو قدر علیه دون السجود ندب ایماؤه قاعدا الدر المختار. قوله فلو قدر علیه ای علی القیام وحده او مع الرکوع کما فی المنیة(قوله ندب ایماؤه قاعدا) ای(لقربه من السجود وجاز ایماؤه قائما کما فی البحر واوجب الثانی زفرؒ والائمة الثلاثة لان القیام رکن فلا یترک مع القدرة علیه ولنا ان القیام وسیلة الی السجود للخرور والسجود اصل لانه شرع عبادة بلا قیام کسجدة التلاوة والقیام لم یشرع عبادة وحده حتی لو سجد لغیر الله تعالی یکفر بخلاف القیام واذ اعجز عن الاصل سقطت الوسیلة کالوضوء مع الصلوة والسعی مع الجمعة. شامی: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلوة بحث القیام، ط: سعید کراچی.
ان المریض لو قدر علی القیام دون الرکوع والسجود فانه یخیر بین القیام والقعود وان کان القعود افضل فقد سقط عنه القیام مع قدرته علیه، البحر: ۱/۲۹۲، باب صفة الصلوة(قوله والقیام) ط: سعید و: ۱/۵۰۹، ط: رشیدیة کوئٹه، فتح القدیر: ۱/۴۵۸، باب صلوة المریض، ط: رشیدیة.

قیام کرنے والے کی اقتداء

قیام کرنے والے کی اقتداء قیام سے عاجز امام کے پیچھے درست ہے۔(۱)

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ

قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ ہونا چاہئے۔(۲)

قیام کی مقدار

تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر کھڑا رہنا واجب ہے، جس میں سورۂ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھی جاسکے۔(۳)

---

(۱) ویصح اقتداء القائم بالقاعدالذی یرکع ویسجد. ھندیة: ۱/ ۸۵، کتاب الصلوة الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث ط: رشیدیة. شامی: ۱/۵۸۸، کتاب الصلوة باب الامامة، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۳۴۰، کتاب الصلوة، باب الامامة ط: رشیدیة. البحرالرائق: ۱/ ۳۶۴، کتاب الصلوة، باب الامامة ،ط: سعید.

(۲) وینبغی ان یکون بینھما مقدار اربع اصابع الیدلانه اقرب الی الخشوع ، ردالمحتار: ۱/ ۴۴۴،باب صفة الصلاة بحث القیام ط. سعید. ھندیة: ۱/ ۷۳، الباب الرابع فی صفة الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: رشیدیة. وبسن(تفریج القدمین فی القیام قدر اربع اصابع) لأنه اقرب إلی الخشوع والتراوح افضل من نصب القدمین حاشیة الطحطاوی علی المراقی ۲۶۲ فصل فی بیان سننھا ط: قدیمی کراچی.

(۳) (قوله بقدرالقراءة فیه)......وحینئذ فھوبقدرآیة فرض وبقدر الفاتحة والسورة واجب. شامی: ۱/ ۴۴۴ باب صفة الصلوة. بحث القیام ط: سعید. ھندیة: ۱/ ۷۱، کتاب الصلوة الباب الرابع فی صفة الصلوة الفصل الثانی فی واجبات الصلوة،ط: حقانیه بشاور. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۱، کتاب الصلوة، ط: رشیدیة.

قیام کے بارے میں تفصیل

''معذور'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام میں التحیات پڑھ لی

''تشہد قیام میں پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

قیام میں پیروں کے درمیان فاصلہ

نماز کی حالت میں قیام کے دوران دونوں پیروں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ رکھنا مستحب اور بہتر ہے، اور اگر اس میں کچھ کمی بیشی ہو جائے گی تب بھی نماز بلا کراہت درست ہو جائے گی(۱)

قیام میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا

نماز کے دوران قیام کی (کھڑے ہونے کی) حالت میں سنت کے مطابق دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر نہ رکھنا مکروہ ہے۔(۲)

قیدی جیل میں قصر کرے گا یا نہیں

اگر قیدی کو اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ دور لے جایا گیا تو اس پر قصر لازم ہے

---

(۱)وینبغی ان یکون بینهمامقدار اربع اصابع الیدلانه اقرب الی الخشوع هکذ اروی عن ابی نصر الدبوسی، ردالمحتار: ۱/۴۴۴، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوٰة بحث القیام. ط: سعید. التاتارخانیة : ۱/۴۴۲، کتاب الصلوة ، فصل فی تکبیرةالافتتاح،ط: ادارة القرآن و العلوم الاسلامیه هندیة: ۱/۷۳ ، کتاب الصلوة الباب الرابع فی صفة الصلاة الفصل الثالث فی سنن الصلوة. ط:رشیدیة.

(۲) وسننهارفع الیدین للتحریمة ونشر الاصابع...... ووضع یمینه علی یساره تحت السرة للرجال. الدرمع الرد: ۱/۴۷۲، کتاب الصلوة، فروع یکره اشتمال الصماء..... وترک کل سنة ومستحب. فتاوی شامی: ۱/۶۵۳ ،کتاب الصلوة باب مکروهات الصلاة، ط:سعید. البحرالرائق: ۲/۳۲، باب مایفسدالصلوة ومایکره فیها. ط:سعید کراچی.

ورنہ پوری نماز پڑھے، (۱) قصر لازم ہونے کے باوجود غلطی سے نماز پوری پڑھ لی، اور دو رکعت پر قعدہ کیا ہے تو فرض ادا ہو گیا، مگر سجدہ سہو لازم ہے، اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر قعدہ کرنا بھول گیا تو سرے سے نماز ہی نہیں ہوگی۔ (۲)

اگر جیلر نے قید کی مدت پندرہ دن یا پندرہ دن سے زیادہ متعین کردی ہے تو نماز پوری

---

(۱) وعن ابی حنیفہؒ انه اعتبر ثلاث مراحل وفی الحجة کل مرحلة ستة فراسخ...... وفی الغیاثیة وعامتهم قدروابالفراسخ واختاروا ثمانیة عشر فی التقدیر لاخمسة عشر وعلیه الفتوی لانه اضبط واحوط. التاتارخانیة: ۲/۲، کتاب الصلوة الفصل الثانی والعشرون فی صلاة المسافر، نوع آخر فی بیان ادنی مدة السفر الذی یتعلق به قصر الصلوة، ط: ادارة القرآن (قوله ولااعتبار بالفراسخ الفرسخ ثلاثة امیال، والمیل اربعة الاف ذراع ردالمحتار: ۱۲۳/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعید.

(قوله ولایشترط الخ)...... وعن ابی حنیفهؒ التقدیر بالمراحل وهوقریب من الأول، آه قال فی النهایة ای التقدیر بثلاث مراحل قریب من التقدیر بثلا ثة ایام لان المعتادمن السیرفی کل یوم مرحلة واحدة خصوصا فی اقصرایام السنة کذا فی المبسوط شامی ۱۲۲/۲، ۱۲۳، باب صلاة المسافر، ط: سعید کراچی.

(۲) وفرض المسافرعندنافی کل صلاة رباعیة علی المقیم (رکعتان لایجوز له الزیادة علیهماعمدالتاخیرالسلام وترک واجب القصرویجب سجودالسهوان کان سهوا......فان صلی المسافراربعاوقعدفی الثانیة مقدارالتشهداجزاء ته رکعتان عن فرضه وکانت الرکعتان الاخریان له نافلة ویکون مسیاء کمامر (وان لم یقعد) فی الثانیة (مقدارالتشهدبطلت صلاته) اللباب فی شرح الکتاب للمیدانی: ۱۱۰/۱-۱۱۱، باب صلاة المسافرط: قدیمی. شامی: ۱۲۸/۲، باب صلاة المسافر. ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۵۳۸، فصل فی صلاة المسافر. ط: سهیل اکیڈمی.

پڑھے ورنہ قصر کرے، اپنے گمان کا کچھ اعتبار نہیں، جیلر کی بات کا اعتبار ہے۔(۱)

قیدی نے صف بنائی

اگر جیل خانہ کے قیدیوں نے جائے نماز بنائی ہے، اور کسی نے جیل خانہ سے ایسی جائے نماز خرید لی ہے تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) والاسير من المسلمين في ايدى اهل الحرب هم له قاهرون، ان اقاموا به في موضع يريدون ان يقيموا به خمسة عشر يوما فعليه ان يكمل الصلاة وان كان الاسير لا يريد ان يقيم معهم، وان كان الاسير يريد ان يقيم في موضع خمسة عشر يوما فاخرجوه من ذلك الموضع يريدون مسيرة ثلاثة ايام قصر الصلاة، وكذلك الرجل يبعث اليه الخليفة او الوالي ليؤتى به من بلد الى بلد كانت نية الاقامة والسفر الى الشخص لا اليه، لانه مقهور في يد الشخص وكان كالاسير في ايدى الكفار، التاتارخانية: ۲/۱۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني والعشرون في صلاة المسافر، نوع آخر في بيان من لا يصير مقيما بنية اقامته ويصير مقيما بنية اقامة غيره، ط: ادارة القرآن، ردالمحتار: ۲/۱۳۴، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۵۴۱، فصل في صلاة المسافر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/۱۳۹، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۶۶، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه.
ويشترط لصحة نية السفر ثلاثة اشياء: الاستقلال بالحكم، مراقي الفلاح قوله (الاستقلال بالحكم) اى الانفراد بحكم نفسه بحيث لا يكون تابعا لغيره في حكمه، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۲۴، باب صلاة المسافر، ط: قديمي كراچي.
والتابع...... (والجندى مع اميره) اذا كان يرتزق منه، والاجير مع المستاجر والتلميذ مع استاده، والاسير والمكره مع من اكرهه على السفر، الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۲۴، ط: قديمي كراچي.
(۲) ولو شك في نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم يعتبر، وتمامه في الاشباه الدر المختار (قوله ولو شك الخ) وفي التاتارخانية: من شك في انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة ام لا فهو طاهر مالم يستيقن وكذا الآبار والحياض والحباب الموضوعة في الطرقات ويستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار، وكذا ما يتخذه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة والثياب، الخ، شامي: ۱/۱۵۱، قبيل مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي.

ک

کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنا

شہر یا فنائے شہر میں کسی بھی جگہ مثلاً مکان، ہال یا کھلے میدان میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے(۱) البتہ مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھنا سنت ہے، اس لئے کارخانہ میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، البتہ مسجد میں جمعہ پڑھنے کا جو اجر اور ثواب ہے وہ نہیں ملے گا۔(۲)

کاروبار بند کرنا

''جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کافر کی بنائی ہوئی صف

اگر غیر مسلموں نے صف بنائی ہے، اور صف کا ناپاک ہونا یقینی طور پر معلوم ہے تو اس پر نماز پڑھنے سے پہلے دھونا ضروری ہے، دھونے سے پہلے ناپاک صف پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اعادہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ناپاک چیز پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔

اور اگر صف ناپاک ہونے کے بارے میں یقین نہیں صرف شبہ ہے تو احتیاط کے

---

(۱) ویشترط لصحتها ای صلاة الجمعة ستة اشياء الاول المصر اوفناء ه سواء مصلى العيدوغيره لانه بمنزلة المصرفي حق حوائج اهله وتصح اقامة الجمعة في مواضع كثيرة بالمصروفنائه، طحطاوی علی مراقی الفلاح ، ص : ۳۰۴ ، باب الجمعة ، ط: مصطفى البابی مصر ،وص:۵۰۶، ط: قديمی.هندية: ۱/۱۴۵ ، باب فی صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته. فتاوی شامی: ۲/۱۳۸، باب الجمعة. ط: سعيد.

(قوله واذاكان القاضی اوالامير)..... وفی الشرح ولايشترط الصلاة فی البلد بالمسجد فتصح بفضاء فيها .حاشية الطحطاوی علی المراقی. ص:۵۱۳، باب الجمعة، ط: قديمی كراچی.

(۲) عن انس ابن مالك قال قال رسول الله ﷺ صلاة الرجل فی بيته بصلاة وصلاته فی مسجدالقبائل بخمس وعشرين صلاة وصلاته فی المسجدالذی يجمع فيه بخمس مائة صلاة. مشكوة، ص:۷۲، باب المساجدومواضع الصلاة، ط: قديمی كراچی.

طور پر دھولینا بہتر ہے۔

اور اگر صف پاک ہونے کے بارے میں یقین ہے تو دھونے کی ضرورت نہیں دھوئے بغیر بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

کافر کے گھر میں نماز پڑھنا

اگر نماز پڑھنے کی جگہ پاک ہے، تو وہاں نماز پڑھنا جائز ہے اگر اتفاق سے کافر کے گھر میں نماز پڑھنے کی ضرورت پڑے تو کافر کے گھر کے خالی فرش پر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر کپڑا بچھالیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔(۲)

کافر مسلمان ہوا

اگر کوئی کافر تراویح کے وقت مسلمان ہوا ہے، تو اس نومسلم کے لئے بھی عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۳)

---

(۱) فرع مایخرج من دارالحرب کسنجاب ان علم دبغه بطاهر فطاهر اوبنجس فنجس وان شک فغسله افضل الدرالمختار (قوله فنجس) ای فلاتجوز الصلاة فيه مالم يغسل (قوله فغسله افضل) لان الاخذ بماهو الوثيقة فی موضع الشک افضل اذالم يؤدالی الحرج ومن هناقالوا لاباس بلبس ثياب اهل الذمة والصلاة فيهاالاالاز ارو السراويل فانه تكره الصلاة فيهالقربهامن موضع الحدث وتجوز لان الاصل الطهارة وللتوارث بين المسلمين فی الصلاة بثياب الغنائم قبل الغسل وتمامه فی الحلية. شامی : ۱/۲۰۵-۲۰۶ کتاب الطهارة، مطلب فی احكام الدباغة. ط: سعيد كراجي. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۲۸، فصل يطهر جلدالميتة ط: قديمی كراچی. و ص: ۹۸، ط: مصطفی البابی مصر.

(قوله ولوشک الخ) فی التاتارخانية من شک فی انائه اوثوبه أوبدنه الخ. شامی : ۱/۱۵۱، قبيل مطلب فی ابحاث الغسل ط: سعيد. مزید "قیدی نے صف بنائی" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) طهارة بدنه......ومكانه. الدرالمختارمع الرد: ۱/۴۰۲-۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

(۳) وهی سنة الوقت لاسنة الصوم فی الاصح فمن صار اهلاللصلاة فی اخراليوم يسن له التراويح كالحائض اذاطهرت المسافروالمريض المفطر مراقی الفلاح قوله والمسافروالمريض......وعبارته فی الشرح اولی حيث قال والاصح انهاسنة الوقت لقوله ﷺ وسننت لكم قيام ليله حتی ان المريض

کافروں کے مستعمل کپڑے

کافر مثلاً عیسائی یہودی اور ہندو وغیرہ کے مستعمل کپڑے دھونے کے بعد پاک ہوجاتے ہیں اور پاک کپڑوں میں نماز ہوجاتی ہے، لہٰذا ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہوجائے گی۔اور اگر کافروں کے مستعمل کپڑوں کو دھویا نہیں گیا تو پاجامہ، شلوار ،ازاراور پینٹ کا تو ناپاک ہونا غالب گمان ہے کیونکہ یہ لوگ پیشاب وغیرہ کرنے کے بعد پاک اور صاف نہیں کرتے، نجاست اور پیشاب کپڑے میں لگ جاتا ہے اس لئے ایسے کپڑوں کو دھوئے بغیر اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

= المفطر والمسافر والحائض والنفساء اذ اطهرتا اوالكافر اذ اسلم في اخر اليوم تسن لهم التراويح الى اخره. حاشية الطحطاوى على المراقي. ص:۴۱۲، قبيل باب الصلاة في الكعبة، ط: قديمي كراچي.

(۱) قال في الدر المختار: ولو شك في نجاسة ماء اوثوب اوطلاق اوعتق لم يعتبر قال في ردالمحتار (ولوشك) في التاتارخانية ومن شك في انائه اوثوبه أوبدنه اصابته نجاسة اولافهو طاهر مالم يستيقن وكذا الآبار والحياض......) وكذ امايتخذ ه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة والثياب، فرع لوشك في السائل من ذكره أماء اوبول ان قرب عهده بالماء اوتكرر مضي والااعاده بخلاف مالوغلب على ظنه انه احدهماالفتاوى الشامية: ۱/۱۵۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد. ثياب الفسقة وأهل الذمة طاهرة. الدرالمختار، (قوله ثياب الفسقة الخ) قال في الفتح: وقال بعض المشايخ: تكره الصلاة في ثياب الفسقة؛ لأنهم لايتقون الخمور، قال المصنف: يعني صاحب الهداية، الأصح انه لايكره، لأنه لم يكره من ثياب اهل الذمة الاالسراويل مع استحلالهم الخمر، فهذا اولى، شامي ۱/۳۵۰. قبيل مطلب في الامر بالمعروف، وقبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد. (فرع) ما يخرج من دارالحرب كسنجاب ان علم دبغه بطاهر فطاهر أوبنجس فنجس وان شك فغسله افضل، الدرالمختار.

(قوله فنجس) اى فلاتجوز الصلاة فيه مالم يغسل (قوله فغسله افضل) لأن الأخذ بماهو الوثيقة في موضع الشك افضل اذا لم يود إلى الحرج، ومن هنا قالوا: لا بأس بلبس ثياب اهل الذمة والصلاة فيها الاالازاروالسراويل فإنه تكره الصلاة فيها لقربها من موضع الحدث وتجوز لأن الأصل الطهارة وللتوارث بين المسلمين في الصلاة بثياب الغنائم قبل الغسل وتمامه في الحلية. شامي ۱/۲۰۶ باب المياه، مطلب في احكام الدباغة، ط: سعيد.

کامل انسان

کامل انسان وہی ہے جو شرک اور مخلوق پرستی سے بیزار ہو کر اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقہ سے کرتا رہے، اور اپنے آرام وراحت سے دست بردار ہو کر اپنے خالق کا شکر ادا کرنے میں تیار اور مستعد رہے، اور اس کے اوامر ونواہی پر کاربند ہو کر ہمیشہ کی زندگی اور ابدی آرام وراحت کی تلاش میں کوشش کرتا رہے۔(۱)

کامل نماز

کامل نماز وہ ہے جس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خٰشعون

ترجمہ: یقیناً فلاح وکامیابی پاگئے جو یعنی نماز میں (اللہ سے ڈرتے ہوئے) جھکنے والے ہیں۔(۲)

کپڑا

ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، جس کو پہن کر عام طور پر لوگوں کے پاس نہیں جاسکتا ہے، ہاں اگر اس کپڑے کے سوا دوسرا کپڑا اس کے پاس نہیں ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکوۃ وذلک دین القیمۃ، البیّنہ: ۵.

(۲) انما الصلاۃ الکاملۃ ھی التی قال اللہ فی شانھا قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون. کتاب الفقۃ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/ ۱۷۳، کتاب الصلاۃ حکمۃ مشروعیتھا. ط دار الفکر.

(۳) وکرہ (کفہ)...... (وصلاتہ) فی ثیاب بذلۃ یلبسھا فی بیتہ (ومھنتہ) ای خدمۃ ان لہ غیرھا والا لا. الدر المختار مع الرد ۱/ ۶۴۰ کتاب الصلاۃ، باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیھا. مطلب فی الکراھۃ التحریمیۃ والتنزیھیۃ، ط: ایم ایچ سعید. وتکرہ الصلاۃ فی ثیاب بذلۃ کذا فی معراج الدرایۃ، ھندیۃ: ۱/ ۱۰۷.

کپڑا پاک نہ ہو

اگر مجبوری کی حالت میں مریض کپڑے کو پاک نہ کر سکا، اور خود بھی پاک نہیں رہ سکتا اور پاک کپڑا بدل کر پہن بھی نہ سکا تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور اگر پاک کپڑا بدلنے کا انتظام تھا اس کے باوجود نہیں بدلا اور اسی حالت میں نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، اور بعد میں اس نماز کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

کپڑا تصویر والا

''تصویر والا کپڑا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کپڑا چپکا ہوا ہو

اگر نماز کے دوران مردوں کا کپڑا جسم سے اس طرح چپک گیا کہ ستر کی حدود کا امتیاز ہو سکے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

–کتاب الصلاۃ باب مایفسد الصلوۃ ومایکرہ فیہا، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاۃ وما لایکرہ، ط: مکتبہ رشیدیہ. التاتارخانیۃ: ۱/۵۶۳، کتاب الصلوۃ الفصل الرابع فی بیان مایکرہ للمصلی ان یفعل فی صلاتہ ومالایکرہ ،ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ کراچی.

(۱)ان استوعب عذرہ تمام وقت صلاۃ مفروضۃ بان لایجدفی جمیع وقتہازمنایتوضأویصلی فیہ خالیاعن الحدث (ولوحکما) لان الانقطاع الیسیرملحق بالعدم ....(وحکمہ الوضوء، لاغسل ثوبہ ونحوہ.......... وان سال علی ثوبہ فوق الدرہم، جاز لہ ان لایغسلہ ان کان لوغسلہ تنجس قبل الفراغ منہا، ای الصلاۃ (والا یتنجس قبل فراغہ(فلا، یجوز ترک غسلہ، ہوالمختارللفتوی، الدرالمختارمع ردالمحتار: ۱/۳۰۵-۳۰۶، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور ط: سعیدکراچی. ہندیۃ: ۱/۴۱، قبیل الباب السابع فی النجاسۃ واحکامہا، ط: رشیدیہ کوئٹہ.

(۲)ولایضرالتصاقہ بالعورۃ بحیث یحددجرمہا، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ: ۱/۱۹۰، مبحث سترالعورۃفی الصلاۃ، ط: دارالفکر، بیروت لبنان.

کپڑا دستور کے خلاف پہننا

نماز کی حالت میں عام عادت اور دستور کے خلاف کپڑے پہننے سے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے، جیسا کہ کوئی شخص چادر اوڑھے اور اس کا کنارہ شانے پر نہ ڈالے یا کرتہ پہنے اور آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے۔(۱)

کپڑا اسمیٹنا

سجدہ میں جاتے وقت اپنے آگے یا پیچھے سے پاجامہ یا تہبند وغیرہ کپڑوں کو سمیٹنا مکروہ ہے، اس لئے نماز کے دوران اس سے بچنا چاہیئے، ورنہ نماز تو ہو جائے گی، ثواب پورا پورا نہیں ملے گا۔(۲)

---

(۱) (وکره ..... سدل) تحريماللنهي (ثوبه اى ارساله بلالبس معتاد وكذاالقباء بكم الى وراء ذكره الحلبي، كشدومنديل يرسله من كتفيه، (قوله وكذاالقباء بكمّ الى وراء) اى كالاقبية الرومية التي يجعل لأكمامهاخروق عنداعلىٰ العضداذاأخرج المصلي يده من الخرق وارسل الكم الى ورائه مثلافانه يكره ايضالصدق السدل عليه، لانه ارخاء من غيرلبس، لان لبس الكم يكون بادخال اليدفيه(قوله كشد)هو شيء يعتاد على الكتفين كما في البحر، وذالك نحو الشال. الدر المختارمع الرد: ١/ ٦٣٩، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلوة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي.. هندية: ١/ ١٠٦، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيمايكره في الصلوة، ومالايكره فيها، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ٢/ ٢٣، باب مايفسدالصلوة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(٢) منهارفع ثوبه بين يديه اومن خلفه في الصلاة، لقوله صلى الله عليه وسلم " امرت ان اسجدعلى سبعة اعظم وان لا اكف شعراولاثوبا" رواه الشيخان، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ١/ ٢٧٦، رفع المصلي ثوبه من خلفه اوقدامه وهويصلي، ط: دارالفكر، وكره (كفه)أى رفعه ولو لتراب كمشمركم أو ذيل. الدر المختار (قوله أى رفعه)اى سواء كان من بين يديه أو من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر، وحررالخيرالرملي مايفيدان الكراهة فيه تحريمية، شامي: ١/ ٦٤٠، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ٢/ ١١، باب مايفسدالصلاةومايكره فيها، ط: سعيد كراچي.

کپڑا کم ہے

اگر کسی آدمی کے پاس کپڑا اس قدر کم ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں اس کا ستر نہیں چھپتا، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں پورا ستر چھپ جاتا ہے، (اور ایسی حالت عام طور پر طوفان، سیلاب زلزلہ اور جنگ وغیرہ کے وقت پیش آتی ہیں) تو اس صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیے۔(۱)

کپڑا لپیٹنا

نماز کے دوران کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکالے جاسکیں مکروہ ہے۔(۲)

کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے

''ناپاک کپڑے نیچے ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وعادم ساتر یصلی قاعدا، تنویر الابصار، شامی: ۱/۴۱۰، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی النظر الی وجه الامرد، ط: سعید کراچی۔ لو ان امرأۃ لو صلت قائمة ینکشف من عورتها مایمنع جواز الصلاۃ، ولو صلت قاعدۃ لاینکشف منها شئی فانها تصلی قاعدۃ لما ان ترک القیام اهون، البحر الرائق: ۱/۲۷۴، .... (قوله ولو عدم ثوبا صلی قاعدا مومیا برکوع وسجود وهو افضل من القیام برکوع وسجود لما عن انس ان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم، رکبوا فی السفینة فانکسرت بهم فخرجوا من البحر عراۃ فصلوا قعودا بایماء اراد بالثوب مایستر عامة عورته الخ، البحر: ۱/۲۷۴، باب شروط الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۲) [فرع] یکره اشتمال الصماء والاعتجار الخ، الدر المختار (قوله یکره اشتمال الصماء) لنهیه علیه الصلاۃ والسلام عنها، وهی ان یاخذ بثوبه فیخلل به جسده کله من راسه الی قدمه، ولا یرفع جانبا، یخرج یده منه سمی به لعدم منفذ یخرج منه یده کالصخرۃ الصماء، شامی: ۱/۶۵۲، باب مایفسد الصلاۃ ومایکره فیها، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی.

کپڑا ناپاک ہے

ناپاک کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اگر کسی نے ناپاک کپڑا پہن کر نماز پڑھ لی تو دوبارہ پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ہاں اگر کوئی مریض ایسا ہے کہ جو بھی کپڑا پہنایا جاتا ہے فوراً ناپاک ہو جاتا ہے تو اسی حالت میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانا

نماز کے دوران رکوع یا سجدے میں جاتے وقت اپنے کپڑوں کو مٹی وغیرہ سے بچانے کے لئے یا کسی اور غرض سے اٹھالینا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله هي طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه ومكانه) .... اماطهارة ثوبه فلقوله تعالى "وثيابک فطهر" فان الاظهران المرادثيابک الملبوسة وان معناه طهرهامن النجاسة وقدقيل في الاية غيرهذا لكن الارجح ماذكرناوهوقول الفقهاء وهو الصحيح كماذكره النووي في شرح المهذب. البحر: ۱/ ۲۶۶، ۲۶۷، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچي.

(۲) ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضه بان لايجدفي جميع وقتهازمنايتوضا ويصلي فيه خاليا عن الحدث (ولوحكما) لان الانقطاع اليسيرملحق بالعدم ...... (وحكمه الوضوء) لاغسل ثوبه ونحوه .... وان سال على ثوبه فوق الدرهم جاز له ان لايغسله ان كان لوغسله تنجس قبل الفراغ منهااي الصلاة (والايتنجس قبل فراغه فلا) يجوز ترك غسله هو المختارللفتوى. وكذاالمريض لا يبسط ثوبا الا تنجس فوراً له تركه الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۳۰۵ ـ ۳۰۷، كتاب الصلاة، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۴۰، ۴۱، الفصل الرابع في احكام الحيض الخ. ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكره كفه اي رفعه ولولتراب كمشمركم اوذيل الدرالمختار. (قوله اي رفعه، اي سواء كان من بين يديه اومن خلفه عندالانحطاط للسجود، بحروحررالخيرالرملي مايفيدان الكراهة فيه تحريمية، شامي: ۱/ ۶۴۰، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط: سعيد كراچي، البحرالرائق: ۲/ ۱۱، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي، تاتارخانية: ۱/ ۵۶، ط: ادارة القرآن.

کپڑے اوپر کرنا

ا.....نماز میں بلاضرورت رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے پاجامہ، شلوار اور قمیص کے دامن وغیرہ کو اوپر کرنا ادب کے خلاف ہے، اچھا نہیں ہے، لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

۲.....اور اگر سجدہ وغیرہ میں جاتے ہوئے پاجامہ وغیرہ کو اوپر کرنے کی ضرورت ہے تو اوپر کرنا ادب کے خلاف نہیں ہوگا۔(۱)

کتاب نماز کے بعد سنانا

''نماز کے بعد کتاب سنانا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کراہنا

☆.....نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے کراہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ،اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔

☆.....اگر کوئی مریض یا زخمی نماز کے دوران کراہنے کو ضبط کرنے پر قادر ہے، لیکن اس کے باوجود صاف صاف لفظوں میں'' آہ، آہ، ہائے، ہائے، اوئی'' کرتا ہے تو اس

---

(۱) وکره (کفه) ای رفعه ولولتراب کمشمر کم اوذیل (وعبثه به) ای بثوبه (وبجسده، للنهی الالحاجة ولابأس به خارج صلاة، الدرمع الرد(قوله وعبثه، هوفعل لغرض غیرصحیح قال فی النهایة: وحاصله ان کل عمل هومفیدللمصلی فلابأس به اصله ماروی " ان النبی صلی الله علیه وسلم عرق فی صلاته فسلت العرق عن جبینه ای مسحه لانه کان یوذیه فکان مفیدا، وفی زمن الصیف کان اذاقام من السجودنفض ثوبه یمنة اویسرة لانه کان مفیداکی لاتبقی صورة فامامالیس بمفید فهوالعبث ، الخ،شامی: ۱/ ۶۴۰ ، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیها، مطلب فی الکراهة التحریمیة والتنزیهیة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر،ص: ۳۴۵، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحرالرائق: ۲/ ۲۲، باب مایفسدالصلاة، ومایکره فیها،ط: سعید کراچی.

کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر زخم اور بیماری اتنی زیادہ شدید ہے کہ" آہ، آہ، ہائے، ہائے" وغیرہ کو ضبط کرنے پر قدرت نہیں تو وہ معذور ہے، اس حالت میں اس کی نماز ہو جائے گی۔ (۱)

کرتہ

نماز کی حالت میں کرتہ نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے، اور دونوں ہاتھ سے نکالنے اور پہننے میں عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

---

(۱) (والانین) هو قوله " أه " بالقصر (والتاوه) هو قوله آه بالمد (والتافيف) اف اوتف (والبكاء بصوت) يحصل به حروف (لوجع اومصيبة) قيد للاربعة الا لمريض لايملك نفسه عن انين وتاوه لانه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وان حصل حروف للضرورة ، الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۶۱۹، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي. الفتاوىٰ التاتارخانية، : ۱/ ۵۷۹، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في بيان مايفسد الصلاة ومالايفسد، ط: ادارة القرآن كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۳، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويفسدها كل عمل كثير ليس من اعمالها ولا لاصلاحها.................. مالايشك بسببه الناظر من بعيد في فاعله أنه ليس فيها وان شك انه فيها ام لا فقليل . الدرالمختار، مع ردالمحتار: ۱/ ۶۲۴، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۱، كتاب الصلاة الباب السابع فيما يفسد الصلاة ومايكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، ويكره ايضا في الصلوٰة (نزع القميص) ونحوه (والقلنسوة) بفتح القاف واللام وضم السين وهي ماتلبس في الرأس وكذا يكره (لبسهما ، اذا كان النزع او اللبس بعمل يسير لانه عمل اجنبي من الصلوٰة لايحصل به تتميم شئي من اعمالها ولهذا كان مفسدا اذا حصل بعمل كثير بان احتاج الى اليدين او كان ممالو رآه الناظر ظنه ليس في الصلوٰة، حلبي كبير ص/ ۳۵۶. كراهية الصلاة ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا

☆......جو شخص کسی بیماری کی وجہ سے کھڑے ہونے پر قادر نہیں، یا کھڑے ہونے پر قادر ہے لیکن زمین پر بیٹھ کر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، یا قیام وسجود کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں بیماری میں اضافہ یا شفا ہونے میں تاخیر یا نا قابل برداشت شدید قسم کا درد ہونے کا غالب گمان ہو، تو ان صورتوں میں کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، البتہ کسی قابل برداشت معمولی درد یا کسی موہوم تکلیف کی وجہ سے فرض نماز میں قیام کو ترک کر دینا اور کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۱)

اسی طرح جو شخص فرض نماز میں مکمل قیام پر تو قادر نہیں، لیکن کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہے، ایسے شخص کے لئے اتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے، اگر چہ کسی چیز کا سہارا لینا پڑے، اس

---

(۱) (من تعذرعليه القيام) أى كله (لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرربه يفتي (قبلهاأوفيها)اى الفريضة (او) حكمي بان (خاف زيادته أوبطء برئه بقيامه أودوران رأسه أووجدلقيامه الماشديدا) .... (صلي قاعدا)... (كيف شاء)... بركوع وسجودوان قدرعلى بعض القيام، ولومتكئاعلي عصاأوحائط (قام)لزومابقدرمايقدرولو قدرآية أوتكبيرة على المذهب لان البعض معتبربالكل (وان تعذرا) ليس تعذرهماشرطاً بل تعذرالسجود كاف لاالقيام أومأ.... قاعداالدرمع الرد: ۲/ ۹۵ ـ ۹۸. باب صلاة المريض، ط :سعيد.عن عمران بن حصين انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن صلاة الرجل قاعداً ،فقال :صلاته قائماً افضل من صلاته قاعداً،وصلاته قاعداً،على النصف من صلاته قائماً.وصلاته نائماً على النصف من صلاته قاعداً.سنن ابى داود : ۱/ ۱۳۷ ،كتاب الصلاة ،باب في صلاة القاعد ،ط:مير محمد . وكذالك اذا خاف زيادة المرض أو ابطاء البرء بالقيام أو دوران الرأس كذا في التبيين ،أو يجد وجعاً لذالك فان لحقه نوع مشقة لم يجز ترك ذالك القيام ،كذا في الكافي .هندية: ۱/ ۱۳٦، كتاب الصلاة ،الباب الرابع عشر في صلاة المريض ،ط:رشيدية ،البحر (۲/ ۱۱۲) باب صلاة المريض ،ط:سعيد.و(۲/ ۱۹۸)ط:رشيدية.

کے بعد وہ بقیہ نماز زمین یا کرسی پر بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے۔(۱)

☆......جو شخص زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں، تو ایسے شخص پر کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے میز رکھ کر اس پر پیشانی رکھ کر سجدہ کرنا ضروری نہیں، صرف اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرے، اور سجدہ کے اشارہ میں رکوع کے اشارہ سے زیادہ جھکے۔(۲)

☆......جو شخص زیادہ دیر کھڑے ہونے پر قادر نہیں، البتہ رکوع اور سجدہ کرسکتا ہے، تو ایسا شخص نماز کھڑے ہو کر شروع کرے، اور جتنی دیر تک کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اتنی دیر تک کھڑا ہو کر نماز پڑھے، پھر اس کے بعد کرسی پر بیٹھ کر بقیہ نماز مکمل کرسکتا ہے، البتہ یہ شخص چونکہ زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لہٰذا کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی صورت میں سامنے کوئی میز وغیرہ رکھ کر اس پر سجدہ کرے، صرف اشارہ سے سجدہ کرنا کافی

---

(۱) ولو كان قادراً على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتىٰ اذا كان قادراً على ان يكبر قائما ولا يقدر على القيام للقراءة او كان قادراً على القيام لبعض القراءة دون تمامها يؤمر بان يكبر قائما ويقرأ قدر ما يقدر عليه قائما ثم يقعد اذا عجز قال شمس الائمة الحلواني رحمه الله تعالىٰ هو المذهب الصحيح ولو ترك هذا خفت ان لا تجوز صلاته كذا في الخلاصة، هنديه: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئته، الدر المختار مع الرد: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۲، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط:سعيد، و: ۲/۱۹۸، ط: رشيدية كوئته. المحيط البرهاني: ۳/۲۷، الفصل الحادى والثلاثون في صلاة المريض، ط:ادارة القرآن كراچي.

(۲) وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلي قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع . هنديه: ۱/۱۳۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، البحر (۲/۲۰۰) باب صلاة المريض، ط: رشيديه كوئته. الدر المختار مع الرد: ۲/۹۸، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه فانه يكره تحريما. الدر المختار (قوله فانه يكره تحريما)...... اقول هذا محمول على ما اذا كان يحمل الى وجهه شيئا يسجد عليه، بخلاف ما اذا كان موضوعا على الارض، يدل عليه ما في الذخيرة حيث نقل عن الاصل الكراهة في الاول، ثم قال فان كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجد عليها جازت صلاته، فقد صح ان ام سلمة كانت تسجد على مرفقة موضوعة بين يديها لعلة كانت بها ولم يمنعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ذلك، اه فان مفاده هذه المقابلة والاستدلال عدم الكراهة في الموضوع على الارض المرتفع، ثم رأيت القهستاني صرح ذلك، شامي: ۲/۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

نہیں ہوگا، اور سامنے کی میز اونچائی میں کرسی کے برابر ہو، اگر کرسی سے اونچی ہو تو ایک یا دو اینٹ سے زیادہ اونچی نہ ہو، اس سے زیادہ اونچی میز پر سجدہ کرنے سے نماز نہیں ہوگی ۔(۱)

☆......جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر ہے لیکن کمر یا گھٹنے وغیرہ کی تکلیف کی وجہ سے رکوع اور زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو ایسا شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے ۔(۲)

---

(۱)(قوله الاان يجدقوة الارض)................ اقول : الحق التفصيل وهوانه ان كان ركوعه بمجردايماء الرأس من غيرانحناء وميل الظهر، فهذاايماء لاركوع فلايعتبرالسجودبعدالايماء مطلقاوان كان مع الانحناء كان ركوعامعتبراحتىٰ انه يصح من المتطوع القادرعلى القيام فحينئذ ينظران كان الموضوع ممايصح السجودعليه كحجرمثلاولم يزدارتفاعه على قدرلبنة اولبنتين فهوسجودحقيقي فيكون راكعاساجدالامومئاحتىٰ انه يصح اقتداء القائم به واذاقدرفي صلاته على القيام يتمهاقائما، وان لم يكن الموضوع كذلك يكون مومئافلايصح اقتداء القائم به، واذاقدرفيهاعلى القيام استأنفهابل يظهرلي انه لوكان قادراعلى وضع شئي على الارض ممايصح السجودعليه انه يلزمه ذلك لانه قادرعلى الركوع والسجودحقيقة، ولايصح الايماء بهمامع القدرة عليهمابل شرطه تعذرهماكماهوموضوع المسألة، شامي:۲/ ۹۸ ـ ۹۹ ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد.

(واراد بالبنة) في قوله مقدارلبنتين(لبنة بخارى وهي ربع ذراع)عرض ست اصابع فمقدارارتفاع اللبنتين المنصوبتين نصف ذراع طول اثنتى عشراصبعاوذكرفي الخلاصة قال مشايخناان سجد على لبنة جاز وعلى لبنتين لايجوز ان كانت احديهمافوق الاخرى وان كانتا آجرتين يجوز لان الارتفاع قليل ، وهولاينافي ماهنالان لبنة بخارى على مقدارالآجرة على ماقررناه، حلبي كبير،ص:۲۸۶، الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ويكره للمومي ان يرفع اليه عوداًاووسادة يسجد عليه فان فعل ذالك ينتظران كان يخفض رأسه للركوع ثم للسجوداخفض من الركوع جازت صلاته كذافي الخلاصة ،ويكون مسيأ هكذافي المضمرات وان كان لايخفض رأسه لكن يوضع العودعلى جبهته لم يجز هوالاصح فان كانت الوسادة موضوعة على الارض وكان يسجدعليهاجازت صلاته هندية: ۱/ ۱۳۶ كتاب الصلاة،الباب الرابع عشرفي صلاة المريض، ط:رشيدية ، ردالمحتار، كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض،ص: ۲/ ۹۸ ط: سعيد. البحرالرائق، كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض ،۲/ ۲۰۰ ط: رشيديه .المحيط البرهاني:۲/ ۳۳، كتاب الصلاة الفصل الحادى والثلاثون في صلاة المريض ط: ادارة القران.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

☆......جو شخص رکوع اور زمین پر سجدہ کرنے پر قادر ہے لیکن زیادہ دیر تک پاؤں موڑ کر بیٹھنے پر قادر نہیں، تو ایسے شخص کے لئے کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں، بلکہ کھڑے ہو کر نماز شروع کر کے رکوع اور سجدہ کے ساتھ نماز پوری کرنا ضروری ہے،(۱) البتہ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ اور تشہد پڑھنے کے دوران پاؤں موڑ کر بیٹھنے کی بجائے چارزانو یا جس طرح سہولت ہو بیٹھ کر نماز پوری کر سکتا ہے۔(۲)

☆......جو شخص قیام، رکوع اور سجدہ پر قادر نہیں وہ شخص کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز ادا کر سکتا ہے۔(۳)

☆......اگر کوئی شخص گھر یا مسجد میں انفرادی طور پر کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، لیکن جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں کرسی کے بغیر نماز نہیں پڑھ سکتا، تو ایسا شخص گھر میں کھڑے ہو کر انفرادی طور پر نماز ادا کرے، مسجد کی جماعت میں شامل نہ ہو، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا زیادہ سے زیادہ واجب ہے اور فرض نماز قدرت ہونے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) قوله ولايتربع الامن عذروفي المبسوط ومن علل فيه فقال التربع جلوس الجبابرة فلهذاكره في الصلاة .... والصحيح ان الجلوس على الركبتين أقرب الى التواضع من التربع فهواولى في حالة الصلاة الاعند العذر،الكفاية مع فتح القدير: ۱/ ۴۲۲ وفي نسخه ۱/ ۳۵۸، كتاب الصلاة باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، فصل ويكره للمصلي ، ط: رشيديه ،تبيين الحقائق: ۱/ ۴۰۹، كتاب الصلاة ،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط سعيد،البحر الرائق: ۲/ ۴۱، كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ط: رشيديه .

(۳)وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلي قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع، هندية ۱/ ۱۳۶ ،كتاب الصلاة الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية،الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض ۲/ ۹۷ـ۹۸ ط: سعيد،البحر الرائق ۲/ ۱۹۹ ،كتاب الصلاة ،باب صلاة المريض ط. رشيدية. وانظر الحاشية السابقة رقم ۱ ايضا في الصفحة السابقة.

کی صورت میں کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے، اور واجب ادا کرنے کے لئے فرض چھوڑنا جائز نہیں۔(۱)

☆......بعض لوگ قیام بھی کرتے ہیں، اور رکوع بھی کرتے ہیں، لیکن زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے پھر سجدہ اور جلسہ کرسی پر بیٹھ کر اشارے سے کرتے ہیں، ان کے بارے میں یہ حکم ہے کہ ایسے لوگ شروع سے کرسی یا زمین پر بیٹھ کر اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پوری کریں، کچھ نماز کھڑے ہوکر اور کچھ نماز کرسی پر بیٹھ کر اشارہ سے پڑھنا بہتر نہیں، اگر چہ اس طرح بھی نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔(۲)

واضح رہے کہ جو شخص سجدہ پر قادر نہیں اس سے قیام کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

☆......عذر کی وجہ سے کرسی پر بیٹھ کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت

---

(۱) المریض اذاصلی فی بیته یستطیع القیام واذاخرج لایستطیع اختلف المشایخ رحمهم الله تعالی فیه المختارانه یصلی فی بیته قائماوبه یفتی هندیة ۱/۱۳۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشرفی صلاة المریض، ط رشیدیة. البحر الرائق ۲/۱۹۹، کتاب الصلاة، باب صلاة المریض ط: رشیدیة، فلوان المریض اذاصلی فی بیته یستطیع القیام، واذاخرج الی الجماعة لایستطیع القیام، یصلی فی بیته قائماقال شمس الائمة الاوزجندیؒ: یخرج الی الجماعة لکن کبر قائمالم یقعدثم یقوم عندالرکوع والاول أصح وبه یفتی. خلاصة الفتاوی ۱/۱۹۷ الفصل الحادی والعشرون فی صلاة المریض، جنس آخرصلی المریض الی غیر القبلة، ط: امجداکیڈمی لاهور.

(۲) قوله بل تعذرالسجود کاف نقله فی البحرعن البدائع وغیرهاوفی الذخیرة رجل بحلقه خراج ان سجدسال وهوقادرعلی الرکوع والقیام والقراءة یصلی قاعدایومئ ولوصلی قائمابرکوع وقعد، وأومأبالسجوداجزأه والاول افضل لان القیام والرکوع لم یشرعاقربة بنفسهابل لیکون وسیلتین الی السجود، ردالمحتار: ۲/۹۷، کتاب الصلاة، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۲۰۰، کتاب الصلاة، باب صلاة المریض، ط: رشیدیة، تبیین الحقائق: ۱/۴۸۸، کتاب الصلاة، باب صلاة المریض، ط: سعیدکراچی. المحیط البرهانی: ۲/۲۷، کتاب الصلاة، الفصل الحادی والثلاثون فی صلاة المریض، ط: ادارة القرآن کراچی.

میں کرسی کا پچھلا پایا صف کی لکیر پر رکھے تاکہ صف سیدھی رہے، اور دائیں بائیں بیٹھے ہوئے لوگوں سے آگے پیچھے نہ ہوجائے۔(۱)

☆......اگر کرسی میں چوڑائی کے اعتبار سے زیادہ حجم ہے لیکن کرسی کے دائیں بائیں کے لوگ کرسی سے متصل ہیں تو اس کو صف میں ''خلا'' نہیں کہا جائے گا، البتہ اگر کرسی کو صف کے کسی ایک کنارہ پر رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا۔(۲)

کرفیو کی حالت میں مسجد جانا

اگر فوج کرفیو کے اوقات میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جانے سے نہیں روکتی، تو مسجد میں جانا ضروری ہے، ورنہ گھر میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے، قانون کی خلاف ورزی کرنا اور عزت وجان کو خطرے میں ڈالنا جائز نہیں۔(۳)

کسوف کی حالت

☆......''کسوف'' سورج گرہن کو کہتے ہیں، یعنی سورج پر چاند کا سایہ ہوجانے

(۱، ۲) ویصف ای یصفهم الامام بان یامرهم بذلک قال الشمنی: وینبغی ان یأمرهم بأن یتراصوا ویسدوا الخلل ویسووا مناکبهم ویقف وسطا، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۸، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر ۱/۳۵۳، باب الامامة، ط: سعید، هندیة: ۱/۸۹، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم، ط: رشیدیة کوئٹه، "عن النعمان بن بشیر رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یسوی صفوفنا حتیٰ کانما یسوی بها القداح، حتیٰ رأی انا قد عقلنا عنه ثم خرج یوما فقام حتیٰ کاد ان یکبر فرأی رجلا بادیا صدره من الصف، فقال عباد الله لتسون صفوفکم او لیخالفن الله بین وجوهکم رواه مسلم، مشکوة: ۱/۹۷، باب تسویة الصفوف، ط: قدیمی کراچی.

(۳) قوله او ظالم یخاف علی نفسه او ماله، رد المحتار: ۱/۵۵۶، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط: سعید کراچی و ۲/۲۰۳، ط: رشیدیة. هندیة: ۱/۸۳، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة، ط: رشیدیه کوئٹه.

سے اس کا کالا نظر آنا۔(۱)

☆......کسوف کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔(۲)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ ''سورج گرہن اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانی ہے، اس سے مقصود بندوں کو خوف دلانا ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو''۔(۳)

---

(۱) قوله للشمس والقمر، لف ونشرمرتب قال في الحلية: والاشهرفي السنة الفقهاء تخصيص الكسوف بالشمس والخسوف بالقمروادعي الجوهرى انه الافصح وقيل همافيهاسواء وفي القهستاني وقال ابن الاثيران الاول هوالكثيرالمعروف في اللغة، ردالمحتار: ۲/ ۱۸۱، كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيدكراچي، البحرالرائق: ۲/ ۱۶۶، باب صلاة الكسوف، ط: سعيدكراچي، الكسوف: هوزوال ضوء الشمس كلااوبعضا، التعريفات الفقهية مجموعة قواعدالفقه،ص: ۴۴۳، ط: ميرمحمدكتب خانه كراچي.

(۲) قلت ورجحه في البدائع للأمربهافي الحديث لكن في العناية ان العامة على القول بالسنية لانهاليست من شعائرالاسلام فانهاتوجدبعارض لكن صلاهاالنبى صلى الله عليه وسلم فكانت سنة والامرللندب ،ردالمحتار: ۲/ ۱۸۳،كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيد كراچي، البحرالرائق: ۲/ ۱۶۷، باب صلاة الكسوف، ط: سعيدو: ۲/ ۲۹۱، ط: رشيديه كوئٹه، هندية: ۱/ ۱۵۲ ـــ ۱۵۳، كتاب الصلاة، الباب الثامن عشرفي صلاة الكسوف، ط: رشيديه كوئٹه.تبيين الحقائق: ۱/ ۵۴۷، كتاب الصلاة، باب الكسوف ،ط: سعيدكراچي.

(۳) عن ابى بكرة قال كناعندالنبي صلى الله عليه وسلم فانكسفت الشمس فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يجررداءه حتىٰ دخل المسجدفدخلنافصلى بنار كعتين حتىٰ انجلت الشمس فقال ان الشمس والقمرلاينكسفان لموت احدواذارأيتموهافصلواوادعواحتىٰ يكشف مابكم، بخارى ۱/ ۱۴۰، ابواب الكسوف، باب الصلوة في كسوف الشمس؛، ط: قديمي كراچي. مسلم: ۱/ ۲۹۵، كتاب الكسوف، ط: قديمي كراچي. البحرالرائق: ۲/ ۱۶۷، باب صلاة الكسوف، ط: سعيدكراچي.

☆......کسوف کی نماز پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو دوسرے نوافل کا ہے۔(۱)

☆......اگر حاضرین میں جامع مسجد کا امام موجود ہے، تو کسوف کی نماز جماعت سے ادا کرنی چاہیئے۔(۲)

☆......کسوف کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں ہے، اگر لوگوں کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے جمع کرنا مقصود ہو تو اعلان کر دیا جائے۔(۳)

☆......کسوف کی نماز میں وہ تمام شرائط معتبر ہیں جو جمعہ کے لئے معتبر ہیں البتہ کسوف کی نماز میں خطبہ نہیں ہے۔(۴)

☆......کسوف کی نماز میں سورۂ بقرہ وغیرہ جیسی بڑی بڑی سورت پڑھنا اور رکوع

---

(۱) قوله يصلي ركعتين كالنفل امام الجمعة، بيان لمقدارها ولصفة ادائها اما مقدارها فذكر انها ركعتان وهو بيان لأقلها...... واما صفة ادائها فهي صفة اداء النفل من ان كل ركعة بركوع واحد وسجدتين ومن انه لااذان له ولااقامة ولاخطبة الخ البحر ۲/۱۶۷. باب صلاة الكسوف ط: سعيد، الدرمع الرد ۲/۱۸۲. باب الكسوف ط: سعيد.

(۲) قوله بيان للمستحب أى قوله يصلي بالناس بيان للمستحب وهو فعلها بالجماعة أى اذا وجد امام الجمعة والا فلاتستحب الجماعة بل تصلي فرادى اذلايقيمها غيره كما علمته، ردالمحتار: ۲/۱۸۱. باب الكسوف، ط:سعيد. البحر الرائق: ۱/۱۶۷. كتاب الصلاة، باب صلاة الكسوف ط: سعيدو: ۲/۲۹۱. ط:رشيديه. تبيين الحقائق: ۱/۵۴۷. كتاب الصلاة باب الكسوف. ط: سعيد.

(۳) بلاأذان ولااقامة ولاجهر ولاخطبة وينادى الصلاة جامعة ليجتمعوا. الدرمع الرد: ۲/۱۸۲. كتاب الصلاة باب الكسوف ط:سعيد. البحر الرائق: ۲/۱۶۷. باب صلاة الكسوف. ط:سعيد. ورشيدية: ۲/۲۹۱. ط:رشيدية، فتح القدير: ۲/۵۲. باب صلاة الكسوف، ط:رشيدية.

(۴) ومافي السراج لابد من شرائط الجمعة الا الخطبة رده في البحر عند الكسوف، الدرالمختار مع ردالمحتار: ۲/۱۸۱ ـ ۱۸۲. باب الكسوف. ط:سعيد كراجي. البحر الرائق: ۲/۱۶۷. باب صلاة الكسوف، ط:سعيد و: ۲/۲۹۲. ط:رشيدية. فتح القدير: ۲/۵۲. باب صلاة الكسوف. ط: رشيدية.

اورسجدوں میں دیر کرنا یعنی لمبا لمبا رکوع اور سجدہ کرنا مسنون ہے۔(۱)

☆......اورقرأت آہستہ پڑھے۔(۲)

☆......نماز کے بعد امام دعا میں مصروف ہوجائے اور سب مقتدی آمین آمین کہیں،جب تک کہ گرہن ختم نہ ہوجائے،ہاں اگر ایسی حالت میں سورج غروب ہوجائے،یاکسی نماز کا وقت آجائے،تو دعا کو ختم کرکے نماز میں مشغول ہوجائے۔(۳)

کسوف کی نماز عصر کے بعد

کسوف کی نماز عصر کے بعد پڑھنا جائز نہیں ہے،کیونکہ یہ مکروہ وقت ہے،اگر مکروہ اوقات میں کسوف ہوتو نماز کی بجائے صرف دعا میں مشغول رہنا چاہیئے۔(۴)

کسوف کی نماز میں قرأت آہستہ پڑھے۔

---

(۱) (قوله ويطيل فيها الركوع والسجود والقراءة، نقل ذلك في الشرنبلالية عن البرهان أى لورود الاحاديث المذكورة في الفتح وغيره بذلك قال القهستاني فيقرأ أى في الركعتين مثل البقرة وآل عمران. ردالمحتار: ۱۸۲/۲. كتاب الصلاة، باب الكسوف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۷/۲. باب صلاة الكسوف ط: سعيد. و: ۲۹۱/۲، ط:رشيدية.

(۲) قوله ولا جهروقال أبويوسف يجهروعن محمدروايتان جوهرة، ردالمحتار: ۱۸۲/۲. باب الكسوف. ط:سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۷/۲. باب صلاة الكسوف. ط:سعيد: ۲۹۲/۲. ط:رشيدية. تبيين الحقائق: ۵۵۰/۱. كتاب الصلاة باب الكسوف. ط:سعيد.

(۳) ثم يدعو بعدها جالسامستقبل القبلة أوقائمامستقبل الناس والقوم يؤمنون حتى تنجلي الشمس كلها. الدرالمختارمع الرد: ۱۸۲/۲ ــ ۱۸۳. باب الكسوف ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۸/۲. باب صلاة الكسوف،ط:سعيد. ۲۹۲/۲.ط: رشيدية. تبيين الحقائق: ۵۵۱/۱. باب الكسوف ط: سعيد.

(۴) قوله في غيروقت مكروه لان النوافل لاتصلى في الاوقات المنهى عن الصلاة فيهاوهذه نافلة جوهرة ..... وفي الحموى عن البرجندى عن الملتقط اذاانكسفت بعدالعصرأونصف النهاردعواولم يصلوا. ردالمحتار: ۱۸۲/۲. باب الكسوف. ط:سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۷/۲. باب صلاة الكسوف ط:سعيد، و: ۲۹۱/۳. ط: رشيدية كوئٹه. فتح التقدير: ۵۲/۲. باب صلاة الكسوف. ط: رشيدية كوئٹه.

کسوف یعنی سورج گرہن کے وقت جو دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے، اس میں قرأت آہستہ پڑھی جائے۔(۱)

کعبہ

کعبہ کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے، اور جس رخ پر بھی نماز پڑھنا چاہے پڑھ سکتے ہیں البتہ کعبہ کے اوپر چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی ہے۔(۲)

کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا

اگر کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی جائے گی تو کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی، کیونکہ جس مقام پر کعبۃ اللہ ہے وہ زمین اور اس کے برابر اوپر آسمان تک قبلہ ہے" قبلہ" کعبہ کی دیوار اور چھت پر محدود نہیں بلکہ ان چاروں دیواروں کے برابر آسمان تک قبلہ ہے، اس لئے اگر کوئی شخص ہوائی جہاز میں کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے گا تو نماز ہو جائے گی۔

لیکن کعبۃ اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی صورت میں کعبۃ اللہ کی بے احترامی ہوتی ہے، چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے مکروہ

---

(۱) قوله ولا جهر وقال أبو يوسف يجهر وعن محمد روايتان جوهرة. ردالمحتار: ۱۸۲/۲. باب الكسوف. ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۱۷۲/۲. باب صلاة الكسوف. ط: سعيد كراجي. و: ۲۹۲/۲. ط: رشيديه كوئته، تبيين الحقائق: ۵۵۰/۱. باب الكسوف، ط: سعيد

(۲) ويصح فرض ونفل فيها وفوقها ولو بلا سترة لان القبلة عندنا هي العرصة والهواء الى عنان السماء وان كره الثاني للنهي وترك التعظيم. الدر المختار مع الرد ۲۵۴/۲. باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد (قوله يصح فرض ونفل فيها) اى في جوفها. شامي: ۲۵۴/۲. ط: سعيد، حلبي كبير. ص: ۲۱۲. فصل في مسائل شتى. ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۳۵۰/۲، ۳۵۱، باب الصلاة في الكعبة. ط: رشيدية كوئته. تبيين الحقائق: ۵۹۷/۱ كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة. ط: سعيد.

تحریمی ہے۔(۱)

کعبۃ اللہ کی تصویر

کعبۃ اللہ کی تصویر گھر میں رکھنا یا دیوار پر لٹکانا جائز ہے، اور اگر اس میں طواف کرنے والے یا نمازی وغیرہ کی تصویر ہے تو اس کو گھر میں لٹکانا صحیح نہیں ہوگا، جاندار کی تصویر کی وجہ سے رحمت کے فرشتے گھر میں داخل نہیں ہوں گے اور ایسی تصویر کی موجودگی میں وہاں نماز بھی مکروہ ہوگی، یعنی جو نماز پڑھی گئی ہے، ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن جتنا ثواب ملنا چاہیے اتنا نہیں ملے گا۔(۲)

(۱) قوله هي العرصة والهواء اى لاالبناء بدليل أنه لونقل الى عرصة أخرى وصلى اليه لم يجز ولانه لوصلى على ابى قبيس جازت بالاجماع مع أنه لم يصل الى البناء .... قوله وان كره الثانى اى الصلاة فوقهاقوله للنهى لانهامن السبع التى نهى عنهارسول ﷺ. الدرمع الرد: ۲/۲۵۴. ط:سعيد. حلبى كبير. ص:۲۱۶ فصل فى مسائل شتى، ط:سهيل . تبيين الحقائق : ۱/۵۹۷. باب الصلاة فى الكعبة ، ط:سعيد كراچى .هندية: ۱/۶۳. كتاب الصلاة الباب الثالث فى شروط الصلاة الفصل الثالث استقبال القبلة ط: رشيديه كوئٹه. البحر ۲/۲۰۰ باب الصلاة فى الكعبة ، ط:سعيدو ۲/۳۵۰، ۳۵۱،ط:رشيدية.

(۲)عن ابى طلحة صاحب رسول ﷺ انه قال ان رسول ﷺ قال ان الملائكة لاتدخل بيتافيه صورة قال بسر ثم اشتكى زيدفعدناه فاذاعلى بابه ستر فيه صورة قال فقلت لعبدالله الخولانى ربيب ميمونة زوج النبى ﷺ الم يخبرنازيدعن الصوريوم الأول فقال عبدالله الم تسمعه حين قال الا رقماً فى ثوب مسلم: ۲/۲۰۰. باب تحريم صورة الحيوان وتحريم اتخاذمافيه صورة الخ،ط:قديمى .... قوله وان يكون فوق راسه أوبين يديه أوبحذائه صورة لحديث الصحيحين عنه صلى ﷺ لاتدخل الملائكة بيتافيه كلب ولاصورة وفى المغرب الصورة عام فى كل ما يصور مشبهابخلق الله تعالى من ذوات الروح وغيرهاوقولهم ويكره التصاوير المرادبهاالتماثيل فالحاصل أن الصورة عام والتماثيل خاص والمرادهناالخاص فان غيرذى الروح لايكره كالشجر. البحر الرائق : ۲/۲۷. باب مايفسدالصلاة ومايكره فيهاط:سعيد و ۲/۴۸،ط:رشيديه . الدرالمختارمع ردالمحتار: ۲/۶۴۸. باب مايفسدصلاة ومايكره فيهاط: سعيد. تبيين الحقائق: ۱/۴۱۴. باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها.ط: سعيد.

کعبۃ اللہ کی سمت پر نماز پڑھنے کی حکمت

۱...... قدیم زمانہ سے لوگوں میں یہ عادت جاری ہے کہ جب کسی امیر اور بادشاہ کی تعریف اور خوبی بیان کرتے ہیں تو پہلے اس کے سامنے کھڑے ہو تے ہیں، پھر تعریف اور ثناء خوانی میں مشغول ہوتے ہیں اور نماز میں بھی یہی چیزیں ہیں کہ خیال وتصور میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوکر اللہ کی تعریف اور ثناء خوانی میں مشغول ہوجاتے ہیں۔

اور عبادت کی روح خشوع وخضوع ہے، اور یہ سکون اور اطمینان کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا، جب تک عبادت کرنے والا تمام چیزوں سے توجہ کو ہٹا کر صرف ایک متعین اور مقرر سمت کی طرف رخ نہیں کرے گا تب تک سکون اور اطمینان حاصل نہیں ہوگا، اس لئے نماز میں کعبۃ اللہ کی ایک خاص سمت مقرر ہوئی۔

۲...... ظاہر کو باطن کے ساتھ ایسا گہرا تعلق ہے کہ ظاہری طور پر ایک ہی سمت کو اختیار کرنے سے باطنی توجہ بھی ایک طرف ہوجاتی ہے، اس لئے نماز میں قبلہ کی سمت پر رخ کر کے کھڑا ہونا لازم ہے۔

۳...... دنیا کے تمام ایمانداروں کے ظاہری طور پر اتحاد اور اتفاق کے لئے ایک ہی قبلہ متعین اور مقرر ہونا ضروری ہے، جب عبادات کے باطنی انوار اور برکات حاصل کرنے کے لئے ایک ہی قبلہ کی طرف سب متفق ہوجائیں گے تو اس دل میں ایمانی نور پیدا ہونے میں عظیم الشان اثر پیدا ہوتا ہے جیسا کہ بہت ساری لائٹیں کسی مکان میں ایک ہی جگہ پر روشن کی جائیں تو اس سے بہت زیادہ روشنی حاصل ہوتی ہے اس لئے جمعہ اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا، جیسا کہ پانچ وقت نمازوں کی جماعتوں میں ایک محلّہ کے لوگوں کا اتفاق اور اجتماع ہوتا ہے، اور جمعہ کی نماز میں ایک شہر کے لوگوں کا اتفاق ہوتا ہے، اور حج میں پوری دنیا کے لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے، اور اتفاق واجتماع

سے عبادات کے انورات میں اضافہ ہوتا ہے، چونکہ پوری دنیا کے لوگوں کو ایک ہی مکان میں ہر وقت جمع ہونا مشکل ہے تو اس مکان کی سمت اور جہت کو اس مکان کے قائم مقام کر کے نماز میں اس کے استقبال کا حکم ہوا۔

۴...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے پوری دنیا میں عبادت کے جو طریقے رائج تھے ان میں شرک اور مخلوق کی عبادت کا بڑا جز شامل تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کے طریقوں کو شرک اور بت پرستی سے پاک صاف کر کے خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا ایک واضح اور ممتاز مسلک اور راستہ مقرر کیا، اس وجہ سے پوری امت کے ظاہری رخ کو بھی ایک ہی سمت کی طرف کر دیا، اس سے روحانی طاقت میں مزید جان پڑتی ہے۔

اور تمام مسلمانوں کو یقین ہے کہ مکہ میں بیت اللہ کو توحید کے ایک بڑے واعظ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کیا، اور آخری زمانہ میں اسی نبی کی اولاد میں سے ایک زبردست کامل نبی مکمل شریعت لے کر ظاہر ہوا، اور اس نے اس پہلے نبی کی تلقین و تعلیم کو پھر زندہ اور کامل کیا، جب نماز میں بیت اللہ کی طرف رخ کرتے ہیں تو یہ تمام تصورات آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں، اور اس مصلح عالم کی تمام خدمات اور جانفشانیاں جو اس نے اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کے لئے انجام دیں یاد آجاتی ہیں۔

۵...... اگر کوئی شخص کسی مکان کی طرف جاتا ہے تو مکان میں رہنے والا مکین مقصود ہوتا ہے، اور اس کے ادب و احترام کرنے کو مکان میں رہنے والوں کا ادب اور احترام سمجھا جاتا ہے، جیسے اگر کسی تخت نشین کے تخت کی طرف جھک کر سلام کریں تو وہ تخت کو سلام کرنا مقصد نہیں ہوتا بلکہ تخت والے کو سلام کرنا مقصد ہوتا ہے، چنانچہ ''بیت اللہ'' کے لفظ میں اس جانب اشارہ ہے کہ گھر مقصد نہیں بلکہ گھر والا مقصد ہے۔

(احکام اسلام عقل کی نظر میں مع تغیر ص ۵۳-۵۴)

کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا

☆......جیسا کہ کعبہ شریف کے باہر اس کے محاذات پر نماز پڑھنا درست ہے، ویسا ہی کعبہ شریف کے اندر بھی نماز پڑھنا درست ہے، کعبۃ اللہ کے اندر جس طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھے گا نماز ہو جائے گی، کیونکہ اندر چاروں طرف قبلہ ہے، جس طرف بھی منہ کیا جائے گا کعبہ ہی کعبہ ہے۔(۱)

☆......ہاں جب ایک طرف منہ کر کے نماز شروع کی جائے گی، تو پھر نماز کی حالت میں دوسری طرف پھر جانا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

☆......اور کعبۃ اللہ کے اندر نفل سنت اور فرض تمام نمازیں پڑھنا جائز ہے۔(۳)

☆......کعبہ کے اندر تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے، اور کعبۃ اللہ کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں امام اور مقتدیوں کا منہ ایک ہی طرف

---

(۱) (قوله صح فرض ونفل فيهاوفوقها، لانه ﷺ صلى في جوف الكعبة يوم الفتح ولانهاصلاة استجمعت شرائطهالوجوداستقبال القبلة لان استيعابهاليس بشرط .البحرالرائق: ۲/ ۲۰۰ .باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد و: ۲/ ۳۵۰، ط: رشيديه .تبيين الحقائق: ۱/ ۵۹۷ باب الصلاة في الكعبة ط: سعيد،ردالمحتار: ۲/ ۲۵۴ ، كتاب الصلاة ،باب الصلاة في الكعبة ،ط: سعيد. بدائع الصنائع : ۱/ ۳۱۴، كتاب الصلاة ،فصل في شرائط الاركان، ط: داراحياء التراث العربي.

(۲) وانمايتعين الجزء قبلة له بالشروع في الصلاة والتوجه اليه ومتى صارقبلة فاستدبارغيره لايكون مفسدا،وعلى هذاينبغي انه لوصلى ركعة الى جهة اخرى لم يصح لانه صارمستدبراالجهة التي صارت قبلة في حقه بيقين بلاضرورة .ردالمحتار: ۲/ ۲۵۴، باب الصلاة في الكعبة ط : سعيد،بدائع الصنائع : ۱/ ۳۱۴، كتاب الصلاة ،فصل في شرائط الاركان، ط: داراحياء التراث العربي.

(۳) يصح فرض ونفل فيهاوفوقها، الدرالمختارمع الرد: ۲/ ۲۵۳ ، باب الصلاة في الكعبة. ط: سعيد،البحرالرائق : ۲/ ۲۰۰ باب الصلاة في الكعبة ،ط: سعيد و: ۲/ ۳۵۰ ،ط: رشيديه كوئٹه. ، تبيين الحقائق: ۱/ ۵۹۷، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد،بدائع الصنائع: ۱/ ۳۱۴ ، كتاب الصلاة ،فصل في شرائط الاركان،ط: داراحياء التراث العربي .

ہونا شرط نہیں، کیونکہ وہاں ہر طرف قبلہ ہے، البتہ مقتدیوں کے لئے امام سے آگے بڑھ کر کھڑا ہونا صحیح نہیں، اس صورت میں امام سے آگے بڑھ کر کھڑے ہونے والے مقتدیوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر کعبۃ اللہ کے اندر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں مقتدی کا منہ امام کے منہ کے سامنے ہو تب بھی نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی۔کیونکہ آگے بڑھنا اس صورت میں کہا جاتا ہے کہ جب امام اور مقتدی دونوں کا منہ ایک ہی طرف ہو اور مقتدی امام سے آگے ہو، البتہ اس صورت میں امام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، کیونکہ کسی آدمی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر درمیان میں کوئی چیز حائل ہوگی تو مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

کلام کرنا

نماز کی حالت میں کلام یعنی بات چیت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔اور "کلام" کی وجہ سے نماز فاسد ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ کلام میں کم سے کم دو حرف

---

(۱) منفرداأوبجماعة وان ....اختلف وجوههم في التوجه الى الكعبة الااذاجعل قفاه الى وجه امامه فلايصح اقتداءه لتقدمه عليه ،الدرمع الرد: ۲/۲۵۴ ،باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد،حلبي كبير ص:۶۱۶ ، فصل في مسائل شتى، ط: سهيل اكيڈمي .البحر الرائق : ۲/۲۰۰ باب الصلاة في الكعبة ، ط:سعيد و: ۲/۳۵۱، ط: رشيدية.

(۲) قوله ويكره جعل وجهه لوجهه بلاحائل ،قال في شرح الملتقى لانه لايشبه عبادة الصورة،وفي القهستاني عن الحلابي وينبغي أن يجعل بينه وبين الامام سترة بأن يعلق نطعاأوثوبا"ط" أى ليمنع عن المواجهة،ردالمحتار: ۲/۲۵۴، باب الصلاة في الكعبة. ط: سعيد.حلبي كبير ص:۶۱۶، فصل في مسائل شتى ط: سهيل اكيڈمي. البحر الرائق: ۲/۲۰۰، باب الصلاة في الكعبة ، ط: سعيد، و: ۲/۳۵۱، ط: رشيدية.

ہوں، یا ایک ایسا حرف ہو جس کا معنی سمجھ میں آتا ہو۔(۱)

کلام کی پانچ قسمیں

کلام یعنی بات چیت کی پانچ قسمیں ہیں:

۱...... کسی آدمی کو مخاطب کر کے بات کرنا، یہ ہر حال میں نماز کو فاسد کر دیتی ہے خواہ قصداً ہو یا بھول سے، عربی زبان میں ہو یا عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں، وہ لفظ قرآن مجید میں ہو یا قرآن مجید میں نہ ہو، ہر صورت میں نماز کو فاسد کر دیتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

مثلاً: کوئی شخص یہ سمجھ کر کہ میں نماز میں نہیں ہوں یا اور کسی دھوکہ میں آ کر کسی آدمی سے بات کرے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) يفسدها التكلم هو النطق بحرفين أو حرف مفهم كع وق امراً. الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد. هندية ۱/ ۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها ط: رشيديه. البحر الرائق: ۲/ ۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد و ۲/ ۳، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۳۲، فصل فيما يفسد الصلاة. ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) اذ اتكلم في صلاته ناسيا او عامدا خاطئا او قاصدا قليلا او كثيرا تكلم لاصلاح صلاته بأن قام الامام في موضع القعود فقال له المقتدى اقعد او قعد الامام في موضع القيام فقال له المقتدى: قم، او لا لإصلاح صلاته ويكون الكلام من كلام الناس استقبل الصلاة عندنا لحديث عائشة رضي الله عنها ان رسول الله ﷺ قال من قاء او رعف في صلاته فلينصرف وليتوضأ وليبن على صلاته مالم يتكلم وهذا قد تكلم فلا يبني لظاهر هذا الحديث. المحيط البرهاني: ۲/ ۱۴۶، الفصل الخامس في بيان ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القران كراچي. هندية: ۱/ ۹۸، كتاب الصلاة الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد: و ۲/ ۳، ط: رشيديه. شامي: ۱/ ۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۳) اذ اتكلم في صلاته ناسيا او عامدا، خاطئا أو قاصداً. المحيط البرهاني: ۲/ ۱۴۶، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في بيان ما يفسد الصلاة وما لا يفسد. ط: ادارة القران كراچي. هندية: ۱/ ۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق: ۲/ ۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: رشيديه و ۲/ ۲، ط: سعيد. شامي: ۱/ ۶۱۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي.

۲......نماز کی حالت میں کسی آدمی سے کہے کہ " اُقْتُلِ الْحَيَّةَ" (سانپ کو مار ڈال) یا بجلی کا بٹن بند کر دے، یا پنکھا چالو کر دے، یا چولھا بند کر دے، یا دروازہ بند کر دے یا مائیک (Mike) بند کر دے وغیرہ تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

۳......نماز کی حالت میں کسی سے کہے کہ پڑھو، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

۴......ایک آدمی کا نام "یحیٰ" ہے نماز کی حالت میں اس سے کہے کہ "یا یحیٰ خذ الکتاب" (اے یحیٰ کتاب لے لو) یا کسی آدمی کا نام موسیٰ ہے اس سے کہے کہ "یا موسیٰ" (اے موسیٰ) یا کسی سے کہے "اقرأ" (پڑھو) یہ تمام الفاظ قرآن مجید کے ہیں، اس کے باوجود کسی کو مخاطب کر کے کہنے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کسی نے نماز کی حالت میں کسی کو سلام کیا، یا کسی کے سلام کا جواب دیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر دوسرے آدمی کی چھینک کے جواب میں "یرحمک اللّٰہ" (یعنی اللہ تم پر رحم کرے) کہے یا اچھی خبر سن کر "الحمد للّٰہ" کہے یا اسی طرح اور کوئی لفظ زبان سے نکل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کا نام سن کر "جَلَّ جَلَالُہٗ" کہے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھے تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، بشرطیکہ ان الفاظ سے جواب دینا مقصد ہو۔

خلاصہ یہ کہ جب نماز کے دوران کسی آدمی کو مخاطب بنا کر بات کی جائے گی تو نماز

---

(۱) وقوله او الخطاب، هذا مفسد بالاتفاق. شامی: ۱/ ۶۲۱، باب مایفسد الصلاة ومایكره فيها.
ط: سعید کراچی.

فاسد ہو جائے گی خواہ کسی قسم کی بھی بات ہو، اور کسی بھی حالت میں ہو۔(۱)

(۲) دوسری قسم، کسی جانور کو مخاطب کر کے بات کرنا، اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

(۳) تیسری قسم، خود بخود بات کرنا اس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے، بشرطیکہ عربی لفظ نہ ہو، اور ایسا نہ ہو جو قرآن مجید میں وارد ہوا ہو، اور اگر عربی لفظ ہے اور قرآن مجید میں وہ لفظ موجود ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہو گی۔ مثلاً اپنی چھینک کے جواب میں "الحمد للّٰه" کہے یا اس قسم کا کوئی اور لفظ زبان سے نکل جائے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، اور اگر کوئی لفظ کسی شخص کا تکیہ کلام ہے، تو اس کے کہنے سے بھی نماز فاسد ہو جائے گی، اگر چہ وہ

---

(۱) (اوالخطاب، قوله لمن اسمه يحيى اوموسى (يايحيى خذ الكتاب بقوة اوومالتلك بيمينك ياموسى مخاطبالمن اسمه ذلك اولمن بالباب ومن دخله كان امنا فرع [سمع اسم الله تعالى فقال جل جلاله اوالنبي ﷺ فصلى عليه اوقراءة الامام فقال صدق الله ورسوله تفسد ان قصدجوابه. الدرالمختارمع الرد: ۶۲۱/۱، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيهاط: سعيد،حلبى كبير ص ۴۳۶، فصل فيمايفسدالصلاة ط: سهيل. قال رحمه الله جواب عاطس بيرحمك الله لانه يجرى فى مخاطبات الناس فصاركمالوقال اطال الله بقائك فكان من كلامهم، تبيين الحقائق: ۳۹۲/۱، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،ط:سعيدكراچى. البحر الرائق: ۵/۲، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد و: ۸/۲، ط: رشيابة.

(۲) واذا ساق الدابة بقول هلاوزجرالكلب فقال" هر"يقطع عندهماايضالانه حروف مهجاة وان ساقهابماليس له حروف مهجلة لايقطع عندهماعلى ماذكره شمس الائمة. المحيط البرهانى: ۱۵۲/۲، الفصل الخامس فى بيان مايفسدالصلاة ومالايفسد. ط: ادارة القران كراچى. الدرالمختارمع الرد: ۶۱۳/۱، ۶۲۱، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۳۶، فصل فيمايفسدالصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية ۱۰۱/۱، الباب السابع فيمايفسدالصلاة ومايكره فيها، الفصل الاول فيمايفسدالصلاة، ط: رشيدية.

قرآن مجید میں موجود ہو مثلاً "نعم" کسی آدمی کا تکیۂ کلام ہے، تو نماز کے دوران "نعم" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اگر چہ یہ لفظ قرآن مجید میں موجود ہے۔(۱)

(۴) چوتھی قسم، ذکر اور دعا۔

اگر ذکر اور دعا عربی الفاظ میں نہیں، یا عربی الفظ میں ہیں مگر وہ الفاظ قرآن مجید اور احادیث میں موجود نہیں، اور اس کا اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرنا حرام نہیں، تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ "اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی الْمِلْحَ" (اے اللہ مجھے نمک عنایت فرما) یا "اَللّٰهُمَّ زَوِّجْنِیْ فُلَانَةً" (اے اللہ میرا نکاح فلاں عورت سے کر دے) یہ دعائیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں نہیں ہیں، اور ان کا طلب کرنا اللہ کے علاوہ کسی اور سے منع نہیں ہے، تو نماز کے دوران ایسے الفاظ سے دعا کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں اگر قرآن مجید یا احادیث میں کوئی دعا موجود ہے اور اس کا طلب کرنا اللہ کے علاوہ کسی اور سے منع ہے، تو ایسی دعا سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اگر چہ بے موقع پڑھی جائے مثلا رکوع یا سجدوں میں پڑھی جائے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو جری علی لسانه نعم او آری ان کان یعتادها فی کلامه تفسد لانه من کلامه، وإلالا، لانه قرآن. الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۵۲، فصل فیمایفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۱۰۰، کتاب الصلاة، الباب السابع فیمایفسد الصلاة ومایکره فیها. الفصل الاول فیمایفسدها، ط: رشیدیه کوئٹه.

قوله لانه من کلامه، بدلیل الاعتیاد(قوله لانه قرآن) هذ اظاهر فی نعم و کذ افی آری علی روایة ان القرآن اسم للمعنی اما علی روایة انه اسم للنظم والمعنی فلا.شامی: ۱/ ۶۲۳، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها. ط: سعید

(۲) بالادعیة المذکورة فی القرآن والسنة لابما یشبه کلام الناس، اضطرب فیه کلامهم

۵...... پانچویں قسم، لقمہ دینا، یعنی کسی کو قرآن مجید غلط پڑھنے پر آگاہ کرنا، یہ مقتدی کے لئے اپنے امام کو دینا درست ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر لقمہ دینے والا مقتدی اور لقمہ دینے والا اس کا امام نہ ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

کلمہ طیبہ بلند آواز سے پڑھنا

فرض نماز کے بعد ہلکی آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا جائز ہے، البتہ فرض نماز کے بعد خاص کیفیت کے ساتھ بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھنا منع ہے تاکہ دیگر نمازی اور ذکر کرنے

--- ولاسیما المصنف والمختار کماقاله الحلبی ان ماهوفی القرآن اوفی الحدیث لایفسدومالیس فی احدهماان استحال طلبه من الخلق لایفسد والا یفسدلوقبل قدرالتشهد. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۵۲۳، ۵۲۴ (قوله والایفسد) مثل اللهم ارز قنی بقلاوقثاء وعدساو بصلااو ارز قنی فلانة. شامی : ۱/ ۵۲۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها، مطلب فی خلف الوعیدوحکم الدعاء بالمغفرة للکافرولجمیع المؤمنین، ط: سعید، کراچی، و: ۱/ ۶۱۹، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیهامطلب المواضع التی لایجب فیهاردالسلام، ط :سعیدحلبی کبیر، ص: ۴۴۷، فصل فیمایفسدالصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر: ۲/ ۳، باب مایفسدالصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۳، فصل فی بیان سننها ط: قدیمی.
وتکره قراءة القران فی الرکوع والسجودوالتشهدباجماع الائمة الاربعة لقوله علیه الصلاة والسلام نهیت ان أقرأالقران راکعااوساجدارواه مسلم، شامی : ۱/ ۵۲۳، ط: سعید.

(۱) وفتحه علی غیر امامه الا اذا ارادالتلاوة وکذا الاخذ الا اذا تذکر فتلا قبل تمام الفتح بخلاف فتحه علی امامه فانه لا یفسد مطلقاً لفاتح وآخذ بکل حال، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۴۰، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۶، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

والوں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلند آواز سے جو کلمہ طیبہ پڑھنا ثابت ہے وہ امت کو تعلیم دینے کی غرض سے تھا اور دوا اور وظیفہ کے طور پر نہ تھا۔

کم عمر

کم عمر بچوں کے لئے کوئی ستر نہیں ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی دونوں کا حکم برابر ہے، اور کم عمر بچوں سے مراد چار سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہے، ایسے بچوں کے جسم کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے، اس عمر سے آگے جب تک دیکھنے سے بُرا خیال پیدا نہیں ہوتا ہے، تب تک بچے کا ستر صرف اس کی آگے اور پیچھے کی شرم گاہ ہے، لیکن اگر وہ اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کو دیکھنے سے بُرا خیال پیدا ہوتا ہے تو اس کا ستر نماز اور نماز سے باہر بالغ مرد اور

---

(۱) باب الذکر بعد الصلاة فيه حديث ابن عباس رضی الله عنهما قال كنا نعرف انقضاء صلوة رسول الله ﷺ بالتكبير وفي رواية ان رفع الصوت بالذكر حين ينصرف الناس من المكتوبة على عهد النبي ﷺ وانه قال ابن عباس رضی الله عنهما كنت اعلم اذ انصرفوا بذلك اذ اسمعته هذا دليل لما قاله بعض السلف انه يستحب رفع الصوت بالتكبير والذكر عقب المكتوبة وممن استحبه من المتاخرين ابن حزم الظاهری ونقل ابن بطال واخرون ان اصحاب المذاهب المتبوعة وغيرهم متفقون على عدم استحباب رفع الصوت بالذكر والتكبير وحمل الشافعي رحمه الله تعالى هذا الحديث على انه جهر وقتا يسيرا حتى يعلمهم صفة الذكر لانهم جهروا دائما قال فاختار للامام والماموم يذكر الله تعالى بعد الفراغ من الصلاة ويخفيان ذلك الا ان يكون اماما يريد ان يتعلم منه فيجهر حتى يعلم انه قد تعلم منه ثم يسر او حمل الحديث على هذا. الصحيح لمسلم مع شرحه الكامل للنواوی : ۱/۲۱۷، كتاب المساجد، باب الذكر بعد الصلاة ط: قديمی۔

(قوله ورفع صوت بذكر الخ)...وفي حاشية الحموی عن الامام الشعرانی اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر الجماعة في المساجد وغيرها الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل اوقاری، شامی : ۱/۶۶۰، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها مطلب في رفع الصوت بالذكر، ط: سعيد، و: ۶/۳۹۸، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد. مجموعة رسائل اللكنوی رحمة الله عليه سباحة الفكر في الجهر بالذكر: ۳/۳۴، الباب الاول في حكم الجهر بالذكر، ط: ادارة القران كراچی۔

عورت کے ستر کی مانند ہے۔(۱)

کن انکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنا

نماز کے دوران کن انکھیوں سے دائیں بائیں دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن نماز کے دوران ایسا کرنا مناسب نہیں، اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے، (۲) اور قیام کی حالت میں سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں دونوں قدموں پر اور سجدے میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود پر نظر ہونی چاہیئے، یہی سنت ہے۔(۳)

کندھوں سے بال بڑھا کر رکھنے والوں کی نماز

جن مردوں نے بال کندھوں سے بڑھا کر رکھے ہوئے ہیں، ان کی نماز ہو جاتی

---

(۱) وفي السراج: لاعورة للصغير جدا، ثم مادام لم يشته فقبل ودبر، ثم تغلظ الى عشر سنين، ثم كبالغ، الدر المختار مع الرد. (قوله لاعورة للصغير جدا، وكذا الصغيرة كمافي السراج، فيباح النظر والمس كمافي المعراج، قال ح: وفسره شيخنابابن اربع فمادونها، ولم ادرلم عزاه آه اقول: قديؤخذ مما في جنائز الشرنبلالي ونصه: واذا لم يبلغ الصغير والصغيرة حدالشهوة يغسلهما الرجال والنساء، وقدره في الاصل بان يكون قبل ان يتكلم (قوله ثم تغلظ) قيل المراد انه يعتبر الدبر وماحوله من الاليتين، والقبل وماحوله يعني انه يعتبر في عورته ماغلظ من الكبير ويحتمل انهما قبل ذلک من المخفف فالنظر اليهماعندعدم الاشتهاء اخف اليهمامن النظر بعد، وليحرر، (قوله ثم كبالغ) اى عورته تكون بعدالعشرة كعورة البالغين، وفي النهر: كان ينبغي اعتبار السبع لامرهما بالصلاة اذابلغاهذا السن، الخ، شامي: ۱/ ۴۰۷-۴۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۲۷۰، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويكره .... الالتفات بوجهه كله اوبعضه للنهي وببصره يكره تنزيها. الدر المختار مع ردالمحتار: ۱/ ۶۴۳، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۲۱، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۶، الباب السابع فيما يفسد الصلاة ومايكره فيها، الفصل الثاني فيمايكره في الصلاة ومالايكره، ط: رشيدية.

(۳) نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه والى ارنبة انفه حال سجوده والى حجره حال قعوده والى منكبيه الايمن والايسر عندالتسليم الاولىٰ والثانية لتحصيل الخشوع، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۷۷-۴۷۸ باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. التاتارخانية: ۱/ ۵۲۹، فصل في بيان آداب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي. هندية: ۱/ ۷۲-۷۳، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه.

ہے مگر ایسے بال رکھنا جس سے غیر مسلم یا فساق وفجار سے مشابہت پیدا ہو، جائز نہیں ۔(۱)

کنکری

نماز کی حالت میں سجدے کے مقام سے کنکری ہٹانا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کنکری ہٹائے بغیر سجدہ کرنا بالکل ممکن ہی نہ ہوتو پھر ہٹانا مکروہ نہیں ہوگا، اور اگر ہٹائے بغیر مسنون طریقے سے سجدہ کرنا ممکن نہ ہوتو ایک مرتبہ ہٹا دے اس سے زیادہ نہیں، تاہم نہ ہٹانا بہتر ہے۔(۲)

کوٹ

اگر کوٹ پاک ہے تو اس میں نماز ہو جاتی ہے لیکن ایسے لباس سے پرہیز کر لینا

---

(۱) وحاصله ان الطويل منه يصل الى المنكبين وغيره الى شحمة الاذنين ، ويمكن ان يكون المعنى منتهيافي بعض الاوقات الى منكبيه. جمع الوسائل في شرح الشمائل : ۸۲/۱، باب ماجاء في شعررسول الله صلى الله عليه وسلم ، ط: ادارة تاليفات اشرفيه ملتان.

عنه (ابن عمررضي الله عنهما) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم ، مشكوة ص۳۷۵، كتاب اللباس ،الفصل الثاني ،ط:قديمي قال على القارى أى من شبه نفسه بالكفارمثلافي اللباس وغيره اوبالفساق اوالفجاراوباهل التصوف الصلحاء الابرارفهومنهم اى في الاثم اوالخيرعندالله تعالىٰ ،مرقاة المفاتيح:۱۵۵/۸ ،كتاب اللباس، الفصل الثاني ،ط: رشيديه كوئته.

(۲) ولايقلب الحصالانه نوع عبث الاان لايمكنه من السجودفيسويه مرة لقوله عليه السلامرة ياابـاذروالافذرولان فيه اصلاح صلاته ،هداية: ۱۳۳/۱ ، كتاب الصلاة، باب مايفسدالصلاة ، فصل في مكروهات الصلاة، ط: سعيدكراچي.البحرالرائق: ۳۵/۲، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، ط: دارالكتب العلمية بيروت لبنان و: ۲۰/۲، ط: سعيدكراچي.وقلب الحصاللنهي الالسجوده التام فيرخص مرة وتركها أولى.الدر مع الرد ۶۴۲/۱ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،ط:سعيد.

چاہئے۔(۱)

کولھے پر ہاتھ رکھنا

نماز کی حالت میں کولھے پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۲)

کوما

''قوما'' کے عنوان کو دیکھیں۔

کون سی دعا قبول ہوتی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی دعا قبول ہوتی ہے۔آپ ﷺ

---

(۱) شروط الصلوة : هي ستة طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه و كذامايتحرك بحركته، الدرالمختار،(قوله وثوبه ، ارادمالابس البدن فدخل القلنسوة والخف والنعل (قوله وكذاما) اى شئى متصل به يتحرك بحركته كمنديل طرفه على عنقه وفي الاخربنجاسة مانعة ان تحرك موضع النجاسة بحركات الصلاة منع والا، بخلاف مالم يتصل كبساط طرفه نجس وموضع الوقوف والجبهة طاهر فلايمنع مطلقا، الدرالمختارمع ردالمحتار: ۱/۱۰۲-۲۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۱/۲٦٦-۲٦۷، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراجي. بدائع الصنائع: ۱/۱۱۴، فصل في شرائط الاركان،ط: سعيد كراجي.

(۲) ويكره ان يضع يده على خاصرته، هندية: ۱/۱۰٦، الفصل الثاني فبمايكره في الصلوة ومالا يكره، ط: بلوچستان بک ڈپو، شامي: ۱/٦۴۲-٦۴۳، باب مايفسدالصلاة، ومايكره فيها، ط: سعيد كراجي. (وكره عبثه بثوبه وبدنه وقلب الحصاالاللسجودمرة وفرقعة الاصابع والتخصر..... (التخصر): وهووضع اليدعلى الخاصرة وهى مافوق الطفطفة والشراسيف،البحرالرائق:۲/۳۳-۳٦، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيهاط: رشيديه كوئٹه. و:۲/۱۹، ط: سعيد كراجي.

نے ارشاد فرمایا کہ رات کے آخری حصہ کی، فرض نماز کے بعد کی دعا قبول ہوتی ہے۔(۱)

کھاد والی گھاس

گوبر وغیرہ کی کھاد والی گھاس پر نماز پڑھنا صحیح نہیں کیونکہ وہ جگہ ناپاک ہے،(۲) ہاں اگر کھاد بالکل مٹی بن گئی،(۳) اس کا الگ وجود قطعاً نظر نہ آئے یا گھاس اتنی گھنی اور بڑی ہو کہ اس میں سے کھاد تک نمازی کا کوئی عضو نہ پہنچے تو اس پر نماز ہو جائے گی، کھاد سے نجس

---

(۱) عن ابی امامة قال قيل يارسول الله اى الدعاء اسمع قال جوف الليل الآخر ودبر الصلوات المكتوبات، جامع الترمذی: ۲/۱۸۷، ابواب الدعوات، صحيح البخاری: ۲/۹۳۶، كتاب الدعوات باب الدعاء نصف الليل ،ط: قديمى كتب خانه كراچى.

(۲) اماههنابخلافه ان كانت النجاسة فى موضع القدمين فان قام عليهاوافتتح الصلوة لم تجز لان القيام ركن فلايصح بدون الطهارة كمالوافتتح مع الثوب النجس اوالبدن النجس. بدائع الصنائع : ۱/۲۳۷، فصل فى بيان مقدارمايه يربه المحل نجسا:الخ،ط: داراحياء التراث العربى بيروت لبنان ،الدرالمختارمع الرد: ۱/۴۰۳۔۴۰۴، باب شروط الصلوة . ط : سعيدكراچى

(۳)(قوله والا) اى وان لا نقل لا يكون نجسا ، وظاهره ان العلة الضرورة وصريح الدر وغيرها ان العلة هى انقلاب العين كما ياتى ، لكن قدمنا عن المجتبى ان العلة هذه ، وان الفتوىٰ على هذا القول للبلوىٰ فمفاده ان عموم البلوى علة اختيار القول بالطهارة المعللة بانقلاب العين فتدبر .... (قوله لانقلاب العين) علة للكل وهذا قول محمد،وذكر معه فى الذخيرة ، والمحيط أن ابا حنيفةحلية، قال فى الفتح وكثير من المشايخ اختاروه ، وهو المختار لان الشرع رتب وصف النجاسة على تلك الحقيقة وتنتفى الحقيقة بانتقاء بعض اجزاء مفهومها فكيف بالكل ، فان الملح غير العظم واللحم، فاذا صار ملحا ترتب حكم الملح ونظيره فى الشرع النطفة نجسةوتصير علقة وهى نجسة وتصير مضغة فتطهر ، والعصير طاهر فيصير خمرا فينجس ويصير خلا فيطهر فعرفنا ان استحالة العين تستتبع زوال الوصف ،المرتب عليها، آه، شامى: ۱/۳۲۶۔۳۲۷، باب الانجاس، مطلب فى العفو عن طين الشارع، ط: سعيد كراچى، البحر : ۱/۲۲۷، باب الانجاس، ط:سعيد كراچى.

پانی جو گھاس کو لگا ہو وہ پانی جب گھاس پر سے خشک ہو جائے گا گھاس پاک ہو جائے گی۔(۱)

کھانا

☆.....نماز کے دوران کھانے پینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے، خواہ کھانے پینے کی مقدار کتنی ہی کم ہو، (۲) ہاں اگر دانتوں کے درمیان کوئی چیز پھنسی ہوئی ہو، اور اس کی مقدار چنے کی مقدار سے کم ہو تو اس کو نگلنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، (۳) اور اگر چنے کی مقدار سے زیادہ ہوگی تو نماز فاسد

(۱) الارض تطهر باليبس وذهاب الاثر للصلوة. هندية: ۱/ ۴۴، الباب السابع في النجاسة واحكامها، ط: بلوچستان بک ڈپو، الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۳۱۱، باب الانجاس. ط: سعيد
والارض... باليبس وذهاب الاثر للصلاة (قوله الارض) وما كان ثابتا فيها كالحيطان والاشجار والكلاء والقصب وغيره مادام قائما هو المختار كمافي الخلاصة. النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/ ۱۴۴ - ۱۴۵ باب الانجاس، طبع دار الكتب العلمية بيروت.
(۲) قوله والاكل والشرب) اى يفسد انها لان كل واحد منهما عمل كثير وليس من اعمال الصلاة ولا ضرورة اليه، البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.
(يفسد ها التكلم عمده وسهوه قبل قعوده قدر التشهد سيان .... واكله وشربه مطلقا) ولو سمسمة ناسيا. الدر المختار (قوله مطلقا) سواء كان كثيراً او قليلاً عامدا او ناسيا)، الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۱۰۲، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها النوع الثاني في الافعال المفسدة للصلاة، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ.
(۳)قوله والاكل والشرب... لوابتلع شيئابين اسنانه وكان قدرالحمصة لاتفسدصلاته البحر: ۲/ ۱۱ باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد. فتاوى التاتارخانية ۱/ ۵۸۹، باب مايفسدالصلاة ومالايفسدالنوع الثاني في بيان الافعال المفسدة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه كراچي.
الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد.
اما اذا كان اكثر من ذلك تفسد. فتاوى تاتارخانية: ۱/ ۵۸۹، باب مايفسدالصلاة ومالا يفسد، النوع الثاني في بيان الافعال المفسدة، ط: ادارة القران والعلوم الاسلاميه كراچي. الدرالمختار مع الرد: ۱/ ۶۲۳ باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: ايچ ايم سعيد.

ہو جائے گی۔(۱)

☆......اور ایسی چیز نگلنے سے یا معدہ میں پہنچنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے جو منہ میں گھل جاتی ہے جیسے چینی مٹھائی وغیرہ۔(۲)

کھانسنا

نماز کی حالت میں بلا عذر کھانسنا صحیح نہیں۔(۳)

اگر کوئی عذر ہے، مثلاً کسی کو کھانسی کا مرض ہے، یا نزلہ کی وجہ سے کھانسی ہو رہی ہے، یا بے اختیار کھانسی آجاتی ہے، یا کوئی صحیح مقصد کی وجہ سے کھانستا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور صحیح مقصد کی مثال:

۱......آواز صاف کرنے کے لئے کھانسنا۔

۲......امام کی غلطی پر آگاہ کرنے کے لئے کھانسنا۔

---

(۱) اما اذا کان اکثر من ذلک تفسد ، فتاوی تاتارخانیة: ۱/ ۵۸۹، باب ما یفسد الصلاۃ وما لایفسد، النوع الثانی فی بیان الافعال المفسدۃ، ط: ادارۃ القرآن کراچی. الدر مع الرد ۱/ ۶۲۳ باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها،ط:سعید ،البحر ۲/ ۱۱ ،باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها،ط:سعید.

(۲)(قوله کسکر) ولو ادخل الفانیدا او السکر فی فیه ولم یمضغه لکن یصلی والحلاوۃ تصل الی جوفه تفسد صلاته، ردالمحتار: ۱/ ۶۲۳، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیها، ط ایچ ایم سعید. فتاوی التاتارخانیة: ۱/ ۵۹۰،باب ما یفسد الصلاۃ وما لایفسد،النوع الثانی ط:ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیة. البحر الرائق :۲/ ۱۱، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیها،ط: ایچ ایم سعید.

(۳)... (والبکاء بصوت) یحصل به حروف (لوجع اومصیبة) قیدللاربعة الالمریض لایملک نفسه عن انین وتأوہ لانه حینئذ کعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب وان حصل حروف للضرورۃ الدرالمختار(قوله وان حصل حروف)... وافادانه لولم یحصل له حروف لاتفسدمطلقا کما لوسعل وظهرمنه صوت من نفس یخرج من الانف بلاحروف. شامی : ۱/ ۶۱۹، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیها،مطلب المواضع التی لایجب فیها ردالسلام، ط: سعید.

۳......نمازی کا اس مقصد کے لئے کھانسنا تا کہ دوسرے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ کھانسنے والا نماز میں ہے۔(۱)

کھانسی

☆......جہاں تک ممکن ہو نماز کے دوران کھانسی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(۲)

☆......اگر نماز کے دوران طبعی طور پر کھانسی آجائے، یا بیماری کی وجہ سے کھانسی آجائے تو نماز باطل نہیں ہوگی، ہاں اگر بلا ضرورت کھانسی کرنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی۔(۳)

☆......آواز میں حسن اور خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے کھانسنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی اگر چہ تین بار یا اس سے کم یا زیادہ ہو۔(۴)

---

(۱) والتنحنح بحرفين(بلا عذر) اما به بان نشأ من طبعه فلا(او)غرض صحيح فلولتحسين صوته اوليهتدى امامه او لاعلام انه فى الصلوة فلافسادعلى الصحيح. الدرالمختارمع الرد: ۱/ ۶۱۸ - ۶۱۹، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،مطلب المواضع التى لا يجب فيها رد السلام ، ط: ايچ ايم سعيد،البحر الرائق: ۲/ ۳، باب مايفسدالصلاةومالايفسد،ط:ايچ ايم سعيد.فتاوى تاتارخانية: ۱/ ۵۷۸، باب مايفسدالصلاة ومالايفسد.ط:ادارة القران والعلوم الاسلامية كراچى.

(۲) لاتبطل الصلاة بالتاوءب والعطاس والسعال والجشاء ولوكانت مشتملة على بعض الحروف للضرورة عندالمالكية والحنابلة اماالشافعية والحنفية فانظرمذهبم تحت الخط .

(۲)الحنفية قالواانهالاتبطل بهذ االاشياء بشرط ان لايتكلف اخراج حروف ز ائدة على ماتقتضيه الطبعية كان يقول فى تثاوء به هاه هاه اويز يدالعاطس حروفالاتضطراليهاطبعية العاطس فان ذ لك يبطل الصلاة، كتاب الفقه على المذ اهب الاربعة: ۱/ ۳۰۵، مبطلات الصلاة، التثاوء ب والعطاس والسعال فى الصلاة .ط: دارالفكر.

(۳) انظر الحاشية السابقةرقم ۱، ۲.

(۴) ان تنحنح لتحسين الصوت لايفسدلان ذ لك سعى فى اداء الركن وهوالقراء ة على وصف الكمال. بدائع الصنائع : ۱/ ۲۳۴ ،فصل واما بيان ما يفسد الصلاة ط ايچ ايم سعيد.لوتنحنح لاصلاح صوته وتحسينه

کھانے کی چیز منہ سے نکال دینا

اگر نماز کے دوران چنے سے کم مقدار یا کم وبیش کھانے کی چیز منہ میں زبان پر آجائے اس کو کپڑے یا ہاتھ سے باہر نکال دینے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، نماز بدستور قائم رہے گی۔(۱)

کھجانا

نماز شروع کرنے کے بعد ضرورت کے بغیر بدن کھجانا، بدن پر ہاتھ پھیرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا اس سے احتراز کرنا چاہیئے، اورنماز کو نہایت خشوع خضوع اور توجہ سے پڑھنا چاہیئے۔(۲)

– لاتفسدعلى الاصح. النهر الفائق: ۱/۲۶۸، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: مكتبة دارالكتب العلمية بيروت (والتنحنح، بحرفين... فلولتحسين صوته... فلافسادعلى الصحيح الدرالمختار(قوله على الصحيح) لانه يفعله لاصلاح القراءة فيكون من القراءة معنى الدرالمختارمع الرد ۱/۶۱۸- ۶۱۹، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،ط: ايچ ايم سعيد،البحر ۵/۲ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها .ط:سعيد .وانظر الحاشية السابقة ايضا.

(۱)(ولوكان معه حجرفرمى به الطائراونحوه (لاتفسد) صلوته لانه عمل قليل . حلبى كبير، ص: ۴۴۸:باب فيمايفسدالصلاة،ط:سهيل، بدائع الصنائع : ۱/۲۴۲.فصل فى بيان حكم الاستخلاف، ط:ايچ ايم سعيد،الدرمع الرد: ۱/۶۲۹ .باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها .ط: سعيد.

(۲)عبثه به اى بثوبه وبجسده للنهى الالحاجة ولابأس به خارج الصلاة قوله الالحاجة كحك بدنه لشئ اكله واضره وسلت عرق يولمه،ويشغل قلبه وهذ الوبدون عمل كثيرقال فى الفيض الحك بيد واحدة فى ركن ثلاث مرات يفسدالصلاة ان رفع يده فى كل مرة، الدرمع الرد: ۱/ ۶۴۰، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،مطلب فى الكراهة التحريمية والتنزيهية،ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۱۰۵،الفصل الثانى فيمايكره فى الصلاة ومالايكره، ط: مكتبة حقانيه . خلاصة الفتاوى ۱/۵۷ ، الجنس فيمايكره في الصلاة ،ط:مكتبه رشيدية.

کھجلانا

☆...... بلاضرورت ایک بار بھی کھجلانا مکروہ تحریمی ہے،(۱) اور نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے،(۲) اگر کوئی ایسی ضرورت پیش آجائے کہ کھجلانے کے بغیر نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی تو ایک دو بار کھجلانا بلاکراہت جائز ہے،(۳) اور تین بار " سبحان ربی الاعلیٰ" کہنے کی مقدار وقت میں تین بار کھجلانا بھی مفسد ہے۔(۴)

☆...... تین دفعہ کھجلانے سے ہر وقت نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ یہ اس وقت نماز فاسد کردیتی ہے کہ ہر دفعہ کھجلی کرکے ہاتھ اٹھائے، اگر ہر دفعہ کھجلی کرکے ہاتھ نہ اُٹھائے بلکہ ایک ہی دفعہ ہاتھ اٹھاکر مسلسل تین دفعہ کھجلی کی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۵)

---

(۱) ولو كان الحك مرة واحدة يكره ،هندية: ۱۰۴/۱، الباب السابع فيمايفسدالصلاة، ومايكره فيها، النوع الثاني من الافعال المفسدة، ط: رشيديه كوئته. خلاصة الفتاوىٰ: ۵۷/۱، الجنس فيمايكره في الصلاة، ط: مكتبه رشيديه كوئته. البحرا لرائق: ۱۲/۲ ،باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها، ط:سعيد . وانظر الحاشية السابقة ايضا.

(۲) وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها والمختار انه جابر للاول .الدر المختار مع الرد: ۴۵۷/۱، باب صفة الصلاة،مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم،الخ، ط: سعيد كراچی.

(۳) ولوحك المصلي(جسده مر ة اومرتين) متواليتين (لاتفسدصلاته للقلة، حلبي كبير،ص: ۴۴۸، فصل فيمايفسدالصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وانظر الحاشية رقم:۲في الصفحة السابقة.

(۴) ...... ولوفعل ذلك مرارامتواليات اى في ركن واحدتفسدصلاته لانه كثيرهذااذارفع يده في كل مرة امااذالم يرفع يده في كل مرة فلاتفسدلانه حك واحد، حلبي كبير، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۵) واذاحك ثلاثافي ركن واحدتفسدصلوته ، هذااذارفع يده في كل مرة امااذالم يرفع في كل مرة فلاتفسد،هندية : ۱۰۴/۱ ، الباب السابع فيمايفسدالصلاة ومايكره فيها، النوع الثاني في الافعال المفسدة ط: رشيديه كوئته. مراقي الفلاح شرح نورالايضاح ،ص: ۱۸۷، باب ما يفسد الصلوة ومايكره فيها،ط:قديمي كتب خانه كراچي،حلبي كبير،ص:۴۴۸،باب مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☆......زیادہ مجبوری کی صورت میں نماز کو اس طرح مختصر کیا جا سکتا ہے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اکتفا کرے، سنن اور آداب کو ترک کر دے، قیام میں ثناء، تعوذ اور تسمیہ چھوڑ دے، سورۂ فاتحہ کے بعد مختصر قرأت کرے، رکوع اور سجود میں صرف ایک تسبیح کی مقدار ادا کرے، اور آخری قعدہ میں صرف تشہد اور اس کے بعد "اللّٰهم صل علی محمد" تک پڑھ کر سلام پھیر دے۔ بہتر ہے کہ سلام سے قبل "رب اغفرلی" جیسی مختصر دعا بھی پڑھ لے۔(۱)

کھڑا ہو سکتا ہے تھوڑی دیر کے لئے

اگر کوئی شخص سجدہ کر سکتا ہے، اور تھوڑی دیر کھڑا ہو سکتا ہے، پوری سورت ختم ہونے تک کھڑا نہیں ہو سکتا، تو اس صورت میں جتنی دیر کھڑا ہو سکتا ہے اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے، جب طاقت نہ ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھ کر بقیہ نماز پوری کرے۔(۲)

اور اگر صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے کی طاقت ہے تو کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ضروری ہوگا، پھر اس کے بعد طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت

---

(۱) احسن الفتاویٰ: ۴۱۷/۳، باب مفسدات الصلاۃ، والمکروھات، ط: سعید کراچی.
ونظیرہ: (قوله اذاضاق الوقت،.......... ولولم یمکنه اداء الوقتیة الامع التخفیف فی قصر القراءۃ والافعال یرتب ویقتصر علی ماتجوز به الصلاۃ، ،بحرعن المجتبیٰ، شامی: ۶۶/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

(۲) قال فی الدرالمختار:. (وان قدرعلی بعض القیام) .... (قام) لزومابقدرمایقدرولوقدرآیة اوتکبیرۃ علی المذهب قال فی ردالمحتار: لوقدرعلی بعض القیام دون تمامه اوکان یقدرعلی القیام لبعض القراءۃ دون تمامهایؤمربان یکبرقائماویقرأ ماقدرعلیه ثم یقعدان عجز وهو المذهب الصحیح، ردالمحتار: ۹۷/۲، باب صلوۃ المریض، ط: ایچ ایم سعید کراچی. هندیه: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشرفی صلاۃ المریض، ط: مکتبه ماجدیه کوئٹه. النهرالفائق: شرح کنز الدقائق: ۳۳۴/۱، باب صلاۃ المریض، ط: دارالکتب العلمیة بیروت، لبنان.

ہوگی، اور اگر اس صورت میں بیٹھ کر نماز شروع کرے گا تو نماز نہیں ہوگی، اسی طرح اگر لکڑی، تکیہ یا کسی آدمی کے سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے تو بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

اور اگر ایسا آدمی سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو قیام ساقط ہو جائے گا اور بیٹھ کر اشارے سے نماز پوری کر سکے گا۔(۲)

کھڑا ہونے پر قادر نہیں

☆......اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں یعنی اگر کھڑا ہوتا ہے تو گر پڑتا ہے یا کوئی بیماری پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے، یا پہلے سے جو بیماری ہے اس میں اضافہ ہونے کا ڈر ہے، یا بدن میں کہیں سخت درد ہونے لگتا ہے، یا گھٹنے یا کمر کے جوڑ کام نہیں کرتے، کھڑا ہو جائے تو بیٹھ نہیں سکتا اور بیٹھ جائے تو کھڑا نہیں ہو سکتا، یا کھڑا ہو سکتا ہے لیکن سجدہ نہیں کر سکتا، تو ان تمام صورتوں میں کھڑا ہو کر نماز پڑھنا فرض نہیں ہوگا بلکہ بیٹھ کر نماز

---

(۱) ولو قدر على القيام متكئا الصحيح، انه يصلي قائما متكئا ولا يجزيه غير ذلك وكذلك لو قدر على ان يعتمد على عصا او على خادم له فانه يقوم ويتكئ كذا في التبيين، هندية: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلوة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئته. رد المحتار : ۲/ ۹۷، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/ ۳۳۴، باب صلاة المريض، ط: دار الكتب العلمية بيروت. لبنان.

(۲) (وان تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام، اوما) بالهمزة (قاعدا) وهو افضل من الايماء قائما لقربه من الارض، الدر مع الرد: ۲/ ۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. رجل بحلقه جراح لا يقدر على السجود ويقدر على غيره من الافعال فانه يصلي قاعدا بالايماء، البحر الرائق شرح كنز الدقائق: ۲/ ۱۱۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق، شرح كنز الدقائق: ۱/ ۳۳۶، باب صلاة المريض، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، شامي: ۲/ ۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية.

پڑھے، اگر زمین پر سجدہ کرسکتا ہے تو زمین پر سجدہ کرے ورنہ رکوع سجدہ اشارے سے کرے۔(۱)

☆......اگر کوئی کمزور یا بیمار آدمی کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی صورت میں ایسا بے طاقت ہوجاتا ہے یا سانس لینا مشکل ہوجاتا ہے کہ قرأت نہیں پڑھ سکتا تو وہ بھی بیٹھ کر نماز پڑھے، ایسے آدمی سے قیام کی فرضیت ساقط ہوجاتی ہے۔(۲)

---

(۱) (من تعذرعليه القيام) اى كله (لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرربه يفتى (قبلهااوفيها) اى الفريضة (اوحكمي بان (خاف زيادته اوبطء برئه لقيامه اودوران رأسه اووجدلقيامه الماشديدا)اوكان لوصلى قائماسلس بوله اوتعذرعليه الصوم كمامر (صلى قاعدا)...... (وان تعذر) ليس تعذرهماشرطابل تعذرالسجود كاف (لاالقيام اوما)........... قاعدا...... ...... ويجعل سجوده اخفض من ركوعه الخ، الدرمع الرد: ۲/۹۵-۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.و: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلوة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي،
من كان مريضالايستطيع ان يصلي الصلاة المفروضة، فانما صلى قاعدا، فاذاامكنه القيام ولكن يلزم من قيامه حدوث مرض آخراوزيادة مرضه اوتاخرشفائه فله ان يصلي قاعداايضا، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۹۷، مباحث صلاة المريض كيف يصلي، ط: دارالفكروان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدرعلى القعود يصلي قاعدابايماء ويجعل السجوداخفض من الركوع هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع فى صلوة المريض، ط: مكتبه ماجديه، خلاصة الفتاوى: ۱/۱۹۴، الفصل الحادى والعشرون فى صلوة المريض، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه، شامى: ۲/۹۵-۹۶، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. البحرالرائق: ۲/۱۱۲، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) اذاعجز المريض عن القيام صلى قاعدايركع ويسجد، هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع فى صلوة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه، البحرالرائق: ۲/۱۱۲، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۱۹۴، الفصل الحادى والعشرون، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه اذاقام اويسلس بوله اويبدوربع عورته اويضعف عن القراءة اصلااوعن صوم رمضان الخ، الدرمع الرد: ۱/۴۴۵-۴۴۶، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچي.(قوله وقد يتحتم القعود الخ) اى يلزمه الايماء قاعداً لخلفية عن القيام الذى عجز عنه حكما اذلوقام لزم فوت الطهارة اوالستراوالقراءة اوالصوم بلاخلف الخ، شامي: ۱/۴۴۵، ايضا: (قوله بل تعذرالسجود كاف) الخ، شامي: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

کھڑے ہونے سے بے ہوشی ہو جائے

اگر کسی تندرست اور صحت مند آدمی کو تجربہ وغیرہ سے یہ معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بے ہوشی ہو جائے گی، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے بے ہوشی نہیں ہوگی تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ مکمل نماز ادا کرے۔(۱)

کھڑے ہونے سے سر میں چکر آجاتا ہے

اگر کسی تندرست اور صحت مند آدمی کو تجربہ وغیرہ سے یہ معلوم ہو کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے سر چکرائے گا اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے نہیں چکرائے گا تو وہ شخص بیٹھ کر نماز پڑھے، اور رکوع اور سجود کے ساتھ پوری نماز ادا کرے۔(۲)

کھڑے کھڑے تھک جائے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں قرأت لمبی ہونے کی وجہ سے کھڑے کھڑے تھک جائے اور تکلیف ہونے لگے، تو اس کو کسی دیوار یا درخت یا لکڑی وغیرہ سے ٹیک لگا لینا مکروہ نہیں۔(۳)

---

(۱) وکذلک الصحیح الذی علم بتجربۃ او غیرھا انہ اذا صلی نائما اصابہ اغماء او دوار فی رأسہ، فانہ یصلی من جلوس، ویجب اتمام الصلاۃ، برکوع وسجود فی جمیع ما تقدم، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/۴۹۷، مباحث صلاۃ المریض، کیف یصلی، ط: دار الفکر،

(۲) ایضا۔

(۳) واذا عجز عن القیام استقلالا، ولکنہ یقدر علیہ مستندا علی حائط او عصا او نحو ذلک تعین علیہ القیام مستندا، ولا یجوز لہ الجلوس، باتفاق الحنفیۃ والحنابلۃ، الخ، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/۴۹۷، مباحث صلاۃ المریض، کیف یصلی ط: دار الفکر بیروت لبنان

(...... وان قدر علی بعض القیام) ولو متکیا علی عصا او حائط (قام) لزوما بقدر مایقدر ولو قدر آیۃ او تکبیرۃ علی المذھب، لان البعض معتبر بالکل، الدر مع الرد: ۲/۹۷، (قولہ علی المذھب، فی

تراویح کی نماز میں اکثر ضعیف اور کمزور اور بوڑھے لوگوں کو اس کی ضرورت پیش آتی ہے۔

(احتیاط) ایسی حالت میں نیند نہیں آنی چاہیئے ورنہ وضو ٹوٹ جائے گا۔

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہونے کے باوجود بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو فرض نماز نہیں ہوگی، فرض نماز کو کھڑے ہو کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ جب تک فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو بیٹھ کر ادا کرنا جائز نہیں۔(۱)

البتہ نوافل بیٹھ کر پڑھنے سے ہو جائیں گی۔

کھنکارنا

اگر نماز میں ضرورت کے بغیر کھنکارنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا ہو

– شرح الحلواني نقلاعن الهندواني : لوقدرعلى بعض القيام دون تمامه، اوكان يقدرعلى القيام لبعض القراءة دون تمامهايومربان يكبر قائماويقرأ ماقدرعليه ثم يقعدان عجز وهوالمذهب الصحيح، لايروى خلافه عن اصحابنا، الخ، شامي: ۲/ ۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراجي. و: ۱/ ۴۴۶ باب صفة الصلاة، قبيل مبحث القراءة ،ط: سعيد كراجي.

(۱) (قول لان البعض معتبربالكل، اى ان حكم البعض كحكم الكل، بمعنى ان من قدرعلى كل القيام يلزمه ، هكذا من قدرعلى بعضه شامي: ۲/ ۹۷، باب صلاة المريض،ط: سعيد كراجي.(قوله قائما)، اى في الفرض مع القدرة على القيام ، شامي: ۱/ ۴۸۰، فصل في بيان تاليف الصلاة،ط: سعيد كراجي. (ومنهاالقيام) ..... (في فرض، وملحق به كنذروسنة فجرفي الاصح (لقادرعليه) الدرمع الرد: ۱/ ۴۴۴ـ ۴۴۵، باب صفة الصلوة، بحث القيام ، ط: سعيد كراجي.

جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے مثلاً آواز صحیح ہو جائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کر سکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جا سکے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی، بدستور صحیح رہے گی۔(۱)

کہنی

نماز کے دوران کہنیاں کھلی ہوں، تو سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، اور اگر پوری آستین والے کپڑے نہیں ہیں تو اس صورت میں مجبوری کی بناء پر نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

کہنی سجدے میں

مرد حضرات سجدہ کرتے وقت دونوں کہنیوں کو زمین پر نہ لگائیں بلکہ زمین سے الگ رکھیں، اور خواتین سجدہ کرتے وقت دونوں کہنیوں کو زمین پر لگائیں۔(۳)

---

(۱) (قوله والتنحنح بلاعذر،............ فان كان التنحنح لعذرفانه لايبطل الصلاة، بلاخلاف وان حصل به حروف لانه جاء من قبل من له الحق فجعل عفواوان كان من غيرعذرولاغرض صحيح فهومفسدعندهماخلافالابي يوسف في الحرفين وان كان بغيرعذرلكن لغرض صحيح كتحسين صوته للقراءة اوللاعلام انه في الصلاة اوليهتدى امامه عندخطائه ، الخ، البحر: ۲/۴۔۵ ،باب ما يفسدالصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد،شامي: ۱/۶۱۸، : ۶۱۹، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها، مطلب المواضع التي لايجب فيهاردالسلام ،ط: سعيد كراچي.ويفسدهاأيضا (التنحنح بلا عذر)..... لوتنحنح لاصلاح صوته وتحسينه لايفسدعلى الاصح ، النهرالفائق شرح كنز الدقائق: ۱/۲۶۸، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها، ط: دارالكتب العلمية بيروت لبنان. بدائع الصنائع: ۱/۲۳۴۔۲۳۵، فصل في بيان مايفسدالصلوٰة، ط: سعيد كراچي.

(۲) لوصلى رافعاكميه الى المرفقين كره، هندية: ۱/۱۰۶، الباب السابع فيمايفسدالصلوٰة، ومايكره فيها، الفصل الثاني فيمايكره في الصلوٰة ومالايكره، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه.خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۸، الفصل الثاني الجنس فيمايكره في الصلاة، ،ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/۶۴۰۔۶۴۱، باب مايفسدالصلوٰه ومايكره فيها. ط: سعيد كراچي.

(۳)(قوله وابدى ضبعيه) ..... لحديث الصحيحين ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذاسجد فرج بين يديه حتىٰ يبدوبياض ابطيه، ولحديث مسلم اذاسجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك، ثم ان كان في الصف لايبديهماحذرامن ايذاء جاره بخلاف مااذالم يودالي الايذاء كما.

کہنیاں

مردوں کے لئے سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو زمین پر بچھا دینا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

کھوپڑی کھلی رہے

نماز پڑھتے وقت سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ کھوپڑی کھلی رہے مکروہ ہے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی البتہ ثواب پورا پورا نہیں ملے گا۔(۲)

کھیلنا

نماز نہایت خشوع وخضوع اور توجہ کے ساتھ پڑھنا چاہیئے بلا ضرورت بدن سے

– اذا لم یکن فی الصف زحام .... (قوله والمرأة تنخفض وتلزق بطنهابفخذیها، لانه استر لهافانهاعورة مستورة ، ویدل علیه مارواه ابوداود فی مراسیله انه علیه الصلاة والسلام مرعلی امرأتین تصلیان فقال اذاسجدتمافضمابعض اللحم الی الارض، فان المرأة نیست فی ذلک کالرجل ، الخ، البحر: ۱/۳۲۰، ــ ۳۲۱،فصل اذاارادالدخول فی الصلاة کبر،ط: سعید کراچی، شامی: ۱/۵۰۳ ــ ۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی، تاتارخانیة: ۱/۵۰۷، فصل فی السجود، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۱)(وافتراش) الرجل (ذراعیه ، للنهی (قوله وافتراش الرجل ذراعیه، ای بسطهمافی حالة السجود، وقیدبالرجل اتباعاً للحدیث المارآنفاولان المرأة تفترش وقال فی البحرقیل وانهانهی عن ذلک لانها صفةالکسلان والتهاون بحاله مع مافیه من التشبه بالسباع والکلاب والظاهرانهاتحریمیة للنهی المذکورمن غیرصارف ، شامی: ۱/۶۴۳، باب مایفسدالصلوٰة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی. فتاویٰ تاتارخانیة: ۱/۵۶۲، باب مایکره للمصلی ومالایکره ،ط: ادارة القرآن کراچی. البحرالرائق: ۲/۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید.

(۲) ویکره الاعتجار وهوان یشد راسه بالمندیل ویترک وسط راسه ،قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۱۱۸، باب الحدث فی الصلوٰة، وما یکره فیها، ومالایکره ،ط: مکتبه ماجدیه کوئٹه. شامی: ۱/۶۵۲، مکروهات الصلاة، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۵۷، جنس آخرفیمایکره ، ط: مکتبه رشیدیه کوئٹه.

کھیلنا، بدن کھجانا، بدن پر ہاتھ پھیرتے رہنا، کپڑوں کو درست کرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تین چیزیں ناپسند ہیں (۱) نماز میں کھیلنا (۲) روزے میں گالی گلوچ کرنا (۳) قبرستان میں ہنسنا۔

بحر الرائق میں ہے کہ یہ افعال مکروہ تحریمی ہیں۔(۱)

---

(۱)" (قوله وكره عبثه بثوبه وبدنه.... المذكور في شرح الهدايةوغيرهاان العبث الفعل لغرض غير صحيح، ...... ما قدمنامن تعريف العبث يدل على ان الحك بيده في بدنه انمايكون عبثااذاكان لغير حاجة امااذااكله شئي في بدنه ضره واشغله فلاباس بحكه ولايكون من العبث .... ثم ان كراهة العبث تحريمية، لمااخرجه القضاعي في مسندالشهاب مرسلاعن يحيىٰ ابن ابي كثيرعن النبي صلى الله عليه وسلم ان الله كره لكم ثلاثا العبث في الصلاة والرفث في الصيام والضحك في المقابر... وارادبه كراهة التحريم ،البحرالرائق: ۱۹/۲ ــ ۲۰، باب مايفسدالصلوٰة، ومايكره فيها، ،ط: سعيد كراچي.هندية: ۱۰۵/۱ ، باب مايفسدالصلوٰة ومايكره فيها، الفصل الثاني فيمايكره في الصلاة ومالايكره ،ط : مكتبه ماجديه كوئته.شامي: ۶۴۰/۱ ،باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها،ط:سعيد.

گ

گاڑی میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

اگر ریل گاڑی وغیرہ میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مشکل ہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے نماز ہو جائے گی، بعد میں دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

بس اور کوچ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے، ہاں اگر سیٹ وغیرہ کے سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱)(وان قدرعلى بعض القيام ......) (قام) وان تعذرا...لاالقيام اومأ قاعدا، (قوله اومأ قاعدا، لان ركنية القيام للتوصل الى السجود فلايجب دونه وهٰذا اولىٰ من قول بعضهم صلى قاعدا، شامي: ۹۷/۲ ـ ۹۸، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه، خلاصة الفتاوىٰ: ۱۹۷/۱، الفصل الحادى والعشرون في صلاة المريض، جنس آخر وفي الفتاوىٰ المريض الذى يصلى قاعداالخ، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه. فان عجز عن استقبالهاصلى الى جهة قدرته ويسقط عنه السجودايضااذاعجز عنه ، ومحل كل ذلك اذاخاف خروج الوقت قبل ان تصل السفينة اوالقاطرة الى المكان الذى يصلى فيه صلاة كاملة ، ولا تجب عليه الاعادة ومثل السفينة القطرالبخارية البرية والطائرات الجوية ، ونحوها، الفقه على المذاهب الاربعة للجزائرى : ۲۰۶/۱، كتاب الصلاة ، مبحث صلاة الفرض في السفينة، وعلى الدابة ونحوها، ط: داراحياء التراث العربى.

(۲) ولوقدرعلى القيام متكئاالصحيح ان يصلى قائمامتكئاولايجزيه غيرذلك وكذالك لوقدرعلى ان يعتمدعلى عصااوخادم له فانه يقوم ويتكئى كذافي التبيين ، هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع العشر في صلاة المريض، ط: مكتبه ماجديه كوئٹه.شامي: ۹۷/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي، النهر الفائق: ۳۳۴/۱، باب صلاة المريض، ط: مكتبه دارالكتب العلمية، بيروت لبنان.

گانا چلانا

گانا سننا، سنانا بہت بڑا گناہ ہے، قیامت کے دن ایسے لوگوں کے کانوں میں سیسہ گرم کر کے ڈال دیا جائے گا، (۱) تکلیف اتنی زیادہ ہوگی کہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا، اور ایسے لوگ جنت کی حوروں کی گانے سننے سے محروم ہوں گے، (۲) یقیناً یہ بہت ہی بڑی محرومی ہے، اس لئے گانے کی کیسٹ وغیرہ چلانا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے، نماز کے وقت گانے کی کیسٹ چلانا اور بھی بہت بڑا گناہ ہے کیونکہ اس سے دل منتشر ہوگا، خشوع خضوع ختم ہو جائے گا، قرأت اور رکعات بھول جائیں گی۔ (۳) اگر کسی جگہ ایسا ہی

---

(۱) من قعد الی قینة لیستمع منها صب الله فی اذنیه آلانک یوم القیامة ابن عساکر عن انس رضی الله عنه کنز العمال: ۱۵/۲۲۰، رقم الحدیث: ۴۰۶۶۹، ط: موسسة الرسالة بیروت، فیض القدیر: ۶/۲۰، حرف المیم رقم الحدیث: ۸۴۲۸، ط: مطبعة مصطفی محمد مصر بیروت.

(۲) من استمع الی صوت غناء لم یوذن له ان یستمع الروحانیین فی الجنة، قال ومن الروحانیون؟ قال: قراء اهل الجنة، الحکیم عن ابی موسیٰؓ [کنز العمال ۱۵/۲۱۹ کتاب اللهو واللعب، والتغنی رقم الحدیث: ۴۰۶۶۲، مطبع موسسة الرسالة بیروت. نوادرالاصول للحکیم الترمذی، الاصل الحادی والعشرون والمائة، : ۱/۳۳۳، مطبع دارالکتب العلمیة بیروت، فیض القدیر: ۶/۲۰، رقم الحدیث: ۸۴۲۷، مطبع مصطفیٰ محمد مصر.

(۳) ورفع صوت بذکر، الدرالمختار، (قوله ورفع صوت بذکر الخ) اقول: اضطرب کلام صاحب البزازیة فی ذلک، فتارة قال انه حرام وتارة قال: انه جائز .... لانه حیث خیف الریاء اوتأذی المصلین او النیام، الخ، شامی: ۱/۶۶۰، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید کراچی. جب نماز کے اوقات میں بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے تو گانا بجانا کیسے جائز ہوگا؟

ہوتا ہے، تو اس کو بند کرنا ضروری ہے اگر خود بند کرا سکتا ہے تو بہتر ورنہ حکومت کے تعاون سے بند کرانا ضروری ہے، تاکہ لوگ سکون کے ساتھ نماز ادا کر سکیں۔(۱)

باقی اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

گردن جھکا کر سلام پھیرنا

بعض لوگ گردن جھکا کر تمام بدن گھما کر سلام پھیرتے ہیں، یہ خود ساختہ من گھڑت طریقہ ہے، یہ طریقہ شریعت سے ثابت نہیں اور اس کی کوئی اصل نہیں۔(۲)

گردن موڑنا

نماز کے دوران صرف گردن موڑنا بھی مکروہ ہے، اس لئے اس سے بھی پرہیز کرنا

---

(۱) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ، فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ، وذلک اضعف الایمان الصحیح للامام المسلم: ۱/ ۵۱، باب کون النہی عن المنکر من الایمان، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی۔

(۲) ثم یسلم عن یمینہ یسارہ حتیٰ یری بیاض خدہ (قولہ حتیٰ یری بیاض خدہ) ای حتیٰ یراہ من یصلی خلفہ وفی البدائع یسن ان یبالغ فی تحویل الوجہ فی التسلیمتین، ویسلم عن یمینہ حتیٰ یریٰ بیاض خدہ الایمن وعن یسارہ حتیٰ یری بیاض خدہ الایسر، ردالمحتار: ۱/ ۵۲۶، کتاب الصلاۃ، مطلب فی خلف الوعید وحکم الدعاء بالمغفرۃ للکافر ولجمیع المؤمنین۔ ط: سعید کراچی۔ ہندیۃ: ۱/ ۷۶، الفصل الثالث فی سنن الصلوٰۃ وآدابہا وکیفیتہا، ط: ماجدیہ کوئٹہ۔ فتح القدیر: ۱/ ۲۷۸ ـــ ۲۷۹، باب صفۃ الصلاۃ، ط: داراحیاء التراث العربی، اغلاط العوام، ص: ۲۳۔

چاہیے۔(۱)

گرمی دانہ

☆......اگر (گرمی کے موسم کے) گرمی دانہ کے ٹوٹنے کے بعد پانی خودبخود نہیں نکلا بلکہ ہاتھ یا کپڑے کے لگنے سے پھیل گیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا، اور اگر پانی زخم سے ابھر کر اوپر آگیا اور دانہ کے سوراخ سے زائد جگہ میں پھیل گیا، مگر اوپر ابھرنے کے بعد نیچے نہیں اترا، تو راجح قول کے مطابق وضو نہیں ٹوٹے گا، لیکن احتیاط کے طور پر دوبارہ وضو کرلے تو بہتر ہے اور اگر پانی زخم سے ابھر کر بہہ پڑا تو وضو ٹوٹ جائے گا، اور نماز سے پہلے وضو دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱)(وتحويل صدره عن القبلة، اتفاقاقوله وتحويل صدره اماتحويل وجهه كله اوبعضه فمكروه لامفسدعلى المعتمد. شامي: ۱/ ۶۲۶ ، باب مايفسدالصلاة ومايكره فيها ، قبل مطلب في المشي في الصلاة ط سعيد (والالتفات بوجهه) كله اوبعضه للنهي وببصره يكره تنزيها(قوله للنهي) هو ما رواه الترمذي وصححه عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم" اياك والالتفات في الصلاة فان الالتفات في الصلاة هلكة، فان كان لا بد ففي التطوع لا في الفريضة، وروى البخاري انه صلى الله عليه وسلم قال" هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد" وقيده في الغاية بان يكون لغير عذر، وينبغي ان تكون تحريمية كما هو ظاهر الاحاديث، شامي: ۱/ ۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترك السنة اولىٰ ،ط: سعيد كراچي. ومنها رفع بصره الى السماء لقوله صلى الله عليه وسلم " ما بال اقوام يرفعون ابصارهم الى السماء، اى في الصلاة، لينتهن او لتخطفن ابصارهم،" رواه البخاري، وهذا مكروه مطلقا عند الحنفية، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۷، تغميض العينين، ورفع البصر الى السماء في الصلاة، ط: دار الفكر هندية: ۱/ ۱۰۲، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وفيما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه.بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۵، فصل اما بيان ما يستحب فيها ويكره، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)ثم المراد بالخروج من السبيلين مجرد الظهور وفي غيرهما عين السيلان ولو بالقوة، لما قالوا: لو مسح الدم كلما خرج ولو تركه لسال نقض والا لا. الدر مع الرد (قوله عين السيلان) اختلاف في تفسيره ففي المحيط عن ابي يوسف ان يعلو و ينحدر ، وعن محمد اذا انفتح على

☆......اور اگر گرمی دانہ کے ٹوٹنے سے جو مواد نکلا ہے وہ پانی اور خون نہیں بلکہ ایک سخت چیز ہے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ اس میں بہنے کی بات نہیں ہے۔(۱)

گریبان کھلا رہے

اگر نماز کی حالت میں مردوں کا گریبان کھلا رہے تو اس سے نماز مکروہ نہیں ہو گی۔(۲)

گلا صاف کرنا

اگر نماز میں بلاضرورت گلا صاف کرنے کی وجہ سے کم از کم دو حرف کی آواز پیدا

= راس الجرح وصار اكثر من رأسه نقص والصحيح لا ينقض ، آه قال في الفتح بعد نقله ذلك : وفي الدراية جعل قول محمد اصح ومختار السرخسي الاول وهو الاولىٰ، آه، اقول: وكذا صححه قاضي خان وغيره ، وفي البحر تحريف تبعه عليه ،ط: فاجتنبه، شامي: ۱/۱۳۵، اركان الوضوء اربعة ، مطلب نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچي.

(۱) وينقضه (دم) مائع من جوف او فم ، الدر مع الرد: ۱/۱۳۸، مطلب نواقض الوضوء ،ط: سعيد كراچي. (يخرج منه دم مسفوح) سائل (والا) تكن العلقة والقراد كذالك (لا) ينقض (كبعوض و ذباب) كما في الخانية لعدم الدم المسفوح الدر مع الرد: ۱/۱۳۹، ايضا،

(۲) عن معاوية بن قرة عن ابيه رضي الله تعالىٰ عنه قال: اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من مزينة لنبايعه ، وان قميصه لمطلق او قال: زر قميصه مطلق الخ،شمائل الترمذي،ص:۵،باب ماجاء في لباس رسول الله ﷺ،ط:سعيد. قال عروة: فما رأيت معاوية رضي الله تعالىٰ عنه ولا ابنه قط الا مطلق ازرارهما في شتاء و لاحر ، ولا يزر ران ازرارهما ابدا، ابو داود: ۲/۵۶۴، كتاب اللباس باب في حل الازرار،ط: دار الحديث ملتان، و: ۲/۲۰۹، ط: مكتبه رحمانيه (وقوله فما رأيت معاوية الخ وهذا وان كان اختيارا لما هو خلاف الاولىٰ خصوصاًفي الصلوات،لكنهماأحباأن يكون مارأياالنبي ﷺ وان كان اطلاق ازراره اذ ذاك لمعارض ، ولم يكن هذا من عامة احواله صلى الله عليه وسلم ، وذلك لما فيه من قلة المبالاة بامر الصلاة الا ان الكراهة لعلها لا تبقى في حق معاوية وابنه ، لكون الباعث لهما حب النبي صلى الله عليه وسلم واتباعه فيما رأياه من الكيفية ، الخ، بذل المجهود: ۵/۵۲، كتاب اللباس ، باب في حل الازرار ، ط: معهد الخليل الاسلامي كراچي، شامي: ۱/۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية، ط:سعيد كراچي.

ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، ہاں اگر ضرورت کی وجہ سے ایسا کیا ہے تا کہ آواز صحیح ہو جائے، اور قرأت میں حروف کو اپنے مخارج سے پوری طرح ادا کر سکے، یا امام کی غلطی پر لقمہ دیا جا سکے وغیرہ تو نماز باطل نہیں ہوگی بدستور صحیح رہے گی۔(۱)

گناہ جھڑتے ہیں

ا......نماز کے بعد مسجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔(۲)

۲......اور مسجد میں ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار کرنے کے لئے بیٹھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(۳)

---

(۱) (ویفسدها...... التنحنح) بحرفين (بلا عذر) امابه بان شاء من طبعه فلا (او) بلا (غرض صحيح) فلو لتحسين صوته او ليهتدى امامه او للاعلام انه فى الصلاة فلا فساد على الصحيح، (الدر المختار مع الرد: ۱/۶۱۸ - ۶۱۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۵۷۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ادارة القران كراچى، البحر الرائق: ۲/۵، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: سعيد كراچى. ومن الكلام المبطل التنحنح اذا بان منه حرفان فاكثر، وانما يبطل الصلاة اذا كان لغير حاجة فان كان لحاجة" كتحسين صوته حتىٰ تخرج القراءة من مخارجها تامة او يهتدى امامه الى الصواب" ونحو ذلك فانه لا يبطل، وكذا اذا كان ناشئا بدافع طبيعى، فانه لا يبطل الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۹، التنحنح فى الصلاة، ط: دار الفكر، بيروت.

(۲،۳) وعن عبدالرحمٰن بن عائش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت ربى عز و جل فى احسن صورة قال فيما يختصم الملأ الاعلىٰ قلت : انت اعلم قال فوضع كفه بين كتفى فوجدت بردها بين ثديىّ فعلمت ما فى السموٰت والارض وتلا" وكذلك نرى ابراهيم ملكوت السموات والارض وليكون من الموقنين" رواه الدارمى مرسلا وللترمذى نحوه عنه، وعن ابن عباس و معاذ بن جبل وزاد فيه قال يامحمد!هل تدرى فيم يختصم الملأ الاعلىٰ قلت:نعم فى الكفارات،والكفارات: المكث فى المساجد بعد الصلوات، والمشى على الأقدام إلى الجماعات وإبلاغ الوضوء فى المكاره، فمن فعل ذلك عاش بخير ومات بخير وكان من خطيئته كيوم ولدته امه الخ، مشكوٰة المصابيح: ۱/۶۹، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الثانى، ط: قديمى كراچى.

۳...... جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے پاؤں سے چل کر مسجد جانے سے اور بیماری یا جاڑے میں اچھی طرح وضو کرنے سے گناہ جھڑتے ہیں۔

اور جس نے یہ کام کئے، بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا، اور بھلائی کے ساتھ مرے گا، اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوگا، جس طرح ماں کے پیٹ سے بچہ گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے۔(۱)

گناہ معاف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے دروازہ پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہی حال پانچ وقت کی نمازوں کا ہے، ان سے بھی اللہ تعالیٰ گناہ اور خطاؤں کو بالکل دور کر دیتا ہے۔(۲)

گناہوں کی آگ بھڑکانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو اور اس میں جلتے رہتے ہو، اور جب تم نے صبح کی نماز ادا کر لی، تو وہ آگ بجھ گئی، پھر صبح سے ظہر تک تم گناہوں کی آگ بھڑکاتے ہو اور اس میں جلتے رہتے ہو لیکن جب ظہر کی نماز پڑھ لی تو وہ آگ ٹھنڈی ہوگئی، پھر ظہر سے عصر تک اپنے لئے آگ روشن کرتے ہو، اور اس میں جلنے کا

---

(۱) ایضا۔

(۲) وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهراً بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقىٰ من درنه شئى، قالوا لا يبقى من درنه شئى قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا، متفق عليه، مشكوة المصابيح، ص: ۵۷، كتاب الصلاة، الفصل الاول، ط: قديمي كتب خانه كراچي. الترغيب والترهيب، : ۱۹۸/۱، رقم: ٦.

سامان کرتے ہو، اور عصر کی نماز اس کو ٹھنڈی کر دیتی ہے، پھر عصر سے مغرب تک گناہوں کی آگ نہایت تیزی کے ساتھ شعلہ زن ہوتی ہے، اور جلا دینا چاہتی ہے مگر مغرب کی نماز پھر سے بجھا دیتی ہے، اسی طرح مغرب سے عشاء تک گناہوں کی آگ خوب بھڑکائی جاتی ہے، جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے ہو وہ آگ بجھ جاتی ہے، اور تم پاک صاف ہو کر سوتے ہو، پھر سونے کی حالت میں تم پر کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا، یہاں تک کہ تم نیند سے بیدار ہو جاؤ۔(۱)

گنھٹیا کا علاج قیام کے ذریعے

گنٹھیا یا جوڑوں کے دردوں کا علاج نماز میں ممکن ہے۔ جب ہم وضو کرنے کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو پہلے ہمارا جسم ڈھیلا ہوتا ہے لیکن جب نماز کی نیت کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں تو قدرتی طور پر جسم میں تناؤ پیدا ہو جاتا ہے، اس حالت میں آدمی کے اوپر سے سفلی جذبات کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔ سیدھے کھڑے ہونے میں ام الدماغ سے روشنیاں چل کر ریڑھ کی ہڈی سے ہوتی ہوئی پورے اعصاب میں پھیل جاتی ہیں۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ جسمانی صحت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے اور عمدہ صحت کا دارومدار ریڑھ کی ہڈی کی لچک پر ہے۔

---

(۱) وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: تحترقون تحترقون فاذا صليتم الصبح غسلتها، ثم تحترقون تحترقون فاذ اصليتم الظهر غسلتها، ثم تحترقون تحترقون فاذا صليتم العصر غسلتها ثم تحترقون تحترقون، فاذا صليتم المغرب غسلتها، ثم تحترقون تحترقون، فاذا صليتم العشاء غسلتها، ثم تنامون، فلا يكتب عليكم حتىٰ تستيقظوا رواه الطبراني في الصغير والاوسط، واسناده حسن، ورواه في الكبير، موقوفا عليه وهو اشبه، ورواته محتج بهم في الصحيح. الترغيب والترهيب من الحديث الشريف للمنذرى : ۱۹۸/۱، رقم :۷، الترغيب في الصلوات الخمس والمحافظة عليها والايمان بوجوبها، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي واولاده بمصر.

نماز میں قیام کرنا گھٹنوں، ٹخنوں اور پیروں سے اوپر پنڈلیوں، پنجوں اور ہاتھ کے جوڑوں کو قوی کرتا ہے گھٹیا کے درد کو ختم کرتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جسم سیدھا رہے اور ٹانگوں میں خم واقع نہ ہو۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس ۱/۲/۷۲-۷۳)

گندہ دہن

گندہ دہن یعنی جس کے منہ سے بدبو آتی ہو، اور ساتھ کے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو، تو ایسے مریض کو جماعت میں شریک نہ ہونا چاہیئے بلکہ جماعت کے بغیر اکیلے میں نماز پڑھ لے تا کہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

---

(۱) (قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل و نحوه مما له رائحة كريهة ،للحديث الصحيح فى النهى عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد ، قال الامام العينى فى شرحه على صحيح البخارى ، قلت: علة النهى اذى الملائكة واذى المسلمين، ولا يختص بمسجده عليه الصلاة والسلام، بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع ، خلافا لمن شذ ويلحق بما نص عليه فى الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولا او غيره ، وانما خص الثوم هنا بالذكر وفى غيره ايضا بالبصل والكراث لكثرة اكلهم لها، وكذلك الحق بعضهم بذلك من بفيه بخرأ وبه جرح له رائحة، وكذلكالقصاب والسماك والمجذوم والابرص اولىٰ بالالحاق، وقال سحنون لا ارى الجمعة عليهما ، واحتج بالحديث والحق بالحديث كل من اذى الناس بلسانه وبه افتىٰ ابن عمر وهو اصل فى نفى كل من يتأذى به، ولا يبعد ان يعذر المعذور بأكل ماله ريح كريهة، لما فى صحيح ابن حبان عن المغيرة بن شعبة قال: انتهيت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد منى ريح الثوم فقال: من اكل الثوم ، فاخذت يده فادخلتها فوجد صدرى معصوبا ، فقال : ان لك عذرا وفى رواية الطبرانى فى الاوسط ، اشتكيت صدرى فاكلته ، وفيه : فلم يعنفه صلى الله عليه وسلم ، وقوله صلى الله عليه وسلم وليقعد فى بيته صريح فى ان اكل هذه الاشياء عذر فى التخلف عن الجماعة، وايضا هنا علتان: أذى المسلمين وأذى الملائكة، فبالنظر الى الاولى ، يعذر فى ترك الجماعة وحضور المسجد ، وبالنظر الى الثانية يعذر فى ترك حضور المسجد ولو كان وحده، آه ،ملخصا.

اقول: كونه يعذر بذلك ينبغى تقييده بما اذا اكل ذلك بعذر او اكل ناسيا قرب دخول وقت الصلاة لئلا يكون مباشرا لما يقطعه عن الجماعة لصنعه، شامى: ۱/ ۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة

گوبر سے لپائی

مسلم یا غیر مسلم کے گھر میں گوبر سے لپی ہوئی خشک جگہ پر پاک کپڑا بچھا کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، نماز صحیح ہوجائے گی، لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

گوشۂ چشم

گوشۂ چشم یعنی آنکھوں کے کناروں سے شدید ضرورت کے بغیر ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

گولیاں چلیں

اگر نماز کی حالت میں گولیاں چلنی شروع ہوگئیں، تو نماز توڑ کر اپنا دفاع کرنا جائز

–وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچي. مرقات المفاتيح: ۲/۲۱۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأول، ط: رشيديه كوئٹه.

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اكل من هذه الشجرة المنتنة فلا يقربن مسجدنا، فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه الانس، مشكواة، ص: ۶۸، باب المساجد، ومواضع الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۱) (قوله مبسوط على نجس الخ) .... وكذا الثوب اذا فرش على النجاسة اليابسة، فان كان رقيقا يشف ما تحته او توجد منه رائحة النجاسة على تقدير ان لها رائحة لا يجوز الصلاة عليه، وان كان غليظا بحيث لا يكون كذالك جازت، آه، شامي: ۱/۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

(۲)(والالتفات بوجهه) كله او بعضه للنهي وببصره يكره تنزيها (قوله وببصره يكره تنزيها) اى من غير تحويل الوجه اصلا، لانه صلى الله عليه وسلم كان يلاحظ أصحابه في صلاته بموق عينيه، شامي: ۱/۶۴۳، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولىٰ. ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۲۱۵، فصل واما بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: ايچ ايم سعيد كراچي. البحر (۲/۲۱) باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

ہے گناہ نہیں ہوگا، البتہ بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

گونگا

اگر مادرزاد گونگا، بہرا قرأت پر قادر نہیں تو قرأت اس پر فرض نہیں ہوگی۔ باقی جن ارکان پر قادر ہے، ان کو سب لوگوں کی طرح ادا کرتا رہے، اگر اس کو اتنی سمجھ ہے کہ نماز فرض ہے، اس کے باوجود وہ نماز کو بقدر طاقت ادا نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویباح قطعها لنحو قتل حية وند دابة وفور قدر ، وضياع ما قيمتة درهم له أولغيره، الدر مع الرد، (قوله ويباح قطعها) اى ولو كانت فرضا كما في الامداد: شامي: ۶۵۳/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب فى احكام المسجد، ط: سعيد كراچى.
نقل عن خط صاحب البحر على هامشه ان القطع يكون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا، فالحرام لغير عذر والمباح اذا خاف فوت مال، والمستحب، والقطع للاكمال والواجب لاحياء نفس، شامى: ۵۲/۲، باب ادراک الفريضة، مطلب قطع الصلاة يكون حراماً ط: سعيد كراچى. وكذا الاجنبي اذا خاف ان يسقط من سطح أو تحرقه النار أو يغرق فى الماء، واستغاث المصلى وجب عليه قطع الصلاة، رجل قام الى الصلاة وسرق منه شيء قيمته درهم له ان يقطع الصلاة ويطلب السارق سواء كانت فريضة أو تطوعا؛ لأن الدرهم مال. هندية ۱/ ۱۰۹، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما يتصل بذلک، ط: رشيدية. البحر ۲/ ۷۱ باب ادراک الفريضة، ط: سعيد.

(۲)(ولا يلزم العاجز عن النطق) كأخرس وامى (تحريک لسانه) وكذا فى حق القراءة هو الصحيح لتعذر الواجب ، فلا يلزم غيره الا بدليل فتكتفى النية لكن ينبغى ان يشترط فيها القيام وعدم تقديمها لقيامها مقام التحريمة ولم اره ثم فى الاشباه فى قاعدة التابع تابع ، فالمفتى به لزومه فى تكبيرة وتلبية لا قراءة ، الدر المختار (قوله ثم فى الاشباه) اقول: عبارة الاشباه على ما رأيته فى عدة نسخ: ومما خرج اى عن القاعدة الاخرس يلزمه تحريک اللسان فى تكبيرة الافتتاح والتلبية على القول به واما بالقراءة فلا على المختار، شامى: ۱/ ۴۸۱،۴۸۲ فصل فى بيان تاليف الصلاة، الى انتهائها مطلب فى حديث الاذن، جزم، ط: سعيد كراچى.
(هى فرض عين على كل مكلف ... وتاركها عمدا مجانة) اى تكاسلا فاسق ، الدر المختار، (قوله هى) اى الصلاة الكاملة وهى الخمس المكتوبه (قوله على كل مكلف) اى بعينه ولذا سمى فرض عين ... ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثىٰ او عبداً ، شامى: ۱/ ۳۵۱-۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

گونگا امام

گونگے امام کے پیچھے امی (ان پڑھ) کی اقتداء درست نہیں، اسی طرح لکھے پڑھے لوگوں کی اقتداء بھی درست نہیں۔ (۱)

گونگا نماز کیسے پڑھے

گونگا تکبیر تحریمہ اور قرأت کے لئے صرف زبان ہلائے، کافی ہے نماز ہو جائے گی اور راجح قول کے مطابق گونگے کے لئے زبان ہلانا فرض نہیں صرف مستحب ہے اس لئے اگر زبان بھی نہ ہلائے تو بھی نماز ہو جائے گی۔ (۲)

گھاس پر نماز پڑھنا

اگر گھاس پاک ہے، اس پر ناپاک کھاد وغیرہ نہیں تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے اور اگر گھاس پر ناپاک کھاد وغیرہ ہے تو جگہ ناپاک ہونے کی وجہ سے نماز پڑھنے سے نماز نہیں

---

(۱) ولا يصح اقتداء القارى بالامى وبالاخرس وكذا لا يصح اقتداء الامى بالاخرس، هندية: ۱/۸۶، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۶۳۱، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۱/۳۶۰، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا يلزم العاجز عن النطق كاخرس وامي تحريك لسانه وكذا في حق القراءة هو الصحيح لتعذر الواجب فلا يلزم غيره الا بدليل فتكفي النية لكن ينبغي ان يشترط فيها القيام وعدم تقديمها لقيامها مقام التحريمة، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۸۱-۴۸۲، باب صفه الصلاة، فصل اذا اراد الشروع، ط: سعيد كراچي

ہوگی۔(۱)

گھٹیا لباس

میل کچیل سے بھرے ہوئے گھٹیا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر گھٹیا لباس کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہیں تو پھر مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

گھر پر مستقل جماعت کرنا

قرب وجوار میں مسجد ہونے کے باوجود دائمی طور پر مسجد کو چھوڑ کر اپنے گھر پر باقاعدہ جماعت کا انتظام کرنا جائز نہیں، اور دائمی طور پر مسجد کی جماعت چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے، اور جماعت ترک کرنے پر اصرار کرنا فسق ہے عدالت میں ایسے شخص کی شہادت بھی

---

(۱) لا بأس بالصلوة والسجود على الحشيش، هندية: ۱/۶۳، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثاني ومما يتصل بذلک مسائل، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹۃ. (قوله ويفسدها سجوده على نجس) اى بدون حائل اصلا، شامي: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد کراچی، و: ۱/۵۰۱،فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها: (قوله لانه اقرب للتواضع)... وطهارة موضع القدمين في القيام شرط وفاقا، وموضع السجدة مختلف لانها تتأتى بالانف، وهو اقل من الدرهم، شامي: ۱/۵۰۲، فصل في بيان تالف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد کراچی، وطهارة بدنه...... ومكانه) الخ الدر مع الرد: ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد کراچی.

(۲) (وكره)...... ...... وصلاته في ثياب بذلة يلبسها في بيته و مهنة اى خدمة ان له غيرها والا لا، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في كراهة التحريمية ط: سعيد کراچی. حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۱۹۷، فصل في المكروهات، فروع، ط: قديمی کراچی. البحر الرائق: ۲/۵۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تحت قوله وعلى بساط فيه تصاوير ان لم يسجدعليها، ط: رشيديه کوئٹہ. و: ۲/۳۳، ط: سعيد کراچی.

قبول نہیں ہوتی ہے۔(۱)

گھر میں جماعت کرنا

☆......اگر کبھی اتفاق سے مسجد میں جماعت نہیں ملی، تو گھر پر عورتوں اور بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لینا چاہیئے جیسا کہ حدیث شریف سے ثابت ہے۔(۲)

☆......مردوں کو گھر پر جماعت کرنے کی عادت نہیں بنانی چاہیئے بلکہ مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیئے، اگر کبھی اتفاق سے جماعت نہ ملی تو گھر پر عورتوں

---

(۱) (والجماعة سنة مؤكدة للرجال) قال الزاهدى: ارادوا بالتاكيد الوجوب الا فى جمعة وعيد فشرط .... (وقيل واجبة وعليه العامة اى عامة مشايخنا وبه جزم فى التحفة وغيرها، قال فى البحر، وهو الراجح عند اهل المذهب (فتسن او تجب ثمرته تظهر فى الاثم بتركها مرة الخ، الدر مع الرد: ۱/۵۵۲ ـــ ۵۵۴، (قوله قال الزاهدى، الخ) .... وقال فى شرح المنية: والاحكام تدل على الوجوب ،من ان تاركها بلا عذر يعذر وترد شهادته، ويأثم الجيران بالسكوت عنه الخ، شامى: ۱/۵۵۲، (قوله قال فى البحر الخ) وقال فى النهر: هو اعدل الاقوال وأقواها، ولذا قال في الاجناس: لا تقبل شهادته اذا تركها استخفافا ومجانة، اما سهواً او بتاويل ككون الامام من اهل الاهواء او لا يراعى مذهب المقتدى، فتقبل، شامى: ۱/۵۵۴، باب الامامة، مطلب فى تكرار الجماعة في المسجد، " قبله وبعده" ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸٦، باب الامامة، ط: قديمى. البحر: ۱/۳۴۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. و: ۱/۶۰۳، ط: رشيدية كوئته.

(۲) حدثنا عبدان بن احمد .... عن عبد الرحمٰن بن ابى بكرة عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم أقبل من نواحي المدينة يريد الصلاة فوجد الناس قد صلوا فمال الى منزله فجمع أهله فصلى بهم، مجمع البحرين فى زوائد المعجمين للهيثمى، باب فيمن جاء الى المسجد فوجد الناس قد صلوا: ۱/۲۷۲، كتاب الصلاة، رقم الحديث ۲۵۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت، . شامى: ۱/۵۵۳ باب الامامة، مطلب فى تكرار الجماعة فى المسجد، ط: سعيد كراچى.

اور بچوں کو شامل کر کے جماعت کر لے۔(۱)

علامہ شامیؒ نے یہ واقعہ لکھا ہے کہ ”ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے تھے، مسجد میں آئے تو جماعت ہو چکی تھی، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکان میں اہل وعیال کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی“ اس سے ثابت ہوا کہ گھر میں جماعت کرنا ایسی حالت میں صحیح ہے کہ مسجد میں جماعت نہ ملے۔(۲)

گھر میں نماز پڑھنا

مردوں کے لئے شرعی عذر کے بغیر مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنا بہت ہی بڑی محرومی ہے، اور اسلام کے بڑے شعائر کو ترک کرنا ہے، حدیث شریف میں اس پر سخت وعید ہے، ایک روایت میں اس کی نماز کو ناقابل اعتبار قرار دیا گیا ہے۔(۳)

---

(۱) قوله ولو فاتته ندب طلبها فلا يجب عليه الطلب في المساجد بلا خلاف بين اصحابنا ...... وذكر القدوري: يجمع باهله ويصلي بهم يعني وينال ثواب الجماعة، شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۰۰، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۶۰۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۱/۳۴۶، ط: سعيد كراچي.

(۲) انه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد وقد صلى اهل المسجد فرجع الى منزله فجمع اهله وصلى، شامي: ۱/۵۵۳باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي، وانظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۳)عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع المنادى، فلا يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر؟ قال خوف او مرض لم تقبل منه الصلوٰة التي صلى، مشكوٰة، ص: ۹۲، ۱باب الجماعة وفضلها الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي. كنز العمال الترهيب الاكمال: ۷/۵۸۳، رقم الحديث، : ۲۰۳۵۹، ط: موسسة الرسالة بيروت.

قوله صلى الله عليه وسلم: "لا صلاة لجار المسجد الا في المسجد" شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة: " قوله ولو فاتته ندب طلبها ط: سعيد كراچي. الحاوي الكبير، ۲/ ۳۷۹، باب فضل الجماعة والعذر بتركها، ط: دارالفكر بيروت.

گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہونا

جو شخص مسجد کی جماعت کی نماز چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کا عادی ہے، اور مسلسل جماعت چھوڑتا ہے تو وہ فاسق اور گنہگار ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دیتا جو مسجد میں آ کر جماعت سے نماز نہیں پڑھتے''۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسجد میں آ کر اکیلا نماز پڑھتا ہے، اور جماعت کا خیال نہیں کرتا ہے، یا جماعت ترک کرنے کا عادی ہے اور گھر میں اکیلا نماز پڑھتا ہے تو دونوں فاسق اور گنہگار ہیں۔ دونوں پر ضروری ہے کہ جماعت کی پابندی کریں، نہ گھر میں تنہا نماز پڑھیں اور نہ مسجد میں جماعت کے بغیر پڑھیں، اگر مجبوری سے اتفاقاً جماعت فوت ہو جائے تو الگ بات ہے۔(۲)

گھڑی

آج کل گھنٹے گھڑیاں عام ہیں، اوقات بتانے والی جنتریاں اور نقشے اکثر بلکہ تمام مسجدوں میں موجود ہیں ان کے مطابق نمازوں کے وقت کی پابندی کرنا نہ صرف جائز بلکہ بہتر ہے البتہ گھڑیاں صحیح رکھنی چاہئیں، کیونکہ وقت کی پابندی کی صورت میں جماعت میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں، اور پابندی نہ ہونے کی صورت میں لوگ

---

(۱) عن ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو لا ما في البيوت من النساء والذرية اقمت صلاوة العشاء وامرت فتياتي يحرقون ما في البيوت بالنار، مشكوة المصابيح، ص: ۹۷، باب الجماعة و فضلها، الفصل الثالث، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۲) الجماعة واجبة، وسنة لوجوبها بالسنة......... الا ان هذا يقتضي الاتفاق على ان تركها مرة بلا عذر يوجب اثما مع أنه قول العراقيين والخراسانيون على انه يأثم اذا اعتاد الترك كما في القنية، شامي: ۱/۵۵۲، باب الامامة قبيل مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي، النهر الفائق: ۱/۲۳۸، باب الامامة والحدث في الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، مزید ''گھر پر مستقل جماعت کرنا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

جماعت میں کم شریک ہوتے ہیں۔(۱)

گھڑی آویزاں کرنا

مسجد کی دیوار پر گھڑی آویزاں کرنا جائز ہے، اس سے مقررہ وقت پر جماعت کھڑی کرنے میں مدد ملتی ہے اور وقت معلوم ہونے کی وجہ سے جماعت میں لوگ زیادہ شامل ہوسکتے ہیں۔(۲)

گھڑی دیکھنا

نماز کی حالت میں قصداً ہاتھ پر بندھی ہوئی گھڑی کو دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ بلاضرورت بے فائدہ کام کرنے کی وجہ سے نماز مکروہ ہوگی، ہاں بلا ارادہ گھڑی پر

---

(۱) عمدة الفقه ۲/۲٦ کتاب الصلاة جن وقتوں میں نماز جائز نہیں اور جن میں مکروہ ہے، مولفہ حضرت مولانا حاجی حافظ سید زوار حسین شاہ نقشبندی، ط: ادارہ مجددیہ ناظم آباد۔

(۲) قوله (بالقنو والقنوين فيعلقه) فيه دلالة على تعليق المراوح في المساجد لما انها ليست بأقل نفعا من القنو مع ما في القنو من الشغل والتلويث ما ليس في المروحة. الكوكب الدرى على جامع الترمذى: ۸۴/۴، ابواب التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة البقرة، ط: ادارة القرآن كراچى. وفى تعليق الشيخ زكريا رحمه الله.

لله در الشيخ ما ادق نظره ويدخل في ما استنبطه تعليق الساعات فان الاحتياج اليها لاقامة الصلاة وتكثير الجماعة اشد من الاحتياج الى المراوح، الكوكب الدرى على جامع الترمذى: ۸۴/۴، ابواب التفسير، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سورة البقرة القنو يعلق فى المسجد، ط: ادارة القرآن كراچى.

نظر پڑ گئی اور وقت بھی معلوم ہو گیا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

گھل جانے والی چیز

نماز کے دوران ایسی چیز نگلنے یا معدہ میں پہنچنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے جو منہ میں گھل جاتی ہے، جیسے چینی مٹھائی وغیرہ۔(۲)

گہن کے وقت نماز مشروع ہونے کی وجہ

چاند اور سورج کا گرہن آفت، مصیبت اور شر و برائی کے اسباب کا نمونہ اور آخرت یاد دلانے والی اور نصیحت حاصل کرنے کی چیز ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی پُر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے کہ کسوف کے وقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلائے جو کسوف کے مانند بلاؤں کو دور کریں، بدیوں اور بُرائیوں کو دور کر دیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک کے ذریعے یہ تمام طریقے سکھلا دیئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور طریقہ ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا اور مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور دعا اور بلا

---

(۱) ولا یفسد ها نظره الی مکتوب وفهمه لو مستفهما وان کره (قوله وان کره) ای لاشتغاله بما لیس من اعمال الصلاة، واما لووقع نظره بلا قصد وفهمه فلا یکره، شامی: ۱/ ۶۳۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا قرأ تعالی جد، بدون الف لا تفسد، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/ ۱۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. و: ۲/ ۲۴، ط: رشیدیه کوئٹة. وحاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴۱، فصل فیما لا یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) (قوله لا یذوب) احترز به مما یذوب کالسکر یکون فی فیه، اذا ابتلع ذوبه فانها تفسد ولو بدون مضغ ذکره السید حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۱۹۵، وص: ۳۵۵، فصل فی المکروهات، فروع ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۵۱، فصل فیما یفسد الصلاة قبیل، فروع ط: سهیل اکیڈمی لاهور، واذا ابتلع ما ذاب من سکر فی فمه فسدت ولو ابتلعه قبل الصلاة ووجد حلاوته فیها لا تفسد، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴۱، فصل فیما لا یفسد الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

دونوں جب کبھی جمع ہو جاتے ہیں تو اللہ کے حکم سے دعا ہی بلا پر غالب آتی ہے، بشرطیکہ دعا ایسی زبانوں سے نکلے جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والی ہوں۔ (۱)

صحیح مسلم و بخاری سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اور کسی کے مرنے یا جینے سے ان کو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے وہ نشان ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم ان کو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ۔ (۲)

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کے لئے ہیں تاکہ وہ اپنے گناہ، بدکاری، اور پلیدیوں کے وبال سے ڈریں اور اسی غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کے وقت حکم فرمایا ہے کہ بہت نیکیاں کرو اور نیک کاموں کی طرف جلدی کرو اور خالص نیت کے ساتھ نماز اور دعا کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا، ذکر و تضرع، قیام اور رکوع و سجود، توبہ، انابت، استغفار، خشوع و خضوع اور گڑگڑا کر دعا کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں انکساری اور عاجزی اختیار کرنا، صدقہ دینا،

---

(۱) ومنها صلاة الآيات كالكسوف والخسوف والظلمة، والاصل فيها ان الآيات اذا ظهرت انقادت لها النفوس والتجات الى الله وانفكت عن الدنيانوع انفكاك فتلك الحالة غنيمة المؤمن، ينبغي ان يبتهل في الدعاء والصلاه، وسائر اعمال البر. حجة الله البالغة: ۲/ ۲۰، النوافل قبل الاقتصاد في العمل، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

(۲) حدثنا اسحٰق بن ابراهيم.............. سمعت عبيد بن عمير يقول حدثني من اصدق حسبته يريد عائشة ان الشمس انكسفت على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام قياما شديدا يقوم قائما ثم يركع .... ثم قال: ان الشمس والقمر لا ينكسفان لموت أحد ولا لحياته ولكنهما من آيات الله يخوف الله بهما فاذا رايتم كسوفا فاذكروا الله حتىٰ ينجليا، صحيح مسلم: ۱/ ۲۹۶، كتاب الصلاة، ط: قديمي كتب خانه كراچي. عن ابن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشمس والقمر لا ينكسفان لموت احد ولكنهما آيتان من ايات الله فاذا رايتموها فصلوا، صحيح البخاري: ۱/ ۱۴۴، باب لا تنكسف الشمس لموت احد ولا لحياته، ط: قديمي كراچي.

خیرات کرنا مقرر فرمایا،(۱) تاکہ نیک اعمال آنے والے عذاب سے بچنے کا ایک ذریعہ بن جائیں، گرہن کا وقت ایسا وقت ہے کہ حوادث اور سانحہ رونما ہونے کو یاد دلاتا ہے اور اس پر خبردار اور ہوشیار کرنے والا بھی ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ والوں کے دلوں میں ایسے اوقات میں خود بخود گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے، نیز ایسے اوقات میں زمین پر تجلیات کا نزول ہوتا ہے، اس لئے اللہ والوں کو ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ قرب حاصل کرنا بہت مناسب ہے، چنانچہ نعمان بن بشیرؓ کی حدیث (۲) میں کسوف کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

فاذا تجلی اللّٰہ لشئی من خلقه خشع له — جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں سے کسی چیز پر تجلی فرماتا ہے تو وہ چیز اس کے سامنے جھک جاتی ہے۔(۳)

---

(۱) واما أنه من آيات المخوفة فلان تبديل النور بالظلمة تخويف والله تعالىٰ انما يخوف عبيده ليتركوا المعاصي ويرجعوا الطاعة التي بها فوزهم وافضل الطاعات بعد الايمان الصلاة ...، ويستحب ان يأمر الامام الناس في هذه الخطبة بالصدقة والعتق والتوبة من المعاصي ويحذرهم الغفلة والاغترار وقد جاء كل من الامر بالصدقه والاعتاق في احاديث، واذا كانت من التخويف فهي داعية الى التوبة والمسارعة الى جميع افعال البر كل على قدر طاقته، اتحاف السادة المتقين بشرح احياء علوم الدين: ۳/ ۴۰۹ـ ۴۱۶، القسم الرابع من النوافل، الاولى: صلاة الكسوف، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

(۲) عن النعمان بن بشير قال: كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: وكان يصلي ركعتين...... وان ذاك ليس كذلك ولكنهما خلقان من خلق الله فاذا تجلى الله عزوجل لشئي من خلقه خشع له، مسند احمد ۱۴/ ۱۴۷ رقم الحديث[۱۸۲۶۷] ط: دار الحديث القاهره.

(۳) وايضا فانه وقت قضاء الله الحوادث في عالم المثال ولذلك يستشعر فيها العارفون الفزع، وفزع رسول الله صلى الله عليه وسلم عندها لاجل ذلك وهي اوقات سريان الروحانية في الارض فالمناسب للمحسن ان يتقرب الى الله في تلك الاوقات وهو قوله عليه الصلاة والسلام في الكسوف في حديث نعمان بن بشير فاذا تجلى الله لشئي من خلقه خشع له، حجة الله البالغة: ۲/ ۲۰، مبحث في النوافل وحكمة تشريعها ومنها صلاة الآيات كالكسوف والخسوف، ط: صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹك. و ۲/ ۵۰، ط: قديمي.

نیز کفار چاند اور سورج کی عبادت کرتے ہیں، اور ان کو سجدہ کیا کرتے ہیں اس لئے ایمان داروں پر لازم ہے کہ جب کوئی ایسی دلیل ظاہر ہو جس سے ان چیزوں کا عبادت کا مستحق نہ ہونا ثابت ہو تو اللہ تعالیٰ کے سامنے نیاز مندی سے التجا کریں، اور اللہ تعالیٰ کو سجدہ کریں، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:(۱)

لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للّٰہ الذی خلقھن

آفتاب کو سجدہ نہ کرو نہ چاندکو، بلکہ اس خدا کو سجدہ کرو جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ یہ سجدہ کرنا دین کے لئے شعار اور منکرین کے لئے خاموش کرنے والا جواب ہے۔

سوال:۔ اگر کوئی کہے کہ خسوف وکسوف نجوم کی مقررہ منازل پر پہنچنے سے واقع ہوتا ہے، اور اس کو انسانوں کے عذاب وثواب سے کوئی تعلق نہیں ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ جو سائل نے کہا ہے وہ علت ہے اور جو ہم نے کہا ہے وہ حکمت ہے، پس دونوں میں کوئی تعارض نہیں (احکام اسلام ص ۷۹)

---

(۱) وایضا فالکفار یسجدون للشمس والقمر فکان من حق المؤمن اذا رأی آیة عدم استحقاقها العبادة ان یتضرع الی اللہ ویسجد له وهو قوله تعالی (لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الذی خلقهن) لیکون شعارا للدین وجوبا مسکتا لمنکر به، حجة اللہ البالغة: ۲/۲۰، مبحث فی النوافل وحکمة تشریعها، ومنها صلاة الآیات کالکسوف والخسوف، والظلمة، ط: صدیقیة کتب خانه اکوڑه خٹک.

ل

لا الٰہ الا اللہ

’’تعجب کی خبر سن کر......‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

لاحق

☆......لاحق وہ نمازی ہے جو امام کے ساتھ ابتداء میں شریک ہوتا ہے، لیکن کسی عذر کی وجہ سے یا عذر کے بغیر امام کے ساتھ اقتداء کرنے کے بعد اس کی کچھ رکعات یا تمام رکعات رہ جائیں، مثلاً غفلت کی وجہ سے، یا وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے، یا بلا عذر مثلاً اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ کرلیا، اس طرح یہ رکعت رہ گئی، یا مقیم آدمی مسافر امام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، یا خوف کی نماز میں پہلی ایک یا دو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھتا ہے، تو یہ لاحق ہے۔(۱)

☆......لاحق کا حکم مقتدی کا حکم ہوتا ہے، یہ باقی ماندہ نماز میں ثناء، اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور سورت نہیں پڑھے گا اور اگر بھول گیا اور سہو سجدہ لازم ہوا تو سہو سجدہ بھی نہیں کرے گا، اور اس کا فرض اقامت کی نیت سے تبدیل بھی نہیں ہوگا۔(۲)

ایسا شخص مسبوق کے برعکس پہلے اس حصے کو قضاء کرے گا جو امام کے ساتھ

---

(۱) اللاحق وهو الذي ادرک اولها وفاته الباقي لنوم او حدث او بقي قائما للزحام او الطائفة الاولیٰ في صلاة الخوف، هندية: ۹۲/۱، الباب الخامس في الامامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۵۹۴/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وحكمه كمؤتم فلا يأتي بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية اقامة، الدر المختار مع الرد: ۵۹۵/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۳۴۰/۱، باب الحدث في الصلاة وهذا فصل في المسبوق كنا وعدناه، ط: رشيدية كوئٹه

پڑھنے سے رہ گیا ہے، اور اگر جماعت باقی ہے تو یہ امام کے ساتھ شریک ہوگا۔(۱)

☆......لاحق سے جو رکعات رہ گئی ہیں ان میں وہ مقتدی سمجھا جائے گا، اور امام کے ساتھ جیسے مقتدی قرأت نہیں کرتا، ایسے ہی لاحق بھی قرأت نہیں کرے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے گا، اور اگر اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا تو سہو سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

لاحق بھی مسبوق بھی

اگر کوئی شخص لاحق بھی ہے مسبوق بھی ہے، مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جماعت میں شریک ہوا، اور شرکت کے بعد پھر کچھ رکعتیں اس کی اور چلی گئیں، تو اس کو چاہیے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو جماعت میں شرکت کے بعد نکل گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے، اس کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو جماعت میں شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے مگر اس میں امام کی متابعت کا خیال رکھیں، اس کے بعد ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں وہ مسبوق ہے۔(۳)

(۱) ويبدأ بقضاء ما فاته عكس المسبوق ثم يتابع امامه ان امكنه ادراكه والا تابعه ثم صلى ما نام فيه بلا قراءة، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما، الخ، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۴۰، باب الحدث في الصلاة وهذا فصل في المسبوق كنا وعدناه، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس في الامامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

(۲) وله حكم المقتدى فلا يسجد للسهو اذا سها فيما يقضي ولا يقرأ فيه، فتح القدير: ۱/۳۴۰، باب الحدث في الصلاة وهذا فصل في المسبوق كنا وعدناه، ط: رشيديه كوئٹه، الدر المختار: ۱/۵۹۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس في الامامة الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: بلوچستان بک ڈپو، وانظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) وهذا بيان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق وحكمه انه يصلي اذا استيقظ مثلا ما نام فيه ثم يتابع الامام فيما ادرک ثم يقضي ما فاته، شامي: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله أو بعده، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۴۰، باب الحدث في الصلاة، وهذا فصل في المسبوق كنا وعدناه، ط: رشيديه كوئٹه.

مثال: عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شریک ہوا، اور شریک ہونے کے بعد ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا، اور وضو کرنے گیا، اس درمیان میں نماز ختم ہوگئی، تو اس کو چاہیئے کہ پہلے ان تین رکعتوں کو ادا کرے جو شریک ہونے کے بعد وضو ٹوٹنے کی وجہ سے نکل گئی ہیں، پھر اس رکعت کو جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھیں، اور ان تین رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے، یعنی قرأت نہ کرے، اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کریں، اس لئے کہ امام کی دوسری رکعت ہے، اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا، پھر دوسری رکعت میں بھی قعدہ کرے، اس لئے یہ اس کی دوسری رکعت ہے، پھر تیسری رکعت میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے، امام نے اس میں قعدہ کیا تھا، پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی، اور اس میں بھی قعدہ کرے، اس لئے کہ یہ اس کی چوتھی رکعت ہے، اور اس رکعت میں اس کو قرأت بھی کرنا ہوگی اس لئے کہ وہ اس رکعت میں مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں منفرد تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوتا ہے۔(۱)

---

(۱) (قوله ثم ما سبق به بها) .... بيانه كما في شرح المنية وشرح المجمع انه لو سبق بركعة من ذوات الاربع ونام في ركعتين يصلي اولا ما نام فيه ثم ما ادركه مع الامام ثم ما سبق به فيصلي ركعة مما نام فيه مع الامام ويقعد متابعة له لانها ثانية امامه ثم يصلي الاخرى مما نام فيه ويقعد لانها ثانيته ثم يصلي التي انتبه فيها ويقعد متابعة لامامه لانها رابعة وكل ذلك بغير قراءة لانه مقتد ثم يصلي الركعة التي سبق بها بقراءة الفاتحة و سورة والاصل ان اللاحق يصلي على ترتيب صلاة الامام والمسبوق يقضي ما سبق به بعد فراغ الامام، شامي: ۱/ ۵۹۵ ـ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما، مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۴۰، باب الحدث في الصلاة، هذا فصل في المسبوق كنا وعدناه، ط؛ رشيديه كوئٹہ.

لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم

☆ ......جو شخص امام کے ساتھ نماز میں تکبیر تحریمہ سے شریک ہوتا ہے، لیکن کسی عذر کی وجہ سے یعنی وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے کچھ رکعتیں نکل گئیں ہیں تو اس کو "لاحق" کہتے ہیں۔(۱)

☆ ......اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہو، تو لاحق پر بھی سہو سجدہ واجب ہوتا ہے مگر لاحق اپنی نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرے گا، اگر چہ اس نے امام کے ساتھ سہو سجدہ کرلیا تھا، تو بھی اپنی نماز کے آخر میں دوبارہ سہو سجدہ کرے گا، اس لئے کہ لاحق نے نماز میں شامل ہوتے وقت یہ عزم کیا تھا کہ وہ پوری نماز میں اپنے امام کے پیروی کرے گا، اور جب اس کے امام نے اخیر میں سہو سجدہ کیا ہے تو یہ بھی اپنی نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرے گا۔(۲)

---

(۱) اللاحق وهو الذى ادرك اولها وفاته الباقي لنوم او حدث او بقي قائما للزحام او الطائفة الاولىٰ فى صلاة الخوف ، هندية: ۹۲/۱ ، الباب الخامس في الامامة، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور. شامي: ۵۹۴/۱، باب الامامة،مطلب في احكام المسبوق والمدرك واللاحق، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۳۴۰/۱، باب الحدث في الصلاة الخ، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (وكذا اللاحق) لكنه يسجد في آخر صلاته، ولو سجد مع امامه اعاده، الدر المختار (قوله وكذا اللاحق) اى يجب عليه السجود بسهو امامه لانه مقتد في جميع صلاته بدليل انه لا قراءة عليه ، فلا سجود فيما يقضيه (قوله لكنه يسجد الخ) اى يبدأ بقضاء مافاته ثم يسجد في آخر صلاته لانه التزم متابعة الامام فيما اقتدى به على نحو ما يصلى الامام ، وانه اقتدى به في جميع الصلاة فيتابعه في جميعها على نحو ما ادى الامام والا مام ادى الاول فالاول وسجد لسهوه في آخر صلاته فكذا اللاحق، الخ...... (قوله ولو سجد مع امامه اعاده) لانه في غير اوانه ولا تفسد صلاته لانه ما زاد الا سجدتين الخ، شامي: ۸۳/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۳۳۹/۱، باب الحدث في الصلاة ، وهذا فصل كنا وعدناه، ط: رشيديه كوئٹة.

لاحق فوت شدہ نماز کیسے پڑھے

☆......اگر لاحق ''بناء'' کی شرائط سے واقف نہیں، یا اس نے بناء کی شرائط کی پابندی نہیں کی، تو یہ لاحق نہیں بلکہ مسبوق ہے، اس لئے نئی نیت کر کے امام کے ساتھ شرکت کرے، اور امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعات پڑھے۔

البتہ جو شخص ''بناء'' کی شرائط سے واقف ہے، اور ان شرائط کی پابندی بھی کرے تو وہ لاحق ہے، لاحق واپس آ کر نئی نیت کے بغیر اولاً فوت شدہ رکعت ادا کرے، اس کے بعد اگر امام کو نماز میں پالے تو اس کے ساتھ شریک ہو جائے ورنہ بقیہ نماز تنہا ادا کرے۔(۱)

☆......لاحق پر پہلے فوت شدہ نماز ادا کر کے امام کے ساتھ شریک ہونا واجب ہے، اس کے خلاف کرنے سے گنہگار ہوگا، مگر نماز ہو جائے گی، مقتدی پر واجب ترک

---

(۱) ویبدأ بقضاء ما فاته عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان امکنه ادراکه والا تابعه ثم صلی ما نام فیه بلا قراء ۃ. الدرالمختار (قوله ان امکنه ادراکه) قید لقوله ویبدأ ثم یتابع، وقوله والا تابعه الخ، تصریح بمفهوم هذا الشرط ولیس لصحیح، والصواب ابدال قوله ان امکنه ادراکه بقوله ان ادرکه مع اسقاط ما بعده، وحق التعبیر ان یقول: ویبدأ بقضاء مافاته بلا قراء ۃ عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان ادرکه ثم ما سبق به، الخ، ففی شرح المنیة وحکمه انه یقضی ما فاته اولا ثم یتابع الامام ان لم یکن قد فرغ، آه، وفی النتف اذا توضأ ورجع یبدأ بما سبقه الامام به ثم ان ادرک الامام فی شئی من الصلاۃ، یصلیه معه، آه، وفی البحر، وحکمه انه یبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم یتابع الامام ان لم یفرغ وهٰذا واجب لا شرط حتیٰ لو عکس یصح، فلو نام فی الثالثة واستیقظ فی الرابعة فانه یأتی بالثالثة بلا قراء ۃ، فاذا فرغ منها صلی مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراء ۃ، ایضا، فلو تابع الامام ثم قضی الثالثة بعد سلام الامام صح واثم، شامی: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۳۳۰، باب الحدث فی الصلاۃ، وهٰذا فصل فی المسبوق کنا وعدناه، ط: رشیدیه کوئٹه.

کرنے سے نماز کا اعادہ کرنا واجب نہیں۔(۱)

لا حول پڑھنا

☆......نماز میں دنیاوی امور سے متعلق کوئی وسوسہ آنے کی وجہ سے "لا حول" پڑھی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر آخرت کے امور کے متعلق کوئی بات دل میں آنے کی وجہ سے " لا حول" پڑھی تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کسی نیت کے بغیر یہ الفاظ زبان سے نکل گئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

لاحول ولا قوة الا باللّٰه

نماز کے دوران کسی ناگوار بات کے سننے پر"لاحول ولا قوة الا باللّٰه" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولو وسوسه الشیطان فقال "لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم" ان کان ذلک فی امر الآخرة لا تفسد وان کان فی امر الدنیا تفسد کذا فی التمر تاشی، هندیة: ۱/۱۰۰، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الاول، ط: حقانیه پشاور، شامی: ۱/۶۲۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/۱۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹة، و: ۲/۷، قوله والجواب بلااله الا الله، ط: سعید کراچی.

(۳) او قال جوابا للخبر بما یسوءه لا حول ولا قوة الا بالله فهو لف و نشر مشوش تفسد صلاته، حلبی کبیر، ص: ۴۳۸، فصل فیما یفسد الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ثم اختلف المشایخ فیما اذا اخبر بخبر یسوءه فاسترجع لذالک بان قال انا لله وانا الیه راجعون. مریداً بذلک الجواب، وصحح فی الهدایة والکافی فی الفساد عندهما خلافا لابی یوسف وقال بعض المشایخ انه مفسد اتفاقا .... وحکم لا حول ولا قوة الا بالله کا لاسترجاء، البحر: ۲/۷ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قوله والجواب بلااله الاالله، ط: سعید کراچی.

لباس

۱......جس قسم کے لباس پہن کر باہر نکلنا، بازار جانا، شادی وغمی کی مجالس اور محافل میں شرکت کرنا پسند نہ ہو، بُرا سمجھا جاتا ہو، اس قسم کے لباس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

۲...... بدن کے جس حصے کو چھپانا فرض ہے، اگر وہ چھپا رہے تب بھی ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا جس کو پہن کر آدمی معزز مجلس میں نہ جا سکتا ہو مکروہ ہے۔(۲)

۳......عورتیں ایسا لباس پہنیں جس میں بدن نہ کھلتا ہو، اگر نماز کے دوران بدن کھل جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) وتكره الصلاة في ثياب البذلة ...... ثوب لا يصان عن الدنس ممتهن. وقيل ما لا يذهب به الى الكبراء ورأى عمر رضي الله عنه رجلا فعل ذالك فقال ارأيت لو كنت ارسلتك الى بعض الناس اكنت تمر في ثيابك هذه فقال لا فقال عمر رضي الله عنه الله احق ان تتزين له ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ١٩٧، فصل في المكروهات ، فروع ط: قديمي كراچي، البحرالرائق: ٢/٣٣، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تحت قوله وعلى بساط فيه تصاوير ان لم يسجد عليها ط: سعيد كراچي. : ٢/٥٧، ط: رشيدية كوئٹه.

(قوله وصلاته في ثياب بذلة ....قال في البحر : وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر والظاهر ان الكراهة تنزيهية ، شامي: ١/٦٤٠ - ٦٤١، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب في الخشوع ، ط: سعيد كراچي.

(٢) ايضا.

(٣) وان انكشف عورته في الصلاة ...... ان ادى ركنا مع الانكشاف فسدت اجماعا، هندية: ١/٥٨، الباب الثالث في شروط الصلاة ، الفصل الاول في الطهارة وستر العورة ، ط: حقانيه پشاور ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص؛ ١٨١،١٨٢، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط؛ قديمي كراچي.

لباس پاک ہو

نماز پڑھنے والے کا لباس بھی نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا ضروری ہے۔(۱)

لباس کیسا ہو

نماز صحیح ہونے کے لئے کسی خاص وضع کا لباس شرط نہیں، بلکہ ہر اس لباس کو پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے جس سے ستر عورت پورا ہو جاتا ہو، البتہ جو پاجامہ، لونگی یا دھوتی ٹخنے سے نیچے لٹکا ہوا ہو، یا ایسا لباس ہو جس سے غیر مسلم قوم کی مشابہت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ نماز مکروہ ہے، لیکن نماز فاسد نہیں ہوگی اور اعادہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) قال رحمه الله: هي اى شروط الصلاة طهارة بدنه من حدث وخبث وثوبه و مكانه لقوله تعالىٰ وان كنتم جنبا فاطهروا ، المائدة: ٦ ولقوله عليه السلام لفاطمة بنت ابى حبيش ، اغسلى عنك الدم وصلى، تبيين الحقائق: ۱/ ۲۵۱ ــ ۲۵۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى،حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲ ۱۱، ط: قديمى كراچى.

(۲) عن ابى هريرة قال بينما رجل يصلى مسبل ازاره قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب وتوضأ ثم جاء فقال رجل يا رسول الله مالک امرته ان يتوضأ قال انه كان صلى وهو مسبل ازاره وان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل ازاره ،مشكوٰة المصابيح،ص: ۷۳، باب الستر ، الفصل الثانى ، ط: قديمى كراچى.

وقد يطلق السدل على اسبال الازار ايضا وهو ظاهر عبارات الفقهاء رحمهم الله ولهٰذا لم يذكروا اسبال الازار مستقلا فى المكروهات، ...... نعم الاسبال المعروف عندهم مكروه فى الصلاة وخارجها عندنا وعندهم، معارف السنن: ۳/ ۴۶۱ ـ ۴۶۳،باب ما جاء فى كراهية السدل فى الصلاة،ط: المكتبة البنوريه علامه محمد يوسف بنورى ٹاؤن .و: ۳/ ۴۶۴ ـ ۴۶۶، ط: دار التصنيف جامعة العلوم الاسلامية علامه بنورى ٹاؤن كراچى.

ويكره ايضا ان يسدل ثوبه ، حلبى كبير، ص: ۳۴۷، فصل كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وكذا ما هو عادة اهل التكبر ، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۹، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

لباس کی ستھرائی کا راز

''صفائی ستھرائی کا راز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لباس مکروہ

''مکروہ لباس'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لپ اسٹک

اگر ''لپ اسٹک'' لگانے کی وجہ سے بدن تک پانی نہیں پہنچتا تو وضو صحیح نہیں ہوگا، جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

لڑائی ناجائز ہے

اگر کوئی شخص ناحق اور ناجائز لڑ رہا ہے تو ان لوگوں کو '' صلوۃ الخوف '' کے طریقے سے نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی، بلکہ عام دستور کے مطابق نماز پڑھنا لازم ہوگا، مثلاً باغی لوگ مسلمان بادشاہ کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس طرح عمل کثیر کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (وشرط صحته) ای الوضوء (ثلاثة) الاول (عموم البشرة بالماء الطهور) حتیٰ لو بقی مقدار مغرز ابرة لم یصبه الماء من المفروض غسله لم یصح الوضوء ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴، فصل فی احکام الوضوء، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۷۱، ط: قدیمی کراچی. هندیة: ۱/ ۴، کتاب الطهارة، الباب الاول فی الوضوء الفصل الاول ،فی فرائض الوضوء، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

(۲) قوله لا تشرع صلاة الخوف للعاصی لانها انما شرعت لمن یقاتل اعداء الله تعالیٰ ومن فی حکمهم لا لمن یعادیه ، شامی: ۲/ ۱۸۸، باب صلاة الخوف،ط: سعید کراچی.

لفظ زیادہ کرلیا

اگر کسی شخص نے نماز میں قرأت کے دوران کسی لفظ کو زیادہ کرکے پڑھ لیا اور معنی میں بھی تغیر ہوگیا، تو نماز فاسد ہوجائے گی، خواہ وہ زائد لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۱)

اور اگر اس لفظ کو زیادہ کرکے پڑھنے کی صورت میں معنی میں تغیر نہیں ہوا لیکن وہ لفظ قرآن مجید میں کسی اور جگہ موجود ہے، تو نماز بالاتفاق درست ہے اور اگر وہ لفظ قرآن کریم میں کسی اور جگہ موجود نہیں ہے، تو اس میں اختلاف ہے، امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نماز فاسد ہوجائے گی، اور دوسرے ائمۂ کرام کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

لقمہ امام کے علاوہ کسی اور کو دینا

مقتدی کے لئے اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا اور غلطی بتانا جائز نہیں ہے، مثلاً اپنے جیسے کسی دوسرے مقتدی کو یا کسی اور امام کو جو اس کا امام نہیں ہے، یا تنہا نماز

---

(۱) الكلمة الزائدة ان غيرت المعنى ووجدت في القرآن نحو ان يقرأ والذين آمنوا و كفروا بالله ورسله اولئك هم الصديقون او لم يوجد نحو ان يقرأ انما نملي لهم ليزدادوا اثما وجمالا تفسد صلاته بلا خلاف ، هندية: ۱/ ۸۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/ ۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ولو زاد كلمة) اعلم ان الكلمة الزائدة اما ان تكون في القران او لا وعلى كل ان تغير اولا ، فان غيرت افسدت مطلقا نحو وعمل صالحا وكفر فلهم اجرهم ، ونحو واما ثمود فهدينا هم وعصيناهم وان لم تغير فان كان في القرآن نحو وبالوالدين احسانا و برا لم تفسد في قولهم والا نحو، فاكهة ونخل ، وتفاح ورمان ، وكمثال الشارح الآتي لا تفسد،وعند ابي يوسف تفسد لانه ليست في القرآن كذا في الفتح وغيره ، شامي: ۱/ ۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۸۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيديه كوئٹه.

پڑھنے والے کو، یا کسی اور شخص کو جو نماز میں نہیں ہے، لقمہ دینا جائز نہیں، اس سے مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، اور اگر دوسرے نے بھی لقمہ لیا ہے تو اس کی نماز بھی باطل ہو جائے گی، لیکن اگر مقتدی نے تلاوت کی نیت سے کچھ پڑھا ہے، غلطی بتانے کی غرض سے نہیں ،تو مقتدی کی نماز باطل نہیں ہوگی، لیکن مقتدی کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔(۱)

لقمہ بار بار دیا

اگر مقتدی نے بار بار لقمہ دیا، جس میں ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگئی، تو اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور لقمہ دینے والے کی نماز بھی فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

نوٹ:......ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" پڑھنے کے برابر ہے۔(۳)

---

(۱) (وفتحه على غير امامه) الا اذا اراد التلاوة و كذا الاخذ، الدر المختار، (قوله وفتحه على غير امامه) لانه تعلم و تعليم من غير حاجة بحر، وهو شامل لفتح المقتدى على مثله، وعلى المنفرد وعلى غير المصلى وعلى امام آخر، لفتح الامام والمنفرد على اى شخص كان ان أراد به التعليم لا التلاوة، شامي: ١/ ٦٢٢، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ١٨٣، ط: قديمي كراچي، وص: ٣٣٤، ط: قديمي كراچي. هندية: ١/ ٩٩، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقانيه پشاور، البحر: ٢/ ٦، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(٢) (بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح و آخذ بكل حال، الدر المختار (قوله بكل حال) اى سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الى آية اخرىٰ ام لا تكرر الفتح ام لا، هو الاصح، شامي: ١/ ٦٢٢، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ١/ ٢٦٩، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

(٣) وهو قدر ثلاث تسبيحات، الدر المختار: ١/ ٦٢٦، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ١٨٥ فصل ما يفسد الصلاة، ط: قديمي. حلبي كبير، ص: ٢١٥، الشرط الثالث، ط: سهيل اكيلمى لاهور.

لقمہ باہر سے لینا

"باہر کا آدمی لقمہ دے تو.........." کے عنوان کو دیکھیں۔

لقمہ تنہا نماز پڑھنے والے کو دینا

مقتدی کے لئے کسی تنہا نماز پڑھنے والے کو لقمہ دینا جائز نہیں ہے اگر ایسا کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر تنہا پڑھنے والا لقمہ لے گا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ دوسرے امام کو دینا

اگر کسی ایک امام کے مقتدی نے دوسرے امام کو لقمہ دیا ہے، تو لقمہ دینے والے مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر دوسرا امام اس کا لقمہ قبول کرے گا تو اس امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، اور اس کے ساتھ ساتھ امام کے مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) قوله وكذا الاخذ اى أخذا لمصلي غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا كما في البحر عن الخلاصة، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/ ۳۹۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) وان فتح المصلي عن من ليس معه في الصلاة ...... والاحسن ان يقال على غير امامه يشمل فتحه على مقتد معه في صلاته ايضا تفسد صلاته لانه تعليم وتعلم وهو من كلام الناس.......... وان اخذ الامام بقوله تفسد صلاة الكل، حلبي كبير، ص: ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي.

لقمہ دوسرے کے امام کو دینا

اگر لقمہ دینے والا خود امام کے پیچھے جماعت میں شامل نہیں ہے تو وہ نماز سے باہر رہ کر لقمہ نہیں دے سکتا، اگر امام نماز سے باہر رہنے والے آدمی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ دوسرے مقتدی کو دینا

اگر کسی نمازی نے کسی اور امام کے مقتدی کو لقمہ دیا تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر دوسرے امام کے مقتدی نے لقمہ لیا تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۲)

لقمہ دینا

☆......اگر مقتدی اپنے امام کو لقمہ دے تو نماز فاسد نہیں ہو گی، خواہ امام ضرورت کی مقدار قرأت کر چکا ہو یا نہیں، اور ضرورت کی مقدار سے مراد مسنون قرأت ہے، یعنی جتنی مقدار قرأت پڑھنا مسنون ہے اس کو ضرورت کی مقدار کہا جاتا ہے۔(۳)

(۱) وان فتح غير المصلي على المصلي فأخذا بفتحه تفسد، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: حقانية پشاور، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۴۱، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) (قوله وفتحه على غير امامه) لانه تعلم و تعليم من غير حاجة بحر وهو شامل لفتح المقتدى على مثله ......وكذا الاخذ اى اخذ المصلي غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئته، البحر: ۲/ ۶، باب ما يفسد الصلاة، الخ، ط: سعيد كراچي.

(۳) بخلاف فتحه على امامه فانه لا يفسد مطلقا لفاتح و آخذ بكل حال (قوله بكل حال) اى سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة ام لا، انتقل الى اية أخرىٰ ام لا، تكرر الفتح ام لا، هو الاصح شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۱۰، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئته.و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر لقمہ دینے والا مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے گا، تو مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر کوئی امام اپنے مقتدی کے علاوہ کسی اور امام کے مقتدی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆......اگر امام بقدر ضرورت قرأت کر چکا ہے اور اس کے بعد اٹک گیا ہے، یا آگے بھول گیا ہے تو اس صورت میں فوراً رکوع کر لینا چاہیئے، کھڑے رہ کر مقتدیوں کو لقمہ دینے پر مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔(۲)

☆......مقتدیوں کو چاہیئے کہ جب تک لقمہ دینے کی شدید ضرورت نہ ہو، امام کو لقمہ نہ دیا کریں، اور شدید ضرورت سے مراد یہ ہے کہ مثلاً امام غلط پڑھ کر آگے بڑھنا چاہتا ہے، یا رکوع بھی نہیں کر رہا ہے اور خاموش کھڑا ہے، تو اس صورت میں لقمہ دیدیا کریں۔(۳)

---

(۱) (قوله وفتحه على غير امامه) لانه تعليم و تعلم من غير حاجة وهو شامل لفتح المقتدى على مثله وعلى المنفرد وعلى غير المصلي وعلى امام آخر، لفتح الامام والمنفرد على اى شخص كان ان اراد به التعليم لا التلاوة، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا ينبغي للامام ان يلجئهم الى الفتح لانه يلجئهم الى القراءة خلفه وانه مكروه بل يركع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ينتقل الى آية اخرىٰ كذا في الكافي، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد ها، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، تتمه، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويكره للمقتدى ان يفتح على امامه من ساعته .... وتفسير الالجاء ان يردد الآية او يقف ساكتا كذا في النهاية، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد ها، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر لقمہ دینے والا، امام کا مقتدی نہیں، اور امام نے اس کا لقمہ لے لیا تو امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، امام کی نماز فاسد ہونے کی وجہ سے امام کے ساتھ مقتدیوں کی نمازیں بھی فاسد ہو جائیں گی، خواہ لقمہ دینے والا تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا ایسے ہی بیٹھا ہوا ہو دونوں صورتوں میں حکم ایک ہے۔(۱)

☆......اور اگر غیر مقتدی نے نماز پڑھانے والے امام کو لقمہ دیا، اس دوران امام کو خود بخود یاد آ گیا، خواہ اس کے لقمہ دینے کے ساتھ ہی یا پہلے، تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ اس صورت میں لقمہ دینے والے کے لقمہ کا کچھ دخل نہیں، امام نے خود ہی اپنی قرأت درست کر لی۔(۲)

☆......اگر تراویح کی نماز میں امام اٹک گیا، اور سامع بھی بھول گیا اور ایک ایسے آدمی نے لقمہ دیا جو نماز میں شامل نہیں، اور سامع نے اس سے سن کر لقمہ دیا اور امام نے وہ لقمہ لیا، تو اس صورت میں امام کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور امام کی نماز فاسد ہونے

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) (قوله الا اذا تذکر الخ) قال فی القنیة: ارتج علی الامام ففتح علیه من لیس فی صلاته وتذکر، فان اخذ فی التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد، لان تذکره یضاف الی الفتح، آه، بحر، قال فی الحلیة: وفیه نظر لانه ان حصل التذکر والفتح معا لم یکن التذکر ناشئا عن الفتح، ولا وجه لافساد الصلاة بتأخر شروعه فی القراءة عن تمام الفتح، وان حصل التذکر بعد الفتح قبل اتمامه فالظاهر ان التذکر ناشئ عنه ووجبت اضافة التذکر الیه فتفسد بلا توقف للشروع فی القراءة علی اتمامه آه، ملخصا، قلت: والذی ینبغی ان یقال: ان حصل التذکر بسبب الفتح تفسد مطلقا: ای سواء شرع فی التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم وان حصل تذکره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقا، الخ، شامی: ۱/ ۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید کراچی البحر: ۲/ ۶، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. و: ۲/ ۱۱، ط: رشیدیة کوئٹه. هندیة: ۱/ ۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الاول فیما یفسد ها، ط: رشیدیة کوئٹه.

کی وجہ سے تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے سامع کا لقمہ نہیں لیا بلکہ امام کو خود بخود یاد آ گیا تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر کوئی نماز پڑھنے والا کسی ایسے شخص کو لقمہ دے جو اس کا امام نہیں تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆......اگر مقتدی نے کسی دوسرے شخص کی تلاوت سن کر یا قرآن مجید میں دیکھ کر امام کو لقمہ دیا، تو اس مقتدی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر امام ایسے مقتدی کا لقمہ لے گا تو امام کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(یہ حکم احناف کے نزدیک ہے دوسروں کے نزدیک نہیں)(۳)

☆......لقمہ دینے والا لقمہ دیتے وقت لقمہ دینے کی نیت کرے، قرآن مجید کی تلاوت کی نیت نہ کرے کیونکہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے قرأت کرنا منع

---

(۱)في البحر عن القنية: ولو سمعه المؤتم ممن ليس في الصلاة ففتح به على امامه يجب ان تبطل صلاة الكل لان التلقين من خارج ، شامي: ۱/ ۶۲۲ ،باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئته. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول فيما يفسد ، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ولو فتح على غير امامه تفسد الا اذا عنى به التلاوة دون التعليم كذا في محيط السرخسي، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،الفصل الاول، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئته، و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراجي.

(۳) ولو سمع المقتدى ممن ليس معه في الصلاة ففتحه على امامه يجب ان تبطل صلاة الكل لانه تلقين عن خارج كذا في البحر ، مراقي الفلاح المطبوع مع حاشية الطحطاوي، ص: ۱۸۳، باب ما يفسد الصلاة ، ط: قديمي كراجي. و ص: ۳۳۴، ط: قديمي كراجي. شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط:رشيدية كوئته، و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراجي.

ہے۔(۱)

لقمہ دینا (غلطی بتانا)

☆......اگر امام نماز کے دوران قرأت پڑھتے ہوئے کوئی آیت بھول جائے، مثلاً پڑھتے پڑھتے اٹک گیا، یا پس و پیش میں پڑ گیا، تو مقتدی کے ..... جو اس امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے، لقمہ دینا جائز ہے، لیکن صرف غلطی بتانا مقصود ہو، اپنی قرأت مقصود نہ ہو کیونکہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

☆......مقتدی کے لئے امام کو لقمہ دینے میں (غلطی بتانے میں) جلدی کرنا مکروہ ہے، اسی طرح امام کے لئے مقتدی کی رہنمائی اور لقمہ کا انتظار کرنا بھی مکروہ ہے، ایسی صورت میں امام کسی اور سورت میں سے ضروری قرأت پڑھ لے، یا کوئی اور سورت پڑھ لے، یا اگر واجب قرأت کی مقدار پڑھ لی تو رکوع میں چلا جائے۔(۳)

---

(۱)(قوله وينوى الفتح لا القراءة) هو الصحيح ، لان قراءة المقتدى منهى عنها ، والفتح على امامه غير منهي عنه ، بحر ، شامي: ۱/ ۶۲۲ ، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، ط:سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۲/ ۶،ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۹ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول ، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ايضا

(۳) [تتمه] يكره ان يفتح من ساعته كما يكره للامام ان يلجئه اليه ، بل ينتقل الى آية اخرىٰ لا يلزم من وصلها ما يفسد الصلاة او الى سورة اخرىٰ او يركع اذا قرأ قدر الفرض، شامي: ۱/ ۶۲۳ ، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،تتمه، ط: سعيد كراچي.

هندية: ۱/ ۹۹ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،الفصل الاول، ط:حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۲/ ۱۰ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي.

لقمہ دینے والے کی نیت

لقمہ دینے والا لقمہ دیتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کی نیت نہ کرے، بلکہ لقمہ دینے کی نیت کرے، کیونکہ احناف کے نزدیک مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے۔ (''احناف'' حنفی فقہ کے ماننے والوں کو کہا جاتا ہے۔) (۱)

لقمہ صرف اپنے امام کو دے

ضرورت پر مقتدی صرف اپنے امام کو لقمہ دے، اپنے امام کے علاوہ کسی اور کے امام یا مقتدی یا تنہا پڑھنے والے کو لقمہ نہ دے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۲)

لقمہ فوراً دینا مکروہ ہے

مقتدی کے لئے امام کو فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے، اس لئے تھوڑی دیر انتظار کرے اگر امام کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دیتا ہے، یا رکوع میں چلا جاتا ہے تو لقمہ نہ دے، اور اگر امام رکا ہوا ہے اور اس کو آگے یاد نہیں آرہا ہے تو اس صورت میں لقمہ دے۔

---

(۱) (قوله وينوى الفتح لا القراءة) هو الصحيح لان قراءة المقتدى منهى عنها والفتح على امامه غير منهى عنه، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹة، و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول ط: حقانيه پشاور،

(۲) وان فتح المصلى على من ليس معه فى الصلاة سواء كان فى الصلاة او خارج الصلاة والاحسن ان يقال على غير امامه ليشمل فتحه على مقتد معه فى صلاته ايضا، تفسد صلوته، لانه تعليم وتعلم وهو من كلام الناس، حلبى كبير، ص: ۴۳۹۔ ۴۴۰، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۳، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: قديمى كراچى. و ص: ۳۳۴، ط: قديمى كراچى.

اگر مقتدی نے فوراً لقمہ دے دیا تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

لقمہ کا انتظار کرنا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ تلاوت کرنے کے بعد کسی بھی سورت کی تین آیات یا تین آیات کی مقدار پڑھ لی پھر اس کے بعد اٹک گیا تو مقتدی کی طرف سے لقمہ دینے کا انتظار نہ کرے، بلکہ فوراً رکوع میں چلا جائے، اور اگر تین آیات سے پہلے بھول گیا، تو کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دے، اور اگر امام نے کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع نہیں کیا بلکہ رکا ہوا ہے تو اس کو لقمہ دیدے، مہلت کے بغیر فوری طور پر لقمہ نہ دے، بہر حال فوری طور پر لقمہ دے یا مہلت کے بعد دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

لقمہ کے لئے انتظار کرنا

اگر امام نے سورۂ فاتحہ کے بعد سورت سے تین آیات کی مقدار پڑھ لیا ہے پھر اس کے بعد آگے بھول گیا تو رکوع کر لینا چاہیئے، لقمہ کے لئے انتظار کرنا مکروہ ہے اور اگر

(۱) ویکرہ للمقتدی ان یفتح علی امامہ من ساعتہ لجواز ان یتذکر من ساعتہ فیصیر قارئا خلف الامام من غیر حاجۃ ہندیۃ: ۱/ ۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الاول، ط: حقانیہ پشاور، البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: رشیدیۃ کوئٹہ، و: ۲/ ۶، ط: سعید کراچی۔ شامی: ۱/ ۶۲۳، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی۔

(۲) ولا ینبغی للامام ان یلجئھم الی الفتح .... بل یرکع ان قرأ قدر ما تجوز بہ الصلاۃ والا ینتقل الی اٰیۃ اخریٰ کذا فی الکافی، ہندیۃ: ۱/ ۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الاول، ط: حقانیہ پشاور، شامی: ۱/ ۶۲۳، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، تتمہ، ط: سعید کراچی۔ البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: رشیدیہ کوئٹہ۔ و: ۲/ ۶، ط: سعید کراچی۔

تین آیات سے پہلے بھول گیا تو کسی دوسری سورت سے پڑھنا شروع کر دینا چاہئے۔اگر امام رکا ہوا ہے، دوسری سورت سے پڑھنا شروع نہیں کر رہا ہے، تو مقتدی اس کو لقمہ دے دے۔(۱)

لقمہ نہیں لیا

''امام نے لقمہ نہیں لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لکھی ہوئی چیز پڑھ لے

☆......نماز کی حالت میں لکھی ہوئی چیز قصداور ارادہ کے ساتھ دل سے پڑھنا اور سمجھنا مکروہ ہے البتہ نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۲)

☆......اور اگر لکھی ہوئی چیز پڑھنے میں زبان کو حرکت ہوئی تو یہ تلفظ ہوا، اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

(۱) ولا ينبغي للامام ان يلجئهم الى الفتح .... بل يركع ان قرأ قدر ما تجوز به الصلاة والا ينتقل الى اية اخرىٰ، هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، و: ۲/ ۶، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا يفسدها نظره الى مكتوب وفهمه ولو مستفهما وان كره، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،، الفصل الاول، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۲۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه.و: ۲/ ۱۴، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۴۷، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،

(۳) واذا تكلم المصلي في الصلاة بكلام الناس ناسيا او عامداً تفسد صلاته وليس المراد من الكلام الكلام النحوي بل اللفظ المركب من حرفين او اكثر حتىٰ لو تلفظ بكلمة واحدة تفسد صلاته حلبي كبير، ص: ۴۳۴، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۶۱۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۱، ط: قديمي كراچي. و ص: ۱۷۵ ـ ۱۷۶، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي.

☆......اور اگر لکھی ہوئی چیز پر قصد اور ارادہ کے بغیر اتفاقاً نظر پڑ جائے تو معاف ہے مکروہ نہیں ہے، مگر اس پر نظر جما کر نہ رکھے ورنہ کراہت ہوگی، البتہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

لکھی ہوئی چیز پڑھنا

اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز کو زبان سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر نماز کے دوران کسی لکھی ہوئی چیز پر نظر پڑی، اور اس کو زبان سے نہیں پڑھا بلکہ دل ہی دل میں مطلب سمجھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

اور زبان سے پڑھنے کا مطلب تلفظ کے ساتھ پڑھنا، اور دل ہی دل میں سمجھنے کا مطلب زبان سے تلفظ کرنے کے بغیر ایسے مطلب سمجھ لینا۔

لنجے کی امامت

اگر لنجے سے بہتر آدمی نہیں ہے تو لنجے کی امامت بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر لنجے

---

(۱) واما لو وقع علیه نظره بلا قصد وفهمه فلا یکره ، شامی: ۱/ ۶۳۴، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکره فیها، مطلب اذا قرأ تعالیٰ جد بدون الف لا تفسد ، ط: سعید کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۳۴۱، فصل فیما لا یفسد الصلاۃ ط: قدیمی کراچی.و ص:۱۸۷، ط: قدیمی کراچی. حلبی کبیر ص،:۴۴۷، فصل فیما یفسد الصلاۃ ط: سهیل اکیڈمی لاهور،

(۲) لو نظر المصلی الی مکتوب وفهمه سواء کان قرآن او غیره قصد الاستفهام او لا اساء الادب ولم تفسد صلاته لعدم النطق بالکلام ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۸۷، فصل فیما لا یفسد الصلاۃ ، ط: قدیمی کراچی.و ص: ۳۴۱، ط: قدیمی کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۴۷، فصل فیما یفسد الصلاۃ ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۱۰۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکره فیها، الفصل الاول، ط: حقانیه پشاور.

سے بہتر آدمی ہے تو لنجے کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

لنگرگاہ کے جہاز میں جمعہ پڑھنا

''جہاز لنگر گاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

لنگڑا

لنگڑا جو کہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اس کو جماعت کے دوران صف اول میں ایک کنارہ پر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہیئے۔

لنگڑا اور جماعت

جو لنگڑا آدمی چلنے پر قادر نہیں، اس پر جماعت میں شامل ہونا ضروری نہیں اور جو

---

(۱) وکذا تکره خلف امرد وسفیه ومفلوج وابرص شاع برصه، الدر المختار؛(قوله ومفلوج وابرص شاع برصه) وکذلک اعرج یقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغیره اولیٰ تاتارخانیة ، وکذا اجزم بیرجندی،ومجبوب وحاقن،ومن له ید واحدة فتاوی الصوفیة عن التحفة، والظاهر ان العلة النفرة ، ولذا قید الابرص بالشیوع لیکون ظاهر ا ولعدم امکان اکمال الطهارة ایضا فی المفلوج والا قطع و المجبوب ولکراهة صلاة الحاقن ای ببول ونحوه، شامی: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة مطلب فی امامة الأمرد، ط: سعید کراچي. (وولد الزنا) هذا ان وجد غیرهم والا فلاکراهة بحر بحثا الدر المختار(قوله ان وجد غیرهم) ای من هو احق بالامامة منهم (قوله بحر بحثا) قد علمت انه موافق للمنقول عن الاختیار وغیره .شامي: ۱/ ۵۶۲، ایضا، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۰۳، فصل فی بیان الاحق بالامامة، ط: قدیمی کتب خانیه کراچي، الفقه الاسلامي وادلته : ۲/ ۱۲۱۰ ـــ ۱۲۱۱، الباب العاشر انواع الصلاة المبحث الثاني الامامة مکروهات فی المذاهب، ط: رشیدیه کوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۶۰۷، باب الامامة، ط: رشیدیه کوئٹه ، النهر الفائق: ۱/ ۲۳۹، باب الامامة ،ط: امدادیه ملتان، تاتارخانیة: ۱/ ۶۰۲، باب الاحق بالامامة، ط: ادارة القرآن کراچي.

لنگڑا چلنے پر قادر ہے اس پر جماعت میں شامل نہ ہونا جائز نہیں۔(۱)

لنگڑے کی امامت

لنگڑے کی امامت جائز ہے، مگر ایسے شخص سے عام طور پر طبعی اعتبار سے انقباض ہوتا ہے، اس لئے مکروہ تنزیہی ہے، اگر کسی کے علم وتقویٰ کی وجہ سے اس سے لوگوں کو انقباض نہ ہو تو کراہت تنزیہی بھی نہیں ہوگی۔(۲)

لوپ

اگر لوپ (دوا) پاک ہے، اور علاج کے لئے عورت نے شرم گاہ میں لگا رکھا ہے تو ایسی حالت میں، نماز، تلاوت وغیرہ کچھ بھی منع نہیں ہے، سب درست ہے۔(۳)

---

(۱) فلا تجب على مريض و مقعد، وزمن ومقطوع يد ورجل من خلاف، ومفلوج، و شيخ كبير عاجز او اعمىٰ (الدر المختار) وقيل: الزمن عن ابى حنيفة المقعد والاعمىٰ والمقطوع اليدين أو احداهما والمفلوج والاعرج الذى لا يستطيع المشى والاشل (رد المحتار: ۱/۵۵۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۸۳، الفصل الاول في الجماعة، ط: مكتبه ماجديه كوئٹة. البحر الرائق: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء فلم يمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر؟ قال خوف أو مرض لم يقبل منه الصلاة التي صلى، قال العلامة العثماني تحت هذا الحديث: قلت كون الشيخ الكبير العاجز ملحقا بالمرض ظاهر لا يخفىٰ، اعلاء السنن: ۴/۲۰۴، ابواب الامامة، باب الاعذار في ترك الجماعة، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) ولو كان لقدم الامام عوج وقام على بعضها يجوز و غيره اولى كذا في التبيين، هندية: ۱/۸۵، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۸۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۵۶۲، باب الامامة، مطلب في امامة الامرد، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/۳۶۵، باب الامامة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۳) ثم الشرط ما يتوقف عليه الشئي ولا يدخل فيه، هي ستة، طهارة بدنه من حدث وخبث، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. ملتقى الابحر: ۱/۷۹، باب شروط الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت. لبنان.

لہسن کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

لہسن کھانے کے بعد منہ کی بدبو زائل کئے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ دربار خداوندی کی عظمت کے خلاف ہے اور بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔(۱)

لیٹ کر نماز پڑھنا

☆......اگر کوئی شخص بیماری یا زخم یا عذر کی بناء پر خود بھی بیٹھ کر یا کسی کے سہارے سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا تو لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے یعنی رکوع اور سجدے اشارے سے کرے۔(۲)

نماز کے لئے لیٹنے کی بہتر حالت یہ ہے کہ چت لیٹے، پیر قبلے کی طرف ہوں اور سر کے نیچے کوئی تکیہ وغیرہ رکھ لے تاکہ منہ قبلے کے سامنے ہو جائے، اگر عذر کی بنا پر پہلو پر لیٹ جائے، خواہ دائیں پہلو پر ہو یا بائیں پہلو پر تب بھی صحیح ہے، بشرطیکہ منہ قبلے کی

---

(۱) واكل نحو ثوم و يمنع منه ، وكذا كل موذ ولو بلسانه ،ا لدر المختار (قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح فى النهى عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، قال الامام العينى فى شرحه على صحيح البخارى قلت: علة النهى اذى الملائكة واذى المسلمين، ولا يختص بمسجد عليه الصلاة والسلام بل الكل سواء لرواية مساجدنا بالجمع، الخ، شامى: ۱/ ۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى الغرس فى المسجد، ط: سعيد كراچى. مرقات المفاتيح: ۲/ ۴۰۲، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الاول ط: رشيديه كوئٹة، مزید "گندہ دہن" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال كان بى الناصور فسألت النبى صلى الله عليه وسلم فقال صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب . السنن لابى داود : ۱/ ۱۴۵، كتاب الصلاة باب فى صلاة القاعد، ط: مكتبه رحمانيه ،و: ۱/ ۱۳۷، ط:مير محمد. فاذا عجز عن القيام يصلى قاعداً بركوع وسجود فان عجز عن الركوع والسجود يصلى قاعدا بالايماء... فان عجز القعود يستلقى ويؤمى ايماء لان السقوط لمكان العذر فيتقدر بقدر العذر، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۴، صلوٰة المريض، ط: دار احياء التراث العربى بيروت. هندية: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹة. شامى: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

طرف ہو۔(۱)

اور رکوع اور سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے، اور سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے نسبۃً زیادہ جھکا ہوا ہو، آنکھ یا ابرو وغیرہ کے اشارے سے سجدہ کرنا کافی نہیں۔(۲)

اگر یہ بھی قدرت نہیں تو آسانی سے جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لے۔

☆......اگر کوئی مریض سر سے اشارہ کر کے نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو وہ نماز نہ پڑھے، تندرست ہونے کے بعد اس کی قضاء پڑھے،(۳) پھر اگر یہی حالت اس کی پانچ نمازوں سے زیادہ تک رہے تو اس پر ان نمازوں کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔(۴)

(۱) ورجلاه نحو القبلة غير ان ينصب ركبتيه لكراهة مد الرجل الى القبلة ويرفع راسه يسيرا ليصير وجهه اليها او على جنبه الايمن او الايسر ووجهه اليها، الدر المختار (وان تعذر القعود) اى قعوده بنفسه او مستندا الى شئ...... آجزأه ان يستلقي ويؤمي لان حرمة الاعضاء كحرمة النفس، (قوله ورجلاه نحو القبلة)...... متوجها نحو القبلة وراسه الى المشرق ورجلاه الى المغرب، (قوله ويرفع راسه يسيرا) اى يجعل وسادة تحت راسه لان حقيقة الاستلقاء، تمنع الاصحاء عن الايماء فكيف بالمرضى. رد المحتار: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۸۴، صلاة المريض، ط: داراحياء التراث العربي، بيروت، المحيط البرهاني: ۳/ ۳۴، كتاب الصلاة، صلاة المريض، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) (قوله وسجوده اخفض) اخفض من ركوعه لانه قائم مقامهما فاخذا حكمهما وعن علي رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في صلاة المريض ان لم يستطع ان يسجد او ما وجعل سجوده اخفض من ركوعه وروى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من لم يقدر على السجود فليجعل سجوده ركوعا وركوعه ايماء والركوع اخفض من الايماء كذا في البدائع وظاهره كغيره انه يلزمه جعل السجود اخفض من الركوع حتىٰ لو سواهما لا يصح، الخ، البحر: ۲/ ۱۱۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۳) واذا عجز المريض عن الايماء بالرأس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الايماء بالعينين والحاجبين، ثم اذا خف مرضه هل يلزمه القضاء، اختلفوا فيه قال بعضهم ان زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وان كان دون ذلك يلزمه كما في الاغماء وهو الاصح هكذا في فتاوىٰ قاضيخان والفتوىٰ عليه كذا في الظهيرية، هندية: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه، شامي: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۱) وان تعذر الايماء برأسه، وكثرت الفوائت بان زادت على يوم وليلة سقط القضاء عنه، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۲/ ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۲/ ۹۶، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۴۵۹، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي واولاده بمصر.

لیکوریا

☆......اکثر عورتوں سے پانی کی تری کی طرح جو سفید رطوبت خارج ہوتی ہے، وہ تین جگہوں سے نکلتی رہتی ہے، اور ہر جگہ کی رطوبت کا حکم الگ الگ ہے، اور وہ تین جگہیں یہ ہیں:

۱......وہ رطوبت فرج خارج یعنی شرم گاہ کے ظاہری حصے سے کپڑے وغیرہ کو لگتی ہے یہ درحقیقت پسینہ ہے اور پاک ہے، اس سے وضو بھی نہیں ٹوٹتا اور کپڑا بھی ناپاک نہیں ہوتا۔(۱)

۲......وہ رطوبت فرج داخل سے بھی آگے یعنی رحم (بچہ دانی) سے نکلتی ہے اور یہ رطوبت مذی یا مذی کے مانند ہے، اور یہ ناپاک ہے، اس سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے، اور جسم اور کپڑے میں لگنے سے وہ ناپاک بھی ہو جاتا ہے۔(۲)

۳......وہ رطوبت فرج داخل یعنی شرم گاہ کے ظاہری حصے اور رحم کے درمیان

(۱) ای برطوبة الفرج فيكون مفرعا على قولهما بنجاستها اما عنده فهي طاهرة كسائر رطوبات البدن جوهره الدر المختار (قوله برطوبة الفرج ای الداخل بدليل قوله اولج، واما رطوبة الفرج الخارج فطاهرة اتفاقاً آه،"ح" وفي منهاج الامام النووی رطوبة الفرج ليست بنجسة في الاصح قال ابن حجر في شرحه: وهي ماء ابيض متردد بين المذی والعرق يخرج من باطن الفرج الذی لا يجب غسله بخلاف مايخرج مما يجب غسله فانه طاهر قطعا ومن وراء باطن الفرج فانه نجس قطعاً ككل خارج من الباطن كالماء الخارج مع الولد او قبيله...... (قوله اما عنده)ای عند الامام، شامي: ۱/ ۳۱۳، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي. رطوبة الفرج طاهرة خلافا لهما، العبرة للطاهر من تراب او ماء اختلطا، به يفتي الدر المختار (قوله رطوبة الفرج طاهرة) ولذا نقل في التاتارخانية ان رطوبة الولد عند الولادة طاهرة، وكذا السخلة اذ اخرجت من امها، وكذا البيضة فلا يتنجس بها الثوب ولا الماء اذا وقعت فيه، لكن يكره التوضوء به للاختلاف، وكذا الانفخة هو المختار وعندهما يتنجس وهو الاحتياط، آه قلت: وهذا اذا لم يكن معه دم ولم يخالط رطوبة الفرج مذی او منی من الرجل او المرأة، شامي: ۱/ ۳۴۹، قبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. وان كان الاقوى دليلا هو الطهارة لان هذا المحل ليس بمعدن للنجاسة ولا الرطوبة هذا من الرحم وانما هي ابخرة محتبسة صارت بالاحتقان فهي كالعرق ومن ثم ابيح الوطي في هذا المحل والا لم يبح لكونه موضع الاذى كحالة الحيض، امداد الفتاوى: ۱/ ۶۵، كتاب الطهارة، ط: مكتبه دار العلوم كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

اندرونی حصے سے نکلتی ہے اس میں تردد ہے کہ یہ پسینہ ہے یا مذی ہے اس لئے اس کی نجاست میں اختلاف ہے بعض اس کو پسینہ سمجھ کر پاک کہتے ہیں، اور بعض اس کو مذی سمجھ کر ناپاک کہتے ہیں، اور ناپاک کہنے کی صورت میں احتیاط پر عمل ہوتا ہے، اس لئے ناپاک سمجھ کر باقی معاملہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

چونکہ شرم گاہ سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے، اس کے بارے میں یقینی طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ یہ کس جگہ سے نکل رہی ہے، اس لئے احتیاط پر عمل کرتے ہوئے ناپاک سمجھا جائے اور اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، اور اگر مسلسل ہر وقت جاری ہے تو وہ معذور ہے اور ہر وقت کے داخل ہونے کے بعد ایک دفعہ وضو کر لے، اور اس وضو سے اس وقت کے اندر جتنی نمازیں چاہے پڑھے۔(۱)

☆......لیکوریا کے مرض میں نکلنے والا پانی یا رطوبت ناپاک ہوتی ہے، کپڑے کا جو حصہ اس سے آلودہ ہو جائے گا، وہ ناپاک ہوگا، (۲) اگر اس کی مقدار ایک درہم کی مقدار سے کم ہوگی تو نماز ہو جائے گی لیکن اس صورت میں بھی دھو لینا بہتر ہے، اور اگر اس کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہوگی تو اس صورت میں کپڑے کے اس حصے کو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۳)

☆......جن عورتوں کو ماہواری سے پاک ہونے کے بعد مسلسل لیکوریا کی رطوبت

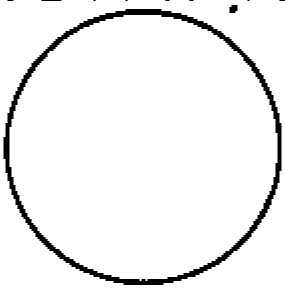
(۱)(وصاحب عذر من به سلس بول) لا یمکنه امساکه او استطلاق بطن او انفلات ریح او استحاضة ...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة...... (وحكمه الوضوء) لا غسل ثوبه ونحوه(لكل فرض)...... (ثم يصلي)به (فيه فرضا و نفلا) فاذا خرج الوقت بطل، شامي: ۱/۳۰۵، ۳۰۶، كتاب الطهارة، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص:۱۴۸، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي كراچي. الفقه الاسلامي وادلته: ۱/۴۴۲، المطلب الثامن وضوء المعذور، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ولنا قوله عليه السلام لعمار وقد رآه يغسل ثوبه من نخامة انما يغسل الثوب من خمس من البول والغائط، والدم والمني والقئ، الجوهرة النيرة، ص: ۴۷، باب الانجاس، ط: مير محمد كتب خانه كراچي. هداية: ۱/۵۷، باب الانجاس وتطهيرها، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۸۰، كتاب الطهارة، فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا، الخ، ط: سعيد كراچي.

(۳)وعفا الشارع(عن قدر درهم وان كره تحريما فيجب غسله وما دونه تنزيها فيسن وفوقه مبطل فيفرض الدرالمختار مع الرد: ۱/۳۱۶، باب الانجاس، ط:سعيد كراچي، بدائع الصنائع: ۱/۸۰، فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۴۵، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

رطوبت یا پانی نکلتا رہتا ہے، پورے وقت کے اندر پاکی کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن نہیں ہوتا. تو وہ معذور ہیں، اور معذور کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد ایک دفعہ وضو کرلے اور نماز پڑھے، ہاں اگر وضو کے بعد لیکوریا کی رطوبت کے علاوہ کوئی اور وضو توڑنے والی چیز نکلے تو دوبارہ وضو کرے ورنہ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اور اگر لیکوریا کی رطوبت مسلسل خارج نہیں ہوتی بلکہ درمیان درمیان میں وقفہ ہوتا ہے، تو اس صورت میں معذور نہیں ہوگی، اس صورت میں اگر وضو کے بعد نماز سے پہلے یا نماز کے اندر لیکوریا کا پانی خارج ہو جائے تو اس کو دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)(اور درہم کی مقدار یہ ہے)(۳)



---

(۱) (وصاحب عذر من به سلسل) بول لا يمكنه امساكه (او استطلاق بطن او انفلات ريح او استحاضة) .... (ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة) بان لايجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث (ولو حكما) لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم (وهذا، شرط) العذر (في حق الابتداء) وفي حق البقاء كفى وجوده في جزء من الوقت) ..... (وحكمه الوضوء) لا غسل ثوبه، ..... فاذا خرج الوقت بطل، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۰۵، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۱۵، باب الحيض، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۱۵۹، كتاب الطهارة فصل في الاستحاضة، ط: مصطفىٰ البابي مصر.

(۲) شرط ثبوت العذر ابتداء ان يستوعب استمرار وقت الصلاة، كاملا وهو الاظهر كا لانقطاع لا يثبت ما لم يستوعب الوقت كلها حتىٰ لوسال دمها في بعض وقت صلاة فتوضأت وصلت ثم خرج الوقت ودخل وقت صلاة اخرىٰ وانقطع دمها فيه اعادت تلك الصلاة لعدم الاستيعاب..... وشروط بقائه ان لا يمضى عليه وقت فرض الا والحدث الذى ابتلى به يوجد فيه، هندية: ۱/۴۰-۴۱، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس، والاستحاضة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۳۰۷-۳۰۸، مطلب في احكام المعذور ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۱۷، باب الحيض، ط: سعيد كراچي.

(۳) والصحيح ان يعتبر بالوزن في النجاسة المتجسدة، وهو ان يكون وزنه قدر الدرهم الكبير المثقال وبالمساحة في غيرها وهو قدر عرض الكف، فتاوىٰ هندية: ۱/۴۵، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۳۱۸، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي، بدائع الصنائع: ۱/۸۰، فصل في بيان مقدار الخ، ط: سعيد كراچي.



نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۴

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق



مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب............نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف............مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:............طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل0321-2045610

بیت العمار کراچی

فہرست

ل

ماں باپ نماز میں پکاریں

اگر کسی کو نماز کی حالت میں اس کے ماں باپ پکاریں، تو اگر فرض نماز ہے تو نہ توڑے اور اگر نفل ہے اور ماں باپ جانتے ہیں کہ بیٹا نماز میں ہے تو اس صورت میں نماز نہ توڑنا بہتر ہے، اگر توڑ دے گا تو گناہ نہیں ہوگا، اور اگر والدین کو نماز میں ہونے کا علم نہیں تو ان کو خوش کرنے کے لئے نماز توڑ دینا چاہئے، پھر بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔

اور اگر جان بچانے کے لئے یا کسی کو مصیبت سے بچانے کے لئے بلا رہے ہیں تو ان صورتوں میں فرض ہو یا نفل نماز توڑ کر ان کو بچانے کی کوشش کرنا فرض ہوگا۔(۱)

---

(۱) ویجب لاغاثة ملهوف وغریق وحریق لا لنداء احد ابویه بلا استعانة الا فی النفل، فان علم انه یصلی لا بأس ان لایجیبه وان لم یعلم اجابه، الدر المختار (قوله لا غاثة ملهوف) سواء استغاث بالمصلي او لم یعین احدا في استغاثته اذا قدر علي ذلک ومثله خوف تردی اعمي في بئر مثلا اذا غلب علي ظنه سقوطه (قوله لا لنداء احد ابویه الخ) المراد بهما الاصول وان علوا وظاهر سیاقه انه نفي لوجوب الاجابة فیصدق مع بقاء الندب والجواز، قلت: لکن ظاهر الفتح انه نفي للجواز، وبه صرح في الامداد بقوله ای لا قطعها بنداء احد ابویه من غیر استغاثة وطلب اعانة لان قطعها لا یجوز الا لضرورة، وقال الطحاوی: هذا في الفرض وان کان فی نافلة ان علم احد ابویه انه في الصلاة وناداه لا بأس ان لا یجیبه وان لم یعلم یجیبه (قوله الا فی النفل) ای فیجیبه وجوبا وان لم یستغث لانه لیم عابد بني اسرائیل علي ترکه الاجابة، وقال صلی الله علیه وسلم مامعناه، لو کان فقیها لاجاب امه، وهذا ان لم یعلم انه یصلی، فان علم لا تجب الاجابة لکنها اولیٰ کما یستفاد من قوله لا بأس، الخ، فقوله فان علم تفصیل الحکم المستثنیٰ وقد یقال: ان لا بأس هنا لدفع ما یتوهم ان علیه بأسا فی عدم الاجابة وکونه عقوقا فلا یفید ان الاجابةاولیٰ، شامي: ۱/ ۶۵۴ ـ ۶۵۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قبل مطلب في احکام المسجد، ط: سعید کراجي. و: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفریضة، مطلب قطع الصلاة، الخ، ط: سعید کراجي. هندیة: ۱/ ۱۰۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ومما یتصل بذلک مسائل، ط: رشیدیة کوئٹه.

متشابہ لگ گیا

نماز میں پڑھتے پڑھتے متشابہ ہوگیا اور دوسری جگہ کی دوتین آیات پڑھ لیں پھر یاد آنے پر ابتداء سے قرأت کرلی تو نماز ہوجائے گی، (۱) سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سہو سجدہ کرلیا تب بھی نماز ہوجائے گی۔ (۲)

مجنون

☆......اگر کسی کو جنون لاحق ہوا، اور اس حالت میں پانچ نمازوں سے زیادہ وقت گذر گیا پھر اس کے بعد افاقہ ہوا، تو اس صورت میں گذشتہ چھ نمازیں یا اس سے زائد نمازیں جو فوت ہوگئی ہیں ان کی قضا نہیں ہے، البتہ جس وقت افاقہ ہوا اگر اس وقت میں صرف نیت کرکے "اللّٰہ اکبر" کہنے کا وقت ہے تو وہ نماز فرض ہوگی اور اس کو ادا کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) لو ذكر اية مكان آية ان وقف وقفا تاما ثم ابتدأ باية اخرىٰ او ببعض آية لا تفسد كما لو قرأ والعصر ان الانسان ثم قال ان الابرار لفى نعيم. الخ، هندية: ۱/ ۸۰ الفصل الخامس فى زلة القارى، ط: مكتبه حقانيه پشاور. قاضيخان: ۱/ ۱۵۳، فصل فى قراء ة القرآن خطأ، ط: رشيديه كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۱۷، الفصل الثانى عشر فى زلة القارى ،ط: امجد اكيڈمى .

(۲) ولو سلم ساهيا...... ولو ظن الامام السهو فسجد له ، فتابعه فبان ان لا سهو فالاشبه الفساد لاقتدائه فى موضع الانفراد، الدر المختار، (قوله فالاشبه الفساد) وفى الفيض: وقيل لا تفسد وبه يفتىٰ، وفى البحر عن الظهيرية قال الفقيه ابو الليث : فى زماننا لا تفسد، لان الجهل فى القراء غالب آه، والله اعلم ، شامى: ۱/ ۵۹۹، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچى.

(۳) ومن اغمى عليه خمس صلوات قضى ولو اكثر لا يقضى والجنون كالاغماء وهو الصحيح ثم الكثرة تعتبر من حيث الاوقات عند امام محمد وهو الاصح، هندية: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.شامى: ۲/ ۱۰۲ ، كتاب الصلاة،باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

☆......اور اگر جنون کی حالت میں پانچ وقت یا اس سے کم وقت کی نمازیں نکل چکی ہیں تو افاقہ ہونے کے بعد پانچ وقت کے اندر اندر جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، کیونکہ یہ معذور کے حکم میں نہیں ہوگا۔(۱)

☆......بے ہوش آدمی کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

مجنون امام

ہوش والے کی اقتداء مجنون، مست اور بے ہوش، بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

محاذات کی تفسیر

محاذات کی تفسیر یہ ہے کہ عورت کا ٹخنہ اور پنڈلی مرد کے کسی عضو کے برابر ہو،

---

(۱)(ومن جن او اغمي عليه) ...... (يوما وليلة قضى الخمس وان زاد وقت صلاة سادسة(لا) للحرج ولو افاق في المدة، فان لافاقته وقت معلوم قضى والا، لا، الدر المختار، (قوله فان لا فاقته وقت معلوم) مثل ان يخف عنه المرض عند الصبح مثلا فيفيق قليلا ثم يعاوده فيغمى عليه تعتبر هذه الافاقة فيبطل ما قبلها من حكم الاغماء اذا كان اقل من يوم وليلة وان لم يكن لافاقته وقت معلوم لكنه يفيق بغتة فيتكلم بكلام الاصحاء ثم يغمى عليه فلا عبرة بهذه الافاقة، شامي: ۱۰۲/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱۹۵/۱، الفصل الحادى والعشرون، في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۱۳۷/۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) والجنون كالاغماء كذا ذكره ابو سليمان رحمه الله فتح القدير: ۴۶۳/۱، باب صلاة المريض، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي بمصر، انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) وكذا لا يصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع في غير حالة افاقته وسكران. الدر المختار، (قوله بمجنون مطبق) ...... وانما لم يصح الاقتداء به لانه لا صلاة له لعدم تحقق النية ولعدم الطهارة، شامي: ۵۷۸/۱، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبى وحده، ط: سعيد كراچي.

البتہ بعض فقہاء نے ٹخنے اور پنڈلی کے بجائے پورے قدم کی محاذات کا اعتبار کیا ہے، لہذا اگر عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہونا چاہتی ہے تو عورت کے قدم کا کوئی حصہ مرد کے قدم کے کسی حصے کے برابر نہ ہو، اس کی صورت یہ ہے:(۱)

مرد
عورت

محاذات کی شرائط

جماعت کی نماز میں عورت کا مرد کے برابر میں کھڑے ہونے کی صورت میں مرد کی نماز فاسد ہونے کے لئے یہ شرائط ہیں:

۱......عورت بالغ ہو چکی ہو، خواہ جوان ہو یا بوڑھی یا نابالغ ہو مگر جماع کے قابل ہو، اگر کوئی کم سن نابالغ لڑکی جماعت کی نماز میں مرد کے برابر آجائے تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۲......دونوں نماز میں ہوں، اگر ایک نماز میں ہو اور دوسرا نماز میں نہ ہو تو اس

---

(۱) ومحاذاة المشتهاة بساقها و كعبها في الاصح ولو محرما له او زوجته اشتهيت ...... (قوله قدر ذراع)...... الذى يكون بين القدمين ومحل السجود اى موضع منه او لا بد من كونها بين قدميها وقدمه وعليه انما يكون اذا تحاذت الاقدام فاما لو تقدم عليها هل يعتبر كونها بحذاء قدميه او قدميها وهذه حادثة الفتوىٰ فليراجع، حاشية الطحطاوى على المراقى: ۱/ ۳۴۵۔ ۳۴۷، باب ما يفسد الصلاة ، ط: المكتبة الغوثية كراچى، و: ۳۲۹۔ ۳۳۰، ط: قديمى كراچى. هندية: ۱/ ۸۹، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ط: حقانيه پشاور.

واذا حاذته ولو بعضو واحد (قوله وخصه الزيلعى) حيث قال المعتبر فى المحاذاة الساق والكعب فى الاصح وبعضهم اعتبر القدم...... المحاذاة ان يحاذى عضو منها عضوا من الرجل حتىٰ لو كانت المرأة على الظلة ورجل بحذائها اسفل منها ......لان المراد بقوله ان يحاذى عضو منها هو قدم المرأة لا غير الخ، الدر المختار، مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۵۷۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

صورت میں عورت کے مرد کے برابر آجانے سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۳......مرداورعورت کے درمیان کوئی حائل نہ ہو، اگر دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا سترہ حائل ہوتواس صورت میں مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اوراگر دونوں کے درمیان میں اتنی خالی جگہ ہے کہ ایک آدمی وہاں کھڑا ہوسکےتو اس صورت میں بھی مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی،اور خالی جگہ کو حائل سمجھا جائے گا۔

۴......عورت میں نماز صحیح ہونے کی شرائط موجود ہوں، اگر عورت پاگل ہے یا حیض ونفاس کی حالت میں ہےتو ایسی عورت کے مرد کے برابر آنے سے مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(۵) جنازے کی نماز نہ ہو، جنازے کی نماز میں عورت مرد کے برابر آکر کھڑی ہوتو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۶......عورت نماز میں مرد کے برابر کم سے کم ایک رکن کی مقدار رہے،اگر کم سے کم ایک رکن سے کم مقدار تک برابر میں رہی تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی ،مثلاً عورت نماز میں مرد کے برابر اتنی دیر تک رہے کہ ایک مرتبہ رکوع ہوسکتا ہےتو نماز فاسد ہوجائے گی اوراگر اس سے کم ہےتو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۷......تحریمہ دونوں کی ایک ہو، یعنی برابر نماز پڑھنے والی عورت نے برابر کے مرد کی اقتداء کی، یادونوں نے کسی تیسرے آدمی کی اقتداء کی۔

۸......دونوں کی نماز ایک ہی قسم کی ہو،یعنی دونوں امام کی اقتداء کرکے نماز پڑھ رہے ہوں، اگران میں سے ایک امام کی اقتداء کرکے نماز پڑھ رہاہے، اوردوسرا اقتداء کیے بغیر تنہا نماز پڑھ رہاہے یادونوں انفرادی طور پرنماز پڑھ رہے ہیں لیکن ایک دوسرے

کے برابر میں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، مثلاً ایک مسبوق ہے دوسرا لاحق ہے، یا دونوں مسبوق ہیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ مسبوق امام کے سلام کے بعد تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، ہاں اگر دونوں لاحق ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ لاحق مقتدی کے حکم میں ہے۔

۹......دونوں کی جگہ ایک ہو، اگر دونوں کی جگہ الگ الگ ہے مثلاً ایک مسجد کے اندر ہے اور ایک مسجد کے باہر تو اس صورت میں ایک دوسرے کے برابر میں ہونے کی صورت میں بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۱۰......دونوں ایک ہی طرف ہو کر نماز پڑھتے ہوں، اگر دونوں کی جہت مختلف ہو، مثلاً اندھیری رات میں قبلہ معلوم نہ ہو، اور ہر شخص اپنے گمان غالب پر عمل کیا ہو، اور ہر ایک کی رائے دوسرے کی رائے کے خلاف ہو، یا کعبہ کے اندر نماز ہو رہی ہے، اور ہر آدمی مختلف جہت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہو، اس صورت میں عورت کا مرد کے برابر میں ہونے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔

۱۱......امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نماز شروع کرتے وقت کی ہو، اگر امام نے اس عورت کی امامت کی نیت نہیں کی تو پھر اس صورت میں عورت مرد کے برابر میں آنے کی صورت میں مرد کی نماز فاسد نہیں ہوگی، بلکہ اس عورت کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) محاذاة المرأة الرجل مفسدة لصلاته، ولها شرائط:
(منها) ان تكون المحاذية مشتهاة تصلح للجماع، ولا عبرة للسن وهو الاصح كذا في التبيين حتىٰ لو كانت صبية لا تشتهى وهي تعقل الصلاة فحاذت لا تفسد صلاته كذا في الكافي.
(ومنها) ان تكون الصلاة مطلقة وهي التي لها ركوع وسجود وان كان يصليان بالايماء.

محراب کے اندر کھڑا ہونا

☆......امام کے لئے جماعت کی نماز پڑھاتے وقت محراب کے اندر کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر امام کے قدم کا کچھ حصہ محراب سے باہر ہے تو کراہت نہیں

(منها) ان تكون الصلاة مشتركة تحريمة واداء ونعني بالشركة تحريمة ان يكونا بانيين تحريمتهما على تحريمة الامام حقيقة ونعني بالشركة اداء ان يكون لهما امام فيما يوديان تحقيقا او تقديرا ، فالمدرك بأن تحريمته على تحريمة الامام وبأن اداء ه على ادائه حقيقة واللاحق بان تحريمته على تحريمة الامام حقيقة وبان اداء ه فيما يقضيه على اداء الامام تقديرا والمسبوق في بأن حق التحريمة منفرد فيما يقضيه ، فلو حاذت الرجل المرأة فيما يقضيان لا تفسد صلاته كذا في التبيين.

(ومنها) ان يكونا في مكان واحد حتىٰ لو كان الرجل على الدكان والمرأة على الارض والدكان مثل قامة الرجل لا تفسد صلاته.

(منها) ان يكونا بلا حائل حتىٰ لو كان في مكان متحد بان كانا على الارض او على الدكان الا ان بينهما اسطوانة لا تفسد صلاته هكذا في الكافي، وادنىٰ الحائل قدر موخر الرحل وغلظه غلظ الاصبع ، والفرجة تقوم مقام الحائل، وادناه قدر ما يقوم فيه الرجل كذا في التبيين،

(ومنها) ان تكون ممن تصح منها الصلاة حتىٰ ان المجنونة اذا حاذته لا تفسد صلاته كذا في الكافي.

(ومنها) ان ينوي الامام امامتها او امامة النساء وقت الشروع لا بعده ولا يشترط حضور النساء لصحة نيتهن.

(ومنها) ان تكون المحاذاة في ركن كامل حتىٰ لو كبرت في صف وركعت في آخر وسجدت في ثالث فسدت صلاة من عن يمينها ويسارها وخلفها من كل صف.

(ومنها) ان تكون جهتهما متحدة حتىٰ لو اختلفت لا تفسد ولا يتصور اختلاف الجهة الا في جوف الكعبة او في ليلة مظلمة وصلى كل بالتحري الى جهة، هندية: ۱/۸۹، الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم ، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/۵۷۲۔ ۵۷۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۵۳، باب الامامة، قوله وان حاذته مشتهـــــاة الخ، حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

ہوگی۔(۱)

☆......امام جماعت کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد محراب کے اندر انفرادی طور پر سنت اور نفل وغیرہ پڑھ سکتا ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

☆......اگر نمازیوں کے ازدحام اور جگہ کی تنگی کی وجہ سے امام کو مجبوراً محراب کے اندر کھڑے ہونے کی نوبت آئی تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وکره .... (وقيام الامام في المحراب لا سجوده فيه) وقدماه خارجة لان العبرة للقدم مطلقا) الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۵، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها،ط: سعيد كراچی.

ويكره قيام الامام وحده في الطاق وهو المحراب لا يكره سجوده فيه اذا كان قائما خارج المحراب، هندية: ۱/۱۰۸، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: حقانيه پشاور.

(۲) وفي الجوهرة: ويكره للامام التنفل في مكانه لا للمؤتم، وقيل يستحب كسر الصفوف وفي الخانية: يستحب للامام التحول ليمين القبلة يعني يسار المصلي لتنفل اوورد، وخيره في المنية: بين تحويله يمينا وشمالا واماما وخلفا وذهابه لبيته، الدر المختار (قوله وخيره الخ) ...... وان كان بعدها تطوع وقام يصليه يتقدم او يتاخر او ينحرف يمينا او شمالا او يذهب الى بيته فيتطوع ثمه الخ. شامي: ۱/۵۳۱، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها،مطلب فيما لو زاد على العدد الوارد في التسبيح، عقب الصلاة،ط: سعيد كراچی.

(۳) واذا ضاق المسجد بمن خلف الامام فلا بأس بان يقوم في الطاق، هندية: ۱/۱۰۸، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ولا يكره، ط: حقانيه پشاور.

وهذا كله عند عدم العذر...... او في المحراب بضيق المكان لم يكره (قوله فلوقاموا الخ)...... وحكى الحلواني عن ابي الليث لا يكره وقيام الامام في الطاق عند الضرورة بأن ضاق المسجد على القوم، شامي: ۱/۶۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچی. تاتارخانية: ۱/۵۶۹، باب ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچی.

ويكره (قيام الامام) بجملته (في المحراب) لاقيامه خارجه وسجوده فيه سمي محرابا لانه يحارب النفس والشيطان بالقيام اليه، والكراهة لا شتباه الحال على القوم، واذا ضاق المكان فلا كراهة، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۶۰-۳۶۱، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچی.

محلّہ کی مسجد میں جماعت نہیں ہوتی

اگر محلّہ کی مسجد میں جماعت کا انتظام نہیں ہے تو اپنے محلّہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نہ جائے بلکہ اگر تنہا بھی نماز پڑھنی پڑے تو وہیں اذان دے کر نماز پڑھے کیونکہ اپنے محلّہ کی مسجد کا حق زیادہ ہے، اور اس کو آباد کرنا ضروری ہے۔ (۱)

محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا

محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا اس مسجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے جس میں لوگ زیادہ جمع ہوتے ہوں، کیونکہ محلّہ کی مسجد کا وہاں کے رہنے والوں پر حق ہوتا ہے، لہٰذا محلّہ والوں کو چاہئے کہ محلّہ کی مسجد کا حق ادا کریں اور اس میں نماز پڑھ کر اس کو آباد کریں۔ (۲)

---

(۱) رجل صلی فی المسجد الجامع لکثرۃ الجمع لا یصلی فی مسجد حیہ فانہ یصلی فی مسجد منزلہ وان کان قومہ اقل ولم یکن فی مسجد منزلہ موذن فانہ یذھب الی مسجد منزلہ یوذن فیہ ویصلی وان کان واحدا لان لمسجد منزلہ حقا علیہ فیودی حقہ، قاضیخان علی ھامش الفتاویٰ الھندیۃ: ۱/ ۶۷، فصل فی المسجد، ط: حقانیہ پشاور، شامی: ۱/ ۵۵۵، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/ ۲۲۸، الفصل السادس والعشرون فی المسجد، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

بخلاف ما اذا لم یصل فیہ احد لان الحق تعین علیہ، شامی: ۱/ ۵۵۵، قبل قولہ ونحوہ باب الامامۃ، مطلب فی تکرار الجماعۃ فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۲) قلت: لکن فی الخانیۃ: وان لم یکن لمسجد منزلہ موذن فانہ یذھب الیہ ویوذن فیہ ویصلی وان کان واحدا لان لمسجد منزلہ حقا علیہ فیودی حقہ، موذن مسجد لا یحضر مسجدہ احد قالوا وھو یوذن ویقیم ویصلی وحدہ وذلک احب من ان یصلی فی مسجد آخر...... بخلاف ما اذا لم یصل فیہ احد لان الحق تعین علیہ، شامی: ۱/ ۵۵۵، باب الامامۃ، مطلب فی تکرار الجماعۃ فی المسجد، ط: سعید کراچی. قاضیخان علی ھامش الھندیۃ: ۱/ ۶۷، باب الاذان ،ط: مکتبہ حقانیہ پشاور، خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/ ۲۲۸، الفصل السادس والعشرون فی المسجد، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود پڑھنا

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام سن کر درود شریف پڑھنا چاہئے،(۱)

حدیث شریف میں اس کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے لیکن یہ حکم نماز سے باہر کا ہے، نماز میں یہ حکم نہیں ہے، اس لئے اگر کوئی شخص نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود شریف پڑھے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس نے نماز میں قصداً جواب دیا ہے اور نماز میں قصداً جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

☆......اور اگر کسی نمازی نے جواب دینے کے قصد کے بغیر ایسے ہی درود شریف پڑھ لیا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ درود شریف پڑھنے سے نماز فاسد

---

(۱) (قوله في الاصح) صححه الزاهدي في المجتبىٰ لكن صحح في الكافي وجوب الصلاة مرة في كل مجلس كسجود التلاوة حيث قال في باب التلاوة: وهو كمن سمع اسمه عليه الصلاة والسلام مرارا لم تلزمه الصلاة الا مرة في الصحيح ، لان تكرار اسمه صلى الله عليه وسلم لحفظ سننه التي بها قوام الشريعة ، فلو وجبت الصلاة بكل مرة لأ فضى الى الحرج غير انه يندب تكرار الصلاة ، الخ، شامي: ۱/۵۱٦، مطلب في وجوب الصلاة عليه الصلاة والسلام، فصل في بيان تاليف الصلاةالى انتهائها، ط: سعيد كراچي.

(۲) [فروع] سمع اسم الله فقال جل جلاله او النبي صلى الله عليه وسلم او قراء ة الامام فقال: "صدق الله ورسوله" تفسد ان قصد جوابه ، الدر مع الرد: ۱/۲۲۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام ،ط : سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئته. البحر الرائق: ۲/۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: رشيدية كوئته، و: ۲/۵، قوله وجواب عاطس،ط: سعيد كراچي.

نہیں ہوتی، بلکہ نماز کے آخر میں اس کو مستقلاً پڑھنے کا حکم ہے۔(۱)

مخبوط العقل

اگر کوئی شخص زیادہ بڑھاپے کی وجہ سے مخبوط العقل ہوگیا ہے، اور اس کی عقل و شعور کام نہیں کرتا، اور نماز پڑھنے کی صورت میں رکعتوں کی گنتی وغیرہ یاد نہیں رہتی، تو اس پر وقت کی نماز ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ صحت کے بعد ان نمازوں کی قضاء پڑھ لے، ہاں اگر کوئی شخص اس کو بتلاتا جائے اور وہ پڑھ لے(۲) تو اس کی نماز درست ہو جائے گی، اور اگر کوئی بتلانے والا نہ ملے تو اپنے غالب رائے پر عمل کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، نماز ہو جائے گی بعد میں قضا پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) استفید انه لو لم یقصد الجواب بل قصد الثناء والتعظیم لا تفسد لان نفس تعظیم الله تعالیٰ والصلاة علی نبیه صلی الله علیه وسلم لا ینافی الصلوة کما فی شرح المنیة، شامی: ۶۲۱/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید کراچی. ولو صلی علی النبی صلی الله علیه وسلم فی الصلوة ان لم یکن جوابا لغیره لا تفسد صلاته، هندیة: ۹۹/۱، مکتبه حقانیه پشاور، البحر الرائق: ۹/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، ط؛ رشیدیة کوئٹه، و: ۵/۲، قوله وجواب عاطس، ط: سعید کراچی.

(۲) [تنبیه] جعل فی السراج المسألة علی اربعة اوجه ان زاد المرض علی یوم ولیلة وهو لا یعقل فلا قضاء اجماعا والا وهو یعقل قضی اذا صح اجماعا، وان زاد و هو یعقل اولا وهو لایعقل فعلیٰ الخلاف، شامی: ۱۰۰/۲، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

(۳) (ولو اشتبه علی مریض اعداد الرکعات والسجدات لنعاس یلحقه لا یلزمه الاداء) ولو اداها بتلقین غیره ینبغی ان یجزیه کذا فی القنیة الدر المختار، (قوله ولو اشتبه علی مریض الخ) ای بأن وصل الی حال لا یمکنه ضبط ذلک، ولیس المراد مجرد الشک والاشتباه لان ذلک یحصل للصحیح، (قوله ینبغی ان یجزیه) قد یقال انه تعلیم و تعلم وهو مفسد کما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو فی الصلاة، قلت: وقد یقال انه لیس بتعلیم و تعلم بل هو تذکیر او اعلام فهو کاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتأمل، شامی: ۱۰۰/۲، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

مخنث امام

مخنث کو امام بنانا صحیح نہیں ہے، یہاں تک کہ مخنث کی اقتداء مخنث کے پیچھے بھی درست نہیں، ہوسکتا ہے جو مخنث امام ہے وہ عورت ہو اور جو مخنث مقتدی ہے وہ مرد ہو، کیونکہ مخنث میں مردانہ اور زنانہ دونوں اعضاء ہونے کی وجہ سے دونوں کا احتمال ہے۔(۱)

مخنث جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں

مخنث مردوں کی جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں، مگر وہ مردوں کی جماعت سے پیچھے کھڑے ہوں، اور ان کے شامل ہونے سے دیگر مسلمانوں کی نماز صحیح ہے۔(۲)

مخنث کا پیسہ

مخنث کا پیسہ مسجد میں خرچ کرنا جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۳)

مخنث کی صف

جماعت کے دوران مخنثین کے لئے صف میں ایک دوسرے کے ساتھ مل مل

---

(۱) وفسد اقتداء رجل بامرأة او صبی ...... وبالخنثیٰ فیه تفصیل فان کان المقتدی رجلا فهو غیر صحیح لجواز ان یکون امرأة وان کان امرأة فهو صحیح ...... وان کان خنثیٰ لا یجوز لجواز ان یکون امرأة والمقتدی رجلا ، البحر الرائق: ۱/ ۳۵۹، باب الامامة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۵۷۲، باب الامامة ، قبیل مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۸۵، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: حقانیه پشاور.

(۲) ویصف الرجال ثم الصبیان ثم الخناثیٰ ثم النساء الخ، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۵۶۸ ـ ۵۷۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/ ۶۲۳، الفصل السابع فی بیان مقام الامام والماموم، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳) مخنث مسلمان ہیں اگر جائز کمائی ہے تو مسجد میں لگانا جائز ہے۔

کر کھڑا ہونا جائز نہیں، بلکہ ہر دو مخنث کے درمیان ایک آدمی کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ خالی چھوڑنا ضروری ہے، کیونکہ ہر مخنث میں مرد اور عورت دونوں کا احتمال ہے لہذا مل کر کھڑے ہونے میں نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

مخنثوں کی جماعت

اگر صرف مخنث اکٹھے ہو کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں، تو ان کے امام کو مقتدیوں سے آگے کھڑا ہونا چاہیے، مقتدیوں کے بیچ میں یا ان کے برابر میں کھڑا ہونا صحیح نہیں، اگر امام مقتدیوں کے برابر میں کھڑا ہو جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

مدرک

''مدرک'' وہ شخص ہے جس کو جماعت کی نماز امام کی اقتداء میں شروع سے آخر تک ملی اس کو ''مقتدی'' اور ''موتم'' بھی کہتے ہیں۔(۳)

(۱) (قوله لكن لا يلزم) جواب عما نقلناه عن الحلية من جعل الخناثى اربعة صفوف لان المراد بيان الصفوف......من انه لا تصح محاذاة الخنثىٰ مثله ولا تاخره عنه لاحتمال انوثة. المتقدم واحد المتحاذيين ثم قال فيشترط ان تكون الخناثىٰ صفاواحدا بين كل اثنين فرجة اوحائل ليمنع المحاذاة، وهذا مما من الله بالتنبيه له، رد المحتار: ۱/۵۷۱، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۳۵۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۲) (قوله وفسد اقتداء رجل بامرأة او صبى) .... الا انه يتقدم ولا يقوم وسط الصف حتىٰ لا تفسد صلوته بالمحاذاة وان كان خنثىٰ لا يجوز لجواز ان يكون امرأة والمقتدى رجلا، الخ، البحر الرائق: ۱/۳۵۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/۵۷۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۳)واعلم ان المدرك من صلاها كاملة مع الامام (قوله واعلم ان المدرك)......... بمن صلاها كاملة مع الامام اى ادرك جميع ركعاتها معه، شامى: ۱/۵۹۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. والحاصل ان المقتدى اما مدرك......... فالمدرك من ادرك الركعات كلها مع الامام، البحر الرائق: ۱/۳۵۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۸۹، الباب الخامس في الامامة الفصل الخامس في بيان الامام والماموم، ط: حقانيه پشاور.

مذبح میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

مذبح میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ نجاست کا مقام ہے ایسی جگہ میں جانوروں کے ذبح کرنے کا خون اور گوبر وغیرہ پڑنے سے تعفن ہوتا ہے، اور نماز کے لئے نظافت اور طہارت مناسب ہے۔ (احکام اسلام ص ۷۵)(۱)

مذی

''مذی'' نجس اور ناپاک ہے، جس کپڑے کو مذی لگے گی وہ ناپاک ہے۔ اگر مذی کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہے تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اگر کسی نے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو پاک کپڑا پہن کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

اور اگر ''مذی'' کی مقدار ایک درہم یا اس سے کم ہے تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس کو بھی دھونا ضروری ہے۔ (۳)

---

(۱) اقول: الحكمة في النهي عن المزبلة والمجزرة انهما موضعا النجاسة والمناسب للصلاة هو التطهر والتنظف، حجة الله البالغة: ۱/۱۹۳، المساجد، ط: كتب خانه رشيديه كوئٹه.

(۲) كل ما يخرج من بدن الانسان مما يوجب خروجه الوضوء او الغسل فهو مغلظ كالغائط والبول والمني والمذي والودي، الخ، هندية: ۱/۴۶، الباب السابع في النجاسة واحكامها الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض، الدر مع الرد: (قوله وعفا الشارع) ......قال في شرح المنية: ولنا ان القليل عفو اجماعا، اذ الاستنجاء بالحجر كاف بالاجماع وهو لا يستاصل النجاسة، والتقدير بالدرهم مروى عن عمر و علي وابن مسعود، وهو مما لا يعرف بالرأى فيحمل على السماع، وفي الحلية: التقدير بالدرهم وقع على سبيل الكناية عن موضع خروج الحدث من الدبر كما افاده ابراهيم النخعي بقوله انهم استكرهوا ذكر المقاعد في مجالسهم فكنوا عنه بالدرهم، ويعضده ما ذكره المشايخ عن عمر انه سئل عن القليل من النجاسة في الثوب، فقال اذا كان مثل ظفري، هذا لا يمنع جواز الصلاة، قالوا وظفره كان قريبا من كفنا، (قوله وان كره تحريما) اشار الى ان العفو عنه بالنسبة الى صحة الصلاة به، فلا ينافي الاثم الخ، شامي: ۱/۳۱۶، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

مرتد کی نماز

☆......جو لوگ پہلے مسلمان تھے، بعد میں مرتد ہو گئے اور اسلام سے پھر گئے یا اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور مذہب قبول کر لیا، (العیاذ باللہ) پھر کچھ دن کے بعد دوبارہ توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا، تو مرتد ہونے کے بعد سے دوبارہ اسلام قبول کرنے تک درمیان کا جو زمانہ ہے اس میں جو نمازیں نہیں پڑھی ہیں ان نمازوں کی قضاء نہیں ہے، اس لئے کہ وہ لوگ مرتد ہونے کے بعد اصلی کافر کی طرح ہو گئے ہیں، جس طرح اصلی کافر پر مسلمان ہونے کے بعد کفر کے زمانے کی نمازوں کی قضاء نہیں ہے، اسی طرح مرتد پر بھی مرتد ہونے کے بعد اسلام قبول کرنے تک جو زمانہ ہے، اس میں جو نمازیں چھوڑی ہیں ان کی قضاء نہیں ہے، البتہ حج کی قضاء لازم ہے، یعنی مرتد ہو کر اسلام قبول کرنے کے بعد حج دوبارہ کرنا ضروری ہے، اگر اس پر پہلے حج فرض تھا اور اس نے حج کیا بھی تھا، تو اب دوبارہ کرنا ضروری ہے، مرتد ہونے سے پہلے جو حج کیا ہے اس کا اب اعتبار نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی مسلمان نے اول وقت میں فرض نماز ادا کی، پھر وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہو کر مرتد ہو گیا، پھر آخر وقت میں دوبارہ مسلمان ہو گیا اور مسلمان ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کے مقدار وقت باقی تھا تو اس پر اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ وقت کے شروع میں جو فرض نماز اس نے ادا کی تھی مرتد ہونے کی وجہ سے وہ نماز ضائع

(۱) (ویقضی ماترک من عبادة فی الاسلام) لان ترک الصلاة والصیام معصیة والمعصیة تبقی بعد الردة (ومااذی منها فیه یبطل، ولا یقضی) من العبادات (الا الحج) لانه بالردة صار کالکافر الاصلی فاذا اسلم وهو غنی فعلیه الحج فقط الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/ ۲۵۱۔ ۲۵۲، باب المرتد، مطلب المعصیة تبقیٰ بعد الردة، ط: سعید کراچی.

ہوگئی۔(۱)

مرد کا سجدہ

مرد کے لئے سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے بازوؤں کو اپنی پسلیوں سے الگ رکھے، لیکن جماعت کے دوران بازوؤں کو پسلیوں سے ملا کر رکھے تا کہ دائیں بائیں مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو، (۲) کہنیوں کو زمین پر نہ بچھائے بلکہ زمین سے اٹھا کر رکھے، پیٹ کو رانوں سے جدا رکھے، اور سجدہ میں دونوں ہاتھ کانوں کے مقابل رکھے اور سینے کے مقابل نہ رکھے، یعنی چہرہ دونوں ہتھیلوں کے درمیان اور انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل رہیں، ہاتھوں کی انگلیاں بالکل ملا کر رکھے، تا کہ تمام انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے۔(۳)

---

(۱) (قوله الا الحج) لان سببه البيت المكرم وهو باق بخلاف غيره من العبادات التى اداها لخروج سببها ،ولهذا قالوا: اذا صلى الظهر مثلا ثم ارتد ثم تاب في الوقت يعيد الظهر لبقاء السبب، وهو الوقت ولذا اعترض اقتصاره على ذكر الحج وتسمية قضاء، بل هو اعادة لعدم خروج السبب، شامي: ۲۵۲/۴، باب المرتد ، باب لو تاب المرتد هل تعود حسناته ، ط: سعيد كراچى.

(۲) (قوله وابدى ضبعيه) ...... ثم ان كان في الصف لا يبديهما حذرا من ايذاء جاره بخلاف ما اذا لم يؤد الى الايذاء كما اذا لم يكن في الصف زحام ذكره في المجتبىٰ وهذا اولىٰ مما ذكره في الهداية وتابعه في الكافي وتبعهما الشارح من انه اذا كان في الصف لا يجافى بطنه عن فخذيه لان الايذاء لا يحصل من مجرد المجافاة وانما يحصل من اظهار العضدين، البحر: ۳۲۰/۱، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچى.

(۳)ويضع يديه في السجود حذاء اذنيه وليوجه اصابعه نحو القبلة وكذا اصابع رجليه ويعتمد على راحتيه ويبدى ضبعيه عن جنبيه ولا يفترش ذراعيه كذا في الخلاصة ويجافى بطنه عن فخذيه كذا في الهداية هندية: ۷۵/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها،ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۴۹۷/۱،و: ۵۰۳/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، فتح القدير: ۲۶۴/۱ ـ ۲۶۶، باب صفة الصلاة، ط: مصطفىٰ البابى الحلبى بمصر، البحر الرائق: ۳۲۰/۱، فصل واذا أراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچى.

مردوں کے لئے سجدہ کے دوران بلاعذر کہنیوں کو زمین پر بچھانا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

مرد وعورت کی نماز میں فرق

''نماز میں فرق'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مرض عام

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مرض کی وجہ سے پاک نہیں رہتا

بعض بیماریوں میں بدن اور کپڑوں کا پاک رہنا مشکل ہوتا ہے، یا دھونے میں سخت تکلیف ہوتی ہے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے، یا کپڑے بدلنے کے لئے مزید کپڑے نہیں ہوتے تو ایسی حالت میں عذر کی بناء پر اسی حالت میں نماز درست ہوجاتی

= (ویبدی) في سجوده اى يظهر (ضبعيه) اى عضديه لما في مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك (ويجافي) اى يباعد (بطنه عن فخذيه) لما في مسلم ايضا عن ميمونة كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد يجافي بين يديه حتىٰ لو ان بهيمة ارادت ان تمر بين يديه لمرت، وفي مسلم وغيره عن عبدالله بن بحينة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد فرج بين يديه حتىٰ يبدو بياض ابطيه، وهٰذه المبالغة المذكورة في هٰذين الحديثين لا تتاتىٰ مع الصاق البطن بالفخذين فلزم مباعدته عنهما وهٰذه كيفية السجود المسنونة في حق الرجل، حلبي كبير، ص: ۳۲۱۔ ۳۲۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۲۸۰، ط: نعمانية كوئٹه۔

(۱) (افتراش) الرجل (ذراعيه) للنهي، الدر مع الرد (قوله وافتراش الرجل ذراعيه الخ) اى بسطهما في حالة السجود وقيد بالرجل اتباعا للحديث المار آنفا، ولان المرأة تفترش، قال في البحر: قيل وانما نهي عن ذلك لانها صفة الكسلان والتهاون بحاله مع ما فيه من التشبه بالسباع والكلاب، والظاهر انها تحريمية للنهي المذكور من غير صارف، شامي: ۱/۶۴۲، مكروهات الصلاة، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترك السنة اولىٰ، ط: سعيد كراچي۔

ہے۔(۱)

واضح رہے کہ بعض بیمار لوگ ایسی حالت میں نماز چھوڑ دیتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ ایسی حالت میں نماز نہیں ہوتی، یہ غلط ہے، نماز معاف نہیں ہوتی، پڑھنا اور پڑھانا لازم ہے ورنہ گنہگار ہوگا۔(۲)

مرہم ناپاک ہے

"ناپاک مرہم" کے عنوان کو دیکھیں۔

مریخ

"چاند" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وان سال علی ثوبه) فوق الدرهم (جاز له ان لا یغسله ان کان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) ای الصلاة ...... وكذا مريض لايبسط ثوبا الا تنجس فورا له تركه (الدر المختار) وقال ابن عابدين تحت (قوله وكذا مريض الخ) في الخلاصة مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شئ الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله كذا لو لم يتنجس الثاني الا انه يزداد مرضه له ان يصلي فيه، شامي: ۳۰۶/۱-۳۰۷، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد كراچي.

مريض تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط شئ الا ويتنجس من ساعته يصلي على حاله وكذا اذا لم يتنجس الثاني لكن يلحقه زيادة مشقة بالتحويل، هندية: ۱۳۷/۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.

مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شئ الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله وكذا لو لم يتنجس الثاني الا انه يزداد مرضه له ان يصلي فيه، البحر الرائق: ۱۱۴/۲-۱۱۵، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) ايضا.

مریض

☆......مریض پر بھی نماز فرض ہے، مرض کی وجہ سے نماز معاف نہیں ہو جاتی، اگر کھڑے ہو کر پڑھنے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر پڑھے، اور اگر بیٹھ کر پڑھنے کی طاقت نہیں تو لیٹ کر اشارے سے پڑھے۔(۱)

☆......بعض مریض نماز کا اہتمام نہیں کرتے، حالانکہ ممکن ہے کہ یہ زندگی کا آخری مرض ہو، کیونکہ ہر بیماری موت کی یاددہانی کراتی ہے،(۲) صحت اور تندرستی کی حالت میں نماز کی فکر نہیں، اب بیماری کی حالت میں نماز سے غافل رہنا، اور اس کا اہتمام نہ کرنا بڑے ہی خطرہ کی بات ہے۔

---

(۱) عن عمران بن حصين قال كان بى الناصور فسألت النبى صلى الله عليه وسلم فقال: صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب، سنن ابى داود، ص: ۱۳۷ كتاب الصلاة، باب فى صلوة القاعد، ط: مير محمد كتب خانه كراچى.

فاذا عجز عن القيام يصلى قاعدا بركوع وسجود فان عجز عن الركوع والسجود يصلى قاعدا...... فان عجز عن القعود يستلقى ويؤمى ايماء الخ، بدائع الصنائع: ۱/۱۰۵، فصل فى اركان الصلاة، ط: سعيد كراچى.

اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدا يركع ويسجد كذا فى الهداية، ...... وان تعذر القعود اوما بالركوع والسجود مستلقيا على ظهره، الخ، هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ورد فى الخبر: ان بعض الانبياء عليهم السلام قال لملك الموت عليه السلام أمالك رسول تقدمه بين يديك ليكون الناس على حذر منك ؟ قال: نعم لى والله رسل كثيرة من الاعلال والامراض والشيب والهموم وتغير السمع والبصر فاذا لم يتذكر من نزل به ذلك ولم يتب ، فاذا قبضته ناديته: الم اقدم اليك رسولا بعد رسول ونذيراً بعد نذير: فانا الرسول الذى ليس بعدى رسول الخ، التذكرة فى احوال الموتىٰ وامور الآخرة، ص: ۴۴، باب ما جاء فى رسل ملك الموت قبل الوفات ، ط: المكتبة التجارية مكة المكرمة، وفيه ايضا: وقيل ، النذير: الحمى ، ومنه قوله صلى الله عليه وسلم ، الحمى نذير الموت، اى رائد الموت ص: ۴۶.

☆......بعض مریض تندرستی کے زمانے میں تو نماز پابندی سے پڑھتے ہیں، مگر بیماری کے دوران نماز کا خیال نہیں رکھتے، اور خیال نہ رکھنے کی عام وجہ یہ ہوتی ہے کہ بیماری یا وسوسہ کی بنا پر کپڑے یا بدن ناپاک، گندے ہونے کی وجہ سے، یا وضو اور غسل نہیں کرسکتا ہے تیمّم کو دل گوارا نہیں کرتا وغیرہ وغیرہ، تو ان وجوہات کی بنا پر نماز قضا کردیتے ہیں، یہ سخت جہالت اور نادانی کی بات ہے ایسے موقعوں پر دارالافتاء کے مفتیان کرام سے مسئلہ معلوم کرکے عمل کرنا چاہئے، اور شریعت میں دی گئی سہولتوں سے فائدہ اٹھا کر اس پر عمل کرنا چاہئے۔

غرض ان وجوہات کی بنا پر نماز قضاء کرنا جائز نہیں۔(۱)

مریض کا تراویح پڑھنا

اگر مریض بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا ہے تو تراویح چھوڑنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ مریض کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اور پڑھنے کی طاقت ہونے کے باوجود تراویح کو چھوڑنا گناہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) انظر الی الحاشیة الآتیة

(۲) (ولا تقضی التراویح) اصلا (بفواتها) عن وقتها (منفردا ولا بجماعة) علی الاصح لان القضاء من خصائص الواجبات وان قضاها کانت نفلا مستحبا تراویح، وهي سنة الوقت لا سنة الصوم فی الاصح، فمن صار اهلا للصلاة فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طهرت، والمسافر، والمریض المفطر. (قوله والمسافر والمریض)..... والاصح انها سنة الوقت لقوله صلی الله علیه وسلم "وسننت لکم قیام لیله حتیٰ ان المریض المفطر والمسافر والحائض والنفساء اذا طهرتا والکافر اذا اسلم فی آخر الیوم تسن لهم التراویح فکیف یعذر المقیم الصحیح الصائم فی ترکها، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۲، قبیل باب الصلاة فی الکعبة، ط: قدیمی کراچی.

مریض کو امام بنانا

اگر کسی آدمی کو کوئی ایسا مرض ہو جس سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے مثلاً سپید داغ برص اور جذام کی بیماری ہے تو ایسے آدمی کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

مریض کو نماز کی اطلاع کریں

بعض مریض نماز کے پورے پابند ہوتے ہیں، مگر بیماری کے غلبہ یا دوائی کے اثرات سے یا نماز کے وقت نیند کے غلبہ سے یا بہت زیادہ ضعف، کمزوری اور نقاہت سے آنکھیں بند ہونے کی بنا پر غفلت سی ہو جاتی ہے، اور نماز کے اوقات وغیرہ کی پوری خبر نہیں ہوتی، یہاں تک کہ نماز قضاء ہو جاتی ہے، حالانکہ اگر ساتھ رہنے والے لوگ نماز کی اطلاع کرتے تو وہ ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کرتے، لیکن مریض کے ساتھ رہنے والے یا خدمت کرنے والے حضرات مریض کی راحت کا خیال کر کے نماز کی اطلاع نہیں کرتے، اور اگر مریض کو کسی طرح نماز کے بارے میں اطلاع ہو جائے تو الٹا منع کرتے ہیں یا اس کی مدد نہیں کرتے مثلاً وضو، تیمم، کپڑوں کی تبدیلی، قبلہ رخ کرنا وغیرہ کچھ نہیں کرتے، جس سے خود بھی گنہگار ہوتے ہیں، اور مریض کو بھی گنہگار بناتے ہیں، ایسا کرنا نہ مریض کے ساتھ خیر خواہی ہے نہ اپنے ساتھ، بلکہ یہ سراسر بدخواہی ہے، اگر خدانخواستہ مریض کا اسی مرض میں انتقال ہو جائے تو قبر اور میدان حشر میں اس کا ساتھ کون دے گا۔(۲)

---

(۱) (قوله ومفلوج وابرص شاع برصه وكذلك اعرج يقوم ببعض قدمه فالاقتداء بغيره اولىٰ تاتارخانية وكذا اجذم بيرجندي، محجوب وحاقن، ومن له يد واحدة، فتاوىٰ الصوفية عن التحفة، والظاهر ان العلة النفرة ولذا قيد الابرص بالشيوع ليكون ظاهرا ولعدم امكان اكمال الطهارة ايضا في المفلوج والاقطع اوالمجبوب ولكراهة صلاة الحاقن اى ببول ونحوه، شامي: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة، مطلب في امامة الامرد، ط: سعيد كراچي.

(۲) "وتعاونوا على البر والتقوىٰ" المائدة: الآية: ۲.

مریض کے لئے سنت ونفل

مریض کے لئے فرض اورواجب نماز پڑھنا ضروری ہے، سنت اورنفل پڑھنا ضروری نہیں، اگرآسانی سے پڑھ سکتا ہے توپڑھ لے بہتر ہے، اوراگرنہ پڑھ سکے تو چھوڑدے گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

مریض کے لئے نجاست کی حالت میں نماز پڑھنا

جو بیمار بستر پر ہے، چلنے پھرنے سے معذور ہے، جسم، کپڑے اور بستر پاک نہیں رہتے، اور پاک کرنے کی کوئی صورت بھی نہیں ہے، تو ایسی صورت میں بھی نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے، بلکہ اسی حالت میں نماز ادا کرے، اسی طرح اگرایسا شخص جس کے لئے ستر دیکھنا جائز ہے موجود نہیں ہے، اورخود بھی استنجاء کرنے سے بالکل عاجز ہے تو ایسے وقت میں استنجاء کرنا ساقط ہوجاتا ہے اسی حالت میں نماز پڑھے، نماز قضاء نہ کرے۔(۲)

---

(۱) (قوله وسن مؤكدا اى استنانا موكدا ، بمعنىٰ انه طلب طلبا موكدا زيادة على بقية النوافل ، ولهٰذا كانت السنة الموكدة قريبة من الواجب في لحوق الاثم كما في البحر ويستوجب تاركها التضليل واللوم كما في التحرير اى على سبيل الاصرار بلا عذر كما في شرحه، شامي: ۲/۱۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وان سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز له ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) اى الصلاة (والا) يتنجس قبل فراغه (فلا يجوز ترك غسلها هو المختار للفتوىٰ، ...... وكذا مريض لا يبسط ثوبا الا تنجس فورا له تركه ، (الدر المختار) (قوله وكذا مريض الخ) في الخلاصة مريض مجروح تحته ثياب نجسة ،ان كان بحال لا يبسط تحته شئي الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله وكذا لو لم يتنجس الثاني الا انه يزداد مرضه له ان يصلي فيه، شامي: ۱/۳۰۶ـ۳۰۷، كتاب الطهارة ، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور ، ط: سعيد كراچي.

مریض نے صحت کے زمانے کی نماز کی قضاء کی

اگر کسی مریض نے بیماری میں تیمّم کر کے اشارہ سے وہ نماز پڑھی جو اس کی صحت کے زمانہ میں فوت ہوگئی تھی، تو اس سے اس کی یہ نماز درست ہوگئی، تندرست ہونے کیبعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

=مریض تحته ثیاب نجسة ان کان بحال لا یبسط شئی الا ویتنجس من ساعته یصلی علی حاله وکذا اذا لم یتنجس الثاني،لکن یلحقه زیادة مشقة بالتحویل ، هندیة: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشرفی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه، مریض مجروح تحته ثیاب نجسة ان کان بحال لا یبسط تحته شئي الا تنجس من ساعته له ان یصلی علی حاله، وکذا لو لم یتنجس الثاني الا انه یزداد مرضه له ان یصلی ،فیه، البحر الرائق: ۲/ ۱۱۴ ـ ۱۱۵، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچي۔

[فرع] في الخانیة: مریض عجز عن الاستنجاء ولم یکن له من یحل له جماعه سقط عنه الاستنجاء لانه لا یحل مس فرجه الا لذالک واللہ اعلم ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۹، قبیل فصل فیما یجوز به الاستنجاء ،ط: قدیمي کراچي، وکذا قالوا فی المریض اذا لم یکن له امرأة وعجز عن الوضوء وله ابن او اخ فانه یوضیه الا انه لا یمس فرجه الا من یحل له وطؤها ، والمرأة المریضة ان لم یکن لها زوج وعجزت عن الوضوء ولها بنت او اخت توضیها ویسقط عنها الاستنجاء، خانیة علی هامش الهندیة: ۱/ ۳۳، باب الوضوء والغسل، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۱) صلی فی مرضه بالتیمم والایماء ما فاته فی صحته صح ولا یعید لو صح ، الدر المختار (قوله صح) لانه مخاطب بقضائها فی ذلک الوقت فیلزمه قضاؤها علی قدر وسعه، رد المحتار : ۲/ ۷۶، کتاب الصلاة باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچي.

ومن حکمه ان الفائتة تقضی علی الصفة التی فاتت عنه الا لعذر وضرورة ، هندیة: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: حقانیه پشاور.

ومن حکمه ان الفائتة تقضی علی الصفة التی فات عنه الا لعذرو ضرورة، ، البحر: ۲/ ۸۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچي.

مریض ہوش میں نہیں

''بے ہوشی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مزاحمت کرنا

اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنا چاہے، تو نماز کی حالت میں اس شخص سے مزاحمت کرنا اور اس کو گذرنے سے باز رکھنا جائز ہے۔(۱)

مزار کا قبہ

''قبر کا نقشہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مزدلفہ

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونمازوں کو جمع کر کے پڑھتے ہیں، ان کے درمیان میں نفل وسنت پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن یہاں بعد میں مکروہ نہیں ہے، اس لئے مزدلفہ

---

(۱) (قوله ويدفعه) اى اذا مر بين يديه ولم تكن له سترة او كانت ومر بينه و بينها كما فى الحلية والبحر، شامي: ۱/۶۳۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الخامس عشر درء المار بين يديه قالوا: ويدرؤه، ان لم يكن سترة او مر بينه وبينها للاحاديث الواردة، البحر الرائق: ۲/۱۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

میں مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر عشاء کی نماز کے بعد پڑھے۔(۱)

مسافر امام سہو سجدہ کرے تو مقیم مقتدی کیا کرے

''سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مسافر امام قعدۂ اُولیٰ کے بعد کھڑا ہو گیا

اگر مسافر امام چار رکعت والی نماز کے قعدۂ اولیٰ کے بعد کھڑا ہو گیا، تو مقیم مقتدی امام کے واپس لوٹنے کا انتظار کریں، اگر امام تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے واپس آ کر بیٹھ گیا تو اس کے ساتھ سجدہ سہو کریں، اور اس کے سلام کے بعد باقی نماز ادا کریں، اور اگر امام نے تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو مقتدی اپنے طور پر کھڑے ہو کر اپنی نماز پوری کر لیں، امام کی اقتداء بقیہ نماز میں نہ کریں، اگر مقتدی تیسری اور چوتھی رکعت میں مسافر امام کی اقتداء کر لی تو ان کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ امام کی نماز فرض نہیں ہے اور مقتدی کی نماز فرض ہے، اور فرض والے کی اقتداء غیر فرض والے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله وصلى العشاء ين الخ) اى فى اول وقت العشاء الاخيرة قهستانى، وينبغى ان يصلى قبل حط رحاله بل ينيخ جماله ويعقلها، واشار الى انه لا تطوع بينهما ولو سنة مو كدة على الصحيح، ولو تطوع اعاد الاقامة، كما لو اشتغل بينهما بعمل آخر، بحر، قال فى شرح اللباب ويصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدها كما صرح به مولانا عبد الرحمٰن الجامى قدس الله سره السامى فى منسكه، شامى: ۵۰۸/۲، كتاب الحج، مطلب فى اجابة الدعاء، ط: سعيد كراجى.

(۲) ولو نوى الاقامة لا لتحقيقها بل ليتم صلاة المقيمين لم يصر مقيما الدر المختار (قوله لم يصر مقيما) فلو اتم المقيمون صلاتهم معه فسدت لانه اقتداء المفترض بالمتنفل ظهيرية اى اذا قصدوا متابعته، اما لو نووا مفارقته ووافقوه صورة فلا فساد افاده الخير الرملى، شامى: ۱۳۰/۲، باب صلاة المسافر، قبل مطلب فى الوطن الاصلى ووطن الاقامة، ط: سعيد كراجى، وانظر الى الحاشية الآتية.

مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی لاحق کے حکم میں ہے

''مقیم مسافر امام کے پیچھے لاحق کے حکم میں ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مسافر امام نے چار رکعتیں پڑھادیں

اگر مسافر امام نے قصر کی بجائے غلطی سے چار رکعت پڑھائیں اور دوسری رکعت پر قعدہ بھی کیا اور آخر میں سہو سجدہ بھی کیا تو مسافر امام اور مسافر مقتدی کی نماز ہوگئی، اور مقیم مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ مقیم مقتدیوں نے آخری دو رکعتوں میں نفل پڑھنے والے امام کی اقتداء کی اور فرض پڑھنے والے مقتدی کی اقتداء نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے صحیح نہیں، اس لئے مقیم مقتدیوں پر اپنی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

اور اگر مسافر امام نے قصداً چار رکعتیں پڑھائیں اور دو رکعت پر قعدہ بھی کیا تھا تو فرض ادا ہو گیا لیکن یہ امام گنہگار رہا، اس پر توبہ لازم ہے اور اس نماز کو دوبارہ قصر کے ساتھ لوٹانا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) [تنبیہ] یؤخذ من هذا انه لو اقتدی مقیمون بمسافر واتم بلا نیة اقامة وتابعه فسدت صلاتهم لکونه متنفلا فی الاخریین نبه علی ذلک العلامة الشرنبلالی فی رسالته فی المسائل الاثنیٰ عشریة وذکر انها وقعت له ولم یرها فی کتاب، قلت: وقد نقلها الرملی فی باب المسافر عن الظهیریة ، شامی: ۱/ ۵۸۱، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده قوله وشفع اول او ثان ، ط: سعید کراچی. وانظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) فلو اتم مسافر ان قعد فی القعدة (الاولیٰ تم فرضه و) لکنه (اساء) لو عامدا لتاخیر السلام وترک واجب القصر وواجب تکبیرة افتتاح النفل وخلط النفل بالفرض وهذا لا یحل کما حرره القهستانی بعد ان فسر اساء باثم واستحق النار، الدر المختار (قوله بعد ان فسر اساء باثم وکذا صرح فی البحر بتاثیمه فعلم ان الاساءة هنا کراهة تحریم ، رحمتی (قوله واستحق النار) ای اذا لم یتب او یعف عنه العزیز الغفار، شامی: ۲/ ۱۲۸، باب صلاة المسافر، ط: سعید .

مسافر جمعہ کی نماز پڑھا سکتا ہے

مسافر جمعہ کی نماز پڑھ بھی سکتا ہے اور پڑھا بھی سکتا ہے شرعاً اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

مسافر کے امام کی نماز فاسد ہوگئی

اگر مسافر نے مقیم امام کے پیچھے اقتداء کی اور امام کی نماز فاسد ہوئی، تو مقیم امام تو دوبارہ چار رکعت ہی پڑھے گا، اگر یہی مسافر دوبارہ اکیلا اسی نماز کو پڑھ رہا ہے تو قصر کرے گا مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے دوبارہ پڑھنے کی صورت میں چار رکعت

---

(۱) (وشرط لافتراضها) تسعة تختص بها (اقامة بمصر) الدر المختار (قوله اقامة خرج به المسافر، شامی: ۲/۱۵۳، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.
(وفاقدها) ای هذه الشروط او بعضها (ان اختار العزيمة و (صلاها وهو مكلف) بالغ عاقل (وقعت فرضا) عن الوقت لئلا يعود على موضوعه بالنقض وفی البحر هی افضل الا للمرأة (ويصلح للامامة فيها من صلح لغيرها فجازت لمسافر وعبد و مريض، الدر المختار، (قوله ان اختار العزيمة) ای صلاة الجمعة لانه رخص له فی تركها الی الظهر فصارت الظهر فی حقه رخصة والجمعة عزيمة كالفطر للمسافر هو رخصة له والصوم عزيمة فی حقه لانه اشق فافهم، شامی: ۲/۱۵۴ ـ ۱۵۵، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.
ومن لا جمعة عليه ان اداها جاز عن فرض الوقت وللمسافر والعبد والمريض ان يؤم فيها كنز، بحر: ۲/۱۵۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعید کراچی.

پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مسافر کے لئے تراویح پڑھنا

مسافر کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۲)

مسافر کے لئے سنت کا حکم

اگر شرعی سفر میں مشغولیت زیادہ ہے، یا ریل اور جہاز وغیرہ میں جگہ کی تنگی ہے یا ہجوم زیادہ ہے، تو اس صورت میں فجر کی سنت کے علاوہ باقی سنتیں چھوڑنے کی گنجائش ہے، مگر اطمینان اور وقت میں گنجائش ہونے کی صورت میں سنتوں کو چھوڑنا بالکل مناسب نہیں ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مسافر کے لئے سنتیں پڑھنا سنت نہیں اس لئے عذر اور مجبوری کے بغیر سنت چھوڑ دیتے ہیں اور صرف فرض پر اکتفا کر لیتے ہیں، یہ غلط ہے۔(۳)

---

(۱) (واما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح في الوقت ويتم) اى سواء بقي الوقت او خرج قبل اتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت ولو افسده صلى ركعتين لزوال المغير، شامي: ۱۳۰/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

وان اقتدى مسافر بمقيم اتم اربعا وان افسده يصلي ركعتين، هندية: ۱۴۲/۱، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: حقانيه پشاور.

(قوله ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح واتم) لانه يتغير فرضه الى الاربع للتبعية ...... واذا كان التغيير الضرورة الاقتداء فلو افسده صلى ركعتين لزواله، البحر الرائق: ۱۳۴/۲، باب المسافر، ط: سعيد كراچي.

(۲) "مریض کا تراویح پڑھنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) ولا قصر في السنة كذا في محيط السرخسي وبعضهم جوزوا للمسافرين ترك السنة، والمختار انه لا ياتي بها في حال الخوف وياتي بها في حال القرار والامن هكذا في الوجيز للكردري، هندية: ۱۳۹/۱، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه.

مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہ ہو

اگر مسافر مقتدی کو امام کا مسافر ہونا معلوم نہیں تھا، اس لئے اس نے چار رکعت کی نیت کی تو وہ آگے نماز کو اس طرح پڑھے کہ جس وقت امام دو رکعت پر سلام پھیر دے، اگر مسافر مقتدی کو فوراً یہ خیال آگیا کہ امام مسافر ہے، اور اس کے مقیم ہونے کا اور غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ نہیں ہوا، تب تو مسافر مقتدی کو دو رکعت پر سلام پھیر دینا چاہئے۔

اور اگر امام کے متعلق غلطی سے دو رکعت پر سلام پھیرنے کا شبہ ہوا تو مسافر مقتدی کو امام کے ساتھ نماز ختم کر کے اگر تحقیق اور معلومات سے مسافر یا مقیم ہونا معلوم ہو گیا ہے تو مسافر ہونے کی صورت میں نماز صحیح ہو گئی، اور مقیم ہونے کی صورت میں نماز دوبارہ پڑھے۔

اور اگر تحقیق نہیں کی اور اسی شبہ کی حالت میں مسافر مقتدی نے دو رکعت پر اکتفا کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

– واختلفوا (ویأتي) المسافر (بالسنن) ان كان (في حال امن وقرار والا) بان كان في خوف وفرار (لا) يأتي بها، هو المختار، لانه ترک لعذر، تجنيس، قيل: الاسنة الفجر، الدر مع الرد: ۱۳۱/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. في ترک السنن في السفر.......... وقيل يصلي سنة الفجر خاصة...... والمختار انه ان كان حال امن و قرار يأتي بها لانها شرعت مكملات والمسافر اليه محتاج وان كان حال خوف لا ياتي بها لانه ترک بعذر، البحر الرائق: ۱۳۰/۲، باب المسافر، ط: سعيد كراچي.

(۱) (قوله وبعكسه صح فيهما) وهو اقتداء المقيم بالمسافر فهو صحيح في الوقت وبعده لان صلاة المسافر في الحالين واحدة والقعدة فرض في حقه غير فرض في حق المقتدى وبناء الضعيف على القوى جائز وقد أمّ النبي صلى الله عليه وسلم وهو مسافر اهل مكة، وقال اتموا صلاتكم فانا قوم سفر وهو جمع سافر كركب جمع راكب، ويستحب ان يقول ذلك بعد السلام كل مسافر صلى بمقيم لاحتمال ان خلفه من لا يعرف حاله ولا يتيسر له الاجتماع بالامام

مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھا

اگر مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھ کر چار رکعت کی نیت کر کے اقتداء کی، اور سلام پھیرنے پر معلوم ہوا کہ امام مسافر تھا تو اب وہ مسافر مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیر دے نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی یا دو رکعت مزید پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

= قبل ذهابه فيحكم حينئذ بفساد صلاة نفسه بناء على ظن اقامة الامام ثم افاده بسلامه على رأس الركعتين وهذا محمل ما في الفتاوىٰ اذا اقتدى بالامام لا يدرى أمسافر هو ام مقيم لا يصح لان العلم بحال الامام شرط الاداء بجماعة ، اه ، لانه شرط في الابتداء لما في المبسوط رجل صلى الظهر ، بالقوم بقرية او مصر ركعتين وهم لا يدرون امسافر هو أم مقيم فصلاتهم فاسدة سواء كانوا مقيمين ام مسافرين لان الظاهر من حال من في موضع الاقامة انه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتىٰ يتبين خلافه ، فان سألوه فاخبرهم انه مسافر جازت صلاتهم، آه وفي القنية : وان كان خارج المصر لا تفسد ويجوز الاخذ بالظاهر في مثله وانما كان قول الامام ذلك مستحبا لانه لم يتعين معرفا صحة سلامه لهم فانه ينبغي ان يتموا ثم يسألوه فتحصل المعرفة ، البحر : ۱۳۵/۲ ، باب المسافر، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱۲۹/۲ ـ ۱۳۰ ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

(رجل صلى بالقوم الظهر ركعتين في مصر او قرية وهم لا يدرون أمسافر هو أم مقيم فصلاة القوم فاسدة سواء كانوا مقيمين او مسافرين لان الظاهر من حال من كان في موضع الاقامة انه مقيم والبناء على الظاهر واجب حتىٰ يتبين خلافه ...... وان كان هذا الامام مقيما باعتبار الظاهر فسدت صلاته وصلاة جميع القوم حين سلم على رأس الركعتين وذهب فان سألوه فاخبرهم انه مسافر جازت صلاة القوم ، الخ، مبسوط للسرخسي،: ۱۶۳/۲ ، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) (صلى الفرض الرباعي ركعتين) وجوبا لقول ابن عباس: ان الله فرض على لسان نبيكم صلاة المقيم اربعا والمسافر ركعتين، الدر المختار، (قوله لقول ابن عباس ان الله فرض) لفظ الحديث على ما في الفتح عن صحيح مسلم" فرض الله الصلاة على لسان نبيكم صلى الله عليه وسلم في الحضر اربع ركعات وفي السفر ركعتين وفي الخوف ركعة ، آه، وفيه وفي حديث عائشة في الصحيحين قالت: فرضت الصلاة ركعتين ركعتين فاقرت صلاة السفر وزيد في صلاة

مسافر مقتدی نے مقیم امام کے پیچھے دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر مقتدی مسافر ہے اور امام مقیم ہے، مسافر مقتدی نے دو رکعت کے بعد ہی سلام پھیر دیا تو اس کی نماز فاسد ہوگی، کیونکہ مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے چار رکعت پڑھنا لازم تھا جب اس پر عمل نہیں کیا تو نماز فاسد ہوگی، اور اس کا اعادہ لازم ہے اگر یہ مسافر تنہا اکیلے میں اس نماز کا اعادہ کرے گا تو صرف دو رکعت پڑھے گا اور اگر مقیم امام کی اقتداء میں دوبارہ پڑھ رہا ہے تو چار رکعت پڑھے گا۔(۱)

مسافر مقیم امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

☆......اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے چار رکعت فرض والی نماز ادا کر رہا ہے تو چار

= الحضر" وفي لفظ للبخاري قالت: فرضت الصلاة ركعتين ثم هاجر النبي صلى الله عليه وسلم ففرضت اربعا وتركت صلاة السفر على الاول، شامي: ۲/۱۲۳ - ۱۲۴، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد كراچي، ولا بد من التعيين عند النية .... لفرض......... (دون) تعيين (عدد ركعاته) لحصولها ضمنا ، فلا يضر الخطأ في عددها، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۱۸- ۴۲۰، باب شروط الصلاة، بحث النية مطلب في حضور القلب والخشوع ، ط: سعيد كراچي.
اس سے معلوم ہوا کہ نیت میں عدد کی غلطی کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱) وان اقتدى مسافر بمقيم اتم اربعا وان افسده يصلي ركعتين، هندية: ۱/۱۴۲، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: حقانيه پشاور.

واما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح في الوقت ويتم (الدر المختار) (قوله فيصح في الوقت ويتم) اى سواء بقي الوقت او خرج قبل اتمامها لتغير فرضه بالتبعية لاتصال المغير بالسبب وهو الوقت، ولو افسده صلى ركعتين لزوال المغير، رد المحتار على هامش الدر المختار: ۲/۱۳۰، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

واقتداء المسافر بالمقيم جائز في الوقت ، وفي الفتاوىٰ العتابية : ويصير اربعا ، الفتاوىٰ التاتارخانية: ۲/۲۳، الفصل الثاني والعشرون في صلاة السفر، ط: ادارة القرآن كراچي.

رکعت کی نیت کرنی چاہئے، کیونکہ مسافر پربھی مقیم امام کی اقتداء کرنے کی وجہ سے چار رکعت فرض ہوجاتی ہیں، اوراس صورت میں قعدۂ اولیٰ فرض نہیں رہتا مقیم کی طرح واجب ہوجاتا ہے۔(۱)

☆......مسافر پر قصر کا حکم اس صورت میں ہے جب کہ اکیلا تن تنہا نماز پڑھ رہا ہو، یا مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔(۲)

مسافر نے غلطی سے چار رکعت کی نیت کرلی

اگر مسافر نے غلطی سے دو کی بجائے چار رکعت کی نیت کرلی، تو اس کا اعتبار نہیں لہذا وہ چار کی نیت باندھنے کے باوجود دو ہی رکعت پڑھے اور سہو سجدہ نہ کرے، اور دل ہی دل میں نیت کی تصحیح کرلے مگر زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہ کرے۔(۳)

مسافر نے مقیم امام کی اقتداء کی

☆......اگر مسافر نے مقیم امام کی اقتداء کی تو امام کی اقتداء کی وجہ سے قصر کرنا جائز نہیں ہوگا بلکہ چار رکعت والی فرض نماز کو چار رکعت ہی پڑھنا لازم ہوگا۔

(۱) وان اقتدی مسافر بمقیم اتم اربعا ھندیۃ: ۱/۱۴۲، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ط: حقانیہ پشاور، واما اقتداء المسافر بالمقیم فیصح فی الوقت ویتم، الدر المختار (قولہ فیصح فی الوقت ویتم) ای سواء بقی الوقت او خرج قبل اتمامھا لتغیر فرضہ بالتبعیۃ لاتصال المغیر بالسبب وھو الوقت، رد المحتار علی ھامش الدر المختار: ۲/۱۳۰، باب صلاۃ المسافر، ط: سعید کراچی.

واقتداء المسافر بالمقیم جائز فی الوقت وفی الفتاویٰ العتابیۃ ویصیر اربعا الفتاویٰ التاتارخانیۃ: ۲/۲۳، کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی و العشرون فی صلاۃ السفر، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

(۲) صلی الفرض الرباعی رکعتین وجوبا، الدر مع الرد: ۲/۱۲۳، باب صلاۃ المسافر، ط: سعید کراچی.

(۳) ''مسافر مقتدی نے امام کو مقیم سمجھا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

☆......اگر کسی مسافر نے مقیم امام کے پیچھے اقتداء کی اور امام کی نماز فاسد ہوگئی تو امام کے لئے تو دوبارہ چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ وہ مقیم ہے، البتہ مسافر مقتدی کے لئے دوبارہ اکیلے پڑھنے کی صورت میں صرف دو رکعت پڑھنا ضروری ہوگا چار رکعت نہیں۔(۱)

مسبوق

☆......''مسبوق'' وہ شخص ہے جو ایک رکعت یا اس سے زیادہ ہوجانے کے بعد امام کے ساتھ جماعت میں آکر شریک ہوا ہو۔(۲)

☆......مسبوق کا حکم یہ ہے کہ اس کی نماز کا جتنا حصہ امام کے ساتھ پڑھنے سے رہ گیا ہے وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد خود کھڑا ہو کر ادا کرے گا، اور یہ امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہوگا۔ جس طرح تنہا نماز

---

(۱) (واما اقتداء المسافر بالمقيم فيصح في الوقت ويتم) اى سواء بقي الوقت او خرج قبل اتمامها) لتغير فرضه بالتبعية لا تصال المغير بالسبب وهو الوقت ولو افسده صلى ركعتين لزوال المغير ، شامي: ۲/۱۳۰ ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد كراچى.

وان اقتدای مسافر بمقيم اتم اربعا وان افسده يصلي ركعتين . هندية: ۱/۱۴۲ ، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر ، ط: حقانيه پشاور ، (قوله ولو اقتدى مسافر بمقيم في الوقت صح واتم) لانه يتغير فرضه الى الاربع للتبعية...... واذا كان ا التغيير لضرورة الاقتداء فلو افسده صلى ركعتين لزواله ، البحر الرائق: ۲/۱۳۴ ،، باب المسافر ، ط: سعيد كراچى.

(۲) (المسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها. الد ر المختار: ۱/۵۹۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

المسبوق من لم يدرك الركعة الاولى مع الامام، هندية: ۱/۹۰، الباب الخامس ، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور.

وحقيقة المسبوق هو من لم يدرك اول صلاة الامام والمراد بالاول الركعة الاولىٰ، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچى.

پڑھنے والا پہلی رکعت میں ثناء ’’(سبحانک اللھم الخ) اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم‘‘ اور ’’بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم‘‘ اور سورۂ فاتحہ اور سورت ملاکر پڑھتا ہے، اور باقی رکعتوں کے شروع میں ثناء اور اعوذ باللہ نہیں پڑھتا بلکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورہ فاتحہ اور سورت یا صرف سورۂ فاتحہ پڑھتا ہے۔ اسی طرح مسبوق بھی باقی ماندہ نماز میں ایسا ہی کرے گا، اور اگر باقی ماندہ نماز میں مسبوق کو کوئی سہو ہو جائے، تو سجدہ سہو کرنا بھی لازم ہوگا، اور اگر امام کے ساتھ نماز میں رہتے ہوئے کوئی سہو ہوا ہے، تو اس کا سجدہ سہو معاف ہے۔(۱)

مسبوق باقی نماز کے لئے کس وقت کھڑا ہو؟

مسبوق اپنی باقی نماز پوری کرنے کے لئے امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے

---

(۱) اما المسبوق فله احكام كثيرة : منها انه ادرک الامام في ركعة سرية اتىٰ بالثناء بعد تكبيرة الاحرام وادركه في صلاة ركعة جهرية لا ياتي به على الصحيح مع الامام وانما يأتي به عند قضاء ما فاته وحينئذ يتعوذ ويبسمل للقراءة كالمنفرد ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۳۹، اذا فات المقتدی بعض الركعات او كلها، قبيل ” الاستخلاف في الصلاة“ ط: دار الفكر .

(والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتى يثنى ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها ، مفتاح السعادة (فيما يقضيه) اى بعد متابعته لامامه ، فلو قبلها فالاظهر الفساد ، ويقضي اول صلاته في حق قراءة ، وآخرها في حق تشهد ، فمدرک ركعة من غير فجر ياتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعى بفاتحة فقط ولايقعد قبلها، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶۔۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود، او بهما مع الامام او قبله او بعده ، ط: سعيد كراچي۔

کے بعد بھی اتنی تاخیر سے اٹھے کہ امام کے ذمہ سجدہ سہو نہ ہونا معلوم ہو جائے۔(۱)

مسبوق بقیہ نماز کیسے پڑھے

☆......مسبوق سے جو رکعتیں رہ گئی ہیں، ان کو اس طرح ادا کرے، پہلے قرأت والی رکعت پڑھے پھر اس کے بعد بغیر قرأت والی رکعت پڑھے اور ان رکعات کے مطابق قعدہ میں بھی بیٹھنا ہوگا جو امام کے ساتھ پڑھی ہیں، مثلاً ظہر کی نماز تین رکعت ہونے کے بعد وہ امام کے ساتھ شریک ہوا، تو اس کو امام کے ساتھ صرف ایک ہی رکعت ملی، اب یہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوگا، اور دوسری رکعت میں ثناء،

---

(۱) (ثم يقوم لقضاء ما سبق به)...... وينبغي ان يمكث المسبوق بقدر ما يعلم انه لا سهو عليه، مراقي الفلاح (قوله ثم يقوم لقضاء ما سبق به) اتىٰ بثم ليفيد تراخي القيام عن سلام الامام،...... قوله (بقدر ما يعلم انه لاسهو عليه وذلك بتسليم الامام الثانية على الاصح او بعدهما زبشئ قليل بناء على ما صححه في الهداية، حاشية الطحطاوي على المراقي، ۲/ ۶۳، باب سجود السهو، ط: غوثيه كراچي، و: ص: ۴۶۴، ط: قديمي كراچي.

وينبغي ان يصبر حتىٰ يفهم انه لا سهو على الامام، الدر المختار (قوله وينبغي ان يصبر الخ) اى لا يقوم بعد التسليمة أو التسليمتين بل ينتظر فراغ الامام بعدهما كما في الفيض والفتح والبحر، شامي: ۱/ ۵۹۷، باب الامامة مطلب فيما لو اتي بالركوع او السجود او بهما، ط: سعيد كراچي. (منها انه لا يقوم الى القضاء بعد التسليمتين بل ينتظر فراغ الامام كذا في البحرالرائق، ويمكث حتىٰ يقوم الامام الى تطوعه ان كان صلاة بعدها تطوع او يستدبر المحراب ان لم يكن او ينتقل عن موضعه او يمضي من الوقت مقدار ما لو كان عليه سهو لسجد، هندية: ۱/ ۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق، واللاحق، ط: حقانيه پشاور.

اعوذ باللہ، بسم اللہ، سورۂ فاتحہ اوراس کے ساتھ دوسری سورت بھی ملا کر پڑھے گا اور دونوں سجدوں سے اٹھ کر قعدہ میں بھی بیٹھے گا، اور التحیات پڑھ کر کھڑا ہوگا، اور "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے گا لیکن قعدہ نہیں کرے گا، کیونکہ یہ رکعت اس کی تیسری رکعت بنتی ہے، چوتھی رکعت میں کھڑا ہو کر صرف سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے گا اور سجدے کے بعد قعدہ میں بیٹھے گا کیونکہ یہ اس کا آخری قعدہ ہے اوراس میں التحیات، درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے گا۔(۱)

☆......اگر مسبوق کی ایک رکعت رہ گئی ہے، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر" سبحانک اللّٰھم "آخر تک پڑھے پھر "اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم" اور "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھے، پھر سورۂ فاتحہ اور "ولا الضالین" کے بعد آمین کہے پھر "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ کر کوئی سورت ملائے اسی طرح یہ رکعت آخر تک پوری کرے۔(۲)

☆......اوراگر دو رکعت رہ گئی ہیں، تو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر نماز کی پہلی دو رکعتوں کی طرح پڑھے، یعنی پہلی رکعت میں "سبحانک اللّٰھم" سے شروع کرے، اعوذ باللّٰہ، بسم اللّٰہ اور سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہہ کر کوئی سورت پڑھ کر رکوع کرے، اور دوسری رکعت میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر

---

(۱) ولو ادرک رکعة من الرباعية فعليه ان يقضي رکعة يقرأ فيها الفاتحة والسورة ويتشهد ويقضي رکعة اخرى كذلك ولا يتشهد وفي الثالثة بالخيار والقراءة افضل فكذا في الخلاصة، هندية: ۱/۱۹۱، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور.
فمدرک رکعة من غير فجر ياتي بركعتين بفاتحة و سورة و تشهد بينهما، برابعة الرباعي بفاتحة فقط، ولا يقعد قبلها، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۶-۵۹۷، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. اور "مسبوق" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔
(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

سورۂ فاتحہ پڑھے اور آمین کہے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کوئی سورت ملالے اور رکوع کر کے یہ رکعت بھی مکمل کر کے سلام پھیر دے۔(۱)

☆......اور اگر تین رکعت رہ گئی ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر "سبحانک اللّٰھم" سے شروع کرے، اعوذ باللّٰہ، بسم اللّٰہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے پھر بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملالے اور رکوع کرے، اور اس رکعت پر قعدہ کرے، اور دوسری رکعت میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، اور کوئی سورت ملائے اور رکوع کرے، اور سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے قعدہ نہ کرے، اور تیسری رکعت کے شروع میں بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، سورت نہ پڑھے اور رکوع میں چلا جائے، اور آخری قعدہ کر کے نماز پوری کرے۔(۲)

☆......اور اگر چار رکعتیں رہ گئی ہیں تو پہلی رکعت میں ثناء، تعوذ، تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے، اور بسم اللّٰہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے، اور سجدہ کے بعد کھڑا ہو جائے، پھر دوسری رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے، آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور سجدہ کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے، اور تیسری رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور رکوع میں چلا جائے اور سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے، اور چوتھی رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور آمین کہے اور رکوع کر کے نماز کو آخر تک مکمل کرے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

مسبوق بھیڑ کے وقت کیا کرے

''حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مسبوق بھی لاحق بھی

''لاحق بھی مسبوق بھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مسبوق پر سہو سجدہ کا حکم

☆......اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہوا، اور وہ آخر میں سہو سجدہ کر رہا ہے تو مسبوق کے لئے بھی امام کے ساتھ سہو سجدہ کرنا لازم ہے، خواہ یہ بھول امام سے مسبوق کے نماز میں شامل ہونے سے پہلے ہوئی ہے یا اس کے نماز میں شامل ہونے کے بعد ہوئی ہے دونوں صورتوں میں مسبوق امام کے ساتھ سہو سجدہ کرے گا البتہ مسبوق امام کے ساتھ سہو سجدہ سے پہلے دائیں طرف جو سلام پھیرا جاتا ہے وہ سلام نہیں پھیرے گا، صرف دونوں سجدوں میں شریک ہو جائے گا، سہو سجدہ کے بعد جب امام سلام پھیرے گا تو اس کے بعد مسبوق کھڑا ہو کر اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرے گا۔(۱)

☆......اگر مسبوق کو باقی ماندہ نماز ادا کرتے ہوئے سہو سجدہ واجب ہوا ہے، تو اس پر نماز کے آخر میں دوبارہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، کیونکہ مسبوق باقی ماندہ نماز ادا

(۱) (مقتدبسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة...... (و المسبوق يسجد مع امامه مطلقا) سواء كان السهو قبل الاقتداء اوبعده (قوله والمسبوق يسجد مع امامه) قيد بالسجود لانه لا يتابعه في السلام بل يسجد معه ويتشهد الخ، رد المحتار: ۸۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود كذا في المحيط ولا يشترط ان يكون مقتديا به وقت السهو، حتىٰ لو ادرك الامام بعد ما سها يلزمه ان يسجد مع الامام تبعا له، الفتاوىٰ الهندية: ۱۲۸/۱، باب سجود السهو، فصل سهو الامام يوجب عليه الخ، ط: حقانيه پشاور.

ان السجود له سببان اما ترك الواجب او سهو امامه فانه يجب عليه متابعته اذا سجد ...... فشمل ما اذا كان مقتديا به وقت السهو او لم يكن، ......ثم المسبوق انما يتابع الامام في السهو لا في السلام فيسجد معه، البحر الرائق: ۹۹/۲ـ ۱۰۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

کرتے وقت تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، اگر تنہا نماز پڑھنے والے پر سہو سجدہ لازم ہوتا ہے، تو نماز کے آخر میں وہ سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے، اسی طرح مسبوق پر بھی دوبارہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

مسبوق پر سہو سجدہ واجب ہوا

اگر کسی مسبوق نے امام کے ساتھ سہو سجدہ نہیں کیا اور اُٹھ کر اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرنے لگا، اور پھر اس میں بھی کوئی غلطی ایسی ہوگئی جس سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، تو اخیر میں ایک مرتبہ سہو سجدہ کر لینا کافی ہوگا، البتہ وہ مسبوق امام کے ساتھ سہو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔(۲)

مسبوق تشہد پورا کرے

اگر مسبوق قعدۂ اخیرہ میں شریک ہوا، اور تشہد پورا کرنے سے قبل امام نے سلام

---

(۱) (قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهوه، رد المحتار: ۲/۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.
ولو سجدمع الامام ثم سها فيما يقضى فعليه السهو ثانيا الخ، البحر الرائق: ۲/۱۰۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.
(ولو سها المسبوق فيما يقضيه سجد له) اى: لسهوه (ايضا) ولا يجزئه عنه سجوده مع الامام..... لانه منفرد فيما يقضيه، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۴۶۳، باب سجود السهو، ط: قديمى كراچى. و: ۲/۶۵، ط: غوثيه كراچى.
(۲) (قوله ولو سها فيه)..... وان كان لم يسجد مع الامام لسهوه ثم سها هو ايضا كفته سجدتان عن السهوين لان السجود لا يتكرر، رد المحتار: ۲/۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.
ولو سها امام ولم يسجد المسبوق معه وسها هو فيما يقضى يكفيه سجدتان. هندية: ۱/۱۲۹، كتاب الصلاة، الباب الثانى عشر فى سجود السهو ط: حقانيه پشاور،
ولو سها فيما يقضى ولم يسجد لسهو امامه كفاه سجدتان، البحر الرائق: ۱/۱۰۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

پھیر دیا تو مسبوق کے لئے اپنا تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا افضل ہے، لیکن اگر تشہد پورا کئے بغیر اٹھ گیا تو بھی نماز بلا کراہت صحیح ہو جائے گی، آخر میں سہو سجدہ کرنا یا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مسبوق ثناء کب پڑھے

مسبوق جس وقت امام کے ساتھ شریک ہوا، اگر اس وقت امام نے قرأت شروع نہیں کی تو مسبوق بھی ثناء پڑھے، اور اگر امام نے جہری قرأت شروع کر دی، تو اس صورت میں مسبوق نماز میں شامل ہونے کے بعد ثناء وغیرہ نہ پڑھے، بلکہ جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر باقی ماندہ نماز پڑھے، اس وقت ثناء، تعوذ اور بسم اللہ وغیرہ پڑھے۔ اور اگر سری قرأت ہے تو اس وقت بھی پڑھے، پھر جب اپنی رکعت پوری کرنے کھڑا ہو اس وقت دوبارہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) اذا ادرک الامام فی التشهد ...... او سلم الامام فی آخر الصلاة قبل ان یتم المقتدی التشهد فالمختار ان یتم التشهد کذا فی الغیاثیة و ان لم یتم اجزأه، هندیة: ۱/ ۹۰، الباب الخامس، الفصل السادس فیما یتابع الامام، ط: حقانیه پشاور، لو سلم الامام قبل ان یفرغ المقتدی من التشهد فانه یتم التشهد، الفتاویٰ القاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/ ۹۶، فصل فیمن یصح الاقتداء به و فیمن لا یصح، ط: حقانیه پشاور.

لو قام الامام قبل ان یتم المقتدی التشهد فانه یتمه ثم یقوم لان الاتیان به لا یفوت المتابعة بالکلیة وانما یوخرها، والمتابعة مع قطعه تفوته بالکلیة، فکان تأخیر احد الواجبین مع الاتیان بهما اولی من ترک احدهما بالکلیة، رد المحتار: ۱/ ۴۷۰،باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام، ط: سعید کراچی.

(۲)(ومنها) انه اذا ادرک الامام فی القراءة فی الرکعة التی یجهر فیها لا یأتی بالثناء کذا فی الخلاصة وهو الصحیح کذا فی التجنیس وهو الاصح هکذا فی الوجیز للکردری سواء کان قریبا او بعیدا او لا یسمع لصممه هکذا فی الخلاصة فاذا قام الی قضاء ما سبق یأتی بالثناء ویتعوذ للقراءة کذا فی فتاویٰ قاضیخان والخلاصة والظهیریة، وفی صلاة المخافتة یأتی به هکذا فی الخلاصة ویسکت المؤتم عن الثناء اذا جهر الامام وهو الصحیح کذا فی التاتارخانیة فی فصل ما

مسبوق سجدہ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے

اگرامام پر سجدہ سہو واجب ہوگیا تھا، اور وہ سجدہ سہو کررہا ہے تو مسبوق امام کے ساتھ سجدہ سہو کے دونوں سجدے کرے، لیکن امام کے ساتھ سہو سجدہ سے پہلے والا سلام نہ پھیرے، اگر مسبوق کو یہ بات یاد ہے کہ اس کی نماز باقی ہے اس کے باوجود امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو مسبوق کی نماز فاسد ہوجائے گی اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور اگر مسبوق نے امام کے ساتھ بھولے سے سلام پھیر دیا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ مسبوق اس وقت مقتدی ہے، اور مقتدی پر اس کی غلطی کی وجہ سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوتا۔

= یفعله المصلی فی صلاته، هندیة: ۱/۹۰ ـ ۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: رشیدیة کوئٹه.

وفی صلاة المخافتة یأتی بالثناء اذا ادرکه قائما خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۲۵، الفصل الخامس عشر فی الامامة، والاقتداء ما یتصل بمسائل الاقتداء، مسائل المسبوق، ط: امجد اکیڈمی لاهور.

(والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ یثنیٰ ویتعوذ ویقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لکراهتها، مفتاح السعادة، (فیما یقضیه) ای بعد متابعته لامامه، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود اوبهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعید کراچی.

واما المسبوق فلا یأتی به عندهما الا بعد مفارقة الامام، لانه محل قراءته، عنده یأتی به عند الشروع تبعا للثناء، ثم اذا قام الی القضاء ما سبق یأتی به عنده ایضا علی ما ذکره فی الخلاصة، بناء علی انه یثنی مرتین علی ما نقل المصنف حیث قال: والمسبوق یأتی بالثناء اذا ادرک الامام حالة المخافتة، ثم اذا قام الی قضاء ما سبق به یأتی به ایضا کذا ذکره فی الملتقط، ووجهه ان القیام الی قضاء ما سبق کتحریمة اخریٰ للخروج به من حکم الاقتداء الی حکم الانفراد، حلبی کبیر، ص: ۲۶۵، صفة الصلاة، ط: نعمانیة کوئٹه، وص: ۳۰۴، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ہاں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے سہو سجدہ واجب ہوا تو وہ مسبوق کے لئے کرنا لازم ہوگا۔(۱)

مسبوق سے فرض چھوٹ گیا

اگر مسبوق سے کسی رکعت میں کوئی فرض چھوٹ گیا، اوراس نے اس فرض کا اعادہ نہیں کیا تو نماز صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

مسبوق کب کھڑا ہو

جب امام دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد بائیں طرف کا سلام شروع

---

(۱) (قوله والمسبوق يسجد مع امامه) قيد بالسجود لانه لا يتابعه في السلام، بل يسجد معه ويتشهد فاذا سلم الامام قام الى القضاء، فان سلم فان كان عامدا فسدت والا لا، ولا سجود عليه ان سلم سهوا قبل الامام او معه، ...... (قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه والمنفرد يسجد لسهوه. رد المحتار: ۲/ ۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

ومنها انه يتابع الامام في السهو ولا يتابعه في التسليم والتكبير والتلبية فان تابعه في التسليم والتلبية فسدت، هندية: ۱/ ۹۲، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط حقانيه پشاور.

المسبوق انما يتابع الامام في السهو، لافي السلام فيسجد معه ويتشهد فاذا سلم الامام قام الى القضاء فان سلم فان كان عامدا فسدت والا فلا...... واما فيما يقضيه فهو كالمنفرد كما تقدم وعليه يفرع ما اذا سلم ساهيا فان كان قبل الامام او معه فلا سهو وان كان بعده فعليه، البحر الرائق: ۲/ ۱۰۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) (من فرائضها) التي لا تصح بدونها، الدر المختار (قوله التي لا تصح بدونها) صفة كاشفة اذ لا شئ من الفروض ما تصح الصلاة بدونه بلا عذر، شامي: ۱/ ۴۴۲، باب صفة الصلاة، مطلب قد يطلق الفرض على ما يقابلها الركن، ط: سعيد كراچي.

کرے تو مسبوق کھڑا ہو جائے، صرف دائیں طرف کا سلام پھیرنے پر کھڑا نہ ہو، کیونکہ ہوسکتا ہے کہ امام کے ذمہ سجدہ سہو ہو، اور امام نے سجدہ سہو کرنے کے لئے سلام کیا ہو، اس صورت میں کھڑے ہونے کی صورت میں امام کے ساتھ سہو سجدہ کرنے کے لئے دوبارہ لوٹنا پڑے گا، اس لئے دوسرا سلام شروع کرنے پر کھڑا ہو۔(۱)

نوٹ: مسبوق اس آدمی کو کہا جاتا ہے جس کی کچھ رکعت رہ گئی ہو، جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ شروع سے شریک نہ ہوسکا۔(۲)

مسبوق کو امام بنانا درست نہیں

''مسبوق کی اقتداء درست نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وینبغی ان یصبر حتیٰ یفهم انه لا سهو علی الامام (الدر المختار) (قوله وینبغی ان یصبر الخ) ای لا یقوم بعد التسلیمة او التسلیمتین ،بل ینتظر فراغ الامام بعد هما کما فی الفیض والفتح والبحر، رد المحتار : ۱/ ۵۹۷، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(ثم یقوم لقضاء ما سبق به) ...... وینبغی ان یمکث المسبوق بقدر ما یعلم انه لا سهو علیه ، مراقی الفلاح(قوله ثم یقوم لقضاء ما سبق به) اتی بثم لیفید تراخی القیام عن سلام الامام...... (قوله بقدر ما یعلم انه لا سهو علیه) وذلک بتسلیم الامام الثانیة علی الاصح، الخ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۲/ ۶۴، باب سجود السهو، ط: غوثیه کراچی. و: ص: ۴۶۳، ط: قدیمی کراچی.

(منها) انه لا یقوم الی القضاء بعد التسلیمتین بل ینتظر فراغ الامام کذا فی البحرا لرائق، هندیة : ۱/ ۹۱، الباب الخامس ، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: حقانیه پشاور ،خلاصة الفتاوی: ۱/ ۱۶۸ ، ما یتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق ، ط: امجد اکیڈمی لاهور.

(۲) (المسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها ، الدر المختارمع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة ، ط: سعید کراچی.

المسبوق من لم یدرک الرکعة الاولیٰ مع الامام ، هندیة: ۱/ ۹۰، کتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ، ط: حقانیه پشاور.

وحقیقة المسبوق هو من لم یدرک اول صلاة الامام والمراد بالاول الرکعة الاولیٰ ، البحر الرائق: ۱/ ۳۷۷، باب الحدث فی الصلوة، ط: سعید کراچی.

مسبوق کو خلیفہ بنایا

اگر امام نے نماز کے دوران وضوٹوٹنے کی وجہ سے مسبوق کو اپنی جگہ پر کھڑا کردیا اور خلیفہ بنادیا، تو اس کو چاہئے کہ امام کی جس قدر رکعتیں رہ گئیں تھیں، ان کو ادا کرکے کسی ''مدرک'' کو اپنی جگہ کھڑا کردے تاکہ وہ سلام پھیردے، اور یہ مسبوق پھر اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرنے میں مصروف ہوجائے۔(۱)

مسبوق کی اقتداء

کسی بھی مسبوق کی اقتداء کرکے نماز پڑھنا صحیح نہیں، خواہ امام کے ساتھ ایک رکعت میں شریک تھا یا اس سے کم میں، دونوں صورتوں میں صحیح نہیں۔(۲)

مسبوق کی اقتداء درست نہیں

مسبوق کی اقتداء درست نہیں، یعنی مسبوق جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو، اور کوئی آکر اس کے پیچھے نیت باندھ کر اقتداء کرے، اور اس کو امام بنائے، تو یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ مسبوق امام کے فارغ

---

(۱) (ولو استخلف الامام لو مسبوقا صح فلو اتم) المسبوق (صلاۃ قدم مدرکا للسلام (الدر المختار) (قوله قدم مدرکا للسلام) ای لیسلم بالقوم ،شامی: ۱/۰ ۶۱، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

ولو تقدم یبتدئ من حیث انتهی الیه الامام واذا انتهی الی السلام یقدم مدرکا یسلم بهم . هندیة: ۱/۹۶، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، فصل فی الاستخلاف، ط: حقانیه پشاور،

فلو تقدم یبتدئ من حیث انتهی الیه الامام لقیامه مقامه واذا انتهی الی السلام یقدم مدرکا یسلم بهم، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث فی الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة التالیة.

ہونے کے بعد باقی نماز ادا کرتے ہوئے کسی کا امام نہیں بن سکتا، کیونکہ وہ خود سابق امام کا مقتدی ہے، اپنی رکعت پوری کر رہا ہے، جو کسی اور امام کا مقتدی ہے وہ کسی اور مقتدی کا امام نہیں بن سکتا ہے، یہ مسئلہ احناف کے نزدیک ہے، البتہ شوافع کے نزدیک صحیح ہے۔(۱)

مسبوق کی باقی رکعتیں قرأت کے اعتبار سے

"باقی ماندہ رکعتیں" کے عنوان کو دیکھیں۔

مسبوق کی ثناء

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شامل نہیں ہوا بلکہ پہلی رکعت نکلنے کے بعد، بعد کی کسی بھی رکعت میں شامل ہوا تو اس کو مسبوق کہا جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) احد المسبوقين اذا اقتدى بالآخر قد ذكرنا في الفصل المتقدم انه لا يصح ويفسد صلاة المقتدى دون الامام ، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۶۳ ، الفصل الخامس عشر في الامامة والاقتداء ما يتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: امجد اكيڈمي لاهور.

(و المسبوق ......وهو منفرد فيما يقضيه الافي اربع لا يجوز الاقتداء به، تنوير الابصارمع الشامي: ۱/۵۹۶ ـ ۵۹۷، كتاب الصلاة ، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

انه منفرد فيما يقضى (الا في اربع مسائل) احداها انه لا يجوز اقتداء ه ولاالاقتداء به (الفتاوىٰ الهندية: ۱/۹۲ ، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ، ط: حقانيه پشاور،

انه منفرد فيما يقضى الا في اربع مسائل احداها انه لا يجوز الاقتداء والا قتداء به ، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) المسبوق من لم يدرك الركعة الاولىٰ مع الامام ، هندية: ۱/۹۰ ، كتاب الصلاة، الباب الخامس ،الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور.

وحقيقة المسبوق هو من لم يدرك اول صلاة الامام والمراد بالاول الركعة الاولىٰ ، البحر الرائق: ۱/۳۷۷، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي، (المسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها ، شامي: ۱/۵۹۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

اگر مسبوق نے جماعت میں شامل ہو کر دیکھا کہ امام بلند آواز سے قرأت نہیں کر رہا ہے تو ثناء پڑھ لے، اس صورت میں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے شروع میں دوبارہ ثناء پڑھے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے ساتھ سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے۔(۱)

اور اگر مسبوق نے نیت باندھ کر جماعت میں شامل ہونے کے بعد دیکھا کہ امام بلند آواز سے قرأت کر رہا ہے تو اس صورت میں ثناء نہ پڑھے بلکہ خاموش رہ کر دھیان سے قرأت سنے، اور امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کی پہلی رکعت میں کھڑا ہو کر ثناء پڑھے، پھر اس کے بعد اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور سورت ملا کر نماز مکمل کرے۔(۲)

مسبوق کی قرأت

☆......مسبوق (جس کی رکعت شروع میں رہ گئی ہے بعد میں جماعت میں شامل ہوا) امام کے سلام کے بعد فوت شدہ رکعتوں کو ادا کرتے وقت دو رکعت تک قرأت کرے گا، اگر شروع میں دو رکعت رہ گئی ہیں تو دو رکعتوں میں قرأت کرے اور اگر تین رکعتیں رہ گئی ہیں تو شروع کی دو رکعتوں میں قرأت کرے اور آخری رکعت میں قرأت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے، اور اگر چار رکعتیں رہ گئی ہیں تو شروع کی دو رکعتوں میں قرأت کرے اور باقی دو رکعتوں میں قرأت نہ کرے صرف سورۂ فاتحہ پر اکتفاء کرے۔(۳)

---

(۱)''مسبوق ثناء کب پڑھے''عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۳)''مسبوق''عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

☆......مسبوق جن رکعتوں کو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر ادا کرتا ہے ان میں وہ امام کے تابع نہیں بلکہ وہ اکیلے نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، اس لئے ان رکعتوں میں مسبوق کے لئے اپنی قرأت کی ترتیب میں امام کی پڑھی ہوئی سورت سے ترتیب کا لحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

مثلاً مسبوق کی دو رکعتیں رہ گئی ہیں تو مسبوق نے پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی ہے، دوسری رکعت میں اس کے بعد والی سورت پڑھے، امام کی قرأت کی ترتیب کا لحاظ رکھنے کی ضرورت نہیں، اس لئے امام نے جو سورتیں پڑھی ہیں مسبوق بقیہ رکعت میں اس سے پہلے کی سورت بھی پڑھ سکتا ہے اور بعد کی بھی، اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

☆......مسبوق جو رکعات امام کے سلام پھیرنے کے بعد پڑھتا ہے وہ قرأت کے لحاظ سے نماز کے پہلے حصہ کے حکم میں ہے اگر چہ حقیقۃً آخری حصہ ہے، اور تشہد کے اعتبار سے یہ آخر ہیں اور امام کے ساتھ جو رکعتیں اس نے پائی ہیں وہ تشہد کے اعتبار سے اول ہیں، قرأت کے اعتبار سے آخر ہیں۔(۲)

---

(۱) ویقضی اول صلاته فی حق قراءة وأخرها فی حق تشهد ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود الخ. ط: سعید کراچی.

اس لئے کہ قراءت کے مسئلہ میں چھٹی ہوئی رکعتیں ابتداء کے حکم میں ہیں اور ابتداء میں قراءت کے بارے میں کوئی ترتیب نہیں ہے۔

(۲) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) ...... (فیما یقضیه) ای بعد متابعته لامامه فلو قبلها فالاظهر الفساد ویقضی اول صلاته فی حق قراءة وآخرها فی حق تشهد ، الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعید کراچی.

☆......جہری یعنی بلند آواز سے قرأت والی نماز میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب مسبوق اپنی بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے اٹھے گا، تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہوگا، مسبوق اپنی باقی ماندہ رکعت میں تنہا نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہے، البتہ بلند آواز سے قرأت پڑھنے کی صورت میں جہر کے ادنیٰ درجہ پر عمل کرے۔(۱)

اور سری نماز میں مسبوق امام کے سلام پھیرنے کے بعد جب اپنی بقیہ نماز پوری کرے گا تو آہستہ آواز سے قرأت کرے گا۔

مسبوق کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہے

''امام کی نماز نہیں ہوئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مسبوق کے بیٹھتے ہی امام قعدۂ اولیٰ سے کھڑا ہو گیا

اگر کوئی شخص امام کے پیچھے اقتداء کر کے قعدۂ اولیٰ میں بیٹھا ہی تھا کہ امام قعدۂ اولیٰ سے کھڑا ہو گیا، تو مسبوق مقتدی تشہد پورا کر کے اٹھے، تشہد پورا کئے بغیر کھڑے ہو کر امام کی اتباع کرنا مکروہ تحریمی ہے، مگر نماز ہو جائے گی، آخری قعدے میں شریک

(۱) (ويخير المنفرد في الجهر) وهو افضل ويكتفي بأدناه (ان ادى) وفي السرية يخافت حتما على المذهب...... كمن سبق بركعة من الجمعة فقام يقضيها بخير ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۳ ـ ۵۳۴ ، (قوله كمن سبق بركعة من الجمعة الخ) اى انه اذا قام ليقضيها لا يلزمه المخافتة بل له ان يجهر فيها ليوافق القضاء الاداء مع انه قضاها في وقت المخافتة، ..... وبهذا التقرير ظهر وجه اقتصاره على الجمعة وان كان الحكم كذالك لو سبق بركعة من العشاء ونحوه لان المقصود اثبات الجهر في القضاء في وقت المخافتة لا مطلقا ، شامي: ۱/ ۵۳۴ ، فصل في القراءة ، ط: سعيد كراچي.

والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما الخ، ط: سعيد كراچي.

ہونے والے کا بھی یہی حکم ہے، کہ اس کا تشہد پورا ہونے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا تو تشہد پورا کر کے کھڑا ہو۔(۱)

مسبوق مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرے

دو آدمی ایک ساتھ جماعت میں شریک ہوئے، اور کچھ رکعتیں نکل چکی ہیں، امام کے سلام کے بعد جب کھڑے ہو کر اپنی بقیہ نماز ادا کر رہے تھے تو رکعتوں کی تعداد میں شک ہوا کہ کتنی رکعتیں فوت ہوئی ہیں، تو اس نے اپنے ساتھی کو دیکھ کر اس کے مانند نماز پڑھ کر اپنی نماز پوری کی تو نماز صحیح ہوگئی ہے، دہرانے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں اگر اس نے ساتھی کو امام بنالیا تھا مثلاً جب وہ رکوع کر رہا تھا تو یہ بھی رکوع کر رہا تھا اور جب وہ سجدہ کر رہا تھا تو یہ بھی سجدہ کر رہا تھا تو نماز نہیں ہوئی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) اذا ادرک الامام فی التشهد وقام الامام قبل ان يتم المقتدی او سلم الامام فی آخر الصلاة قبل ان يتم المقتدی التشهد فالمختار ان يتم التشهد كذا فی الغياثية وان لم يتم اجزاه هندية: ۱/۹۰، الباب الخامس، الفصل السادس فيما يتابع الامام، ط: حقانيه پشاور.

اذا قام الامام الى الثالثة قبل ان يفرغ المقتدی من التشهد فان المقتدی يتم التشهد ثم يقوم وكذا لو سلم الامام قبل ان يفرغ المقتدی من التشهد فانه يتم التشهد، الفتاویٰ الخانية علی هامش الهندية: ۱/۹٦، فصل فيمن يصح الاقتداء به وفيمن لا يصح، ط: حقانيه پشاور.

(قوله وهذا فی غير المؤتم) ...... كمن ادرک الامام فی القعدة الاولیٰ فقعد معه فقام الامام قبل شروع المسبوق فی التشهد فانه يتشهد تبعا لتشهد امامه، شامی: ۲/۸۴-۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

(۲) (والمسبوق...... وهو منفرد فيما يقضيه...... الا فی اربع...... لا يجوز الاقتداء به)...... نعم لو نسی احد المسبوقين يقضی ملاحظا للآخر بلا اقتداء صح (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹٦-۵۹۷

(قوله نعم لو نسی الخ) حاصله انه لو اقتدى اثنان معا بامام قد صلی بعض صلاته فلما قاما الی القضاء نسی احدهما عدد ما سبق به فقضی ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح، شامی: ۱/۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتیٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعيد كراچی.

مسبوق نے امام کے پیچھے درود شریف اور دعا پڑھ لی

اگر مسبوق (جس کی کچھ رکعت رہ گئیں تھیں) نے امام کے پیچھے قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھ کر درود شریف اور دعائے ماثورہ وغیرہ بھی پڑھ لی تو اس پر بعد میں سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔

نوٹ: اگر مقتدی نے امام کے پیچھے کوئی ایسا کام کرلیا جس کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، تو مقتدی پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی مخالفت کر کے سہو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔(۱)

مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا

☆......جس آدمی کی کچھ رکعتیں نکل چکی ہیں اس کو "مسبوق" کہتے ہیں، اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ ایک سلام پھیر دیا، یاد آنے پر دوسرا سلام

=انه منفرد فيما يقضي (الا في اربع مسائل) احدها انه لايجوز اقتداء ه ولا الاقتداء به فلو اقتدى مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدى قرأ او لم يقرأ دون الامام كذا في البحر الرائق، ولو نسي احد المسبوقين المتساويين كمية ما عليه فقضي ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح، هندية: ۱/۹۲، الباب الخامس، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: حقانيه پشاور.

وحقيقة المسبوق هو...... وله احكام كثيرة فمنها انه منفرد فيما يقضي الا في اربع مسائل احداها انه لا يجوز اقتدائه ولابه ولا قتداء به لانه بان تحريمة فلو اقتدى مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدى قرأ او لم يقرأ دون الامام......... ولونسي احد المسبوقين المتساويين كمية ما عليه فقضي ملاحظا للآخر بلا اقتداء به صح، البحر الرائق: ۱/۳۷۷-۳۷۸، كتاب الصلوة، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۲۲۱، ط: رشيدية كوئته.

(۱) (ومقتد بسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة (لا سهوه) اصلا. الدر مع الرد: ۲/۸۲، (قوله لا بسهوه اصلا) قيل لافائدة لقوله اصلا، وليس بشئي، بل هو تاكيد لنفي الوجوب لان معناه لا قبل السلام للزوم مخالفة الامام ولا بعده لخروجه من الصلاة بسلام الامام لانه سلام عمد ممن لا سهو عليه، الخ شامي: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

نہیں کیا، تو مسبوق اٹھ کر اپنی باقی ماندہ رکعات پوری کرسکتا ہے، اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ دونوں سلام پھیر دیئے اور سلام پھیرنے کے بعد کسی سے بات چیت نہیں کی، اور قبلہ رخ بیٹھا رہا، یاد آیا تو فوراً کھڑے ہوکر نیت باندھے بغیر باقی ماندہ نماز پڑھ لے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

☆......اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، اور اس کو یاد نہیں رہا، دوسروں کے بتلانے پر اور یاد دلانے پر فوراً کھڑا ہو گیا، اپنی یاد سے کام نہیں لیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔

ایسی صورت میں نماز صحیح ہونے کی صورت یہ ہے کہ بتلانے اور یاد دلانے پر اپنی یادداشت پر زور ڈال کر اپنی رائے کے مطابق اٹھ کر نماز پوری کر کے سہو سجدہ کر لے تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

(۱،۲) [تنبیہ] .... فان سلم فان كان عامدا فسدت وإلا لا ، ولا سجود عليه ان سلم سهوا قبل الامام او معه وان سلم بعده لزمه لكونه منفرداً حينئذ ، "بحر" واراد بالمعية المقارنة وهو نادر الوقوع كما في شرح المنية وفيه : ولو سلم على ظن ان عليه ان يسلم فهو سلام عمد يمنع البناء، شامي: ۲/ ۸۲ـ ۸۳، باب سجود السهو ،ط: سعيد كراچي.

ولو سلم ساهيا ان بعد امامه لزمه السهو والا لا، الدر المختار (قوله ولو سلم ساهيا) قيد به لانه لو سلم مع الامام على ظن ان عليه السلام معه فهو سلام عمد فتفسد كما في البحر عن الظهيرية (قوله لزمه السهو) لانه منفرد في هذه الحالة،(قوله والا لا) اى وان سلم معه او قبله لا يلزمه لانه مقتد في هاتين الحالتين ، الخ، شامي: ۱/ ۵۹۹، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

(۳) حتىٰ لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت بل يمكث ساعة ثم يتقدم برايه قهستاني معزيا للزاهدى، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التى لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي.

☆......مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا، اگر وہ مسبوق دوسرے کے بتلانے سے اور یاد دلانے سے کچھ دیر کے بعد اٹھا اور خود بھی اس کو یاد دلانے سے یاد آ گیا، اور اسی بناء پر وہ اٹھا، تو باقی ماندہ نماز پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرنے سے نماز ہو جائے گی، اور ایسی حالت میں ایسا ہی کرنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص بتلا دے اور یاد دلا دے تو خود یاد کر کے اپنی یاد پر اس فعل کو کرے تا کہ نماز میں کچھ خلل نہ ہو۔(۱)

☆......اور اگر مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد بات چیت کی تو نماز فاسد ہو گئی اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہو گا۔(۲)

☆......اگر مسبوق نے بھولے سے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد کسی سے بات چیت نہیں کی، البتہ عربی میں دعا مانگ لی، پھر یاد آنے پر کھڑا ہو کر باقی نماز پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کیا تو نماز ہو جائے گی۔

اور اگر عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں دعا کی تو نماز فاسد ہو جائے گی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہو گا۔(۳)

☆......اگر مسبوق نے غلطی سے ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، تو اگر امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے سلام پھیرا ہے تو سجدہ سہو لازم ہے، اس لئے کہ اس نے امام کے سلام کے بعد خود انفرادی طور پر سلام پھیرا ہے، اور اگر امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرا ہے تو سجدہ سہو لازم نہیں ہو گا کیونکہ یہ مقتدی ہے، اور مقتدی پر اس کی غلطی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة

(۲) (وان سلم عامدا) مریدا (للقطع) لان مجرد نیة تغییر المشروع لا تبطله ولا تعتبر مع سلام غیر مستحق وهو ذكر فیسجد للسهو لبقاء حرمة الصلاة (ما لم یتحول عن القبلة او یتكلم) لابطالهما التحریمة، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۷۲، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی. وانظر الی الحاشیة السابقة،رقم ۱ .

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة

کی وجہ سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا۔(۱)

مسبوق نے امام کے ساتھ سہو سجدہ نہیں کیا

''مسبوق پر سہو سجدہ واجب ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مسبوق نے قعدہ نہیں کیا

اگر کسی کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی، اور دو رکعت نہیں ملیں پھر اس نے امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد باقی ماندہ دو رکعت اس طرح پڑھیں کہ درمیان والا قعدہ نہیں کیا یعنی امام کے سلام کے بعد مزید ایک رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ نہیں کیا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، اگر سہو سجدہ کر لیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

مستحب ترک ہو جائے

اگر نماز میں مستحبات میں سے کوئی مستحب ترک ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد)........... (فیما یقضیه) ....
ویقضی اول صلاته فی حق قراءة وآخرها فی حق تشهد ، فمدرک رکعة من غیر فجر یأتی برکعتین بفاتحة وسورة وتشهد بینهما ،الدر المختار: ۱/ ۵۹۶ ـ ۵۹۷ (قوله وتشهد بینهما) قال فی شرح المنیة ولو لم یقعد جاز استحسانا لا قیاسا ولم یلزمه سجود السهو لکون الرکعة اولیٰ من وجه ، شامی: ۱/ ۵۹۷، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما مع الامام الخ،ط: سعید کراچی.
(قوله ولو لم یقعد جاز) المراد بالجواز الصحة بلا اثم نظراً لکون الرکعة التی صلاها اولیٰ من وجه لا اصل الصحة اذ هی قیاس ایضا اذا التشهد واجب ولا الحل بلا کراهة اصلا اذ هی متحققة ثم ظهر ان المراد انه ترک القعود بینهما اصلا لا التشهد فقط فالقیاس الفساد عندهما لانه هو القعود الاخیر ، تقریرات الرافعی علی حاشیة ابن عابدین: ۱/ ۷۷،ط:سعید.

بلکہ صحیح ہو جاتی ہے، البتہ جان بوجھ کر مستحبات کو چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

مستحب نمازیں

(۱) وتر کے بعد دو رکعت۔(۲)

---

(۱)(ولها آداب) تركه لا يوجب اساءة ولا عتاباكترك سنة الزوائد لكن فعله افضل ، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، (قوله كترك سنة الزوائد هي السنن الغير المؤكدة ، شامي: ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص:۲۷۷، فصل من ادابها، ط: قديمي كراچي، والنفل ومنه المندوب يثاب فاعله ولا يسئي تاركه، قيل وهو دون سنن الزوائد ،......... ولذا جعلوا قسما رابعاً وجعلوا منه المندوب والمستحب وهو ما ورد به دليل ندب يخصه كما في التحرير، الخ، شامي: ۱/۱۰۳، اركان الوضو اربعة، مطلب في السنة وتعريفها ، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۲۵۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ،مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه ، ط: سعيد كراچي.

(۲)عن ابي امامة (رضي الله عنه) ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما اذا زلزلت الارض وقل يا ايها الكافرون، مسند امام احمد بن حنبل : ۵/۲۶۰، ط: المكتب الاسلامي

عن ام سلمة: ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي ركعتين خفيفتين بعد الوتر ، زاد المحاملي، وهو جالس، سنن الدار قطني: ۲/۲۳، (۱٦٦٦) كتاب الوتر ، باب في الركعتين بعد الوتر ، ط: دار الفكر بيروت. ۱۴۱۴ھ ۱۹۹۴ء.

عن عائشة رضي الله عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركع ركعتين بعد الوتر قرأ فيهما وهو جالس فلما اراد ان يركع قام فركع.

ايضا: عن انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الركعتين بعد الوتر، (الرحمن والواقعة)، شرح معاني الآثار : ۱/۳۴۴(رقم: ۱۹۶۴ـ۱۹۶۵) كتاب الصلاة ، باب التطوع بعد الوتر ، ط: قديمي كراچي.

عن ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان هذا السهر جهد وثقل ، فاذا اوتر احدكم فليركع ركعتين ، فان قام من الليل والا كانتا له ، ويقال هذا السفر وانا اقول: السهر، سنن الدارمي: ۱/۳۱۲، كتاب الصلاة باب في الركعتين بعد الوتر، رقم: ۱۶۰۲ ، ط: دار المحاسن القاهرة،

عن ام سلمة (رضي الله عنها) ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي بعد الوتر ركعتين خفيفتين، وهو جالس، سنن ابن ماجه: ۱/۸۳، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الركعتين بعد الوتر جالسا ، ط: قديمي كراچي.

(۲) وضو کے بعد دو رکعت (۱) اگر مکروہ وقت نہیں (۳) سفر کے لئے نکلنے سے پہلے دو رکعت (۴) استخارہ کی دو رکعت نماز (۵) حاجت کی دو رکعت (۶) اوابین کی چھ رکعات (۷) صلوۃ التسبیح کی چار رکعات (۸) توبہ کی دو رکعت (۹) قتل سے پہلے دو رکعت۔ (۱۰) تحیۃ المسجد کی دو رکعت (۲)

مسجد بند کرنا

مسجد بند کرنا مکروہ ہے بلکہ مسجد کا دروازہ ۲۴ گھنٹے کھلا رہنا چاہئے، لیکن اگر ۲۴ گھنٹے دروازہ کھلا رہنے کی صورت میں مسجد کا سامان چوری ہو جانے کا اندیشہ ہے، تو نماز کے اوقات کے علاوہ باقی اوقات کے لئے دروازہ بند کرنا جائز ہوگا۔

اور ایسی حالت میں دروازہ بند کرنے کے لئے کمیٹی یا محلہ والوں کی رائے سے وقت مقرر کرنا مناسب ہوگا۔ (۳)

---

(۱) عن عقبة بن عامر (مرفوعا) ما من مسلم يتوضأ فيحسن الوضوء ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة، مسلم: ۱۲۲/۱، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ط: قديمي كراچي. ابو داود: ۲۳/۱، باب ما يقول الرجل اذا توضأ، ط: مير محمد.

(۲) عن ابي قتادة السلمي رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين قبل ان يجلس، بخاری: ۶۳/۱، قبيل، باب الحدث في المسجد، ط: قديمي كراچي. مسلم: ۲۴۸/۱، باب استحباب الركعتين في المسجد، ط: قديمي كراچي.

(۳) وكما كره (غلق باب المسجد) الا لخوف على متاعه به يفتى (الدر المختار) (قوله الا لخوف على متاعه) هذا اولى من التقييد بزماننا لان المدار على خوف الضرر فان ثبت في زماننا في جميع الاوقات ثبت كذلك الا في أوقات الصلاة او لا فلا او في بعضها ففي بعضها كذا في الفتح، وفي العناية: ...... والتدبر في الغلق لاهل المحلة فانهم اذا اجتمعوا على رجل وجعلوه متوليا بغير امر القاضي يكون متوليا، رد المحتار: ۶۵۶/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي.

كره غلق باب المسجد وقيل لا بأس بغلق المسجد في غير اوان الصلاة صيانة لمتاع المسجد هنديه: ۱۰۹/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني (فصل) كره غلق باب المسجد

مسجد دور ہونے کی وجہ سے جماعت ترک کرنا

☆......اگر مسجد ایک میل یا اس سے زیادہ دور ہے تو جماعت ترک کرنا گناہ نہیں ہوگا کیونکہ اگر پانی ایک میل دور ہو تو وضو کے لئے وہاں تک جانا ضروری نہیں، تیمم کرنا درست ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ایک میل چلنے میں حرج ہے، اور حرج کی وجہ سے جماعت ساقط ہو جائے گی۔(۱)

☆......عام شہر اور قصبات میں عام طور پر محلّہ کی جو مقدار ہوتی ہے، اگر مسجد اس مقدار سے زیادہ فاصلہ پر ہے تو وہاں جماعت کے لئے جانا واجب نہیں، سواری ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں میں حکم برابر ہے۔(۲)

= ط: حقانیہ پشاور.

(قوله وغلق باب المسجد) لانه يشبه المنع من الصلوة قال تعالىٰ ومن اظلم ممن منع مساجد الله ان يذكر فيها اسمه، والاغلاق يشبه المنع فيكره قال في الهدايه وقيل لا باس به اذا خيف على متاع المسجد اه وهو احسن من التقييد بزماننا كما في عبارة بعضهم فالمدار على خشية الضرر على المسجد فان ثبت في زماننا في جميع الاوقات ثبت كذلك الا في اوقات الصلاة..... وفي العناية: والتدبير في الغلق لاهل المحلة فانهم اذا اجتمعوا على رجل وجعلوه متوليا بغير امر القاضي يكون متوليا، البحر الرائق: ۲/۳۳-۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، فصل لما فرغ من بيان الكراهة ، ط: سعيد كراچي.

(۱)(فتسن او تجب) ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة (على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة با لجماعة من غير حرج، الدر المختار(قوله من غير حرج) قيد لكونها سنة مؤكدة او واجبة ، فبالحرج يرتفع الاثم ويرخص في تركها ولكنه يفوته الافضل الخ، شامي: ۱/۵۵۴، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة، في المساجد ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ولو فاتته ندب طلبها) فلا يجب عليه الطلب في المساجد بلاخلاف بين اصحابنا ، بل ان اتى مسجداً للجماعة آخر فحسن ، وان صلى في مسجد حيه منفرداً فحسن ، وذكر القدوري يجمع باهله ويصلي بهم ،يعني وينال ثواب الجماعة ، كذا في الفتح، واعترض الشرنبلالي بان هذا ينافي وجوب الجماعة واجاب بان الوجوب عند عدم الحرج وفي تتبعها في الاماكن القاصية حرج لا يخفى الخ، شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة ،في المسجد ، ط: سعيد كراچي.

مسجد دور ہے

اگر ایک میل کے اندر اندر مسجد ہے تو اس صورت میں مسجد جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، مگر جن کو کوئی عذر ہو جیسا کہ بیماری یا بارش یا سخت سردی ہے یا باہر دشمن کی طرف سے حملہ ہونے کا خطرہ ہے تو ان صورتوں میں جماعت ترک کرنا درست ہے۔(۱)

مسجد سے باہر جماعت میں شامل ہونا

مسجد وہ ہے جو وقف ہے، اور جو وقف نہیں وہ مسجد نہیں، مسجد سے باہر کے حصے میں جماعت کی نماز میں شامل ہونے سے جماعت کا ثواب تو ملے گا، مگر مسجد کا ثواب نہیں ملے گا، کسی جگہ پر باقاعدہ مسجد بنائے بغیر صرف نماز پڑھنے کی اجازت دینے سے وہ جگہ مسجد نہیں ہوتی، اور مسجد سے باہر جماعت کرنے کی صورت میں ۲۷ نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب اس کے علاوہ ہے۔(۲)

---

(۱) وفي البدائع: تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج.............. وتسقط الجماعة بالاعذار حتىٰ لا تجب على المريض والمقعد والزمن .... والصحيح انها تسقط بالمطر والطين والبرد الشديد والظلمة الشديدة...... او كان اذا خرج يخاف ان يحبسه غريمه في الدين، الخ، هندية: ۸۲/۱۔۸۳، الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۵۵۴/۱، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ط: سعيد كراچي. كتاب الفقه عل المذاهب الاربعة: ۴۲۸/۱، الاعذار التي تسقط بها الجماعة، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۲) امداد الاحكام: ۴۴۷/۱، فصل في احكام المسجد و آدابه، ، مسجد میں نماز کی فضیلت وارد اس وقت ہے جبکہ مسجد وقف ہو، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ.(۱)

مسجد کی اذان واقامت

گھر میں تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے محلّہ کی مسجد کی اذان اور اقامت کافی ہے،(۲) تاہم مردوں کے لئے اذان اور اقامت کہنا بہتر ہے، البتہ عورتوں کے لئے اذان اور اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) الاذکار للنووی، ص: ۴۸ باب ما یقوله عند دخول المسجد والخروج منه، رقم: ۸۱، ۸۵، ط: دار البشائر، دمشق

(۲) (وکره ترکهما) معا (لمسافر) ولو منفردا (وکذا ترکها) لا ترکه لحضور الرفقة (بخلاف مصل) ولو بجماعة (فی بیته بمصر) او قریة لها مسجد، فلا یکره ترکهما اذ اذان الحی یکفیه، الدر مع الرد: ۱/۳۹۴، ۳۹۵، (قوله اذ اذان الحی یکفیه) لان اذان المحلة واقامتها کاذانه واقامته لان المؤذن نائب اهل المصر کلهم کما یشیر الیه ابن مسعود حین صلی بعلقمة والاسود بغیر اذان ولا اقامة حیث قال: اذان الحی یکفینا، وممن رواه سبط ابن الجوزی فتح، ای فیکون قد صلی بهما حکما، الخ، شامی: ۱/۳۹۵، باب الاذان، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب فی اذانه، ط: سعید کراچی. و: ۱/۳۸۴، قوله للفرائض الخمس، ط: سعید کراچی.

(۳) (وکرها) ای الاذان والاقامة (للنساء) لما روی عن ابن عمر من کراهتهما لهن، مراقی الفلاح، (قوله وکرها للنساء) اعلم ان الاذان والاقامة من سنن الجماعة المستحبة، فلا یند بان لجماعة النساء والعبید، والعراة لان جماعتهم غیر مشروعة کما فی البحر، وکذا جماعة المعذورین یوم الجماعة للظهر فی المصر فان اداء ه بهما مکروه، کما فی الحلبی، (قوله من کراهتهما لهن) لان مبنی حالهن علی الستر ورفع صوتهن حرام، والغالب ان الاقامة تکون برفع صوت الا انه اقل من صوت الاذان، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۹۵، باب الاذان، ط: قدیمی کراچی.

ولا یسن ذلک فیما تصلیه النساء اداء وقضاء ولو جماعة، الدر مع الرد: ۱/۳۹۱، (قوله ولا یسن ذلک) ای الاذان والاقامة وافرد الضمیر علی تاویل المذکور، ح، واراد بنفی السنية

مسجد کی بالائی منزل میں جماعت کرنا

بلا عذر مسجد کی نچلی منزل کو چھوڑ کر بالائی منزل میں جماعت کرنا مسجد کی اصل وضع اور امت کے متوارث تعامل کے خلاف ہے، اور نچلی منزل کا جماعت سے خالی رہنا مسجد کے احترام کے خلاف ہے، البتہ اگر عذر ہو تو بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا

مسجد کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور نچلی منزل میں جگہ ہوتے ہوئے اوپر کی منزل میں جماعت سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

مسجد کے بالائی حصے میں نماز پڑھنا

اگر مسجد میں جماعت کے دوران نیچے کی منزل بھر گئی ہے تو بالائی منزل میں صف بنا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

= الکراهة فی المواضع الثلاثة المذکورة کما یعلم من الامداد، (قوله ولو جماعة) اخذه من قوله الفتح، لان عائشة امتهن بغیر اذان ولا اقامة حین کانت جماعتهن مشروعة، شامی: ۱/۳۹۱، باب الاذان، مطلب فی اذان الجوق، ط: سعید کراچی.

(۱) قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم علمنا سنن الهدی وان من سنن الهدی الصلاة فی المسجد الذی یؤذن فیه، مشکوة، ص: ۹۶، باب الجماعة، الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی.

(۲) الصعود علی سطح کل مسجد مکروه ولهذا اذا اشتد الحر یکره ان یصلوا بالجماعة فوقه الااذا ضاق المسجد فحینئذ لا یکره الصعود علی سطحه للضرورة کذا فی الغرائب، هندیة: ۵/۳۲۲، کتاب الکراهیة، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلة الخ، ط: رشیدیة کوئٹه.

(قوله لانه مسجد) علة لکراهة ما ذکر فوقه قال الزیلعی: ولهذا یصح اقتداء من علی سطح المسجد بمن فیه اذا لم یتقدم علی الامام ولا یبطل الاعتکاف بالصعود الیه، ولا یحل للجنب والحائض والنفساء الوقوف علیه ولو حلف لا یدخل هذه الدار فوقف علی سطحها یحنث، شامی: ۱/۶۵۶، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید کراچی.

اور اگر نیچے کی منزل نہیں بھری ہے تو بالائی منزل میں صف بنانا مناسب نہیں۔

البتہ انفرادی طور پر نماز پڑھنے کے لئے کوئی پابندی نہیں، انفرادی نماز کسی بھی منزل میں پڑھنا درست ہے۔(۱)

مسجد کے صحن میں جماعت کرنا

جہاں تک زمین مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے وقف کی گئی ہے وہ سب فضیلت میں برابر ہے، اگر صحن بھی مسجد ہے تو گرمیوں کے زمانہ میں صحن میں جماعت کرنا درست ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، کیونکہ مسجد کے اندرونی حصے اور مسجد کے صحن میں کوئی فرق نہیں ہے۔(۲)

مسجد میں جگہ خاص کرنا

کسی بھی شخص کے لئے مسجد میں اپنے لئے بلاعذر کسی خاص جگہ کو مخصوص کر لینا کہ ہمیشہ اسی جگہ پر نماز پڑھے، یہ بھی مکروہ ہے، ہاں اگر کسی عذر کی بنا پر ایسا کرے گا

---

(۱) وسطح المسجد له حكم المسجد فهو كاقتدائه في جوف المسجد اذا كان لا يشتبه عليه حال الامام، رد المحتار: ۱/۵۸۷، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ولو قام على سطح المسجد واقتدى بامام في المسجد ان كان للسطح باب في المسجد ولا يشتبه عليه حال الامام يصح الاقتداء ...... وان لم يكن له باب في المسجد لكن لا يشتبه عليه حال الامام صح الاقتداء ايضا، هندية: ۱/۸۸، الباب الخامس، الفصل الرابع، ط: حقانيه پشاور، وانظر الى الحاشية رقم۲ في الصفحة السابقة.

(۲) وفناء المسجدله حكم المسجد حتىٰ لو قام في فناء المسجد واقتدى بالامام صح اقتداءه، هندية: ۱/۱۰۹، الباب السابع، فصل كره غلق باب المسجد، ط:حقانيه پشاور، حلبي كبير، ص: ۶۱۴، فصل في احكام المسجد، الثالث في مسائل متفرقة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۰۹، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه. شرح الحموى على الاشباه والنظائر: ۱/۴۳۴، باب فناء المسجد له حكم المسجد، ط: ادارةالقرآن كراچي.

تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

مسجد میں جماعت کے بعد منفرد کے لئے اقامت کہنا

مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ہونے کے بعد منفرد کے لئے تنہا نماز پڑھتے ہوئے اقامت کہنا مکروہ ہے۔(۲)

مسجد میں جماعت نہ ملی

اگرایک مسجد میں جماعت ہوچکی ہے اوردوسری مسجد میں جماعت ملنے کی امید ہے تو دوسری مسجد میں جاکر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے، سابقہ زمانے میں امت کے بڑے بڑے لوگ ایسا ہی کیا کرتے تھے یعنی اگرایک مسجد میں جماعت ہوچکی ہے تو دوسری مسجد میں جماعت کی تلاش میں نکل جاتے تھے۔(۳)

---

(۱)ویحرم فیہ السوال ، ویکرہ الاعطاء مطلقا.......... وتخصیص مکان لنفسه ولیس له ازعاج غیرہ منه، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۹ - ۶۶۲، (قوله وتخصیص مکان لنفسه) لانه یخل بالخشوع ، کذا فی القنیة: ای لانه اذا اعتادہ ثم صلی فی غیرہ یبقی باله مشغولا بالاول ،بخلاف ما اذا لم یألف مکانا معینا(قوله ولیس له الخ) قال فی القنیة: له فی المسجد موضع معین یواظب علیه وقد شغله غیرہ ، قال الاوزاعی، له ان یزعجه ، ولیس له ذلک عندنا ، آہ، ای لا ن المسجد لیس ملکا لاحد ، بحر عن النهایة قلت: وینبغی تقییدہ بما اذا لم یقم عنه علی نیة العود بلا مهلة، کما لو قام للوضوء مثلا ولا سیمااذا وضع فیه ثوبه لتحقق سبق یدہ تامل، شامی: ۱/ ۶۶۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیها، مطلب فی افضل المساجد ، ط: سعید کراچی.

(۲) (وکرہ ترکهما) معا(لمسافر) ولو منفردا(وکذا ترکها) لا ترکه لحضور الرفقة (بخلاف مصل) ولو بجماعة(فی بیته بمصر) او قریة لها مسجد ، فلا یکرہ ترکهما اذ اذان الحی یکفیه (او)مصل(فی مسجد بعد صلاة جماعة فیه) بل یکرہ فعلهما، الدر المختار، شامی: ۱/ ۳۹۴- ۳۹۵، باب الاذان ، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب فی اذانه ، ط: سعید کراچی.

(۳) واذا فاته الجماعة لا یجب علیه الطلب فی مسجد آخر بلا خلاف بین اصحابنا لکن ان اتی مسجداً آخر لیصلی بهم مع الجماعة، فحسن، هندیة: ۱/ ۸۲، الباب الخامس الفصل الاول فی

مسجد میں جماعت ہوگئی

اگر مسجد میں جماعت کی نماز ہوگئی، یا کسی شرعی عذر کی وجہ سے مسجد میں جانہ سکے تو گھر میں بیوی، والدہ، بہن وغیرہ کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، اگر ایک عورت ہے تو بھی امام کے پیچھے کھڑی ہوگی، اگر امام کے برابر میں کھڑی ہوگئی توامام کی نماز نہیں ہوگی، جب امام کی نماز نہیں ہوگی تو مقتدی کی بھی نماز نہیں ہوگی۔(۱)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ

= الجماعة، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، واذا فاتته لا يجب عليه الطلب في المساجد بلا خلاف بين اصحابنا بل ان اتي مسجداً للجماعة آخر فحسن. البحر الرائق: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

( ) عن عبد الله بن مسعود قال لقد رايتنا و ما يتخلف عن الصلاة الا منافق قد علم نفاقه او مريض، ان [illegible] المريض ليمشي بين رجلين حتىٰ ياتي الصلوة ......، ولو انكم صليتم في بيوتكم [illegible] يصلي ه[illegible] المتخلف في بيته لتركتم سنة نبيكم ولو تركتم سنة نبيكم لضللتم الخ، مشكوة، ص ۹۶-۹[illegible]، باب الجماعة وفضلها، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي.

(قوله ولو فاتته ندب طلبها) فلا تجب عليه الطلب في المساجد بلاخلاف بين اصحابنا...... وذكر القدوري، يجمع باهله ويصلي بهم، يعني وينال ثواب الجماعة كذا في الفتح، شامي: ۱/۵۵۵، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

اما الواحدة فتتاخر (محاذيا) اي مساويا (ليمين امامه) على المذهب، الدر المختار (قوله اما الواحدة فتتاخر) فلو كان معه رجل ايضا يقيمه عن يمينه والمراءة خلفهما، ولو رجلان يقيمهما خلفه والمرأة خلفهما وتأخر الواحدة محله اذا اقتدت برجل لابامرأة مثلها، شامي: ۱/۵۶۲، باب الامامة، مطلب الاقتداء بشافعي ونحوه، هل يكره ام لا، ط: سعيد كراچي.

رَحْمَتِکَ، نَوَیْتُ سُنَّةَالْاِعْتِکَافِ مَادُمْتُ فِیْ هٰذَاالْمَسْجِدِ.(۱)

مسجدوں کوآباد کریں

اگرکسی شہر یاعلاقے میں ایک سے زائد مساجد ہیں توتمام مساجدکوآباد کرنے کی کوشش کریں، اورتھوڑے تھوڑے نمازی سب مسجدوں میں نماز پڑھیں۔اگرکسی وجہ سے

---

(۱) رویناه عن ابی حمید او ابی اسید رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذا دخل احدکم المسجد ، فلیسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم لیقل اللّٰهم افتح لی ابواب رحمتک الخ، رقم : ۸۱، ....رویناه فی "کتاب ابن السنی، عن انس رضی الله عنه قال : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل المسجد قال: بسم الله اللّٰهم صلی علی محمد الخ، رقم :۸۳، الاذکار للنووی ، ص: ۳۸، باب ما یقوله عند دخول المسجد والخروج منه، ط: دار البشائر دمشق.

وینبغی للجالس فی المسجد ان ینوی الاعتکاف ، فانه یصح اعتکافه عندنا ولو لم یمکث الا لحظة بل قال بعض اصحابنا: یصح اعتکاف من دخل المسجد مارا ، ولم یمکث فینبغی للمار ایضا ان ینوی الاعتکاف لتحصل فضیلته عند هذا القائل ،والافضل ان یقف لحظة ثم یمر، الاذکار للنووی، ص: ۵۰، فصل الاعتکاف وتحیة المسجد، ط: دار البشائر دمشق.

عن فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا دخل المسجد یقول: بسم الله والسلام علی رسول الله، اللّٰهم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج قال: بسم الله والسلام علی رسول الله، اللّٰهم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک، سنن ابن ماجه، ص: ۵۶، باب الدعاء عند دخول المسجد ، ط: قدیمی کراچی.

تمام مساجد میں نماز پڑھنا مشکل ہے تو جیسا موقع ہو ویسا ہی کریں۔(۱)

مسجدیں دو ہیں

اگر قریب قریب دو مسجدیں ہیں اور دونوں اہل حق کی ہیں تو اس صورت میں جو زیادہ قریب ہے اس میں نماز پڑھنی چاہئے کیونکہ اس کا حق زیادہ ہے۔

اور اگر قریب والی مسجد اہل حق کی نہیں اور بعید والی اہل حق کی ہے تو اس صورت میں بعید والی مسجد میں جائے تا کہ نماز بلا کراہت درست ہو۔(۲)

مسح کرنے والا امام

☆......موزوں پر یا زخم کی وجہ سے پٹی پر مسح کرنے والے امام کے پیچھے عام مقتدیوں کی اقتداء درست ہے کیونکہ موزوں پر یا زخم کی وجہ سے پٹی پر مسح کرنے والے اور دھونے والے کی طہارت اور پاکی کا درجہ ایک ہے کسی کو کسی پر فوقیت حاصل نہیں۔(۳)

(۱)(قوله ومسجد حيه افضل من الجامع) اى الذى جماعته اكثر من مسجد الحى وهذا احد قولين حكاهما فى القنية والثانى العكس ،وماهنا جزم به فى شرح المنية كما مر ، وكذا فى المصفى والخانية بل فى الخانية: لولم يكن لمسجد منزله موذن فانه يذهب اليه ويوذن فيه ويصلى ولو كان وحده لان له حق عليه فيؤديه، شامى: ۱/ ۶۵۹، باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى افضل المساجد ، ط: سعيد كراچى.

(۲) [فروع] افضل المساجد مكة ، ثم المدينة ، ثم القدس ثم قباء ثم الاقدم ثم الاعظم ثم الاقرب، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۸ ـ ۶۵۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى افضل المساجد ، ط: قديمى كراچى،

(۳) وصح اقتداء...... وغاسل بما سح) ولو على جبيرة (الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۸۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. ويجوز اقتداء الغاسل بماسح والخف وبالماسح على الجبيرة، هندية: ۱/ ۸۴، الباب الخامس ، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره ، ط: حقانيه پشاور. (قوله وغاسل بماسح) لاستواء حالهما لان الخف مانع سراية الحدث الى القدم وماحل بالخف يزيله المسح.......... اطلق الماسح فشمل ماسح الخف و ما سح الجبيرة وهو اولىٰ بالجواز لانه كالغسل لما تحته ، البحر الرائق: ۱/ ۳۶۳ـ ۳۶۴، باب الامامة ، ط: سعيد كراچى.

☆......مقیم آدمی کے لئے وضوکر کے موزے پہننے کے بعد جب وضوٹوٹ جائے اس وقت سے ایک دن ایک رات موزوں پرمسح کرنا جائز ہے، اس کے بعدموزہ اتار کر دوبارہ وضوکر کے موزہ پہننا ضروری ہوگا اگراس کے بعد موزے پر مسح کرنا چاہے۔

اورمسافر کے لئے تین دن تین رات تک موزے پرمسح کرنا جائز ہے، اس کیبعد اتار کر وضوکرنا ضروری ہے، اس کے بعد پھر موزہ پہن کر تین دن تین رات مسح کرنا جائز ہوگا اسی طرح سلسلہ جاری رہے گا جب تک وہ مسافر رہے گا۔(۱)

مسح کرنے والے کی امامت

عذر کی وجہ سے کسی عضو پر مسح کرنے والے کے پیچھے اعضاء دھونے والا اقتداء کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) (ومنها) ان يكون الحدث بعد اللبس طارئا على طهارة كاملة...... (ومنها) ان يكون في المدة وهي للمقيم يوم وليلة وللمسافر ثلاثة ايام ولياليها هكذا في المحيط،...... وابتداء المدة يعتبر من وقت الحدث بعد اللبس ، هندية: ۱/۳۲، الباب الخامس في المسح على الخفين. ط: حقانيه پشاور.

(وهو جائز..........) (عند الحدث يو ما وليلة لمقيم وثلاثة ايام ولياليها لمسافر) وابتداء المدة (من وقت الحدث) الدر المختارمع الرد: ۱/۲۶۴ - ۲۷۱، باب المسح على الخفين. ط: سعيد كراچی، (قوله ان لبسهما على وضوء تام وقت الحدث) يعني المسح جائز بشرط ان يكون اللبس على طهارة كاملة وقت الحدث ....وقوله يوما وليلة للمقيم وللمسافر ثلاثا هذا بيان لمدة المسح اى صح المسح يوما وليلة الخ، قوله من وقته الحدث بيان لاول وقته ، البحر الرائق: ۱/۱۶۹ - ۱۷۱، باب المسح على الخفين. ط: سعيد كراچی.

(۲) (وصح اقتداء متوضئ) لاماء معه (بمتيمم) ولو مع متوضئ بسور حمار (وغاسل بماسح) ولو على جبيرة، الدر مع الرد: ۱/۵۸۸، باب الامامة، قبيل مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة، ط: سعيد كراچی.

مسح کی مدت گذر گئی

اگر کوئی شخص موزہ پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور قعدۂ اخیرہ میں مدت گذر گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور وضو دوبارہ کر کے نماز کو شروع سے پڑھنا لازم ہوگا اور یہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مذہب ہے، اور اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

مسح کی میعاد ختم ہوگئی

اگر نماز کے دوران آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے مسح کی میعاد ختم ہوگئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

مسکرانا

نماز میں مسکرانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اور وضو نہیں ٹوٹتا، نماز بدستور باقی رہتی ہے، لیکن نماز میں مسکرانا مناسب نہیں، اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔(۳)

---

(۱) واعلم انه (ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد) ....ولو وجد المنافي(بلا صنعة) قبل القعود بطلت اتفاقا ولو (بعده بطلت) في المسائل الاثني عشرية عنده وقالا : صحت ....(ومضي مدة مسحه ان وجد ماء) ولم يخف تلف رجله من برد والا فيمضي (على الاصح) كما مر في بابه ، الدر المختار(قوله كمامر في بابه) ومر ايضا انه اذا لم يجد ماء لغسل الرجلين بعد تمام مدة المسح وهو في الصلاة فالاشبه الفساد لسراية الحدث الى الرجل لان عدم الماء لا يمنع السراية ثم يتيمم له ويصلي قاله الزيلعي وتبعه في فتح القدير وشرح المنية وقد منا ايضا هناك فيما اذا خاف تلف رجليه من البرد بطلان المسح السابق ولزوم استيناف مسح آخر يعم الخف كالجبيرة،فكان المناسب عدم التقييد بشئى من القيدين،شامي: ۱/ ۶۰۶ ـ ۶۰۷، باب الامامة ، المسائل الاثناء عشرية ، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) وعن التبسم وهو ما لا صوت فيه اصلا بل تبدو اسنانه فقط فلا يبطلهما (اى الصلاة والوضوء) ، شامي: ۱/ ۱۴۵ ، كتاب الطهارة، التبسم لايبطل الصلاة ولا الطهارة، هندية: ۱/ ۱۲ ،كتاب الطهارة، الباب الاول ، الفصل الخامس في نواقض الوضوء ، ط: حقانيه پشاور.

مسلک الگ ہے

اگر امام اور مقتدی کا مسلک الگ الگ ہے، مثلاً امام شافعی یا مالکی مسلک کا ہے اور مقتدی حنفی مسلک کا، تو اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ امام کی نماز مقتدی کے مسلک کے مطابق درست ہو۔

اور اگر امام کی نماز مقتدی کے مسلک کے مطابق درست نہ ہو تو مقتدی کی نماز بھی درست نہ ہوگی۔(۱)

اور اگر شافعی یا مالکی مسلک کے امام نے اپنے مسلک کے خلاف حنفی مسلک کے مطابق نماز پڑھائی اور وہ نماز شافعی اور مالکی مسلک کے مطابق درست نہیں تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی، دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) من شروط الامامة ان تكون صلاة الامام صحيحة فی مذهب الماموم، فلو صلی حنفی خلف شافعی سال منه دم ولم يتوضأ بعده او صلی شافعی خلف حنفی لمس امرأة مثلا، فصلاة الماموم باطلة، لانه يری بطلان صلاة امامه باتفاق الحنفية والشافعية، وخالف المالكية والحنابلة، كتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۱۴ مباحث الامام فی الصلاة، الصلاة وراء المخالف فی المذهب، ط: دار احياء التراث العربی بيروت،،

اما الاقتداء بالمخالف فی الفروع كالشافعی فيجوز مالم يعلم منه ما يفسد الصلاة علی اعتقاد المقتدی، عليه الاجماع، الخ، شامی: ۱/ ۵۶۳،، باب الامامة، مطلب فی الاقتداء بشافعی ونحوه هل يكره ام لا؟ ط: سعيد كراچی.

(۲)واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد فی رأی مقتد(بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا، الدر المختار(قوله وكذا كل مفسد فی رأی مقتد) اشار الی ان الحدث ليس بقيد، فلو قال المصنف كما فی النهر ،: ولو ظهر ان بامامه ما يمنع صحة الصلاة لكان اولیٰ ليشمل ما لو اخل بشرط او ركن والی ان العبرة برأی المقتدی حتیٰ لو علم من امامه ما يعتقد انه مانع والامام خلافه اعاد، الخ، (قوله لتضمنها) ای تضمن صلاة الامام، والاولیٰ التصريح به واشار به الی حديث الامام ضامن اذ ليس المراد به الكفالة، بل التضمن بمعنی ان صلاة الامام متضمنة لصلاة المقتدی، ولذا اشترط عدم مغايرتهما، فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدی الا لمانع آخر، واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدی لانه متی فسد الشئی فسد ما فی ضمنه شامی: ۱/ ۵۹۱، باب الامامة، مطلب المواضع التی تفسد صلاة الامام دون المؤتم، (قبله وبعده) ط: سعيد كراچی.

مصافحہ

☆......پانچ وقت یا خاص کسی بھی نماز کے بعد مصافحہ کرنا سنت اور واجب نہیں

☆......روزانہ نماز کے بعد لازمی طور پر ایک دوسرے سے مصافحہ کرنا درست نہیں، کیونکہ یہ شیعوں کی مذہبی عبادت ہے، اس لئے مسلمانوں پر ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس عمل سے بچیں، البتہ سفر سے یا دور دراز علاقے سے آنے کی صورت میں نماز کے بعد ابتدائی ملاقات میں مصافحہ کرنا جائز ہے۔(۱)

مصافحہ کرنا

نماز کے دوران مصافحہ کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی،(۲) اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) قد صرح بعض علمائنا وغيرهم بكراهة المصافحة المعتادة عقب الصلاة مع ان المصافحة سنة ، وماذلك الا لكونها لم تؤثر في خصوص هذا الموضع ، فالمواظبة عليها فيه توهم العوام بانها سنة فيه، رد المحتار: ۲/ ۲۳۵، باب صلاة الجنائز ، ط: سعيد كراچي.
نقل في تبيين المحارم عن الملتقط انه تكره المصافحة بعداداء الصلاة بكل حال، لان الصحابة رضي الله عنهم ماصافحوا بعد اداء الصلاة ولانها من سنن الروافض، شامي: ۶/ ۳۸۱، كتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغيره ، ط: سعيد كراچي.

(۲) لو صافح بنية السلام قالوا تفسد ، شامي: ۱/ ۶۱۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب المواضع التي يكره فيها السلام، ط: سعيد كراچي.
لو صافح المصلي انسانا بنية السلام فسدت صلاته، البحر الرائق: ۲/ ۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجدية كوئته. فالاولى ان يعلل الفساد في المصافحة بانه عمل كثير ، النهر الفائق: ۱/ ۲۷۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

(۳) اما اذا فسدت يجب اعادتها ما دام الوقت باقيا لانها اذا فسدت التحقت بالعدم فبقي وجوب الاداء في الذمة، فيجب تفريغها عنه بالاداء ،واما اذا فاتت صلاة منها عن وقتها بان نام عنها او نسيها ثم تذكرها بعد خروج الوقت او اشتغل عنها حتى خرج الوقت يجب عليه قضاؤها، الخ، البدائع : ۱/ ۲۴۵، فصل في حكم هذه الصلوات اذا فسدت، ط: سعيد كراچي.
اور "مسلک الگ ہے" کے عنوان کے تحت حاشیہ نمبر ۲ کو بھی دیکھیں۔

مصلے

☆......"مصلّٰی" جائے نماز پر کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کا جو نقشہ ہوتا ہے، چونکہ وہ اصل نہیں ہے بلکہ اس جیسا ایک مصنوعی نقشہ ہے، اس لئے اس کا احترام کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کے مانند ضروری نہیں ہے، اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کی عظمت ہوتی ہے، اہانت کا خیال بھی نہیں ہوتا، اس لئے اگر نادانستہ اتفاقاً اس پر پیر پڑ جائے تو گناہ نہیں ہوگا، اور بہتر یہ ہے کہ ایسی جائے نماز پر نماز نہ پڑھی جائے تا کہ خشوع وخضوع میں خلل نہ ہو، نمازی کے سامنے نقش ونگار ہونے کی صورت میں نمازی کی توجہ اور خیال کو اپنی طرف متوجہ کرے گا۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر خوبصورت پردہ دیکھ کر فرمایا اس کو ہٹالو، اس کے بیل بوٹے میری نماز میں عارض ہو کر خلل انداز ہوتے ہیں۔(۲)

---

(۱) وكذا كل ما يشغل باله عن افعالها ويخل بخشوعها .... ومحل الخشوع القلب وهو فرض عند اهل الله تعالىٰ. شامي: ۱/۳۷۸، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

ينبغي للمصلي ان يخشع في صلاته لان الله تعالىٰ مدح الخاشعين في الصلاة ......روى ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يعبث بلحيته في الصلاة فقال: اما هذا لو خشع قلبه، لخشعت جوارحه، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۵، فصل بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط سعيد كراچي.

.........ومحل الاختلاف في غير نقش المحراب اما نقشه فهو مكروه لانه يلهي المصلي، البحر الرائق: ۲/۳۷، فصل قبيل باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن انس قال: كان قرام لعائشة سترت به جانب بيتها، فقال النبي صلى الله عليه وسلم اميطي عنا قرامك هذا فانه لا تزال تصاويره تعرض في صلاتي، بخاري: ۱/۵۳، كتاب الصلاة، باب ان صلى في ثوب مصلب او تصاوير، ط: قديمي كراچي.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھول دار چادر بھی اپنے لئے پسند نہیں فرمائی اور فرمایا کہ یہ چادر مجھے نماز میں غافل کرتی ہے۔(۱)

☆......جس جائے نماز پر جاندار کی تصویر ہو، اس پر دوسرا کپڑا ڈال کر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

مصلے کا کونہ ناپاک ہے

اگر مصلے کا ایک کونہ ناپاک ہے تو اس ناپاک جگہ کو چھوڑ کر یا دوسرے کونے پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، صرف دونوں پاؤں، دونوں ہاتھوں، گھٹنوں اور سجدہ کی جگہ پاک ہونا شرط ہے۔(۳)

(۱) عن عائشة ؓ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى فى خميصة لها اعلام فنظر الى اعلامها فلما سلم قال: اذهبوا بخميصتي هذه الى ابى جهم فانها الهتني فى صلاتي وائتوني بانبجانيته، ابو داود : ۲/ ۲۰۶، باب من كرهه، كتاب اللباس، ط: رحمانيه .و: ۲/ ۲۰۵،ط: سعيد كراچى
عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كانت له خميصة لها علم فكان يتشاغل بها فى الصلاة فاعطاها اباجهم واخذ كساء له انبجانيا ، مسلم : ۱/ ۲۰۸، باب كراهية الصلاة فى ثوب له اعلام، ط: قديمى كراچى. وكراهية تزويق محراب المسجد وحائطه ونقشه وغير ذلك من الشاغلات لان النبى صلى الله عليه وسلم جعل العلة فى ازالة الخميصة هذا المعنى ، نووى شرح مسلم : ۱/ ۲۰۸، ط: قديمى كراچى.
(۲) بأن كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب ، شامى: ۱/ ۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچى. الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/ ۵۶۳، الفصل الرابع فى بيان ما يكره للمصلى ان يفعل فى صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچى. هندية: ۱/ ۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره، ط: ماجدية كوئٹه.
(۳)اراد بالمكان موضع القدم والسجود فقط...... ولو صلى على بساط وعلى طرف منه نجاسة فالأصح انه يجوز كبيرا كان او صغيرا. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۷ ـ ۲۶۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/ ۲۱ ـ ۲۲، الباب الثالث فى شروط الصلاة،الفصل الثانى، ط: ماجدية كوئٹه.فتح القدير: ۱/ ۱۶۸ ـ ۱۶۹، باب الانجاس وتطهيرها،كتاب الطهارة،ط: رشيدية كوئٹه.

مصلے کو لپیٹنا

بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اگر نماز پڑھنے کے بعد مصلے کا ایک کونہ لپیٹ نہیں لیا جاتا ہے تو اس پر شیطان نماز پڑھتا ہے، یہ عقیدہ بالکل غلط ہے، اس قسم کے اعتقاد کی شریعت میں کوئی اصل اور بنیاد نہیں ہے۔(۱)

مصنوعی قبر

مصنوعی قبر کا کوئی اعتبار نہیں، جیسا کہ جموں کشمیر سری نگر کے لوگ مسجد میں حضرت عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی مصنوعی قبر بناتے ہیں، اوراس کے ساتھ اصل قبر والا معاملہ کرتے ہیں، شرعاً یہ درست نہیں، البتہ ایسی قبر کی موجودگی میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں۔(۲)

مصیبت

جب کوئی خوف یا مصیبت پیش آئے تو نماز پڑھنا مسنون ہے، مثلاً سخت آندھی چلے، یا زلزلہ آئے، یا بجلی گرے، یا ستارے بہت ٹوٹیں یا برف گرے، یا پانی بہت برسے

---

(۱) فتاوی رحیمیہ : ۲۵/۵، باب صفة الصلاة، بعد نماز گوشۂ مصلی کو لپیٹنا چہ حکم دارد، ط: دارالاشاعت کراچی۔

(۲) وكذا تكره الصلاة في المقابر على تفصيل في المذاهب وفي الحاشية : الحنفية قالوا: تكره الصلاة في المقبرة اذا كان القبر بين يدى المصلي، بحيث لو صلى صلاة الخاشعين وقع بصره عليه، اما اذا كان خلفه او فوقه او تحت ما هو واقف عليه فلا كراهة على التحقيق، وقد قيدت الكراهة بان لا يكون في المقبرة موضع اعد للصلاة لا نجاسة فيه ولا قذر ، والا فلا كراهة ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۹ ـ ۲۸۰، كتاب الصلاة، الصلاة في المقبرة، مكروهات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، شامي: ۱/ ۲۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها ، قبل مطلب في احكام المسجد ،ط : سعيد كراچی.

یا کوئی وبائی مرض مثلا طاعون، ہیضہ وغیرہ پھیل جائے یا کسی دشمن وغیرہ کا خوف ہو تو نماز پڑھنا مسنون ہے، البتہ ان اوقات میں جو نمازیں پڑھی جائیں گی وہ انفرادی طور پر ادا کی جائیں گی، جماعت کے ساتھ نہیں۔(۱)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی مصیبت یا پریشانی ہوتی تو نماز میں مشغول ہو جاتے۔(۲)

معانقہ

پانچ وقت نمازوں کے بعد لازمی طور پر معانقہ کرنا، بغل گیر ہونا سنت اور واجب نہیں ہے بلکہ بدعت ہے، اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے، ہاں اگر کوئی شخص دور سے

---

(۱) صلی الناس فرادی فی منازلهم تحرزا عن الفتنة كالخسوف للقمر والريح الشديدة والظلمة القوية نهارا والضوء القوى ليلا والنزاع الغالب ونحو ذلک من الأيات المخوفة كالزلازل والصواعق والثلج والمطر الدائمين وعموم الامراض ومنه: الدعاء برفع الطاعون ...... اراد بالدعاء الصلاة لاجل الدعاء، شامى: ۲/ ۱۸۸، باب الكسوف، ط: سعيد كراچى.
البحرا لرائق: ۲/ ۱٦۸، باب صلاة الكسوف، ط: سعيد كراچى، وانتثار الكواكب، هندية: ۱/ ۱۵۳، الباب الثامن عشر فى صلاة الكسوف، ط: رشيدية كوئته. بدائع: ۱/ ۲۸۲، باب صلاة الكسوف والخسوف، ط: سعيد كراچى.
عن عبيد الله بن النضر حدثنى ابى قال: كانت ظلمة على عهد انس بن مالک قال: فاتيت انسا فقلت: يا ابا حمزة، هل كان يصيبكم مثل هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال معاذ الله ان كانت الريح لتشتد فنبادر المسجد مخافة القيامة، ابو داود: ۱/ ۱۷۷، باب الصلاة عند الظلمة ونحوها، ط: رحمانيه.

(۲) كان صلى الله عليه وسلم اذا حزبه امر بادر الى الصلاة، تفسير الجلالين، ص: ۹، سورة البقرة، ط: قديمى كراچى.
لقوله عليه الصلاة والسلام: اذا رأيتم من هذه الافزاع شيئا فافزعوا الى الصلاة، شامى: ۲/ ۱۸۳، باب الكسوف، ط: سعيد كراچى.

آیا ہے اور نماز کے بعد ملے تو اس سے معانقہ کرنا جائز ہے۔(۱)

معذور

☆......اگر کسی آدمی کو وضو توڑنے والی چیزوں میں سے کوئی چیز مثلاً قطرہ، ریح، خون وغیرہ مسلسل آتا رہتا ہے، اور پورے وقت اتنا بھی نہیں ملتا کہ وہ وضو اور پاکی کے ساتھ اس وقت کی فرض نماز ادا کر سکے تو وہ معذور ہے(۲)، ایسا معذور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے پاک کپڑا پہن کر یا جس جگہ پر نجاست لگی ہے اس کو دھو کر فرض، واجب، سنت، نفل جو چاہے پڑھ سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا تو اس وضو توڑنے والی چیز کے جاری رہنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں اس وضو توڑنے والی چیز کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیز پائی جانے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جائے گا۔(۳)

(۱)ونقل فی تبیین المحارم عن الملتقط انه تکره المصافحة بعد اداء الصلاة بکل حال لان الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم ما صافحوا بعد اداء الصلاة ولا نهامن سنن الروافض ...... انها بدعة مکروهة لا اصل لها فی الشرع، شامی: ۶/ ۳۸۱، باب الاستبراء وغیره. و: ۲/ ۲۳۵، باب صلاة الجنائز، ط: سعید کراچی.

(۲) وصاحب عذر من به سلس بول لا یمکنه امساکه او استطلاق بطن او انفلات ریح او استحاضة او بعینه رمد او عمش او غرب وکذا کل ما یخرج بوجع ولومن اذن وثدی وسرة ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بان لایجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضأ ویصلی فیه خالیا عن الحدث ولو حکما لان الانقطاع الیسیر ملحق بالعدم، شامی: ۱/ ۳۰۵،باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۱۵، باب الحیض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۴۰، الباب السادس فی الدماء الخ،الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) (وحکمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه (لکل فرض) اللام للوقت کما فی لدلوک الشمس (ثم یصلی) به (فیه فرضا ونفلا) فدخل الواجب بالاولیٰ (فاذا خرج الوقت بطل) ای ظهر حدثه السابق حتیٰ لو توضأ علی الانقطاع ودام الی خروجه لم یبطل بالخروج مالم یطر أحدث آخر او یسیل کمسالة مسح خفه، الدر المختار: ۱/ ۳۰۵۔ ۳۰۶، (قوله لا غسل ثوبه) ای ان لم یفد کما یاتی متنا. شامی: ۱/ ۳۰۵، باب الحیض، مطلب فی احکام المعذور، ط: سعید کراچی.

☆......اگرایک پوراوقت ایسا گذر گیا کہ اس میں وضواور پا کی کے ساتھ فرض نماز ادا کرنے کا موقع نہیں ملا تو وہ معذور ہے، اس کے بعد دوسری نماز کے اوقات میں پوراوقت وہ عذر جاری رہنا شرط نہیں ہے، کبھی وہ عذر پایا جانا معذور بنے رہنے کے لئے کافی ہے۔(۱)

ہاں اگر نماز کا ایک پوراوقت ایسا گذر جائے کہ اس میں وہ عذر ایک دفعہ بھی نہیں پایا گیا تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۲)

☆......اگر کوئی شخص کسی مرض کی وجہ سے نماز کے ارکان ادا کرنے پر پورے طور پر قادر نہیں، تو اس کو چاہئے کہ اپنی طاقت اور قدرت کے موافق نماز کے ارکان کو ادا کرے۔(۳)

=(قوله وان سال على ثوبه) فوق الدرهم (جازله ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها اى الصلاة (والا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترک غسله، هو المختار للفتوىٰ، الدر مع الرد: ۱/۳۰۶، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۴۰-۴۱، الفصل الرابع فى احكام الحيض والنفاس، والاستحاضة، ومما يتصل بذلک احكام المعذور، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۱۵، باب الحيض، ط: سعيد كراچى.

(۱) وهٰذا شرط العذر فى حق الابتداء وفى حق البقاء كفى وجوده فى جزء من الوقت ولو مرة وفى حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقة لانه الانقطاع الكامل، شامى: ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب فى احكام المعذور، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۴۰-۴۱، الفصل الرابع فى احكام الحيض، والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلک احكام المعذور، ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۱/۲۱۷، باب الحيض، ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) ولو كان قادرا على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتىٰ اذا كان قادرا على ان يكبر قائما ولا يقدر على القيام للقراءة او كان قادرا على القيام لبعض القراءة دون تمامها يؤمر بان يكبر قائما ويقرأ قدر ما يقدر عليه قائما ثم يقعد اذا اعجز. هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه، وكذا فى الشامى ونصه ...... لان البعض معتبر بالكل، شامى: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى. لان الطاعة بحسب الاستطاعة، البحر الرائق: ۲/۱۱۴، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.

☆......اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت نہ ہو یعنی اگر کھڑا ہو تو گر پڑتا ہے یا بیمار ہونے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہوتا ہے یا کھڑے ہونے سے بدن میں کہیں سخت درد ہونا شروع ہو جاتا ہے، یا گھٹنے کا جوڑ کام نہیں کرتا ہے مثلاً کھڑا ہو گیا تو بیٹھ نہیں سکتا اور اگر بیٹھ گیا تو کھڑا نہیں ہو سکتا ہے تو اس پر قیام فرض نہیں ہوگا۔ ایسے آدمی کو چاہئے کہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور اگر زمین پر سجدہ کرنا مشکل ہو تو رکوع اور سجدے سر کے اشارے سے کرے، سجدہ کے لئے رکوع سے نسبتاً زیادہ جھکے۔(۱)

☆......اگر ایسا آدمی مسنون طریقے سے بیٹھ سکتا ہے یعنی جس طرح تندرست آدمی تشہد پڑھنے کے لئے بیٹھتا ہے اسی طرح بیٹھ سکتا ہے تو اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے، اگر اس طرح بیٹھنے پر قادر نہیں تو جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۲)

☆......اور اگر تھوڑی دیر کے لئے کھڑا ہو سکتا ہے، اور رکوع سجدے بھی صحیح معنی میں کر سکتا ہے تو اس صورت میں کھڑے ہو کر نماز شروع کرنا لازم ہوگا اور جتنی دیر تک کھڑا

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱، ۲ فی الصفحة الاتیة.

(۲) ثم اذ اصلی المریض قاعداً برکوع وسجود او بایماء کیف یقعد، اما فی حالة التشهد فانه یجلس کما یجلس للتشهد بالاجماع واما فی حالة القراءة، وحال الرکوع روی عن ابی حنیفة انه یجلس کیف شاء من غیر کراهة ان شاء محتبیا وان شاء متربعا وان شاء علی رکبتیه کما فی التشهد وقال زفر: یفترش رجله الیسری فی جمیع صلاته، والصحیح ما روی عن ابی حنیفة، لان عذر المرض اسقط عنه الارکان فلان یسقط عنه الهیئات اولیٰ کذا فی البدائع: البحر الرائق: ۱۱۳/۲، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱۳۶/۱ الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۹۷/۲، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

ہوسکتا ہے کھڑا رہے، اس کے بعد بیٹھ جائے۔(۱)

یہاں تک کہ اگر صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار کھڑے ہونے کی قوت ہے تو کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کہنا لازم ہوگا پھر اس کے بعد جب کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں ہوگی تو بیٹھ کر نماز پڑھے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۲)

اسی طرح اگر کسی چیز کے سہارے سے خواہ لکڑی یا تکیہ یا کسی آدمی کے سہارے کھڑا ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے تو اس صورت میں بھی کھڑے ہوکر نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

معذور امام

☆......معذور امام کے پیچھے غیر معذور کی اقتداء درست نہیں، مثلاً جس کو پیشاب کے قطرے گرنے کی شکایت ہے اور وہ اس وجہ سے معذور ہے تو وہ غیر معذور پاک لوگوں کی امامت نہیں کرسکتا۔(۴)

(۱،۲) (من تعذر عليه القيام) اى كله (لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرر به يفتىٰ (قبلها او فيها) اى الفريضة (او) حكمي بأن (خاف زيادته او بطء برئه بقيامه او دوران رأسه او وجد لقيامه الما شديدا) اوكان لوصلي قائما سلس بوله او تعذر عليه الصوم كمامر (صلي قاعدا) ولو مستندا الي وسادة او انسان فانه يلزمه ذلک علي المختار (كيف شاء) علي المذهب لان المرض اسقط عنه الاركان فالهيئات اولىٰ وقال زفر، كالمتشهد قيل وبه يفتي (بركوع وسجود وان قدر علي بعض القيام) ولو متكئا علي عصا او حائط (قام) لزوما بقدر ما يقدر ولو قدر آية او تكبيرة علي المذهب، لأنّ البعض معتبر بالكل (وان تعذرا) ليس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام) اومأ بالهمز (قاعدا) وهو افضل من الايماء قائما لقربه من الارض (ويجعل سجوده اخفض من ركوعه لزوما الخ، شامي: ۹۵/۲ - ۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الي الحاشية السابقة.

(۴) لا يصح الاقتداء بمجنون مطبق .... ولا طاهر بمعذور، شامي: ۵۷۸/۱، باب الامامة مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۳۶۰/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۸۴/۱، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......ایک عذر والے کی اقتداء دوعذر والے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۱)

معذور صف میں کہاں کھڑا ہو؟

اگر معذور آدمی پہلی صف میں نماز ادا کرنے کی صورت میں کافی جگہ روک لیتا ہے یا صف کے درمیان کافی جگہ خالی رہتی ہے، یا دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے تو ایسے معذور لوگوں کے لئے بہتر ہے کہ آخری صف میں جہاں کنارے پر جگہ ہو وہاں نماز ادا کریں، ان شاء اللہ ان کو جماعت اور پہلی صف میں شامل ہو کر نماز پڑھنے کا ثواب ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان کسی مسلمان کو تکلیف پہنچنے کے اندیشہ سے پہلی صف چھوڑ دے تو اس کو پہلی صف کا دوگنا اجر دیا جائے گا۔(۲)

☆......اکثر عوام کا معمول ہے کہ جب مریض جماعت میں شریک ہوتا ہے تو صف کے کنارے پر بائیں طرف بیٹھتا ہے گویا درمیان میں بیٹھنے کو برا سمجھتے ہیں، یہ غلط

---

(۱) ويصلي من به سلس البول خلف مثله، واما اذا صلى خلف من به السلس وانفلات ريح لا يجوز، لان الامام صاحب عذرين والمؤتم صاحب عذر واحد، شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۸۴، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۶۰، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) [تنبيه] قال في المعراج الافضل ان يقف في الصف الآخر اذا خاف ايذاء احد قال عليه الصلاة والسلام من ترك الصف الاول مخافة ان يؤذى مسلما اضعف له اجر الصف الاول، وبه اخذ ابوحنيفة ومحمد، وفي كراهة ترك الصف الاول مع امكانه خلاف آه، اى لو تركه مع عدم خوف الايذاء، وهذا لو قبل الشروع فلو شرعوا وفي الصف الاول فرجة له خرق الصفوف، شامي: ۱/۵۶۹، باب الامامة، قبيل مطلب في جواز الايثار بالقرب، ط: سعيد كراچي.

ہے۔(۱)

☆......اگر معذور آدمی صف کے درمیان میں بھی کھڑا ہوگا تو نماز ہو جائے گی، معذور اور غیر معذور کی نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔

معذور کا عذر ختم ہو گیا

اگر نماز کے دوران معذور کا عذر ختم ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر آخری قعدہ کے التحیات پڑھنے کے بعد عذر ختم ہو گیا تو امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور صاحبینؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی، اور ابوحنیفہؒ کے مذہب میں احتیاط ہے اور صاحبینؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔ اور ''صاحبین'' امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کو کہتے ہیں۔(۲)

معذور کب بنتا ہے

☆......اگر کسی کو پیشاب کا قطرہ کم وبیش آتا رہتا ہے، مگر نماز کا پورا وقت گھیرتا نہیں ہے، اتنا وقت مل جاتا ہے کہ پاکی کی حالت میں نماز ادا کر سکے تو وہ معذور نہیں ہے، اس کو چاہئے کہ قطرہ رک جانے کا انتظار کرے، پھر وضو کر کے نماز پڑھے، اگر نماز پڑھتے

---

(۱) اغلاط العوام ص:۷۵، جماعت و امامت کی اغلاط، ط: زمزم پبلیشرز کراچی۔

(۲) واعلم انه(ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد) ولو بعد سبق حدثه(تمت) لتمام فرائضها ، نعم تعاد لترك واجب السلام(ولو) وجد المنافي (بلاصنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا ولو (بعده بطلت) في المسائل الاثنيٰ عشرية عنده، وقالا: صحت ، الدر مع الرد: ۶۰۶/۱ ، باب الاستخلاف، المسائل الاثنيٰ عشرية، ط: سعيد كراچي.

(قوله وفي الشرنبلالية والاظهر قولهما الخ) ...... ومن المقرر طلب الاحتياط في صحة العبادة لتبرأ ذمة المكلف بها، وليس الاحتياط الا بقول الامام الاعظم انها تبطل آه، قلت: وعليه المتون، شامي: ۶۰۷/۱ ،باب الاستخلاف، المسائل الاثنى عشرية، ط: سعيد كراچي.
وانظر الى الحاشية الآتية ايضا.

ہوئے قطرہ آنے کا شبہ ہو جائے تو نماز توڑ کر وہ جگہ دیکھ لے، اگر واقعی قطرہ آیا ہے تو شرمگاہ پانی سے دھولے اور وضو کر کے کپڑا بدل کر، یا جس جگہ پر قطرہ گرا ہے صرف اسی جگہ کو دھو کر نماز پڑھے، اگر قطرہ نہیں آیا ویسے ہی شبہ ہوا تو آئندہ اس قسم کے شبہ کی پروانہ کرے، بلکہ وضو کرنے کے بعد ''رومالی'' پر کچھ پانی چھڑک دے (شبہات سے بچنے کی یہ بھی ایک تدبیر اور علاج ہے) اور دل میں یہ خیال کرے کہ قطرہ نہیں آیا بلکہ یہ وہ پانی ہے جو اس نے چھڑکا ہے۔

اور اگر قطرہ آتا رہتا ہے اور اتنا وقت بھی نہیں ملتا کہ وضو کرنے کے بعد پاکی کی حالت میں اس وقت کی فرض نماز ادا کر سکے تو وہ معذور ہے، ایسا معذور نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے پاک کپڑا پہن کر فرض، واجب، سنت، نفل جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، اور قرآن مجید کو ہاتھ سے پکڑ کر بھی پڑھ سکتا ہے، بیت اللہ کا طواف بھی کر سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا قطرہ آنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں قطرہ کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا، مثلاً اس دوران خون نکل آیا یا پاخانہ کی حاجت ہوئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، نماز پڑھنے کے لئے دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔(۱)

پھر جب دوسرا وقت داخل ہوگا تو دوبارہ وضو کرنا پڑے گا، مثلاً ظہر کا وقت داخل

---

(۱) واعلم انه (ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد) ولو بعد سبق حدث (تمت) لتمام فرائضها، نعم تعاد لترك واجب السلام (ولو) وجد المنافي (بلا صنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا، ولو (بعده بطلت) في المسائل الاثني عشرية عنده وقالا صحت ...... كما تبطل ..... بقدرة المتيمم على الماء .... (وزوال عذر المعذور) بان لم يعد في الوقت الثاني، وكذا خروج وقته، شامي: ۱/ ۶۰۶ - ۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچي.

ہونے کے بعد معذور نے وضو کیا تھا تو وہ ظہر کا وقت ختم ہونے تک رہے گا پھر جب ظہر کا وقت ختم ہو کر عصر کا وقت داخل ہوگا تو وضو دوبارہ کرنا پڑے گا۔

☆......اگر ایک وقت پورا ایسا گذر گیا کہ اس میں وضو کے ساتھ نماز ادا کرنے کا موقع نہیں ملا، اور وہ معذور کے حکم میں آ گیا، تو اس کے بعد دوسری نمازوں کے اوقات میں پورا وقت قطرہ جاری رہنا شرط نہیں ہے، کبھی کبھی قطرہ آ جانا معذور کے حکم میں رہنے کے لئے کافی ہے۔

ہاں اگر اس کے بعد نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ اس میں ایک دفعہ بھی قطرہ نہ آئے تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۱)

☆......ریح، خون وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔

معذور کو خلیفہ بنانا

اگر امام نے وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے کسی معذور کو خلیفہ بنادیا تو نماز باطل ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

معذور کی اقتداء

معذور کی اقتداء معذور امام کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ امام اور مقتدی دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں۔

---

(۱) ''معذور'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) ولم يستخلف الامام غير صالح لها، الدر المختار (قوله غير صالح لها) كصبي وامرأة وامي، فاذا استخلف احدهم فسدت صلاته وصلاة القوم الخ، شامي: ۱/ ۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

ولا يصح اقتداء رجل بامرأة .... ولا طاهر بمعذور، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي.

اور اگر دونوں کے عذر الگ الگ ہیں پھر اس صورت میں اقتداء درست نہیں ہوگی۔(۱)

معذور کے پیچھے غیر معذور کی اقتداء

معذور امام کے پیچھے غیر معذور مقتدی کی نماز درست نہیں۔(۲)

معذور نماز کی حالت میں قادر ہو جائے

☆......اگر کوئی معذور عذر کی وجہ سے بیٹھ کر یا اشارے سے یا لیٹ کر نماز پڑھ رہا تھا نماز کی حالت میں عذر دور ہو گیا اور وہ قادر ہو گیا تو اگر صرف قیام سے معذور ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ رہا تھا، اور اب نماز کی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت ہو گئی تو بقیہ نماز کھڑے ہو کر تمام کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ شروع سے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

(۱) (قوله ومعذور بمثله الخ) ای ان اتحد عذرهما وان اختلف لم يجز كما في الزيلعي والفتح وغيرهما وفي السراج ما نصه ويصلي من به سلس البول خلف مثله، واما اذا صلى خلف من به السلس وانفلات ريح لا يجوز، لان الامام صاحب عذرين والمؤتم صاحب عذر واحد الخ، شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا طاهر بمعذور، الدر مع الرد: ۱/۵۷۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ولو صلى قاعدا يركع ويسجد فصح بنى، البحر: ۲/۱۱۶ صلاة المريض ط: سعيد كراچي.

ومن صلى قاعداً يركع ويسجد ثم صح بنى على صلاته قائما، هندية: ۱/۱۳۷، صلاة المريض، ط: رشيدية كوئته، ولو صلى قاعداً بركوع وسجود فصح بنى اى على ما صلى فيتم صلاته قائما عندهما، شامي: ۲/۱۰۰، صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

ولو اقتدىٰ به من يصلي قائما بركوع وسجود جاز عندهما خلافا لمحمد وهي فرع مسئلة اخرىٰ وهي ان من شرع في الصلاة قاعدا ثم زال العذر في خلال الصلاة عندهما يبنى على صلاته، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۹۲، الفصل الحادى والعشرون في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئته.

☆......اور اگر رکوع اور سجدہ پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرنے کا ارادہ کر کے نماز کی نیت باندھی تھی، مگر ابھی تک کوئی رکوع اور سجدہ اشارے سے ادا نہیں کیا تھا اور اب اس کو رکوع سجدے کے ساتھ نماز پڑھنے کی قدرت ہوگئی، تو وہ اپنی باقی نماز رکوع اور سجدے کے ساتھ ادا کرے، اور اگر اشارے سے کوئی رکوع سجدہ کر چکا ہو تو وہ نماز فاسد ہو جائے گی، اور پھر نئے سرے سے اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

مغرب کا مستحب وقت

مغرب کی نماز میں بادل اور غبار کے دن کے علاوہ باقی دنوں میں ہمیشہ جلدی کرنا مستحب ہے، اور بلا عذر تاخیر کرنا کہ ستارے کثرت سے نظر آنے لگیں مکروہ تحریمی ہے، اور دو رکعت پڑھنے کی مقدار یا اس سے زیادہ تاخیر کرنا ستارے کثرت سے نظر آنے سے پہلے پہلے تک مکروہ تنزیہی ہے، اور دو رکعت سے کم مقدار میں تاخیر بلا کراہت

---

(۱) لو كان يصلي بالايماء فصح لا يبنى لانه لا يجوز اقتداء الراكع بالمؤمي فكذا البناء..... لو كان افتتحها بالايماء ثم قدر قبل ان يركع ويسجد بالايماء جاز له أن يتمها لانه لم يود ركنا بالايماء وانما هو مجرد تحريمة فلا يكون بناء القوى على الضعيف ، البحر الرائق: ۱۱۶/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

وان صلى بعض صلاته بالايماء ثم قدر على الركوع والسجود استأنف عندهم جميعا كذا في الهداية هذا اذا قدر على ذلك بعد ما ركع و سجد اما اذا قدر بعد الافتتاح قبل الاداء صح له البناء ، هندية: ۱۳۷/۱ ، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو كان يصلي بالايماء فصح لا يبنى الا اذا صح قبل ان يؤمي بالركوع ،والسجود، شامي: ۱۰۰/۲ ، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

ولو افتتح بايماء ثم قدر على الركوع والسجود فانه يستقبل الصلاة عند الثلاثة بناء على مسئلة الاقتداء ، خلاصة الفتاوى: ۱۹۶/۱ ، الفصل الحادي والعشرون في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

جائز ہے۔(۱)

مغرب کاوقت

۱.....مغرب کاوقت سورج کے ڈوبنے کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور جب تک شفق کی سپیدی آسمان کے کناروں میں قائم رہتی ہے مغرب کاوقت باقی رہتا ہے، جس کی مقدار سوا گھنٹہ یا کچھ منٹ زیادہ ہے۔(۲)

---

(۱) ویستحب ایضا تعجیل المغرب فی کل الازمنة الا یوم الغیم .... وفی القنیة یکرہ تأخیر المغرب عند محمد فی روایته عن ابی حنیفة ولا یکرہ فی روایة الحسن عنه ما لم یغب الشفق والاصح انه یکرہ الامن عذر حلبی کبیر، ص: ۲۳۴، الشرط الخامس، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ویستحب تعجیل المغرب فی کل زمان ...... وفی یوم الغیم...... یؤخر المغرب حذرا عن الوقوع قبل الغروب .هندیة: ۱/۵۲، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الاوقات، ط: رشیدیة کوئٹه،

والمستحب تعجیل ظهر الشتاء ...... وتعجیل مغرب مطلقا وتاخیرہ قدر رکعتین یکرہ تنزیها وان الزائد علی القلیل الی اشتباک النجوم مکروہ تنزیها وما بعدہ تحریما الا بعذر ،شامی: ۱/۳۶۹، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

والمغرب ای ندب تعجیلها ...... ویکرہ تاخیرها الی اشتباک النجوم...... وتاخیرها لصلاة رکعتین مکروهة، البحر: ۱/۲۴۸، کتاب الصلاة ،ط: سعید کراچی.

(۲) اول وقت صلوٰة المغرب اذا غربت الشمس بالاجماع ایضا وآخر وقتها مالم یغب الشفق .... وهو البیاض الذی فی الافق الکائن بعد الحمرة، حلبی کبیر، ص: ۲۲۸، الشرط الخامس ووقت المغرب منه (غروب الشمس) الی غیبوبة الشفق وهو الحمرة عندهما وبه یفتیٰ، هندیة: ۱/۵۱، الباب الاول فی المواقیت، ط: رشیدیة کوئٹه.

ووقت المغرب منه (غروب الشمس) الی غروب الشفق وهو الحمرة عندهما وبه قالت الثلاثة والیه رجع الامام کما فی شروح المجمع، شامی: ۱/۳۶۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

والمغرب منه الی غروب الشفق ای وقت المغرب من غروب الشمس الی غروب الشفق...... وهو البیاض، البحر: ۱/۲۴۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.ثم الشفق هو البیاض الذی فی الافق بعد الحمرة عند ابی حنیفة وعندهما هو الحمرة، هدایة: ص:۷۸، کتاب الصلاة، باب المواقیت، ط: رحمانیة لاهور.

۲......مغرب کا وقت شروع ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھنا مستحب ہے۔

۳......آسمان میں ستارے اچھی طرح نکل آنے کے بعد مغرب کا مکروہ وقت شروع ہوجاتا ہے اس لئے اس سے پہلے پہلے مغرب کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔

۴......اگر آسمان میں بادل ہیں تو اتنی تاخیر کر کے نماز پڑھنا مستحب ہے کہ وقت داخل ہونے کا یقین ہوجائے، موجودہ دور میں گھڑی کے حساب سے وقت ہونے کے بعد مزید تاخیر کی ضرورت نہیں۔(۱)

۵......مغرب کا وقت بالکل فجر کا عکس ہے، فجر کے وقت پہلے سپیدی ظاہر ہوتی ہے اس کے بعد سرخی، اور مغرب میں پہلے سرخی ظاہر ہوتی ہے پھر سپیدی۔(۲)

مغرب کی اذان کے بعد کھڑے ہوکر انتظار کرے یا بیٹھ کر

مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تین چھوٹی آیت یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کرنے کے لئے جتنے وقت کی ضرورت ہوتی ہے اتنا وقت کھڑے ہوکر انتظار کرنا اور صاحبین کے نزدیک بیٹھ کر انتظار کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) وآخر وقتها ما لم یغب الشفق ...... وهو البیاض الذی فی الافق الکائن بعد الحمرة، حلبی کبیر، ص: ۲۲۸، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) (ویجلس بینهما) بقدر مایحضر الملازمون مراعیا لوقت الندب (الا فی المغرب) فیسکت قائما قدر ثلاث آیات قصار، ویکره الوصل اجماعا، الدر المختار، مع الرد: ۱/۳۸۹. ۳۹۰، (قوله فیسکت قائما) هذا عنده، وعندهما یفصل بجلسة کجلسة الخطیب والخلاف فی الافضلیة فلو جلس لا یکره عنده، ویستحب التحول للاقامة الی غیر موضع الاذان، وهو متفق علیه وتمامه فی البحر، شامی: ۱/۳۹۰، باب الاذان، قبیل مطلب فی اذان الجوق، ط: سعید کراچی.

(قوله ویجلس بینهما الا فی المغرب ای ویجلس الموذن بین الاذان والاقامة علی وجه السنیة

مغرب کی اذان واقامت میں فصل

''اذان اور اقامت میں فصل'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مغرب کی ایک رکعت ملی

☆......اگر کسی کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ صرف آخر کی ایک رکعت ملی، تو وہ قعدہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہے،(۱) پھر جب امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو کر باقی ماندہ نماز ادا کرے تو اس رکعت کو''سبحانک اللّٰھم'' سے شروع کرے اور اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور دونوں سجدے کرنے کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر کھڑے ہو کر بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور نماز پوری کرے۔

غرض کہ مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ ایک رکعت ملنے کی صورت میں باقی

= الا فی المغرب فلا یسن الجلوس بل السکوت مقدار ثلاث آیات قصار او آیة طویلة او مقدار ثلاث خطوات وهذا عند ابی حنیفة وقال یفصل ایضا فی المغرب بجلسة خفیفة قدر جلوس الخطیب بین الخطبتین وهی مقدار ان تتمکن مقعدته من الارض بحیث یستقر کل عضو منه فی موضعه، الخ، البحر: ۱/ ۲۶۱، باب الاذان، ط: سعید کراچی۔

(۱) ولو فرغ المؤتم قبل امامه سکت اتفاقا، واما المسبوق فیترسل لیفرغ عند سلام امامه وقیل یتم، وقیل یکرر کلمة الشهادة، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۱۱، (قوله فیترسل) ای یتمهل وهذا ما صححه فی الخانیة وشرح المنیة فی بحث المسبوق من باب السهو وباقی الاقوال مصحح ایضا، قال فی البحر: وینبغی الافتاء بما فی الخانیة کما لا یخفیٰ، ولعل وجهه کما فی النهر انه یقضی آخر صلاته فی حق التشهد ویأتی فیه بالصلاة والدعاء وهذا لیس آخراً قال: ح: وهذا فی قعدة الامام الأخیرة کما هو صریح قوله لیفرغ عند سلام امامه، واما فیما قبلها من القعدات فحکمه السکوت کما لا یخفیٰ، آه ومثله فی الحلیة، شامی: ۱/ ۵۱۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة الخ، مطلب مهم فی عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعید کراچی

دونوں رکعتوں میں بیٹھنا اور التحیات پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی کو مغرب کی نماز امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی اور دو رکعتیں نہیں ملیں اور اس نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعت اس طرح پوری کیں کہ درمیان والا قعدہ نہیں کیا یعنی مجموعی اعتبار سے دو رکعت ہونے کے بعد قعدہ نہیں کیا تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، اگر آخر میں سہو سجدہ کیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

مغرب کی پہلی دو رکعت میں سورت نہیں ملائی

اگر مغرب کی فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہیں پڑھی

---

(۱) (والمسبوق منه من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتیٰ يثنی ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها مفتاح السعادة (فيما يقضيه) ای بعد متابعته لامامه فلو قبلها فالاظهر الفساد ويقضی اول صلاته فی حق قراء ة وآخرها فی حق تشهد فمدرک ركعةمن غير فجر يأتی بر كعتين بفاتحة وسورة وتشهد وبينهما ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۶.
۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتیٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام، ط: سعيد كراچی، و: ۱/ ۳۸۹، فصل فی بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچی.
اذ المسبوق بثلاث فی الرباعية يقعد ثلاث قعدات والواجب منها ما عدا الاخيرة ، شامی: ۱/ ۳۶۶، باب الامامة، مطلب لا ينبغی ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، قوله وقد يجاب بانه عارض ، ط: سعيد كراچی.
(۲)(والمسبوق يسجد مع امامه مطلقا) سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده(ثم يقضی ما فاته) ولو سها فيه سجد ثانيا. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۸۲-۸۳ ، (قوله ولو سها فيه) ای فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه، والمنفرد يسجد لسهوه، الخ، شامی: ۲/ ۸۳، باب سجود السهو ، ط: سعيد كراچی. (قوله وتشهد بينهما) قال فی شرح المنية: ولو لم يقعد جاز استحسانا لا قياسا، ولم يلزمه سجود السهو ،لكون الركعة اولیٰ من وجه، شامی: ۱/ ۵۹۷، باب الامامة، مطلب فيما لو اتیٰ بالركوع او السجود او بهما ، ط: سعيد كراچی.

تو تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھے، اگر امام ہے تو بلند آواز سے پڑھے اور اگر اکیلے نماز پڑھنے والا ہے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۱)

مغرب کی دو رکعت ملیں

جس شخص کو مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ دو رکعت ملیں تو وہ قعدہ میں امام کے ساتھ صرف التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہے، پھر جب امام کے سلام کے بعد باقی ماندہ ایک رکعت ادا کرے تو اس وقت " **سبحانک اللّٰھم** " سے رکعت شروع کرے اور اعوذ باللہ، بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر آمین کہے اور بسم اللہ پڑھ کر کوئی سورت ملا کر رکوع کرے اور نماز پوری کرے۔(۲)

مغرب کی سنت

مغرب کے وقت فرض نماز کے بعد دو رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے۔(۳)

---

(۱)(ولو ترک سورة اولی العشاء) مثلا ولو عمدا (قرأها وجوبا وقيل ندبا (مع الفاتحة جهرا في الاخريين ،لان الجمع بين جهر ومخافتة في ركعة شنيع ، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۵۔ ۵۳۶، (قوله وجوبا وقيل ندبا) اشار الى ان الاصح الوجوب ،وذلک لان محمداً اشار اليه في الجامع الصغير حيث عبر بقوله قرأها بلفظ الخبر وهو آكد من الامر في الوجوب وصرح في الاصل بالاستحباب قال في غاية البيان والاصح ما في الجامع الصغير لانه آخر التصنيفين، الخ، شامي: ۱/۵۳۵، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.و: ۱/۴۵۹، باب صفة الصلاة ، قبيل مطلب كل شفع من النفل صلاة ، ط:سعيد كراچي.

(۲)''مغرب کی ایک رکعت ملی'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) (وسن) مؤكداً.........(وركعتان قبل الصبح وبعد الظهر والمغرب والعشاء) الدر المختار، شامي: ۲/۱۲۔۱۳، باب الوتر والنوافل،مطلب في السنن والنوافل،ط:سعيد كراچي، المحيط البرهاني: ۲/۲۳۳، فصل الصلوة المسنونة، ط: ادارة القرآن كراچي، بدائع: ۱/۲۸۴، فصل الصلوة المسنونة، ط؛ سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۱۲، ط: رشيدية كوئٹه،البحر: ۲/۴۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

مغرب کی نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی

''فرض نماز شروع کردی جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مغرب کی نماز کب تک ادا کی جاسکتی ہے

☆......سورج غروب ہونے کے بعد آسمان کے مغربی کنارے پر جو سرخی رہتی ہے اس کو ''شفق'' کہتے ہیں، جب تک آسمان کے کنارے پر سرخی رہے گی تب تک مغرب کا وقت باقی رہے گا، اور مغرب کی نماز ادا ہوجائے گی، اور یہ وقت تقریباً ایک گھنٹہ یا اس سے کچھ کم وبیش ہوتا ہے۔(۱)

---

(۱) (و) وقت (المغرب منه الى) غروب (الشفق وهو الحمرة) عندهما وبه قالت الثلاثة واليه رجع الامام كما فى شروح المجمع و غيرها، فكان هو المذهب ، الدر المختار ، (قوله واليه رجع الامام) اى الى قولهما الذى هو رواية عنه ايضا، وصرح فى المجمع بأن عليها الفتوىٰ ورده المحقق فى الفتح بانه لا يساعده رواية ولا دراية الخ، وقال تلميذه العلامة قاسم فى تصحيح القدورى ، ان رجوعه لم يثبت ، لما نقله الكافة من لدن الائمة الثلاثة الى اليوم من حكاية القولين ، ودعوى عمل عامة الصحابة بخلافه خلاف المنقول، قال فى الاختيار ، الشفق البياض وهو مذهب الصديق ومعاذ بن جبل وعائشة رضى الله عنهم ، قلت و رواه عبد الرازاق عن ابى هريرة وعن عمر ابن عبد العزيز ولم يرو البيهقى الشفق الاحمر الا عن ابن عمر ، وتمامه فيه، واذا تعارضت الاخبار والآثار فلا يخرج وقت المغرب بالشك كما فى الهداية وغيرها، قال العلامة قاسم، فثبت ان قول الامام هو الاصح ، ومشىٰ عليه فى البحر مؤيد اله بما قدمناه عنه،من انه لا يعدل عن قول الامام الا لضرورة من ضعف دليل او تعامل بخلافه كالمزارعة لكن تعامل الناس اليوم فى عامة البلاد على قولهما، وقد ايده فى النهر تبعا للنقاية والوقاية والدر والاصلاح ودرر البحار والامداد والمواهب وشرحه البرهان وغيرهم مصرحين بأن عليه الفتوىٰ، وفى السراج ،

مغرب کی نماز میں بلا وجہ قصداً تاخیر کرنا مکروہ ہے اس لئے سورج کے غروب ہونے کے بعد تاخیر کے بغیر مغرب کی نماز پڑھ لینی چاہئے۔ لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے تاخیر ہوگئی تو شفق غروب ہونے سے پہلے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئے، ورنہ شفق کے غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز قضاء ہو جائے گی، اور قصداً نماز قضاء کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ (۱)

☆......مغرب کے بارے میں عوام میں یہ مشہور ہے کہ ذرا سا اندھیرا ہو جائے تو مغرب کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور اس کے بعد مغرب کی نماز کو عشاء کے ساتھ پڑھتے ہیں، یہ بات غلط ہے، بلکہ شفق غروب ہونے سے پہلے ضرور پڑھ لینی چاہئے، تاکہ قضاء نہ ہو ورنہ قصداً تاخیر کر کے نماز قضاء کرنا کبیرہ گناہ ہے۔

مفسدات سے نماز کب فاسد ہوتی ہیں

اگر نماز کو فاسد کرنے والا کوئی عمل قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے پایا جائے تو نماز فاسد ہوگی، اور اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات کے بعد پایا جائے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۲)

= قولهما اوسع وقوله احوط ، شامي: ۳۶۱/۱، كتاب الصلاة، مطلب في الصلاة الوسطیٰ، ط: سعيد كراجي. المحيط البرهاني : ۶/۱، الفصل الاول في المواقيت ، ط: ادارة القرآن كراجي، بدائع: ۱۲۳/۱ ، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراجي، البحر: ۲۴۵/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراجي. هندية: ۵۱/۱، الباب الاول في المواقيت وما يتصل بها ، ط: رشيدية كوئته.

(۱) (و) اخر (المغرب الى اشتباك النجوم) اى كثرتها (كره) اى التاخير لا الفعل لانه مامور به (تحريما) الا بعذر كسفر وكونه على اكل. الدر المختار، شامي: ۳۶۸/۱-۳۶۹، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، ط: سعيد كراجي.

وتاخيرها الى اشتباك النجوم مكروه ،بدائع: ۱۲۶/۱ ، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد.

(۲) ووجود الاصل الذى يبتنى عليه البطلان في الاثنیٰ عشرية وهو ان كل ما يفسد الصلاة اذا وجد في اثنائها بصنع المصلي يفسدها ايضا اذا وجد بعد الجلوس الاخير بلا صنعه عند الامام لا عندهما فافهم، شامي: ۶۰۹/۱ ، باب الاستخلاف المسائل الاثنا عشرية، (قوله العشرين) ط: سعيد كراجي.

مگر اس قانون سے چند صورتیں مستثنیٰ ہیں:

۱......تیمّم کرنے والا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد وضو پر قادر ہو جائے۔

۲......یا موزوں پر مسح کرنے والے کی مدت گذر جائے یا پٹی پر مسح کرتا ہے، اور وہ زخم جس پر پٹی بندھی ہوئی ہے اچھا ہو جائے۔

۳......یا کسی کا موزہ اتر جائے۔

۴......یا خود اتارے مگر عمل کثیر نہ ہونے پائے۔

۵......یا کسی ان پڑھ کو کوئی سورت یاد ہو جائے۔

۶......یا کسی ننگے نماز پڑھنے والے کو کپڑا مل جائے۔

۷......یا اشاروں سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے پر قادر ہو جائے۔

۸......یا امام کا وضو ٹوٹ جائے اور وہ کسی ایسے شخص کو خلیفہ بنا دے جس میں امامت کی صلاحیت نہ ہو جیسا کہ پاگل، نابالغ اور عورت کو خلیفہ بنا دیا۔

۹......یا فجر کی نماز کے دوران سورج طلوع ہو گیا۔

۱۰......یا جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو گیا۔

۱۱......یا کوئی شخص عذر کی وجہ سے وضو پر قادر نہیں تھا اور وہ عذر جاتا رہا۔

۱۲......یا کسی صاحب ترتیب آدمی کو قضاء نماز یاد آ گئی اور وقت کے اندر اندر اس کو ادا کرنے کی گنجائش ہے تو ان تمام صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، اگرچہ یہ تمام چیزیں نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد پائی گئی ہیں۔

ان بارہ صورتوں میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے اور امام

ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ ختم ہو جاتی ہے،(۱) چونکہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق عمل کرنے میں زیادہ احتیاط ہے اور عبادات میں جہاں تک ممکن ہو احتیاط پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے اور فقہ کے تمام متون میں اسی مذہب کو اختیار کیا ہے۔

---

(۱)(و) اعلم انه (ان تعمد عملا ينافيها بعد جلوسه قدر التشهد) ولو بعد سبق حدثه (تمت) لتمام فرائضها نعم تعاد لترک واجب السلام (ولو) وجد المنافي(بلاصنعه) قبل القعود بطلت اتفاقا، ولو (بعده بطلت) في المسائل الاثنیٰ عشرية،عنده وقالا صحت، ورجحه الكمال في الشرنبلالية، والاظهر قولهما بالصحة في الاثنیٰ عشرية وهي ما ذكره بقوله (كما تبطل) لو فرغ بالفاء كما في الدرر لكان اولیٰ (بقدرة المتيمم على الماء) واما مسألة روية المتوضئ الموتم بمتيمم الماء ففيها خلاف زفر فقط وتنقلب نفلا(ومضى مدة مسحه ان وجد ماء) ولم يخف تلف رجله من برد والا فيمضي(على الاصح كما مر في بابه(وتعلم اى امى آية) اى تذكره او حفظه بلا صنع (ولو كان الامي (مقتديا بقارئ على ما عليه الاكثر) لكن في الظهيرية : صحح الصحة ، قال الفقيه : وبه نأخذ (ووجود العارى ساترا) تصح به الصلاة، ومثله لو صلى بنجاسة فوجد ما يزيلها او اعتقت الامة ولم تتقنع فورا (ونزع الماسح خفه) الواحد(بعمل يسير) فلو بكثير تتم اتفاقا (وقدرة مؤم على الاركان وتذكر فائتة عليه او على امامه وهو صاحب ترتيب) والوقت متسع (وتقديم القارى اميا مطلقا ، وقيل لا فساد لو كان) استخلافه (بعد التشهد بالاجماع وهو الاصح) كما في الكافي، لانه عمل كثير (وطلوع الشمس في الفجر) وزوالها في العيد ودخول وقت من الثلاثة على مصلي القضاء(ودخول وقت العصر) بان بقي في قعدته الى ان صار الظل مثليه (في الجمعة) بخلاف الظهر فانها لا تبطل (وزوال عذر المعذور) بان لم يعد في الوقت الثاني وكذا خروج وقته(وسقوط جبيرة عن برء و) اعلم انه (لا تنقلب الصلاة في هذه المواضع) العشرين (نفلا اذا بطلت الا) في ثلاث(فيما اذا تذكر فائتة او طلعت الشمس او خرج وقت الظهر في الجمعة) الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۰۶ - ۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثناء عشرية، ط: سعيد كراچي.

اس لئے ہم نے بھی اسی کو اختیار کیا۔(۱)

مقبرہ میں نماز پڑھنے سے ممانعت کی وجہ

مقبرہ کے اندر نماز سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ لوگ وہاں جا کر نماز پڑھتے پڑھتے بتوں کی طرح اولیاء اور علماء کی قبروں کی پرستش شروع نہ کردیں، (۲) اور یہ شرک جلی کی صورت ہے، یا ان جگہوں میں نماز پڑھنے کو زیادہ قربت الٰہی کا سبب سمجھنے لگیں اور یہ شرک خفی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی مراد یہی ہے:

لعن اللہ الیھود والنصاری	یہود ونصاری پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے
اتخذوا قبور انبیائھم مساجد	اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

(احکام اسلام ص ۴۷)

مقتدی امام سے آگے بڑھ گیا

اگر مقتدی کی ایڑھی امام کی ایڑھی سے آگے ہوگئی تو اس مقتدی کی نماز نہیں ہوگی،

---

(۱) (قوله وفي الشرنبلالية والاظهر قولهما) الخ، .... ومن المقرر طلب الاحتياط في صحة العبادة لتبرأ ذمة المكلف بها وليس الاحتياط الا بقول الامام الاعظم انها تبطل آه، قلت: وعليه المتن، شامي: ۱/ ۲۰۷، باب الاستخلاف، المسائل الاثناعشرية، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ومقبرة) .... واختلف في علته......... وقيل لان اصل عبادة الاصنام اتخاذ قبور الصالحين مساجد، شامي: ۱/ ۳۸۰، كتاب الصلاة، قبيل مطلب تكره الصلاة في الكنيسة، ط: سعيد كراچي.

اقول: الحكمة في النهي عن المزبلة ...... وفي المقبرة الاحتراز عن ان تتخذ قبور الاحبار والرهبان مساجد بان يسجد لها كالاوثان وهو الشرك الجلي او يتقرب الى الله بالصلاة في تلك المقابر وهو الشرك، وهو مفهوم قوله صلى الله عليه وسلم " لعن الله اليهود والنصارىٰ اتخذوا قبور انبيائهم مساجد الخ، حجة الله البالغة: ۱/ ۱۹۴، لباب المصلي، ط: كتب خانه رشيدية دهلي.

اگر ایڑھی برابر ہو تو نماز ہو جائے گی، اگرچہ مقتدی کے پاؤں کی انگلیاں امام کے پاؤں سے آگے ہوں، البتہ اگر مقتدی اور امام کے پاؤں میں اتنا زیادہ تفاوت ہو کہ دونوں کی ایڑھیاں برابر ہونے کے باوجود مقتدی کے پاؤں کا اکثر حصہ امام کے پاؤں سے آگے بڑھ گیا تو نماز نہیں ہوگی۔(۱)

مقتدی امام سے آگے نہ ہو

اگر جماعت کی نماز میں مقتدی امام کے آگے کھڑا ہوگا تو مقتدی کی نماز درست نہیں ہوگی۔(۲)

اور مقتدی کا امام سے آگے کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مقتدی کی ایڑھی امام کی ایڑھی سے آگے ہو، اگر ایڑھی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر بڑے ہونے کی وجہ سے یا انگلیوں کے لمبے ہونے کی وجہ سے تو یہ امام سے آگے کھڑا ہونا نہ

(۱) (قوله وعدم تقدمه عليه بعقبه) فلو ساواه جاز وان تقدمت اصابع المقتدى لكبر قدمه على قدم الامام ما لم يتقدم اكثر القدم كما سياتي وفي امداد الفتاح: وتقدم الامام بعقبه عن عقب المقتدى شرط لصحة اقتدائه، حتىٰ لو كان عقب المقتدى غير متقدم على عقب الامام لكن قدمه اطول فتكون اصابعه قدام اصابع امامه تجوز كما لو كان المقتدى اطول من امامه فيسجد امامه، شامي: ۱/۵۵۱، باب الامامة، مطلب شروط الامامة، الكبرىٰ، ط: سعيد كراچي.
(قوله بل بالقدم) فلو حاذاه بالقدم ووقع سجوده مقدما عليه لكون المقتدى اطول من امامه لا يضر، ومعنى المحاذاة بالقدم المحاذاة بعقبه فلا يضر تقدم اصابع المقتدى على الامام حيث حاذاه بالعقب مالم يفحش التفاوت بين القدمين، حتىٰ لو فحش بحيث تقدم اكثر قدم المقتدى لعظم قدمه لا يصح كما اشار اليه بقوله ما لم يتقدم الخ، قال في البحر: واشار المصنف الى ان العبرة انما هو للقدم الا للرأس .... وان تفاوت الاقدام صغراً وكبراً فالعبرة للساق والكعب، شامي: ۱/۵۶۷، باب الامامة، قبيل مطلب هل الاساءة دون الكراهة، او افحش منها، ط: سعيد كراچي.
(۲) ولو تقدم على الامام من غير عذر فسدت صلاته، هندية: ۱/۱۱۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۲/۲۵۳، ط: سعيد كراچي. وهكذا في الفتاوىٰ السراجية، ص: ۲۲، ط: سعيد كراچي. البنايه: ۳/۵۶۸، باب الصلاة في الكعبه، ط: امداديه ملتان، وانظر الى الحاشية السابقة.

سمجھا جائے گا اور اقتداء درست ہو جائے گی۔(۱)

مقتدی ایک تھا پھر اور آ جائے

اگر جماعت کی نماز شروع کرتے وقت امام کے ساتھ مقتدی ایک ہے، پھر دوسرا شخص آ جائے تو اس حالت میں امام آگے بڑھے یا مقتدی پیچھے ہٹے دونوں صورتیں جائز ہیں، لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلا مقتدی پیچھے ہو جائے اور دونوں نمازی امام کے پیچھے ہو جائیں، اگر مقتدی پیچھے نہیں ہو جاتے تو امام خود آگے بڑھ جائے۔(۲)

مقتدی ایک سے زیادہ ہے

☆......اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہے تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) [تتمة] اذ اقتدی بامام فجاء آخر یتقدم الامام موضع سجوده كذا فی مختارات النوازل ، وفی القهستانی عن الجلالی ان المقتدی یتاخر عن الیمین الی خلف اذا جاء آخر آه وفی الفتح: ولو اقتدی واحد بآخر فجاء ثالث یجذب المقتدی بعد التكبیر ولو جذبه قبل التكبیر لا یضره، وقیل یتقدم الامام ......ولان الاصطفاف خلف الامام من فعل المقتدی لا الامام فا لاولیٰ ثباته فی مكانه وتأخر المقتدی، الخ، شامی: ۵۶۸/۱، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش منها، ط: سعید كراچی.

(۳) (والزائد) یقف (خلفه) فلو توسط اثنین كره تنزیها وتحریما لو اكثر ، الدر المختار (قوله والزائدة خلفه) عدل تبعا للوقایة عن قول الكنز والاثنان خلفه لانه غیر خاص بالاثنین ، بل المراد ما زاد علی الواحد اثنان فاكثر نعم یفهم حكم الاكثر بالاولیٰ وفی القهستانی: وكیفیته ان یقف احدهما بحذائه والآخر بیمینه اذا كان الزائد اثنین ولو جاء ثالث وقف عن یسار الاول والرابع عن یمین الثانی الخ، (قوله كره تنزیها) وفی روایة لا یكره والاولیٰ اصح كما فی الامداد (قوله تحریما لو اكثر افاد ان تقدم الامام امام الصف واجب، شامی: ۵۶۷/۱ - ۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش منها ، ط: سعید كراچی. هندیة: ۸۸/۱، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم ، ط: رشیدیة كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱۵۸/۱ ، فصل فی بیان مقام الامام والمأموم ، ط: سعید كراچی.

☆......اگر مقتدی دو ہیں اور امام کے دائیں بائیں جانب کھڑے ہوتے ہیں تو یہ مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

☆......اور اگر مقتدی دو سے زیادہ ہیں، اور امام کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں تو یہ مکروہ تحریمی ہے، اس لئے جب مقتدی دو سے زیادہ ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف بنا کر کھڑا ہونا چاہئے، اور امام کے لئے آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔(۲)

مقتدی ایک ہے

اگر مقتدی ایک ہے تو وہ امام کے دائیں جانب کسی قدر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو، اگر ایک مقتدی امام کے بائیں طرف یا پیچھے کھڑا ہوگا تو نماز ہو جائے گی، مگر سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے اچھا نہیں ہوگا۔(۳)

مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم

☆......مقتدی پر اس کے امام کے سہو کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، جب

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) اذا کان مع الامام رجل واحد او صبی یعقل الصلاة قام عن یمینه وهو المختار ولا یتاخر عن الامام...... ولو وقف علی یساره جاز وقد اساء ...... ولو وقف خلفه جاز .... واختلف المشایخ فیه قال بعضهم : یکره هو الصحیح، هندیة: ۸۸/۱، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم ،ط: رشیدیه کوئٹة، البدائع: ۱۵۸/۱ ، فصل فی بیان مقام الامام والماموم ، ط: سعید کراچی. شامی: ۵۶۶/۱، باب الامامة، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی، ط: سعید کراچی.

امام سہو سجدہ کرے گا تو اس کی پیروی میں مقتدی پر بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

☆......اگر مقتدی نے امام کے پیچھے کوئی ایسی غلطی کی ہے جس سے عام طور پر سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، تو وہ سہو سجدہ مقتدی پر لازم نہیں ہوگا، کیونکہ مقتدی کے لئے ایسی حالت میں سہو سجدہ کرنے کی دو صورتیں ہیں: ایک صورت یہ ہے کہ امام کے سلام سے پہلے خود مقتدی سہو سجدہ کرے یہ جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں امام کی مخالفت کرنا لازم آئے گا اور مقتدی کے لئے امام کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ امام کے سلام کے بعد سہو سجدہ کرے، یہ بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ مقتدی امام کے سلام کے بعد نماز سے نکل چکا ہے، اور نماز کے اندر کا سہو سجدہ نماز سے باہر کرنا جائز نہیں، اس لئے یہ معاف ہے۔(۲)

---

(۱) وسهو الامام يوجب السجود عليه وعلى المقتدى لان متابعة الامام واجبة قال النبي صلى الله عليه وسلم تابع امامك على اى حال وجدته ولان المقتدى تابع للامام والحكم في التبع ثبت لوجود السبب في الاصل فكان سهو الامام سببا لوجوب السهو عليه وعلى المقتدى ولهذا لو سقط عن الامام بسبب من الاسباب بأن تكلم او احدث متعمدا او خرج من المسجد يسقط عن المقتدى، بدائع: ۱/۱۷۵، فصل في بيان من يجب عليه سجو د السهو، ومن لا يجب عليه، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۲۸، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) فاما المقتدى اذا سها في صلاته فلا سهو عليه لانه لا يمكنه السجود لانه ان سجد قبل السلام كان مخالفاللامام وان اخره الى ما بعد سلام الامام يخرج من الصلاة بسلام الامام لانه سلام عمد ممن لا سهو عليه فكان سهو ه فيما يرجع الى السجود ملحقا بالعدم لتعذر السجود عليه فسقط السجود عنه اصلا، بدائع الصنائع: ۱/۱۷۵، فصل واما بيان من يجب عليه سجود السهو، ومن لا يجب عليه ،ط: سعيد كراچي. البناية : ۳/۱۷۳، ط: حقانيه ملتان، هندية: ۱/۱۲۸، فصل سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود، ط رشيدية كوئٹه، رد المحتار: ۲/۸۲، باب سجود السهو،ط: سعيد كراچي.

ایک تیسری صورت یہ ہے کہ مقتدی پر جو سہو سجدہ واجب ہوا وہ امام ادا کرے، یہ بھی جائز نہیں کیونکہ اس صورت میں امام کے لئے مقتدی کی پیروی کرنا لازم آئے گا، اور امام کے لئے مقتدی کی پیروی کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے

''امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مقتدی سب ایک طرف کھڑے ہو گئے

امام کے لئے سنت یہ ہے کہ صف کے بیچ میں آگے کھڑا ہو، اگر مقتدی سب ایک طرف کھڑے ہو گئے تو نماز کراہت کے ساتھ صحیح ہو جائے گی، لیکن یہ طریقہ مناسب نہیں۔(۲)

مقتدی سلام پھیرتے وقت

مقتدی دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف کے تمام نمازی، کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں، اور بائیں سلام پھیرتے ہوئے بائیں طرف کے تمام نمازی اور کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں،

---

(۱) لو تابع المقتدى امامه فى سجود السهو الذى سها ه المقتدى ينقلب الاصل ، البناية: ۱۷۳/۳ ، باب، ط: حقانيه ملتان. الجوهرة النيرة: ۹۳/۱، باب ، ط: قديمى كراچى. اللباب للميداني: ۱۰۳/۱ ، باب، ط: قديمى كراچى.

(۲) (قوله ويقف وسطا) .... السنة ان يقوم فى المحراب ليعتدل الطرفان، ولو قام فى احدجانبى الصف يكره ، شامى: ۵۶۸/۱ ، باب الامامة، مطلب هل الاساء ة دون الكراهة او افحش منها، ط: سعيد كراچى.

وينبغى للامام ان يقف بازاء الوسط فان وقف فى ميمنة الوسط ا و فى ميسرته فقد اساء لمخالفة السنة، هندية: ۸۹/۱، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ، ط: رشيدية كوئته.

اگرامام دائیں طرف ہے تو دائیں سلام میں اور اگر امام بائیں طرف ہے تو بائیں سلام میں اور اگر آگے برابر میں ہے تو دونوں سلام میں امام کی بھی نیت کریں۔(۱)

مقتدی سے غلطی ہوگئی

اگر جماعت کی نماز میں مقتدی سے ایسی غلطی ہوگئی جس سے عام طور پر سہو سجدہ واجب ہوتا ہے تو وہ سہو سجدہ معاف ہے، وہ سہو سجدہ نہ مقتدی کرسکتا ہے نہ امام، مقتدی اس لئے نہیں کرسکتا ہے کہ اس سے امام کی مخالفت کرنا لازم آتا ہے، اور امام کی مخالفت کرنا جائز نہیں ہے، اور امام اس لئے نہیں کرسکتا ہے کہ امام پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے، اگر امام مقتدی کی وجہ سے سہو سجدہ کرے گا تو امام کے لئے نماز میں مقتدی کی اتباع کرنا لازم آئے گا، اور امام کے لئے نماز میں مقتدی کی اتباع کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

مقتدی غلطی کرتے ہیں

''تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مقتدی قرأت کے دوران خاموش رہے

جب امام نماز میں قرأت کرتا ہے تو مقتدی کے لئے کوئی دعا پڑھنا یا قرآن

---

(۱) وينوى من عنده من الحفظة والمسلمين في جانبيه ...... والمقتدى يحتاج الى نية الامام مع نية من ذكرنا، فان كان الامام في الجانب الايمن نواه فيهم وان كان في الجانب الايسر نواه فيهم، وان كان بحذائه نواه في الجانب الايمن عند ابي يوسف وعند محمد ينويه فيهما، هندية: ١/٧٧، الفصل الثالث في آداب الصلاة، وسننها وكيفيتها، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ١/٥٢٧، ٥٢٩، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، مطلب في وقت ادراك فضيلة الافتتاح، ط: سعيد كراچی. الفتاوى السراجية، ص: ١١، ط: سعيد كراچی، البناية: ٢/٣٣١-٣٣٢، ط: حقانيه ملتان.

(۲) ''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

مجید کی قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ وہ سورۂ فاتحہ ہو یا کوئی اور سورت ہو۔(۱)

مقتدی قعدۂ اولیٰ میں کھڑا ہو گیا

اگر امام قعدۂ اولیٰ میں بیٹھ جائے، اور مقتدی اچانک کھڑا ہو جائے تو مقتدی کے لئے فوراً بیٹھ جانا واجب ہے۔(۲)

مقتدی کا ایک سجدہ چھوٹ گیا

اگر مقتدی نے امام کے ساتھ ایک سجدہ کر کے دوسرا سجدہ نہیں کیا، مثلاً دوسرے سجدہ میں سو گیا، اور جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ امام کھڑا ہے تو ایسی صورت میں مقتدی

---

(۱) (والمؤتم لا يقرأ مطلقا) ولا الفاتحة في السرية اتفاقا...... (فان قرأ كره تحريما (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۴۴، فصل في القراءة قبل باب الامامة بصفحتين، ط: سعيد كراچي. البناية: ۲/۳۷۱۔ ۳۷۲، ط: حقانيه ملتان. بدائع الصنائع: للكاساني: ۱/۱۱۰، فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد كراچي.

محمد قال: اخبرنا ابو حنيفة قال: حدثنا حماد عن ابراهيم قال: ماقرأ علقمة بن قيس قط فيما يجهر فيه، ولا فيما لا يجهر فيه ولا في الركعتين الاخريين ام القرآن ،و لا غيرها خلف الامام ، قال محمد: وبه نأخذ لا نرى القراءة خلف الامام في شئي من الصلوة يجهر فيه او لايجهر فيه، كتاب الآثار، ص: ۳۴، باب القراءة خلف الامام وتلقينه ، رقم الحديث : ۸۴، ط: دار الحديث ملتان، شامي: ۱/۵۴۴، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي ، مزید تفصیل کے لیے "مستند نماز حنفی، ص: ۱۲۵، سے ۱۷۰" تک دیکھیں۔

(۲) (قوله وهذا في غير المؤتم...... اما المقتدى الذى سها عن القعود فقام واما مه قاعد فانه يلزمه العود لان قيامه قبل امامه غير معتبر ، فليس في عوده رفض الفرض ، شامي: ۲/۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. وفي فتاىٰ قاضيخان ما في معناه حيث قال: اذا قعد فيما يقام فيه او قام فيما يجلس فيه وهو امام او منفرد...... فانه لايعود الى القعدة وان لم يكن كذلك قعد ولا سهو عليه ، قاضيخان : ۱/۵۹، ط: حافظ كتب خانة كوئته.

اما المأموم اذا قام ساهيا فانه يعود ويقعد لان القعود فرض عليه بحكم المتابعة، الخ، البحر: ۲/۱۰۲ ، قوله وان سها عن القود الاول، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

خود دوسرا سجدہ کرلے پھر اس کے بعد امام کی اتباع کرتے ہوئے قیام میں شامل ہو جائے، کیونکہ یہ لاحق ہے، اگر آنکھ کھلنے کے بعد خود دوسرا سجدہ نہیں کیا اور امام کے ساتھ قیام میں شامل ہو گیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کر کے تشہد دوبارہ پڑھ کر سلام پھیر دے نماز صحیح ہو جائے گی مگر واجب ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا اس سے توبہ واستغفار کرے، ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں کیونکہ مقتدی کا امام کے پیچھے واجب ترک کرنے سے سہو سجدہ یا اعادہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

---

(۱)(قوله ان امكنه ادراكه) ..... وفي البحر : وحكمه انه يبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم يتابع الامام ان لم يفرغ وهذا واجب لا شرط حتىٰ لو عكس يصح ، فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة فانه يأتي بالثالثة بلا قراء ة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة ايضا، فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح واثم، آه ومثله في الشرنبلالية وشرح الملتقى للباقاني وهذا المحل مما اغفل التنبيه عليه جميع محشي هذا الكتاب ، والحمد لله ملهم الصواب ، شامي: ۵۹۵/۱، باب الامامة، مطلب فيما لواتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچي. هندية: ۹۲/۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه كوئته.

فاذا ترك سجدة صلبية من ركعة ثم تذكرها آخر الصلاة قضاها وتمت صلاته عندنا وقال الشافعي يقضيها ويقضي ما بعدها وجه قوله ان ما صلى بعد المتروك حصل قبل اوانه فلا يعتد به لان هذه عبادة شرعت مرتبة فلا تعتبر بدون الترتيب كما لو قدم السجود على الركوع انه لا يعتد بالسجود لما قلنا كذا هذا (ولنا) ان الركعة الثانية صادفت محلها لان محلها بعد الركعة الاولىٰ وقد وجدت الركعة الاولىٰ لان الركعة تتقيد بسجدة واحدة وانما الثانية تكرار الا ترىٰ انه ينطلق عليها اسم الصلاة حتىٰ لو حلف لا يصلي فقيد الركعة بالسجدة يحنث فكان اداء ركعة الثانية معتبراً معتداً به فلا يلزمه الا قضاء المتروك ، بخلاف ما اذا قدم السجود على الركوع لان السجود ما صادف محله لان محله بعد الركوع لتقييد الركعة والركعة بدون الركوع لا تتحقق فلم يقع معتداً به فهو الفرق،الخ، بدائع: ۱۶۷/۱ ـ ۱۶۸، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي ام لا، ط: سعيد كراچي.

مقتدی کا بلند مقام پر کھڑا ہونا

☆......ضرورت کے بغیر مقتدی کے لئے کسی اونچے مقام پر کھڑا ہونا مکروہ تنزیہی ہے ہاں کوئی ضرورت ہو مثلا جماعت میں لوگ زیادہ ہوں، یا نیچے کی جگہ کافی نہ ہوتو اونچے مقام میں کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر امام پہلی منزل میں ہے تو جب تک پہلی منزل میں جگہ ہوگی دوسری منزل میں صف بنانا اسی طرح جب تک دوسری منزل میں جگہ ہو تیسری منزل میں صف بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

مقتدی کا تشہد پورا نہیں ہوا امام کھڑا ہو گیا

اگر قعدۂ اولیٰ میں امام مقتدی کے تشہد پورا پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کو تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا چاہئے، کیونکہ تشہد مکمل پڑھنا واجب ہے، ورنہ واجب مکمل

---

(۱) وذكر شيخ الاسلام خواهر زاده فيما اذا كان القوم على الدكان انما يكره على رواية الاصل اذا لم يكن للقوم فيه عذر، اما عند العذر فلا يكره، كما في الجمعة فان القوم يقومون على الرفاف والامام على الارض، ولم ينكر عليهم احد من الائمة، وحكى عن شمس الائمة الحلواني: الصلاة على الرفوف في المسجد الجامع من غير ضرورة مكروهة، وعند الضرورة بأن امتلأ المسجد ولم يجد موضعا يصلى فيه فلا بأس به، تاتارخانية: ۱/۵۲۸ - ۵۲۹، الفصل الرابع: في بيان ما يكره للمصلى ان يفعل في صلاته ومالا يكره ومما يتصل بهذا الفصل، ط: ادارة القرآن كراچي. هندية: ۱/۱۰۸، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة ومالا يكره، ط: رشيديه كوئٹه، شامي: ۱/۶۴۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولىٰ، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

طور پرادانہیں ہوگا۔(۱)

مقتدی کا تشہد پورانہیں ہواامام نے سلام پھیردیا

اگرمقتدی کا تشہدابھی تک پورانہیں ہواامام نے سلام پھیردیا، تو مقتدی تشہد پورا کر کے سلام پھیردے اوردرود نہ پڑھے کیونکہ امام کااتباع کرناواجب ہے، تشہدکو پورانہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، اسی طرح درودشریف میں مشغول ہوکرسلام میں تاخیر کرنایارکوع وسجودکی تسبیحات پوری کرنے کے لئے امام سے پیچھے رہنامکروہ تحریمی ہے۔(۲)

مقتدی کا قدم

مقتدی کا قدم اپنے امام کے قدم سے آگے نکل جانے سے مقتدی کی نماز باطل ہوجائے گی،مقتدی کے لئے اس نماز کودوبارہ پڑھنالازم ہوگا۔(۳)

(۱) اذا ادرک الامام فی التشهد وقام الامام قبل ان یتم المقتدی او سلم الامام فی آخر الصلاة قبل ان یتم المقتدی التشهد فالمختار ان یتم التشهد، هندیة: ۱/۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیة کوئٹه، شامی: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام، ط: سعید کراچی. الفتاویٰ السراجیة، ص: ۱۲، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۴۹۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة،مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۲) وقد مر تخریجه آنفا، وقال فی الدر المختار: لو رفع الامام رأسه من الرکوع والسجود قبل ان یتم المأموم التسبیحات الثلاث وجب متابعته...... بخلاف سلامه ...... قبل تمام المؤتم التشهد فانه لا یتابعه بل یتمه لوجوبه ولو لم یتم جاز ولو سلم والمؤتم فی ادعیة التشهد تابعه لانها سنة والناس عنها غافلون. شامی: ۱/۴۹۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة،مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیه کوئٹه. الفتاوی السراجیة، ص: ۱۲، ط: سعید کراچی.

(۳) ولو تقدم علی الامام من غیر عذر فسدت صلاته،هندیة: ۱/۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، النوع الثانی فی الافعال المفسدة للصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. شامی: ۱/۵۵۱، باب الامامة، مطلب شروط الامامة، الکبری، ط: سعید کراچی.

مقتدی کا مقتدی کی پیروی کرنا

اگر مسجد میں نمازیوں کا ہجوم ہے، اور کوئی شخص آخری صف میں آکر جماعت میں شامل ہوا، دور ہونے کی وجہ سے اسے امام کی حرکات کی خبر نہیں اس لئے وہ مقتدیوں میں سے کسی ایک مقتدی کی پیروی کرتا ہے تاکہ جو رکعتیں نکل گئی ہیں ان کی تعداد یاد آجائے تو درست ہے البتہ یہ پیروی اقتداء کی نیت سے نہ ہو، ورنہ نماز درست نہیں ہوگی، شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

مقتدی کعبہ سے باہر

''امام کعبہ کے اندر ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مقتدی کو حدث ہوگیا

☆......اگر نماز کے دوران مقتدی کا وضو ٹوٹ گیا، تو اس کو بھی فوراً وضو کرنا چاہئے، وضو کرنے کے بعد اگر جماعت باقی ہے تو جماعت میں شریک ہوجائے، (۲) ورنہ

---

(۱) وایضا اذا کان المسجد مزدحما بالمصلین وجاء شخص فی آخر الصفوف، ولم یسمع حرکات الامام، فاقتدی بأحد المصلین الذین یصلون خلفه، فهل یصح اقتداء ه او لا، فی ذلک کله تفصیل: الحنفیة قالوا: لا یصح الاقتداء بالمسبوق، سواء ادرک مع امامه رکعة او اقل منها، فلو اقتدی اثنان بالامام وکانا مسبوقین، وبعد سلام الامام نوی احدهما الاقتداء بالآخر بطلت صلاة المقتدی، اما ان تابع احدهما الآخر، لیتذکر ما سبقه من غیر نیة الاقتداء، فان صلاتهما صحیحة لارتباطهما بامامهما السابق، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/ ۴۱۳، مباحث الامام فی الصلاة، امامة المقتدی بامام آخر، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

(۲) وان کان مقتدیا یذهب ویتوضأ، وان کان فرغ من الوضوء قبل ان یفرغ الامام من الصلاة فعلیه ان یعود الی مکانه لا محالة، لانه بقی مقتدیا، تاتارخانیة: ۱/ ۲۸۸، الفصل الخامس عشر فی الحدث فی الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچی. شامی: ۱/ ۶۰۲، باب الاستخلاف، المسائل الاثنی عشریة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۹۵، قبیل فصل فی الاستخلاف، ط: رشیدیة کوئٹه.

اپنی نماز خود ہی تمام کر لے۔(۱)

مقتدی کھڑا ہو گیا

امام دو رکعت کے بعد بیٹھ گیا، اور مقتدی بھولے سے کھڑا ہو گیا، امام کے ساتھ قعدہ میں نہیں بیٹھا، تو مقتدی پر فوراً بیٹھ کر التحیات پڑھنا واجب ہے۔(۲)

مقتدی کی اقتداء

مقتدی کی اقتداء کر کے نماز پڑھنا درست نہیں۔(۳)

---

(۱) حتیٰ لو فرغ امامه تخير المقتدی بين ان يعود الی المسجد وبين ان يتم فی بيته علی ما تبين......واختلف المشايخ فی الافضل للمنفرد وللمقتدی اذا فرغ الامام من صلاته ،ذكر شمس الائمة السرخسی وشيخ الاسلام المعروف بخواهرزاده ان العود الی المسجد افضل، وبعض مشايخنا قالوا: الصلاة فی بيته افضل وذكر فی نوادر ابن سماعة فی المقتدی انه لم يعد الی المسجد بعد ما فرغ الامام الثانی لانه مشی فی صلاته من غير حاجة، الا ان محمداً رحمه الله لم يقسم هذا التقسيم، والصحيح، ما بينا ، تاتارخانية: ۱/۶۸۸،الفصل الخامس عشر فی الحدث فی الصلاة،ط:ادارة القرآن.

(۲) اما المؤتم فيعود حتما وان خاف فوت الركعة لان القعود فرض عليه بحكم المتابعة، "سراج" وظاهره انه لو لم يعد بطلت"بحر" قلت وفيه كلام والظاهر انها واجبة فی الواجب فرض فی الفرض" نهر" ولنا فيها رسالة حافلة فراجعها، الدر المختار، (قوله وهذا فی غير المؤتم) .... اما المقتدی الذی سها عن القعود فقام وامامه قاعد فانه يلزمه العود لان قيامه قبل امامه، غير معتبر ، فليس فی عوده رفض الفرض، الخ،شامی: ۲/ ۸۴۔۸۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

اذا تشهد الامام وقام من القعدة الاولی الی الثالثة فنسی بعض من خلفه التشهد حتیٰ قاموا جميعا فعلی من لم يتشهد ان يعود ، ويتشهد ثم يتبع امامه، البحر الرائق: ۲/ ۱۰۲ ، باب سجود السهو، قوله وان سها عن القعود الاول، ط: سعيد كراچی.

(۳) ''مقتدی کا مقتدی کی پیروی کرنا''عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔ شامی: ۱/ ۵۸۰، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعيد كراچی.

مقتدی کی تسبیح پوری نہیں ہوئی

اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی تھی کہ امام رکوع یا سجدہ سے اٹھ گیا، تو مقتدی کو بھی رکوع یا سجدہ سے سر اٹھالینا چاہئے کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی تابعداری کرنا واجب ہے۔ تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر کرنا درست نہیں۔(۱)

مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

اگر امام نے دعائے قنوت پڑھ کر رکوع کرلیا، اور ابھی تک مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی، تو اگر تھوڑی سی باقی ہے اور اس کو پورا کرکے امام کے رکوع میں شریک ہوسکتا ہے تو دعائے قنوت پوری کرکے رکوع میں شامل ہوجائے، اور اگر دعائے قنوت پوری کرکے رکوع میں شامل نہیں ہوسکتا تو دعائے قنوت چھوڑ دے اور رکوع میں شامل ہوجائے نماز ہوجائے گی، آخر میں یا بعد میں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) لو رفع الامام رأسه من الركوع والسجود قبل ان يتم المأموم التسبيحات الثلاث وجب متابعته، شامي: ۱/۴۹۵، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. الفتاویٰ السراجية، ص: ۱۶، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۹۰ الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئٹه.

كما لو رفع الامام قبل تسبيح المقتدى للاثا فالاصح انه يتابعه لان ترك السنة اولیٰ من تاخير الواجب، شامي: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو ركع الامام في الوتر قبل ان يفرغ المقتدى من القنوت فانه يتابع الامام ولا يقنت ولو ركع الامام ولم يقرأ المقتدى شيئاً من القنوت ان خاف فوت الركوع فانه يركع، وان لم يخف يقنت، تاتارخانية: ۱/۶۷۵، مسائل الوتر، ط: ادارة القرآن كراچي. شامي: ۲/۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۱۱، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: ماجدية كوئٹه.

مقتدی کی قرأت

مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہیں کرے گا بلکہ خاموش رہے گا۔(۱)

مقتدی کی قنوت ختم نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

اگر مقتدی کی دعائے قنوت ختم نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ رکوع کرلے۔(۲)

مقتدی کی قنوت ختم ہونے سے قبل امام رکوع میں چلا گیا

اگر رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں امام دعاء قنوت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور مقتدی کی دعائے قنوت ابھی تک پوری نہیں ہوئی تو مقتدی بقیہ قنوت چھوڑ کر رکوع میں چلا جائے، کیونکہ امام کی اتباع واجب ہے اور دعاء قنوت پوری پڑھنا مسنون ہے، واجب نہیں۔(۳)

مقتدی کے بیٹھنے سے قبل امام نے سلام پھیر دیا

اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ کہہ کر امام کے ساتھ اس حالت میں شریک ہوا کہ امام قعدۂ اخیرہ میں ہے، مقتدی بیٹھنے نہیں پایا کہ امام نے سلام پھیر دیا، تو بھی اقتداء صحیح ہوگئی،

---

(۱) ولا یقرأ المؤتم بل یستمع وینصت ، البحر الرائق: ۱/۳۴۳، قبیل باب الامامة، ط: سعید کراچی. النهر الفائق: ۱/۲۳۵، ط: دار الکتب العلمیه بیروت. شامی: ۱/۵۴۴ ، باب صفة الصلاة، قبیل باب الامامة، فصل فی القراء ة، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۳) ان قراءة المقتدی القنوت سنة.......... والمتابعة فی الرکوع واجبة، رد المحتار : ۲/۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. انظر الی الحاشیة السابقة، ایضا.

اور بقیہ نماز اسی حالت میں پوری کرے۔(۱)

مقتدی نہیں

اگر مسجد میں نماز پڑھانے کے لئے امام آیا اور کوئی مقتدی نہیں آیا تو اس صورت میں امام اذان اور اقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھ لیا کریں، دوسری مسجد میں جماعت کے لئے نہ جائیں، اس صورت میں امام کو جماعت کا ثواب مل جائے گا اور مسجد کا حق بھی ادا ہو جائے گا۔(۲)

مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی

اگر مقتدی نے نماز میں امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی، تو اس کا لوٹانا ضروری

---

(۱) (قوله وقد مر) ای فی الواجبات، حيث قال: وتنقضي قدوة بالاول قبل "عليكم" على المشهور عندنا خلافا للتكملة، آه، ای فلا يصح الاقتداء به بعدها لانقضاء حكم الصلاة، وهذا في غير الساهي اما هو اذا سجد له بعد السلام يعود الى حرمتها ، شامي: ۱/ ۵۲۵، فصل في بيان تاليف الصـــــلاة الى انتهائها، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة، للكافر ولجميع المؤمنين، ط: سعيد كراچي.

وتنقضي قدوة بالاول قبل "عليكم" على المشهور عندنا وعليه الشافعية خلافا للتكملة، الدر المختار (قوله وتنقضي قدوة بالاول) اى بالسلام الاول قال في التجنيس الامام اذا فرغ من صلاته فلما قال " السلام " جاء رجل واقتدى به قبل ان يقول "عليكم" لايصير داخلا في صلاته، لان هذا سلام الا ترى انه لو اراد ان يسلم على احد في صلاته ساهيا فقال السلام ثم علم فسكت تفسد صلاته ، شامي: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ومسجد حيه افضل من الجامع)......... بل في الخانية: لو لم يكن لمسجد منزله مؤذن فانه يذهب اليه ويؤذن فيه ويصلي ولو كان وحده لان له حقا عليه فيؤديه ، شامي: ۱/ ۶۵۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في افضل المساجد، ط: سعيد كراچي.

نہیں ہے، اور مقتدی پر سہو سجدہ کرنا بھی واجب نہیں ہے۔ (۱)

مقتدی نے تشہد نہیں پڑھا

اگر مقتدی نے امام کے پیچھے بھول کر تشہد نہیں پڑھا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر مقتدی نے قصداً تشہد نہیں پڑھا ہے، تو اس صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، تا کہ قصداً تشہد چھوڑنے کی وجہ سے جو کمی ہوئی ہے، اس کی تلافی ہو جائے۔ (۲)

مقتدی نے تکبیر تحریمہ پہلے کہہ دیا

''تکبیر تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وجب متابعته) وكذا عكسه فيعود ولا يصير ذلك ركوعين (بخلاف سلامه) او قيامه لثالثة (قبل تمام المؤتم التشهد) فانه لايتابعه بل يتمه لوجوبه، ولو لم يتم جاز، الدر المختار (قوله ولو لم يتم جاز) اى صح مع كراهة التحريم كما افاده " ح" ونازعه "ط" والرحمتي وهو مفاد ما في شرح المنية حيث قال والحاصل ان متابعة الامام في الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة فان عارضها واجب لا ينبغي ان يفوته بل يأتي به ثم يتابعه لان الاتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية وانما يؤخرها، الخ، شامي: ۱/۴۹۶ باب الامامة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

اما المقتدى الذى سها عن القعود فقام وامامه قاعد فانه يلزمه العود لان قيامه قبل امامه غير معتبر، فليس في عوده رفض الفرض، بل قال في شرح المنية عن القنية: ان المقتدى لو نسي التشهد في القعدة الاولىٰ فذكر بعدما قام عليه ان يعود ويتشهد ...... قلت: وعلى مااستظهره الشارح تبعا للنهر يشكل العود الى قراءة التشهد بعد التلبس بالقيام الفرض مع امامه فتامل، شامي: ۸۵/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) والظاهر ان المقتدى تجب عليه الاعادة كالامام ان كان السقوط بفعله العمد لتقرر النقصان بلا جابر من غير عذر، تامل، شامي: ۸۲/۲، باب سجود السهو، قوله متعلق بيجب، ط: سعيد كراچي.

وانظر الى الحاشية السابقة. ايضا.

مقتدیوں کا دونوں جانب برابر نہ ہونا

جماعت کے دوران صف کے کسی ایک جانب مقتدیوں کا زیادہ ہونا اور دوسری جانب کم ہونا مکروہ ہے۔(۱)

مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہیں

اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہیں، کچھ مرد، کچھ عورت، کچھ مخنث، کچھ نابالغ، تو امام اس ترتیب سے صف بنائے: پہلے مردوں کی صفیں، پھر نابالغ لڑکوں کی، پھر بالغ مخنثوں کی، پھر نابالغ مخنثوں کی پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی صف بنائے۔(۲)

---

(۱) (قولہ ویقف وسطا) .... والاصح ما روی عن ابی حنیفة انه قال: اکره ان یقوم بین الساریتین او فی زاویة او فی ناحیة المسجد او الی ساریة لانه خلاف عمل الامة قال علیه الصلاة والسلام " توسطوا الامام وسدوا الخلل" ومتیٰ استوی جانباه یقوم عن یمین الامام ان امکنه وان وجد فی الصف فرجة سدها، الخ، شامی: ۱/۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الکراهة، اوافحش منها، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۸۹، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم، ط: رشیدیة کوئٹه.

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم " توسطوا الامام وسدوا الخلل" ای اجعلوا امامکم بان تصفوا خلفه بحیث یکون الامام حذاء وسط الصف ویکون من عن یمینه من الرجال ومن عن یساره سواء، بذل المجهود ، و: ۱/۳۶۵، باب مقام الامام من الصف، ط: امدادیه ملتان.

(۲) (قوله اثنا عشر) لان المقتدی اما ذکر او انثیٰ او خنثیٰ وعلی کل فاما بالغ او لا وعلی کل فاما حر او لا ، آه،"ح" فیقدم الاحرار البالغون ثم صبیانهم ، ثم العبید البالغون ثم صبیانهم، ثم الاحرار الخناثیٰ الکبار ثم صغارهم، ثم الارقاء الخناثیٰ الکبار ثم صغارهم ثم الحرائر الکبار ثم صغارهن ثم الاماء الکبار ثم صغارهن کما فی الحلیة، شامی: ۱/۵۷۱، باب الامامة،مطلب فی الکلام علی الصف الاول ،ط: سعید کراچی. ولو اجتمع الرجال والصبیان والخناثیٰ والاناث، والصبیات، المراهقات ، یقوم الرجال اقصی ما یلی الامام ثم الصبیان ثم الخناثی ثم الاناث ثم الصبیات المراهقات، هندیة: ۱/۸۸،۸۹، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والماموم، ط:رشیدیة کوئٹه.
البحر: ۱/۳۵۳، باب الامامة، (قوله ویصف الرجال ثم الصبیان ثم النساء)، ط: سعید کراچی.

مقتدی ہر رکن امام کے ساتھ ادا کرے

مقتدیوں کے لئے ہر رکن امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے، تکبیر تحریمہ بھی امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ کہیں، رکوع بھی امام کے رکوع کے ساتھ کریں، قومہ بھی اس کے قومہ کے ساتھ، سجدہ بھی اس کے سجدہ کے ساتھ کریں، غرض کہ ہر فعل امام کے فعل کے ساتھ کریں۔

ہاں اگر پہلے قعدہ میں امام التحیات پڑھ کر کھڑا ہو گیا اور مقتدیوں کی التحیات ابھی تک مکمل نہیں ہوئی تو اس صورت میں مقتدی التحیات پوری پڑھ کر کھڑا ہوں۔(۱)

اس طرح اگر امام نے آخری قعدہ میں سلام پھیر دیا، اور مقتدیوں کی التحیات ابھی تک پوری نہیں ہوئی، تو اس صورت میں مقتدی التحیات پوری پڑھ کر سلام پھیریں، التحیات پوری ہونے سے پہلے امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں۔(۲)

ہاں اگر رکوع اور سجدے میں مقتدیوں نے تسبیح نہیں پڑھی تو جب امام اٹھے امام

---

(۱) والحاصل ان متابعة الامام في الفرائض والواجبات من غير تأخير واجبة ، فان عارضها واجب لا ينبغي ان يفوته بل يأتي به ثم يتابع كما لو قام الامام قبل ان يتم المقتدى التشهد فانه يتمه ثم يقوم لان الاتيان به لا يفوت المتابعة بالكلية وانما يؤ خرها ، والمتابعة مع قطعه تفوته بالكلية فكان تأخير احد الواجبين مع الاتيان بهما اولىٰ من ترك احدهما بالكلية، الخ. شامي: ۱/ ۴۷۰،باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط؛ رشيدية كوئٹه.

(۲) .... (بخلاف سلامه) او قيامه لثالثة (قبل تمام المؤتم التشهد) فانه لايتابعه بل يتمه لوجوبه ولو لم يتم جاز، الدر المختار، شامي: ۱/ ۴۹۶، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. وانظر الى الحاشية المتقدمة ايضا.

کے ساتھ اُٹھ جائیں، تسبیح مکمل کرنے کے لئے تاخیر نہ کریں۔(۱)

مقیم مسافر امام کے پیچھے لاحق کے حکم میں ہے

اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہے، تو امام کے سلام کے بعد مقیم مقتدی باقی ماندہ نماز میں ''لاحق'' کے حکم میں ہے، یعنی قرأت کے بغیر تھوڑی دیر کھڑا ہو کر رکوع کر کے باقی نماز پوری کرے گا۔(۲)

مقیم مسافر امام کے پیچھے نیت کیسے کرے

مسافر امام پر دو رکعت فرض ہے اس لئے وہ دو رکعت کی نیت کرے گا، اور مقتدی پر چار رکعت فرض ہے اس لئے وہ چار رکعت کی نیت کرے گا البتہ دو رکعت امام کے ساتھ اور دو رکعت امام کے سلام کے بعد قرأت کے بغیر خود پڑھے گا۔(۳)

---

(۱) والحاصل ان متابعة الامام...... بخلاف ما اذا عارضها سنة كما لو رفع الامام قبل تسبيح المقتدى ثلاثا فالا صح انه يتابعه لان ترك السنة اولىٰ من تاخير الواجب . شامي: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام ، وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئته.

واعلم انه مما يبتني على لزوم المتابعة في الاركان انه لو رفع الامام رأسه من الركوع او السجود قبل ان يتم المأموم التسبيحات الثلاث وجب متابعته ، الدر المختار، شامي: ۱/۴۹۵. ۴۹۶، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(۲) (واللاحق من فاتته) الركعات (كلها او بعضها) لكن (بعد اقتدائه) بعذر كغفلة و زحمة وسبق حدث وصلاة خوف و مقيم اتم بمسافر .... وحكمه كمؤتم فلا ياتي بقراءة. الدر المختار، (قوله وحكمه) اى اللاحق ، شامي: ۱/۵۹۴ـ۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام اوقبله ، او بعده، ط: سعيد كراچي.

(وصح اقتداء المقيم بالمسافر في الوقت وبعده فاذا قام المقيم (الى تمام لا يقرأ) ولا يسجد للسهو، (في الاصح) لانه كاللاحق ، والقعدتان فرض عليه وقيل لا، الدر المختار .شامي: ۲/۱۲۹، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

مقیم نے قصر کیا

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسافر سمجھ کر قصر پڑھتا رہا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسافر نہیں ہے، بلکہ مقیم ہے، تو ان نمازوں کو قضاء کی نیت سے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، مثلاً جتنے دنوں کی نماز قصر پڑھی ان کو شمار کر کے وہ سب نمازیں وتر کے ساتھ قضاء کرے(۱) اور سنت اور نوافل کی قضاء نہیں ہے۔(۲)

اور قضاء کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس آدمی نے قصر کے حساب سے جو نمازیں ادا کی ہیں وہ نمازیں نہیں ہوئیں اس لئے قضاء کرنا لازم ہے۔(۳)

مکان کی صفائی کا راز

''صفائی ستھرائی کا راز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

مکبر

☆......اگر مسجد میں ''مائیک'' نہیں ہے یا ہے، لیکن نماز کے دوران بجلی چلی جانے کی وجہ سے یا مائیک خراب ہونے کی وجہ سے آواز نہیں آرہی ہے تو کوئی بھی نمازی

(۱) قالوا: انما تقضي الصلوات الخمس والوتر على قول ابى حنيفة ،البحر: ۲/ ۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ثم الاداء فعل الواجب) ..... لكن لما كان القضاء خاصا بما كان مضمونا والنفل لايضمن بالترك اختص القضاء بالواجب، الخ، شامي: ۲/ ۶۳، باب قضاء الفوائت، مطلب فى ان الامر يكون بمعنى اللفظ وبمعنى الصفة، ط: سعيد كراچي.

(۳) (وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة) لف و نشر مرتب، وجميع اوقات العمر وقت للقضاء الا الثلاثة المنهية، الدر المختار، شامي: ۲/ ۶۶، باب قضاء الفوائت، ، ط: سعيد كراچي.

والقضاء فرض فى الفرض وواجب فى الواجب، وسنة فى السنة الخ، هندية: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

جو نماز میں شامل ہے امام کی آواز دوسرے مقتدیوں تک پہونچانے کے لئے امام کے ساتھ اپنی آواز بلند کرسکتا ہے۔

☆......اگر نماز کے درمیان میں بجلی چلی گئی تو نماز کے درمیان میں ''مکبر'' بن سکتا ہے مکبر بننے کے لئے شروع میں تکبیر وغیرہ بلند آواز سے کہنا ضروری نہیں اور اگر بعد میں بجلی آگئی، امام کی آواز آرہی ہے تو مکبروں کے لئے بلند آواز سے تکبیر کہنا ضروری نہیں بلکہ بلند آواز سے تکبیر کہنا بند کردیں۔

☆......''مکبر'' بننے کے لئے نماز کی نیت سے اقتداء کرکے نماز میں شامل ہونا ضروری ہے، نماز کی نیت کے بغیر صرف تکبیر کی آواز پہونچانے کی نیت کی تو نماز باطل ہوجائے گی، اور جن لوگوں نے ایسے آدمی کی آواز پر نماز ادا کی اگر ان کو معلوم تھا کہ مکبر نے نماز کی نیت نہیں کی، تو ایسے لوگوں کی نماز بھی فاسد ہوجائے گی۔(۱)

(۱)" التبليغ خلف الامام " ويتعلق بذلك بيان حكم التبليغ وهو ان يرفع احد المامومين او الامام صوته ليسمع الباقين صوت الامام وهو جائز بشرط ان يقصد المبلغ برفع صوته الاحرام للصلاة بتكبيرة الاحرام، اما لو قصد التبليغ فقط ، فان صلاته لم تنعقد ، وهذا القدر متفق عليه في المذهب ، اما اذا قصد التبليغ مع الاحرام، اى نوى الدخول في الصلاة ونوى التبليغ فانه لا يضر ، اما غير تكبيرة الاحرام من باقي التكبيرات ، فانه اذ انوى بها التبليغ فقط فان صلاته لا تبطل ، ولكن يفوته الثواب، الحنفية : قالوا: يسن جهر الامام بالتكبيرة بقدر الحاجة، لتبليغ من خلفه فلو زاد على ذلك زيادة فاحشة فانه يكره ، لا فرق في ذلك بين تكبيرة الاحرام وغيرها، ثم اذا قصد الامام او المبلغ الذى يصلي خلفه بتكبيرة الاحرام مجرد التبليغ خاليا عن قصد الاحرام للصلاة فان صلاته تبطل وكذا صلاة من يصلي بتبليغه اذا علم منه ذلك واذا قصد التبليغ مع الاحرام فانه لا يضر بل هو المطلوب ، هذا في تكبيرة الاحرام اما باقي التكبيرات فانه اذا قصد بها مجرد الاعلام فان صلاته لا تبطل ، ومثلها التسميع والتحميد ، مالم يقصد برفع صوته بالتبليغ التغني ليعجب الناس بنغم صوته فان صلاته تفسد على الراجح، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ١/ ٢٥٢ ــ ٢٥٣ ، مبحث شرح بعض سنن الصلاة، وبيان المتفق عليه والمختلف فيه ، والتبليغ خلف الامام، ط: دار الفكر بيروت، شامي: ١/ ٥٨٨ ـ ٥٨٩، باب الامامة، قبيل مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة. ط: سعيد كراچي.

مکروہ اوقات

مکروہ اوقات یہ ہیں:

۱.....سورج نکلتے وقت جب تک سورج کی زردی زائل نہ ہو جائے اور اس قدر روشنی اس میں نہ آجائے کہ نظر نہ ٹھہر سکے، اس کا شمار نکلنے میں ہوگا اور سورج میں یہ کیفیت ایک نیزہ کی مقدار بلند ہونے تک باقی رہتی ہے۔

۲.....ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک سورج ڈھل نہ جائے۔

۳.....غروب سے پہلے سورج میں زردی آجانے کے بعد سے غروب تک۔(۱)

۴.....فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سے سورج اچھی طرح نکل آنے تک۔(۲)

---

(۱) (ثلاثة اوقات لا يصح فيها شئي من الفرائض ، والواجبات التي لزمت في الذمة قبل دخولها) اى الاوقات المكروهة او لها (عند طلوع الشمس الى ان ترتفع) وتبيض قدر رمح او رمحين (و) الثاني (عند استوائها) في بطن السماء(الى ان تزول) اى تميل الى جهة المغرب (و) الثالث) عند اصفرارها) وضعفها حتىٰ تقدر العين على مقابلتها (الى ان تغرب) لقول عقبة بن عامر رضى الله عنه: ثلاثة اوقات نهانارسول الله صلى الله عليه وسلم ان نصلي فيهاوان نقبرموتاناعندطلوع الشمس حتىٰ ترتفع ، وعند زوالها حتىٰ تزول وحين تضيف للغروب حتىٰ تغرب رواه مسلم. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ١٨٥ ــ ١٨٦ ، فصل في الاوقات المكروهة، ط: قديمي كراچي. هندية: ٥٢/١ ، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ٣٧٠/١ ، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويكره التنفل بعد طلوع الفجر باكثر من سنته) قبل اداء الفرض لقوله صلى الله عليه وسلم " ليبلغ شاهدكم غائبكم الا لا صلاة بعد الصبح الا ركعتين وليكون جميع الوقت مشغولا بالفرض حكما، ولذا تخفف قراء ة سنة الفجر(و يكره التنفل (بعد صلاته) اى فرض الصبح(و) يكره التنفل (بعد صلاة) فرض (العصر) وان لم تتغير الشمس لقوله عليه السلام لا صلاة بعد صلاة العصر حتىٰ تغرب الشمس ولاصلاة بعد صلاة الفجر حتىٰ تطلع الشمس ، رواه الشيخان، والنهى بمعنى في غير الوقت وهو جعل الوقت كالمشغول فيه بفرض الوقت حكما، وهو افضل من النفل

۵......عصر کی فرض نماز ادا کرنے کے بعد سے غروب آفتاب تک۔

۶......فجر کے وقت فجر کی سنت کے علاوہ کوئی اور سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۷......مغرب کے وقت مغرب کی فرض نماز سے پہلے کوئی نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۸......جب امام جمعہ، عیدین، نکاح یا حج کا خطبہ دینے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہو تو نفل یا سنت پڑھنا مکروہ ہے۔

۹......جب فرض نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو سنت یا نفل پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر فجر کی سنت نہیں پڑھی اور کسی طرح یہ یقین ہو کہ فجر کی سنت ادا کر کے جماعت

= الحقيقى فلا يظهر فى حق فرض يقضيه، وهو المفاد بمفهوم المتن(و) يكره التنفل قبل صلاة المغرب) لقوله صلى الله عليه وسلم بين كل اذانين صلاة ان شاء الا المغرب قال الخطابى: يعنى الاذان والاقامة (عند خروج الخطيب) من خلوته وظهوره(حتىٰ يفرغ من الصلاة) لنهى عنه سواء فيه خطبة الجمعة والعيد والحج والنكاح والختم والكسوف والاستسقاء (و) يكره(عند الاقامة) لكل فريضة (الا سنة الفجر) اذا أمن فوت الجماعة (و) يكره التنفل (قبل) صلاة (العيد ولو) تنفل (فى المنزل و) كذا (بعده (اى العيد (فى المسجد) اى مصلى العيد لا فى المنزل فى اختيار الجمهور لانه صلى الله عليه وسلم كان لا يصلى قبل العيد شيئا فاذا رجع الى منزله صلى ركعتين (و) يكره التنفل (بين الجمعين فى) جمع عرفة ولو بسنة الظهر (و) جمع(مزدلفة) ولو بسنة المغرب على الصحيح لانه صلى الله عليه وسلم لم يتطوع بينهما (و) يكره(عند ضيق الوقت المكتوبة) لتفويته الفرض عن وقته(و) يكره التنفل كالفرض حال (مدافعة) احد (الاخبثين) البول والغائط وكذا الريح(و) وقت (حضور طعام تتوقه نفسه و)عند حضور (ما يشغل البال) عن استحضار عظمة الله تعالىٰ والقيام بحق خدمته (ويخل بالخشوع) فى الصلاة بلا ضرورة لادخال النقص فى المؤدى والله الموفق بمنه ، مراقى الفلاح طحطاوى على المراقى، ص: ۱۸۸ ـ ۱۹۱، فصل فى الاوقات المكروهة ، ط: قديمى كراچى. البحر: ۱/ ۲۴۹ ـ ۲۵۳، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۳۷۰ ـ ۳۸۳، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ط: سعيد كراچى.

میں شامل ہو سکے گا تو سنت پڑھ لینا مکروہ نہیں۔

۱۰......عیدین کی نماز سے پہلے خواہ گھر میں ہو یا عید گاہ میں، سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۱......عیدین کی نماز کے بعد عید گاہ میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۲......اگر حجاج کرام نویں ذی الحجہ کو میدان عرفہ میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کر رہے ہیں تو ظہر اور عصر کے درمیان اور عصر کی نماز کے بعد سنت ونوافل پڑھنا مکروہ ہے۔

اور اگر حجاج کرام اپنے اپنے خیمے میں ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کر رہے ہیں تو اس صورت میں ظہر کی نماز کے بعد سنت اور نفل پڑھنا مکروہ نہیں البتہ عصر کی نماز کے بعد مکروہ ہے۔

۱۳......مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی فرض نماز کے درمیان سنت اور نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۴......اگر نماز کا وقت تنگ ہو گیا ہے فرض نماز کے علاوہ کسی اور نماز کی گنجائش نہیں ہے تو اس وقت وقتی فرض نماز کے علاوہ کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۵...... پاخانہ اور پیشاب کی حاجت کے وقت یا خروج ریح کی ضرورت کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۶......اگر بھوک ہے اور کھانا سامنے حاضر ہے اور طبیعت کھانا کھانے کو چاہتی ہے، اگر اس حالت میں کھانا چھوڑ کر نماز پڑھنے کے لئے جائے گا تو دل نماز میں نہیں لگے گا تو اس صورت میں پہلے کھانا کھالے پھر نماز پڑھے ورنہ نماز مکروہ ہوگی، ہاں اگر نماز کا

وقت تنگ ہو گیا ہے کھانا کھانے کی صورت میں نماز کا وقت نکل جائے گا تو پہلے نماز پڑھے پھر اس کے بعد کھانا کھائے۔(۱)

۱۷......آدھی رات کے بعد عشاء کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

۱۸......کثرت سے ستارے نکل آنے کے بعد مغرب کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

ان تمام اوقات میں نماز مکروہ ہے، صرف اتنی تفصیل ہے کے نمبر ا، نمبر ۲، نمبر ۳، نمبر ۱۵، نمبر ۱۶ کے اوقات میں سب نمازیں مکروہ ہیں یعنی فرض، واجب، نفل، سجدۂ تلاوت، اور سجدۂ سہو سب مکروہ ہیں، اور پہلے تین وقتوں میں کوئی نماز شروع کرنا بھی صحیح نہیں ہے،(۴)

اور اگر نماز پڑھتے پڑھتے شروع کے تین اوقات میں سے کوئی وقت آجائے تو نماز باطل

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲،۳) وفی القنیة: تأخیر العشاء الی ما زاد علی نصف اللیل والعصر الی وقت اصفرار الشمس والمغرب الی اشتباک النجوم یکره کراهة تحریم، البحر : ۱/۲۴۸، کتاب الصلاة قبل قوله والوتر الی آخر اللیل لمن یثق بالانتباه، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۳۶۸، کتاب الصلاة، مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ط: سعید کراچی.

(۴) ثلاثة اوقات لا یصح فیها شئ من الفرائض: والواجبات التی لزمت فی الذمة قبل دخولها (ای الاوقات المکروهة ، مراقی الفلاح، (قوله والواجبات التی لزمت فی الذمة قبل دخولها) کالوتر ، والنذر المطلق ورکعتی الطواف وما افسده من نفل شرع فیه فی غیر وقت مکروه ، وسجدة تلاوة تلیت آیتها فی غیره ، وفی البحر عن المحیط ، وسجدة السهو کسجدة التلاوة حتیٰ لو دخل وقت الکراهة بعد السلام علیه سهو فانه لا یسجد للسهو وسقط عنه لانه وجب کاملا فلا یؤدی فی الناقص ، الخ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۸۵ - ۱۸۶، فصل فی الاوقات المکروهه، ط: قدیمی کراچی.شامی: ۱/۳۷۰، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت ، ط: سعید کراچی.

ہوجاتی ہے،(۱) البتہ ان تین اوقات میں چھ چیزوں کو شروع کرنا صحیح ہے۔

۱...... جنازہ کی نماز، بشرطیکہ انہیں تین وقتوں میں کسی وقت آیا ہو۔

۲...... سجدۂ تلاوت، بشرطیکہ سجدہ کی آیت انہیں تین وقتوں میں سے کسی وقت میں پڑھی گئی ہو۔

۳...... اسی دن کی عصر کی نماز۔

۴...... وہ نماز جس کے ادا کرنے کی نذر انہیں تین وقتوں میں سے کسی وقت میں کی گئی ہو۔

۵...... نفل نماز۔ (قصداً نہ ہو)

۶...... اس نماز کی قضاء جو انہیں وقتوں میں سے کسی ایک وقت میں شروع کر کے

---

(۱)...... (وطلوع الشمس في الفجر) وزوالها في العيد، ودخول وقت من الثلاثة على مصل القضاء، الدر المختار (قوله من الثلاثة) وهي الطلوع والاستواء والغروب، شامي: ۱/ ۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۸، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي. البحر: ۱/ ۲۴۹، كتاب الصلاة، (قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة، الخ)، ط: سعيد كراچي.

فاوقات الكراهة عند الحنفية خمسة :وقت طلوع الشمس وما قبل وقت الطلوع بزمن لا يسع الصلاة فاذا شرع في صلاة الصبح قبل طلوع الشمس ثم طلعت قبل الفراغ من صلاته بطلت الصلاة ووقت الاستواء ووقت غروب الشمس وما قبل وقت الغروب بعد صلاة العصر، فاذا صلى العصر كره تحريما ان يصلي بعده، اما قبل صلاة العصر بعد دخول وقته فانه لا يكره ان يصلي غيره الى ان تتغير الشمس، بحيث لاتحار فيها العيون، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۸٦، مبحث المبادرة بالصلاة في اول وقتها وبيان الاوقات التي لا يجوز فيها الصلاة، ط: سعيد كراچي.

فاسد کردی گئی ہو۔(۱)

مکروہ اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا

''سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)واعلم ان الاوقات المكروهة نوعان: الاول الشروق والاستواء والغروب والثاني ما بين الفجر والشمس وما بين صلاة العصر الى الاصفرار ، فالنوع الاول لا ينعقد فيه شئي من الصلوات التي ذكرنا ها اذا شرع بها فيه وتبطل ان طرأعليها الا صلاة جنازة حضرت فيها وسجدة تليت آيتها فيها وعصر يومه والنفل والنذر المقيد بها وقضاء ما شرع به فيها ثم افسده فتنعقد هذه الستة بلا كراهة اصلا في الاولىٰ منها ومع الكراهة التنزيهية وفي الثانية والتحريمية في الثالثة ، وكذا في البواقي لكن مع وجوب القطع والقضاء في وقت غير مكروه ، والنوع الثاني ينعقد فيه جميع الصلوات التي ذكرنا ها من غير كراهة الا النفل والواجب لغيره فانه ينعقد مع الكراهة فيجب القطع والقضاء في وقت غير مكروه ، شامي: ۱/۳۷۳، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ، (قوله وينعقد نفل، الخ،) ط: سعيد كراچي. و: ۱/۳۷۴۔۳۷۵، ط: سعيد كراچي.

.... لما علمت ان عدم الصحة انما هو في الفرائض والواجبا ت لا في النوافل بخلاف المنع فانه يعم الكل واراد بسجدة التلاوة وصلاة الجنازة ما وجبت قبل هذه الاوقات اما اذا تلاها فيها او حضرت الجنازة فيها فاداها فانه يصح من غير كراهة اذ الوجوب بالتلاوة والحضور لكن الافضل التاخير فيهما وفي التحفة الافضل ان يصلي على الجنازة اذا حضرت في الاوقات الثلاثة ولا يوخرها بخلاف الفرائض ، وظاهر التسوية بين صلاة الجنازة وسجدة التلاوة انه لو حضرت الجنازة في غير مكروه فاخرها حتىٰ صلي في الوقت المكروه فانهالا تصح وتجب اعادتها كسجود التلاوة الخ، البحر: ۱/ ۲۵۱، كتاب الصلاة (قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة وصلاة الجنازةعند الطلوع والاستواء والغروب (الا عصر يومه) ، ط: سعيد كراچي.(قوله او على جنازة) اى اذا حضرت في ذلك الوقت وكذا قوله وسجدة تلاوة اى اذا تليت فيه والا فلا كراهة، شامي: ۱/ ۳۷۰، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ، ط: سعيد كراچي.

(الا عصر يومه) فلا يكره فعله لا دائه كما وجب : الدر المختار(قوله الا عصر يومه) قيد به لان عصر امسه لا يجوز وقت التغير لثبوته في الذمة كاملا ، لاستناد السببية فيه الى جميع الوقت ، شامي: ۱/ ۳۷۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

مکروہ اوقات میں نفل یا قضاء نماز پڑھنا

مکروہ اوقات میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ قضاء نماز اور سجدۂ تلاوت کی اجازت ہے۔(۱)

اور مکروہ اوقات یہ ہیں:

۱......صبح صادق کے بعد فجر کی فرض نماز سے پہلے صرف فجر کی سنت پڑھی جاتی ہے اس کے علاوہ کوئی نفل پڑھنا اس وقت جائز نہیں۔

۲......فجر کی فرض نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نفل پڑھنا جائز نہیں۔

۳......عصر کی فرض نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں۔

ان تین اوقات میں کسی قسم کی بھی نفل نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، نہ تحیۃ المسجد، نہ تحیۃ الوضو، نہ طواف کے بعد کی دو رکعت نماز،(۲) البتہ قضاء نماز ۱، ۲ میں اور ۳ میں سورج میں زردی آنے سے پہلے پہلے تک پڑھنا جائز ہے،(۳) لیکن یہ ضروری ہے کہ ان اوقات

(۱) ''مکروہ اوقات'' کے عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) (وكره نفل) قصدا ولو تحية مسجد، الدر المختار (قوله ولو تحية مسجد) أشار به الى انه لا فرق بين ماله سبب او لا كما في البحر خلافا للشافعي فيما له سبب كالرواتب وتحية المسجد ، شامي: ۱/۳۷۴-۳۷۵، كتاب الصلاة ،مطلب يشترط العلم بدخول الوقت ط: سعيد كراچي. وانظر الى الحاشية رقم ۱ في الصفحة السابقة.

(۳) وجميع اوقات العمر وقت للقضاء الا الثلاثة المنهية، الدر المختار (قوله الا الثلاثة المنهية) وهي الطلوع والاستواء والغروب، شامي: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت، مطلب في تعريف الاعادة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۳۷۵-۳۷۶، كتاب الصلاة مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچي.

میں قضاء نماز لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے بلکہ تنہائی میں پڑھے، تاکہ لوگوں کو بدگمانی کا موقع نہ ملے اور ان کو گواہ بھی نہ بنایا جائے۔(۱)

مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ

غروب، طلوع اور زوال آفتاب کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشرکین ان اوقات میں آفتاب کی پرستش کرتے اور اس کو سجدہ کرتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ تشبیہ اختیار کرنے سے منع فرمایا اور عبادتوں میں سب سے بڑی عبادت نماز میں وقت کے اعتبار سے ملت اسلام اور کفر میں تمیز اور فرق کرنا ضروری ہے۔

(احکام اسلام ص ۷۴)(۲)

---

(۱) وينبغي ان لا يطلع غيره على قضائه لان التاخير معصية فلا يظهرها، الدر المختار (قوله وينبغي الخ) تقدم في باب الاذان انه يكره قضاء الفائتة في المسجد وعلله الشارح بما هنا من ان التاخير معصية فلا يظهرها وظاهره ان الممنوع هو القضاء مع الاطلاع عليه، سواء كان في المسجد او غيره كما افاده في المنح ، قلت : والظاهر ان ينبغي هنا للوجوب وان الكراهة تحريمية لان اظهار المعصية معصية لحديث الصحيحين " كل امتي معافى الا المجاهرين وان من الجهار ان يعمل الرجل بالليل عملا ثم يصبح وقد ستره الله فيقول : عملت البارحة كذا وكذا وقد بات ستره ربه و يصبح يكشف ستر الله عنه، شامي: ۲/۷۷، قبيل باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۳۹۱، باب الاذان ، مطلب في اذان الجوق، (قوله لأن التأخير معصية) ،ط: سعيد كراچي.

(۲)......ثلاثة منها او كد نهيا عن الباقين وهي الساعات الثلاثة اذا طلعت الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتىٰ تميل ، وحين تتضيف للغروب حتى تغرب لانها اوقات صلاة المجوس، وهم قوم حرفوا الدين جعلوا يعبدون الشمس من دون الله واستحوذ عليهم الشيطان وهذا معنى قوله صلى الله عليه وسلم " فانها تطلع حين تطلع بين قرني الشيطان ، وحينئذ يسجد لها الكفار فوجب ان يميز ملة الاسلام وملة الكفر في اعظم الطاعات من جهة الوقت ايضا، حجة الله البالغة: ۲/۲۱ ، قبيل، " الاقتصاد في العمل " النوافل، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

مکروہ تحریمی کے ساتھ نماز ادا کی گئی

اگر نماز کے دوران کسی داخلی امور مثلاً واجب وغیرہ ترک کرنے کی وجہ سے نماز میں کراہت آئی ہے تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

اور اگر نماز کے کسی داخلی امور کو ترک کرنے کی وجہ سے کراہت نہیں آئی بلکہ خارجی امور سے کراہت آئی ہے مثلاً فسق کی وجہ سے تو نماز دوبارہ شروع سے پڑھنا واجب نہیں۔(۱)

مکروہ لباس

جس لباس میں باہر نکلنا، بازار جانا، شادی غمی کی مجالس میں شرکت کرنا پسند نہ کرتا ہو، عیب سمجھتا ہو، اس لباس کو پہن کر نماز پڑھنا پڑھانا مکروہ ہے۔(۲)

اور لباس کے اعتبار سے ہر ملک کا انداز الگ الگ ہے۔

مکروہ ہے

کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ، یا ذبح کرنے کی جگہ پر، نیز عام گذرگاہ پر، نہانے کی

---

(۱) وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، الدر المختار، (قوله وكذا كل صلاة الخ)............ الا ان يدعى تخصيصها بأن مرادهم بالواجب والسنة التي تعاد بتركه ما كان من ماهية الصلاة واجزائها فلا يشمل الجماعة لانها وصف لها خارج عن ما هيتها الخ، شامي: ۱/۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم ،تجب اعادتها ، ط: سعيد كراچي. بوادر النوادر ص: ۱۲۷، الكلمة الدالة على الحكم الضالة، ط: اداره اسلاميات لاهور،

(۲) (وصلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته (ومهنة) اى خدمة ، ان له غيرها والا لا ، الدر المختار (قوله وصلاته في ثياب بذلة) ....قال في البحر: وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر والظاهر ان الكراهة تنزيهية ، شامي: ۱/۶۴۰ـ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الكراهة التحريمية والتنزيهية ، ط: سعيد كراچي.

جگہ پر اور عام جانوروں کو پانی پلانے کی جگہ پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر چہ وہ جگہیں نجاست سے پاک ہوں۔(۱)

ملازمت کی وجہ سے جمعہ معاف نہیں

ملازمت کی وجہ سے جمعہ کی نماز معاف نہیں ہے، اور اس کی وجہ سے جمعہ کی نماز چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔

جمعہ کی اذان سننے کے بعد ملازم پر بھی لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کر جمعہ کی نماز کے لئے روانہ ہو جائے، اگر اس وجہ سے تنخواہ کٹ جائے تو اس کو منظور کر لیا جائے، آخرت کے اعتبار سے اسی میں خیر ہے، اگر تنخواہ کٹوا کر بھی جمعہ کی نماز کی اجازت نہ ملے تو دوسری ایسی جگہ ملازمت کی کوشش کرنی چاہئے جہاں جمعہ کی نماز ادا کرنے کی اجازت مل جاتی ہو۔(۲)

---

(۱) ومنها الصلاة في المزبلة، والمجزرة، وقارعة الطريق والحمام، ومعاطن الابل، اى مباركها، فانها مكروهة في كل هذه الاماكن ولو كان المصلي آمنا من النجاسة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۷۹، مكروهات الصلاة، الصلاة في قارعة الطريق والمزابل، ونحوها، ط: دار الفكر، شامي: ۱/ ۳۷۹-۳۸۱، كتاب الصلاة، مطلب في اعراب كائنا ما كان، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ووجب سعي اليها وترك البيع) ولو مع السعي، الدر المختار (قوله وترك البيع) اراد به كل عمل ينافي السعي وخصه اتباع للآية، شامي: ۲/ ۱۶۱، باب الجمعة مطلب في حكم المرقي بين يدي الخطيب، ط: سعيد كراچي.

والاصح وجوبها على مكاتب ومبعض واجير ويسقط من الاجر بحسابه ولو بعيداً، وإلّا لا، الدر المختار. (قوله بحسابه لو بعيدا) فان كان قدر ربع النهار حط عنه ربع الاجرة وليس للاجير ان يطالبه من الربع المحطوط بمقدار اشتغاله بالصلاة، تاتارخانية. شامي: ۲/ ۱۵۳-۱۵۴، باب صلاة الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۶/ ۷۰، كتاب الاجارة مطلب ليس للاجير الخاص ان يصلي النافلة، ط: سعيد كراچي.

ملازم کے لئے جماعت چھوڑنا

اگر ملازم جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد جاتا ہے تو افسر لوگ کہتے ہیں کہ کام کے وقت نماز پڑھنا ضروری نہیں، کیونکہ اس سے مالک کو نقصان ہوتا ہے، ایسا فسر کے کہنے سے جماعت کو چھوڑنا جائز نہیں، ایسا افسر سخت گنہگار ہے، جہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی اجازت نہ ہو اس ملازمت کو چھوڑنا ضروری ہے۔(۱)

ململ کے کپڑے

نئے ململ کے کپڑے کو دھونے سے پہلے بھی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی اگر ظاہری اعتبار سے نجاست کی کوئی نشانی یا بدبو نہیں ہے۔(۲)

(۱)(فتسن او تجب) ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة (على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج) ...... فلا تجب على مريض ومقعد وزمن و مقطوع يد ورجل من خلاف) او رجل فقط ذكره الحدادي (ومفلوج وشيخ كبير عاجز و اعمىٰ) وان وجد قائدا(ولا على من حال بينه وبين مطر وطين وبرد شديد وظلمة كذلك) وريح ليلا لا نهارا وخوف على ماله، او من غريم او ظالم، او مدافعة احد الاخبثين ارادة وسفر ، وقيامه بمريض، وحضور طعام تتوقه نفسه ذكره الحدادي وكذا اشتغاله بالفقه لابغيره، الدر المختار، شامي: ۱/ ۵۵۴ - ۵۵۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، ان اعذار میں ملازمت شامل نہیں ہے۔

(قوله وليس للخاص ان يعمل لغيره) بل ولا ان يصلي النافلة، قال في التاتارخانية: وفي فتاوىٰ الفضلي: واذا استاجر رجلا يوما يعمل كذا فعليه ان يعمل ذلك العمل الى تمام المدة ولا يشغل لشئي آخر سوى المكتوبة، وفي فتاوىٰ سمرقند: وقد قال بعض مشايخنا له ان يؤدي السنة ايضا، شامي: ۶/ ۷۰، كتاب الاجارة، مطلب ليس للاجير الخاص ان يصلي النافلة، ط: سعيد كراچي.

(۲) اس لئے کہ یہ کپڑے پاک ہیں اور ان کا پہننا جائز ہے۔

(ولو شك في نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم يعتبر وتمامه في الاشباه ، الدر المختار (قوله ولو شك الخ) في التاتارخانية: من شك في انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لا فهو طاهر ما لم يستيقن، وكذا الابار والحياض والحباب الموضوعة في الطرقات ويستقي منها الصغار والكبار والمسلمون والكفار ، وكذا ما يتخذه اهل الشرك او الجهلة من المسلمين كالسمن والخبز والاطعمة، والثياب، شامي: ۱/ ۱۵۱ ، كتاب الطهارة، قبيل مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي.

مناره

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دینے کے لئے ''منارہ'' نہیں تھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ مسجد کی چھت پر اذان دیا کرتے تھے، بعد میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حکم سے منارہ بنایا گیا۔(۱)

منتقل ہونے کے لئے تکبیر کہنا

جو نماز پڑھ رہا ہے، اس سے ہٹ کر کسی دوسری نماز کی طرف منتقل ہونے کے لئے ''اللہ اکبر'' کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۲)

منفرد پر سہو سجدہ کا حکم

''سجدۂ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

منفرد کو حدث ہو جائے

''حدث منفرد کو ہو جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(قوله ويستدير في المنارة) يعني ان لم يتم الاعلام بتحويل وجهه مع ثبات قدميه ولم تكن في زمنه صلى الله عليه وسلم مئذنة، بحر.

قلت: وفي شرح الشيخ اسمعيل عن الاوائل للسيوطي: ان اول من رقى منارة مصر للاذان شرحبيل بن عامر المرادي وبنى سلمة المناير للاذان بامر معاوية ولم تكن قبل ذلك، وقال ابن سعد بالسند الى ام زيد بن ثابت كان بيتي اطول بيت حول المسجد فكان بلال يؤذن فوقه من اول ما اذن الى ان بنى رسول الله صلى الله عليه وسلم مسجده، فكان يؤذن بعد على ظهر المسجد وقد رفع له شئ فوق ظهره، شامي: ۱/۳۸۷، باب الاذان، مطلب في اول من بنى المنائر للاذان قبله و بعده، ط: سعيد كراچي.

(۲) التكبير بنية الانتقال لصلاة اخرىٰ غير صلاته، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۶، مبطلات الصلاة، الحنفية، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

منفرد کی اقتداء

اگر کوئی شخص اکیلے فرض نماز پڑھ رہا ہے اور سورۂ فاتحہ پڑھ رہا ہے، یا پڑھ لی ہے اتنے میں دو چار آدمی آ کر اس کے پیچھے اقتداء کر کے نماز میں شریک ہو گئے تو یہ آدمی امامت کی نیت کر کے اگر جہری نماز ہے تو قرأت جہاں تک پہنچا ہے وہاں سے جہر کرے اور قرأت بلند آواز سے کرے، اور اگر امامت کی نیت نہیں کی تو بلند آواز سے قرأت کرنا ضروری نہیں، اور اگر سری نماز ہے تو سری طور پر قرأت کرے۔(۱)

منفرد نے جہری نماز میں آہستہ پڑھا

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے اگر جہری نماز میں آہستہ سے قرأت کی تو نماز صحیح ہے سجدۂ سہو لازم نہیں ہے۔(۲)

منفرد نے سری نماز میں جہر کی

منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے نے اگر آہستہ آواز والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) شرع منفردا فی صلاۃ جهرية فقرأ الفاتحة مخافتة ثم اقتدى به جماعة يجهر بالسورة ان قصد الامامة، والا فلا اذ لا يلزمه ما لم يلتزمه، حلبی کبیر، ص: ۲۱۸، فصل فی مسائل شتیٰ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، و ص: ۵۳۳، ط: نعمانية كوئٹه،

(۲) والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة، هكذا في التبيين، هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، قبيل فصل سهو الامام يوجب عليه الخ، ط: رشيدية كوئٹه. (قوله على المذهب) .... ونقل في التاتارخانية عن المحيط انه لا سهو عليه اذا جهر فيما يخافت لانه لم يترك واجبا، وعلله في الهداية في باب سجود السهو، بأن الجهر والمخافتة من خصائص الجماعة، الخ، شامی: ۱/۵۳۳، فصل فی القراءة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير ص: ۲۱۸، فصل فی مسائل شتیٰ ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

منہ اور ناک بند کر کے نماز پڑھنا

ناک اور منہ کسی کپڑے وغیرہ سے بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

منہ چھپا کر نماز پڑھنا

مریض کے لئے سردی وغیرہ کی وجہ سے اپنے تمام بدن اور منہ کو چادر وغیرہ سے چھپا کر نماز پڑھنا جائز ہے۔(۲)

منہ قبلے سے پھیرنا

نماز کی حالت میں منہ قبلے سے پھیرنا مکروہ تحریمی ہے، خواہ پورا منہ پھیرا جائے یا تھوڑا۔(۳)

منی

اگر کسی نے نماز پڑھنے کے بعد کپڑوں پر منی دیکھی، اور وہ نماز کے بعد سویا

(۱)[فروع] یکره اشتمال الصماء والاعتجار والتلثم والتنخم وكل عمل قليل بلا عذر، الدر المختار (قوله والتلثم) وهو تغطية الانف والفم في الصلاة لانه يشبه فعل المجوس حال عبادتهم النيران، زيلعي، نقل ، ط: عن ابي السعود انها تحريمية ، شامي: ١/ ٦٥٢، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچی.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) ...... (والالتفات بوجهه) كله (او بعضه) للنهي وببصره يكره تنزيها وبصدره تفسد، الدر المختار (قوله للنهي) هو ما رواه الترمذي وصححه عن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم اياک والالتفات في الصلاة فان الالتفات في الصلاة هلكة فان كان لا بد ففي التطوع لا في الفريضة، وروى البخاري انه صلى الله عليه وسلم قال" هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلاة العبد" وقيده في الغاية بان يكون لغير عذر وينبغي ان تكون تحريمية، كما هو ظاهر الاحاديث ، شامي: ١/ ٦٤٣، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترک السنة اولى، ط: سعيد كراچی.

نہیں تھا، تو اس نے جو نماز پڑھی ہے غسل کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۱)

مثلاً کسی نے فجر کی نماز پڑھی، اور دوپہر میں اس نے کپڑوں پر منی دیکھی اور وہ فجر کے بعد سویا نہیں تھا تو غسل کر کے فجر کی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور اگر فجر کی نماز کے بعد سویا تھا، اور اٹھنے کے بعد کپڑوں پر منی دیکھی تو اس صورت میں فجر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔

موبائل

نماز شروع کرنے سے پہلے موبائل کو بند کر لینا ضروری ہے، ورنہ مسجد میں نماز کے دوران موبائل بجنے کی صورت میں میوزک بجنے کا گناہ ہوگا، اور لوگوں کی نماز میں خلل ڈالنے کی وجہ سے بھی گناہ ہوگا، تاہم اگر کوئی نماز سے پہلے موبائل بند کرنا بھول گیا تھا اور نماز کے دوران کسی کی کال آئی اور موبائل بجنا شروع ہوگیا، تو نماز کے دوران صرف ایک ہاتھ کی مدد سے اس کو بند کر دے، دونوں ہاتھ ایک ساتھ استعمال نہ کرے، ورنہ عمل کثیر کی

---

(۱) [فروع] وجد في ثوبه منيا او بولا او دما اعاد من آخر احتلام وبول و رعاف (قوله اعاد من آخر احتلام الخ) لف و نشر مرتب وفي بعض النسخ من آخر نوم وهو المراد بالاحتلام، لان النوم سببه كما في نقله في البحر، شامي: ۱/ ۲۱۹، كتاب الطهارة، فصل في البئر، مطلب مهم في تعريف الاستحسان، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/ ۱۲۵، كتاب الطهارة، [فروع] قبيل (قوله والعرق كالسور) ط: سعيد كراچي.

الاصل اضافة الحادث الى اقرب اوقاته، منها ما قدمناه فيما لو رأى في ثوبه نجاسة قد صلى فيه، ولا يدرى متىٰ اصابته، يعيدها، من آخر حدث احدثه، والمني من آخر رقده، الاشباه والنظائر: ۱/ ۲۰۳، القاعدة الثالثة، ط: ادارة القرآن كراچي.

وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

بعض لوگ نماز کے دوران موبائل میں کال آنے کی صورت میں موبائل نکال کر دیکھتے ہیں کہ کال کس کی ہے، پھر بند کر کے رکھ دیتے ہیں، یہ صورت صحیح نہیں ہے، احناف کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

موت کے وقت کی تین سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

موتیا

اگر آنکھ میں موتیا ہے، آپریشن کرانا ضروری ہے ورنہ آنکھ کی بینائی ختم ہو جائے گی تو آپریشن کراسکتا ہے، اگر آپریشن کے بعد قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے تو قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز پڑھے، اور اگر قیام اور رکوع وغیرہ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو سر کے اشارے سے نماز پڑھے، اور اگر سر کے اشارے سے نماز پڑھنے میں نقصان ہوتا ہے تو ایسی مجبوری کی صورت میں نماز نہ پڑھے، بلکہ نماز پڑھنے کے

---

(۱) ویفسدها (کل عمل کثیر) لیس من اعمالها ولا لاصلاحها وفیه اقوال خمسة اصحها (ما لا یشک) بسببه (الناظر) من بعید (فی فاعله انه لیس فیها) وان شک انه فیها ام لا فقلیل، الدرالمختار، (قوله وفیه اقوال خمسة، اصحها ما لا یشک الخ) ......

القول الثانی ان ما یعمل عادة بالیدین کثیر وان عمل بواحدة کالتعمیم وشد السراویل وما عمل بواحدة قلیل وان عمل بهما کحل السراویل ولبس القلنسوة ونزعها الا اذ اتکرر ثلاثا متوالیة وضعفه فی البحر بأنه قاصر عن افادة ما لا یعمل بالید کالمضغ والتقبیل، شامی: ۱/۲۲۴ - ۲۲۵، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی۔

بعد قابل ہونے کے بعد فوت شدہ نماز پڑھ لیا کرے۔(۱)

مؤذن کی اجازت کے بغیر اقامت کہنا

اگر مؤذن موجود ہے تو اس کی اجازت کے بغیر غیر مؤذن کے لئے اقامت کہنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

---

(۱)(من تعذر عليه القيام) اى كله (لمرض) حقيقي وحده ان يلحقه بالقيام ضرربه يفتي (قبلها او فيها) ...... او حكمي بأن خاف زيادته او بطء برئه بقيامه او دوران رأسه او وجده لقيامه الما شديدا) ...... صلى قاعدا ...... كيف يشاء ...... بركوع وسجود ان قدر على بعض القيام .... قام .... وان تعذرا .... لا القيام او ما ....قاعداً......ويجعل سجوده اخفض من ركوعه .... (وان تعذر القعود) ولو حكما (واو ما مستلقيا) على ظهره (ورجلاه نحو القبلة الخ، الدر المختار) شامي: ۲/۹۵ - ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

[تنبيه] جعل في السراج المسألة على اربعة اوجه، ان زاد المرض على يوم وليلة وهو لا يعقل فلا قضاء اجماعا والا وهو يعقل قضى اذا صح اجماعا وان زاد وهو يعقل اولا وهو لا يعقل فعلى الخلاف شامي: ۲/۱۰۰، باب صلاة المريض، قوله في ظاهر الرواية، ط: سعيد كراچی.

هندية: ۱/۱۳۶ - ۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

(قوله في ظاهر الرواية) وقيل: لا يسقط القضاء بل تؤخر عنه اذا كان يعقل، وصحح في الهداية، الخ، شامي: ۲/۹۹، ط: سعيد كراچی. البحر: ۲/۱۱۲ - ۱۱۵، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی. (قوله والا اخرت) البحر: ۲/۱۱۵، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

(قوله ومن جن او اغمى على خمس صلوات قضى ولو اكثر لا) .... الا انه يرد عليه ما اذا زال عقله بالخمر او اغمى عليه بسبب شرب البنج او الدواء فانه لا يسقط عنه القضاء في الاول وان طال اتفاقا، لانه حصل بما هو معصية فلا يوجب التخفيف، ولهذا يقع طلاقه، ولا يسقط ايضا في الثاني عند ابي حنيفة لان النص ورد في اغماء حصل بآفة سماوية فلا يكون واردا في اغماء حصل لصنع العباد لان العذر اذا جاء من جهة غير من له الحق لا يسقط الحق، الخ، البحر: ۲/۱۱۷ - ۱۱۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

(۲) عن زياد بن الحارث الصدائي قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اوذن في صلاة الفجر فاذنت فاراد بلال ان يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان اخاصداء قد اذن ومن

مؤذن مرتد ہوگیا

اگر مؤذن اذان دینے کے بعد مرتد ہوگیا تو اذان کا اعادہ ضروری نہیں افضل ہے، اور اگر اذان دینے کے دوران مرتد ہوگیا تو اس صورت میں شروع سے اذان دوبارہ دینی چاہئے۔

موذی جانور

موذی جانور یعنی سانپ بچھو وغیرہ کو نماز کی حالت میں قتل کرنا، مارنا جائز ہے۔(۱)

= اذن فهو يقيم ، الخ، ترمذی: ۱/۴۸، باب ما جاء ان من اذن فهو يقيم، ط: فاروقی کتب خانه وفي البدائع: من صفات المؤذن ان من اذن فهو الذی يقيم وان اقام غيره فان كان يتأذى بذلك يكره لان اكتساب اذى المسلم مكروه وان كان لا يتأذى به لا يكره، بدائع: ۱/۱۵۱، فصل في بيان سنن الاذان ، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۳۷۵، ط: رشيدية كوئٹه،شامي: ۱/۳۹۵، باب الاذان مطلب في المؤذن اذا كان غير محتسب في اذانه ط: سعيد كراچي.

(۱) ويباح قطعها لنحو قتل حية : الدر المختار، (قوله ويباح قطعها) اى ولو كانت فرضا (قوله لنحو قتل حية اى بأن يقتلها (بعمل كثير، شامي: ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قبل مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۶۵۱،ط: سعيد كراچي.

قتل العقرب والحية في الصلاة لا يفسد الصلاة سواء حصل بضربة او بضربات وهو الاظهر هندية: ۱/۱۰۳، الباب السابع فيما يفسد الصلاة الخ، النوع الثاني في الافعال المفسدة للصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/۳۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قوله لا قتل الحية والعقرب ، ط: سعيد كراچي.

موزہ

موزے پہن کر نماز ادا کرنا صحیح ہے، اگر موزوں میں ٹخنے بھی چھپ جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں۔(۱)

موزہ اتر گیا

☆......اگر کوئی شخص چمڑے یا ریگزین کے موزے پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور نماز کے دوران موزہ اتر گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر قعدۂ اخیرہ میں اتر گیا تب بھی امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مذہب کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو تازہ وضو کر کے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

(۱) والخف شرعا: الساتر للكعبين فاكثر من جلد و نحوه، الدر المختار، شامي: ۱/۲۶۱، باب المسح على الخفين، ط: سعيد كراچي. محمد قال: اخبرنا ابو حنيفة عن حماد، عن الشعبي عن ابراهيم ابي موسىٰ الاشعري عن المغيرة بن ابي شعبة انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقضى حاجته ثم رجع وعليه جبة رومية ضيقة الكمين فرفعها رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضيق كمها ، قال المغيرة: فجعلت اصب عليه الماء من اداوة معي ، فتوضأ وضوئه للصلاة ، ومسح على خفيه ولم ينزعهما ثم تقدم وصلى ، كتاب الآثار، ص: ۱۸، باب المسح على الخفين، رقم: ۱۱ ط: دار الحديث ، ملتان.

(۲) قوله العشرين......... ومضى مدة المسح ونزع الخف فان في كل منها ظهر الحدث السابق بل يمكن التداخل في غيرها ايضا .... ووجود الاصل الذى يبتنى عليه البطلان في الاثنى عشرية ، وهو ان كل ما يفسد الصلاة اذا وجد في اثنائها بصنع المصلي يفسدها ايضا، اذا وجد بعد الجلوس الاخير بلا صنعة عند الامام لا عندهما، فافهم، شامي: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف ،المسائل الاثناعشرية، ط: سعيد كراچي. (وناقضه ناقض الوضوء) لانه بعضه (نزع خف) ولو واحدا، الدر المختار.

(قوله ونزع خف) اراد به ما يشمل الانتزاع ، وانما نقض لسراية الحدث الى القدم عند زوال المانع (قوله ولو واحدا) لان الانتقاض لا يتجزأ ، والا لزم الجمع بين الغسل والمسح واشار الى ان المراد بالخف الجنس الصادق بالواحد والاثنين، شامي: ۱/۲۷۵، باب المسح على الخفين، مطلب نواقض المسح، ط: سعيد كراچي.

☆......اگرنمازی نے نماز کے دوران موزہ خودا تار دیا تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

موسیقی کی طرز پر پڑھنا

نماز کے دوران قرآن کریم کو موسیقی کی طرز پر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

مونڈھے نرم کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کے مونڈھے نماز میں نرم رہیں۔(۳)

یعنی اگر کوئی شخص جماعت میں اس طرح کھڑا ہو کہ صف برابر نہ ہو، اور پیچھے سے اگر کوئی شخص آکر اس کا مونڈھا پکڑ کر اسے سیدھا کھڑا ہو جانے کے لئے کہے تو وہ ضد وہٹ دھرمی اور تکبر نہ کرے بلکہ اس شخص کا کہنا مان لے اور سیدھا کھڑا ہو کر صف برابر کر لے۔

دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص صف میں آکر کھڑا ہونا چاہے جبکہ صف

---

(۱) (وبطلت الصلاة في مسائل) .... او نزع خفيه بعمل يسير بأن كانا واسعين لا يحتاج فيهما الى المعالجة في النزع الخ، هندية: ۱/۹۷، فصل في الاستخلاف، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ومنها القراءة بالالحان ان غير المعنىٰ والالا (قوله بالالحان) اى بالنغمات وحاصلها كما في الفتح اشباع الحركات لمراعاة النغم، شامي: ۱/۶۳۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچى.

(۳) وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خياركم الينكم مناكب في الصلاة رواه ابوداود. مشكوة، ص: ۹۸، باب تسوية الصف، قبيل الفصل الثالث ط: قديمى كراچى.

میں جگہ بھی ہے تو اس کو منع نہ کرے بلکہ صف میں کھڑا ہونے دے۔

تیسرا مطلب یہ ہے کہ نماز خشوع،خضوع،سکون اور وقار کے ساتھ پڑھے۔(۱)

مونہہ پر ہاتھ پھیرنا

نماز شروع کرنے کے بعد اپنا ہاتھ مونہہ پر پھیرنے سے بچنا چاہئے اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے،نماز خشوع خضوع اور توجہ سے پڑھے اور فضول حرکتوں سے احتراز کرے۔(۲)

مہندی

عورتوں کے لئے ہاتھوں میں مہندی لگا کر نماز پڑھنا جائز ہے،البتہ ہاتھوں میں مہندی لگا کر مٹھی بند کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس سے سنت اور واجب کو ترک کرنا لازم آتا ہے۔(۳)

---

(۱) (في الصلاة) قيل معناه انه اذا كان في الصف وامره احد بالاستواء او بوضع يده على منكبه ينقاد ولا يتكبر فالمعنى اسرعكم انقياداً، وقيل معناه لزوم السكينة، والوقار في الصلاة فلايلتفت ولا يحاك بمنكبه منكب صاحبه فالمعنى اكثركم سكينة ووقاراً، وقيل معناه لا يمتنع احدكم لضيق المكان على من يريدالدخول بين الصف لسد الخلل نقله السيد وقال ميرك: الوجه الاول اليق بالباب ويؤيده حديث ابي امامة في الفصل الثالث ولينوا في ايدى اخوانكم، مرقاة المفاتيح: ۳/۷۲، باب تسوية الصف، قبيل الفصل الثالث ،ط:مكتبه امداديه ملتان.

(۲) (و) يكره ايضا(ان يكفّ ثوبه) وهو في الصلاة بعمل قليل بأن يرفعه من بين يديه او من خلفه عند السجود، الخ، حلبي كبير ص: ۳۴۸، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيدمى لاهور.

(۳) اس لئے کہ نماز کے ہر رکن میں مٹھی کا کھلا رہنا مسنون ہے جیسا کہ سنن الصلاۃ کے ابواب سے واضح ہے، مثلاً (سننها) رفع اليدين للتحريمة ونشر اصابعه .... ووضع يمينه على يساره تحت سرته وتكبير الركوع وتسبيحه ثلاثا واخذ ركبتيه بيديه وتفريج اصابعه .... ووضع يديه و ركبتيه الخ، هنديه: ۱/۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها وكيفيتها ، ط: رشيديه كوئته، شامي: ۱/۴۷۳-۴۸۷، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچى.

میاں بیوی کی جماعت

اگر میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کے برابر میں اس طرح کھڑے ہوکر جماعت کے ساتھ نماز ادا کررہے ہیں جیسا کہ ایک مقتدی ہونے کی صورت میں حکم ہے تو کسی کی بھی نماز نہیں ہوگی، لیکن اگر بیوی کے قدم میاں کے قدم سے پیچھے ہوں تو نماز درست ہوجائے گی۔(۱)

میت کی طرف سے نماز ادا کرنا

عبادت کی تین قسمیں ہیں (۱) بدنی عبادت (۲) مالی عبادت (۳) بدنی اور مالی عبادت سے مرکب۔

بدنی عبادت وہ ہے جو ہر عاقل وبالغ کے لئے خود ادا کرنا ضروری ہے، اگر کوئی دوسرا آدمی اس کی طرف سے ادا کرے گا تو وہ عبادت ادا نہیں ہوگی جیسے نماز بدنی عبادت ہے۔

اور مالی عبادت وہ ہے جو مال سے ادا کرنا ضروری ہے، یہ عاقل وبالغ کے لئے خود ادا کرنا ضروری نہیں، اگر اس کی اجازت سے دوسرا آدمی بھی ادا کرے گا، تو صحیح ہوجائے گا، جیسے زکوۃ، خود ادا کرے یا اجازت سے کوئی دوسرا آدمی ادا کرے زکوۃ ادا ہوجائے گی۔

اور مرکب عبادت یعنی اس میں بدن اور مال دونوں کی ضرورت ہے مثلاً حج، اس

---

(۱) (قوله وخصه الزيلعي الخ.......... المرأة اذا صلت مع زوجها في البيت ان كان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان كان قدماها خلف قدم الزوج الا انها طويلة تقع راس المرأة في السجود قبل رأس الزوج جازت صلاتهما لان العبرة للقدم الخ،شامي: ۱/۵۷۲، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

میں خود کو بھی جانا ہے اور کرایہ کھانا اور رہائش وغیرہ میں خرچہ بھی کرنا ہے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک خود ادا کرسکتا ہے کسی دوسرے کے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوگا، ہاں اگر مر گیا یا طاقت نہ ہونے کی وجہ سے عاجز ہوگیا تو دوسرا کوئی ادا کرسکتا ہے۔(۱)

اب اس تفصیل کے بعد اصل بات یہ ہے کہ نماز بدنی عبادت ہے، ہر آدمی کے لئے خود ادا کرنا ضروری ہے، اگر کسی آدمی کے انتقال کے بعد اس کے ورثاء اس کے حکم سے یا اس کے حکم کے بغیر اس کی فوت شدہ نمازوں کو پڑھیں گے تو میت کی طرف سے ادا نہیں ہوگی، ہاں اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت کی تو فدیہ دینا صحیح ہوگا، اور اگر میت نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی تو ورثاء اپنی خوشی سے بھی فدیہ دے سکتے ہیں، میت پر احسان ہوگا۔(۲)

---

(۱) العبادة المالية كزكاة و كفارة تقبل النيابة عن المكلف مطلقا عند القدرة و العجز ...... والبدنية كصلاة وصوم لا تقبلها مطلقا او المركبة منهما كحج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز الى الموت لانه فرض العمر حتىٰ تلزم الاعادة بزوال العذر، شامى: ۲/۵۹۷ - ۵۹۸ باب الحج عن الغير ، مطلب فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد كراچى. و: ۱/۳۵۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. بدائع: ۲/۴۵۳ - ۴۵۵، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وهى عبادة بدنية محضة فلا نيابة فيها اصلا) اى لا بالنفس كما صحت فى الصوم بالفدية للفانى ، الدر المختار(قوله فلا نيابة فيها اصلا) لان المقصود من العبادة البدنية اتعاب البدن وقهر النفس الامارة بالسوء ولا يحصل بفعل النائب بخلاف المالية فتجرى فيها النيابة مطلقا ، الخ، شامى: ۱/۳۵۵، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط : سعيد كراچى. (وفدى) لزوما(عنه) اى عن الميت (وليه) الذى يتصرف فى ماله (كالفطرة) قدراً ...... بوصيته من الثلث .... (وان) لم يوص و (تبرع وليه به جاز ان شاء الله ويكون الثواب للولى "اختيار" (وان صام او صلى عنه) الولى (لا) لحديث النسائى ' لا يصوم احد عن احد ولا يصلى احد عن احد ولكن يطعم عنه وليه ، الدر المختار: ۲/۴۲۴ - ۴۲۵، قوله ويكون الثواب للولى، "اختار"اقول : الذى رأيته فى الاختيار هكذا وان لم يوص لا يجب على الورثة الاطعام لانه عبادة فلا تؤدى الا بأمره وان فعلوا ذلک جاز ويكون له ثواب، شامى: ۲/۴۲۵، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، فصل فى العوارض المبيحة لعدم الصوم ،ط : سعيد كراچى.

میدان میں دوصف کا فاصلہ

اگر خالی میدان میں جماعت کے ساتھ نماز ہو رہی ہے، امام اور مقتدی کے درمیان دوصف کے برابر خالی جگہ ہے تو اقتداء درست نہیں ہوگی، اس لئے بڑے بڑے مجمع میں صف بناتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔(۱)

بعض لوگ جہاں جگہ ملتی ہے اور سہولت دیکھتے ہیں نیت باندھ لیتے ہیں، ایسا نہ کریں، ورنہ اقتداء صحیح نہ ہونے کی صورت میں نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اور نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

میلا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا

صاف ستھرا کپڑا ہونے کے باوجود میلا کچیلا پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر صاف ستھرا کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے میلا کچیلا کپڑا پہن کر نماز پڑھ رہا ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویمنع من الاقتداء ..... (طریق تجری فیه عجلة) ...... (او خلاء) ای فضاء (فی الصحراء) او فی مسجد کبیر جدا کمسجد القدس (یسع صفین) فاکثر الا اذا اتصلت الصفوف فیصح مطلقا الدر المختار: ۱/ ۵۸۴ - ۵۸۵، (قوله یسع صفین) نعت لقوله خلاء، والتقیید بالصفین صرح به فی الخلاصة والفیض وفی المبتغی وفی الواقعات الحسامیة وخزانة الفتاویٰ وبه یفتیٰ اسماعیل، فمافی الدرر من تقییده الخلاء بما یمکن الاصطفاف فیه غیر المفتی به، تامل شامی: ۱/ ۵۸۵، باب الامامة، مطلب الکافی للحاکم جمع کلام محمد فی کتبه التی فی ظاهر الروایة، ط: سعید کراچی۔ هندیة: ۱/ ۸۷، الفصل الرابع فی بیان ما یمنع صحة الاقتداء، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (وصلاته فی ثیاب بذلة) یلبسها فی بیته (ومهنة) ای خدمة، ان له غیرها والا لا، شامی: ۱/ ۶۴۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی.

میلے کپڑے

اگر میلے کپڑے پاک ہیں تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، تاہم اگر پاک صاف کپڑے آسانی سے میسر ہیں تو میلے کپڑے میں نماز پڑھنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

---

(۱)انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

ن

نابالغ

☆......اگر کوئی نابالغ لڑکا یا لڑکی ایسے وقت میں بالغ ہوا کہ اس میں تکبیر تحریمہ کہنے کی گنجائش ہے تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور اس پر قضاء پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر وقت میں زیادہ گنجائش ہے تو اسی وقت وضو کر کے نماز پڑھ لے۔(۱)

☆......اگر کسی نابالغ لڑکے نے اول وقت میں نماز ادا کی، اور آخری وقت میں وہ بالغ ہو گیا اور کم سے کم اللہ اکبر کی مقدار بھی اس نماز کا وقت باقی تھا، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ اس نے جو اول وقت میں نماز پڑھی تھی وہ نفل تھی، اور اب جو نماز اس کو پڑھنی ہے وہ فرض ہے، نفل پڑھنے سے فرض ادا نہیں ہوتا۔(۲)

نابالغ امام

☆......نابالغ، نابالغ کے لئے امام بن سکتا ہے، بالغ کا امام نہیں بن سکتا، اس

(۱) (سببها) ترادف النعم ثم الخطاب ثم الوقت ای(الجزء الاول) منه ان(ا تصل به الاداء والا فما) ای جزء من الوقت (يتصل به) الاداء(والا) يتصل الاداء بجزء (فالسبب) هو الجزء الاخير) ولو ناقصاً، حتىٰ تجب على مجنون و مغمى عليه افاقا، وحائض ونفساء طهرتا وصبى بلغ ، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۶ـ۳۵۷، (قوله وصبى بلغ) وكان بين بلوغه وآخر الوقت ما يسع التحريمة او اكثر كما يفهم من كلامهم في الحائض التي طهرت على العشرة ، شامي: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال ، ط: سعيد كراچي.

(۲)قوله وان صليافى اول الوقت يعنى ان صلاتهمافى اوله لا تسقط عنهما الطلب والحالة هذه ، اما في الصبي فلكونها نفلاً ، وفي البحر عن الخلاصة: غلام صلى العشاء ثم احتلم ولم ينتبه حتىٰ طلع الفجر ، عليه اعادة العشاء، وهو المختار ، وان انتبه قبله عليه قضاء العشاء اجماعا، وهى واقعة محمد سألها ابا حنيفة فاجابه بما قلنا ، شامي: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال ، ط: سعيد كراچي. بدائع : ۱/۱۴۴ ، كتاب الصلاة، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراچي.

لئے بالغ کے لئے نابالغ کی اقتداء کرنا درست نہیں، اس میں فرض اور غیر فرض دونوں کا حکم ایک ہے۔(۱)

☆...... بالغ لوگوں کے لئے نابالغ بچے کے پیچھے فرض، تراویح، وتر، نفل، غرض کوئی بھی نماز پڑھنا درست نہیں۔(۲)

نابالغ ایک ہے

اگر نابالغ ایک ہے تو بالغوں کی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے۔(۳)

نابالغ لڑکی مقتدی ہے

اگر مقتدی نابالغ لڑکی ہے، تو اس کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے، چاہے ایک

---

(۱) (قوله ولایصح اقتداء الخ) .... واما غیر البالغ فان کان ذکرا تصح امامته لمثله من ذکر، و انثی و خنثیٰ، شامی: ۱/۵۷۶۔۵۷۷، باب الامامة، قبیل مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی، وصبی بمثله، الدر مع الرد: ۱/۵۷۸، ط: سعید کراچی.

وامامة الصبی المراهق لصبیان مثله یجوز کذا فی الخلاصة، وعلی قول ائمة بلخ یصح الاقتداء بالصبیان فی التراویح والسنن المطلقة . المختار انه لا یجوز فی الصلوات کلها، کذا فی الهدایة، وهو الاصح، هکذا فی المحیط، وهو قول العامة وهو ظاهر الروایة، هندیة: ۱/۸۵، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیه کوئته.

(۲) علی قول ائمة بلخ یصح الاقتداء بالصبیان فی التراویح والسنن المطلقة کذا فی فتاویٰ قاضیخان، المختار انه لا یجوز فی الصلوات کلها کذا فی الهدایة وهو الاصح هکذا فی المحیط وهو قول العامة وهو ظاهر الروبة، هندیه: ۱/۸۵، الفصل الثالث فی بیان من یصح اماما لغیره، ط: رشیدیة کوئته. شامی: ۱/۵۷۷، ط: سعید کراچی.

(۳) (ثم الصبیان) ظاهره تعددهم، فلو واحدا دخل الصف الدر المختار، (قوله فلو واحدا دخل الصف) ذکره فی البحر بحثا، قال: وکذا لو کان المقتدی رجلا وصبیا یصفهما خلفه لحدیث انس، " فصففت انا والیتیم وراءه والعجوز من ورائنا وهذا بخلاف المرأة الواحدة فانها تتأخر مطلقا کالمتعددات للحدیث المذکور، شامی: ۱/۵۷۱، باب الامامة، مطلب فی الکلام علی الصف الاول، ط: سعید کراچی.

ہو یا ایک سے زیادہ ہوں دونوں کا حکم ایک ہے۔(۱)

نابالغ کی اقتداء

☆......نابالغ کی اقتداء بالغ اور نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔(۲)

☆......نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتداء نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔(۳)

نابالغ مقتدی سے جماعت کا ثواب مل جائے گا

اگر امام کے پیچھے ایک نابالغ، سمجھ دار، عاقل بچے نے بھی اقتداء کی، تو اس کو باجماعت نماز کہا جائے گا، اور جماعت کا پورا ثواب ملے گا۔(۴)

نابینا کا رخ صحیح کرنا

☆......اگر کوئی نابینا غلط رخ پر نماز پڑھ رہا ہے، تو اس کو زبان سے کہہ کر یا ہاتھ

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) واما غير البالغ فان كان ذكرا تصح امامته بمثله من ذكر وانثیٰ وخنثیٰ ويصح اقتداء ه بالذكر مطلقا، فقط، شامی: ۱/۵۷۷، باب الامامة، قبل مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچی.

(۳) واما غير البالغ......... وان كان انثیٰ يصح اقتداء ها بالكل ، شامی: ۱/۵۷۷، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

(۴) (و اقلها اثنان) واحد مع الامام ولو مميزاً او ملكا الخ، الدر المختار، (قوله واقلها اثنان) لحديث " اثنان فما فوقهما جماعة" اخرجه السيوطی فی الجامع الصغير ورمز لضعفه ، قال فی البحر : لانه ما خوذة من الاجتماع وهما اقل ما تتحقق به، وهذا فی غير جمعة، الخ،(قوله ولو مميزا) ای ولو كان الواحد المقتدی صبيا مميزا ، قال فی السراج لو حلف لا يصلی جماعة وام صبيا يعقل حنث آه ولا عبرة بغير العاقل بحر ، قال: ط:ويوخذ منه انه يحصل ثواب الجماعة باقتداء المتنفل بالمفترض، لان الصبی متنفل ، ولم ارحكم اقتداء المتنفل بمثله هل يزيد ثوابه علی المنفرد فليحرر، الخ، شامی: ۱/۵۵۳، باب الامامة،مطلب فی تكرار الجماعة فی المسجد، ط: سعيد كراچی.

سے پکڑ کر قبلہ رخ سیدھا کرنا درست ہے، اس سے نابینا کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر غلط رخ پر نماز پڑھنے والے نابینا کو سیدھے رخ پر کرنے والا آدمی نماز میں ہے تو اس کو صرف ایک ہاتھ کی مدد سے صحیح رخ پر کر دینا جائز ہوگا، کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی، ہاں اگر نماز پڑھنے والا آدمی زبان سے بول کر نابینا کا رخ سیدھا کرے گا تو نابینا کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور سیدھے رخ پر کرنے والے آدمی کی نماز بولنے کی وجہ سے فاسد ہو جائے گی۔

☆......اگر ایک ہاتھ کے اشارہ اور حرکت سے نماز کے اندر قریب میں کھڑے ہوئے نابینا کے رخ کو ٹھیک کر دے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اور اگر دونوں ہاتھوں سے نابینا کا رخ ٹھیک کرے گا تو نابینا کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور ٹھیک کرنے والے کی نماز نہیں ہوگی، کیونکہ یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اگر نابینا کا رخ ٹھیک کرنے کے لئے دونوں ہاتھوں کی ضرورت ہے تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ قریب کھڑے ہوئے آدمی دونوں ہاتھوں سے نابینا کا رخ ٹھیک کر دیں،

---

(۱) ولو اعمیٰ، فسواہ رجل بنی الدر المختار (قولہ ولو اعمیٰ) قال فی شرح المنیۃ: ولو صلی الاعمیٰ رکعۃ الی غیر القبلۃ فجاء رجل فسواہ الی القبلۃ واقتدی بہ، ان وجد الاعمیٰ وقت الشروع من یسألہ فلم یسألہ لم تجز صلاتھما والا جازت صلاۃ الاعمیٰ دون المقتدی لان عندہ ان امامہ بان صلاتہ علی الفاسد وھو الرکعۃ الاولیٰ آہ، ومثلہ فی الفیض والسراج ومفادہ ان الاعمیٰ لا یلزمہ امساس المحراب اذا لم یجد من یسألہ، وانہ لو ترک السوال مع امکانہ واصاب القبلۃ جازت صلاتہ والا فلا، شامی: ۱/۴۳۴، باب شروط الصلاۃ، مطلب مسائل التحری فی القبلۃ، ط: سعید کراچی.

پھر از سر نو نیت باندھ کر نماز شروع کریں۔(۱)

☆......اگر کسی نے نابینا کا رخ ٹھیک نہیں کیا اور نابینا نے غلط رخ پر نماز پڑھ لی تو نابینا کی نماز ہو جائے گی۔(۲)

نابینا کو امام بنانا

۱......نابینا آدمی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر نابینا عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کا امام بنانا ناگوار اور ناپسند نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔(۳)

۲......اور ایسا آدمی جس کو رات کو کم نظر آتا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔(۴)

---

(۱) (قوله وفيه اقوال خمسة اصحها ما لا يشك الخ) ...... القول الثاني ان ما يعمل عادة باليدين كثير، وان عمل بواحدة كالتعميم وشد السراويل وما عمل بواحدة قليل وان عمل بهما كحل السراويل ولبس القلنسوة ونزعها الا اذا تكرر ثلاثا متوالية، وضعفه في البحر بانه قاصر عن افادة ما لا يعمل باليد كالمضغ والتقبيل، شامي: ۱/ ۶۲۴۔ ۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. واكثر الفروع او جميعها مفرع على الاولين والظاهر ان ثانيهما ليس خارجاً عن الاول لان ما يقام باليدين عادة يغلب ظن الناظر انه ليس في الصلاة، شامي: ۱/ ۶۲۵، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۱، في الصفحة السابقة.

(۳) ويكره تنزيها امامة عبد...... (وفاسق واعمىٰ) ونحوه الاعشى "نهر" (الا ان يكون اى غير الفاسق (اعلم القوم) فهو اولى. الدر المختار (قوله ونحوه الاعشىٰ) هو سيئ البصر ليلا ونهارا قاموس، وهٰذا ذكرها في النهر بحثا اخذا من تعليل الاعمىٰ بانه لا يتوقى النجاسة، (قوله اى غير الفاسق) .... علل للكراهة بغلبة الجهل فيهم، وبأن في تقديمهم تنفير الجماعة ومقتضى الثانية ثبوت علل الكراهة مع انتفاء الجهل، ولكن ورد في الاعمىٰ نص خاص هو استخلافه صلى الله عليه وسلم لابن ام مكتوم وعتبان على المدينة وكانا اعميين لانه لم يبق من الرجال من هو اصلح منهما وهٰذا هو المناسب لاطلاقهم واقتصارهم على استثناء الاعمىٰ، الخ، شامي: ۱/ ۵۶۰، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة اقسام ط: سعيد كراچي. وانظر الحاشية رقم: ۲ في الصفحه الآتيه.

(۴) ايضا.

اوران دونوں قسم کے لوگوں کی امامت مکروہ ہونے کی وجہ طبعی نفرت ہے۔(۱)

نابینا کی امامت

نابینا کی اقتداء مکروہ تنزیہی ہے، البتہ اگر یہ نابینا سب سے افضل ہے، اور مسائل سے زیادہ واقف ہے تو کوئی کراہت نہیں، بلکہ اس کو امام بنانا افضل ہے۔(۲)

نابینا نے غلط رخ پر نماز پڑھی

اگر کوئی نابینا غلط رخ پر نماز پڑھ رہا ہے، تو لوگوں کو چاہیئے کہ زبان سے کہہ کر یا ہاتھ سے اشارہ کر کے اس کے رخ کو سیدھا کر دیں، اور اگر قریب والا آدمی نماز میں ہے تو زبان سے کہہ کر تو رخ ٹھیک نہیں کرا سکتا باقی ایک ہاتھ سے پکڑ کر یا اشارہ سے اس کے رخ کو درست کر سکتا ہے، دونوں کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور اگر دونوں ہاتھ سے نابینا کا رخ ٹھیک کرے گا تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے ٹھیک کرنے والے آدمی کی نماز نہیں ہوگی۔

اگر کسی نے نابینا کا رخ ٹھیک نہیں کیا اور اس نے غلط رخ پر نماز پڑھ لی تو اس کی نماز ہو جائے گی، کیونکہ نابینا کے لئے بالکل قبلہ کے رخ پر کھڑا ہونا ممکن نہیں۔(۳)

ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا

ناپاک جگہ پر سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پاک جگہ

---

(۱) ایضا

(۲) (قوله ای غیر الفاسق) ..... حیث قال: قید کراهة امامة الاعمیٰ فی المحیط وغیره بان لا یکون الافضل المقوم، فان کان افضلهم فهو اولیٰ الخ، شامی: ۱/ ۵۶۰، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة اقسام، ط: سعید کراچی.

(۳) ''نابینا کا رخ صحیح کرنا'' عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

پر پڑھنا لازم ہے۔(۱)

ناپاک جگہ پر شیشہ بچھا کر نماز پڑھنا

کسی ناپاک جگہ پر شیشہ کا تختہ بچھا کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۲)

ناپاک جگہ پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا

اگر ناپاک جگہ خشک ہے، اور اس کے اوپر اتنا موٹا کپڑا بچھایا گیا ہے کہ نیچے سے نجاست نظر نہیں آتی تو اس پر نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱)(طهارة بدنه) ...... (ومكانه) ...... اى موضع قدميه او احداهما ان رفع الاخرىٰ وموضع سجوده اتفاقا في الاصح، الدر المختار،(قوله اتفاقا في الاصح) وفي رواية عن الامام: لا يشترط طهارة موضع السجود آه، ح، اى بناء على رواية جواز الاقتصار على الانف في السجود فلا يشترط طهارة موضع الانف ، لانه اقل من قدر الدرهم كما في شرح المنية لكن لو سجد على نجس ، فعندهما تفسد الصلاة، وعند ابى يوسف تفسد السجدة، فاذا اعادها على طاهر صحت عنده لا عندهما، والاوليٰ ظاهر الرواية، كما في الحلية، شامي: ۱/ ۴۰۲ - ۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي، و: ۱/ ۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

(۳،۲) (قوله ومكانه) فلا تمنع النجاسة في طرف البساط ولو صغيرا في الاصح، ولو كان رقيقا وبسطه على موضع نجس ان صلح ساتراً للعورة تجوز الصلاة كما في البحر عن الخلاصة، وفي القنية: لو صلى على زجاج يصف ما تحته قالوا جميعا يجوز ، واما لو صلى على لبنة او آجر او خشبة غليظة او ثوب مخيط مضرب او غير مضرب فسيأتي الكلام عليه في باب مفسدات الصلاة،...... شامي: ۱/ ۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(قوله وصلاته على مصلى مضرب) ...... وفي البدائع بعد حكايته القول الثاني: وعلى هذا لو صلى على حجر الرحى او باب او بساط غليظ او مكعب اعلاه طاهر وباطنه نجس عند ابى يوسف لايجوز نظراً الى اتحاد المحل، فاستوىٰ ظاهره وباطنه كالثوب الصفيق ، وعند محمد يجوز لانه صلى في موضع طاهر كثوب طاهر تحته ثوب نجس ، بخلاف الثوب الصفيق لان الظاهر نفاذ الرطوبة الى الوجه الآخر ، آه وظاهره ترجيح قول محمد وهو الاشبه الخ، شامي: ۱/ ۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

ناپاک چیز جیب میں ہے

جیب میں ناپاک چیز رکھ کرنماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اگرکسی نے جیب میں ناپاک چیز رکھ کرنماز پڑھ لی تواس نماز کودوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

ناپاک کپڑا بدلنے کا انتظام ہے

اگرناپاک کپڑا بدل کر پاک کپڑا پہننے کا انتظام ہے، اس کے باوجود ناپاک کپڑا پہن کرنماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی، پاک کپڑا بدل کراس نماز کودوبارہ پڑھنالازم ہوگا۔(۲)

ناپاک کپڑے

ایک بیمار جس کے جسم کے نیچے ناپاک کپڑے ہوں، اور جب بھی اس کے نیچے کوئی چیز بچھائی جاتی ہے وہ ناپاک ہوجاتی ہے، تو وہ اسی حال میں نماز پڑھے گا، کیونکہ

---

(۱) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما ، فيجب غسله ، وما دونه تنزيها فيسن ، وفوقه مبطل الدر المختار: ۱/ ۳۱۶، (قوله وان كره تحريما) .... ففي المحيط : يكره ان يصلي و معه قدر درهم او دونه من النجاسة عالما به لاختلاف الناس فيه الخ، شامي: ۱/ ۳۱۷، باب الانجاس ، ط: سعيد كراچي. وفي النصاب رجل صلي وفي كمه قارورة فيها بول لا تجوز الصلاة سواء كانت ممتلئة او لم تكن لان هذا ليس في مظانه و معدنه، هندية: ۱/ ۶۲، الفصل الثاني في طهارة مايستر به العورة وغيره، ط: رشيدية كوئٹه.شامي: ۱/ ۴۰۳، باب شروط الصلاة، قوله وكلب ان شد فمه، ط: سعيد كراچي.البحر : ۱/ ۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) هي ستة طهارة بدنه .... وثوبه الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. (وان سال على ثوبه) فوق الدرهم (جاز له ان لا يغسله ان كان لو غسله تنجس قبل الفراغ منها) اى الصلاة (والا) يتنجس قبل فراغه (فلا) يجوز ترک غسله ، هو المختار للفتوىٰ ، الدر المختار (قوله هو المختار للفتوىٰ) وقيل لا يجب غسله اصلا، وقيل ان كان مفيدا بان لا يصيبه مرة اخرىٰ يجب الخ، شامي: ۱/ ۳۰۶، قبيل باب الانجاس ، ط: سعيد كراچي.

یہ اس کے لئے حکماً پاک ہے۔(۱)

ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لی

اگر ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لی تو فرائض اور واجب نمازوں کا اعادہ وقت کے اندر اور وقت کے بعد ہر حال میں لازم ہے، سنن مؤکدہ اور نوافل کا اعادہ وقت کے اندر ضروری ہے، وقت کے بعد نہیں، کیونکہ نوافل شروع کرنے سے لازم ہوتے ہیں اور یہاں شروع کرنا ہی صحیح نہیں ہوا۔(۲)

ناپاک کپڑے لگ جانا

اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے قریب ناپاک کپڑا پڑا ہوا ہے، جب رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے تو وہ کپڑا ایک رکن کی مقدار تک بدن سے ملا ہوا رہتا ہے تو نماز صحیح نہیں ہوگی، اور اگر وہ کپڑا بدن کے کسی حصے سے چھوکر فوراً الگ ہو جاتا ہے تو نماز درست

---

(۱) وكذا مريض لا يبسط ثوبا الا تنجس فورا له تركه، الدر المختار (قوله وكذا مريض الخ) وفي الخلاصة: مريض مجروح تحته ثياب نجسة ان كان بحال لا يبسط تحته شئي الا تنجس من ساعته له ان يصلي على حاله...... والظاهر ان المراد بقوله من ساعته ان يتنجس نجاسة ما نعة قبل الفراغ من الصلاة، شامي: ۱/۳۰۷، قبيل باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

مريض تحته ثياب نجسة وكلما بسط شيئا تنجس من ساعته صلى على حاله، الخ، شامي: ۱۰۳/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) (و) يفسدها (اداء ركن) حقيقة اتفاقا (او تمكنه) منه بسنة وهو قدر ثلاث تسبيحات (مع كشف عورة او نجاسة) مانعة، الدر المختار، شامي: ۱/۲۲۵ - ۲۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. ثم الشرط لغة العلامة اللازمة وشرعا ما يتوقف عليه الشئي ولا يدخل فيه، (هى) ستة (طهارة بدنه) .... وثوبه الخ، الدر المختار شامي: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

ہو جائے گی۔(۱)

ناپاک کپڑے نیچے ہیں

مریض کے نیچے ناپاک کپڑے ہیں، اور حالت یہ ہے کہ جو بھی کپڑا اس کے نیچے بچھاتے ہیں وہ فوراً ناپاک ہو جاتا ہے، تو وہ مریض اسی حالت میں نماز پڑھے، اور اگر دوسرا کپڑا ناپاک نہیں ہوتا لیکن کپڑے وغیرہ بدلنے میں مریض کو تکلیف ہوتی ہے تو کپڑے بدلنے کی ضرورت نہیں، اسی حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے نماز ہو جائے گی، بعد میں اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

ناپاک مرہم

زخم یا مرض کی وجہ سے ناپاک مرہم وغیرہ کی پٹی باندھی گئی اور وہ اسی حالت میں

---

(۱) ویفسدها (اداء ركن) حقيقة اتفاقا(او تمكنه) منه بسنة وهو قدر ثلاث تسبيحات(مع كشف عورة او نجاسة) مانعة ، الدر مع الرد: ۱/۶۲۵ - ۶۲۶، (قوله على الظاهر)......... وعلله في شرح المنية بان اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وان كان وضع ذلك العضو ليس بفرض ، وبهذا علم ان ما مشى عليه هنا تبعا للدرر ضعيف ، كما نبه عليه نوح آفندی، شامی: ۱/۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچی.

(۲) مريض تحته ثياب نجسة وكلما بسط شيئا تنجس من ساعته صلى على حاله وكذا لو لم يتنجس الا انه يلحقه مشقة بتحريكه ، الدر المختار(قوله من ساعته) المراد بها ان يكون بحيث لو توضأ وصلى يخرج من النجاسة القدر المانع قبل فراغه من الصلاة كمامر تحريره قبيل باب الانجاس (قوله الا ان يلحقه مشقة بتحريكه) عبارة البحر عن الخلاصة الا انه يزداد مرضه والظاهر انه غير قيد كما اشار اليه الشارح بل المراد حصول الضرر والمشقة نظير ما مرّ في القيام اول الباب، شامی: ۲/۱۰۳، قبيل باب سجود التلاوة، ط: سعيد كراچی.
شامی: ۱/۳۰۷، قبيل باب الانجاس ، ط: سعيد كراچی.

نماز پڑھ لے، تو عذر کی وجہ سے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔(۱)

ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھادی

اگر امام نے بھولے سے ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھادی، تو وہ نماز نہیں ہوئی، اگر اسی وقت یاد آ جائے تو کسی اور آدمی کو امام بنا کر وہ نماز دوبارہ پڑھ لے، اور اگر امام کو اسی وقت یاد نہیں آیا، لوگوں کے جانے کے بعد یاد آیا، تو بعد والی نماز میں یہ اعلان کردے کہ فلاں دن کی فلاں نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، جن کو یہ اطلاع ملے گی ان کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور جن کو اس اعلان کی اطلاع نہیں ملے گی ان کی نماز صحیح شمار ہوگی، ہاں اگر امام صاحب کو ایسے لوگ بعد میں ملیں تو ان کو بھی اطلاع کردے، اور خود امام صاحب بھی اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے، اور اس گناہ سے توبہ واستغفار بھی کرے۔(۲)

---

(۱) وقد صرحوا بانه لو اكتحل بكحل نجس لا يجب غسله، ولماجرح صلى الله عليه وسلم في احد جاء ت فاطمة رضي الله عنها فاحرقت حصيرا وكمدت به حتىٰ التصق بالجرح فاستمسك الدم، وفي مفسدا ت الصلاة، من خزانة الفتاوى: كسر عظمه فوصل بعظم الكلب ولا ينزع الا بضرر، جازت الصلاة الخ، شامي: ۱/۳۳۰، باب الانجاس، مطلب في حكم الوشم، ط: سعيد كراچي.

(۲)(واذا ظهر حدث امامه) وكذا كل مفسد في رأى مقتد(بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفساداً (كما يلزم الامام اخبار القوم اذا امهم وهو محدث او جنب) او فاقد شرط او ركن، وهل عليهم اعادتها ان عدلا، نعم والاندبت ...... وقيل لا لفسقه باعترافه، ولو زعم انه كافر لم يقبل منه لان الصلاة دليل الاسلام واجبر عليه (بالقدر الممكن) بلسانه او (بكتاب او رسول على الاصح) لو معينين والا لا يلزمه، الدر المختار: ۱/۵۹۱-۵۹۲، (قوله لو معينين) اى معلومين، وقال ح: وان تعين بعضهم لزمه اخباره(قوله والا) اى وان لم يكونوا معينين كلهم او بعضهم لا يلزمه، شامي: ۱/۵۹۲، باب الامامة، مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام، دون الموتم، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۶۶، باب الامامة، (قوله وان ظهر ان امامه محدث اعاد) ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ص:۲۵۵، باب الامامة، ط: قديمي كراچي.

ناپاکی لگ گئی

اگر نماز کے دوران نمازی کو ناپاکی لگ گئی، اور ایک رکن ادا کرنے کی مقدار ناپاکی لگی رہی تو نماز فاسد ہو جائے گی، جسم یا کپڑے کو ناپاکی سے پاک کرنے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ناجائز کمائی سے مسجد بنائی گئی ہے

☆......اگر ناجائز کمائی سے مسجد بنائی گئی ہے تو وہ مسجد بن جائے گی، وارثوں کا حق اس سے ختم ہو جائے گا، اور اس میں مسجد کے تقدس کے خلاف کوئی کام کرنا جائز نہیں ہوگا مثلاً اس کو شہید کرنا یا فروخت کر کے قیمت کی رقم دوسری مسجد میں لگانا جائز نہیں ہوگا، لیکن ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز کا پورا ثواب نہیں ملے گا، اور پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ بھی لازم نہیں ہوگا بلکہ فرض ذمے سے ساقط ہو جائے گا، ہاں اگر جتنی ناجائز رقم سے مسجد بنائی گئی ہے اتنی جائز رقم غریبوں میں صدقہ کر دیا جائے تو خرابی ختم ہو جائے گی، اس کے بعد اس مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز کا پورا ثواب ملے گا۔(۲)

(۱) اداء رکن او مضی زمن یسع اداء رکن مع کشف العورة او مع نجاسة مانعة عن الصلاة، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۹۶، مبطلات الصلاة، رقم الحاشیة، ۱، الحنفیة، ط: دار الفکر، ولو انتضح البول علی ثوب المصلی فان کان اکثر من قدر الدرهم...... وان ادی رکنا او مکث بقدر ما یتمکن من اداء رکن یستقبل قیاسا و استحسانا، بدائع: ۱/۲۲۱، فصل فی شرائط جواز البناء، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (وشرطه شرط سائر التبرعات) کحریة وتکلیف. الدر المختار (قوله وشرطه شرط سائر التبرعات) افاد ان الواقف لا بد ان یکون مالکه وقت الوقف ملکا باتا ولو بسبب فاسد...... وصح وقف ما شراه فاسدا بعد القبض وعلیه القیمة للبائع، وکا لشراء الهبة الفاسدة بعد القبض، الخ، شامی: ۴/۳۴۰-۳۴۱، کتاب الوقف، مطلب قد یثبت الوقف بالضرورة، ط: سعید کراچی.

☆......ایسی مسجد میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، اور گھر میں تنہا نماز پڑھنے سے ایسی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بہتر ہے۔(۱)

ناخن بڑھ جائے

اگر ناخن بڑھنے کی وجہ سے اس کے اندر کوئی ایسی چیز جم جائے جس کی وجہ سے وضو کرتے وقت پانی اندر نہ پہنچ سکے تو وضو بھی نہیں ہوگا اور نماز بھی نہیں ہوگی۔(۲)

= مولانا رفیع الدین دهلوی در بعض تحریرات خود می نویسند ، معلوم است که درزمین مغصوبه پیش حنفیه نماز ساقط از ذمه می شود ، پس در مسجد فاحشه نماز خواهد شد لیکن نقصان ثواب برائے مصلی و محرومی ثواب برائے زانیه مقرر است ، فی الحدیث لا یصل الی الله الا الطیب آه، ، فتاویٰ مولانا عبدالحی مع الخلاصة: ۲۲۹/۱،
پس بہتر یہ ہے کہ ایسی مسجد کا دروازہ اینٹوں سے بند کر کے صورت مسجد پر چھوڑ دیا جائے اور اس پر نماز نہ پڑھی جائے،امداد الاحکام: ۴۴۱/۱، کتاب الصلاة، ''طوائف کی بنائی ہوئی مسجد میں نماز پڑھنے کا حکم'' فصل فی احکام المسجد وادابه، ط: مکتبه دار العلوم کراچی.
وکذا تکره فی اماکن: کفوق کعبة وفی طریق.......... وارض مغصوبة او للغیر ، شامی: ۳۸۱/۱، کتاب الصلاة، مطلب الصلاة فی الارض المغصوبة، ط: سعید کراچی.
وفی الواقعات : بنی مسجداً علی سور المدینة لا ینبغی ان یصلی فیه لانه حق العامة فلم یخلص لله تعالیٰ کالمبنی فی الارض المغصوبة ، شامی: ۳۸۱/۱، ط: سعید کراچی.
قال تاج الشریعة: اما لوا نفق فی ذلک ما لا خبیثا ومالا سببه الخبیث والطیب فیکره: لان الله تعالیٰ لا یقبل الا الطیب فیکره تلویث بیته بما لا یقبله، شامی: ۶۵۸/۱، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، قبیل مطلب فی افضل المساجد ، ط: سعید کراچی.
(۱) الصلاة فی ارض مغصوبة جائزة.......... الصلاة جائز فی جمیع ذلک لاستجماع شرائطها وارکانها ، هندیة: ۱۰۹/۱ ، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه.
(۲) وما تحت الاظافیر من اعضاء الوضوء حتیٰ لو کان فیه عجین یجب ایصال الماء الی ما تحته کذا فی الخلاصة واکثر المعتبرات، ذکر الشیخ الامام الزاهد ابو نصر الصفار فی شرحه ان الظفر اذا کان طویلا بحیث یستر رأس الانملة یجب ایصال الماء الی ما تحته وان کان قصیرا لا یجب کذا فی المحیط، الخ، هندیة: ۴/۱، الفصل الاول فی فرائض الوضوء، ط: رشیدیه کوئٹة. ولو لصق باصل ظفره طین یابس وبقی قدر رأس ابرة من موضع الغسل لم یجز ، البحر : ۱۳/۱، کتاب الطهارة، (قوله ویدیه بمرفقیه) ، ط: سعید کراچی. شامی: ۱۵۴/۱ ، کتاب الطهارة، مطلب فی ابحاث الغسل،(قوله بخلاف نحو عجین) ط: سعید کراچی.

اور اگر ناخن اندر سے بالکل صاف ہیں تو وضو بھی ہو جائے گا، نماز بھی ہو جائے گی، لیکن چالیس دن تک نہ کاٹنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار ہوگا، اور نماز بھی مکروہ ہوگی۔(۱)

ناخن پالش

☆......''ناخن پالش'' لگانے کی صورت میں کھال تک پانی نہیں پہنچتا ہے، اس لئے ناخن پالش لگی رہنے کی صورت میں وضو اور غسل صحیح نہیں ہوتا، اگر بال برابر بھی جگہ خشک رہے گی تو وضو اور غسل نہیں ہوگا، جب وضو اور غسل نہیں ہوگا تو ناخن پالش لگا کر جو نماز پڑھی جائے گی وہ درست نہیں ہوگی، (۲) ایسی نمازوں کو دوبارہ پڑھنا اور ساتھ ساتھ

---

(۱)(و) يستحب (حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال في كل اسبوع مرة) والافضل يوم الجمعة وجاز في كل خمسة عشرة وكره تركه وراء الاربعين مجتبیٰ، الدر المختار: ۲/۴۰۶-۴۰۷، (قوله وكره تركه) اى تحريما لقول المجتبیٰ ولا عذر فيما وراء الاربعين ويستحق الوعيد، آه، وفي ابي السعود عن شرح المشارق لابن ملك روى مسلم عن انس بن مالك،" وقت لنا في تقليم الاظفار وقص الشارب، ونتف الابط ان لا نترك اكثر من اربعين ليلة" وهو من المقدرات التي ليس للرأى فيها مدخل فيكون كالمرفوع، شامي: ۶/۴۰۷، فصل في البيع، كتاب الحظر والاباحة، ط: سعيد كراچی.

(۲) في فتاوىٰ ما وراء النهر ان بقي من موضع الوضوء قدر رأس ابرة او لزق باصل ظفره طين يابس او رطب لم يجز، هندية: ۱/۴، كتاب الطهارة، ط: رشيدية كوئٹه. ويجب اى يفرض غسل ما يمكن من البدن بلا حرج مرة. وقيل ان صلبا منع وهو الاصح، شامي: ۱/۱۵۴، باب اركان الوضوء، ط: سعيد كراچی. ولو لصق باصل ظفره طين يابس وبقي قدر رأس ابرة من موضع الغسل، لم يجز، البحر الرائق: ۱/۱۳، كتاب الطهارة، فرائض الوضوء، ط: سعيد كراچی.

(قوله بخلاف نحو عجين) اى كعلك و شمع وقشر سمك وخبز ممضوغ متلبد، جوهرة لكن في النهر: ولو في اظفاره طين او عجين فالفتوىٰ، على انه مغتفر قرويا كان او مدنيا آه، نعم ذكر الخلاف في شرح المنية في العجين وواستظهر المنع لان فيه لزوجة وصلابة تمنع نفوذ الماء، شامي: ۱/۱۵۴، كتاب الطهارة، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچی.

توبہ استغفار کرنا بھی لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر ناخن پالش لگانے کے بعد ناخن پر تہہ بن جاتی ہے، اور وضو کے دوران ناخن تک پانی نہیں پہنچتا تو وضو درست نہیں ہوگا، جب وضو صحیح نہیں ہوگا تو نماز بھی صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

نادانوں کی بات

بعض نادانوں سے جب نماز پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ کپڑے دھلنے گئے ہیں، جمعہ کے دن آئیں گے تب شروع کریں گے، اور بعض تو اس سے بھی بڑھ کر ہیں، کہتے ہیں کہ اب کی عید سے شروع کریں گے، شاید ان کے پاس کوئی پروانہ آ گیا ہے کہ جمعہ یا عید تک یہ زندہ بھی رہیں گے؟ (دواء العیوب ص۲۳، اغلاط العوام ص۵۸)

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی وجہ

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے میں عفت پاکدامنی اور ستر عورت کی درخواست کرنا اور ناف پر ہاتھ باندھنے میں کھانا پینا حلال ملنے کی طرف اشارہ ہے۔(۳)

ناقص العقل

جو بالغ لڑکا پاگل کی طرح ہے، نماز کی عظمت نہیں سمجھتا ہے، پاکی ناپاکی کا خیال نہیں کرتا ہے اور نماز میں بے جا حرکتیں کرتا ہے، جس کی وجہ سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، تو اس کو بالغوں کی صف میں کھڑا ہونے سے روکا جائے، اگر کھڑا ہو گیا تو اس کو پیچھے

---

(۱) اتفقوا على ان التوبة من جميع المعاصي واجبة على الفور ولا يجوز تاخيرها سواء كانت المعصية صغيرة او كبيرة، تفسير روح المعاني: ۲۸/۱۵۹، ط: بيروت لبنان.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) .... ؟؟؟

کیا جا سکتا ہے، فقہاء نے ایسے شخص کو بچے کے حکم میں داخل کیا ہے۔(۱)

ناک اور پیشانی

☆......امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرنا فرض ہے، مگر ضرورت کے وقت ایک پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے۔(۲)

☆......بلا عذر صرف ناک پر سجدہ کرنے سے نماز ادا نہیں ہوگی، اور بلا عذر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا اور ناک کو زمین سے الگ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله او معتوه) هو الناقص العقل، وقيل المدهوش من غير جنون كذا في المغرب، وقد جعلوه في حكم الصبي، شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي وحده، ط: سعيد كراچي.

(۲) واما فرض السجود فيتادى بوضع الجبهة او الانف و القدمين في قول ابي حنيفة رحمه الله وقال ابو يوسف و محمد رحمهما الله: لا يتادى بوضع الانف، وفي جامع الجوامع: كخده وذقنه م: الا اذا كان بجبهته عذر، وفي التفريد: يجوز عند ابي حنيفة مع الكراهة، ولو سجد على الجبهة دون الانف يجوز اتفاقا تاتارخانية: ۱/۵۰۶، فصل في السجود، ط: ادارة القرآن كراچي.

(ومنها السجود) السجود الثاني فرض كالاول باجماع الامة، كذا في الزاهدي، وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والانف جميعا، ولو وضع احدهما فقط ان كان من عذر لا يكره، وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا ويكره، وان كان بالعكس فكذا لك، عند ابي حنيفة رحمه الله، وقالا لا يجوز وعليه الفتوىٰ ولو وضع خده أو ذقنه لا يجوز الا في حالة العذر ولا في غيرها الا انه في حالة العذر بهما يومي ايماء ولا يسجد الخ، هندية: ۱/۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الخ، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئته. بدائع: ۱/۱۰۵۔۱۰۶، فصل في اركان الصلاة، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلوة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۴۹۸، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، الخ، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

☆......اگر کسی کی ناک اور پیشانی دونوں زخمی ہیں تو ایسا آدمی اشارہ سے سجدہ کرسکتا ہے۔(۱)

ناک اور منہ بند کر کے نماز پڑھنا

ناک اور منہ کسی کپڑے سے بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

ناک پر سجدہ کرنا

صرف ناک پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

ناک سے چوہے نکالنا

نماز میں ناک سے چوہے یعنی میل نکالنا مکروہ ہے اگر چہ نماز فاسد نہیں ہوتی،

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) ويكره اشتمال الصماء والاعتجار والتلثم وهوتغطية الانف والفم في الصلوة لانه يشبه فعل المجوس حال عبادتهم النيران...... ونقل عن ابي السعود انها تحزيمية، شامي: ۶۵۲/۱، باب ما يفسد الصلاة، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط:سعيد كراچى، ويكره التلثم وهو تغطية الانف والفم في الصلاة، هندية: ۱۰۷/۱، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: ماجديه كوئٹه.

ويكره ان يغطي فاه في الصلاة لان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ذلك ولان في التغطية منعاً من القراءة والاذكار المشروعة، بدائع الصنائع: ۲۱۶/۱، فصل في بيان ما يستحب في الصلاة وما يكره، ط: سعيد كراچى.

ويكره للمصلي ان يغطي فاه وفي الخانية وانفه في الصلاة، تاتارخانية: ۵۶۱/۱، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي الخ، ط: ادارة القرآن كراچى. اعلاء السنن :۹۳/۵، باب النهي عن السدل وعن تغطية الفم في الصلاة،ط: ادارة القرآن كراچى.

(۳)''ناک اور پیشانی''عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیے ،نماز سے پہلے یا نماز کے بعد صفائی کر لے۔(۱)

ناک صاف کرنا

نماز کی حالت میں ناک صاف کرنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں نزلہ وغیرہ کی وجہ سے ناک صاف کرنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

نِ الَّذِیُ

"اَلَّذِیُ" اور "نِ الَّذِیُ" کے عنوان کو دیکھیں۔

نامحرم عورتوں کی امامت

صرف نامحرم عورتوں کی امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگران کے ساتھ کوئی

---

(۱) وکره عبثه به ای بثوبه وبجسده للنهي الالحاجة. شامي: ۱/ ۶۴۰، باب ما يكره في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

ويكره للمصلي ان يعبث بثوبه او لحيته او جسده...... ولا بأس بان يمسح العرق عن جبهته في الصلاة، هندية: ۱/ ۱۰۵، باب ما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: ماجديه كوئته.

وكره عبثه بثوبه وبدنه ...... ان الحك بيده في بدنه انما يكون عبثا اذا كان لغير حاجة ، البحر الرائق: ۲/ ۱۹ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

ويكره للمصلي ان يعبث بثوبه او بجسده ..... فلو كان لنفع كسلت العرق عن وجهه او التراب فليس به، فتح القدير: ۱/ ۳۵۶، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وكل عمل قليل بغير عذر فهو مكروه كذا في البحر الرائق، هندية: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/ ۶۵۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي.

وحاصله ان كل عمل هو مفيد للمصلي فلا باس بأن ياتي به ، اصله ما روى ان النبي صلى الله عليه وسلم عرق في صلاة فسلت العرق عن جبينه اى مسحه لانه كان يوذيه فكان مفيدا ، وفي زمن الصيف كان اذا قام من السجود نفض ثوبه يمنة او يسرة لانه كان مفيداً كيلا يبقى صورة فاما ما ليس بمفيد فهو العبث ...... ووفق بينهما بان المراد بالعرق الممسوح عرق لم تدعه حاجة الى مسحه، وبالكراهة الكراهة التنزيهية ، فحينئذ لا منافاة بينهما الخ، البحر: ۲/ ۱۹ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (قوله وكره عبثه بثوبه وبدنه) ط: سعيد كراچي.

مرد یا کوئی محرم عورت ہو تو مکروہ نہیں ہے، لیکن پھر بھی زمانہ کے فساد کی وجہ سے احتیاط ضروری ہے۔(۱)

نبی سے سہو نہیں ہوتا

نبی سے شرعی چیزوں کی خبر اور دینی احکام کے بیان میں کبھی بھی سہو اور بھول نہیں ہوئی، اور نہ یہ ممکن ہے، ہاں حکمت اور مصلحت کے پیش نظر بعض اوقات افعال میں سہو ہوا تا کہ لوگوں کو سہو کے مسائل معلوم ہو جائیں۔(۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی نماز قضاء ہوئی؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر سے صحابہ کرامؓ کے ساتھ واپس آرہے تھے تو راستے میں یہ واقعہ پیش آیا کہ اخیر رات میں ایک منزل پر قیام فرمایا، بہت تھکے ہوئے تھے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم کو بیدار کرنے کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں لیتا ہوں، حضرت بلال کو نماز کے وقت بیدار کرنے کا ذمہ دار بنا کر تھوڑی دیر آرام کی غرض سے آپ علیہ الصلاۃ والسلام اور صحابہ

---

(۱) (ویکره حضور هن الجماعة) ولو لجمعة وعيد ووعظ (مطلقا) ولو عجوزا ليلا (على المذهب) المفتي به لفساد الزمان ...... (كما تكره امامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه) كاخته(او زوجته او امته اما اذا كان معهن واحد ممن ذكر او امهن في المسجد لا) يكره الدر المختار (قوله ليس معهن رجل غيره) ظاهره ان الخلوة بالاجنبية لا تنتفي لوجود امرأة اجنبية اخرى، وتنتفي بوجود رجل آخر ، تامل، شامي: ۱/ ۵۶۶، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعي ام لا ؟ ط: سعيد كراچی.

۲) مظاهر حق جديد : ۱/ ۶۶۹، باب السهو ، ط: دار الاشاعت کراچی.

ان السهو والنسيان جائز ان على الانبياء عليهم الصلاة والسلام فيما طريقه التشريع ، فتح باری: ۳/ ۹۳، كتاب السهو، باب ما جاء في السهو اذا قام من ركعتي الفريضة ، ط: رئاسة ادارات البحوث العلمية والدعوة والارشاد بالمملكة العربية السعودية.

کرام رضی اللہ عنہم لیٹ گئے، حضرت بلالؓ نے بیدار رہنے کی بہت کوشش کی مگر آپ کی بھی آنکھ لگ گئی اور نتیجتاً سب کی نماز قضاء ہوگئی، اس واقعہ میں بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں: قضاء نماز ادا کرنا، اور اس کے ادا کرنے کا طریقہ، اور اس کا عملی نمونہ امت کے سامنے پیش کرنا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان واقامت اور جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی، اور صحابہ کرامؓ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ نے ہماری روحیں قبض کر لی تھیں، اگر وہ چاہتا تو طلوع آفتاب سے پہلے ہماری روحیں لوٹا دیتا اور ہم بیدار ہو جاتے، جب تم میں سے کوئی سو رہے یا نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کو لازم ہے کہ نماز پڑھ لے جس طرح (ادا نماز) پڑھا کرتا تھا''۔ یہ پوری حدیث مشکوۃ شریف میں ہے۔(۱)

نجاست

☆......اگر بدن یا کپڑے پر ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست لگی ہو، اور اس کو دھوئے بغیر بھولے سے نماز شروع کردی، اور نماز میں یاد آیا تو فوراً نماز کو چھوڑ دے اور نجاست کو دھو کر دوبارہ نماز پڑھے، اور اگر نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا تب بھی نجاست

---

(۱) عن زید بن اسلم قال عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ بطریق مکۃ، ووکل بلالا ان یوقظھم للصلوۃ فرقد بلال ورقدوا حتیٰ استیقظوا وقد طلعت علیھم الشمس فاستیقظ القوم فقد فزعوا فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرکبوا حتیٰ یخرجوا من ذلک الوادی، وقال: ان ھذا واد بہ شیطان فرکبوا حتیٰ خرجوا من ذلک الوادی ثم امرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینزلوا وان یتوضؤا وامر بلالا ان ینادی للصلوۃ اویقیم فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالناس ثم انصرف وقد رأی من فزعھم فقال یا یھا الناس ان اللہ قبض ارواحنا ولو شاء لردھا الینا فی حین غیر ھذا فاذا ارقد احدکم عن الصلوۃ او نسیھا ثم فزع الیھا فلیصلھا کما کان یصلیھا فی وقتھا، الخ، مشکوٰۃ المصابیح: ۱/۶۷، باب فیہ فصلان، الفصل الثالث، وفی الفصل الاول ایضاً عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ط: قدیمی کراچی، مسلم: ۱/۲۳۸، باب قضاء الصلوات الفائتۃ، ط: قدیمی کراچی.

کودور کر کے نماز دوبارہ پڑھے۔(۱)

☆......اگر بچے کے جسم یا کپڑوں پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آ کر بیٹھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

نجاست خفیفہ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجاست خفیفہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست میں دلائل متعارض ہوں، اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک

(۱) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما، فيجب غسله وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل، الدر المختار، شامي ۱/ ۳۱۶، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

(۲) [تتمه] قال في الفتح وغيره: ثم انما يعتبر المانع مضافا الى المصلي، فلو جلس الصبي او الحمام المتنجس في حجره جازت صلاته لو الصبي مستمسكا بنفسه لانه هو الحامل لها، بخلاف غير المستمسك كالرضيع الصغير حيث يصير مضافا اليه وبحث فيه في الحلية بانه لا اثر فيما يظهر للاستمساك، لان المصلي في المعنى حامل للنجاسة ومن ادعاه فعليه البيان، اقول: وهو قوى، ولكن المنقول خلافه وروى باسناد حسن عن انس رضى الله عنه قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي والحسن على ظهره، فاذا سجد نحاه، ولا يخفى ان الصغير لا يخلو عن النجاسة عادة فهو مؤيد للمنقول، شامي: ۱/ ۳۱۷ - ۳۱۸ باب الانجاس، قبل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچي.

(وثوبه) وكذا ما يتحرك بحركته او يعد حاملا له كصبي عليه نجس ان لم يستمسك بنفسه منع والا لا، الدر المختار (قوله والا لا) اى وان كان يستمسك بنفسه لا يمنع لان حمل النجاسة حينئذ ينسب اليه لا الى المصلي، شامي: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اذا وضع في حجر المصلي الصبي الغير المستمسك وعليه نجاسة مانعة ان لم يمكث قدر ما امكنه اداء ركن لا تفسد صلاته وان مكث تفسد، هندية: ۱/ ۶۳، قبل الفصل الثالث في استقبال القبلة، ط: رشيديه كوئته. البحر: ۱/ ۲۲۸، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

نجاست خفیفہ ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست میں علماء کا اختلاف ہو یا عموم بلویٰ ہو۔(۱)

نجاست خفیفہ کا حکم

اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے، اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ ہے تو معاف نہیں۔ مثال کے طور پر اگر نجاست خفیفہ آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہے تو معاف ہے یعنی جس عضو میں لگے اس کے چوتھائی سے کم ہو تو معاف ہے، اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ ہو تو معاف نہیں اس کا دھونا واجب ہے، دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله من مغلظة) .... ثم اعلم ان المغلظ من النجاسة عند الامام ما ورد فيه نص لم يعارض بنص آخر فان عورض بنص آخر فمخفف كبول ما يوكل لحمه، فان حديث استنزهوا البول يدل على نجاسته، وحديث العرنيين يدل على طهارته، وعندهما ما اختلف الائمة في نجاسته فهو مخفف، فالروث مغلظ عنده لانه عليه الصلاة والسلام سماه ركسا ولم يعارضه نص آخر، وعندهما مخفف لقول مالک بطهارته لعموم البلوى، وتمام تحقيقه في المطولات.، شامي: ۱/۳۱۸، باب الانجاس قبل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۲۹، باب الانجاس، قوله وعفي قدر الدرهم الخ، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۸۰، فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۱۴۲، فصل في الانجاس، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) (وعفي دون ربع) جميع بدن و (ثوب) ولو كبيراً هو المختار، ذكره الحلبي ورجحه في النهر على التقدير بربع المصاب كيد وكم وان قال في الحقائق وعليه الفتوىٰ (من) نجاسة (مخففة كبول ما كول) الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۲۱-۳۲۲، باب الانجاس، مبحث في بول الفارة، وبعرها وبول الهرة، (قوله ولو كبيراً، الخ،) اعلم انهم اختلفوا في كيفية اعتبار الربع على ثلاثة اقوال: فقيل ربع طرف اصابته النجاسة كالذيل والكم والدخريص ان كان المصاب ثوبا، وربع العضو المصاب كاليد والرجل ان كان بدنا وصححه في التحفة والمحيط والمجتبىٰ والسراج،

نجاست غلیظہ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نجاست غلیظہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست پر دلائل متفق ہوں خواہ علماء کرام کا اس میں اختلاف ہو یا نہ ہو، اسی طرح عموم بلوئ ہو یا نہ ہو، اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔

اور امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نجاست غلیظہ ہر ایسی نجاست کو کہا جاتا ہے جس کی نجاست پر علماء کرام کا اتفاق ہو، اور اس میں عموم بلوئ نہ ہو۔(۱)

= وفي الحقائق : وعليه الفتوىٰ .... فقد اختلف التصحيح كما ترى، لكن ترجح الاول، بان الفتوىٰ عليه الخ، شامي: ۱/ ۳۲۱، باب الانجاس، مبحث في بول الفارة وبعرها وبول الهرة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۴۶، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، الثاني المخففة ،ط: رشيديه كوئٹة، البحر: ۱/ ۲۳۳، باب الانجاس، قوله وما دون ربع الثوب من مخفف ، الخ، ط: سعيد كراچي.

(۱) وحاصله ان ورد نص واحد بنجاسة شئي فهو مغلظ وان تعارض نصان في طهارته ونجاسته فهو مخفف عنده وعندهما ان اتفق العلماء على النجاسة فهو مغلظ وان اختلفوا فهو مخفف هكذا تواردت كلمتهم ،وزاد في الاختيار في تفسير الغليظة عنده ولا حرج في اجتنابه وفي تفسيرها عندهما ولا بلوىٰ في اصابته الخ، البحر: ۱/ ۲۲۹، كتاب الانجاس، قوله وعفي قدر الدرهم، كعرض الكف، ط: سعيد كراچي.

(قوله من مغلظة) .... لم اعلم ان المغلظ من النجاسة عند الامام ما ورد فيه نص لم يعارض بنص آخر ، فان عورض بنص آخر فمخفف ...... وعندهما ما اختلف الائمة في نجاسته فهو مخفف الخ، شامي: ۱/ ۳۱۸، باب الانجاس، قبيل مطلب في طهارة بوله صلى الله عليه وسلم، ط: سعيد كراچي.

وذكر الكرخي ان النجاسة الغليظة عند ابي حنيفة ما ورد نص على نجاسته ولم يرد نص على طهارته معارضا له، وان اختلف العلماء فيها والحنيفة ما تعارض نصان في طهارته ونجاسته وعند ابي يوسف و محمد الغليظة ما وقع الاتفاق على نجاسته، بدائع : ۱/ ۸۰ فصل في بيان مقدار ما يصير به المحل نجسا، الخ، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ،ص: ۱۴۶ ، فصل في الانجاس ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

نجاست غلیظہ کا حکم

نجاست غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جائے، اوراس کے پھیلاؤ کی مقدار ایک درہم سے کم ہے (موجودہ دور کے ایک روپیہ کے بڑے سکہ سے کم ہے) تو معاف ہے، ایسی حالت میں اگر دھوئے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، لیکن گنجائش ہونے کے باوجود نہ دھونا اوراسی طرح نماز پڑھنا مکروہ ہے، اوراگر نجاست کے پھیلاؤ کی مقدار ایک درہم سے زیادہ ہے تو معاف نہیں، ایسی حالت میں نجاست کو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

اوراگر نجاست غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جائے جیسے مرغی وغیرہ کی بیٹ تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہے تو دھوئے بغیر بھی نماز درست ہو جائے گی اوراگر مقدار اس سے زیادہ ہوگی تو دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) النجاسة ان كانت غليظة وهي اكثر من قدر الدرهم فغسلها فريضة والصلاة بها باطلة، وان كانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاه معها جائزة، وان كانت اقل من قدر الدرهم فغسلها سنة وان كانت خفيفة فانها تمنع جواز الصلاة حتىٰ تفحش كذا في المضمرات، هندية: ١/٥٨، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول، في الطهارة وستر العورة، ط: رشيديه كوئٹه.

(وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما، فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض، الدر المختار مع الرد: ١/٣١٦-٣١٧، (قوله وان كره تحريما...... ففي المحيط: يكره ان يصلي ومعه قدر درهم او دونه من النجاسة عالما به لاختلاف الناس فيه، الخ، شامي: ١/٣١٦-٣١٧، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

(٢) وهي نوعان (الاول المغلظة وعفي منها قدر الدرهم واختلفت الروايات فيه، والصحيح ان يعتبر بالوزن في النجاسة المتجسدة وهو ان يكون وزنه قدر الدرهم الكبير، المثقال وبالمساحة في غير هاوهو قدر عرض الكف،هكذا في التبيين، والكافي واكثر الفتاوى، والمثقال وزنه عشرون قيراطا، الخ، هندية: ١/٤٥، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيدية كوئٹه.، البحر: ١/٢٢٨، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

نجاست کی حالت میں مریض کے لئے نماز پڑھنا

"مریض کے لئے نجاست کی حالت میں نماز پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

نجاست کی شیشی

اگر نجاست اپنے معدن سے الگ ہوجائے تو خواہ وہ کسی چیز میں بند ہو نماز نہیں ہوگی، اگر کسی آدمی نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ اس کے آستین یا جیب میں شراب، پیشاب یا کسی اور نجاست کی شیشی ہے، تو نماز نہیں ہوگی خواہ وہ بھری ہوئی ہو یا بھری ہوئی نہ ہو، کیونکہ وہ شراب، پیشاب، اور نجاست اپنے معدن یعنی پیدائش کی جگہ پر نہیں ہے۔(۱)

نجاست والا کپڑا

☆......اگر کسی کپڑے میں ایک درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہو یا ایک چوتھائی سے زیادہ نجاست خفیفہ لگی ہوئی ہو تو ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو پاک کپڑا پہن کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) وفي النصاب رجل صلى وفي كمه قارورة فيها بول لا تجوز الصلاة سواء كانت ممتلئة او لم تكن لان هٰذا ليس في مظانه ومعدنه، هندية: ۱/ ۶۲، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة، الخ، ط: رشيديه كوئٹه، شامي: ۱/ ۴۰۳، باب شروط الصلاة، قوله وكلب ان شد فمه، ط: سعيد كراچي، او يعد حاملاله، الدر، شامي: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۲۶۷، باب شروط الصلاة،(قوله هي طهارة بدنه من حدث وخبث و ثوبه ومكانه)، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن وفوقه مبطل فيفرض، الدر المختار، شامي: ۱/ ۳۱۶، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي.

(وعفى دون ربع) جميع بدن و(ثوب) ولو كبيرا هو المختار، شامي: ۱/ ۳۲۱، ايضا.

فاذا اصاب الثوب اكثر من قدر الدرهم يمنع جواز الصلاة كذا في المحيط، هندية: ۱/ ۴۶، الفصل الثاني في الاعيان النجسة، ط: رشيديه كوئٹه.

☆......اور اگر کسی کپڑے میں ایک درھم یا اس سے کم نجاست غلیظہ لگی ہو، یا ایک چوتھائی حصہ یا اس سے کم نجاست خفیفہ لگی ہو، تو اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، کپڑے کو پاک کرنے کے بعد یا دوسرا پاک کپڑا پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

نذر کی نماز

اگر نذر کی نماز مقررہ وقت پر ادا نہیں کی گئی تو وقت گذرنے کے بعد بھی ادا کرنا واجب ہے۔(۲)

نسوار

نسوار بدبودار چیز ہے، اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا

---

(۱) ان كانت النجاسة قدر الدرهم تكره الصلاة معها اجماعا، وان كانت اقل وقد دخل في الصلاة نظر ان كان في الوقت سعة فالافضل ازالتها واستقبال الصلاة وان كانت تفوته الجماعة، فان كان يجد الماء ويجد جماعة آخرين في موضع آخر فكذلك ايضا ليكون موديا للصلوٰة الجائزة بيقين وان كان في آخر الوقت اولا يدرك الجماعة في موضع آخر يمضي على صلا ته ولا يقطعها، آه والظاهر ان الكراهة تحريمية لتجويزهم رفض الصلاة، لاجلها، ولا ترفض لاجل المكروه تنزيها، الخ، البحر: ۱/۲۲۸، باب الانجاس، قوله وعفى قدر الدرهم ،الخ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله والنذر المطلق) اما المعين بوقت فيجب اداؤه في وقته ان كان معلقا،وفي غير وقته يكون قضاء، شامي: ۲/۷۵، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية، بالختمات والتهاليل، ط: سعيد كراچي.

اذا قال لله على ان اصلي ركعتين اليوم فلم يصلهما قضاهما ، هندية: ۱/۱۱۵، الباب التاسع في النوافل ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه.

درست نہیں، البتہ نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

نسیان

''ترتیب ساقط ہو جاتی ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نشہ کی حالت میں اذان دینا

نشہ کی حالت میں اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، اگر کسی نے نشہ کی حالت میں اذان دی ہے، تو اس صورت میں اذان دوبارہ دینا مستحب ہے۔(۲)

نظر

نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں اپنی نظر سجدے کی جگہ پر ہو، اور رکوع

---

(۱) الاول فیما تصان عنه المساجد یجب ان تصان عن ادخال الرائحة الکریهة لقوله علیه السلام من اکل الثوم والبصل والکراث فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة تتاذی مما یتأذی منه بنو آدم متفق علیه، حلبی کبیر، ص: ۶۱۰، فصل فی احکام المسجد، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، (قوله واکل نحو ثوم) ای کبصل ونحوه مما له رائحة کریهة، للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان آکل الثوم والبصل المسجد...... ویلحق بما نص علیه فی الحدیث کل ماله رائحة کریهة ماکولا او غیره الخ، شامی: ۱/ ۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی۔

(۲) وکره اذان الجنب ...... واذان المرأة والفاسق والسکران ...... وذکر الشارح ان اعادة اذان المرأة والسکران مستحبة، البحر الرائق: ۱/ ۲۶۳، ۔ ۲۶۴، باب الاذان، ط: سعید کراچی۔

ویکره اذان السکران ویستحب اعادته کذا فی التبیین۔ هندیة: ۱/ ۵۴، الباب الثانی فی الاذان وفیه فصلان۔ ط: رشیدیة کوئٹه۔

ویکره اذان جنب ......وسکران...... (وکذا) یعاد (اذان امرأة و مجنون و معتوه وسکران، الدر المختار(قوله ویکره اذان جنب)...... ...... وظاهر ان الکراهة تحریمیة ، شامی: ۱/ ۳۹۲، باب الاذان ، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب، فی اذانه، ط: سعید کراچی۔

میں قدم پر، سجدے میں ناک پر، بیٹھنے کی حالت میں دونوں رانوں پر، سلام کی حالت میں کندھوں پر ہو۔(۱)

نظر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی قرأت کے وقت نظر سجدہ کی جگہ کی بجائے گود میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔(۲)

نفاس

☆...... بچے کی ولادت کے بعد عورت کے رحم سے جو خون نکلتا ہے اس کو ''نفاس'' کہا جاتا ہے، اور اس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے اور کم سے کم مدت کی کوئی حد نہیں۔(۳)

---

(۱) ونظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه والى ارنبة انفه حال سجوده والى حجره حال قعوده، الدر المختار، شامي: ۱/۴۷۷-۴۷۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئته. بدائع: ۱/۲۱۵، فصل في بيان ما يستحب في الصلاة وما يكره، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) النفاس: وهو دم يعقب الولادة...... اقل النفاس ما يوجد ولو ساعة، وعليه الفتوىٰ، واكثره اربعون، هنديه: ۱/۳۷، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته.

والنفاس ......دم...... (ويخرج) من رحم ...... عقيب ولد...... لا حد لاقله...... (واكثره اربعون يوما) كذا رواه الترمذي وغيره الدر المختار، شامي: ۱/۲۹۹، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة، ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد كراچي.

واما النفاس فهو في عرف الشرع اسم للدم الخارج من الرحم عقيب الولادة...... واما الكلام في مقداره فاقله غير مقدر بلا خلاف...... واما اكثر النفاس فاربعون يوما عند اصحابنا بدائع : ۱/۴۱، فصل في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: سعيد كراچي.

☆......نفاس کے دوران نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، بیت اللہ کا طواف کرنا، ہمبستری کرنا ناجائز اور حرام ہے۔(۱)

☆......نفاس کے ایام کی نماز کی قضاء نہیں، البتہ روزے کی قضاء ہے لہٰذا اس حالت میں جتنے روزے نہیں رکھ سکی پاک ہونے کے بعد ان تمام روزوں کو رکھنا فرض ہے۔(۲)

☆......اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے خون بند ہو جائے تو

---

(۱) الاحکام التی یشترک فیها الحیض والنفاس ثمانیة: منها ان یسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلا تقضی...... ومنها ان یحرم علیهما الصوم فتقضیا نه...... ومنها انه یحرم علیهما وعلی الجنب الدخول فی المسجد، سواء کان للجلوس او للعبور......... ومنها حرمة الطواف لهما بالبیت وان طافتا خارج المسجد......... ومنها حرمه قراء ة القرآن لاتقرأ الحائض والنفساء والجنب شیئا من القرآن، والآیة وما دونها سواء فی التحریم علی الاصح، ...... ومنها حرمة مس المصحف لایجوز لهما وللجنب والمحدث مس المصحف الا بغلاف متجاف عنه...... ومنها حرمة الجماع...... ومنها وجوب الاغتسال عند الانقطاع الخ، هندیة: ۱/۳۸-۳۹، الفصل الرابع فی احکام الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۲۹۹، باب الحیض، مطلب فی حکم وطء المستحاضة، ومن بذکره نجاسة، ط: سعید کراچی. بدائع: ۱/۴۴، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس والاستحاضة. ط: سعید کراچی.

(۲) وهن لا یقضین الصلاة لان الحیض یتکرر فی کل شهر ثلاثة ایام الی العشرة فیجتمع علیها صلوات کثیرة فتحرج فی قضائها ولا حرج فی قضاء صیام ثلاثة ایام او عشرة ایام فی السنة، بدائع: ۱/۴۴، قبیل فصل فی التیمم، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۲۹۱، باب الحیض، مطلب لوافتی مفت بشئی من هذه الاقوال فی مواضع الضرورة، طلبا للتیسیر کان حسنا، ط: سعید کراچی،. وانظر الی الحاشیة السابقة، ایضا، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۳۳، مبحث ما یحرم علی الحائض، ط: دار الفکر.

غسل کر کے نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور اگر رمضان ہے تو روزہ رکھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر بچے کی ولادت کے بعد چالیس دن سے پہلے خون بند ہوگیا تھا اور اس نے چالیس دن تک نماز ادا نہیں کی تو ان دنوں کا حساب کر کے فوت شدہ نمازوں کو ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......عورت کو نفاس کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، لیکن تسبیح پڑھ سکتی ہے۔(۳)

☆......نفاس کی حالت میں جو نمازیں نہیں پڑھی گئی ہیں وہ معاف ہیں، ان کی قضاء نہیں ہے ہاں اگر نفاس سے کسی ایسے وقت میں فراغت حاصل ہوئی کہ اس میں تکبیر

---

(۱) اقل النفاس ما يوجد ولو ساعة وعليه الفتوىٰ واكثره اربعون، وان زاد الدم على الاربعين فالاربعون في المبتدأة والمعروفة في المعتادة نفاس، هندية: ۱/۳۷، الفصل الثاني في النفاس، ط: رشيدية كوئته.

(واكثره اربعون يوما) ..... (والزائد) على اكثره (استحاضة) لو مبتدائة اما المعتادة فترد لعادتها الخ، الدر المختار. شامي: ۱/۳۰۰، باب الحيض، مطلب في حكم وطء المستحاضة، ومن بذكره نجاسة، ط: سعيد كراچي.

فاذا طهرت قبل الاربعين اغتسلت وصلت بناء على الظاهر، لان معاودة الدم موهوم فلا يترك المعلوم بالموهوم، بدائع: ۱/۴۱، فصل في تفسير الحيض والنفاس والاستحاضه، ط: سعيد كراچي.

وذكر شيخ الاسلام في مبسوطه اتفق اصحابنا على ان اقل النفاس ما يوجد فانها كما ولدت اذا رأت الدم ساعة ثم انقطع الدم عنها فانها تصوم وتصلي البحر: ۱/۲۱۹، باب الحيض (قوله ولا حد لاقله) ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة. ورقم ۱ في الصفحة الماضية.

(۳) ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الاذان ونحو ذلك كذا في السراجية، هندية: ۱/۳۸، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس الخ، ط: ماجدية كوئته.

تحریمہ کہنے کی گنجائش ہے، تواس وقت کی نماز کی قضاء پڑھنالازم ہوگی، اوراگروقت میں زیادہ گنجائش ہےتواسی وقت اس نماز کو پڑھ لے۔(۱)

نفاس آخری وقت میں آجائے

اگرکسی عورت کوآخروقت میں نفاس آجائے، اورابھی تک اس نے نمازنہیں پڑھی تواس وقت کی نمازاس سے معاف ہے، اس کی قضاء اس پرلازم نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (فالسبب) هو (الجزء الاخير ولو ناقصا حتیٰ تجب علی مجنون و مغمی علیه افاقا، وحائض ونفساء طهرتا، الدر المختار، (قوله طهرتا) ای ولو كان الباقی من الوقت مقدار ما يسع التحريمة اذا كان الانقطاع علی العشرة او الاربعين، فان كان اقل والباقی قدر الغسل مع مقدماته كالاستقاء وخلع الثوب والتستر عن الاعين والتحريمة فعليهما القضاء والا فلا، شامی: ۱/۳۵۶-۳۵۷، كتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراچی، و: ۱/۲۹۵، باب الحيض الا ان الحائض والنفساء اذا زال عذرهما بانقطاع الحيض والنفاس فان كان ذلك الانقطاع لاكثر المدة المحددة لكل منهما وجب عليهما قضاء الفرض ان بقی من الوقت ما يسع التحريمة فقط، كغير هما، وان كان الانقطاع لاقل المدة لايجب عليهما القضاء الا اذا بقی من الوقت مايسع الغسل والتحريمة، كتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۴۸۹، الاعذار التی تسقط بها الصلاة رأسه، ط: دار الفكر بيروت، شامی: ۱/۲۹۷، باب الحيض، ط: سعيد كراچی، مجمع الانهر: ۱/۵۳، باب الحيض، ط: مصر، تبيين الحقائق: ۱/۱۷۰، باب الحيض، ط: سعيد كراچی.

(۲) (قوله ولو شرعت تطوعا فيهما) ای فی الصلاة والصوم اما الفرض ففی الصوم تقضيه دون الصلاة وان مضی من الوقت ما يمكنها اداؤها فيه لان العبرة عندنا لآخر الوقت كما فی المنبع، شامی: ۱/۲۹۱، باب الحيض، ط: سعيد كراچی.

ثم المعتبر آخر الوقت عندنا فاذا حاضت فی آخر الوقت سقطت وان طهرت فيه وجبت، مجمع الانهر: ۱/۵۳، باب الحيض، ط: مصر، وحكمه كالحيض فی كل شئی الا فی سبعة، الدر المختار، شامی: ۱/۲۹۹، باب الحيض، ط: سعيد كراچی.

نفاس آخری وقت میں آیا

اگر آخری وقت میں بچے کی ولادت کے بعد نفاس کا سلسلہ شروع ہوا، اور اس نے ابھی تک وہ نماز نہیں پڑھی تو وہ نماز معاف ہے، نفاس کے پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

نفاس سے پاک ہوجائے

اگر نفاس والی عورت تراویح کے وقت پاک ہوجائے تو اس عورت کے لئے بھی غسل کر کے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگرچہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۲)

نفاس سے پاک ہوئی

☆......اگر نفاس والی عورت نفاس سے چالیس دن پورا کر کے پاک ہوئی، اور اس وقت پاک ہونے کے بعد صرف تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی تھا تو وہ نماز فرض ہوجائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) وهی سنة الوقت لا سنة الصوم فی الاصح فمن صار اهلاللصلاة فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طهرت والمسافر، والمریض المفطر، مراقی الفلاح، (قوله والمسافر والمریض) لا یحسن عطفهما علی الحائض لانها اهل لها قبل آخر الیوم وعبارته فی الشرح اولی حیث قال: والاصح انها سنة الوقت لقوله صلی الله علیه وسلم "سننت لکم قیام لیله حتیٰ ان المریض المفطر والمسافر والحائض والنفساء اذا طهرتا والکافر اذا اسلم فی آخر الیوم تسن لهم التراویح فکیف یعذر المقیم الصحیح الصائم ترکها الخ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۶، قبیل باب الصلاة فی الکعبة، ط: قدیمی کراچی.

اور اگر پاک ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی نہیں تھا تو وہ نماز فرض نہیں ہوگی، اس کے بعد سے نماز کا جو وقت آرہا ہے اس وقت سے نماز فرض ہوگی۔(۱)

☆......اور اگر نفاس سے چالیس دن سے پہلے پاک ہوگی، تو اگر غسل سے فارغ ہونے کے بعد صرف تکبیر "اللّٰــہ اکبـر" کہنے کی مقدار وقت باقی رہے گا تو وہ نماز فرض ہوجائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

نفل پڑھنے کا طریقہ

نفل نمازوں کے پڑھنے کا بھی وہی طریقہ ہے جو فرض نماز پڑھنے کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ فرض نماز کی صرف دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے کا حکم ہے، تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھے دوسری سورت نہ پڑھے، نوافل اور سنتوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

دوسرا فرق یہ ہے کہ نوافل اور سنتوں کی سب رکعتوں میں جو سورتیں پڑھی جاتی

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ا فی الصفحةرقم ۱۳۱ السابقة.

(۲) انظر الی االحاشیة السابقة.

(۳) (وضم) اقصر (سورة) کالکوثر او ما قام مقامها...... (فی الاولیین من الفرض) ...... (و) فی (جمیع) رکعات (النفل) لان کل شفع منه صلاة (و) کل (الوتر) احتیا طا، الدر المختار، شامی: ۱/۴۵۸ ـ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/۲۳۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۷۱، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. فتح القدیر: ۱/۲۹۵، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۲/۲۸ ـ ۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی.

ہیں ان سب کا برابر نہ ہونا سنت کے خلاف نہیں۔(۱)

نفل پڑھنے والا امام

☆......نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے فرض پڑھنے والے مقتدی کی اقتداء درست نہیں، البتہ نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔(۲)

☆......نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے امام کے پیچھے درست نہیں کیونکہ نذر کی نماز واجب ہے، اور واجب پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) وفي الدراية: واطالة الركعة الثانية على الاولىٰ بثلاث آيات فصاعدا في الفرائض مكروه، وفي السنن والنوافل لا يكره لان امرها سهل، تبيين الحقائق: ۱/۳۳۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

واستظهر في النفل عدم الكراهة مطلقا، الدر المختار، (قوله مطلقا) اطلق في جامع المحبوبي عدم كراهة اطالة الاولى على الثانية في السنن والنوافل . لان امرها سهل، واختاره ابو اليسر ومشى عليه في خزانة الفتاوىٰ، فكان الظاهر عدم الكراهة الخ، شامي: ۱/۵۴۳، فصل في القراء ة، مطلب السنة تكون سنة عين و سنة كفاية، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولا مفترض بمتنفل و بمفترض فرضا آخر) لان اتحاد الصلاتين شرط عند نا، شامي: ۱/۵۷۹، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/۳۶۰، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۶، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيديه كوئته.

(وصح اقتداء......(ومتنفل بمفترض في غير التراويح) ، شامي: ۱/۵۹۰، باب الامامة، مطلب القياس بعد عصر الاربعمائة منقطع ، ط: سعيد كراچي.هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئته.

(۳) (و) لا (ناذر) بمتنفل، ولا بمفترض ، شامي: ۱/۵۸۰، باب الامامة، مطلب الواجب كفاية هل يسقط بفعل الصبي،ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/۳۶۱، باب الامامة، (قوله ومفترض بمتنفل وبمفترض آخر،ط: سعيد كراچي.

نفل پڑھنے والے کی اقتداء

☆......نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے۔(۱)

☆......نفل پڑھنے والے کی اقتداء واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے، البتہ فرض یا واجب پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے جائز نہیں،(۲) حاصل یہ ہے کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتداء درست ہوجائے گی۔(۳)

نفل شروع کر کے فاسد کردی

اگر نفل نماز شروع کرنے کے بعد فاسد کردی، تو صرف دو رکعت کی قضاء واجب ہوگی، اگر چہ دو رکعت سے زیادہ نماز پڑھنے کی نیت کی ہو، اس لئے کہ نفل نماز کی ہر دو رکعت الگ نماز کے حکم میں ہے، مثلاً اگر چار رکعت نفل نماز پڑھنے کی نیت سے نماز شروع کردی، اور نماز فاسد ہوگئی تو صرف دو رکعت کی قضاء لازم ہوگی چار رکعت کی نہیں، اور اگر دو رکعت نفل نماز کی نیت کی اور نماز فاسد ہوگئی، تو بھی دو رکعت کی قضاء لازم

(۱) [فروع] صح اقتداء متنفل بمتنفل ، الدر المختار ، شامي: ۱/ ۵۹۱، باب الامامة، قبل مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله ومتنفل بمفترض) اى لايفسد اقتداء متنفل بمفترض لانه بناء الضعيف على القوى ...... واشار الى ان اقتداء المتنفل بمثله جائز ، الخ ،البحر: ۱/ ۳۶۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط:سعيد كراچي.

(۳) والاصل في هذه المسائل ان حال الامام ان كان مثل حال المقتدى او فوقه جازت صلاة الكل وان كان دون حال المقتدى صحت صلاة الامام ولا تصح صلاة المقتدى هكذا في المحيط، هندية: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره،ط: رشيدية كوئته.

ہوگی۔(۱)

نفل شروع کرنا صحیح نہ ہو

اگر کسی وجہ سے نفل نماز شروع کرنا صحیح نہ ہو، اوراس نے شروع کر دی، تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں، اور اگر فاسد ہو جائے گی تو قضاء لازم نہیں ہوگی، مثلاً کوئی مرد کسی عورت کی اقتداء میں نفل نماز شروع کرے، تو یہ شروع کرنا ہی صحیح نہیں، اس لئے اس کو پورا کرنا اور فاسد ہونے کی صورت میں قضاء کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے

☆......نفل نماز شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے، اگر کسی نے نفل نماز

---

(۱) قوله: (وقضى ركعتين لو نوى اربعا وافسده بعد القعود الاول او قبله) يعني فيلزمه الشفع الثاني ان افسده بعد القعود الاول والشروع في الثاني، والشفع الأول فقط ان افسده قبل القعود بناء على انه لا يلزمه بتحريمة النفل اكثر من الركعتين وان نوى اكثر منهما، وهو ظاهر الرواية عن اصحابنا. البحر الرائق: ۲/ ۵۸، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/ ۴۳۴، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۹۲، باب النوافل، فصل في القراءة، وفي نسخة: ۱/ ۴۷۳، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۲/ ۳۱- ۳۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه) بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة شروعا صحيحا (قصدا) الا اذا شرع متنفلا خلف مفترض ثم قطعه واقتدى ناويا ذلك الفرض بعدتذكره، او تطوعا آخر او في صلاة ظان، او امي او امرأة، او محدث وافسده في الحال، الدر المختار، (قوله شروعا صحيحا) احتراز به عن اقتدائه متنفلا بنحو أمي او امرأة كما يأتي، وقوله قصدا احترز به عما لو ظن ان عليه فرضا ثم تذكر خلافه كما ياتي (قوله الا اذا شرع الخ) اى فلا يلزمه قضاء ما قطعه، ووجهه كما في البدائع، انه ما التزم إلا اداء هذه الصلاة مع الامام، وقد اداها، شامي: ۲/ ۲۹- ۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۵۷، باب الوتر والنوافل، (قوله ولزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع،) ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/ ۳۰۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

شروع کرنے کے بعد کسی وجہ سے توڑ دی، تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اگر وقت کے اندر اندر دوبارہ نہیں پڑھی، تو وقت کے بعد بھی پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......نفل نماز نیت باندھ کر شروع کرنے سے پہلے تو نفل ہے، پڑھنا اور نہ پڑھنا دونوں کا اختیار ہے، پڑھنے کی صورت میں ثواب ملے گا اور نہ پڑھنے کی صورت میں گناہ نہیں ہوگا۔

باقی نفل نماز کی نیت باندھ کر شروع کر دینے کے بعد واجب ہو جاتی ہے، اگر چہ وہ کسی مکروہ وقت میں شروع کی گئی ہے، اور شروع کرنے سے واجب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس نماز کو پورا کرنا ضروری ہے، اگر کسی وجہ سے وہ نماز فاسد ہوگئی یا اس میں کراہت تحریمی آگئی، تو اس کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا، بشرطیکہ وہ نماز قصداً شروع کی گئی ہو، اور اس کا شروع کرنا صحیح ہو، اور اگر نفل نماز قصداً شروع نہیں کی گئی تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، مثلاً کسی نے فرض نماز پڑھ لی، اور اس کو یاد نہیں ہے، اور اس نے یہ خیال کر کے کہ میں نے ابھی فرض نماز نہیں پڑھی، فرض نماز کی نیت سے نماز شروع کر دی، اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ اس نے فرض نماز پڑھ لی ہے تو اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی، اور اس

---

(۱) (ولزم نفل شرع فيه) بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة شروعا ، صحيحا(قصدا) الدر المختار (قوله ولزم نفل الخ) اى لزم المضى فيه ، حتىٰ اذا افسده لزم قضاؤه اى قضاء ركعتين وان نوى اكثر على مايأتي الخ، شامي: ۲/ ۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ،ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۵۲، باب الوتر والنوافل، قوله ولزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/ ۳۰۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان. حلبي كبير،ص: ۳۹۲، فصل في النوافل ، فروع لو ترك، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، فتح القدير: ۱/ ۳۹۶، باب النوافل فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه.

کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، اگر یہ نماز فاسد ہو جائے گی تو قضاء پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

☆......اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد سہواً (بھول سے) کھڑا ہو جائے اور مزید دو رکعت پڑھ لے تو اس کی یہ دو رکعت نفل ہو جائیں گی، چونکہ ان دونوں رکعتوں کو قصداً شروع نہیں کیا گیا، اس لئے ان دونوں رکعتوں کو پورا کرنا بھی ضروری نہیں، اور یہ دونوں رکعت فاسد ہونے کی صورت میں قضاء بھی ضروری نہیں۔ (۲)

☆......اور اگر نفل شروع کرنا صحیح نہ ہو، تو شروع کرنے کے بعد پورا کرنا، اور فاسد ہونے کی صورت میں اس کی قضاء کرنا لازم نہیں ہوگا، مثلاً کوئی مرد کسی عورت کی اقتداء میں نفل نماز شروع کر دے، تو اس کا یہ شروع کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ (۳)

---

(۱) (ولزم نفل شرع فيه، بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة، شروعا صحيحا(قصدا) ...... (ولو عند غروب وطلوع واستواء) على الظاهر (فان افسده حرم)...... لقوله تعالىٰ ولا تبطلوا اعمالكم ،(الا بعذر ووجب قضاء ه) (قوله يعني وافسده في الحال) ......قال في المنح: واحترز بقوله قصدا عن الشروع ظنا ، كما اذا ظن انه لم يصل فرضا فشرع فيه ،فتذكر انه قد صلاه صار ما شرع فيه نفلا لا يجب اتمامه حتىٰ لو نقضه لا يجب القضاء، شامي: ۲/ ۲۹ ـ ۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وان قعد في الرابعة ثم قام عاد(وسلم وان سجد للخامسة سلموا وضم اليها سادسة لتصير الركعتان نفلا) ، والضم هنا آكد ، ولا عهدة لو قطع ...... وقال في الرد:(قوله ولا عهدة لو قطع) اى لا يلزمه القضاء لو لم يضم وسلم لانه لم يشرع به مقصودا، شامي: ۲/ ۸۷، باب سجدة السهو، ط: سعيد كراچي. ،البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴ ، باب سجدة السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۴۴۶ : ۴۴۸، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) (لزم النفل بالشروع ولو عند الغروب والطلوع) ...... اطلق الشروع فالصرف الى الصحيح فلو لم يكن صحيحا لا قضاء عليه كما لو شرع في صلاة امي متطوعا او في صلاة امرأة او جنب او محدث كما في البدائع، البحر الرائق: ۲/ ۵۶ ـ ۵۷، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. ، شامي: ۲/ ۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. النهر الفائق: ۱/ ۳۰۰، ط: دار الكتب العلميه بيروت. لبنان.

نفل قصداً شروع نہیں کی

☆......اگر نفل نماز قصداً شروع نہیں کی گئی تو اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہے، مثلاً کسی نے فرض نماز پڑھ لی اور اس کو یاد نہیں ہے، اور اس نے یہ خیال کر کے کہ میں نے ابھی فرض نماز نہیں پڑھی ہے، فرض کی نیت سے نماز شروع کر دی، اس کے بعد اس کو یاد آیا کہ اس نے فرض نماز پڑھ لی ہے، تو اس کی یہ نماز نفل ہو جائے گی، اور اس کو پورا کرنا ضروری نہیں ہوگا، اگر یہ نماز فاسد ہو جائے گی تو قضاء پڑھنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

☆......اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا اور مزید دو رکعت پڑھ لی تو اس کی یہ دو رکعت نفل ہو جائیں گی، چونکہ ان دونوں رکعتوں کو قصداً شروع نہیں کیا گیا، اس لئے ان دونوں رکعتوں کو پورا کرنا لازم نہیں تھا، اور اگر یہ دونوں رکعت فاسد ہو جائیں گی تو قضاء پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

نفل کی بعض رکعتوں میں قرأت نہیں کی

اگر کسی شخص نے چار رکعت نفل نماز کی نیت کی، اور ہر شفع کی ایک ایک رکعت میں قرأت کی، اور ایک ایک میں قرأت نہیں کی، یا پہلے شفع کی ایک رکعت میں اور دوسرے

---

(۱) (ولزم نفل شرع فیه) ...... (قصدا) (قوله یعنی وافسده فی الحال)...... قال فی المنح: واحترز بقوله قصدا عن الشروع ظنا، کما اذا ظن انه لم یصل فرضا فشرع فیه فتذکر انه قد صلاه صار ما شرع فیه نفلا لا یجب اتمامه حتیٰ لو نقضه لا یجب القضاء، شامی: ۲/ ۲۹- ۳۰، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة، ط: سعید کراچی.

(۲) (وان قعد فی الرابعة ثم قام عادو سلم وان سجد للخامسة سلموا وضم الیها سادسة لتصیر الرکعتان له نفلا) والضم هنا آکد، ولا عهدة لو قطع .... الدر المختار (قوله ولا عهدة لوقطع) ای لا یلزمه القضاء لو لم یضم وسلم، لانه لم یشرع به مقصودا، شامی: ۲/ ۸۷، باب سجدة السهو، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲/ ۱۰۴، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی، فتح القدیر: ۱/ ۴۴۶- ۴۴۸، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

شفع کی دونوں رکعتوں میں قرأت نہیں کی، توان دونوں صورتوں میں چار رکعت کی قضاء لازم ہوگی، اس لئے کہ ان دونوں صورتوں میں پہلے شفع کی تکبیر تحریمہ فاسد نہیں ہوئی، لہذا دوسرے شفع کی بناء اس پر صحیح ہوئی، اور فساد دونوں شفعوں میں آیا ہے، اس لئے چار رکعت کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

نوٹ: نماز کی ہر دو رکعت کو ایک ''شفع'' کہتے ہیں۔(۲)

نفل کی رکعت

نوافل دن میں اور رات میں چار رکعت تک ایک ہی سلام سے پڑھنا افضل ہے، مگر ہر دو رکعت کے بعد بیٹھ کر ''التحیات'' پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) (ولو قرأ في احدى الاوليين واحدى الاخريين على قول ابي يوسف رحمه الله قضاء الاربع وكذا عند ابي حنيفة رحمه الله) لان التحريمة باقية..... (ولو قرأ في احدى الاوليين لا غير قضى اربعا عندهما)،هداية. فتح القدير: ۱/ ۳۹۹، ط: رشيديه كوئٹه، البحر الرائق: ۲/ ۲۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، شامي: ۲/ ۳۴، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ط: سعيد كراچي.

(۲) والقراءة فرض في كل ركعات النفل لان كل شفع منه صلاة على حدة، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۲۶، باب شروط الصلاة واركانها، ط: قديمي كراچي. البحر: ۲/ ۵۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۳) (ثم الافضل في صلاة الليل والنهار) من التطوع المطلق من حيث الكيفية كصلوة الضحى والتهجد ونحوهما(اربع ركعات بتحريمة واحدة) وسلام واحد(عنده) اى عند ابي حنيفة رحمه الله (وقالا) اى ابو يوسف و محمد الافضل (في) صلاة (الليل ركعتان) بتحريمة وقال الشافعي الافضل في الليل والنهار ركعتان ، بتسليمة واحدة، الخ... بل المعارضة في الافضلية ثابتة والترجيح لمرجح وهو في الاربع لانه اشق على النفس بسبب طول تقييدها في مقام الخدمة ، وقد قال عليه الصلاة والسلام انما اجرك على قد رنصبك فترجح ان الاربع افضل ، حلبي كبير، ۳۹۰ ـ ۳۹۱، فصل في النوافل، فروع لو ترك، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/ ۱۵ ـ ۱۶ ، باب الوتر والنوافل،مطلب في لفظة ثمان، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۵۴، باب الوتر والنوافل، قوله والافضل فيهما الرباع، حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۳۹۳، فصل في بيان النوافل، ط: قديمي كراچي.

نفل کی قدر قیامت میں ہوگی

احادیث میں پانچ وقت کی فرض نمازوں سے پہلے یا بعد جن سنن اور نوافل کا ذکر آتا ہے، یہ بہت اہم ہیں، ان کی اہمیت اور قدر و قیمت کا اندازہ قیامت کے دن ہوگا جب اللہ تعالیٰ فرائض کی کمی کو سنن اور نوافل سے پورا کریں گے۔ اس لئے ان کا اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ ضرورت کے وقت کام آئیں اور محتاج نہ ہونا پڑے۔(۱)

نفل کی قرأت

☆......نفل نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت یا کم سے کم کسی سورت کی تین آیتیں پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت نہیں پڑھی تو سہو سجدہ لازم ہوگا، اور اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیئے۔(۲)

---

(۱) وعن ابی هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلوته فان صلحت فقد أفلح وأنجح وان فسدت فقد خاب و خسر، فان انتقص من فريضته شئي قال الرب تبارک و تعالىٰ انظروا هل لعبدى من تطوع فيكمل بها ما انتقص، من الفريضة، ثم يكون سائر عمله كذلک، وفي رواية ثم الزكوٰة مثل ذلک، ثو تؤخذ الاعمال على حسب ذلک، رواه ابو داؤد ورواه احمد عن رجل، مشكوٰة المصابيح، ص: ۱۱۷، باب التطوع ،الفصل الثاني ، ط: قديمي كراچي.

" قال عليه السلام في سنة الفجر صلوهما ولو طردتكم الخيل وقال في الاخرىٰ من ترک الاربع قبل الظهر لم تنله شفاعتي وقيل هذا في الجميع لانه عليه السلام واظب عليها عند اداء المكتوبات بجماعة ولا سنة دون المواظبة والاولىٰ ان لا يتركها في الاحوال كلها لكونها مكملات للفرائض، الا اذا خاف فوت الوقت،هداية. فتح القدير: ۱/ ۴۱۸ ـ ۴۱۹، باب ادراک الفريضة،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (وضم) اقصر (سورة) كالكوثر او ما قام مقامها، وهو ثلاث آيات قصار ...... (في الاولیين من الفرض وجميع) ركعات (النفل و) كل (الوتر) احتياطا ، شامي: ۱/ ۴۵۸ـ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/ ۳۳۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. عالمگيرى: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة،

☆......دن کی نفل اور سنتوں میں قرأت آہستہ ہی پڑھنی چاہئے، البتہ رات کی نفل اور سنتوں میں آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۱)

نفل کی قضاء

نفل نماز کی قضاء نہیں ہے، ہاں اگر شروع کرنے کے بعد فاسد کردی تو اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر وقت کے اندر ادا کردی تو بہتر ورنہ وقت کے بعد بھی ادا کرنا لازم ہے۔(۲)

نفل کی نیت سے اقتداء کرنا

اگر امام فرض نماز پڑھا رہا ہے اور کوئی شخص نفل کی نیت سے اقتداء کر کے جماعت میں شامل ہوا ہے تو اقتداء صحیح ہے، کیونکہ نفل نماز فرض کی مغائر نہیں البتہ فجر اور عصر میں امام کے پیچھے نفل کی نیت سے شامل ہونا جائز نہیں۔(۳)

= ط: رشيدية كوئته.

(ومنها) قراءة الفاتحة والسورة...... وان تركها في الاخريين لا يجب ان كان في الفرض وان كان في النفل او الوتر وجب عليه كذا في البحر الرائق، هندية: ۱/۱۲۶، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

(۱) وفي التطوع بالنهار يخافت وفي الليل يتخير، فتح القدير: ۱/۲۸۵، باب القراءة، ط: رشيديه كوئته. شامي: ۱/۵۳۳، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولزم نفل شرع فيه) .... (قوله ولزم نفل الخ)...... اى لزم المضي فيه، حتىٰ اذا افسده لزم قضاءهٗ اى قضاء ركعتين، شامي: ۲/۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۹۶، ط: رشيديه كوئته. البحر الرائق: ۲/۵۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۳) ويصلي المتنفل خلف المفترض كذا في الهداية، عالمگيری: ۱/۸۵، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۱/۵۹۰، باب الامامة، مطلب القياس بعد

نفل کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

نفل کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے، اگر کسی ایک رکعت میں بھی سورت نہیں ملائی گئی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

نفل کے درمیان میں بیٹھنا

اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھ رہا ہے، درمیان میں تھک جانے کی وجہ سے لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگا کر نماز پوری کرے یا بیٹھ کر نماز پوری کرے تو جائز ہے، عذر کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا، اور اگر عذر کے بغیر بیٹھے گا تو مکروہ ہوگا، دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، کیونکہ نفل پڑھنے والا بلا کراہت ہر حال میں بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، جب

= عصر الخ، ط: سعید کراچی.

(وکره نفل) قصدا...... (بعد صلاة فجرو) صلاة (عصر)، شامی: ۱/ ۳۷۴ ـ ۳۷۵، کتاب الصلاة، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/ ۵۲ ـ ۵۳، الفصل الثالث فی بیان الاوقات التی لا تجوز فیها الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. فتح القدیر: ۱/ ۲۰۶، فصل فی الاوقات التی تکره فیها الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.

(وان صلی ثلاثا منها) ای الرباعية (اتم) منفردا (ثم اقتدی) بالامام (متنفلا ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة) حاوی (الا فی العصر) فلا یقتدی لکراهة النفل بعده (والشارع فی نفل لا یقطع مطلقا) ویتمه رکعتین الخ، الدر المختار، شامی: ۲/ ۵۲ ـ ۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۱) (وضم) اقصر (سورة) کالکوثر او ما قام مقامها) وهو ثلاث آیات قصار...... (فی الاولین، من الفرض وجمیع) رکعات (النفل و) کل (الوتر) احتیاطا، شامی: ۱/ ۴۵۸ ـ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع الخ، ط: سعید کراچی، تبیین الحقائق: ۱/ ۴۳۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/ ۷۱، ط: رشیدیه کوئٹه، فتح القدیر: ۱/ ۳۹۵، باب النوافل، فصل فی القراءة، ط: رشیدیة کوئٹه.

ولا یجب السجود الا بترک واجب الخ، هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

شروع سے نفل نماز بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے تو تھک جانے پر درمیان میں بھی بیٹھ سکتا ہے۔(۱)

نفل مکروہ وقت میں شروع کرنے کا حکم

مکروہ وقت میں نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے، مگر اس وقت نفل نماز کا توڑنا واجب ہے، دوسرے وقت میں قضاء پڑھے، اگر اس وقت نماز نہ توڑی بلکہ پوری کر لی تو گناہ ہوگا، مگر واجب ادا ہو جائے گا، قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (ويتنفل مع قدرته على القيام قاعدا) لامضطجعا الا بعذر (ابتداء و) كذا (بناء) بعد الشروع بلا كراهة، الدر المختار، (قوله وكذا بناء الخ) ...... قال في الخزائن: ومعنى البناء ان يشرع قائما ثم يقعد في الاولىٰ او الثانية بلا عذر استحسانا خلافا لهما، وهل يكره عنده، الاصح لا، واما القعود في الشفع الثاني فينبغي جوازه اتفاقا، شامي: ۳۶/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۴۰۰/۱، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹة. البحر الرائق: ۲۲/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(يجوز النفل) انما عبر به ليشمل السنن المؤكدة وغيرها فتصح اذا صلاها (قاعدا مع القدرة على القيام) وقد حكى فيه اجماع العلماء، وعلى غير المعتمد يقال الاسنة الفجر لماقيل بوجوبها وقوة تأكدها، الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۰۲-۴۰۳، فصل في صلاة النفل جالسا، و في الصلاة على الدابة وصلاة الماشي، ط: قديمي كراچي.

(وجاز اتمامه) اى اتمام القادر نفله (قاعدا) سواء كان في الاولىٰ او الثانية (بعد افتتاحه قائما) عند ابي حنيفة رحمه الله لان القيام ليس ركنا في النفل فجاز تركه الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۰۴، فصل في صلاة النفل جالسا الخ، ط: قديمي كراچي.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه) بتكبيرة الاحرام او بقيام الثالثة شروعا صحيحا (قصدا) .... ولو عند غروب و طلوع واستواء) على الظاهر (فان افسده حرم) لقوله تعالىٰ ولا تبطلوا اعمالكم (الا بعذر ووجب قضاؤه) الدر المختار مع الرد: ۲۹/۲-۳۱، (قوله الا بعذر) استثناء من قوله حرم: اى انه عند العذر لا يحرم افساده، بل قد يباح وقد يستحب كما قدمه في آخر مكروهات الصلاة. ومن العذر ما اذا كان شروعه في وقت مكروه، ففي البدائع: الافضل عندنا ان يقطعها وان اتم فقد اساء ولا قضاء عليه لانه اداها كما وجبت فاذا قطعها لزمه القضاء آه، قال في البحر: وينبغي ان يكون القطع واجبا خروجا عن المكروه تحريما، وليس بابطال للعمل، لانه ابطال ليؤديه على وجه اكمل فلايعد ابطالا، شامي: ۳۰/۲-۳۱، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۵۷/۲، باب الوتر والنوافل، قوله ولزم النفل بالشروع، الخ، ط: سعيد كراچي. هندية: ۵۲/۱، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

نفل نماز جیسا کہ شروع میں بیٹھ کر پڑھنے کا اختیار ہوتا ہے ویسا ہی کھڑے ہو کر نفل نماز شروع کرنے کے بعد نماز کے درمیان میں بیٹھ جانے کا اختیار بھی ہوتا ہے، اس میں کسی قسم کی کراہت نہیں۔(۱)

نفل نماز شروع کر کے فاسد کر دی

نفل نماز شروع کرنے سے پہلے تو نفل ہے لیکن شروع کرنے کے بعد اس کو پورا کرنا واجب ہے، اس لئے اگر کسی نے نفل نماز شروع کرنے کے بعد فاسد کر دی، تو اس کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر اسی وقت کے اندر اندر ادا کر دی تو بہتر ورنہ وقت گذرنے کے بعد بھی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

---

(۱) (ويتنفل مع قدرته على القيام قاعدا) لامضطجعا الا بعذر (ابتداء و) كذا (بناء) بعد الشروع بلا كراهة، الدر المختار، (قوله وكذا بناء الخ) ...... قال في الخزائن: ومعنى البناء ان يشرع قائما ثم يقعد في الاولىٰ او الثانية بلا عذر استحسانا خلافا لهما، وهل يكره عنده، الاصح لا، واما القعود في الشفع الثاني فينبغي جوازه اتفاقا، شامي: ۲/ ۳۶، باب الوتر والنوافل، مبحث المسائل الستة عشرية، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۴۰۰، باب النوافل،فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/ ۶۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(يجوز النفل) انما عبر به ليشمل السنن المؤكدة وغيرها فتصح اذا صلاها (قاعدا مع القدرة على القيام) وقد حكى فيه اجماع العلماء، وعلى غير المعتمد يقال الاسنة الفجر لماقيل بوجوبها وقوة تأكدها، الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۰۲-۴۰۳، فصل في صلاة النفل جالسا ،و في الصلاة على الدابة وصلاة الماشي، ط: قديمي كراچي.

(وجاز اتمامه) اى اتمام القادر نفله(قاعدا) سواء كان في الاولىٰ او الثانية (بعد افتتاحه قائما) عند ابي حنيفة رحمه الله لان القيام ليس ركنا في النفل فجاز تركه الخ، مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۰۴، فصل في صلاة النفل جالسا الخ، ط: قديمي كراچي.

(۲) (ولزم نفل شرع فيه) ...... وقال في الرد: اى لزم المضي فيه حتىٰ اذا افسده لزم قضاءه، شامي: ۲/ ۲۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۹۶، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۲/ ۵۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

نفل نماز میں قرأت کیسے پڑھے

جو نفل نمازیں دن میں پڑھی جائیں ان میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے اور جو نفلیں رات کو پڑھی جائیں ان میں بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

نفل نماز میں قرأت نہیں کی

چار رکعات والی نماز میں قرأت نہ کرنے کی چھ صورتیں ہیں، اور وہ تمام صورتیں یہ ہیں:

۱...... چار رکعت نفل کی نیت کر کے چاروں رکعتوں میں قرأت نہیں کی۔

۲...... چار رکعت نفل میں سے پہلی دو رکعتوں میں قرأت نہیں کی اور آخری دونوں رکعتوں میں قرأت کی۔

۳...... چار رکعت نفل میں سے شروع کی دونوں رکعتوں میں قرأت کی اور آخری دونوں رکعتوں میں قرأت نہیں کی۔

۴...... چار رکعت نفل میں سے پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں قرأت نہیں کی۔

۵...... چار رکعت نفل میں سے آخری دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت

---

(۱) وفي التطوع بالنهار يخافت وفي الليل يتخير ،فتح القدير: ۱/۲۸۵، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئته.

(كمتنفل بالنهار) فانه يسر (ويخير المنفرد في الجهر) وهو افضل ويكتفي بادناه (ان ادى) وفي السرية يخافت حتما على المذهب كمتنفل بالليل منفردا الخ، الدر المختار، شامي: ۱/۵۳۳، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

میں قرأت نہیں کی۔

۶...... چار رکعت نفل میں سے شروع کی دو رکعت میں اور تیسری اور چوتھی رکعت کی کسی ایک رکعت میں قرأت نہیں کی۔

ان چھ صورتوں میں صرف دو رکعت کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

پہلی اور دوسری صورت میں صرف پہلی دو رکعت کی قضاء لازم ہے، کیونکہ پہلی دو رکعتوں میں قرأت نہ کرنے کی وجہ سے تکبیر تحریمہ فاسد ہوگئی اور آخری دو رکعتوں کی بناء اس پر صحیح نہیں ہوئی، گویا کہ آخری دو رکعت شروع ہی نہیں کی گئی، اس لئے اس کی قضاء بھی لازم نہیں ہوگی۔(۲)

تیسری صورت میں پہلی دونوں رکعت صحیح ہیں آخری دونوں رکعت صحیح نہیں ہوئیں، اس لیے آخری دونوں رکعت کی قضاء لازم ہے۔(۳)

---

(۱) (كما) يقضي ركعتين (لو ترك القراءة في شفعيه او تركها في الاول) فقط (او الثاني او احدى) ركعتي (الثاني او احدى) ركعتي (الاول او الاول) واحدى الثاني لا غير) لان الاول لما بطل لم يصح بناء الثاني عليه، شامي: ۲/ ۳۲-۳۳، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۲/ ۳۹۷-۳۹۹، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۵۹-۶۰، باب الوتر والنوافل، قوله او لم يقرأ فيهن شيئا، الخ، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله في شفعيه) فيقضي الشفع الاول عندهما لبطلان التحريمة وعدم صحة الشروع في الثاني...... (قوله في الاول فقط) اى فيقضي ركعتين اجماعا. شامي: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۵۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۹۷-۳۹۹، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (قوله او الثاني) اى فيقضيه فقط اجماعا لصحة الاول وصحة الشروع في الثاني، وفساد ادائه بترك القراءة فيه، شامي: ۲/ ۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۵۹، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۹۹، ط: رشيدية كوئٹه.

چوتھی صورت میں آخری دونوں رکعت صحیح ہیں، شروع کی دونوں رکعت فاسد ہیں، اس لئے شروع کی دونوں رکعتوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

پانچویں صورت میں شروع کی دونوں رکعتیں صحیح ہیں اور آخری دونوں رکعتیں فاسد ہیں، اس لئے ان دونوں رکعتوں کی قضاء لازم ہے۔(۲)

چھٹی صورت میں پہلی دونوں رکعتوں میں قرأت نہ کرنے کی وجہ سے تکبیر تحریمہ فاسد ہوگئی اور آخری دونوں رکعتوں کو اس پر بناء کرنا صحیح نہیں ہوا، اس لئے صرف شروع کی دو رکعتوں کی قضاء لازم ہے، آخری دونوں رکعتوں کی قضاء لازم نہیں۔(۳)

نفل وتر کے بعد پڑھنا

''وتر کے بعد نفل پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

(۱) (قوله او احدى ركعتي الاول) : فيه صورتان ايضا: اى فيلزمه قضاء ة، فقط اجماعا ايضا لافساده بترك القراءة في ركعة منه ولفساد التحريمة، وعدم صحة الشروع في الثاني عند محمد، ولبقائها مع صحته اداء الثاني عندهما، شامي: ۲/۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/۶۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۹۹، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) (قوله او احدى ركعتي الثاني اى فيقضيه فقط اجماعا ايضا لما قلنا، شامي: ۲/۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۶۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/۳۹۹، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) (قوله او الاول واحدى الثاني) تحته صورتان ايضا: اى لو ترك القراءة في الشفع الاول وفي ركعة من الثاني: اى اولاه، او ثانيته، يقضي الشفع الاول عند الامام محمد، لفساد التحريمة وعدم صحة الشروع في الثاني، شامي: ۲/۳۳، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۶۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/۳۹۹، باب النوافل، فصل في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه.

نقش ونگار والے مصلے

نقش ونگار والے مصلے پر نماز پڑھنے سے نماز ادا ہو جاتی ہے لیکن نقش ونگار والے مصلے کو پیش نظر رکھنا اور ترجیح دینا اچھا نہیں، بلکہ سادہ مصلے زیادہ بہتر ہیں تاکہ نماز کے دوران نقش ونگار میں دل مشغول نہ ہو جائے۔ (۱)

نقشہ

نماز کے وقتوں کے لیے اصل تو آسمانی علامات ہی ہیں جو اپنی اپنی جگہ ذکر کی گئی ہیں لیکن گھڑی اور نقشوں وغیرہ سے اس کے ساتھ مطابقت ہونا یقینی یا گمان غالب کے درجہ میں ہو تو گھڑی، نقشے اور جنتریوں پر عمل کرنا بلا کراہت جائز بلکہ بہتر ہے اور مساجد میں ان کے ذریعہ وقت کی پابندی کرنا نمازیوں کی سہولت کے لیے انتظامی مصلحت کے

---

(۱) (او لغير ذی روح لا) يكره لانها لا تعبد، وخبر جبريل مخصوص بغير المهانة كما بسطه ابن الكمال، الدر المختار، شامی: ۱/۶۴۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولیٰ، ط: سعيد كراچی.

(ولا بأس بنقشه خلا محرابه) فانه يكره، لانه يلهي المصلي، الدر المختار (قوله لانه يلهي المصلي) ای فيخل بخشوعه من النظر الى موضع سجوده ونحوه، وقد صرح في البدائع في مستحبات الصلاة انه ينبغي الخشوع فيها، ويكون منتهى بصره الى موضع سجوده الخ، وكذا صرح في الاشباه ان الخشوع في الصلاة مستحب، والظاهر من هذا ان الكراهة هنا تنزيهية، فافهم، شامی: ۱/۶۵۸، باب ما يفسد الصلاة و ما يكره فيها، قبل مطلب في افضل المساجد، ط: سعيد كراچی.

[تتمه] .... منها الصلاة بحضرة ما يشغل البال ويخل بالخشوع كزينة ولهو ولعب، الخ، شامی: ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچی.

پیش نظر جائز ہے اس میں شرعا کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

نقصان کا خطرہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے

اگر نماز کی نیت باندھنے کے بعد ایک درہم کی مقدار مالی نقصان ہو رہا ہو تو نماز توڑنا درست ہے، اور ایک درہم ساڑھے تین ماشے (۳٫۴۰۲ گرام) چاندی ہے، اور چاندی کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے، لہذا ہر زمانہ میں بازار سے اس کی قیمت معلوم کر لی جائے۔(۲)

نماز

جو نماز بے حیائی کی باتوں اور ناپسندیدہ امور سے مانع ہے، وہی نماز ہے جس میں بندہ اپنے رب کی عظمت کا اعتراف کرے، اس کے عذاب سے ڈرے، اور اس کی

---

(۱) (قوله كالقطب) ...... " فينبغي الاعتماد في اوقات الصلاة وفي القبلة، على ما ذكره العلماء الثقات في كتب المواقيت وعلى ما وضعوه لها من الآلات كالربع والاصطرلاب فانها وان لم تفد اليقين، تفد غلبة الظن للعالم بها، وغلبة الظن كافية في ذلك، شامي: ۱/ ۴۳۱، باب شروط الصلاة، مبحث استقبال القبلة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويباح قطعها لنحو قتل حية، ونددابة وفور قدر، وضياع ماقيمته درهم له او لغيره الدر المختار، (قوله وضياع ما قيمته درهم) قال في مجمع الروايات، لان ما دونه حقير فلا يقطع الصلاة لاجله، لكن ذكر في المحيط في الكفالة ان الحبس بالدانق يجوز فقطع الصلاة اولىٰ، وهذا في مال الغير، اما في ماله لا يقطع، والاصح جوازه فيهما ...... والذى مشىٰ عليه في الفتح التقييد بالدرهم .شامي: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة، قبل مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي.(رجل قام الى صلاة فسرق منه شئى قيمته درهم له ان يقطع الصلاة، ويطلب السارق سواء كانت فريضة او تطوعا لان الدرهم مال، عالمگيرى: ۱/ ۱۰۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئته.فتح القدير: ۱/ ۳۶۵، فصل ويكره للمصلي الخ،ط: رشيدية كوئته.

رحمت کا امیدوار ہو۔(۱)

نماز احرام

"احرام کی نماز" کے عنوان کو دیکھیں۔

نماز اور جسمانی صحت

نماز ایک بہترین ورزش ہے سستی کاہلی اور بے عملی کے اس دور میں صرف نماز ہی ایک ایسی ورزش ہے کہ اگر اس کو صحیح طرز پر پڑھا جائے تو دنیا کے تمام دکھوں کا مداوا بن سکتی ہے۔

نماز کی ورزشیں جہاں بیرونی اعضاء کی خوشنمائی وخوبصورتی کا ذریعہ ہیں وہاں اندرونی اعضاء مثلاً دل، گردے، جگر، پھیپھڑے، دماغ، آنتیں، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، گردن، سینہ اور تمام قسم کے (GLANDS) گلینڈز کی نشو ونما کرتی ہیں بلکہ جسم کو سڈول اور خوبصورت بناتی ہیں۔

---

(۱) قال الله تعالیٰ: ان الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر، قال الامام الرازی: المسألة الثالثة...... قال بعض المفسرين " الصلاةُ هي التي تكون مع الحضور وهي تنهى، حتىٰ نقل عنه صلى الله عليه وسلم " من لم تنهه صلاته عن المعاصي لم يزدد بها الا بعدا" التفسير الكبير، للامام الفخر الرازی، سورة العنكبوت، آية: ۴۵، : ۲۵/ ۷۲، الطبعة الثالثة " قال في الجامع لاحكام القرآن تحت هذه الآية: الثالثة ...... " اقم الصلوة" ادامتها والقيام بحدودها...... فاذا دخل المصلى في المحراب وخشع وأخبت لربه واذكر انه واقف بين يديه، وانه مطلع عليه ويراه صلحت لذلك نفسه وتذللت، وظهرت على جوارحه هيبتها...... لان صلاة المؤمن هكذا ينبغي ان تكون. الجامع لاحكام القرآن، لابی عبد الله محمد بن احمد الانصاری القرطبی، جزء: ۱۳، ص: ۲۳۰، سورة العنكبوت، آية: ۴۵، و: ۱۳/ ۳۴۷، ۳۴۸۰۳، ط: الهيئة المصرية العامة للكتب.

فالصلاة التي تنهى عن الفحشاء والمنكر هي تلك الصلاة التي يكون العبد فيها معظما ربه خائفا منه، راجيا رحمته الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۳، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر.

یہ ورزشیں ایسی ہیں جن سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور آدمی غیر معمولی طاقت کا مالک بن جاتا ہے۔ ایسی بھی ہیں جن سے چہرے کے نقش ونگار خوبصورت اور حسین نظر آتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۰)

نماز اور دیوان سنگھ مفتون

دیوان سنگھ مفتو ن مشہور جرنلسٹ (Journalist) اور حریت پسند ہندوستانی لیڈر گذرا ہے۔ اس کا رسالہ ''ریاست'' کے نام سے نکلتا تھا جس کی تقسیم ہند کے ادبی علمی حلقوں میں بڑی دھوم تھی وہ اپنے رسالہ میں لکھتا ہے۔

''نماز اوقات کار کی پابندی سکھاتی ہے جس نے ڈسپلن (Discipline) اور باقاعدگی سیکھنی ہو وہ نماز پر غور کرے، نماز سے مالک اور غلام کا فرق ختم ہوتا ہے، جب اس کی صف میں محمود وایاز کھڑے ہوتے ہیں''۔

اگر تمام مسلمان نماز پڑھنا شروع کر دیں تو وہی غالب ہوں جیسا کہ ان کا قرآن کہتا ہے۔

نماز جسم اور معاشرے کی اصلاح کی بہترین جاپ اور چپن ہے اس سے رام (اللہ تعالیٰ) بھی راضی اور مخلوق بھی راضی۔

بحوالہ ریاست ایڈیٹر دیوان سنگھ مفتون (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۲)

نماز اور یوگا

یوگی ماہرین نے نماز کو سانس کی مشق کا بالکل آسان طریقہ قرار دیا ہے۔ اس میں وہ تین مقام خاص طور پر بیان کرتے ہیں ایک قیام اور اس میں سجدہ کی جگہ نگاہ کا ارتکاز، دوسرا رکوع اس میں پاؤں کی جگہ نگاہ کا ارتکاز اور سجدہ میں سانس کی مشق اور

سانس کا ارتکاز۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۵)

نماز اہم عبادت ہونے کی وجہ

۱......اسلام کے تمام فرائض حج ، زکوۃ اور روزہ وغیرہ زمین پر فرض ہوئے، اور نماز آسمان بلکہ اللہ کے عرش کے پاس فرض ہوئی ، رب العالمین کی خاص حضوری میں آمنے سامنے فرض ہوئی،(۱) اس لئے نماز کا جس قدر اہتمام کیا گیا ہے اس قدر کسی اور عبادت کا نہیں کیا گیا اور قرآن وحدیث میں جس قدر نماز کی تاکید کی گئی کسی اور عبادت کے بارے میں اتنی تاکید نہیں کی گئی۔

۲......دوسری وجہ یہ ہے کہ جب بندہ نماز کی نیت باندھتا ہے، تو رب العالمین سامنے تشریف لاتے ہیں، اور جب کوئی بدقسمت، محروم نمازی نماز کے اندر اپنی نگاہ دوسری طرف لے جاتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بندے ہم تیرے سامنے ہیں، تو ہماری طرف نہیں دیکھتا، کیا ہم سے بھی کوئی اچھی چیز تجھ کو نظر آ گئی ، جو ہم کو چھوڑ کر تو اس طرف متوجہ ہو گیا۔

۳......تیسری وجہ (الف) جب بندہ نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو کر اللّٰہ اکبر کہہ کر نیت باندھتا ہے تو اس کی حالت اور کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ادھر تکبیر ختم کی ادھر اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے اور وہ ایسا پاک وصاف ہو گیا جیسے کہ وہ آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔

---

(۱) وکان فرض الصلوات الخمس لیلۃ المعراج وھی لیلۃ السبت لسبع عشرۃ لیلۃ خلت من رمضان قبل الھجرۃ بثمانیۃ عشر شھرا من مکۃ الی السماء، البحر الرائق: ۱/۲۴۴، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۳۵۲، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. مشکوٰۃ شریف، ص: ۵۲۸، باب فی المعراج ، الفصل الاول، ط: قدیمی کراچی.

(ب) جب نمازی نیت باندھنے کے بعد سبحانک اللّٰھم الخ کے بعد اعوذباللّٰہ...... پڑھتا ہے تو نمازی کے ایک ایک بال کے بدلے ایک ایک نیکی ملتی ہے۔

(ج) جب سورۂ فاتحہ الحمد...... پڑھتا ہے تو ایک حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

(د) جب رکوع کرتا ہے اور سبحان ربی العظیم پڑھتا ہے، تو اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے کہ اس نے تمام آسمانی کتابیں پڑھی ہوں اور اس پر ثواب ملے۔

(ہ) جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے۔

(و) جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو تمام جنات اور انسانوں کی تعداد کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(ز) جب سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتا ہے تو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

(ح) جب سلام پھیرتا ہے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تا کہ وہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔(۱)

(مجالس سنیہ شرح اربعین نوویہ)

---

(۱) عن عبد اللہ بن عمر قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول: ان العبد اذا قام الی الصلاۃ وقال: اللہ اکبر خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ واذا قال: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، کتب اللہ لہ بکل شعرۃ علی بدنہ حسنۃ واذا قرأ الفاتحۃ فکانما حج واعتمر، واذ ارکع فکانما تصدق بوزنہ ذھبا واذا قال: سبحان ربی العظیم فکانما قرأ کل کتاب نزل من السماء واذا قال: سمع اللہ لمن حمدہ نظر اللہ الیہ بالرحمۃ واذا سجد اعطاہ اللہ تعالیٰ بعدد الانس والجن حسنات، واذا قال: سبحان ربی الاعلیٰ فکانما اعتق بکل سورۃ، وآیۃ رقبۃ واذا تشھد اعطاہ اللہ ثواب الصابرین واذا سلم فتحت لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ، یدخل من ایھما شاء، المجالس السنیۃ فی الکلام علی الاربعین النوویۃ، ص: ۵۵، المجلس الثانی والعشرون فی الحدیث الثانی والعشرین، ط: المطبعۃ المیمنیہ بمصر۔

۴...... چوتھی وجہ: حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھنے والے کے لئے تین خصوصی عزتیں ہیں، پہلی عزت یہ ہے کہ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو اس کے سر سے لے کر آسمان تک اللہ کی رحمت کا بادل چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے، اور نیکیاں بارش کی طرح برستی ہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ فرشتے نماز پڑھنے والے کے چاروں طرف جمع ہو جاتے ہیں، اور اس کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں۔

تیسری وجہ یہ کہ ایک فرشتہ پکارتا ہے، اے نمازی اگر تو دیکھ لے تیرے سامنے کون ہے اور تو کس سے بات کرتا ہے، تو اللہ کی قسم تو قیامت تک نماز سے سلام نہ پھیرے اور نماز ہی میں مشغول رہتے رہتے مر جائے اور کبھی بس نہ کرے۔(۱)

چوتھی وجہ یہ ہے کہ جب قیامت کے دن نمازیوں کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو سب سے پہلے ایک جماعت جنت میں جائے گی، جن کے چہروں کی چمک سورج کی طرح ہوگی، فرشتے ان سے دریافت کریں گے، تم کون لوگ ہو، اور دنیا میں کیا عمل کیا کرتے تھے؟ یہ جماعت جواب دے گی ہم مسلمان ہیں اور نماز کی حفاظت کرنا ہمارا عمل تھا، فرشتے دریافت کریں گے، نماز کی حفاظت کس طرح کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے ہم لوگ ہمیشہ پانچوں وقت نماز سے پہلے ہی آ کر مسجد میں بیٹھ جاتے تھے۔

ان کے بعد دوسری جماعت پل صراط سے گذرے گی، ان کے چہرے چودھویں

---

(۱) قال ابو الليث السمرقندی: وروی عن الحسن البصری رحمه الله عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال: للمصلي ثلاث كرامات يتناثر البر علی رأسه من عنان السماء الی مفرق رأسه والملائكة محفوظة من قدميه الی عنان السماء وملك ينادی: لو يعلم العبد من يناجی ما انتقل من صلاته، تنبيه الغافلين، ص: ۱۶۳، باب الصلوات الخمس، ط: دارالكتب العلميه بيروت.

رات کے چاند کی طرح چمک دار ہوں گے، فرشتے ان سے پوچھیں گے، تم کون ہو، اور دنیا میں کیا عمل کرتے تھے؟ جواب دیں گے کہ ہم نماز کی حفاظت کرنے والے مسلمان ہیں، فرشتے پھر دریافت کریں گے کہ تم کس طرح حفاظت کرتے تھے؟ یہ مسلمان جواب دیں گے ہم اذان سے پہلے وضو کر کے بیٹھ جاتے، اور اذان سنتے ہی مسجد میں پہنچ جاتے اور نماز پڑھتے تھے۔

اس کے بعد تیسری جماعت پل صراط سے گذرے گی، جن کے چہرے تاروں کی مانند چمک دار اور روشن ہوں گے، ان سے بھی فرشتے یہی سوال کریں گے کہ تم کون ہو؟ اور تمہارا عمل کیا تھا، یہ جواب دیں گے کہ ہم اذان سن کر وضو کرتے اور پھر فوراً ہی مسجد میں پہنچ جاتے، اور ہمیشہ تکبیر اولیٰ کا خیال کرتے تھے۔(۱)

پانچویں وجہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (۱) اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سب سے بڑا ذریعہ نماز ہے (۲) نماز فرشتوں کی محبت کا وسیلہ ہے (۳) نماز

(۱) ویقال: انه اذا کان یوم القیامة یحشر قوم وجوههم کالکوکب الدری: فتقول لهم الملائکة: ما کانت اعمالکم؛ فیقولون: کنا اذا سمعنا الاذان قمنا الی الطهارة لا یشغلنا غیرها، ثم تحشر طائفة وجوههم کالاقمار فیقولون بعد السوال، کنا نتوضأ قبل الوقت، ثم حشر طائفة وجوههم کالشمس فیقولون: کنا نسمع الاذان فی المسجد، احیاء علوم الدین للغزالی: ۱/۱۹۸، کتاب اسرار الصلاة ومهماتها، فضیلة الجماعة، ط: دار الخیر دمشق حلبونی.

اذا کان یوم القیامة امر بطبقات المصلین الی الجنة فتأتی اول زمرة کالشمس، فتقول الملائکة: من انتم؟ قالوا: نحن المحافظون علی الصلاة، قالوا: کیف کانت محافظتکم علی الصلاة، قالوا: کنا نسمع الاذان ونحن فی المسجد ثم تأتی زمرة اخری کالقمر لیلة البدر، فتقول الملائکة من انتم؟ قالوا: نحن المحافظون علی الصلاة، قالوا: کیف کانت محافظتکم علی الصلاة، قالوا: کنا نتوضا قبل الوقت ثم نحضر مع سماع الاذان ثم تأتی زمرة اخری کالکواکب، فتقول الملائکة من انتم؟ قالوا نحن المحافظون علی الصلاة، قالوا: کیف کانت محافظتکم علی الصلاة، قالوا، کنا نتوضأ بعد الاذان، نزهة المجالس و منتخب النفائس: ۱/۱۳۱، باب فضل الصلاة لیلا و نهارا ومتعلقاتها، ط: مطبعه فتح الکریم، بمبئی هند.

گذرے ہوئے تمام انبیاء کا طریقہ ہے (۴) نماز اللہ کی معرفت کی مشعل ہے (۵) نماز اسلام کی جڑ اور بنیاد ہے (۶) نماز دعا قبول ہونے کا سبب ہے (۷) نماز کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی (۸) نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے (۹) نماز نفس اور شیطان کے مقابلہ کے لئے سب سے بڑا ہتھیار ہے (۱۰) نماز موت کے وقت موت کے فرشتہ سے نمازی کے لئے سفارش کرے گی کہ اس کی جان آسانی سے نکالنا (۱۱) نماز مومن کے دل کا نور ہے، نماز قبر کے اندر روشنی کا ذریعہ ہے۔ (۱۲) نماز قبر میں مردہ کی طرف سے منکر نکیر کو جواب دے گی (۱۳) نماز قبر میں قیامت تک مردہ کی غمخوار اور ساتھی رہے گی (۱۴) نماز قیامت کے دن نمازی پر سایہ کرے گی (۱۵) نماز نمازی کے سر کا تاج اور بدن کا لباس ہوگی (۱۶) نماز قیامت کے اندھیرے میں مشعل بن کر نمازی کے آگے چلے گی (۱۷) نماز حساب و کتاب کے وقت جہنم کے درمیان آڑ ہو جائے گی (۱۸) نماز اللہ کے سامنے معاف کرانے کے لئے حجت اور بحث و تکرار کرے گی (۱۹) نماز کا وزن سب گناہوں سے بڑھ جائے گا (۲۰) نماز پل صراط سے گذر جانے کے لئے اجازت نامہ اور پاسپورٹ ہے (۲۱) نماز جنت کی کنجی ہے جو جنت کے بند دروازہ کو کھول کر نمازی کو اس میں داخل کرا دے گی۔ (۱)

---

(۱) عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عن علي بن ابي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم: الصلاة مرضاة للرب وحب الملائكة وسنة الانبياء ونور المعرفة واصل الايمان، واجابة الدعاء وقبول الاعمال وبركة في الرزق، وسلاح في الاعداء وكراهية للشيطان وشفيع بين صاحبها وبين ملك الموت، ونور في قلبه وفراش تحت جنبه وجواب مع منكر و نكير ومونس وزائر معه في قبره الى يوم القيامة فاذا كانت يوم القيامة كانت الصلاة ظلافوقه و تاجا على رأسه، ولباسا على بدنه ونورا يسعى بين يديه وستراً بينه وبين النار وحجة للمؤمنين بين يدي رب العالمين وثقلا في الميزان وجوازاً على الصراط ومفتاحا للجنة، لان الصلاة تحميد و تسبيح وتقديس وتعظيم وقراءة ودعاء و تمجيد ولان افضل الاعمال كلها الصلوة لوقتها، نزهة المجالس و منتخب النفائس: ١/١٢١، باب فضل الصلوات ليلا و نهارا ومتعلقاتها، ط: مطبعة فتح الكريم بمبئى هند.

نماز ایک مکمل اور جامع مراقبہ ہے

آج مغرب کی دنیا اس کو (Meditation) کے نام دے رہی ہے۔ (Meditation) کے کلب بنے ہوئے ہیں۔ مرد، عورتیں جاتی ہیں۔ میں نے فلاڈلفیا کی یونیورسٹی آف پیلوونیا میں لیکچر دیا۔ مجھ سے لوگوں نے سوال کیا کہ یہ (Meditation) کیا ہے؟ میں نے ایک Counter Question کیا کہ آپ کیا جانتے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ ہر جگہ محلّہ محلّہ Meditation Centre کھلے ہوئے ہیں۔ مرد، عورتیں جاتی ہیں وہ ان کو بٹھا دیتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ اپنی ناک کے سرے پر توجہ مرکوز کرو، کبھی کہتے ہیں اپنی ناف پر توجہ کو مرکوز کرو، ہر چیز بھول جاؤ Feel Relax وغیرہ وغیرہ۔

وہ لوگ گھنٹہ آدھ گھنٹہ بیٹھے رہتے ہیں، پیسے بھی دیتے ہیں، ٹائم بھی دیتے ہیں اوران کے احسان مند بھی ہوتے ہیں کہ ہم نے Relax Feel کیا۔

اب سوچئے کہ وہ تھک تھکا کر ہماری راہ پر آرہے ہیں، اس میں شک نہیں کہ اللہ نے جو سکون اپنی یاد کے اندر رکھا ہے وہ کسی چیز میں نہیں ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۸)

نماز پانچ وقت کیوں مقرر ہوئی

جیسا کہ جسم کی تقویت کے لئے بار بار غذا کی ضرورت ہوتی ہے ایسا ہی روح کی صحت، صفائی اور تقویت کے لئے روحانی غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس طرح جسم کی تقویت کے لئے ایک دن میں متعدد مرتبہ غذا کھانا ضروری ہے اسی طرح روح جو لطیف اور نازک ترین چیز ہے اس کی صحت، صفائی اور قوت قائم رکھنے کے لئے دن

میں متعدد مرتبہ غذا کھانے کی ضرورت ہے، اور روحانی غذا کے لئے رات دن میں پانچ وقت مقرر ہوئے۔ (احکام اسلام ص ۷۲)

نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے

نماز پڑھنے والے آدمی کے چہرے پر تازگی رہتی ہے کیونکہ نماز اور سجدے کی وجہ سے اس کے تمام شریانوں میں خون پہنچتا رہتا ہے، اور جو نماز نہیں پڑھتے ان کے چہرے پر ایک افسردگی سی چھائی ہوتی ہے، اس لئے حدیث میں کہا گیا جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر نور ہوتا ہے۔ (خطبات فقیر ص ۲۰۰ ج ۱)

نماز پڑھنے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جاڑوں کے زمانے میں جب کہ پتے جھڑتے ہیں باہر تشریف لائے، اور ایک درخت کی دو شاخیں پکڑ کر ہلائیں ان سے بکثرت پتے گرنے لگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر! جب کوئی خلوص دل سے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ بھی اسی طرح جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔ (۱)

نماز پڑھنے کے بعد وقت کے اندر بالغ ہوا

اگر کوئی نابالغ بچہ یا بچی کوئی نماز پڑھنے کے بعد سویا اور نیند میں احتلام ہونے کی

---

(۱) عن ابی ذرؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج زمن الشتاء والورق یتھافت فاخذ بغصنین من شجرة قال فجعل ذلک الورق یتھافت قال فقال یا ابا ذر! قلت لبیک یا رسول اللہ! قال: ان العبد المسلم لیصلی الصلوة یرید بھا وجہ اللہ فتھافت عنہ ذنوبہ کما تھافت ھذا الورق عن ھذہ الشجرة، رواہ احمد. مشکوۃ شریف، ص: ۵۸، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث، ط: قدیمی کراچی۔

وجہ سے بالغ ہوگیا تو اس کو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہے، کیونکہ جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ فرض نہیں تھی، بلکہ نفل تھی اور جو نماز دوبارہ پڑھنی ہے وہ فرض ہے نفل نہیں ہے۔(۱)

نماز تراویح اور سائنسی انکشافات

رمضان المبارک کے ایام اور معمولات کو اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس میں نماز تراویح کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

افطار کے وقت مختلف نوع کے کھانے سامنے ہوتے ہیں اور یہ فطری حریص انسان کھانا کھاتے ہوئے اس بات کا خیال نہیں رکھتا کہ سارا دن معدہ خالی ہوتا ہے اور اگر اس کے اندر زیادہ کھانا ایک ہی وقت میں سمولیا جائے تو اس کا معاملہ کیا ہوگا لیکن یہ بے خبر اور غافل انسان اپنے ساتھ ظلم پر ظلم کرتا رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حبیب بھی ہے اور طبیب بھی۔ اس کی طبابت کے انداز مختلف اور ہر کسی کے ساتھ نرالے ہوتے ہیں۔ اس پُر معدہ انسان کا علاج یہی کیا ہے کہ اس کو نماز عشاء کے بعد ایسی ورزش پر لگا دیا جاتا ہے کہ مسلسل اس میں مصروف رہے اور اٹھتا بیٹھتا رہے۔ حتی کہ وہ مضر اثرات جو کہ اس کے جسم پر مرتب ہونے تھے وہ اس ورزش تراویح سے کافور ہو جاتے ہیں اور یہ از سر نو ہشاش بشاش گھر لوٹتا ہے۔

---

(۱) وصبی بلغ ، ومرتد اسلم وان صليا فی اول الوقت: الدر المختار (قوله وان صليا فی اول الوقت) يعنى ان صلاتهما فى اوله لا تسقط عنهما الطلب والحالة هذه اما فی الصبی فلکونها نفلا...... وفی البحر عن الخلاصة: غلام صلى العشاء ثم احتلم ولم ينتبه حتىٰ طلع الفجر، عليه اعادة العشاء هو المختار، وان انتبه قبله عليه قضاء العشاء اجماعا، وهى واقعة محمد سألها ابا حنيفة فاجابه بما قلنا ،شامی: ۱/۳۵۷، کتاب الصلاة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال ، ط: سعید کراچی. هندية: ۱/۵۱، کتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، بدائع: ۱/۹۵، فصل فی بیان ما یصیر به المقيم مسافرا، ط: سعید کراچی.

اگر تراویح کی نماز نہ ہو تو سحری بالکل نہ کھائی جائے اور اگر پھر بھی کھالی جائے تو بے شمار امراض کو دامن میں سمیٹ لے گا۔

اگر تراویح نہ ہوتی تو یہ آدمی کھانے کے بعد سو جاتا جس سے مندرجہ ذیل امراض کے پیدا ہونے کے قوی خطرات ہوتے:

دل کی گھٹن اور تنگی

دل کی دھڑکن کی زیادتی اور ہائی بلڈ پریشر

دل کی دھڑکن کی کمی اور لو بلڈ پریشر

معدے کی تیزابیت

دماغی چکر اور الٹی کی کیفیت

مسوڑوں کے امراض اور خاص طور پر پائیوریا

بلغمی رطوبات اور دائمی نزلہ

بدن کی سستی اور خشکی

دست اور پیچش یا ہیضہ

آپ مذکورہ خطرناک اور فوری اثر امراض کی طرف بنظر غور دیکھیں تو احساس ہوگا کہ صرف ایک سنت تراویح کی وجہ سے ہم مہلک امراض سے بچ جاتے ہیں۔

تراویح ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے جس کے بعد سکون اور آرام کی نیند آتی ہے۔

بے خوابی کے مریضوں کے لئے تراویح اکسیر لاجواب ہے۔

بدخوابی کے مریضوں کے لئے تراویح علاج بھی ہے اور ورزش بھی۔

ایک فارماسسٹ کہنے لگے:

''تراویح سے جنسی امراض ختم ہوتے ہیں اور اعصابی کھچاؤ اور دباؤ کم ہوتا ہے، رانوں اور پنڈلیوں کے پٹھے (Muscles) مضبوط ہوتے ہیں، معدے کے امراض اور دل کے امراض کم ہوتے ہیں چونکہ رمضان المبارک میں شام کے بعد بدن میں سستی آجاتی ہے اس کا علاج صرف تراویح ہی ہے''۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس ص ۸۶ ج ۱)

نماز ترک کرنے والا

تمام وہ احادیث جن سے نماز کی تاکید اور فضیلت نکلتی ہے اگر ایک جگہ جمع کی جائیں تو قطعی طور پر اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز ترک کرنے والا اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک گنہگار، سرکش اور نافرمان ہے، اور نماز کا ترک کرنا تمام گناہوں میں بہت بڑا گناہ ہے۔ (۱)

نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہونا

''فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وتارکها عمداً مجانة) ای تکاسلا فاسق (یحبس حتیٰ یصلی) لانه یحبس لحق العبد فحق الحق احق وقیل یضرب حتیٰ یسیل منه الدم وعند الشافعی یقتل بصلاة واحدة حدا وقیل کفرا، الدر المختار، شامی: ۱/۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

واما ترهیب تارکها و تخویفه: فیکفی فیه قول رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا سهم فی الاسلام لمن لا صلاة له، وقوله " بین الرجل وبین الکفر ترک الصلاة"، وفی هذا الحدیث زجر شدید للمسلم الذی یتسلط علیه الکسل فیحمله علی ترک الصلاة التی یمتاز بها عن الکافر، حتیٰ قال بعض ائمة المالکیة: ان تارک الصلاة عمدا کافر، وعلی کل حال فقد اجمعوا علی انها رکن من ارکان الاسلام، فمن ترکها فقد هدم رکنا من اقویٰ ارکانه، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة، ۱/۱۷۲، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتها، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

نماز توڑنا

☆......نماز توڑنا کبھی حرام ہوتا ہے، کبھی مستحب، کبھی مباح، اور کبھی فرض۔(۱)

☆......نماز شروع کرنے کے بعد کسی عذر کے بغیر توڑنا حرام ہے، خواہ فرض نماز ہو یا واجب نماز یا سنت نماز یا نفل نماز سب کا حکم ایک ہے۔(۲)

☆......مال ضائع ہونے کے خوف سے نماز توڑنا جائز ہے، خواہ اپنا مال ہو یا کسی دوسرے مسلمان بھائی کا مال ہو دونوں کی حفاظت کے لئے نماز توڑنا جائز ہے، البتہ بعد میں دوبارہ پڑھنا ضروری ہے،(۳) مثلاً کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے، اور کسی شخص

(۱، ۲) [تتمة] نقل عن خط صاحب البحر على هامشه ان القطع يكون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا، فالحرام بغير عذر ، والمباح اذا خاف فوت مال ، والمستحب القطع للاكمال، والواجب لاحياء نفس، شامي: ۲/ ۵۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.، شامي: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه و خلاف الاولىٰ. ط: سعيد كراچي.

(۳)(يقطعها) لعذر احراز الجماعة كما لو ندت دابته او فارقدرها ، او خاف ضياع درهم من ماله، او كان في النفل فجنى بجنازة و خاف فوتها قطعه لامكان قضائه، ويجب القطع لنحو انجاء غريق او حريق ولو دعاه احد ابويه في الفرض لا يجيبه الا ان يستغيث به، وفي النفل ان علم انه في الصلاة فدعاه لا يجيبه والا اجابه(قائما) لان القعود مشروط للتحلل، وهذا قطع لا تحلل ويكتفي (بتسليمة واحـــدة) هو الاصح غاية، الخ، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۵۱ - ۵۲، باب ادراك الفريضة،

(قوله يقطعها) قال في المنح: جاز نقض الصلاة منفرداً لا حراز الجماعة، وظاهر التعليل الاستحباب وليس المراد بالجواز مستوى الطرفين، وقد يقال ان احراز الجماعة واجب على اعدل الاقوال فيقضي وجوب القطع ، وقد يقال انه عارضه الشروع في العمل............ (قوله او خاف ضياع درهم من ماله) قال في الظهيرية: لم يفصل في الكتاب بين المال القليل والكثير وعامة المشائخ قد روه بدرهم...... (قوله يوجب) اى يفترض (قوله لا يجيبه) ظاهره الحرمة سواء علم انه في الصلاة او لا(قوله الا ان يستغيث به) اى يطلب منه الغوث والاعانة، وظاهره ولو في امر غير مهلك واستغاثة غير الابوين كذلك والحاصل ان المصلي متى سمع احدا يستغيث وان لم يقصده بالنــــداء، او كان اجنبيا وان لم يعلم ما حل به او علم وكان له

کو دیکھا کہ اس کا یا کسی دوسرے آدمی کا مال چرا کر لے جا رہا ہے، تو فوراً نماز توڑ کر چور کو پکڑنا اور مال کی حفاظت کرنا جائز ہوگا۔(۱)

☆...... جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا مستحب ہے، مثلاً کوئی شخص تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے، اور وہاں جماعت شروع ہوگئی ہے، تو جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا مستحب ہے، کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔(۲)

= قدرة على اغاثته و تخليصه وجب عليه اغاثته و قطع الصلاة فرضا كانت او غيره، (قوله لا يجيبه) .... هذا وذكر الرحمتي ما معناه انه لما كان بر الوالدين واجبا وكان مظنة ان يتوهم انه اذ ناداه احدهما يكون عليه باس في عدم اجابته دفع ذلك بقوله لا بأس ترجيحا لامر الله تعالىٰ بعدم قطع العبادة لان نداء ه له مع علمه بانه في الصلاة معصية، ولا طاعة لمخلوق في معصية الخالق فلا تجوز اجابته، بخلاف ما اذا لم يعلم انه في الصلاة فانه يجيبه، لماعلم في قصة جريج الراهب ودعاء امه عليه وما نا له من العناء لعدم اجابته لها فليس كلمة لا بأس هنا لخلاف الاولىٰ لان ذلك غير مطرد فيها، بل قد تأتي بمعنى يجب، والظاهر ان هذا منه...... (قوله هو الاصح) و قيل يقعد ويسلم، لكن ذكر، ط: ان الظاهر انه لا خلاف هنا، الخ، شامي: ۲/ ۵۱ ـ ۵۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/ ۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه، وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) رجل قام الى الصلاة فسرق منه شئ قيمته درهم له ان يقطع الصلاة ويطلب السارق سواء كانت فريضة او تطوعالان الدرهم مال، هندية: ۱/ ۱۰۹، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ومما يتصل بذلك مسائل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) جاز نقض الصلاة منفردا لا حراز الجماعة وظاهر التعليل الاستحباب .... لان صلاة الجماعة تفضل صلاة الفذ بخمس وفي رواية بسبع و عشرين درجة، شامي: ۲/ ۵۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۱۹، ط: رشيديه كوئٹه. تاتارخانية: ۱/ ۶۴۹، الفصل الثاني عشر في رجل يشرع في صلاة ثم اقيمت تلك الصلاة مايفعل المنفرد. ط: ادارة القرآن كراچي.

☆......اپنی یا کسی دوسرے آدمی کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا فرض ہے۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص کسی کو نماز کی حالت میں فریادرسی کے لئے بلائے تو ایسی حالت میں بھی نماز توڑ دینا فرض ہے، اگر چہ یہ معلوم نہ ہو کہ اس پر کونسی مصیبت آئی ہے یا معلوم ہے اور جانتا ہے کہ یہ اس کی مدد کر سکے گا۔(۲)

☆......اگر کسی کو نماز پڑھنے کی حالت میں اس کے ماں باپ پکاریں، تو اگر فرض نماز ہو تو نہ توڑے، اور اگر نفل نماز پڑھ رہا ہے، اور والدین کو معلوم ہے کہ بیٹا نماز پڑھ رہا ہے اس کے باوجود پکاریں، تو نہ توڑنا بہتر ہے اور اگر توڑ دے گا تو گناہ نہیں ہوگا، اور اگر والدین کو معلوم نہیں ہے کہ بیٹا نماز پڑھ رہا ہے تو اس صورت میں والدین کو خوش کرنے کے لئے نماز توڑ دینی چاہئے، اور بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۳)

☆......جن حالتوں میں نماز کی نیت توڑنے کا حکم ہے، یا اس کی اجازت ہے ان حالتوں میں کھڑے ہونے کی حالت میں دائیں طرف ایک سلام پھیر کر نماز

---

(۱) ويجب القطع لنحو انجاء غريق او حريق والواجب لاحياء نفس، شامي: ۲/ ۵۱ - ۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ومما يتصل بذلک مسائل، ط: رشيدية كوئته.

(۲) والحاصل ان المصلي متى سمع احدا يستغيث وان لم يقصده بالنداء او كان اجنبيا وان لم يعلم ما حل به او علم وكان له قدرة على اغاثته و (تخليصه وجب عليه اغاثته وقطع الصلوة فرضا كانت او غيره، شامي: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۹، ط: ماجدية كوئته.

(۳) ولو دعاه احد ابويه في الفرض لا يجيبه الا ان يستغيث به وفي النفل ان علم انه في الصلاة فدعاه لا يجيبه والا اجابه، شامي: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۰۹، ط: رشيدية كوئته. البحر: ۲/ ۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد.

توڑ دے۔(۱)

نماز جامع عبادت ہے

نماز ایسے چند مخصوص اقوال اور افعال کے مجموعہ کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اظہار یعنی تکبیر تحریمہ سے شروع ہو کر سلام پر ختم ہو جاتے ہیں،(۲) جس میں گویا اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو کر اپنی خاکساری، نیازمندی اور فروتنی کا اظہار، اور اللہ کی ذات کی عزت، رفعت اور عظمت اور برتری کا اعتراف ہوتا ہے اور اس میں اپنے قول و فعل اور ہر حرکت و سکون سے اس بات کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ اے مالک الملک، بادشاہوں کے بادشاہ اور اے مربی حقیقی تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمارا سر نیاز تیری عالی شان چوکھٹ پر خم ہے، ہمارا ہر عمل آپ ہی کے لئے ہے، اور ہمارا رخ آپ ہی کی جانب ہے، اور ہر قسم کی مدد اور اعانت صرف آپ ہی سے چاہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) يقطعها قائما بتسليمة واحدة هو الاصح، شامي: ۲/۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲) معنى الصلاة في اللغة: الدعاء بخير، قال تعالىٰ، وصل عليهم اى ادع لهم وانزل رحمتک عليهم ومعناه في اصطلاح الفقهاء: اقوال وافعال مفتتحة بالتكبير، مختتمة بالتسليم بشرائط مخصوصة، وهذا التعريف يشمل كل صلاة مفتتحة، بتكبيرة الاحرام و مختتمة بالسلام، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۵، تعريف الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۳) فالغرض الحقيقي من الصلاة انما هو تعظيم الاله فاطر السموات والارض بالخشوع له والخضوع لعظمته الخالدة، وعزته الابدية فلا يكون المرء مصليا لربه حقا الا اذا كان قلبه حاضرا مملوء بخشية الله وحده فلا يغيب عن مناجاته بالوساوس الكاذبة او الخواطر الضارة ومن يقف بين يدى خالقه وقلبه على هذه الحالة ذليلا خاشعا، خائفا وجلاً من جلال ذلک الخالق القادر القاهر، ذى السطوة التى لا تحد والمشية التى لاترد، فانه بذلک يكون تائبا من ذنبه، منيبا الى ربه تصلح اعماله الظاهرة والباطنة وتقوى علاقته بربه ويستقيم مع عباده تعالىٰ، ويقف عند حدود الدين، وينتهي عما نهاه عنه رب العالمين، كما قال: "ان الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر" وبذلک يكون من المسلمين حقا، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة، ۱/۱۷۳، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

نماز چھوڑنے کا نقصان

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کی ایک نماز فوت ہوگئی اس کا اس قدر نقصان ہوا جیسے اس کے بال بچے اور سارا مال ودولت چھن جانے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے۔(۱)

☆...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دس وصیتیں فرمائیں، جن میں سے دو یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا خواہ تو اس بارے میں قتل کردیا جائے یا جلا دیا جائے (۲) فرض نماز کسی صورت میں نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص فرض نماز چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داری اس سے ہٹا لیتے ہیں۔(۲)

☆...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے نمازی کا اسلام میں کوئی حصہ

---

(۱) [۱۴۵۰] اخبرنا ابو حليفة قال: حدثنا القعنبى عن مالك عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " الذى يفوته صلاة العصر كأنما وتر اهله و ماله ، الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان،: ۷/۳، ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم " من فاتته الصلاة " اراد به صلاة العصر، ط: دارالكتب العلميه بيروت، لبنان.

عن نوفل بن معاوية ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: " من فاتته الصلاة فكانما وتر اهله وماله" الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان: ۱۴/۳ ذكر الزجر عن ترك مواظبة المرء على الصلوات، (رقم الحديث: ۱۴۶۶) باب الوعيد على ترك الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

(۲) عن معاذ قال او صانى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعشر كلمات قال: لا تشرك بالله شيئا وان قتلت و حرقت ...... ولا تتركن صلاة مكتوبة متعمدا فان من ترك صلوة مكتوبة متعمدا فقد برئت منه ذمة الله الخ، مشكوة المصابيح: ۱۸/۱، باب الكبائر وعلامات النفاق، الفصل الثالث ط: قديمى كراچى ، كتاب الكبائر، ص: ۲۰/ ۲۱، الكبيرة الرابعة فى ترك الصلاة، ط: المكتبة التجارية.

نہیں یعنی اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔(۱)

نماز حاجت

☆......جب کسی انسان کو دنیا وآخرت کی کوئی حاجت یا ضرورت پیش آئے (خواہ وہ حاجت بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے ہو یا بواسطہ یعنی کسی بندے سے اس حاجت کا پورا ہونا مقصود ہو مثلاً نوکری کی خواہش ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہو) تو اس کو مستحب ہے کہ عام نفل نمازوں کی طرح دو رکعت نفل نماز پڑھ کر الحمد للہ کہے اور درود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ کی تعریف کر کے اس دعا کو پڑھے:

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَ لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَاحَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (۲)

اس دعا کو پڑھنے کے بعد جو حاجت اس کو درپیش ہو اس کا سوال اللہ تعالیٰ سے

---

(۱) ولما طعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قیل لہ : الصلاۃ یا امیر المؤمنین، قال نعم" اما انہ لا حظ لاحد فی الاسلام اضاع الصلاۃ، وصلی رضی اللہ عنہ وجرحہ یثعب دما ، کتاب الکبائر، ص: ۲۱، الکبیرۃ الرابعۃفی ترک الصلاۃ، ط: المکتبۃ التجاریۃ.

(۲) واخرج الترمذی عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " من کانت لہ الی اللہ حاجۃ او الی احد من بنی آدم فلیتوضاء ولیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالیٰ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ثم لیقل لاالہ الا اللہ الحلیم الکریم، الخ، شامی: ۲/۲۸، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاۃ الحاجۃ، ط: سعید کراچی.

یندب لمن کانت لہ حاجۃ مشروعۃ ان یصلی رکعتین الخ، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ: ۱/۳۳۵، صلاۃ قضاء الحوائج، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان . ترمذی: ۱/۱۰۸، ابواب الوتر ، باب ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ، ط: سعید کراچی.

کرے یہ نماز حاجت پوری ہونے کے لئے مجرب ہے، بعض بزرگوں نے اپنی حاجت پوری ہونے کے لیے دعا کی اللہ تعالیٰ نے ان کا کام پورا کر دیا۔(۱)

ایک مرتبہ ایک نابینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی اے اللہ کے رسول آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عنایت فرمائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم صبر کرو تو بہت ثواب ہوگا، اگر کہو تو میں دعا کروں، انہوں نے خواہش کی کہ آپ دعا فرمائیے، اس وقت آپ نے ان کو یہ نماز سکھا دی۔(۲)

☆...... ہر دنیوی اور اخروی ضرورت کے لئے ''صلوۃ الحاجات'' پڑھنا صحیح ہے، لیکن اگر اسے پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی جائے کہ ''اے اللہ! مجھے اور میرے گھر والوں کو دین پر عمل کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرما، ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما اور جنت نصیب فرما اور ہر مشکل آسان فرما آمین، تو ان شاء اللہ بڑا نفع ہوگا۔

نماز حد فاصل ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان اور کفر کے درمیان حد فاصل

(۱) قال مشايخنا: صلينا هٰذه الصلاة فقضيت حوائجنا، شامي: ۲۸/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الحاجة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عثمان بن حنيف ان رجلا ضرير البصر أتى النبى صلى الله عليه وسلم فقال: ادع الله لى ان يعافينى فقال: ان شئت اخرت لک وهو خير وان شئت دعوت فقال ادعه فأمره ان يتوضأ فيحسن وضوءه ويصلى ركعتين ويدعو بهٰذ الدعاء اللّٰهم انى اسألک واتوجه اليک بمحمد نبى الرحمة يا محمد انى قد توجهت بک الى ربى فى حاجتى هٰذه لتقضى اللّٰهم فشفعه فىّ، قال ابو اسحاق هٰذا حديث صحيح، سنن ابن ماجة، ص: ۹۹، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى صلاة الحاجة، ط: قديمى كراچى. جامع الترمذى: ۱۹۷/۲، ابواب الدعوات، باب فى دعاء النبى صلى الله عليه وسلم وتعوذه فى دبر كل صلاة، ط: سعيد كراچى.

نماز ہے۔(۱)

نماز ختم کرنے کے بعد دعائیں پڑھنے کا راز

احادیث نبویہ میں کچھ کلمات اور کچھ مسنون دعائیں وارد ہیں جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے، یہ ایسا ہے جیسا کہ کسی عالی شان دربار سے رخصت ہونے کے وقت آداب وسلام بجالاتے ہیں، اور یونہی چُپ چاپ رخصت نہیں ہوتے بلکہ دربار سے رخصت ہونے کے وقت بھی آداب ونیاز اور درخواست کرتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز ادا کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ

اے اللہ! تو سلام ہے اور سلامتی تیری طرف سے مل سکتی ہے، اور سلامتی کا مرجع تو ہی ہے، بڑی برکت والا ہے، اے جلال اور عزت والے۔

اسی طرح اور بھی بہت ساری دعائیں ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کرنے کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ (احکام اسلام ص ۷۳)

نماز دکھوں کا علاج

نماز دراصل ایسا نظام ہے جو انسان کو اپنی روح سے قریب کردیتا ہے۔ جب کوئی بندہ اپنی روح کو جان لیتا ہے۔ تو اس کے سامنے یہ بات آجاتی ہے کہ خود اللہ تعالیٰ

(۱) عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلاۃ، سنن دار قطنی: ۳۶/۲، باب التشدید فی ترک الصلاۃ، ط: دار الفکر بیروت، لبنان.

اس کی رہنمائی کرتا ہے، اب آپ اس بات سے اندازہ لگائیے کہ آپ کی ہستی اس وقت کیا ہوتی ہے اور آپ اللہ کے کتنے قریب ہوتے ہیں واقعہ یہ ہے کہ اس طرز عمل کی ہر تحریک اللہ کی تحریک پر مبنی ہوتی ہے۔

اس طرز عمل کی نفسیاتی گہرائی پر غور کریں کہ انسان جب خالص اللہ کا ہو کر کوئی کام کرتا ہے تو اسے کتنی بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے وہ خوشی اس کے اندر سما جاتی ہے، جو اس کی روح کے کونے کونے کو منور کر دیتی ہے۔ اس خوشی سے اس کی روح اس قدر ہلکی ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے جسم کو بھول جاتا ہے۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات زندگی پر نظر ڈالیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ گویا وہ اس طرح زندگی گذارتے تھے جس طرح ایک عام آدمی زندگی گذارتا ہے۔ لیکن فرق صرف اتنا ہے کہ وہ طرز عمل کی لذت سے آشنا تھے جبکہ ہم اس سے آشنا نہیں۔ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر امتی کے لئے یہ ممکن نہیں جیسا کہ ہمارے بزرگوں کے لئے یہ ممکن ہوا۔ یقیناً ہم سب کے لئے ممکن ہے لیکن ہم غفلت میں ہیں۔

ہمارے بزرگوں نے اس لذت سے آشنا ہو کر نماز اور حقیقی نماز کی برکت سے ایک بڑی جماعت کی شکل اختیار کی اور چند لوگوں کی جمعیت نے الٹ پلٹ کر اس کائنات کا نقشہ بدل دیا۔

مقدس کیمیا اثر عبادت کو ایک رسم بنالیا قدرت نے اس پاداش میں ہم سے سرداری اور حاکمیت چھین لی۔ سوز و گداز، فکر و نظر، علم وتمنا، عجز و انکساری، حلم و علم، فہم و فراست، اور فکر سلیم سے ہم تہی دامن ہو گئے۔ نماز میں ارتکاز توجہ، ادراک خالق، فراموشی مخلوق، روح کا عرفان، دل کا گداز، الغرض خشوع اور خضوع نہ ہو یہ نماز اس جسم کی طرح

ہے جس میں روح نہیں اگر ہم اپنی نماز اللہ جل شانہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ سلم کے بتائے ہوئے طریقے پر ادا کرتے ہیں تو پھر ہماری نمازیں ،نمازیں کیوں نہیں؟

ہم ان برکات وانعامات سے کیوں بے بہرہ ہیں جن سے ہمارے اسلاف مالامال تھے۔

اللہ جل شانہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق نماز ہمارے تمام دکھوں کا علاج اور ہمارے تمام زخموں کو مندمل کرنے کا مرہم اور درد کا مداوا ہے لیکن ہم نے اپنی مصلحتوں کے پیش نظر اس عمل خیر کو بے روح بنانے میں کوئی کسر نہیں اٹھارکھی۔

جب نماز تمام دکھوں کا علاج بتایا گیا ہے تو کیا یہ دکھ صرف آخرت کے ہیں؟ یا دنیا میں بھی ہیں؟ یوں نماز دنیا اور آخرت کے تمام دکھوں کا علاج ہے بقول ’’جب مسلمانوں کا کلمہ درست ہوگا یعنی حقیقت عمل کے حقیقی سانچے میں ڈھلی ہوئی ہوگی تو مسلمان غالب اور کافر مغلوب ہوگا۔اور جب سے ہم نے کلمے نماز کی محنت کو چھوڑا تو اس کی حقیقت دلوں سے کافور ہوگئی۔‘‘

اور جس چیز کی حقیقت حقیقت نہیں رہتی وہ چیز قطعی بے اثر اور خام ہوتی ہے۔

آج ہماری نمازیں جاندار کیوں نہیں یہی چار سجدے اور دو رکعتیں ہی تو تھیں جن سے صحابہؓ اہل بیت اور اولیائے کرام نے کائنات کے نظام کو پلٹ دیا تھا۔لیکن وہ نماز حقیقت سے لبریز اور ہماری نمازیں بے حقیقت اور بے اثر۔

مثلاً ایک صاحب نے رائفل کی گولی شیر کو ماری کہ سنا ہے اس سے شیر مر جاتا ہے لیکن شیر نے کیا مرنا تھا اسے بڑی مشکل سے اپنی جان بچانی پڑی اب یہ

لوگوں کو کہتا پھرتا ہے کہ یہ بات قطعی جھوٹی ہے کہ گولی سے شیر مرتا ہے۔ایک صاحب عقل نے اس مرد ناداں کو سمجھایا کہ گولی با اثر ہے لیکن اگر اس کو رائفل میں رکھ کر استعمال کیا جائے کیونکہ بغیر رائفل کے گولی کی کوئی حیثیت نہیں بالکل اسی طرح آج ہماری نمازیں یعنی گولی تو ہے لیکن ایمان تقوی اور خشوع وخضوع کی رائفل نہیں ہے اسی لئے یہ نمازیں بے اثر ہیں تو بے اثر نمازیں جہاں دنیا کے کام نہیں بناتیں سوچنے کی بات ہے وہ اتنی بڑی جنت جس کی لمبائی کائنات سے زیادہ ہے کیسے دلوائیں گی؟

مسلمان اور کافر کے درمیان فرق اور سب سے بڑا فرق صرف نماز کا ہے جب مسلمان نماز پڑھتا ہے تو جہاں اس کی آخرت بنتی ہے وہاں دنیا بھی بنتی ہے تو آیئے تحقیق کی نظر سے نماز کو دیکھیں کہ اس سے دنیا کے کتنے انعامات حاصل ہوتے ہیں۔(۱)

(سنت نبوی اور جدید سائنس:۱/ ۳۸-۴۰)

نماز سے ڈاکٹر نے منع کر دیا

"ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

نماز سے فیض ملتا ہے

جس آدمی کے دل میں اللہ تعالیٰ کا جتنا زیادہ ڈر اور خوف ہوتا ہے، اور قلب اللہ کی جانب جتنا زیادہ مائل ہوتا ہے اس آدمی کو نماز سے اتنا ہی زیادہ فیض ملتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں کو دیکھتا ہے اس کی ظاہری صورت پر نہیں جاتا اس لئے ارشاد فرمایا: واقم الصلوۃ لذکری جس کا دل اپنے رب کی یاد سے غافل ہو وہ اللہ تعالیٰ

(۱) "اس کے بعد (۱) نماز اور جسمانی صحت، (۲) عمر کا تعین (۳) نماز کا ورزشی چارٹ، (۴) ایک غیر مسلم ماہر کی حیرانگی (۵) ایک فزیشن کا ردعمل، (۶) اسٹریلیا کے ماہر کا مشورہ، (۷) فزیوتھراپسٹ کی ہوشربائی، (۸) پروفیسر ڈاکٹر برتھم جوزف کا تجربہ، (۹) نماز اور یوگا، (۱۰) اٹالین ماہرین کے تجربات وغیرہ" عنوانات کو دیکھیں۔

کا عبادت گزار نہیں ہے لہذا حقیقی معنوں میں ایسا شخص نمازی نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:(۱)

لاینظر اللہ الی صلوۃ لایحضر الرجل فیھاقلبہ مع بدنہ (۲)

جب کوئی شخص تن من کے ساتھ حاضر نہ ہو اللہ رب العزت اس کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا ہے۔

نماز سے گناہ معاف ہونے کا راز

نماز سے تزکیہ نفس (نفس کو خواہش نفسانی سے پاک کرنا) اور اخبات نفس (عجز و انکساری کا اظہار کرنا) دونوں باتیں جمع ہیں، اس کی وجہ سے نفس کو پاک ہوکر عالم ملکوت تک رسائی ہوجاتی ہے، اور نفس کی خاصیت میں یہ بات داخل ہوجاتی ہے کہ جب وہ ایک صفت کے ساتھ متصف ہوتا ہے تو دوسری صفت جو اس صفت کی ضد ہوتی ہے اس سے اس طرح جدا ہوجاتی ہے کہ گویا کبھی اس کا نام بھی اس میں نہ تھا۔

اب جس شخص نے نماز کو پورے پورے طور پر ادا کیا، اور اچھی طرح وضو کیا اور وقت پر اس کو پڑھا، اور رکوع وسجود اور خشوع اور اس کے اذکار اور اشکال کو عمدہ طور پر ادا کیا،

(۱) فالصلاۃ التی تنھی عن الفحشاء والمنکر ، ھی تلک الصلاۃ التی یکون العبد فیھا معظما ربہ خائفا منہ ،راجیا رحمتہ فحظ کل واحد من صلاتہ انما ھو بقدر خوفہ من اللہ ، وتأثر قلبہ بخشیتہ لان اللہ سبحانہ انما ینظر الی قلوب عبادہ لا الی صورھم الظاھرۃ، ولذا قال تعالیٰ: اقم الصلاۃ لذکری،ومن غفل قلبہ عن ربہ لا یکون ذاکرا لہ ، فلا یکون مصلیا صلاۃ حقیقیۃ وقال صلی اللہ علیہ وسلم" لا ینظر اللہ الی صلاۃ لا یحضر الرجل فیھا قلبہ مع بدنہ، کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/۱۷۳ ، کتاب الصلاۃ، حکمۃ مشروعیتھا ،ط: دارا لفکر ، حجۃ اللہ البالغۃ: ۱/۷۲۔۷۳، باب اسرار الصلاۃ، ط: کتب خانہ رشیدیہ دھلی.

(۲) وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ الی صلوۃ لا یحضر الرجل فیھا قلبہ مع بدنہ، احیاء علوم الدین: ۱/۱۹۹ ، کتاب اسرار الصلاۃ، ومھماتھا فضیلۃ الخشوع، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت. لبنان.

اوراس نے ان صورتوں سے ان کے معانی کا، اوران اشباح اوراشکال سے ارواح کا قصد کیا، تو بے شک وہ شخص اللہ کی رحمت کے عظیم الشان دریا میں پہنچ جاتا ہے، اوراللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے، (۱) چنانچہ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوان نهرابباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمساهل يبقى من درنه شيء؟ قالوا: لا،قال فذلک مثل الصلوات الخمس، يمحو اللّٰه بها الخطايا. (۲)

ترجمہ: اگرتم میں سے کسی شخص کے دروازہ پر نہر جاری ہو، اوراس میں روزانہ وہ پانچ بارنہایا کرے، تو کیا اس کے بدن پرمیل باقی رہ سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پنجگانہ نمازوں کی مثال ہے، ایسے ہی اللہ تعالیٰ پنجگانہ نمازوں سے گناہوں کو بالکل محوونابود کردیتا ہے۔ (احکام اسلام ص۸۲)

---

(۱)اقول: الصلاة جامعة للتنظيف والاخبات مقدسة للنفس الى عالم الملكوت ومن خاصية النفس انها اذا اتصفت بصفة رفضت ضدها و تباعدت عنه وصار ذلک منها كأن لم يكن شيئا مذكورا فمن ادى الصلوات على وجهها و احسن وضوء هن و صلاهن لوقتهن واتم ركوعهن و خشوعهن واذكارهن و هيأتهن وقصد بالاشباح ارواحها وبالصور معانيها لا بدَّ أنه يخوض في لجة عظيمة من الرحمة ويمحو عنه الخطايا ، حجة الله البالغة: ۱/۱۸۷، من ابواب الصلاة، ط: مكتبه رشيديه دهلي.

(۲) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى من درنه شئي، قالوا: لا يبقى من درنه شئي قال فذلک مثل الصلوات الخمس ، يمحو الله بها الخطايا، مشكوة ،ص: ۵۷، باب فضائل الصلاة،، ط: قديمي كراچي.

نماز صحیح ہونے کی شرائط

چونکہ نماز کا اہتمام تمام عبادتوں سے زیادہ ہے اس وجہ سے اس کی شرائط بھی زیادہ ہیں:

شرط (۱) طہارت (پاکی)۔

نماز پڑھنے والے کا جسم حقیقی نجاست سے پاک ہونا چاہئے خواہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ، نظر آتا ہو یا نظر نہ آتا ہو، (۱) ہاں اگر معافی کی مقدار ہو تو کوئی بات نہیں مگر معافی کی مقدار سے بھی پاک ہونا افضل اور بہتر ہے۔ (۲)

اسی طرح حکمی نجاست یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر سے پاک ہونا بھی ضروری ہے۔ (۳)

نماز عشق

بعض حضرات ''نماز عشق'' اس طرح پڑھتے ہیں کہ قیام میں بیس دفعہ اللہ

---

(۱) (هي ستة (طهارة بدنه) اى جسده لدخول الاطراف في الجسد دون البدن (من حدث) بنوعيه...... (وخبث) مانع كذلك، الدر مع الرد: (كذلك) اى بنوعيه وهما الغليظة والخفيفة، شامي: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۵۸، كتاب الصلوة، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وعفا) الشارع (عن قدر درهم) وان كره تحريما فيجب غسله، وما دونه تنزيها فيسن، وفوقه مبطل فيفرض، الدر مع الرد: ۱/۳۱۶، (قوله وان كره تحريما)...... والاقرب ان غسل الدرهم وما دونه مستحب مع العلم والقدر على غسله، فتركه حينئذ خلاف الاولىٰ، الخ، شامي: ۱/۳۱۶ ـ ۳۱۷، باب الانجاس، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (الطهارة من الحدث) الاصغر والاكبر والحيض والنفاس لآية الوضوء الخ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۷، باب شروط الصلاة، اركانها، ط: قديمي كراچي. البحر: ۱/۲۶۶، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

کا ذکر کرتے ہیں، اور اس کے بعد قومہ، سجدہ اور جلسہ میں دس دس دفعہ پڑھتے ہیں۔ اس نماز کی شریعت میں کچھ اصل اور بنیاد نہیں ہے، یعنی ایسی نماز قرآن وسنت اجماع اور قیاس سے ثابت نہیں، اس لئے اس طرح نماز پڑھنا صحیح نہیں۔(۱)

نماز فرض عین ہے

ہر مسلمان عاقل بالغ پر ہر روز پانچ وقت نماز فرض عین ہے، امیر ہو یا فقیر، تندرست ہو یا مریض، مسافر ہو یا مقیم، یہاں تک کہ دشمن کے مقابلے میں جب جنگ ہوتی ہے اس وقت بھی اس کا چھوڑنا جائز نہیں ہے، عورت کو جب وہ دردزہ میں مبتلا ہو جو ایک سخت مصیبت کا وقت ہے نماز چھوڑنا جائز نہیں۔(۲)

نماز فرض ہے

اللہ تعالیٰ نے نماز کی عبادت کو ہر مسلمان عاقل بالغ پر خواہ مرد ہو یا عورت اور آزاد ہو یا غلام سب پر فرض کیا ہے، ہر ایک شخص اپنے اپنے درجے اور استعداد کے مطابق اس سے نفع اٹھا سکتا ہے، یہی وہ عظیم الشان عبادت ہے جس کو قصداً چھوڑنے والے کو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کافر کہتے ہیں، اور امام شافعی علیہ الرحمۃ اس کے قتل کا فتوی دیتے ہیں، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایسا آدمی جب تک توبہ نہ کرے

---

(۱) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲۳۲/۴، مسائل سنن غیر موکدہ، ط: دار الاشاعت کراچی.

(۲) هي فرض عين على كل مكلف (قوله هي) اى الصلاة الكاملة وهي الخمس المكتوبة ......ثم المكلف هو المسلم البالغ العاقل ولو انثىٰ او عبدا، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۳۵۱/۱-۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی، بدائع: ۹۱/۱، فصل في عدد الصلوات ط: سعيد كراچی.

ومن العجز الحكمي ايضا ما لو خرج بعض الولد وتخاف خروج الوقت تصلي بحيث لايلحق الولد ضرر، شامي: ۹۶/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

اور نماز شروع نہ کرے جیل میں بند رکھا جائے۔ (۱)

نماز قتل

اگر کسی آدمی کو قتل کیا جارہا ہے تو اس آدمی کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کی دعا کرے، تاکہ یہی نماز اور استغفار دنیا میں اس کا آخری عمل ہو۔

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام میں سے چند قاری صحابۂ کرام کو قرآن مجید کی تعلیم کے لئے کہیں بھیجا تھا، مکہ کے کافروں نے ان لوگوں کو راستہ میں گرفتار کرلیا، اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی تمام صحابہ کرام کو وہیں شہید کردیا، اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو مکہ میں لے جاکر بڑی دھوم دھام اور بڑے اہتمام سے شہید کرنے کا پروگرام بنایا، اس وقت حضرت خبیبؓ نے ان لوگوں سے اجازت لیکر دو رکعت نماز ادا کی، اسی وقت سے یہ نماز مستحب ہوگئی۔ (۲)

---

(۱) (وتارکھا عمدا مجانة) ای تکاسلا فاسق (یحبس حتیٰ یصلی) لانه یحبس لحق العبد فحق الحق احق وقیل یضرب حتیٰ یسیل منه الدم وعند الشافعي يقتل بصلاة واحد حدا وقیل كفرا، الدر مع الرد: ۱/۳۵۲۔۳۵۳، (قوله وعند الشافعي يقتل) وكذا عند مالک، واحمد، وفی رواية عن احمد وهي المختارة، عند جمهور اصحابه انه يقتل كفراً، وبسط ذلک في الحلية، شامی: ۱/۳۵۲۔۳۵۳، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی۔ حلبي كبير، ص: ۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) حدثني ابراهيم بن موسیٰ قال اخبرنا هشام بن يوسف عن معمر عن الزهري عن عمرو ابن ابی سفيان الثقفي عن ابی هريرة قال: بعث النبي صلى الله عليه سرية عينا وامر عليهم عاصم بن ثابت...... فلما انتهى عاصم واصحابه لجؤا الى فد فد وجاء القوم فاحاطوا بهم فقالوا لكم العهد والميثاق ان نزلتم الينا الانقتل منكم رجلا، فقال عاصم : اما انا فلا انزل في ذمة كافر، اللّٰهم اخبر عنا رسولک، فقاتلوهم فرموهم حتیٰ قتلوا عاصما في سبعة نفر...... وكان خبيب هو قتل الحارث يوم البدر فمكث عندهم أميرا حتیٰ اذا اجمعوا قتله......، فخرجوا به من الحرم ليقتلوه فقال دعوني اصلي ركعتين ثم انصرف اليهم فقال لو لا ان تروا ان مابي جزع من الموت لزدت فكان اول من سن ركعتين عند القتل، الخ، صحيح البخاري: ۲/۵۸۵، ۵۸۶، باب غزوة الرجيع، كتاب المغازي، ط: قديمي كراچي.

نماز کا ثواب

حضرت کعب احبارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے توریت میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے موسیٰ! جب امت محمدیہ صبح کے وقت کی دو رکعت نماز ادا کرے گی، تو ہم ان دو رکعتوں کے بدلے اس کے دن رات کے تمام گناہ معاف کر کے اپنے امن کے قلعہ میں داخل کریں گے۔

اے موسیٰ! جب وہ لوگ ظہر کی چار رکعات پڑھیں گے، تو ہر ایک رکعت کا ثواب الگ الگ ملے گا، پہلی رکعت کا بدلہ گناہوں کی مغفرت ہے، دوسری رکعت کا بدلہ قیامت کے دن اس کے نیک عملوں کا وزنی ہونا ہے، تیسری رکعت کا بدلہ فرشتوں کا ان کے لئے مغفرت کی دعا کرنا اور ان کے لئے ہماری رحمت طلب کرنا ہے، چوتھی رکعت کا بدلہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھل جانا ہے اور جنت کی حوروں کا ان کی طرف دیکھنا۔

اے موسیٰ! ہمارے آخری پیغمبر اور ان کی امت جب عصر کی چار رکعت پڑھیں گے تو آسمان و زمین کے تمام فرشتے ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں گے، اور جن لوگوں کے لئے فرشتے مغفرت کی دعا کریں گے، ہم ان کو عذاب نہیں دیں گے۔

اے موسیٰ! ہمارے آخری پیغمبر کی امت جب مغرب کے وقت کی تین رکعت پڑھے گی، اس نماز کے وقت آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، پھر جو حاجت اور مراد مانگیں گے وہ ہم پوری کریں گے۔

اے موسیٰ! عشاء کی چار رکعتیں ان کے لئے تمام دنیا کی بادشاہت، سلطنت اور دولت سے بہتر ہیں، اس نماز کے پڑھنے کے بعد وہ لوگ گناہوں سے ایسے پاک وصاف ہو جائیں گے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے آج کا پیدا ہونے والا بچہ بالکل پاک

صاف بے گناہ ہوتا ہے۔(۱)

نماز کا حقیقی مقصد

نماز کا اصل مقصد یہ ہے کہ کائنات کے خالق کی عظمت کا نقش ذہن میں بیٹھ جائے یہاں تک کہ اللہ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنا اور منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنا آسان ہوجائے۔

اس میں تمام انسانوں کا فائدہ ہے کیونکہ جو شخص نیکیوں پر عمل پیرا ہو اور برائیوں سے الگ رہے، اس سے بھلائی اور نفع کے سوا اور کوئی بات سرزد نہیں ہوسکتی، نماز کا حقیقی مقصد نیازمندی کے ساتھ آسمان وزمین کے خالق اللہ تعالیٰ کی برتری کا اعتراف اور اس

---

(۱) وعن كعب الاخبار رضى الله تعالىٰ عنه قال:قرأت فى بعض ما انزل الله على موسىٰ عليه السلام: يا موسىٰ ركعتان يصليهما احمد وامته وهى صلاة الغداة من يصليهما غفرت له ما اصاب من الذنوب من ليله ويومه ذلك ويكون فى ذمتى ، يا موسىٰ اربع ركعات يصليها احمد وامته وهى صلاة الظهر اعطيهم باول ركعة منها المغفرة وبالثانية اثقل ميزانهم وبالثالثة اوكل عليهم الملائكة يسبحون ويستغفرون لهم وبالرابعة افتح لهم ابواب السماء ويشرفن عليهم الحورالعين، يا موسىٰ اربع ركعات يصليها احمد و امته وهى صلاة العصر فلا يبقى ملك فى السموات والارض الا استغفر لهم ومن استغفرت له الملائكة لم اعذبه، يا موسىٰ ثلاث ركعات يصليها احمد و امته حين تغرب الشمس افتح لهم ابواب السماء لا يسألون من حاجة الا قضيتها لهم ، ياموسىٰ اربع ركعات يصليها احمد و امته حين يغيب الشفق وهى خير لهم من الدنيا و ما فيها ويخرجون من ذنوبهم كيوم ولدتهم امهم، تنبيه الغافلين فى الموعظة باحاديث سيد الانبياء والمرسلين،ص: ۲۴۰ - ۴۷، باب فضل امة محمدصلى الله عليه وسلم،ط: مكتبة مكيه لاهور، و:ص:۲۷۷، ط: رشيدية كوئٹه.

کی لازوال عظمت اور غیر فانی عزت کے آگے سرنگوں ہونا ہے۔(۱)

نماز کا طریقہ

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ نماز کی تمام شرائط کی پابندی کے ساتھ کھڑے ہو کر مرد حضرات دونوں ہاتھوں کو چادر یا آستین وغیرہ سے باہر نکال کر کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر میں آجائیں، اور ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ نہ ہو،(۲) ایسی حالت میں جس نماز کو پڑھنا

---

(۱) ان الغرض الحقیقی من الصلاۃ ، انما ھو اشعار القلب بعظمۃ الالہ الخالق حتیٰ یکون منہ علی وجل فیأتمر بامرہ ویناھی عما نھاہ عنہ وفی ذلک الخیر کلہ للنوع الانسانی ، لان من یفعل الصالحات ویجتنب السیئات لا یصدر عنہ للناس الا المنفعۃ والخیر .... فالغرض الحقیقی من الصلاۃ،انما ھو تعظیم الالہ، فاطر السموات والارض بالخشوع لہ والخضوع لعظمتہ الخالدۃ،وعزتہ الابدیۃ فلا یکون المرء مصلیا لربہ حقا الا اذا کان قلبہ حاضرا مملوء بخشیۃ اللہ وحدہ، فلا یغیب عن مناجاتہ بالوساوس الکاذبۃ اوالخواطر الضارۃ، ومن یقف بین یدی خالقہ وقلبہ علی ھذہ الحالۃ ذلیلا خاشعا ، خائفاً وجلا من جلال ذلک الخالق القادر القاھر ، ذی السطوۃ التی لا تحد والمشیئۃ التی لا ترد ، فانہ بذلک یکون تائبا من ذنبہ، منیبا الی ربہ، و تصلح اعمالہ الظاھرۃ والباطنۃ وتقوی علاقتہ بربہ ویستقیم مع عبادہ تعالیٰ ، ویقف عند حدود الدین وینھی عما نھاہ عنہ رب العالمین ،کما قال:" ان الصلاۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر " وبذلک یکون من المسلمین حقا. کتاب الفقہ علی المذاھب الاربعۃ: ۱/۱۷۳ ، کتاب الصلاۃ، حکمۃ مشروعیتھا، ط: دار الفکر، بیروت.

(۲) اذا اراد الدخول فی الصلاۃ کبر ورفع یدیہ حذاء اذنیہ حتیٰ یحاذی بابھامیہ شحمتی اذنیہ وبرؤس الاصابع فروع اذنیہ ......ولا یطاطئی راسہ عند التکبیر ، قال الفقیہ ابو جعفر یستقبل ببطون کفیہ القبلۃ وینشر اصابعہ ویرفعھما، ...... واذا رفع یدیہ لا یضم اصابعہ کل الضم ولا یفرج کل التفریج بل یترکھا علی ما کانت علیہ بین الضم والتفریج ، ھندیہ: ۱/۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیتھا ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. فتح القدیر: ۱/۲۴۲ ـ ۲۴۵، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت.

چاہیں، اس کی نیت دل میں کرلیں اور اگر زبان سے بھی دلی ارادہ کو ظاہر کریں تو بہتر ہے، اور نیت عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں بلکہ ہر شخص اپنی اپنی زبان میں نیت کرسکتا ہے، اور نیت اس طرح کریں کہ ''میں فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھ رہا ہوں'' (۱) پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھ لیں کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی کے اوپر ہو، اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں پہنچے کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑ لیں، اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح بچھادیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو (۲) پھر فوراً یہ دعا پڑھے ''سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ

= (اذا أراد الرجل الدخول فی الصلاة) ای صلاة کانت (اخرج کفیه من کمیه) بخلاف المرأة وحال الضرورة کما بیناه (ثم رفعهما حذاء اذنیه) حتیٰ یحاذی بابهامیه شحمتی اذنیه ویجعل باطن کفیه نحو القبلة، ولا یفرج اصابعه ولا یضمها واذا کان به عذر یرفع بقدر الامکان، الخ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۸ - ۲۷۹، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی کراچی، حلبی کبیر، ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۷۴ - ۴۷۵، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۱) والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی وادناها ما لو سئل لامکنه ان یجیب علی البدیهة ..... ولا عبـــرة للذکر باللسان فان فعله لتجتمع عزیمة قلبه فهو حسن..... فلا بد من التعیین فیقول نویت ظهر الیوم او عصر الیوم او فرض الوقت او ظهر الوقت، هندیة: ۱/ ۶۵، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیة کوئٹه، شامی: ۱/ ۴۱۴ - ۴۱۸، باب شروط الصلاة، بحث النیة، ط: سعید کراچی.

(۲) ووضع یده الیمنی علی الیسریٰ تحت السرة کما فرغ من التکبیر، ..... وذلک بأن یضع باطن کفه الیمنی علی ظاهر کفه الیسریٰ ویأخذ الرسغ بالخنصر والابهام ویرسل الباقی علی الذراع، عالمگیری: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه، تاتارخانیة: ۱/ ۵۳۲، ط: ادارة القرآن کراچی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی کراچی. فتح القدیر: ۱/ ۲۴۹، ط: داراحیاء التراث العربی بیروت، حلبی کبیر، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۸۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ، ط: سعید کراچی.

وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالیٰ جَدُّکَ وَلاَاِلٰهَ غَيْرُکَ" اگر نمازی کسی امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھ رہا ہے، تو اس دعا کو پڑھ کر خاموش رہے،(۱) اور اگر امام نے قرأت شروع کر دی تو اس دعا کو نہ پڑھے بلکہ اللّٰہ اکبر کہہ کر خاموش رہے، اور اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہے یا امام ہے تو اس دعا کے بعد "اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمنالرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) پڑھے اور جب سورۂ فاتحہ ختم ہو جائے تو "وَلَاالضَّآلِّيْنَ" کے بعد تنہا نماز پڑھنے والا اور امام آہستہ سے "آمین" کہیں، اگر کسی ایسے وقت کی نماز ہو جس میں بلند آواز سے قرأت کی جاتی ہے تو تمام مقتدی بھی "ولا الضالین" کے بعد آہستہ سے "آمین" کہیں، آمین کے الف

---

(۱) ثم یقول سبحانک اللّٰهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا اله غیرک، اماما کان او مقتدیا او منفردا، عالمگیری: ۱/۷۳، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة: ۱/۵۳۳، الفصل الثالث فی بیان ما یفعله المصلی فی صلاته بعد الافتتاح، ط: ادارة القرآن کراچی. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی کراچی، فتح القدیر: ۱/۲۵۱، ط: دار احیاء التراث العربی، شامی: ۱/۴۸۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ، ط: سعید کراچی.

(الا اذا) شرع الامام فی القراءة سواء کان مسبوقا او مدرکا (و) سواء کان (امامه یجهر بالقراءة او لا فانه (لا یأتی به) لما فی النهر عن الصغریٰ: ادرک الامام فی القیام، یثنی ما لم یبدأ بالقراءة، وقیل فی المخافتة یثنی، الدر مع الرد: ۱/۴۸۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ، ط: سعید کرّاچی.

کو لمبا کر کے مد کے ساتھ پڑھنا چاہئے،(۱) اس کے بعد "بسم اللّٰه الرحمن الرحیم" پڑھے پھر اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھے،(۲) اگر سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو تو فجر اور ظہر کی نماز میں "سورۂ حجرات" سے "سورۂ بروج" تک میں سے کوئی سورت پڑھے، اور فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت سے بڑی سورت پڑھنی چاہئے۔

عصر اور عشاء کی نماز میں "والسماء والطارق" سے "لم یکن" تک میں سے کوئی سورت پڑھے، اور مغرب کی نماز میں "اذازلزلت" سے آخر تک میں سے کوئی سورت پڑھے۔(۳)

---

(۱) ثم يتعوذ وصورته اعوذ بالله من الشيطان الرجيم،...... ثم يأتي بالتسمية ويخفيها...... ثم يقرأ فاتحة الكتاب، اذا فرغ من الفاتحة قال آمين، والسنة فيه الاخفاء، المنفرد والامام سواء وكذا المأموم اذا سمع، هندية: ۱/۷۳ - ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئته. تاتارخانية: ۱/۵۳۳ - ۵۳۷، الفصل الثالث في بيان ما يفعله المصلي في صلاته بعد الافتتاح، ط: ادارة القرآن كراچي. حاشية الطحطاوي علي المراقي، ص؛ ۲۸۱، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي. فتح القدير: ۱/۲۵۲ - ۲۵٦، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. حلبي كبير، ص: ۳۰۳، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۴۸۹، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم يضم الى الفاتحة سورة او ثلاث آيات، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئته، فتح القدير: ۱/۲۵۵، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

وذكر في المحيط: المختار قول محمد، وهو ان يسمي قبل الفاتحة وقبل كل سورة في كل ركعة، شامي: ۱/۴۹۰، فصل في بيان تاليف الصلاة، قبيل مطلب لفظ الفتوىٰ آكد وابلغ من لفظ المختار، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) واستحسنوا في الحضر طوال المفصل في الفجر و الظهر و اوساطه في العصر والعشاء، وقصاره في المغرب، وطوال المفصل من الحجرات الى البروج والاوساط من سورة البروج الى

اورسورتوں کی یہ تحدیداسی صورت میں ہے جب وہ سورتیں یادہوں، اوراگروہ سورتیں یادنہ ہوں تو جوبھی سورت یادہو پڑھ لیا کرے۔

سورت پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے، اور رکوع کی ابتداء "اللہ اکبر" کے ساتھ ہی ہوں، اور رکوع میں اچھی طرح پہنچ جانے کے ساتھ ہی تکبیر ختم ہوجائے۔(۱)

رکوع اس طرح کیا جائے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر ہوں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اس طرح دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو پکڑ لے، اور سرین (کولہے)، گردن اور پشت ایک ہی سطح پر برابر ہوں، ایسا نہ ہو کہ سر جھکا ہوا ہو اور پیٹھ اٹھی ہوئی ہو، پیر کی پنڈلیاں سیدھی ہوں ٹیڑھی نہ ہوں، کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہوں، ٹیڑھی نہ ہوں اور نظر پاؤں کی طرف ہو، اور دونوں پاؤں پر زور برابر ہو، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں، اور رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ **"سبحان ربی العظیم"**

=لم يكن والقصار من سورة لم يكن الى الآخر...... واطالة القراءة في الركعة الاولىٰ على الثانية من الفجر مسنونة بالاجماع، هندية : ۱/۷۷، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيديه كوئٹه، فتح القدير: ۱/۲۹۱، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت، الدر مع الرد: ۱/۵۳۹، فصل في القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۱۰، ۳۱۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) ويركع حين يفرغ من القراءة وهو منتصب...... فيكون ابتداء تكبيره عند اول الخرور و الفراغ عند الاستواء للركوع، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۴۹۳، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.، فتح القدير: ۱/۲۵۷، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، حلبي كبير، ص: ۳۱۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

کہے، (۱) پھر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو جائے کہ جسم میں کوئی خم باقی نہ رہے، اور نظر سجدے کی جگہ پر ہو، اور رکوع سے اٹھتے وقت امام صرف "سمع اللّٰه لمن حمده" کہے، اور مقتدی صرف "ربنالک الحمد" کہے اور تنہا نماز پڑھنے والا "سمع اللّٰه لمن حمده" اور "ربنالک الحمد" دونوں کہے، (۲) پھر اللّٰه اکبر کہتا ہوا دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھے ہوئے سجدے میں جائے، "اللّٰه اکبر" اور سجدہ کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے، اور سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر انہیں زمین کی طرف اس طرح لے جائے کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں، اس کے بعد سینے کو جھکائے، پھر گھٹنے کے بعد ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھے، اور منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہوں اور دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے کہ ایڑھیاں اوپر

---

(۱) ويعتمد بيديه على ركبتيه ويفرج بين اصابعه ولا يندب الى التفريج الا فى هذه الحالة......... ويبسط ظهره حتىٰ لو وضع على ظهره قدح من ماء لاستقر ..... ويقول فى ركوعه سبحان ربى العظيم ثلاثا وذلك ادناه ، هندية: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/ ۲۵۸، ط: دار احياء التراث العربى بيروت، حلبى كبير، ص: ۳۱۵، صفة الصلاة، ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۱/ ۴۹۳، فصل فى بيان تاليف الصلاة ، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة و السورة حسن ، ط: سعيد كراچى.

(قوله ومنها القيام) .... ويكره القيام على احد القدمين فى الصلاة بلا عذر ، شامى: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچى.

(۲) فاذا اطمأن راكعا رفع رأسه ..... فان كان اماما يقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان كان مقتديا يأتى بالتحميد ولا يأتى بالتسميع بلا خلاف وان كان منفردا الاصح انه ياتى بهما ، هندية: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير، ص: ۳۱۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۲، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچى. فتح القدير: ۱/ ۲۶۰، ط: دار احياء التراث العربى بيروت.

ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوں، پیٹ رانوں سے الگ اور بغل سے جدا ہو، پیٹ زمین سے اس قدر اونچا ہو کہ بکری کا چھوٹا سا بچہ درمیان سے نکل سکے، اور سجدے میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں، زمین پر ٹکی ہوئیں نہ ہوں، دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہوں ملے ہوئے نہ ہوں، اور سجدے کے دوران دونوں پاؤں زمین سے لگے ہوئے ہوں اٹھے ہوئے نہ ہوں، سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' کہے،(۱) پھر سجدہ سے اٹھ کر اچھی طرح بیٹھ جائے، اس طرح کہ دایاں پیر اس طرح کھڑا کرلے کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہوجائیں، اور بائیں پیر کو زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لے، اس طرح کہ انگلیاں پھیلی ہوئی ہوں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، نہ انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو، نہ بہت ہی زیادہ ملی ہوئیں ہوں اور انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئیں نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں اور اس حالت میں فرض نماز میں کوئی دعا نہ پڑھے، اور اس حالت میں اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ سبحان اللّٰہ کہا

---

(۱) ثم اذا استوى قائما كبر وسجد ويكبر في حالة الخرور ويقول في سجوده سبحان ربي الاعلىٰ ثلاثا وذلك ادناه...... قالوا اذا اراد السجود يضع اولا ما كان اقرب الى الارض، فيضع ركبتيه اولا ثم يديه ثم انفه ثم جبهته،......ويضع يديه في السجود حذاء اذنيه ويوجه اصابعه نحو القبلة وكذا اصابع رجليه ويعتمد على راحتيه ويبدي ضبعيه عن جنبيه ولا يفترش ذراعيه ويجافي بطنه عن فخذيه، هندية: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/ ۵۴۰، ط: ادارة القرآن كراچي. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۲۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

جاسکے۔(۱)

سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک پھر ہاتھ، اطمینان سے دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کرے جیسے پہلا سجدہ کیا تھا یعنی دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے "اللہ اکبر" کہے اور پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک، پھر پیشانی۔(۲)

دوسرا سجدہ کرنے کے بعد "اللہ اکبر" کہتا ہوا فورا کھڑا ہو جائے، کھڑے ہوتے وقت پہلے پیشانی اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر کھڑا ہو، بلا عذر ہاتھوں کو زمین سے سہارا دیتے ہوئے کھڑا ہونا بہتر نہیں، ہاں اگر جسم بھاری ہے، یا بیماری ہے یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارا کے بغیر کھڑا ہونا مشکل ہو تو سہارا لینا منع نہیں۔(۳)

---

(۱) ثم يرفع رأسه مكبرا ويكفي فيه ...... (ويجلس بين السجدتين مطمئنا) لما مر ويضع يديه على فخذيه كالتشهد ...... وليس بينهما ذكر مسنون، الدر مع الرد: ۱/۵۰۵، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي۔

(ثم يرفع رأسه ويكبر) والسنة فيه ان يرفع رأسه حتىٰ يستوى جالسا، وليس في هذا الجلوس ذكر مسنون عندنا، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. فتح القدير: ۱/۲۶۷، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. حلبي كبير، ص: ۳۲۷، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه ...... ثم يكبر وينحط للسجدة الثانية ويسبح فيها مثل ما سبح في السجدة الاولىٰ، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۰۶، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ثم اذا فرغ من السجدة ينهض على صدور قدميه ولا يقعد ولا يعتمد على الارض بيديه عند قيامه وانما يعتمد على ركبتيه وترك الاعتماد مستحب لمن ليس به عذر عندنا، هندية: ۱/۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. التاتارخانية: ۱/۵۴۶، ط: ادارة القرآن كراچي. فتح القدير: ۱/۲۶۱، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، الدر مع الرد: ۱/۵۰۶، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

دوسری رکعت کے شروع میں ثناء اوراعوذ باللہ نہ پڑھے، اگر مقتدی ہے تو خاموش رہے اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو صرف ”بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم“ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور ”ولا الضالین“ کے بعد آہستہ ”آمین“ کہے پھر ”بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم“ پڑھ کر کوئی دوسری سورت ملالے، پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ، اور دونوں سجدے کرے،(۱) دوسرے سجدہ کے بعد اسی طرح بیٹھ جائے جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا، اور اس میں ”التحیات“ پڑھے۔

التحیات یہ ہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَةُاللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَاوَعَلیٰ عِبَادَ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُاَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّدًاعَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.(۲)

اور التحیات پڑھتے وقت جب ”اَشْهَدُاَنْ لَّا“ پر پہنچے تو شہادت کی انگلی کو

(۱) ویفعل فی الرکعة الثانیة مثل ما فعل فی الرکعة الاولیٰ الا انه لایستفتح ولا یتعوذ ، عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه، تاتارخانیة: ۱/۵۴۶، ط: ادارة القرآن کراچی، فتح القدیر: ۱/۲۶۸، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، الدر مع الرد: ۱/۵۰۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲) واذا رفع رأسه من السجدة الثانیة فی الرکعة الثانیة افترش رجله الیسریٰ وجلس علیها ونصب الیمنیٰ نصبا ووجه اصابعه نحو القبلة ووضع یدیه علی فخذیه وبسط اصابعه،...... ویقرأ تشهد ابن مسعود رضی اللہ عنه ، هندیة: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة،ط: رشیدیة کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/۵۴۷، ط: ادارة القرآن کراچی.حلبی کبیر، ص: ۳۲۸، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۱/۲۷۱، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.الدر مع الرد: ۱/۵۰۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.

اُٹھا کر اشارہ کرے، اور "اِلَّا اللّٰہُ" پر گرا دے۔(۱)

اشارے کا طریقہ یہ کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنا لے، اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی کو بند کر لے، اور "اَشْھَدُ اَنْ لَّا" کہتے ہوئے شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائے کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہوئی ہو بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ اٹھائے اور "اِلَّا اللّٰہُ" کہتے وقت شہادت کی انگلی کو نیچے جھکا دے اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھے، (۲) اور اگر دو رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد یہ درود شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (۳)

یہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

---

(۱) واذا انتهى الى قوله اشهد ان لا اله الا الله يشير بالمسبحة، هندية: ۱/۷۵، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۰۸، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وصفتها: ان يحلق من يده اليمنى عند الشهادة الابهام والوسطى ويقبض البنصر والخنصر ويشير بالمسبحة...... ويرفع الاصبع عند النفي ويضعها عند الاثبات، شامي: ۱/۵۰۸، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۲۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتارخانية: ۱/۵۵۲، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۳) فاذا فرغ من التشهد يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم، وسئل محمد عن كيفيه الصلواة على النبي صلى الله عليه وسلم فقال يقول اللّٰهم صلى على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد، اللّٰهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد،، عالمگيري: ۱/۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/۵۴۹، ط: ادارة القرآن كراچي. فتح القدير: ۱/۲۷۵، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، الدر مع الرد: ۱/۵۱۲، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّاِنَّہٗ لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.(۱)

اس کے بعد نماز ختم کردے، اور نماز ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" پھر بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ" دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑے کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والے کا رخسار نظر آئے، اور سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف ہو۔(۲)

اگر امام ہے تو سلام پھیرتے وقت کراماً کاتبین، فرشتے اور مقتدیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۳)

اور اگر مقتدی ہے تو دائیں طرف سلام کرتے وقت دائیں طرف جو انسان اور

---

(۱) ومن الادعیة المأثورة ما روی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ فی صلاتی فقال قل: اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً وانہ لا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم، ھندیة: ۱/۷۶، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ، حلبی کبیر، ص: ۳۳۵، صفة الصلاة، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، فتح القدیر: ۱/۲۷۷، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

(۲) ثم یسلم تسلیمتین تسلمیة عن یمینہ وتسلیمة عن یسارہ ویحول فی التسلیمة الاولیٰ وجھہ عن یمینہ حتیٰ یریٰ بیاض خدہ الایمن وفی التسلیمة الثانیة عن یسارہ حتّٰی یری بیاض خدہ الایسر ویقول السلام علیکم ورحمة اللہ ،ھندیة: ۱/۷۶، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیہ کوئٹہ. شامی: ۱/۵۲۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۱/۲۷۸، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، تاتارخانیة: ۱/۵۵۲، ط: ادارة القرآن کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۳۶، صفة الصلاة، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۳) (وینوی) الامام بخطابہ (السلام علی من فی یمینہ ویسارہ) ممن معہ فی صلاتہ ولو جنا او نساء...... (والحفظة فیھما) الدر مع الرد: ۱/۵۲۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. ھندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۳۳۷، صفة الصلاة، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

فرشتے ہیں ان کو سلام کرنے کی نیت کرے، اگر امام بھی دائیں طرف ہے تو امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرے، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسان اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے، اگر امام بائیں طرف ہے تو امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرے، اور اگر امام برابر سامنے ہے تو دونوں سلاموں میں امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو دونوں سلاموں میں کراماً کاتبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۲)

اگر قعدہ میں عذر کی وجہ سے مسنون طریقہ کے مطابق بیٹھنا ممکن نہ ہو تو جس طرح بیٹھنا ممکن ہو بیٹھ جائے۔(۳)

---

(۱) والمقتدی یحتاج الی نیة الامام مع من ذکرنا فان کان الامام فی الجانب الایمن نواه فیهم وان کان فی الجانب الایسر نواه فیهم ، وان کان بحذائه نواه فی جانب الایمن عند ابی یوسف و عند محمد ینویه فیهما وهو روایة عن ابی حنیفة رحمه الله وفی الفتاویٰ هو الصحیح، هندیة: ۱/۷۷،الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۲۹ ، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۵۵۳، ط: ادارة القرآن کراچی. فتح القدیر: ۱/۲۷۹، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان، حلبی کبیر،ص: ۳۳۸۔۳۳۹، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) والمنفرد ینوی الحفظة لا غیر ولا ینوی فی الملائکة عددا محصورا وهو الصحیح، هندیة: ۱/۷۷، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/۵۵۳، ط: ادارة القرآن کراچی. فتح القدیر: ۱/۲۷۹، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، الدر مع الرد: ۱/۵۲۹، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) (کیف شاء) لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولیٰ، الدر مع الرد: ۲/۹۷، (قوله قیل وبه یفتیٰ) قاله فی التجنیس والخلاصة والولوالجیة لانه ایسر علی المریض، قال فی البحر: ولا یخفی ما فیه ، بل الایسر عدم القید بکیفیة من الکیفیات فالمذهب الاول ، وذکر قبله انه فی حالة التشهد یجلس کما یجلس للتشهد بالاجماع ، اقول ینبغی ان یقال ان کان جلوسه کما یجلس للتشهد ایسر علیه من غیره او مساویا لغیره کان اولیٰ والا اختار الایسر فی جمیع الحالات ولعل ذلک محمل القولین، شامی: ۲/۹۷، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.

اور اگر دو رکعت والی فرض نماز نہ ہو بلکہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ہو تو صرف التحیات آخر تک پڑھ کر فوراً کھڑا ہو جائے درود شریف اور دعا نہ پڑھے، باقی دو رکعت بھی اسی طرح پڑھے جس طرح پہلی دو رکعت پڑھی ہیں، فرق اتنا ہے کہ آخری دو رکعتوں میں صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کرے، سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہ ملائے، اگر تین رکعت والی فرض نماز ہے تو تیسری رکعت میں، اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے تو چوتھی رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد اسی طرح بیٹھ کر التحیات، درود شریف، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کر دے۔(۱)

فجر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت اور سمع اللہ لمن حمدہ اور تمام تکبیریں امام بلند آواز سے کہے اور تنہا نماز پڑھنے والے کو اختیار ہے چاہے بلند آواز سے کہے یا آہستہ آواز سے، اور ظہر اور عصر کی فرض نماز میں امام صرف سمع اللہ لمن حمدہ اور تمام تکبیریں بلند آواز سے کہے، اور تنہا نماز پڑھنے والا آہستہ اور مقتدی ہر وقت تکبیریں وغیرہ آہستہ کہے۔(۲)

---

(۱) فاذا فرغ من قراءة التشهد قام...... واذا قام يفعل في الشفع الثاني ما فعل في الشفع الاول من القيام والركوع والسجود ويقرأ الفاتحة فقط وتكره الزيادة ،...... ويجلس في الاخيرة كما جلس في الاولىٰ ويتشهد فاذ افرغ من التشهد يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ......ويدعو لنفسه ولغيره ،...... ثم يسلم تسليمتين، هندية: ۱/۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، فتح القدير: ۱/۲۷۳، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان. تاتارخانية: ۱/۵۴۸،الفصل الثالث في بيان ما يفعله المصلي في صلاته الخ، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) (ثم يرفع رأسه من ركوعه مسمعا)......(ويكتفي به الامام)وقالا يضم التحميد سرا (و) يكتفي (بالتحميد المؤتم......) ويجمع بينهما لو منفردا على المعتمد يسمع رافعا ويحمد مستويا، الدر المختار ، شامي: ۱/۴۹۶-۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي،ط: سعيد كراچي.

(وجهر الامام بالتكبير) بقدر حاجته للاعلام بالدخول والانتقال وكذا بالتسميع والسلام ، واما المؤتم والمنفرد فيسمع نفسه ، الدر المختار، شامي: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة، مطلب في قولهم الاساءة دون الكراهة ، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۵۸۸، باب الامامة، قبيل مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة، ط: سعيد كراچي.

نماز کا محاسبہ سب سے پہلے ہوگا

جب میدان حشر میں حساب وکتاب کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام لوگ جمع ہوں گے، تو اس وقت سب عبادتوں سے پہلے نماز ہی کا محاسبہ کیا جائے گا،(۱) اس لئے ایمان کی درستی اور عقائد کی اصلاح کے بعد نماز ہی کا مرتبہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور بچیوں کو سات سال کی عمر میں اس کی عادت بنانے کا حکم دیا ہے(۲) ابوداؤد شریف میں ہے:

مروااولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین.(۳)

---

(۱)(قوله لما ورد الخ) اى فى قوله صلى الله عليه وسلم" اتقوا البول فانه اول ما يحاسب به العبد فى القبر، رواه الطبرانى باسناد حسن، وفى قوله صلى الله عليه وسلم " اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته قال العراقى فى شرح الترمذى ولا يعارضه حديث الصحيح " ان اول ما يقضى بين الناس يوم القيامة فى الدماء لحمل الاول على حق الله تعالىٰ على العبد والثانى على حقوق الأدميين فيما بينهم ،شامى: ۱/۳۵۰، قبيل كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى، كتاب الكبائر:ص: ۲۸، الكبيرة الرابعة قبيل فصل فى عقوبة تارك الصلاة، ط: دارالخير دمشق.

(۲)(وان وجب ضرب ابن عشر عليها بيد لا بخشبة لحديث " مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع واضربوهم عليها وهم ابناء عشر" الدر المختار (قوله لحديث الخ،) استدلال على الضرب المطلق ، واما كونه لا بخشبة فلا ن الضرب بها ورد فى جناية المكلف آه، وتمام الحديث "وفرقوا بينهم فى المضاجع ، رواه ابو داؤد، والترمذى ولفظه " علموا الصبى الصلاة ابن سبع واضربوه عليها ابن عشر وقال حسن صحيح وصححه ابن خزيمة والحاكم والبيهقى، آه، اسماعيل ، والظاهر ان الوجوب بعد استكمال السبع والعشر بأن يكون فى اول الثامنة والحادى عشر كما قالوا فى مدة الحضانة، شامى: ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. كتاب الكبائر، ص: ۲۳، الكبيرة الرابعة، فصل متىٰ يومر الصبى بالصلاة، ط:دار الخير دمشق.

(۳) مشكوٰة ، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثانى ،ط: قديمى كراچى.

اپنی اولاد کو نماز کا حکم کرو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور اس (کے چھوڑنے) پر ان کی پٹائی کرو جب وہ دس سال کے ہو جائیں۔

نماز کا معنی

نماز کو عربی میں ''صلوۃ'' کہتے ہیں۔(۱)

ا...... ''صلوۃ'' کے لفظ کو یا توصلـــی سے بنایا گیا ہے، اس کا معنی ہے کہ ٹیڑھی لکڑی کو آگ کی گرمی اور تپش پہنچا کر سیدھا کیا جائے، اس معنی کے اعتبار سے نماز کو صلوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ انسان میں نفس امارہ کی وجہ سے کجی اور ٹیڑھاپن موجود ہے، اس لئے اس کو حکم دیا گیا کہ روزانہ پانچ وقت پابندی سے نماز پڑھے، تاکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی عظمت، ہیبت اور ڈر وخوف کی حرارت اور گرمی پہنچ کر اس کا ٹیڑھاپن اور کجی دور ہو جائے، اور وہ آگ سے سیدھے کئے ہوئے بانس کی طرح سیدھا ہو جائے(۲)، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

---

(۱) قال ابن الاثير: وهي العبادة المخصوصة، واصلها في اللغة: الدعاء فسميت ببعض اجزائها، وقيل: ان اصلها في اللغة التعظيم، وسميت العبادة المخصوصة صلاة لما فيها من تعظيم الرب تعالىٰ، النهاية في غريب الحديث والاثر: ۵۰/۳، (صلا) تحقيق: طاهر احمد الزاوي محمود محمد الطناحي، ط: المكتبة العلمية، بيروت، وفي مجمع بحار الانوار: ...... الصلاة لغة، الدعاء وقيل: التعظيم، مجمع بحار الانوار: ۳۴۷/۳، صلا، ط: مكتبة دار الايمان المدينة المنورة.

(۲) قال ابو منصور محمد بن احمد الازهري في" تهذيب اللغة" قلت، والاصل في تصلية العصاء انها اذا اعوجت الذمها مقومها حر النار حتىٰ تلين له وتجيب التثقيف، يقال: صليت العصا النار اذا الزمتها حرها حتىٰ تلين لغامزها. تهذيب اللغة: ۷۹/۳، (عصا)، تحقيق: الدكتور عبد الحليم النجار، ط: الدار المصرية، للتاليف والترجمة.

قال العيني: هي مشتقة من صليت العود على النار اذا قومته وايضا قال الجوهري " وصليت العصاء بالنار اذا لينتها وقومتها، البناية على شرح الهداية: ۲/۳۔۵، كتاب الصلاة، ط: دار الفكر، بيروت.

ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر (۱) (کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے) اور نماز نمازی کو سیدھے بانس کی طرح کر دیتی ہے۔

۲...... یا صلوۃ کے لفظ کو "صـــلة" سے بنایا گیا ہے، اور صـــلة عربی میں تعلق کو کہتے ہیں، اس اعتبار سے نماز کو صلوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ نماز اللہ اور بندہ کے درمیان خاص تعلق پیدا کرنے والی عبادت ہے، اور یہ خاص تعلق نماز کے علاوہ کسی اور عبادت سے حاصل نہیں ہوتا، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

"الصلوۃ معراج المؤمن" (۲) نماز مومن کی معراج ہے۔

---

(۱) سورۃ العنکبوت، الآیۃ: ۴۵.

(۲) قال علیہ السلام: " الصلاۃ معراج المؤمن " التفسیر الکبیر: ۲۶۶/۱، القسم الثانی، الکلام فی تفسیر مجموع ھٰذہ السورۃ، وفیہ فصول آخر، الفصل الاول، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، وایضا ان محمداً علیہ السلام لما انعم اللہ علیہ بأن رفعہ الی قاب قوسین قال عند ذلک: التحیات المبارکات، الصلوات الطیبات للہ، والصلوۃ معراج المؤمن الخ، التفسیر الکبیر: ۲۷۵/۱، قبل الفصل الخامس فی ان الصلوۃ معراج العارفین، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت. فبالصلاۃ، یشیر اللہ عز وجل الی رجوع الروح الی حضرۃ ربہ علی طریق جاء منھا، ولھٰذا قال النبی علیہ السلام: "الصـــــلاۃ معراج المؤمن، روح البیان: ۴۰/۸، تفسیر قولہ تعالیٰ اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھا، الزمر الآیۃ: ۲۳، ط: دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان. ۲۰۰۹-۱۴۳۰، وھٰذا سر قولہ ﷺ: الصـلاۃ معراج المؤمنین. روح البیان: ۲۹/۶، تفسیر قولہ تعالیٰ: یا أیھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم. الحج، الآیۃ: ۷۷، ط: دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان.

ومن ھنا قال الحسن: کل صلاۃ لا یحضر فیھا القلب فھی الی العقوبۃ اسرع وقد ذکروا " ان الصـــلاۃ معراج المؤمن " افتری مثل صلاۃ ھٰذا تصلح لذلک حاش للہ تعالیٰ من زعم ذلک فقد افتری، روح المعانی: ۷۳/۱۸، تفسیر قولہ تعالیٰ:" وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین" المومنون: ۱۱۸، ط: امدادیہ ملتان، و: ۸۹/۱، تفسیر قولہ تعالیٰ مالک یوم الدین، الفاتحۃ: ۳، البحث الثالث من الأبحاث المتعلقۃ بھذہ الآیۃ، ط: مکتبہ امدادیۃ، ملتان. و: ۵۷/۱۹ تفسیر قولہ تعالیٰ قل ما یعبؤبکم ربی لو لا دعاء کم، الفرقان: ۷۷.

وفی افتتاح الاوصاف، بما یتعلق بالصلاۃ واختتامھا بہ دلالۃ علی شرفھا وعلوقدرھا، لانھا معراج المؤمنین، ومناجاۃ رب العالمین، ولذا جعلت قرۃ عین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین، روح المعانی: ۷۳/۲۹، تفسیر قولہ: والذین ھم علی صلاتھم یحافظون، المعارج: ۳۴، ط: امدادیہ ملتان.

اور جو شخص نماز نہیں پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے کا ذریعہ اختیار نہیں کرتا وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

بین الکفر و الایمان ترک الصلوۃ کفر اور ایمان درمیان نماز چھوڑنے ہی کا فرق ہے۔(۱)

دوسری جگہ پر ہے۔

علم الایمان الصلوۃ (۲)(ہر چیز کی کوئی نہ کوئی علامت ہوتی ہے اور ایمان کی خاص علامت نماز ہے۔

نماز کا منکر

جو شخص نماز کی فرضیت کا انکار کرے وہ یقیناً کافر ہے، (۳)نماز کی تاکید اور

---

(۱)عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: بین الکفر والایمان ترک الصلوۃ، ترمذی: ۲/ ۹۰، کتاب الایمان، باب ما جاء في ترک الصلوۃ، ط: سعید کراچی. قال صلی اللہ علیہ وسلم ان بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوۃ، مسلم: ۱/ ۶۱، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، ط: قدیمی کراچی.

(۲) علم الایمان الصلوۃ، فمن فرغ لها قلبه، وجادعلیها یجدها ووقتها وسننها فهو مؤمن رواه ابو سفیان طریف بن شهاب عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری، وطریف هذا ضعیف ذخیرة الحفاظ للمقدسی، رقم: ۳۵۱۰، ۳: ۱۵۸۴، ط: دار السلف، ریاض، ۱۴۱۶ - ۱۹۹۶ء

علم الاسلام الصلوۃ، فمن فرغ لها قلبه، وحافظ علیها بجدها، ووقتها وسننها فهو مؤمن(خط وابن النجار عن ابی سعید) کنز العمال: ۷/ ۲۷۹، رقم: ۱۸۸۷۰، کتاب الصلوۃ،من قسم الاقوال،الباب الاول،الفصل الاول فی الوجوب،ط:موسسة الرسالة، بیروت. ۱۴۰۱ھ- ۱۹۸۱ء.

(۳)(ویکفر جاحدها) لثبوتها بدلیل قطعي، الدر المختار، شامی: ۱/ ۳۵۲، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

فضائل سے قرآن مجید اور احادیث کے مبارک صفحات لبریز ہیں، کسی اور عبادت کی اس قدر سخت تاکید شریعت میں نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے صحابۂ کرام نماز چھوڑنے والے کو کافر فرماتے ہیں، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہے، اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی مسلک ہے، امام شافعی رحمہ اللہ بھی اس کے قتل کا فتویٰ دیتے ہیں، اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ اگرچہ کفر کے قائل نہیں ہیں مگر ان کے نزدیک بھی نماز چھوڑنے والے کے لئے سخت تعزیر ہے۔(۱)

نماز کا ورزشی چارٹ

آدمی تمام رات سویا رہتا ہے جس کی وجہ سے اعضاء مضمحل اور سست ہوجاتے ہیں۔ جسم کا دوران خون سست ہوجاتا ہے، اب اس جسم کو ایسی ورزش کی ضرورت ہے جس

---

(۱) (ویکفر جاحدها) لثبوتها بدليل قطعي(وتاركها عمدا مجانة) اى تكاسلا فاسق (يحبس حتىٰ يصلي) لانه يحبس لحق العبد فحق الحق احق، وقيل يضرب حتىٰ يسيل منه الدم، وعند الشافعي، يقتل بصلاة واحدة حدا، وقيل كفرا، الدر المختار (قوله وقيل يضرب) قائله الامام المحبوبي ح، عن المنح وظاهر الحلية انه المذهب فانه قال: وقال اصحابنا في جماعة منهم الزهري لا يقتل بل يعذر ، ويحبس حتىٰ يموت او يتوب (قوله وعند الشافعي يقتل) وكذا عند مالک واحمد، وفي رواية عن احمد ، وهي المختارة، عند جمهور اصحابه انه يقتل كفرا ، وبسط ذلک في الحلية شامي: ۱/ ۳۵۲ـ ۳۵۳، کتاب الصلاة، ط: سعيد کراچی.

اما ترهيب تاركها و تخويفه: فيكفي فيه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم " لا سهم في الاسلام لمن لا صلاة له، وقوله : " بين الرجل وبين الكفر ترک الصلاة" وفي هذا الحديث زجر شديد للمسلم الذي يتسلط عليه الكسل فيحمله على ترک الصلاة التي يمتاز بها عن الكافر، حتى قال بعض ائمة المالكية: ان تارک الصلاة عمدا كافر، وعلى كل حال فقد اجمعوا على انها ركن من اركان الاسلام فمن تركها فقد هدم ركنا من اقوىٰ اركانه الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۲، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط دار احياء التراث العربي بيروت.

سے خون پھر سے پورے جسم میں مکمل طور پر پہنچ سکے اور جسم از سر نو بالکل چست اور صحت مند ہو جائے تو اس کے لئے تہجد کی نماز ہے۔ اور فجر کی نماز۔ پھر وقفہ پھر اشراق کی نماز۔ پھر وقفہ پھر چاشت کی نماز۔ اور پھر طویل وقفہ اور آدمی کام کاج کرتے کرتے پریشان ہو جاتا ہے تو پھر ظہر کی نماز کے لئے ورزشی پروگرام تیار ہوتا ہے حتی کہ سوتے وقت نماز عشاء کا ورزشی پروگرام کچھ طویل ہوتا ہے کہ آدمی کھانا کھاتا ہے کچھ پیتا ہے نماز عشاء کی رکعتیں زیادہ ہیں تاکہ کھایا پیا ہضم ہو جائے اور غیر ہضم کھانا جسم اور صحت کے لئے پریشانی کا باعث نہ بنے۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۴۱)

نماز کا وقت مقرر ہے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا. (۱) بلاشبہ نماز ایمان داروں پر فرض ہے جن کے اوقات مقرر ہیں۔

اور لفظ ''موقوت'' کا معنی یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے اوقات کی حد مقرر ہے، اس آیت شریفہ میں یہ فرمایا کہ نماز مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے، اور ان کے اوقات کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے، اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ ان پر نازل ہوا ہے وہ لوگوں کو بتا دیں، ساتھ ہی لوگوں کو یہ حکم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح فرمائیں اس کی پیروی کرو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَآ اٰتٰـکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (۲) جو کچھ رسول اللہ

(۱) النساء، الآیۃ: ۱۰۳.

(۲) سورۃ الحشر الآیۃ: ۷.

صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اس پر عمل کرو اور جس بات سے منع کیا ہے اس سے باز رہو۔(۱)

نماز کیا ہے

نماز اسلام کا سب سے بڑا رکن ہے، بلکہ اسلام کا دارومدار نماز پر ہے، اور یہ ایک ایسی پسندیدہ عبادت ہے جس سے کسی نبی کی شریعت خالی نہیں، حضرت آدم علیہ السلام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام رسولوں کی امت پر فرض تھی، البتہ نماز کی کیفیت اور اوقات کی تعیین میں فرق رہا ہے۔(۲)

(۱) فقد ثبت بالكتاب والسنة واجماع ائمة الدين ،فمن انكر كونها فرضا فهو مرتد عن دين الاسلام بلاخلاف قال تعالىٰ: (ان الصلاة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا) ومعنى الكتاب المكتوب المفروض ومعنى الموقوت : المحدد باوقات معلومة ، فكانه قال: الصلاةمفروضة على المسلمين في اوقات معلومة للرسول الذى امره الله ان يبين للناس ما نزل اليه من ربه وقد كلف الله تعالىٰ المؤمنين باقامة الصلاة في كثير من آيات القرآن الكريم، ولعل بعضهم يقول: ان الذى ثبت بكتاب الله تعالىٰ انما هو فرضية الصلاة، اما كونها خمس صلوات بالكيفية المخصوصة فلا دليل عليه في القرآن، والجواب ان القرآن قد امر النبى صلى الله عليه وسلم ان يبين للناس ما نزل اليهم وامر الناس ان يتبعوا ما جاء هم به الرسول اقال تعالىٰ: (ما اتاكم الرسول فخذوه وما نها كم عنه فانتهوا) فكل شى جاء به الرسول من عند الله فهو ثابت بالكتاب من هذه الجهة الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۱۷۹ ـ ۱۸۰، دليل فرضية الصلاة، وعدد الصلوات المفروضة، ط: دار الفكر لبنان، بدائع: ۱/ ۸۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ثم الصلوة اهم من سائر العبادات لشمول وجوبها وكثرة تكررها وكونها حسنة لعينها ثم هى مستلزمة للايمان اذ لا صحة لها بدونه وهو التصديق اجمالا بكل ما ثبت بالقطع اخبار النبى عليه الصلاة والسلام مما يتعلق بذات الله تعالىٰ الخ. حلبى كبير،ص: ۴، ط : سهيل اكيڈمى لاهور.

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شروع میں دو وقت کی نماز فرض تھی، ایک سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز اور ایک سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز۔ ہجرت سے ڈیڑھ سال پہلے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "معراج" سے نوازا گیا تو فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کے پانچ وقتوں کی نماز فرض کی گئی۔ (۱)

ان پانچ وقتوں کی نماز صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ساتھ خاص ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی امتوں میں سے کسی امت پر صرف فجر کی نماز فرض تھی، کسی امت پر ظہر کی، کسی امت پر عصر کی وغیرہ۔ (۲)

نماز کی پابندی

علماء کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص نماز کو پابندی سے پڑھتا ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کو پانچ خصوصی عزتیں عطا فرماتے ہیں۔

۱......اس کی غربت اور تنگ دستی دور فرما دیتے ہیں۔

۲......قبر کا عذاب اس سے ہٹا لیا جاتا ہے۔

۳......قیامت کا دن اس کے اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یعنی اس کی نجات ہوگی اور ایسا شخص نہایت ہی آرام میں رہے گا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

---

(۱) وفي شرح النقاية: وكان فرض الصلوات الخمس ليلة المعراج وهي ليلة السبت لسبع عشرة ليلة خلت من رمضان قبل الهجرة بثمانية شهرا من مكة الى السماء، فكانت الصلاة قبل الاسراء صلاتين صلاة قبل طلوع الشمس وصلاة قبل غروبها، قال تعالى: وسبح بحمد ربك بالعشي والابكار البحر: ۱/۲۴۴، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي۔

فرضت في الاسراء ليلة السبت سابع عشر رمضان قبل الهجرة، بسنة ونصف الخ، شامي: ۱/۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي۔

(۲) ايضا۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَاؤُمُ اقْرَؤُا کِتٰبِیَهْ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ (سورہ حاقہ)

۴......اور ایسا نمازی پل صراط سے بجلی کی طرح گذرے گا۔

۵......نماز کی پابندی کرنے والے حساب وکتاب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔(۱)

نماز کی حقیقت

جب انسان اللہ تعالیٰ سے کسی مصیبت کے دور ہونے یا کسی نعمت کے ملنے کی درخواست کرتے ہیں، تو اس وقت اللہ تعالیٰ کے تعظیمی افعال اور تعظیمی اقوال میں مستغرق ہو جانا زیادہ مناسب ہے، تاکہ درخواست کی روح جو اس کی ہمت ہے اس پر مثبت اثر پڑے، نماز میں تین بنیادی باتیں ہیں:

۱......اللہ تعالیٰ کی عظمت بزرگی اور جلال کو دیکھ کر دل سے عاجزی کرنا۔

۲......اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اپنی خاکساری اور عاجزی کو زبان سے اچھے سے اچھے الفاظ میں ظاہر کرنا۔

(۳) اس خاکساری اور عاجزی کی حالت کے مطابق اعضاء میں بھی ادب واحترام کا استعمال کرنا جیسے شاعر نے کہا۔

افادتکم النعماء منی ثلاثة		یدی ولسانی والضمیر المحجبا

---

(۱) وقد ورد فی الحدیث: ان "من حافظ علی الصلوات المکتوبة اکرمه الله تعالیٰ بخمس کرمات: یرفع عنه ضیق العیش، وعذاب القبر، ویعطیه کتابه بیمینه ویمر علی الصراط کالبرق الخاطف ویدخل الجنة بغیر حساب، کتاب الکبائر، ص: ۴۴ فصل فی المحافظة علی الصلوات التهاون بها، الکبیرة الرابعة فی ترک الصلاة، ط: دار الخیر دمشق.

ترجمہ: تمہاری نعمتوں نے میری تین چیزیں تم کو حوالہ کردیں، میرے ہاتھ، زبان اور پوشیدہ دل۔

تعظیمی افعال میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو کر مناجات کرے، اور کھڑے ہونے سے بھی زیادہ تعظیم اس میں ہے کہ اپنی عاجزی اور پروردگار کی عزت اور برتری کا خیال کر کے جھک جائے، کیونکہ تمام انسانوں اور جانوروں میں گردن اٹھانا غرور اور تکبر کی علامت ہے اور جھکنا فرمانبرداری اور عاجزی کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **فظلت اعناقهم لها خاضعين** (ان کی گردنیں عاجزی سے اس نشانی کے سامنے جھک جائیں)۔

اور اس سے بھی زیادہ تعظیم کی بات یہ ہے کہ اللہ کے سامنے اپنے سر کو زمین پر رگڑے جو تمام اعضاء میں سب سے زیادہ عزت والا، اور انسانی حواس جمع ہونے کی جگہ ہے اور یہی تینوں قسم کی تعظیمیں تمام لوگوں میں رائج ہیں، وہ ہمیشہ اپنے بادشاہ سلاطین اور امراء کے حضور میں انہی کو استعمال کرتے ہیں، اور ان سب صورتوں میں وہ صورت سب سے عمدہ ہے جس میں یہ تینوں چیزیں جمع ہوں، ساتھ ساتھ ادنیٰ تعظیمی حالات سے اعلیٰ تعظیمی حالات کی طرف ترقی بھی ہو، تاکہ گھڑی گھڑی عاجزی اور فرمانبرداری کی حالت میں زیادتی ہونا معلوم ہو، اور نماز میں یہی عمدہ صورت پائی جاتی ہے، اور اللہ کے قریب ہونے کے لئے اسی ترتیب سے اعمال کو اصل قرار دیئے گئے ہیں۔(۱)

---

(۱) وربما يسأل الانسان من ربه دفع بلاء او ظهور نعمة، فيكون اقرب حينئذ الاستغراق في افعال واقوال تعظيمية لتولر همته التي هي روح السؤال وذلك ما سن من صلاة الاستسقاء واصل الصلاة ثلاثة اشياء ان يخضع القلب عند ملاحظة جلال الله وعظمته، ويعبر اللسان عن تلك العظمة وذلك الخضوع افصح عبارة وان يودب الجوارح حسب ذلك الخضوع قال القائل (شعر) افادتكم النعماء مني ثلاثة يدي ولساني والضمير المحجبا، ومن الافعال التعظيمية

نماز کی رکعتوں کی گنتی یاد نہیں رہتی

''رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نماز کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز کا بہت بڑا رتبہ ہے، کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے نزدیک نماز سے زیادہ پیاری نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض کردی ہیں، ان کے پڑھنے کا بڑا ثواب ہے اور ان کے چھوڑ دینے سے بڑا گناہ ہوتا ہے۔(۱)

ان يقوم بين يديه مناجيا ويقبل عليه مواجها واشد من ذلك ان يستشعر ذله وعزة ربه فينكس رأسه اذ من الامر المجبول في فاطبة البشر و البهائم ان رفع العنق آية التيه والتكبر وتنكيسه آية الخضوع والاخبات وهو قوله تعالىٰ: (فظلت اعناقهم لها خاضعين.) واشد من ذلك ان يعفر وجهه الذي هو اشرف اعضائه ومجمع حواسه بين يديه ، فتلك التعظيمات الثلاث الفعلية شائعة في طوائف البشر لا يزالون يفعلونها في صلواتهم وعند ملوكهم وامرائهم واحسن الصلاة ما كان جامعا بين الاوضاع الثلاثة مترقيا من الادنىٰ الى الاعلىٰ ليحصل الترقي في استشعار الخضوع والتذلل، وفي الترقي من الفائدة ما ليس في افراد التعظيم الاقصىٰ ولا في الانحطاط من الاعلىٰ الى الادنىٰ، وانما جعلت الصلاة اُم الاعمال المقربة دون الفكر في عظمة الله ودون الذكر الدائم لان الفكر الصحيح فيها لا يتأتى الا من قوم عالية نفوسهم وقليل ما هم وسوى اولئك لو خاضوا فيه تبلدوا وابطلوا رأس ما لهم فضلا عن فائدة أخرىٰ والذكر بدون ان يشرحه ويعضده عمل تعظيمي لعمله بجوارحه ويعنوا في آدابها لقلقلة خالية عن الفائدة، في حق الاكثرين، حجة الله البالغة: ۱/ ۷۲-۷۳، باب اسرار الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي. و: ۱/ ۱۶۸ - ۱۶۹، ط: قديمي كراچي.

(۱) عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : خمس صلوات افترضهن الله تعالىٰ من احسن وضوء هن وصلاهن لوقتهن واتم ركوعهن وخشوعهن كان له على الله عهد ان يغفر له ومن لم يفعل فليس له على الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه، مشكوٰة ،ص: ۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثاني ،ط: قديمي كراچي. بدائع: ۱/ ۹۰، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. مسند الامام احمد: ۵/ ۳۱۵، حديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه ، ط: المكتب الاسلامي ، ابوداود: ۱/ ۶۱، باب المحافظة على الصلوات ، ط: مير محمد كتب خانه .

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جوکوئی اچھی طرح وضوکیا کرے اورخوب دل لگا کر اچھی طرح نماز پڑھا کرے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے چھوٹے بڑے گناہ سب بخش دے گا، اور جنت عطا فرمائے گا۔(۱)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز دین کا ستون ہے، سوجس نے نماز کو اچھی طرح پڑھا اس نے دین کو ٹھیک رکھا اور جس نے اس ستون کو گرادیا (یعنی نماز نہیں پڑھی) اس نے دین کو برباد کردیا۔(۲)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کی پوچھ ہوگی (۳) اور نمازیوں کے ہاتھ اور پاؤں اور منہ قیامت میں آفتاب کی طرف چمکتے ہوں گے، (۴) اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہیں گے، اور نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں، شہیدوں، اور ولیوں کے ساتھ ہوگا، اور بے نمازیوں کا حشر فرعون، ہامان،

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) قال صلى الله عليه وسلم: الصلوة عماد الدين، فمن تركها فقد هدم الدين، احياء علوم الدين: ۱/۱۲۵، كتاب اسرار الصلاة، فضيلة المكتوبة، ط: المطبعة الازهرية المصرية، اتحاف السادة المتقين: ۳/۹، فضيلة المكتوبة، ط:............... الفردوس بماثور الخطاب، للديلمي: ۲/۴۰۴، رقم: ۳۷۹۵، ذكر الفصول من ذوات الالف واللام، ط: دار الباز، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، حلبي كبير، ص: ۱۰، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. كشف الخفاء ومزيل الالباس للعجلوني: ۲/۲۷، رقم: ۱۶۱۹ "الصلوٰة عماد الدين" ط: دار الكتب العلمية.

(۳) قال النبي صلى الله عليه وسلم: " اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة من عمله الصلاة، فان صلحت فقد افلح وانجح، وان نقصت فقد خاب وخسر، كتاب الكبائر، ص: ۲۰، الكبيرة الرابعة في ترك الصلاة، ط: المكتبة التجارية، مكاشفة القلوب، ص: ۱۸۷، الباب التاسع في بيان عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

(۴) عن نعيم المجمر قال رقيت مع ابي هريرة على ظهر المسجد فتوضأ قال: اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان امتي يدعون يوم القيمة غرا محجلين من آثار الوضوء فمن استطاع منكم ان يطيل غرته فليفعل، بخاري: ۱/۲۵، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء، ط: قديمي كراچي.

اورقارون وغیرہ بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا،(۱) اس لئے نماز پڑھنا بہت ضروری ہے اورنہ پڑھنے سے دین اوردنیادونوں کا بہت بڑانقصان ہوتاہے، اس سے بڑھ کرکیاہوگا کہ بےنمازی کا حشر کافروں کے ساتھ کیاگیاہے۔

نماز کی نیت توڑنے کا طریقہ

جن حالتوں میں نماز کی نیت توڑنے کا حکم ہے، یااس کی اجازت ہے، توان حالتوں میں کھڑے کھڑے دائیں طرف ایک سلام پھیر کرنماز کی نیت توڑدے، پھر بعد میں اس نماز کودوبارہ پڑھے۔(۲)

اورنماز توڑنا کب جائز ہےاس کی تفصیل کے لئے ''نماز توڑنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نماز کے بعد

فرض نمازوں کے بعد اگرسنت نہیں توفوراً اوراگرسنت ہےتو سنت کے بعد تین مرتبہ استغفار کرنا مستحب ہے، اورایک مرتبہ آیت الکرسی، اورچاروں ''قُـل'' ایک ایک

---

(۱) وعن عبدا لله بن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم انه ذكر الصلاة يوما فقال من حافظ عليها كانت له نورا وبرهانا و نجاة يوم القيٰمة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وكان يوم القيٰمة مع قارون و فرعون و هامان وابي بن خلف ، رواه احمد والدارمي والبيهقي في شعب الايمان، مشكوة، ص: ۵۸۱، كتاب الصلاة، الفصل الثالث ، ط: قديمي كراچي.

(۲)(يقطعها) لعذر احراز الجماعة كما لو ندت دابته او فارقدرها او خاف ضياع درهم من ماله او كان في النفل فجنى بجنازة وخاف فوتها قطعه لامكان قضائه ويجب القطع لنحوا نجاء غريق او حريق ، ولو دعاه احد ابويه في الفرض لا يجيبه الا ان يستغيث به، وفي النفل ان علم انه في الصلاة، فدعاه لا يجيبه والا اجابه (قائما) لان القعود مشروط للتحلل، وهذا قطع لا تحلل ويكتفي(بتسليمة واحدة) الدر المختار، شامي: ۲/ ۵۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچي.

مرتبہ پڑھے، اور۳۳ مرتبہ سبحان اللّٰہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اللّٰہ اکبر پڑھنا چاہئے۔(۱)

نماز کے بعد کتاب سنانا

موجودہ دور میں عام طور پر مسلمان دنیا اور دنیوی علوم کے بارے میں بہت زیادہ ماہر ہیں، لیکن دین اور دینی علوم کے بارے میں زیرو ہیں، ساتھ ساتھ دین سے بے رغبتی، اور بے عملی کا دوردورہ ہے، اس لئے بے رغبتی اور بے عملی کو دور کرنے کے لئے نماز کے بعد دعا سے پہلے یا دعا کے بعد مصلے پر بیٹھ کر یا کسی اور مناسب جگہ پر بیٹھ کر کوئی دینی معتبر کتاب پڑھ کر نمازیوں کو سنانا بہت ہی زیادہ مفید ہے۔

اعلیٰ درجہ تو یہ ہے کہ سب لوگ جماعت سے نماز پڑھیں، اگر کسی کی کوئی رکعت رہ جائے تو وہ اپنی نماز پوری کرے، اس کے بعد کتاب سنائی جائے، جن لوگوں کو قرآن پاک

---

(۱)ویکرہ تاخیر السنة الا بقدر اللّٰهم انت السلام الخ، قال الحلوانی : لا بأس بالفصل بالاوراد ، واختاره الکمال ، قال الحلبی : ان ارید بالکراهة التنزیهیة ارتفع الخلاف قلت : وفی حفظی حمله علی القلیلة ویستحب ان یستغفر ثلاثا ویقرأ اية الکرسی والمعوذات ویسبح ویحمد ویکبر ثلاثا وثلاثین، یهلل تمام المائة ویدعوا ویختم بسبحان ربک، الدر المختار، شامی: ۱/ ۵۳۰،

(قوله واختاره الکمال) فیه ان الذی اختاره الکمال وهو الاول وهو قول البقالی ورد ما فی شرح الشهیدمن ان القیام الی السنة متصلا بالفرض مسنون ثم قال:وعندی ان قول الحلوانی "لا بأس" لا یعارض القولین لان المشهور فی هذه العبارة کون خلافه اولیٰ فکان معنا ها ان الاولیٰ ان لا یقرأ قبل السنةولو فعل لا بأس ، فا فادعدم سقوط السنة بذلک حتیٰ اذا صلی بعد الاوراد تقع سنة لا علی وجه السنة ولذا قالوا: لو تکلم بعد الفرض، لا تسقط لکن ثوابها اقل ، فلا اقل من کون قراءة الاوراد لا تسقطها ، الخ، شامی: ۱/ ۵۳۰ فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب هل یفارقه الملکان، ط: سعید کراچی.

کی تلاوت کرنی ہو وہ دوسرے وقت بھی کرسکتے ہیں، لیکن نمازیوں کا مجمع پھر نماز کے بغیر جمع نہیں ہوگا، اور اگر دوسرے وقت تلاوت نہ کرسکتا ہو تو دوسری جگہ یا ایک طرف ہوکر آہستہ بھی تلاوت کرسکتے ہیں، اس طرح سب کے اتفاق کے ساتھ مشورے سے کام ہوگا تو یقیناً خیر و برکت اور اللہ کی رحمت نازل ہوگی۔

نماز کے پابند بننے کا طریقہ

نماز ترک کرنے پر جو وعیدیں آئی ہیں ان پر غور کیا کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ترک کرنے والے کو کافر فرمایا ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ ایسے لوگ فرعون، ہامان اور قارون کے ساتھ دوزخ میں جائیں گے، اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔

دوزخ کے حالات خود بھی پڑھیں اور دوسروں سے سنا بھی کریں، ان شاء اللہ نماز سے بے پرواہی، سستی اور غفلت جاتی رہے گی، نماز چھوٹنے پر کچھ مالی یا بدنی جرمانہ خود اپنے نفس پر مقرر کرلیں، نہ بہت کم ہو کہ نفس کو کچھ ناگوار ہی نہ ہو اور نہ بہت زیادہ کہ اس کا ادا کرنا مشکل ہو جائے، جب نماز ترک ہو جائے تو وہ جرمانہ فقیروں کو دے دیا کریں، اور جرمانہ کی یہ صورت سنت کے موافق ہے، یا بدنی جرمانہ مقرر کرلیں کہ اگر ایک وقت کی نماز فوت ہو جائے گی تو اس کی قضاء پڑھنے کے ساتھ اور بیس رکعت نفل پڑھ لیں، اس سے نفس دو یا تین دفعہ میں ٹھیک ہو جائے گا یا ایک نماز اگر قضاء ہو تو ایک وقت کا کھانا نہ کھائیں، اور اگر دو وقت کی قضاء ہو جائیں تو دو وقت کا کھانا نہ کھائیں، چونکہ یہ نفس پر بہت مشکل ہوگا لہذا جلد نماز کا پابند ہو جائے گا۔ (اغلاط العوام مع تغیر ص ٦٦)(۱)

---

(۱) اغلاط العوام، ص: ۷۳، نماز عید، علاج، ط: زمزم پبلشرز، کراچی۔

نماز کے دوران بیمار ہو گیا

اگر کوئی شخص نماز پڑھنے کی حالت میں بیمار ہو جائے تو باقی نماز جس طرح پڑھ سکتا ہے پڑھ کر پوری کر لے، مثلاً اگر کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا تھا، اور نماز کے دوران ایسا بیمار ہو گیا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رہی تو اسی دوران بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اگر رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اشارے سے رکوع اور سجدہ کرے، اور اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے پر قادر نہیں تو لیٹ کر بقیہ نماز مکمل کرے۔(۱)

نماز کے دوران سجدے میں ہاتھوں کو سیدھا رکھنا

حکم یہی ہے کہ سجدے میں ہاتھوں کو بالکل سیدھا رکھا جائے دراصل ہم تمام دن رات اپنے ہاتھوں کو بالکل اکڑا کر نہیں رکھتے بلکہ ہمارے ہاتھ ڈھیلے ڈھالے رہتے ہیں۔ اگر مستقل ایسی حالت میں رہیں تو ایک بیماری ہاتھوں میں ہو جاتی ہے جس کی علامات میں گرفت کا ڈھیلا پن ہے، اس میں ہاتھوں کی گرفت (Grip) ڈھیلی اور سست پڑ جاتی ہے۔ ہاتھوں کی فطری حرکات اور طاقت میں کمی آجاتی ہے۔

اور جب ہم سجدے میں ہاتھ سیدھے رکھتے ہیں تو یہ ہاتھوں، انگلیوں اور جوڑوں کی خاص قسم کی ورزش ہے جس سے ہاتھ مذکورہ مرض سے محفوظ رہتے ہیں اور ہاتھوں کی

---

(۱) (ولو عرض له مرض في صلاته يتم بما قدر) على المعتمد، الدر المختار (قوله يتم بما قدر) اى ولو قاعداً موطئا او مستلقيا (قوله على المعتمد) وعن الامام انه يستقبل لان تحريمته انعقدت موجبة للركوع والسجود، فلا تجوز بالايماء، قال في النهر، والصحيح المشهور هو الاول لان بناء الضعيف على القوى اولىٰ من الاتيان بالكل ضعيفاً، شامي: ۲/۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

فطری طاقت اور قوت باقی رہتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۹)

نماز کے شروع میں ایک مقتدی تھا بعد میں اور آئے

اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا، اور وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہوا تھا، اس کے بعد اور مقتدی آگئے، تو پہلے مقتدی کو چاہئے کہ نماز کی حالت میں پیچھے آجائے تا کہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہو جائیں، اور اگر وہ پیچھے نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہیئے کہ اس کو پیچھے کھینچ لیں، اور اگر مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے وہ پیچھے نہیں آتا تو امام کو چاہئے کہ خود آگے بڑھ جائے تا کہ تمام مقتدی ایک ہی صف میں آجائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں، اسی طرح اگر مقتدی کے لئے پیچھے ہٹنے کی جگہ نہیں تو اس صورت میں امام خود آگے بڑھ جائے۔(۱)

نماز کے نور سے فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے

امام شعرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان نماز پڑھتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس کو قبول بھی کر لے تو اس نماز کے نور سے ایک فرشتہ پیدا کیا جاتا ہے، اور اس فرشتہ کی یہ

(۱) [تتمة] اذا اقتدیٰ بامام فجاء آخر یتقدم الامام موضع سجوده كذا في مختارات النوازل، وفي القهستاني عن الجلابي أن المقتدي يتاخر عن اليمين إلى خلف اذا جآء آخر، آه......... والذي يظهر أنه ينبغي للمقتدي التاخر اذا جآء ثالث فان تأخر والا جذبه الثالث إن لم يخش افساد صلاته .... ويؤيده ما في الفتح عن صحيح مسلم قال جابر: "سرت مع النبي ﷺ في غزوة فقام يصلي فجئت حتّٰى قمت عن يساره فأخذ بيديه جميعاً فدفعنا حتّٰى أقمنا خلفه" آه. وهذا كله عند الامكان والاتعين الممكن، شامي: ۱/۵۶۸، باب الامامة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة أو أفحش منها، ط: سعيد. فتح القدير: ۱/۳۰۸، باب المامة، ط: رشيدية، البحر الرائق: ۱/۶۱۷، باب الامامة، ط: دار الكتب العلمية بيروت. النجيس والمزيد لصاحب الهداية: ۲/۱۹، فصل فيما يمنع صحة الاقتداء، مسألة (۲۴۲) ط: ادارة القرآن، كراچي، هندية: ۱/۸۸، الباب الخامس في المامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم، ط: رشيدية.

ڈیوٹی ہوتی ہے کہ وہ قیامت تک نماز پڑھتا رہے تاکہ اس کی نماز کا ثواب اس نمازی کو ملتا رہے۔ (لطائف المنن) بحوالہ میری نماز ص:۳۲، ط: مکتبہ رحمانیہ۔

نماز مجموعہ عجائب

یورپ میں ایسے کلب موجود ہیں جہاں لوگ رقم دے کر ایسی محفل میں بیٹھتے ہیں جس میں انہیں ہنسایا جاتا ہے اور وہ ہنستے ہوئے غم زندگی وقتی طور پر بھول جاتے ہیں اور پھر وہی زندگی اور پھر وہی عذاب۔ یورپ میں ایسے سینٹر بھی ہیں جہاں لوگوں کو رُلایا جاتا ہے اور وہ لوگ رو رو کر اپنا غم زندگی دور کرتے ہیں، لیکن غم زندگی کہاں جائے۔

عقل کی عینک سے بنظر عمیق دیکھیں کیا یہ خوشی یعنی اللہ تعالیٰ سے نماز میں ملاقات اور نماز کا سکون اور غم یعنی گناہوں کے آنسو، اللہ تعالیٰ کی محبت اور ملاقات کے آنسو میں ممکن ہے۔ واقعی نماز خوشی اور غم کی ملی جلی کیفیت ہے۔ ایسا غم جس کے بعد سکون اور خوشی محسوس ہوتی ہے، اور اس کے بعد غم کی کوئی چیز قریب نہیں آتی۔

(بحوالہ ویکلی ''سن'' Weekly Sun)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۷۹)

نماز گناہوں کو دور کرنے والی ہے

اگر کبیرہ گناہ سے پرہیز کیا جائے تو پانچوں وقت کی نمازیں اور جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان تک اپنے درمیان کے گناہوں کو دور کرنے والے ہیں۔(۱)

(۱) وقوله صلى الله عليه وسلم " الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنب الكبائر، حجة الله البالغة: ۱/۱۸۷، من ابواب الصلاة، فضل الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

قال صلى الله عليه وسلم " ان الصلوات كفارة لما بينهن ما اجتنب الكبائر" كما قال تعالىٰ " ان الحسنات يذهبن السيئات [هود، الآية: ۱۱۴] . مكاشفة القلوب ، ص: ۱۷۹، الباب الثامن والاربعون فى فضائل الصلوات ، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

نماز موقوف کب ہوتی ہے

اگر کوئی مریض مرض کی شدت کی وجہ سے لیٹ کر سر سے اشارہ کر کے رکوع اور سجدے کرنے پر قادر نہیں، تو وہ اس حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ تندرست ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء پڑھے، پھر اگر اس کی یہی حالت پانچ نمازوں سے زیادہ دیر تک رہے تو اس پر ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا منع ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لایزال اللہ تعالیٰ مقبلاعلی العبدوھوفی صلاتہ مالم یلتفت فاذاالتفت اعرض عنہ.

''جب تک بندہ نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ برابر اس کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے، پھر جب وہ ادھر ادھر دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ نہیں رہتا''۔

---

(۱) (وان تعذر الایماء) برأسه (وكثرت الفوائت) بان زادت على يوم وليلة (سقط القضاء عنه) وان كان يفهم في ظاهر الرواية (وعليه الفتوىٰ) كما في الظهيرية، لان مجرد العقل لا يكفي لتوجه الخطاب وافاد بسقوط الاركان سقوط الشرائط عند العجز بالاولىٰ ولا يعيد في ظاهر الرواية، الدر مع الرد: ۲/۹۹-۱۰۰ (قوله بان زادت على يوم وليلة) اما لو كانت يوما وليلة او اقل وهو يعقل، فلا تسقط بل تقضى اتفاقا وهذا اذا صح، فلو مات ولم يقدر على الصلاة لم يلزمه القضاء، حتىٰ لا يلزمه الايصاء بها كالمسافر اذا افطر ومات قبل الاقامة كما في الزيلعي قال في البحر: وينبغي ان يقال محمله ما اذا لم يقدر في مرضه على الايماء بالرأس اما ان قدر عليه بعد عجزه فانه يلزمه القضاء وان كان موسعا لتظهر فائدته في الايصاء بالاطعام عنه، آه، شامي: ۲/۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۴۰۳، باب صلاة المريض، ط: قديمي كراچي.

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی توجہ اس سے ہٹ جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ کی جانب متوجہ ہوتا ہے اس کے لئے اللہ کی بخشش کا دروازہ کھل جاتا ہے اور جب بندہ اس سے اعراض کرتا ہے تو اس سے وہ صرف محروم نہیں رہتا بلکہ اپنے اعراض کی وجہ سے اللہ کے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے، جب ایک دنیوی بادشاہ اور حاکم کے دربار میں جاتا ہے تو اس کے روبرو ادھر اُدھر نہیں دیکھتا ہے کسی اور سے بات چیت نہیں کرتا ہے، کوئی اور نامناسب کام نہیں کرتا ہے تو احکم الحاکمین، رب العالمین، بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار میں ایسے امور کب جائز ہوسکتے ہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذاقام احدکم الی الصلوۃ فلایمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھہ.

''تم میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو ٹھیکریوں کو صاف نہ کرے، کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے''۔(۱) (احکام اسلام ص ۵۸)

نماز میں تاخیر کرنا

☆......بچہ جنانے والی دائی یا ڈاکٹر کو جب یہ ڈر ہو کہ اگر نماز میں مشغول ہوگئی تو بچہ مرجائے گا تو اس کو ولادت کے کام سے فارغ ہونے کے بعد نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی، اس وجہ سے اگر نماز وقت سے تاخیر بھی ہوجائے گی تو گناہ نہیں ہوگا۔

☆......مریض کے آپریشن کے دوران اگر ڈاکٹر کے نماز پڑھنے کے لیے

(۱) وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم " اذا قام احدکم الی الصلاۃ فلا یمسح الحصی فان الرحمۃ تواجھہ،وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم :" لا یزال اللہ تعالیٰ مقبلا علی العبد وھو فی صلاتہ ما لم یلتفت فاذا التفت اعرض عنہ، وکذا ما ورد من اجابۃ اللہ للعبد فی الصلاۃ، (اقول) ھذا اشارۃ الی ان وجود الحق عام فائض وانہ انما تتفاوت النفوس فیما بینھا باستعدادھا الجبلی او الکسبی، فاذا توجہ الی اللہ فتح لہ بابا من جودہ، واذا اعرض حرمہ بل استحق العقوبۃباعراضہ، حجۃ اللہ البالغۃ: ۲/ ۱۳، ما لا یجوز فی الصلاۃ وسجود السھو، والتلاوۃ، ط: کتب خانہ رشیدیہ دھلی.

جانے سے مریض کے مرجانے کا خطرہ ہوتو آپریشن سے فارغ ہوکر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی تا کہ مریض کی جان بچ جائے۔

☆......اگر ہوائی جہاز یا گاڑی یا ریل یا قافلہ نکل جانے کا خطرہ ہوتو نماز کو وقت سے تاخیر کرنے کی گنجائش ہوگی۔(۱)

نماز میں خوفزدہ ہوکر کھڑا ہونے کا راز

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی توجہ رکھ کر اور ایسی ہیئت بنا کر کھڑا ہونا لازم ہے کہ رقت طاری ہو جائے، جیسے کہ کوئی شخص کسی خوفناک مقدمہ میں گرفتار ہوتا ہے اور اس کے واسطے قید یا پھانسی کا حکم جاری ہونے والا ہوتا ہے، اس کی حالت حاکم اور جج کے سامنے کیا ہوتی ہے، ایسے ہی خوفزدہ دل کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑا

---

(۱) (و) هو كما (اذا خافت القابلة) وهى المرأة التى يقال لها داية تتلقى الولد حال خروجه من بطن امه ان غلب على ظنها (موت الولد) او تلف عضو منه او امه بتركها وجب عليها تاخير الصلاة عن وقتها وقطعها ولو كانت فيها (والا فلا بأس بتاخيرها الصلاة وتقبل على الولد) للعذر كما أخر النبى صلى الله عليه وسلم الصلاة عن وقتها يوم الخندق، (وكذا المسافر) اى السائر فى فضاء (اذا خاف من اللصوص، او قطاع الطريق) او من سبع او سيل (جازله تاخير الوقتية) كالمقاتلين اذا لم يقدروا على الايماء ركبانا للعذر، مراقى الفلاح، ص: ۳۷۲-۳۷۳، (قوله كما اخر النبى صلى الله عليه وسلم الصلاة) اى جنسها فان المشركين شغلوه عن اربع صلوات فقضاهن مرتبا الظهر ،ثم العصر، ثم المغرب ثم العشاء، (قوله اى السائر فى فضاء) افاد به ان المراد السفر اللغوى ومثله فيما يظهر ليس بقيد بل كذالك المقيم، (قوله: كالمقاتلين اذ الم يقدروا الخ) لانهم اذا فاتهم القتال بالاشتغال بالصلاة لايمنكهم تداركه والصلاة يمكنهم تدارك ما فات منها، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۷۳، فصل فى ما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه وغير ذلك، ط: قديمى كراچى.

ہونا چاہئے۔(۱) (احکام اسلام ص۸۴)

نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں

جوآدمی نماز میں لاپرواہی، سستی اور کاہلی کرتا ہے اس کے لئے اللہ کی طرف سے پندرہ سزائیں مقرر ہیں چھ سزائیں دنیا میں، تین سزائیں مرتے وقت، اور تین سزائیں مرنے کے بعد قبر میں اور تین سزائیں قبر سے نکلنے کے بعد میدان حشر میں۔

دنیا کی چھ سزائیں:

۱......اس کے رزق سے برکت اٹھالی جاتی ہے۔

۲......اس کی عمر سے برکت اٹھالی جاتی ہے اوراس کی زندگی میں بے برکتی ہوتی ہے۔

۳......اس کے چہرہ سے نیک لوگوں کی علامت مٹادی جاتی ہے۔

۴......ایسے آدمی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

۵......ایسا شخص جو بھی نیک کام کرتا ہے اس پر ثواب نہیں ملے گا۔

۶......ایسا شخص جو بھی دعا مانگتا ہے وہ قبول نہیں کی جاتی (اگر اللہ کے نیک بندے اس کے حق میں کوئی دعا کرتے ہیں تو اس کے حق میں ان کی دعا قبول نہیں ہوتی)۔

موت کے وقت کی تین سزائیں:

۱......ایسا بے نمازی ذلیل ہوکر مرے گا۔

(۱) والهيآت المندوبة ترجع الى معان، منها تحقيق الخضوع وضم الاطراف والتنبيه للنفس على مثل الحالة التى تعترى السوقة عند مناجاة الملوك من الهيبة والدهش، كصف القدمين، ووضع اليمنىٰ على اليسرىٰ، وقصر النظر، وترك الالتفات، حجة الله البالغة: ۲/۷، الامور التى لا بد منها فى الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

۲.....موت کے وقت بھوکا رہے گا۔

۳..... پیاسا مرے گا، اگر دنیا کی تمام نہروں کا پانی بھی پلا دیا جائے تو پیاس نہیں بجھے گی، اور پیاس کی حالت میں ہی اس دنیا سے جائے گا۔

قبر کے اندر کی تین سزائیں:

۱..... بے نمازی کی قبر اس قدر تنگ کردی جاتی ہے کہ اس طرف کی پسلیاں اُس طرف اور اُس طرف کی اِس طرف آجاتی ہیں۔

۲.....قبر تاریک کردی جاتی ہے۔

۳.....اور اس کو قیامت تک سزا دینے کے لئے ایک فرشتہ مقرر کردیا جاتا ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بے نمازی کو قبر میں سزا دینے کے لئے ایک بڑا سانپ مسلّط کردیا جائے گا، اس کا نام "شجاع اقرع" ہے، اس کی آنکھیں آگ کی اور ناخن لوہے کے ہوں گے اور ہر ایک ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی، اور اس کے پاس لوہے کے دو ڈنڈے ہوں گے، اور یہ سانپ میت سے باتیں کرے گا، اور اپنا نام بتائے گا کہ میں "شجاع اقرع" ہوں، اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح سخت خوفناک ہوگی اور وہ مردہ سے کہے گا کہ میں تیری سزا کے لئے تجھ پر مسلط کیا گیا اور میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ تجھے مارتا رہوں ظہر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عصر تک، اور عصر کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے مغرب تک، اور مغرب کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے عشاء تک، اور عشاء کی نماز چھوڑنے کی وجہ سے صبح تک مارتا ہوں۔

اللہ بچائے اس سانپ کی مار کی سختی سے، جب وہ سانپ ایک دفعہ اس بے نمازی کو مارے گا تو وہ بے نمازی ستر گز زمین کے نیچے دھنس جائے گا، اور یہ سانپ اپنا ناخن

زمین میں داخل کر کے اس بے نمازی کو نکالے گا، پھر دوبارہ اتنے ہی زور سے اس کو مارے گا، اور یہ مردہ قیامت تک اسی طرح مار کھاتا رہے گا، اوراس عذاب میں مبتلا رہے گا، نعوذباللہ من ذالک.

قیامت کی تین سزائیں:

۱......قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت جب آسمان پھٹ جائے گا تو سزا دینے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ آئے گا، اوراس کے ہاتھ میں ستر گز لمبی زنجیر ہوگی، اوراس بے نمازی کی گردن پر رکھے گا، پھراس کو منہ کے راستے سے پیٹ میں داخل کرے گا، اوراس کے پاخانہ کے راستے سے نکالے گا پھر کبھی منہ کے بل کبھی پیٹھ کے بل گھسیٹے گا، اوروہ فرشتہ اعلان کرے گا، یہ اس آدمی کا بدلہ ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض کوضائع اور برباد کیا ہے، پھراس کو لے کر جہنم کی طرف چلا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگراس زنجیر کا ایک حلقہ (کڑا) زمین پر گرے گا تو پوری زمین کو جلا کر اسی وقت راکھ کردے گا۔

۲......اللہ تعالیٰ بے نمازی پر نظر کرم نہیں فرمائیں گے، اوراس پر خدائی قہرو عذاب ہوگا۔

۳......اللہ تعالیٰ بے نمازی کو گناہوں سے پاک صاف نہیں کرے گا اوراس پر دردناک عذاب ہوگا۔(۱)

---

(۱)وروی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم" من تهاون بالصلاة عاقبه الله بخمسة عشر عقوبة ستة منها في الدنيا ، وثلاثة عند الموت، وثلاثة في قبره وثلاثة عند لقاء ربه ، قيل يا رسول الله! فما التي تصيبه في الدنيا؟ قال: اولها : يرفع الله البركة من رزقه، والثانية : يرفع الله البركة من عمره ، والثالثة: يمحو الله سيمة الصالحين من وجهه، والرابعة: لا حظ له في الاسلام، والخامسة: كل

نماز میں فرق

مرداورعورت کی نماز میں چند چیزوں میں فرق ہے،اوروہ یہ ہیں:

۱......تکبیرتحریمہ کے وقت مردکانوں تک ہاتھ اٹھائیں،اورعورتیں صرف

= عمل يعمله من اعمال البر لايوجر عليه ، والسادسة: لا يرفع له دعاء الى السماء ،قيل يا رسول الله ! وما التى تصيبه عند الموت:؟ قال : يموت ذليلا ، يموت جائعا، يموت عطشانا ولو سقى بانهار الدنيا لم تروه، قيل يا رسول الله ! وما التى تصيبه فى قبره؟ قال: اولها يضيق الله عليه قبره ويظلم عليه لحده ويوكل به ملكا يعذبه الى يوم القيامة. وقيل: يسلط الله عليه فى قبره ثعبان اسمه الشجاع الاقرع عيناه من نار واظفاره من حديد طول كل ظفر منها مسيرة يوم ، ومعه عمودان من حديد فيكلم الميت ويقول له: انا الشجاع الاقرع وصوته مثل الرعد القاصف ويقول له امرنى ربى ان اضربك على تضييع الظهر من صلاة الظهر الى صلاة العصر، واضربك على تضييع صلاة العصر من صلاة العصر الى صلاة المغرب ، واضربك على تضييع صلاة المغرب من صلاة المغرب الى صلاة العشاء، واضربك على تضييع صلاة العشاء من صلاة العشاء الى صلاة الصبح، وكلما ضربه ضربة يغور فى الارض سبعين ذراعا فيدخل اظفاره فى الارض ، فيخرجه ثم يضربه فلايبرح تحت الضرب الى يوم القيامة نعوذ بالله من ذلك ، وما التى عند لقاء ربه اذا انشقت السماء ياتيه ملك من ملائكة العذاب وبيده سلسلة ذرعها سبعون ذراعا فيجعلها فى عنقه ثم يدخلها فى جوفه من فمه ويخرجها من دبره ثم يجره على وجهه، ومرة على ظهره وهو ينادى عليه، هذا جزاء من ضيع فرائض الله تعالىٰ ثم ينطلق به الى النار، قال عبد اللهبن عباس رضى الله عنهما لو ان حلقة من تلك السلسلة وقعت على الارض لا حرقتها لوقتها، والثانية : لا ينظر الله اليه ، والثالثة: لا يزكيه وله عذاب اليم، ، الجواهر فى عقوبة اهل الكبائر للشيخ العلامة زين الدين المليبارى: ص: ۵ ـ ۲ ، الباب الاول فى عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتاب العربى، دمشق ، سورية، مكاشفة القلوب، ص: ۱۸۸ ـ ۱۸۹ ، الباب التاسع والاربعون فى بيان عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان، كتاب الكبائر للذهبى ، ص: ۴۳ ، الكبيرة الرابعة فصل فى المحافظة على الصلوات والتهاون بها، ط: دار الخير دمشق، حلبونى.

کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں۔(۱)

۲......مرد ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کے گٹے پر اس طرح رکھے کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کا گٹا پکڑے اور بقیہ تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھے، اور بائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں دائیں ہاتھ کی کلائی کے نیچے رکھے، نیچے کی طرف لٹکی ہوئیں نہ رہیں، اور عورت سینہ پر ہاتھ رکھے اس طرح کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھ دے حلقہ نہ بنائے۔(۲)

---

(۱) (اذا اراد الرجل الدخول في الصلاة) اى صلاة كانت (اخرج كفيه من كميه) بخلاف المرأة وحال الضرورة كما بيناه (ثم رفعهما حذاء اذنيه) حتىٰ يحاذى بابهاميه شحمتي اذنيه ويجعل باطن كفيه نحو القبلة ولا يفرج اصابعه ، ولا يضمها واذا كان به عذر يرفع بقدر الامكان، والمرأة الحرة حذو منكبيها ، والامة كالرجل ،مراقى الفلاح ، حاشية الطحطاوى على المراقى،ص: ۲۷۸ ـ ۲۷۹ ، فصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمي كراچي. حلبى كبير ص:۲۹۸ ـ ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۴۸۲ـ ۴۸۳، فصل في بيان تاليف الصلاة، الى انتهائها، مطلب في حديث الاذان جزم، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ووضع) الرجل (يمينه على يساره تحت سرته آخذا رسغها بخنصره وابهامه) هو المختار وتضع المرأة والخنثىٰ الكف على الكف تحت ثديها، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۸۶ ـ ۴۸۷، (قوله بخنصره وابهامه) اى يحلق الخنصر والابهام على الرسغ ويبسط الاصابع الثلاث كما في شرح المنية ونحوه في البحر والنهر والمعراج والكفاية والفتح والسراج وغيرها وقال في البدائع ويحلق ابهامه وخنصره وبنصره ويضع الوسطىٰ والمسبحة على معصمه الخ، (قوله تحت ثديها) كذا في بعض نسخ المنية، وفي بعضها على ثديها قال في الحلية: وكان الاولىٰ ان يقول على صدرها كما قاله الجم الغفير لا على ثديها وان كان الوضع على الصدر قد يستلزم ذلك بان يقع بعض ساعد كل يد على الثدى لكن هذا ليس هو المقصود بالافادة ، شامي: ۱/ ۴۸۷ ، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبى كبير،ص: ۳۰۰ـ ۳۰۱، صفه الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

۳......رکوع کا فرق: مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ سر پیٹھ اور سرین برابر ہو جائیں اور عورت تھوڑا سا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کریں۔

۴......مرد گھٹنے پر انگلیاں کھلی رکھے اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے، اور عورت اپنی اپنی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھ پر زور نہ دے، اور پاؤں قدرے جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے، (۱) مرد اپنے بازوؤں کو پہلو سے الگ رکھے اور کھل کر رکوع کرے اور عورت اپنے بازو کو پہلو سے خوب ملائے اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ملا دے اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کرے، اس لئے عورتوں کے لئے مردوں کی طرح رکوع سجدہ اور قعدہ کرنا غلط ہے۔ (۲)

مزید ''سجدہ کا فرق''، ''جلسہ کا فرق'' اور ''رکوع میں مرد و عورت کے درمیان فرق'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا

نماز کی حالت میں قرآن مجید کو دیکھ کر قرأت کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی

(۱، ۲) (ثم) كما فرغ (كبر) مع الانحطاط (للركوع) .... (ويضع يديه) معتمدا بهما (على ركبتيه ويفرج اصابعه) للتمكن ويسن ان يلصق كعبيه وينصب ساقيه (ويبسط ظهره) ويسوى ظهره بعجزه (غير رافع ولا منكس رأسه، الدر مع الرد: ۱/۴۹۳-۴۹۴، (قوله ويسن ان يلصق كعبيه .... قال في المعراج وفي المجتبى: هذا كله في حق الرجل، اما المرأة فتنحنى في الركوع يسيرا ولا تفرج، ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحنى ركبتيها ولا تجافى عضديها لان ذلك استر لها، شامي: ۱/۴۹۳-۴۹۴، فصل في تاليف الصلاة، قبل مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراجي.

ہے۔(۱)

نماز میں مؤدب کھڑا ہونے کی حکمت

نماز میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمام بدن کو سکیڑ لینا، نفس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے مؤدب کھڑا ہونے پر آگاہ کرنے کے لئے ہے، جیسا کہ عام لوگوں پر بادشاہوں کے سامنے درخواست کرتے وقت دہشت اور ہیبت کی حالت طاری ہوتی ہے مثلاً دونوں قدموں کو برابر رکھنا، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا، نظر نیچی رکھنا، ادھر ادھر نہ دیکھنا، اسی طرح نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا اللہ کے ماننے والوں کی فطرت کا تقاضا ہے، اور فرمانبرداری کے لئے جھکنا ایک تواضع ہے، اور سجدہ میں گرنا کمال عبودیت اور بندگی کا اظہار ہے۔(۲) (احکام اسلام عقل کی نظر میں مع تغیر ص ۵۷)

نماز میں نام مبارک سن کر درود پڑھنا

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر درود پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وقراء ته من مصحف) ای ما فیه قرآن (مطلقا) لانه تعلم الا اذا کان حافظا لما قراه وقرأ بلا حمل، الدر مع الرد: ۱/۶۲۳-۶۲۴، (قوله ای ما فیه قرآن) عممه لیشمل المحراب، فانه اذا قرأ ما فیه فسدت فی الصحیح، بحر، (قوله مطلقا) ای قلیلا او کثیراً، اماما او منفردا امیا لا یمکنه القراء ة الا منه او لا (قوله لانه تعلم) ذکروا لابی حنیفة فی علة الفساد وجهین احدهما: ان حمل المصحف والنظر فیه وتقلیب الاوراق عمل کثیر، والثانی انه تلقن من المصحف فصار کما اذا تلقن من غیره، الخ، شامی: ۱/۶۲۴، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، قبل مطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط: سعید کراچی.

(۲) والهیات المندوبة ترجع الی معان: منها تحقیق الخضوع وضم الاطراف والتنبیه للنفس علی مثل الحالة التی تعتری السوقة عند مناجاة الملوک من الهیبة والدهش، کصف القدمین، ووضع الیمنیٰ علی الیسریٰ، وقصر النظر وترک الالتفات، حجة الله البالغة: ۲/۷، اذکار الصلاة وهیاتها المندوب الیها، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

نماز میں وضو ٹوٹ جائے

☆......اگر کوئی شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے اور نماز کے دوران اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے تو فوراً وضو کر کے پہلی نماز پر ہی اپنی نماز کی بناء کر سکتا ہے، خواہ یہ بات تشہد کے بعد ہی واقع ہوئی ہو، یا پہلی دونوں صورتوں میں بناء کر سکتا ہے یعنی وضو کر کے نماز کی جگہ پر آ کر نیت کے بغیر بقیہ نماز شروع کر دے، اگر پہلے وضو کے ساتھ مثلاً دو رکعت ادا کی ہے اب وضو کر کے آ کر نیت کے بغیر صرف بقیہ دو رکعت پڑھے اور سلام پھیر دے۔ اور بنا صحیح ہونے کی یہ شرط ہے کہ وضو ٹوٹنے کے بعد بلا توقف فوراً وضو کے لئے جائے اور راستے میں آتے جاتے کہیں نہ ٹھہرے اور کسی سے بات چیت نہ کرے ورنہ بنا کرنا صحیح نہیں ہوگا، واضح رہے کہ نماز کی بناء کرنے کی بجائے شروع سے پڑھنا بہتر ہے۔ (۱)

---

(۱) (تـذيـيـل) فـي الحدث في الصلوة وهو من سبقه حدث سماوی من بدنه موجب للوضوء في الـصـلاة، انـصـرف من فوره وتوضأ من غير ان يشتغل بشئي غير ضروری في وضوئه وبنى على صلوته عـنـدنـا ان لـم يـعـرض له ما ينا فيها خلافا للثلاثة لهم ما روى الترمذی وحسـ ابو داود والـنـسـائي عن علي بن طلق ، قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم: اذا فسا احدكم في الصلاة فـلـيـنـصـرف ولـيـتـوضـأ ولـيـعـد الصـلاة، ولان الحدث ينافي الصلاة لتفويت شرطها ولا فرق بين الابتـداء والـبـقـاء في لزوم اشتراط الطهارة والمشئي والانحراف يفسدانها ايضا فصار كالحدث الـعـمـد ولنا ما تقدم في نواقض الوضوء من حديث عائشة قال عليه الصلاة والسلام من اصابه قئ او رعـاف او قـلـس او مـذی فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن على صلاته وهو في ذلک لا يتكلم رواه ابـن مـاجة والدار قطني ثم ليبن على صلوته ما لم يتكلم .... ولكن الاستيناف افضل للبعد عن شبهة الـخـلاف ، وقـيـل ذلـک فـي حـق الـمـنـفـرد، واما الامام والمقتدی فالبناء افضل في حقهما احـرازا لـفـضيلة الجماعة وعلى هذا فلوا مكنهما الاستيناف بجماعة اخرىٰ فهو افضل في حقهما ايـضـا ثـم الـمـنـفـرد ان شاء اتمها في مكان وضوئه ان امكن او اقرب المواضع اليه ان لم يمكن ، تـحـرزا عن زيادة المشئي وان شاء رجع الى مصلاه ليودی صلاته في مكان واحد والمقتدی يعود الـى مكانه البتة ان لم يفرغ امامه، ولو اتم في غيره لا يصح اذا كان بينه و بين امامه ما يمنع صحة الاقتـداء وان كـان امـامـه قـد فرغ يتخير كالمنفرد، والامام حكمه حكم المقتدی لانه يصير من

☆......اگر جماعت کی نماز کے دوران وضوٹوٹ جائے تو ناک پر ہاتھ رکھ کر وضو کرنے کے لئے نکل آئے اگر نکلنے کی جگہ ہے، اور وضو کرکے تکبیر تحریمہ کے بغیر امام کے ساتھ شریک ہوجائے، اگر اس دوران کوئی رکعت نہیں نکلی تو امام کے ساتھ سلام پھیر دے، اور اگر وضو کے دوران کوئی رکعت نکل گئی تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہوکر پورا کرے اور اس میں فاتحہ یا سورت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کچھ دیر کھڑا ہوکر رکوع اور سجدہ کرکے نماز پوری کرلے۔(۱)

☆......اور اگر نکلنے کی جگہ نہیں تو امام کے ساتھ قیام، رکوع اور سجدہ وغیرہ کرتے

= جملة المقتدى فانه يستخلف غيره اذا سبقه الحدث ويصير هو مقتديا به، ثم استخلاف الامام غيره اذا سبقه الحدث جائز اجماعا.......... ثم جواز البناء مقيد بامور : منها ان ينصرف على فوره فان مكث بعد الحدث في مكانه قدر ركن فسدت ...... ومنها ان يكون الحدث مما يخرج من بدنه ، فلا يبني باغماء و جنون ، ومنها ان يكون موجبا للوضوء دون الغسل فلا يبني للاحتلام ومنها ان لا يشتغل بفعل غير ضروري بان جاوز ماء يقدر على الوضوء منه الى ابعد منه ،...... ومنها ان لا يعرض له ما ينافي الصلاة من كلام ونحوه او كشف عورة حتىٰ لو كشفت رأسها للمسح او ذراعيها للغسل تفسد ولا تبني في الصحيح، وكذا لو كشف الرجل او المرأة للاستنجاء يستنجي من تحت الثياب الخ، حلبي كبير، ص: ۴۵۲ - ۴۵۴، فصل فيما يفسد الصلاة (مفسدات الصلاة) تذييل في الحدث ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۵۹۹- ۶۱۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۳، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) والسنة ان ينصرف محدودب الظهر آخذا بانفه يوهم انه قد رعف ، حلبي كبير، ص: ۴۵۴، قبل فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(واللاحق من فاتته) الركعات (كلها او بعضها) لكن (بعد اقتدائه) بعذر كغفلة و زحمة و سبق حدث وصلاة خوف ، و مقيم ائتم بمسافر، وكذا بلا عذر ، بان سبق امامه في ركوع و سجود فانه يقضي ركعة، وحكمه كمؤتم فلا ياتي بقراءة ولا سهو، الدر المختار، شامي: ۱/۵۹۴- ۵۹۵، باب الامامة، مطلب في احكام المسبوق والمدرك واللاحق ، ط: سعيد كراچي.

رہے لیکن پڑھے کچھ نہیں، امام کے سلام کے بعد وضو کرکے اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران امام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کرکے وضو کرنے چلے جائے، اور نائب بقیہ نماز پڑھاتا رہے اور نماز پوری کرکے سلام پھیر دے اور اس دوران اگر امام وضو کرکے آگیا تو خلیفہ کے پیچھے اقتداء کرکے نماز پڑھ لے، خلیفہ کو امامت سے نہ ہٹائے، اور اگر خلیفہ نے سلام پھیر دیا تو امام صاحب اپنی نماز کو دوبارہ پڑھ لیں۔(۲)

نمازوں کا فدیہ

نمازوں کا فدیہ زندگی میں دینا صحیح نہیں، اس لئے نمازوں کا فدیہ مرنے کے بعد ورثاء کو دینا چاہئے، زندگی میں نمازوں کا فدیہ ادا کرنے سے فدیہ ادا نہیں ہوتا، اور روزانہ وتر کی نماز کے ساتھ چھ فدیے ہیں، اور ایک نماز کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہے، اور ایک صدقۂ فطر تقریبا دو کلو گندم یا آٹا ہے،(۳) اس حساب سے پورے ایک دن کے

(۱) قوله وقالا يتشبه بالمصلين اى احتراما للوقت ، قال،ط: ولا يقرأ كما فى ابى السعود سواء كان حدثه اصغر او اكبر ، قلت وظاهره انه لاينوى ايضا لانه تشبه لا صلاة حقيقة ،تامل، شامى: ۱/ ۲۵۲ ـ ۲۵۳، باب التيمم، مطلب فاقد الطهورين. ط: سعيد كراچى.

(۲) انظر الى الحاشية رقم: ۱ تحت عنوان ''نماز میں وضو ٹوٹ جائے''۔

(۳) (ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصىٰ بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة (وكذا حكم الوتر) .... ولو فدى عن صلاته فى مرضه لا يصح بخلاف الصوم، الدر مع الرد: ۲/ ۷۲ ـ ۷۴، (قوله ولو فدى عن صلاته فى مرضه لا يصح) فى التاتارخانية عن التتمة: سئل الحسن بن على عن الفدية عن الصلاة فى مرض الموت هل تجوز؟ فقال لا، وسئل ابو يوسف عن الشيخ الفانى هل تجب عليه الفدية عن الصلوات كما تجب عليه عن الصوم وهو حيٌّ، فقال لا، آه وفى القنية: والا فدية فى الصلاة حالة الحياة بخلاف الصوم، ، اقول ووجه ذلك ان النص انما ورد فى الشيخ الفانى انه يفطر ويفدى فى حياته حتىٰ ان المريض او المسافر اذا أفطر يلزمه القضاء اذا ادرك اياما آخر والا فلا شئ عليه، فان ادرك ولم يصم يلزمه الوصية

نمازوں کے فدیے بارہ کلو گندم یا آٹا یا اس کی نقد قیمت ہے، اور نقد روپے دینا بہتر ہے تاکہ مستحق آدمی اپنی ضرورت کی چیز خود لے سکے۔(۱)

نمازی کا دوسرے نمازی کے کہنے پر عمل کرنا

اگر کوئی نمازی دوسرے نمازی کے بتانے پر عمل کرے گا تو نماز باطل ہو جائے گی۔(۲)

نمازی کے آگے بے خیالی سے گذر گیا

اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے بے خیالی میں گذر گیا تو وہ معذور ہے گناہ نہیں

= بالفدية عما قدر ، هذا ما قالوه ، ومقتضاه ان غير الشيخ الفاني ليس له ان يفدى عن صومه في حياته لعدم النص ومثله الصلاة، ولعل وجهه انه مطالب بالقضاء اذا قدر ، ولا فدية عليه الا بتحقيق العجز عنه بالموت فيوصي بها، بخلاف الشيخ الفاني فانه تحقق عجزه قبل الموت عن اداء الصوم وقضائه فيفدى في حياته، ولا يتحقق عجزه عن الصلاة لانه يصلي بما قدر ولو موميا برأسه ، فان عجز عن ذلك سقطت عنه اذا كثرت ، ولا يلزمه قضاؤها اذا قدر كما سيأتي في باب صلاة المريض، وبما قررناه ظهر ان قول الشارح بخلاف الصوم اى فان له ان يفدى عنه في حياته خاص بالشيخ الفاني، تامل، شامي: ۲/ ۷۴، باب قضاء الفوائت، مطلب في بطلان الوصية بالختمات والتهاليل ، ط: سعيد كراچي.

(۱) (قوله نصف صاع من بر) اى او من دقيقه او سويقه او صاع تمر او زبيب او شعير او قيمته وهي افضل عندنا لاسراعها بسد حاجة الفقير ، شامي: ۲/ ۷۲۔ ۷۳، باب قضاء الفوائت، مطلب في اسقاط الصلاة عن الميت ،ط: سعيد كراچي.

(۲) حتىٰ لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت بل يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه، الدر المختار . (قوله حتىٰ لو امتثل الخ) هذا امتثال بالفعل ، ومثله ما لو امتثل بالقول ، وهو ما في البحر عن القنية: مسجد كبير يجهر المؤذن فيه بالتكبيرات فدخل فيه رجل امر المؤذن ان يجهر بالتكبير وركع الامام للحال فجهر المؤذن ، ان قصد جوابه فسدت صلاته ، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام. ط: سعيد كراچي.

ہوگا۔(۱)

نمازی کے آگے سے عورت گذری

''عورت نمازی کے آگے سے گذری'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نمازی کے آگے سے گذرنا

☆......نمازی کے آگے سے گذرنا حرام ہے، اگرچہ نمازی نے کسی عذر کے بغیر سترہ اور رکاوٹ نہ رکھا ہو، اسی طرح نماز پڑھنے والے کے لئے سترہ کے بغیر ایسی جگہ پر نماز پڑھنا بھی حرام ہے جہاں اس کے سامنے لوگوں کی کثرت سے آمدورفت ہو، ایسی صورت میں اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گذرے گا تو نماز پڑھنے والا گنہگار ہوگا، کیونکہ اس نے سترہ کے بغیر ایسی جگہ نماز پڑھی جہاں سے لوگوں کو گذرنا ہوتا ہے، اور اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے نہیں گذرے گا تو کوئی بھی گنہگار نہیں ہوگا۔

اگر نماز پڑھنے والا سترہ کے بغیر نماز پڑھنے کی وجہ سے گذرنے والوں کے لئے رکاوٹ کا سبب بنا، لیکن نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو کسی اور جگہ سے گذرنے کی گنجائش تھی، اس کے باوجود نمازی کے سامنے سے گذرا تو دونوں گنہگار ہوں گے۔

اس کے برعکس اگر نمازی کی وجہ سے رکاوٹ نہ تھی لیکن گذرنے والے کے لئے کسی اور جگہ سے گذرنے کی گنجائش نہ تھی، اس لئے نمازی کے آگے سے گذرنا پڑا تو اس صورت میں دونوں گنہگار نہیں ہوں گے۔

اور اگر دونوں میں سے کسی ایک کی طرف سے کوتاہی ہوئی تو صرف وہی شخص

---

(۱) (قوله بالحديث) وهو قوله عليه الصلاة والسلام " رفع عن امتي الخطاء والنسيان، " معناه رفع مأثم الخطاء الثاني، شامي: ۲ / ۱۸۰، كتاب الغصب ،ط: سعيد كراچي.

گنہگار ہوگا۔(۱)

نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی

نمازی کے آگے سے گذرنا گناہ ہے مگر اس سے نماز نہیں ٹوٹتی، اور اگر کوئی شخص بے خیالی میں گذر گیا تو وہ معذور ہے گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

نمازی کے آگے سے گذرنے کا وبال

☆......اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والا جان لے کہ اس کا وبال کس قدر سخت اور سنگین ہے تو برسوں کھڑا رہے گا مگر نمازی کے آگے سے گذرنے کی ہمت نہ کرے گا۔(۳)

(۱) يحرم المرور بين يدى المصلي، ولو لم يتخذ سترة بلا عذر، كما يحرم على المصلي ان يتعرض بصلاته لمرور الناس بين يديه بأن يصلي بدون سترة بمكان يكثر فيه المرور ان مر بين يديه احد فيأثم بمرور الناس بين يديه بالفعل لا بترك السترة فلو لم يمر احد لا يأثم، لان اتخاذ السترة في ذاته ليس واجبا، ويأثمان معا ان تعرض المصلي، وكان المار مندوحة، ولا يأثمان ان لم يتعرض المصلي، ولم يكن للمار مندوحة، واذا قصر احدهما دون الآخر اثم وحده، وهذه الاحكام متفق عليها بين الحنفية، والمالكية، الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۲۷۲، كتاب الصلاة، حكم المرور بين يدى المصلي، قبل مكروهات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. شامي: ۱/۶۳۴ ـ ۶۳۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد، بدون الف لا تفسد، ط: سعيد كراچي.

(۲) قوله او مروره (بين يديه) مرفوع بالعطف فعلي مرور ما ر:ان لا يفسدها ايضا مروره ذلك وان اثم المار الخ، شامي: ۱/۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، (قوله وان اثم المار) مبالغة على عدم الفساد لان الاثم لا يستلزم الفساد، شامي: ۱/۶۳۵، ط: سعيد كراچي.

(۳) وعن ابى جهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار بين يدى المصلي ما ذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه قال ابو النضر: لا ادرى قال: اربعين يوما او شهرا او سنة متفق عليه، مشكوة، : ۷۴، باب السترة، الفصل الاول، ط: قديمي كراچي،
وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم احدكم ما له فى ان يمر بين يدى اخيه معترضا فى الصلاة كان لان يقيم مائة عام خير له من الخطوة التى خطا رواه ابن ماجه، مشكوة، ص: ۷۴، باب السترة، الفصل الثالث، ط: قديمي كراچي، بخاري: ۱/۷۳، كتاب الصلاة، باب اثم المار بين يدى المصلي، ط: قديمي كراچي. شامي: ۱/۶۳۶، باب ما يفسد الصلاة و مايكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد، بدون الف لا تفسد، ط: سعيد كراچي.

☆......دوسری روایت میں ہے کہ اگر (نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو) اس گناہ کا اندازہ ہوجائے تو وہ زمین میں دھنس جانے کو اس گناہ کے مقابلے میں اپنے لئے زیادہ آسان سمجھے گا۔(۱)

نمازی کے آگے سے گذرنے کی حد

☆......اگر نمازی کھڑے ہونے کی حالت میں سنت کے مطابق سجدہ کی جگہ پر نگاہ رکھے گا تو اس کو جتنی جگہ نظر آئے گی اس کے اندر کسی کے لئے گذرنا منع ہے۔

☆......اگر کوئی شخص میدان یا بڑی مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے تو نمازی جس صف میں کھڑا ہے اس کو شامل کر کے تین صف کے اندر کوئی نہ گذرے بلکہ تین صفوں کی جگہ چھوڑ کر اس کے آگے سے گذرے تو گناہ نہیں ہوگا۔

اور چھوٹی مسجد میں نمازی کے آگے سے گذرنے کی کسی حال میں بھی گنجائش نہیں ہے۔

☆......بڑی مسجد اور جنگل میں تو نمازی سے اتنے فاصلہ پر گذرنا جائز ہے کہ جہاں تک سجدہ کی جگہ پر نظر رکھ کر نمازی کی نظر نہ پہنچے۔(۲)

(۱) وعن كعب الاحبار قال لو يعلم المار بين يدى المصلي ما ذا عليه لكان ان يخسف به خيراً له من ان يمر بين يديه وفي رواية اهون عليه رواه مالك، مشكوة،ص: ۷۴، باب السترة، الفصل الثالث ، ط: قديمي كراچي.

(۲) (ومرور مار في الصحراء او في مسجد كبير بموضع سجوده) في الاصح (او) مروره (بين يديه)الي حائط القبلة (في)بيت و(مسجد صغير فانه كبقعة واحدة مطلقا) الدر المختار، (قوله بموضع سجوده) اى من موضع قدمه الى موضع سجوده كما في الدر ،وهذا مع القيود التي بعده انما هو للاثم والا فالفساد منتف مطلقا(قوله في الاصح) هو ما اختاره شمس الائمة و قاضيخان وصاحب الهداية ، واستحسنه في المحيط ،وصححه الزيلعي ومقابله ما صححه التمر تاشي وصاحب البدائع ،واختاره فخر الاسلام ورجحه في النهاية و الفتح انه قدر ما يقع بصره على المار لو صلى بخشوع اى راميا ببصره الى موضع سجوده الخ، شامي: ۱/ ۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا قرأ تعالىٰ جد بدون الف لا تفسد ، ط: سعيد كراچي.

نمازی کے آگے سے ہٹنا

☆...... اگر دو نمازی آگے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں، آگے والا پہلے فارغ ہو گیا اب وہ داہنی جانب یا بائیں جانب کو جا سکتا ہے/ ہٹ سکتا ہے، شرعاً اس میں کوئی قباحت یا ممانعت نہیں، کیونکہ یہ گذرنا نہیں بلکہ ہٹنا ہے، اور ہٹنا منع نہیں۔(۱)

☆......نمازی کے آگے سے گذرنا منع ہے لیکن دائیں بائیں ہٹنا جائز ہے۔(۲)

نمازی کے سامنے سے گذرنا

☆......اگر کوئی شخص نماز پڑھنے والے آدمی کے سامنے سے گذر جائے، تو نماز پڑھنے والے آدمی کی نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ نمازی کے سامنے سے گذرنے والا سخت گنہگار ہوگا۔(۳)

☆......اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنا چاہے تو نمازی حالت میں

(۱، ۲) عن عائشة رضی الله عنها قالت: کنت بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یصلی فاذا اردت ان أقوم کرهت ان اقوم فامر بین یدیه انسللت انسلالا، (ای خرجت بتأن وتدریج)، سنن النسائی: ۱/ ۸۷ کتاب القبلة، ذکر ما یقطع الصلاة وما لا یقطع اذا لم یکن بین یدی المصلی سترة، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۱۲۳، ط: قدیمی کراچی.

عن عائشة زوج النبی صلی الله علیه وسلم انها قالت: کنت انام بین یدی رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجلای فی قبلته فاذا سجد غمزنی، فقبضت رجلی فاذا قام بسطتها، قالت: والبیوت یومئذ لیس فیها مصابیح، بخاری: ۱/ ۷۳، کتاب الصلاة، باب التطوع خلف المرأة، ط: قدیمی کراچی.

(۳) "نمازی کے آگے سے گذرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی" اور "نمازی کے آگے سے گذرنے کا وبال" عنوانوں کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

اس سے مزاحمت کرنا، اور گذرنے والے کو گذرنے سے باز رکھنا جائز ہے۔(۱)

☆......اگر نمازی نے ایک طرف سلام پھیر دیا، دوسری طرف نہیں پھیرا تو اس کے سامنے سے گذرنا جائز ہے، اور گذرنے والا گنہگار نہیں ہوگا کیونکہ نماز پہلے سلام سے ختم ہو جاتی ہے، بلکہ لفظ "السلام" یعنی" علیکم" کہنے سے پہلے ہی نماز پوری ہو جاتی ہے، دونوں سلام واجب ہیں، مگر دوسرا سلام نماز سے باہر واجب ہے، اس لئے اگر کوئی پہلا "سلام" کہنے کے بعد اور "علیکم" کہنے سے قبل اقتداء کرے تو اقتداء صحیح نہیں۔(۲)

نمازیں سب سے پہلے کس نے پڑھیں

☆......فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے اس وقت پڑھی

---

(۱) (ویدفعه) هو رخصة، فتركه افضل ، بدائع، قال الباقاني: فلو ضربه فمات لا شئ عليه عند الشافعي رضي الله عنه خلافاً لنا على ما يفهم من كتبنا الدر المختار (قوله ويدفعه) اى اذا مر بين يديه ولم تكن له سترة او كانت ومر بينه وبينها كما في الحلية والبحر، ومفاده اثم المار وان لم تكن سترة كما قدمناه ، وفي التاتارخانية، واذا دفعه رجل آخر لا بأس به سواء كان في الصلاة او لا (قوله فلو ضربه الخ) اى اذا لم يمكن دفعه الا بذلك ، لان الشافعية صرحوا بانه يلزمه الدافع تحرى الاسهل كما في دفع الصائل (قوله خلافا لنا الخ) اى ان المفهوم من كتب مذهبنا ان ما يقول الشافعي خلاف لنا فانهم صرحوا في كتبنا بانه رخصة والعزيمة عدم التعرض له الخ، شامي: ۱/۶۳۷ - ۶۳۸ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبل مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) (ولفظ السلام) مرتين فالثاني واجب على الاصح " برهان" دون عليكم وتنقضي قدوة بالاول قبل عليكم على المشهور عندنا وعليه الشافعية خلافا للتكملة ، الدر المختار (قوله وتنقضي قدوة بالاول) اى بالسلام الاول، قال في التجنيس : الامام اذا فرغ من صلاته ، فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل ان يقول " عليكم " لا يصير داخلا في صلاته ، لان هذا سلام الا ترى انه لو اراد ان يسلم على احد في صلاته ساهيا فقال السلام، ثم علم فسكت تفسد صلاته ، شامي: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچی.

جب آپ جنت سے نکل باہر آئے اور رات کی تاریکی کے بعد صبح ہوئی۔(۱)

☆......اور ظہر کی نماز سب سے پہلے سورج کے زوال کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی اور یہ اس وقت پڑھی تھی جب آپ کو اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کرنے کا حکم ملا تھا۔

☆......اور عصر کی نماز سب سے پہلے حضرت یونس علیہ السلام نے پڑھی جس وقت آپ مچھلی کے پیٹ سے صحیح و سالم نکلے اور دوبارہ زندگی پائی۔

☆......اور مغرب کی نماز سب سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شکریہ کے طور پر ادا کی۔

☆......اور عشاء کی نماز سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت ادا کی جب آپ مدین سے نکلے تھے۔(۲)

---

(۱) (وقت) صلاة (الفجر) قدمه لانه لا خلاف في طرفيه، واول من صلاه آدم، الدر المختار، (قوله واول من صلاه آدم) اى حين اهبط من الجنة وجن عليه الليل ولم يكن رأه قبل فخاف، فلما انشق الفجر صلى ركعتين، شكرا لله تعالىٰ، شامي: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فان قلت ما الحكم في كون الظهر والعصر والعشاء اربع ركعات، والصبح ركعتين، والمغرب ثلاثا، قلت كل صلاة صلاها نبي فالفجر صلاها آدم عليه السلام حين خرج من الجنة، واظلمت الدنيا عليه وجن الليل، فلما انشق الفجر صلى ركعتين الاولىٰ شكرا للنجاة من ظلمة الليل والثانية شكرا لرجوع ضوء ذلك النهار، فكان متطوعا عليه، وفرضا علينا، والظهر صلاها ابراهيم عليه السلام حين امر بذبح الولد وذلك عند الزوال الاولىٰ شكرا لزوال غم الولد، والثانية لمجئ الفداء، والثالثة لرضى الله تعالىٰ، والرابعة شكرا لصبر ولده، وكان متطوعا وفرض علينا، والعصر صلاها يونس عليه السلام، حين انجاه الله تعالىٰ من اربع ظلمات: ظلمة الذلة، وظلمة البحر، وظلمة الحوت، وظلمة الليل والمغرب صلاها عيسىٰ عليه السلام الاولىٰ لنفي الالوهية عن نفسه، والثانية لنفي الالوهية عن امه والثالثة لاثبات الالوهية لله تعالىٰ،

اور اب ہم سب مسلمانوں پر یہ پانچوں نمازیں فرض ہیں۔

نمازیوں کا حشر

نمازیوں کا حشر قیامت کے دن نبیوں، شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہوگا۔(۱)

نمازیوں کی مثال

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے کنارے جا رہے تھے، آپ نے ایک سفید رنگ کا جانور دیکھا کہ وہ دریا کے گدلے کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہو رہا تھا، اور وہ صاف ستھرا جانور کیچڑ اور گارے میں خوب لت پت ہوگیا، پھر وہاں سے نکل کر دریا میں نہایا اور پہلے کی طرح صاف ستھرا اور سفید ہوگیا، اور تھوڑی دیر بعد یہ کام پانچ مرتبہ کیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس جانور کی یہ حرکت دیکھ کر بہت ہی زیادہ تعجب کرنے لگے، جب آپ کے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہی تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے عیسیٰ! یہ جانور آپ کو اس لئے دکھایا گیا، تاکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے نمازیوں کی مثال آپ سمجھ سکیں، یہ کیچڑ ان کے گناہ ہیں، اور یہ دریا ان کی نماز ہے اور یہ کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہونا گناہ کرنے کی مثال ہے، ادھر انہوں نے گناہ

= والعشاء صلاها موسیٰ علیه السلام حین خرج من الیابس ودخل الطریق ، وکان فی غم المرأة، وغم اخیه هارون وغم غرق فرعون ، وغم اولاده ، وشکرا لله تعالیٰ حیث نجاه من الغرق واغرق عدوه ، فلما نجاه الله من ذلک کله ونودی من شاطئی الوادی صلی اربعا شکرا تطوعا فامر نا بذلک لینجینا الله من شر الشیطان. البنایة فی شرح الهدایة لابی محمد محمود بن احمد العینی : ۲/ ۷ـ ۸، کتاب الصلاة، تمهید من العلامة العینی، قبیل باب المواقیت، ط: دار الفکر، بیروت.

(۱) بہشتی زیور: ۲/ ۹، باب سوم، نماز کا بیان، ط: دارالاشاعت کراچی۔

کیا اور ادھر نماز پڑھ کر گناہ کی تمام گندگی صاف ہوگئی۔(۱)

ننگا آدمی

اگر کسی آدمی کو سیلاب یا طوفان وغیرہ کی وجہ سے کپڑا میسر نہیں، اور وہ اسی حالت میں نماز کا وقت ہونے کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہے اور نماز کے دوران پردہ پوشی کے لئے کپڑے وغیرہ مل جائیں تو نماز فاسد ہوجائے گی، کپڑے پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

ننگا امام

کپڑے پہنے ہوئے لوگوں کی اقتداء ننگے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

---

(۱) ومما يحكى ان سيدنا عيسىٰ عليه السلام مر على شاطئ البحر، فرأ طيرا من نور انغمس في الطين ثم خرج فاغتسل فعاد الى حسنه ففعل هذا خمس مرات، فتعجب من ذلك فجاء ه جبريل وقال له يا عيسىٰ ان الطير جعله الله مثلا لمن صلى الصلوات الخمس من امة محمد صلى الله عليه وسلم فالطين كالذنوب، والاغتسال كفضل الصلاة، الخ، الجواهر في عقوبة اهل الكبائر، للشيخ العلامة زين الدين المليبارى، ص: ۲۲، الباب الاول في عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتاب العربى، دمشق سوريه.

(۲) (قوله ولو ابيح له ثوب) في التاتارخانية: ولو كان بحضرته من له ثوب يسأله، فان لم يعطه صلى عريانا، ولو وجد في خلال صلاته ثوبا استقبل، شامی: ۱/۴۱۱، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي.

او كان المصلي عاريا فوجد ثوبا بعد ما قعد قدر التشهد بان قدر على لبس الثوب او القى عليه الثوب ولم يتكلف في لبسه .... فسدت صلوته عند ابى حنيفة، حلبى كبير، ص: ۲۹۲، السابعة الخروج بصنعه، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) (و) لا مستور عورة بعار، الدر مع الرد: ۱/۵۷۹، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

العارى اذا ام العراة واللابسين تجوز صلاة الامام والعارين ولا تجوز صلاة اللابسين بالاجماع، هندية: ۱/۸۲، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئٹه.

ننگے پاؤں چلنے والا

اگر ننگے پاؤں چلنے والے کے پیر پاک ہیں، نجاست لگی ہوئی نہیں ہے تو پاؤں کو دھوئے بغیر صرف جھاڑ کر صاف کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر پیر پر نجاست لگی ہوئی ہے تو دھوئے بغیر صرف جھاڑ کر صاف کر کے نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۱)

ننگے سر

کاہلی، سستی اور لاپرواہی کی بنا پر ٹوپی کے بغیر ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں اگر اتفاق سے ٹوپی ساتھ نہیں، اور فوری طور پر کسی جگہ سے میسر بھی نہ آ جائے تو اس صورت میں ننگے سر نماز پڑھنے کی وجہ سے کراہت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله وطين شارع)......... اقول، والعفو مقيد بما اذا لم يظهر فيه اثر النجاسة كما نقله فى الفتح عن التجنيس، وقال القهستاني: انه الصحيح لكن حكى فى القنية قولين وارتضاهما، فحكى عن ابى نصر الدبوسي انه طاهر الا اذا رأى عين النجاسة، وقال: وهو صحيح من حيث الرواية وقريب من حيث المنصوص ثم نقل عن غيره فقال: ان غلبت النجاسة لم يجز، وان غلب الطين فطاهر، ثم قال: وانه حسن عند المصنف دون المعاند؟ آه، والقول الثاني مبني على القول بأنه اذا اختلط ماء وتراب واحدهما نجس فالعبرة للغالب وفيه اقوال ستأتي فى الفروع الخ، شامي: ۱/ ۳۲۴، باب الانجاس، مطلب في العفو عن طين الشارع، ط: سعيد كراچي.

(۲) (وصلاته حاسرا) اى كاشفا (رأسه للتكاسل) ولا بأس به للتذلل، وما للاهانة بها فكفر، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۱، (قوله التكاسل،) اى لاجل الكسل، بان استثقل تغطيته ولم يرها امرا مهماً فى الصلاة فتركها لذلك، وهذا معنى قولهم تهاونا بالصلاة، وليس معناه الاستخفاف بها والاحتقار لانه كفر، شرح المنية، قال في الحلية: واصل الكسل ترك العمل لعدم الارادة، فلو لعدم القـــــدرة فهوا لعجز، شامي: ۱/ ۶۴۱، مكروهات الصلاة، مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچي، رتكره الصلاة حاسرا رأسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلك تكاسلا او تهاونا بالصلاة، ولا باس به اذا فعله تذللا وخشوعا بل هو حسن، هندية: ۱/ ۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره فى الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئته.

ننگے سر نماز پڑھنا

☆...... ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر اپنی عاجزی، انکساری کو ظاہر کرنے کے لئے ننگے سر نماز پڑھے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆...... نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ننگے سر نہیں رہتے تھے، یا ٹوپی پہنتے تھے یا عمامہ، یا دونوں ایک ساتھ پہنتے تھے یعنی ٹوپی کے اوپر پگڑی باندھتے تھے۔(۲)

ننگے کو کپڑا مل گیا

اگر کسی آدمی کے پاس کسی وجہ سے کپڑے نہیں تھے مثلاً سیلاب یا طوفان وغیرہ میں اور وہ ننگے ہونے کی حالت میں نماز پڑھ رہا تھا، اس دوران اس کو کپڑا مل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کپڑے پہن کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

ننگے ہو کر نماز پڑھنا

کپڑوں کے لباس ہوتے ہوئے تنہائی میں بھی ننگے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) قال الامام المحقق فی الهدی : کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یلبس العمامة فوق القلنسوة ویلبس القلنسوة بغیر عمامة، ویلبس العمامة بغیر قلنسوة ، وکان اذا اعتم ارخی عمامته بین کتفیه کما فی حدیث عمرو بن حریث، غذاء الالباب: ۲/۲۴۶، للشیخ محمد السفارینی ، ط: موسسة قرطبه.

(۳) ''ننگا آدمی'' عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۴) واما لو صلی فی الخلوة عریانا ولو فی بیت مظلم وله ثوب طاهر لا یجوز اجماعا، شامی: ۱/۴۰۴، کتاب الصلاة، شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

نوافل

''نوافل'' نفل کی جمع ہے، اورنوافل کے اصل معنی زوائد کے ہیں، اورحدیث شریف میں فرض نمازوں کے علاوہ باقی سب نمازوں کونوافل کہا گیا ہے۔(۱)

نوافل کا فائدہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا، اوراس کی نماز کی جانچ پڑتال کی جائے گی، پس اگر وہ ٹھیک نکلی تو بندہ کامیاب ہوجائے گا، اوراگر وہ خراب نکلی تو بندہ ناکام ونامراد ہوجائے گا، پھراس کے فرائض کے علاوہ کچھ نیکیاں (مثلاً سنت یانوافل) ہیں، تواس کے فرائض کی کمی وکسر کو پورا کیا جائے گاورنہ نہیں، پھرنماز کے علاوہ باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح ہوگا۔(۲)

نوافل کی حکمت

''سنت ونوافل کی حکمت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) النوافل جمع نافلة، والنفل في اللغة: الزيادة وفي الشريعة زيادة عبادة شرعت لنا لا علينا، شامي: ۲/۳، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن حريث بن قبيصة قال: قدمت المدينة، فقلت: اللّٰهم! يسرلي جليسا صالحا قال: فجلست الى ابي هريرة فقلت: اني اسأل الله ان يرزقني جليسا صالحا فحدثني بحديث سمعته من رسول الله صلى الله عليه وسلم لعل الله ان ينفعني به، فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح و انجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضة شيئا قال الرب تبارك وتعالىٰ: انظروا هل لعبدي من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة، ثم يكون سائر عمله على ذلك، الترمذي: ۱/۵۵، ابواب الصلاة، باب: ماجاء ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة، الصلاة، ط: فاروقي كتب خانه.

نوافل کی کثرت

فرائض، واجب اور سنت کے علاوہ کثرت سے نفل پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اس سے زیادہ سے زیادہ ثواب بھی ملتا ہے، آخرت کے اعتبار سے درجات میں ترقی بھی ہوتی ہے، اور بندہ اللہ کا قریب بھی ہوتا ہے، اور اگر فرض ادا کرنے کے باوجود اس میں کوئی کمی رہ جاتی ہے اس کی تلافی بھی ہوجاتی ہے، خاص طور پر ان اوقات میں نفل کثرت سے پڑھنے چاہئیں جن میں خاص طور پر حدیث شریف میں فضیلت وارد ہوئی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں عبادت کرنے کی ترغیب دی ہے، جیسے رمضان المبارک کے اخیر عشرے کی رات اور شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات میں نفل نماز زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلتیں ہیں۔ (۱)

نوٹ

اگر تصویر والے نوٹ جیب میں رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز بلا کراہت درست ہوجائے گی، اور تصویر کی وجہ سے حکومت گنہگار ہوگی، اس لئے حکومت کو چاہئے ایسے نوٹ رائج کرے جس میں جاندار کی تصویر نہ ہو، اگر تصویر دینی ہے تو غیر جاندار کی بے شمار تصاویر ہیں ان میں سے کوئی ایک تصویر دیدے۔ (۲)

---

۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

۲) ویکرہ التصاویر علی الثوب صلی فیه او لم یصلی اما اذا کانت فی یدہ وهو یصلی فلا بأس لانه مستور بثیابه .... وفی عدم الکراهة فیما اذا کانت فی یدہ اشکال لانها تمنعه عن سنة ضع وهو مکروہ بغیر الصلوة فکیف بها اللّٰهم الا ان یراد ان لا یمسکها بل تکون معلقة بیدہ تر ذلک واللہ اعلم. الخ، حلبی کبیر، ص: ۳۶۰، کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة، ط: ل اکیڈمی لاهور، .... (او فی یدہ) عبارة الشمنی بدنه لانها مستورة بثیابه (او علی ـه) بنقش غیر مستبین قال فی البحر: ومفادہ کراهة المستبین لا المستتر او صرة او ثوب

نورانی نماز

جب مومن بندہ نماز کو اچھی طرح ادا کرتا ہے اور اس کے رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کرتا ہے تو اس کی نماز نورانی نماز ہوتی ہے، فرشتے اس نماز کو آسمان پر لے جاتے ہیں، اور وہ نماز اپنی نمازی کے لئے دعا کرتی ہے اور یہ کہتی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کرے جس طرح تو نے میری حفاظت کی''، اور اگر نماز کو اچھی طرح ادا نہیں کرتا تو وہ نماز سیاہ اور کالی رہتی ہے، اور فرشتوں کو وہ نماز پسند نہیں ہوتی، اور اس کو آسمان پر نہیں لے جاتے اور وہ نماز کہتی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا''۔(۱)

نئے کپڑے

اگر نئے کپڑوں میں بظاہر کوئی نجاست اور گندگی نہیں ہے تو دھونے سے پہلے ان

= آخر، الدر مع الرد: ۱/۶۴۸، (قوله او ثوب آخر) بأن كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب ، شامي: ۱/۶۴۸، مكروهات الصلاة، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة و بدعة كان ترك السنة اولىٰ، ط: سعيد كراچي.

(۱) مكتوبات حضرت مجدد الف ثاني ، نمبر، ۶۹، دفتر دوم : ۲/۱۳۸، فارسي، و: ۲/۲۵۷، اردو، ط: ادارة مجدديه كراچي.

قال صلى الله عليه وسلم: لا ينظر الله يوم القيامة الى العبد الذى لا يقيم صلبه بين ركوعه ، وسجوده، وقال صلى الله عليه وسلم " من صلى صلاة لوقتها واسبغ وضوء ها ، واتم ركوعها وسجودها وخشوعها عرجت ، وهي بيضاء مسفرة تقول : حفظك الله كما حفظتني ومن صلى صلاة لغير وقتها ، ولم يسبغ وضوء ها ولم يتم ركوعها ، ولا سجودها ، ولا خشوعها عرجت،وهي سوداء مظلمة تقول: ضيعك الله كما ضيعتني، حتىٰ اذا كانت حيث شاء الله لف كمايلف الثوب الخلق ، فيضرب بها وجهه ، مكاشفة القلوب للامام الغزالي، ص: ۶۷، الب التاسع عشر فى بيان الخشوع فى الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت.

کو پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۱)

نئے نمازی لوٹائی جانے والی جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں

''جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

نیت

نیت سے مراد اللہ تعالیٰ نے نماز ادا کرنے کا جو حکم دیا ہے اس کو اللہ کو راضی کرنے کے لئے پوری پوری بجا آوری کا تہہ دل سے ارادہ کرنا، یعنی اس طرح عمل کرنے کا مکمل ارادہ کرنا جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے، جب کوئی شخص یہ عمل دن رات میں پانچ بار انجام دے گا تو اس کا بہترین اثر اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر پڑے گا۔

انسانی معاشرے کے لئے قول و فعل میں خلوص نیت سے زیادہ فائدہ مند کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔ اگر لوگ اپنے قول و فعل میں باہم پُرخلوص ہوں تو یقیناً ان کی زندگی نہایت دل پسند اور خوشگوار ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو شک فی نجاسة ماء او ثوب او طلاق او عتق لم یعتبر ، وتمامه فی الاشباه، الدر مع الرد: ۱/۱۵۱، (قوله ولو شک الخ) فی التاتارخانیة من شک فی انائه او ثوبه او بدنه اصابته نجاسة او لا فهو طاهر ما لم یستیقن ، وکذا الابار والحیاض والحباب الموضوعة فی الطرقات ویستقی منها الصغار والکبار والمسلمون والکفار، وکذا ما یتخذه اهل الشرک او الجهلة من المسلمین کالسمن والخبز والاطعمة والثیاب آه، ملخصا، شامی: ۱/۱۵۱، کتاب الطهارة، قبیل مطلب فی ابحاث الغسل، ط: سعید کراچی.

(۲) النیة: وهی عزم القلب علی امتثال امر الله تعالیٰ باداء الصلاة کاملة ، کما امر بها الله مع الاخلاص له وحده، ومن یفعل ذلک فی الیوم واللیلة خمس مرات ،فلا ریب فی ان الاخلاص ینطبع فی نفسه ، ویصبح صفة من صفاته الفاضلة التی لها اجمل الاثر فی حیاة الافراد والجماعات ، فلا شئی انفع فی حیاة المجتمع الانسانی من الاخلاص فی القول والعمل ، فلو ان الناس اخلصوا لبعضهم بعضا فی اقوالهم واعمالهم لعاشوا عیشة راضیة مرضیة وصلحت حالهم فی الدنیا والآخرة وکانوا من الفائزین، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۱۷۳-۱۷۴، کتاب الصلاة، حکمة مشروعیتها ، ط: دار الفکر ، شامی: ۱/۴۱۴، باب شروط الصلاة،بحث النیة، ط: سعید کراچی.

نیت باندھنا اور سائنس

دماغ میں کھربوں خلیے کام کرتے ہیں اور خلیوں میں برقی رودوڑتی رہتی ہے۔ اس برقی رو کے ذریعے خیالات شعور اور تحت الشعور سے گزرتے رہتے ہیں۔ دماغ میں کھربوں خلیوں کی طرح خانے بھی ہوتے ہیں۔ دماغ کا ایک خانہ وہ ہے جس میں برقی رو فوٹو لیتی رہتی ہے اور تقسیم کرتی رہتی ہے۔ یہ فوٹو بہت ہی زیادہ تاریک ہوتا ہے یا بہت زیادہ چمک دار، ایک دوسرا خانہ ہے جس میں کچھ اہم باتیں ہوتی ہیں ان اہم باتوں میں وہ اہم باتیں بھی ہوتی ہیں جنہیں شعور نے نظر انداز کر دیا ہوتا ہے اور جن کو ہم روحانی صلاحیتوں کا نام دے سکتے ہیں۔ نمازی جب ہاتھ اٹھا کر سر کے دونوں کانوں کی لو کے قریب لے جاتا ہے تو ایک مخصوص برقی رو نہایت باریک رگ اپنا کنڈنسر (Condensor) بنا کر دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کے اندر اس خانے کے خلیوں (Cells) کو چارج کر دیتی ہے جس کو شعور نے نظر انداز کر دیا تھا۔ یہ خلیے چارج ہوتے ہیں تو دماغ میں روشنی کا ایک جھماکا ہوتا ہے اور اس جھماکے سے تمام اعصاب متاثر ہو کر اس خانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جس میں روحانی صلاحیتیں مخفی ہیں ساتھ ہی ساتھ ہاتھ کے اندر ایک تیز برقی رو دماغ میں سے منتقل ہو جاتی ہے جب کانوں سے ہاتھ ہٹا کر ناف کی طرف لے جاتے ہیں اور پھر باندھتے ہیں تو ہاتھوں کے کنڈنسر (Condensor) سے ناف (ذیلی جنریٹر) میں بجلی کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ زیر ناف باندھنے سے جنسی نظام میں تعدیل اور اس جسم کے لئے موزوں اور ضروری تحریک پیدا ہو جاتی ہے تا کہ نوع انسانی کی نسل دوسری نوعوں سے ممتاز اور اشرف رہے۔ اب ''سبحانک اللّٰھم'' پڑھا جاتا ہے جیسے ہی یہ الفاظ ادا ہو جاتے ہیں روح اپنی پوری توانائیوں کے ساتھ صفات الٰہیہ میں جذب ہو جاتی

ہے اور پورے جسمانی نظام میں اللہ کی صفات روشنی بن کر سرایت ہوجاتی ہے۔ جسم کا رواں رواں اللہ کی پاکی کرنے میں مشغول ہوجاتا ہے۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۶۳۔۶۴)

نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے

وقت کے اندر نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے مثلاً کوئی شخص مسافر تھا، اس نے وقت کے اندر اقامت کی نیت کرلی یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تو اب پوری نماز پڑھے گا، قصر نہیں پڑھے گا، اسی طرح اگر کوئی شخص مقیم تھا اور اس نے وقت کے اندر سفر کی نیت کرلی اور اپنی آبادی سے باہر نکل گیا تو قصر پڑھے گا، یا مسافر تھا اس نے کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اب پوری نماز پڑھے گا۔ (۱)

نیت زبان سے غلط نکل گئی

اگر نماز شروع کرتے وقت مثلاً عصر کی نیت تھی مگر زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی مضائقہ نہیں، نماز ہوجائے گی۔ (۲)

---

(۱) (والقضاء يحكي) اى يشابه (الاداء سفرا و حضرا) لانه بعد ما تقرر لا يتغير الدر مع الرد (قوله لانه بعد ما تقرر) اى بخروج الوقت، فان الفرض بعد خروج وقته لا يتغير عما وجب، اما قبله فانه قابل للتغير بنية الاقامة او انشاء السفر وباقتداء المسافر بالمقيم، شامي: ۱/ ۱۳۵، باب صلاة المسافر، مطلب في الوطن الاصلي ووطن الاقامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للارادة، فلا عبرة للذكر باللسان ان خالف القلب لانه كلام لا نية، الدر مع الرد (قوله ان خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهوا اجزأه كما في الزاهدى قهستاني، (قوله فيكفيه اللسان) اى بدلا عن النية الخ، شامي: ۱/ ۴۱۵، باب شروط الصلاة، بحث النية، ط: سعيد كراچي.

نیت کے بغیر نماز شروع کر دی

☆......اگر کسی نے نیت کے بغیر نماز شروع کر دی، پھر یاد آیا کہ نیت نہیں کی تھی، یا غلط نیت کی مثلاً عصر کی جگہ ظہر کی نیت کر لی تو نماز درست نہیں ہوگی، ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ دوبارہ تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرے۔(۱)

☆......اور اگر نماز شروع کرتے وقت دل میں جو نماز شروع کر رہا تھا اس کی نیت تھی لیکن زبان سے کسی اور نماز کا نام لے لیا تو نماز اور اقتداء درست ہو جائے گی کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۲)

---

(۱) (ولا عبرة بنية متاخرة عنها على المذهب ، الدر مع الرد، (قوله ولا عبرة بنية متاخرة عنها) لان الجزء الخالي عن النية لا يقع عبادة فلا يبتنى الباقي عليه، وفي الصوم وجوزت للضرورة حتى لو نوى عند قوله " الله" قبل " اكبر" لا يجوز ، لان الشروع يصح بقوله الله فكانه نوى بعد ...، شامي: ۱/ ۴۱۷، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب والخشوع ، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية رقم : ۲، في الصفحة السابقة.

و

واجبات نماز

۱...... تکبیر تحریمہ خاص لفظ "اللہ اکبر" سے کہنا واجب ہے، اگر اس کے ہم معنی کسی لفظ سے مثلاً "اللہ اعظم" وغیرہ سے ادا کرے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا۔(۱)

۲...... تکبیر تحریمہ کے بعد اتنی دیر تک کھڑا رہنا واجب ہے جس میں سورہ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھی جا سکے۔(۲)

۳...... سورہ فاتحہ کو فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں ایک دفعہ پڑھنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) (واذا اراد الشروع في الصلاة كبر) لو قادرا للافتتاح) اى قال وجوبا "الله اكبر" الدر مع الرد: (قوله اى قال وجوبا الله اكبر) قال في الحلية عند قول المنية: ولا دخول في الصلاة الا بتكبيرة الافتتاح وهي قوله : الله اكبر أو الله الاكبر، أو الله الكبير، الخ............فان الاصح انه يكره للافتتاح بغير الله اكبر عند ابي حنيفة كما في التحفة والذخيرة والنهاية و غيرها وتمامه في الحلية، وعليه فلو افتتح باحد الالفاظ الاخيرة لا يحصل الواجب فافهم، شامي: ۱/ ۴۷۹-۴۸۰، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب ، ط: قديمي كراچي.

(۲)(واذا اراد الشروع في الصلاة كبر)...... للافتتاح .... قائما............ قرأ المصلي لو اماما او منفردا الفاتحة ،و قرأ بعدها وجوبا سورة او ثلاث آيات .... ثم كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) الدر مع الرد: ۱/ ۴۷۹ .و: ۱/ ۴۹۳، فصل في بيان تاليف الصلاة ، ط: سعيد كراچي.

(۳) وهي ما ذكره اربعة عشر (قراءة فاتحة الكتاب) فيسجد للسهو بترك اكثرها لاأقلها .... (وضم) اقصر (سورة كالكوثر او ما قام مقامها وهو ثلاث آيات قصار، ..... (في الاوليين من الفرض) وهل يكره في الاخريين ؟ المختار لا (و) في (جميع) ركعات (النفل) لان كل شفع منه صلاة ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچي.

۴..... ایک مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھنے کے بعد کسی دوسرے سورت کا پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں واجب ہے اور یہ دوسری سورت کم سے کم تین آیتوں سے کم نہ ہو اگر سورہ فاتحہ کے بعد تین آیتیں پڑھ لی گئی ہیں، خواہ کسی بھی سورت کا جز ہوں یا خود سورت ہو کافی ہے۔(۱)

۵..... پہلے سورہ فاتحہ کا پڑھنا، پھر اس کے بعد دوسری سورت کا پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے پہلے سورت پڑھ لی پھر اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھی تو واجب ادا نہیں ہوگا اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

۶..... فرض کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا واجب ہے، اگر کسی نے تیسری یا چوتھی رکعت میں قرأت کی اور پہلی اور دوسری میں قرأت نہیں کی تو واجب ادا نہیں ہوگا، اگر چہ فرض ادا ہو جائے گا ایسے آدمی کے لئے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ السابقة

(۲) (وتقديم الفاتحة) علی کل (السورة) الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۹ (قوله علی کل السورة) حتیٰ قالوا لو قرا حرفا من السورة ساهيا ثم تذكر يقرا الفاتحة ثم السورة ، ويلزمه سجود السهو، شامی: ۱/ ۴۶۰، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۲۹۶، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) وتعيين القراءة (في الاولين) من الفرض على المذهب الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۹، (قوله وتعيين القراءة في الاولين لا يتكرر هذا مع قوله قبله في الاولين ،لان المراد هنا القراءة ولو آية فتعيين القراءة مطلقافيهما واجب وضم السورة مع الفاتحة واجب آخر شامی: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۲۹۵، واجبات الصلاة ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۴۹، فصل فی بيان واجب الصلاة، ط: قديمی كراچی.

۷......رکوع کے بعد اٹھ کر سیدھا کھڑا ہوجانا اس کو فقہاء کرام ''قومہ'' کہتے ہیں۔(۱)

۸......سجدے میں پورے دونوں ہاتھوں اور گھٹنوں اور دونوں پیروں اور ناک کا زمین پر رکھنا۔(۲)

۹......دوسرے سجدے کو اس کے بعد کے ارکان سے پہلے ادا کرنا، مثلاً کوئی شخص پہلی رکعت میں دوسرا سجدہ کئے بغیر کھڑا ہوجائے تو اس کا واجب ترک ہوجائے گا کیونکہ اس

---

(۱)(وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود، وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال الخ، الدر مع الرد: ۱/۴۶۴، (قوله على ما اختاره الكمال) قال في البحر: ومقتضى الدليل وجوب الطمانينة في الاربعة اى في الركوع والسجود وفي القومة والجلسة ووجوب نفس الرفع من الركوع، والجلوس بين السجدتين للمواظبة على ذلك كله وللامر في حديث المسئ صلاته ولما ذكره قاضيخان من لزوم سجود السهو، بترك الرفع من الركوع ساهيا وكذا في المحيط فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك لان الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار المحقق ابن الهمام وتلميذه ابن امير حاج حتىٰ قال انه الصواب، شامي: ۱/۴۶۴ باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۴۹، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) (ويسجد واضعا ركبتيه) او لا لقربهما من الارض (ثم يديه) الا لعذر (ثم وجهه) مقدما انفه لما مر (بين كتفيه) الدر مع الرد: ۱/۴۹۷، (قوله واضعا ركبتيه ثم يديه) قدمنا الخلاف في انه سنة او فرض او واجب وان الاخير اعدل الاقوال، وهو اختيار الكمال، شامي: ۱/۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائى، ط: سعيد كراچي.

(قوله ووضع يديه وركبتيه) (في السجود هو ما صرح به كثير من المشائخ واختار الفقيه ابو الليث الافتراض، ومشى عليه الشرنبلالي والفتوىٰ على عدمه كما في التجنيس والخلاصة، واختار في الفتح الوجوب لانه مقتضى الحديث مع المواظبة قال في البحر وهو ان شاء الله تعالىٰ اعدل الاقوال لموافقته الاصول، وقال في الحلية وهو حسن ماش على القواعد المذهبية ثم ذكرنا يؤيده، شامي: ۱/۴۷۶، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الامام، ط: سعيد كراچي.

نے دوسرے سجدہ سے پہلے قیام کیا۔(۱)

۱۰......رکوع میں ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔اور سجدوں میں ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۲)

۱۱......دو سجدوں کے درمیان اٹھ کر بیٹھنا واجب ہے، اور فقہاء کرام اس کو "جلسہ" کہتے ہیں۔(۳)

۱۲......رکوع سے کھڑا ہو کر "قومہ" اور دونوں سجدوں کے درمیان "جلسہ" میں ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۴)

۱۳......اگر نماز دو رکعت سے زائد ہے، تو دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد قعدہ اولیٰ کے لئے بیٹھنا واجب ہے۔(۵)

---

(۱) (قوله كالسجدة) الكاف استقصائية اذ لم يتكرر في الركعة سواها و مثله الكاف في قوله كعدد "ح" .... والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة ، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب، شامي: ۱/ ۴۶۲، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط؛ سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۲۴۹، فصل في بيان واجب الصلاة، ط:قديمي كراچي.

(۲ ،۳) انظر الى الحاشية رقم ا في الصفحة السابقة.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة.

(۵) (والقعود الاول) ولو في النفل في الاصح الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۵، (قوله في الاصح) خلافا لمحمد في افتراضه عن قعدة كل شفع نفل وللطحاوي والكرخي في قولهما انها غير النفل سنة لكن في النهر ، قال في البدائع: واكثر مشايخنا يطلقون عليه اسم السنة اما لان وجوبه عرف بها او لان المؤكدة في معنى الواجب وهذا يقتضي رفع الخلاف ، شامي: ۱/ ۴۶۵، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية ، ط: سعيد كراچي. (قوله واراد بالاول غير الاخير) يشمل ما اذا صلى الف ركعة من النفل بتسليمة واحدة، فان ما عدا القعود الاخير واجب ، شامي: ۱/ ۴۶۵، ط: سعيد كراچي.

۱۴...... ''قعدہ اولیٰ'' میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا واجب ہے۔(۱)

۱۵...... دونوں قعدوں میں ایک ایک مرتبہ ''التحیات'' پڑھنا واجب ہے، اگر التحیات نہیں پڑھی گئی یا ایک مرتبہ سے زائد پڑھی گئی تو واجب ترک ہو جائے گا۔(۲)

۱۶...... وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔(۳)

۱۷...... عیدین کی چھ زائد تکبیریں کہنا واجب ہے(۴)

---

(۱) قوله (ويجب القعود الاول) مقدار قراءة التشهد باسرع ما يكون، لا فرق في ذالك بين الفرائض والواجبات والنوافل استحسانا عندهما وهو ظاهر الرواية، والاصح، الخ، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۰، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) ومنها قراءة التشهد فانهاواجبة في القعدتين الاولىٰ والا خيرة، والى هذ امال صاحب الهداية في باب سجود السهو، فاوجب السجود بترك التشهد في القعدة الاولىٰ كما في القعدة الاخيرة وهو ظاهر الرواية، حلبي كبير، ص: ۲۹۶، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۴۶۲، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. ولو كرر التشهد في القعدة الاولىٰ فعليه السهو......ولو كرره في القعدة الثانية فلا سهو عليه، هنديه: ۱/ ۱۲۷، ط: رشيدية كوئٹه. ويجب التشهد في القعدة الاخيرة وكذا في القعدة الاولىٰ وهو الصحيح هندية: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (و) قراءة (قنوت الوتر) وهو مطلق الدعاء، الدر مع الرد(قوله وهو مطلق الدعاء) اى القنوت الواجب يحصل باى دعاء كان في النهر: واما خصوص اللّٰهم انا نستعينك فسنة فقط حتىٰ لو اتىٰ بغيره جاز اجماعا، شامي: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۲، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۴) ويجب (تكبيرات العيدين) وكل تكبيرة منها واجبة يجب بتركها سجود السهو، مراقي الفلاح، ويجب(تكبيرات العيدين) وهي ثلاث في كل ركعة واما كونها في الاولىٰ قبل القراءة، وفي الثانية بعدها فمندوب فقط، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۲، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(وتكبيرات العيدين) وكذا احدها وتكبير ركوع ركعته الثانية كلفظ التكبير في افتتاحه لكن الاشبه وجوبه في كل صلاة بحر، فليحفظ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

۱۸......عیدین کی دوسری رکعت میں رکوع کرتے وقت تکبیر کہنا واجب ہے۔(۱)

۱۹......امام کو فجر کی دونوں رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی دو رکعتوں میں، خواہ قضاء ہو یا ادا، اور جمعہ، عیدین، تراویح کی نماز اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔

اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے اور قرأت بلند کرنے کا اختیار ہے اور قرأت بلند آواز سے کرنے کی حد یہ ہے کہ قرأت کی آواز کوئی دوسرا شخص سنے اور آہستہ آواز کی حد یہ ہے کہ خود سنے، دوسرا نہ سنے۔(۲)

۲۰......امام کو ظہر، عصر کی تمام رکعتوں میں، اور مغرب اور عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) انظرا لی الحاشية السابقة.

(۲)(قوله والجهر للامام) .... واحترز به عن المنفرد فانه يخير بين الجهر والاسرار .... يعني ان الجهر يجب على الامام فيما يجهر فيه وهو صلاة الصبح والاوليان من المغرب والعشاء وصلاة العيدين والجمعة والتراويح والوتر في رمضان ، شامي: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي.

و الجهر اسماع الغير ويجب الاسرار هو اسماع النفس في الصحيح ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۳ ، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي، شامي: ۱/ ۵۳۴، باب صفة الصلاة، فصل في القراء ة، ط: سعيد كراچي.

(۳) قوله والجهر للامام..... والاسرار يجب على الامام والمنفرد فيما يسر فيه وهو صلاة الظهر والعصر والثالثة من المغرب والاخريان من العشاء وصلاة الكسوف والاستسقاء كما في البحر ولكن وجوب الاسرار على الامام بالاتفاق ، واما على المنفرد فقال في البحر انه الاصح وذكر في الفصل الاتي انه الظاهر من المذهب وفيه كلام ستعرفه هناك، شامي: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

۲۱......جو نفل نمازیں دن میں پڑھی جاتی ہے، ان میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے، اور جو نفل نمازیں رات کو پڑھی جاتی ہیں ان میں آہستہ یا بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

۲۲......اگر اکیلا نماز پڑھنے والا فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء دن میں کرے تو ان میں اس کو آہستہ آواز سے قرأت کرنا چاہیئے، اور اگر رات کو قضا کرے تو اس کو بلند یا آہستہ آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۲)

۲۳......اگر کوئی امام مغرب یا عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول گیا تو اسے تیسری چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری

---

(۱) والاسرار في (نفل النهار) للمواظبة على ذلک) والمنفرد) بفرض (مخير فيما يجهر) الامام فيه ، وقد بيناه وفيما يقضيه مما سبق به في الجمعة والعيدين (كمتنفل بالليل) فانه مخير ، مراقي الفلاح ، ص: ۲۵۳ ، قوله (كمتنفل بالليل) والجهر افضل ما لم يوذ نائما. حاشية الطحطاوی على المراقي ص: ۲۵۴ ، فصل في بيان واجب الصلاة ، ط: قديمي كراچي. اسرار الامام والمنفرد في القراء ة في نفل النهار الخ، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۴۰ ، واجبات الصلاة ط: دار الفكر بيروت.

(۲) ويخافت) المنفرد (حتما اى وجوباً (ان قضى) الجهرية في وقت المخافتة كأن صلى العشاء بعد طلوع الشمس ، كذا ذكره المصنف بعد عد الواجبات ، قلت وهكذا ذكره ابن الملک في شرح المنار من بحث القضاء (على الاصح) كما في الهداية لكن تعقبه غير واحد ورجحوا تخييره كمن سبق بركعة من الجمعة فقام يقضيها يخير ،الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۳ - ۵۳۴ ، (قوله كما في الهداية) قال فيها لان الجهر مختص ، اما بالجماعة حتما او بالوقت في حق المنفرد على وجه التخيير ولم يوجد احدهما ، شامي: ۱/ ۵۳۴ ، باب صفة الصلاة، فصل في القراء ة، ط: سعيد كراچي. ، حاشية الطحطاوی على المراقي، ص: ۲۵۴ ، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

سورت پڑھنا چاہئے اور ان رکعتوں میں بھی بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۱)

۲۴......نماز کو ''السلام علیکم'' کہہ کر ختم کرنا واجب ہے۔(۲)

۲۵......دو مرتبہ ''السلام علیکم'' کہنا واجب ہے۔(۳)

واجب ترک کرنا

☆......قصداً واجب ترک کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور مکروہ تحریمی کے ارتکاب سے انسان فاسق اور گنہگار ہوتا ہے۔(۴)

☆......واجب چھوڑنے سے نماز ناقص ہوتی ہے، اگر بھولے سے چھوڑ گیا تو

---

(۱) (ولو ترک سورة اولی العشاء) مثلا ولو عمدا (قرأها وجوبا وقيل ندبا (مع الفاتحة جهرا في الاخريين) لان الجمع بين جهر ومخافتة في ركعة شنيع ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۵ - ۵۳۶، (قوله وجوبا وقيل ندبا) اشار الى ان الاصح الوجوب لان محمداً اشار اليه في الجامع الصغير ، الخ، شامي: ۱/ ۵۳۵، باب صفة الصلاة ،فصل في القراء ة، ط: سعيد كراچي.

(۳،۲)(ولفظ السلام) مرتين فالثاني واجب على الاصح، برهان، دون " عليكم " وتنقضي قدوة بالاول قبل "عليكم " على المشهور،عندنا ، وعليه الشافعية خلافا للتكملة ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۸، (قوله ولفظ السلام) فيه اشارة الي ان لفظا آخر لا يقوم مقامه ولو كان بمعناه حيث كان قادرا عليه (قوله دون "عليكم") فليس بواجب عندنا ، شامي: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية،ط : سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثاني في واجبا ت الصلاة، ط: رشيديه كوئته. حاشية الطحطاوی على المراقي، ص: ۲۵۱ ، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۹۸ ، قبيل صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۳۰ ،واجبات الصلاة، ط:دار الفكر.

(۴))(ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد ، والسهو ان لم يسجد له ، وان لم يعدها يكون فاسقا آثما الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۶، (قوله ان لم يسجد له) اى للسهو وهذا قيد لقوله والسهو، اذ لا سجود في العمد، الخ، شامي: ۱/ ۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

آخر میں سہو سجدہ کرلے، اور اگر قصداً واجب چھوڑ دیا ہے تو نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھے۔(۱)

واجب ترک ہو جائے

واجب چھوڑنے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے، اور تلافی کے لئے سہو سجدہ کرنا لازم ہوتا ہے، ورنہ وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

واجب چھوٹ جائے

☆......اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

☆......اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب جان بوجھ کر نہیں بلکہ بھول سے چھوٹ جائے تو اس کی تلافی ہو سکتی ہے، اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ آخری قعدہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کر لئے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) [تنبیه] قید فی البحر فی باب قضاء الفوائت وجوب الاعادة فی اداء الصلاة مع کراهة التحریم بما قبل خروج الوقت، اما بعده فتستحب الخ،شامی: ۱/۴۵۷، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها،باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) الحنفیة قالوا: واجبات الصلاة لا تبطل الصلاة بترکها، ولکن المصلی ان ترکهاسهوا فانه یجب علیه ان یسجد للسهو بعد السلام، وان ترکها عمدا فانه یجب علیه اعادة الصلا ة فان لم یعد کانت صلاته صحیحة مع الاثم ودلیل کونها واجبة عندهم مواظبة النبی صلی الله علیه وسلم علی فعلها، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۳۹، واجبات الصلاة، ط: دار الفکر، شامی: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعید کراچی. شامی: ۲/۷۸، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

جائیں اور سجدہ کے بعد پھر قعدہ کیا جائے، پھر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرا جائے۔ (۱)

واجب رہ جائے

واجب رہ جانے سے نماز ناقص ہو جاتی ہے، اگر یاد نہ ہونے کی وجہ سے کوئی واجب رہ جائے تو سہو سجدہ سے تلافی ہو سکتی ہے یعنی التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کر کے پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف دائیں بائیں سلام پھیر دے۔ (۲)

واجب رہ گیا امام کے پیچھے

اگر امام کے پیچھے کوئی واجب چھوٹ گیا، مثلاً مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی تو بعد میں اس کا اعادہ نہیں ہے، اور سہو سجدہ بھی اس پر واجب نہیں ہے۔ (۳)

واجب قرأت کی مقدار

سنت، نفل اور وتر کی ہر رکعت میں اور فرض نمازوں کی ابتدائی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کسی اور سورت کا پڑھنا واجب ہے، چھوٹی سے چھوٹی سورت جیسے سورہ کوثر یا

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) انظرا لى الحاشية السابقة.

(۳) (ومقتد بسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة (لا بسهوه) اصلا ،الدر مع الرد: ۸۲/۲) (قوله لا بسهوه اصلا) قيل لا فائدة لقوله اصلا، وليس بشئ بل هو تاكيد لنفي الوجوب لان معناه لا قبل السلام للزوم مخالفة الامام ولا بعده لخروجه من الصلاة بسلام الامام، لانه سلام عمد ممن لا سهو عليه .... بما روى ابن عمر عنه صلى الله عليه وسلم " ليس على من خلف الامام سهو" شامي: ۸۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

اس کے برابر قرآن کریم کی آیتیں، مثلاً تین چھوٹی چھوٹی آیتیں، یا ایک بڑی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو یا اس سے زیادہ ہو تو پڑھنے سے واجب ادا ہو جائے گا، چھوٹی آیت مثلاً "ثم نظر، ثم عبس وبسر ثم ادبر واستکبر" اس میں دس الفاظ ہیں، اور مشدد حروف کو دو حرف شمار کر کے تیس حروف ہجاء ہیں، پس لمبی آیات میں سے ہر رکعت میں اتنی مقدار قرآن مجید پڑھ لیا جائے تو واجب ادا ہو جائے گا لہٰذا اگر آیت الکرسی میں سے صرف اتنا پڑھ لیا جائے کہ "اللّٰہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم لا تأخذہ سنۃ ولا نوم" تو واجب ادا ہو جائے گا۔(۱)

واجب قصداً چھوڑ دے

اگر کسی نے نماز کے دوران کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا ہے، تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

واجب کا منکر

واجب کا منکر دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا، لیکن فاسق اور گنہگار رہتا ہے،

---

(۱) ضم سورة الى الفاتحة في جميع ركعات النفل والوتر ، والاوليين من الفرض ويكفي في اداء الواجب اقصر سورة او ما ثلها كثلاث آيات قصار، او آية طويلة ، والآيات القصار الثلاث كقوله تعالىٰ: ثم نظر ، ثم عبس وبسر ، ثم ادبر واستكبر" وهي عشر كلمات ، وثلاثون حرفامن حروف الهجاء ، مع حسبان الحرف المشدد بحرفين، فلو قرأ من الآية الطويلة هذا المقدار في كل ركعة اجزأه عن الواجب فعلى هذا يكفي ان يقرأ من آية الكرسي قوله تعالىٰ: الله لااله الا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم" كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۲۴۰ واجبات الصلاة، ط: دار الفكر، بيروت، شامي: ۱/ ۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط:سعيد كراچي.

اور بڑے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے، ایسے آدمی کو اپنا عقیدہ درست کر کے توبہ واستغفار کر لینا چاہئے۔(۱)

واجب نمازیں

تین نمازیں واجب ہیں:

۱......وتر کی تین رکعت، ہر روز عشاء کے بعد پڑھنا واجب ہیں۔(۲)

۲......عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی دو رکعت واجب ہیں۔(۳)

۳......جو نماز نذر کی جائے وہ بھی واجب ہے،(۴) اور ہر نفل نماز شروع کرنے

---

(۱) (قوله ولها واجبات) قدمنا في اوائل كتاب الطهارة الفرق بين الفرض والواجب، وتقسيم الواجب الى قسمين: احدهما وهو اعلاهما يسمى فرضا عمليا، وهو ما يفوت الجواز بفوته كالوتر، والآخر ما لا يفوت بفوته، وهو المراد هنا، وحكمه استحقاق العقاب بتركه، وعدم اكفار جاحده، والثواب بفعله، شامي: ۴۵۶/۱، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (الوتر هو فرض عملا وواجب اعتقادا وسنة ثبوتا... وهو ثلاث ركعات بتسليمة. الدر المختار) وقال الشامي: والثاني كالوتر فانه فرض عملًا كما ذكرناه وليس بفرض علما اى لا يفترض اعتقاده، حتىٰ انه لايكفر منكره لظنية دليله وشبهة الاختلاف فيه، ولذا يسمىٰ واجبا. رد المحتار: ۲/۵ ــ ۳. كتاب الصــــلاة، باب الوتر والنوافل ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۱۱، ۴۱۳، صلاة الوتر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/۱۱۰ ـ ۱۱۱، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (العيدين يجب صلاتهما) في الاصح (على من تجب عليه الجمعة بشرائطها) المتقدمة (سوى الخطبة). الدر المختار مع الرد، كتاب الصلاة، باب العيدين: ۲/۱۶۵، ۱۶۶، ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/۱۴۹، الباب السابع عشر في صلاة العيدين. ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۵۷. كتاب الصلاة، باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۴) (ومن نذر نذرا ... لزم الناذر) لحديث "من نذر وسمى فعليه الوفاء بماسمي" كصوم و صلاة و صدقة و وقف واعتكاف (الدر المختار) وفي الشامية ففي لزوم المنذور الكتاب والسنة والاجماع، قال تعالىٰ وليوفوا نذورهم، وصرح المصنف اى صاحب الهداية في كتاب الصوم بانه واجب للآية. رد المحتار: ۳/۷۳۵، كتاب الايمان، مطلب في احكام النذر. ط: سعيد كراچي، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/۱۱۵، الباب التاسع في النوافل ومما يتصل بذلك مسائل. ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۳۹۲، فصل في النوافل، فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

کے بعد واجب ہوجاتی ہے، یعنی نفل نماز نیت باندھ کر شروع کرنے کے بعد پورا کرنا، اور فاسد ہونے کی صورت میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

واحد کو جمع پڑھنا

نماز میں قرأت کے دوران واحد کے صیغہ کو جمع کے صیغہ کے ساتھ، اور جمع کے صیغہ کو واحد کے صیغہ کے ساتھ پڑھنا مثلاً ''آیت'' کو ''آیات'' پڑھنا غلط ہے، قصداً ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ باقی نماز ہوجائے گی ایسی صورت میں تجوید سیکھ کر قرأت درست کرنا لازم ہوگا۔(۲)

وبائی امراض

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (ومن شرع فی صلاة التطوع او فی صوم التطوع ثم افسدهما فعلیه قضاؤهما) اعلم ان الشروع فی العبادة التی تلزم بالنذر ویتوقف ابتداؤها علی ما بعده فی الصحة سبب لوجوب اتمامه وقضائه ان افسد عند نا وعند مالک وهو قول ابی بکر الصدیق وابن عباس وکثیر من الصحابة والتابعین.(حلبی کبیر،ص: ۳۹۲، باب النوافل ، فروع ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۱۳ الباب التاسع فی النوافل، ط:رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۲/۲۹، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی صلاة الحاجة ، ط: سعید کراچی.

(۲) ومنها زیادة حرف ، ان زاد حرفا فان کان لا یغیر المعنی لا تفسد صلاته عند عامة المشایخ نحو ان یقرأ "وانهی عن المنکر" بزیادة الیاء هکذا فی الخلاصة..... فتاویٰ عالمگیریه: ۱/۷۹، کتاب الصلاة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط : رشیدیه کوئٹه.رد المحتار: ۱/۶۳۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره منها،مسائل زلة القاری. ط: سعید کراچی.. قال القاضی الامام ابو الحسن والقاضی الامام ابو عاصم : ان تعمد فسدت وان جری علی لسانه او کان لا یعرف التمیز لا تفسد وهو اعدل الاقاویل والمختار هکذا فی الوجیز للکردری، ومن لا یحسن بعض الحروف ینبغی ان یجهد ولا یعذر فی ذلک. فتاویٰ عالمگیری: ۱/۷۹،کتاب الصلوة، الفصل الخامس فی زلة القاری، ط: رشیدیة کوئٹه.

وبرکاتہ

نماز کا سلام "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" تک ہے اور "وبرکاتہ" نہیں ہے۔(۱)

وتر کا آخری قعدہ بھول گیا

☆......اگر وتر کی نماز میں آخری قعدہ نہیں کیا، اور چوتھی رکعت ادا کرلی، تو وتر کی نماز نہیں ہوگی، اور یہ چار رکعات نفل ہو جائیں گی، سجدہ سہو کی ضرورت نہیں، وتر دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۲)

☆......اور اگر وتر کے قعدہ اخیرہ کے بعد چوتھی رکعت پڑھی تو وتر کی نماز صحیح ہو جائے گی، بہتر یہ کہ ایک رکعت اور ملالے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، آخری دو رکعت نفل

---

(۱) ولا يقول في هذا السلام في آخره "وبركاته" عندنا .فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/۷۶، كتاب الصلاة، الباب الرابع صفة الصلاة، الفصل الثالث، في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (ولو سها عن القعود الاخير) كله او بعضه (عاد ما لم يقيدها بسجدة، وان قيدها تحول فرضه نفلا برفعه وضم سادسة)ولو في العصر والمغرب ان شاء ولا يسجد للسهو على الاصح .(تنوير الابصار، وفي الشامي: تنبيه: لم يصرح بالمغرب كما صرح بالفجر والعصر مع انه صرح به القهستاني، ومقتضاه انه يضم الى الرابعة خامسة ، لكن في الحلية: لا يضم اليها اخرىٰ لنصهم على كراهة التنفل قبلها وعلى كراهته بالوتر مطلقا آه، رد المحتار: ۲/۸۵۔۸۷. كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير ،ص: ۴۶۲. فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

ہو جائیں گی۔(۱)

وتر کا فدیہ

اگر کسی میت نے فرض نمازوں کا فدیہ دینے کی وصیت کی ہے، تو پانچ وقت فرض نمازوں کے ساتھ وتر کا فدیہ دینا بھی واجب ہوگا یعنی روزانہ کل چھ فدیے بنیں گے۔(۲)

وتر کا وقت

☆......وتر کا وقت عشاء کا وقت ہے، یعنی شفق احمر غائب ہونے کے بعد وتر کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے البتہ وتر کی نماز کو عشاء کی فرض نماز کے بعد پڑھنا واجب ہے کیونکہ ان دونوں نمازوں میں ترتیب لازمی ہے، تاہم اگر کسی نے بھولے سے وتر کی نماز عشاء سے پہلے پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی، اسی طرح اگر عشاء کے فرض اور وتر ترتیب سے ادا کیے گئے بعد میں معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز باطل ہو گئی اور وتر کی نماز صحیح ہے تو اس صورت میں صرف عشاء کے فرض کو دوبارہ پڑھ لینا کافی ہوگا، وتر کو دوبارہ

---

(۱) (وان قعدفي الرابعة) مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد وسلّم) ولو سلم قائما صح..... وان سجد للخامسة سلموا) لانه تمّ فرضه اذ لم يبق عليه الا السلام وضم اليها سادسة) لو في العصر، وخامسة في المغرب ورابعة في الفجر، به يفتيٰ (لتصير الركعتان له نفلا... وسجد للسهو) في الصورتين لنقصان فرضه بتاخير السلام في الاوليٰ وتركه في الثانية. رد المحتار: ۲/ ۸۷۔ ۸۸. كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ص: ۴۶۳، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصيٰ بالكفارة يعطي لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة (وكذا حكم الوتر) والصوم. رد المحتار: ۲/ ۷۲، ۷۳. كتاب الصلوٰة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۳۵، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی کیونکہ اس قسم کے عذر میں ترتیب ساقط ہوتی ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے کسی وجہ سے وتر کی نماز وقت کے اندر اندر ادا نہیں کی تو بعد میں اس کی قضاء پڑھنا لازم ہوگا، اور بلا وجہ دیر کرنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگا۔(۲)

☆......وتر کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے، جو شخص رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہے اور تہجد پڑھنے کی عادت ہے اس شخص کے لئے تہجد وغیرہ سے فارغ ہو کر

---

(۱) ووقت العشاء والوتر منه الى الصبح ولكن لا يصح ان يقدم عليها الوتر الا ناسيا لوجوب الترتيب، (قوله منه) اى من غروب الشفق على الخلاف فيه بحر، (قوله ولكن الخ)جواب عن سوال مقدر تقديره لم لا يجوز تقديمه بعد دخول وقته، أجاب بانه انما لا يجوز للترتيب لا لكون الوقت لم يدخل وهٰذا على قوله وعلى قولهمالانه تبع للعشاء واثر الخلاف يظهر فيما لو قدم الوتر عليها ناسيا او تذكر انه صلاها فقط على غير الوضوء لا يعيده عنده وعندهما يعيد، نهر .رد المحتار: ١/ ٣٦١.٣٦٢، كتاب الصلاة، مطلب فى صلاة الوسطىٰ. ط: سعيد كراچى. وفى الحلبى : ووقت صلاة الوتر ما هو وقت العشاء الا انه ما مور بتقديم العشاء عليه لوجوب الترتيب بماروى ابوداود والترمذى وابن ماجه من حديث خارجة بن حذافة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ان الله تعالىٰ امد كم بصلوٰة هى خير لكم من حمر النعم وهى الوتر فجعلها لكم بين العشاء الى طلوع الفجر وفى بعض طرقه فيما بين صلوٰة العشاء الى طلوع الفجر ، فعلى هٰذا لو صلىٰ الوتر قبل العشاء قصدا لا تصح..... حتىٰ ان الرجل اذا صلى العشاء بثوب ثم نزعه وصلى الوتر بثوب آخر ثم تبين له بعد ذالک ان الثوب الذى صلى العشاء به كان نجسا وان العشاء فاسدة فانه يعيد العشاء دون الوتر عند ابى حنيفة رحمه الله خلافا لهمالما قلنا ، حلبى كبير .ص : ٢٢٩ . ٢٣٠ . الشرط الخامس الوقت ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وفتاوىٰ عالمگيرى: ١/ ١١٥، كتاب الصلاة، فصل فى التراويح، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (قوله: ولكنه يقضى) .... اى انه يقضى وجوبا اتفاقا، اما عنده فظاهر واما عندهما فهو ظاهر الرواية عنهما فلقوله عليه الصلاة والسلام : من نام عن وتر او نسيه فليصله اذا ذكره كما فى البحر عن المحيط .رد المحتار: ٢/ ٥، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ،ط: سعيد كراچى، ويجب القضاء بتركه ناسيا او عامدا و ان طالت المدة ولا يجوز بدون نية الوتر كذا فى الكفاية، فتاوىٰ عالمگيرى: ١/ ١١١ كتاب الصلوٰة، الباب الثامن فى صلوٰة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه.

بالکل آخر میں وتر کی نماز پڑھنا مستحب ہے اور اگر آخری رات میں اٹھنے میں شک ہے تو پھر وتر کی نماز عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے تاکہ قضاء ہونے کا خطرہ نہ ہو، ایسے آدمی کے لئے مطلقا افضل ہے، اگر ایسا شخص جو پورا بھروسہ نہ ہونے کی وجہ سے وتر کی نماز سونے سے پہلے پڑھ لے پھر وہ تہجد کی نماز کے لئے اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھی تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے، بلکہ یہ مستحب ہے، اور وتر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہے۔(۱)

وتر کب پڑھے

وتر کی نماز کو عشاء کے فرض کے بعد پڑھنا واجب ہے، کیونکہ ان دونوں میں ترتیب لازمی ہے، اگر کسی نے بھولے سے وتر کی نماز عشاء کے فرض سے پہلے پڑھ لی تو صحیح ہو جائے گی، وتر کو فرض کے بعد دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اگر عشاء کے فرض اور وتر کی نماز کو ترتیب سے پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرض نماز باطل ہوگئی ہے اور وتر صحیح ہے، تو اس صورت میں صرف فرض نماز کو دوبارہ پڑھ لینا کافی ہوگا، وتر کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ اس قسم کے عذر میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔(۲)

---

(۱) وكذا (يستحب) تاخير العشاء الى ثلث الليل والوتر الى آخر الليل لمن يثق بالانتباه ومن لم يثق بالانتباه اوتر قبل النوم هكذا في التبيين، فتاوىٰ عالمگیری: ۱/۵۲، كتاب الصلوة، الباب الاول في المواقيت، الفصل الثاني في بيان فضيلة الاوقات ط: رشيدية كوئثه. اذا اوتر قبل النوم ثم استيقظ يصلي ما كتب له، ولا كراهة فيه بل هو مندوب ولا يعيد الوتر لكن فاته الافضل المفاد بحديث الصحيحين، امداد ولا يقال: ان من لم يثق بالانتباه فالتعجيل في حقه افضل كما في الخانية، فاذا انتبه بعد ما عجل يتنفل ولا تفوته الا فضلية لا نا نقول: المراد بالافضلية في الحديث السابق هي المترتبة على ختم الصلاة بالوتر وقد فاتت، والتي حصلها هي افضلية التعجيل عند خوف الفوات على التاخير، فافهم تامل. رد المحتار: ۱/۳۶۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراجي. حلبي كبير، ص: ۲۳۵، الشرط الخامس في الوقت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) ''وتر کا وقت'' کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

وتر کی تیسری رکعت میں سیدھا رکوع میں چلا گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ، سورت اور دعائے قنوت تینوں کو پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا گیا، تو ایسی حالت میں رکوع سے اٹھ کر سورہ فاتحہ، اور سورت اور دعائے قنوت تینوں کو پڑھ کر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اور اگر رکوع دوبارہ نہیں کیا تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن آخر میں سہو سجدہ کرنا ہر حال میں لازم ہے۔(۱)

وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں شریک ہوا (یعنی تیسری رکعت کے قیام یا رکوع میں شامل ہوا) تو امام کے ساتھ دعائے قنوت پڑھے جب ایک دفعہ دعائے قنوت پڑھی تو امام کے سلام کے بعد بقیہ رکعات پڑھتے ہوئے دعائے قنوت دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر تیسری رکعت نہیں ملی بلکہ رکوع کے بعد شریک ہوا تو دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ امام کے ساتھ سلام کے بعد بقیہ نماز پڑھتے ہوئے آخری رکعت

---

(۱) واذا نسي الفاتحة وقراءة السورة والقنوت وركع، فانه يرفع رأسه ويقرأ الفاتحة والسورة والقنوت، ويعيد الركوع فان لم يعده صحت صلاته ويسجد للسهو على كل حال، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۳۶، صلاة الوتر وصيغة القنوت الواردة فيه، وفي غيره من الصلوات ط: دار الفكر (مباحث صلاة التطوع)وان تركها اى قراءة الفاتحة والسورة في الاخريين لا يجب ان كان في الفرض وان كان في النفل او الوتر وجب عليه كذا في البحر الرائق .فتاوىٰ عالمگيرى: ۱/ ۱۲۶ . كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

میں پڑھے۔(۱)

وتر کی جماعت

☆......وتر کی نماز رمضان المبارک میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا مستحب ہے۔ رمضان المبارک کے علاوہ تمام دنوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

☆......تہجد گذار کے لئے بھی افضل یہی کہ رمضان المبارک میں وتر جماعت

---

(۱) والمسبوق في الوتر يقنت مع الامام ولا شك ان هذا على القول بأن المقتدى يقنت وهو الصحيح على ما سياتي فيه من الخلاف ان شاء الله تعالىٰ واذا قنت مع الامام لا يقنت بعدها اى بعد الركعة التى قنت فيها مع الامام لانه قنت في موضعه لانه آخر صلاته وما يقضيه او لها حكما في القراءة وما يشبهها وهو القنوت اذا وقع في موضعه بيقين لا يكرر لان تكراره غير مشروع. حلبي كبير ،ص: ۴۲۱، صلوة الوتر ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور، عالمگيرى : ۱/۱۱۱. كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر ، ط: رشيديه كوئٹه. واماالمسبوق فيقنت مع امامه فقط ، ويصير مدركا بادراك ركوع الثالثة ،الدر مع الرد: ۲/۱۰-۱۱ (قوله فيقنت مع امامه فقط) لانه آخر صلاته ، وما يقضيه اولهما حكما في حق القراءة وما اشبهها وهو القنوت واذا وقع قنوته في موضعه بيقين لا يكرر لان تكراره غير مشروع. شرح المنية .شامى: ۲/۱۱. باب الوتر والنوافل، قبيل مطلب في القنوت النازلة .ط: سعيد كراچي.

(۲) ويوتر بجماعة في رمضان فقط عليه اجماع المسلمين كذا في التبيين، الوتر في رمضان بالجماعة افضل من ادائها في منزله وهو الصحيح هكذا في السراج الوهاج. عالمگيرى: ۱/۱۱۶، كتاب الصلوٰة ، فصل في التراويح ،ط: رشيديه كوئٹه. : والجماعة سنة مؤكدة للرجال... وفي وتر رمضان مستحبة على قول وفي وتر غيره، وتطوع على سبيل التداعى مكروهة (قوله وفي وتر غيره) كراهة الجماعة فيه هو المشهور ، وذكره القدورى في مختصره ، وذكر في غيره عدم الكراهة ، ووفق في الحلية بحمل الاول على المواظبة والثاني على الفعل احيانا، وسيأتى تمام تحقيقه ان شاء الله تعالىٰ.رد المحتار : ۱/۵۵۲، كتاب الصلاة، صلاة الامامة، ط: سعيد كراچى. وايضا رد المحتار: ۲/۴۸، كتاب الصلاة، صلاة التراويح ، ط: سعيد. و : ۲/۴۹. (قوله تصحيحان) ط : سعيد كراچى.

کے ساتھ پڑھے، اور پھر تہجد کے وقت تہجد کی نماز پڑھے۔(۱)

وتر کی جماعت رمضان کے ساتھ خاص ہے

وتر کی جماعت تراویح کی جماعت کے تابع ہے، اس لئے یہ رمضان المبارک کے ساتھ خاص ہے۔(۲)

وتر کی جماعت میں شامل ہونا

رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے اگر کسی نے رمضان المبارک میں عشاء کی فرض نماز جماعت سے نہیں پڑھی بلکہ جماعت ہونے کے بعد تنہا فرض نماز پڑھ کر تراویح کی جماعت میں شامل ہوگیا، چاہے پوری تراویح امام کے ساتھ جماعت سے ادا کی یا کم سے کم دو رکعت تراویح امام کے ساتھ جماعت سے ادا کی دونوں صورتوں میں وتر کی جماعت میں شریک ہوسکتا ہے، اگر اس صورت میں تراویح رہ گئی ہے تو بقیہ تراویح وتر سے فارغ ہو کر پڑھ لے۔

اور اگر تراویح کی دو رکعت نماز بھی جماعت کے ساتھ نہیں ملی تو اس صورت میں وتر کی جماعت میں شامل ہونا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ پہلے عشاء کے فرض اور تراویح پڑھے

---

(۱) وصلاته مع الجماعة في رمضان افضل من ادائه منفردا آخر الليل في اختيار قاضيخان، قال هو الصحيح وصحح غيره خلافه، نور الايضاح، باب الوتر (هو الصحيح) لانه لما جازت الجماعة كانت افضل ولان عمر رضي الله عنه كان يؤمهم في الوتر، مراقي الفلاح حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۸۶، باب الوتر واحكامه، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۲) ملاحظہ ہو، عنوان ''وتر کی جماعت'' وفي رد المحتار: الذي يظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وان كان الوتر نفسه اصلا في ذاته لان سنة الجماعة في الوتر انما عرفت بالاثر تابعة للتراويح، على انهم اختلفوا في افضلية صلاتها بالجماعة بعد التراويح كما ياتي، رد المحتار: ۴۸/۲، كتاب الصلوٰة، صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي.

پھر اس کے بعد وتر پڑھے۔(۱)

وتر کی دوسری رکعت پر سلام پھیر کر نفل کی نیت باندھ لی

اگر بھولے سے وتر کی دوسری رکعت پر سلام پھیر کر نفل کی نیت باندھ لی تو وتر کی نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے، البتہ اگر نفل کی نیت نہیں باندھی اور نماز فاسد ہونے والا کوئی کام نہیں کیا تو تیسری رکعت پڑھ کر آخر میں سہو سجدہ کرنے سے نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) ولو لم يصلها اى التراويح بالامام او صلاها مع غيره له ان يصلي الوتر معه ، الدر مع الرد(قوله ولم لم يصلها الخ)ذكر هذا الفرع والذى قبله فى البحر عن القنية وكذا فى متن الدرر ، لكن في التاتارخانية عن التتمة انه سأل على بن احمد عمن صلى الفرض والتراويح وحده او التراويح فقط هل يصلي الوتر مع الامام ؟فقال لا ، ثم رأيت القهستاني ذكر تصحيح ما ذكره المصنف ثم قال: لكنه اذا لم يصل الفرض معه لا يتبعه فى الوتر آه فقوله ولو لم يصلها اى وقد صلى الفرض معه، لكن ينبغي ان يكون قول القهستاني معه احتراز عن صلاتها منفردا ، اما لو صلاها جماعة مع غيره ثم صلى الوتر معه لا كراهة تأمل .رد المحتار: ۴۸/۲، كتاب الصلاة، مسائل التراويح ، ط: سعيد كراچي. عالمگيرى: ۱۱۷/۱ ، كتاب الصلوة، فصل فى التراويح. بقي لو تركها الكل هل يصلون الوتر بجماعة فليراجع .الدر مع الرد: ۴۸/۲، (قوله بقي الخ) الذى يظهر ان جماعة الوتر تبع لجماعة التراويح وان كان الوتر نفسه اصلافى ذاته ، لان سنة الجماعة في الوتر انما عرفت بالاثر تابعة للتراويح ،على انهم اختلفوا فى افضلية صلاتها بالجماعة بعد التراويح ، كما يأتي.شامي: ۴۸/۲،باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح قبيل مطلب فى كراهة الاقتداء فى النفل على سبيل التداعي وفى صلاة الرغائب، ط: سعيد كراچي.

(۲) يفسدها التكلم الا السلام ساهياللتحليل، اى للخروج من الصلاة، ، قبل اتمامها على ظن اكمالها فلا يفسد .رد المحتار: ۶۱۵/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة . ط: سعيد كراچي. منها عن القعود الاول من الفرض ولو عمليا.... ثم تذكر عاد اليه وتشهد ، ولا سهو عليه في الاصح ما لم يستقم قائما...... لا يعود لا شتغاله بفرض القيام وسجد للسهو لترك الواجب،(قوله ولو عمليا) كالوتر فلا يعود فيه اذا استتم قائماوعلى قولهما يعود لانه من النفل .رد المحتار: ۸۳/۲. ۸۴، كتاب الصلوة باب سجو السهو،ط:سعيد كراچي. وكذا فى الحلبى

وتر کی نماز

وتر کی نماز واجب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وتر کی نماز نہیں پڑھے گا وہ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہوگا۔(۱)

وتر کی نماز کا طریقہ

وتر کی نماز بھی مغرب کی طرح تین رکعت ہے، اس کے پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو فرض نمازوں کا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ فرض کی صرف دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملائی جاتی ہے، اور وتر کی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے کا حکم ہے، اور تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ ''اللہ اکبر'' کہہ کر کانوں تک اس طرح اٹھائے جس طرح تکبیر تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں، دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھا کر پھر باندھے اور دعائے قنوت کو آہستہ

= الكبير، ص: ۴۵۸، كتاب الصلوة، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وكذا في فتاوىٰ عالمگيری: ۱۲۷/۱، كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ومن صلى من المغرب ركعتين وقعد قدر التشهد وزعم انه أتمها فسلم ثم قام فكبر، ونوى الدخول في سنة المغرب وقد سجد للسنة اولا، فصلاة المغرب فاسدة لانه صار متنفلا من الفرض الى النفل قبل فراغها اما اذا سلم وتذكر انه لم يتم فحسب ان صلاتها فسدت فقام وكبر للمغرب ثانيا وصلى ثلاثا ان صلى ركعة وقعد قدر التشهد اجزأه المغرب والا فلا. هندية: ۱۰۵/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قبيل الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) الوتر هو فرض عملا وواجب اعتقادا و سنة ثبوتا بهذا وفقوا بين الروايات (قوله وسنة ثبوتا) اى ثبوته علم من جهة السنة لا القرآن، وهي قوله صلى الله عليه وسلم: الوتر حق، فمن لم يوتر فليس مني، قاله ثلاثا، رواه ابو داود والحاكم وصححه، رد المحتار: ۴/۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

سے پڑھے، اگر رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کر رہے ہیں، تو امام اور مقتدی دونوں آہستہ سے دعائے قنوت پڑھیں(۱) اور دعائے قنوت یہ ہے:

اللھم انانستعینک ونستغفرک ونومن بک ونتوکل علیک ونثنی علیک الخیرونشکرک ولانکفرک ونخلع ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبدولک نصلی ونسجدوالیک نسعی ونحفدونرجو رحمتک ونخشی عذاک ان عذابک بالکفار ملحِق.

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو جب تک یاد نہ ہو یہ دعا پڑھے:

ربنااٰتِنَافِی الدُّنْیَاحَسَنَۃً وَفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَقِنَاعَذَابَ النَّار

اور اگر یہ بھی یاد نہ ہو تو یہ دعاء پڑھے

اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ تین مرتبہ پڑھے یا "یا رَب" تین مرتبہ پڑھے(۲)

---

(۱)وھو ثلاث رکعات بتسلیمۃ کالمغرب.... ولکنہ یقرا فی کل رکعۃ منہ فاتحۃ الکتاب وسورۃ احتیاطا.... ویکبر قبل رکوع ثالثۃ رافعا یدیہ ... وقنت فیہ... مخافتا علی الاصح مطلقا ولو اماما . الدر المختار مع الرد: ۵/۲ ـ ۷، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل ،ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱۱۱/۱ ، کتاب الصلوۃ، الباب الثامن فی صلوۃ الوتر .ط: رشیدیۃ کوئٹہ. کنزالدقائق مع شرحہ البحر الرائق: ۳۸/۲ـ۴۳، کتاب الصلوۃ، باب الوتر والنوافل.ط: سعید کراچی.

(۲)والاولیٰ ان یقرا اللّٰھم انا نستعینک ویقرا بعدہ اللّٰھم اھدنا فیمن ھدیت ومن لم یحسن القنوت یقول ربنا اتنافی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقناعذا ب النار کذا فی المحیط او یقول اللّٰھم اغفر لنا ویکرر ذلک ثلاثا، عالمگیری: ۱۱۱/۱ ، کتاب الصلوۃ الباب الثامن فی صلوۃ الوتر، ط: رشیدیہ کوئٹہ. رد المحتار: ۶/۲ـ۷ کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل ،ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۴۱/۲ ـ ۴۲. کتاب الصلوۃ، باب الوتر، ط: سعید کراچی. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ،ص: ۳۸۴، باب الوتر واحکامہ، ط:قدیمی کراچی.

وتر کی نماز کے لئے اذان دینا

وتر کی نماز کے لئے اذان دینا شریعت سے ثابت نہیں ہے، اس لئے وتر کی نماز سے پہلے اذان نہ دی جائے۔(۱)

وتر کی نیت

☆......وتر کی نیت میں یہ کہے کہ ''میں وتر کی نماز کی نیت کرتا ہوں'' یا دل میں یہ ہو کہ ''میں وتر کی نماز پڑھ رہا ہوں''(۲)

☆......وتر کی نماز امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے، لہذا وتر کی نماز کی نیت کرتے وقت ''واجب'' کا لفظ کہنا بھی صحیح ہے، اور اگر واجب لفظ کہے بغیر صرف ''وتر''

---

(۱) وهو سنة مؤكـدة للفرائض الخمس.... لا يسن لغيرها كعيد ، (قوله: كعيد) اى ووتر و جنازة.رد المحتار: ۱/ ۳۸۵، كتاب الصلاة، باب الاذان ، ط: سعيد كراچی. عالمگيری: ۱/ ۵۳، كتاب الصلوٰة ،الباب الثانی فی الاذان ،ط:رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۵ــ ۲۵۶ . كتاب الصلاة، باب الاذان ط: سعيد كراچی. (قوله احتياطا) اى لما ظهرت آثار السنية فيه، من انه لا يوذن ولا يقام ، اعطيناه حكم السنة فی حق القراء ة احتياطا. شامی: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط:سعيد كراچی.

(۲) والخامس النية وهی الارادة.... والمعتبر فيه عمل القلب اللازم للارادة... والتلفظ بها مستحب وهو المختار وتكون بلفظ الماضی (قوله وتكون بلفظ الماضی مثل نويت صلاة كذا) رد المحتار: ۱/ ۴۱۵ــ ۴۱۶، كتاب الصلاة. باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی.البحر الرائق: ۱/ ۲۷۶ــــ ۲۷۷، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچی. عالمگيری: ۱/ ۶۵، كتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاةُ، الفصل الرابع فی النية، ط: رشيديه كوئٹه. وانظر الحاشية اللاحقة ايضاً.

نماز ادا کر رہا ہوں'' کہے تب بھی نماز وتر ادا ہو جائے گی۔(۱)

وتر کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

وتر کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے اگر کسی نے کسی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورت نہیں ملائی تو آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

وتر کے بعد تہجد پڑھنا

''تہجد وتر کے بعد پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳)

---

(۱) (ولا بد من التعيين عند النية لفرض وواجب انه وتر (قوله: انه وتر اشار الى انه لا ينوى فيه انه واجب للاختلاف فيه زيلعي، اى لا يلزمه تعيين الوجوب وليس المراد منعه من ان ينوى وجوبه، لانه ان كان حنفيا ينبغي ان ينويه ليطابق اعتقاده الخ. رد المحتار: ۱/ ۴۱۹، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۲۸۲، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/ ٦٦، كتاب الصلاة، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الرابع فى النية، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) (وقرأ فى كل ركعة منه فاتحة الكتاب وسورة) بيان لمخالفته للفرائض فيقرأ فى كل ركعة منه حتما ونقل فى الهداية انه بالاجماع وفى التجنيس لو ترك القراءة فى الركعة الثالثة منه لم يجز فى قولهم جميعاً، البحر الرائق: ۲/ ۴۳، كتاب الصلوة، باب الوتر، ط: سعيد كراچى. ردالمحتار: ۲/ ۷، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/ ۱۱۱. كتاب الصلوة، الباب الثامن فى صلوة الوتر، ط: رشيدية كوئٹه. وهى.... قراءة فاتحة الكتاب .... وضم ... سورة ... فى الاولين من الفرض...... وفى جميع ركعات النفل لان كل شفع منه صلاة وكل الوتر احتياطا، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۸ ـ ۴۵۹، (قوله احتياطا) اى لما ظهرت آثار السنية فيه من انه لا يوذن له ولا يقام اعطيناه حكم السنة فى حق القراءة احتياطا. شامى: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچى.

(۳) ''وتر کی جماعت'' کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

وتر کے بعد دو رکعت پڑھنا

وتر کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اس لئے وتر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

وتر کے بعد نفل

وتر کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بیٹھ کر پڑھنا یا کھڑے ہوکر، دونوں طرح درست ہے، البتہ بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں جتنا ثواب ملے گا، کھڑے ہوکر پڑھنے کی صورت میں اس کا ڈبل ملے گا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کے بعد دو رکعت نفل نماز بیٹھ کر پڑھی ہے، لیکن آپ کو بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں پورا ثواب ملتا تھا، امتی کو آدھا ثواب ملتا ہے، اس لئے اگر کسی کے جسم میں طاقت ہے تو کھڑے ہوکر پڑھنا زیادہ بہتر ہے تاکہ ثواب بھی زیادہ ملے۔(۲)

---

(۱) ففی صحیح مسلم فی حدیث طویل، (۱-۲۵۶): ثم یصلی (النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد الوتر) رکعتین بعد ما یسلم وھو قاعد آہ واخرج الدارقطنی فی "سننہ" عن ام سلمۃ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی رکعتین خفیفتین بعد الوتر وھو جالس: ۱/۱۷۷، (اعلاء السنن: ۲/۱۰۵، کتاب الصلوٰۃ، ابواب الوتر، حکم الرکعتین بعد الوتر. ط: ادارۃ القرآن کراچی. مسلم: ۱/۲۵۶، کتاب المساجد، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل وان الوتر رکعۃ الخ، ط: قدیمی کراچی. وانظر کذالک حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/۵۳۸، فصل فی صلاۃ النفل جالسا، وفی الصلاۃ علی الدابۃ وصلاۃ الماشی، ط: قدیمی، وفی نسخۃ، ص: ۴۰۲، ط: قدیمی.

(۲) یجوز النفل قاعدا مع القدرۃ علی القیام، لکن لہ نصف اجر القائم الا من عذر..... وقد حکیٰ فیہ اجماع العلماء وعلی غیر المعتمد یقال: الا سنۃ الفجر، لما قیل بوجوبھا وقوۃ تاکدھا والا التراویح علی غیر الصحیح لان الاصح جوازھا قاعدا من غیر عذر فلا یستثنیٰ من جواز النفل جالسا بلا عذر شئی علی الصحیح، لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر قاعدا وکان یجلس فی عامۃ صلاتہ باللیل تخفیفا، (مراقی الفلاح، شرح نور الایضاح) (قولہ بعد الوتر) ای

نوٹ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کو دین کی تعلیم دینا لازم تھا، اور نفل نماز کھڑے ہوکر پڑھنا فرض نہیں اس بات کی تعلیم دینے کے لئے نفل کو بیٹھ کر ادا کیا ہے، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نفل پڑھنے کی صورت میں بھی ثواب پورا پورا ملتا تھا۔

وتر کے بعد نفل پڑھنا

وتر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز ہے اس میں شرعا کوئی ممانعت اور قباحت نہیں، جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وتر کی نماز کے بعد نفل پڑھنا جائز نہیں ان کی بات غلط ہے۔(۱)

وتر کے قعدہ اولیٰ

☆......وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ واجب ہے، اگر اس میں کسی نے التحیات کے

= غير الوتر لان المقصود الاستدلال على جواز كل النفل قاعدا ،الطحطاوى على مراقى الفلاح. ص: ۲۰۲، فصل فى صلاة النفل جالسا، ط: قديمى .اما النبى صلى الله عليه وسلم فمن خصائصه ان نافلته قاعدا مع القدرة على القيام كنافلته قائما، ففى صحيح مسلم عن عبدالله بن عمر و قلت: حدثت يا رسول الله انك قلت: صلاة الرجل قاعدا على نصف الصلاة، وانت تصلى قاعدا قال: اجل ولكنى لست كاحد منكم ،بحر ملخصا اى لانه تشريع لبيان الجواز وهو واجب عليه. رد المحتار: ۳۷/۲، كتاب الصلاة،باب الوتر والنوافل،ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۲۵۹/۱، كتاب الصلاة، .ط.قديمى. وص: ۲۰۲، ط: قديمى كراچى.

(۱) فان فاق وصلى نوافل والحال انه صلى الوتر اول الليل فانه الافضل ... ولا كراهة فيه بل هو مندوب ولا يعيد الوتر لكن فاته الافضل المفاد بحديث الصحيحين امداد .رد المحتار : ۳۶۹/۱، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة ،ط: سعيد كراچى.البحر الرائق: ۲۳۱/۱، كتاب الصلاة. ط: رشيدية كوئٹه، امداد الفتاح شرح نور الايضاح، ص: ۱۹۴، كتاب الصلاة، المستحب من اوقات الصلاة، ط: صديقى پبلشرز. مزید ''مستحب نمازیں'' کا عنوان دیکھیں۔

بعد درود شریف پڑھ لیا یا "اللهم صلی علی محمد" تک پڑھ لیا تو سہو سجدہ لازم ہوگا(۱)

☆......اگر وتر کی نماز میں قعدہ اولیٰ کرنا بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو دوبارہ نہ بیٹھے بلکہ باقی نماز کو جاری رکھے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی۔(۲)

☆......اور اگر قعدہ اولیٰ بھول کر کھڑے ہوتے وقت یاد آ گیا، تو اگر بیٹھنے کے زیادہ قریب ہے تو بیٹھ جائے، اور اگر کھڑے ہونے کے زیادہ قریب ہے تو کھڑا ہو جائے بیٹھے نہیں اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۳)

☆......اور کھڑے ہونے کے زیادہ قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دونوں پاؤں کے گھٹنے تک کا جو حصہ ہے وہ اگر سیدھا ہو گیا تو کھڑے ہونے کے قریب ہے ورنہ

---

(۱) وتجب القعدة الاولىٰ قدر التشهد اذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية في ذوات الاربع والثلاث وهو الاصح هكذا في الظهيرية عالمگیری: ۱/۷۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

وكذا لو زاد على التشهد الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم كذا في التبيين وعليه الفتوىٰ كذا في المضمرات، واختلفوا في قدر الزيادة فقال بعضهم يجب عليه سجود السهو، بقوله اللّٰهم صل على محمد وقال بعضهم لا يجب عليه حتىٰ يقول وعلى آل محمد والاول اصح، عالمگیری: ۱/۱۲۷، كتاب الصلوٰة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۷۲، كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/۴۷۴، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲،۳) سها عن القعود الاول من الفرض ولو عمليا .ثم تذكره عاد اليه ما لم يستقم قائما. و الا اى وان استقام قائما لا يعود...... وسجد للسهو لترك الواجب (قوله : ولو عمليا) كالوتر فلا يعود فيه اذا استتم قائما وعلى قولهما يعود لانه من النفل .رد المحتار: ۲/۸۳، ۸۴، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

وان سها عن القعود الاول وهو اليه اقرب عاد والا لا ويسجد للسهو ... فان كان اقرب الى القعود بأن رفع اليته من الارض وركبتاه عليها او مالم ينتصب النصف الاسفل ،البحر الرائق: ۲/۱۷۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.تبيين الحقائق: ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

بیٹھنے کے قریب ہے۔(۱)

☆......چار رکعت والی سنت مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

وتر میں دعائے قنوت پڑھنا

☆......وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اوردعائے قنوت کوامام،مقتدی اورتنہا نماز پڑھنے والے تمام نمازیوں کے لئے آہستہ پڑھنا سنت ہے۔(۳)

☆......رمضان المبارک میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس میں امام اورمقتدی دونوں کے لئے دعائے قنوت آہستہ پڑھنا سنت ہے۔(۴)

وتر میں دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا

''مقتدی کی دعائے قنوت پوری نہیں ہوئی امام نے رکوع کرلیا'' کے عنوان کودیکھیں۔

وتر میں دعائے قنوت سے پہلے ہاتھ باندھ لے

وتر کی نماز کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ

---

(۱)لاحظ الحاسية السابقة.

(۲) قوله (وتمامه في النهر قال فيه في شرح التمر تاشي : لو نهض في التطوع بالاربع الى الثالثة فاستتم قائما قيل لا يعود وقيل يعود وذكر الشهيد عن محمد انه يعود والاوجه انه لايعود ، تقريرات الرافعي على حاشية ابن عابدين: ۲/ ۱۰۱ ، كتاب الصلاة، باب سجود السهو ، ط: سعيد كراچي.وانظر رد المحتار: ۲/ ۸۳، باب سجود السهو ، وكذا النهر الفائق شرح كنز الدقائق: ۱/ ۳۲۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي.

(۳،۴) والقنوت واجب على الصحيح كذا في الجوهرة النيرة.. والمختار في القنوت الاخفاء في حق الامام والقوم هكذا في النهاية،عالمگيرى: ۱/ ۱۱۱ ، كتاب الصلاة، الباب الثامن في صلاة الوتر ، ط:رشيدية كوئته.رد المحتار: ۱/ ۴۶۸، كتاب الصلوة،واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۴۰، كتاب الصلاة، باب الوتر ، ط: سعيد كراچي.

لے، پھر دعائے قنوت پڑھے۔(۱)

وتر میں فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا

اگر وتر کی تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھ کر رکوع میں چلا گیا، اور سورت اور دعائے قنوت نہیں پڑھی، تو اس صورت میں رکوع سے اٹھ کر سورت اور دعائے قنوت دونوں چیزوں کو پڑھے پھر دوبارہ رکوع کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے تو نماز ہو جائے گی، اور اگر رکوع کو دوبارہ نہیں کیا لیکن آخر میں سہو سجدہ کیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

وسوسہ

نماز میں دنیوی خیالات اور وساوس آنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی البتہ اپنے اختیار سے دنیوی خیالات نہیں لانے چاہئیں بلکہ جہاں تک ممکن ہو دور کرنے چاہئیں۔(۳)

---

(۱)اذا فرغ من القراءة في الركعة الثالثة كبر ورفع يديه حذاء اذنيه ويقنت قبل الركوع في جميع السنة... واختلفوا انه يرسل يديه في القنوت ام يعتمد والمختار انه يعتمد هكذا في فتاویٰ قاضيخان، عالمگيری: ۱/۱۱۱، كتاب الصلوٰة، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيدية كوئٹہ. رد المحتار: ۲/۶، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/۴۲۵، كتاب الصلاة، باب الوتر، والنوافل. ط: سعيد كراچي.

(۲)وان قرأ الفاتحة وترک السورة فانه يرفع رأسه ويقرأ السورة ويعيد القنوت والركوع ويسجد للسهو......... ولو انه لم يعد الركوع اجزأه كذا في السراج الوهاج .عالمگيری: ۱/۱۱۱، كتاب الصلوٰة، الباب الثامن في الوتر، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ۲/۸۰، كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير شرح الهداية: ۱/۴۳۸، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳)عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتي ما توسوست به صدورها ما لم تعمل به او تتكلم متفق عليه، مشكوٰة المصابيح: ۱/۱۸، كتاب الايمان، باب في الوسوسة، الفصل الاول، ط: قديمي كراچي. وفي شرح مقدمة الكيداني للعلامة القهستاني: يجب حضور القلب عند التحريمة فلو اشتغل قلبه بتفكر مسألة مثلا في اثناء الاركان

وسوسہ کا علاج

وسوسہ کا علاج یہ ہے کہ اس کو شیطانی وسوسہ سمجھ کر اس کی طرف التفات نہ کرے اس پر عمل نہ کرے، اس کو اہمیت نہ دے اگر نماز میں وسوسہ آتا ہے تو اسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جلال کا تصور کر کے نماز پوری کر لے، اور یہ تصور کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے، اور ہر رکن کے آداب کی رعایت رکھے، اور وسوسہ کی طرف خیال نہ دے، حدیث شریف میں اس کا علاج یہی بتایا گیا ہے۔(۱)

وصیت کے باوجود فدیہ نہیں دیا

اگر میت نے نمازوں کی فدیہ دینے کی وصیت کی، اور اس کے ایک تہائی مال سے نمازوں کا فدیہ ادا ہو سکتا ہے، اس کے باوجود وارثوں نے فدیہ ادا نہیں کیا تو وارث گنہگار ہوں گے، اور میت بھی آخرت کی پکڑ سے بری نہیں ہوگا، ہاں اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل

– فلا تستحب الاعادة، وقال البقالي: لم ينقص اجره الا اذا قصر وقيل : يلزم كل ركن ولا يوخذ بالسهو لانه معفو عنه، لكنه لم يستحق ثوابا كما في المنية، رد المحتار : ۱/ ۴۱۷، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب في الخشوع ،ط:سعيد كراچى.

والصواب الذى عليه اكثر الفقهاء والمحدثين انه يو اخذ على العزم دون الهم ، لمعات التنقيح. شرح مشكوٰة المصابيح: ۱/ ۱۲۹ ، ط: المكتبة العلميه لاهور.

(۱)عن عثمان بن ابى العاص قال قلت يا رسول الله ان الشيطان قد حال بيني وبين صلاتي وبين قراء تي يلبسها على فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاک شيطان يقال له خنزب فاذا احسسته فتعوذ بالله منه واتفل على يسارک ثلاثا ففعلت ذلک، فاذهبه الله عنى ،راوه مسلم. مشكوٰة المصابيح : ۱/ ۱۹ ، كتاب الايمان باب في الوسوسة ،الفصل الثالث ،ط: قديمى كراچى. عن القاسم بن محمد ان رجلا سأله فقال انى أهم في صلاتي فيكثر ذلک على فقال له امض في صلاتک فانه لن يذهب ذلک عنک حق تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتي ،رواه مالک. مشكوٰة المصابيح: ۱/ ۱۹ ، باب في الوسوسة، الفصل الثالث ،ط: قديمى كراچى.

وکرم سے معاف کردیں گے تو معاف ہوگا ورنہ جہنم میں جانا پڑے گا۔(۱)

وضوٹوٹ جائے

اگر جماعت کی نماز میں کے دوران کسی کا وضوٹوٹ جائے تو نماز کے دوران صفوں کو چیرتا ہوا نکل سکتا ہے۔البتہ ایسی صورت میں نمازی کو اس بات کا اندازہ لگانا چاہئے کہ آسانی سے نکلنا ممکن ہے یا نہیں، اگر آسانی سے نکلنا ممکن ہے تو ناک یا منہ پر ہاتھ رکھ کر نکل جائے تاکہ دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ ناک سے خون آرہا ہے یا الٹی آرہی ہے، اور یہ نہ سمجھیں کہ وضوٹوٹ گیا ہے کیونکہ یہ عیب کی بات ہے،(۲)

اور اگر آسانی سے نکلنا ممکن نہیں تو امام کے ساتھ رکوع سجدے وغیرہ کرتا رہے لیکن کچھ پڑھے نہیں، امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد نکل کر وضو کر کے اپنی نماز پڑھ لیا کرے۔

وضوٹوٹ جائے تو نمازیوں کے سامنے سے گذرنا

اگر جماعت کی نماز کے دوران وضوٹوٹ جائے تو نمازیوں کے سامنے گذرنا جائز ہے کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے اور نماز کی اصلاح کے لئے نمازیوں

---

(۱) وهي الوصية، واجبة بالزكوة والكفارة، وفدية الصيام والصلاة التي فرط فيها،رد المحتار: ٦/٦٤٨، كتاب الوصية. ط: سعيد كراچي. (ولو مات وعليه صلوات فائتة واوصى بالكفارة يعطى لكل صلاة نصف صاع من بر) كالفطرة ،الدر مع الرد: ٢/٧٢(قوله يعطى).... اى يعطى عنه وليه : اى من له ولاية التصرف في ماله بوصاية او وراثة فيلزمه ذلك من الثلث ان اوصى ، والا فلا يلزم الولي ذلك لانها عبادة فلا بد فيها من الاختيار ، فاذا لم يوص فات الشرط فيسقط في حق احكام الدنيا للتعذر الخ. شامي: ٢/٧٢، باب قضاء الفوائت ،مطلب في اسقاط الصلاة عن الميت.ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: اذ صلى احدكم فأحدث، فليمسك على انفه ثم لينصرف رواه ابن ماجه، اعلاء السنن: ٥/١ كتاب الصلاة،باب جواز البناء لمن حدث في الصلاة ، ط: ادارة القرآن كراچي.

کے سامنے سے گذرنا جائز ہے، لہذا وضو کے لئے جاتے وقت سامنے سے گذر جانے اور واپسی تک اگر وہ جگہ خالی ہے تو سامنے سے گذر کر اس جگہ کو پر کرے، بلکہ سامنے سے جانے کی جگہ نہ ہو تو صف کو چیر کر بھی جا سکتا ہے۔(۱)

وضو ٹوٹ گیا

اگر نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا، اور کسی عذر کے بغیر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار ٹھہرا رہا تو نماز باطل ہو جائے گی، وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

وضو کے بعد شک ہو گیا

اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا کہ وضو صحیح ہوا یا نہیں، تو اس صورت میں دوبارہ

---

(۱) ولو وجد فرجة في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم وفي الحديث : من سد فرجة غفرله وصح " خياركم الينكم مناكب في الصلاة، (قوله لتقصيرهم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا ، وفي القنية: قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه،دل عليه ما في الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم : من نظر الى فرجة في صف فليسدها بنفسه، فان لم يفعل فمر مار فليتخط على رقبته فانه لا حرمة له، اى فليتخط المار على رقبة من لم يسد الفرجة، آه ،رد المحتار : ۱/ ۵۷۰، كتاب الصلاة، باب في الامامة، ط: سعيد كراچي. احسن الفتاوىٰ:۳/۲۹۷، ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم لجواز البناء شروط... ومنها ان ينصرف من ساعته حتىٰ لو ادى ركنا مع الحدث او مكث مكانه قدر ما يودى ركنا فسدت صلاته ،عالمگيرى: ۱/ ۹۴، كتاب الصلوة، الباب السادس في الحدث في الصلوة،ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۶۰۰، كتاب الصلوة، باب الاستخلاف. ط: سعيد كراچي. قاضيخان على هامش الهندية، كتاب الصلوة،فصل في مسائل الشك: ۱/ ۱۰۸، ط: رشيدية كوئٹه.

وضو کرنے کی ضرورت نہیں، جو وضو کیا ہے وہ صحیح ہے۔(۱)

وضو کے بغیر نماز پڑھادی

اگر امام نے بے وضو نماز پڑھادی تو نماز نہیں ہوئی، اگر فوراً معلوم ہوگیا تو وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھے، یا کسی اور کو امام بنا کر نماز پڑھے، اور اگر امام کو اس وقت یاد نہیں آیا بلکہ وقت گذرنے کے بعد یاد آیا تو اس صورت میں مسجد میں اعلان کردے کہ فلاں دن کی فلاں نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، جن لوگوں کو اطلاع ہو جائے وہ نماز کو دوبارہ پڑھ لیں، اور جن کو اطلاع نہیں ہوگی ان کی نماز صحیح شمار کی جائے گی، اور امام صاحب بھی خود اپنی نماز دوبارہ پڑھ لیں اور جو گناہ ہوگیا ہے اس سے توبہ واستغفار کرلیں، اللہ تعالیٰ معاف کردے گا۔(۲)

وضو میں شبہ ہوگیا

اگر کسی آدمی کو نماز کی حالت میں شبہ ہوگیا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، اور وضو کرنے کے لئے مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر مسجد سے نکلنے سے پہلے یاد آگیا کہ

---

(۱) ولو علم انه لم يغسل عضوا وشک في تعيينه ،غسل رجله اليسرىٰ لانه آخر العمل، الدر المختار مع الرد : ۱/ ۱۵۰، كتاب الصلوة، نواقض الوضوء، ط: سعيد كراچی. فان كان بعد الفراغ من الوضوء لم يلتفت الي ذلک ،عالمگیری: ۱/ ۱۳، كتاب الوضوء ،الفصل الخامس في نواقض الوضوء ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) واذا ظهر حدث امامه وكذا كل مفسد في رأى مقتدى بطلت فيلزم اعادتها... كما يلزم الامام اخبار القوم اذا امهم وهو محدث او جنب او فاقد شرط او ركن... بالقدر الممكن بلسانه او بكتاب او رسول على الاصح. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۹۱ ـ ۵۹۲ كتاب الصلوة ، باب الامامة. ط: سعيد كراچی.

وضو ہے، اور نماز میں داخل ہو گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

وضو میں شک ہو گیا

ایک آدمی کو وضو ہونے کا یقین ہے، لیکن نہ ہونے کا شک ہے، تو اس صورت میں اس کا وضو باقی ہے، اور اگر وضو نہ ہونے کا یقین ہے اور وضو ہونے کا شک ہے تو اس صورت میں دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

وضو نہ ہونے کا خیال آیا

نماز کے دوران خیال آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، اور وہ اس وجہ سے اپنی جگہ سے ہٹ گیا، تو نماز باطل ہو جائے گی، اگرچہ مسجد سے باہر نہ گیا ہو، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

وقت تنگ ہو جائے

جب کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اس کے فرض کے علاوہ اور سب نمازیں مکروہ تحریمی ہیں، خواہ نفل ہوں یا سنت یا واجب یا فوت شدہ نمازیں ہوں، اگرچہ وہ صاحب ترتیب بھی ہو، اور ایسے وقت فجر اور ظہر کی سنتیں پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔

---

(۱)(و خروجه من المسجد بظن الحدث) لوجود المنافي وهو المشي بغير عذر والقياس فسادها بالانحراف عن القبلة مطلقا ولكن الاستحسان بقاؤها عند عدم الخروج من المسجد لانه لقصد الاصلاح فاعتبر منه مالم يختلف المكان والدار والبيت والجبانة ومصلى الجنازة كالمسجد . امداد الفتاح شرح نور الايضاح،ص:۳۶۵، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ،ط: صديقى پبلشرز .بدائع الصنائع: ۱/۲۲۳،كتاب الصلوة، ما يفسد الصلاة ،ط: سعيد كراچي.شامي: ۱/۶۰۳، باب الاستخلاف ،ط: سعيد كراچي.

(قوله بظن حدث) ومن ظن انه احدث فخرج من المسجد ثم علم انه لم يحدث استقبل الصلاة وان لم يكن خرج من المسجد يصلى ما بقى.هندية: ۱/۹۷، فصل فى الاستخلاف،ط:رشيدية كوئٹه.

(۲)ولو ايقن بالطهارة وشک بالحدث او بالعكس أخذ باليقين، الدر المختارمع الرد: ۱/۱۵۰، كتاب الصلاة،باب نواقض الوضوء ،ط: سعيد كراچي.

(۳) وهذا بخلاف ما لو ظن انه افتتح على غير وضوء او كان ما سحا على الخفين وظن ان مدة مسحه قد انقضت... فانصرف حيث تفسد صلاته، هندية: ۱/۹۷، فصل فى الاستخلاف ،ط: رشيدية كوئٹه. شامي : ۱/۶۰۳، باب الاستخلاف، (قوله بظن حدث) ،ط: سعيد كراچي.

وقت کی تنگی سے مراد مستحب وقت کی تنگی ہے، مستحب وقت کی تنگی کے باعث ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، نیز نماز کو بلا عذر تنگ وقت میں پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

وقت دو دفعہ آئے

جب ایک مرتبہ کوئی نماز پڑھ لی گئی تو پھر اگر اسی نماز کا وقت دوبارہ آجائے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں، ایک دن میں ایک بار جو پڑھی ہے وہ کافی ہے، مثلاً اگر کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ کر جہاز سے مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہے، اور منزل پہنچنے کے بعد یہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے تو اب اس پر ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں، کیونکہ اس دن ظہر کی نماز جو پڑھ کر آیا تھا وہ کافی ہے، ایک دن میں ایک ہی نماز دو دفعہ فرض نہیں ہوتی۔(۲)

وقت کم ہو تو چھوٹی سورتیں پڑھنا

''فجر میں چھوٹی سورتیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وكذا يكره غير المكتوبة عند ضيق الوقت (قوله: وكذا يكره غير المكتوبة) "ال" فيه للعهد: اى المكتوبة الوقتيةفشملت الكراهة النفل والواجب والفائتة ولو كان بينها وبين الوقتية ترتيب، وكذلك ال فى الوقت للعهد: اى الوقت المعهود الكامل وهو المستحب لما سياتى فى باب قضاء الفوائت من ان الترتيب يسقط بضيق الوقت المستحب ، ولو قال وكذا يكره غير الوقتية عند ضيق الوقت المستحب لكان اولىٰ افاده ح.رد المحتار: ۱/ ۳۷۸، كتاب الصلاة،مطلب فى تكرار الجماعة والاقتداء بالمخالف ،ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/ ۱۴۴- ۱۴۶ ،كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت ، ط : رشيديه كوئٹه. الهداية مع فتح القدير : ۱/ ۴۲۲،۴۲۳، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط:رشيدية كوئٹه.

(۲)واذا اتمها (اى الظهر يدخل مع القوم والذى يصلى معهم نافلة لان الفرض لا يتكرر فى وقت واحد ،هداية: ۱/ ۱۵۲ ، باب ادراک الفريضة، ط: مكتبه شركة علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان.
(قوله ولو صلى ثلاثا يتم ويقتدى متطوعا) لان للأكثر حكم الكل فلا يحتمل النقض ، وانما يقتدى متطوعا لان الفرض لا يتكرر فى وقت واحد، البحر : ۲/ ۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. تبيين الحقائق: ۱/ ۱۸۱ ، باب ادراک الفريضة، ط: مكتبه امداديه ملتان.

وقت متعین کا اہتمام لازم ہے

موجودہ زمانہ کے لوگ ایک طرف دنیوی مشاغل میں بہت زیادہ مصروف ہیں، دوسری طرف دین سے بے انتہا غافل اور لاپرواہ ہیں، اگر مقررہ وقت پر جماعت کھڑی نہیں کی جائے گی تو لوگ بھاگ جائیں گے، اس لئے متعینہ وقت پر جماعت کھڑی کرنے کا اہتمام کرنا اور اس کی پابندی کرنا بے انتہا ضروری ہے تاکہ جماعت میں لوگ کم نہ ہو جائیں۔

البتہ اگر کسی بشری تقاضا کی وجہ سے کبھی کبھار امام کو چار پانچ منٹ تاخیر ہو جائے تو بے صبری کا مظاہرہ نہ کریں بلکہ صبر و تحمل سے کام لیں، اور اگر امام صاحب ہمیشہ تاخیر سے آنے کے عادی ہیں تو انہیں نرمی سے سمجھانے کی کوشش کریں، اگر سمجھ جاتے ہیں اور وقت کی پابندی کرتے ہیں تو بہتر ورنہ ان کو عزت کے ساتھ معزول کرنے کی اجازت ہوگی، لیکن بدزبانی اور غیبت کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

ولادت

اگر بچے کی پیدائش کے وقت عورت کے ہوش و حواس درست ہیں، بظاہر بچے کے ضائع ہونے کا اندیشہ بھی نہیں ہے، اور خون یا دوسری رطوبت جاری ہے، یا بچہ کا کچھ حصہ جسم سے نکلنا باقی ہے، اور نماز کا وقت ہو گیا، تو ایسی حالت میں نماز کا وقت نکلنے کا اندیشہ ہے، تو اس عورت کے لئے وضو کرنا ممکن ہے تو وضو کرے اور اگر وضو کرنا ممکن نہیں تو تیمم کرے اور نماز ادا کرے، اور بچہ مکمل طور پر پیدا ہونے سے پہلے درمیاں میں جو خون نکلتا ہے وہ

احسن الفتاوی: ۳/ ۳۰۱، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ والصلاۃ، ط: سعید کراچی. وکذا فتاوی محمودیہ ۶/ ۵۸۔ ۵۹، کتاب الصلاۃ ،باب الامامۃ، ط: دار الافتاء فاروقیہ کراچی.

نفاس کا خون نہیں بلکہ استحاضہ ہے یعنی بیماری کا خون ہے، اور استحاضہ کے خون کے دوران نماز پڑھنا منع نہیں، ہاں بچہ پیدا ہونے کے بعد جو خون آتا ہے وہ نفاس کا خون ہے اور نفاس کے دوران نماز پڑھنا حرام ہے۔

مختصر یہ کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد نفاس کا خون نکلنے تک عورت پر نماز فرض ہے اگر اس دوران نماز نہیں پڑھے گی تو بعد میں قضاء کرنا لازم ہوگا، اس سے معلوم ہوا کہ نماز کسی حال میں بھی معاف نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) والنفاس دم يخرج عقب ولد او اكثره ولو متقطعا عضوا عضوا لا اقله، فيتوضأ ان قدرت او تتيمم وتومئ بصلاة ولا تؤخر ، فما عذر الصحيح القادر؟(قوله:و تومئ بصلاة) اى لم تقدر على الركوع والسجود قال في البحر عن الظهيرية ولو لم تصل تكون عاصية لربها ثم كيف تصلى؟ قالوا يؤتى بقدر فيجعل القدر تحتها ويحضر لها وتجلس هناک و تصلى كى لا تؤذى ولدها آه.رد المحتار: ۱/ ۲۹۹ ، كتاب الطهارة، النفاس ، ط: سعيد كراچى. عالمگيرى: ۱/ ۳۷، كتاب الطهارة، الباب السادس بالدماء المختصة بالنساء، الفصل الثانى فى النفاس، ط: رشيدية كوئته.(ودم الحامل استحاضة) لا نسداد فم الرحم بالولد فلا يخرج منه دم ثم يخرج بخروج الولد للانفتاح به ولذا حكم الشارع بكون وجود الدم دليلا على فراغ الرحم فى قوله صلى الله عليه وسلم" الا لا تنكح الحبالى حتىٰ يضعن ولا الحبالىٰ حتى يستبرأ ن بحيضة" وأفاد ان ما تره من الدم فى حال ولادتها قبل خروج اكثر الولد استحاضة فتتوضأ ان قدرت فى هذه الحالة او تيمم وتومئ الصلاة. ولا تؤخر فما عذر الصحيح القادر كذا فى المجتبى ،البحر الرائق: ۱/ ۳۷۸، ۳۷۹، كتاب الطهارة، باب الحيض، ط: رشيدية كوئته.و : ۱/ ۲۱۸، ط: سعيد كراچى.

ولد الزنا کی امامت

ولد الزنا والد کے نہ ہونے کی وجہ سے صحیح تربیت یافتہ نہیں ہوتا، نیز اس سے طبعاً نفرت ہوتی ہے، اس لئے اس کی امامت مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر اس میں یہ باتیں نہیں ہیں بلکہ وہ عالم، متقی ہے تو اس کی امامت میں کراہت نہیں ہوگی، بلکہ دوسروں کی بنسبت اس کی امامت افضل اور بہتر ہوگی۔(۱)

وہم کا علاج

''وہم'' کو دور کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس کو شیطانی وسوسہ سمجھ کر اس کی طرف التفات نہ کرے، اہمیت نہ دے، اور اس پر عمل نہ کرے اور نماز پوری کرے۔(۲)

''وہم'' بجلی کی ننگی تار کے مانند ہے، اس کو ہاتھ سے پکڑ کر لانا اور ہاتھ سے پکڑ کر ہٹانا دونوں منع ہے، دونوں صورتوں میں ہلاکت ہے، اسی طرح ''وہم'' کو خود اپنے اختیار سے لانا بھی نہیں چاہئے، اور اگر وہم ہوتا ہے تو اس کی طرف التفات بھی نہیں کرنا چاہئے، دونوں صورتوں میں پریشانی ہوتی ہے۔

---

(۱) (وولد الزنا)هذا ان وجد غيرهم والا فلا كراهة، الدرمع الرد (قوله وولد الزنا)اذ ليس له اب يربيه ويؤدبه ويعلمه فيغلب عليه الجهل "بحر" او لنفرة الناس عنه ،شامي: ۱/۵۶۲، باب الامامةقبل "مطلب في امامة الامرد ،ط : سعيد كراچي،(قوله اى غير الفاسق)…. قال : ولو عدمت اى علة الكراهة بأن كان الاعرابى افضل من الحضرى والعبد من الحر، وولد الزنا من ولد الرشدة، والاعمىٰ من البصير فالحكم بالضدالخ،شامي: ۱/۵۶۰، باب الامامة قبل "مطلب البدعة خمسةاقسام" ط: سعيد كراچي. وكره امامة….. ولد الزنا لانه ليس له اب يعلمه فيغلب عليه الجهل وان تقدموا جاز لقوله عليه الصلاة والسلام : صلوا خلف كل بر و فاجر (تبيين الحقائق: ۱/۳۴۶، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ولان في تقديم هؤلاء تنفير الجماعة فيكره ،هداية مع فتح القدير : ۱/۳۰۴،كتاب الصلوة ،باب الامامة، ط: رشيديه كوئته. عالمگيرى: ۱/۸۵، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى بيان من يصلح اماما لغيره ط: رشيدية كوئته.

(۲) عن القاسم بن محمد ان رجلا ساله، فقال انى اهم فى صلاتى، فيكثر ذلك على فقال له امض فى صلاتك فانه لن يذهب ذلك عنك حتىٰ تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتى، رواه مالك ،مشكوة المصابيح،ص: ۱۹ ، باب فى الوسوسة، الفصل الثالث، ط:قديمى كراچى.

ن

ہاتھ

عورتوں کے لئے نماز میں دونوں ہاتھوں کے اوپر اور نیچے کا حصہ نماز میں ڈھانکنا ضروری نہیں، اس کے کھلے رہنے سے نماز ہو جاتی ہے، اور ہاتھ سے مراد گٹے سے انگلیوں کے سرے تک ہے۔(۱)

ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا شرعاً ثابت ہے اور مستحب ہے، لیکن اگر اتفاق سے کوئی شخص کبھی دعا کرنا ترک کر دے تو اس پر اعتراض کرنا درست نہیں۔(۲)

---

(۱) بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها كذا في المتون ،عالمگیری: ۵۸/۱ ، کتاب الصلوٰة ،الباب الثالث في شروط الصلاة، ،ط: رشیدیه کوئٹه. رد المحتار: ۴۰۵/۱، کتاب الصلاة ،باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچى. تبيين الحقائق: ۲۵۴/۱ ، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) عن ابي امامة رضي الله عنه قال قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم اى الدعاء اسمع؟ قال: جوف الليل الآخر ودبر الصلوت المكتوبات ،جامع الترمذى، ابواب الدعوات،باب بلا ترجمة: ۱۸۷/۲ ، ط: سعيد كراچى. احوال الاجابة.... ودبر الصلوت المكتوبات (الحصن الحصين للجزرى،ص: ۶۳، ط: دار الاشاعت كراچى.

عن انس بن مالک رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال: مامن عبد بسط كفيه في دبر كل صلاة ثم يقول: اللّٰهم الٰهي واله ابراهيم واسحاق ويعقوب واله جبرئيل وميكائيل واسرافيل عليهم السلام اسئلک ان تستجيب دعوتي فاني مضطر، وتعصمني في ديني فاني مبتلى، وتنالني برحمتک فاني مذنب ، وتنفي عني الفقر فاني متمسكن الا كان حقا على الله ان لا يرد يديه خائبتين. عمل اليوم والليلة لابن السني،باب مايقول في دبر صلاة الصبح،ص: ۱۲۱، ط: مكتبة الشيخ.

ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کی وجہ

نماز میں دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے میں احتیاج، افتقار، مسکنت، عجز و نیاز اور ذلت کی طرف اشارہ ہے، اور سوالی ہونا ظاہر ہے، کیونکہ نماز شعائر الٰہی میں سے ہے، اس لئے اس میں شاہی دربار کے درباریوں کی حالت کے ساتھ مشابہت کو ظاہر کرنا ہے، اور درباری لوگ بادشاہ کے سامنے دونوں ہاتھوں کو باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں، اور اسی حالت میں وہاں عاجزانہ درخواست کی جاتی ہے، اس لئے نماز میں بھی "اھدنا الصراط المستقیم" کے لفظ سے دعا کرنے سے پہلے اللہ کی تعریف کی جاتی ہے، اور نماز میں ایسی ہیئتیں اختیار کرنی پڑتی ہیں جو مناجات کے وقت بادشاہوں کے سامنے اختیار کی جاتی ہیں، چنانچہ تمام ہاتھ پاؤں سمیٹ لئے جاتے ہیں، اور کسی قسم کی بے توجہی نہیں کی جاتی اور سر سے پاؤں تک مؤدب ہو کر کھڑا ہونا پڑتا ہے، خلاصہ یہ کہ نماز میں دست بستہ کھڑا ہونا فطرت کے قانون کی رو سے بھی عبادت اور بندگی کے بالکل مناسب ہے۔ (احکام اسلام ص ۵۸)

ہاتھ باندھ لے

۱......تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے۔ ۲......وتر میں دعائے قنوت سے پہلے

= وقال ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رفع یدیہ، ورأیت بیاض ابطیہ، البخاری: ۹۳۸/۲، کتاب الدعوات باب رفع الایدی فی الدعاء، ط: قدیمی کراچی.

الاصرار علی المندوب یبلغہ الی حد الکراھۃ (السعایۃ: ۲۶۵/۲، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور، وقال الطیبی: وفیہ من اصر علی امر مندوب، وجعلہ عزما ولم یعمل بالرخصۃ، فقد اصاب منہ الشیطان من الاضلال، فکیف من اصر علی بدعۃ او منکر مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلاۃ، باب فی الدعاء فی التشھد: ۳۱/۳، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

ہاتھ باندھ لے۔۳......عید کی تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے، کے عنوانات دیکھ لیں۔

ہاتھ باندھنا

مردوں کے لئے ناف کے اوپر اور ناف کے نیچے دونوں طرح ہاتھ باندھنا جائز ہے البتہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا زیادہ بہتر ہے، اور حنفیہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔(۱)

ہاتھ باندھنا اور سائنس

☆......عورتیں (Females)

عورتیں نیت کے بعد جب سینہ پر ہاتھ بندھتی ہیں تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہو جاتی ہے اور وہ غدود نشو ونما پاتے ہیں جن کے اوپر بچوں کی غذا کا انحصار ہے، نماز قائم کرنے والی ماؤں کے دودھ میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ بچوں کے اندر انوارات کا ذخیرہ ہوتا رہتا ہے جس سے ان کے اندر ایسا پیٹرن (Pattern) بن جاتا ہے جو بچوں کے شعور کو نورانی بناتا ہے۔

---

(۱) واجمعوا على انه يسن وضع اليمين على الشمال في الصلاة الا في رواية عن مالك وهي المشهورة انه يرسل يديه ارسالا وقال الاوزاعي بالتخيير واختلفوا في محل وضع اليدين فقال ابو حنيفة : تحت السرة،وقال مالك والشافعي، تحت صدره وفوق سرته وعن احمدروايتان اشهرهما وهي التي اختارها الخرقي كمذهب ابي حنيفة آه. اعلاء السنن: ۱۹۴/۲، كتاب الصلاة، باب وضع اليدين تحت السرة وكيفيته ، ط: ادارة القرآن كراچي.

وذكر عن علي من السنة في الصلاة، وضع الاكف على الاكف تحت السرة ، رواه ابو داؤد واحمد. واللفظ له الخ، حلبي كبير، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،

ولنا ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ثلاث من سنن المرسلين : تعجيل الافطار وتأخير السحور ، واخذ الشمال باليمين في الصلاة، وفي رواية وضع اليمين على الشمال تحت السرةفي الصلاة.بدائع الصنائع: ۲۰۱/۱، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

جدید تحقیق میں یہ بات ثابت ہے کہ عورتیں جب سینہ پر ہاتھ رکھ کر ایک خاص مراقبہ کرتی ہیں جس سے دنیا سے کٹ کر کسی پرسکون خیال میں کھو جاتی ہیں (یعنی اللہ کی طرف جب نمازی عورت متوجہ ہوتی ہے) تو ایسی حالت مین ایک خاص قسم کی ریز(Rays) پیدا ہو جاتی ہے جو بقول ڈاکٹر ڈارون ہلکے نیلے یا سفید رنگ کی ہوتی ہے جو اس کے جسم میں داخل اور خارج ہوتی رہتی ہے اور اس جسم کے اندر قوت مدافعت (Immunity) کے بڑھنے سے وہ جسم کبھی بھی خلیات کے سرطان (Cancer Of Cell) میں مبتلا نہیں ہوتا۔

☆......مرد (Males)

مرد جب ناف پر یا اس کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں تو جیسا کہ آپ نے پہلے پڑھا کہ دونوں ہاتھوں سے لہریں نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) اور منفی (Negative) ہوتی ہیں۔ اب ان لہروں کے امتزاج سے ایک خاص اثر ہوتا ہے جو ناف کے ذریعے نظام اعصاب تک پہنچتا ہے جس سے گردے اور غدہ فوق الکلیہ (Adernal Glands) قوی ہوتے ہیں جس سے جنسی قوت قوی اور محرک ہوتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس ص ۶۵/۶۶)

ہاتھ باندھنے کا طریقہ

☆......تکبیر تحریمہ کے فوراً ہاتھ باندھ لینا چاہئے، مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینے پر ہاتھ باندھیں۔(۱)

---

(۱) (ثم وضع يمينه على يساره) وتقدم صفته (تحت سرته عقيب التحريمة بلا مهلة) لانه سنة القيام في ظاهر المذهب وعند محمد سنة القراءة (قوله بلا مهلة) بفتح الميم اى تراخ وبضمها عكارة الزيت، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۰، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى۔

مرد حضرات اس طرح ہاتھ باندھیں کہ دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے پشت پر رکھیں اور دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کے پہنچے (گٹے) کے گرد حلقہ بنا کر اسے پکڑلیں، اور باقی تین انگلیوں کو بائیں ہاتھ کی پشت پر اس طرح بچھادیں کہ تینوں انگلیوں کا رخ کہنی کی طرف ہو۔(۱)

☆......خواتین سینے پر اس طرح ہاتھ باندھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھیں، عورتوں کے لئے مردوں کی طرح انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی پکڑنا سنت نہیں، بلکہ وہ صرف ایک ہاتھ کو دوسری ہاتھ پر رکھ دیں یہ کافی ہے، اور خواتین مردوں کی طرح ناف کے نیچے ہاتھ نہ باندھیں بلکہ سینے پر ہاتھ باندھیں۔(۲)

ہاتھ پاؤں نہیں

اگر کسی کے دنوں ہاتھ، کہنی اور پاؤں ٹخنے سے کٹے ہوئے ہوں اور اس کے

---

(۱) ووضع الرجل يمينه على يساره تحت سرته آخذا رسغها بخنصره وابهامه هو المختار (قوله بخنصره وابهامه) اى يحلق الخنصر والابهام على الرسغ ويبسط الاصابع الثلاث كما في شرح المنية ونحوه في البحر والنهر والكفاية والفتح والسراج وغيرها. رد المحتار: ۱/۴۸۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة ،مطلب في بيان المتواتر والشاذ، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق: ۱/۲۸۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.هداية مع فتح القدير: ۱/۲۴۹، ۲۵۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه. عالمگيرى: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية.

(۲) وتضع المرأة والخنثى الكف على الكف تحت ثديها(قوله تحت ثديها كذا في بعض نسخ المنية وفي بعضها على ثديها ،قال في الحلية: وكان الاولىٰ ان يقول على صدرها كما قاله الجم الغفير لا على ثديها وان كان الوضع على الصدر قد يستلزم ذلك بأن يقع بعض ساعد كل يدعلى الثدى، لكن هذا ليس هو المقصود بالافادة،رد المحتار: ۱/۴۸۷-۴۸۸، هداية مع فتح القدير: ۱/۲۴۹، ۲۵۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. عالمگيرى: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

چہرے پر زخم ہو تو ایسا شخص وضو اور تیمم کے بغیر نماز پڑھ سکتا ہے، پھر چہرے کا زخم صحیح ہونے کے بعد ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ہاں اگر ہاتھ کہنی سے کم کٹا ہوا ہو، اور کوئی وضو کرانے والا موجود ہو تو دھونا واجب ہے اور اگر کوئی شخص موجود نہ ہو تو پھر دھونا واجب نہیں ہے۔(۲)

ہاتھ ٹیک کر اٹھنا

نماز میں سجدے سے کھڑے ہوتے وقت بیماری اور مجبوری کے بغیر زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنا مکروہ ہے، اور اگر بیماری یا مجبوری کی وجہ سے ہو تو کوئی حرج نہیں۔(۳)

---

(۱) واذ لم يقدر المريض على الوضوء والتيمم وليس عنده من يوضؤه وييممه فانه لا يصلي عندهما. قال الشيخ الامام محمد بن الفضل رحمه الله : رأيت في الجامع الصغير للكرخي: ان مقطوع اليدين والرجلين اذا كان بوجهه جراحة يصلي بغير طهارة ولا يتمم ولا يعيد وهذا هو الاصح كذا في الظهيرية ،عالمگیری: ۱/ ۳۱، كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات. ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) قال في البحر : ولو قطعت يده او رجله فلم يبق من المرفق والكعب شئى سقط الغسل ،ولو بقي وجب آه .رد المحتار: ۱/ ۱۰۲، كتاب الطهارة ،فرائض الوضوء قبل" مطلب في السنة وتعريفها، ط: سعيد كراچی.

(۳) ويكبر للنهوض على صدور قدميه بلا اعتماد وقعود استراحة ولو فعل لا بأس (قوله: بلا اعتماد الخ).... قال في الحلية: والاشبه انه سنة ومستحب عند عدم العذر ، فيكره فعله تنزيها لمن ليس به عذر آه وتبعه في البحر واليه يشير قولهم لا بأس فانه يغلب فيما تركه اولى، رد المحتار: ۱/ ۵۰۶، كتاب الصلوة ، صفة الصلاة ،ط: سعيد كراچی. عالمگیری: ۱/ ۷۵، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. هداية مع فتح القدير: ۱/ ۲۶۷، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

ہاتھ کانوں تک اٹھانے کا طریقہ

مرد نماز شروع کرتے وقت نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائے کہ دونوں ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں، یا اس کے برابر آ جائیں، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں۔

بعض لوگ ہتھیلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنے کی بجائے کانوں کی طرف کر لیتے ہیں اور بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک/ چھپا لیتے ہیں اور بعض لوگ پوری طرح ہاتھ کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کرتے ہیں، بعض لوگ ہاتھوں سے کان کی لو کو پکڑ لیتے ہیں یہ سب غلط اور سنت کے خلاف ہیں، ان کو چھوڑنا ضروری ہے، اور سنت کے طریقے کے مطابق ہاتھ اٹھانا چاہئے۔

اور خواتین نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو کانوں تک نہ اٹھائیں بلکہ صرف کندھوں تک اٹھائیں، اور وہ دوپٹے کے اندر ہی سے اٹھائیں، دوپٹے سے باہر سے نہیں۔ (۱)

---

(۱) اذا اراد الدخول في الصلاة كبر ورفع يديه حذاء اذنيه حتى يحاذي بابهاميه شحمتي اذنيه وبرؤس الاصابع فروع اذنيه كذا في التبيين ، ولا يطأطئ رأسه عند التكبير كذا في الخلاصة، قال الفقيه ابو جعفر: يستقبل ببطون كفيه القبلة وينشر اصابعه ويرفعهما ،فاذا استقرتا في موضع محاذاة الابهامين شحمتي الاذنين يكبر ،قال شمس الائمة السرخسي عليه عامة المشايخ كذا في المحيط، والرفع قبل التكبير هو الاصح هكذا في الهداية، وهكذا تكبيرات القنوت وصلاة العيدين ... والمرأة ترفع حذاء منكبيها هو الصحيح كذا في الهداية والتبيين ،واذا رفع يديه لا يضم اصابعه كل الضم ولا يفرج كل التفريج بل يتركها على ما كانت عليه بين الضم والتفريج هكذا في النهاية، هو المعتمد هكذا في المحيط. عالمگيري: ۱/ ۷۳، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.التبيين : ۱/ ۲۸۴، ۲۸۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.رد المحتار: ۱/ ۴۸۲، ۴۸۳، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

ہاتھ کو زانوؤں پر نہ رکھنا

نماز کے دوران دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا مکروہ ہے۔(۱)

ہاتھ کی انگلیاں

☆......مردوں کے لئے رکوع میں دونوں ہاتھ کی انگلیاں کھول کر درمیان میں فاصلہ رکھ کر گھٹنے پکڑنا مسنون ہے، سجدہ میں اپنے دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر زمین پر اس طرح رکھنا مسنون ہے کہ انگلیوں کے سر قبلہ کی طرف رہیں، ان دو حالتوں کے علاوہ باقی حالتوں میں انگلیوں کو عادت کے مطابق رکھے، نہ کھولے نہ بند کرے۔(۲)

☆......سجدہ میں اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر زمین پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سر قبلہ کی طرف رہیں، رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر کشادہ

---

(۱) والجلسة بين السجدتين ووضع يديه فيها على فخذيه كالتشهد المتوارث ، وهذا مما اغفله اهل المتون والشروح كما في امداد الفتاح للشرنبلالي ،قلت: ياتي معزيا للمنية فافهم.(الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷۷، كتاب الصلاة، سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. وكذا في الدر المختار مع الرد: ۱/۵۰۵ كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. امداد الفتاح شرح نور الايضاح، فصل في كيفية تركيب الصلاة،ص: ۳۲۰، ط: صديقي پبلشرز كراچي.

(۲) ويعتمد بيديه على ركبتيه كذا في الهداية، وهو الصحيح هكذا في البدائع ويفرج بين اصابعه ولا يندب الى التفريج الا في هذه الحالة ولا الى الضم الا في حالة السجود، وفيما وراء ذلک يترک على العادة كذا في الهداية.عالمگيری: ۱/۷۴، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.هدايةمع فتح القدير: ۱/۲۵۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط:رشيديه كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/۲۹۷ كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. رد المحتار : ۱/۴۷۶، كتاب الصلاة،سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

کر کے گھٹنے پکڑنا مسنون ہے، رکوع اور سجدے کے علاوہ باقی حالات میں انگلیوں کو عادت کے مطابق رکھنا چاہئے نہ کھولے نہ بند کرے۔(۱)

ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا اور سائنسی حقائق

ہاتھوں کا کانوں تک اٹھانا نماز کی سنت اور ضروریات میں شامل ہے، جب ہم ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے ہیں تو بازوؤں، گردن کے پٹھوں، اور شانے کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے۔

دل کے مریض کے لئے ایسی ورزش بہت مفید ہے جو کہ نماز پڑھتے ہوئے خود بخود ہو جاتی ہے، اور یہ ورزش فالج کے خطرات سے محفوظ رکھتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۵۰)

ہائی بلڈ پریشر کا علاج

نماز قائم کرنے کے لئے ہم سب سے پہلے وضو کا اہتمام کرتے ہیں، وضو کے دوران جب ہم اپنا چہرہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوتے ہیں، پاؤں دھوتے ہیں اور سر کا مسح کرتے ہیں تو ہمارے اندر دوڑنے والے خون کو ایک نئی زندگی ملتی ہے جس سے ہمیں سکون ملتا ہے، اس تسکین سے ہمارا سارا اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے، پرسکون اعصاب سے دماغ کو آرام ملتا ہے، اعضائے رئیسہ، سر، پھیپھڑے، دل اور جگر وغیرہ کی کارگردگی بحال ہوتی ہے، ہائی بلڈ پریشر کم ہو کر نارمل ہو جاتا ہے، چہرے پر رونق اور ہاتھوں میں رعنائی اور خوبصورتی

---

(۱) ویضع یدیہ فی السجود حذاء اذنیہ ویوجہ اصابعہ نحو القبلة وكذا اصابع رجليه. عالمگیری: ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئته. هداية مع فتح القدير: ۱/۲٦٦، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۱/۵۰۰، كتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

آجاتی ہے، وضو کرنے سے اعصاب کا ڈھیلا پن ختم ہوجاتا ہے، آنکھیں پرکشش ہوجاتی ہیں، سستی اور کاہلی دور ہوجاتی ہے۔ آپ کبھی بھی تجربہ کرسکتے ہیں کہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرائیں بلڈ پریشر کم ہوجائے گا۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۷۲)

ہائے

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے "ہائے" کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اگر کسی مرض یا زخم کی وجہ سے "ہائے" کہا ہے جس کو ضبط کرنا ممکن نہیں ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

ہائے ہائے کرنا

"کراہنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

ہر رکعت کے شروع میں

پہلی رکعت کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے بعد سورہ فاتحہ سے پہلے ثناء پھر أعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے اور دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ سے پہلے صرف بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم پڑھے

---

(۱) والانین ھو قولہ "آہ" بالقصر والتأوہ ھو قولہ آہ بالمد و التافیف اف اوتف والبکاء بصوت یحصل بہ حروف لوجع او مصیبۃ قید للاربعۃ الا لمریض لا یملک نفسہ عن آنین او تأوہ لانہ حینئذ کعطاس و سعال و جشاء او تثاؤب وان حصل حروف للضرورۃ، رد المحتار: ۱/۶۱۹، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ، مطلب المواضع التی لا یجب فیھا رد السلام، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۱۰۰، کتاب الصلوٰۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. تبیین الحقائق: ۱/۳۹۱، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی.

ثناء، اوراعوذباللہ من الشیطن الرجیم نہ پڑھے۔اور یہ حکم امام اورا کیلے نماز پڑھنے والے کے لئے ہے مقتدی کے لئے نہیں۔(۱)

ہسپتال کے یونیفارم میں نماز پڑھنا

اگر ہسپتال کے ملازم کے کپڑے پاک ہیں تو ان میں نماز پڑھنا جائز ہے اوراگر ہسپتال کے ملازم کے کپڑے زخمیوں کے خون یا پیپ لگنے سے ناپاک ہوگئے ہیں تو ان کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا بلکہ ان کپڑوں کو تبدیل کر کے دوسرے پاک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا ضروری ہوگا، البتہ اگر دوسرے پاک کپڑے میسر نہیں تو اس صورت میں مجبوراً انہی کپڑوں میں نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(۲)

ہلکی نماز پڑھنا

امام کو نماز میں تخفیف اورآسانی کرنی چاہئے، حدیث شریف میں ہے کہ حضرت

---

(۱)ویفعل فی الرکعة الثانیة مثل ما فعل فی الاول لانه تکرار الارکان الا انه لا یستفتح ولا یتعوذ لانهما لم یشرعا الا مرة واحدة، هدایةمع فتح القدیر: ۱/۲۶۸، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئته. کذا فی فتاوی عالمگیری: ۱/۷۵، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة کوئته. کذا فی تبیین الحقائق: ۱/۳۰۹، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲)تطهیر النجاسة من بدن المصلی و ثوبه والمکان الذی یصلی فیه واجب هکذا فی الزاهدی فی باب الانجاس، هذا اذا کانت النجاسة قدرامانعا وامکن ازالتها من غیر ارتکاب ما هو اشد حتیٰ لو لم یتمکن من ازالتها الا بابداء عورته للناس یصلی معها، ولو أبداها للازالة فسق هکذا فی البحر الرائق،عالمگیری: ۱/۵۸، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشیدیه کوئته. ردالمحتار: ۱/۴۰۲، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة،ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/۲۵۱،۲۵۲، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط:سعید کراچی.

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ڈانٹا کیونکہ وہ نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے جس سے ان کے نمازیوں کو تکلیف ہوتی تھی۔(۱)

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز میں ایک بچہ کے رونے کی آواز سن کر صرف قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پر اکتفا کیا تھا کیونکہ اس بچے کی ماں نماز میں شریک تھی۔(۲)

ہنسنا

☆......نماز میں ہنسنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور وضو برقرار رہتا ہے، اس لئے اس نماز کو دوبارہ نیت باندھ کر پڑھنا لازم ہے۔(۳) ہنسنے سے مراد یہ کہ ہنسنے کی آواز خود

---

(۱) ولا يطول الامام بهم الصلاة، لقوله عليه السلام من أم قومافليصل بهم صلا ة اضعفهم فان فيهم المريض والكبير وذا الحاجة(قوله لقوله صلى الله عليه وسلم).... على ما فى مسلم ان معاذاً افتتح سورة البقرة فانحرف رجل فسلم ثم صلى وحده وانصرف وقوله صلى الله عليه وسلم له اذا اممت بالناس فاقرأ بالشمس وضحاها وسبح اسم ربك الاعلىٰ واقرأ باسم ربك والليل اذا يغشىٰ لانها كانت العشاء. فتح القدير: ۱/ ۳۰۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيديه كوئٹه. ويكره تحريما (تطويل الصلاة) على القوم زائدا على قدر السنة فى قراء ة واذكار رضي القوم اولا ، لاطلاق الامر بالتخفيف الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۶۴، (قوله لاطلاق الامر بالتخفيف) وهو ما فى الصحيحين " اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير ، واذا صلى لنفسه فليطول ما شاء" شامي: ۱/ ۵۶۴،۵۶۵، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعيّ ام لا؟ ط: سعيد كراچى.

(۲) كما ذكر انه صلى الله عليه وسلم قرأ بالمعوذتين فى الفجر ، فلما فرغ قالوا له: اوجزت ، قال سمعت بكاء صبي فخشيت ان تفتن امه،آه .رد المحتار: ۱/ ۵۶۵ ـ ۵۶۵،كتاب الصلوة، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي، ط : سعيد كراچى. وكذا فى فتح القدير : ۱/ ۳۰۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) والضحک يبطل الصلاة ولا يبطل الطهارة ،عالمگیری: ۱/ ۱۲، كتاب الطهارة ،الفصل الخامس في نواقض الوضوء ،ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۱۴۵، كتاب الصلوة، باب ما ينقض الوضوء ،ط: سعيد كراچى. هداية مع فتح القدير: ۱/ ۴۶، كتاب الصلوة، فصل فى نواقض الوضوء، ط: رشيدية كوئٹه.

سنے، ساتھ والے آدمی نہ سنیں، اس کو شریعت کی زبان میں ہنسنا کہتے ہیں۔(۱)

واضح رہے کہ نماز میں ہنسنا گناہ ہے، اللہ کے دربار کی شان کے خلاف ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔

☆......اگر نماز کے دوران ہنسی میں صرف دانت کھل گئے آواز بالکل نہیں نکلی تو وضو اور نماز دونوں باقی ہیں، اور اگر اتنی آواز نکلی کہ خود یا بالکل قریب والے شخص نے بھی سن لی تو نماز ٹوٹ گئی وضو نہیں ٹوٹا، اور اگر اتنی زور سے ہنسا کہ اہل مجلس نے آواز سن لی، تو وضو بھی ٹوٹ گیا اور نماز بھی فاسد ہوگئی بشرطیکہ بالغ ہو، نابالغ کا وضو، نماز ہنسنے سے نہیں ٹوٹتا۔(۲)

ہوا خارج ہوجاتی ہے

اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ اس کو نماز میں قیام اور رکوع میں ہوا خارج نہیں ہوتی لیکن سجدہ کرتے وقت ہوا خارج ہونے کی بیماری ہے تو ایسا آدمی نماز میں قیام اور رکوع کے بعد اشارے سے سجدہ کرے، اگر کھڑے ہو کر اشارے سے سجدہ کرنا آسان ہے تو کھڑے

---

(۱) والضحک ان یکون مسموعا ،عالمگیری: ۱/۱۲، رد المحتار: ۱/۱۴۵، هداية مع فتح القدير: ۱/۴۶، وراجع الحاشية رقم (۳) في الصفحة السابقة.

(۲) وحد القهقهة ان يكون مسموعا له ولجيرانه ، والضحک ان يكون مسموعا له ولا يكون مسموعا لجيرانه، والتبسم ان لا يكون مسموعا له ولا لجيرانه كذا في الذخيرة، والقهقهة في كل صلاة فيها ركوع وسجود تنقض الصلاة والوضوء عندنا كذا في المحيط، سواء كانت عمدا او نسيانا كذا في الخلاصة، ولا تنقض الطهارة خارج الصلاة، والضحک يبطل الصلاة، ولا يبطل الطهارة والتبسم لا يبطل الصلاة ولا الطهارة... والقهقهة من الصبي في حال الصلاة لا تنقض الوضوء كذا في المحيط. عالمگيری: ۱/۱۲، كتاب الصلاة، الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: رشيدية كوئٹه.هداية مع فتح القدير: ۱/۴۶،شامي: ۱/۱۴۴، كتاب الطهارة، مطلب نوم الانبياء غير ناقض ،ط: سعيد كراچي.

ہوکر اشارے سے سجدہ کرے ورنہ بیٹھ کر سجدہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

ہوائی جہاز میں نماز پڑھنا

اگر ہوائی جہاز میں سفر کے دوران نماز کا وقت آجائے اور پانی ملے تو وضو کر کے ورنہ تیمّم کر کے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا درست ہے کیونکہ بیت اللہ زمین سے آسمان تک ہے، فضاء میں بھی اس طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور جو نماز ہوائی جہاز میں وضو یا تیمّم کے ساتھ ادا کی گئی ہے اس کو زمین پر اترنے کے بعد دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) یجب رد عذره او تقلیله بقدر قدرته ولو بصلاته مومیا وبرده لا یبقیٰ ذا عذر (قوله ولو بصلاته مومئا) ای کما اذا سال عند السجود ولم یسل بدونه فیومئ قائما او قاعدا، وکذا لو سال عند القیام یصلی قاعدا، بخلاف ما لو استلقیٰ لم یسل فانه لا یصلی مستلقیا آه برکویة. رد المحتار: ۱/۳۰۷، ۳۰۸. کتاب الصلاة، مطلب فی احکام المعذور ط: سعید کراچی. فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۱۷۲، صلاة المریض، ط: رشیدیه کوئٹه. وکذا فی احکام المرضیٰ لابن تاج الدین الحنفی (۱۰۶۰ھ) ص: ۹۵، کتاب الصلاة، ط: دولة کویت، سنة ۱۴۱۸ھ.

(۲) ومن اراد ان یصلی فی سفینة تطوعا او فریضة فعلیه ان یستقبل القبلة ولا یجوز له ان یصلی حیثما کان وجهه کذا فی الخلاصة، حتیٰ لو دارت السفینة وهو یصلی توجه الی القبلة حیث دارت کذا فی شرح منیة المصلی لابن امیر الحاج. عالمگیری: ۱/۶۳-۶۴ کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الثالث فی استقبال القبلة، ط: رشیدیه کوئٹه. رد المحتار: ۲/۱۰۱ مطلب فی الصلاة فی السفینة، ط: سعید کراچی.

والمعتبر فی القبلة العرصة لا البناء فهی من الارض السابعة الی العرش (قوله: فهی من الارض السابعة الی العرش) صرح بذلک فی الفتاویٰ الصوفیة معزیا للحجة، ثم قال: فلو صلی فی الجبال العالیة والآبار العمیقة السافلة جاز کما جاز علی سطحها وفی جوفها فتال، فلو کان المعتبر البناء لا العرصة لم یجز ذلک، فالتفریع صحیح فافهم. رد المحتار: ۱/۴۳۲، کتاب الصلاة، شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. .....ومحل کل ذلک اذا خاف خروج الوقت قبل ان تصل السفینة او القاطرة الی المکان الذی یصلی فیه صلاة کاملة، ولا تجب علیه الاعادة، ومثل السفینة القطر البخاریة البریة والطائرات الجویة، ونحوها. الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۰۶، کتاب الصلاة، مبحث صلاة الفرض فی السفینة وعلی الدابة ونحوها، ط: دار الفکر بیروت لبنان.

ہوش وحواس

اگر نماز کے دوران ہوش وحواس درست نہ رہے، خواہ بے ہوشی کے سبب ہو یا جنون، آسیب وغیرہ کی وجہ سے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

ہونٹ بند کر کے قرأت کرنا

☆......نماز میں چپ چاپ ہونٹ بند کر کے دل دل میں قرأت کرنے سے نماز نہیں ہوگی، قرأت کا رکن ادا ہونے کے لئے کم سے کم درجہ یہ ہے کہ حروف صحیح طور پر نکلیں، اور اس کے پاس والا یا خود اپنی قرأت کی آواز سن سکے، اس لئے نماز کے دوران ہونٹ ہلا کر قرأت کرنا ضروری ہے۔ (۲)

☆......ہونٹ کو حرکت دیئے بغیر جو قرأت کی جاتی ہے شریعت میں اس کا اعتبار نہیں۔ (۳)

---

(۱) وكذا لا يصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع في غير حالة افاقته وسكران او معتوه ذكره الحلبي ،الدر المختار مع الرد: ۱/۵۷۸، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. ،فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۲، کتاب الطهارة، الفصل الخامس في نواقض الوضوء ،ط: رشيدية كوئٹه، فتح القدير: ۱/۴۵، كتاب الطهارة ، ما ينقض الوضوء ،ط: رشيديه كوئٹه، وكذا اذا جن في الصلاة،او اغمي عليه او نام مضطجعا لا يجوز له البناء لان هذه العوارض يندر وقوعها في الصلاة فلم تكن في معنى مورد النص والاجماع .بدائع الصنائع: ۱/۲۲۲،كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة، ط: سعيد كراچي.

(۲) واما حد القراءة فنقول تصحيح الحروف امر لا بد منه فان صحح الحروف بلسانه ولم يسمع نفسه لا يجوز وبه اخذ عامة المشايخ هكذا في المحيط ، وهو المختار .هكذا في السراجية وهو الصحيح، هكذا في النقاية، عالمگیری: ۱/۶۹، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. والتفصيل في رد المحتار: ۱/۵۳۴ ــ ۵۳۵، كتاب الصلاة، فصل في القراءة ،ط: سعيد كراچي. وقال الشامي بعد التفصيل: فقد ظهر بهذا ان ادنىٰ المخافتة اسماع نفسه اومن بقربه من رجل او رجلين مثلا ، واعلاها تصحيح الحروف كما هو مذهب الكرخي ، ولا تعتبر هنا في الاصح وادنىٰ الجهر اسماع غيره ممن ليس بقربه كأهل الصف الاول، واعلاها لا حد له فافهم، رد المحتار: ۱/۵۳۵، شرح الوقاية مع عمدة الرعاية ص: ۱۴۹ ، كتاب الصلاة، فصل في القراءة ،ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

یا اللہ کہنا

فرض نماز کے دوران زور زور سے ''یا اللہ'' کہنا مکروہ ہے، ایسی عادت کو ترک کرنا ضروری ہے۔(۱)

''یرحمک اللہ'' کہنا

نماز کے دوران چھینکنے والے کے جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے(۲)

(۱) المصلی اذا مر بأیة فیها ذکر النار او ذکر الموت، فوقف عندها وتعوذ من النار واستغفر او مر بآیة فیها ذکر الرحمة فوقف عندها او سئل اللہ الرحمة، فها هنا ثلاث مسائل مسئالة المنفرد والجواب فیها انه ان کان فی التطوع فهو حسن، وان کان فی الفرائض یکره، تاتارخانیة: ۱/۵۶۵، الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی ان یفعل فی صلاته وما لا یکره ،ط: ادارة القران کراچی.

(۲) رجل عطس فقال المصلی یرحمک اللہ تفسد صلاته کذا فی المحیطین، عالمگیری: ۱/۹۸، کتاب الصلاة، الباب السابع فی ما یفسد الصلوة ،ط: رشیدیة کوئٹه. هدایة مع فتح القدیر: ۱/۳۴۷، کتاب الصلوة، باب مایفسد الصلوة وما یکره فیها ، ط:رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۱/۶۲۰، کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلوة ،ط: سعید کراچی.

روزے کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

متن الكافي

في العروض والقوافي

لأحمد بن عباد بن شعيب القناء ٨٥٩هـ

مع حاشية الكاملة الشافي لل

مفتي محمد انعام الحق قاسمي

الأستاذ بجامعة العلوم الإسلاميه
علامه بنورى تاؤن كراتشي

بيت العلم كراتشي

زکوٰۃ کے مسائل
کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی